سُوْرَةُ الْفَاتِحَةُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞۱ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۷

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞۳

حمد مخصوص ہے اس خدا کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے● بہت بخشنے والا مہربان ہے●

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞۴ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ

روزِ جزا کا مالک ہے● (بارالہا!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ

نَسْتَعِيْنُ ۞۵ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞۶

سے ہی مدد چاہتے ہیں● ہم سب کو سیدھی راہ کی ہدایت فرما!

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ

ان لوگوں کی راہ (کی ہدایت فرما) جنھیں تو نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے' نہ ان

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۞۷

لوگوں کی راہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی●

المنزل الاول

ع ۷ ۱

فضائل سوره فاتحه

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے گویا وہ قرآن مجید کے دو تہائی حصے کی تلاوت کرتا ہے' اور گویا اس نے ہر مومن مرد اور مومن عورت کو صدقہ دیا۔
(تفسیر مجمع البیان)

موضوع آیت: ۳' رحمت خداوندی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ کوئی بھی شخص خدا کی رحمت کے بغیر بہشت میں نہیں جا سکے گا' لوگوں نے عرض کیا اور کیا آپ بھی؟ فرمایا: حتی کہ میں بھی نہیں جاسکوں گا جب تک خداوند کریم کی رحمت میرے شامل حال نہ ہو۔
(کنزالعمال حدیث ۱۰۴۰۷)

۲۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سو رحمتیں خلق فرمائی ہیں جن میں سے صرف ایک رحمت اس کے بندوں کے درمیان ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحم وکرم اور مہربانی کا سلوک کرتے ہیں اور باقی ننانوے رحمتیں اس نے اپنے اولیاء کیلئے محفوظ رکھی ہوئی ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۵۶۶۸)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے جو بھی چیز خلق فرمائی ہے اس کیلئے اس پر غالب آنے والی چیز کو بھی خلق فرمادیا ہے اور اس نے اپنے غضب پر غالب آنے کیلئے اپنی رحمت کو خلق فرمایا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۰۳۹۰)

۴۔ ایک شخص نے حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرا رب مجھ پر رحم فرمائے! آنحضرتؐ نے فرمایا: ''تم اپنے آپ اور خدا کی مخلوق پر بھی رحم کرو' خدا تم پر مہربان ہوگا''
(کنزالعمال حدیث ۴۴۱۵۴)

۵۔ اپنی ساری زندگی میں بھلائی کی دعا کیا کرو اور خداوند عالم کی رحمت و بخشش کیلئے خود کو پیش کرو' اس لئے کہ خداوند عالم کی رحمت و بخشش مختلف عطیات کی صورت میں ہوتی ہے' اس سے خدا جسکو چاہتا ہے بہرہ مند فرمادیتا ہے ------۔
(کنزالعمال حدیث ۲۱۳۲۵)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:
۶۔ خداوند عالم اس شخص پر رحم فرمائے جو حق کو زندہ کرتا' باطل کو موت کے گھاٹ اتارتا' ظلم و جور کا خاتمہ کرتا اور عدل وانصاف کا قیام عمل میں لاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ خدا اس شخص پر رحم فرمائے جو نصیحت حاصل کرتا اور برائیوں سے رک جاتا ہے اور عبرتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ خدا اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنی آرزوں کو کوتاہ کرتا ہے' موت کے مقررہ وقت کیلئے تیار رہتا ہے' فرصت کو غنیمت جانتا ہے اور اعمال سے اپنے لئے زاد راہ مہیا کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ اے اصبغ (بن نباتہ!) اگر تم ثابت قدم رہو اور اپنی ولایت کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤ اور اپنے ہاتھوں کو (سخاوت کیلئے) کھلا رکھو تو خدا تم پر تمہارے اپنے نفس سے زیادہ مہربان ہو جائے گا۔
(بحار الانوار جلد ۴۲ ص ۱۴۶)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:
۱۰ تین چیزوں کے ہوتے ہوئے مومن کبھی ہلاک نہیں ہوتا: ۱۔ کلمہ توحید (لاالٰہ الا اللہ) کی شہادت ۲۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پاکؑ کی شفاعت اور ۳۔ خداوند عالم کی وسیع رحمت۔
(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۵۹)

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ'' یعنی ہم نے انسان کو دونوں راہیں دکھادیں (بلد/۱۰) کے بارے میں فرمایا اس سے مراد خیر اور شر کی راہیں ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۵ ص ۱۹۶۔ ثواب الہدایۃ)

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتُهَا ۲۸۶

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى

الف۔لام۔میم ● (یہ)وہ باعظمت کتاب (ہے) کہ جس(کی حقانیت) میں کوئی شک نہیں' یہ پرہیزگاروں

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

کے لیے راہنما ہے ● (پرہیزگار) وہ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں اور ان

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ

چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے انہیں بطور روزی دی ہیں ● وہ لوگ ہیں جو اُس پر

اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل ہوا اور جو کچھ آپ سے قبل (انبیاء پر) نازل ہوچکا ہے اور وہ

يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَ

آخرت پر (بھی) یقین رکھتے ہیں ● یہی لوگ اپنے پروردگار کی جانب سے ہدایت پر

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ

ہیں اور یہی لوگ ہی کامیاب ہیں ● یقینا جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لیے برابر ہے کہ

عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ

آپؐ انہیں (عذاب خدا سے) ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے ● خدا نے

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ وَ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ

ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر

غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ

پردے ہیں اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب (مقرر) ہے ● اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو

يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۸

کہتے ہیں کہ ہم خدا اور روزِ قیامت پر ایمان لے آئے ہیں' حالانکہ وہ مومن نہیں ●

المنزل الاول

فضائل سورہ بقرہ

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جواس کی تلاوت کرے گااللہ کی اس پر رحمتیں اور برکتیں ہوں گی اسے اس قدر اجر عطا کیا جائے گا گویا اس نے راہ خدامیں جہاد کے لئے گھوڑے تیار کئے ہوں۔ (مجمع البیان)

موضوع آیت ۲، ہدایت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔نیکی کی رہنمائی کرنے والااس کے انجام دینے والے کی مانند ہے۔(اصول کافی ج ۴ ص ۲۷)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔خدا کی ہدایت سب سے افضل ہدایت ہے۔
(غرر الحکم)

۳۔خدا کے نزدیک اس کے بندوں میں سے افضل بندہ وہ انصاف پرور حاکم ہے جو خود بھی ہدایت پائے اور دوسروں کو بھی ہدایت کرے اور جانی پہچانی ہوئی سنت کو مستحکم کرے اور انجانی بدعتوں کو فنا کرے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۴)

۴۔اے لوگو! ہدایت کی راہ میں ہدایت پانے والوں کی کمی سے گھبرا نہ جاؤ کیونکہ لوگ تو اسی دنیا کے خوان نعمت پر ٹوٹ پڑتے ہیں جس سے شکم پری کی مدت کم اور گرسنگی کا عرصہ دراز ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۰۱)

۵۔جس پر خواہشاتِ نفسانی کا غلبہ ہوچکا ہوتا ہے وہ کیونکر ہدایت کر سکتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۶۔جو شخص کوئی حق بات منہ سے نکالتا ہے اور لوگ اسے اپنا لیتے (اور اس پر عمل کرتے) ہیں تو اسے بھی اس جیسے شخص کا ثواب ملے گا اور جو شخص گمراہی کا کوئی کلمہ منہ سے نکالتا ہے اور لوگ اسے اپنا کر اس سے گمراہ ہوجاتے ہیں تو اسے بھی اس کی گمراہی جتنا عذاب ملے گا۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۹)

ع ۷ / ۱

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ

(منافقین) خدا اور مومنین کے ساتھ دھوکا بازی کرتے ہیں حالانکہ وہ اپنے سوا کسی

اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ؕ ۝۹ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ

کو دھوکا نہیں دیتے لیکن وہ (اس بات کو) سمجھتے نہیں ● منافقین کے دلوں میں بیماری ہے پھر اللہ

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا

ان کی اس بیماری کو بڑھا دیتا ہے اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لیے

يَكْذِبُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ

دردناک عذاب ہے ● اور جب منافقوں سے کہا جاتا ہے کہ روئے زمین پر فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں

قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ

ہم تو بس اصلاح کرنے والے ہیں ● آگاہ رہو کہ خود یہ ہی فساد برپا کرنے

وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۲ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ

والے ہیں مگر وہ اس کا شعور نہیں رکھتے ● اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی (دوسرے)

اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ

لوگوں کی طرح ایمان لے آؤ تو وہ کہتے ہیں کہ آیا ہم بھی سادہ لوح اور بے وقوف لوگوں کی

اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳

طرح ایمان لے آئیں؟ آگاہ رہو کہ وہ خود ہی بے وقوف ہیں لیکن وہ اس بات کو سمجھتے نہیں ●

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى

اور جب مومنین سے ملاقات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (تمہاری طرح) ہم بھی ایمان لے آئے اور

شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ

جب اپنے شیطان صفت لوگوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو

مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۴ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ

صرف (مومنوں سے) مذاق کرتے ہیں ● ۔اللہ (بھی) ان سے استہزا کرتا ہے اور ان کی سرکشی میں

موضوع آیت : ۱۴

ٹھٹھا مذاق اور توہین کرنا

حضرت رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اے ابن مسعود! یہ لوگ ایسے افراد پر عیب لگاتے ہیں جو میری سنت کی اقتداء کرتے ہیں اور خداوند عالم کے فرائض کو بجالاتے ہیں چنانچہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے ''فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا'' یعنی تم لوگوں نے ان کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ ان لوگوں نے تم سے میری یاد بھُلادی اور تم ان سے ہنستے رہے میں نے آج انکو ان کے صبر کا اچھا بدلہ دیا کہ یہی لوگ ہی کامیاب وکامران ہیں'' مومنون/ ۱۱۰۔۱۱۱''۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۰۲)

۲۔مسخرا کرنے والوں میں سے ہر ایک کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا ''آجاؤ جنت میں''تو وہ اپنے درد و غم لے کر وہاں تک پہنچ جائیں گے اور جب دروازے پر پہنچیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔(کنزالعمال حدیث ۸۳۲۸)

۳۔کسی بھی مسلمان کو حقیر مت جانو کیونکہ ایک چھوٹے سے چھوٹا مسلمان بھی اللہ کے نزدیک بڑا مسلمان ہوتا ہے۔(تنبیہ الخواطر ص ۲۵)

۴۔جو شخص کسی مومن مرد یا عورت کو ذلیل سمجھے گا یا اس کے فقرو ناداری کی وجہ سے اسے حقیر جانے گا اللہ تعالی قیامت کے دن اسے عرصہ محشر میں پہنچا کر ہر ایک کے سامنے رسوا کرے گا۔

(بحارالانوار جلد ۲۷ ص ۴۴)

۵۔فرزند آدم کی بُرائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھتا ہے۔

(تنبیہ الخواطر ص ۳۶۲)

۶۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص کسی غریب مسکین شخص کو حقیر سمجھے گا تو اللہ تعالی اسے اس وقت تک حقیر سمجھتا رہے گا اور اس پر غضبناک رہے گا جب تک وہ اپنی اس روش سے باز نہیں آجائے گا۔(بحارالانوار ج ۲۷ ص ۵۲)

۷۔لوگوں کا مذاق اڑانے والا ان سے سچی محبت کی توقع نہ رکھے۔(بحارالانوار ج ۷۵ ص ۱۴۴)

۸۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جو شخص میرے کسی مومن بندے کو ذلیل کرتا ہے وہ میرے خلاف اعلان جنگ کر رہا ہوتا ہے۔" (بحارالانوار ج ۷۵ ص ۱۴۵)

۹۔حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اے میرے بیٹے! کسی کو اس کے پھٹے پرانے کپڑوں کی وجہ سے حقیر نہ سمجھو کیونکہ تمہارا اور اس کا خدا ایک ہے۔(بحارالانوار ج ۲۷ ص ۴۷)

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

انہیں مہلت دی ہوئی ہے تاکہ وہ سرگردانی میں غرق رہیں● یہ وہ لوگ ہیں

اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ

جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لیا ہے' پس انہوں نے اس لین

تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

دین میں کوئی نفع نہیں کمایا اور نہ ہی ہدایت یافتہ ہوئے ہیں● ان منافقین کی مثال اس شخص

الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ

جیسی ہے جس نے آگ روشن کی ہو پس جونہی آگ اپنے گرد و پیش کو روشن کر دے تو خداوندِ عالم

اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّ ۢ

اس روشنی کو ختم کر ڈالے اور انہیں ایسی تاریکیوں میں چھوڑ دے جہاں وہ کچھ نہ دیکھ پائیں● وہ

بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ

(منافق) بہرے' گونگے اور اندھے ہیں' پس وہ (حق کی طرف) نہیں لوٹتے● یا جیسے (آسمان

فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ

سے تیز بارش میں رہ جائیں اور) بارش تاریکیوں' گھن گرج اور چمک کے ساتھ ان پر برسنے

اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ مُحِيْطٌ ۢ

لگے اور بجلی کی کڑک کے ڈر سے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور اللہ تعالیٰ کافروں کو اپنے

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ

احاطہ میں لیے ہوئے ہے● قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو چندھیا دے' جب بھی آسمانی

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ وَ اِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَ لَوْ

بجلی ان کے لیے روشنی پیدا کرتی ہے تو وہ (چند قدم) چل پڑتے ہیں' لیکن جونہی تاریکی پھیل جاتی

شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہے تو وہ رک جاتے ہیں اور اگر خدا چاہے تو ان کے کان اور آنکھیں تلف کر دے' یقینا اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے• اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے تاکہ تم

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ

اہلِ تقویٰ بن جاؤ• (وہ خدا) جس نے تمہارے لیے زمین کو بستر بنا کر بچھایا اور آسمان کو چھت

السَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ

کی مانند قرار دیا اور آسمان سے پانی برسایا اور اس کے ذریعہ میوہ

مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ

جات کو پیدا کیا جو تمہاری روزی ہیں' پس تم خدا کے ساتھ کسی کو شریک

اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى

قرار نہ دو حالانکہ تم جانتے ہو• اور اگر تمہیں اس چیز (قرآن) کے بارے میں کوئی شک و شبہ

عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَ ادْعُوْا

ہے جو ہم نے اپنے بندے (پیغمبرؐ) پر نازل کیا ہے تو (کم از کم) اس سورت کی مثل لے آؤ اور خدا

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ

کو چھوڑ کر اپنے گواہوں کو بھی بلاؤ اگر تم سچے ہو۔ پس اگر

لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا

تم نے یہ کام نہ کیا اور ہرگز کر بھی نہیں سکتے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن

النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَ بَشِّرِ

(گنہگار) انسان اور پتھر ہوں گے جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے• (اے پیغمبرؐ!)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل بجالائے ہیں انہیں خوشخبری دے دیں کہ ان کے لیے

ع

موضوع آیت ۲۳ بلاغت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

۱۔ بلاغت یہ ہوتی ہے کہ گفتگو آسان انداز میں کی جائے اور آسانی سے سمجھ میں آجائے۔ (غرر الحکم)

۲۔ بلاغت یہ ہے کہ جواب میں تاخیر نہ کی جائے اور بات صحیح ہو اور اس میں غلطی نہ ہو۔ (عزر الحکم)

۳۔ بہترین کلام وہ ہوتا ہے جسے احسن انداز میں مزین کیا جائے اور جسے ہر خاص وعام آسانی سے سمجھ لے۔ (عزر الحکم)

۴۔ خوبصورت کلام وہ ہوتا ہے جو سماعت پر گراں نہ گزرے اور جس کے سمجھنے سے ذہن عاجز و درماندہ نہ ہو جائیں۔

(عزر الحکم)

۵۔ ہم فرمانروائے کلام ہیں ہم ہی میں اس کی جڑوں کو مضبوطی حاصل ہوتی ہے اور ہم ہی پر اس کی شاخیں سایہ فگن ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۹۲)

۶۔ اپنی زبان کے وار اس پر نہ چلا جس نے تجھے بولنا سکھایا اور اپنے کلام کی بلاغت اس کے خلاف استعمال نہ کر جس نے تجھے سچ بولنے کی راہ پر چلایا۔

(غرر الحکم)

۷۔ بعض اوقات بلیغ دلیل پیش کرنے کے موقع پر انسان منہ سے بات نہیں نکال سکتا، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فصیح آدمی کو جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے۔

(غرر الحکم)

۸۔ زبان کے عجز کی علامت یہ ہے کہ مناظرہ کے وقت بات کو بار بار دہرایا جائے اور گفتگو کے وقت بار بار کھانسا جائے (یا بہت زیادہ فخر کیا جائے)

(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ بلاغت زبان کی تیزی کا نام نہیں اور نہ ہی زیادہ لا یعنی گفتگو کا نام ہے، بلکہ بلاغت یہ ہے کہ معانی تک رسائی ہو جائے اور دلیل و حجت قائم کی جائے۔

(تحف العقول ص ۲۳۰)

۱۰۔ امام صادقؑ سے پوچھا گیا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''جو کسی چیز کو پہچان لیتا ہے اس کی باتیں کم ہو جاتی ہیں۔ اور بلیغ کو اس لئے بلیغ کہتے ہیں کہ وہ تھوڑی سی کوشش سے اپنی حاجت کو پہنچ جاتا ہے۔'' (تحف العقول ص ۲۶۴)

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ

ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں' جب بھی ان کو ان (باغات) میں سے پھل

رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ

دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو پہلے بھی ہمیں دیا گیا تھا' انہیں

وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۗ

ایسے پھل دیئے جائیں گے جو (بلحاظ خوبی' زیبائی اور خوشبو) یکساں ہوں گے' باغ جنت میں ان

وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۵ اِنَّ اللّٰهَ لَا

کے لیے پاکیزہ بیویاں ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ● خداوندعالم مچھر (جیسی چھوٹی

یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ

سی چیز) کی حتیٰ کہ اس سے بڑھ کر بھی مثال بیان کرنے سے قطعاً نہیں جھینپتا تو جو لوگ ایمان

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ

لاچکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے پروردگار کی طرف سے ایک صحیح مثال ہے (جو آچکی

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا

ہے) لیکن جن لوگوں نے راہِ کفر اختیار کی ہے کہتے ہیں کہ اس مثال سے خدا کا کیا مقصد اور ارادہ

مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَ مَا

ہے' (جی ہاں) اللہ تعالیٰ اس (مثال) سے بہت سے لوگوں کو گمراہ اور بہت سے لوگوں کو ہدایت

یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۲۶ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ

کرتا ہے' خداوندعالم صرف فاسقوں کو ہی گمراہ کرتا ہے ● (فاسق وہ لوگ ہیں) جو خدا سے محکم

اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ

عہد و پیمان کرنے کے بعد اسے توڑ ڈالتے ہیں وہ پیوند کہ خدا نے جس کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے

اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

وہ اسے کاٹ ڈالتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں یہی لوگ ہی

وقف لازم

موضوع آیت: ۲۷

قرابت داری اور صلہ رحمی کا ثواب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو، جو تم سے برا سلوک کرے تم اس سے اچھا سلوک کرو اور حق بات کہو خواہ تمہارے اپنے خلاف ہی ہو۔
(کنزالعمال حدیث ۶۹۲۹)

۲۔ سنت پر عمل کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۰۳)

۳۔ جس نیکی کا ثواب بہت جلد ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۲۱)

۴۔ صلہ رحمی (بروز محشر) حساب کو آسان بناتی اور بری موت سے بچاتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۹۴)

۵۔ صلہ رحمی شہروں کو آباد کرتی ہے اور عمر کو زیادہ کرتی ہے اگرچہ صلہ رحمی کرنے والے یا جن کے ساتھ صلہ رحمی کی جارہی ہے نیک لوگ نہ بھی ہوں۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۹۴)

۶۔ دنیا میں صلہ رحمی برقرار رکھو خواہ سلام کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو۔ (بحارالانوار ج ۷۴ ص ۱۱۰)

۷۔ ایک شخص صلہ رحمی کرتا ہے جبکہ اس کی زندگی کے صرف تین سال باقی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وہی تین سال تیس سالوں میں بدل دیتا ہے۔ اور ایک شخص قطع رحمی کرتا ہے جب کہ اس کی عمر میں ابھی تیس سال ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تین سال کر دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''یَمحُو اللہ مَایَشَاءُ وَ یُثبِتُ وَ عِندَہ وام الکتاب'' یعنی خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب (لوح محفوظ) موجود ہے۔ (رعد/۳۹)
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۹۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۸۔ اپنے قوم وقبیلہ کی عزت کرو کیونکہ یہ لوگ تمہارے بال و پر ہوتے ہیں جن کے ذریعہ تم پرواز کرتے ہو، اور تمہاری جڑ ہوتے ہیں جس کی طرف تم اپنے آپ کو منسوب کرتے ہو اور تمہارے ہاتھ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ تم کسی پر حملہ کرتے ہو۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۰۵)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۹۔ صلہ رحمی اعمال کو پاکیزہ بنا کر بڑھاتی اور مال کو نشو ونما عطا کرتی ہے، بلاؤں کو ٹالتی اور مدت عمر کو زیادہ کرتی ہے۔ (بحارالانوار ج ۷۴ ص ۱۱۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

۱۰۔ صلہ رحمی اور نیکی حساب کو آسان بناتی ہیں اور گناہوں سے بچاتی ہیں، لہٰذا صلہ رحمی کیا کرو اور اپنے

بھائیوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو۔ خواہ اچھے انداز میں سلام کرنے اور جواب دینے کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ (بحارالانوارج ۷۴ص ۱۳۱)
حضرت امام علی نقی علیہ السلام:
۱۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوندعالم سے مناجات کرتے ہوئے عرض کیا: ''خداوندا! جو شخص صلہ رحمی کرتا ہے اس کی کیا جزا ہے؟'' ارشاد ہوا: ''اے موسیٰ! میں اس کی مدت عمر کو بڑھا دیتا ہوں اور موت کی سکرات کو اس پر آسان کر دیتا ہوں!۔'' (بحارالانوارج ۶۹ص ۳۸۳)

الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۲۷﴾ کَیۡفَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ کُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا

خسارے میں ہیں ● کیوں تم خدا سے کفر کرتے ہو حالانکہ تم بے روح جسم تھے' اس نے تمہیں

فَاَحۡیَاکُمۡ ۚ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ اِلَیۡہِ

زندگی دی' پھر وہ تمہیں موت دے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف

تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۸﴾ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ

لوٹائے جاؤ گے ● وہ خدا ہی ہے جس نے زمین میں تمہارے لیے ان سب (نعمتوں)

جَمِیۡعًا ٭ ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىہُنَّ سَبۡعَ

کو پیدا کیا ہے' پھر وہ آسمان (کی تخلیق) میں لگ گیا اور انہیں سات آسمانوں کی

سَمٰوٰتٍ ؕ وَ ہُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۲۹﴾ وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ

صورت میں ترتیب دیا اور وہ ہر چیز سے آگاہ ہے ● اور جب تمہارے پروردگار نے

لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ

فرشتوں سے کہا: یقینا میں زمین میں ایک جانشین مقرر کرنے والا ہوں

قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡہَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡہَا وَ یَسۡفِکُ

تو فرشتوں نے کہا: کیا تو ایسے شخص کو زمین میں مقرر کرے گا جو فساد اور

الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ؕ

خونریزی کرے گا؟ حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح بجالاتے ہیں' اور تجھے مقدس سمجھتے ہیں

قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ

(اللہ نے) فرمایا: میں ایسی چیز کو جانتا ہوں جنہیں تم نہیں جانتے ● خداوندعالم نے تمام

کُلَّہَا ثُمَّ عَرَضَہُمۡ عَلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ

چیزوں کے (حقائق و اسرار اور) نام آدمؑ کو سکھائے' پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور

بِاَسۡمَآءِ ہٰۤؤُلَآءِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَکَ

کہا اگر تم سچ کہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ ان کے کیا نام ہیں؟ ● فرشتوں نے کہا: تو پاک

لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ

کہا: تو پاک و منزہ ہے جو تو نے ہمیں تعلیم دی ہے ہم اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے بے شک تو

الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ

حکیم ہے● (اللہ نے) فرمایا: اے آدمؑ! ان (فرشتوں) کو دانا اور

اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ

سے آگاہ کرو' جب آدمؑ نے انہیں آگاہ کردیا تو خدا نے فرمایا: کیا میں

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ

نے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے اسرار کو جانتا ہوں اور تم جن چیزوں کو ظاہر

مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

کرتے یا چھپاتے ہو انہیں (بھی) جانتا ہوں● اور جب ہم نے فرشتوں

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَ

سے کہا: آدم کے لیے سجدہ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا' اس

اسْتَكْبَرَ ۫ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قُلْنَا يٰٓاٰدَمُ

نے انکار کردیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا● اور ہم نے کہا: اے آدم! تم

اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا

اپنی بیوی سمیت بہشت میں سکونت اختیار کرو' اور اس کی خوشگوار (نعمتوں)

حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ (لیکن) اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ

ستم گاروں میں سے ہوجاؤ گے● پس شیطان نے ان دونوں کو پھسلا دیا اور

عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَ قُلْنَا

جس (بہشت) میں وہ رہتے تھے انہیں وہاں سے نکال دیا' اور ہم نے (ان سے) کہا

موضوع آیت: ۳۴ تعظیم اور احترام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

۱۔ تین چیزیں جلال خداوندی کی تعظیم میں شامل ہیں، سفید ریش بزرگ کی تعظیم، حامل قرآن کی تعظیم اور عادل (منصوص من اللہ) امام کی تعظیم۔
(کنزالعمال حدیث ۲۵۵۰۷)

۲۔ ایک شخص مسجد میں رسولخداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپؐ وہاں پر اکیلے تشریف فرما تھے اس کے آتے ہی آپؐ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ جا بیٹھے اور فرمایا: ''ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق بنتا ہے کہ جب وہ بیٹھنے کا ارادہ کرے تو دوسرا مسلمان اس کیلئے جگہ چھوڑ دے۔''
(وسائل الشیعہ ج۸ ص۵۶۰)

۳۔ جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف انسان آجائے تو اس کا احترام کرو۔ (کنزالعمال حدیث ۲۵۴۸۷)

۴۔ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے آتے ہی لوگ کھڑے ہو جائیں تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھنا چاہئے۔-----------
(بحارالانوار ج۱۶ ص ۲۴۰ کنزالعمال حدیث ۲۵۴۸۱)

۵۔ جس طرح فارس والے اپنے بڑے لوگوں کیلئے (تعظیم) کرتے ہیں تم اس طرح نہ کیا کرو۔
(کنزالعمال حدیث ۲۵۴۷۵)

۶۔-------- جس طرح اہل عجم ایک دوسرے کیلئے کھڑے ہو جایا کرتے ہیں تم اس طرح کھڑے نہ ہوا کرو۔ (بحارالانوار جلد ۱۶ ص ۲۴۰)

۷۔ جو علماء کا احترام و استقبال کرتا ہے وہ میرا احترام و استقبال کرتا ہے (کنزالعمال حدیث ۲۸۸۸۳)

۸۔---------- حضرت امیرالمومنین علیؑ: ''وان المسٰجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا'' یعنی سجدہ کی چیزیں خدا کیلئے ہیں پس تم خدا کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرنا (جن/۱۸) کے بارے میں فرمایا: جن اعضاء و جوارح کے ساتھ تم سجدہ کرتے ہو انہی کے ذریعہ تم خدا کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرنا۔
(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۶۲)

۹۔ اپنے باپ اور معلم (کی تعظیم) کیلئے اپنی جگہ کھڑے ہو جایا کرو خواہ تم فرمانروا ہی کیوں نہ ہو۔
(غررالحکم)

۱۰۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی کی تعظیم کیلئے اپنی جگہ پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''متدین اور اہل علم کے علاوہ دوسروں کیلئے کھڑے ہو جانا مکروہ ہے۔'' (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۶۶)

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ :
۱۴۔ عالم کی اس کے علم کی وجہ سے عزت کرو، اور اس سے لڑائی جھگڑا نہ کیا کرو اور جاہل کو اس کی جہالت کی وجہ سے پست سمجھو اور اسے اپنی طرف سے نہ دھتکارو بلکہ اسے اپنے قریب کرو اور اسے تعلیم دو۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۰۹)

اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ

سب کے سب اتر جاؤ اس حال میں کہ تم میں سے بعض دوسروں کے دشمن ہوں

وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ

گے' زمین میں ایک مدت معین کے لیے تمہاری قرار گاہ اور

اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ

فائدہ اٹھانے کا ایک ذریعہ ہو گی ● پھر آدم نے اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمات دریافت کیے

كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

(اوران کے ساتھ توبہ کی) پس اللہ نے اپنا لطف ان کی طرف پلٹا دیا' بے شک وہ توبہ قبول

الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا

کرنے والا مہربان ہے ● ہم نے کہا سب کے سب (بہشت سے زمین پر) اتر جاؤ' جب میری

يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس آئے گی تو جو لوگ اس کی پیروی کریں گے ان کے لیے نہ

عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا

خوف ہے اور نہ وہ غمگیں ہوں گے ● اور جو لوگ کافر ہوگئے

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں' وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ●

ع ۴

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ

اے فرزندانِ اسرائیل! میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی ہیں اور جو وعدہ تم

عَلَيْكُمْ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ

نے مجھ سے کیا ہے اسے پورا کرو تاکہ میں بھی تم سے کیے ہوئے وعدے کو پورا کروں' اور تم

وَ اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا

صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہا کرو ● اور جو کچھ میں نے (قرآن) نازل کیا ہے اس پر ایمان لے آؤ

مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ

جو (تورات) تمہارے پاس ہے یہ اس کی تصدیق کرتا ہے اور تم اس کے پہلے منکر نہ بنو اور میری

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّ اِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَ لَا تَلْبِسُوا

آیات کو ناچیز قیمت پر فروخت نہ کرو اور صرف مجھ سے ڈرتے رہو ● اور حق کو

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حقیقت کو نہ چھپاؤ ●

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ اداکرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ●

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ

آیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھلادیتے ہو؟ حالانکہ تم اپنی

تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اسْتَعِيْنُوْا

(آسمانی) کتاب (بھی) پڑھتے ہو' آیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ ● اور صبر اور

بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى

نماز سے مدد حاصل کرو اور یہ کام خدا کے حضور جھکنے والوں کے علاوہ (دوسروں)

الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ

پر بہت ہی گراں ہے ● (خاشعین) وہ ہوتے ہیں جو (قیامت پر اور) خدا سے ملاقات اور اس بات

اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

پر پرایمان رکھتے ہیں کہ وہ اسی کی جانب لوٹ جائیں گے۔ اے بنی اسرائیل! جو نعمت میں نے

اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ

تمہیں عطا کی ہے اسے یاد کرو اور یہ کہ میں نے تمہیں تمام جہانوں پر

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ

فضیلت دی ہے ● اور اس دن سے ڈرو جس میں کوئی شخص (عذاب خدا سے)

موضوع آیت: ۴۲
بات کو دل میں رکھنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔برے لوگوں کے ساتھ ان کی عادات کے مطابق میل جول رکھو کہ اس طرح سے تم ان کی برائیوں سے بچے رہو گے، اور اپنے اعمال کے ساتھ ان سے جدائی اختیار کرو تاکہ تم ان میں شمار نہ ہونے لگو۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۹۹)

۲۔ایسے گمنام لوگوں کیلئے خوشخبری ہے جنہیں صرف خدا ہی جانتا ہے اور لوگ ان سے بے خبر ہوتے ہیں، ایسے لوگ ہدایت کے چراغ اور علم کے چشمے ہوتے ہیں، انہی کے ذریعہ ہر قسم کے تاریک فتنے کافور ہوتے ہیں وہ نہ تو رازوں کو فاش کرتے ہیں اور نہ ہی ریاکار جفاپیشہ ہوتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۷۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔لوگوں سے اپنے ظاہری جسموں کے ساتھ تو میل جول رکھو لیکن اپنے اعمال اور دلوں کے ذریعہ اپنے سے دور رکھو۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۷۹)

۴۔''۔۔۔۔۔۔میرے بعد بڑے گہرے تاریک اور شک وشبہ میں ڈال دینے والے فتنے (برپا) ہوں گے، جن میں گمنام لوگوں کے علاوہ کوئی بھی صحیح وسالم نہیں رہے گا'' لوگوں نے پوچھا: یا امیرالمومنینؑ! وہ گمنام لوگ کون ہونگے؟ فرمایا: ''وہ لوگ جن کے دل کی باتوں کو نہیں جانتے ہونگے۔''
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۷۰)

۵۔خاموشی، حکمت ہے، زبان بند رکھنے میں سلامتی ہے، اور بات کو دل میں رکھنا سعادت کا ایک حصہ ہے۔ (بحار ج ۷۸ ص ۶۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔لوگوں کو دو خوبیاں اپنانے کا حکم دیا گیا تھا لیکن انہوں نے ان کو ضائع کر دیا اور ان کے برعکس چل پڑے۔ایک صبر ہے اور دوسرے بات کو دل میں چھپانا ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۲۲۲)

۷۔راز کو فاش کرنے والا شک میں مبتلا ہوتا ہے اور اسے نااہل کے پاس بیان کرنا کفر کا موجب ہوتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۸۸)

۸۔گمنام بندے کیلئے خوشخبری ہے جو لوگوں کو پہچان کر جسمانی طور پر ان کے ساتھ ہوتا ہے لیکن دلی طور پر ان کے اعمال میں شریک نہیں ہوتا پس وہ ان کو ظاہری طور پر پہچان لیتا ہے لیکن لوگ ان کے دل کے حال کو نہیں جان پاتے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۶۹)

نَفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ

کچھ بھی کسی سے دور نہیں کر سکے گا' نہ ہی اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی' نہ ہی تاوان و بدلہ

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ

قبول ہوگا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی ● اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمہیں

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ

فرعونیوں کے ہاتھ سے رہائی بخشی جو تمہیں سخت ترین طریقے سے مسلسل آزار و تکلیف پہنچاتے

اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ

تھے' وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں

ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا

تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری سخت آزمائش تھی ● اور جب ہم نے

بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ

تمہارے لیے دریا کو شگافتہ کیا اور تمہیں نجات دی اور فرعون والوں کو غرق کر دیا اور تم اس

اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

(منظر) کو دیکھ رہے تھے ● اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ

تم نے اس کے (میقات کو جانے کے) بعد بچھڑے کو (اپنا معبود) منتخب کر لیا' حالانکہ تم اپنے

ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ

ہی اوپر ظلم کر رہے تھے ● پھر ہم نے (تمہاری) اس (غلطی) کے بعد تمہیں معاف کر دیا شاید

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ

کہ تم (اس نعمت) کا شکر بجا لاؤ۔ اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (تورات) اور فرقان سے

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

نوازا تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ● اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم

موضوع آیت: ۴۹ بلا اور آزمائش

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خدا کو اس شخص کی کوئی ضرورت نہیں جس کے مال اور بدن میں خدا کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔
(بحار الانوار جلد ۶۷ ص ۱۷۴)

۲۔ اگر فرزند آدم کیلئے تین چیزیں نہ ہوتیں اس کا سر کوئی بھی چیز نہ جھکا سکتی ا۔ بیماری۔ ۲۔ موت اور ۳۔ ناداری۔ یہ سب چیزیں اس میں موجود ہیں اور انہی کے ذریعے اسے اجر و ثواب بھی ملتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۵۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جب تم یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر مسلسل بلائیں بھیج رہا ہے تو سمجھ لو کہ تمہیں وہ بیدار کر رہا ہے، اور جب تم یہ دیکھو کہ وہ تمہارے گناہوں کے باوجود تم پر مسلسل اپنی نعمتیں بھیج رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ تمہیں ڈھیل دے رہا ہے (اور کسی بھی وقت تمہیں اپنی گرفت میں لے سکتا ہے) (غرر الحکم)

۴۔ جس شخص کی مصیبت کا سبب تم بنے ہو، اس کی اس بیماری کے علاج کیلئے اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا بھی تم پر واجب ہے۔ (غرر الحکم)

امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ سب لوگوں سے زیادہ انبیاء ہی بلاؤں میں گرفتار ہوتے ہیں پھر وہ جو ان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، پھر وہ جو مراتب میں بلند ہوتے ہیں، اسی طرح ترتیب کے ساتھ نیچے کی طرف آنے والے لوگ۔
(الکافی ج ۲ ص ۲۵۲)

۶۔ جب ایک مصیبت کو دوسری مصیبت کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے تو اس مصیبت سے عافیت ہی ملتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۳۹)

۷۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی آزمائش جس قدر روپے پیسے کے راہ خدا میں خرچ کرنے کے ذریعے کی ہے اتنی کسی اور چیز کے ذریعہ نہیں کی۔ اور یہ بہت سخت آزمائش ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۳۹)

۸۔ بہشت میں ایک (خصوصی) مقام اور منزلت ہے جس تک اس وقت تک انسان نہیں پہنچ سکتا جب تک اس کو جسمانی طور پر مصیبت میں ڈال کر آزما نہیں لیا جاتا۔ (بحار الانوار جلد ۶۷ ص ۲۱۲)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۹۔ جب تک تم بلاؤں اور مصیبتوں کو نعمت اور خوشحالی کو مصیبت نہیں سمجھو گے اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے۔ اس لئے کہ مصیبت پر صبر کرنے کا اجر خوشحالی اور تونگری میں غافل رہنے سے زیادہ ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۷ ص ۲۳۷)

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا

سے کہا: اے میری قوم! تم نے بچھڑے کا انتخاب کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' (اب) توبہ

اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ

کرو اور اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹ آؤ' اور ایک دوسرے کو قتل کرو کہ تمہارے

خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

پروردِگار کی بارگاہ میں یہ کام تمہارے لیے بہتر ہے' تب خدا نے تمہاری توبہ قبول کرلی کیونکہ

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ

وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ● اور جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰؑ! ہم اس وقت تک آپ

نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ

پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم خدا کو آشکارا (آنکھوں سے) دیکھ نہ لیں تو اسی وقت

الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ

بجلی نے تمہاری جان لے لی اور تم دیکھ رہے تھے ● پھر ہم نے تمہیں مرنے کے بعد

بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ

(زندگی بخشی اور) دوبارہ اٹھایا شاید کہ تم اس کا شکر بجالاؤ ● اور ہم نے تمہارے اوپر بادلوں کا

الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ

سایہ کیا اور تم پر ''من'' اور ''سلویٰ'' نازل کیا' اور (ہم نے کہا) ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا

نے تمہیں دی ہیں' (لیکن تم نے کفرانِ نعمت کیا اور اس طرح) انہوں نے ہم پر تو کوئی ظلم

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ

نہیں کیا بلکہ اپنے ہی نفسوں پر ظلم کرتے رہے ● اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی (بیت المقدس)

الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا

میں داخل ہو جاؤ اور اس کی فراواں نعمتوں سے جو چاہو کھاؤ' تمہارے لیے خوشگوار ہیں' اور

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:
۱۰۔جو بھی آزمائش ہوتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ خدا کی نعمت بھی اسے اپنے گھیرے میں لئے ہوتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۷۴)

مصیبت کے وقت کی دعا

۱۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ: اے موسیٰؑ!۔۔۔۔۔۔سخت مصیبت میں تم مجھے اپنی ڈھال بناؤ اور مشکل امور میں مجھے اپنے لئے قلعہ سمجھو۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۵۹)
حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ہر سخت مصیبت کے وقت یہ کہا کرو: ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ'' مصیبت سے محفوظ رہو گے۔ (بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۲۷۰)
۳۔حضرت امام رضا علیہ السلام:
میں نے اپنے والد گرامی کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''بیٹے! جب تم سخت مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو کثرت سے یہ کہا کرو: ''یاروف یا رحیم'' جو کچھ ہم نیند میں دیکھتے ہیں وہی بیداری کی حالت میں دیکھتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۲۷۲)

مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھنے کے وقت کی دعا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۴۔جب تم مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھو تو خدا کی حمد بجالاؤ۔۔۔۔۔۔(کہ اس نے تمہیں اس مصیبت سے بچایا ہوا ہے) لیکن آہستہ سے حمد بجالاؤ کہ وہ سننے نہ پائے ورنہ اسے دکھ پہنچے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ جلد ۳۵)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۵۔جب تم کسی مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھو تو آہستہ سے تین مرتبہ یہ کہو کہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَلَوْشَآءَ فَعَلَ'' یعنی خدا کا شکر ہے کہ اس نے تجھے جس مصیبت میں مبتلا کیا ہوا ہے مجھے اس سے بچائے ہوئے ہے اگر وہ چاہتا تو میرے ساتھ بھی ایسا کر سکتا تھا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: جو شخص یہ کہے گا وہ کبھی اس قسم کی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوگا۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۴)

الۡبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ

(بیت المقدس کے) دروازے سے خضوع و خشوع کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور کہو "حطہ" (ہمارے گناہ

لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ ؕ وَ سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾

جھاڑ دے) تاکہ ہم تمہارے گناہوں کو بخش دیں اور ہم نیکوکاروں کو زیادہ (جزا) دیں گے ●

فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ

پس ظالموں نے وہ بات جو انہیں بتائی گئی تھی (کہ "حطہ" کہو) تبدیل کر دی (اور مذاق میں)

قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا

"حنطہ" (گندم) کہا تو ہم نے اس نافرمانی کی سزا ظالموں پر آسمان

رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۵۹﴾

سے عذاب نازل کیا اور یہ اس لیے ہوا کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے ●

ع ۶

وَ اِذِ اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تو ہم نے انہیں حکم

الۡحَجَرَ ‌ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا ‌ؕ قَدۡ عَلِمَ

دیا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو' تو ناگاہ اس سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہوگئے' (اس طرح کہ بنی

كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ‌ كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ اللّٰهِ وَلَا

اسرائیل کے بارہ گروہوں میں سے) ہر ایک نے اپنا چشمہ پہچان لیا' (ہم نے کہا) اللہ کے رزق

تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى

سے کھاؤ پیو اور زمین میں تباہ کار بن کر فساد نہ پھیلاؤ ● اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب تم نے

لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ

کہا: اے موسیٰؑ! ہم (اس کے لیے) ہرگز صبر نہیں کر سکتے کہ ایک ہی قسم کے کھانے پینے پر

لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَ قِثَّآئِهَا وَ

اکتفا کریں' اپنے خدا سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے زمین سے اگنے والی سبزیوں میں سے ککڑی

فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ

'لہسن' مسور اور پیاز اگائے' موسیٰؑ نے کہا: بہتر نعمت کے

الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا

بدلے پست غذا چاہتے ہو؟ (اب اگر ایسا ہی ہے تو کوشش کرو اور اس بیابان سے نکل کر) کسی

مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

شہر میں داخل ہو جاؤ کیونکہ جو کچھ تم چاہتے ہو وہ وہیں موجود ہے پس' ذلت اور محتاجی (کی مہر)

الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ

ان پر لگادی گئی اور وہ (ایک مرتبہ پھر) پروردگار عالم کے غضب میں مبتلا ہوگئے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ

کیونکہ وہ آیات الٰہی سے کفر اور

يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا

خدا کے پیغمبروںؑ کو ناحق قتل کیا کرتے تھے' یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ وہ گنہگار' سرکش اور

يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ

ع

تجاوز کرنے والے تھے ● تحقیق جو لوگ (اسلام پر) ایمان لائے ہیں اور یہود و نصاریٰ اور

النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

صابئین میں سے جو بھی خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور انہوں نے

عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ

نیک اعمال انجام دیئے تو ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں جزا اور اجر ہے اور ان کو نہ

عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ

کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ محزون ہوں گے ● اور وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے تم سے

رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ

عہد لیا اور کوہ طور کو تمہارے اوپر کر دیا اور (تمہیں کہا) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے

اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

مضبوطی سے تھام لو اور جوکچھ اس میں ہے اسے یادرکھوتاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ● اس کے بعد پھر

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

تم نے روگردانی کی اور اگر خدا کا فضل اور اس کی رحمت تم پر

رَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ

نہ ہوتی تو تم نقصان اٹھانے والے ہوتے● تم ضرور ان لوگوں کے انجام

الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ

کو جانتے ہو جنہوں نے سنیچر کے دن میں نافرمانی کی پس ہم نے انہیں حکم دیا کہ

كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ

دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ● ہم نے عذاب کے اس واقعہ کواس زمانے کے لوگوں کے لیے

يَدَيْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

اور بعد میں آنے والوں کے لیےعبرت اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بنادیا●

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ

اورجب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا: خداوندتعالیٰ تمہیں حکم دیتاہے کہ (قاتل کا پتہ چلانے کے

تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ

لیے)ایک گائے ذبح کرو: تو انہوں نے کہا: آیا تم ہم سے مذاق کررہے ہو؟

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾

(موسیٰؑ نے) کہا: میں خداکی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں جاہلوں میں سے ہوجاؤں●

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ

بنی اسرائیل نے کہا: تم اپنے خدا سے دعا کروکہ وہ ہمارے لیے واضح کرے کہ یہ گائے کیسی ہو

اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ

(موسیٰؑ نے) کہا: خداوندعالم فرماتا ہے کہ ایسی گائے کہ جو نہ بوڑھی اور بے کار ہو اور نہ ہی

موضوع آیت ۶۶، وعظ و نصیحت

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی کی: "اے عیسیٰؑ میری حکمت کے ذریعہ اپنے آپ کو موعظہ کرو، اگراس موعظہ سے تم فائدہ اٹھالوتو پھر دوسرے لوگوں کووعظ کرو، ورنہ مجھ سے شرم وحیا کرو" (کنزالعمال حدیث ۴۳۱۵۶)

۲۔ موعظہ کرنے کے لحاظ سے موت ہی کافی ہے (موت سب سے بڑاواعظ ہے)
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۳۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جب خداکسی بندے کودوست رکھتاہے تواسے عبرتوں کے ذریعہ وعظ و نصیحت فرماتا ہے۔
(غررالحکم)

۴۔ صاحبان عقل وخرداور عبرت حاصل کرنے والوں کیلئے ہر چیز میں وعظ و نصیحت اور عبرت ہے۔
(غررالحکم)

۵۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی اس قرآن کے ذریعہ سے بڑھ کر وعظ و نصیحت نہیں کی۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۶)

۶۔ وعظ اور نصیحتیں ہمیشہ کی زندگی ہوتی ہیں۔
(غررالحکم)

۷۔ وعظ اور نصیحتیں، نفوس کو صیقل کرتی اور دلوں کو جلا بخشتی ہیں۔ (غررالحکم)

۸۔ وعظ اور نصیحت کا پھل، انسان کو متنبہ اور بیدار کرنے کی صورت میں ملتاہے۔ (غررالحکم)

۹۔ جس کے دل میں واعظ (نصیحت کرنے والا) ہوتا ہے، خداکی طرف سے اس کیلئے محافظ مقرر ہو جاتا ہے۔ (بحارالانوار ج ۸۷ ص ۶۷)

۱۰۔ جو شخص زمانے پر حسن ظن کرتے ہوئے سکون کی نیند سوجاتاہے اسے زمانے کے موعظے اور نصائح فائدہ نہیں پہنچاسکتے۔ (غررالحکم)

۱۱۔ تمہارے اور وعظ و نصیحت کے درمیان غفلت اور فریب کے پردے حائل ہیں۔ (غررالحکم)

۱۲۔ جب موعظہ کرنے لگوتو گفتگو مختصر کیا کرو۔
(غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ لوگوں کواپنی زبانوں سے دعوت نہ دو (بلکہ اپنے اعمال کے ذریعہ اپنی طرف بلاؤ) تاکہ وہ تم سے پرہیزگاری، سعی و کوشش، نماز اور ہر قسم کی دوسری بھلائی کو دیکھیں اور یہی چیزان کی دعوت کاموجب ہوگی۔ (کافی جلد ۲ ص ۷۸)

۱۴۔ حضرت عیسیٰؑ کے مواعظ میں سے ہے: میں تم سے حق اور سچ بات کہتاہوں اور وہ یہ کہ: تم چھلنی کی

عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا

بالکل جوان ہو بلکہ وہ درمیانی حالت میں ہو' جو حکم تمہیں مل چکا ہے اس پر

تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

(جلد از جلد) عمل کرو● انہوں نے کہا: اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ

يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ

ہمارے لیے واضح کرے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہو؟ موسیٰ نے فرمایا: خداوندعالم

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ

فرماتا ہے کہ ایک جیسے زردرنگ کی گائے ہونی چاہیے کہ جو دیکھنے

لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ

والوں کو مسرور و شادکام کردے● انہوں نے کہا: اپنے پروردگار

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ

سے دعا کروکہ ہمارے لیے واضح کرے کہ آخر وہ گائے کیسی ہونی

الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ

چاہئے؟ کیونکہ یہ گائے ہمارے لیے مشتبہ ہوگئی ہے اگر

اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ

خدا نے چاہا تو ہم ضرور ہدایت پاجائیں گے● موسیٰؑ نے کہا: خدا فرماتا ہے کہ

اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ

یقیناً وہ ایسی گائے ہونی چاہئے جو زمین میں ہل چلانے کے لیے نہ سدھائی گئی ہو' نہ ہی

وَ لَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ

کھیتی سینچے' ہر عیب سے دور اور رنگ کی ہو' حتیٰ کہ اس میں کوئی دوسرا دھبہ

فِيْهَا قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ

ایک ہی بھی نہ ہو' انہوں نے کہا: اب تم نے

مانند نہ بنو جس سے اصلی اور صاف ستھرا آٹا چھن کر نیچے جا گرتا ہے اور تنکے اور چھنناس میں باقی رہ جاتے ہیں۔ ایسے تمہارے منہ سے تو حکمت اور دانائی کی باتیں نکلتی ہیں لیکن تمہارے دلوں میں بغض اور کینے باقی رہ جاتے ہیں۔

(تحف العقول ص۵۰۱۔۵۱۳)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۵۔ جو شخص اپنے بھائی کو خلوت میں نصیحت کرتا ہے وہ اسے زینت بخشتا ہے، اور جو اسے اعلانیہ نصیحت کرتا ہے وہ اسے عیب دار کر دیتا ہے۔

(بحارالانوار ج۷۸ ص۳۷۵)

موضوع آیت: ۷۰

شبہ اور مشابہت اختیار کرنا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تمہارے بہترین نوجوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور تمہارے بدترین بوڑھے وہ ہیں جو جوانوں کے مشابہ بنتے ہیں۔

(وسائل الشیعہ ج۳ ص۳۵۵)

۲۔ امور تین طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ ایک امر وہ ہوتا ہے جس کی ہدایت واضح ہے پس اس کی اتباع کرو۔

۲۔ ایک امر وہ ہوتا ہے جس کی گمراہی عیاں ہے پس اس سے اجتناب کرو۔

۳۔ اور ایک امر وہ ہوتا ہے جس میں اختلاف ہوتا ہے پس اسے خداوند عزوجل کی طرف پلٹا دو۔

(بحارالانوار جلد۲ ص۲۵۸)

حضرت امام علی علیہ السلام:

۳۔ شبہ کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ زینت کر کے اس پر اترانا

۲۔ اپنے آپ کو ٹال مٹول کا شکار کر دینا۔

۳۔ کجروی اور گمراہی کی تاویل کرنا

۴۔ حق کو باطل سے ملا دینا۔

(نہج السعادہ ج۳ ص۳۹۰)

۴۔ حیرت اور سرگردانی کے موقع پر رک جانا خداوند متعال کی طرف سے ایک توفیق ہوتی ہے۔

(بحار ج ۷۷ ص ۲۱۱)

۵۔ اپنے فرزند امام حسنؑ سے بطور وصیت فرماتے ہیں: اے حسنؑ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اور وصیت کیلئے وہی بات کافی ہے جو مجھے اللہ نے ہدایت فرمائی ہے کہ شبہ کے وقت خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔ (بحارالانوار جلد۷۸ ص۹۸)

۶۔ ''شبہ'' کو شبہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ وہ حق سے مشابہت رکھتا ہے لیکن جو اولیاء خدا ہوتے ہیں ان کیلئے اس بارے میں یقین روشنی کا کام دیتا ہے

فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾

ٹھیک ٹھیک بیان کیا' پھر انہوں نے اسے ذبح کیا' حالانکہ نزدیک تھا کہ وہ اس کام کو انجام نہ دیں●

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا

اور یاد کرو جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا اور پھر اس (کے قاتل) کے بارے میں تم میں پھوٹ پڑ

وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾

گئی اور خدا نے اسے آشکار کردیا جسے تم چھپا رہے تھے●

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ

پھر ہم نے کہا: گائے (کے گوشت) کا کا ایک ٹکڑا مقتول کو مارو (تاکہ زندہ ہو کر قاتل کی نشاندہی کرے)

يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنی آیت دکھاتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ

شاید کہ تم عقل سے کام لو● پھر تمہارے دل اس (ماجرا) کے بعد

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ

سخت ہوگئے کہ جیسے پتھر ہو یا اس سے بھی زیادہ سخت

قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا

کیونکہ کچھ پتھر ایسے بھی ہیں جو شگافتہ ہوجاتے

يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا

ہیں اور ان سے نہریں بہنے لگ جاتی ہیں' بعض ایسے

يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا

ہیں جن میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور ان میں سے پانی کے قطرات ٹپکتے

لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ

ہیں' ان میں سے بعض پتھر خوف خدا سے (پہاڑ کی بلندی) سے نیچے گرتے

اور ہدایت کی سمت ان کی رہنمائی کرتا ہے، جبکہ دشمنان خدا کو گمراہی اپنی طرف بلاتی ہے اور اندھا پن ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

(شرح ابن ابی الحدید جلد ۲ ص ۲۹۸)

۷۔ شبہ سے بچتے رہو کیونکہ یہ آزمائش کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ (نہج السعادہ جلد ۲ ص ۳۲۰)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ شبہ کے وقت ہاتھ روک لینا، ہلاکتوں میں پڑ جانے سے بہتر ہے، ایسی حدیث جس کو تم بیان نہ کرو اس حدیث کے بیان کرنے سے بہتر ہے جس کے متعلق تمہیں اچھی طرح سے واقفیت حاصل نہیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۸۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ حضرت رسول خداؐ مردوں کو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے روکا کرتے تھے اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۳۵۵)

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا لَکُمۡ

ہیں' اور خدا تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے ● (مومنو!) کیا تم یہ توقع رکھتے ہو کہ وہ (سخت

وَ قَدۡ کَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ کَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوۡنَهٗ

دل یہودی) تم (یعنی تمہارے دین) پر ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ ان میں سے ایک گروہ کلام

مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَ هُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِذَا لَقُوا

خدا کو سنتا تھا اور سمجھنے کے بعد اس میں تحریف کر دیتا تھا جبکہ وہ (حق کو) سمجھتے تھے ● اور (یہی

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَا بَعۡضُهُمۡ

یہودی) جب مومنین سے ملاقات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں' لیکن جب

اِلٰی بَعۡضٍ قَالُوۡۤا اَتُحَدِّثُوۡنَهُمۡ بِمَا فَتَحَ

علیحدگی میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ایک دوسروں سے کہتے ہیں خدا نے جو مطالب

اللّٰهُ عَلَیۡکُمۡ لِیُحَآجُّوۡکُمۡ بِهٖ عِنۡدَ رَبِّکُمۡ ؕ اَفَلَا

تمہارے لیے واضح کئے ہیں تم انہیں کیوں بیان کرتے ہو؟ آیا اس لیے کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۷۶﴾ اَوَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ

تمہارے خلاف ان سے استدلال کریں؟ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ ● آیا وہ نہیں جانتے

وَ مَا یُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۷﴾ وَ مِنۡهُمۡ اُمِّیُّوۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ الۡکِتٰبَ

کہ خداوند عالم ان کے عیاں اور پنہاں سے واقف ہے ● اور ان میں سے بعض ان پڑھ (یہودی)

النصف

اِلَّاۤ اَمَانِیَّ وَ اِنۡ هُمۡ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ﴿۷۸﴾ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ

ایسے ہیں جو کتاب خدا کو چند خیالات اور آرزوؤں کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتے اور وہ صرف اپنے گمان

یَکۡتُبُوۡنَ الۡکِتٰبَ بِاَیۡدِیۡهِمۡ ٭ ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ

کے پابند ہیں ● پس افسوس اور ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو، کچھ مطالب اپنے ہاتھوں سے

عِنۡدِ اللّٰهِ لِیَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ فَوَیۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا

لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اسے تھوڑی سی قیمت پر فروخت کر سکیں'

كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ وَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۷۹﴾

پھر افسوس اور ہلاکت ہے ان پر اس کے بارے میں جو وہ اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور افسوس ہے

وَقَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً

ان پر اس سے جو وہ کماتے ہیں ● اور (یہودیوں نے) کہا : کہ چند محدود دنوں کے سوا (جہنم کی)

قُلۡ اَتَّخَذۡتُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ عَهۡدًا فَلَنۡ يُّخۡلِفَ

آگ ہم تک ہرگز نہیں پہنچے گی آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم نے خدا سے کوئی عہد و پیمان لیا ہوا ہے کہ

اللّٰهُ عَهۡدَهٗۤ اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا

کہ خدا ہرگز اپنے عہد و پیمان کی خلاف ورزی نہیں کرے گا؟ یا پھر خدا کی طرف ایسی بات

لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ

منسوب کرتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں؟ ● ہاں! جو لوگ گناہ کمائیں اور گناہ کے

اَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيۡٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ هُمۡ فِيۡهَا

اثرات ان کے سارے وجود پر محیط ہوں وہ اہل جہنم ہیں اور ہمیشہ

خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اس میں رہیں گے ● اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک اعمال انجام دیئے

اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِذۡ

وہ اہلِ بہشت ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے ● اور (وہ وقت یاد کرو) جب

اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ وَ

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا کہ خدائے واحد کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور

بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّ ذِى الۡقُرۡبٰى وَ الۡيَتٰمٰى وَ

والدین' قریبیوں' یتیموں اور بے نواؤں کے ساتھ نیکی کرو

الۡمَسٰكِيۡنِ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ

گے اور لوگوں سے نیکی کی بات کرو گے' نماز قائم کرو گے اور

موضوع آیت : ۸۳۔ یتیم

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔بہشت میں ایک گھر ہے جس کا نام ''دارالفرح'' ہے جس میں صرف وہی شخص داخل ہو گا جو مومنین کے یتیموں کو خوش کرتا ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۶۰۰۸)

۲۔جو شخص مسلمانوں کے درمیان سے یتیم کا ہاتھ پکڑ کر کھانے پینے کے لئے اپنے پاس لے جائے تو خدا یقیناً اسے بہشت میں داخل کرے گا، مگر یہ کہ کوئی ایسا گناہ کرے جو قابل بخشش نہ ہو۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۴۷)

۳۔''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا ان دو (انگلیوں) کی مانند بہشت میں ہونگے جبکہ کفالت کرنے والا خدا سے ڈرے'' اس پر آپؐ نے اپنی دو انگلیوں (انگشت شہادت اور درمیانی انگلی) کو ملا کر اشارہ فرمایا۔ (تفسیر نورالثقلین ج ۵ ص ۵۹۷)

۴۔جب مجھے (معراج کے موقع پر) آسمان کی سیر کرائی گئی تو میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے شکموں میں آگ ڈالی جا رہی تھی اور ان کے پیچھے سے نکالی جا رہی تھی، تو میں نے پوچھا: ''جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے کہا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو ظلم و جور کے ذریعہ یتیموں کا مال کھاتے تھے۔''

(بحارالانوار جلد ۶۹ ص ۲۶۷)

۵۔ابو درداء کہتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ کے پاس ایک شخص نے آکر اپنی سنگدلی کی شکایت کی، تو آپ نے اس سے فرمایا: آیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے اور تم اپنی حاجات کو پالو؟ تو پھر ایسا کرو کہ یتیموں پر رحم کرو، ان کے سر پر ہاتھ پھیرو اور اپنی غذا سے انہیں کھانا کھلاؤ، اس طرح سے تمہارا دل نرم ہو جائے گا اور اپنی حاجات کو بھی پالو گے۔

(الترغیب الترہیب جلد ۳ ص ۳۴۹)

ع ۹ ۱۱ ۹

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔دوسروں کے یتیموں پر رحم کرو، تمہارے یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۳)

۷۔جو بھی مرد مومن یا عورت اپنا ہاتھ یتیم کے سر پر پھیرتا ہے تو اس کے ہر بال کے بدلے جن پر ہاتھ چلتا ہے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴)

۸۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ : حضرت رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص یتیم کی اس حد تک کفالت کرتا ہے کہ وہ اس سے بے نیاز ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وجہ سے بہشت داخل کر دیتا ہے، جس طرح۔

اٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

زکوۃ ادا کرو گے (باوجودیکہ تم نے وعدہ کیا تھا) تم میں سے تھوڑے لوگوں کے علاوہ باقی سب نے

وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا

اس سے سرکشی کی اور روگردان ہوگئے ● اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد و

تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ

پیمان لیا کہ ایک دوسرے کا خون نہ بہاؤ اور ایک دوسرے کو اپنی سرزمین سے باہر نہ

دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ

نکالو اور تم نے اس (پیمان) کا اقرار کیا اور تم (اس پر) گواہ تھے ● اور پھر تم ہی ہو کہ

هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ

ایک دوسرے کو قتل کرتے ہو' ایک گروہ کو اپنی سرزمین سے باہر

مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ

نکال دیتے ہو اور اس ظلم و گناہ میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔ لیکن

اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ

اگر یہی لوگ قیدیوں کی شکل میں تمہارے پاس آئیں تو فدیہ سے انہیں آزاد کردیتے

اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ

ہو' حالانکہ انہیں (قتل کرنا ہی نہیں بلکہ) باہر نکالنا بھی تم پر حرام تھا' کیا تم آسمانی کتاب کے

بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ

کچھ احکام پر ایمان لے آتے ہو اور کچھ سے کفر اختیار کرتے ہو' تم میں سے جو شخص یہ عمل انجام

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ

دے گا' اس کے لیے اس جہان کی رسوائی اور قیامت میں سخت ترین عذاب کی طرف بازگشت

الْعَذَابِ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾ اُولٰٓئِكَ

کے سوا کچھ نہیں اور خدا تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے ● یہ وہی

کہ یتیم کا مال کھانے والے کے لئے جہنم واجب کر دیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۴)

۹۔ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے ایک خطبہ میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے مال سے دور رہنے کو اس لئے فرض قرار دیا ہے تاکہ ظلم سے اجتناب کیا جائے۔ (بحار الانوار جلد ۷۹ ص ۳۶۸)

موضوع آیت : ۸۴۔ پردیس اور وطن

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خداوند عالم اس شخص کو سخت ناپسند فرماتا ہے جس کے گھر میں کوئی شخص (بری نیت سے) داخل ہو اور وہ اس سے نہ لڑے۔ (عیون اخبار الرضا ص ۲۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ تونگری پردیس میں بھی وطن ہے اور غربت وطن میں بھی پردیس ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۵۶)

۳۔ تیرے لئے کوئی ایک وطن دوسرے وطن سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا، بہترین وطن وہ ہے جو تیرا بوجھ اٹھالے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۳)

۴۔ کسی وطن میں کوئی خاص اچھائی نہیں ہے، اچھائی اس جگہ پر ہے جہاں امن وامان اور مسرت وخوشحالی ہو۔ (بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۴۰۱)

۵۔ شہروں کی آبادی وطن سے محبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۴۵)

۶۔ مرد کی شرافت تین چیزوں میں ہے: ۱۔ گزشتہ زمانے پر افسوس اور گریہ و بکاء۔ ۲۔ وطن کی طرف جھکاؤ۔

۳۔ اور پرانے دوستوں کی دوستی بحال رکھنا۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۳۶۴)

پردیس

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ پردیس میں کسی قسم کا ننگ وعار نہیں، بلکہ ننگ وعار تو وطن میں غربت کی حالت میں ہوتی ہے۔

(غرر الحکم)

۲۔ عقلمندی پردیس میں قرب کا سبب ہوتی ہے اور حماقت وطن میں بھی پردیس کا (سبب) ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ کسی ایک شہر کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں، بہترین شہر وہ ہے جو تیرا بوجھ اٹھائے۔

(نہج البلاغہ حکمت ۴۴۲)

وطن کے دفاع کے لئے امیر امومنینؑ کے خطبات

۱۔ جب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو یہ اطلاع ملی کہ معاویہ کے لشکر نے ''انبار'' پر حملہ کردیا ہے، تو آپ نے اس کے خلاف لوگوں کو اٹھ کھڑا ہونے کی دعوت دی لیکن انہوں نے آپ کا کہنا نہ مانا تو اس پر

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ

لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کے بدلے آخرت کو بیچ دیا ہے لہٰذا ان کی سزا میں تخفیف نہیں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا

کی جائے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی● اور بتحقیق ہم نے موسیٰ

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ قَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَ

کو کتاب (توارت) دی اور ان کے بعد یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجے اور

اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ

مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو (معجزات اور) روشن دلیلیں عطا کیں اور ان کی روح القدس

الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى

کے ذریعہ تائید اور مدد کی' جب بھی کوئی پیغمبر تمہاری نفسانی خواہشات کے خلاف آیا

اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَ فَرِيْقًا

تو تم نے تکبر کا اظہار کیوں کیا؟ اور اس پر ایمان لانے کے بجائے کیوں کچھ کو جھٹلایا

تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ

اور کچھ کو قتل کر دیا؟● وہ کہتے تھے کہ ہمارے دل غلاف کے اندر ہیں (ایسا نہیں ہے) بلکہ خدا نے ان کے

اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾

کفر کی بنا پر انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور ان میں سے بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے ہیں●

وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا

اور جب خدا کی طرف سے ان کے پاس (قرآن جیسی) کتاب آئی' جو ان کے پاس موجود

مَعَهُمْ وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ

نشانیوں کی تصدیق کرتی ہے اور وہ اسلام کی آمد سے قبل اپنے آپ کو فتح کی خوشخبری بھی دیتے

كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ

تھے یعنی (اپنے دشمنوں) پر فتح پائیں گے، لیکن جب یہ ان کے پاس آئے جنہیں وہ پہلے سے پہچان چکے

فرمایا: میں نے اس قوم سے لڑنے کیلئے رات کو بھی اوردن کو بھی اعلانیہ بھی اور پوشیدہ بھی تمہیں پکارا اور للکارا، اور تم سے کہا کہ قبل اس کے کہ وہ جنگ کے لئے بڑھیں تم ان پر دھاوا بول دو۔ خدا کی قسم جن افراد قوم پر ان کے گھروں کے حدود کے اندر ہی حملہ ہو جاتا ہے، وہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ لیکن تم نے جہاد کو دوسروں پر ڈال دیا اور ایک دوسرے کی مدد سے پہلو بچانے لگے۔ یہاں تک کہ تم پر غارت گریاں ہوئیں اور تمہارے شہروں پر زبردستی قبضہ کرلیا گیا۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۷)

۲۔جب ملکی سرحدوں پر دشمن کی فوجوں نے حملہ کر دیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ''اس گھر کے بعد اور کونسا گھر ہے جس کی حفاظت کروگے اور میرے بعد کس امام کے ساتھ ہو کر جہاد کروگے؟۔'' (نہج البلاغہ خطبہ ۲۹)

بدترین وطن:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ کسی وطن میں کوئی خوبی نہیں جب تک کہ اس میں امن وامان اور مسرت وخوشحالی نہ ہو۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۵۸)

۲۔ بدترین وطن وہ ہے جس میں امن وسکون سے رہنا نصیب نہ ہو۔ (غرر الحکم)

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ

تھے تو وہ ان سے کافر ہو گئے پس خدا کی لعنت ہو کافروں پر ● انہوں نے اپنے نفسوں کو کیا ہی بری

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ

چیز کے بدلے میں بیچا ہے' وہ حسد کی وجہ سے خدا کی نازل کردہ آیات کے منکر ہو گئے' (اور ان پر

يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

معترض بھی تھے) کہ کیوں خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے فضل سے (اپنی آیات)

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ

بھیجتا ہے' للذا وہ اپنے خدا کے پے در پے قہر و غضب میں گرفتار ہو گئے اور کافروں کے لیے ذلیل و

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ

خوار کرنے والا عذاب ہے ● اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے تم

اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا

اس پر ایمان لے آؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اس چیز پر ایمان لائیں گے جو ہمارے (پیغمبر

وَرَآءَهٗ ۗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ

کے) اوپر نازل ہوئی اور جو اس کے علاوہ ہے اس سے کفر اختیار کر لیتے ہیں' حالانکہ وہ (قرآن)

فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ

خود بھی حق ہے اور اس (کتاب) کی بھی تصدیق کرتا ہے جو ان پر نازل ہوئی ہے' آپؐ کہہ دیجئے

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ

کہ اگر تم ایمان رکھتے تھے تو پھر اس سے پہلے انبیاء کو قتل کیوں کیا کرتے تھے؟ ● اور موسیؑ تمہارے

مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ

پاس (یہ سب) معجزات لے کر آئے' پس اس کے (غیب میں چلے جانے کے) بعد بھی تم نے

اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا

بچھڑے کو معبود بنا لیا اور اس عمل میں تم ظالم تھے ● اور (یاد کرو) جب ہم نے تم

موضوع آیت ۹۴، آخرت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جو آخرت کے بارے میں حرص کرتا ہے وہ (اپنے نفس کا) مالک ہو جاتا ہے اور جو دنیا کے بارے میں حرص کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔
(غرر الحکم)

۲۔ اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لئے بھی حصہ نکالو۔ (غرر الحکم)

۳۔ جو دنیا پر آخرت کو ترجیح نہیں دیتا وہ بے عقل ہے۔
(غرر الحکم)

۴۔ اپنی دنیا کے لئے اتنا کماؤ کہ گویا تمہیں ہمیشہ کیلئے یہیں رہنا ہے، اور اپنی آخرت کے لئے اس قدر کمائی کرو کہ گویا تمہیں کل مر جانا ہے۔
(مستدرک الوسائل ج ۱ ص ۱۸)

۵۔ دنیا میں اپنے جسم اور بدن کے ساتھ رہو اور آخرت میں اپنے دل اور عمل کے ساتھ۔
(غرر الحکم)

۶۔ جو آخرت کو زیادہ یاد کرتا ہے اس کے گناہ کم ہو جاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۷۔ ایک شخص کو اپنے ساتھی کے جوتے کے تسمہ سے اپنے جوتے کا تسمہ زیادہ اچھا لگتا ہے تو وہ بھی اس آیت میں داخل ہو جائے گا "تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا" یعنی یہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لئے خاص کر دیں گے جو روئے زمین پر نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں۔
(قصص/۸۳) (تفسیر نور الثقلین جلد ۴ ص ۱۴۴)

۸۔ آخرت کی یاد شفا ہے اور دنیا کی یاد بہت بڑی بیماری ہے۔ (غرر الحکم)

آخرت ہی جس کا اصل مقصد ہو:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص اس حالت میں صبح و شام کرے کہ اس کا سب سے اہم مقصد آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں تونگری پیدا کر دیتا ہے، اس کے تمام امور کو سنوار دیتا ہے، جب تک وہ اپنا مکمل رزق حاصل نہیں کر لے گا اس وقت تک اس دنیا سے نہیں جائے گا۔ اور جو شخص اس حالت میں صبح و شام کرے کہ دنیا اس کا سب سے اہم ترین مقصد ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقر و تنگدستی قرار دے دیتا ہے، اس کے تمام امور کو متفرق کر دیتا ہے اور وہ دنیا میں صرف اپنے لئے تقسیم شدہ رزق ہی حاصل کر پاتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۷۷ ص ۱۵۱)

فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَآ اٰتَيۡنٰكُمۡ

سے پیمان لیا اور کوہِ طور کو تمہارے اوپر بلند کیا (اور ہم نے کہا یہ احکام و قوانین) جو ہم نے تمہیں

بِقُوَّةٍ وَّ اسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ

دیئے ہیں، انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو اور سنتے رہو (اور عمل کرتے رہو) انہوں نے کہا ہم

عَصَيۡنَا ۗ وَ اُشۡرِبُوۡا فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡعِجۡلَ

نے سن لیا ہے لیکن عمل نہیں کریں گے اور ان کے دل ان کے کفر کے سبب سے گوسالہ (پرستی) کی

بِكُفۡرِهِمۡ ؕ قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ

محبت سے سیراب ہو چکے ہیں، کہہ دیجئے کہ اگر تم ایمان کے دعویدار ہو تو تمہارا ایمان تمہیں کیسا

مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۳﴾ قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَـكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ

براحکم دیتا ہے!! ● کہہ دیجئے کہ اگر خدا کے ہاں آخرت کا گھر دوسرے

اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ

لوگوں کو چھوڑ کر صرف تمہارے ہی لیے مخصوص ہے پھر مرنے کی

كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنۡ يَّتَمَنَّوۡهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتۡ

تمنا کرو اگر تم سچے ہو ● لیکن وہ اپنے ان (برے) اعمال کی وجہ سے جو پہلے سے بھیج چکے ہیں

اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمۡ

مرنے کی آرزو نہیں کریں گے اور خداوندِ عالم ظالموں سے پوری طرح آگاہ ہے ● (اے پیغمبرؐ!)

اَحۡرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيۡنَ

آپ ان (یہودیوں) کو (دولت جمع کرنے اور اس دنیوی) زندگی پر سب لوگوں سے

اَشۡرَكُوۡا ۛۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمۡ لَوۡ يُعَمَّرُ اَلۡفَ

یہاں تک کہ مشرکین سے بھی زیادہ حریص پائیں گے (یہاں تک کہ) ان میں سے ہر

سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحۡزِحِهٖ مِنَ الۡعَذَابِ اَنۡ

ایک چاہتا ہے کہ ہزار سال عمر پائے، حالانکہ اگر یہ طولانی عمر بھی اسے دے دی جائے پھر بھی

۲۔آخرت جس کا اصل مقصد ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور کو یکجا کردے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان تونگری قرار دے دیگا ، اور دنیا ذلیل ہو کر خود بخود اس کے پاس آجائے گی۔
(کنزالعمال حدیث ۴۴۱۶۰)

۲ مع عند البتا خرین ۱۲

يُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قُلْ

اسے خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکے گی اور خدا ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے● آپؐ کہہ دیجیے کہ

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ

جو شخص جبرائیل کا دشمن ہے (در حقیقت وہ خدا کا دشمن ہے) کیونکہ اس نے خدا کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى

آپؐ کے دل پر قرآن اتارا ہے' وہ قرآن کہ جو گذشتہ آسمانی کتابوں کی تصدیق

وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ

کرتا ہے اور مومنین کے لیے ہدایت اور بشارت کا سبب ہے● جو شخص خدا'

مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ

فرشتوں' خدا کے رسولوں' جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہے (وہ کافر ہے) اور خدا

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَ مَا

کافروں کا دشمن ہے● یقیناً ہم نے آپؐ کی طرف آیات اور روشن دلیلیں بھیجیں اور فاسقوں کے

يَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا

علاوہ کوئی بھی ان سے کفر نہیں کرتا۔ اور کیا جب بھی (یہودی) کوئی پیمان (خدا و رسول

نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

سے) باندھتے تو ان میں سے ایک گروہ اسے پس پشت (نہیں) ڈال دیتا تھا؟ حقیقت یہ ہے کہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ

ان میں سے اکثر ایمان نہیں رکھتے● اور جب خدا کی طرف سے ایک رسول (پیغمبر اسلامؐ)

اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ

ان کے پاس آیا جو ان چیزوں کی بھی تصدیق کرتا ہے جو ان کے پاس ہیں

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

تو اہل کتاب کی ایک جماعت نے کتاب کو اس طرح پس پشت

كَاَنَّهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ وَ اتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّيٰطِيۡنُ

ڈال دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ● (یہودی) اس چیز کی پیروی کرتے تھے جو سلیمانؑ کے زمانے

عَلٰى مُلۡكِ سُلَيۡمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَيۡمٰنُ وَ لٰكِنَّ

میں شیاطین (لوگوں کے) سامنے پڑھتے تھے' سلیمانؑ (نے کبھی بھی اپنے ہاتھ جادو سے نہیں رنگے'

الشَّيٰطِيۡنَ كَفَرُوۡا يُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ السِّحۡرَ ۗ وَ

اور وہ) کافر نہیں ہوئے' لیکن شیاطین نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو کی تعلیم دی' (نیز یہودیوں

مَآ اُنۡزِلَ عَلَى الۡمَلَكَيۡنِ بِبَابِلَ هَارُوۡتَ وَ

نے) اس چیز کی پیروی کی جو بابل کے دو فرشتوں ''ہاروت'' اور ''ماروت'' پر نازل ہوئی

مَارُوۡتَ ؕ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى

(وہ دونوں فرشتے لوگوں کو جادو کے باطل کرنے کے لیے جادو کا ایک اور طریقہ سکھاتے تھے)

يَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ ؕ فَيَتَعَلَّمُوۡنَ

وہ کوئی بھی چیز سکھانے سے پہلے اس شخص سے کہتے کہ ہم تیری آزمائش کا ذریعہ ہیں' کہیں۔

مِنۡهُمَا مَا يُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَ

(جادو کر کے) کافر نہ ہو جانا' لیکن وہ ان دو فرشتوں سے وہ مطالب سیکھتے تھے جن کے ذریعہ مرد

زَوۡجِهٖ ؕ وَ مَا هُمۡ بِضَآرِّيۡنَ بِهٖ مِنۡ اَحَدٍ

اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال سکیں' مگر وہ حکم خدا کے بغیر کبھی کسی کو ضرر نہیں

اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوۡنَ مَا يَضُرُّهُمۡ وَ لَا

پہنچا سکتے تھے' وہ صرف انہی منتروں کو سیکھتے جو ان کے لیے نقصان دہ تھے اور خود انہیں ان

يَنۡفَعُهُمۡ ؕ وَ لَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ اشۡتَرٰىهُ مَا لَهٗ

سے کوئی فائدہ نہ تھا' وہ یقیناً جانتے تھے کہ جو شخص ایسے مال و متاع کا خریدار ہو اُسے

فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ ۛؕ وَ لَبِئۡسَ مَا شَرَوۡا بِهٖۤ

آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا' اور کاش وہ یہ جانتے کہ کس قدر بری تھی وہ چیز جس

ع ۱۲

اَنْفُسَهُمْ ط لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَ

کے بدلے وہ اپنے آپ کو بیچتے تھے ● اور اگر وہ ایمان لے آتے اور پرہیزگاری کو اپنا

اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ط لَوْ كَانُوْا

لیتے تو خدا کے نزدیک ان کی جو جزا ہے وہ ان کے لیے بہترین ہوتی' اگروہ اس

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا

چیز کو جانتے ● اے ایمان والو! (پیغمبرؐ سے باتیں کرتے وقت) ''راعنا'' (ہماری رعایت

رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ط وَ لِلْكٰفِرِيْنَ

کریں) نہ کہا کرو ''انظرنا'' (ہم پر نظر کریں) کہو اور (اس تنبیہ کو) سنو اور کافروں

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

کے لیے دردناک عذاب ہے ● اہلِ کتاب کفار، اور مشرکین اس

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف

خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ

سے کوئی خیر و نیکی نازل ہو' حالانکہ خدا جسے چاہتا ہے اپنی خاص رحمت

يَّشَآءُ ط وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ

سے نوازتا ہے اور خدا بڑے فضل والا ہے ● ہم کسی (حکم و) آیت کو منسوخ نہیں کرتے یا اس

اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ط اَلَمْ تَعْلَمْ

(کے نزول) کو تاخیر میں نہیں ڈالتے' مگر یہ کہ اس کی بجائے اس سے بہتر یا اس جیسا کوئی حکم

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ

لے آتے ہیں' کیا نہیں جانتے کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے ● کیا تم نہیں جانتے کہ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

آسمانوں اور زمین کی حکومت خدا ہی کے لیے ہے؟ اور خدا کے علاوہ تمہارا کوئی

موضوع آیت : ۱۰۲ علماء سوء

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اے ابوذر! جو شخص اس لئے علم حاصل کرے کہ اسے وہ لوگوں کے منہ پر مارے گا تو وہ شخص بہشت کی خوشبو نہیں سونگھ پائے گا۔

(مکارم الاخلاق ص ۵۴۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔علماء کے لئے دس آفتیں ہیں:

ا۔ طمع ۲۔ بخل ۳۔ ریا ۴۔ تعصب ۵۔ اکڑفوں ۶۔ ایسی باتوں میں پڑجانا جن کی حقیقت تک رسائی نہ ہوسکے ۷۔ زائد الفاظ سے کلام کو مزین کرنے کا تکلف ۸۔ خدا سے کم حیا کرنا ۹۔ فخر کرنا ۱۰۔ جو علم حاصل کر چکے ہیں اس پر عمل نہ کرنا۔

۱۲ ع ۷ ۱۲

(بحار الانوار جلد ۲ ص ۵۲)

امام زین العابدین علیہ السلام:

۳۔جب تم اس کی عقل کو پختہ سمجھ لو تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دو اور اس کی متانت عقلی تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے، بلکہ تم یہ دیکھو کہ خواہشات اس کے عقل پر غالب آتی ہیں یا عقل خواہشات پر؟ اور باطل ریاست کی طلب میں اس کی کس حد تک دلچسپی ہے؟ کیونکہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا کو دنیا کے لئے چھوڑ کر دنیا و آخرت کا نقصان اٹھا لیتے ہیں، اور وہ یہ سمجھتے ہیں باطل ریاستوں کی لذت ،مال اور جائز و حلال نعمتوں سے زیادہ افضل ہے، اور وہ ان سب کو صرف ریاست طلبی کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے اور نوبت اس حد تک پہنچ جاتی ہے کہ ''جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈرو تو اسے غرور گناہ پر اکساتا ہے تو (ایسے کم بخت کیلئے) جہنم کافی ہے اور بہت ہی برا ٹھکانا ہے'' (بقرہ/۲۰۶) پس وہ امور میں کسی بصیرت کے بغیر تصرف کرتا ہے۔ باطل کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ اسے انتہائی درجے کے خسارے کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور ___ ناممکن چیز کی طلب کے بعد ___ اس کا رب اسے سرکشی کی طرف بڑھا دیتا ہے، تو وہ خدا کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دینے لگتا ہے۔ اسے اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کا دین اس کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے جبکہ ریاست اس کیلئے بچ گئی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ بدبختی کا شکار ہو چکا ہے ''تو یہ ایسے لوگ ہیں جن پر خدا کا غضب ہے''۔۔۔(احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۵۳)

مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا

سرپرست ہے نہ کوئی مددگار ہے • آیا یہ چاہتے ہو کہ تم بھی اپنے پیغمبرؐ سے ایسے ہی

رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ

(بے جا) سوالات کرو جیسا کہ اس سے پہلے حضرت موسیٰؑ سے کیے جاتے تھے؟ اور

يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

جو شخص (بہانوں سے)ایمان کو کفر میں تبدیل کرے گا تو یقینا وہ راہِ راست

السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

سے بھٹک جائے گا • بہت سے اہلِ کتاب (نہ صرف خود ایمان نہیں لاتے بلکہ) اپنے اس حسد کی

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

وجہ سے جو ان کے دلوں میں ہے اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ تمہارے ایمان کے بعد کفر

اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ

کی طرف لوٹا دیں' باوجودیکہ (اسلام اور قرآن کا) حق ہونا ان کے لیے واضح ہوچکا ہے' لیکن

فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ

تم ان (کے حسد) کو معاف کردو اور ان کے ساتھ در گزر سے کام لو' یہاں تک کہ خداوندِ عالم

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا

اپنا حکم بھیج دے یقینا خداوندِعالم ہرچیز پر قادر ہے • اور نماز قائم کرو اور

الزَّكٰوةَ ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ

زکوٰۃ ادا کرو اورجو بھی نیک عمل اپنے لیے آگے بھیجتے ہو(آخرت

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾ وَ قَالُوْا

میں) اسے خدا کے ہاں موجود پاؤ گے' یقیناخدا تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے • اور انہوں نے کہا

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى

کہ یہود ونصاریٰ کے سوا ہرگزکوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا'

موضوع آیت: ۱۱۰ فریضہ زکوٰۃ

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم:

۱۔ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے، لہٰذا جو شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اس پر سے گذر جائے گا اور جو روکے رکھتا ہے اسے اس پل سے پہلے ہی روک لیا جائے گا۔ زکوٰۃ غضب خداوندی (کے شعلوں) کو بجھاتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۴۰۵)

۲۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے مال میں برکت ہو تو زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ (بحار جلد ۹۶ ص ۲۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ اللہ تعالیٰ نے مالدار لوگوں کے مالوں پر غریبوں کی ضروریات کے مطابق زکوٰۃ فرض کی ہے، لہٰذا اگر کوئی غریب ضائع ہوگیا، یا بھوکا ننگا ہوا تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مالدار زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور خداوندعالم قیامت کے دن مالداروں سے زکوٰۃ کا حساب لے گا، اور انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۲۸)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۴۔ زکوٰۃ کبھی بھی مال کو کم نہیں کرتی۔
(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۲۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔ ''فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى'' یعنی جس نے سخاوت کی، تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی (لیل/۵۔۶) کے بارے میں فرمایا خداوندعالم ایک نیکی کے بدلے میں دس سے لے کر ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے: ''فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى'' یعنی ہم اس کے لئے راحت و آسانی (جنت) کے اسباب مہیا کریں گے (لیل/۷) کے بارے میں فرمایا: وہ جس بھی نیکی کا ارادہ کرے گا خدا اسے اس میں خوشی عطا فرمائے گا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۶ ص ۲۵۶)

الثلثة

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ خشکی اور تری میں جو بھی مال ضائع اور تلف ہوتا ہے وہ صرف زکوٰۃ کی عدم ادئیگی کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا تم زکوٰۃ ادا کر کے اپنے مالوں کا بیمہ کرالو۔
(بحارج ۶۹ ص ۳۹۳)

۷۔ جب قائم آل محمدؐ ظہور فرمائیں گے تو زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو پکڑ کر اس کا سر تن سے جدا کر دینگے۔
(بحارج ۹۶ ص ۲۱)

۸۔ جو شخص زکوٰۃ کا ایک قیراط (روپیہ، پیسہ) بھی روک لیتا ہے تو اسے یا تو یہودی ہو کر مرنا چاہیئے یا نصرانی (اسلام پر اس کی موت واقع نہیں ہوگی)
(بحار جلد ۹۶ ص ۲۰)

۹۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر کوئی ایسی چیز فرض نہیں

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

یہ ان کی اپنی توقعات ہیں، کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو (اس موضوع کے بارے میں)

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ

اپنی دلیل لے آؤ● ہاں! جو شخص خلوص کے ساتھ اپنا چہرہ خدا کے سامنے جھکا دے (سر تسلیم خم

مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَ لَا خَوْفٌ

کردے) اور نیکوکار ہو تو اس کا اجر اس کے پروردگار کے پاس موجود ہے ایسے لوگوں کے لیے

عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ؑ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ

نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے● اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی

النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ ۠ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ

حق پر نہیں ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی حق پر

الْيَهُوْدُ عَلٰى شَیْءٍ ۙ وَّ هُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ

نہیں ہیں حالانکہ (دونوں گروہ) آسمانی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اسی طرح

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ

دوسرے نادان لوگ (مشرکین) بھی انہی جیسی باتیں کرتے ہیں پس خداوندِ عالم

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ

قیامت کے دن اس بات کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ باہم اختلاف کرتے ہیں● اس سے

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ

بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جو خدا کی مساجد میں اس کا نام لینے سے روکتا ہے اور

سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ

ان کی ویرانی اور بربادی میں کوشاں ہے؟ مناسب نہیں ہے کہ ایسے لوگ خوف و

اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ

وحشت کے بغیر ان مساجد میں داخل ہوں ان کے لیے دنیا میں رسوائی و خواری اور آخرت

کی جوان کے لئے زکوۃ سے زیادہ سخت ہو۔
(بحارالانوار ۹۶ ص ۲۲)

۱۰۔ جو زکوۃ ادا نہیں کرتا اس کی نماز نہیں اور جو تقوی اختیار نہیں کرتا اس کی زکوۃ نہیں۔
(بحارالانوار جلد ۹۶ ص ۱۲)

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَ الۡمَغۡرِبُ ۚ فَاَيۡنَمَا

میں بہت بڑا عذاب ہے ● مشرق اور مغرب اللہ ہی کے لیے ہیں پس جدھر بھی رخ کرو

تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ

ادھر ہی خدا موجود ہے' بے شک خدا ہر جگہ پر محیط اور (ہر ایک چیز کو) جانتا ہے ● اور (یہودی'

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ لَّهٗ

نصاریٰ اور مشرکین کے بعض لوگ) کہتے ہیں کہ خدا نے اپنے لیے ایک فرزند منتخب کرلیا ہے وہ تو

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ

اس چیز سے پاک اور منزہ ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور سبھی اسی کے

قٰنِتُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰٓى

سامنے سرنگوں ہیں ● آسمانوں اور زمین کو وجود بخشنے والا وہی ہے اور جب وہ (کسی چیز کو وجود عطا

اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ

کرنے کا) فرمان جاری کرتا ہے تو کہتا ہے ''ہو جا'' پس وہ چیز (فوراً) ہو جاتی ہے ● بے علم افراد

الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ لَوۡلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوۡ تَاۡتِيۡنَآ

کہتے ہیں کہ خدا ہم سے بات کیوں نہیں کرتا؟ یا کوئی آیت (اور نشانی) خود ہمارے ہی پاس کیوں

اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّثۡلَ

نہیں آتی؟ ان سے پہلے بھی لوگ اسی قسم کی باتیں کرتے تھے ان کے دل (اور افکار) آپس میں

قَوۡلِهِمۡ ؕ تَشَابَهَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ

ملتے جلتے ہیں لیکن ہم (کافی تعداد میں) اپنی آیات اور نشانیاں اہل یقین کے لیے واضح

يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّ نَذِيۡرًا ۙ وَّ

وروشن کرچکے ہیں ● (اے رسولؐ!) ہم نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ خوشخبری دینے

لَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۹﴾

والے اور خوف دلانے والے ہوں اور آپؐ جہنمیوں کے کے بارے میں جواب دہ نہیں ہیں ●

موضوع آیت: ۱۱۷

قرآن کے علاوہ خدا کا کلام

۱۔(حدیث قدسی) اے موسیٰؑ اگر ساتوں آسمان اور ان کے رہنے والے اور ساتوں زمینیں میرے نزدیک ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور ''لاالٰہ الا اللہ'' کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو ''لاالٰہ الا اللہ'' والا پلڑا بھاری ہوجائے۔ (کتاب کلمتہ اللہ ص ۳۲)

۲۔ اے محمدؐ کی امت! میری رحمت کو میرے غضب پر سبقت حاصل ہے میں نے تمہیں مانگنے سے پہلے عطا کر دیا، اور مغفرت طلب کرنے سے پہلے معاف کر دیا، تو جو شخص اس حالت میں میرے حضور پہنچے گا کہ میری وحدانیت کی گواہی دینے والا ہوگا اور محمد مصطفیٰؐ کی میرے بندے اور رسول ہونے کی گواہی دینے والا ہو (یعنی لاالٰہ الا اللہ محمد عبدہ ورسولہ کہنے والا ہوگا) تو میں اسے اپنی رحمت کی وجہ سے بہشت میں داخل کروں گا۔ (کلمتہ اللہ ص ۳۳)

۳۔اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو ہر رات بھیجتا ہے اور وہ اتر کر یوں ندا دیتا ہے: اے بیس سال کی عمر والو! خوب جدوجہد کرو۔ اے تیس سال والو! دنیاوی زندگی تمہیں، دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ اے چالیس سال والو! تم نے اپنے رب کے حضور پہنچنے کے لئے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے؟ اے پچاس سال والو! موت کا ڈرانے والا تمہارے پاس پہنچ چکا ہے۔ اے ساٹھ سال والو! کھیتی پک چکی ہے اب اس کے کاٹنے کا وقت آن پہنچا ہے! اے ستر سال والو! تمہیں پکارا جا چکا ہے اب اس کا جواب دو! اے اسی سال والو موت کی گھڑی سر پر پہنچ چکی ہے لیکن تم غفلت کا شکار ہو!
(کلمتہ اللہ ص ۳۵۰)

۴۔اگر رکوع کرنے والے عبادت گزار، خوف خدا رکھنے والے مرد، شیر خوار بچے اور چارہ خوار جانور نہ ہوتے تو تم پر عذاب کی بوچھاڑ کر دی جاتی۔
(کلمتہ اللہ ص ۳۵۱)

۵۔اے فرزند آدمؑ! تیرے پاس روزانہ رزق پہنچ جاتا ہے پھر بھی تو غمگیں ہوتا ہے، جبکہ تیری عمر روزانہ گھٹ رہی ہے مگر اس پر تو رنجیدہ نہیں ہوتا، تو ایسی چیز کو طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش بنا دیتی ہے جبکہ تیرے پاس ایسی چیز ہے جو تیرے لئے کافی ہے۔
(کلمتہ اللہ ص ۴۸)

۶۔ جب تو گناہ کرنے لگے تو یہ نہ دیکھ کہ یہ چھوٹی سی معصیت ہے بلکہ یہ دیکھ کہ کس کی معصیت کر رہا ہے!۔ (کلمتہ اللہ ص ۵۰)

۷۔اے داؤدؑ! جب میرا بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اور پھر اس سے توبہ کر لیتا ہے اور اس کی یاد کے وقت مجھ سے حیا کرتا ہے تو میں اس کا وہ گناہ معاف کر دیتا

وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى

(اے پیغمبرؐ!) یہود و نصاریٰ آپؐ سے کبھی راضی نہ ہوں گے جب تک کہ آپ (ان کی

تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى

غلط خواہشات کے سامنے سر تسلیم خم نہ کریں اور) ان کے مذہب کی پیروی نہ کریں' آپ کہہ

وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ

دیں کہ ہدایت تو صرف خدا ہی کی ہدایت ہے اگر (وحی الٰہی سے) آگاہ ہو جانے کے بعد بھی

مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا

آپ نے ان کی ہوا و ہوس کی پیروی کی تو خدا کی طرف سے آپ کے لیے کوئی سرپرست اور

وقف منزل

نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ

مددگار نہ ہوگا ● جن لوگوں کو ہم نے (آسمانی) کتاب دی ہے وہ اس کی اسی طرح تلاوت کرتے

حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ

ہیں جو اس کی تلاوت کا حق ہے وہ اس (قرآن یا پیغمبر) پر بھی ایمان لے آتے ہیں اور جو اس سے

ع ١٤

يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

کفر اختیار کریں گے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ● اے بنی اسرائیل!

اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ

میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی اور

فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ

تمہیں تمام اہلِ جہان پر برتری دی ● اس دن سے ڈرو جس میں کوئی شخص کسی دوسرے کو (خدا

نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا

کے عذاب سے) نہیں بچا سکے گا نہ ہی اس سے عوض قبول کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی سفارش اس

تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

کے لیے سود مند ہوگی اور نہ (کسی کی طرف سے) ان کی کوئی مدد کی جائے گی ●

ہوں اور اس گناہ قلمبند کرنے والے فرشتوں کو بھی وہ فراموش کرادیتا ہوں اور اس کو نیکی میں بدل دیتا ہے ہوں اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی' کیونکہ میں ارحم الراحمین ہوں۔

(کلمتہ اللہ ص ۵۱)

وَ اِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّہُنَّ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم کو انکے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ بڑی عمدگی کے ساتھ

قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَ مِنۡ

ان سے عہدہ برآ ہوئے تو خدا نے ان سے فرمایا میں نے تمہیں لوگوں کا امام (اور رہبر) قرار دیا ہے'

ذُرِّیَّتِیۡ قَالَ لَا یَنَالُ عَہۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۲۴﴾

(ابراہیم نے) کہا: میری اولاد سے بھی (امام قرار دے تو) خدا نے فرمایا: میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا.

وَ اِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو انسانوں کے لیے بازگشت اور اجتماع کا مقام کا مقام اور

اَمۡنًا ؕ وَ اتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی

مرکز امن قرار دیا اور (کہا:) تم مقامِ ابراہیمؑ کو اپنے لیے مقام نماز کی حیثیت سے انتخاب

وَ عَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ

کرو اور ہم نے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کو حکم دیا اسے میرے گھر کا طواف کرنے والوں' اس میں اعتکاف

لِلطَّآئِفِیۡنَ وَ الۡعٰکِفِیۡنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۵﴾

کرنے والوں' رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک و پاکیزہ رکھو●

وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ ہٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم نے عرض کیا کہ پروردگارا! اس (سرزمین) کو شہر امن

وَّ ارۡزُقۡ اَہۡلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡہُمۡ

قرار دے اور اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں' ان کو (قسم

بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ قَالَ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیۡلًا

قسم کے) میووں سے روزی دے (اللہ) نے فرمایا کہ جو لوگ کافر ہو جائیں گے پس میں انہیں

ثُمَّ اَضۡطَرُّہٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۲۶﴾

(بھی) تھوڑا سا فائدہ دوں گا' پھر انہیں آگ کی طرف کھینچ لے جاؤں گا اور ان کا انجام کتنا برا ہے●

موضوع آیت: ۱۲۵

حج کا فلسفہ اور اس کی وجوہات

حضرت علی علیہ السلام:

ا۔ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ سبحانہ نے آدمؑ سے لیکر اس جہان کے آخر تک کے اگلے پچھلوں کو ایسے پتھروں سے آزمایا ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ دے سکتے ہیں، نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں، اس نے ان پتھروں ہی کو اپنا گھر قرار دیا کہ جسے لوگوں کیلئے (امن کے) قیام کا ذریعہ ٹھہرایا ہے پھر یہ کہ اس نے اسے زمین کے رقبوں میں سے ایک سنگلاخ رقبہ اور دنیا میں بلندی پر واقع ہونے والی آبادیوں میں سے ایک کم مٹی والے مقام اور گھاٹیوں میں سے ایک تنگ اطراف والی گھاٹی میں قرار دیا۔ کھرے اور کھردرے پہاڑوں، نرم ریتلے میدانوں، کم آب چشموں اور متفرق دیہاتوں کے درمیان کہ جہاں اونٹ، اور گھوڑا، گائے اور بکری نشوونما نہیں پا سکتے۔ پھر بھی اس نے آدم اور اس کی اولاد کو حکم دیا کہ اپنے رخ اس کی طرف موڑیں۔۔۔۔۔۔ اور اگر خداوند عالم یہ چاہتا کہ وہ اپنا محترم گھر اور بلند پایہ عبادت گاہیں ایسی جگہ پر بنائے کہ جس کے گرد باغ و چمن کی قطاریں اور بہتی ہوئی نہریں ہوں، زمین نرم و ہموار ہو (کہ جس میں) درختوں کے جھنڈ اور (ان میں) جھکے پھلوں کے خوشے ہوں جہاں عمارتوں کا جال بچھا ہو اور آبادیوں کا سلسلہ ملا ہوا ہو۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۰ قاصعہ)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۲۔ حج (کے وجوب) کی وجہ خدا کی مہمانی کے لئے جانا اور اس سے زیادہ طلب کرنا، انجام دیئے گئے گناہوں سے باہر آنا، گذشتہ گناہوں سے توبہ اور آئندہ کے لئے از سر نو اعمال خیر انجام دینا مقصود ہوتا ہے۔ اور پھر اس راہ میں مال کو راہ خدا میں خرچ کرنا، جسمانی توانائیوں کو بروئے کار لانا، خواہشات اور دنیوی لذتوں سے جسم کو بچانا پیش نظر ہوتا ہے۔ ۔۔۔۔ ساتھ ہی مشرق و مغرب میں اور خشکی و تری میں رہنے والوں اور حاجیوں اور غیر حاجیوں کے لئے کئی فوائد بھی ہیں۔ اس میں تاجر کا، مال لانے والے کا، بیچنے والے کا، خریدنے والے کا تحریر کرنے والے کا اور غریب و مسکین کا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اور اطراف و اکناف سے جمع ہونے والوں کی ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں اور اس طرح سے وہ اپنے فوائد و منافع وہاں جا کر دیکھتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۹۹ ص ۳۲)

وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ

اور(یاد کرو) جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ خانہ (کعبہ) کی بنیادوں کو بلند کر رہے تھے (اور کہہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

رہے تھے:) اے ہمارے پروردگار! توہم سے قبول فرما! یقینا تو سننے والا' جاننے والا ہے●

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ

(ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے کہا) پروردِگارا! تو ہمیں اپنا تابع (فرمان) بنا اور ہماری اولاد میں سے

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ

ایک ایسی امت پیدا فرما جو تیرے آگے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہو، ہمیں اپنی عبادت کی راہیں دکھا اور

عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَ

ہماری توبہ کو قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے● پروردِگارا! ان

ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ

کے درمیان خود انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے'

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ

انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور انہیں (فکری مفاسد سے) پاک کرے' یقینا

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ؑ وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ

تو توانا اور حکیم ہے● کون ہے جو ابراہیمؑ کے دین سے رو گردانی کرے سوائے اس شخص کے

اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ

جس نے خود کو (فریب دے کر) بے عقل بنا لیا ہو؟ اور ہم نے تو ان (ابراہیمؑ) کو

فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ

اس جہان میں چن لیا ہے اور یقیناًوہ دوسرے جہان میں(بھی) صالحین میں سے ہیں●جب ابراہیم

قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ

کے پروردِگار نے ان سے فرمایا: سر تسلیم خم کرو تو انہوں نے کہا: میں نے عالمین کے پروردِگار کے

موضوع آیت: ۱۳۰

بے وقوفی__اور__بے وقوف:

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔بے وقوف کو صرف تلخ کلامی ہی سیدھا کر سکتی ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔جو بیوقوف کو لعن طعن کرے گا گویا وہ اپنے آپ کو اس کے سامنے گالیوں کے لئے پیش کر دے گا۔ (غرر الحکم)

۳۔بے وقوف سے صرف اس صورت میں انصاف کیا جاسکتا ہے کہ اس سے حلم اور بردباری سے پیش آیا جائے۔ (غرر الحکم)

۴۔بے وقوف کے ساتھ بردباری سے پیش آنے کی وجہ سے انسان کے مددگاروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۴۱۰)

۵۔اگر تم اپنے سے بالا شخص کے ساتھ بے وقوفی سے پیش آؤ گے تو تمہاری ایسی جہالت ہوگی جو تمہیں ہلاک کر دے گی، اگر اپنے سے کم مرتبہ شخص کے ساتھ بے وقوفی کرو گے تو یہ تمہاری ایسی جہالت ہوگی جو تمہیں سبک بنادیگی، اگر اپنے ہم پلہ سے ایسا کرو گے تو یہ دو مرغوں کی سی لڑائی اور دو کتوں کا سا غرانا ہوگا۔۔۔۔۔۔ (غرر الحکم)

۶۔اپنے فرزند امام حسنؑ سے پوچھا: ''بے وقوفی کیا ہوتی ہے؟'' تو انہوں نے عرض کیا: ''پستی کی پیروی اور گمراہ لوگوں کی دوستی (کا نام بے وقوفی ہے)۔'' (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۰۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔اللہ تعالیٰ کے اس قول کہ: ''وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ'' یعنی اپنے مال ۔۔۔۔۔۔۔بے وقوفوں کو نہ دے بیٹھو (نساء/۵) کے بارے میں فرمایا: ''بے وقوف لوگ وہ ہوتے ہیں جو شراب وغیرہ جیسی منشیات کا استعمال کرتے ہیں''۔

۱۵ ع ۸ ۱۵

(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۸۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔بیوقوفی ایک بری اور کمینہ عادت ہے جس سے بے وقوف انسان اپنے سے مافوق کے لئے تو تواضع اختیار کرتا ہے اور اپنے سے نچلے درجہ والوں پر ظلم کرتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۹۳)

۹۔بے وقوفی سے ہمیشہ اجتناب کرو کیونکہ یہ اتفاق بھری دنیا کو وحشت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

امام علی نقی علیہ السلام:

۱۰۔ہو سکتا ہے کہ بردبار ظالم کا ظلم، اس کی بردباری کی وجہ سے معاف کر دیا جائے اور صحیح طور پر کام کرنے والے بے وقوف کے بارے میں ہو سکتا ہے کہ اس کی

اَلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰى بِهَآ اِبۡرٰهٖمُ بَنِيۡهِ وَ يَعۡقُوۡبُ ؕ

سامنے سر تسلیم خم کرلیا ہے ● اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو اسی ملت اور دین کی وصیت

يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰى لَـكُمُ الدِّيۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا

کی (اور کہا) اے میرے فرزندو! خدا نے تمہارے لیے دین (توحید) کو منتخب کیا ہے پس

وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾ؕ اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ حَضَرَ

تم مسلمان ہوئے بغیر موت کو اختیار نہ کرنا ● کیا تم (یہودی لوگ) اس وقت موجود تھے

يَعۡقُوۡبَ الۡمَوۡتُ ۙ اِذۡ قَالَ لِبَنِيۡهِ مَا تَعۡبُدُوۡنَ

جب یعقوبؑ کی موت کا وقت آیا؟ جب یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا: تم میرے بعد کس

مِنۡۢ بَعۡدِىۡ قَالُوۡا نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ

کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا: آپ کے خدا اور اسی خداوند یکتا کی جو آپ کے آباء

اِبۡرٰهٖمَ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ اِسۡحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّ نَحۡنُ

ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کا رب ہے اور ہم اسی کے سامنے

لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا

سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں ● وہ ایک امت تھے جو گزر گئے ان کے

مَا كَسَبَتۡ وَ لَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡ ۚ وَ لَا تُسۡـئَلُوۡنَ عَمَّا

اعمال کا تعلق ان سے اور تمہارے اعمال کا رابطہ تم سے ہے ان کے اعمال کی

كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ قَالُوۡا كُوۡنُوۡا هُوۡدًا اَوۡ

باز پرس تم سے نہیں ہوگی ● (اہل کتاب) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی بن جاؤ تو ہدایت

نَصٰرٰى تَهۡتَدُوۡا ؕ قُلۡ بَلۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهٖمَ حَنِيۡفًا ؕ

پا جاؤ گے، آپ (ان سے کہہ دیں کہ ایسا ہرگز نہیں) بلکہ ابراہیمؑ کے خالص دین کی پیروی

وَ مَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوۡلُوۡٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

(سبب ہدایت ہے) کیونکہ وہ مشرکین میں سے نہ تھے ● (اے مسلمانو!) کہو کہ ہم خدا پر ایمان لے

بےوقوفی کی وجہ سے اس کے حق کا نور بجھادیا جائے۔(بحارالانوار جلد۷۸ص۳۶۵)

۱۱۔حضرت لقمان نے فرمایا:اے فرزند! بےوقوف انسان کیلئے پندونصیحت اسی طرح گراں ہوتی ہے جس طرح بوڑھے شخص پر پہاڑ پر چڑھنا گراں ہوتا ہے۔(تنبیہ الخواطر ص۴۵۸)

وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ

آئے اور اس پر بھی جو ہم پر نازل ہوا' اس پر (بھی ایمان لے آئے) جو ابراہیمؑ' اسماعیلؑ'

وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى

اسحاقؑ' یعقوبؑ اور (بنی اسرائیل کے دیگر انبیاء)اسباط پر نازل ہوا' (اسی طرح اس پر بھی

وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا

ایمان لائے ہیں) جو کچھ موسیٰؑ ' عیسیٰؑ اور دوسرے انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا

نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

گیا' ہم ان میں کوئی تفریق نہیں کرتے اور خدا کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں ●

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ

اگر وہ (بھی) اس پر ایمان لے آئیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو وہ یقینا ہدایت یافتہ ہوجائیں

اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِىْ شِقَاقٍ

گے' اگر وہ رو گردانی کریں تو اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ (حق کے ساتھ) جنگ کی کیفیت

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ ط

میں ہیں' پس خدا آپ سے ان کے شر کو دور کردے گا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے ●

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّ نَحْنُ لَهٗ

(یہ ہے) خدائی رنگ اور خدائی رنگ سے بہتر اور کون سا رنگ ہو سکتا ہے؟ اور ہم تو صرف اسی کی

عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَ هُوَ

عبادت کیا کرتے ہیں ● کہہ دیجیے کہ آیا تم ہمارے ساتھ خدا کے بارے میں بحث و تکرار

رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ۚ وَ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ

کرتے ہو' حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا پروردِگار ہے' پس ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے

وَ نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ لا اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ

اعمال تمہارے لیے ہیں اور ہم تو اس کی خلوص کے ساتھ عبادت کرتے ہیں ● یا تم یہ کہتے ہو کہ

موضوع آیت: ١٣٩

جو چیزیں اخلاص کا موجب بنتی ہیں:

حضرت علی علیہ السلام:

١۔ اخلاص کا سبب یقین ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

٢۔ عمل میں قوی یقین اور صالح نیت کے ساتھ اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

٣۔ اخلاص کی اصل یہ ہے کہ لوگوں کے ہاتھ میں موجود چیزوں سے ناامیدی اختیار کرلی جائے۔ (غرر الحکم)

٤۔ جو شخص خدا کے پاس موجود چیزوں کے بارے میں رغبت کرے گا اس کا عمل خالص ہو جائے گا۔ (غرر الحکم)

اخلاص کے آثار:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ جو بندہ چالیس روز تک اپنے اعمال کو خدا کیلئے خالص کر کے انجام دے گا، اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے سرچشمے جاری کردئے جائیں گے۔
(عیون اخبار الرضا ص ٦٨، در منثور ج ٢ ص ٢٣٧)

حضرت علی علیہ السلام:

٢۔ نیتوں کے خالص رکھنے میں، امور میں کامیابی کا راز مضمر ہے۔۔۔۔۔۔ (غرر الحکم)

٣۔ جو نیت خالص کرے گا وہ اپنے مقاصد کو پالے گا۔ (غرر الحکم)

٤۔ جب خلوص یقینی طور پر حاصل ہو جائے گا تو بصیرت بھی روشن ہو جائے گی۔ (غرر الحکم)

امام جعفر صادق علیہ السلام:

٥۔ "مومن سے ہر چیز ڈرتی اور خوف کھاتی ہے"، پھر فرمایا: جب مومن خدا کیلئے مخلص ہو گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے ہر چیز کے دل میں خوف پیدا کردے گا حتی کہ زمین کے جانوروں اور چوپایوں اور آسمان کے پرندوں کے دل میں بھی۔
(بحار الانوار ج ٧ ص ٢٤٨)

اِبۡرٰهٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطَ

ابراہیمؑ' اسماعیلؑ' اسحاقؑ' یعقوبؑ اور اسباط یہودی

کَانُوۡا هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰی ؕ قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ

یا نصرانی تھے؟ تو آپؐ کہہ دیجیے کہ تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ (حقیقت کو کیوں

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَتَمَ شَهَادَۃً عِنۡدَهٗ مِنَ

چھپاتے ہو؟) اور اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جو اپنے پاس موجود (انبیاء کے بارے

اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۰﴾

میں) خدا کی شہادت اور گواہی کو چھپاتا ہے؟ اور خدا تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے●

تِلۡکَ اُمَّۃٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا مَا کَسَبَتۡ وَ لَکُمۡ مَّا

(بہرحال) وہ امت گزر گئی' جنھوں نے جو کچھ کیا' وہ ان کے لیے تھا اور جو کچھ تم نے کیا وہ

کَسَبۡتُمۡ ۚ وَ لَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا کَانُوۡا

تمہارے

یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۱﴾

لیے ہے اور جو کچھ وہ کرتے رہے اس کا تم

سَیَقُوۡلُ

سے سوال کیا نہیں جائے گا●

ع ۱۶ — الجزء الثانی

السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمۡ عَنۡ

عنقریب کم

عقل لوگ کہیں گے ان (مسلمانوں) کو پہلے

قِبۡلَتِهِمُ الَّتِیۡ کَانُوۡا عَلَیۡهَا ؕ قُلۡ لِّلّٰهِ

قبلہ (بیت المقدس) سے کیوں پھیر دیا گیا؟ تو کہہ دیجئے

الۡمَشۡرِقُ وَ الۡمَغۡرِبُ ؕ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ

کہ مشرق و مغرب اللہ کے لیے ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھی

مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَ کَذٰلِکَ جَعَلۡنٰکُمۡ اُمَّۃً وَّسَطًا

راہ کی ہدایت کرتا ہے● اسی طرح ہم نے تمہیں بھی درمیانی امت بنایا ہے

شَهِيْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ

لیے قرار دیا تھا کہ جو لوگ پیغمبر کی پیروی کرتے ہیں انہیں ایسے لوگوں سے

عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ

ممتاز کردیں جو (جاہلیت کی طرف) پلٹ جانے والے ہیں' اگرچہ (قبلہ کی تبدیلی کا) یہ

يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً

حکم ان لوگوں کے سوا جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے' دوسروں پر دشوار تھا (یہ بھی جان لو

اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ

کہ تمہاری وہ نمازیں درست ہیں جو پہلے قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا کی گئیں) اور اللہ تمہارے

لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ

ایمان (نماز) کو ہرگز ضائع نہیں کرتا کیونکہ خدا لوگوں کے لیے مہربان اور رحم

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ

کرنے والا ہے ● (اے رسولؐ!) یقینا ہم آپؐ کے چہرے کو دیکھتے ہیں جسے آپ آسمان کی طرف

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ

اٹھاتے ہیں' اب ہم آپؐ کو اس قبلہ کی طرف پھیر رہے ہیں جس سے آپؐ راضی ہوں' پس آپ

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف پھیر لیں اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے اسی کی

شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ

طرف پھیر دو' یقینا جن لوگوں کو (آسمانی) کتاب دی گئی ہے وہ (اچھی طرح) جانتے ہیں

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

کہ یہ حکم برحق ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے صادر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ

سے غافل نہیں ہے ● (اے رسولؐ!) اگر آپؐ ہر قسم کی آیت (دلیل و نشانی) اہل کتاب

موضوع آیت: ۱۴۴۔ قبلہ

۱۔ ابی عالیہ کہتے ہیں کہ حضرت رسولخداؐ نے بیت المقدس کی طرف نگاہ کر کے جبرائیلؑ سے کہا ''میرا جی چاہتا ہے کہ اللہ تعالی مجھے یہودیوں کے قبلہ سے کسی اور طرف پھیر دے!'' تو جبرائیل نے عرض کیا: ''میں بھی آپ کی طرح خدا کا بندہ ہوں، میں تو صرف وہی کر سکتا ہوں جو مجھے خدا کی طرف سے حکم ملتا ہے، آپ اپنے رب سے ہی اس بارے میں دعا کریں'' اس کے بعد آنحضرتؐ ہمیشہ آسمان کی طرف نگاہ کرتے رہتے تھے، اس امید پر کہ شاید پروردگار عالم کی طرف سے اس بارے میں جبرائیل کوئی حکم لے کر آئیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ۔۔۔۔۔۔''

(تفسیر در منثور ج ص ۱۴۲)

۲۔ معاویہ بن عمار روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ''حضور نبی کریمؐ نے کعبہ کی طرف کب منہ کیا؟'' تو آپ نے فرمایا ''جنگ بدر سے واپسی کے بعد!۔'' (بحار الانوار جلد ۱۹ ص ۱۹۹، تہذیب الاحکام ص ۴۳ ج ۲)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۳۔ ''۔۔۔۔۔۔وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ'' کا مقصد یہ ہے کہ اس زمانے میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا لوگوں کیلئے سخت دشوار تھا سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو خدا نے ہدایت کی ہے، ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ خدا کی عبادت بندے کی منشا کے خلاف ہوتی ہے اس لئے کہ وہ آزمائے کہ کون شخص اپنی خواہشات کی مخالفت کر کے اس کی اطاعت کرتا ہے۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۱ ص ۱۳۶)

اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَ مَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ
(کے اس گروہ) کے لیے لے آئیں تو بھی یہ آپؐ کے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے، اور آپ
وَ مَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ
بھی اب ان کے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے جیسا کہ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے قبلہ
اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا
کی پیروی نہیں کرتا، اگر آپؐ علم (وحی) آجانے کے بعد بھی ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے تو
لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ
ضرور ستمگاروں میں شمار ہو جائیں گے ● (یہود و نصاریٰ اور) جن لوگوں کو ہم نے (آسمانی) کتاب
كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ
عطا کی ہے وہ اس (پیغمبرؐ) کو اپنی اولاد کی مانند پہچانتے ہیں یقیناً ان میں سے ایک گروہ کے افراد
الْحَقَّ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا
حق کو جانتے ہوئے بھی اسے چھپا رہے ہیں ● حق (وہ چیز ہے جو) تمہارے پروردگار کی طرف سے
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا
ہے، پس آپؐ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا ● ہر شخص کا ایک ہی قبلہ ہے جس کی
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ
طرف وہ منہ کرتے ہیں نیکیوں اور اعمالِ خیر میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرو، تم جہاں کہیں
جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ مِنْ حَيْثُ
بھی ہوگے خدا تمہیں (بروز محشر) جمع کرے گا، یقیناً خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ● (اے
خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ
پیغمبرؐ) آپؐ جہاں سے (سفر کے قصد سے) باہر نکلیں تو نماز کے وقت اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف کر
لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾
لیں، یہ آپؐ کے پروردگار کیطرف سے برحق حکم ہے اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو، خدا اس سے بے خبر نہیں ●

وقف لازم　وقف منزل　ع ۱۷　وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ

(اے پیغمبرؐ!) آپؐ جہاں سے بھی نکلیں پس (نماز میں) اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف

الۡحَرَامِ ؕ وَ حَیۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ۙ

کرلو،اور (اے مسلمانو!) تم (سفر اور حضر میں) جہاں کہیں بھی ہو اپنا رخ اسی (مسجد الحرام) کی

لِئَلَّا یَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَیۡكُمۡ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا

طرف کرلو، تاکہ کسی کے پاس تمہارے خلاف کوئی دلیل اور بہانہ باقی نہ رہے سوائے ان میں سے ظالم لوگوں

مِنۡهُمۡ ۗ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَ اخۡشَوۡنِیۡ ۗ وَ لِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ

کے، پس تم ان سے نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور (قبلہ کی تبدیلی اس وجہ سے ہوئی)

عَلَیۡكُمۡ وَ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا

تاکہ میں تم پر اپنی نعمت مکمل کروں اور شاید تم ہدایت حاصل کرو ● اسی طرح (تمہاری ہدایت

فِیۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡكُمۡ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیۡكُمۡ وَ

کے لیے) ہم نے تمہارے درمیان تمہاری ہی نوع سے رسولؐ بھیجا ہے تاکہ وہ تمہارے سامنے

یُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ یُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا

ہماری آیات پڑھے، تمہارا تزکیہ کرے، تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور جو تم نہیں جانتے

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ فَاذۡكُرُوۡنِیۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ وَ اشۡكُرُوۡا لِیۡ وَ لَا

تمہیں اس کی تعلیم دے ● پس تم مجھے یاد کرو تاکہ میں تمہیں یاد کروں اور تم میرا شکر ادا کرو

تَكۡفُرُوۡنِ ﴿۱۵۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ

میری ناشکری اور کفر نہ کرو ● اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! (زندگی کے سخت حوادث میں) صبر

وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَا تَقُوۡلُوۡا

اور نماز سے مدد حاصل کرو یقینا خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ● اور جو لوگ راہِ خدا

لِمَنۡ یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّ

میں قتل کیے جاتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں

موضوع آیت: ۱۵۳ حق پر صبر کرنا

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ حق بہت سنگین ہوتا ہے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں کے لئے آسان کر دیتا ہے جو اچھے انجام کی تلاش میں رہتے ہیں، لہٰذا وہ اپنے آپ کو صابر بناتے ہیں اور صابروں سے کئے ہوئے خدا کے سچے وعدے پر یقین رکھتے ہیں، پس تم اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرلو اور خدا سے مدد طلب کرتے رہو۔
(بحار ج ۷۷ ص ۲۵۸)

۲۔ حق کی تلخی کو برداشت کرو اور اس پر صبر کرو، اور باطل کی شیرینی کے دھوکہ میں نہ آؤ۔
(غرر الحکم)

۳۔ حق پر صرف وہی شخص ہی صبر کرسکتا ہے جو اس کی فضیلت کو سمجھتا ہے۔ (غرر الحکم)

امام محمد باقر علیہ السلام:

۴۔ اپنے آپ کو حق کے برداشت کرنے کا عادی بناؤ، کیونکہ جو شخص حق کے بارے میں کسی چیز سے روکا جاتا ہے، باطل کی صورت میں اسے اس جیسی دو چیزیں مل جاتی ہیں۔ (تحف العقول ص ۲۱۶)

۵۔۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے پہاڑ کے رہنے والے ایک شخص نے کسی چیز کے بارے میں فتویٰ طلب کیا تو آپ نے اس کی منشا کے خلاف فتویٰ دیا، امامؑ نے اس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو فرمایا "اے فلاں! حق پر صبر کرو اور اسے برداشت کرو، کیونکہ جو شخص حق بات کو برداشت کرتا ہے اور اس پر صبر کرتا ہے، اللہ اسے اس سے بہتر اجر دیتا ہے"
(بحار الانوار ج ۷۰ ص ۱۰۷)

صبر کیسے حاصل ہوتا ہے!

۳ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

م ع ۱۔ جو شخص صابر بننے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صابر بنا دیتا ہے جو اپنے آپ کو پاکدامن بنانے کی کوشش کرتا ہے خداوند عالم اسے پاکدامن بنا ہی دیتا ہے، جو دوسروں سے بے نیاز رہنا چاہتا ہے خداوند عالم اسے تونگر بنا دیتا ہے۔ لیکن بندے کو خداوند عالم کی طرف سے جو بھی عطیہ ملتا ہے وہ صبر سے بہتر اور وسیع تر نہیں ہوتا۔ (کنز العمال حدیث ۶۵۲۲)

۱۸ ع ۵ ۲

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ مانوس چیز کے برخلاف چیزوں کے برداشت کئے بغیر صبر وجود میں نہیں آسکتا۔ (غرر الحکم)

۳۔ جس پر زمانے کے مصائب پے در پے ٹوٹ پڑیں، صبر کی فضیلت اسے اپنا بنا لیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ مصائب و مشکلات کیلئے مخصوص اہداف اور مقاصد ہوتے ہیں جن تک ان کا پہنچنا ضروری ہوتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کے پاس یہ آن پہنچیں ۔

لٰكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ لَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ

لیکن تم نہیں سمجھتے ● یقینا ہم تم سب کی

الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ

خوف، بھوک، مالی و جانی نقصان اور پھلوں کی کمی جیسے امور سے آزمائش کریں گے (اے

الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيۡنَ اِذَآ

پیغمبرؐ! ان سختیوں میں) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیں! ● (صابر) وہ لوگ ہیں کہ جب

اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۙ قَالُوۡٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيۡهِ

کوئی مصیبت انہیں پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں یقینا ہم خدا کے لیے ہیں اور اسی کی طرف

رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ

لوٹ جائیں گے ● یہی لوگ تو ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے درود اور

رَحۡمَةٌ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ

رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ● بے شک صفا اور

الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنۡ حَجَّ

مروہ خدا کے شعائر (نشانیوں) میں سے ہیں لہٰذا جو شخص خانہ خدا کا حج کرے یا عمرہ بجالائے

الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ

اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں (پہاڑیوں صفا اور مروہ) کا طواف (سعی) کرے اور

بِهِمَا ؕ وَ مَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

جو لوگ (واجبات کے علاوہ) رضاکارانہ طور پر اعمال خیر بجالائیں تو خدا ان (کے اعمال) کا

شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلۡنَا مِنَ

قدردان اور ان (کے کردار) سے آگاہ ہے ● یقینا جو لوگ ان واضح

الۡبَيِّنٰتِ وَ الۡهُدٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ

دلائل اور ذرائع ہدایت کو چھپاتے ہیں جنہیں ہم نے نازل کیا ہے جبکہ ہم نے ان لوگوں کے

تو اسے ان کے آگے سر جھکا دینا چاہیئے، اور اسے صبر سے کام لینا چاہیئے تاکہ وہ اس پر سے گزر جائیں؛ کیونکہ اگر اس وقت کوئی راہ چارہ اختیار کی جائے تو ان کی سختیوں میں شدت آجاتی ہے۔
(بحار الانوار ج ۷۱ ص ۹۵)

موضوع آیت ۱۵۶ مصیبت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہوگا۔ (بحار جلد ۸۲ ص ۹۴)

۲۔ میت پر نوحہ سرائی زمانہ جاہلیت کا طریقہ کار ہے۔ (بحار جلد ۸۲ ص ۱۰۳)

۳۔ مصیبتیں، اجر کی کنجی ہوتی ہیں۔
(بحار الانوار جلد ۸۲ ص ۱۱۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ مصیبتیں لوگوں کے درمیان برابر تقسیم کی گئی ہیں۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۴۸۱)

۵۔ آپؑ سے پوچھا گیا کہ کون سی مصیبت بہت سخت ہوتی ہے؟ فرمایا: ''دین کی مصیبت''
(بحار جلد ۷۷ ص ۳۷۸)

۶۔ دنیا پر فریفتہ ہو جانا سخت ترین مصیبت اور بہت بڑی بدبختی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ نیک لوگوں کے لیے سخت ترین مصیبت یہ ہوتی ہے کہ انہیں بدترین لوگوں کے لیے خاطر و مدارات کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ایک فرزند کی موت پر گریہ کر رہے تھے کہ کسی نے کہا: یا رسول اللہ! آپؐ ہمیں تو رونے سے روکتے ہیں مگر خود گریہ کر رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''میں نے رونے سے نہیں روکا، میں نے تو میت پر چیخ و پکار کرنے اور نوحہ سرائی سے روکا ہے!''۔ (بحار جلد ۸۲ ص ۱۰۱)

۹۔ جو کسی صاحب عزا کو پرسہ دے تو خداوند عالم اسے عرش کے سایہ میں رکھے گا جس دن کہ خدا کے اس سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔
(بحار جلد ۸۲ ص ۱۱۳)

۱۰۔ رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم جب کسی کو تعزیت پیش کرتے تو فرماتے: ''خداوند عالم تمہیں اجر عطا فرمائے اور تم پر رحم کرے'' اور جب کسی کو مبارک باد پیش کرتے تو فرماتے: ''خدا تمہیں برکتیں دے اور تم پر برکتوں کو نازل کرے''
(بحار جلد ۸۲ ص ۹۵)

۱۱۔ جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھے گا خداوند عالم اسے بڑی مصیبتوں میں گرفتار کرے گا۔
(بحار جلد ۸۲ ص ۱۳۱)

۱۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں کسی نے خط

لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ

لیے ان کو کتاب میں بھی بیان کر دیا ہے خدا ان پر لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے بھی

اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ

ان پر لعنت کرتے ہیں ● مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور (اپنی) اصلاح کی اور (چھپائی ہوئی باتوں کو)

بَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ

آشکار کیا تو میں (اپنی مہربانی) ان لوگوں کی طرف پھیر دوں گا کیونکہ میں تو توبہ قبول کرنے

الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ

والا مہربان ہوں ● جو لوگ کافر ہوگئے اور اسی حالت میں اس دنیا سے گزر گئے

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ

ان پر خدا کی' فرشتوں کی اور تمام

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ

لوگوں کی لعنت ہے۔ (وہ لوگ) ہمیشہ اس (لعنت) میں گرفتار رہیں گے کہ نہ تو ان کے عذاب

الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

میں کمی ہوگی اور نہ ہی کسی قسم کی مہلت دی جائے گی ● اور تمہارا معبود وہ یکتا معبود ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ ع ۱۹ اِنَّ فِيْ خَلْقِ

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ● بے شک آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ

کی خلقت میں' رات دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں'

الْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ

انسانوں کے فائدے کے لیے دریا میں چلنے والی کشتیوں میں' خدا کی طرف سے

اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

آسمان کی طرف سے نازل ہونے والے اس پانی میں جس نے زمین کو اس کی موت کے بعد

لکھا کہ جس میں اس نے اپنے بیٹے کی مصیبت کی شکایت کی، تو امام نے اسے لکھا کہ: ''تمہیں معلوم نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ مومن کے مال، اولاد اور جان سے جو چاہتا ہے اپنے لیے پسند کر لیتا ہے تاکہ اس کا اسے اجر عطا فرمائے''۔ (بحار جلد ۸۲ ص ۱۲۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ مصیبت کے وقت جسے "انا للہ و انا الیہ راجعون" کہنے کی توفیق حاصل ہو جائے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۸۲ ص ۱۲۸)

۱۴۔ تمہارا کسی کو تعزیت پیش کرنے کے لیے اتنا کافی ہے کہ صاحب مصیبت تمہیں دیکھ لے۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۱ ص ۱۱۰)

بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَ بَثَّ فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ

زندگی دی ہے' اور ہر طرح کے چلنے والے حیوان اس میں پھیلے ہوئے ہیں اور (اسی طرح) ہواؤں

تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَ السَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ

کے رخ تبدیل کرنے میں اور بادلوں میں جو زمین و آسمان کے درمیان معلق ہیں ان لوگوں کے

وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ مِنَ

لیے منہ بولتی نشانیاں ہیں جو عقل اور فکر سے کام لیتے ہیں ● اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا

النَّاسِ مَنۡ یَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا یُّحِبُّوۡنَهُمۡ

کے علاوہ اپنے لیے کسی اور معبود کا انتخاب کرتے ہیں اور انہیں اس طرح دوست رکھتے ہیں جیسے خدا

کَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ

کو دوست رکھنا چاہیے لیکن وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں انہیں خدا سے شدید عشق و محبت ہے'

لَوۡ یَرَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ یَرَوۡنَ الۡعَذَابَ ۙ اَنَّ الۡقُوَّةَ

جنہوں نے خدا کے علاوہ کسی اور کو معبود قرار دے کر ظلم کیا ہے جب وہ عذابِ خدا کو دیکھیں

لِلّٰهِ جَمِیۡعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

گے تو جان لیں گے کہ تمام قدرت خدا کے ہاتھ میں ہے اور خدا کا عذاب اور سزا شدید ہے ●

اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِیۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا وَ رَاَوُا

اس وقت جب عذاب کا مشاہدہ کریں گے اور ان کے درمیان تمام اسباب و وسائل منقطع ہو

الۡعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَ قَالَ

جائیں گے تو (کفر کے) پیشوا اپنے پیروکاروں سے بیزاری ظاہر کریں گے ● اور (اس وقت ان

الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا لَوۡ اَنَّ لَنَا کَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنۡهُمۡ

کے) پیروکار کہیں گے کاش کہ ہم دوبارہ دنیا کی طرف پلٹ جائیں تاکہ ہم بھی ان سے اسی

کَمَا تَبَرَّءُوۡا مِنَّا ؕ کَذٰلِکَ یُرِیۡهِمُ اللّٰهُ اَعۡمَالَهُمۡ

طرح بیزاری اختیار کریں جس طرح (آج) یہ ہم سے بیزار ہوئے ہیں' یونہی خدا ان کے

حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ

اعمال انہیں حسرت کی صورت میں دکھائے گا اور وہ ہرگز جہنم کی آگ سے باہر نہیں نکل

النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا

پائیں گے● اے لوگو! جو کچھ زمین میں حلال اور پاکیزہ ہے اسے

طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

کھاؤ اور شیطان کے (وسوسہ انگیز) نقوشِ قدم کی پیروی نہ کرو کہ وہ یقیناً تمہارا کھلم کھلا

مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ

دشمن ہے● وہ تمہیں برائی اور بدکاری کا حکم دیتا ہے اور یہ بھی کہ

تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ

خدا کے بارے میں ایسی باتیں کہو جو تم نہیں جانتے● اور جب ان (مشرکین) سے کہا جاتا ہے

لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ

کہ جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے تم اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی پیروی

مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا

کریں گے جس پر اپنے باپ داداؤں کو (عمل کرتے) پایا ہے' کیا ایسا نہیں کہ ان کے آباء

يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ

و اجداد نہ کسی چیز کو سمجھتے تھے اور نہ ہی ہدایت یافتہ تھے؟● اور کافروں کی مثال ایسی

كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ

ہے جیسے کوئی ایسے جانوروں کو آواز دے جو (نزدیک کی) صدا اور (دور کی) پکار کے سوا کچھ

نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا

نہیں سنتے' یہ لوگ بہرے' گونگے اور اندھے ہیں اسی لیے کچھ نہیں سمجھ سکتے● اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا

ایماندارو! جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاک و پاکیزہ نعمتیں کھاؤ اور اگر فقط خدا ہی

موضوع آیت: ۱۶۸ حلال

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی مانند ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۴۰۴)

۲۔ کسی مسلمان کیلئے اس کے (مسلمان) بھائی کے مال سے کوئی چیز حلال نہیں سوائے اس کی قلبی رضامندی کے۔ (کنزالعمال ح ۷ ۱۶۱۴)

۳۔ ام عبداللہ سے روایت ہے کہ اس نے افطار کے وقت پیغمبر اسلام کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا، لیکن آنحضرتؐ نے اس کے قاصد کو یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ ''یہ دودھ اس کے پاس کہاں سے آیا ہے؟'' اس نے کہلا بھیجا کہ ''اس کی اپنی بکری کا دودھ ہے'' آنحضرتؐ نے پھر اس قاصد کو یہ کہ کر واپس بھیج دیا کہ ''یہ بکری اس کے پاس کہاں سے آئی ہے؟'' اس نے کہلا بھیجا کہ ''اسے میں نے اپنے مال سے خریدا ہے!'' اس پر آپ نے وہ دودھ نوش فرمایا۔

دوسرے دن ام عبداللہ، آنحضرت کے پاس آئی اور عرض کیا: ''یارسول اللہ! میں نے جناب کی خدمت میں دودھ بھیجا تھا مگر آپ نے اسے واپس کیوں کر دیا؟'' آنحضرتؐ نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے جن انبیاء کو بھیجا گیا انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ کسی کا مال اس کی دلی رضامندی کے بغیر نہ کھائیں اور صالح اعمال کے بغیر کوئی عمل انجام نہ دیں''

(در منثور ج ۵ ص ۱۰)

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو بلایا جس کا نام ''مصادف'' تھا آپ نے اسے ایک ہزار دینار عطا فرمائے اور کہا کہ: ''مصر جانے کی تیاری کرو، کیونکہ میرے افراد خانہ کی تعداد بڑھ گئی ہے (لو اس رقم سے تجارت کرو)'' چنانچہ جب (قافلہ کے ہمراہ) وہ مصر کے قریب پہنچے تو انہیں ایک قافلہ سامنے سے نظر آیا۔۔۔۔۔ قافلہ والوں نے انہیں بتایا کہ مصر میں تجارت کیلئے کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ (اور ان کے مال فروخت کرنے کا بہترین موقع ہے) چنانچہ انہوں نے آپس میں قسم کھائی اور طے کیا کہ اپنے مال کو دوہرے منافع سے کم قیمت پر نہیں بیچیں گے یعنی ایک دینار کا منافع ایک دینار ہی لیں گے' لہٰذا انہوں نے مال کو قبضہ میں لیا اور مدینہ واپس آگئے۔ اور مصادف حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اس وقت اس کے پاس دیناروں سے بھری دو تھیلیاں تھیں جن میں سے ہر ایک میں ایک ایک ہزار دینار تھے، مصادف نے عرض کیا: ''میں آپ کے قربان جاؤں ایک تھیلی میں تو راس المال (اصل زر) ہے اور دوسری میں اس کا منافع ہے'' امام علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ منافع تو بہت زیادہ ہے، تم نے مال تجارت کو کس تناسب سے

لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ

کی عبادت کرتے ہو تو اس کا شکر بجالاؤ● خداوندِ عالم نے تم پر

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ

مردار، خون' سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر

اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ

(ذبح کے وقت) غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے' (لیکن) جو شخص مجبور ہوجائے

لَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

اگر وہ زیادہ طلبی نہ کرے اور ضرورت کی حد سے بھی آگے نہ بڑھے تو اس پر کوئی گناہ نہیں

رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ

بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے● بیشک وہ لوگ جو اسے چھپاتے ہیں جسے خدا نے کتاب

اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ

میں نازل کیا ہے تاکہ اسے تھوڑی سی قیمت کے بدلے میں بیچ دیں، وہ اپنے شکم میں جہنم کے

مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ

علاوہ اور کچھ نہیں لے جاتے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں

الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ

کرے گا نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے● یہ (حق کو

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ

چھپانے والے) وہی لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے اور عذاب کو مغفرت کے

بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

بدلے خرید لیا ہے لیکن یہ لوگ خدا کے عذاب کو کہاں تک برداشت کرسکتے ہیں؟● وہ (عذاب)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ

اس لیے ہے کہ خداوندِ عالم نے (آسمانی) کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور جو لوگ اس

فروخت کیا؟'' مصادف نے سارا ماجرا بیان کیا کہ کس طرح ان لوگوں سے مل کر اس نے تجارت کی اور کیا قسم کھائی اور کیا کچھ آپس میں طے کیا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! تم مسلمان قوم کے بارے میں آپس میں قسم کھاتے ہو کہ اس سے دوہرے منافع پر لین دین کروگے اور ایک دینار کا منافع ایک دینار ہی لوگے!'' اس پر آپ نے اس سے ایک تھیلی لے لی اور فرمایا مجھے میرا اصل زر ہی واپس کردو مجھے ایسے منافع کی ضرورت نہیں ہے! پھر فرمایا: ''مصادف! تلوار کے وار کی برداشت حلال مال کے حاصل کرنے سے زیادہ آسان ہے!''

(بحار ج ۴۷ ص ۵۹)

موضوع آیت: ۱۷۳

حرام ــــ اور ــــ حرمت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جو شخص حرام کا ایک لقمہ کھائے گا اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ (کنز العمال ح ۹۲۶۶)

۲۔اللہ جل شانہ نے اس جسم پر بہشت کو حرام قرار دیدیا ہے جسے حرام سے غذا دی گئی ہو۔

(کنز العمال حدیث ۹۲۶۱)

۳۔حرام کے ایک لقمہ کو ترک کردینا، خدا کے نزدیک دوہزار مستحبی نمازوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(تبنیہ الخواطر ص ۳۶۰)

۴۔جو شخص کسی عورت یا لونڈی سے حرام کاری پر قدرت رکھنے کے باوجود خوف خدا کی وجہ سے حرام سے باز آجائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کردے گا اور اسے بہت بڑی گھبراہٹ کے دن (قیامت میں) امن وسکون عطا فرمائے گا اور اسے بہشت میں داخل کرے گا۔

(وسائل الشیعہ ج ۱۱ ص ۱۹۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔اگر تمہیں شرافت اور بزرگواری کی خواہش ہے تو حرام کاموں سے اجتناب کرو۔ (غرر الحکم)

۶۔اگر خداوند عالم نے حرام کاموں ے رکنے کا حکم نہ بھی دیا ہوتا۔ پھر بھی ہر عقلمند پر واجب بن جاتا کہ وہ ان سے رکا رہے۔ (غرر الحکم)

۷۔اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے بھی روکا ہے، دراصل انسان کو اس سے بے نیاز کردیا ہوا ہے۔ (غرر الحکم)

امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔جب انسان حرام کا مال حاصل کرلیتا ہے تو نہ تو اس سے اس کا حج قبول کیا جاتا ہے نہ ہی عمرہ اور نہ ہی صلہ رحمی بلکہ اس کے ان تمام کاموں میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔ (بحار ج ۹۹ ص ۱۲۵)

وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۭ

کتاب میں (حق پوشی اور تحریف کر کے) اختلاف (پیدا) کرتے ہیں وہ مخالفت میں کچھ زیادہ ہی

بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

الجھ گئے ہیں● نیکی صرف یہ نہیں ہے کہ (نماز کے وقت) اپنے چہروں کو

قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ

مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکو کار وہ لوگ ہیں جو

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ

خدا' روزِ قیامت' ملائکہ' آسمانی کتاب اور انبیاء پر ایمان لے آئیں'

وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ

نیز (اپنے) مال سے پوری محبت کے باوجود اسے رشتہ داروں' یتیموں' مسکینوں'

الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي

ضرورت مند مسافروں' سوال کرنے والوں اور غلاموں کے آزاد کرانے پر

الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ

خرچ کریں، وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، جب عہد و پیمان

بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ

باندھیں تو اسے پورا کریں اور سختیوں، محرومیوں، بیماریوں اور میدان

الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ

جنگ میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں' یہی وہ لوگ ہیں جو سچ بولتے ہیں' اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ

یہی پرہیزگار ہیں● اے ایمان والو! مقتولین کے بارے میں تمہارے لیے قصاص

عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ

(کا قانون) اس طرح مقرر کیا گیا ہے کہ آزاد کے بدلے آزاد' غلام کے بدلے

بِالۡعَبۡدِ وَ الۡاُنۡثٰی بِالۡاُنۡثٰی ؕ فَمَنۡ عُفِیَ لَہٗ مِنۡ

غلام اور عورت کے بدلے عورت پس اگر کوئی اپنے (دینی) بھائی (یعنی مقتول کے ولی) کی طرف

اَخِیۡہِ شَیۡءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ اَدَآءٌ

سے معاف کردیا جائے (یا دیت میں بدلی جائے) تو اسے چاہئے کہ پسندیدہ طریقے کی پیروی کرے

اِلَیۡہِ بِاِحۡسَانٍ ؕ ذٰلِکَ تَخۡفِیۡفٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ

اور قاتل بھی مقتول کے ولی کو اچھے طریقے سے دیت ادا کرے یہ حکم تمہارے پروردگار کی

وَ رَحۡمَۃٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ

طرف سے تخفیف اور رحمت ہے اور جو اس (خدائی حکم) کے بعد بھی تجاوز کرے تو اس کے لیے

اَلِیۡمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَکُمۡ فِی الۡقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ

دردناک عذاب ہے ● اے صاحبانِ عقل و خرد! قصاص میں تمہارے لیے زندگی (کا راز مضمر)

لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾ کُتِبَ عَلَیۡکُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ

ہے شاید کہ تم تقویٰ کی راہ اختیار کرلو ● تم پر واجب کردیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی ایک کے

الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَکَ خَیۡرَا ۖۚ الۡوَصِیَّۃُ لِلۡوَالِدَیۡنِ وَ

پاس موت (کی نشانی) آن پہنچے تو اگر وہ اپنی طرف سے مال چھوڑے جا رہا ہے تو اسے چاہئے کہ ماں

الۡاَقۡرَبِیۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ حَقًّا عَلَی الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۸۰﴾ؕ

باپ اور قریبیوں کے لیے مناسب طور پر وصیت کرے یہ پرہیزگاروں پر ایک حق ذمہ داری ہے ●

فَمَنۡۢ بَدَّلَہٗ بَعۡدَ مَا سَمِعَہٗ فَاِنَّمَاۤ اِثۡمُہٗ عَلَی

پس جو شخص اس (وصیت) کو سننے کے بعد اس میں تبدیلی پیدا کرے تو اس کا گناہ صرف ان

الَّذِیۡنَ یُبَدِّلُوۡنَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۸۱﴾ؕ فَمَنۡ

لوگوں پر ہوگا جو اس کو بدلنے والے ہیں' بے شک خدا تو سننے (اور) جاننے والا ہے ● جو شخص

خَافَ مِنۡ مُّوۡصٍ جَنَفًا اَوۡ اِثۡمًا فَاَصۡلَحَ بَیۡنَہُمۡ فَلَاۤ

وصیت کرنے والے کی کجروی یا اس کے گناہ سے ڈرے اور ان (وارثوں) کے درمیان صلح و

موضوع آیت: ۱۸۰۔ میت کی وصیت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

۱۔ اپنے آباء واجداد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مرتے وقت اچھی وصیت نہ کرجائے اس کی عقل اور مروت ناقص ہوتی ہیں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! وصیت کیونکر کی جائے؟ فرمایا'' جب کسی کا وقت وفات قریب آجائے اور لوگ اس کے پاس جمع ہوجائیں تو وہ کہے: اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے اور غیب وحاضر کے جاننے والے رحمٰن (ورحیم) اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور اس بات کی گواہی دیتاہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو وحدہ لاشریک ہے، اور (حضرت) محمد (مصطفیؐ) تیرے بندے اور رسول ہیں، قیامت آنے والی ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہے ،اور توہی قبروں سے لوگوں کو دوبارہ اٹھائے گا، حساب حق ہے، جنت حق ہے اور تونے اس میں جن نعمتوں کا وعدہ کیا ہے مثلاً بہشت میں کھانے، پینے اور ازدواج سب حق ہے، جہنم حق ہے اور دین کی جس طرح تونے توصیف کی ہے اور اس کو تونے جس طرح رائج کیا ہے، اور جس کلام کو تونے نازل کیا ہے (سب حق ہے) اور توہی معبود بر حق اور سب کا ظاہر کرنے والا ہے ''اور میں اس دار دنیا میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ میں تیرے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، محمدؐ کے نبی ہونے پر، علیؑ کے امام ہونے پر، قرآن کے (تیری) کتاب ہونے پر اور تیرے نبیؐ کے اہلبیتؑ کے امام ہونے پر راضی ہوں۔ بارالٰہا! میری سختیوں کے موقع پر توہی میرے لئے قابل وثوق سہارا ہے، میری مصیبت کے وقت میری آرزوں کا مرکز ہے اور مجھ پر نازل ہونے والے تمام امور میں میرا سہارا ہے اور توہی میری نعمتوں کا داتا ہے، تو میرا اور میرے آباء واجداد کا معبود ہے، تو حضرت محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما! تو مجھے لمحہ بھر کیلئے کبھی بھی میرے سپرد نہ کر میری قبر میں میری تنہائی کے موقع پر مجھ سے انس ومحبت فرما! اور جب میں تیرے حضور قیامت میں پیش ہوں تو میرے لئے اسی عہد کو نشر فرما! اور آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: ''یا علیؑ! آپ یہ باتیں مجھ سے یاد کرلیں اور اپنے اہلبیت اور شیعوں کو اس کی تعلیم دیں، یہی چیزیں مجھے جبرائیلؑ نے بتائی ہیں'' (بحارج ۱۰۳ص ۱۹۴)

ع ۲۲ ۲

اِثۡمَ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۸۲﴾

مفاہمت کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، بے شک خداوندِ عالم بخشنے والا مہربان ہے●

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ

اے ایمان والو! روزے تم پر مقرر کردیئے گئے ہیں، جس طرح کہ تم سے

عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۳﴾

پہلے لوگوں پر مقرر کیے گئے تھے ہوسکتا ہے تم پرہیزگار بن جاؤ●

اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ

(روزے) گنتی کے چند دن ہیں اور تم میں سے جو لوگ بیمار ہوں یا سفر میں ہوں تو وہ (اتنی تعداد

عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَی الَّذِیۡنَ

میں) دوسرے ایام (میں روزے رکھیں) اور جن لوگوں میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں

یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا

تو لازم ہے کہ وہ کفارہ دیں یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلائیں اور جو شخص نیکی کا کام کرے

فَہُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ وَ اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ

(زیادہ دے) تو اس کے لیے بہتر ہے لیکن اگر تم روزہ (کے فوائد) کو سمجھو تو روزہ رکھنا

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۴﴾ شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ

تمہارے لیے بہتر ہے● (روزہ ماہ رمضان میں ہے اور) یہ رمضان کا مہینہ ہی ہے جس میں قرآن

ہُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡہُدٰی وَ الۡفُرۡقَانِ ۚ

(مجید) لوگوں کی ہدایت کے لیے اور حق کو باطل سے جدا کرنے والے روشن دلائل کے ساتھ

فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ ؕ وَ مَنۡ کَانَ

نازل کیا گیا۔ پس تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ روزے رکھے اور جو شخص

مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰہُ

مریض یا مسافر ہے تو وہ اتنی تعداد میں دوسرے دنوں میں روزہ رکھے۔ خدا تو تمہارے لیے آسانی

بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ

چاہتا ہے مشکل اور سختی نہیں چاہتا' (روزہ کی قضا) اس لیے ہے کہ اس تعداد کو پورا کرو اور

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

چونکہ خدا نے تمہیں ہدایت کی ہے لہٰذا اس کی بزرگی بیان کرو شاید کہ شکر گزار بن جاؤ●

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ

(اے پیغمبرؐ!) جب بھی میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں (کہہ دیجئے) میں

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ

میں تو قریب ہی ہوں! جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں لہٰذا

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ

انہیں بھی چاہئے کہ میری دعوت کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لے آئیں ہو سکتا ہے وہ کمال

يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى

کے راستے طے کریں● تمہارے لیے (ماہِ رمضان کے) روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس

نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ

اللّٰهُ

جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارے لیے (گویا) لباس ہیں اور تم (گویا) ان کے لیے لباس ہو'

اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا

خداوندِ عالم کے علم میں تھا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے' (اور تم میں سے بعض افراد اس

عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ

ممنوع کام کو انجام دیا کرتے تھے) پس اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا' اب

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ

تم ان کے ساتھ ہمبستری کر سکتے ہو' جو کچھ خدا نے تمہارے لیے مقرر کر دیا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ پیو

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى

موضوعِ آیت: ۱۸۵۔ ماہ رمضان المبارک

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ فقط ''رمضان'' نہ کہا کرو کیونکہ ''رمضان'' تو خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے، بلکہ ''ماہ رمضان'' کہا کرو۔ (کنزالعمال حدیث ۲۳۷۴۳)

۲۔ اگر بندے کو علم ہو جائے کہ (ماہ) رمضان کی کیا عظمت ہے تو وہ اس بات کو پسند کرنے لگے کہ سارا سال ہی ''ماہ رمضان'' ہو! (بحارج ۹۶ ص ۳۴۶)

۳۔ ماہ رمضان کی پہلی رات ہی سے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور وہ اس مہینے کی آخری رات تک کھلے رہتے ہیں۔
(بحارج ۹۶ ص ۳۴۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ ایک دن حضرت رسولخداؐ نے ہم سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! بات یہ ہے کہ تمہاری طرف اللہ کا مہینہ برکت، رحمت اور مغفرت کو اپنے جلو میں لئے آ رہا ہے، یہ ایسا مہینہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مہینوں سے افضل ہے، اس کے دن تمام دنوں سے اور راتیں، تمام راتوں سے اور گھڑیاں تمام گھڑیوں سے افضل ہیں، یہ ایسا مہینہ ہے جس میں تمہیں خدا کی مہمانی کی دعوت مل چکی ہے، اور تمہیں خدا کی عزت اور شرافت سے نوازا جا چکا ہے اس میں تمہاری سانسیں تسبیح کا درجہ رکھتی ہیں اور تمہاری نیند عبادت میں شمار ہوتی ہے۔ تمہارا ہر عمل اس میں مقبول ہوتا ہے اور تمہاری دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ (بحارج ۹۶ ص ۳۵۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جس شخص کی ماہ رمضان میں بخشش نہیں ہوتی، اس کی آئندہ ماہ رمضان تک بخشش نہیں ہوگی مگر یہ کہ عرفہ (نوذی الحجہ) کو پالے۔ (بحارج ۹۶ ص ۳۴۲)

الَّیْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ

رات تک مکمل کرو' جب تم مساجد میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو اپنی بیویوں سے ہم بستری نہ

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ

کیا کرو یہ خدا کی حدود اور احکام ہیں' للذا تم ان کے نزدیک نہ جاؤ' اسی طرح خداوندِ عالم اپنی

اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا

آیات کو لوگوں کے لیے واضح کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں ● اور تم ایک دوسرے

اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى

کے اموال کو اپنے درمیان باطل (اور ناحق) طریقے سے نہ کھاؤ اور تم اپنے مال (رشوت کے

الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ

طور پر حکام اور قاضیوں کی جیبوں میں نہ ڈالو کہ لوگوں کے کچھ مال کو گناہ کے ذریعے کھاؤ

بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

حالانکہ تم خود اس بات کو جانتے ہو ● (اے پیغمبرؐ!) یہ لوگ آپ سے مہینہ کے چاندوں (کی

الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَ

حکمت) کے بارے میں سوال کرتے ہیں' آپ کہہ دیں کہ یہ اس لیے ہے تاکہ لوگ (اپنے

لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ

کام کے اوقات) اور حج کے زمانے کو پہچانیں' (آپؐ کہہ دیں) نیکی یہ نہیں ہے کہ تم (احرام حج

لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ

کی حالت میں) گھر کے پچھواڑے سے اندر جاؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور گھروں میں

اَبْوَابِهَا ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَ قَاتِلُوْا

ان کے دروازوں (کے راستے) سے جاؤ اور خدا سے ڈرو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ ● اور خدا کی راہ میں ان

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ

لوگوں سے جنگ کرو جو تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں لیکن حد سے تجاوز نہ کرو کیونکہ خداوند

موضوع آیت: ۱۸۹ نیکی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس اچھے کام کا جلد ثواب ملتا ہے وہ ''نیکی'' ہے اور جس برے کام کی جلد سزا ملتی ہے وہ ''بغاوت'' و سرکشی ہے۔ (بحار ج ۵۷ ص ۲۷۳)

۲۔ ہر نیکی کے اوپر ایک اور نیکی ہوتی ہے جب تک کہ انسان راہ خدا میں شہید نہیں ہو جاتا، اس کے اوپر کوئی اور نیکی نہیں ہے ____________

(بحار ج ۷۴ ص ۶۱)

۳۔ نیک انسان کی دس علامتیں ہیں: ۱۔ خدا کی رضا کیلئے کسی سے محبت کرتا ہے ۲۔ خدا کی رضا کیلئے کسی سے دشمنی کرتا ہے ۳۔ خدا کی خوشنودی کیلئے کسی کا ساتھی بنتا ہے ۴۔ اللہ ہی کیلئے کسی کو چھوڑتا ہے ۵۔ خدا کیلئے کسی پر غضبناک ہوتا ہے ۶۔ خدا کیلئے ہی کسی سے راضی ہوتا ہے ۷۔ خدا کی رضا کیلئے عمل کرتا ہے ۸۔ خدا کیلئے ہی کسی کو بلاتا ہے ۹۔ خدا سے ڈرتا ہے، خوف کی حالت میں پاک و پاکیزہ ہو کر خلوص دل کے ساتھ اس سے حیا کرتے ہوئے اور اسے اپنا نگران جانتے ہوئے ۱۰۔ خدا کی راہ میں کسی سے احسان اور نیکی کرتا ہے۔

(تحف العقول ص ۲۳)

۴۔ صحیح معنوں میں نیکی یہ ہے کہ تم چھپ کر بھی وہی کام کرو جو ظاہر میں اعلانیہ طور پر کرتے ہو۔

(کنزالعمال حدیث ۵۲۶۵)

ع ۲۳ ۶ ۷

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ تین چیزیں نیکی کا دروازہ ہیں ۱۔ دل کا سخی ہونا ۲۔ کلام کا پاکیزہ ہونا ۳۔ دکھوں پر صبر کرنا۔

(بحار ج ۷۱ ص ۸۹)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۶۔ نیکی اور چھپا کر صدقہ دینا فقر و تنگدستی کو دور کرتے ہیں، عمر کو زیادہ کرتے ہیں اور ستر قسم کی بری اموات سے بچاتے ہیں۔ (بحار ج ۷۴ ص ۸۱)

۷۔ چار چیزوں کا شمار نیکی کے خزانوں میں ہوتا ہے:
۱۔ اپنی ضروریات کو چھپانا ۲۔ صدقہ کو چھپا کر دینا ۳۔ درد کو چھپائے رکھنا ۴۔ مصیبت کو چھپانا۔

(بحار ج ۸۱ ص ۲۰۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ تم اپنے والدین سے نیک سلوک کرو، تمہاری اولاد تم سے نیک سلوک کرے گی۔

(تحف العقول ص ۲۶۴)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۹۔ جو شخص اپنے بھائیوں اور اہل و عیال کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے اس کی عمر لمبی کر دی جاتی ہے۔

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۱۰)

اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَ اقْتُلُوْھُمْ حَیْثُ

تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ● اور ان (مجرم بت پرستوں) کو

ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَ اَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَ

جہاں بھی پاؤ قتل کردو اور جس جگہ (مکہ) سے انہوں نے تم لوگوں کو نکال دیا تھا

الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَ لَا تُقٰتِلُوْھُمْ عِنْدَ

تم بھی انہیں وہاں سے نکال دو اور (شرک، ایذا رسانی کا) فتنہ تو قتل سے بھی بدتر ہے'

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْہِ فَاِنْ

تم ان سے مسجد الحرام کے نزدیک جنگ نہ کرو جب تک کہ وہ تمہارے ساتھ وہاں جنگ نہ کریں

قٰتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ ؕ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾

اگر وہ تمہارے ساتھ جنگ کریں تو تم بھی ان کو قتل کرو کہ کافروں کی سزا ایسی ہی ہوا کرتی ہے ●

فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَ قٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی

اور اگر وہ باز آجائیں تو خدا بھی بڑا بخشنے والا مہربان ہے ● اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ

لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ فَاِنِ انْتَھَوْا فَلَا

فتنہ باقی نہ رہے اور دین فقط خدا ہی کا رہ جائے' پس اگر وہ باز آجائیں تو (ان کو کچھ نہ کہو کیونکہ)

عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّھْرُ الْحَرَامُ

ظالموں کے علاوہ کسی اور کے ساتھ زیادتی جائز نہیں ● حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے

بِالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰی

مقابلے میں ہے اور تمام حرمتیں قصاص (کے قابل) ہیں' جو شخص تمہارے ساتھ

عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْہِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ ۪

زیادتی کرے اسی طرح تم بھی اس کے ساتھ زیادتی کرو اور خدا سے ڈرو (حد سے نہ بڑھ جاؤ)

وَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾

اور جانے رہو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ●

موضوع آیت: ۱۹۲

خدا ان لوگوں پر رحم کرے

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ خدا اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی قدر کو پہچانتا ہے اور حد سے آگے نہیں بڑھتا۔ (غرر الحکم)

۲۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو اپنے گناہوں کا خیال رکھتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو حق کو جان کر اس کی امداد کرتا ہے، ظلم کو دیکھ کر اسے مسترد کر دیتا ہے اور اپنے ساتھی کی برحق امداد کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ خدا اس بندے پر رحم فرمائے جو حق کو زندہ کرتا، باطل کو فنا کے گھاٹ اتارتا ہے اور ظلم وجور کا خاتمہ کر کے عدل وانصاف کا قیام کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو مہلت سے فائدہ اٹھاتا ہے، عمل کرنے میں جلدی کرتا ہے اور خدا سے ڈر کے مارے اپنے آپ کو سمیٹے رہتا ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو اپنے نفس کو خواہشات کی طرف کھینچ کر لے جانے والی چیزوں کا قلع قمع کرتا ہے اور اس طرح سے اپنے آپ کو خواہشات کی پیروی سے محفوظ کر لیتا ہے، اور اپنے نفس کی باگ کھینچ کر اسے خدا کی اطاعت کی طرف لے جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کی ہر ایک سانس موت کی طرف ایک قدم ہے، لہٰذا وہ عمل کے میدان میں آگے بڑھتا اور اپنی آرزوں کو کوتاہ کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو غور وفکر سے کام لے کر عبرت حاصل کرتا ہے اور عبرت حاصل کر کے بصیرت حاصل کرتا ہے۔۔۔۔۔۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۳)

۹۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو اپنے گناہوں سے بچنے کا خیال رکھتا ہے اور اپنے رب سے ڈرتا ہے۔
(غرر الحکم)

۱۰۔۔۔۔۔۔۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جس نے خواہشوں سے دوری اختیار کی اور نفس کے ہوا وہوس کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔۔۔۔۔۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۶)

وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی

اور خدا کی راہ میں خرچ کرو (اور خرچ کو ترک کرکے) اپنے ہاتھوں کو ہلاکت

التَّہۡلُکَۃِ ۚۖ وَ اَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۹۵﴾

میں مت ڈالو اور نیکی کرو کہ خداوندِ عالم نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے●

وَ اَتِمُّوا الۡحَجَّ وَ الۡعُمۡرَۃَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا

حج اور عمرہ کو خدا ہی کے لئے پوری طرح انجام دو اور اگر (کسی وجہ سے) محصور ہو جاؤ تو جو

اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ وَ لَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَکُمۡ

قربانی میسر ہو سکے (اسے ذبح کرو اور احرام کھول دو) اور اپنے سروں کو اس وقت تک نہ منڈواؤ

حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡہَدۡیُ مَحِلَّہٗ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ

جب تک قربانی اپنی جگہ تک نہ پہنچ جائے (قربان گاہ میں ذبح نہ ہو جائے) اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار

مَّرِیۡضًا اَوۡ بِہٖۤ اَذًی مِّنۡ رَّاۡسِہٖ فَفِدۡیَۃٌ مِّنۡ

ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو جائے (اور وہ سر منڈوانے سے مجبور ہو جائے) تو

صِیَامٍ اَوۡ صَدَقَۃٍ اَوۡ نُسُکٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ ٝ فَمَنۡ

اسے چاہئے کہ فدیے کے طور پر اس کا کفارہ روزے یا صدقے یا قربانی کی صورت میں دے'

تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَۃِ اِلَی الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ

پھر جب (بیماری یا دشمن سے) مطمئن ہو جاؤ تو جو لوگ عمرہ تمتع ختم ہوتے ہی حج کا آغاز کرتے ہیں

الۡہَدۡیِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی

تو وہ جو قربانی میسر ہے (ذبح کرو) اور جن کے پاس قربانی نہیں ہے وہ تین روزے ایامِ حج میں

الۡحَجِّ وَ سَبۡعَۃٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ ؕ

اور سات روزے اس وقت رکھیں جب وطن واپس آجائیں، یہ پوری دہائی ہے (یعنی دس روزے

ذٰلِکَ لِمَنۡ لَّمۡ یَکُنۡ اَہۡلُہٗ حَاضِرِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ

مکمل ہوئے) البتہ یہ (حج تمتع) ان لوگوں کے لیے ہے جن کے اہلِ خانہ (مکہ کے) ساکن نہ ہوں

ا مع عند المتقدمین ۲

اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾

اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ وہ سخت عذاب دینے والا ہے●

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ

حج چند (اور عمرہ کا موسم) معین مہینوں (میں) ہے جو شخص ان مہینوں میں اس فریضے کو ادا

فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَ مَا

کرے تو (اسے جاننا چاہیے کہ) نہ تو جماع جائز ہے نہ کوئی فسق اور نہ ہی مجادلہ اور تم

تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ

نیکی کا کوئی بھی کام کرو تو خدا اسے جانتا ہے' تم اپنے لیے زادِ راہ مہیا کرو یقیناً بہترین زادِ راہ

الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَ اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ

تقویٰ ہے اور اے صاحبانِ عقل و (خرد) صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو● اگر (حج کے دنوں میں)

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ

اپنے رب کے فضل (روزی اور تجارت) کی تلاش کرنا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں، پس جب

اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ

عرفات سے چل پڑو تو مشعر الحرام کے نزدیک خدا کو یاد

الْحَرَامِ ۠ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ

کرو اور اسے اسی طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں ہدایت کی ہے اگرچہ اس سے

قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ

پہلے تم گمراہ تھے● پھر تم بھی وہیں سے چل پڑو جہاں سے

اَفَاضَ النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

دوسرے لوگ چل پڑتے ہیں اور خدا سے اپنی بخشش کی دعا کرو کیونکہ خداوندِ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

مہربان ہے● اور جب تم (حج کے) مناسک پورے کرلو تو خدا کو اسی طرح یاد کرو جس طرح

ع ۸/۲۴ ۸

موضوع آیت: ۱۹۷۔ خیر (بھلائی)

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جسے چار چیزیں عطا ہو جائیں اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا ہو جاتی ہے ۱۔ صبر کرنے والا بدن ۲۔ ذکر خدا کرنے والی زبان ۳۔ شکرادا کرنے والا دل ۴۔ نیک بیوی۔ (مستدرک الوسائل ج ا ص ۱۳۸)

۲۔ تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو تمہیں اچھے کاموں کی طرف بلائے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۶۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ (غرر الحکم)

۴۔ بھلائی کے کاموں کی طرف جلدی کرو قبل اس کے کہ دوسرے کاموں میں مشغول ہو جاؤ۔

(بحار الانوار ج ۷۱ ص ۲۱۵)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

۵۔ سب سے بہتر انسان وہ ہے جو اپنے دل سے حرص کو نکال دے اور اپنے رب کی اطاعت میں اپنی خواہشات کی نافرمانی کرے۔ (غرر الحکم)

۶۔ تم لوگوں پر نیک اعمال کی بجاآوری لازم ہے لہٰذا اس طرف جلدی کرو، اور دوسرے لوگ اس بارے میں تم سے زیادہ اس کے حقدار نہ بن جائیں۔

(غرر الحکم)

۷۔ تمام نیکیاں تین باتوں میں جمع کردی گئی ہیں ۱۔ نگاہ ۲۔ خاموشی اور ۳۔ کلام میں لہٰذا جس نگاہ میں عبرت نہیں وہ بھول ہے، جس خاموشی میں فکر و سوچ نہیں وہ غفلت ہے اور جس کلام میں ذکر خدا نہیں وہ لغو و فضول ہے۔۔۔۔۔ (بحار ج ۷۱ ص ۲۷۵)

۸۔ بھلائی اس چیز کا نام نہیں کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد بکثرت ہے، بلکہ بھلائی یہ ہے کہ تمہارا علم اور عمل کثرت سے ہو، تمہارا حلم عظیم ہو اور تم اپنے رب کی عبادت کے ذریعہ لوگوں پر فخر و مباہات کرو، اگر تم کوئی نیک کام کرو تو خدا کا شکر بجالاؤ اور اگر کوئی گناہ کرو تو اس سے استغفار کرو۔

(بحار ج ۶۹ ص ۴۰۹)

۹۔ تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے وہ انسان جو اپنی ذات کی قدر کو جانتا ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۵۶)

كَذِكۡرِكُمۡ اٰبَآءَكُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِكۡرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنۡ

اسے آبا (واجداد) کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور بہتر (خدا کو یاد کرو) کیونکہ کچھ

يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا وَ مَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ

لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ پروردگارا! ہمیں دنیا میں خوشحالی عطا فرما لیکن آخرت میں ان کے

مِنۡ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا

لیے کوئی حصہ نہیں ہے ● اور ان میں سے بعض لوگ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار!

فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

ہمیں دنیا میں بھی بہتری عطا فرما اور آخرت میں بھی نیکی (عطا کر) اور ہمیں جہنم کے

النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ وَاللّٰهُ

عذاب سے بچا ● اپنے کسب و کار (اور دعا) میں ان لوگوں کے لیے ایک حصہ ہے اور اللہ

سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡۤ اَيَّامٍ

تعالیٰ ہر شخص کا جلد تر حساب لینے والا ہے ● اور خدا کو معین دنوں (۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) میں

مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۚ

یاد کرو جو لوگ جلدی کریں اور (اعمالِ منیٰ کو) دو دنوں میں (انجام دیں) تو ان پر کوئی گناہ نہیں

وَمَنۡ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور جو پرہیزگار تاخیر کریں (اور تین روز تک ذکرِ خدا کرتے رہیں) تو ان پر بھی کوئی گناہ نہیں'

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ

خدا سے ڈرو اور یہ جانے رہو کہ تمہیں اسی کی طرف محشور ہونا ہے ● اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ

يُّعۡجِبُكَ قَوۡلُهٗ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيُشۡهِدُ اللّٰهَ

دنیوی زندگی کے بارے میں جن کی باتیں آپ کو بھلی معلوم ہوتی ہیں اور جو کچھ وہ اپنے دل

عَلٰى مَا فِىۡ قَلۡبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

میں (چھپائے) رکھتے ہیں اس پر خدا کو گواہ ٹھہراتے ہیں (حالانکہ) وہ سخت ترین دشمن ہیں ●

النصف

وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ

جب اسے حکومت مل جاتی ہے تو وہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے' کھیتوں اور

الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَ اِذَا

بستیوں کو نیست و نابود کردیتا ہے اور خداوندِ عالم فساد کو پسند نہیں کرتا ● اور جب اسے

قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ

کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈر' تو اس کا گھمنڈ جو گناہ کے سایہ میں ملا ہے اسے اپنی طرف کھینچ لے جاتا

جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَ مِنَ النَّاسِ

ہے' پس جہنم کی آگ اس کے لیے کافی ہے اور وہ کس قدر برا ٹھکانہ ہے ● اور کچھ لوگ ایسے

مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

(بھی) ہیں جو اپنی جان کو خدا کی خوشنودی کے لیے بیچ دیتے ہیں' خداوندِ عالم اپنے بندوں

رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى

کے ساتھ بہت ہی مہربان ہے ● اے اہلِ ایمان ! تم سب مل کر صلح و آشتی

السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

میں داخل ہو جاؤ' (خداوندعالم کے سامنے اپنے سروں کو جھکا دو) شیطان کے نقشِ قدم پر نہ

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے ● اور اگر (تمام) نشانیوں اور واضح دلائل کے بعد بھی

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

تم لغزش کھاجاؤ (اور گمراہ ہو جاؤ) تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خداوندعالم غالب

حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىْ

حکمت والا ہے ● کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بادلوں کے سایہ

ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ قُضِىَ الْاَمْرُ ؕ

میں ان کے پاس آئیں اور بات ختم ہو (حالانکہ واضح آیات کے نزول کے بعد) اب کسی چیز

موضوع آیت: ۲۰۵ فساد

الف: معصیت ونافرمانی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

۱۔جس قوم میں کوئی بدکاری رونما ہو جائے اور لوگ اسے کھلم کھلا انجام دینے لگیں تو ان میں طاعون اور ایسی دیگر دردناک بیماریاں عام ہو جائیں گی جو ان کے گزشتہ لوگوں میں کبھی ظاہر نہیں ہوئی ہوں گی۔
(الترغیب والترہیب جلد ۲ص ۵۶۸)

۲۔جب بندہ کوئی گناہ چھپ کر انجام دیتا ہے تو اس کا نقصان صرف اس کے انجام دینے والے کو ہوتا ہے۔لیکن جب اسے ظاہری طور پر انجام دیتا ہے اور اسے کوئی روکنے والا نہیں ہوتا تو اس کا نقصان عوام الناس کو بھی پہنچتا ہے (بحار جلد ۱۰۰ص ۷۴)

۳۔جو قوم جہاد کو ترک کر دیتی ہے ،اللہ تعالی اسے عمومی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۲ص ۳۳۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۴۔اللہ تعالی کا جو یہ قول ہے ''ومنھم من لایومن بہ'' یعنی کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے۔اس سے مراد محمد وال محمدؑ کے دشمن ہیں۔اور ''ربك اعلم بالمفسدین'' یعنی تمہارا رب فساد کرنے والوں کو جانتا ہے تو فساد سے مراد اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی ہے۔
(تفسیر قمی جلد اول ص ۳۱۲)

ب۔اختلاف:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

۱۔جس امت نے بھی اپنے پیغمبر کے بعد آپس میں اختلاف کیا،اس کے باطل پرست اس کے حق پرستوں پر غالب آگئے۔(کنزالعمال حدیث ۹۲۹)

۲۔حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں اپنے اصحاب کو معاویہ کے لشکر کے غلبہ کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: بخدا! میں تو اب ان لوگوں کے متعلق یہ خیال کرنے لگا ہوں کہ وہ عنقریب تم سے سلطنت و دولت کو ہتھیالیں گے،،اس لئے کہ وہ (مرکز) باطل پر متحد دیکھا ہیں اور تم اپنے مرکز (حق) سے پر گندا و منتشر ،تم امر حق میں اپنے امام کے نافرمان اور وہ باطل میں بھی اپنے امام کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔وہ اپنے ساتھی (معاویہ) کے ساتھ امانت داری کے فرض کو پورا کرتے ہیں اور تم خیانت کرنے سے نہیں چوکتے،وہ اپنے شہروں میں امن بحال رکھتے ہیں اور تم شورشیں برپا کرتے ہو۔(نہج البلاغہ خطبہ ۲۵)

وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْٓ

کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور تمام امور خدا ہی کی طرف پلٹ جاتے ہیں • بنی اسرائیل سے

اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَ مَنْ

پوچھو کہ ہم نے انہیں کس قدرروشن دلائل دیئے ہیں؟ اور جو شخص

يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ

اپنے پاس خدا کی نعمت (ہدایت) آجانے کے بعد اسے بدل ڈالے توخدا بہت

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ

سخت عذاب دینے والا ہے • دنیوی زندگی کفار کی نگاہوں میں آراستہ اور مزین

الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِيْنَ

کی جاچکی ہے' (اسی وجہ سے) وہ ایمان دار لوگوں سے مسخرہ بازی کرتے ہیں' حالانکہ مومنین

اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

اور متقی افراد قیامت کے دن ان پر فوقیت کے حامل ہوں گے' اور اللہ جسے چاہتا ہے بے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ

حساب روزی عطا فرماتا ہے • (ابتدا میں) لوگ ایک ہی گروہ تھے (پھر ان کے درمیان اختلافات

اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ

پیدا ہوگئے) تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تاکہ لوگوں کو خوشخبری دیں اور خبردار کریں اور ان کے

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا

ساتھ برحق آسمانی کتاب بھیجی جو لوگوں کو حق کی طرف دعوت دے تاکہ لوگوں کے درمیان

فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ

جو اختلاف پائے جاتے تھے وہ ان کا فیصلہ کرے' اور ان لوگوں نے اس میں اختلاف کیا، جنہیں

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى

یہ کتاب دی گئی تھی اور وہ بھی روشن دلائل کے آجانے کے بعد اور اس ضد (کی وجہ سے بھی)

وقف لازم

ع ۲۵ ۱۴ ۹

ج۔ حق کو روک رکھنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

ا۔ اللہ تعالی اس قوم کو کیونکر مقدس بنا سکتا ہے جس کے طاقتوروں سے ان کے کمزوروں کا حق نہیں لیا جاتا۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۵۳)

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ

جو ان کے درمیان موجود تھا، پس خداوند عالم نے اپنی مرضی سے ایمان والوں کو اس حقیقت

الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

کی ہدایت کی جس کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور اللہ جنہیں چاہتا ہے راہ راست

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا

کی ہدایت فرماتا ہے ● آیا تم نے یہ گمان کرلیا ہے کہ بہشت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تو

يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ

تمہیں وہ حوادث در پیش ہی نہیں آئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو پیش آچکے ہیں!

الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ

وہ تنگدستی اور بیماری سے دوچار ہوئے اور اس قدر جھنجھوڑے اور زیر و زبر کیے گئے کہ پیغمبر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ

اور جو لوگ ایمان لاچکے تھے کہنے لگے: کب خدا کی مدد آئے گی؟ آگاہ رہو! خدا کی مدد

قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ

نزدیک ہی ہے ● لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز (راہِ خدا میں) خرچ کریں؟ آپؐ کہہ دیں

اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ

کہ تم نیکی کے لیے جو کچھ بھی خرچ کرنا چاہو تو والدین' قریبی رشتہ داروں' یتیموں'

الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

مسکینوں' اور مسافروں کے لیے ہونا چاہئے اور تم جو بھی نیک کام کرو گے

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ

یقینا خدا اس سے آگاہ ہے ● جہاد تم پر مقرر کردیا گیاہے حالانکہ وہ تمہارے لیے خوش آئند نہیں ہے

كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو لیکن اس میں تمہاری بھلائی ہو' یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز

موضوع آیت ۲۱۴۔ بے صبری

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص بلاؤں اور آزمائشوں کو سمجھتا ہے وہ ان پر صبر کرتا ہے اور جو نہیں سمجھتا وہ انہیں برداشت نہیں کرتا۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۱۵)

۲۔ دو آوازوں کو خداوند عالم ناپسند فرماتا ہے ۱۔ مصیبت کے وقت شور اور واویلا اور ۲۔ نعمت (خوشی) کے وقت گانا بجانا۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۴۳)

۳۔ جو شخص رخساروں پر طمانچے مارتا ہے یا گریبان چاک کرتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(بحارالانوار ج ۸۲ ص ۹۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ بے صبری سے دور رہو کیونکہ اس سے آرزوئیں منقطع ہو جاتی ہیں، عمل کمزور پڑ جاتا ہے اور رنج و غم پیدا ہوتے ہیں۔ اور یاد رکھو کہ انسان کے لئے آزمائش سے دو صورتوں میں نکلنا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ جہاں کوئی حیلہ موجود ہو تو اس حیلے بہانے کے ذریعہ باہر نکل آئے، دوسرے یہ کہ جہاں پر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا تو اس پر صبر اختیار کرے۔
(بحارالانوار جلد ۸۲ ص ۱۴۲)

۵۔ بے صبری، صبر سے زیادہ تھکا دینے والی چیز ہے۔
(غررالحکم)

۶۔ مصیبت کے وقت بے صبری کا مظاہرہ، خود مصیبت سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ مصیبت پر بے صبری، مصیبت کو مزید بڑھا دیتی ہے اور اس پر صبر، مصیبت کو ختم کر دیتا ہے۔
(غررالحکم)

۸۔ اگر تھوڑی سی ناگواری سے تمہارا واسطہ پڑ جائے تو اس پر گھبرا نہ جاؤ ورنہ وہ تمہیں اس سے بھی زیادہ ناگوار باتوں میں ڈال دے گی۔ (غررالحکم)

۹۔ مصیبت پر پریشانی اور بے صبری قضا و قدر کو تو نہیں ٹال سکتی البتہ اجر کے ضائع ہو جانے کا سبب ضرور بنتی ہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ جو شخص مصیبت میں گھبرا کر بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے تو وہ اپنے تئیں عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے، امرِ خداوندی کو ضائع کر دیتا ہے اور ثواب کو بیچ دیتا ہے۔
(غررالحکم)

۱۱۔ جو شخص مصیبت کے وقت اپنے ہاتھ اپنی ران پر مارتا ہے وہ اپنا اجر ضائع کر دیتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۶۰)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۲۔ مصیبت، صبر کرنے والے کے لئے تو اکیلی ہوتی ہے لیکن بے صبری کا اظہار کرنے والے کے لئے دوگنا ہوتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۲۶)

وَ عَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ

کو پسند کرو لیکن اس میں تمہارا نقصان ہو' خدا (تمہاری مصلحت) کو جانتا ہے

وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ

اور تم نہیں جانتے ● (اے پیغمبرؐ!) لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں (ذوالقعدہ، ذی الحجہ، محرم

قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ

اور رجب) میں جنگ کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیں ان مہینوں میں جنگ کرنا

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ

بڑا گناہ ہے لیکن (لوگوں) کو خدا کی راہ سے روکنا خدا سے کفر کرنا' مسجد الحرام سے روکنا'

اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ

وہاں کے رہنے والوں کو ان کے گھروں سے نکال دینا' خدا کے ہاں اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور

الْقَتْلِ ؕ وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ

فتنہ برپا کرنا تو قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (مشرکین) ہمیشہ تم لوگوں سے جنگ کرتے رہتے

دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ

ہیں تاکہ اس طرح سے وہ تمہیں اپنے دین سے پلٹا سکیں لیکن تم میں سے جو بھی

دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي

اپنے دین سے پلٹ جائے گا اور کفر کی حالت میں مرے گا' ایسے لوگوں کے اعمال

الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

دنیا اور آخرت میں اکارت جائیں گے' یہی لوگ جہنمی ہیں جو

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ

اس میں ہمیشہ رہیں گے ● یقینا جولوگ ایمان لے آئے اور جن لوگوں نے

هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ يَرْجُوْنَ

ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا وہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید

۲۶ ع

رَحۡمَتَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۱۸﴾ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ

رکھتے ہیں اور خداوندعالم بخشنے والا مہربان ہے● (اے رسولؐ!)لوگ آپ سے

الۡخَمۡرِ وَ الۡمَیۡسِرِ ؕ قُلۡ فِیۡہِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّ

شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجیے کہ ان میں بہت بڑا گناہ ہے

مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثۡمُہُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ

اور (مادی نقطہ نظر سے) لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں (لیکن) ان کا گناہ ان کے نفع

نَّفۡعِہِمَا ؕ وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ مَا ذَا یُنۡفِقُوۡنَ ۬ؕ

سے زیادہ ہے اور(اسی طرح وہ) آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا چیز (راہِ خدا میں) خرچ کریں؟ تو

قُلِ الۡعَفۡوَ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ

آپؐ کہہ دیجیے ''عفو'' (اپنی ضرورت سے بچ جانے والی چیز)اللہ تعالیٰ اسی طرح

الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۱۹﴾ۙ فِی

آیات کو تمہارے لیے روشن اور واضح کر کے بیان کرتا ہے شاید کہ تم غور و فکر کرو● دنیا

الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡیَتٰمٰی ؕ

دنیا اور آخرت کے بارے میں (غوروفکر کرو) اور (اے رسولؐ!) آپ سے یتیموں کے بارے

قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّہُمۡ خَیۡرٌ ؕ وَ اِنۡ تُخَالِطُوۡہُمۡ

میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجیے کہ ان کی اصلاح بہتر ہے' اگر تم ان سے

فَاِخۡوَانُکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ مِنَ

میل جول رکھو وہ تمہارے (دینی) بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خیر خواہ

الۡمُصۡلِحِ ؕ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعۡنَتَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ

سے الگ فسادی کو خوب پہچانتا ہے اور اگر اللہ چاہے تو تمہیں زحمتوں میں ڈال دے بے شک

عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَ لَا تَنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکٰتِ حَتّٰی یُؤۡمِنَّ ؕ

وہ غالب اور حکمت والا ہے● جب تک مشرکہ عورتیں ایمان نہ لے آئیں ان سے نکاح نہ کرو

موضوع آیت ۲۱۸۔امید

۱۔حضرت علی علیہ السلام نے (اس شخص کے جواب میں جس نے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے) فرمایا: ایسے لوگوں سے نہ ہونا جو عمل کے بغیر آخرت کی امید رکھتے ہیں اور طولانی خواہشات کے ساتھ توبہ کو موخر کرتے رہتے ہیں، دنیا کے بارے میں زاہدوں جیسی باتیں کرتے ہیں اور اس میں دنیا کے چاہنے والوں جیسا عمل کرتے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۲۷ ص ۱۹۹)

۲۔اپنی تمام آرزوئیں خدا سے وابستہ کرلو اور خدا کے سوا کسی سے کسی قسم کی امید نہ رکھو، کیونکہ جو شخص خدا کے علاوہ کسی سے امیدیں وابستہ کرلیتا ہے وہ ناکام ہو جاتا ہے۔(غررالحکم)

۳۔جہاں سے تمہیں کسی قسم کی امید ہو وہاں سے بالکل ناامید ہو جاؤ اور جہاں سے کسی قسم کی امید نہیں ہوتی وہاں سے امیدیں وابستہ کرلو، کیونکہ حضرت موسیٰ بن عمران جب آگ لینے کے لئے نکلے تو اللہ نے ان سے کلام کیا اور وہ نبی بن کر واپس آئے۔ملکہ سبا اپنے ملک سے نکلی تو حضرت سلیمانؑ پر ایمان لے آئی اور فرعون کے جادو گر اس کی عزت بڑھانے کے لیے گئے تو مومن بن کر واپس لوٹے۔

(بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۱۳۴)

۴۔ہر امید رکھنے والا طلبگار ہوتا ہے اور ہر ڈرنے والا بھاگ جانے والا ہوتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۶۹ ص ۳۹۸)

۵۔خدا سے ایسے ڈرو کہ گویا تم نے اس کی کوئی اطاعت کی ہی نہیں اور اس سے اس قدر امیدیں وابستہ رکھو گویا تم نے اس کی کوئی نافرمانی نہیں کی۔

(شرح ابن ابی الحدید جلد ۲۰ ص ۶۱۲)

۶۔خالق سے امید اس سے خوف سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے، کیونکہ تم اس سے اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف کھاتے ہو اور اس کی سخاوت کی وجہ سے اس سے امید وابستہ رکھتے ہو۔لہٰذا خوف تمہارے لیے ہے اور امید اس کے لئے ہے۔

(شرح ابن ابی الحدید جلد ۲۰ ص ۶۶۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔''کوئی مومن اس وقت تک صحیح معنوں میں مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے دل میں خوف و امید باہم نہ ہوں اور وہ صحیح معنوں میں اس وقت تک خائف اور امید وار نہیں ہو سکتا جب تک کہ خائف اور امید واروں جیسے اعمال نہیں بجالاتا۔''

(کافی جلد ۲ ص ۷۱)

وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ

اور ایمان دار لونڈی ایک (آزاد) مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگر چہ تمہیں اچھی لگے'

وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ

(اپنی عورتوں کو) مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دوجب تک وہ ایمان نہ لے آئیں' یقیناً

مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ

ایماندار غلام (آزاد) مشرک سے بہتر ہے اگر چہ تمہیں اچھا لگے۔(کیونکہ) یہی لوگ تمہیں

يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ

جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی دعوت

بِاِذْنِهٖ ۚ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

دیتا ہے اور اپنی نشانیاں لوگوں کے لیے واضح کرتا ہے شاید کہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ

ع ۲۷ ۵ ||

وہ نصیحت حاصل کریں ● اور (اے رسولؐ!) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں

قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ

تو آپ کہہ دیجئے کہ وہ رنج اور تکلیف کا موجب ہے' لہٰذا حیض کی حالت میں عورتوں سے کنارہ

وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ

کش رہو (ان سے ہمبستری نہ کرو) تاوقتیکہ وہ پاک ہو جائیں' جب وہ پاک ہو جائیں تو

فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جس راستے سے خدا نے تمہیں حکم دیا ہے ان سے جنسی آمیزش کرو' اللہ تعالیٰ یقیناً

يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾

توبہ کرنے والوں اور پاک و پاکیزہ رہنے کو دوست رکھتا ہے ●

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جب چاہو ان کی طرف آسکتے ہو (ان سے ہم بستر ہو سکتے ہو)

وَ قَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّکُمۡ

اور اپنے لیے نیکی (اعمالِ صالحہ) آگے بھیجو' خدا سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ تمہیں

مُّلٰقُوۡہُ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۲۳﴾ وَ لَا تَجۡعَلُوا اللّٰہَ

اس سے جاملنا ہے اور مومنین کو خوشخبری دے دو● اس بات کے لیے کہ تم نیکی کرو'

عُرۡضَۃً لِّاَیۡمَانِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡا وَ تَتَّقُوۡا وَ تُصۡلِحُوۡا بَیۡنَ

تقویٰ اختیار کرو اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرو، مگر ایسا کرنے کے لیے اپنی قسموں میں

النَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ

خدا کو نشانہ نہ بناؤ اور خدا سننے اور جاننے والا ہے● خداوندِ عالم تم سے ان قسموں کا مواخذہ نہیں

بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَ لٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا کَسَبَتۡ

کرے گا جو (بے اختیار زبان سے نکلنے والی) لغو ہوں لیکن وہ ان (قسموں) کا ضرور مواخذہ

قُلُوۡبُکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِیۡنَ

کرے گا جو تمہارے دل سے نکلی ہوں اور خدا بخشنے والا بہت بردبار ہے● جو لوگ (ایذارسانی

یُؤۡلُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِہِمۡ تَرَبُّصُ اَرۡبَعَۃِ اَشۡہُرٍ ۚ

کے قصد سے) قسم کھاتے ہیں کہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے ان کے لیے چار مہینوں

فَاِنۡ فَآءُوۡ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَ اِنۡ

کی مہلت ہے' پس اگر وہ (اپنی قسم سے) باز آجائیں تو خدا بخشنے والا مہربان ہے● اور اگر

عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۲۷﴾

انہوں نے طلاق دینے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے ، خدا سننے والا جاننے ولا ہے●

وَ الۡمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوۡٓءٍ ؕ

اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہے وہ تین (حیض سے) پاکی کی منتظر رہیں

وَ لَا یَحِلُّ لَہُنَّ اَنۡ یَّکۡتُمۡنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِیۡۤ

اور اگر وہ خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے حلال نہیں ہے کہ جو کچھ

موضوع آیت ۲۲۴۔ قسم

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ یا علیؑ! نہ تو جھوٹی قسم کھانا اور نہ ہی کسی ضرورت کے بغیر سچی قسم کھانا اور خدا کو اپنی قسم کے لئے سامنے نہ لایا کرو، کیونکہ جو شخص خدا کے نام کی جھوٹی قسم کھاتا ہے خداوند عالم نہ تو اس پر رحم کرتا ہے اور نہ ہی اس کی کوئی پرواکرتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۶۷)

۲۔ جھوٹی قسم سے مال تو فروخت ہوجاتا ہے لیکن کاروبار ضرور تباہ ہوجاتا ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۴۶۳۸۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاتا ہے تو گویا وہ خدا کے ساتھ جنگ کے لئے میدان میں اتر آتا ہے۔

(بحارالانوار ج ۱۰۴ ص ۲۰۹)

۴۔ جو شخص اپنے تئیں ظلم کو دور کرنے کے لئے تقیہ کے طور پر قسم کھاتا ہے اس پر نہ تو کوئی گناہ اور نہ ہی کفارہ۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۹۵)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ'' یعنی تمہاری لغو قسموں پر خدا تم سے گرفت نہیں کرے گا کے بارے میں فرمایا: ''لغو'' سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی قسم کے لین دین کے علاوہ پر ''لا واللہ'' یا ''بلیٰ واللہ'' یعنی ہاں خدا کی قسم کہے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۱۴۴)

۶۔ غصے کی حالت میں، قطع رحمی کے موقع پر، جبر کی صورت میں اور مجبوری کی حالت میں قسم کھانے کا کوئی اعتبار نہیں۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۱۳۲)

موضوع آیت ۲۲۵۔ نیت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اے ابوذر! تمہیں ہر کام میں (خدا کے لئے) نیت کرنا چاہیئے حتی کہ کھانے اور سونے میں بھی۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۸۲)

۲۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور فاجر کی نیت اس کے عمل سے بدتر ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۷۲۷۱)

۳۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ اور خداوند عالم بندے کو اس کی نیت کے مطابق اس قدر عطا فرماتا ہے کہ اتنا اس کے عمل کے مطابق عطا نہیں کرتا، اس لئیے کہ نیت کا تعلق دل سے ہوتا ہے اور اس) میں ریا نہیں ہوتا اور عمل کے ساتھ ریا مل جاتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۷۲۷۰)

۴۔ ''ہم مدینہ میں ایسے لوگ بھی چھوڑ کر آئے ہیں

اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

خدا نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں (بلکہ بچے کی پیدائش تک صبر کریں) اور اس

وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا

صورت میں ان کے شوہر ان کی طرف رجوع کرنے اور (زناشوئی کے پیمان کو از سرنو پختہ

اِصْلَاحًا ؕ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ

کرنے کے دوسروں سے) زیادہ حقدار ہیں' جبکہ (صحیح معنوں میں) اصلاح کے خواہاں ہوں'

بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ

اسی طرح عورتوں کے بھی ان پر شائستہ حقوق ہیں لیکن مردوں کو ان پر ایک طرح کی برتری

وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ

حاصل ہے اور خداوند عالم غلبے والا حکمت والا ہے ● طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے (اور دونوں

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ

ہی دفعہ) شوہر کو چاہئے کہ یا تو اپنی بیوی کو اچھے طریقے سے اپنے پاس رکھ لے یا پھر شرافت

اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ

کے ساتھ اسے چھوڑ دے اور تم مردوں کے لیے یہ بات حلال نہیں کہ جو چیز تم نے اپنی بیویوں

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ

کو دی ہے ان سے واپس لے لو' مگر یہ کہ دونوں شریک زندگی اس بات سے ڈریں کہ وہ خدائی حدود

اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ

کو قائم نہیں رکھ سکیں گے' تو پھر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ عورت فدیہ اور عوض دے کر

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ

خود کو چھڑا لے (طلاق خلع لے لے) یہ خدا کی حدود ہیں لہٰذا ان سے تجاوز نہ کرو اور جو شخص ان

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ

سے تجاوز کرے گا تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں ● پس اگر عورت کو (تیسری) طلاق دے تو پھر

---

(۱) (طلاق کے بعد تین بار حیض آئے اور اس سے پاک ہوں' اس دوران عدت میں رہیں اور کوئی دوسرا شوہر نہ کریں)

جو ہر وادی کے عبور اور ہر بلندی و پستی پر اترنے چڑھنے کے موقع پر ہمارے ساتھ ساتھ ہیں!" صحابہ نے عرض کیا: "وہ ہمارے ساتھ کیسے ہوسکتے ہیں جبکہ وہ ہم میں موجود ہی نہیں!" فرمایا "ان کی نیتیں، ہمارے ساتھ ہیں"۔ (کنزالعمال حدیث ۷۲۶۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ اپنے آپ کو نیک نیتی اور اچھے مقاصد کا عادی بناؤ اس سے تم اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ (غررالحکم)

۶۔ نیک مقصد اور پاکیزہ غرض، ولادت کی پاکیزگی کی دلیل ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ جب نیت خراب ہو جاتی ہے تو برکت اٹھ جاتی ہے۔ (غررالحکم)

۲۸ ع ۷ ۱۲

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۸۔ عمل ہوتا ہی نیت کے ساتھ ہے۔ (اصول کافی جلد ۲ ص ۸۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول "قل کل یعمل علی شاکلتہ" یعنی آپ کہہ دیں کہ ہر ایک اپنے اپنے طریقہ پر کارگزاری کرتا ہے (بنی اسرائیل/۸۴) کے بارے میں فرمایا: کہ یہاں پر "شاکلتہ" سے مراد "نیت" ہے۔ (اصول کافی جلد ۲ ص ۸۵)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق محشور فرمائے گا۔ (بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۲۰۹)

۱۱۔ جب بندہ کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ لکھی نہیں جاتی لیکن جب کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ لکھ دی جاتی ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱ ص ۳۶)

۱۲۔ جس عمل کی نیت قوی ہو اس پر بدن کمزور نہیں ہوتا۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد ۴ ص ۲۸۶)

۱۳۔ بندہ مومن جب گناہ کی نیت کرتا ہے تو رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۲۷۴)

(دوطلاقوں اور دو رجوعوں کے بعد)

مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ

وہ عورت اس پر حلال نہیں ہو گی مگر یہ کہ کسی اور مرد سے نکاح (اور ہمبستری) کرے اور اگر

طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ

(دوسرا شوہر) طلاق دیدے تو پھر کوئی حرج نہیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف لوٹ

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ

جائیں، جبکہ انہیں اس بات کی امید ہو کہ خدا کی حدود کو قائم رکھیں گے اور یہی تو خدا کی حدود

اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

ہیں جنہیں وہ علم رکھنے والوں کے لیے بیان کرتا ہے ● اور جب تم نے عورتوں کو طلاق دے دی

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ

اور وہ اپنی "عدت" کے آخری دنوں تک پہنچ گئیں تو پھر انہیں صحیح طریقے سے اپنے پاس روک

بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ

لو (اور صلح کرلو) یا انہیں اچھے انداز میں گھر سے رخصت کردو' انہیں نقصان پہنچانے اور ان پر

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ

ظلم کرنے کی غرض سے نہ روکو اور جو شخص ایسا کرے گا تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا' مبادا خدا

اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَآ اَنْزَلَ

کی آیات کا مذاق بناؤ! ! اور اس نعمت کو یاد کرو جو خدا نے تمہیں دی ہے' آسمانی کتاب اور حکمت

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا

کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے اور وہ تمہیں اس کے ذریعہ نصیحت کرتا ہے' خدا کا تقویٰ اختیار

اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾

ع ۲۹ الثلثۃ

کرو اور جانے رہو کہ خداوندعالم ہر چیز سے آگاہ ہے ●

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت بھی پوری کرلیں تو تم انہیں اس بات سے

اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا

نہ روکو کہ وہ اپنے (پہلے) شوہر سے نکاح کریں۔ (یہ اس صورت میں ہے) کہ ان کے

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ

درمیان اچھے طریقے سے موافقت اور رضامندی ہوجائے' تم میں سے جو شخص خدا اور روزِ

كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے ایسی نصیحت کی جاتی ہے۔یہ آلودگیوں کو دھونے اور

ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ

پاک کرنے کے لیے بہت بہتر اور نہایت ہی مفید ہے' خداوندِ عالم سب کچھ جانتا ہے اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ

کچھ بھی نہیں جانتے ● جو مائیں اپنی اولاد کو مکمل طور پر دودھ پلانا چاہتی ہیں انہیں چاہئے کہ

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَ عَلَى

وہ پورے دوسال تک انہیں دودھ پلائیں، ان ماؤں کی اچھی خوراک اور لباس ان بچوں کے باپ

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا

کے ذمہ ہے کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی نہ کوئی ماں (بچے کی خاطر)

تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا

نقصان اٹھائے اور نہ کوئی باپ اپنے بچے کی وجہ سے ضرر برداشت کرے (اگر باپ موجود نہ ہو

وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ

تو ماں کی خوراک اور لباس کا خرچہ) بچے کے وارث پر واجب ہو جاتا ہے'

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا

اور اگر ماں باپ اپنی باہمی رضامندی اور مشورے سے دوسال کی مدت سے پہلے بچے کا دودھ

جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں' اگر (ماں کی ناطاقتی' نارضامندی کی وجہ

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ

تم چاہتے ہو کہ بچے کے لیے دایہ مقرر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ کہ ماں کا پچھلا حق

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا

اچھے طریقے سے ادا کرو،خدا سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ جو کچھ تم انجام دیتے ہو خدا

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ

اسے دیکھ رہا ہے● اور تم میں سے جو لوگ وفات پاجائیں اور

يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ

اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو ان (بیواؤں) کو چار مہینے اور دس دن کا انتظار کرنا چاہئے (عدت میں

عَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

رہنا چاہئے) جب وہ اپنی عدت کو پورا کرلیں تو تم پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے کہ وہ جو بھی چاہیں

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

اپنے بارے میں اچھے طریقے سے انجام دیں۔ (اپنی مرضی کے شوہر سے ازدواج کریں) اور جو کچھ

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ

تم کرتے ہو خدا اس سے آگاہ ہے● اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ (۱) کنایہ کی صورت میں ایسی

مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ

عورتوں کی خواستگاری کرو یا دل میں اس کام کا ارادہ کئے ہوئے ہو اور اس کا اظہار نہ کرو لیکن اللہ

اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَ لٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ

کو علم ہے کہ تم انہیں یاد کروگے۔ پھر بھی ان سے نکاح کے لیے مخفی طور پر کوئی وعدہ نہ کرو،مگر

تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ۬ وَ لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

یہ کہ اچھے طریقے سے (بطورِ کنایہ) اس بات کا اظہار کرو لیکن (ہر صورت میں) ان سے نکاح نہ

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

کرو جب تک کہ عدت کی مقررہ مدت پوری نہ ہوجائے' یہ جانے رہو کہ جو کچھ تم دل میں رکھتے

(۱)(جن عورتوں کے شوہر فوت ہوگئے ہوں اور عدت وفات میں ہوں یا غیر رجعی طلاق کے عدة میں)

موضوع آیت ۲۳۳،

رضاع (دودھ پلانا)

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔بچے کے لئے ماں کے دودھ سے بہتر کوئی اور دودھ نہیں ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۳ص ۳۲۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔یہ ضرور دیکھ لیا کرو کہ تمہاری اولاد کو دودھ کون پلاتی ہے، کیونکہ بچہ اسی سے جوان ہوتا ہے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۵ص ۱۸۸)

۳۔جس طرح نکاح کے لئے (اچھی عورتوں کا)انتخاب کرتے ہو اسی طرح دودھ پلانے کے لئے بھی (اچھی عورتوں کا)انتخاب کیا کرو، کیونکہ دودھ انسان کی طبعیتوں میں تبدیلی پیدا کردیتا ہے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۵ص ۱۸۸)

۴۔احمق عورتوں سے اپنے بچوں کو دودھ نہ پلواؤ کیونکہ دودھ طبیعتوں پر غالب آجاتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۳ص ۳۲۴)

۵۔اپنی اولاد کو سرکش و مجنون عورتوں سے دودھ نہ دلاؤ، کیونکہ اولاد میں دودھ موثر ہوتا ہے۔

(بحارالاوار جلد ۱۰۳ص ۳۲۳)

امام محمد باقر علیہ السلام:

۶۔اپنے بچوں کو خوبصورت عورتوں سے دودھ دلاؤ، کیونکہ بعض اوقات اولاد میں اس کا اثر ہوتا ہے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۵ص ۱۸۹)

۷۔ علی بن جعفر اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا: ایک عورت زنا سے بچے کو جنم دیتی ہے آیا اس سے بچے کو دودھ دلایا جاسکتا ہے؟ امام نے فرمایا: نہ تو وہ دودھ پلانے کی صلاحیت رکھتی ہے اور نہ ہی زنا سے پیدا ہونے والی اس کی لڑکی۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۵ص ۱۸۴)

مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

ہو خدا اسے جانتا ہے' لہٰذا اس (کی مخالفت) سے بچتے رہو' یہ بھی جان لو کہ خداوندعالم

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

بہت بخشنے والا بردبار ہے● اگر عورتوں سے جنسی روابط قائم کرنے اور حق مہر کے متعین کرنے

مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّ

سے پہلے انہیں طلاق دے دو تو (اس موقع پر) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ انہیں

مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ

(مناسب ہدیہ سے) بہرہ ور کرو' جو شخص وسعت رکھتا ہے اپنی وسعت کے مطابق اور

قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى

جو تنگدست ہے اپنے اندازے کے مطابق کوئی مناسب ہدیہ دے ، یہ عمل نیک

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ

لوگوں پر واجب ہے● اور اگر تم عورتوں کو ان کے ساتھ مقاربت سے پہلے طلاق

اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا

دے دو جبکہ ان کے لیے حق مہر مقرر کرچکے ہو تو (ضروری ہے کہ) مقرر کردہ مہر کا آدھا

فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ

حصہ (انہیں ادا کردو) مگر یہ کہ عورتیں (اپنا حق) معاف کردیں یا ان کا ولی معاف کردے کہ

عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَ اَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ

جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور عفو ودر گزر سے کام لو تو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے'

وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اپنے درمیان عفو و درگزر اور نیکی کرنے کو کبھی نہ بھولو' بے شک خداوندعالم تمہارے اعمال

بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

کو دیکھ رہا ہے● تمام نمازوں (خصوصاً) درمیانی نماز (ظہر) کی بجاآوری کے لیے کوشش کرتے

موضوع آیت ۲۳۶۔ طلاق کی وجہ

ا۔ محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں بعض احکام کی وجوہات دریافت کرنے کے لئے عرض کیا تو امام نے تحریر فرمایا: ''۔۔۔۔۔۔اور تین طلاقوں کی وجہ یہ ہے کہ ان میں پہلی سے لے کر تیسری طلاق کے درمیانی عرصے میں فریقین کو مہلت مل جاتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ رغبت پیدا ہوجائے یا اگر مرد غصے میں ہے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے ،اس سے عورت کو بھی خوف رہتا ہے اور اسے ادب بھی ہوجاتا ہے اور تنبیہ بھی تاکہ آئندہ کے لئے اپنے شوہر کی نافرمانی نہ کرے،اور عورت تو تین طلاقوں یعنی تیسری طلاق کے بعد (کیونکہ ہر طلاق تین طلاقوں پر مشتمل ہوتی ہے) اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوجاتی ہے'' مگر یہ کہ کسی اور شوہر سے نکاح کرلے ''اس طرح سے یہ طلاق ایک قسم کی سزا ہے تاکہ طلاق کو کھیل تماشہ نہ بنالیا جائے۔اور عورت کو حقیر اور کمزور نہ سمجھا جائے اور مرد کو بھی اپنے ازدواجی امور میں اچھی طرح سمجھ آجائے وہ ہمیشہ بیدار رہے اور اسے عبرت حاصل ہوجائے،اور نو طلاقوں کے بعد باہم اکٹھا ہونے سے مایوس ہوجائیں۔

(وسائل الشیعہ جلد۱۵ص۳۶۰)

۲۔ ابن فضال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضاؑ سے سوال کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ عورت طلاق کی عدت مکمل کرنے کے بعد اپنے شوہر پر حرام ہوجاتی ہے جب تک کہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرلے؟ تو امامؑ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے طلاق کے سلسلے میں دو مرتبہ اجازت دی ہے اور فرمایا ہے: ''الطلاق مرتٰن فامساك بمعروف اوتسريح باحسان''

(البقرہ/۲۲۹)

یعنی طلاق دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو اچھے طریقے سے (عورت کو) اپنے پاس روک لیا جائے یا پھر حسن سلوک کے ساتھ اسے رخصت کردیا جائے۔ یعنی تیسری مرتبہ طلاق مل جانے کے بعد اسے حسن سلوک کے ساتھ رخصت کردیا جائے ۔چونکہ خداوندعالم کو تیسری طلاق پسند نہیں ہے لہٰذا اس نے مرد پر عورت کو حرام قرار دے دیا ہے۔اور جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے پہلے شوہر پر حلال نہیں ہے۔تاکہ لوگ طلاق کی اہمیت کو سبک نہ سمجھیں اور عورتوں کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔

(وسائل الشیعہ جلد۱۵ص۳۵۹)

ع ۳۰ ۱۴

وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا

رہو اور خدا کے لیے خضوع و خشوع کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ● پس اگر تمہیں (کسی دشمن یا

اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

خطرے کا) ڈر ہو تو پیادہ یا سوار ہو کر (جیسے ممکن ہو نماز بجالاؤ) اور جب خطرہ ٹل جائے تو خدا

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَ الَّذِيْنَ

کو اس وجہ سے یاد کرو کہ جو کچھ تم نہیں جانتے تھے وہ اس نے تمہیں سکھا دیا ہے● اور تم میں سے

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ

جن لوگوں کا وقتِ وفات قریب ہوتا ہے اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑے جا رہے ہوتے ہیں

مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا

انہیں چاہیے کہ اپنی بیویوں کے بارے میں وصیت کریں کہ ایک سال تک انہیں فائدہ پہنچاتے رہیں

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ

اور انہیں گھر سے باہر نہ نکالیں لیکن اگر وہ خود چلی جائیں اور اپنے بارے میں کوئی اچھا فیصلہ کر لیں

مَّعْرُوْفٍ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَ لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ

تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں اور اللہ تعالیٰ غلبے والا اور حکمت والا ہے● اور مطلقہ عورتوں کے لیے

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

ایک مناسب حصہ ہے جن کی ادائیگی پرہیزگار لوگوں پر ایک حق ہے● اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

آیات کو تمہارے لیے واضح طور پر بیان کرتا ہے ہو سکتا ہے تم عقل سے کام لو● آیا آپؐ نے ان

الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ

لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے باہر

الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ

نکل گئے، پس خدا نے ان سے فرمایا: مرجاؤ (تو وہ مرگئے) پھر خدا نے انہیں زندہ کیا (اور ان

موضوع آیت ۲۴۰۔ نیکی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ہر ایک سے نیکی کرو خواہ وہ اس کا اہل ہے یا نہیں! اگر وہ اس کا اہل نہیں تو تم تو اس کے اہل ہو۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۴۰۹)

۲۔ ایک شخص خاردار ٹہنی کی وجہ سے بہشت میں داخل ہوا جو مسلمانوں کے راستے میں پڑی ہوئی تھی اور اس نے اسے وہاں سے ہٹا دیا تھا۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ بہترین نیکی وہ ہے جو اچھے لوگوں سے کی جائے۔
(غررالحکم)

۴۔ کسی نیکی کا اختتام تک پہنچانا اس کے آغاز سے بہتر ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ نیکی شریف ترین سرداری ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ نیکی کی بجاآوری، مظلوم کی دادرسی اور مہمان کی میزبانی سرداری کے ذرائع ہیں۔ (غررالحکم)

۷۔ جہاں تک بن بڑے نیکی کرتے رہو کیونکہ یہ بہت سے برے مقامات میں ہلاک ہونے بچالیتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰ ص ۹۵)

۸۔ جس شخص کے اچھے کاموں کی تعداد بڑھ جائے تو لوگ متفقہ طور پر اس کی فضیلت پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۱۰ ص ۹۵)

۹۔ نیکی کرنے والے، دوسرے لوگوں کی نسبت نیکی کئے جانے کے زیادہ مستحق ہیں، کیونکہ ان کے لئے اس کا، فخر اور ذکر ہوتا ہے، تو جب بھی انسان کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کی ابتدا اپنی ذات سے کرتا ہے، لہٰذا اسے اس نیکی کے شکریہ کا مطالبہ کسی اور کی بجائے اپنی ذات سے کرنا چاہئے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۷۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ دنیا میں نیکی کرنے والے لوگ آخرت میں بھی نیکی کریں گے۔ اور وہ یوں کہ جب وہاں پر نیکیوں کا اجر ملے گا تو وہ سخاوت کے طور پر گناہگاروں کو دے دیں گے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۵۲۶)

۱۱۔ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''ایسی چیز کو کثرت سے استعمال کیا کرو جسے آگ نہ جلا سکے، انہوں نے عرض کیا: ''وہ کیا چیز ہے؟'' فرمایا: ''نیکی ہے''
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۹۴)

ع ۳۱ ۷ ۱۵

إِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ

قصے کو آنے والے لوگوں کے لیے درسِ عبرت بنادیا) یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل (واحسان)

النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

کرتا ہے لیکن بہت سے لوگ شکر نہیں بجالاتے ● اور خدا کی راہ میں جہاد کرو اور

اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ

جان لو کہ خدا سننے والا دیکھنے والا ہے ● کون ہے جو خدا کو

يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا

قرضِ حسنہ دے تاکہ خدا اسے اس کے لیے کئی گنا کردے اللہ تعالیٰ ہی

كَثِيْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَيْهِ

(بندوں کی روزی کو) محدود اور وسیع کرتا ہے اور تمہیں اسی کی

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

طرف لوٹایا جانا ہے ● آیا آپ نے بنی اسرائیل کے ان بڑے لوگوں کے گروہ کو نہیں دیکھا

مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ

جنہوں نے موسیٰؑ کے بعد اپنے پیغمبرؑ سے کہا کہ ہمارے لیے کسی فرمانروائے حکومت کا انتخاب

لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ

کریں تاکہ ہم (اس کی فرمانروائی میں) خدا کی راہ میں جنگ کریں، اس پیغمبر نے کہا: کیا تم یہ سمجھتے

اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا

ہو کہ اگر تمہیں لڑنے اور جنگ کرنے کا حکم دیا جائے (تو نافرمانی کرتے ہوئے) راہِ خدا میں جنگ

وَ مَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ

و جہاد نہ کرو؟ انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم خدا کی راہ میں نہ لڑیں جبکہ ہم کو اپنے

دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ

گھروں سے نکال کر بال بچوں سے جدا کر دیا گیا ہے؟ لیکن ادھر جونہی جنگ کا حکم ملا تو چند افراد

وقف لازم

موضوع آیت ۲۴۸ ملائکہ:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ملائکہ کو نور سے، جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا جس کی اس نے تمہارے لئے تعریف بیان کردی ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۱۵۱۵۶)

۲۔حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ: ''ہم اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا کسی جسم کی تصویر ہو یا کسی برتن میں پیشاب کیا جاتا ہو''

(کافی جلد ۳ ص ۳۹۳)

۳۔اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور سے خلق فرمایا ہے اور کئی فرشتے ایسے بھی ہیں جو مکھی سے بھی زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں۔(کنزالعمال حدیث ۱۵۱۷۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔پھر اللہ تعالیٰ سبحانہ نے اپنے آسمانوں میں ٹھہرانے اور اپنی مملکت کے بلند طبقات کو آباد کرنے کے لئے فرشتوں کی عجیب وغریب مخلوق پیدا کی، ان سے آسمان کے وسیع راستوں کا گوشہ گوشہ بھر دیا اور اس کی فضا کی وسعتوں کا کونا کونا چھلکا دیا..

(نہج البلاغہ خطبہ ۹۱)

۵۔فرشتوں سے زیادہ کوئی اور مخلوق پیدا نہیں کی..

(بحارالانوار جلد ۵۹ ص ۱۷۶)

۶۔مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آسمان کے فرشتے زمین پر موجود مٹی کے ذرات کی تعداد سے زیادہ ہیں، آسمان میں ایک قدم کے رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں پر فرشتے موجود نہ ہوں، وہ ہر وقت خدا کی تسبیح وتقدیس میں لگے رہتے ہیں اور زمین میں بھی کوئی درخت اور پتھر ڈھیلا ایسا نہیں جہاں پر مقرر فرشتے موجود نہ ہوں۔

(بحارالانوار جلد ۵۹ ص ۱۷۶)

۷۔فرشتے نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ نکاح و ازدواج کرتے ہیں، بلکہ وہ تو صرف نسیم عرش سے زندہ رہتے ہیں۔(تفسیر قمی جلد ۲ ص ۲۰۶)

۸۔ تفسیر قمی میں ہے کہ: ''وان علیکم لحافظین'' سے مراد دو فرشتے ہیں جو انسان کے لئے مقرر کئے گئے ہیں'' ''کراماً کاتبین'' ایسے فرشتے ہیں جو انسان کی نیکیاں اور برائیاں لکھتے رہتے ہیں۔

(تفسیر نورالثقلین جلد ۲ ص ۴۰۹)

تَوَلَّوۡا اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌۢ بِالظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۴۶﴾

کے سوا سب نے اس سے منہ پھیر لیا اور خدا ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے●

وَ قَالَ لَہُمۡ نَبِیُّہُمۡ اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ بَعَثَ لَکُمۡ طَالُوۡتَ

اور ان کے نبی نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے ''طالوت'' کو تمہاری حکمرانی کے لیے بھیجا

مَلِکًا ؕ قَالُوۡۤا اَنّٰی یَکُوۡنُ لَہُ الۡمُلۡکُ عَلَیۡنَا وَ نَحۡنُ

(اور منتخب کیا) ہے۔ ان لوگوں نے کہا وہ ہم پر کیسے حکمرانی کر سکتا ہے جبکہ ہم اس سے زیادہ

اَحَقُّ بِالۡمُلۡکِ مِنۡہُ وَ لَمۡ یُؤۡتَ سَعَۃً مِّنَ الۡمَالِ ؕ

حکمرانی کے لائق ہیں؟ اور اسے کچھ زیادہ مال بھی نہیں دیا گیا۔

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰىہُ عَلَیۡکُمۡ وَ زَادَہٗ بَسۡطَۃً

پیغمبرؐ نے فرمایا: خدا نے تم پر اسے ترجیح دی ہے اور اس کی علمی اور جسمانی طاقتوں کو بہت زیادہ

فِی الۡعِلۡمِ وَ الۡجِسۡمِ ؕ وَ اللّٰہُ یُؤۡتِیۡ مُلۡکَہٗ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ

کر دیا ہے' اللہ تعالیٰ اپنا ملک (فرماں روائی) جسے چاہے عطا کر دے اور خدا (کا احسان) وسیع ہے

وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَ قَالَ لَہُمۡ نَبِیُّہُمۡ اِنَّ اٰیَۃَ

اور وہ (لوگوں کی لیاقت اور توانائی) سے آگاہ ہے● ان کے پیغمبر نے ان سے کہا: اس کی حکومت

مُلۡکِہٖۤ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ التَّابُوۡتُ فِیۡہِ سَکِیۡنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ

کی نشانی یہ ہے کہ ایک تابوتِ (عہد) تمہارے پاس آئے گا اور اس (صندوق) میں تمہارے

بَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوۡسٰی وَ اٰلُ ہٰرُوۡنَ تَحۡمِلُہُ

پروردگار کی طرف سے تسکین و آرام اور خاندان موسیٰ و ہارون کی یادگاریں ہوں گی' وہ اس حالت

الۡمَلٰٓئِکَۃُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ

میں آئے گا کہ فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے' اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہ اس بارے میں

مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۴۸﴾ع فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوۡتُ بِالۡجُنُوۡدِ ۙ

تہمارے لیے واضح نشانی ہے● پس جب طالوت اپنے لشکر کو باہر لے گئے

ع ۳۲ ۱۶

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبۡتَلِيۡكُمۡ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنۡ شَرِبَ مِنۡهُ

تو لشکریوں سے کہا: خدا تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمائے گا تو جو شخص اس سے پانی پیئے گا

فَلَيۡسَ مِنِّىۡ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ يَطۡعَمۡهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡۤ اِلَّا مَنِ

وہ مجھ سے نہیں ہوگا اور جو اس سے نہیں پیئے گا وہ مجھ سے ہوگا مگر ایک

اغۡتَرَفَ غُرۡفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوۡا مِنۡهُ اِلَّا قَلِيۡلًا

چلو بھرے (اور اسے پیئے) پس (جونہی وہ نہر پر پہنچے تو) تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ سب نے

مِّنۡهُمۡ ‌ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۙ

اس میں سے پانی پیا' پھر جب وہ اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے افراد اس نہر سے گزر گئے

قَالُوۡا لَا طَاقَةَ لَنَا الۡيَوۡمَ بِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِهٖ ‌ؕ قَالَ

(اور دشمن کو دیکھ لیا) تو کہنے لگے آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلے کی طاقت نہیں

الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمۡ مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ

ہے' جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ خدا کے حضور پہنچنا ہے وہ کہنے لگے: کتنے ہی چھوٹے گروہ خدا

غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةً ۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ‌ؕ وَاللّٰهُ مَعَ

کے حکم سے بڑے بڑے گروہوں پر غالب آ گئے اور خدا صبر (اور استقامت) کرنے

الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوۡا لِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِهٖ قَالُوۡا

والوں کے ساتھ ہے● اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے سامنے ہوئے تو کہنے لگے:

رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا

اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر صبر و شکیبائی نازل فرما! ہمیں ثابت قدم رکھ اور

عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوۡهُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۙ

ہمیں کافروں کے گروہ پر فتح و نصرت عطا فرما● پھر انہوں نے خدا کے حکم سے دشمن کے لشکر کو

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ وَالۡحِكۡمَةَ

شکست سے دوچار کردیا اور داودؑ نے جالوت کو (جو دشمن کا سپہ سالار تھا) قتل کردیا' خداوند

وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَ لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

عالم نے انہیں حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ وہ چاہتے تھے انہیں سکھا دیا' اگر خدا بعض لوگوں

بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ

(کے فساد) کو بعض افراد کے ذریعے دفع نہ کرے تو زمین میں فساد برپا ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ تمام

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

جہانوں پر لطف و احسان فرماتا ہے ● یہ خدا کی آیات ہیں جنہیں ہم آپؐ پر حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

تلاوت کرتے ہیں اور آپ یقینا رسولوں میں سے ہیں ●

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ

یہ وہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی ہے ان میں سے کوئی وہ

مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا

ہے جس سے خدا نے باتیں کیں اور بعض پیغمبروں کے درجات بلند کیے' اور ہم نے عیسیٰ

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ

بن مریم کو واضح (معجزات اور) نشانیاں دیں اور ہم نے روح القدس (جبرائیل) کے ذریعے ان

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

کی تائید کی' اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جو ان (پیغمبروں) کے بعد ہوئے ان کے پاس اس قدر واضح

مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا

نشانیاں آجانے کے بعد آپس میں جنگ اور لڑائی نہ کرتے لیکن خود یہ لوگ ہی تھے جنہوں نے آپس

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ

میں اختلاف کیا ان میں سے کچھ تو ایمان لے آئے اور کچھ کافر ہو گئے (پھر بھی) اگر اللہ چاہتا تو وہ

اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾

(مومن و کافر) آپس میں جنگ نہ کرتے' لیکن خدا جو چاہتا ہے (حکمت کی بنا پر اسے) انجام دیتا ہے ●

۳۳ ع ۵

موضوع آیت ۲۵۱۔ اقتدار__اور__غلبہ

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ اقتدار، مستعد انسان پر بھی غالب آجاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ اقتدار، اچھی اور بری دونوں صفات کو ظاہر کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ اقتدار قابل حفاظت چیز کی حمیت و غضب کو بھلا دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ کمزور اور غلام قسم کے لوگوں پر غلبہ پانا کمینہ قسم کا اقتدار ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جب اقتدار ڈھیلا پڑ جائے تو عذر و بہانے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۶۔ جب قدرت زیادہ ہو جاتی ہے تو خواہش کم ہو جاتی ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۴۵)

۷۔ جب دشمن پر قابو پاؤ تو اس قابو پانے کا شکرانہ اس کو معاف کر دینا قرار دو۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱۱)

۸۔ قدرت کے ہوتے ہوئے در گزر سے کام لو اور غیظ و غضب کے موقع پر بردباری اختیار کرو۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۶۹)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ

اے مومنو! جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ ایک دن ایسا

اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَ

آ پہنچے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی اور نہ سفارش اور کفار ہی تو ظالم

الۡكٰفِرُوۡنَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

ہیں۔(جو خود پر بھی ظلم کرتے ہیں اور دوسروں پر بھی) ● اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'

اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی

وہ زندہ اور (سارے جہانوں کو) سنبھالنے والا ہے' اسے نہ تو اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند جو

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ

کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بس اسی کا ہے' کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور شفاعت

عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ مَا

کرے؟ وہ ان کے گذشتہ اور آئندہ حالات کو جانتا

خَلۡفَهُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا

ہے اور لوگ اس کے علم کے کسی گوشے کا احاطہ نہیں کرسکتے' مگر جتنا وہ

شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرۡسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا

چاہے' اس کی کرسی (علم و قدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے' آسمانوں اور زمین

یَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾

کی نگہداشت اس پر کچھ بھی گراں نہیں اور وہ بلند تر اور عظمت والا ہے●

لَاۤ اِكۡرَاهَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ

دین (قبول کرنے)میں اکراہ نہیں ہے یقینا ہدایت کی راہ گمراہی سے واضح ہوچکی ہے

فَمَنۡ یَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ

پس جس شخص نےطاغوت کا انکار کیا اور خدا پر ایمان لایا تو یقینا اس نے

بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی ٭ لَا انۡفِصَامَ لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیۡعٌ

وہ مضبوط رسی پکڑلی جو ٹوٹ نہیں سکتی اور خدا سننے

عَلِیۡمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ

جاننے والا ہے ● اللہ تعالیٰ مومنین کا دوست اور سرپرست ہے وہ انہیں (مختلف) تاریکیوں

الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَوۡلِیٰٓـُٔهُمُ

سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے' کفار کے سرپرست طاغوت ہیں

الطَّاغُوۡتُ ۙ یُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ

جو انہیں نور سے نکال کر تاریکیوں کی طرف (کھینچے) لیے جاتے ہیں

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵۷﴾

یہی لوگ جہنمی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے ●

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِیۡ رَبِّهٖۤ اَنۡ اٰتٰىهُ اللّٰهُ

آپؐ نے اس شخص (نمرود) پر نظر نہیں کی جو صرف اسی وجہ سے کہ خدا نے اسے سلطنت دی

الۡمُلۡكَ ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۙ

تھی'ابراہیمؑ سے ان کے رب کے بارے میں الجھ پڑا؟ جب ابراہیمؑ نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو

قَالَ اَنَا اُحۡیٖ وَ اُمِیۡتُ ؕ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاۡتِیۡ

زندہ کرتا اور مارتا ہے' اس نے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں' ابراہیم نے کہا: خداوند

بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ

عالم سورج کو مشرق سے نکالتا ہے (اگر تو سچ کہتا ہے کہ کائنات پر تیری حکمرانی ہے) تو

فَبُهِتَ الَّذِیۡ کَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ

سورج کو مغرب سے نکال کر دکھا (اس موقع پر) وہ کافر ہکا بکا رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو

الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۵۸﴾ۚ اَوۡ کَالَّذِیۡ مَرَّ عَلٰی قَرۡیَۃٍ وَّ هِیَ خَاوِیَۃٌ

ہدایت نہیں کرتا ● یا جیسے وہ شخص (عُزیر) ہے جس کا گزر ایک بستی کے پاس سے ہوا جو اپنی چھتوں

ع ۳۴ ۴ ۲

موضوع آیت ۲۵۶ آزادی:

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔اپنے غیر کے غلام مت بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزاد خلق فرمایا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۱۴)

۲۔تجھے طمع اپناغلام نہ بنالے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے آزاد خلق فرمایا ہے (غررالحکم)

۳۔آزاد،آزادہی رہتاخواہ اسے نقصان بھی پہنچ جائے اور غلام،غلام ہوتا ہے خواہ اقتدار اس کے ساتھ معاونت کرے۔(غررالحکم)

۴۔آزاداور شریف انسان کا حسن اس بات میں ہے کہ وہ ننگ وعار کی باتوں سے بچارہے۔(غررالحکم)

۵۔آزاد،ہر قسم کے دھوکہ فریب سے پاک ہوتا ہے۔
(غررالحکم)

۶۔جو شخص اپنے اوپر تمام احسانات چکا دے وہ صحیح معنوں میں آزاد ہوتا ہے۔(غررالحکم)

۷۔جو خواہشات نفسانی کو ترک کردے وہ آزاد ہوتا ہے۔(غررالحکم)

۸۔ہراس عمل سے اجتناب کروجو تجھ سے کسی شریف آدمی کو تنفر کرتا ہے اور تمہاری ذلت کا موجب بنتا ہے۔اور تمہارے لئے برائی کے اسباب فراہم کرتا ہے۔اور اس کا بوجھ قیامت کے دن تمہیں اٹھانا پڑجائے گا۔(غررالحکم)

۹۔نیکی،آزادانسان کو بھی غلام بنادیتی ہے۔
(غررالحکم)

۱۰۔جو لوگوں کو وحشت زدہ کرتا ہے اس کا آزادی اور شرافت سے رشتہ منقطع ہوجاہے۔(غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔پانچ صفتیں ایسی ہیں کہ اگران میں سے ایک بھی کسی میں نہ ہواس سے زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ ۱۔وفا ۲۔تدبیر ۳۔حیا ۴۔حسن خلق ۵۔اور ان سب کی جامع صفت آزادی اور شرافت ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۷۵)

۱۲۔آزاد انسان ہر حالت میں آزاد ہوتا ہے ،اگر اسے کوئی مصیبت درپیش آجائے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے اگر مصائب کوٹ کوٹ کراس کا چکنا چور کردیں پھر بھی اس پر اثرانداز نہ ہوسکیں ،اگر اسے قید کرلیا جائے،اس پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے جائیں،اس کی آسانی کو تنگی میں بدل دیا جائے ،جس طرح کہ یوسفؑ صدیق وامین کے ساتھ کیا گیا تھا،پھر بھی یہ چیزیں اس کی آزادی وشرافت کو متاثر نہ کرسکیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۶۹)

عَلٰى عُرُوۡشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ

پر گری پڑی تھی اس نے (اپنے آپ سے) کہا: خدا ان سب کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ

مَوۡتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ

کرے گا؟ پس اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال تک موت دے دی پھر اس کے بعد زندہ کیا اور (اس

قَالَ كَمۡ لَبِثۡتَ ؕ قَالَ لَبِثۡتُ يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ

سے) کہا: تم کتنی دیر پڑے رہے؟ عرض کیا ایک دن یا اس سے بھی کم پڑا رہا! اللہ نے فرمایا:

قَالَ بَلۡ لَّبِثۡتَ مِائَةَ عَامٍ فَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ

(نہیں) بلکہ ایک سو سال تک پڑے رہے ہو اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کی طرف نگاہ کرو (سالہا

وَ شَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ ۚ وَ انۡظُرۡ اِلٰى حِمَارِكَ وَ

سال گزرنے کے بعد بھی) ان میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی' اور اپنے گدھے کی طرف دیکھو

لِنَجۡعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انۡظُرۡ اِلَى الۡعِظَامِ

(کہ کیونکر منتشر ہو چکا ہے) اور نیز ہم تمہیں (قیامت کی) نشانی اور لوگوں کے لیے حجت قرار دے رہے

كَيۡفَ نُنۡشِزُهَا ثُمَّ نَكۡسُوۡهَا لَحۡمًا ؕ فَلَمَّا

ہیں (اب اپنی سواری کی) ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم انہیں آپس میں کیونکر جوڑتے ہیں اور ان پر گوشت

تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

چڑھاتے ہیں' پس جب سب کچھ آشکارا ہوگئے تو اس نے کہا: میں (پورے وجود کے ساتھ)

شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىۡ كَيۡفَ

جانتا ہوں کہ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے ● اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے کہا: پروردگارا!

تُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ ؕ قَالَ بَلٰى

مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا تم ایمان نہیں لائے ہو؟'' عرض

وَ لٰكِنۡ لِّيَطۡمَٮِٕنَّ قَلۡبِىۡ ؕ قَالَ فَخُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ

کیا: کیوں نہیں! لیکن چاہتا ہوں کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ (خدا نے) فرمایا: چار پرندوں (مور'

حضرت عیسیٰ عیہ السلام:

۱۳۔ اس شخص کو کیا فائدہ حاصل ہوا جس نے اپنے آپ کو دنیا میں موجود تمام چیزوں کے بدلے میں بیچ دیا پھر وہ تمام چیزیں اپنے غیر کے لئے چھوڑ گیا، سوائے اس کے کہ اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔ البتہ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے آپ کو ہر لحاظ سے خالص اور صاف و شفاف بنائے رکھا اور تمام دنیا پر صرف اپنے نفس ہی کو منتخب کیا۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۵۶)

موضوع آیت ۲۵۹

عبرت حاصل کرنے کا نتیجہ

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ عبرت حاصل کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ عبرت حاصل کرو تاکہ گناہوں سے رک جاؤ۔ (غرر الحکم)

۳۔ جو غور و فکر سے کام لیتا ہے عبرت حاصل کر لیتا ہے، اور جو عبرت حاصل کر لیتا ہے وہ خدا سے ڈرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ دائمی طور پر عبرت حاصل کرنا، قلبی بصیرت کا سبب ہوتا ہے اور گناہوں سے بچ جانے کا فائدہ پہنچتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ خدا اس پر رحم کرتا ہے جو غور و فکر سے کام لے کر عبرت حاصل کرتا ہے، عبرت حاصل کرنے کے ساتھ بصیرت حاصل کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ ہر عبرت کے حصول کے موقعہ پر بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ جو شخص اپنی عقل کے ذریعہ عبرت حاصل کرتا ہے، اس کے لئے بہت سی چیزیں روشن ہو جاتی ہیں۔ (غرر الحکم)

۸۔ جو زیادہ عبرت حاصل کرتا ہے اس کی لغزشیں کم ہو جاتی ہیں۔ (غرر الحکم)

۹۔ جو زمانے کے تغیرات سے عبرت حاصل کرتا ہے وہ زمانے کی کسی صلح آمیز بات پر اعتبار نہیں کرتا۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جو عقل سے کام لیتا ہے وہ اپنی گذشتہ کل سے عبرت حاصل کرتا ہے اور اپنے تئیں بچاؤ کی تدبیریں کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ جو امور زمانہ سے عبرت حاصل کرتا ہے وہ اس کے مصداقوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

مرغ، کبوتر اور کوے) کو پکڑو اور انہیں اپنے پاس جمع کرو ان کی بوٹیاں بناؤ (اور ان کا گوشت آپس

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَ

میں ملا دو) پھر ہر پہاڑ پر گوشت کا کچھ حصہ رکھ دو اس کے بعد ان پرندوں کو بلاؤ وہ تمہارے پاس

اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ

دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ قدرت والا اور حکمت والا ہے● جو لوگ اپنے مال

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ

کو راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال (بیج کے) اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں

سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ

نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے (اور اس میں لیاقت بھی ہو)

يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾

کئی گنا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ (قدرت و رحمت کے لحاظ سے) وسیع اور (ہر چیز کو) جانتا ہے●

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ

جو لوگ اپنے مال کو راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں پھر اس خرچ کئے ہوئے مال کے پیچھے نہ تو احسان

مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ

جتاتے ہیں اور نہ ہی تکلیف پہنچاتے ہیں ان کا اجر ان کے پروردگار کے ہاں (محفوظ) ہے نہ تو ان پر

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ

کسی قسم کا خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے● (حاجت مندوں کے ساتھ) شائستہ گفتگو

وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَ

اور معاف کر دینا اس خرچ کرنے اور صدقہ دینے سے بہتر ہے جس کے بعد کسی کو ستایا جائے اور

اللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا

خداوند عالم بے نیاز اور بردبار ہے● اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتانے اور ایذا

۱۲۔ جو دنیا کے تغیرات کے ذریعہ عبرت حاصل کرتا ہے اس سے طمع اور لالچ کم ہو جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۳۔ جو عبرت حاصل نہیں کرتا اس کی سوچ و بچار کا کوئی فائدہ نہیں اور جو گناہوں سے نہیں بچتا اس کی عبرت کا کوئی فائدہ نہیں۔ (غرر الحکم)

۱۴۔ جس کے لئے حکمت واضح ہو جاتی ہے وہ عبرت کو پہچان لیتا ہے وہ ایسا ہے جیسے وہ گذشتہ لوگوں میں رہا ہو۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۱)

۱۵۔ جس شخص کو اس کے دیدہ عبرت نے گذشتہ عقوبتیں (واضح طور سے دکھادی ہوں) اسے تقویٰ شبہات میں اندھا دھند کودنے سے روک لیتا ہے۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۶)

ع ۳۵

موضوع آیت ۲۶۳ صدقہ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص صدقہ دیتا ہے، یہی صدقہ اس کی قبر سے گرمی کو بجھادے گا، اور قیامت کے دن مومن اپنے دیئے ہوئے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔

(کنزالعمال حدیث ۱۵۹۹۶)

۲۔ صدقہ، خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۱۶۱۱۴)

۳۔ خداوندعالم صدقہ میں دی ہوئی تمہاری ایک کھجور یا ایک لقمہ کو یوں بڑھاتا ہے جیسے بچھڑے یا اونٹ کے بچے کو بڑھاتا ہے حتی کہ وہ بڑھتے بڑھتے کوہ احد کے مانند ہو جاتا ہے۔ (کنزالعمال ۱۶۰۰۲)

۴۔ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے اور یہ ایک کامیاب ترین دوا ہے۔ اور ایسی قضا کو ٹال دیتا ہے جس کے بارے میں فیصلہ اٹل ہو چکا ہوتا ہے، بیماریوں کو صرف دعا اور صدقہ ہی دور کر سکتے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۹۶ ص ۱۳۲)

۵۔ کلمہ طیبہ بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو تم نماز کے لئے اٹھاتے ہو صدقہ ہے۔

(بحارالانوار جلد ۸۳ ص ۳۶۹)

۶۔ تکبر اور غرور کو پیش نظر رکھے بغیر صدقہ دیا کرو کیونکہ غرور اجر کو باطل کر دیتا ہے۔

(تنبیہ الخواطر ص ۳۶۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ احسان اور نیکی جتانے کو ترک کر دینا، نیکی کی زینت ہے۔ (بحارالاوارج ۷۸ ص ۸)

امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ نیکی اور صدقہ فقر و تنگدستی کو دور کرتے، عمر کو زیادہ کرتے اور ستر قسم کی بری موت کو دور بھگاتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد -- ص ۱۱۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ صدقہ، قرضے ادا کرتا ہے اور برکت کو اپنے ہمراہ

صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ

پہنچانے کے ساتھ باطل (اور ضائع) نہ کرو اس شخص کی مانند جو اپنے مال کو (خودنمائی اور) لوگوں

رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ

کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور خدا اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا' اس کی مثال ایسے ہے

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ

جیسے پتھر کا ایک صاف و شفاف ٹکڑا ہو اور اس پر مٹی جم چکی ہو (اس میں بیج بویا جائے) اور اس پر

صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ

موسلادھار بارش برسے جو کام انہوں نے کیا ہے اس سے انہیں کچھ بھی حاصل نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ

کافروں کو ہدایت نہیں کرتا ● اور وہ لوگ جو راہِ خدا کے حصول اور اپنی روح کو ثابت و استوار

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ

رکھنے کے لیے اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک ایسے باغ کی سی ہے جو کسی بلند جگہ پر

اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ ۚ

ہو (اور کھلی فضا سے کافی حد تک فیض حاصل کرے) اور اس پر موسلادھار بارش برسے اور وہ اپنے

اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ

پھل دوگنا دے' اگر اس پر موسلادھار بارش نہ برسے تو پھر ہلکی ہلکی سی پھوار اور شبنم پڑے (اسی

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ

لیے یہ باغ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہے) اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے ● آیا تم میں

اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِىْ مِنْ

سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ

نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور اس کے لیے اس (باغ) میں ہر قسم کے میوے ہوں

لاتا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۴ ص ۲۵۵)

۱۰۔ خداوند تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے "میں نے ہر چیز کے لئے کسی کو مقرر کر رکھا ہے کہ وہ اسے قبضہ میں لے لے سوائے صدقہ کے کہ جسے میں خود ہی اپنے ہاتھوں میں فوراً لے لیتا ہوں" (بحارالانوار جلد ۹۶ ص ۱۳۴)

۱۱۔ اگر کوئی ایک نیکی اسی ہتھیلیوں سے بھی گزر جائے تو ہر ایک کو اسی نیکی کا ثواب ملے گا اور اصل شخص کی نیکی کے اجر میں بھی کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوگی۔ (بحارالانوار جلد ۹۶ ص ۱۷۵)

وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ

اور اسی حالت میں وہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائے اور اس کے (چھوٹے اور) کمزور بچے ہوں (اسی

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

حال میں) اس باغ کو آتش سوزاں کے ہمراہ ایک بگولا آلے اور باغ کو جلا کر راکھ کر دے' خداوند

لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

عالم تمہارے لیے اس قسم کی آیات بیان کرتا ہے شاید کہ تم غور و فکر سے کام لو۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا

اس بہترین اور پاکیزہ ترین چیز کو خرچ کرو جس کو تم نے خود کمایا ہے اور اس میں سے جو ہم نے

لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ

تمہارے لیے زمیں سے اگایا ہے اس سے خرچ کرو اور خرچ کرنے کے لیے ناپاک (وپست) چیزوں

تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَ

کا قصد نہ کرو حالانکہ تم خود بھی اس کے لیے آمادہ نہیں ہو کہ ایسی چیز حاصل کرو مگر چشم پوشی اور

اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ

مجبوری کے تحت اور جان لو کہ خداوند متعال بے نیاز اور قابلِ ستائش ہے • شیطان تم کو (راہِ خدا

الْفَقْرَ وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَ اللّٰهُ يَعِدُكُمْ

میں خرچ کرتے وقت) فقر و تنگدستی سے ڈراتا ہے اور برائیوں کی طرف بلاتا ہے (لیکن) خدا تم سے

مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۖۙ ﴿٢٦٨﴾

بخشش اور زیادہ دینے کا وعدہ کرتا ہے اور خدا کی قدرت وسیع ہے اور وہ (ہر چیز کو) جانتا ہے •

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ

خدا جسے چاہتا ہے (اور اہل سمجھے) حکمت اور دانائی عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کر دی جائے اسے

اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾

بہت اچھائی عطا کر دی گئی۔ اور (اس نکتے) کو عقلمندوں کے سوا اور کوئی نہیں سمجھتا •

ع ٣٦ ٤

موضوع آیت ٢٦٩۔ حکمت

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ حلیم وبردبار وہ ہے جو در گزر سے کام لے اور حکیم ودانا وہ ہے جو تجربہ کار ہو۔
(کنزالعمال حدیث ٥٨٢٨)

٢۔ مومن کا حکمت کے ایک کلمہ کو سن لینا اس کے لیے ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔
(بحارالانوار جلد ٧٧ ص ١٧٢)

حضرت علی علیہ السلام:

٣۔ جو حکمت کو سمجھ لیتا ہے لوگوں کی آنکھیں اسے باوقار اور بارعب صورت میں دیکھتی ہیں۔
(بحارالانوار جلد ٧٧ ص ٢٨٦)

٤۔ حکمت ایک ایسا درخت ہے جو دل میں اگتا ہے اور زبان پر اس کا پھل ظاہر ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

٥۔ حکمت عقلمندوں کا چمن ہے اور صاحبان خرد کے لئے تفریح گاہ ہے۔ (غررالحکم)

٦۔ دانائی اسی میں ہے کہ اپنے اوپر والے لوگوں کے ساتھ نہ الجھو اور اپنے ماتحتوں کو ذلیل وحقیر نہ سمجھو، جو تمہارے بس میں نہیں اس سے پنجہ آزمائی نہ کرو، تمہاری زبان تمہارے دل کی مخالفت نہ کرے، تمہارا قول تمہارے فعل کے برخلاف نہ ہو، جو نہیں جانتے اسے منہ سے نہ نکالو، جب کام بن رہا ہو اسے چھوڑنہ دو اور جب موقع گزر جائے اس کے پیچھے نہ جاؤ۔ (غررالحکم)

٧۔ بدہضمی حکمت کو خراب کر دیتی ہے اور شکم سیری زیرکی سے مانع ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

٨۔ جب بھی حکمت مضبوط ہو جائے گی خواہشات کمزور ہو جائیں گی۔ (غررالحکم)

٩۔ حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے اس کی تلاش میں لگے رہو خواہ وہ مشرک کے پاس سے مل جائے کیونکہ تم اس کے زیادہ مستحق اور اہل ہو۔
(بحارالانوار جلد ٧٨ ص ٣٤)

١٠۔ عقلمند وہ نہیں جو اپنے بارے میں غلط باتوں سے گھبرا جائے اور دانا وہ نہیں جو اپنے بارے میں جاہلوں کی تعریف سے خوش ہو جائے۔
(بحارالانوار جلد اول ص ٢٠٤)

١١۔ دانا وہ نہیں جو اس شخص کی خاطر ومدارات نہ کرے جس کا چارہ اس کی خاطر ومدارات کے علاوہ کچھ نہیں۔
(بحارالانوار جلد ٧٨ ص ٥٧)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

١٢۔ دین کی پہچان اور اس کو سمجھنے کا نام حکمت ہے لہٰذا جو تم میں سے دین کو سمجھتا ہو وہ ''حکیم'' ہے۔
(بحارالانوار جلد اول ص ٢١٥)

وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور جس مال کو تم (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہو یا (جس کے متعلق) نذر کی ہے یقیناً خدا

يَعْلَمُهٗ ۭ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا

اسے جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ● اگر تم

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

صدقات (و خیرات) کو ظاہر کرکے دو تو اچھی بات ہے اور اگر انہیں چھپاؤ اور ضرورت مندوں

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ بِمَا

کو دو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور ایسا صدقہ تمہارے کچھ گناہوں کو چھپادے گا اور جو کچھ

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَ لٰكِنَّ

تم کرتے ہو خدا اس سے باخبر ہے ● ان لوگوں کا ہدایت پانا آپ کے ذمہ نہیں ہے لیکن خدا جسے

اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ

چاہے (اور اس لائق سمجھے) ہدایت کرتا ہے اور تم مال و زر میں سے جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو وہ

فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ

وہ تمہارے اپنے ہی لیے ہوتا ہے (لیکن) خدا کی رضا کے حصول کے علاوہ خرچ نہ کرو اور تم مال و زر

وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ

میں سے جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو اس کی جزا تمہیں مکمل طور پر ملے گی اور تم پر کسی بھی طرح

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ

کا ظلم نہیں ہوگا ● (تمہارا خرچ کرنا) ان ضرورت مند لوگوں کے لیے ہو جو راہِ خدا میں گھرے ہوئے

اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ

ہیں اور زمین پر چلنے پھرنے اور سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور پاک دامنی اور آبرومندی

الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ

کی وجہ سے بے خبر لوگ انہیں امیر سمجھتے ہیں لیکن تم انہیں چہرے کی علامتوں سے پہچان لوگے

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۳۔ حضرت لقمان سے پوچھا گیا کہ آپ کی مجموعی حکمت کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا جو چیز میرے پاس ہے اس بارے سوال نہیں کرتا اور جس چیز کی ضرورت نہیں اس کا تکلف نہیں کرتا۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۴۱۷)

لَا یَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ

اور وہ لوگ ہر گز اصرار کر کے لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگتے (یہ ان کی خصوصی علامتیں ہیں) اور نیکی

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیۡمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ

کے کام میں تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو خدا اسے یقینا جانتا ہے ● جو لوگ اپنے مال کو

بِالَّیۡلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ

رات اور دن میں' چھپا کر اور ظاہر کر کے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے پروردگار

رَبِّهِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۴﴾

کے پاس ہے نہ تو ان کے لیے کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے ●

اَلَّذِیۡنَ یَاۡكُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا كَمَا یَقُوۡمُ

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں اپنی قبروں سے) نہیں اٹھیں گے مگر اس شخص کی مانند جسے

الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِكَ

شیطان نے مس کر کے مخبوط الحواس (دیوانہ) بنا دیا ہو، یہ اس (مصیبت) وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں

بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ

کہ خرید و فروخت (تجارت) کا معاملہ بھی سود کی مانند ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال

اللّٰهُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ

اور سود کو حرام قرار دیا ہے' پس جس کے پاس اپنے خدا کی نصیحت پہنچ جائے اور وہ (سود خواری سے)

مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمۡرُهٗۤ اِلَی

رک جائے تو اسے جو آمدنی سود کے ذریعے حاصل ہوئی ہے وہ اسی کے لیے ہی ہے اور اس کا معاملہ

اللّٰهِ ؕ وَ مَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا

خدا کے سپرد ہے لیکن جو لوگ (دوبارہ سود خواری) کی طرف لوٹ جائیں تو ایسے لوگ ہی جہنمی ہیں

خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾ یَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرۡبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَ

اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے ● اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور

ع ۳۷ / ۵

وقف منزل

موضوع آیت ۲۷۳۔ سوال کرنا اور مانگنا

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص کسی ضرورت کے بغیر کسی سے سوال کرتا ہے وہ ایسے شخص کی مانند ہے جو پتھر اٹھا رہا ہو۔
(کنز العمال حدیث ۱۶۶۹۳)

۲۔ اے ابوذرؓ! ۔۔۔۔۔۔ اگر مانگنا چاہتے ہو تو خدا سے مانگو! اگر امداد طلب کرنا چاہتے ہو تو خدا سے طلب کرو۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۷)

۳۔ جو امید لے کر تمہارے پاس آئے اسے ناامید نہ کرو، ورنہ خدا تم سے ناراض ہو جائے گا اور تمہارا دشمن ہو جائے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۷۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ کسی سے ''مانگنا'' بولنے والے کی زبان کو کمزور کر دیتا ہے، بہادر شخص کے دل کو توڑ دیتا ہے، شریف اور آزاد انسان کو ''عبد ذلیل'' کی جگہ لا کھڑا کرتا ہے۔ آبرو کو ضائع کر دیتا ہے اور رزق کو گھٹا دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جو شخص ایسی چیز کا سوال کرے جس کا وہ مستحق نہیں ہے تو وہ محرومی سے ہی دوچار ہوگا۔ (غرر الحکم)

۶۔ سوال کی قدر و قیمت، مقصد کے پورا ہو جانے سے زیادہ ہے لہٰذا جو کچھ تمہیں مل چکا ہے اس کے زیادہ ہونے کا سوال نہ کرو، کیونکہ یہ بات سوال کی برابری نہیں کر سکتی۔ (غرر الحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۷۔ تین موقعوں کے علاوہ سوال جائز نہیں ہے ۱۔ ایسا خون بہا جو طاقت سے زیادہ ہو ۲۔ ایسا قرض جو پریشان کر دے اور ۳۔ ایسا فقر جو ذلیل کر دے۔
(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۵۲)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۸۔ لوگوں سے اپنی حاجات طلب کرنا زندگی کے لئے ذلت ہے، حیا کا خاتمہ ہے، وقار کی خفت ہے اور موجودہ صورت کا فقر ہے، جبکہ لوگوں سے اپنی حاجات کا طلب نہ کرنا موجودہ صورت کی تونگری ہے۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۵۸)

۹۔ سائل کا حق یہ ہے کہ اسے اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ جس شخص سے اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ نہیں دے گا، اس سے سوال نہ کرو۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۷۸)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۱۔ انسان کے لئے کتنا بری بات ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور وہ جواب میں ''نہ'' کہہ دے۔
(مشکاۃ الانوار ص ۲۳۰)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گنہگار کافر انسان کو دوست نہیں رکھتا ● یقیناجو لوگ ایمان لے آئے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

اچھے اچھے کام انجام دیئے اور نماز کو قائم کیا اور زکوۃ ادا کرتے رہے ان کا

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ

اجر ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے نہ تو ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا

غمگیں ہوں گے ● اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور تمہارے سود (کے مطالبات) میں

بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ

سے جو باقی بچ گیا ہے اسے جانے دو اگر تم ایمان رکھتے ہو ● پس اگر تم نے (ایسا) نہ کیا تو (جان لو کہ)

تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ

تم نے خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ اعلانِ جنگ کر دیا ہے اور اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل

فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

زر تمہارے ہی لئے ہے (ایسی صورت میں) نہ تم پر کسی پر ستم کرو گے اور نہ ہی تم پر کچھ ستم ہوگا ●

وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا

اور اگر (مقروض) تنگدست ہو تو اسے کچھ مدت تک مہلت دو (اور وہ ادائیگی کرنے کے قابل نہ ہو) تو

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا

اگر اسے بخش دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم (اس کے نتائج کو) جانتے ہو ● اور اس دن سے

تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

ڈرو جس میں تم خدا کے حضور لوٹائے جاؤ گے پھر ہر شخص نے جو کچھ کمایا ہوگا کسی کمی بیشی کے بغیر

وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

وہ اسے دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا ● اے صاحبان ایمان!

ع ۸ ۳۸

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابرہیمؑ کو اس لئے ''خلیل اللہ'' بنایا کہ انہوں نے کبھی سائل کو خالی ہاتھ نہیں پلٹایا اور خود اللہ کے سوا کسی سے نہیں مانگا۔
(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۵۰)

⟶

موضوع آیت ۲۷۵
اسلام تجارت نہ کرنے سے روکتا ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۔ تجارت کو چھوڑ دینا عقل کو کم کر دیتا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۵)

۲۔ معاذ، کیسہ فروش کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''معاذ! آیا تجارت سے تھک گئے ہو یا اس میں تمہاری، دلچسپی ختم ہوگئی ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''ہم ایک موقع کے منتظر تھے اور وہ ولید کے قتل کا موقع تھا، اس وقت میرے پاس بہت سامال ہے اور ہے بھی میرے ہی قبضہ میں اور مجھ سے کسی نے لینا بھی کچھ نہیں، اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ مال میری زندگی بھر کے لئے کافی ہے۔'' حضرت نے فرمایا: ''تجارت کو نہ چھوڑو اس لئے کہ تجارت کو چھوڑ دینا عقل کو کم کر دیتا ہے اپنے بال بچوں کے رزق و روزی میں وسعت پیدا کرو، اور اس بات سے ہمیشہ بچتے رہو کہ لوگ تمہاری چغلی کھانے لگیں۔'' (وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۶)

۳۔ معاذ ہی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ: ''میں نے بازار چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے اس وقت میرے پاس مال ہے (جو میرے لئے کافی ہے)'' یہ سن کر حضرت نے فرمایا: ''اگر ایسا کرو گے تو پھر تمہاری بات کوئی نہیں مانے گا، کوئی شخص تمہاری کسی قسم کی امداد نہیں کرے گا''
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۷)

۴۔ ایک تاجر اسباط بن سالم کہتے ہیں کہ: ایک دن میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؑ نے معاذ پارچہ فروش کے بارے میں سوال کیا (کہ وہ کیا کرتا ہے؟) کسی نے کہا: ''اس نے تجارتی کاروبار بند کر دیا ہے'' تو آپؑ نے فرمایا: ''اس نے شیطانی کام کیا ہے! جو شخص کاروبار تجارت چھوڑ دے اس کی دو تہائی عقل جاتی رہتی ہے، اسے کیا معلوم کہ شام سے ایک تجارتی قافلہ آیا اور حضرت رسولخداؐ نے اس سے کچھ چیزیں خریدیں اور پھر انہی کے ذریعہ کاروبار کیا اور آنحضرتؐ کو اس قدر منافع ہوا کہ اس سے آپؐ کے سارے قرضے ادا ہوگئے۔۔۔۔۔۔''
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۸)

اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡهُ ؕ وَ

جب تم ایک مقررہ مدت کے لیے آپس میں قرض کا کوئی معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھنے

لۡیَکۡتُبۡ بَّیۡنَکُمۡ کَاتِبٌۢ بِالۡعَدۡلِ ۪ وَ لَا یَاۡبَ کَاتِبٌ اَنۡ

والے کو چاہیے کہ وہ (معاملے کی سند کو) عدل و انصاف کے ساتھ لکھے۔ اور جو لکھنے کی قدرت

یَّکۡتُبَ کَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلۡیَکۡتُبۡ ۚ وَ لۡیُمۡلِلِ الَّذِیۡ

رکھتا ہے اسے لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے' جس طرح خدا نے اسے تعلیم دی ہے اسی طرح

عَلَیۡهِ الۡحَقُّ وَ لۡیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَ لَا یَبۡخَسۡ مِنۡهُ

اسے بھی لکھ دینا چاہیے' جس کے ذمہ قرض عائد ہوتا ہے اسے چاہیے کہ وہ لکھواتا جائے (اور لکھنے

شَیۡـًٔا ؕ فَاِنۡ کَانَ الَّذِیۡ عَلَیۡهِ الۡحَقُّ سَفِیۡهًا اَوۡ ضَعِیۡفًا

والا اسے لکھتا جائے) اور خدا سے ڈرتا رہے اور کسی چیز کو رہنے نہ دے اور اگر مقروض کم عقل یا

اَوۡ لَا یَسۡتَطِیۡعُ اَنۡ یُّمِلَّ هُوَ فَلۡیُمۡلِلۡ وَلِیُّهٗ بِالۡعَدۡلِ ؕ وَ

(عقلی طور پر) کمزور یا (گونگا ہونے کی وجہ سے) لکھوا نہ سکتا ہو (تو اس کی بجائے) اس کا ولی عدل

اسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِیۡدَیۡنِ مِنۡ رِّجَالِکُمۡ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَا

و انصاف کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے (مال کی مقدار اور مدت) لکھوا دے (اس حق پر) اپنے لوگوں

رَجُلَیۡنِ فَرَجُلٌ وَّ امۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ

میں سے دو مردوں کو گواہ ٹھہرا لیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں منتخب کرو

الشُّهَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰىهُمَا فَتُذَکِّرَ اِحۡدٰىهُمَا

جن پر تم راضی ہو اور ان پر تمہارا اطمینان ہو تاکہ اگر ان میں سے ایک عورت بھول جائے تو دوسری

الۡاُخۡرٰی ؕ وَ لَا یَاۡبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا ؕ وَ لَا

اسے یاد دلائے' جب ان گواہوں کو (گواہی کے لیے) بلایا جائے تو وہ حاضر ہونے سے انکار نہ

تَسۡـَٔمُوۡۤا اَنۡ تَکۡتُبُوۡهُ صَغِیۡرًا اَوۡ کَبِیۡرًا اِلٰۤی اَجَلِهٖ ؕ

کریں اور (قرض کا) معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی مقررہ مدت لکھنے میں کاہلی نہ کرو' (جو کچھ

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَ اَدْنٰٓى

لکھ لیا کرو) خدا کے نزدیک یہ بہت ہی منصفانہ کاروائی اور گواہی کے لیے مضبوطی ہے تاکہ تم آئندہ

اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا

کسی شک و شبہ میں نہ پڑو' مگر جب تجارت اور لین دین نقدا نقدی ہو تو جو تم لوگ آپس میں کیا

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَ

کرتے ہو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی حرج نہیں اور جب (نقد) خرید و فروخت کرتے ہو تو (پھر

اَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ

بھی) گواہ کرلیا کرو اور کاتب کو اور گواہ کو (حق گوئی کی وجہ سے) ضرر نہ پہنچایا جائے اگر ایسا

وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ

کرو گے تو خدا کی فرمانبرداری سے خارج ہو جاؤ گے' خدا سے ڈرو کہ خدا تم کو (زندگی کی سیدھی

اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى

راہ کی) تعلیم دیتا ہے اور خداوندِ عالم ہر چیز کو خوب جانتا ہے ● اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والے

سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ

کو نہ پاؤ تو وثیقہ لے لو اور اگر تم میں سے ایک کو دوسرے پر (مکمل) اطمینان ہو تو (وثیقہ

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ

ضروری نہیں) پس جس شخص پر اطمینان کیا گیا ہے اپنی امانت (اور قرضے کو بروقت) ادا

اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ

کرے اور اپنے پالنے والے خدا سے ڈرے' اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص گواہی چھپائے گا تو

اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ لِلّٰهِ مَا فِى

یقیناً اس کا دل گنہگار ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس کو جانتا ہے ● جو کچھ بھی

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ

آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کے لیے ہے (اسی لیے) جو تمہارے دلوں میں ہے

ع ۳۹ ۲ ۷

موضوع آیت ۲۸۲ قرض:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ قرض لینے سے اجتناب کرو کیونکہ یہ رات کا غم اور دن کی ذلت ہوتا ہے (بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۴۱)

۲۔ ''جو شخص زندہ رہنا چاہتا ہے حالانکہ یہاں کسی نے ہمیشہ زندہ نہیں رہنا تو اسے چاہیئے کہ سویرے بیدار ہو اپنے جوتے ڈھیلے ڈھالے پہنے، اپنی چادر کو خفیف رکھے اور جماع کم کیا کرے!'' پوچھا گیا ''اپنی چادر کو خفیف رکھنے کا کیا مقصد ہے؟'' فرمایا: قرضے کم لیا کرے! (چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائے)۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۷۷)

۳۔ جو شخص کسی مومن کو قرضہ دے اور اس کی آسودہ حالی تک اسے مہلت دے تو جب تک قرضہ واپس نہیں ہو جاتا اس کا مال زکوۃ ہی سمجھا جائے گا (اسے زکوۃ کا ثواب ملے گا) اور وہ خود قرض کی ادائیگی تک ملائکہ کے ورود میں دن رات گزارتا رہے گا۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۳۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ بکثرت قرضہ سچے شخص کو جھوٹا اور بروقت ادا کر دینے والے کو وعدہ خلاف بنا دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔ راہ خدا میں شہادت ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے سوائے قرض کے کیونکہ، اس کا کفارہ صرف اسی صورت میں ہوتا ہے کہ یا تو اسے خود ادا کرے، یا اس کا ساتھی اس کی طرف سے ادا کرے یا پھر جس کا حق ہے وہ معاف کر دے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۸۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ چور تین قسم کے ہیں ۱۔ زکوۃ ادا نہ کرنے والا ۲۔ بیوی کے حق مہر کو حلال سمجھ کر ادا نہ کرنے والا ۳۔ ادا نہ کرنے کی نیت سے قرض لینے والا۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۲۲)

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۷۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ جس دن عرش الٰہی کے سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا اور وہ عرش الٰہی کے سایہ میں رہے، تو اسے چاہئے کہ تنگدست مقروض کو آسانی حاصل ہونے تک مہلت دے یا اس سے اپنے حق کا مطالبہ کرنا چھوڑ دے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۱۱۳)

۸۔ جو گواہ ٹھہرائے بغیر کسی کو کوئی قرضہ دے اور اس کا حق ضائع ہو جائے تو اسے اس کے ضائع ہونے کا کوئی اجر نہیں ملے گا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۹۳)

۹۔ قرضہ کم سے کم لیا کرو، اس لئے کہ قرضہ جتنا کم ہوگا، عمر اسی قدر زیادہ ہوگی۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۴۵)

۱۰۔ کسی کو قرض دینا ایک کے بدلے اٹھارہ نیکیوں کا موجب ہوتا ہے، اگر مر جائے تو زکوٰۃ شمار ہوگا (یہ بات پیش نظر رہے کہ صدقہ کا ثواب ایک کے بدلے دس گنا ہوتا ہے) (بحار الانوار جلد ۱۰۳ص۱۳۹)

اَوۡ تُخۡفُوۡهُ یُحَاسِبۡکُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ

خواہ تم اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ خدا تم سے اسی کے مطابق حساب لے گا' پھر جس کو چاہے گا بخش دے

مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ

گا اور جسے چاہے گا عذاب کرے گا' اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے • پیغمبر (حضرت محمدؐ) اس پر

الرَّسُوۡلُ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَ

ایمان رکھتے ہیں جو کچھ ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور مومنین (بھی)

الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ

سب کے سب خدا، اس کے فرشتوں، اس کی (آسمانی) کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے

کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ

ہیں (اور کہتے ہیں) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور (یہ بھی) کہتے ہیں

رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا ٭ غُفۡرَانَکَ

کہ ہم نے (حق کی آواز کو) سنا اور اطاعت کی پروردگارا! (ہم) تیری مغفرت (کے طلب گار ہیں) اور

رَبَّنَا وَ اِلَیۡكَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ

ہماری بازگشت تیری ہی طرف ہے • خداوند عالم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا وہ

نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡهَا

جو (اچھے کام) انجام دے گا وہ خود اپنے ہی فائدے کیلیے انجام دے گا اور جو برے کام انجام دے

مَا اکۡتَسَبَتۡ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ

گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا (مومنین کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! اگر (فریضہ ادا کرتے وقت) ہم

اَوۡ اَخۡطَاۡنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا

بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمارا مواخذہ نہ کر' پروردگارا! ہم پر ویسا بھاری بوجھ نہ ڈال جیسا

کَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا

کہ ہم سے پہلے لوگوں پر (انکی سرکشی اور گناہوں کی وجہ سے) ڈالا تھا' اے پروردگار! (ہماری

مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۚ وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ

سزاؤں کا) ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں' ہمیں معاف فرما اور

وَ ارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى

ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولا اور سرپرست ہے' پس تو ہمیں

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

کافروں پر کامیابی عطا فرما●

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَدَنِيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۲۰۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ؕ ﴿۲﴾

الف۔ لام۔ میم● اللہ ہی وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ اور پائندہ ہے●

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

تم پر برحق کتاب نازل کی جو اس سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور

اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۙ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى

(اسی نے) تورات اور انجیل کو نازل کیا ہے● اس (قرآن) سے پہلے (تورات اور انجیل) کو جو

لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

انسانوں کے لیے ہدایت ہے (نازل کیا) اور قرآن کو (اب) نازل کیا' یقینا جن لوگوں نے آیاتِ

اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾

الٰہی کا انکار کیا ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ غالب (اور) انتقام لینے والا ہے●

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي

یقیناً کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے خواہ وہ زمین میں

السَّمَآءِ ؕ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ

ہے یا آسمان میں● وہ وہی تو ہے جو رحموں میں جیسی چاہتا ہے تمہاری شکل و صورت بنا

فضائل سورہ آل عمران

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کرے گا تو بروز قیامت یہ سورتیں اس کے سر پر سایہ فگن ہوں گی جیسے دو بدلیاں سایہ کرتی ہیں۔

(ثواب الاعمال)

ع ۴۰ ۸

موضوع آیت ۲۸۶۔ کفر کے ستون

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ کفر کی بنیاد چار ستونوں پر رکھی گئی ہے: ۱۔ جفا۔ ۲ دل کی نابینائی ۳۔ غفلت اور ۴۔ شک پر۔ تو جو شخص جفا کرتا ہے وہ حق کو حقیر سمجھتا ہے، باطل کو سربلند کرتا ہے، علماء کو ناراض کرتا ہے اور عظیم گناہوں کے ارتکاب پر مصر ہوتا ہے، جو دل کا اندھا ہوتا ہے وہ خدا کو فراموش کر دیتا ہے، گمان کی پیروی کرتا ہے اور توبہ وانکساری کے بغیر مغفرت کا طالب ہوتا ہے۔ اور جو غافل ہوتا ہے وہ ہدایت کی راہوں سے ہٹ جاتا ہے، آرزوئیں اسے فریب میں مبتلا کر دیتی ہیں، حسرت و پشیمانی کا شکار ہو جاتا ہے اور خدا کی طرف سے اسے وہ چیزیں دیکھنا پڑ جاتی ہیں جن کا اسے گمان تک نہیں ہوتا۔ اور جو خدا کے امور میں سرکشی کرتا ہے وہ امور خداوندی میں شک کرنے لگتا ہے، اور جو شک کرنے لگتا ہے وہ خدا سے بھی بالاتر ہو کر رہنا چاہتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خداوند عالم اسے اپنی قدرت کے ذریعہ ذلیل و خوار کر دیتا ہے اور اپنے جلال و جبروت کے ذریعہ اسے حقیر و پست کر دیتا ہے جس طرح وہ خدائی امور میں کوتاہی سے کام لیتا ہے، اسی طرح اسے ان حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور وہ اپنے کریم رب کے بارے میں فریب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ (کنز العمال حدیث ۴۴۲۱۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ کفر چار ستونوں پر قائم ہے: ۱۔ حد سے بڑھی ہوئی کاوش ۲۔ جھگڑالوپن ۳۔ کجروی اور ۴۔ اختلاف، جو بے جا گہری سوچ و کاوش کرتا ہے وہ حق کی طرف رجوع نہیں کر پاتا، اور جو جہالت کی وجہ سے آئے دن جھگڑے کرتا ہے وہ حق سے ہمیشہ اندھا رہتا ہے، اور جو حق سے منہ موڑ لیتا ہے وہ اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھتا ہے۔ اور گمراہی کے نشہ میں مدہوش پڑا رہتا ہے اور جو حق کی خلاف ورزی کرتا ہے اس کے راستے دشوار اور اس کے معاملات سخت پیچیدہ ہو جاتے ہیں اور بچ کے نکلنے کی راہ اس کے لیے تنگ ہو جاتی ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۱)

يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ هُوَ

دیتا ہے' سوائے اس کے کوئی معبود نہیں وہی غالب (اور) حکمت والا ہے ● وہ وہی تو

الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ

ہے جس نے تم پر یہ کتاب نازل کی، اس میں کچھ آیات تو محکم (روشن اور صریح) ہیں جو اس کتاب

اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ

کی اصل و بنیاد ہیں اور کچھ متشابہ ہیں لیکن جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ فساد پھیلانے (اور

قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ

لوگوں کو گمراہ کرنے) اور (غلط) تفسیر کرنے کی غرض سے متشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں'

الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا

حالانکہ ان متشابہ آیات کی تفسیر خدا اور ان لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا جو علم میں راسخ اور مضبوط

اللّٰهُ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ ۘ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ

ہیں: وہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے کہ ان میں سے ہر ایک ہمارے رب کی طرف سے ہے'

مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾

(خواہ وہ محکم ہے یا متشابہ) اور (ان سے) سوائے صاحبانِ عقل کے کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتا ●

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ

(راسخون فی العلم کہتے ہیں:) پروردگارا! ہمیں ہدایت کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو باطل کی طرف

لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾

مائل نہ کر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما! یقینا تو ہی بہت بخشنے والا ہے ●

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

(وہ دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تو لوگوں کو اس دن کے لیے اکٹھا کرنے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

والا ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں' یقینا اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ● یقینا جن

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

ع ۱ / ۹

موضوع آیت ۹ وعدہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص اپنے (مومن) بھائی سے کوئی وعدہ کرے اور اس کی نیت بھی اسے پورا کرنے کی ہو، لیکن وہ پورا نہ کر سکے اور وعدہ پر نہ پہنچ سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۴۱۶)

۲۔ وعدہ ایک قرض ہے، اس شخص کے لئے سخت سزا ہے جو وعدہ خلافی کرتا ہے اس شخص کے لئے سخت سزا ہے جو وعدہ خلافی کرتا ہے، اس شخص کے لئے سخت سزا ہے جو وعدہ خلافی کرتا ہے۔
(کنز العمال حدیث ۶۸۶۵)

۳۔ مومن سے کیا ہوا وعدہ ایک ایسی ''نذر'' ہے جس کا کفارہ نہیں ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۹۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ میری طرف سے کسی مومن سے کیا ہوا وعدہ کبھی رات نہیں گزارتا (جو وعدہ کرتا ہوں اسی دن پورا کرتا ہوں رات تک کی نوبت نہیں آنے دیتا) اگر رات گزارنے کی نوبت آ بھی جائے ساری رات بستر پر کروٹیں بدلتا رہتا ہے تاکہ صبح سویرے وہ پورا ہو جائے۔ میرا وعدہ مجھ سے زیادہ بے قرار رہتا ہے، تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ذمہ لیا ہوا قرضہ ادا نہ کر سکے، یا کوئی ایسی رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے جو خلاف ورزی کا موجب بن جائے۔ اس لئے کہ وعدہ خلافی شریفوں کا شیوہ نہیں ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ ایسا وعدہ ہرگز نہ کرو جسے پورا کرنے لئے تمہیں اپنے آپ پر مکمل بھروسہ نہ ہو۔ (غرر الحکم)

۶۔ شریف آدمی کا کیا ہوا وعدہ نقد اور فوری ہوتا ہے اور کمینے کا وعدہ ٹال مٹول اور آج کل کہنے پر مبنی ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ اچھے طریقہ سے کسی چیز کا نہ دینا طویل وعدے سے زیادہ بہتر ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ اپنے کسی بھائی سے ایسا وعدہ نہ کرو جس کا پورا کرنا تمہارے بس میں نہ ہو۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۵۰)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۹۔ جب تم چھوٹے بچوں سے کوئی وعدہ کرو تو اسے ضرور پورا کرو، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ تم ہی ہو جو انہیں روزی دیتے ہو، اللہ تعالیٰ اتنا کسی اور چیز کے بارے میں ناراض نہیں ہوتا جتنا عورتوں اور بچوں کے بارے میں ناراض اور غضبناک ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۴ ص ۷۳)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۱۰۔ ہم اہلبیتؑ جب کسی سے کوئی وعدہ کرتے ہیں تو اسے اپنے لئے ایک قرض قرار دے دیتے ہیں، جیسا کہ

حضرت رسول خدا (ص) کیا کرتے تھے۔
(تحف العقول ص ۳۲۹)

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ

لوگوں نے دنیا میں کفر اختیار کیا ہے (قیامت میں) خدا کے سامنے نہ تو مال

اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ

ان کے کچھ کام آئے گا اور نہ ہی اولاد اور خود وہی آتش جہنم کا

النَّارِ ﴿۱۰﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ

ایندھن ہیں● (کفار کی عادت) آلِ فرعون اور ان دیگر لوگوں جیسی ہے جو ان سے پہلے ہو

قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

گزرے ہیں کہ جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے' پس خداوند عالم نے ان کے گناہوں کی سزا کے

بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ

طور پر انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور خدا سخت سزا دینے والا ہے● جو لوگ کافر ہوگئے

كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ

ہیں ان کو کہہ دو کہ تم بہت جلد شکست کھاؤ گے اور جہنم میں محشور کیے جاؤ گے اور وہ کس قدر برا

الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ

ٹھکانا ہے● البتہ ان دو گروہوں میں جو (جنگ بدر میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے

الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰى

آئے (عبرت کا درس لینے کی) ایک نشانی تھی' ایک گروہ تو خدا کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ

كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤَيِّدُ

کافروں کا تھا اور کفار اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کو اپنی نسبت دو چند دیکھ رہے تھے اور اللہ اپنی

بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي

نصرت سے جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے' بے شک اس واقعہ میں صاحبانِ بصیرت کے لیے

الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ

نصیحت اور عبرت ہے● لوگوں کی نظر میں ان خواہشوں کی محبت زینت پا گئی ہے

النِّسَآءِ وَ الۡبَنِیۡنَ وَ الۡقَنَاطِیۡرِ الۡمُقَنۡطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ

جو عورتوں' فرزندوں' سونے چاندی کے بڑے بڑے

وَ الۡفِضَّةِ وَ الۡخَیۡلِ الۡمُسَوَّمَةِ وَ الۡاَنۡعَامِ وَ الۡحَرۡثِ ؕ

ڈھیروں'اعلیٰ اور ممتاز گھوڑوں' چوپایوں اور کھیتی باڑی سے متعلق ہے'

ذٰلِكَ مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ

حالانکہ یہ سب دنیوی زندگی کا چند روزہ سرمایہ ہیں' اور نیک انجام تو خدا ہی

الۡمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ بِخَیۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ ؕ

کے ہاں ہے ● کہہ دیجئے کہ آیا میں تم کو اس سے بہتر چیز کے بارے میں بتاؤں؟ صاحبانِ

لِلَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ

تقویٰ لوگوں کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں بہشت کے باغات ہیں' جن کے (درختوں

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا وَ اَزۡوَاجٌ

کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ہمیشہ ان میں (بہرہ مند) رہیں گے' ان کے لیے پاکیزہ

مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

بیویاں ہوں گی اور پروردگار کی طرف سے رضا اور خوشنودی ان کے شامل حال ہوگی اور اللہ

بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۱۵﴾ ۚ اَلَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ

تعالیٰ بندوں کو دیکھ رہا ہے ● (متقی اور پرہیزگار لوگ) وہی ہیں جو کہتے ہیں پروردگارا! ہم

اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ ۚ

یقیناً ایمان لے آئے ہیں پس ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما ●

اَلصّٰبِرِیۡنَ وَ الصّٰدِقِیۡنَ وَ الۡقٰنِتِیۡنَ وَ الۡمُنۡفِقِیۡنَ وَ

(پرہیزگار وہی لوگ ہیں) جو صبر کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' فروتنی اختیار کرتے ہیں' (راہِ خدا

الۡمُسۡتَغۡفِرِیۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ

میں) خرچ کرتے ہیں اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں ● خدا نے جو ہمیشہ عدل و انصاف

موضوع آیت ۱۴، شہوت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جس شخص کو کوئی برائی یا شہوت درپیش ہو اور وہ اس سے خوف خدا کے پیش نظر اجتناب کرے تو خداوند عالم اس پر جہنم کی آگ حرام کردے گا اور بہت بڑی گھبراہٹ (قیامت کے دن) سے محفوظ رکھے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷ ص ۳۰۷)

۲۔اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو موجودہ شہوت کو اس (خدائی) وعدے کے پیش نظر ترک کردیتا ہے جس کو اس نے ابھی تک نہیں دیکھا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۱۶۴)

۳۔بسااوقات ایک دفعہ کا کھانا بہت دفعہ کے کھانوں سے مانع ہوجاتا ہے۔
(نہج البلاغہ، وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۱۶۴)

۴۔مجھے اپنے بعد اپنی امت کے بارے میں تین چیزوں کا اندیشہ ہے،۱۔معرفت کے بعد گمراہی ۲۔گمراہ کن فتنے ۳۔شکم اور شرم گاہ کی شہوت۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۱۹۸)

۵۔حق سنگین بھی ہے اور تلخ بھی جبکہ باطل ہلکا بھی ہے اور شیرین بھی اور بسااوقات ایک گھڑی کی شہوت ایک طویل رنج وغم کا موجب بن جاتی ہے۔
(بحارلانوار جلد ۷۷ ص ۷۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔شہوت کا بندہ،غلامی کے بندے سے زیادہ ذلیل ہے۔(شرح ابن ابی الحدید ۲۰ حکمت ۹۲۸)

۷۔بعید نہیں کہ خواہشات اور شہوات فاضل انسان کو بھی اپنا غلام بنالیں۔
(شرح ابن ابی الحدید جلد ۲۰ حکمت ۴۲)

۸۔جو شہوت تیری عقل کی مخالفت کررہی ہے اسی عقل کو اسی شہوت کے خلاف استعمال کرو۔
(شرح ابن ابی الحدید جلد ۲۰ حکمت ۷۶۲)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ

قائم کرتا ہے گواہی دی ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور فرشتوں نے

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

اور صاحبانِ علم نے بھی (خدا کی وحدانیت کی) گواہی دی ہے کہ اس غالب حکمت والے کے

الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَ مَا

النصف

سوا کوئی معبود نہیں ہے • یقیناً اللہ کے نزدیک (قابلِ قبول) دین اسلام (اور اس کے فرمان کے

اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ

آگے جھک جانا) ہے اور جن کو کتاب دی گئی تھی انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر جب وہ اسلام

بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَ مَنْ

(کی حقانیت) کے بارے میں باخبر ہوگئے تو انکا یہ اختلاف حسد اور دشمنی کی وجہ سے تھا اور جو شخص

يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾

خدا کی آیات کا انکار کرے تو (اسے جان لینا چاہئے کہ) اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے •

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ

پھر اگر وہ آپؐ سے حجت کرنے لگیں تو ان سے کہہ دیں کہ میں نے اور میرے پیروکاروں نے خدا

وَ مَنِ اتَّبَعَنِ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

کے آگے سر جھکا دیا ہے' اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) اور (مکہ کے) ان پڑھ (مشرک) لوگوں

وَ الْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ

سے کہو کہ آیا تم بھی (خدا کے سامنے) جھک چکے ہو؟ پس اگر وہ جھک گئے ہیں تو ہدایت یافتہ ہیں

اهْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ

اور اگر روگردان ہوں گے تو (آپؐ گھبرائیں نہیں) آپؐ کا فریضہ تو صرف دعوتِ الٰہی کا پہنچانا ہے

وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ

اور اللہ تمام بندوں کے حال و عمل کو دیکھ رہا ہے • بہ تحقیق جو لوگ خدا کی آیات سے انکار کرتے

ع ۱۱ ۲ ۱۰

موضوع آیت ۱۹۔ دین

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ حسن خلق نصف دین ہے۔
(بحارلانوار جلد ۷۱ ص ۳۸۵)

۲۔ دین کی تین آفتیں ہیں ۱۔ فاسق و فاجر فقیہ ۲۔ ظالم حکمران ۳۔ جاہل مجتہد۔
(کنزالعمال حدیث ۲۸۹۵۴)

۳۔ اگر تمہیں کوئی آزمائش درپیش آجائے تو اپنے مال کے ذریعہ اپنے خون (جان) کی حفاظت کرو اور اگر آزمائش اس سے بھی بڑھ جائے تو پھر اپنے مال اور خون کے ذریعہ اپنے دین کو بچاؤ، کیونکہ جس کا دین سلب کرلیا جائے وہ حقیقی معنوں میں مغلوب ہوتا ہے اور جس کا دین برباد ہوجائے صحیح معنوں میں برباد وہی شخص ہوتا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۴۳۶۰۱)

۴۔ خدا کے دین کو صحیح معنوں میں وہی شخص قائم کرسکتا ہے جو اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہو۔ (کنزالعمال حدیث ۵۶۱۲)

۵۔ ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فقہ ہے۔ (بحارالانوار جلد اول ص ۲۱۶)

۶۔ خداوند عالم اس دین کی تائید فاسق و فاجر انسان سے کرتا ہے۔ (کنزالعمال ح ۱۱۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ زندگی صرف دین کے ساتھ ہے اور موت صرف یقین کے انکار کا نام ہے۔
(ارشاد شیخ مفیدؒ ص ۱۵۷)

۸۔ دین کی اصل بنیاد خواہشات نفسانی کی مخالفت ہے۔
(غررالحکم)

۹۔ دین کی آفت بدگمانی ہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ دین کو اپنی پناہ گاہ اور عدل کو اپنی تلوار بنالو اس طرح سے تمام برائیوں سے بچ جاؤ گے اور ہر دشمن پر بھی کامیاب رہو گے۔ (غررالحکم)

۱۱۔ سب سے بڑی مصیبت دین کی مصیبت ہے۔
(غررالحکم)

۱۲۔ جو شخص خدا کے دین کو کھیل تماشہ سمجھتا ہے خداوند اسے ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈالدے گا۔
(غررالحکم)

امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۳۔ ہم اہلبیت کی محبت ہی دین کا نظام ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۸۳)

امام جعفر صادق علیہ السلام

۱۴۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ہر شخص کہتا ہے کہ وہ ان پر صحیح ہے ۱۔ دین جس کا وہ معتقد ہے۔ ۲۔ خواہشات جو اس پر غالب ہیں ۳۔ اپنے امور کی تدبیر۔
(تحف العقول ص ۲۳۶)

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقۡتُلُوۡنَ

ہیں' انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ان لوگوں کو قتل

الَّذِيۡنَ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ

کرتے ہیں جو لوگوں کو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں' پس ان کو دردناک

بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ

عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے ● یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال

فِى الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ ۡ وَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۲﴾

دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہے ●

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں آسمانی کتاب (تورات و انجیل) سے کچھ بہرہ مند کیا گیا تھا

يُدۡعَوۡنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ

وہ جب کتابِ الٰہی کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک

مِّنۡهُمۡ وَ هُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا

گروہ روگردان ہو جاتا ہے اور وہ منہ پھیر لیتے ہیں ● (حکم خدا سے) یہ (روگردانی اور فرار) اس

لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ۖ وَ

لیے تھا کہ اہل کتاب کہتے تھے کہ جہنم کی آگ گنتی کے چند ایام کے علاوہ ہمیں ہرگز نہیں چھوئے گی

غَرَّهُمۡ فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيۡفَ اِذَا

اور اس قسم کے کذب و افترا دین میں ان کی فریب خوردگی کا سبب بن گئے ● پس اس وقت ان کا کیا

جَمَعۡنٰهُمۡ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ۙ وَ وُفِّيَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ

حال ہوگا جب ہم انہیں ایک یقینی دن کے لیے اکٹھا کریں گے اور ہر شخص کو اس کے کیے کی مکمل

مَّا كَسَبَتۡ وَ هُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ

سزا یا جزا مل جائے گی اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا ● کہہ دیجیے کہ اے اللہ! تو ہی فرمان

۱۵۔اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو ایسے امام کی امامت کو تسلیم کرتا ہے جو خدا کا مقرر کردہ نہیں ہے۔ (بحار الانوار جلد ۲۷ ص ۱۳۵)

۱۶۔جس کے پاس مروت نہیں اس کے پاس دین نہیں۔(تحف العقول ص ۲۷۸)

الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ

اور سلطنت کا مالک ہے جسے تو چاہے (اپنی حکمت اور مصلحت کے تحت) حکومت دے دے اور

تَشَآءُ ز وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط

جس سے چاہے حکومت واپس لے لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے'

بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (٢٦)

سبھی خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے' بے شک تو ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے ●

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَ

(خدایاتو) رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور

تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز

زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے باہر نکالتا ہے

وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (٢٧) لَا يَتَّخِذِ

اور جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے ● مومنین کو نہیں چاہیئے کہ وہ

الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج

مومنوں کی بجائے کافروں کو اپنا دوست اور سرپرست بنائیں' جو شخص ایسا کرے گا اس

وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ

کی اللہ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہوگی' مگر یہ کہ کفار سے خوف اور تقیہ کرو (اور اہم ترین

اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ط وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ

مقاصد کے پیش نظر بظاہر وقتی طور پر ان کی دلجوئی کرو) اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی (نافرمانی) سے

نَفْسَهٗ ط وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (٢٨) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ

ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف (سب کی) بازگشت ہے ● آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ تمہارے دلوں

صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ط وَ يَعْلَمُ مَا

میں ہے خواہ تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو' خدا اسے جانتا ہے اور جو کچھ

موضوع آیت ۲۶

ملک اور بادشاہ (حکمران)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ یا علیؑ! بڑے بڑے پہاڑوں کا اپنی جگہ سے ہٹا دینا آسان ہے لیکن جس حکومت کے دن ابھی پورے نہیں ہوئے اس کا ہٹانا مشکل ہے۔
(وسائل الشیعہ کتاب الجہاد ص ۳۸)

۲۔ جن لوگوں میں سب سے کم وفا ہوتی ہے وہ بادشاہ (حکمران) ہیں جو سب سے کم دوست ہوتے ہیں وہ بھی بادشاہ (حکمران) ہیں اور جو سب سے سنگدل لوگ ہوتے ہیں وہ بھی بادشاہ (حکمران) ہیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۴۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ بادشاہوں کے پاس زیادہ نہ جایا کرو کیونکہ اگر تم ان کی صحبت اختیار کرو گے تو وہ تمہیں رنجیدہ خاطر کریں گے اور اگر تم ان سے خیر خواہی کرو گے تو وہ تم سے دھوکہ کریں گے۔ (غرر الحکم)

۴۔ جب رذیل لوگ برسر اقتدار آجائیں گے تو صاحبان فضیلت کا خاتمہ ہوجائے گا۔ (غرر الحکم)

۵۔ بادشاہ پر حق بن جاتا ہے کہ وہ لشکر کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح کرے۔ (غرر الحکم)

۶۔ بہترین بادشاہ وہ ہے جو ظلم وجور کا خاتمہ کرے اور عدل وانصاف کو زندہ کرے۔ (غرر الحکم)

۷۔ لوگ تو بادشاہوں اور دنیا کے ساتھ ہوتے ہیں مگر جنہیں خدا محفوظ رکھے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۱۰)

۸۔ جو شخص اپنی حکومت کو دین کا خدمتگار بنا دیتا ہے تمام صاحبان اقتدار اس کے فرمانبردار بن جاتے ہیں اور جو شخص اپنے دین کو اپنی حکومت کا خادم بنادیتا ہے تو اس کے بارے میں ہر انسان طمع کرنے لگ جاتا ہے۔
(غرر الحکم)

۹۔ خدا کے علاوہ ہر مالک، مملوک ہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۶۵)

۱۰۔ حضرت سے ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' یعنی قدرت وتوانائی نہیں مگر اللہ کے سبب سے، کے معنی دریافت کئے گئے تو آپ نے فرمایا: ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کے مالک نہیں، اس نے جن چیزوں کا ہمیں مالک بنایا ہے بس ہم انہیں پر اختیار رکھتے ہیں، تو جب اس نے ہمیں ایسی چیز کا مالک بنایا جس پر وہ ہم سے زیادہ اختیار رکھتا ہے تو ہم پر شرعی ذمہ داریاں عائد کیں، اور جب اس چیز کو واپس لے گا تو ہم سے اس ذمہ داری کو بھی برطرف کردے گا۔

(نہج البلاغہ حکمت ۴۰۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ سمندر کا کوئی ہمسایہ نہیں ہوتا، بادشاہ کا کوئی

دوست نہیں ہوتا اور صحت وعافیت انمول چیز ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۹۳)

فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

آسمانوں میں ہے یا جوکچھ زمین میں ہے' خدا (اسے بھی) جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر

قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ

چیز پر قادر ہے ● وہ دن کہ جس میں ہر انسان اپنے انجام دیئے ہوئے اعمال کو اپنے سامنے موجود

خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۛ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ

پائے گا اس نے جو برائی کی ہو گی اس کے بارے میں وہ اس بات کی خواہش کرے گا کہ کاش! اس

اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ

کے برے اعمال کے اور اس کے درمیان دور کا فاصلہ ہوتا' اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات (کی مخالفت)

نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ

سے ڈراتا ہے اور (ساتھ ہی) اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ● (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے کہ اگر تم

تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ

خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو' (اس صورت میں) خداوند عالم تمہیں دوست رکھے گا

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور خداوند عالم تو بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے ● کہہ دیجیے کہ

اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو' پس اگر وہ روگردانی کریں تو یقینا اللہ کافروں کو

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ

دوست نہیں رکھتا ● یقینا اللہ نے آدمؑ' نوحؑ' ابراہیمؑ کی

اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا

آل اور عمران کی آل کو تمام جہانوں میں برگزیدہ بنایا ہے۔ وہ ایسی اولاد تھے جن میں سے

مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾

بعض دوسرے بعض (برگزیدہ آباء و اجداد) سے ہیں اور خداوند عالم سننے جاننے ولا ہے ●

ع ۳

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ

(وہ وقت یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے کہا: پروردگارا! یقینا میں نے تیرے لیے نذر کی ہے

بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ

کہ جو کچھ میرے شکم میں ہے وہ تیرے لیے آزاد ہو، پس تو مجھ سے قبول فرما، بے شک تو

الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ

سننے جاننے والا ہے● تو جب انہوں نے بچی کو جنم دیا تو کہا: پروردگارا! میں نے

اُنْثٰی ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ لَیْسَ الذَّكَرُ

تو لڑکی کو جنم دیا ہے حالانکہ خدا بہتر جانتا ہے جو کچھ انہوں نے جنا، ہاں بیٹا،

كَالْاُنْثٰی ۚ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ

بیٹی کے مانند تو نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے، اور میں اسے اور اس کی اولاد کو

ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا

راندۂ درگاہ شیطان (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں● تو ان کے پروردگار نے ان سے

بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا

خوشی سے قبول فرمالیا اور اس (مریم) کی نشو و نما اچھی طرح کی اور اس کی سرپرستی

زَكَرِیَّا ۚۛ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ

زکریاؑ کے سپرد کردی، جب بھی زکریاؑ محراب عبادت میں مریمؑ کے پاس جاتے تو

عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ

(حیرت انگیز) خوراک ان کے پاس موجود پاتے، ان سے پوچھتے: مریمؑ! یہ (کھانا) تمہارے

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ

پاس کہاں سے (آیا) ہے؟ تو مریم کہتیں یہ خدا کی طرف سے ہے، بے شک خدا جس کو چاہتا ہے

حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ

بے حساب رزق دیتا ہے● اس وقت زکریاؑ نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی اور کہا: خداوندا! تو

موضوع آیت ۳۶

اللہ تعالیٰ اور انسان کے نام:

حضرت رسولخداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اپنے اچھے نام رکھا کرو کیونکہ قیامت کے دن تم انہی ناموں کے ساتھ پکارے جاؤ گے کہ ''اے فلاں ابن فلاں! اٹھو اپنے نور کی طرف''اور ''اے فلاں بن فلاں اٹھو! تمہارا کوئی نور نہیں ہے''

(وسائل الشیعہ جلد ۱۵ص ۱۲۳)

۲۔ہر ذیشان امر کہ جسے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل رہتا ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۲۴۹۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔خدا کا ''اسم اعظم'' تہتر حروف میں ہے،اور آصف (بن برخیا) کے پاس صرف ایک حرف تھا اور وہ حرف انہوں نے منہ سے نکالا اور زمین کی طنابیں تخت بلقیس تک کھنچ گئیں اور انہوں نے اس تخت کو اپنے ایک ہاتھ میں اٹھالیا پھر زمین اپنی اصلی حالت پر آگئی اور یہ سب کچھ پلک جھپکنے کی دیر سے بھی پہلے ہوا،اور ہم اہلبیتؑ کے پاس اس اسم اعظم کے بہتر حروف ہیں اور صرف ایک حرف خدا نے اپنے پاس رکھا ہے،اور یہی اس کا علم غیب ہے جو اس کے پاس محفوظ ہے ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم''

(بحارالانوار جلد ۱۴ص ۱۱۳)

۴۔رسولخداؐ انسانوں اور شہروں کے خراب ناموں کو تبدیل فرمادیا کرتے تھے۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۱۲۷)

۵۔سب سے سچے نام وہ ہیں جن میں بندے کے ''عبد'' ہونے کا اظہار ہوتا ہو اور سب سے بہتر نام انبیاء علیہم السلام کے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۱۲۹)

۶۔کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا میں آپ کے قربان جاؤں! ہم اپنے نام آپ (اہلبیتؑ) کے ناموں پر رکھتے ہیں تو کیا ہمیں اس سے کوئی فائدہ پہنچے گا؟ تو امامؑ نے فرمایا: یقینا خدا کی قسم! آیا دین محبت کے سوا کچھ اور ہے؟ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ'' یعنی اے رسول! ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ خدا تم کو بھی دوست رکھے گا۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۱۳۰)

۷۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (لکھنا یا کہنا) نہ چھوڑو خواہ اس کے بعد ایک شعر ہی کیوں نہ ہو!۔

(کافی جلد ۲ص ۶۷۲)

لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

اپنی طرف سے مجھے پاک و پسندیدہ اولاد عطا فرما' بے شک تو دعا کو سنتا ہے●

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ هُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ

توجب زکریاؑ محراب میں نماز کے لیے کھڑے ہوئے تھے تو ملائکہ نے انہیں آواز دی کہ یقینا اللہ

اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

تعالیٰ تمہیں یحییٰ (نام کے بیٹے) کی خوشخبری دیتا ہے کہ جو کلمۃ اللہ (حضرت عیسیٰؑ مسیح) کی (حقانیت کی)

وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾

تصدیق کرے گا اور سردار اور (عورتوں کی طرف) رغبت نہ کرنے والا اور پاکباز پیغمبر ہوگا●

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَ

(زکریاؑ نے) کہا: خداوندا! مجھے کیونکر بیٹا ہوگا جبکہ مجھے بڑھاپے نے آلیا ہے اور میری

امْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

بیوی بانجھ ہے؟ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے●

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ

(زکریاؑ نے) کہا: پروردگارا! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما اللہ نے فرمایا: تیرے لیے نشانی یہ

النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ

ہے کہ تین دن تک لوگوں سے بات نہیں کرسکے گا سوائے اشارہ کرنے کے اور اپنے پروردگار

سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ

کو بہت زیادہ یاد کیا کرو اور رات دن اس کی تسبیح کیا کرو● اور (وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ

کہا: اے مریمؑ! یقینا اللہ نے تمہیں برگزیدہ کیا اور پاک و صاف بنایا اور تمہیں دنیا جہان کی

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِيْ وَ ارْكَعِيْ

عورتوں پر برتری عطا کی ہے● اے مریم! اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو' سجدہ کرو اور رکوع

ع ۱۱ ۳ ۱۲

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:
۸۔انسان سب سے پہلی نیکی جو اپنی اولاد کے ساتھ کرسکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے، لہٰذا تم میں سے ہرایک اپنی اولاد کا اچھا نام رکھے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۵ص ۱۲۲)

موضوع آیت ۳۹

سردار اور سرداری:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
ا۔ قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۷۵۱۷)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔سردار وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائیوں کا بوجھ اٹھائے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔
(غررالحکم)
۳۔سردار ہو ہوتا ہے جو نہ تو کسی کو فریب دے نہ کسی کو دھوکہ دے اور نہ ہی کوئی لالچ اسے فریب دے سکے۔(غررالحکم)
۴۔جو بردباری اختیار کرتا ہے وہ سردار بن جاتا ہے اور جو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔(بحارالانوار جلد ۷۷ص ۱۳۹)
۵۔لوگوں کے اخراجات برداشت کرلینے سے سرداری واجب ہوجاتی ہے۔(بحارالانوار جلد ۶۹ص ۴۱۰)
۶۔ صحیح معنوں میں اور مکمل طور پر شریف وہ ہوتا ہے جسے علم شرف عطا کرتا ہے اور صحیح معنوں میں مکمل طور پر سردار وہ ہوتا ہے جو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتا ہے۔(بحارالانوار جلد ۷۸ص ۸۲)
۷۔چار صفات کے ذریعہ انسان سردار بنتا ہے، پاکدامنی ادب، سخاوت اور عقل۔
(بحارالانوار جلد اول ص ۹۴)
۸۔وہ شخص سردار نہیں ہوتا جس کے بھائی دوسروں کے محتاج ہوں۔(غررالحکم)
۹۔جو سخاوت نہیں کرتا ہو مکمل طور پر سردار نہیں ہوتا۔(غررالحکم)
۱۰۔کمینے اور پست لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست سردار کی سرداری کو داغدار کردیتی ہے۔(غررالحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:
۱۱۔سوال کرنے سے پہلے دے دینا بہت بڑی سرداری ہے۔(بحارالانوار جلد ۷۸ص ۱۱۳)

امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۲۔بے وقوف شخص سردار نہیں بن سکتا۔
(بحارالانوار جلد ۷۲ص ۱۹۳)
۱۳۔ مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ : میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ : ''سرداری کیا ہوتی ہے؟'' تو انہوں نے فرمایا: سخاوت ! کیا تمہیں

معلوم نہیں کہ حاتم طائی نے اپنی قوم کی سرداری کیونکر کی؟اس کی قوم میں اس سے بڑھ کر کوئی اور سخی نہیں تھا۔(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۸)

مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ

کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو● (یہ سب) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تمہارے

نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ ؕ وَ مَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يُلۡقُوۡنَ

پاس وحی کے ذریعے بھیجتے ہیں' حالانکہ آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھے جب وہ (قرعہ

اَقۡلَامَهُمۡ اَيُّهُمۡ يَكۡفُلُ مَرۡيَمَ ۖ وَ مَا كُنۡتَ

اندازی کے لیے) اپنے اپنے قلم (دریا میں) ڈال رہے تھے تاکہ کون شخص مریمؑ کی کفالت کرے

لَدَيۡهِمۡ اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿٤٤﴾ اِذۡ قَالَتِ

اور تم اس وقت بھی وہاں موجود نہیں تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے● (وہ وقت یاد کرو) جب

الۡمَلٰٓـئِكَةُ يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنۡهُ ۖ اسۡمُهُ

فرشتوں نے کہا: اے مریمؑ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے ایک کلمہ اور نشانی کی خوشخبری

الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ وَجِيۡهًا فِى الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ

دیتا ہے جس کا نام مسیح' عیسیٰ بن مریمؑ ہے کہ جو دنیا اور آخرت میں آبرومند اور

وَ مِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿٤٥﴾ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الۡمَهۡدِ

(خدا کے) مقربین میں سے ہوگا● وہ گہوارے میں بھی لوگوں سے باتیں کرے گا اور پیرانہ

وَ كَهۡلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتۡ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ

سالی میں بھی۔ وہ نیک اور شائستہ لوگوں میں سے ہوگا● (حضرت مریمؑ نے) کہا: اے میرے

لِىۡ وَلَدٌ وَّ لَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ

پروردگار! مجھے کیونکر فرزند عطا ہوگا جبکہ کسی انسان نے مجھے چھوا تک نہیں؟ (اللہ تعالیٰ نے)

يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ

فرمایا: اسی طرح خداوندعالم جو چاہے پیدا کردیتا ہے، جب وہ کسی کام کا ارادہ کرلیتا ہے اسے صرف یہ

لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿٤٧﴾ وَ يُعَلِّمُهُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ

کہتا ہے کہ ''ہوجا'' تو وہ (اسی لمحہ) ہوجاتا ہے● اور خدا اسے کتاب و حکمت اور

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬

تورات و انجیل کی تعلیم دے گا● اور (عیسیٰؑ کو) رسول بنا کر بنی اسرائیل

اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ

کی طرف بھیجا (تاکہ وہ ان سے کہیں کہ) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے نشانی

مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ

لایا ہوں ،میں مٹی سے پرندے کی سی شکل بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا

طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ

کے ارادے اور حکم سے پرندہ بن جاتا ہے' مادرزاد اندھے اور برص کی بیماری میں

وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا

مبتلا (لوگوں) کو تندرستی عطا کرتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور تمہیں

تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ

اس چیز کی خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو' سچی بات تو یہ ہے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَ

کہ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو ان سب معجزات میں تمہارے لیے یقینا نشانی اور عبرت ہے ●اور (عیسیٰؑ

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ

نے کہا) میں اس تورات کی تصدیق کرتا ہوں جو میرے پاس ہے اور (میں آیا ہوں کہ) بعض

لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ

چیزیں جو تم پر (تنبیہ کے طور پر) حرام ہو چکی ہیں حلال کروں' اور میں تمہارے پاس تمہارے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ

پروردگار کی طرف سے نشانی لایا ہوں' پس خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو● یقینا اللہ میرا

رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾

بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے' پس تم اسی کی عبادت کرو کہ یہی سیدھا راستہ ہے●

موضوع آیت ۵۱، پل صراط:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جہنم پر ایک پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۳۹۰۳۶)

۲۔ جس شخص کی میرے اہلبیتؑ کے ساتھ جتنا زیادہ محبت ہوگی وہ پل صراط پر اتنا ہی زیادہ ثابت قدم ہوگا۔ (بحارالانوار جلد ۸ ص ۶۹)

۳۔ وضو مکمل کیا کرو اس سے تم پل صراط پر سے ایسے گزر جاؤ گے جیسے بادل گزرتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۴)

۴۔ ماہ رمضان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس مہینہ میں جس شخص کا خلق اچھا ہوگا وہ پل صراط پر سے گزر جائے گا جس دن دوسرے لوگوں کے قدم ڈگمگا جائیں گے۔ (مفاتیح الجنان)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ (صراط کا معنی، بیان کرتے ہوئے فرمایا) ''صراط'' خدا کی معرفت کا ایک راستہ ہے۔ اور ''صراط'' دراصل دو ہیں، ایک دنیا میں اور ایک آخرت میں جو دنیا کا صراط ہے وہ ایسا امام ہے جس کی معرفت اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دی ہے جو شخص دنیا میں اس کی معرفت حاصل کرے گا اور اس کی اقتدا اور پیروی کرے گا تو وہ آخرت کے صراط پر سے (جلدی سے) گزر جائے گا جو جہنم کے اوپر ایک پل کی صورت میں ہے۔ (معانی الاخبار ص ۲۸)

۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''ان ربک البالمرصاد'' یعنی یقینا تیرا رب تاک میں ہے (فجر ۱۴) کے بارے میں فرمایا: ''مرصاد'' جنت کے راستے پر ایک پل ہے جس سے کوئی ایسا بندہ نہیں گزر سکے گا جس کے ذمہ کسی کا ظلم ہوگا۔ (بحارالانوار جلد ۸ ص ۶۶)

۷۔ جو لوگ پل صراط پر سے گزریں گے ان کے مختلف طبقے ہوں گے۔۔۔۔۔۔ کچھ تو وہ ہوں گے جو بجلی کے کوندے کی مانند گزر جائیں گے، کچھ وہ ہوں گے جو تیز رفتار گھوڑے کی مانند اس سے گزر جائیں گے، کچھ وہ ہوں گے جو بچوں کی طرح گھٹنوں چل کر اسے عبور کریں گے کچھ وہ ہوں گے جو پیدل چل کر اس پر سے گزریں گے۔ کچھ وہ ہوں گے جو لٹک لٹک کے گزریں گے، جن کے کچھ حصوں کو آگ پکڑے گی اور کچھ حصوں کو چھوڑ دے گی۔
(بحارالانوار جلد ۸ ص ۶۶)

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيۡسٰى مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ

پس جونہی (حضرت) عیسیٰؑ نے ان (بنی اسرائیل) سے کفر کا احساس کیا تو فرمایا: خدا کی طرف

اِلَى اللّٰهِ‌ؕ قَالَ الۡحَـوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ‌ۚ

(حرکت کرنے کے لیے) میرے مددگار کون ہیں؟ حواریوں نے کہا: ہم (دینِ) خدا کے مددگار

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ‌ۚ وَاشۡهَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۲﴾

ہیں اور خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور آپ گواہ رہیں کہ ہم اس کے سامنے سر تسلیم خم کر چکے ہیں ●

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا

پروردگارا! جو کچھ تونے نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور (تیرے) رسول کی پیروی کی

مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوۡا وَ

پس تو ہمیں گواہوں کے زمرے میں لکھ دے ● اور ان (عیسیٰؑ کے دشمنوں) نے انہیں قتل کرنے کے لیے

مَكَرَ اللّٰهُ‌ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ ﴿۵۴﴾

کئی قسم کی چالیں چلیں اور اللہ نے بھی اپنی تدبیر کو استعمال کیا اور خداوند عالم بہترین تدبیر کرنے والا ہے ●

اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسٰۤى اِنِّىۡ مُتَوَفِّيۡكَ وَرَافِعُكَ

(وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰؑ! میں تمہاری مدت پوری کرنے والا اور

اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَجَاعِلُ

تمہیں اپنی طرف اوپر اٹھانے والا ہوں اور تمہیں ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو کافر ہوگئے

الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ

ہیں اور تمہارے طرفداروں کو ان لوگوں پر قیامت تک کے لیے فوقیت دینے والا ہوں جو کافر

الۡقِيٰمَةِ‌ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ فِيۡمَا

ہوگئے ہیں پھر تم سب کی بازگشت میری طرف ہے' پس میں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ

كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

کروں گا جن کے بارے میں تم اختلاف کرتے ہو ● تو جو لوگ کافر ہوگئے ہیں

ع ۵ ۱۳ الثلثۃ ۱۴

فَاُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا شَدِیۡدًا فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا

میں انہیں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور

لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

ان کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے● لیکن جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال

الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ

انجام دیئے تو اللہ تعالیٰ انہیں مکمل جزا عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو

الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتۡلُوۡهُ عَلَیۡكَ مِنَ الۡاٰیٰتِ وَ

دوست نہیں رکھتا● (اے رسولؐ!) یہ باتیں جو ہم آپ کے لیے بیان کررہے ہیں یہ خدا کی آیات

الذِّكۡرِ الۡحَكِیۡمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰهِ

اور حکمت بھری نصیحت ہے۔ یقینا حضرت عیسیٰؑ کی (تخلیق کی) مثال اللہ کے

كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ

نزدیک آدمؑ کی (تخلیق کی) مثال جیسی ہے کہ اسے مٹی سے پیدا کیا اور پھر اس سے فرمایا کہ ہو

فَیَكُوۡنُ ﴿۵۹﴾ اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ

جا پس وہ ہوگیا● حق وہی ہے جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے، پس تم شک کرنے

الۡمُمۡتَرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنۡ حَآجَّكَ فِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ

والوں سے نہ بنو● پھر جب تمہارے پاس (حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں) علم آچکا تو اگر کوئی شخص اس

مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ

میں تمہارے ساتھ حجت کرے (اور حق کو قبول کرنے میں پس و پیش کرے) تو کہو: آؤ ہم اپنے بیٹوں

اَبۡنَآءَنَا وَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمۡ وَ

کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ 'ہم اپنی بیٹیوں کو بلاتے ہیں تم اپنی بیٹیوں کو بلاؤ اور ہم

اَنۡفُسَنَا وَ اَنۡفُسَكُمۡ ۟ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلۡ

اپنی جانوں کو بلاتے ہیں تم اپنی جانوں کو بلاؤ' اس کے بعد ہم سب مل کر (خدا کی بارگاہ

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ

میں) گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں ● یقینا (حضرت عیسیٰؑ کی) برحق داستان

الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی اور معبود نہیں اور اس میں شک نہیں کہ اللہ ہی مقتدر اور

الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

صاحب حکمت ہے ● پس اگر انہوں نے حق سے روگردانی کی تو یقین جانو کہ خداوند عالم فسادیوں

بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى

(کے حال اور کرتوتوں) سے باخبر ہے ● کہہ دیجئے کہ اے اہلِ کتاب! ایک ایسی بات کی

كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ

طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے وہ یہ کہ ہم خداوند عالم کے سوا کسی اور

وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا

کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی بھی ایک اللہ

اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا

کے علاوہ کسی کو اپنے ''ارباب'' نہ بنائے' پس اگر وہ (اس پیشکش سے) روگردانی کریں تو ان

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ

سے کہو تم گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں ● اے اہل کتاب! تم حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں

فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ

لڑتے جھگڑتے ہو؟ (اور تم میں سے ہر ایک انہیں اپنے دین و آئین کا پیروکار جانتا ہے) حالانکہ تورات اور

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ

انجیل نہیں اتری مگر ان کے بعد تو کیا اتنا بھی عقل سے کام نہیں لیتے ہو؟ ● آگاہ رہو کہ تم

حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ

ہی ایسے لوگ ہو جو اس چیز کے بارے میں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہے' تو جس چیز کا تمہیں

ع ۶ ۹ ۱۴

موضوع آیت ۶۱ مباہلہ

۱۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے کہ: جب آیت مباہلہ "قُل تعالوا ندع ------" (آل عمران/۶۱) نازل ہوئی تو آنجنابؐ نے حضرت علیؑ، فاطمہؑ، حسن اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑا۔ (بحارالانوار جلد۲۱ ص ۳۴۲)

۲۔ مسلم، ترمذی، ابن منذر، حاکم اور بیہقی نے اپنی سنن میں سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ جب (مباہلہ کی) یہ آیت (قل تعالوا ندع------) نازل ہوئی تو حضرت رسولخداؐ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور (بارگاہ ایزدی میں عرض کیا) ''خداوندا! یہی میرے اہلبیتؑ ہیں''
(در منثور جلد ۲ ص ۳۹)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۳۔ جس گھڑی میں مباہلہ کیا جاتا ہے وہ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کا وقت ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۵۱۴)

۴۔ حضرت امام جعفر صادقؑ مباہلہ کے بارے میں فرماتے ہیں: مخالف کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر تم یہ کہو: ''اللّٰھم ان کان فلان جحد حقا واقر باطلا فاصبه بحسبان السماء اوبعذاب من عندك'' یعنی اے اللہ اگر فلاں شخص حق کا منکر اور باطل کا اقرار کرنے والا ہو چکا ہے تو اس پر آسمان سے تیر یا کڑک بھیج یا اپنی طرف سے عذاب نازل کر'' پھر اس پر ستر مرتبہ لعنت کرو۔ (کافی جلد ۲ صفحہ ۵۱۴)

فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا

علم نہیں ہے اس کے بارے میں تم کیوں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ خدا سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ

تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا

بھی نہیں جانتے ● (یہودیوں اور عیسائیوں کے دعوے کے برعکس) ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے اور

وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ

نہ ہی نصرانی بلکہ وہ مائل بحق اور خدا کے فرمانبردار تھے اور ہرگز

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ

مشرکین میں سے نہیں تھے ● یقیناً حضرت ابراہیمؑ سے زیادہ خصوصیت توان لوگوں کو حاصل ہے

اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ

جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ پیغمبر (اسلام) اور جو ان پر ایمان لے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

مومنوں کا سرپرست ہے ● اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا ایک گروہ اس بات کو دوست رکھتا ہے

يُضِلُّوْنَكُمْ ۚ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا

کہ تم (مسلمانوں) کو گمراہ کر دے لیکن وہ اپنے علاوہ کسی اور کو گمراہ نہیں کرتے اور وہ اس

يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ

بات کو سمجھتے نہیں۔ اے اہل کتاب خداوند عالم کی آیات کا انکار کیوں کرتے ہو حالانکہ تم (ان

اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ

کے صحیح ہونے کی) گواہی دیتے ہو● اے اہل کتاب! کس لیے

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ

حق کو باطل کے ساتھ چھپاتے ہو حالانکہ تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

جانتے بھی ہو● اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ جو

ع ۷ ۱۵

موضوع آیت ٦٦۔ حجت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔خدا کی زمین میں خدا کی کتاب (قرآن مجید) سے بڑھ کر کوئی حجت اور حکمت زیادہ بلیغ نہیں ہے۔
(نہج السعادۃ جلد ۱ص ۳۴۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔خدا وندعالم نے لوگوں کوعطا کر کے اور معرفت دے کران پر حجت تمام کردی ہے۔
(کتاب التوحید ص ۳۴۷)

۳۔اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وماکان اللہ لیضل قوما بعد اذ ھداھم حتی یبین لھم مایتقون'' یعنی خدا کی شان یہ نہیں ہے کہ کسی قوم کو جب ان کی ہدایت کر چکا ہو اس کے بعد انہیں گمراہ کردے حتی کہ وہ انہیں ان چیزوں کو بتادے جس سے وہ پرہیز کریں۔(توبہ ۱۱۵) کے بارے میں فرمایا۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان چیزوں کی معرفت کرادیتا ہے جن سے خدا راضی ہوتا ہے اور جن سے ناراض ہوتا ہے۔(التوحید ص ۴۱۱)

۴۔حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام سے سوال کیا گیا کہ:معرفت کس کی پیداوار ہے؟آپؑ نے فرمایا:خدا کی پیداوار ہے بندوں کی نہیں!۔
(کافی جلد اول ص ۱۶۳)

۵۔خدا کی حجت مخلوق سے پہلے تھی، مخلوق کے ساتھ ہے اور مخلوق کے بعد رہے گی۔
(کافی جلد اول ص ۱۷۷)

۶۔کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس پر خدا کی طرف سے حجت تمام نہ ہو چکی ہو! یا تو ارتکاب شدہ گناہ کے بارے میں یا نعمت کے شکر کی ادائیگی میں کوتاہی کے بارے میں۔(تنبیہ الخواطر ص ۴۰۳)

۷۔زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا:''بندوں پر خدا کی حجت کیا ہے؟'' فرمایا: یہ کہ بندے جو جانتے ہیں وہ بیان کریں اور جو نہیں جانتے اس پر خاموش رہیں۔(التوحید ص ۴۵۹)

حضرت امام مہدی علیہ السلام:

۸۔جو نت نئے مسائل تمہیں درپیش آئیں تو تم ہمارے راویان حدیث کی طرف رجوع کرو، کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں۔(بحار الانوار جلد ۲ ص ۹۰)

اٰمِنُوۡا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ عَلَى الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَجۡهَ النَّهَارِ وَ

کچھ نازل ہوا ہے اس پر دن کے آغاز میں ایمان لے آؤ اور دن کے آخر میں اس کا انکار

اكۡفُرُوۡۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿٧٢﴾ۚۖ وَ لَا تُؤۡمِنُوۡۤا

کردو' شاید کہ وہ (اس ذریعہ سے اسلام سے) پلٹ جائیں ● اور (یہودیوں کے بزرگ انہیں اسلام

اِلَّا لِمَنۡ تَبِعَ دِیۡنَكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡهُدٰى هُدَى

سے روکنے کے لیے کہتے ہیں) جو تمہارے دین کا پیروکار ہے اس کے علاوہ کسی پر ایمان نہ لاؤ (اے پیغمبرؐ!)

اللّٰهِ ۙ اَنۡ یُّؤۡتٰۤى اَحَدٌ مِّثۡلَ مَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ اَوۡ

کہہ دیجئے کہ سعادت کی راہ تو وہی ہے جو خدا دکھائے کہ کسی اور امت کو بھی وہی (کتاب) دی

یُحَآجُّوۡكُمۡ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ

جائے جو تمہیں دی گئی ہے، تاکہ اللہ کے حضور پہنچ کر تمہارے ساتھ احتجاج کرے (اے رسولؐ)

بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

آپؐ ان سے کہہ دیجئے فضل اور رحمت خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا کردے اور اللہ تعالیٰ

وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿٧٣﴾ۚۙ یَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

وسیع رحمت اور بے انتہا علم کا مالک ہ ● (خداوند عالم) جسے چاہے اپنی رحمت سے مختص کردے

ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿٧٤﴾ وَ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مَنۡ

اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل کا مالک ہے ● اور اہلِ کتاب میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر بہت

اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ یُّؤَدِّهٖۤ اِلَیۡكَ ۚ وَ مِنۡهُمۡ

سے مال پر انہیں امین بنادیں تو وہ تمہیں واپس لوٹا دیں اور کچھ ایسے (غلط قسم کے لوگ) ہیں کہ

مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِدِیۡنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیۡكَ اِلَّا

اگر صرف ایک دینار پر انہیں امین بنادیں تو واپس نہیں کریں گے مگر یہ کہ (اس کے مطالبہ

مَا دُمۡتَ عَلَیۡهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا

کے لیے) ان کے سر پر کھڑے رہو' (انکے واپس نہ کرنے کی) دلیل یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں

لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

کہ اُمِّیّین (غیر اہلِ کتاب) کے بارے میں ہم جو چاہیں کریں ہم پر کوئی گناہ نہیں ہے حالانکہ وہ

الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ

جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں • جی ہاں! جو شخص اپنے وعدے کو پورا کرے اور تقویٰ

وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کو اپنائے ہوئے ہو تو یقینا اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے • یقینا جو لوگ خدا

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ

کے عہد و پیمان اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت کے بدلے بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی

لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ

حصہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت میں ان سے کوئی بات نہیں کرے گا' نہ ہی ان کی طرف

لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَ لَهُمْ

(لطف و کرم کی نگاہ سے) دیکھے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ

لیے دردناک عذاب ہے • اور اہلِ کتاب میں یقینا بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کتاب کے پڑھنے

بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ

میں اپنی زبانوں کو ایسا پھراتے ہیں کہ تم گمان کرنے لگ جاتے ہو کہ وہ آسمانی کتاب ہے '

الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ

حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا' وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ (ہم پڑھ رہے ہیں)

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ

خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ جان بوجھ کر خدا پر

يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ

جھوٹ باندھتے ہیں • کوئی فردِ بشر اس وجہ سے کہ خدا نے اسے کتاب'

موضوع آیت ۷۵۔ علم پر عمل کرنا

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ علم، عمل کو پکارتا ہے اگر اس نے جواب دیا تو بہتر ورنہ وہ وہاں سے رخصت ہو جاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۲ ص ۳۳)

۲۔ یاد رکھو! عالم وہ ہوتا ہے جو علم پر عمل کرے خواہ وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔ (بحار جلد ۶۷ ص ۳۷۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ نیک عمل کے ساتھ علم کا پھل چنا جاتا ہے نا کہ اچھی باتوں کے ساتھ۔ (غرر الحکم)

۴۔ اے حاملین قرآن! اس پر عمل بھی کرو، کیونکہ عالم وہ ہوتا ہے جو پہلے تو علم حاصل کرے اور اس کے بعد اس پر عمل کرے اور اس کا عمل اس کے علم کے مطابق ہو۔۔۔۔۔۔ (جامع السعادات جلد ۳ ص ۱۰۲)

۵۔ جو علم تجھے نہ سدھار سکے وہ گمراہی ہے اور جو مال تمہیں فائدہ نہ پہنچا سکے وہ وبال ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ طلب علم کی خواہش تو بہت سے لوگوں کو ہوتی ہے لیکن اس پر عمل بہت کم لوگ کرتے ہیں۔

(غرر الحکم)

۷۔ حقیقی معنی میں وعظ یہ ہے کہ بات کان تک نہ پہنچے، اس کے برابر کوئی نفع نہ ہو۔ کلام کی زبان خاموش رہے اور عمل کی زبان بولے۔ (غرر الحکم)

۸۔ لوگوں کو اپنے اعمال کے ذریعہ دعوت دو نا کہ اپنی زبانوں کے ذرریعہ۔ (کافی جلد ۲ ص ۷۸)

۹۔ مفضّل بن عمر کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ ''نجات پانے والے کی پہچان کیسے ہوتی ہے؟'' فرمایا: ''جس کا فعل اس کے قول کے مطابق ہو وہ نجات پانے والا ہے۔ اور جس کا فعل اس کے قول کے مطابق نہ ہو اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔'' (وسائل جلد ۱۱ ص ۴۱۹)

۱۰۔ مکمل حسرت، پشیمانی اور پھٹکار اس کے لئے ہیں جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھائے، اور جو یہ بھی نہیں جانتا کہ جس نظریہ پر وہ قائم ہے آیا اس کے فائدہ کے لئے ہے یا نقصان کے لئے؟

(بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۲۱۸)

موضوع آیت ۷۸۔ بدعت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بدترین امور (دین میں) ایجادات ہیں۔ خبردار کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور خبردار کہ ہر گمراہی جہنم میں ہے۔ (امالی مفیدؒ ص ۱۱)

۲۔ خبردار کہ کہیں بدعت کی بنیاد ڈالو۔ کیونکہ بندہ جب کسی بری بدعت کی بنیاد ڈالتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی کے کھاتے میں ڈالا جاتا ہے اور جو اس پر عمل کرتا ہے

وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ

حکم اور نبوت عطا کی ہے یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ لوگوں سے کہے: خدا کو چھوڑ کر میرے بندے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ

بن جاؤ اسی لیے (علمائے اہلِ کتاب) تم اللہ والے بن جاؤ' کیونکہ تم کتاب

تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

خدا دوسروں کو تعلیم دیتے ہو اور اس کی تدریس کرتے ہو●

وَ لَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ

اور (اللہ تعالیٰ) تمہیں حکم نہیں دیتا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنے ''ارباب'' مان لو

اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾

آیا یہ ہو سکتا ہے کہ جب تم مسلمان ہو چکے ہو تو وہ تمہیں کفر کا حکم دے●

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے (گذشتہ) انبیاء سے یہ اقرار لیا کہ جب بھی میں

كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ

تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں اور پھر ایک پیغمبر تمہارے پاس آئے اور جو کچھ کہ تمہارے

لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ

پاس ہے اس کی تصدیق کرتا ہو تو لازم ہے کہ تم اس پر ایمان بھی لاؤ اور لازمی طور پر اس کی امداد

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ

بھی کرو' (پھر خدا نے) فرمایا: آیا تم اس عہد کا اقرار کرتے ہو اور میرے بھاری عہد و پیمان

اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا

کو (اپنی گردنوں میں) لیتے ہو؟ (انبیاء نے جواب میں) کہا ہم اقرار کرتے ہیں' اللہ نے فرمایا:

وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

تم خود بھی گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں شامل ہوں●

ع ۸ ۹ ۲

اس کا وبال بھی۔۔۔۔۔۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۰۴)

۳۔ تم لوگ دین کی پیروی کرو اس میں بدعتیں ایجاد نہ کرو اس لئے کہ دین میں کسی قسم کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ (کنزالعمال حدیث ۱۱۱۲)

۴۔ کوئی قول عمل کے بغیر قبول نہیں ہوگا اور کوئی قول و عمل نیت کے بغیر قبول نہیں ہوگا۔ اور کوئی قول وفعل اور نیت سنت کی مطابقت کے بغیر قابل قبول نہیں۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۲۶۱)

۵۔ جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہونے لگیں تو عالم کو چاہیئے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

(کافی جلد ۱ ص ۵۴)

۶۔ سنت کے مطابق انجام دیا گیا تھوڑا سا عمل اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جو بدعت کے ساتھ انجام دیا جائے۔

(بحارالانوار جلد ۲ ص ۲۶۱)

۷۔ حضرت علی علیہ السلام: ۔۔۔۔۔۔جو اہل بدعت ہیں وہ امر الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے مخالف ہیں، اپنی رائے اور خواہشات کے مطابق عمل کرتے ہیں اگرچہ تعداد میں بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

(کنزالعمال حدیث ۴۴۲۱۶)

۸۔ جو بھی بدعت ایجاد ہوتی ہے اس سے ایک سنت ترک ہو جاتی ہے۔ لہٰذا تم بدعت سے بچتے رہو اور واضح اور رائج سنت کو لازم پکڑے رہو۔ کیونکہ پختہ امور افضل ہوتے ہیں اور بدعتیں بدترین امور ہیں۔

(ابن ابی الحدید جلد ۹ ص ۹۳ کنزالعمال ۱۰۹۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ جو شخص لوگوں کو اپنی (اتباع) کی طرف بلائے جبکہ لوگوں میں اس سے زیادہ عالم موجود ہو تو وہ (بلانے والا) شخص بدعتی اور گمراہ ہے۔

(تحف العقول ص ۲۷۶)

۱۰۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے یا اس کے موجد کو پناہ دیتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: جو اسلام میں بدعت ایجاد کرتا ہے یا حد کے بغیر کسی کا مثلہ کرتا ہے (ہاتھ پاؤں کاٹتا ہے) یا ایسی غارت گری کرتا ہے جس کی طرف مسلمانوں کی نگاہیں اٹھتی ہیں یا کسی بدعتی کا دفاع کرتا ہے یا اس کی مدد و نصرت کرتا ہے__ تو وہ ہمیشہ کے لئے گمراہی اور جہالت میں پڑا رہیگا۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۲۹۹)

اہل بدعت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اہل بدعت تمام لوگوں بلکہ تمام مخلوقات سے بدتر

فَمَنۡ تَوَلّٰى بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۸۲﴾

پس جو شخص اس (محکم اور پختہ عہد و پیمان) سے روگردانی کرے گا وہی لوگ فاسق ہیں●

اَفَغَيۡرَ دِيۡنِ اللّٰهِ يَبۡغُوۡنَ وَ لَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى

تو کیا وہ خدا کے دین کے علاوہ (کسی اور دین کو) چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو بھی آسمانوں اور زمین میں

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ كَرۡهًا وَّ اِلَيۡهِ

ہے اپنی مرضی کے ساتھ یا مرضی کے بغیر اسی کا فرمانبردار ہے اور سب لوگ اسی کی طرف

يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾ قُلۡ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا

پلٹائے جائیں گے● کہہ دیجئے کہ ہم خدا پر ایمان لے آئے ہیں اور اس چیز پر بھی جو ہم پر نازل

وَ مَاۤ اُنۡزِلَ عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ

ہوئی اور اس چیز پر بھی جو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اسباط (حضرت یعقوب کی

يَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَ مَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَ عِيۡسٰى وَ

نسل سے انبیاء) پر نازل ہوئی، اور اس چیز پر بھی جو موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور باقی انبیاء کو خدا کی

النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۖ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ ۫ وَ

طرف سے عطا کی گئی ہے اور ان کے درمیان ہم کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور

نَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ مَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ

ہم سب اسی کے آگے جھکے ہوئے ہیں● جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اختیار کرے

دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ ۚ وَ هُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ

گا تو وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت (قیامت) میں نقصان اٹھانے والوں

الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۸۵﴾ كَيۡفَ يَهۡدِى اللّٰهُ قَوۡمًا كَفَرُوۡا بَعۡدَ

میں سے ہوگا● اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کس طرح ہدایت کرے گا جو ایمان

اِيۡمَانِهِمۡ وَ شَهِدُوۡۤا اَنَّ الرَّسُوۡلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ

لانے، رسولؐ کی حقانیت کی گواہی دینے، ان کے پاس معجزات اور روشن دلائل

۲۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول "ان الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعاً" یعنی جن لوگوں نے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فریق بن گئے۔۔۔۔۔۔ (انعام/۱۵۹) کے بارے میں فرمایا: وہ اہل بدعت خواہشات کے بندے ہیں جن کے لئے توبہ (کی گنجائش) نہیں ہے میں ان سے دور ہوں اور وہ مجھ سے دور ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۲۹۸۶)

۳۔ اہل بدعت جہنم والوں کے کتے ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۱۱۲۵)

۴۔ جو شخص بدعت پر کاربند ہو جاتا ہے تو شیطان اسے عبادت میں لگا دیتا ہے اور اس پر خضوع و خشوع اور گریہ کی حالت طاری کر دیتا ہے (وہ بڑے خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت کرتا ہے اور روتا رہتا ہے لیکن یہ شیطانی خلوص اور شیطانی گریہ ہوتا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۱۱۴، بحار جلد ۲۷ ص ۲۱۶)

۵۔ خداوند عالم اہل بدعت کی نماز، روزہ، صدقہ، عمرہ، حج، جہاد غرض کوئی عمل بھی قبول نہیں فرمائے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۱۱۱۵)

۶۔ خداوند عالم نے بدعت کار کی توبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔ (بحارالانوار جلد ۲۷ ص ۲۱۶)

۷۔ جو شخص کسی اہل بدعت کے سامنے مسکرائے وہ اس کے دین کی تباہی میں اس کا معاون ہوگا۔
(سفینۃ البحار جلد اول ص ۶۳)

۸۔ جو شخص اہل بدعت کو مرعوب کرے خدا اس کے دل کو امن و ایمان سے معمور کر دے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۵۵۹۹)

۹۔ جو شخص کسی بدعتی کو دیکھ کر اس سے روگردانی کرلے خدا اس کے دل کو یقین و رضا سے لبریز کر دے گا۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۵۷)

۱۰۔ جب تم میرے بعد اہل شک و بدعت کو دیکھو تو ان سے اپنی برائت کا اظہار کرو۔۔۔۔۔۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۹۷)

۱۱۔ جب تم کسی بدعتی کو دیکھو تو اس سے ترش روئی سے پیش آؤ۔ (کنزالعمال حدیث ۱۶۷۶)

الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

کے آجانے کے بعد بھی کافر ہوگئے' اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا●

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ

ایسے (مرتد)لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا' فرشتوں اور

النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ

تمام لوگوں کی لعنت ہے● (وہ) ہمیشہ کے لیے اس لعنت میں رہیں گے' ان کے عذاب میں

الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

کمی نہیں کی جائے گی اور نہ ہی انہیں (کسی قسم کی) مہلت دی جائے گی● مگر جو لوگ (کفرو

تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

ارتداد سے) توبہ کریں اور (اپنے افعال و افکار کی) اصلاح کریں تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے

رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ

والا مہربان ہے● بے شک جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا پھر

ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اپنے کفر میں اضافہ کیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور یہی

الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ

لوگ گمراہ ہیں● یقینا جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (توبہ کیے بغیر) کفر کی حالت میں مرگئے

كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا

اگرچہ وہ زمین کو سونے سے بھر کر فدیہ کے طور پر بھی دے دے تو بھی وہ اس سے ہرگز قبول

وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ

نہیں کیا جائے گا' ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور ان کے لیے مدد کرنے والے

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹ / ۱۷

بھی نہیں ہوں گے●

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا

تم اس وقت تک نیکی تک ہر گز نہیں پہنچ سکو گے جب تک اس چیز سے (راہِ خدا میں) خرچ نہ

تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ

کرو گے جسے تم پسند کرتے ہو' اور تم جو چیز بھی خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہے ● تمام

الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

قسم کی غذا اور خوراک بنی اسرائیل کے لیے حلال تھی مگر جسے اسرائیل (حضرت یعقوبؑ)

اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰٮةُ ‌ؕ

نے توریت کے نازل ہونے سے پہلے اپنے اوپر حرام کر دیا تھا' آپؐ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچ کہتے

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰٮةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۹۳﴾

ہو (کہ یہ توریت میں پہلے سے موجود تھی) تو توریت کو لے آؤ اور اس کی تلاوت کرو ●

فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ

تو اس کے بعد جو شخص بھی خدا پر جھوٹ کی تہمت لگائے گا'

فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹۴﴾ قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ‌ قف

تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں ● (اے پیغمبرؐ!) کہہ دیجئے کہ خدا کی بات سچی ہے'

فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

پس تم حق کی طرف مائل ابراہیمؑ کے طریق کی پیروی کرو کہ وہ مشرکین

الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ

میں سے نہیں تھے ● یقیناً سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا ہے وہی ہے

بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ‌ ﴿۹۶﴾ فِيۡهِ اٰيٰتٌ

جو سرزمین مکہ میں ہے جو تمام جہانوں کے لیے بابرکت اور ذریعہ ہدایت ہے ● اس (گھر) میں واضح

بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ‌ؕ

نشانیاں ہیں' (جن میں سے) مقام ابراہیم ہے' جو اس (گھر) میں داخل ہو گیا وہ امان میں ہے

موضوع آیت ۹۴۔ ظلم اور ظالم

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ''جنت اور جہنم کے درمیان سات گھاٹیاں ہیں جن میں سے آسان ترین گھاٹی موت ہے'' انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا'' یارسول اللہ! سخت ترین گھاٹی کونسی ہے؟'' فرمایا: ''خدا کے حضور جب پیشی ہو گی اور مظلوم، ظالم کا گریبان پکڑیں گے۔''
(کنزالعمال حدیث ۸۸۶۲)

۲۔ ظالم کی تین علامتیں ہیں:
۱۔ اپنے سے کم درجہ کے لوگوں پر غلبہ پا کر ان کے لئے زمین تنگ کر دیتا ہے۔
۲۔ اپنے سے اوپر والے شخص کی نافرمانی کرتا ہے۔
۳۔ ظالموں کی پشت پناہی کرتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۶۶)

۳۔ جو شخص ظالم سے مظلوم کا حق لیتا ہے، وہ جنت میں میرا ساتھی ہو گا۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۵۹)

۴۔ مظلوم خواہ کافر ہو، اس کی بددعا سے بچو کیونکہ اس کی بددعا کے آگے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۷۶۰۲)

۵۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرا غضب اس ظالم کے لئے جوش میں آجاتا ہے جو ایسے بندے پر ظلم کرتا ہے جس کا ناصر و مددگار میرے سوااور کوئی نہیں ہوتا''
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۱۱)

۶۔ جو کسی پر ظلم کرتا ہے اور اس سے تلافی کا موقع ہاتھ سے نکل جائے تو اسے چاہئے کہ خدا سے استغفار کرے یہی اس کا کفارہ ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۱۳)

۷۔ ظلم کرنے سے اجتناب کرتے رہو، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تاریکیوں کی صورت اختیار کر لے گا۔
(کافی جلد ۲ ص ۲۳۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۸۔ ظلم کرنے والا، ظلم کی امداد کرنے والا اور ظلم پر راضی ہونے والا تینوں برابر کے شریک ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۱۲)

۹۔ جو شخص خدا کے بندوں پر ظلم کرتا ہے، تو بندوں کے علاوہ خدا اس کا دشمن ہو گا۔ (غررالحکم)

۱۰۔ ظلم سے ہر حالت میں اجتناب کرو، کیونکہ وہ مظلوم سے تو ختم ہو جائے گا لیکن تمہارے لئے باقی رہے گا۔
(غررالحکم)

۱۱۔ خدا کے پاس مظلوم بن کر جاؤ، ظالم بن کر نہ جاؤ۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۹ ص ۱۴۶)

۱۲۔ خدا کی قسم! اگر مجھے ہفت اقلیم ان چیزوں سمیت جو آسمانوں کے نیچے ہیں دیدئے جائیں، صرف اللہ کی اتنی معصیت کروں کہ چیونٹی کے منہ سے جو کا ایک چھلکا چھین لوں تو کبھی بھی ایسا نہ کروں گا۔

وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

اور لوگوں پر لازم ہے کہ خدا کے لیے اس کا قصد کریں یعنی ہر وہ شخص جو اس راہ کی استطاعت رکھتا

اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ

ہے اور جو شخص کفر کرے گا' (استطاعت کے باوجود حج نہ کرے تو جان لو کہ) خدا بھی یقینا تمام

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ

جہانوں سے بے نیاز ہے● کہہ دیجئے! کہ اے اہل کتاب تم خدا کی آیات کا کیوں انکار

اللّٰہِ ۖ وَ اللّٰہُ شَھِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾

کرتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کا گواہ ہے●

قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! تم ان لوگوں کو راہِ خدا سے کیوں روکتے ہو جو ایمان لے آئے ہیں

مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُھَدَآءُ ؕ وَ مَا

اور تم چاہتے ہو کہ خدائی طریق کج ہو' حالانکہ تم خود اس کے گواہ ہو (کہ ان کی راہ سیدھی

اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

ہے) اور تعالیٰ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے● اے ایمان والو! اگر

تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَرُدُّوْکُمْ

تم اہل کتاب کے ایک گروہ کی اطاعت کروگے تو وہ تمہیں ایمان

بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ

کے بعد کفر کی طرف پلٹادیں گے●اور تم کیونکر کفر کرسکتے ہو جبکہ تمہارے لیے خدا کی

تُتْلٰی عَلَیْکُمْ اٰیٰتُ اللّٰہِ وَ فِیْکُمْ رَسُوْلُہٗ ؕ وَ مَنْ

آیات کی تلاوت کی جاتی ہے اور اس کا رسولؐ تمہارے درمیان موجود ہے اور جو شخص خدا

یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع ۱۰

(کے دین اور کتاب) سے وابستہ ہوجائے تو یقینا اسے سیدھے راستے کی ہدایت کی جاتی ہے●

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹)

۱۳۔جو ظلم کرتا ہے، ظلم اسے بھی ہلاک کردیتا ہے۔ (غررالحکم)

۱۴۔ظالم ترین انسان وہ ہے جو اپنے ظلم کو ''عدل'' سمجھتا ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام باقر علیہ السلام:

۱۵۔اگر تجھ پر کسی نے ظلم کیا ہے تو تو کسی پر ظلم نہ کر۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ

اے ایمان والو! خدا سے ڈرو جو اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ

اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ

مرو مگر مسلمان بن کر● اور سب مل کر خدا کی رسی کو مضبوطی سے

جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۠ وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ

تھام لو اور متفرق نہ ہو جاؤ اور اپنے اوپر خدا کی نعمتوں کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن

كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ

تھے پس خدا نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی پس تم اس کی نعمت کے سائے میں

اِخۡوَانًا ۚ وَكُنۡتُمۡ عَلٰى شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ

ایک دوسرے کے بھائی بن گئے' تم تو آگ کے گڑھے کے دہانے پر تھے کہ خدا نے

مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ

تمہیں اس میں سے بچالیا' اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی آیات تمہارے لیے بیان کرتا ہے تاکہ

تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَ

تم ہدایت پا جاؤ● اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو (دوسروں کو) نیکی کی دعوت دے

يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور ایسے

هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَ

ہی لوگ کامیاب ہیں● اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جو

اخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

روشن دلائل آجانے کے بعد بھی اختلاف کا شکار ہو کر متفرق ہوگئے اور انہی لوگوں

لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ

کے لیے بڑا عذاب ہے● (قیامت وہ دن ہے) جس دن کچھ چہرے سفید اور نورانی اور

موضوع آیت ۱۰۳۔ جماعت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اے لوگو! جماعت کے ساتھ رہو اور تفرقہ سے بچو۔ (کنزالعمال حدیث ۱۰۳۱)

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے لہٰذا جو شخص اس سے جدا ہو جاتا ہے تو شیطان اسے ایسے اچک لیتا ہے جس طرح ریوڑ سے بچھڑی بکری کو بھیڑیا اچک لیتا ہے۔ (کنزالعمال ص ۲۰۷)

۳۔ جو شخص جماعت سے ایک بالشت کی مقدار باہر نکل جاتا ہے تو وہ اپنے گلے سے اسلام کا قلادہ اتار پھینکتا ہے۔ (ایضاً حدیث ۱۰۳۵)

۴۔ اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔
(ایضاً حدیث ۱۰۲۴۲)

۵۔ جماعت رحمت اور تفرقہ عذاب ہے۔
(ایضاً حدیث ۲۰۲۴۲)

۶۔ اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرتا۔ اور خدا کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اور جو جماعت سے نکل جاتا ہے وہ جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔
(ایضاً ۱۶۴۴۳)

امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ رسولخداؐ سے ان کی امت کی جماعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: ''اہل حق میری امت کی جماعت ہیں خواہ تعداد میں کم ہوں۔''
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۲۶۵)

وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ

کچھ چہرے سیاہ ہو جائیں گے تو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے پوچھا جائے گا) آیا تم نے ایمان کے بعد کفر اختیار کرلیا تھا؟ پس تم اپنے کفر کی وجہ سے (خدا کا) عذاب چکھو● لیکن جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ تو اللہ کی رحمت میں غرق ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے● یہ خدا کی آیات ہیں جنہیں ہم تمہارے سامنے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سارے جہان کے لوگوں (میں سے کسی) پر ظلم کرنا نہیں چاہتا● جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے خدا ہی کے لیے مخصوص ہے اور تمام امور کی بازگشت صرف اسی کی طرف ہے● تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا (اور منتخب) کیے گئے ہو (انہیں) نیکیوں کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو' اور اگر اہل کتاب بھی (اس روشن اور واضح دین پر) ایمان لے آئیں تو یہ بات یقیناً ان کے فائدہ میں ہے' ان میں سے کچھ تو ایمان والے ہیں اور بہت سے بدکار اور فاسق ہیں● وہ (اہل کتاب) تمہیں تھوڑی سی تکلیف پہنچانے کے علاوہ اور کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے' اور اگر وہ

ع ٨ / ٢

موضوع آیت ١١٠۔ اسلامی امہ

رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ کسی امت کو یقین کی دولت سے اس قدر مالا مال نہیں کیا گیا جتنا میری امت کو کیا گیا ہے۔
(کنز العمال حدیث ٣٤٤٨٣)

٢۔ قیامت کے دن کسی اور نبی کے اتنا پیروکار نہیں ہوں گے جتنا میرے ہوں گے۔
(بحار الانوار جلد ٧ ص ١٣٠)

٣۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں اس امت کی ہوں گی۔ (ایضاً)

٤۔ عنقریب دوسری امتیں تم پر ٹوٹ پڑیں گی جس طرح کھانے والے پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔__ ایک شخص نے سوال کیا تو کیا ہم اس وقت اقلیت میں ہوں گے؟ فرمایا: ''نہیں بلکہ تم اکثریت میں ہو گے لیکن سیلاب کی جھاگ کی مانند ہو گے خدا تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب ختم کر دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا۔'' تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کمزوری کیا ہو گی؟ فرمایا: ''دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔''
(الملاحم والفتن ص ١٥٧)

٥۔ یاد رکھو: میں تمہاری دو خصلتوں کے بارے میں زیادہ ڈرتا ہوں ایک خواہشات کی پیروی اور دوسرے طولانی امیدیں۔ خواہشات کی پیروی راہ حق سے روک دیتی ہے اور طولانی آرزوئیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔
(بحار الانوار جلد ٧٣ ص ١٦٢)

یُوَلُّوۡکُمُ الۡاَدۡبَارَ ۟ ثُمَّ لَا یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

تمہارے ساتھ جنگ کرنے لگیں تو تمہیں پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں پھر ان کی کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی●

ضُرِبَتۡ عَلَیۡهِمُ الذِّلَّةُ اَیۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ

(تمہارے دشمن اس قدر ڈرپوک اور ذلیل ہیں) کہ وہ جہاں پر بھی ہوں ان پر ذلت کی مہر لگی

اللّٰهِ وَ حَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

ہوئی ہے' مگر یہ کہ خدائی (امان کی) رسی کو پکڑ لیں اور لوگوں کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑ لیں' وہ

ضُرِبَتۡ عَلَیۡهِمُ الۡمَسۡکَنَةُ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ کَانُوۡا

پھر سے ہیر پھیر کر کے خدا کے غضب میں گرفتار ہوگئے اور ان پر بدبختی اور محتاجی کی مہر لگ گئی

یَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِیَآءَ بِغَیۡرِ حَقٍّ ؕ

یہ صرف اس لیے ہے کہ وہ خدا کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے نیز

ذٰلِکَ بِمَا عَصَوۡا وَّ کَانُوۡا یَعۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ لَیۡسُوۡا سَوَآءً ؕ

یہ اس لیے ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی اور حد سے تجاوز کرتے تھے● سب (اہل کتاب) ایک جیسے نہیں

مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ یَّتۡلُوۡنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ

ہیں' ان میں سے کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو (خدا کی اطاعت میں) کھڑے ہو کر ہنگام شب آیات

الَّیۡلِ وَ هُمۡ یَسۡجُدُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ

الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے کیا کرتے ہیں● وہ اللہ اور قیامت کے دن پر بھی ایمان

الۡاٰخِرِ وَ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ

رکھتے ہیں' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں اور نیکی کے کاموں میں

یُسَارِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ مِنَ

جلدی کرتے ہیں' یہی لوگ شائستہ اور صالح افراد

الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ مَا یَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَلَنۡ یُّکۡفَرُوۡهُ ؕ

میں سے ہیں● اور وہ لوگ جو بھی نیکی کا کام کرتے ہیں ہرگز ان کی ناقدری نہیں کی جاتی

وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں (کے حال) سے بخوبی واقف ہے ● یقینا جو لوگ کافر ہوگئے ہیں ان کے

لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ

مال اور اولاد ہرگز انہیں (عذاب) خدا سے بے نیاز نہیں

شَيۡـــًٔا ؕ وَ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾

کریں گے اور یہی لوگ اہل جہنم ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ●

مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ

یہ لوگ دنیاوی زندگی میں جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسے ہے جیسے ہوا ہو کہ

فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ

اس میں سخت جاڑا یا شدید گرمی ہو اور وہ ایسے لوگوں کے کھیت پر چلے جنھوں نے اپنے اوپر

فَاَهۡلَكَتۡهُ ‌ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰـكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ

ظلم کیا ہے اور وہ اس کھیت کو تباہ کردے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے اوپر آپ

يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً

ظلم کرتے ہیں● اے ایماندارو! اپنے (مومنوں کے) سوا غیروں کو اپنا

مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا

رازداں نہ بناؤ' یہ لوگ تمہاری تباہی میں کوتاہی نہیں کرتے وہ تمہاری تکلیفوں پر شاد کام ہوتے

عَنِتُّمۡ‌ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ‌ۖۚ وَمَا

ہیں' یقینا کینہ اور دشمنی تو ان کے منہ (گفتار) سے ٹپکی پڑتی ہے اور جو کچھ ان کے دلوں میں

تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ‌ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ

بھرا ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے' یقینا ہم نے (دشمن کی سازشوں کو واضح کرنے والی) آیات

اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنۡتُمۡ اُولَاۤءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ

تم سے بیان کردی ہیں اگر تم عقل سے کام لو ● ہاں (اے مسلمانو!) یہ تم ہی ہو جو انہیں دوست

وَ لَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا

رکھتے ہو لیکن وہ تمہیں دوست نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام (آسمانی) کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور وہ

لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ

جونہی تم سے ملاقات کرتے ہیں تو (منافقانہ طور پر) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاچکے ہیں لیکن جب باہم

الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ

تنہائی میں ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے مارے انگلیاں کاٹتے ہیں' تو کہہ دیجئے کہ تم اپنے غصے میں جل

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ

مرو' کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ خدا ان باتوں کو بھی جانتا ہے جو تمہارے سینوں میں ہیں ● اگر

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ

تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں غمگیں کردیتی ہے اور اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو انہیں خوش

سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ

کردیتی ہے' اگر تم (ان کے مقابلے میں) صبر کرو اور پرہیزگار بنو تو ان کا بدخواہانہ حیلہ

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

تمہیں کچھ بھی ضرر نہ پہنچائے گا کیونکہ خدا ان کی کارستانیوں پر حاوی ہے●

وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور (اے پیغمبرؐ! وہ وقت یاد کریں) جب آپؐ (جنگ احد کے لیے) صبح سویرے اپنے بال بچوں

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾

سے نکل کھڑے ہوئے تاکہ مومنوں کو لڑائی کے مراکز پر بٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ سننے جاننے والا ہے●

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ

جب تم میں سے دو گروہ اس بات پر آمادہ ہوگئے کہ (جنگ میں) سستی کریں جبکہ اللہ تعالیٰ ان کا

وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ

ولی تھا' پس مومنوں کو چاہئے کہ وہ صرف خدا پر بھروسہ کریں● اور یقینا اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر

موضوع آیت ۱۱۹۔ محبت اور مودت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔مودت ایک قسم کا رشتہ ہے۔ (غررالحکم)

۲۔ بزرگوں کی محبت، چھوٹوں (اولاد) کے لئے رشتہ داری بن جاتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۳)

۳۔سب سے زیادہ قرب، دلوں کی محبت (سے) ہوتا ہے۔(غررالحکم)

۴۔باہمی الفت کا سبب وفا ہے۔(غررالحکم)

۵۔حبیب کی آنکھ، محبوب کے عیبوں سے اندھی ہوتی ہے اور کان برائیوں سے بہرے ہوتے ہیں۔ (غررالحکم)

۶۔جاہلوں کی محبت اتار چڑھاؤ کا شکار رہتی ہے اور لحہ بہ لحہ بدلتی رہتی ہے۔(غررالحکم)

۷۔خبردار !خدا کے دشمنوں سے کبھی دوستی نہ رکرنا،اور خدا کے دوستوں کے مخالفین کے ساتھ کبھی خالص محبت نہ کرنا، کیونکہ جو شخص کسی قوم کو دوست رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہی محشور ہوگا۔ (غررالحکم)

۸۔بے وفا کے ساتھ محبت کرکے، محبت کو ضائع نہ کرو۔(غررالحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۹۔قریبی(رشتہ دار)تو وہی ہوتا ہے جسے مودت قریب کردے خواہ رشتہ کے لحاظ سے وہ دور ہی کیوں نہ ہو اور دور وہی ہے جسے محبت دور کردے خواہ رشتہ کے لحاظ سے وہ قریب ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۰۶)

۱۲ ع ۱۱ ۳

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۰۔خندہ روئی اور چہرے کی بشاشت خدا کی محبت اور اس کے قرب کا موجب بنتی ہے جبکہ ترش روئی اور ناک بھوں چڑھائے رہنا خدا کی ناراضگی اور اس سے دوری کا سبب ہوتا ہے۔(تحف العقول ص ۲۱۷)

۱۱۔خداوند عالم اس شخص کو دوست رکھتا ہے جو لوگوں کے ساتھ خوش طبعی کرتا ہے اور غلط باتیں نہیں کرتا۔ (بحارالانور جلد ۷۱ ص ۳۲۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ تین چیزیں محبت کا سبب بنتی ہیں ۱۔دین ۲۔تواضع وانکساری اور خرچ کرنا۔(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۲۲۹)

۱۳۔خدا اس بندے پر رحم کرے جو اپنے لئے لوگوں کی محبت کو حاصل کرتا ہے،اور وہ ان سے ایسی باتیں کرتا ہے جنہیں جانتے ہیں اور ایسی باتیں نہیں کرتا جن سے وہ ناآشنا ہوتے ہیں۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۴۷۱)

اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ

میں اس وقت تمہاری مدد کی جب تم کمزور و ناتواں تھے پس تم خدا سے ڈرتے رہو کہ شاید تم

تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ

شکر گزار بن جاؤ ● (اے پیغمبرؐ! اس وقت کو یاد کیجئے) جب آپؐ مومنین سے کہہ رہے تھے: آیا

يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ

یہ بات تمہارے لیے کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار تین ہزار اترے ہوئے فرشتوں سے

مُنۡزَلِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾ ط بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ

تمہاری مدد کرے؟ ● ہاں! اگر تم صبر کرو اور پائیداری کا مظاہرہ کرو اور خدا کا تقویٰ اختیار کرو

فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ

تو (دشمن جس قدر بھی) جوش و خروش کے ساتھ تمہارے اوپر حملہ آور ہوں' تمہارا پروردگار

الۡمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا

پانچ ہزار مخصوص فرشتوں کے ذریعہ تمہاری مدد کرے گا ● اور اللہ تعالیٰ نے اس (نزول ملائکہ)

بُشۡرٰى لَكُمۡ وَ لِتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ ؕ وَ مَا

کو تمہارے لیے بشارت اور خوشخبری کے علاوہ اور کچھ قرار نہیں دیا تاکہ تمہارے دل اس سے مطمئن

النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۱۲۶﴾ ۙ

ہو جائیں' اور (جان لو کہ) کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوتی مگر غالب حکمت والے خدا کی طرف سے ●

لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ يَكۡبِتَهُمۡ

(یہ خدائی امدادیں اس لیے تھیں) تاکہ وہ کچھ کفار کی بیخ کنی کر دے یا انہیں ناکام اور ذلیل کر دے کہ

فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآئِبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ

وہ مایوس و نامراد ہو کر واپس پلٹ جائیں ● (لوگوں کی ہدایت یا سزا کا) کوئی بھی معاملہ آپ کے

شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ

اختیار میں نہیں (صرف خدا ہی ہے) کہ یا تو اپنا لطف و کرم انکی طرف لوٹاتا ہے یا پھر انہیں

الربع

ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ

عذاب دیتا ہے کیونکہ وہ ظالم ہیں ● جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب خدا

یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ

ہی کے لیے ہے' وہ (اپنی حکمت کے تحت) جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے

غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲۹﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡکُلُوا الرِّبٰۤوا

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ● اے مومنو! بڑھا چڑھا کر سود نہ

اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَۃً ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۳۰﴾ وَ

کھاؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ تم چھٹکارا پاؤ ● اور

اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ اَطِیۡعُوا

اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اور اللہ

اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ سَارِعُوۡۤا اِلٰی

اور رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ● اپنے پروردگار کی بخشش اور اس بہشت

مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَ

کی طرف جلدی سے دوڑو کہ جس کی وسعت سارے آسمانوں اور زمین کے برابر ہے

الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی

اور وہ پرہیزگاروں کے لیے مہیا کی گئی ہے ● (متقی) وہی لوگ ہیں جو

السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ

آرام و راحت اور رنج و غم کی حالت میں خرچ کرتے ہیں' غصے کو پی جاتے ہیں' لوگوں (کی

النَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ الَّذِیۡنَ

خطاؤں) کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ● (پرہیزگار) وہ

اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ذَکَرُوا

لوگ ہیں کہ جب بھی کوئی برا کام انجام دیتے ہیں یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں

ع ۹ / ۱۳ / ۴

موضوع آیت ۱۳۲ حدیث اور محدثین

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ اس بندے کے چہرے کو شاداب رکھے جو میری باتوں کو سنتا ہے انہیں یاد کرتا ہے اور پھر میری طرف سے لوگوں تک پہنچاتا ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۲۹۱۶۳)

۲۔ جو شخص میری امت تک ایک ایسی حدیث پہنچاتا ہے جس سے کوئی سنت قائم ہوتی ہے یا کسی بدعت میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں تو اس کے لئے جنت (واجب) ہے۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۵۲)

۳۔ (تین بار فرمایا) ''خداوندا! میرے خلفاء پر رحمت فرما!'' کسی نے پوچھا: ''یارسول اللہ! آپؐ کے خلفاء کون ہیں؟'' فرمایا: ''جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث وسنت کو بیان کریں گے اور اس طرح سے وہ انہیں لوگوں تک پہنچائیں گے'' آپؐ نے آخر میں یہ بھی فرمایا: ''یہی لوگ بہشت میں میرے دوست ہوں گے۔'' (معانی الاخبار ص ۲۵۶)

۴۔ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر افترا باندھے گا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھنا چاہئے۔

(کنزالعمال حدیث ۲۹۱۶۸)

۵۔ اگر معنی بھی صحیح ہے اور کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال بھی نہیں کر رہا تو پھر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی لفظ کم یا زیادہ کر دے۔

(کنزالعمال حدیث ۲۹۲۱۶)

۶۔ میری امت میں سے جو شخص چالیس مسنون حدیثیں یاد کر لے گا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۵۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔ اگر تم ایک بھی حدیث کسی سچے شخص سے حاصل کر لو تو یہ تمہارے لئے دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۵۴)

۸۔ خدا کی قسم! حلال وحرام کے بارے میں ایک حدیث جو تم کسی صادق (سچے) انسان سے حاصل کرو تمہارے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب کرتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۴۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ ہمارے نزدیک لوگوں کی قدر و منزلت اس بات سے پہچانو کہ وہ ہم سے کس قدر حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۵)

۱۰۔ جو ہماری حدیثوں کا راوی ہوتا ہے اور ان احادیث کو لوگوں میں شائع کرتا ہے اور ہمارے شیعوں کے دلوں کو مضبوط و محکم کرتا ہے وہ ایک ہزار عابد سے افضل ہے۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۴۵)

اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا

تو خدا کو یاد کر کے اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور خدا کے علاوہ اور کون گناہوں

اللّٰهُ ۠ۚ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

کو معاف کرتا ہے؟ اور (یہ متقی افراد) جان بوجھ کر برے کاموں پر اصرار نہیں کرتے ●

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

ایسے (متقی) لوگوں کی جزا ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت اور بہشت کے ایسے باغات

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ

ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان (باغات) میں ہمیشہ رہیں گے اور نیک اعمال بجالانے

الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ؕ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا

والوں کی جزا کس قدر بہتر ہے ● تم سے پہلے بہت سے واقعات گزر چکے ہیں' پس

فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾

روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا؟

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

یہ (قرآن) عام لوگوں کے لیے ایک بیان ہے (لیکن) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے ●

وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

اور اگر تم مومن ہو تو سستی نہ کرو اور غم نہ کھاؤ' اس طرح تم دوسروں پر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ

غالب رہو گے ● اگر (جنگ احد میں) تمھیں زخم لگا ہے تو یقینا قوم (کفار) کو بھی (جنگ

الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا

بدر میں) اسی طرح کا زخم لگ چکا ہے اور ہم ان (فتح و شکست کے) دنوں کو لوگوں کے درمیان

بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

الٹ پھیر کرتے رہتے ہیں اور اس لیے بھی تاکہ خداوند عالم (آزمائش کر کے) سچے مومنوں کو

۱۱۔ جب تمھیں کوئی حدیث ملے تو جس قدر ہو سکے اسے صاف صاف اور غلطی کے بغیر بیان کرو۔
(بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۶۱)

موضوع آیت ۱۳۴۔ غیظ و غضب:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہیئے۔ اگر غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو بہتر ورنہ چِت لیٹ جائے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۵۰)

۲۔ یا علیؑ! غصہ نہ کیا کرو، اور اگر کسی وقت غضبناک ہو جاؤ تو بیٹھ جاؤ اور رب کریم کی قدرت کے بارے میں سوچ و بچار شروع کر دو کہ وہ اپنے بندوں پر کس قدر قدرت رکھتا ہے اور ان سے بردباری سے پیش آتا ہے۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ ''خدا سے ڈرو!'' تو اپنے غصے کو دور پھینک دو اور اپنی بردباری کی طرف لوٹ جاؤ۔ (تحف العقول ص ۱۸)

۳۔ جب تم میں سے کوئی شخص غضبناک ہو جائے تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۵۲)

۴۔ غیظ و غضب بدترین ساتھی ہے، جو عیبوں کو ظاہر کرتا ہے، برائی سے نزدیک اور نیکی سے دور کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ غصے کو پی جانے کی عزت، معذرت کی ذلت کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ (غرر الحکم)

۶۔ صحیح موقف پر وہ شخص زیادہ رہنے کی قدرت رکھتا ہے جو غصہ نہیں کرتا۔ (غرر الحکم)

۷۔ غصے کو دور پھینک دو کیونکہ اس کا آغاز جنون سے ہوتا ہے اور اختتام پشیمانی پر۔ (غرر الحکم)

۸۔ اپنے آپ پر وہ شخص زیادہ قابو رکھنے کے لائق ہوتا ہے جو اپنے غصے کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے اور اپنی خواہشات کو فنا کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ بہتر رائے کا سب سے زیادہ وہ شخص اہل ہے جو غصہ نہیں کرتا۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ غیظ و غضب اور غصہ جنون (دیوانگی) کا ایک حصہ ہے اس لئے کہ غصہ کرنے والا شخص آخر میں پشیمان ہو جاتا ہے۔ اگر پشیمان نہیں ہوتا تو جان لو کہ اس کی دیوانگی مستحکم ہوتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۲۶۶)

۱۱۔ جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود غصے کو پی جاتا ہے، خداوند تعالیٰ اس کے دل کو امن و ایمان سے معمور کر دیتا ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۱۱۰)

۱۲۔ یہ غصہ شیطان کا انگارہ ہوتا ہے جو اولاد آدم کے دل میں بھڑک اٹھتا ہے، لہٰذا تم میں سے کوئی شخص جب غصے میں آجاتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور رگیں پھول جاتی ہیں اور

وَ يَتَّخِذَ مِنۡكُمۡ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ

الگ دیکھ لے اور تم میں کچھ لوگوں کو (دوسروں پر) گواہ مقرر کرے اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست

الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ لِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

نہیں رکھتا ● اور (جنگ کے نشیب وفراز اس لیے ہیں) تاکہ اللہ تعالیٰ مومنین کو صاف اور ستھرا اور خالص بنادے

وَ يَمۡحَقَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا

اور کافروں کو بتدریج نیست و نابود کردے ● کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ (ایمان کا دعویٰ کرلینے سے)

الۡجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَ يَعۡلَمَ

بہشت میں چلے جاؤ گے؟ حالانکہ خدا نے ابھی تک تم میں سے جہاد کرنے اور صبر کرنے

الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ الۡمَوۡتَ مِنۡ

والوں کو پہچانا نہیں ہے! ● اور یقیناً تم اس (جہاد) کا سامنا کرنے سے پہلے (جنگ بدر کے بعد) موت

قَبۡلِ اَنۡ تَلۡقَوۡهُ ۖ فَقَدۡ رَاَيۡتُمُوۡهُ وَ اَنۡتُمۡ

کی سخت تمنا کیا کرتے تھے' پس جب تم نے اسے (جنگ احد میں) دیکھ لیا تو پھر (کیوں) اسے (ناگوار)

تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۱۴۳﴾ وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ

نگاہوں سے دیکھنے لگے ہو؟ ● اور محمدؐ تو صرف رسولؐ ہیں' ان سے پہلے بہت سے پیغمبر (بھی آئے تھے

خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ

جو) گزر چکے ہیں (موت انبیاء کے لیے تھی اور ہے) پس اگر وہ (محمدؐ) اس دنیا سے رخصت ہو

قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ ؕ وَ مَنۡ يَّنۡقَلِبۡ

جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے گزشتہ لوگوں (کے آئین) کی طرف پلٹ جاؤ گے؟ اور

عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـئًا ؕ وَ سَيَجۡزِى

جو شخص الٹے پاؤں پھرے گا تو خدا کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ بہت جلد شکر

اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ مَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ

کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا ● اور کوئی بھی شخص خدا کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا' (اور یہ)

ع ۱۴ ۱۴ ۵

شیطان اسی میں در آتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۵ ص ۲٦۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۳۔ غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۲٦٦)

۱۴۔ زیردست افراد پر غصہ نکالنا، کمینگی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۷۰)

رضائے الٰہی کیلئے غضبناک ہونا:

حضرت علی علیہ السلام:
۱۔ جو شخص اپنے غضب کے نیزے کو خدا کے لئے تیز کرلیتا ہے تو وہ باطل کے بڑے بڑے سرداروں کے قتل پر قدرت حاصل کرلیتا ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳٦۲)

۲۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے لئے کبھی غضبناک نہیں ہوئے تھے، لیکن جب وہ حق کی خاطر غضبناک ہو جاتے تھے تو پھر آپ کو کوئی نہیں پہچان سکتا تھا۔ اور جب تک آپ کامیاب نہیں ہو جاتے تھے اس وقت تک کوئی چیز آپؐ کے غصے کو ٹھنڈا نہیں کرسکتی تھی۔ (المحجۃ البیضاء جلد ۵ ص ۳۰۳)

۳۔ جس نے فاسقوں کو برا سمجھا اور اللہ کے لئے غضبناک ہوا، اللہ بھی اس کے لئے دوسروں پر غضبناک ہوگا اور قیامت کے دن کی خوشی کا سامان فراہم کرے گا۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۱)

۴۔ امیر المؤمنین علیؑ کا خط اہل مصر کے نام جبکہ مالک اشتر کو وہاں کا حاکم بنایا: ''خدا کے بندے علیؑ امیر المؤمنین کی طرف سے ان لوگوں کے نام جو اللہ کے لئے غضبناک ہوئے اس وقت جب زمین میں اللہ کی نافرمانی اور اس کے حق کی بربادی ہو رہی تھی۔''
(نہج البلاغہ مکتوب ۳۸)

۵۔ اس وقت تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ کے عہد توڑے جارہے ہیں اور تم غیظ میں نہیں آتے، حالانکہ اپنے آباواجداد کے قائم کردہ رسم و آئین کے توڑے جانے سے تمہاری رگ حمیت جنبش میں آجاتی ہے۔
(نہج البلاغہ ۱۰٦)

٦۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ سے سوال کیا: ''اے اللہ تیرے وہ کون لوگ ہیں جنہیں تو اس دن اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا؟'' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: ''وہ لوگ ہوں گے جن کے دل پاک و پاکیزہ اور جن کے ہاتھ صاف ستھرے ہوں گے وہ میرے حلال کو ایسا یاد رکھتے ہیں جس طرح اپنے آباواجداد کو یاد رکھتے ہیں'' (یہاں تک کہ فرمایا) ''ایسے لوگ ہیں جو میری حرمتوں کے حلال سمجھے جانے کے وقت

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

ہر ایک کا مقرر شدہ انجام ہے اور جو شخص دنیا کی جزا چاہے تو ہم اسے اس (دنیا) میں سے دے

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ

دیتے ہیں اور جو آخرت کا ثواب چاہے تو ہم اسے اس (آخرت) سے دیں گے۔ اور ہم شکر ادا

وَ سَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ

کرنے والوں کو بہت جلد جزا دیں گے ● ایسے بہت سے پیغمبرؑ (گزر چکے ہیں) جن کے ساتھ

مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ

(مل کر) بہت سے خدا پرستوں نے جہاد کیا اور راہ خدا میں انہیں جو مصیبت پہنچی انہوں نے نہ

اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ

ہمت ہاری، نہ کمزوری دکھائی اور نہ ہی کسی کے آگے جھکے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو

الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا

دوست رکھتا ہے ● اور ان (مخلص اور بامعرفت مجاہدین) کا قول اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا

اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِىْۤ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

کہ انہوں نے کہا: اے ہمارے رب ہمارے گناہوں اور ہمارے کاموں میں ہماری زیادتیوں

وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ

کو معاف فرما، ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافر لوگوں پر فتح و نصرت عطا فرما ● تو اللہ نے

ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ

انہیں دنیا میں بدلہ دیا اور آخرت میں بھی اچھا بدلہ عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا

دوست رکھتا ہے ● اے مومنو! اگر تم ان لوگوں کی اطاعت کرو گے جو کافر ہوگئے ہیں تو وہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

تمہیں تمہارے گزشتہ (کافر لوگوں کے) دین کی طرف پلٹا دیں گے، پھر الٹے تم ہی گھاٹے میں

ع ۱۵ ۵ ۲

ایسے غضبناک ہو جاتے ہیں جس طرح زخمی چیتا غیظ وغضب میں آجاتا ہے۔"

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۴۱۷)

خٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

رہ جاؤ گے ● بلکہ خدا تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مددگار ہے ●

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا

ہم بہت جلد کافروں کے دلوں میں (تمہارا) رعب و خوف ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے ایسی

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۗ وَ

چیز کو خدا کا شریک ٹھہرایا ہے جس (کی حقانیت) پر خدا نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور ان کا

بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ● اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا وہ سچ کر دکھایا' کیونکہ تم

اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا

نے خدا کے حکم سے دشمن کو قتل کیا یہاں تک کہ تم سست ہوگئے اور

فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ

(جنگ اور غنیمت کی تقسیم کے) کام میں جھگڑا کھڑا کردیا اور (حکم رسول کی) نافرمانی

بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۗ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

کی' اس کے بعد کہ خداوندعالم نے تمہاری پسند کی چیز (فتح اور جنگی غنیمت) تمہیں دکھادی پھر بھی تم

الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

نے نافرمانی کی' تم میں کچھ لوگ وہ ہیں جو دنیا کو طلب کرتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو آخرت کے طلبگار

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

ہیں' پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں کفار کی طرف سے پھیر دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور پھر اللہ

ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ

تعالیٰ نے تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمایا اور اللہ مومنین پر فضل و کرم کرنے والا ہے ● (اس

وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ

وقت کو یاد کرو) جب تم (جنگ احد میں فرار کر کے) پہاڑ پر چڑھ رہے تھے اور کسی کی طرف توجہ نہیں کر رہے تھے

موضوع آیت ۱۵۱۔ ظالموں کو ڈھیل دینا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو اس قدر ڈھیل دیتا ہے کہ وہ کہنے لگتا ہے کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور کچھ نہیں کہے گا۔ پھر جب پکڑتا ہے تو اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظالموں کی ہلاکت کے سلسلے میں اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے: ''فقطعَ دَابِرُ القومِ الذین ظلموا والحمدللّٰہِ ربّ العٰلمین'' یعنی پھر ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی اور سارے جہانوں کے مالک خدا کا شکر ہے (کہ قصہ پاک ہوا) (انعام/۴۵)

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۲۲)

۲۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔

(تفسیر نورالثقلین جلد ۲ ص ۳۹۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دادرسی میں دیر تو کر سکتا ہے لیکن ختم نہیں کر سکتا۔ (غررالحکم)

۴۔ ظلم سے بڑھ کر کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو خدا کی نعمتوں میں تبدیلی اور اس کے عذاب میں جلدی کا باعث بنے، کیونکہ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو جلد قبول کرتا ہے اور وہ ظالموں کی تاک میں ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۷ ص ۳۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو دو کلموں کے درمیانی عرصہ میں چالیس سال کی مہلت دی تھی پھر اسے دنیا اور آخرت کے عذاب میں مبتلا کردیا، وہ یوں کہ خداوندعالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہارونؑ سے فرمایا: ''قد اجیبت دعوتکما'' یعنی تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی اور اس قبولیت کو چالیس سال کا عرصہ گزر گیا، جبرائیلؑ کہتے ہیں: کہ میں نے اپنے رب سے فرعون کے بارے میں بہت زیادہ باتیں کہیں اور عرض کیا: ''پروردگارا: تو اسے اب بھی ڈھیل دیئے ہوئے جبکہ وہ ''انا ربکم الاعلیٰ'' کہے جارہا ہے! ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کہتا ہے تو کہتا رہے وہ ہے تو تمہاری طرح میرا بندہ (جب چاہوں گا اسے پکڑلوں گا)۔''

(تفسیر نورالثقلین جلد ۵ ص ۵۰۰)

فِیۡۤ اُخۡرٰىكُمۡ فَاَثَابَكُمۡ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيۡلَا

حالانکہ رسول خدا ؐ تمہیں پیچھے سے بلا رہے تھے (کہ واپس آجاؤ)' جس کے نتیجہ میں اللہ نے ایک غم کے بعد دوسرے

تَحۡزَنُوۡا عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ وَ لَا مَاۤ اَصَابَكُمۡ ؕ

کی صورت میں تمہیں سزا دی اس وجہ سے کہ جو چیز (غنیمت) تمہارے ہاتھوں سے چلی گئی ہے یا اس بنا پر کہ جو

وَ اللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنۡزَلَ

دکھ تمہیں پہنچا ہے اس پر غم نہ کرو اور جو جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے ● پھر (خدا نے) اس رنج

عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى

کے بعد تم پر اطمینان کی حالت طاری کر دی کہ تم پر خفیف سی نیند بھیج دی اور ایک گروہ وہ تھا جس

طَآئِفَةً مِّنۡكُمۡ ۙ وَ طَآئِفَةٌ قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ

کا کلی ہدف اپنی جان کی حفاظت ہی تھا وہ (خدائی وعدوں پر) زمانہ جاہلیت جیسی ناحق بدگمانیاں

يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَـقِّ ظَنَّ الۡجَـاهِلِيَّةِ ؕ

کرنے لگے (اور طعنہ زنی کرتے ہوئے) کہنے لگے: آیا (نصرتِ الٰہی جیسے) اس امر سے کوئی

يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ لَّنَا مِنَ الۡاَمۡرِ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ قُلۡ اِنَّ

چیز ہمارے ساتھ ہے؟ تو آپ ؐ کہہ دیں کہ یقیناً ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے' وہ اپنے دلوں میں

الۡاَمۡرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخۡفُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا لَا

ایسی چیز کو چھپاتے ہیں جو آپ کے لیے ظاہر نہیں کرتے' کہتے ہیں کہ اگر جنگ کے بارے میں

يُبۡدُوۡنَ لَكَ ؕ يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ

فیصلے کا حق ہمارے پاس ہوتا تو ہم یہاں پر مارے نہ جاتے (ان سے) کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے

مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا ؕ قُلۡ لَّوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ

گھروں میں بھی ہوتے تو بھی جن کے لیے لڑ کے مر جانا لکھا تھا وہ اپنے پاؤں چل کر قتل گاہ کی

الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ ۚ

طرف روانہ ہو جاتے اور (احد کا یہ حادثہ) اس لیے ہے تاکہ خدا تمہیں اس بارے میں آزمائے

وَ لِيَبۡتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِيۡ

جو تمہارے سینوں میں ہے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے پاک اور خالص

قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۵۴﴾

کردے اور اللہ تعالیٰ دلوں کے راز خوب جانتا ہے●

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ ۙ

بے شک جس دن (جنگ احد میں) دو لشکر ایک دوسرے سے گتھ گئے اس دن تم میں سے جو لوگ

اِنَّمَا اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا كَسَبُوۡا ۚ

پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا کہ شیطان نے ان کے بعض ناپسندیدہ کردار کی

وَ لَقَدۡ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع ۱٦

وجہ سے ان کے قدم اکھاڑ دیئے' یقیناً اللہ نے ان کو معاف کر دیا بے شک خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے●

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ قَالُوۡا

اے مومنو! ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جو کافر ہو گئے اور ان کے جو بھائی سفر کو نکلے یا جہاد کرنے

لِاِخۡوَانِهِمۡ اِذَا ضَرَبُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ كَانُوۡا غُزًّى لَّوۡ كَانُوۡا

گئے ہیں ان کے بارے میں یہ کہنے لگے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے

عِنۡدَنَا مَا مَاتُوۡا وَ مَا قُتِلُوۡا ۚ لِيَجۡعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

جاتے (بلکہ تم پورے جوش و خروش سے میدان جنگ میں جاؤ) تاکہ خدا (اس جذبہ کو) ان

حَسۡرَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَ اللّٰهُ يُحۡىٖ وَ يُمِيۡتُ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

کفار (اور منافقین) کے دلوں میں باعث حسرت بنا دے' خدا ہی جلاتا اور مارتا ہے اور جو کچھ تم

تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۵٦﴾ وَ لَئِنۡ قُتِلۡتُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

انجام دیتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے● اور اگر تم راہِ خدا میں مارے گئے یا مر گئے (تو نقصان میں

اَوۡ مُتُّمۡ لَمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحۡمَةٌ خَيۡرٌ مِّمَّا

نہیں رہے) کیونکہ خداوند عالم کی مغفرت اور رحمت ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جو وہ (اپنی زندگی

يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ لَئِنۡ مُّتُّمۡ اَوۡ قُتِلۡتُمۡ لَاِالَی اللّٰهِ

میں) جمع کرتے ہیں ● اور اگر تم مر جاؤ یا مارے ڈالے جاؤ تو یقینا خدا ہی کی طرف لے

تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ ۚ

جائے جاؤ گے ● تو (اے ہمارے رسولؐ!) آپؐ اس رحمت کی وجہ سے جو خدا کی طرف سے آپؐ

وَ لَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ

کے شامل حال رہی ہے ان لوگوں پر مہربان ہوئے ہیں اگر تم بد مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ

حَوۡلِكَ ۠ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَ شَاوِرۡهُمۡ

آپؐ کے گرد سے منتشر ہو جاتے' پس آپؐ ان لوگوں کی تقصیروں کو معاف کردیں' ان کے لیے بخشش کی

فِی الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَی اللّٰهِ ؕ

دعا کریں اور کام کاج میں ان سے مشورہ کرلیا کریں تاہم جب کسی کام کا پختہ ارادہ کرلیں تو خدا پر توکل کریں' یقینا

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنۡ يَّنۡصُرۡكُمُ اللّٰهُ فَلَا

اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ● اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو کوئی بھی تم پر غلبہ

غَالِبَ لَكُمۡ ۚ وَ اِنۡ يَّخۡذُلۡكُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِیۡ يَنۡصُرُكُمۡ

نہیں پاسکے گا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے گا تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد

مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

کرسکے؟ (للذا) مومنین کو چاہیے کہ وہ صرف خدا ہی پر توکل کریں ●

وَ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ يَّغُلَّ ؕ وَ مَنۡ يَّغۡلُلۡ

اور یہ بات کسی نبی کے شایانِ شان نہیں کہ خیانت کرے اور جو شخص بھی خیانت کرے گا

يَاۡتِ بِمَا غَلَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰی كُلُّ نَفۡسٍ

اسے قیامت کے دن (عرصہ محشر) میں وہی چیز لانی پڑے گی جس کی اس نے خیانت کی ہوگی' پھر

مَّا كَسَبَتۡ وَ هُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ

ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا ● آیا جو شخص

موضوع آیت ۱۵۷

مومن کی موت شہادت ہوتی ہے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا، شہید مرے گا۔(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۱۳۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔تم میں سے جو شخص اپنے بستر پر مرے اور اپنے رب کے حق، اپنے رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہوگا تو وہ شہید ہو کر مرے گا۔اور اس کے اجر کی ادائیگی خدا کے ذمہ ہو جائے گی اور اس ثواب کا حقدار ہوگا جس نیک عمل کی بجا آوری کی نیت کی ہوئی ہوگی اور نیت' عمل کے ثواب کا موجب ایسے بنتی ہے جس طرح تلوار اپنے نشانے پر جا لگتی ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۳ ص ۱۱۱)

۳۔مومن کی موت جب بھی واقع ہوگی وہ شہید ہو کر مرے گا۔(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۱۴۰)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۴۔جو شخص قائم آل محمدؐ کی غیبت کے زمانے میں ہماری ولایت کے اقرار پر مرے گا اسے اللہ تعالیٰ بدر واحد کے شہدا جیسے ایک ہزار شہیدوں کا اجر عطا فرمائے گا۔(بحار الانوار جلد ۸۲ ص ۱۷۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔''ہمارا جو بھی شیعہ ہے وہ ''صدیق'' اور ''شہید'' ہے'' امامؑ نے فرمایا: کیا تم نے کتاب خدا کی تلاوت نہیں کی کہ خدا فرماتا ہے: ''الذین امنوا باللہ ورسلہ اولئك هم الصدیقون والشهدأ عند ربهم'' یعنی جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک صدیقوں اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے۔(حدید/۱۹) پھر فرمایا: اگر شہادت صرف تلوار سے قتل ہونے والوں کے لئے ہوتی تو پھر خدا بہت کم میں شہید قرار دیتا ہے۔
(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۴۴)

۶۔منہال قصاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ''میری خدا سے دعا ہے کہ وہ مجھے شہادت کی موت عطا فرمائے'' امامؑ نے فرمایا کہ: مومن شہید ہی ہوتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''والذین امنوا۔۔۔۔۔۔''
(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۴۴)

موضوع آیت ۱۵۹۔ خلق

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔قیامت کے دن سب سے پہلی چیز جو میزان (عمل)

رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ

خدا کی خوشنودی کے تابع ہے وہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو خدا کے غیظ و غضب سے دوچار

جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

ہوتا ہے؟ اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری بازگشت ہے ● وہ (لوگ) اللہ کے نزدیک

اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ

(صاحبان) درجات ہیں اور جو کچھ وہ انجام دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہے ● یقیناً اللہ تعالیٰ

عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

نے مومنوں پر احسان کیا ہے جب کہ ان میں خود انہی میں سے ایک رسول کو مبعوث فرمایا وہ ان پر

یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ

آیات الٰہی پڑھے انہیں پاک کرے' پروان چڑھائے اور انہیں کتاب و

الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۶۴﴾

حکمت کی تعلیم دے' ہر چند کہ وہ (پیغمبر کی بعثت) سے پہلے کھلم کھلا گمراہی میں تھے ●

اَوَ لَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْهَا ۙ

آیا جب (جنگ احد میں) تمہیں کوئی کوئی مصیبت پہنچی جبکہ تم (جنگ بدر میں دشمن کو) اس

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ

سے دوگنا تکلیف پہنچا چکے ہو (پھر بھی) کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہاں سے ہے؟ (تو اے رسولؐ!)

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ

کہہ دیجئے کہ یہ خود تمہاری اپنی طرف سے ہے' یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے ● اور (جنگ احد میں کفرو

یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِیَعْلَمَ

ایمان کے) دو گروہوں کے مقابلے کے دن تمہیں جو مصیبت پہنچی ہے وہ خدا ہی کے حکم سے تھی تاکہ وہ

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَ

(تمہیں آزمائے اور) مومنین کی شناخت کر لے ● اور منافقین کا چہرہ عیاں ہو جائے اور جب ان

النصف

میں رکھی جائے گی وہ انسان کا حسن خلق ہوگا۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۸۵)

۲۔ بد خلقی ناقابل معافی گناہ ہے۔
(المحجۃ البیضاء جلد ۵ ص ۹۳)

۳۔ بندہ اپنے حسن خلق کی وجہ سے آخرت کے عظیم درجات اور بہترین منزلتوں پر فائز ہوگا جبکہ وہ عبادت میں نہایت کمزور ہوگا۔
(المحجۃ البیضاء جلد ۵ ص ۹۳)

۴۔ بندے اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے۔ (المحجۃ البیضاء جلد ۵ ص ۹۳)

۵۔ حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی اور چیز میزان اعمال میں بھاری نہیں ہوگی۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۸۳)

۶۔ خلق، دین کا ظرف ہوتا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۵۱۳۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ بہت سے ایسے معزز انسان ہوتے ہیں جنہیں ان کا خلق ذلیل کر دیتا ہے اور بہت سے ایسے ذلت کے شکار لوگ ہوتے ہیں جنہیں ان کا خلق معزز بنا دیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۹۶)

۸۔ اپنے آپ کو سخاوت کا عادی بناؤ اور ہر اچھے خلق کو اختیار کرو کیونکہ خیر (نیکی) ایک عادت ہوتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۱۳)

۹۔ جس کے اخلاق برے ہوتے ہیں اس سے اس کے اپنے گھر والے بھی تنگ آجاتے ہیں۔ (غررالحکم)

۱۰۔ عقلمندوں کی سزا اشارے اور جاہلوں کی سزا وضاحت کے ساتھ ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ اپنے لڑکے کو پہلے سات سال تک کھیلنے دو اور اسے دوسرے سات سال تک ادب سکھاؤ، اور تیسرے سات سال تک اپنے ساتھ رکھو اگر اس دوران وہ فلاح پا گیا تو بہتر ورنہ اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۹۵)

اچھے اور برے اخلاق کے نتائج

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اچھے اخلاق محبت کو پائیدار رکھتے ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۴۸)

۲۔ اپنے اخلاق کو اچھا رکھو، اس سے خدا تمہارے عذاب میں تخفیف کر دے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۸۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ وسیع اخلاق میں رزق کے خزانے ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۵۳)

۴۔ اچھے اخلاق رزق کے نازل ہونے اور دوستوں کے انس کا موجب ہوتے ہیں۔ (غررالحکم)

۵۔ جس کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں اس کے دوست

قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا قَاتِلُوۡا فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَوِ ادۡفَعُوۡا ؕ

(منافقین) سے کہا گیا کہ آؤ تم (دوسروں کی طرح) خدا کی راہ میں جہاد کرو یا (کم از کم) اپنا دفاع

قَالُوۡا لَوۡ نَعۡلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعۡنٰكُمۡ ؕ هُمۡ لِلۡكُفۡرِ يَوۡمَئِذٍ

تو کرو کہنے لگے اگر ہم جنگ (یا جنگی فنون کا) علم رکھتے تو یقینا تمہاری پیروی کرتے' وہ اس دن ایمان

اَقۡرَبُ مِنۡهُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِهِمۡ مَّا لَيۡسَ

کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے' اپنے منہ سے ایسی بات نکالتے ہیں جن کا دل میں عقیدہ نہیں

فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يَكۡتُمُوۡنَ ۚ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيۡنَ

رکھتے اور اللہ تعالیٰ اس بات کو خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں ● (منافقین) وہی لوگ تو ہیں جو

قَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ وَ قَعَدُوۡا لَوۡ اَطَاعُوۡنَا مَا قُتِلُوۡا ؕ

(جنگ احد کے بعد گھروں میں) بیٹھے اپنے بھائی بندوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر وہ ہماری

قُلۡ فَادۡرَءُوۡا عَنۡ اَنۡفُسِكُمُ الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ

بات مانتے تو قتل نہ ہوتے (اے پیغمبرؐ! ان سے) کہہ دیجئے کہ اگر تم سچ کہتے ہو تو موت کو

صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۶۸﴾ وَ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِيۡ سَبِيۡلِ

اپنے سے دور کردو ● اور جو لوگ راہِ خدا میں قتل کردیئے گئے ہیں انہیں ہرگز مردہ گمان نہ

اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ ۙ﴿۱۶۹﴾

کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے نزدیک زندہ ہیں اور انہیں روزی دی جاتی ہے ●

فَرِحِيۡنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۙ وَ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ

اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ ان کو دیا ہے وہ اس سے خوش ہیں اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے

بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ خَلۡفِهِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ

ہیں اور اب تک ان سے نہیں ملے ان کے بارے میں خوشخبری دیتے ہیں کہ نہ تو ان پر کسی قسم

عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۘ﴿۱۷۰﴾ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ

کا خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے ● وہ خدا کی نعمت اور اس کے فضل کے ساتھ اور

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ اچھے اخلاق گناہوں کو ایسے پگھلا دیتے ہیں جیسے سورج موٹے تازے آدمی کو۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۷۵)

۷۔ نیکی اور اخلاق حسنہ شہروں کو آباد رکھتے ہیں اور عمر میں زیادتی کا موجب ہوتے ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۷۵)

برے اخلاق کے نتائج:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ برے اخلاق اعمال کو ایسے خراب کردیتے ہیں جس طرح سرکہ شہد کو۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۹۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ برے اخلاق، لوگوں کی وحشت کا موجب ہوتے ہیں اور انس و محبت کو اٹھالیتے ہیں۔ (غررالحکم)

۳۔ بداخلاقی زندگی بھر کی تنگی اور دل کا عذاب ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ حضرت امیرالمؤمنین علیؑ سے پوچھا گیا کہ کس کے غم دائمی رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے زیادہ خراب ہوتے ہیں۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۲۸)

۵۔ بداخلاقی قریب کے ساتھی کو وحشت میں ڈال دیتی ہے اور دور کے ساتھی کو متنفر کردیتی ہے۔
(غررالحکم)

اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۷۱﴾

یہ کہ اللہ تعالیٰ مومنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا (اور آئندہ آنے والوں کو) خوشخبری دیتے ہیں ●

اَلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ

جنہوں نے زخم لگ جانے کے بعد بھی (دوبارہ جہاد میں شرکت کے لیے) اللہ اور اس

اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ؕۛ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَ اتَّقَوۡا اَجۡرٌ

کے رسولؐ کا حکم مانا ان میں سے جو نیکو کار اور پرہیزگار ہیں ان کے لیے بہت

عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ

بڑا اجر ہے ● مومن وہی لوگ تو ہیں جن سے (منافق) لوگوں نے کہا یقیناً (کفارِ مکہ) نے

قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِیۡمَانًا ۖۗ

تمہارے خلاف ایکا کرلیا ہے لہٰذا تم ان سے ڈرو (لیکن ڈرنے کی بجائے) ان کا ایمان بڑھا اور

وَّ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَ نِعۡمَ الۡوَكِیۡلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانۡقَلَبُوۡا

انہوں نے کہا خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین نگہبان اور مددگار ہے ● پس (یہ مجروحین

بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ لَّمۡ یَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ

خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھ (اپنے ٹھکانوں پر) واپس آگئے اور انہیں کسی قسم کی گزند بھی نہیں

وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۷۴﴾

پہنچی' (اسی طرح) انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل کا مالک ہے ●

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیۡطٰنُ یُخَوِّفُ اَوۡلِیَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ

یہ شیطان کا کام ہے کہ وہ اپنے دوستوں کو (کافر طاقتوں سے) ڈراتا ہے' پس اگر تم ایمان

وَ خَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَا یَحۡزُنۡكَ الَّذِیۡنَ

رکھتے ہو تو ان سے نہ ڈرو اور فقط مجھ سے ڈرو ● (اے پیغمبرؐ!) جو لوگ کفر میں

یُسَارِعُوۡنَ فِی الۡكُفۡرِ ۚ اِنَّهُمۡ لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیۡـًٔا ؕ

جلدی کرتے ہیں آپؐ کو غمگین نہ کردیں' وہ خدا کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے'

ع ۱۷ / ۸

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَهُمْ
خدا کا اردہ ہے کہ ان کے لیے قیامت میں کسی قسم کا حصہ قرار نہ دے اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
بہت بڑا عذاب ہے● یقینا جن لوگوں نے ایمان کے بدلے میں کفر کو خرید لیا ہے وہ

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾
ہرگز خدا کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور انہی کے لیے دردناک عذاب ہے●

وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ
جو لوگ کافر ہوگئے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ جو مہلت ہم انہیں دیتے ہیں ان کے لیے کوئی اچھائی

لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَ لَهُمْ
ہے' ہم انہیں یہ مہلت اس لیے دیتے ہیں تاکہ وہ (اپنے) گناہوں میں اضافہ کریں اور ان

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ
کے لیے ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب ہے● خدا کی شان یہ نہیں ہے کہ (تم) مومنوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ
اسی حالت میں رہنے دے کہ جس حالت میں تم ہو مگر یہ کہ (پے در پے آزمائشوں کے ذریعہ)

الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ
ناپاک کو پاک سے جدا کردے' اور خدا کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ تمہیں غیب کی باتوں سے

عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ
آگاہ کردے' لیکن خداوندتعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے (غیب سے

مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ اِنْ
آگاہی کے لیے) منتخب کرلیتا ہے' پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اگر تم ایمان

تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَ لَا يَحْسَبَنَّ
لاؤ گے اور پرہیزگاری اختیار کروگے تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہوگا● اور جو لوگ خدا کے عطا کردہ

اَلَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ هُوَ خَیۡرًا

فضل کے بارے میں بخل سے کام لیتے ہیں (اور دوسروں پر خرچ نہیں کرتے) وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ یہ ان کے

لَّهُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ ؕ سَیُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ یَوۡمَ

لیے بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لیے بدتر ہے عنقریب قیامت کے دن یہ بخل طوق بناکر ان کے گلے میں ڈالا

الۡقِیٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰهُ

جائے گا۔ اور آسمانوں اور زمین کی میراث خدا ہی کے ساتھ مخصوص ہے' جو کچھ تم انجام دیتے

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِیۡنَ

ہو اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہے ● یقینا اللہ نے ان لوگوں کی باتوں کو سن لیا

قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیۡرٌ وَّ نَحۡنُ اَغۡنِیَآءُ ۘ سَنَکۡتُبُ مَا

ہے جنھوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم ثروت مند ہیں' ہم ان کی یہ باتیں بھی

قَالُوۡا وَ قَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِیَآءَ بِغَیۡرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا

اور ان کا انبیاء کا ناحق قتل کرنا بھی لکھ لیں گے اور (انہیں) کہیں گے کہ

عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ اَنَّ

جلادینے والی آگ کے عذاب کو چکھو ● یہ (عذاب) جو تمہارے اپنے ہاتھوں کا بھیجا ہوا ہے۔اور

اللّٰهَ لَیۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا

یقینا اللہ تعالیٰ بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا ● جن لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے یقینی طور پر ہم سے وعدہ

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَیۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰی

لیا ہے کہ کسی بھی پیغمبر پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک (معجزہ کی صورت میں) ہمارے لیے ایک

یَاۡتِیَنَا بِقُرۡبَانٍ تَاۡکُلُهُ النَّارُ ؕ قُلۡ قَدۡ

قربانی نہ لے آئے کہ جسے (آسمانی بجلی کی) آگ کھاجائے! تو (اے پیغمبرؐ) آپ کہہ دیں کہ (یہ سب بہانے

جَآءَکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِیۡ بِالۡبَیِّنٰتِ وَ بِالَّذِیۡ

ہیں) یقیناً مجھ سے پہلے جو رسول تمہارے پاس آئے وہ سب اپنے ساتھ معجزات بھی لائے

ع ۱۸ / ۹ / ۹

موضوع آیت ۱۸۰ بخل

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس شخص کو سب سے کم راحت نصیب ہوتی ہے وہ ''بخیل'' ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۰۰)

۲۔ صحیح معنوں میں بخیل وہ ہوتا ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر صلوات نہ بھیجے۔

(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۰۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ بخل، تمام برائیوں کا جامع ہے، اور وہ ایک ایسی باگ ڈور ہے جس سے ہر برائی کی طرف کھینچ کر لے جایا جاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۰۷)

۴۔ بخیل کی طرف دیکھنا بھی سنگدلی کا سبب بن جاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۵۳)

۵۔ بخیل کی طرف کوئی حاجت لے جانا، زمہریر سے زیادہ سرد ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۱)

۶۔ بخیل مختلف حیلوں بہانوں سے ٹال مٹول کرتا رہتا ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ بخیل کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ (غررالحکم)

۸۔ مجھے بخیل پر اس لئے تعجب ہوتا ہے کہ جس فقرو ناداری سے وہ بچ کر بھاگنا چاہتا ہے جلدی سے اسی طرف دوڑ رہا ہوتا ہے۔ اور جس تونگری کا وہ طلبگار ہوتا ہے اسے اپنے ہاتھ سے کھو رہا ہوتا ہے۔ دنیا میں فقیروں جیسی زندگی گزارتا رہتا ہے اور آخر میں امیروں جیسا حساب دے گا۔

(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۱۹۹)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۹۔ بخیل وہ ہوتا ہے جو خدائی فریضوں کے بارے میں بخل سے کام لیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۹۶ ص ۱۶)

۱۰۔ حضرت امام رضا علیہ السلام: بخل سے دوری اختیار کرو کیونکہ یہ ایک ایسا عیب ہے جو کسی آزاد اور شریف مؤمن میں نہیں پایا جاتا ہے اس لئے کہ یہ ایمان کے خلاف ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۴۶)

۱۱۔ بخل، عزت کو تار تار کر دیتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۵۷)

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ:

۱۲۔ مجھے اپنے رب شرم آتی ہے کہ اپنے ایمانی بھائیوں میں سے کسی بھائی کو دیکھوں اور اس کے لئے جنت کی دعا کروں لیکن خود اس کے ساتھ درہم و دینار کا بخل کروں، تو جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھ سے کہا جائے گا کہ اگر جنت تجھی تیرے اختیار میں ہوتی پھر تو تم بخیل، بخیل اور بخیل تر ہوتے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۵۹۹)

قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

حتیٰ کہ وہ کچھ بھی لائے جو تم نے کہا ہے پس اگر تم سچ کہتے ہو تو پھر انہیں قتل کیوں کیا؟•

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

(بنابریں) اگر انہوں نے آپ کو جھٹلایا ہے (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کیونکہ) آپ سے پہلے بھی انبیاء

جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾

اپنے ہمراہ معجزات اور صحیفے اور روشنی عطا کرنے والی کتاب لائے تھے، انہیں بھی جھٹلایا گیا•

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ

ہر کسی نے موت کو چکھنا ہے اور قیامت کے دن تمہیں پورے طور پر اجر دیا

الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ

جائے گا۔ تو جو شخص جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں پہنچا دیا گیا وہ یقینا

فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

کامیاب ہوگیا اور دنیوی زندگی تو فریب اور دھوکہ کے سوا کچھ نہیں•

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ

یقیناً تمہارے مال اور جان کے بارے میں تمہاری آزمائش کی جائے گی

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ

اور تم سے پہلے جو اہل کتاب اور مشرکین ہیں یقینا ان سے بھی بہت سی

اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ

دردناک باتیں سننا پڑیں گی' اگر تم صبر کرو گے اور پرہیزگار رہو گے تو

ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ

بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے•اور (وہ وقت یاد کرو) جب خدا نے اہلِ کتاب

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا

سے وعدہ لیا کہ (کتابِ خدا کی آیات کو) لوگوں کے لیے صاف صاف بیان کرو اور

موضوع آیت ۱۸۵۔ دھوکہ ــ فریب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اے فرزند مسعود! ذات خدا کے بارے میں بھی دھوکہ نہ کھانا اور نہ ہی اپنی نماز،اعمال،نیکی اور عبادت کے دھوکہ میں آجانا۔
(بحارالانوار جلد۷۷ ص۱۰۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔اے فریب خوردہ انسان! ڈرو، ڈرو!! اس لئے کہ بخدا اس نے اس حد تک پردہ پوشی کی ہے کہ گویا تمہیں بخش دیا ہے۔(غررالحکم)

۳۔کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہیں نعمتیں دے کر رفتہ رفتہ عذاب کا مستحق بنایا جاتا ہے اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی پردہ پوشی سے دھوکہ کھائے ہوئے ہیں اور اپنے بارے میں اچھے الفاظ سن کر فریب میں پڑ گئے ہیں۔(شرح نہج البلاغہ جلد۲۰ ص۱۱۶)

۴۔لوگ تمہارے گناہوں سے تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دیں اور نہ ہی ان کی نعمتیں تمہیں ان نعمتوں سے دھوکہ دیں جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہیں،اور لوگوں کو خدا کی اس رحمت سے مایوس نہ کرو جس کی تم خود اپنے لئے امید رکھتے ہو۔(تنبیہ الخواطر ص۳۲۲)

۵۔خدا سے فریب کھانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان گناہوں پر کمربستہ بھی رہے اور خدا کو (غفور رحیم سمجھ کر اس) سے مغفرت کی آرزو بھی رکھے۔
(تنبیہ الخواطر ص۳۱۸)

۶۔جب دنیا اور اہل دنیا پر شر و فساد کا غلبہ ہو پھر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے حسن ظن رکھے تو اس نے (خود ہی اپنے کو) خطرے میں ڈالا۔
(شرح نہج البلاغہ جلد۲۰ حکمت ۱۱۴)

۷۔جو جہالت کا شکار ہوتا ہے اپنی ذات سے دھوکہ کھا جاتا ہے اور اس کا آج کا دن گذشتہ کل سے بدتر ہوتا ہے۔(غررالحکم)

۸۔غفلت اور دھوکے کا نشہ، نشہ آور اشیاء کے نشہ سے زیادہ دیرپا ہوتا ہے۔(غررالحکم)

۹۔جو زمانے کی صلح جوئی سے دھوکہ کھا جاتا ہے اوہ ہمیشہ کے لئے سختیوں اور مشقتوں کے صدمات سے دوچار رہتا ہے۔(غررالحکم)

۱۰۔تمہارے اور وعظ و نصیحت کے درمیان فریب کا پردہ پڑا ہوا ہے۔(شرح نہج البلاغہ جلد۲۰ ص۲۸۲)

۱۱۔تونگری کا فریب برائیوں کا موجب ہوتا ہے۔
(غررالحکم)

تَكۡتُمُوۡنَهٗ ۫ فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَ اشۡتَرَوۡا بِهٖ

اسے مت چھپاؤ لیکن انہوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا اور اسے تھوڑی سی

ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا یَشۡتَرُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحۡسَبَنَّ

قیمت کے بدلے بیچ دیا، پس انہوں نے کتنا برا سودا کیا ہے ● ان لوگوں کے بارے میں جو اپنے

الَّذِیۡنَ یَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا وَّ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ یُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ

کئے پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جن کاموں کو انجام نہیں دیا ان پر بھی ان

یَفۡعَلُوۡا فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ ۚ وَ

کی تعریف کی جائے یہ گمان نہ کرو کہ وہ خدا کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرلیں گے کیونکہ ان

لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ

کے لیے تو دردناک عذاب ہے ● اور تمام آسمانوں اور زمینوں کی حکومت

الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیۡ

خدا ہی کے لیے ہے اور خدا ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے ● بے شک آسمانوں اور زمین کے

خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ

پیدا کرنے میں اور دن، رات کے ادل بدل ہونے میں عقل مندوں کے لیے (خدا کے علم،

النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیۡنَ

حکمت، قدرت، مالکیت، حاکمیت اور تدبیر کی) نشانیاں ہیں ● (عقل مند) وہی لوگ ہیں جو اٹھتے

یَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ

بیٹھتے اور (سوکر) اپنے پہلوؤں کے بل خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش

وَ یَتَفَكَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ

میں غور و فکر کرتے ہیں (تہہ دل سے کہتے ہیں) اے پروردگار! اس کائنات کو تونے باطل اور

رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَكَ

بے مقصد خلق نہیں فرمایا (کیونکہ تو بے مقصد کاموں سے) پاک و پاکیزہ ہے پس ہمیں

ع ۱۹ ۹ ۱۰

موضوع آیت ۱۸۸۔ مدح وستائش

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جب کسی فاسق وفاجر کی تعریف کی جاتی ہے تو عرش الٰہی لرز اٹھتا ہے اور پروردگار عالم غضبناک ہو جاتا ہے،، (بحارلانوار جلد ۷۷ ص ۱۵۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جس نے (تیرے منہ پر) تیری تعریف کی گویا اس نے تجھے ذبح کر ڈالا۔ (غررالحکم)

۳۔ لوگو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ عقلمند وہ نہیں ہے جو اپنے بارے میں جھوٹی باتوں سے مضطرب ہو جائے اور دانا وہ نہیں ہے جو جاہل کی تعریف پر خوش ہو جائے۔ (بحارلانوار جلد ۷۸ ص ۴۶)

۴۔ جو شخص تمہاری تعریف ایسی خوبی کے ساتھ کرتا ہے جو تمہارے اندر موجود نہیں تو (درحقیقت) وہ تمہاری مذمت کر رہا ہوتا ہے اگر تم سمجھ پاؤ۔ (غررالحکم)

۵۔ جو اپنی تعریف آپ کرتا ہے وہ اپنے آپ کو ذبح کر رہا ہوتا ہے (غررالحکم)

۶۔ حد سے زیادہ مدح و تعریف کر کے اپنا دبدبہ قائم رکھنے سے اجتناب کرو کیونکہ اس سے دل میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ حد سے بڑھی ہوئی مدح و تعریف کی محبت شیطان کے مضبوط پھندوں میں سے ایک پھندہ ہے۔ (غررالحکم)

۸۔ کچھ لوگوں نے حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کے روبرو آپ کی تعریف وستائش کی تو آپؑ نے فرمایا اے اللہ تو مجھے مجھ سے بھی بہتر جانتا ہے اور ان لوگوں سے زیادہ اپنے نفس کو میں پہچانتا ہوں اے خدا جو ان لوگوں کا خیال ہے ہمیں اس سے بہتر قرار دے اور ان (لغزشوں) کو بخش دے جن کا انہیں علم نہیں۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱۰۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ بندہ اس وقت تک خدا کا خالص بندہ نہیں بن سکتا جب تک اس کے نزدیک تعریف اور مذمت ایک جیسی نہ بن جائیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۹۴)

۱۰۔ اپنے بارے میں جاہل کی باتوں اور اس کی تعریف سے دھوکا نہ کھا جانا ورنہ تم متکبر اور جابر بن جاؤ گے اور اپنے عمل پر غرور کرنے لگو گے بلکہ افضل ترین عمل عبادت اور تواضع ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۸۳)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۱۔ جو شخص کسی غیر مستحق کی تعریف کرتا ہے وہ گویا اس پر تہمت لگا رہا ہوتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۷۸)

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ

(دوزخ کی) آگ کے عذاب سے بچالے ● اے ہمارے پروردگار! جس کو بھی تو (اس کے

النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ

برے اعمال کی وجہ سے) جہنم میں بھیجے گا پس تو نے اس کو رسوا اور خوار کردیا اور ظالموں کا

اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ

کوئی مددگار نہیں ہے ● اے ہمارے پروردگار! بے شک ہم نے ایمان کی طرف دعوت دینے

لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ

والے کو سنا کہ (جو کہہ رہا تھا) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے' اے ہمارے رب! پس

لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ كَفِّرۡ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ

تو ہمارے گناہوں کو بخش دے' ہماری برائیوں پر پردہ ڈال اور ہمیں نیکوکاروں کے

الۡاَبۡرَارِ ۚ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰى

ساتھ موت دے ● (عقل مند کہتے ہیں) اے ہمارے رب! جس چیز کا تو نے اپنے پیغمبروں کے

رُسُلِكَ وَ لَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا

ذریعے ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر کہ بے شک

تُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسۡتَجَابَ لَهُمۡ رَبُّهُمۡ اَنِّىۡ لَاۤ

تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ● پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرلی (اور فرمایا) میں

اُضِيۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى ۚ

تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا' (کیونکہ) تم

بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَ

ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو' پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور

اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَ اُوۡذُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَ قٰتَلُوۡا وَ

شہر بدر کئے گئے' انہوں نے میری راہ میں تکلیفیں اٹھائیں اور جنگ کی اور

خود ستائی و خود شناسی

۱۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا یہ بات جائز ہے کہ انسان اپنی تعریف آپ کرے؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا ہاں جب اس کی ضرورت ہو، آیا تم نے حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ قول نہیں سنا جو آپ نے (عزیز مصر سے) فرمایا تھا ''اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم،، یعنی مجھے ملکی خزانے پر مقرر کیجیے کیونکہ میں اس کا امانتدار خزانچی اور (اس کے حساب و کتاب سے بھی) واقف ہوں (یوسف ۵۵) اور اللہ کے نیک بندے (حضرت ہودؑ) نے فرمایا ''و انا لکم ناصح امین'' یعنی میں تمہارا ہی خیر خواہ ہوں۔ (اعراف۔ ۶۸) (تحف العقول ص ۲۷)

۲۔ ایک یہودی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کے سامنے کھڑا ہو کر غور سے دیکھنے لگا آنحضرتؐ نے فرمایا: ''یہودی! کیا چاہتے ہو؟'' اس نے کہا: ''آپؐ افضل ہیں یا حضرت موسیٰ بن عمران کہ جن سے خدا نے باتیں کیں؟'' ان پر توریت بھیجی، عصا عطا کیا، ان کے لئے دریا شگافتہ ہوا اور بادل ان پر سایہ کئے رہتا تھا؟'' آنحضرتؐ نے فرمایا: ''بات یہ ہے کہ بندے کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ وہ اپنی تعریف آپ کرے لیکن (تمہارے سوال کے جواب میں) میں کہتا ہوں کہ جب حضرت آدمؑ سے خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے توبہ کی اور یہ کہا: '' اللّٰھم انی اسئلك بحق محمد و آل محمد لما غفرلی'' یعنی اے اللہ! میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر دعا مانگتا ہوں کہ مجھے معاف کردے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کردیا۔

(بحار الانوار جلد ۱۶ ص ۳۶۶)

قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ

شہید ہوئے تو میں ان کی برائیوں سے ضرور درگذر کروں گا اور انہیں بہشت کے ان

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ

باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ خدا کے ہاں سے ان کے کیے کا

اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ

بدلہ ہے اور خدا کے یہاں تو اچھا ہی بدلہ ہے● شہروں میں کفار کی آمد و

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ

رفت تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے● (اس آمد و رفت سے ان کا کم حصہ ہے) جو ناچیز

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ

سی متاع ہے پھر ان کا ابدی ٹھکانا دوزخ ہے جو بہت برا ٹھکانہ ہے● لیکن جو لوگ اپنے رب

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

سے ڈرے ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

کے لیے ان میں رہیں گے' یہ خداوند کریم کی طرف سے ان کی سب سے پہلی میزبانی ہوگی اور جو

وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ

چیز خدا کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے لیے سب سے بہتر ہے● اور بے شک اہل کتاب میں

الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَاۤ اُنْزِلَ

سے بعض ایسے بھی ہیں جو خدا پر اور جو چیز تم پر نازل ہوئی اور جو چیز خود ان پر نازل ہوئی ہے ان

اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

پر خلوص دل سے ایمان رکھتے ہیں' خدا کے آگے سر جھکاتے ہیں اور خدا کی آیات کو تھوڑی

قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

سی قیمت کے بدلے نہیں بیچتے تو ایسے ہی لوگوں کے واسطے ان کے رب کے ہاں اچھا بدلہ ہے

الثلثة

فضائل سورہ نساء
امام علی علیہ السلام:
جو شخص ہر جمعہ کے دن اس سورہ کی تلاوت کرے گا وہ فشار قبر سے محفوظ رہے گا۔
(ثواب الاعمال)

سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا

بے شک خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے ● اے ایمان والو! (مشکلوں اور خواہشوں کے سامنے)

وَ صَابِرُوۡا وَ رَابِطُوۡا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ

پائیداری دکھاؤ (دشمنوں کے مقابلے میں) ڈٹ جاؤ' سرحدوں کی حفاظت کرو اور خدا ہی سے

تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۲۰۰﴾ ع ۲۰

ڈرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ●

سُوۡرَۃُ النِّسَآءِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَدَنِیَّۃٌ اٰیَاتُهَا ۱۷۶

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا

وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَ بَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا

کیا ہے اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کیا اور انہی دو (میاں بیوی) سے بہت سے مرد اور عورتیں

کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَ

روئے زمین پر پھیلا دیئے' اس خدا سے ڈرو کہ جس کے نام پر آپس میں ایک دوسرے سے سوال

الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ﴿۱﴾ وَ اٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی

کرتے ہو اور رشتہ داریوں کے بارے میں بھی، بے شک خدا تم پر نگران ہے● اور یتیموں کا مال انہیں دے

اَمۡوَالَهُمۡ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاۡکُلُوۡۤا

دو اور (اپنے) برے مال کو (ان کے) اچھے مال کے ساتھ تبدیل نہ کرو اور نہ

اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؕ اِنَّهٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا ﴿۲﴾

ہی ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ کھاؤ کہ یقینا یہ (ظالمانہ تصرف) بہت بڑا گناہ ہے●

وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِی الۡیَتٰمٰی فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ

اور اگر (یتیم لڑکیوں سے شادی کرتے وقت) تمہیں یہ خوف ہو کہ ان کے بارے میں عدالت کی رعایت نہیں

لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ

کر سکو گے تو (دوسری) دل خواہ عورتوں سے نکاح کرو' دو، تین یا چار عورتوں تک' پس اگر

رُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً

اس بات سے ڈرو کہ (عورتوں کے درمیان) عدالت پر عمل نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی زوجہ کافی

اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی

ہے' یا پھر کنیز (سے استفادہ کرو) جو تمہارا مال ہے' یہ کام تمہیں ظلم اور بے راہ روی سے

اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ﴿۳﴾ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِہِنَّ نِحۡلَۃً ؕ فَاِنۡ

بہتر طور پر روک سکے گا ● عورتوں کو ان کا حق مہر بصورت ہدیہ اور رضا و رغبت کے ساتھ ادا

طِبۡنَ لَکُمۡ عَنۡ شَیۡءٍ مِّنۡہُ نَفۡسًا فَکُلُوۡہُ ہَنِیۡٓـًٔا

کرو اگر انہوں نے اپنی خوشی اور رضا کے ساتھ اس سے تمہیں کچھ بخش دیا تو اسے حلال اور

مَّرِیۡٓـًٔا ﴿۴﴾ وَ لَا تُؤۡتُوا السُّفَہَآءَ اَمۡوَالَکُمُ الَّتِیۡ

گوارا سمجھ کر کھاؤ ● اور اپنا مال کہ جسے اللہ نے تمہاری زندگی کا سہارا قرار دیا ہے' بے وقوفوں کے

جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمۡ قِیٰمًا وَّ ارۡزُقُوۡہُمۡ فِیۡہَا وَ

ہاتھ میں نہ دو (لیکن) انہیں کھانے کی چیزیں اور دوسرے اخراجات ان کی اپنی آمدنی سے

اکۡسُوۡہُمۡ وَ قُوۡلُوۡا لَہُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۵﴾ وَ ابۡتَلُوا

دو اور انہیں لباس پہناؤ اور ان سے شائستہ اور بہتر انداز میں بات کرو ● اور یتیموں کو آزماتے

الۡیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ۚ فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ

رہو یہاں تک کہ وہ (سن) بلوغ و ازدواج تک پہنچ جائیں' پس اگر ان میں کافی سوجھ بوجھ پاؤ تو

مِّنۡہُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَیۡہِمۡ اَمۡوَالَہُمۡ ۚ وَ لَا

ان کا مال انہیں لوٹا دو اور اسے اس (اندیشہ) کی وجہ سے فضول خرچی اور جلدی میں خرچ نہ کر ڈالو

تَاۡکُلُوۡہَاۤ اِسۡرَافًا وَّ بِدَارًا اَنۡ یَّکۡبَرُوۡا ؕ وَ مَنۡ

کہ وہ بڑے ہو جائیں گے' (اور اپنے مال تم سے واپس کریں گے) جو (ولی یا سرپرست) دولت مند ہے

موضوع آیت ۵

بہترین مال__اور__بدترین مال

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ بہترین مال وہ ہے جس سے عزت بچائی جائے اور حقوق ادا کئے جائیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۷)

۲۔ بہترین مال وہ ہوتا ہے جس کے اثرات تمہارے لئے اچھے ہوں۔ (غرر الحکم)

۳۔ بہترین مال وہ ہوتا ہے جو تعریف و توصیف کا سبب بھی بنے اور اجر و ثواب کا موجب بھی ہو۔ (غرر الحکم)

۴۔ بہترین مال وہ ہے جو تیرے لیے ذخیرہ بھی بنے اور یادگار کا موجب بھی۔ اور تیرے لئے تعریف کا سبب بھی بنے اور اجر بھی دلائے۔ (غرر الحکم)

۵۔ تیرا بہترین مال وہ ہے جو تیری کفایت کرے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ مال (تو در حقیقت) اللہ ہی کا مال ہے، جسے خدا نے امانت کے طور پر اپنی مخلوق کو عطا کیا ہے، اور انہیں حکم دیا ہے کہ میانہ روی کے ساتھ کھائیں پئیں، پہنیں اور عقد و ازدواج کریں، سوار ہوں۔ اور جو اس سے بڑھ کر کھائے گا، وہ حرام ہے اور بڑھ کر سواری پر سوار ہو گا تو بھی حرام ہے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۴۲۳)

۷۔ اس مال سے بڑھ کر کوئی مال فائدہ مند نہیں ہے، جو تھوڑا ہو کر کافی بنے اور قناعت کا موجب ہو۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۹۸)

بدترین مال

۱۔ بدترین مال وہ ہے جس سے خداوند قدوس کا حق نہ نکالا جائے۔ (غرر الحکم)

۲۔ بدترین مال وہ ہے جو مذمت کا موجب بنے۔ (غرر الحکم)

۳۔ بدترین مال وہ ہے جسے راہ خدا میں خرچ نہ کیا جائے اور اس سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ (غرر الحکم)

كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ كَانَ

تو اسے پاکدامنی کا ثبوت دینا چاہیے اور (یتیم کے مال سے حقِ زحمت لینے سے) چشم پوشی کرنا

فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ

چاہئے اور جو ضرورت مند ہو وہ (یتیم کے مال کی نگرانی کے عوض) دستور کے مطابق کھا سکتا ہے'

اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ

جب ان کا مال انہیں واپس کرو تو (کچھ لوگوں کو اس پر) گواہ اور شاہد بھی بنا لو (یہ یتیموں کے مال کی

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۶ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ

حفاظت کے لیے ہے ورنہ) حساب لینے کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے ● ماں باپ اور قرابتداروں

الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ

کے (مرنے کے بعد ان کے) مال سے کچھ حصہ تو مردوں کا ہے اور (اسی طرح) ماں باپ اور

الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا

قرابتداروں کے ترکہ سے کچھ حصہ عورتوں کا بھی ہے خواہ ترکہ کی مقدار کم ہو یا زیادہ یہ حصہ

مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى

مقرر شدہ اور قطعی ہے ● اگر (وراثت کی) تقسیم کے وقت (ایسے) قریبی رشتہ دار (جو

وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا

وراثت نہیں لے سکتے) اور یتیم اور مسکین موجود ہوں تو انہیں بھی اس مال سے کچھ دے دو اور

لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸ وَ لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ

ان کے ساتھ شائستہ اور دل پسند گفتگو کرو ● یہ لوگ خیال کریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور و

تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا

ناتواں اولاد چھوڑ کر جائیں تو انہیں ان کے مستقبل کے بارے میں کتنا اندیشہ ہو گا پس انہیں

عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۹

ڈرنا چاہیے' خدا کی مخالفت سے پرہیز کرنا چاہیے اور صاف اور سیدھی بات کرنی چاہئے ●

موضوع آیت ۸، انصاف

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔انصاف ، اختلاف کو دور کرتا اور اتحاد اتفاق کا موجب بنتا ہے۔(غرر الحکم)

۲۔یاد رکھو! جو شخص اپنی ذات کے ساتھ بھی انساف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کر دیتا ہے۔(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۳)

۳۔انصاف کرنے والے کے دوست اور چاہنے والے زیادہ ہوتے ہیں۔(غرر الحکم)

۴۔مومن اس شخص سے بھی انصاف کرتا ہے جو اس سے انصاف نہیں کرتا۔(غرر الحکم)

۵۔عام لوگوں کے ساتھ تو انصاف سے کام لیا کرو اور مومنین کے ساتھ ایثار سے۔(غرر الحکم)

۶۔منصف بن کر مغلوب رہو اس بات سے بہتر ہے کہ ظالم بن کر غالب رہو۔اور اسی بات پر ہمیشہ کاربند رہو۔(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ حکمت ۲۷)

۷۔تین قسم کے لوگ کبھی بھی تین طرح کے لوگوں سے انصاف حاصل نہیں کر سکتے،۱۔عقلمند احمق سے ۲۔نیک، بدکار سے ۳۔شریف، کمینے سے۔
(غرر الحکم)

۸۔منصف ترین انسان وہ ہے جو اس شخص سے بھی انصاف کرتا ہے جو اس پر ظلم کرتا ہے۔(غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۹۔انصاف جیسا کوئی عدل نہیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔جو شخص لوگوں کو اپنی ذات سے بھی انصاف دیتا ہے وہ دوسروں کے لئے فیصلہ دینے پر بھی راضی ہوتا ہے۔(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۲۲۴)

۱۱۔تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جو بروز قیامت خدا سے زیادہ نزدیک ہوں گے یہاں تک کہ حساب و کتاب سے فراغت ہو جائے گی:

۱۔وہ صاحب اقتدار جو غصے کی حالت میں ہو کر بھی اپنے اقتدار سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے سے کم درجے والے پر ظلم نہیں کرتا۔

۲۔وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان ہو کر فیصلہ کرتا ہے لیکن ان میں سے کسی ایک کی طرف جو برابر بھی جھکاؤ پیدا نہیں کرتا۔

۳۔وہ شخص جو حق بات کہتا ہے خواہ وہ اس کے حق میں ہو یا اس کے خلاف جاتی ہو۔
(قصار الجمل تالیف آیۃ اللہ مشگینی جلد ۲)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ

یقینا جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں در حقیقت وہ اپنے پیٹ میں آگ

فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَ سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ﴿۱۰﴾ یُوۡصِیۡکُمُ

بھرتے ہیں اور عنقریب بھڑکائی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے ● خدا تمہاری اولاد (کی وراثت

اللّٰهُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ ٭ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ۚ

کے بارہ میں) تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر

فَاِنۡ کُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَیۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا

تمہاری اولاد میں صرف دو (یا دو) سے زیادہ لڑکیاں ہی ہوں تو ان کا (مقرر حصہ) کل ترکہ

تَرَکَ ۚ وَ اِنۡ کَانَتۡ وَاحِدَۃً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ وَ

کا دو تہائی ہے اور اگر ایک لڑکی ہے تو آدھا اس کا ہے اور (میت کے) ماں باپ میں سے ہر ایک

لِاَبَوَیۡهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ

کے لیے مال متروکہ میں سے چھٹا حصہ ہے جب میت کی کوئی اولاد موجود ہو' اگر کوئی اولاد نہ ہو

اِنۡ کَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ

اور (صرف) ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کے لیے ایک تہائی ہے (اور باقی حصہ باپ کا

وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَهٗۤ

ہے) اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو اس وقت ماں کا چھٹا حصہ ہوگا (اور باقی ۵/۶ حصہ باپ

اِخۡوَۃٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصِیۡ

کا اور یہ سب) وصیت کی تعمیل جس کے بارے میں میت نے کی ہے' اور (ادائے)

بِهَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ؕ اٰبَآؤُکُمۡ وَ اَبۡنَآؤُکُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَیُّهُمۡ

قرض کے بعد ہے، تم یہ نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ یا تمہاری اولاد میں سے کون تمہارے

اَقۡرَبُ لَکُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِیۡضَۃً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیۡمًا

لیے زیادہ سود مند ہے' یہ احکام خدا کی طرف سے تم پر واجب کیے جا چکے ہیں یقینا خدا دانا

حَكِيۡمًا ﴿۱۱﴾ وَ لَكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ اَزۡوَاجُكُمۡ

اور حکمت والا ہے ● اور جو کچھ تمہاری بیویاں چھوڑ کر (مر) جائیں پس اگر ان کے کوئی اولاد نہ

اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ

ہو (خواہ اور شوہر سے بھی) تو تم (مردوں) کے لیے آدھا حصہ ہے اور اگر ان کے ہاں کوئی

وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ

اولاد ہو تو جو کچھ وہ ترکہ چھوڑیں اس میں سے تمہارا چوتھائی حصہ ہے اور وہ بھی عورت نے جس کی

يُّوۡصِيۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا

وصیت کی ہو اور ادائے قرض کے بعد ہے اور (اگر شوہر مر جائے) تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری

تَرَكۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّكُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ

بیویوں کا بعض چیزوں میں سے ایک چوتھائی حصہ ہے اگر تمہاری کوئی اولاد نہ ہو۔ لیکن اگر تمہاری

كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا

کوئی اولاد ہو (چاہے دوسری بیوی سے ہی ہو) تو تمہارے ترکہ میں سے ان کا خاص چیزوں میں

تَرَكۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ تُوۡصُوۡنَ

آٹھواں حصہ ہے (یہ تقسیم) وصیت پر عمل کرنے یا قرض کے ادا کرنے کے بعد ہو گی اور اگر

بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ وَ اِنۡ كَانَ رَجُلٌ يُّوۡرَثُ

مرد فوت ہو جائے تو (اگر اس کی اولاد اور والدین نہ ہوں بلکہ صرف) کلالہ (اخیافی بہن بھائی) ہوں تو وہ

كَلٰلَةً اَوِ امۡرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ فَلِكُلِّ

اس کے وارث ہوں گے یا اگر ایسی عورت اس دنیا سے رخصت ہو جائے کہ جس کا بھائی یا

وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُۚ فَاِنۡ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ

بہن ہو (نہ والدین ہوں اور نہ ہی اولاد) تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر یہ (بہن

مِنۡ ذٰلِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ

بھائی) ایک سے زیادہ ہوں تو وہ سب (بہن بھائی) ایک تہائی میں برابر کے شریک ہیں (البتہ یہ)

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ

میت کی وصیت میں عمل کرنے یا اس کا قرض ادا کرنے کے بعد ہو گا اور اس کی وصیت کسی وارث

وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۱۲

کو ضرر پہنچانے کے لیے نہ ہو' یہ خدا کی طرف سے سفارش ہے خدا جاننے والا بردبار ہے ●

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

(جو کچھ بتایا گیا ہے) یہ خدا کی مقرر کردہ حدود اور قوانین ہیں اور جو شخص خدا اور رسولؐ کی

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اطاعت کرے گا خداوند عالم اسے (جنت کے) باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۳

رہی ہیں وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے ●

وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ

اور جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا اور خدا کی حدود سے تجاوز کرے گا تو

يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ

خداوند عالم اسے جہنم میں بھیج دے گا' وہ اس میں ہمیشہ کے لیے رہے گا اور اس کے لیے رسوا

مُّهِيْنٌ ۝۱۴ وَ الّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

کن عذاب ہو گا ● تمہاری عورتوں میں سے جو بھی زنا کی مرتکب ہوتی ہیں تو چاہیے کہ تم اپنے

فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

(مسلمان) مردوں میں سے چار افراد کو ان پر گواہ ٹھہراؤ' پس اگر وہ (زنا پر) گواہی دیں تو

فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ

ایسی عورتوں کو (اپنے) گھروں میں روکے رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا خداوند عالم

يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝۱۵ وَ الَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا

ان کے لیے کوئی طریقہ نکالے ● اور وہ (غیر شادی شدہ مرد یا عورت) دو افراد کہ جو تم میں سے برائی کا

موضوع آیت ۱۳۔ اہل بہشت

ا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
''شہید'' سب سے پہلے بہشت میں جائے گا۔
(تنبیہ الخواطر ص ۴۷)

۲۔ تین قسم کے لوگ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے:
ا۔ خدا کی راہ میں شہادت پانے والا
۲۔ وہ غلام جس کی غلامی نے اسے اپنے رب کی اطاعت سے باز نہیں رکھا۔
۳۔ عیالدار اور پاکدامن فقیر (تنبیہ الخواطر ص ۳۶۱)

۳۔ خدا کی مخلوق میں سے سب سے پہلے فقیر فقرا بہشت میں جائیں گے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۶۶۳۶)

۴۔ جو گروہ سب سے پہلے بہشت میں جائے گا وہ ایسے مہاجر فقیر ہوں گے مشکلات و مصائب میں جن کی طرف پناہ لی جاتی ہے۔ (در منثور جلد ۲ ص ۱۱۲)

حضرت علی علیہ السلام:
۵۔ بہشت برین میں سب سے پہلے وہ لوگ جائیں گے جن کے روزے، نمازیں، حج اور عمرے دوسرے لوگوں سے زیادہ نہیں ہوں گے، بلکہ انہوں نے خدا کی نصیحتوں کو پلے باندھا ہو گا۔
(تنبیہ الخواطر ص ۴۴۱)

۶۔ حضرت امام باقر علیہ السلام:
اہل جنت میں سے بہشت میں سب سے پہلے نیکی کرنے والے لوگ جائیں گے۔
(بحارالانوار جلد ۴۷ ص ۴۰۷)

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۷۔ اہل بہشت میں وہ لوگ ہیں جن کے بال پریشان اور خود غبار سے اٹے ہوئے ہوتے ہیں، جو امیروں سے اذن باریابی چاہتے ہیں تو اجازت نہیں ملتی، کسی کے پاس خواستگاری کے لئے جاتے ہیں تو رشتہ نہیں ملتا، جب کوئی بات کرتے ہیں تو ان کی بات کو سنا نہیں جاتا، ان میں سے ہر ایک کے دل میں ان کی خواہشات مچلتی رہتی ہیں لیکن پوری نہیں ہو پاتیں، اگر قیامت کے دن ان لوگوں کے نور کو تمام لوگوں پر تقسیم کر دیا جائے تو سب کے لئے کافی ہو رہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۱۸۳)

ع ۲ ۴ ۱۳

۸۔ کیا میں تمہیں اہل بہشت کا تعارف نہ کراؤں؟ (اہل بہشت) ہر کمزور اور مستضعف انسان ہے ------ (شرح نہج البلاغہ ۲ ص ۱۸۳)

۹۔ ہر نرم خو، بردبار مؤمن بہشتی ہے۔ (غررالحکم)

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا

ارتکاب کرتے اور زناکاری کرتے ہیں تو دونوں کو ایذا پہنچاؤ (اور ان پر حد جاری کرو) پس اگر انہوں

فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی تو ان سے در گزر کرو (کیونکہ) اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ●

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ

خداوندعالم توبہ تو صرف ان لوگوں کی قبول کرتا ہے جو نہ جاننے کی وجہ سے برائی کرتے ہیں

ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَ

پھر جلد ہی اس سے توبہ کر لیتے ہیں تو خدا بھی انہی کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَ لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ

اللہ تعالیٰ دانا اور حکمت والا ہے ● جو لوگ مرتے دم تک برے

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

کام کرتے رہتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ اب ہم توبہ کرتے ہیں اور وہ لوگ

قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ ۗ

جو کافر ہو کر مر جاتے ہیں تو ان کی توبہ ناقابلِ قبول ہے' ان لوگوں

اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ● اے ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں

اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۗ وَ لَا

ہے کہ تم عورتوں کی نفرت اور لاتعلقی کے باوجود ان کے وارث بنو' اسی طرح یہ حلال نہیں

تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ

کہ سختی اور دباؤ کے ساتھ ایسا کام کرو کہ تمہاری عورتیں اس بات کے لیے آمادہ ہو جائیں کہ جو

يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

مہر تم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ تم لے لو۔ مگر یہ کہ وہ کھلم کھلا کوئی برا کام کریں اور ان

موضوع آیت ۱۹ ۔ معاشرت

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ایمان کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۵۸)

۲حضرت علی علیہ السلام: بہت سے دور کے لوگ ایسے ہیں جو قریبوں سے بھی زیادہ قریب ہوتے ہیں اور بہت سے نزدیک کے لوگ ایسے ہیں جو دور کے لوگوں سے بھی دور تر ہیں۔اور پردیسی وہ ہوتا ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

۳۔جب تم کسی سے دوستی کرلو تو پھر اس سے کثرت کے ساتھ اظہار ضروری نہیں۔ (غرر الحکم)

۴۔جو شخص تیری طرف رغبت کرے اور تو اس سے منہ پھیر لے یہ تمہارے عقل کی کمی کی دلیل ہے اور جو شخص تجھ سے منہ پھیر لے اور تم اس کی طرف رغبت کرو اس سے تمہارے نفس کی ذلت ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۶۴)

۵۔اچھی معاشرت سے محبت دائمی ہوتی ہے۔
(غرر الحکم)

۶۔اپنے بھائی کے لئے اپنی جان اور مال تک کو خرچ کردو اپنے دشمن کے لئے اپنے عدل اور انصاف کو خرچ کرو،اور عوام الناس کے لئے اپنی خندہ روئی اور اچھائی کو خرچ کرو۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۱۶)

۷۔ معاشرت، پوشیدہ اخلاق کو ظاہر کردیتی ہے۔
(غرر الحکم)

۸۔ان لوگوں سے بچ کر رہو جن سے تمہیں دلی دشمنی ہے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۶۶)

۹۔(اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا) اے میرے بیٹو! لوگوں سے اس طرح مل جل کر رہو اگر تم ان کی آنکھ سے غائب ہو جاؤ تو وہ تمہاری ملاقات کی خواہش کریں اور اگر تم اس دنیا سے چلے جاؤ تو وہ تم پر روئیں۔ (بحارالانوار جلد ۴۲ ص ۲۴۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۰۔جن کے ساتھ تم مل جل کر رہ رہے ہو، کوشش کرو کہ تمہارا ہاتھ اس (کے ہاتھ) کے اوپر رہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۶۰)

۱۱۔لوگوں کے حالات اس وقت سدھر سکتے ہیں جب ان میں برابری کی سطح کا رہن سہن اور معاشرت ہو۔اس بارے میں دو تہائی عقلمندی ہے اور ایک تہائی چشم پوشی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۶۷)

۱۲۔میں اپنے غلام اور گھر والوں سے ایسی باتیں برداشت کرلیتا ہوں جو ایلوے سے بھی زیادہ تلخ ہوتی ہیں کیونکہ جو صبر کرتا ہے وہ روزہ دار نمازی اور شہید کے درجات حاصل کرلیتا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۲۰۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۳۔ لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت ایک تہائی عقلمندی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۰)

موضوع آیت ۲۰_۲۱
بدکار__اور__نیک بیوی

بدکار بیوی

حضرت علی علیہ السلام:
۱۔ بد سے بدتر چیز بری بیوی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۲۴۰)
۲۔ مومنین کا غالب ترین دشمن بدکار بیوی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۲۴۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۳۔ حضرت رسولخداؐ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے ''خداوندا! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بیوی سے جو مجھے بوڑھا ہونے سے پہلے بوڑھا کر دے''
(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ ص ۱۸)

نیک بیوی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ مومن کو تقویٰ کے بعد جس چیز سے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے وہ نیک بیوی ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۴۴۴۱۰)
۲۔ دنیا کے مال ومتاع سے بہترین چیز نیک عورت ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۴۴۴۵۱)
۳۔ مرد کی سعادت میں نیک بیوی بھی شامل ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ ص ۲۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۴۔ کسی بندے کو اس کی نیک بیوی سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ کسی اور چیز سے نہیں، جب وہ اسے دیکھتا ہے تو اس سے اسے خوشی حاصل ہوتی ہے اور جب غیر حاضر ہوتا ہے تو وہ اس کے لئے اپنی ذات اور اس کے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ (بحارالانوار ۱۰۳ ص ۲۱۷)
۵۔ ورام بن ابی فراس اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''نیک عورت ایک ہزار غیر صالح مردوں سے افضل ہے۔''
(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ ص ۱۲۳)

ع ۳ / ۸ / ۱۱

فَاِنۡ كَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰٓى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـًٔـا وَّ

کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر تم اپنی بیویوں سے راضی نہیں ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز

يَجۡعَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنۡ اَرَدْتُّمُ

کو ناپسند کرو لیکن اللہ نے اس میں بہت سی بھلائی مقرر کر دی ہو ● اور اگر تم اپنی بیوی

اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ ۙ وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰهُنَّ

کی جگہ اپنے لئے دوسری بیوی منتخب کرنا چاہتے ہو اور اسے بہت سامال دے چکے ہو تو اس سے

قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـًٔـا ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ

کچھ بھی واپس نہ لو' کیا تم عورتوں کا مہر واپس لینے کے لیے بہتان اور آشکارا گناہ کے

بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ﴿۲۰﴾ وَكَيۡفَ تَاۡخُذُوۡنَهٗ وَقَدۡ

مرتکب ہوتے ہو؟ اور کیونکر تم اس کو واپس لوگے حالانکہ تم میں سے ہر ایک دوسرے سے

اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ وَّاَخَذۡنَ مِنۡكُمۡ مِّيۡثَاقًا

خلوت کر چکا ہے اور اپنا حق لے چکا ہے؟ تمہاری عورتوں نے (نکاح کے وقت مہر کی ادائیگی کا) تم سے

غَلِيۡظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنۡكِحُوۡا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمۡ مِّنَ

پکا اقرار لے رکھا ہے ● جن عورتوں کے ساتھ تمہارے باپ داداؤں نے نکاح کیا ہے تم ان

النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً

سے نکاح نہ کرو مگر (اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے) جو ہو چکا (سو ہو چکا تاہم)

وَّمَقۡتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيۡلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ

وہ بدکاری' خدا دشمنی اور بہت برا طریقہ تھا ● (نکاح کے سلسلے میں) تم پر حرام قرار دیا گیا ہے تمہاری

اُمَّهٰتُكُمۡ وَبَنٰتُكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ وَعَمّٰتُكُمۡ وَخٰلٰتُكُمۡ

ماؤں' تمہاری بیٹیوں' تمہاری بہنوں' تمہاری پھوپھیوں' تمہاری خالاؤں'

وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىۡۤ

بھتیجیوں' بھانجیوں اور ان ماؤں کو جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے' تمہاری رضاعی

اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَ اَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ

(دودھ شریک) بہنوں' تمہاری بیویوں کی ماؤں (ساسوں) اور تمہاری بیویوں کی (ان) بیٹیوں

نِسَآئِكُمۡ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىۡ فِىۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ

سے (جو ان کے پہلے شوہر سے ہیں) کہ جنہوں نے تمہارے دامن میں تربیت حاصل کی ہے بشرطیکہ

نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ ۫ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا

تم ان لڑکیوں کی ماؤں سے ہم بستر ہو چکے ہو اور اگر ہم بستری نہیں کر چکے تو پھر لڑکیوں

دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ ۫ وَ حَلَآئِلُ

سے ازدواج میں کوئی حرج نہیں ہے اور (اسی طرح ان عورتوں کے ساتھ بھی نکاح حرام ہے) جو

اَبۡنَآئِكُمُ الَّذِيۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡ ۙ وَ اَنۡ

تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں (تمہاری بہوئیں) ہیں اور ایک ہی وقت میں دو بہنوں

تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ

کے ساتھ بھی (نکاح حرام ہے) مگر جو اس سے پہلے ہو چکا (سو ہوچکا)

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۲۳

یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے●

وَّ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ

ور شوہر دار عورتوں سے (نکاح بھی تم پر حرام ہے) مگر (حکم خدا سے کفار کے ساتھ جنگ میں) جن

اَيۡمَانُكُمۡ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمۡ

عورتوں کے تم مالک بنے ہو' (یہ احکام) خدا کی طرف سے تم پر لکھوائے گئے ہیں اور قانون

مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ

کی حیثیت سے تم پر واجب ہیں اور ان (مذکورہ) عورتوں کے علاوہ دیگر عورتیں تمہارے لیے

مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ ؕ فَمَا

حلال ہیں کہ اپنے مال (مہر) کے بدلے (نکاح کے لیے) ان کو تلاش کرو (بشرطیکہ)

اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

پاکدامنی کی غرض سے ہو اور زنا اور بدکاری کے قصد سے نہ ہو' پس جن عورتوں سے متعہ (نکاح

فَرِيْضَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ

منقطع) کرنا چاہو تو ان کا حق مہر ایک الٰہی فریضہ سمجھ کر ادا کرو' اور اگر حق مہر کے معین کرنے کے

بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

بعد آپس میں (عقد کی مدت یا حق مہر کی مقدار کے تعین پر) راضی ہو جاؤ تو تم پر کچھ گناہ نہیں' یقینا

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ

اللہ تعالٰی دانا اور حکمت والا ہے ● اور تم میں سے جو شخص مالی استطاعت نہیں رکھتا کہ آزاد اور

طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا

پاکدامن ایماندار عورتوں کے ساتھ نکاح کرے تو اسے چاہئے کہ ان ایماندار کنیزوں سے (شادی

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ

کرے) کہ جن کے تم مالک ہو چکے ہو اور اللہ تعالٰی تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے' تم لوگ

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ

ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو ، پس ان کنیزوں کے مالکوں کی اجازت سے ان کے ساتھ

بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ

نکاح کرو اور ان کا حق مہر اچھے اور شائستہ طریقہ سے انہی کنیزوں کو ادا کرو' (ایسی) پاکدامن

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا

لونڈیوں سے (نکاح کرو) جو نہ کھلم کھلا برائی کرتی ہوں اور نہ ہی چھپ چھپا کر آشنا بناتی ہوں'

مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ

پس اگر وہ لونڈیاں شادی کر چکی ہیں اگر زنا کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں

بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ

سے آدھی ہے' اس قسم کا ازدواج تم میں سے ان لوگوں کے لیے (جائز) ہے جن کو (عورت کے

الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ

بغیر اور کنوارے پن کی وجہ سے) گناہ اور زنا میں پڑ جانے کا خطرہ ہو اور تمہارا صبر کرنا (اور لونڈیوں سے

تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

نکاح نہ کرنا) تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے●

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ

اللہ چاہتا ہے کہ (ان قوانین سے سعادت کی راہ) تمہارے لیے واضح کردے اور تم سے پہلے گزر

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ

جانے والے لوگوں کے (اچھے) طور طریقوں کی طرف تمہاری رہنمائی کرے اور تمہیں سابقہ

وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ

گناہوں سے پاک کردے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے● اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں بخش

عَلَيْكُمْ ۫ وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ

دے جو خواہشاتِ نفسانی کے پیروکار ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں مکمل طور پر منحرف کردیں اور

اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ

بڑی گمراہی کی طرف کھینچ کرلے جائیں● (لونڈیوں کے ساتھ نکاح کی اجازت دے کر) اللہ

عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

یہ چاہتا ہے کہ تم سے (گناہ کا) بوجھ ہلکا کرے اور انسان تو کمزور پیدا کیا گیا ہے●

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

اے صاحبان ایمان! تم ایک دوسرے کا مال باطل (طور طریقوں) کے ساتھ نہ کھاؤ'

بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ

مگر یہ کہ لین دین اور تجارت کی بنیادوں پر (اور) مکمل رضامندی کے تحت اور اپنے آپ

لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

کو (اور دوسروں کو) قتل نہ کرو' یقینا اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے●

ع ۴ ۳ ۱

موضع آیت ۲۵۔ نکاح اور ازدواج

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ نکاح میری سنت ہے تو جو شخص میری سنت پر عمل نہیں کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔ اور تم ازدواج کرو میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ (کنزالعمال حدیث ۴۴۴۰۸)

۲۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ خدا کی بارگاہ میں پاک و پاکیزہ ہو کر پیش ہو تو اسے اپنی زوجہ کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا چاہئے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۳ص۲۲۰)

۳۔ جو نوجوان اپنے عنفوان شباب میں شادی کرتا ہے تو شیطان کی چیخ نکل جاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ ''ہائے افسوس اس شخص نے اپنا دین بچالیا ہے۔''
(کنزالعمال حدیث ۴۴۴۴۱)

۴۔ جب بندہ شادی کرلیتا ہے تو اپنا نصف دین مکمل کر لیتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنے دوسرے نصف دین کی بھی حفاظت کرے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۳ص۲۱۹)

۵۔ میری امت کی افضل عورتیں وہ ہیں جن کا چہرہ حسین اور مہر سب سے کم ہوتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۳ص۲۲۰)

۶۔ تمہارے بدترین مُردے وہ ہیں جو کنوارے ہو کر مرتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۳ص۲۲۰)

۷۔ جو شخص کسی عورت سے حلال مال کے ساتھ نکاح کرتا ہے اور اس سے اس کا مقصد صرف بڑائی جتانا اور ریاکاری ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت اور حقارت میں اضافہ کردیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۳۶۲)

۸۔ عورت کے ساتھ چار خصوصیات کی بناپر نکاح کیا جاتا ہے:

۱۔ اس کا مال ۲۔ اس کا دین
۳۔ اس کا حسن ۴۔ اس کا حسب ونسب

لیکن تمہارے لئے ضروری ہے کہ دیندار عورت کو اختیار کرو۔ (کنزالعمال حدیث ۴۴۶۰۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۹۔ بہترین سفارش یہ ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان نکاح کی سفارش کی جائے تاکہ ان دونوں کو اکٹھا کردے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۳ص ۲۲۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ دو رکعتیں جو شادی شدہ انسان ادا کرتا ہے ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو غیر شادی شدہ ادا کرتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۳ص۲۱۹)

۱۱۔ جو شخص غربت کے ڈر سے شادی نہیں کرتا وہ خدا کے بارے میں برا گمان رکھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ'' یعنی اگر وہ غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے

وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ عُدۡوَانًا وَّ ظُلۡمًا فَسَوۡفَ نُصۡلِیۡهِ

اور جو شخص تجاوز اور ظلم کی وجہ سے ایسا کرے گا (اور لوگوں کے جان و مال کی طرف دست درازی کرے

نَارًا ؕ وَ کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرًا ﴿۳۰﴾

گا) ہم اسے بہت جلد جہنم میں ڈالیں گے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ●

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ

اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرو کہ جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے

سَیِّاٰتِکُمۡ وَ نُدۡخِلۡکُمۡ مُّدۡخَلًا کَرِیۡمًا ﴿۳۱﴾ وَ لَا تَتَمَنَّوۡا

گناہوں کو معاف کردیں گے اور تمہیں عزت کی اچھی جگہ پہنچا دیں گے ● اور اللہ تعالیٰ نے

مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ لِلرِّجَالِ

تم میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت اور برتری کا سبب قرار دیا ہے اور اس کی آرزو نہ

نَصِیۡبٌ مِّمَّا اکۡتَسَبُوۡا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا

کرو' مردوں کے لیے اپنے کئے کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے اپنے کئے کا حصہ ہے'

اکۡتَسَبۡنَ ؕ وَ سۡئَلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ

(آرزو اور حسد کرنے کے بجائے) خدا سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرو' بے شک

بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ﴿۳۲﴾ وَ لِکُلٍّ جَعَلۡنَا مَوَالِیَ مِمَّا

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے ● اور ہم نے ہر شخص کے لیے وارث مقرر کردیئے ہیں کہ

تَرَکَ الۡوَالِدٰنِ وَ الۡاَقۡرَبُوۡنَ ؕ وَ الَّذِیۡنَ عَقَدَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ

وہ اپنے ماں باپ اور قرابتداروں سے میراث پائیں اور جن لوگوں کے ساتھ تم نے

فَاٰتُوۡهُمۡ نَصِیۡبَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ

پیمان باندھا ہے ان کا حصہ (وراثت) بھی انہیں ادا کرو' یقینا اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

شَهِیۡدًا ﴿۳۳﴾ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ

شاہد اور ناظر ہے ● مرد عورتوں پر ولایت رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں

ع ۵ ۸ ۲

فضل و کرم سے انہیں مالدار کردے گا۔
(تفسیر نورالثقلین جلد ۳ص ۵۹۷)

۱۲۔ جو کسی کنوارے کی شادی کرائے، اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا قیامت کے دن جن کی طرف نظر (رحمت) کی جائے گی۔ (بحارلانوار جلد ۷ ص ۲۹۸)

موضوع آیت ۲۹ ذخیرہ اندوزی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ ہمارے بازار میں ذخیرہ اندوز ایسے ہے جیسے کتاب اللہ میں ملحد ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۹۷۱۷)

۲۔ جو شخص گرانی کے قصد سے چالیس دن تک کھانے (پینے) کی چیزوں کا ذخیرہ کرے وہ خدا سے دور ہو جاتا ہے اور خدا اس سے دور ہو جاتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۶۲ ص ۲۹۲)

۳۔ جو شخص کھانے کی چیزوں کو چالیس دن تک ذخیرہ کرے اور اس سے صدقہ بھی دے تو اللہ تعالیٰ اس سے وہ صدقہ قبول نہیں کرے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۹۷۲۰)

۴۔ بدترین بندہ، ذخیرہ اندوز ہے۔ اگر خدا قیمتوں کو ارزاں کرتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے اور اگر گراں کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۹۷۱۵)

۵۔ ذخیرہ اندوز اور انسانوں کے قاتل جہنم کے ایک ہی درجہ میں محشور ہوں گے۔
(کنزالعمال حدیث ۹۷۳۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ جس مال کو ذخیرہ کیا جائے اور اس سے لوگوں کو نقصان پہنچے اور قیمتیں چڑھ جائیں تو اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۴۶۸)

۷۔ ذخیرہ اندوزی بدکار لوگوں کی خصلت ہے۔
(غررالحکم)

۸۔ ذخیرہ اندوزی محرومی کا موجب ہوتی ہے۔
(غررالحکم)

۹۔ بخیل ذخیرہ اندوز ان لوگوں کے لئے جمع کررہا ہوتا ہے جو اس کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتے اور اس ذات کے پاس جائے گا جو اس کا عذر قبول نہیں فرمائے گی۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی احسان کے ساتھ اپنے بندوں کو غلہ عطا فرمایا ہے۔ اور اس غلہ پر کیڑے کو مسلط کردیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اسے بادشاہ اپنے پاس ذخیرہ کرلیتے جس طرح سونے اور چاندی کو ذخیرہ کرتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۸۷)

بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعۡضَهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ وَّ بِمَاۤ

(یعنی مردوں) کو بعض (یعنی عورتوں) پر فضیلت اور برتری عطا کی ہے اور وہ اپنے مال سے

اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ‌ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ

نفقہ بھی دیتے ہیں' پس نیک سیرت عورتیں فرائض کی ادائیگی میں تواضع کرتی ہیں اور

حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَيۡبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ‌ؕ وَ الّٰتِىۡ

اپنے شوہروں کی عدم موجودگی میں ان کے ان حقوق اور اسرار کی حفاظت کرتی ہیں اللہ تعالیٰ

تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَهُنَّ فَعِظُوۡهُنَّ وَ اهۡجُرُوۡهُنَّ

نے جن اسرار کی حفاظت کی ہے' لیکن جن عورتوں کے طغیان اور سرکشی کا تمہیں خوف ہے تو

فِى الۡمَضَاجِعِ وَ اضۡرِبُوۡهُنَّ‌ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَكُمۡ

پہلے تم انہیں نصیحت کرو (ورنہ) ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو (اور اگر یہ بھی کارگر نہ ہو تو) انہیں جسمانی

فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَيۡهِنَّ سَبِيۡلًا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

سزا دو پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو تم بھی ان سے زیادتی کی راہ تلاش نہ کرو' بے شک اللہ

عَلِيًّا كَبِيۡرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا

تعالیٰ سب سے برتر اور بزرگ ہے ● اور اگر تمہیں ان دونوں (زن و مرد) کے درمیان

فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ

(ناسازگاری اور) جدائی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث (پنچ) مرد کے خاندان سے اور ایک ثالث عورت کے

اَهۡلِهَا‌ ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّـقِ اللّٰهُ

کنبہ سے مقرر کرو، اگر دونوں ثالثوں کا قصد اصلاح کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان اس

بَيۡنَهُمَا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ﴿۳۵﴾

کا اچھا بندوبست کردے گا کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ (سب کی نیتوں سے) باخبر اور آگاہ ہے ●

وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا‌ ؕ وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ

اور تم سب خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ

اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ

نیکی کرو اور قریبی رشتہ داروں' یتیموں' مسکینوں'

الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡجَارِ الۡجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ

اپنے قریبی اور دور کے ہمسایوں اور نزدیک والے ہم نشین دوستوں

بِالۡجَنۡۢبِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ

اور مسافروں اور اپنے ماتحتوں اور کنیزوں غلاموں کے ساتھ (بھی نیکی کرو)

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۙ﴿۳۶﴾

یقینا اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوست نہیں رکھتا جو متکبر اور فخر کرنے والا ہو●

الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَ یَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَ

(متکبر اور فخر کرنے والے لوگ) وہ ہیں جو (خود بھی) بخل سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل

یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ اَعۡتَدۡنَا

کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو فضل عطا فرمایا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے

لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۳۷﴾ۚ وَ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ

کفرانِ نعمت کرنے والوں کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے● اور (متکبر اور فخر کرنے

اَمۡوَالَہُمۡ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ لَا

والے لوگ) وہ ہیں جو اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور آخرت

بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَ مَنۡ یَّکُنِ الشَّیۡطٰنُ لَہٗ قَرِیۡنًا

کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس شخص کا ساتھی شیطان ہو تو وہ اس کا

فَسَآءَ قَرِیۡنًا ﴿۳۸﴾ وَ مَاذَا عَلَیۡہِمۡ لَوۡ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ

بہت ہی برا ساتھی ہے۔ اگر وہ خدا اور آخرت کے دن پر ایمان لے آتے اور جو کچھ اللہ نے انہیں

الۡاٰخِرِ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقَہُمُ اللّٰہُ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِہِمۡ

دیا ہے اس میں سے (اخلاص نہ کہ ریا کی بنا پر) خرچ کرتے تو ان پر کون سی آفت آ جاتی اور اللہ تعالیٰ تو

موضوع آیت ۳۶، ہمسایہ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جبرائیل ہمیشہ مجھے ہمسائے کے بارے میں توجہ دلاتے رہے حتیٰ کہ میں سمجھنے لگا کہ وہ اسے میرا وارث بناتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۵۱)

۲۔ وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو خود سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہ جائے۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۵۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جتنا ساتھی اور ہمسائے کی حرمت کی تاکید کی گئی ہے اتنا کسی اور کی نہیں۔ (غرر الحکم)

۴۔ گھر (اختیار کرنے) سے پہلے ہمسائے کے بارے میں سوال کرو (کہ وہ کیسا ہے؟) (غرر الحکم)

۵۔ مسجد کا حرم چالیس ہاتھ ہے اور اس کی ہمسائیگی چاروں طرف سے چالیس گھروں تک ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۵۱)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۶۔ ہمسائے کا حق یہ ہے کہ اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کی حفاظت کی جائے، اگر موجود ہو تو اسکی عزت کی جائے، جب اس پر ظلم ہو تو اس کی نصرت کی جائے اور اس کے عیوب کا پیچھا نہ کیا جائے۔۔۔۔۔۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ اچھی ہمسائیگی رزق میں اضافہ کرتی ہے۔
(بحارلانوار جلد ۷۴ ص ۱۵۳)

۸۔ اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتی ہے اور عمر کو زیادہ کرتی ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۶۶۷)

حضرت لقمانؒ:

۹۔ میں نے چٹانوں کو بھی اٹھایا اور لوہے کو بھی، لیکن جتنا بھاری، برا ہمسایہ ہوتا ہے اتنا کوئی اور چیز نہیں۔
(بحارالانور جلد ۱۳ ص ۴۲۱)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۰۔ حسن ہمسائیگی صرف اس بات کا نام نہیں کہ ہمسائے کو تکلیف نہ دی جائے، بلکہ اچھی ہمسائیگی یہ ہے کہ اگر ہمسایہ تکلیف پہنچائے تو اسے برداشت کیا جائے۔ (بحارلانوار جلد ۷۷ ص ۳۲۰)

عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ

انہیں جانتا ہی ہے● یقینا اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی

حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

نیک کام ہو تو (اس کو) دوگنا کردیتا ہے اور اپنی طرف سے بہت بڑا اجر عطا کرتا ہے●

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ

پس کس طرح کا ہوگا وہ دن کہ جس میں ہم ہر امت سے ایک گواہ (خود انہی میں سے) لے آئیں

عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

گے؟ اور آپ کو ان پر گواہ بنا کر لے آئیں گے؟● جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور پیغمبرؐ کی

عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَ لَا يَكْتُمُوْنَ

نافرمانی کی اس دن' وہ یہ آرزو کریں گے کہ اے کاش وہ زمین کے برابر ہو جاتے اور وہ خدا سے

اللّٰهَ حَدِيْثًا ۧ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا

کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے● اے ایمان والو! مدہوشی کی حالت میں نماز کے نزدیک

ع ۶

الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا

نہ جاؤ جب تک کہ یہ نہ جان سکو کہ کیا کہہ رہے ہو' اور نہ ہی جنابت کی حالت میں

جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ

(مقام نماز یعنی مسجد کے نزدیک جاؤ) مگر گزرتے ہوئے اور ٹھہرے بغیر جب تک کہ غسل نہ کرلو اور

مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ

اگر بیمار ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی ایک نشیبی جگہ (قضائے حاجت) سے واپس آئے یا

لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا

عورتوں کو ہاتھ لگاؤ (اور ان سے جنسی ملاپ پیدا کرو) اور (ان مواقع پر) پانی نہ پاؤ تو پاک

طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور صاف ستھری مٹی پر تیمّم کرو (اس طرح کہ) اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرو یقینا

عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ

خداوند عالم بخشنے والا مہربان ہے ● آیا آپؐ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ جنہیں کتاب کا ایک

الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

حصہ عطا کیا گیا تو انہوں نے (ہدایت حاصل کرنے کی بجائے) گمراہی خریدنا شروع کردی اور

السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ط وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

تمہیں بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں ● اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے کافی ہے کہ خدا

وَلِيًّا ۙ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ

تمہارا سرپرست ہو اور کافی ہے کہ خدا تمہارا مددگار ہو ● بعض یہودی ایسے بھی ہیں جو (بجائے اس

هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ

کے کہ وہ کہیں، ہم نے سنا اور اطاعت کی، وہ) خدا کے کلام کو اپنی جگہ سے تحریف کرتے ہیں اور کہتے

يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ اسْمَعْ غَيْرَ

ہیں کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور کہتے ہیں کہ سنو! خدا تمہیں نہ سنوائے اور ہمیں بے قوف بناؤ

مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِي

وہ ایسا اس لیے کہتے ہیں تاکہ اپنی زبان سے حقائق کو توڑ مروڑ کر بیان کریں اور تمہارے دین

الدِّيْنِ ط وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ

میں طعنہ زنی کریں' اگر وہ یہ کہتے کہ ہم نے خدا کے کلام کو سنا اور اطاعت کی اور (اے پیغمبرؐ!)

اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ لا

تم سنو! اور ہمارے حال کو دیکھو تو یہ بات ان کے لیے بہتر اور زیادہ مناسب تھی' لیکن خداوند

وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ

عالم نے ان کے کفر اور ڈھٹائی کی وجہ سے ان پر لعنت کی ہے لہٰذا ان میں تھوڑے لوگوں کے علاوہ

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

کسی کو ایمان لانے کی توفیق نہیں ہوئی ● اے وہ لوگو جنہیں (آسمانی) کتاب دی جاچکی ہے' اس

موضوع آیت ۴۳۔خداوند عالم کی بخشش

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ خدا کا کسی کو شریک نہ بناتا ہو تو اس کی مغفرت جائز ہوجاتی ہے، اگر اللہ چاہے تو اسے معاف کردے۔
(بحارالانوار جلد۶ ص۵)

۲۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ اگر میں (اللہ) چاہوں تو اسے عذاب دوں اور اگر میں چاہوں تو اسے بخش دوں تو میں بخش دوں گا۔(بحارالانوار جلد۶ ص۶)

۳۔قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک ندا دینے والا کہے گا: ''اے محمدؐ کی امت! تم پر میرے جو حقوق و فرائض بنتے ہیں میں نے وہ معاف کردیئے ہیں، اب تمہارے درمیان تمہارے اپنے (ایک دوسرے کے) گناہ باقی ہیں'' لہٰذا تم بھی ایک دوسرے کو بخش دو اور جنت میں چلے جاؤ۔(بحارلانوار جلد۶ ص۷)

۴۔ایک اعرابی نے کہا: ''یارسول اللہ! قیامت کے دن مخلوق کا حساب کون لے گا؟'' آپؐ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل'' اس پر اس نے کہا: ''رب کعبہ کی قسم! پھر تو ہم نجات پاگئے! آپؐ نے پوچھا: ''وہ کیسے اے اعرابی!'' کہا: ''اس لئے کہ ''جب کریم، کسی کو اپنے قابو میں لاتا ہے تو اسے معاف کردیتا ہے۔''
(تنبیہ الخواطر ص۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔جو شخص خدا کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرتا ہے، خدا کی بخشش اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔
(بحارلانوار جلد۶۹ ص۳۲۹)

۶۔۔۔۔۔۔۔ اللہ سبحانہ اپنے بندوں کو گوناگوں سختیوں سے آزماتا ہے اور ان سے ایسی عبادت کا خواہاں ہے کہ جو طرح طرح کی مشقتوں سے بجالائی گئی ہو، اور انہیں قسم قسم کی ناگواریوں سے جانچتا ہے۔تاکہ ان کے دلوں سے تمکنت وغرور کو نکال باہر کرے۔ اور ان کے نفوس میں عجز وفروتنی کو جگہ دے، اور یہ کہ اس ابتلاء وآزمائش (کی راہ) سے اپنے فضل وامتنان کے کھلے ہوئے دروازوں تک انہیں پہنچائے اور انہیں اپنی معافی وبخشش کا آسان وسیلہ قرار دے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

حضرت امام باقر علیہ السلام:

۷۔جب اہل بہشت اپنے اعمال کی وجہ سے ہی بہشت میں جائیں گے تو پھر جہنم سے خدا کے آزاد کردہ لوگ کہاں جائیں گے؟۔(بحارلانوار جلد۶ ص۵)

اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ

پر بھی ایمان لے آؤ جو ہم نے (حضرت محمدؐ پر) نازل کیا ہے جو تمہاری کتاب کی تصدیق

قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى

کرنے والے اور اس سے ہم آہنگ ہے قبل اس کے کہ ہم چہروں کو بگاڑ کر پیچھے کی طرف موڑ دیں

اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ

اور نابینا بنا دیں یا اُن پر بھی لعنت کریں جس طرح ہم نے اصحاب سبت (ہفتہ کے دن خلاف ورزی

السَّبْتِ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

کرنے والے یہودیوں) پر لعنت کی ہے اور خدا کا فرمان تو کیا کرایا ہی ہوتا ہے ● اللہ تعالیٰ شرک

لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

کے گناہ کو قطعاً معاف نہیں کرتا' لیکن شرک سے کم تر جو گناہ چاہے (اور لائق سمجھے)

يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا

معاف کردے اور جس شخص نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس نے بہت

عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ

بڑا گناہ باندھا ● کیا آپؐ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو (اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہوئے) اپنی پاکیزگی بیان کرتے ہیں؟ بلکہ

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اوران پر کھجور کی گٹھلی کے درمیان موجود دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوتا ●

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ كَفٰى بِهٖٓ

دیکھو! وہ کس طرح خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں! اور یہی آشکارا گناہ ان (کی سزا)

اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ

کے لیے کافی ہے ● کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں (خدا کی) کتاب کا کچھ حصہ

الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَ يَقُوْلُوْنَ

دیا گیا ہے وہ ''جبت'' اور ''طاغوت'' پر ایمان لے آتے ہیں اور کفار کے بارے میں کہتے ہیں

ع ۸

موضوع آیت ۴۸۔ گناہ

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مومن اپنے گناہ کو یوں سمجھتا ہے گویا ایک چٹان ہے جو ابھی گرا ہی چاہتی ہے۔ اور کافر اپنے گناہ کو یوں سمجھتا ہے جیسے مکھی اس کے ناک پر سے گزر گئی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۷۷)

۲۔ گناہ تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو معاف کردیا جائے گا، دوسرا وہ جو معاف نہیں کیا جائے گا اور تیسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہوا ہے اور بندے کو اس سے توبہ کی راہ دکھائی ہے۔ پس وہ اپنے گناہ سے ڈرتا ہے اور اپنے رب سے مغفرت کی امید رکھتا ہے۔ تو ہم بھی اس کے لئے اسی طرح ہوں گے جس طرح وہ خود اپنے لئے ہوتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۶ ص ۳۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ ''گناہ'' ''بیماری'' ہے جس کا علاج ''استغفار'' ہے اور ''شفا'' اسے پھر بجا نہ لانا ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ اگر اللہ تعالیٰ نے گناہ پر عذاب کی دھمکی نہ بھی دی ہوتی پھر بھی اس کی نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۶۴)

۵۔ خدا کی کھلم کھلا نافرمانی، (اس کے) عذاب میں جلدی کا موجب بن جاتی ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ وہ ہے جسے انجام دینے والا چھوٹا سمجھتا ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ انسان کا اپنے گناہ سے بے خبر رہنا اس کا بہت بڑا گناہ ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۹۱)

۸۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:
کسی گناہ پر خوشی منانے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ گناہ پر خوش ہونا اس کے ارتکاب سے بدتر ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۵۹)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۹۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو بیماری کے خوف سے کھانا چھوڑ دیتا ہے لیکن جہنم کے خوف سے گناہ کو نہیں چھوڑتا۔ (بحارالانوار جلد ۶۲ ص ۲۶۹)

لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ہٰۤؤُلَآءِ اَہۡدٰی مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

کہ یہ ان لوگوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں جو (اسلام اور محمدؐ پر) ایمان

سَبِیۡلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ ؕ وَ مَنۡ یَّلۡعَنِ

لے آئے ہیں ● یہی وہ لوگ ہیں کہ جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور اللہ جس پر لعنت کرتا ہے

اللّٰہُ فَلَنۡ تَجِدَ لَہٗ نَصِیۡرًا ﴿ؕ۵۲﴾ اَمۡ لَہُمۡ نَصِیۡبٌ مِّنَ

تم اس کے لیے ہرگز کوئی مددگار نہیں پاؤ گے ● آیا ان (یہودیوں) کے لیے حکومت سے کچھ

الۡمُلۡکِ فَاِذًا لَّا یُؤۡتُوۡنَ النَّاسَ نَقِیۡرًا ﴿ۙ۵۳﴾ اَمۡ

حصہ ہے؟ کہ وہ اپنے عقیدہ کے علاوہ کسی کو ذرہ سی چیز بھی نہیں دیں گے ● آیا وہ

یَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ

(یہودی) مسلمانوں کے ساتھ اس وجہ سے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل و

فَضۡلِہٖ ۚ فَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ الۡکِتٰبَ وَ

کرم سے عطا کیا ہے؟ ہم نے آلِ ابراہیمؑ (کو بھی حضرت محمدؐ جن کی نسل سے ہیں) آسمانی کتاب، حکمت

الۡحِکۡمَۃَ وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنۡہُمۡ

اور عظیم سلطنت عطا کی ہے۔ (تو اب ہم آلِ محمدؐ کو کیوں نہ دیں؟) ● پس ان میں سے بعض (یہودی)

مَّنۡ اٰمَنَ بِہٖ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡہُ ؕ وَ کَفٰی

اس (پیغمبر اسلامؐ) پر ایمان لے آئے اور بعض، دوسروں کو بھی ایمان لانے سے روکتے رہے اور جہنم کا

بِجَہَنَّمَ سَعِیۡرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا

جلا دینے والا شعلہ ان کے عذاب کے لیے کافی ہے ● بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کے

سَوۡفَ نُصۡلِیۡہِمۡ نَارًا ؕ کُلَّمَا نَضِجَتۡ

ساتھ کفر کیا تو بہت جلد ہم انہیں جہنم کی آگ میں ڈالیں گے جب بھی ان کے

جُلُوۡدُہُمۡ بَدَّلۡنٰہُمۡ جُلُوۡدًا غَیۡرَہَا لِیَذُوۡقُوا

بدن کی جلد جل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری جلد پیدا کردیں گے تاکہ وہ سزا

الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِيْنَ

(کا ذائقہ) چکھیں یقینا خداوندعالم غالب اور حکمت والا ہے • اور جو لوگ ایمان لے آئے

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

اور نیک اعمال انجام دیئے بہت جلد ہم انہیں بہشت کے ان باغات میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ

پہنچائیں گے جن (کے درختوں) کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے

فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ٞ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾

رہیں گے ان کے لیے پاک و پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں پائیدار سائے میں پہنچائیں گے •

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا

یقینا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچاؤ اور

حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جب بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے مطابق فیصلہ کرو' اللہ تمہیں

نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾

بہترین نصیحت کرتا ہے یقینا اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے •

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ

اے ایمان والو! خدا کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور ان صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تم میں سے

اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى

ہیں' پس اگر کسی چیز میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پلٹا دو اگر تم خدا اور آخرت

اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ

کے دن پر ایمان رکھتے ہو' یہ بات (اختلاف کو حل کرنے کے لیے قرآن اور سنت

الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾

کی طرف تمہارا رجوع کرنا) بہتر اور اس کا انجام بہت اچھا ہے •

ع ۸ ۹ ۵

موضوع آیت ۵۹۔ ولایت __ اور __ والی (حکومت __ اور __ حکمرانی)

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جیسے تم ہوگے ویسے ہی تم پر حکمران ہوں گے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۴۹۷۹)

۲۔ خداوند عالم فرماتا ہے: ''جب میری مخلوق میں سے میری معرفت رکھنے والا میری نافرمانی کرے گا تو اس پر میں اپنی مخلوق میں سے ایسے شخص کو مسلط کروں گا جو میری معرفت نہیں رکھتا ہوگا''

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ ص ۲۸۹)

۳۔ جو شخص میری امت کے کسی امر کا والی بنے گا اور اپنے باطن کو خدا کے لیے صاف ستھرا رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہیبت کو لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا اور جو ظالم سے مظلوم کا حق لے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور جو کثرت سے لوگوں کو معاف کردے گا اس کی عمر دراز ہوگی، جس کا عدل و انصاف عمومی ہوگا اسے دشمن پر کامیابی حاصل ہوگی۔

(بحارالانوار ج ۷۵ ص ۳۵۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ جس کی حکومت ظلم و جور پر مبنی ہوگی، اس کی حکمرانی جلد زائل ہوجائے گی۔ (غررالحکم)

۵۔ جو اپنی حکمرانی کے دوران تکبر سے کام لے گا، معزولی کے وقت اسے بہت سی ذلتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (غررالحکم)

۶۔ جب تمہارا دوست حکمرانی حاصل کرلے اور تم اس کی دوستی کے دسویں حصے کو بھی حاصل کرلو تو وہ برا ساتھی نہیں ہوگا۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ حکمت ۲۷۳)

۷۔ جو حکمرانی کی صلاحیت کے بغیر برسر اقتدار آئے گا وہ کسی قصور کے بغیر اتار دیا جائے گا۔ (غررالحکم)

۸۔ عقل لین دین کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے اور لوگوں کی خصلتیں حکمرانی کے وقت پہچانی جاتی ہیں۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۲۰ ح ۴۰۱)

۹۔ امیر علیہ السلام کے مالک اشترؒ کے نام مکتوب سے اقتباس: پھر اپنے عہدیداروں کے بارے میں نظر رکھنا، ان کو خوب آزمائش کے بعد منصب دینا کبھی صرف رعایت اور جانبداری کی بنا پر انہیں منصب عطانہ کرنا۔ اس لئے کہ یہ باتیں ناانصافی اور بے ایمانی کا سرچشمہ ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو منتخب کرنا جو آزمودہ و غیرت مند ہوں ایسے خاندانوں میں سے جو اچھے ہوں اور جن کی خدمات اسلام کے سلسلے میں پہلے سے ہوں۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ

(اے رسولؐ!) آیا آپؐ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر

اِلَيۡكَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ

ایمان لے آئے ہیں جو کچھ آپؐ پر نازل ہوا ہے اور آپؐ سے پہلے (پیغمبروں) پر نازل ہوا' یہ چاہتے

يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ وَ قَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ

ہیں کہ فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت (اور باطل حکام) کے پاس جائیں حالانکہ انہیں یہ حکم دیا جا چکا

يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَ يُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلاً ۢ

ہے کہ وہ طاغوت کا قطعی انکار کریں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور دراز کی گمراہی

بَعِيۡدًا ﴿۶۰﴾ وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ

میں ڈال دے ● جب انہیں کہا جاتا ہے کہ (فیصلہ کے لیے) خدا نے جو کتاب نازل کی ہے اس کی

اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوۡلِ رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ

طرف اور پیغمبر کی طرف آؤ تو آپؐ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ لوگوں کو تمہاری طرف

عَنۡكَ صُدُوۡدًا ﴿۶۱﴾ۚ فَكَيۡفَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ

دعوت قبول کرنے سے سختی سے روکتے ہیں ● پھر جب ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان پر

مُّصِيۡبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ جَآءُوۡكَ

کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو (اس مصیبت سے نکلنے کے لیے) کیونکر آپؐ کے پاس قسمیں کھاتے

يَحۡلِفُوۡنَ ۖۗ بِاللّٰهِ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡسَانًا وَّ تَوۡفِيۡقًا ﴿۶۲﴾

ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مقصد تو نیکی اور (فریقین کے درمیان) میل ملاپ کے سوا کچھ نہ تھا●

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُ اللّٰهُ مَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ۚ

یہی وہ لوگ ہیں کہ خدا جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے پس آپؐ ان سے در

فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَ عِظۡهُمۡ وَ قُلۡ لَّهُمۡ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَوۡلاً ۢ

گزر کریں اور انہیں نصیحت کریں اور ان کے دل میں اتر جانے والی

بَلِيۡغًا ﴿۶۳﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ

بات کریں● ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ حکم خدا سے اس کی اطاعت کی

بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ

جائے اور وہ لوگ جب اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں (اور اپنی راہوں سے پلٹ کر) اگر آپ کے

جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَ اسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ

پاس آجائیں اور خدا سے مغفرت طلب کریں اور پیغمبر بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرے تو

الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَ

یقیناً خدا کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پائیں گے● ایسی بات نہیں ہے آپؐ کے رب کی

رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ

قسم! یہ لوگ اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ اپنے جھگڑوں میں (صرف) آپؐ کو اپنا حاکم نہیں بنائیں

بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا

گے اور پھر جو فیصلہ آپؐ کریں وہ اس کے بارے میں اپنے دل میں کسی قسم کی ناراضگی کا احساس بھی نہ کریں

قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوۡ اَنَّا كَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ

اور آپؐ کے فیصلے آگے مکمل طور پر سر تسلیم خم کردیں● اور اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنے آپ کو قتل

اَنِ اقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ اَوِ اخۡرُجُوۡا مِنۡ دِيَارِكُمۡ مَّا

کردو یا اپنی سرزمین سے باہر نکل جاؤ تو تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ اس پر کوئی بھی عمل نہ کرتا

فَعَلُوۡهُ اِلَّا قَلِيۡلٌ مِّنۡهُمۡ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ فَعَلُوۡا مَا يُوۡعَظُوۡنَ

اور اگر وہ اس بات پر عمل کرتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو ان کے لیے بہتر

بِهٖ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَشَدَّ تَثۡبِيۡتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيۡنٰهُمۡ

ہوتا اور اس سے ان کا ایمان زیادہ پختہ ہوجاتا● اور اس صورت میں ہم انہیں

مِّنۡ لَّدُنَّاۤ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۶۷﴾ وَّ لَهَدَيۡنٰهُمۡ صِرَاطًا

اپنی طرف سے بہت بڑی جزا عطا کرتے● اور انہیں سیدھے راستے کی بھی ضرور

موضوع آیت ۶۵
خدا کے لئے تسلیم و رضا:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔ اگر وہ اس پر صبر کرتا ہے تو خدا اسے برگزیدہ بنا دیتا ہے اور اگر اس پر راضی ہوتا ہے تو خدا اسے اپنے لئے چن لیتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۸۲ ص ۱۴۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جب بات تمہاری مرضی کے مطابق نہ بن سکے تو اسی پر راضی رہو جو ہو کر رہے گا۔ (غررالحکم)
۳۔ اصل رضا یہ ہے کہ خدا کی ذات پر اچھی طرح سے بھروسہ کیا جائے۔ (غررالحکم)
۴۔ قناعت، رضا کا سرنامہ ہے (غررالحکم)
۵۔ جو شخص خدا کو ناراض کر کے صاحب اقتدار کو راضی کرے گا وہ اللہ کے دین سے خارج ہو جائے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۶۱)
۶۔ جو شخص خدا کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی کرے گا خداوند تعالیٰ اس پر اسی مخلوق کو مسلط کر دے گا۔ (بحارالانوار ج ۷۷ ص ۱۵۶)
۷۔ جو اپنے بدن کو ناراض کرے گا وہ اپنے رب کو راضی کرے گا اور جو اپنے بدن کو ناراض نہیں کرے گا وہ خدا کی نافرمانی کرے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۳۱۲)
۸۔ خدا کی رضا اس کی اطاعت کے ساتھ جڑواں ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۹۔ جو شخص اپنے لئے خدا کے اچھے انتخاب پر راضی ہوتا ہے وہ اس کے علاوہ کسی دوسری حالت کی کبھی تمنا نہیں کرتا۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۰۶)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے ''فلا و ربك لایؤمنون حتیٰ یحکموك۔۔۔۔۔۔'' ایسی بات نہیں ہے آپؐ کے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ اپنے جھگڑوں میں (صرف) آپؐ کو اپنا حاکم نہیں بنائیں گے ۔۔۔ (نساء/۶۵) کا مطلب ہے کہ ان کے فیصلوں پر دل و جان سے راضی ہوں اور اسی پر قناعت کریں۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۱۵۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ جو بات ہو جاتی حضرت رسول اکرمؐ اس کے بارے میں کبھی یہ نہ کہتے کہ ''کاش اس کے علاوہ کچھ اور ہوتا''۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۱۵۷)
۱۲۔ ہم (اہلبیتؑ) ایسے افراد ہیں کہ ہم جس کے بارے

مُّسۡتَقِیۡمًا ﴿۶۸﴾ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ

ہدایت کرتے ● جو لوگ خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت میں) ان لوگوں کے

الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ

رفیق اور ہمدم ہوں گے جنہیں خدا نے نعمتوں سے نواز ا ہے جیسے انبیاء ہیں' صدیق ہیں'

الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ﴿ؕ۶۹﴾

شہید ہیں اور نیک اور صالح لوگ ہیں اور یہ لوگ کس قدر اچھے رفیق و ہمدم ہیں ●

ذٰلِکَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰہِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیۡمًا ﴿۷۰﴾ یٰۤاَیُّہَا

یہ سب خدا کی طرف سے فضل و کرم ہے اور علم و آگاہی کے لحاظ سے خدا ہی کافی ہے۔ اے مومنو!

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا خُذُوۡا حِذۡرَکُمۡ فَانۡفِرُوۡا

(دشمن کے مقابلہ میں، آمادگی کے علامت کے طور پر) اپنے اسلحہ کو اٹھالو پس نامنظم اور متفرق گروہوں

ثُبَاتٍ اَوِ انۡفِرُوۡا جَمِیۡعًا ﴿۷۱﴾ وَ اِنَّ مِنۡکُمۡ

کی صورت میں یا اجتماعی صورت میں دشمن کی طرف چل پڑو ● البتہ تم میں سے بعض لوگ ایسے

لَمَنۡ لَّیُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡکُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ

ہیں جو دیگر مجاہدین کی سستی اور بے ہمتی کا موجب (بھی) بنتے ہیں' پھر اگر تمہیں کسی قسم کی

قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیَّ اِذۡ لَمۡ اَکُنۡ مَّعَہُمۡ

مصیبت در پیش آتی ہے تو کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی ہے کہ میں (میدانِ جنگ میں ان)

شَہِیۡدًا ﴿۷۲﴾ وَ لَئِنۡ اَصَابَکُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ

کے ساتھ نہیں تھا کہ شہید ہوجاتا ● اور اگر خدا کی طرف سے تمہیں اس کا فضل اور

لَیَقُوۡلَنَّ کَاَنۡ لَّمۡ تَکُنۡۢ بَیۡنَکُمۡ وَ بَیۡنَہٗ مَوَدَّۃٌ

غنیمت حاصل ہوجائے تو ایسا ہے جیسے تمہارے اور اس کے درمیان کوئی دوستی تھی ہی نہیں' تب وہ

یّٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ مَعَہُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ﴿۷۳﴾

کہتا ہے اے کاش میں (جہاد میں) اس کے ساتھ ہوتا اور بہت بڑی کامیابی (فتح اور غنیمتوں) تک جاپہنچتا ●

ع ۱۱ / ۶

میں جو چیز پسند کرتے ہیں اور خدا سے سوال کرتے ہیں تو وہ ہمیں عطا فرماتا ہے۔ اور جب ہم کسی کے بارے میں کوئی چیز پسند کرتے ہیں لیکن اس کے بارے میں خدا کی ایسی پسند ہوتی ہے جسے ہم پسند نہیں کرتے۔ اس پر راضی ہوجاتے ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۸۲ ص ۱۳۲)

۱۳۔ معرفت خدا کی اصل یہ ہے کہ انسان اپنی پسند اور ناپسند کی چیزوں میں خدا کی رضا پر راضی ہوجائے۔
(بحارلانوار جلد ۷۱ ص ۱۳۹)

۱۴۔ آرام اور راحت خدا کی رضا پر راضی ہونے اور اس پر یقین رکھنے میں ہے۔ اور رنج و غم خدا کی ذات میں شک کرنے اور اس پر ناراضی کا اظہار کرنے میں ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۱۵۹)

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ

پس راہ خدا میں ان لوگوں کو جنگ کرنا چاہیے جنہوں نے دنیوی زندگی

الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَ مَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کے بدلے آخرت کو خرید لیا ہے اور جو شخص راہِ خدا میں لڑتا ہوا مارا

فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَ مَا

جائے یا فتح حاصل کرے تو ہم بہت جلد اسے بہت بڑا اجر عطا کریں گے ● تمہیں کیا

لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

ہوگیا ہے کہ تم راہِ خدا میں اور ان مستضعفین (کمزور و بے بس)

الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

مردوں' عورتوں اور بچوں (کو کفار کے پنجے سے نجات دلانے) کے لیے جہاد نہیں کرتے جو کہتے

اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ

ہیں پروردگار! ہمیں اس شہر سے نکال کہ جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی

لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

طرف سے کسی کو ہمارا رہبر و سرپرست بنا اور تو ہی کسی کو اپنی طرف سے ہمارا

نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ

مددگار مقرر فرما● جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا

جو کافر ہیں وہ طاغوت کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پس تم شیطان

اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ

کے دوستوں اور مددگاروں سے جنگ کرو (اور گھبراؤ نہیں کیونکہ) شیطان کے حیلے بہانے

ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ

قطعاً کمزور ہیں● (اے رسولؐ!) آیا آپؐ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ (پہلے کہا کرتے تھے

ع

موضوع آیت ۷۴۔ مجاہد راہ خدا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام "باب المجاہدین" ہے جب مجاہدین اس کی طرف جائیں گے تو وہ کھلا ہوا ہوگا اور وہ تلواریں اپنی کمروں سے باندھے ہوئے سب کے سامنے اس دروازے سے گزر کر بہشت میں جا پہنچیں گے اور فرشتے انہیں "خوش آمدید" کہیں گے۔ (بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۹)

۲۔ مومن اپنی تلوار اور زبان (دونوں) سے جہاد کرتا ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۸۸۵)

۳۔ لوگوں میں سے سب سے اچھا وہ انسان ہے جو راہ خدا میں اپنے آپ کو روکے رکھتا ہے اور موت کی طلب میں دشمنان خدا سے جہاد کرتا ہے۔ یا پھر جہاد کی صفوں میں شہید ہو جاتا ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۲۴۴)

۴۔ تمام بندوں کے اعمال، مجاہدین راہ خدا کے نزدیک ایسے ہیں جیسے ابابیل کی چونچ میں سمندر کے پانی کا قطرہ۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۶۸۱)

۵۔ مجاہدین کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۶۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے لئے شہید ہونا لکھ دیا ہے اور کچھ لوگوں کے لئے موت، اور ہر شخص اپنی مقرر کردہ چیز کی آرزو کرتا ہے پس خوشخبری ہے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور اس کی راہ میں شہید ہونے والوں کے لئے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۳ ص ۱۸۴)

۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
ایک شخص حضرت رسولخداؐ کی خدمت حاضر ہو کر کہنے لگا "میں بڑی خوشی کے ساتھ جہاد کی خواہش رکھتا ہوں" تو آنحضرتؐ نے فرمایا: "تو تم خدا کی راہ میں جہاد کرو، اگر شہید ہوگئے تو تم زندہ ہوگے اور خدا کے ہاں روزی حاصل کرو گے، اور اگر طبعی موت مر گئے تو تمہارا اجر خدا کے پاس ہوگا اور اگر واپس آجاؤ گے تو خدا کے نزدیک گناہوں سے پاک صاف ہو کر باہر آجاؤ گے۔" (تفسیر نور الثقلین جلد اول ص ۴۰۹)

كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا

کہ آپ ہمیں جنگ کی اجازت دیں مگر) انہیں کہا جاتا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نماز قائم کرو

الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ اِذَا

اور زکوۃ ادا کرو' لیکن جب (مدینہ میں) جہاد کا حکم فرض ہو گیا تو ان میں سے کچھ افراد (مکہ

فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡيَةِ

کے مشرک) لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگے گویا خدا سے ڈر رہے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ڈر

اللّٰهِ اَوۡ اَشَدَّ خَشۡيَةً ۚ وَ قَالُوۡا رَبَّنَا لِمَ

رہے ہیں اور کہنے لگے: پروردگارا! تونے ہم پر جنگ کیوں فرض کی ہے؟ اور تونے ہمیں نزدیکی

كَتَبۡتَ عَلَيۡنَا الۡقِتَالَ ۚ لَوۡ لَاۤ اَخَّرۡتَنَاۤ

زمانے (ہماری طبعی موت) تک مہلت کیوں نہیں دی؟ تو آپ (ان سے) کہہ دیں کہ دنیا کا سرمایہ

اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ؕ قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ ۚ وَ

بہت کم اور ناچیز ہے اور آخرت ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہاں پر

الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۞ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ﴿۷۷﴾ اَيۡنَ

کھجور کی گٹھلی کے درمیان باریک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا● تم جہاں

مَا تَكُوۡنُوۡا يُدۡرِكْكُّمُ الۡمَوۡتُ وَ لَوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُرُوۡجٍ

بھی ہو تمہیں موت آکر رہے گی خواہ تم مضبوط قلعوں (یا ستاروں) میں ہی کیوں نہ ہو' اگر

مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ حَسَنَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ

ان (منافقین) کو کوئی اچھائی اور فتح نصیب ہوتی ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے

عِنۡدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ

ہے اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ (اے پیغمبرؐ) یہ تمہاری وجہ سے آئی ہے'

عِنۡدِكَ ؕ قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَاۤءِ الۡقَوۡمِ

تو (آپؐ ان سے) کہہ دیں کہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ اس قوم کو کیا ہو گیا ہے

لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ

کہ کسی بات کو سمجھ ہی نہیں پاتے؟● (اے انسان) جو نیکی تمہیں پہنچتی ہے وہ خدا کی طرف

حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَ مَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ

سے ہے اور جو برائی تمہیں پہنچتی ہے وہ خود تمہاری طرف سے ہوتی ہے اور

نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

(اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا اور اس بارے میں خدا کی

شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ

گواہی کافی ہے● جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے اور

تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ؕ وَ يَقُوْلُوْنَ

جو اس سے رو گردانی کرتا ہے تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا● اور (منافقین دن

طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ

کے وقت آپ کے سامنے) کہتے ہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں لیکن جب آپ کے پاس سے چلے

مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ؕ وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ

جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ اپنی رات کی محفلوں میں تمہارے کہنے کے خلاف کام کرتا

مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى

ہے' لیکن اللہ تعالٰی ان محفلوں کی کارگزاری کو لکھ لیتا ہے پس آپؐ ان کی پرواہ نہ کریں اور

اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

خدا پر توکل کریں اور کافی ہے کہ خدا پشتیبان ہو● وہ قرآن کے بارے میں کیوں (فکر و) تدبر

الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ

نہیں کرتے؟ (حالانکہ) اگر یہ قرآن غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو یقیناً وہ اس میں بہت

اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ

زیادہ اختلاف موجود پاتے● اور جب ان (منافقین) کے پاس امن یا خوف (فتح یا شکست)

ع ۱۱ / ۸

موضوع آیت ۷۸۔ جبر__اور__تفویض

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔"جبر" کے باطل ہونے کے بارے میں فرماما:

"_____ اگر بات اسی طرح ہوتی (جبر ہوتا) تو ثواب و عقاب (سزاوجزا) امر و نہی، تنبیہ وغیرہ سب کچھ بے کار ہو جاتے، وعیدووعید کا معنی ساقط ہو جاتا، مجرم اور گناہگار کے لیے لعنت وملامت نہ ہوتی اور نیکوکار کے لئے تعریف نہ ہوتی، بلکہ نیکوکار کو مجرم کی نسبت زیادہ لعنت کی جاتی۔اور مجرم نیکوکار کی نسبت زیادہ تعریفوں سے نوازا جاتا۔جبر کا عقیدہ تو بت پرستوں اور رحمٰن کے دشمنوں کا ہے_____"

(بحارالانوار جلد ۵ ص ۱۳)

۲۔اعمال تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ۱۔فرائض ۲۔فضائل اور ۳۔گناہ۔"فرائض" خدا کے امر اور مشیت ۔رضا اور قدرت کے تحت ہوتے ہیں جنہیں بندہ انجام دیتا ہے اور خدا کی طرف سے نجات پاجاتا ہے۔"فضائل" خدا کے امر سے تو نہیں لیکن اس کی مشیت سے ہوتے ہیں_____اور "گناہ" نہ تو خدا کے امر سے ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کی مشیت سے۔(تحف العقول ص ۱۴۶)

۳۔حضرت امام جعفر صادقؑ سے کسی نے پوچھا: "آیا اللہ نے بندوں کو گناہوں پر مجبور کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "نہیں!" اس نے پھر پوچھا "تو کیا ان کے امور خود انہی کے سپرد کردئے ہیں؟" فرمایا: "ایسا بھی نہیں!" اس نے سوال کیا: "تو پھر کیا صورت حال ہے؟" فرمایا: "ان دونوں کے درمیان پروردگار کا لطف ہے!" (بحارالانوار جلد ۵ ص ۸۳)

الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِہٖ ؕ وَ لَوۡ رَدُّوۡہُ اِلَی

کی کوئی خبر آتی ہے تو اسے فوراً فاش کردیتے ہیں حالانکہ اگر وہ اسے (فاش کرنے سے پہلے)

الرَّسُوۡلِ وَ اِلٰۤی اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡہُمۡ لَعَلِمَہُ الَّذِیۡنَ

رسولؐ یا اپنے میں سے صاحبانِ امر تک پہنچاتے تو بے شک جو لوگ صاحبانِ درک و فہم اور

یَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَہٗ مِنۡہُمۡ ؕ وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ

استنباط ہیں وہ اس کی حقیقت کو سمجھ لیتے اور اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور مہربانی نہ ہوتی تو

رَحۡمَتُہٗ لَاتَّبَعۡتُمُ الشَّیۡطٰنَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلۡ فِیۡ

چند آدمیوں کے سوا تم سب کے سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے ● پس آپ خدا کی راہ میں

سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۚ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفۡسَکَ وَ حَرِّضِ

جہاد کریں اور آپ کے سوا کسی کو اس کا حکم نہیں دیا گیا اور مومنین کو

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ اَنۡ یَّکُفَّ بَاۡسَ الَّذِیۡنَ

(جہاد کی) ترغیب دیں امید ہے کہ خدا کافروں کی طاقت کو روک دے گا خدا کی

کَفَرُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ اَشَدُّ بَاۡسًا وَّ اَشَدُّ تَنۡکِیۡلًا ﴿۸۴﴾

طاقت سب سے زیادہ اور اس کی سزا سب سے زیادہ دردناک ہے ●

مَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَۃً حَسَنَۃً یَّکُنۡ لَّہٗ نَصِیۡبٌ مِّنۡہَا ۚ وَ

جو شخص (نیک کام کے لیے) اچھا واطہ بنے گا اس کے لیے بھی ثواب کا

مَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَۃً سَیِّئَۃً یَّکُنۡ لَّہٗ کِفۡلٌ مِّنۡہَا ؕ وَ

کچھ حصہ ہوگا اور شخص برے کام کا واسطہ بنے گا اس کے لیے بھی سزا کا

کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ مُّقِیۡتًا ﴿۸۵﴾ وَ اِذَا حُیِّیۡتُمۡ

کچھ حصہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے ● اور جب بھی تمہیں سلام کیا جائے تو جواب میں

بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡہَاۤ اَوۡ رُدُّوۡہَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ

تم بھی اس سے بہتر طور پر سلام کرو یا (کم از کم) وہی الفاظ (جواب میں) کہہ دو یقیناً

كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے ● اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی بھی لائقِ عبادت نہیں' یقیناوہ تم سب کو قیامت

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

کے دن جمع کرے گا جس کے بارے میں کسی قسم کا شک نہیں ہے اور خدا سے بڑھ کر کون بات کرنے میں سچا

حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ ع فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ

ہے ؟ ● تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے

بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

کرتوتوں کے سبب سرنگوں کر دیا ہے' کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جن کو خدا نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے تم انہیں راہِ راست پر

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا

لے آؤ؟ جسے خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لیے تم ہرگز نجات کا راستہ نہیں پاؤ گے ● وہ (منافقین) تو اس بات کو

كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى

پسند کرتے ہیں کہ تم بھی ان جیسے کافر ہو جاؤ تاکہ ان ہی کے برابر ہو جاؤ' لہٰذا تم انہیں اپنا دوست نہ بناؤ' جب تک کہ وہ

يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ

(توبہ نہ کریں اور) راہِ خدا میں ہجرت نہ کریں' پس اگر وہ ہجرت سے روگردانی کریں (کفار کے ساتھ تعاون جاری رکھیں)

حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾

تو انہیں جہاں پر بھی پاؤ گرفتار کر لو اور قتل کر ڈالو اور ان میں سے کسی کو بھی اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ ●

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ

مگر جو (منافقین) ان لوگوں کے ساتھ مل گئے ہیں جن کے ساتھ تمہارا کوئی معاہدہ ہے یا جو (لوگ) تمہارے پاس آتے

اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

ہیں اور ان کے سینے تمہارے ساتھ جنگ کرنے یا اپنی قوم کے ساتھ جنگ کرنے سے تھک

قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

کر حوصلہ ہار چکے ہیں کیونکہ اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا اور وہ تم

موضوع آیت ۸۶

سلام اور مصافحہ کا ثواب:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تم میں سے کوئی شخص اپنے (مومن) بھائی سے ملاقات کرے تو اسے اس سے مصافحہ کرنا چاہئے، اور سلام کہنا چاہئے، کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جس سے خدا نے ملائکہ کو شرف عطا فرمایا ہے۔

(کتاب الصداقۃ والاصدقاص ۴۹۸)

۲۔ مومن کا مصافحہ، ملائکہ کے مصافحہ سے افضل ہوتا ہے۔ (الصداقۃ والاصدقاص ۴۹۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ جنت کے چار گھروں کے بدلے میں کون شخص مجھے چار چیزوں کی ضمانت دیتا ہے؟ ۱۔ راہ خدا میں خرچ کرو اور غریب ہو جانے کا خوف نہ کرو ۲۔ دنیا بھر میں سلام کو عمومی طور پر پھیلا دو ۳۔ دوسروں پر اپنی برتری جتانا چھوڑ دو خواہ تم حق پر ہو۔ (چوتھی چیز کا ذکر نہیں ہے۔ از مترجم)

(اصولِ کافی ج ۱ ص ۳۸۰)

۴۔ جب دو مومن آپس میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس کے ننانوے حصے اسے ملتے ہیں جس میں دوسرے کے لئے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ اور جب وہ آپس میں معانقہ کرتے (گلے ملتے) ہیں تو خدا کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔

(الصداقۃ والاصدقاص ۵۰۰)

۵۔ اسحاق بن عمار صیرفی کہتے ہیں کہ میں کوفہ میں تھا اور مجھے ملنے کے لئے میرے بہت سے دوست آنے لگے، اور میں اپنی اس شہرت کو سخت ناپسند کرتا تھا اور مجھے خوف پیدا ہوا کہ میں ''دیندار'' کی حیثیت سے مشہور ہو جاؤں گا! میں نے اپنے غلام سے کہا کہ جب بھی ان لوگوں میں سے کوئی شخص میرا پوچھے تو اس سے کہہ دینا کہ ''وہ یہاں نہیں ہیں''۔

اسحاق کہتے ہیں کہ میں اسی سال حج کو گیا اور حضرت امام جعفر صادقؑ کی زیارت کے لئے بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ غصے میں ہیں اور آپ میں ایسی تبدیلی پیدا ہو چکی ہے جو میرے اور ان کے درمیان پہلے نہ تھی۔ میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کیا: ''آپ کے قربان جاؤں! آخر کیا وجہ ہے کہ آپؑ میں میرے بارے میں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے؟'' اس پر امامؑ نے فرمایا: ''جس چیز نے تمہارے اندر مومنین کے بارے میں تبدیلی پیدا کی ہے!'' میں نے عرض کیا: ''آپ کے قربان جاؤں! میں تو شہرت سے ڈرتا تھا! ورنہ خدا بہتر جانتا ہے کہ مجھے ان سے کس قدر شدید محبت ہے!'' امامؑ نے فرمایا:

اعۡتَزَلُوۡکُمۡ فَلَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ وَ اَلۡقَوۡا اِلَیۡکُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ

سے جنگ کرتے' پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ہوجائیں' تمہارے ساتھ نہ لڑیں اور تمہیں صلح کی پیشکش کریں تو اللہ

اللّٰہُ لَکُمۡ عَلَیۡہِمۡ سَبِیۡلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوۡنَ اٰخَرِیۡنَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ

تمہیں بھی ان کے ساتھ متعرض ہونے اور جنگ کرنے کی اجازت نہیں دیتا● بہت ہی جلد تم کچھ اور

یَّاۡمَنُوۡکُمۡ وَ یَاۡمَنُوۡا قَوۡمَہُمۡ ؕ کُلَّمَا رُدُّوۡۤا اِلَی الۡفِتۡنَۃِ اُرۡکِسُوۡا

لوگوں کو بھی پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ (اسلام کا اظہار کر کے) آپؐ کی امان میں آجائیں اور (کفر کا اظہار کر کے)

فِیۡہَا ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَعۡتَزِلُوۡکُمۡ وَ یُلۡقُوۡۤا اِلَیۡکُمُ السَّلَمَ وَ یَکُفُّوۡۤا اَیۡدِیَہُمۡ

اپنی قوم سے مطمئن رہیں وہ جب بھی فتنہ کی طرف لوٹ جاتے ہیں اس میں جا گرتے ہیں' پس اگر وہ تمہارے ساتھ جنگ

فَخُذُوۡہُمۡ وَ اقۡتُلُوۡہُمۡ حَیۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡہُمۡ ؕ وَ اُولٰٓئِکُمۡ جَعَلۡنَا لَکُمۡ

کرنے سے کنارہ کش نہ ہوں اور نہ ہی صلح کی پیشکش کر کے تمہارے ساتھ جنگ سے دستبرداری اختیار کریں تو پھر انہیں جہاں

عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنًا مُّبِیۡنًا ﴿۹۱﴾ وَ مَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ اَنۡ یَّقۡتُلَ مُؤۡمِنًا

بھی پاؤ پکڑ لو اور قتل کردو' یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہم نے تمہیں واضح غلبہ اور تسلط عطا فرمایا ہے● کسی مومن کے لیے جائز نہیں

اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنۡ قَتَلَ مُؤۡمِنًا خَطَـًٔا فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ وَّ

ہے کہ کسی اور مومن کو قتل کردے' مگر غلطی کی بنا پر اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کرے تو اسے

دِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ اِلٰۤی اَہۡلِہٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّصَّدَّقُوۡا ؕ فَاِنۡ کَانَ مِنۡ قَوۡمٍ

چاہئے کہ ایک مومن غلام کو آزاد کرے اور مقتول کی دیت (خون بہا) بھی اس کے خاندان والوں کو ادا کرے' مگر یہ کہ (مقتول کے

عَدُوٍّ لَّکُمۡ وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ ؕ وَ اِنۡ

خاندان والے) خون بہا معاف کردیں اور اگر (مقتول) مومن ہے اور ایسی قوم سے ہے جو تمہاری دشمن ہے تو (اس کا جرمانہ) ایک

کَانَ مِنۡ قَوۡمٍۭ بَیۡنَکُمۡ وَ بَیۡنَہُمۡ مِّیۡثَاقٌ فَدِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ

مومن غلام کو آزاد کرنا ہے اور اگر (مقتول) ایسے خاندان سے ہے کہ اس کے اور تمہارے درمیان عہد و پیمان ہوچکا ہے تو اس کی

اِلٰۤی اَہۡلِہٖ وَ تَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ

دیت اس کے اہل خاندان کو ادا کرے اور ایک مومن غلام بھی آزاد کرے' پس جب کوئی قاتل آزاد کرنے

''اسحاق! اپنے بھائیوں کی زیارت سے نہ گھبرایا کرو کیوں کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی ملاقات کرتا ہے اور اسے ''مرحبا'' کہتا ہے تو اس کا یہ ''مرحبا'' قیامت تک لکھا جاتا ہے، اور جب اس سے مصافحہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دونوں انگوٹھوں کے درمیان سو رحمتیں نازل کرتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں اس شخص کے لئے ہوتی ہیں جس کے دل میں اپنے بھائی کے لئے زیادہ محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ توجہ بھی فرماتا ہے اور جس کے دل میں اپنے ساتھی کے لیے زیادہ محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی توجہ اس کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ اور جب آپس میں معانقہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت انہیں گھیر لیتی ہے،

ع ۱۲ ۴ ۹

اور جب اسی حالت پر رہتے ہیں اور اس طرح سے ان کا مقصد صرف خدا کی خوشنودی ہوتا ہے اور کوئی دنیاوی غرض ان کے پیش نظر نہیں ہوتی تو ان سے کہا جاتا ہے، ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ معاف کردیئے ہیں، اب نئے سرے سے اعمال بجالاؤ'' اور جب ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ''ان سے ہٹ جاؤ، کیونکہ اب یہ آپس میں راز کی باتیں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ باتیں چھپائی ہوئی ہیں''۔ (ثواب الاعمال ص ۱۴۷)

موضوع آیت ۹۱۔ امان

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں، جو ایک دوسرے کے خون کے محافظ ہیں، ان میں سے ایک ادنیٰ شخص بھی کسی کو امان دے سکتا ہے، اور وہ سارے کے سارے اپنے علاوہ دوسروں پر غالب ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۰ ص ۴۶)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام:
امان کی ذمہ داریوں کو اچھی طرح نبھاؤ جس طرح میخیں گاڑی جاتی ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۰ ص ۴۷)

۳۔ (مالک اشترؒ کے نام دستاویز سے اقتباس) ۔۔۔اور اگر اپنے دشمن سے کوئی معاہدہ کرو یا اسے اپنے دامن میں پناہ دو تو پھر عہد کی پابندی کرو اور وعدہ کا لحاظ رکھو۔ (نہج البلاغہ)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۴۔ جو شخص کسی کو امان دے کر قتل کرڈالے وہ بروز قیامت اپنے ہاتھ میں دھوکہ بازی کا علم اٹھائے ہوئے ہوگا۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۰ ص ۴۷)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے بارے میں پوچھا گیا کہ ''ان میں سے ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے'' کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''اگر مسلمانوں کا ایک لشکر کسی قوم کا محاصرہ کرلے اور

يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً

کے لیے) غلام نہ پائے تو لگاتار دو مہینے روزے رکھے' یہ خدا کی طرف سے لوگوں

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

کے لیے (ایک قسم کی تخفیف) اور توبہ ہے اور خداوندعالم دانا اور حکمت والا ہے●

وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ

اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے

خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ

گا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر غضب اور لعنت کی ہے اور اس نے اس قاتل کے لیے بہت بڑا عذاب

عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ

تیار کر رکھا ہے● ایمان والو! جب تم خدا کی راہ میں جہاد کے لیے سفر کرو تو (دشمن کے کاموں

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى

کے بارے میں) تحقیق کیا کرو اور کوئی شخص (تمہارے پاس کلام، سلام یا کسی پیشکش کے

اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ

ذریعہ) اسلام اور صلح کا اظہار کرے تو (اس سے) یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے تاکہ اس

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ

طرح سے تم دنیوی زندگی کے لیے مال و متاع اور غنیمتیں حاصل کرو کیونکہ بہت سی غنیمتیں تو

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ

اللہ کے پاس ہیں' اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے اور خدا نے تم پر احسان کیا ہے پس تحقیق

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِی

کر لیا کرو کیونکہ تم جو کچھ انجام دیتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بخوبی آگاہ ہے● جو مومنین عذر و ضرر کے

الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ

بغیر (جہاد سے منہ چھپا کر) گھر میں بیٹھ جاتے ہیں وہ ان مجاہدین کے برابر نہیں ہوسکتے جو خدا کی

مشرکین میں سے ایک شخص سر اٹھا کر کہے "مجھے پناہ دو تاکہ میں تمہارے سردار کے ساتھ بات چیت کروں" اور مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک ادنیٰ درجے کا شخص اسے پناہ دے دے تو ان میں سے اعلیٰ شخص پر بھی اس عہد کی پابندی لازم ہوگی"
(مجمع البحرین)

موضوع آیت ۹۴۔ دنیا کی محبت کے نتائج

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس دل میں دنیا کی محبت جاگزیں ہو جاتی ہے اس میں چار چیزیں گھر کر جاتی ہیں: ۱۔ ایسا دھندہ جس کی سختی ختم ہونے میں نہیں آتی ۲۔ ایسی غربت و تنگدستی جس کے لئے تونگری کا حصول مشکل ہوتا ہے اور ۳۔ ایسی آرزوئیں جو ختم ہونے میں نہیں آتیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۸۸)

۲۔ جو دل دنیا سے محبت کرتا ہے، حرام ہے کہ اسے طمع چھوڑ جائے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۶۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جو دنیا سے محبت کرتا ہے وہ دوسروں کے لئے جمع کرتا رہتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۲)

۴۔ دنیا کی محبت عقل کو خراب کردیتی ہے، دل کو حکمت کے سننے سے بہرا کردیتی ہے اور دردناک عذاب کا موجب بنتی ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ دنیا کے مزے لوٹنے والوں کے دل روتے رہتے ہیں خواہ وہ (ظاہر میں) خوش ہوں۔ اور اپنے تئیں وہ ناراض رہتے ہیں خواہ بعض عطیوں کی وجہ سے لوگ ان پر رشک کرتے ہوں (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ جس کے دنیا سے تعلقات کا جال پھیل جائے تو وہ اس سے جدا ہوتے وقت سخت حسرت کا شکار ہوگا۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۹)

۷۔ جو شخص اس دنیا سے محبت کرے گا، دنیا اسے خود پسندی کا شکار کردے گی، جو اسے خوبصورت جانے اور اچھا سمجھے گا تو دنیا اسے حریص بنادے گی۔ جو اس کا طلبگار بنے گا وہ اسے طمع و لالچ تک جا پہنچائے گی جو اس کی مدح و ثناء کرے گا تو ریا اسے منہ کے بل گرائے گا، جو دنیا کو چاہے گا تو وہ اسے خود پسندی میں مبتلا کردے گی اور جو اس پر مطمئن ہو جائے گا اس پر غفلت سوار ہو جائے گی۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۰۵)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۸۔ جو دنیا سے محبت کرتا ہے، آخرت کا خوف اس کے دل سے جاتا رہتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۱۵)

الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ

راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے مالوں اور جانوں

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ

کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو (جہاد سے منہ چھپا کر) گھر میں بیٹھ جانے والوں پر درجہ

عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

کے اعتبار سے بڑی فضیلت عطا کی ہے' خدا نے سب (ایمانداروں) سے بھلائی اور نیک جزا کا

الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

وعدہ کر لیا ہے (لیکن) مجاہدین کو گھر میں بیٹھے رہنے والوں پر عظیم اجر کے اعتبار سے خدا نے

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ

بڑی فضیلت دی ہے ● خدا کی طرف سے بڑے بلند اور اہم درجات پائیں گے اور ساتھ ہی خدا

وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ

ع ۱۳ ۵ ۱۰

کی بخشش اور رحمت بھی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے ● بے شک جن لوگوں کی روح

الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ

فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہوتا ہے تو وہ ان سے پوچھتے

قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ

ہیں کہ تم کس حالت میں تھے؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم تو زمین میں مستضعف تھے (کہ مجبوراً کافروں

تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ

کے ساتھ محاذ جنگ میں شامل تھے) تو وہ کہیں گے آیا خدا کی زمیں وسیع نہیں تھی کہ اس میں ہجرت

فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

کر جاتے؟ تو ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ●

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ

سوائے ان مستضعف مردوں' عورتوں اور بچوں (اور زیر دست لوگوں) کے جن کے پاس نہ

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾

تو کوئی چارہ ہے اور نہ ہی ہجرت کے لیے کوئی راستہ جانتے ہیں●

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا

امید ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بخش دے اور اللہ تعالیٰ تو ہے ہی بخشنے والا اور مغفرت

غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ

کرنے والا●اور جو شخص خدا کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں

مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّ سَعَةً ؕ وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ

امن کے بہت سے مقام اور وسعت پائے گا اور جو شخص اپنے گھر سے

مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ

خدا اور رسول کی طرف ہجرت کے لیے گھرسے نکلے پھر اسے

وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾

موت آلے تو اس کا اجر یقیناً خدا پر ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے●

ع ۱۴

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ

تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ

نماز کو قصر کرو' اگر تمہیں خوف ہو کہ کفار تمہیں اذیت اور ضرر

كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

پہنچائیں گے' یقیناً کفار ہمیشہ کے لیے تمہارے کھلے دشمن ہیں●

وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ

(اے رسولؐ!) جب آپؐ (جہاد کے سفر میں)فوج اسلام کے درمیان ہوں اور انہیں نماز

مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا

پڑھائیں تو چاہیے کہ ان میں کا ایک گروہ تمہارے ساتھ (نماز کے لیے) کھڑا ہو جائے اور وہ اسلحہ اپنے ساتھ رکھے پس جب

موضوع آیت ۹۸۔ مستضعفین

۱۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
آیا میں اہل بہشت کے بادشاہوں کے متعلق نہ بتاؤں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ اہل جنت کے بادشاہ ضعیف اور مستضعف لوگ ہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۹۴۳)

۲۔ تم مجھے ضعیف اور کمزور لوگوں میں تلاش کیا کرو کیونکہ تمہیں ضعیف اور کمزور افراد ہی کی وجہ سے رزق ملتا ہے اور تمہاری امداد کی جاتی ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۶۰۱۹)

۳۔ اللہ تعالیٰ اس امت کی امداد اس کے کمزور و ضعیف افراد کی دعاؤں، نمازوں اور خلوص کی وجہ سے کرتا ہے۔ (تفسیر در منثور جلد اول ص ۲۳۷)

۴۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے غریب اور فقیر لوگوں کے ذریعہ فتح و نصرت کی دعا کیا کرتے تھے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۸۰۲۳)

فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَ لْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ

سجدہ کرلیں اور (قیام کر کے دوسری رکعت کو فرادیٰ پڑھ لیں) تمہارے پیچھے (نگہبان)

يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ

بن جائیں ' اب دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آجائے اور (دوسری رکعت میں)

اَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ

تمہارے ساتھ نماز پڑھیں اور دفاع کے وسائل اور اسلحہ اپنے ساتھ رکھیں (یہ اس لئے ہے کہ

اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً

تم غفلت کا شکار نہ ہوجاؤ کیونکہ) کفار تو اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ تم اپنے اسلحہ اور دوسرے

وَّاحِدَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ

ساز و سامان سے غافل ہوجاؤ اور وہ یکبارگی تم پر حملہ کردیں اور تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں

مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَ

ہے کہ اگر بارش کی وجہ سے تمہیں کوئی تکلیف پہنچے یا بیمار اور زخمی ہو تو اپنے اسلحہ کو زمین پر

خُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا

رکھ دو' اور (فقط) اپنے ساتھ دفاع کے وسائل رکھو' یقینا خدا نے کافروں کے لیے رسوا

مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ

کرنے والا عذاب تیار کررکھا ہے ● تو جب نماز کو مکمل کرلو تو کھڑے ہوکر' بیٹھ کر

قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا

اور پہلو کے بل لیٹ کر خدا کو یاد کرو اور جب اطمینان حاصل کر لو (اور خوف کی

الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا

حالت ختم ہوجائے) تو نماز کو (مکمل کر کے پڑھو) یقینا نماز مومن پر مقررہ اوقات میں

مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَ لَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا

واجب کی گئی ہے ● دشمن کا پیچھا کرنے میں سستی نہ کرو' اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو

موضوع آیت ۱۰۲۔ نماز

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تمہاری تمام تر کوششیں اور سارا دھیان نماز کی طرف ہونا چاہئے کیونکہ دین کا اقرار کرلینے کے بعد یہی چیز ہی اسلام کا بنیادی رکن ہے۔
(بحارالانوار جلد ۸۴ ص ۲۶۱)

۲۔ نماز دین کا ستون ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۸۸۶۹)

۳۔ جسے نماز، برائیوں اور بدکاریوں سے نہ روکے وہ خدا سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۸۲ ص ۱۹۸)

۴۔ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اس کی ساری خواہشیں اور اس کا دل خدا کی طرف ہی ہوتا ہے تو نماز سے فارغ ہوجانے کے بعد ایسا ہوجاتا ہے جیسے اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۸۲ ص ۱۹۸)

۵۔ ایمان اور کفر کے درمیان نماز (کا فاصلہ) ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۸۸۶۹)

۶۔ جب تک اولاد آدم پنجگانہ نمازوں کی پابندی کرتی رہتی ہے شیطان بھی اس سے مرعوب رہتا ہے اور جب وہ انہیں ضائع کردیتی ہے تو وہ اس پر جری ہوجاتا ہے اور اسے بڑے بڑے گناہوں میں ڈال دیتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۸۲ ص ۲۰۲)

۷۔ جو بندہ اوقات نماز کی پابندی کرتا ہے اور سورج کے اوقات کا خیال رکھتا ہے میں اس کے لئے موت کے وقت آسانی، رنج و غم کی دوری اور جہنم سے نجات کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بحارالانوار جلد ۸۳ ص ۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۸۔ نماز شیطان (کے حملوں) سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازوں پر کھانے وغیرہ کو ترجیح نہیں دیتے تھے اور جب نماز کا وقت آجاتا تھا تو گویا آپؐ اپنے کسی دوست عزیز اور رشتہ دار کو بھی نہیں پہچانتے تھے۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۲۳)

۱۰۔ پنجگانہ نمازیں اپنے درمیانی فاصلہ کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں بشرطیکہ انسان کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے، اور اسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ "ان الحسنات یذهبن السئیات" یعنی بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۸۲ ص ۳۲۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۱۔ بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا سوال کیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر نماز قبول ہوگئی تو دوسرے اعمال بھی

تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ تَرْجُوْنَ مِنَ

وہ بھی تمہارے جیسی تکلیف اٹھاتے ہیں' لیکن (غیبی امداد اور بہشت کی) جو امیدیں

اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّاۤ

تم خدا سے وابستہ رکھتے ہو وہ نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ صاحب علم و حکمت ہے ● یقیناً ہم

اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ

نے یہ کتاب آپؐ پر برحق نازل کی ہے تاکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے (وحی کے ذریعہ) آپ کو

النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَ لَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ

سکھایا اور دکھایا ہے اس کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں اور خیانت کرنے والوں

خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

کی حمایت نہ کریں ● اور اللہ سے مغفرت طلب کرو کہ یقینا اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ

مہربان ہے ● اور جو لوگ خود اپنے ساتھ خیانت کرتے ہیں تم ان کا دفاع نہ کرو کیونکہ

اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾

اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو خیانت کرنے والے گنہگار ہیں ●

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ

(وہ اپنی خیانت کو) لوگوں سے تو چھپاتے ہیں لیکن خدا سے نہیں چھپاسکتے حالانکہ خدا اس وقت بھی

اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى

ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ رات کے وقت ایسی باتیں کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں (اور

مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾

چھپ چھپا کر سازشیں کرتے) اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کاموں پر احاطہ رکھتا ہے جو وہ انجام دیتے ہیں ●

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ

تم دنیوی زندگی میں تو ان (خائنوں) کی حمایت کرتے ہوتو قیامت کے دن

ع ۱۴ ۴ ۱۲

قبول ہو جائیں گے۔ (بحار الانوار جلد ۸۳ ص ۲۵)

موضوع آیت ۱۰۷۔ خیانت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کے اہل وعیال اور مال میں خیانت کرتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۷۲)

۲۔ تمہارا اپنے بھائی کے راز کو فاش کرنا بھی خیانت ہے، لہٰذا اس سے ہر صورت بچتے رہو۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۹)

۳۔ جو شخص تمہارے ساتھ خیانت کرے، تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو ورنہ تم بھی ویسے ہو جاؤ گے۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۷۵)

۴۔ چار برائیاں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی گھر میں در آئے وہ تباہ ہو جاتا ہے اور کبھی برکت سے آباد نہیں ہوتا:
۱۔ خیانت ۲۔ چوری ۳۔ مے نوشی ۴۔ زنا
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۷۰)

۵۔ مکر، خیانت اور دھوکہ جہنم میں ہیں۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰۵)

۶۔ حضرت علی علیہ السلام:
خیانت، پرہیزگاری اور دیانت کی کمی کی دلیل ہے۔
(غرر الحکم)

۷۔ جو زمانے پر اطمینان کرلیتا ہے وہ اس سے خیانت کرتا ہے۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

۸۔ بدترین خیانت، امت کی خیانت ہے اور بدترین کھوٹ ائمہ سے کھوٹ کرنا ہے۔
(نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۹۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے ''لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم'' تو یہاں پر اللہ اور رسولؐ سے خیانت کا مطلب ان کی نافرمانی اور اپنی امانت کی خیانت کا مقصد یہ ہے کہ ہر انسان کے ذمہ خدا کے مقرر کردہ فرائض ہیں، ان کی عدم ادائیگی خیانت ہے۔ یعنی نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ ''انفال/۲۷''
(تفسیر نور الثقلین جلد ۲ ص ۱۴۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ مومن ہر جبلت (اور عادت) اختیار کرسکتا ہے لیکن خیانت اور جھوٹ اختیار نہیں کرسکتا۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۷۲)

۱۱۔ معاویہ بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کے ذمہ میرا حق بنتا ہے لیکن وہ اس کا انکار کرتا ہے۔ لیکن وہ کچھ مال میرے پاس امانت کے طور

پر رکھتا ہے۔ تو کیا مجھے حق حاصل ہے کہ میں اس سے اپنا مال اٹھالوں؟ امامؑ نے فرمایا: "نہ! یہ خیانت ہے"۔
(تفسیر نورالثقلین جلد ۲ ص ۱۴۴)

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام:
۱۴۔ کسی شخص کی خیانت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خیانت کاروں کا امین بنے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۶۴)

يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ

خدا کے آگے کون ان کی حمایت کرے گا؟ یا (اس دن) ان کا کون وکیل

عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۱۰۹﴾ وَ مَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ

دفاع کرے گا؟ کو بخشنے والا مہربان پائے گا ● اور جو شخص برے کام کرے یا اپنے اوپر

نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۱۰﴾ وَ

ظلم کرے لیکن پھر خدا سے مغفرت کی دعا کرے تو وہ خدا کو بخشنے والا مہربان پائے گا ● اور جو

مَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ ؕ وَكَانَ

شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو (حقیقت میں) وہ اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے اور اللہ

اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ خَطِيۡٓـئَةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ

تعالیٰ صاحب علم و حکمت ہے ● جو شخص کسی خطا یا گناہ کا مرتکب ہوتا ہے پھر اسے کسی بے

يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡٓـئًا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ﴿۱۱۲﴾ وَلَوۡ

گناہ کی طرف منسوب کردیتا ہے تو یقیناً وہ تہمت اور آشکار گناہ کا بوجھ اپنے اوپر اٹھاتا ہے ● اور اگر

لَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ

آپؐ پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ کے لوگ آپؐ کو حق

يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ

کے راستے سے (ہٹانے اور) گمراہ کرنے کا قصد کرچکے تھے لیکن یہ لوگ اپنے آپ کے سوا کسی

مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَ

کو گمراہ نہیں کرتے اور آپؐ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر

عَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ

کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو چیز آپؐ نہیں جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور آپؐ پر خدا کا بہت

عَظِيۡمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيۡرَ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰٮهُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ

بڑا فضل ہے ● ان کے بہت سے مخفیانہ (اجلاسوں اور) باتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے مگر جو

بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ مَنْ

شخص صدقہ دینے یا نیک کام کرنے یا لوگوں کے درمیان میل ملاپ اور صلح و آشتی کرانے کا

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ

حکم دے اور جو شخص خدا کی رضا کے حصول کے لیے ایسا کرے گا تو ہم اسے جلد ہی بہت بڑا

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا

اجر عطا کریں گے ● اور ہدایت کے واضح ہوجانے کے بعد بھی جو شخص رسول کی مخالفت

تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ

کرے گا اور مومنین کی راہ کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کرے گا ہم اسے ادھر پھیر دیں گے

مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ

جہاں کا اس نے رخ کیا ہے اور اسے دوزخ میں پھینک دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہوگا ● یقیناً

ع ۱۷ ۱۴

اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا

اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور (توبہ نہ کی

دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ

جائے) لیکن اس سے کم تر گناہ کو جس سے چاہے (اور لائق سمجھے) معاف کردے گا اور جو شخص خدا

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ

کے لیے شریک بنائے گا تو وہ یقیناً بہت دور کی گمراہی میں جاپڑے گا ● وہ (مشرکین) خدا کی بجائے

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا

بس ان معبودوں کو پکارتے ہیں جن کے نام عورتوں کے ناموں پر ہیں (۱) اس طرح وہ

شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ

صرف راندۂ درگاہ سرکش شیطان ہی کو پکارتے ہیں ● خدا نے شیطان پر لعنت کی ہے جب اس

مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ

نے کہا کہ یقیناً میں تیرے بندوں میں سے اپنا مقررہ حصہ ضرور لوں گا ● اور انہیں ضرور گمراہ

(۱) (جیسے لات، مناۃ اور عزیٰ ہیں)

موضوع آیت ۱۱۴
لوگوں کے درمیان صلح کرانا

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ کیا میں تمہیں روزے، نماز اور صدقہ سے بھی زیادہ افضل عبادت کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟ وہ ہے لوگوں کے درمیان صلح کرانا کیونکہ لوگوں کے درمیان موجود فساد، تباہ کن ہوتا ہے۔

(کنز العمال حدیث ۵۴۸۰)

۲۔ مسلمانوں کے درمیان (ہر ممکن طریقہ سے) صلح جائز ہے سوائے ایسی صلح کے کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا جائے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۱۶۴)

۳۔ اللہ تعالیٰ کو وہ جھوٹ پسند ہے جو صلح کے کے لئے بولا جائے اور وہ سچ ناپسند ہے جس سے فساد کھڑا ہو جائے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۸ ص ۵۷۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ جو باہمی مخالفین کے درمیان صلح کرادے اپنے مقصود کو حاصل کرلیتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

(کافی جلد ۲ ص ۲۱۰)

۶۔ ایک ایسا صدقہ جسے خدا پسند کرتا ہے وہ لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جب ان میں فتنہ وفساد کھڑا ہوجائے اور انہیں ایک دوسرے کے قریب لانا ہے جب وہ دور ہوچکے ہوں۔ (کافی جلد ۲ ص ۲۰۹)

۷۔ کلام تین طرح کا ہوتا ہے:

۱۔ سچا ۲۔ جھوٹا ۳۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانا ۔۔ تم کسی سے ایک ایسی بات سنتے ہو جو اس تک پہنچی ہو اور اس سے اس کے دل میں کدورت پیدا ہوچکی ہو لیکن تم اس سے کہتے ہو کہ ''میں نے فلاں (اس کے مخالف) سے تمہارے بارے میں اس اس طرح کی اچھی باتیں سنی ہیں بالکل اس کے برعکس جو تم سن چکے ہو۔'' (کافی جلد ۲ ص ۳۴۱)

۸۔ مفضل کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تم ہمارے دو شیعوں کے درمیان کسی قسم کی لڑائی جھگڑے کی بات دیکھو تو میرے مال سے فدیہ دے کر اس لڑائی کو ختم کراؤ۔ (کافی جلد ۲ ص ۲۰۹)

لَاُمَنِّیَنَّهُمۡ وَ لَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَ

کروں گا اور انہیں ختماً ان کی آرزوؤں میں سر گرم رکھوں گا اور انہیں حکم دوں گا کہ چوپایوں کے

لَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّخِذِ

کانوں کو چیریں اور ان میں شگاف ڈالیں اور انہیں یہ حکم بھی ضرور دوں گا کہ خدا کی تخلیق کو

الشَّیۡطٰنَ وَلِیًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَقَدۡ خَسِرَ خُسۡرَانًا

بگاڑ ڈالیں اور جو شخص خدا کے بجائے شیطان کو اپنا دوست اور سرپرست بنائے گا تو یقینا وہ کھلم

مُّبِیۡنًا ﴿۱۱۹﴾ؕ یَعِدُهُمۡ وَ یُمَنِّیۡهِمۡ ؕ وَ مَا یَعِدُهُمُ

کھلا خسارہ اٹھائے گا ● (شیطان) ان سے وعدے کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے اور شیطان

الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ۫ وَ

ان سے جو وعدے کرتا ہے وہ فریب کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہیں ● یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ

لَا یَجِدُوۡنَ عَنۡهَا مَحِیۡصًا ﴿۱۲۱﴾ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

جہنم ہے وہ اس سے بھاگنے کی راہ نہیں پائیں گے ● اور جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ

انجام دیئے ہیں ہم انہیں بہت جلد ایسے باغات (بہشت) میں داخل کریں گے کہ جن

تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ

کے (درختوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے خدا کا وعدہ برحق ہے

وَ مَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیۡلًا ﴿۱۲۲﴾ لَیۡسَ بِاَمَانِیِّكُمۡ وَ

اور خدا سے بڑھ کر اور کون سچی بات کہتا ہے؟ ● (سزا' جزا اور برتری) تمہاری آرزوؤں کے

لَاۤ اَمَانِیِّ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ ؕ مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِهٖ ۙ وَ

مطابق نہیں اور نہ ہی اہلِ کتاب کی آرزوؤں کے مطابق ہے' جو شخص برائی کرے گا اسے اس کی

لَا یَجِدۡ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیۡرًا ﴿۱۲۳﴾

سزا ملے گی اور وہ خدا کے علاوہ نہ تو کسی کو اپنا سرپرست اور نہ ہی کسی کو اپنا مددگار پائے گا ●

وَ مَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَ هُوَ

اور جو شخص خواہ مرد ہو یا عورت نیک اعمال بجالائے گا اور مومن بھی ہوگا تو ایسے

مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَ لَا يُظۡلَمُوۡنَ

افراد بہشت میں داخل ہوں گے اور ان پر کم سے کم تر ظلم بھی

نَقِيۡرًا ﴿۱۲۴﴾ وَ مَنۡ اَحۡسَنُ دِيۡنًا مِّمَّنۡ اَسۡلَمَ

نہیں کیا جائے گا • اور کس شخص کا دین و آئین اس شخص سے بہتر ہوسکتا ہے جو خود کو خدا کے

وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحۡسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ

آگے جھکا دے جبکہ وہ نیکوکار بھی ہو اور خالص، معتدل اور حق کی طرف مائل حضرت ابراہیمؑ

حَنِيۡفًا ؕ وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبۡرٰهِيۡمَ خَلِيۡلًا ﴿۱۲۵﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِى

کی ملت کا پیروکار ہو؟ اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو تو اپنی دوستی کے لیے چن لیا • اور جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے صرف خدا ہی کے لیے ہے اور خداوندعالم ہر چیز کو

مُّحِيۡطًا ﴿۱۲۶﴾ وَ يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ

اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے • اور آپؐ سے عورتوں کی (وراثت کے) بارے میں فتویٰ

يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ ۙ وَ مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ فِىۡ

طلب کرتے ہیں تو آپؐ کہہ دیں کہ ان کے بارے میں خدا تمہیں فتویٰ دیتا ہے اور قرآن کی وہ

يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ

آیات بھی جو تم پر تلاوت کی جاتی ہیں، یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ جن کا حق تم نہیں

تَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ وَ الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ

دینا چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کرو اور مستضعف بچوں کے بارے میں بھی

الۡوِلۡدَانِ ۙ وَ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلۡيَتٰمٰى بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ مَا

(اللہ تعالیٰ اپنا حکم بیان فرما چکا ہے کہ) یتیموں سے انصاف کا سلوک کرو اور تم جو

۱۸ ع ۱۱ ۱۵

موضوع آیت ۱۲۷

وراثت ـــ اور ـــ وارث

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ولدالزنا نہ تو کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ (کنزالعمال)

۲۔ جو شخص کسی کو قتل کرے تو وہ اس کا وارث نہیں ہوگا خواہ اس کے علاوہ کوئی بھی اس کا وارث نہ ہو، اگرچہ قاتل باپ ہو یا بیٹا۔
(کنزالعمال حدیث ۳۰۴۳۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ مسلمان، کافر کا حاجب بھی ہے اور اسکا وارث بھی ہوگا، جبکہ کافر نہ تو مسلمان کا حاجب ہے اور نہ ہی اس کا وارث ہوگا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۷ ص ۳۷۴)

۴۔ قاتل کی میراث نہیں ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۷ ص ۳۸۸)

۵۔ کتاب علل بن سنان میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: عورتوں کے نصف میراث دینے کی وجہ یہ ہے کہ جب عورت شادی کرتی ہے تو وہ لینے والی ہوتی ہے اور مرد دینے والا ہوتا ہے۔ اسی لئے میراث میں مرد کا حصہ زیادہ ہوتا ہے اور میراث میں عورتوں کی نسبت مرد کا دوگنا حصہ اس لئے بھی ہے کہ عورت مرد کی عیال میں شمار ہوتی ہے اگر اسے کوئی ضرورت ہوتی ہے تو مرد اس کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے، اور مرد پر ہی عورت کا نان ونفقہ ضروری ہوتا ہے اور اس کی کفالت بھی مرد ہی کرتا ہے، جبکہ عورت مرد کی کفالت نہیں کرتی اور نہ ہی اس کا نان ونفقہ برداشت کرتی ہے، اسی لئے میراث میں مرد کا حصہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسی بارے میں فرماتا ہے: ''الرجال قوامون علی النسآء بما فضل اللہ بعضهم علی بعض وبما انفقوا من اموالهم'' یعنی مردوں کو عورتوں پر قابو حاصل ہے، کیونکہ اللہ نے بعض لوگوں (مردوں) کو دوسرے بعض لوگوں (عورتوں) پر فضیلت دی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ مردوں نے عورتوں پر اپنا مال خرچ کیا ہے۔ ''نساء/۶۴'' (بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۳۳۶)

۶۔ اسحاق بن محمد نخعی کہتے ہیں کہ حضرت امام ابو محمد حسن عسکریؑ سے سوال کیا گیا کہ ''آخر کیا وجہ ہے کہ مسکین اور ضعیف وکمزور عورت (وراثت میں) ایک حصہ لیتی ہے جبکہ مرد دو حصے پاتا ہے؟'' حضرت نے ارشاد فرمایا: اس لئے کہ عورت پر نہ تو جہاد ہے اور نہ ہی کسی کا نان ونفقہ فرض ہے اور نہ ہی تاوان وغیرہ دینے کی پابند ہے۔ اور یہ سب کچھ مرد پر ضروری ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۳۲۸)

تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيۡمًا ﴿۱۲۷﴾

بھی نیکی کا کام انجام دیتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہے ●

وَ اِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ

اور اگر عورت کو اپنے شوہر سے ناسازگاری یا منہ پھیر لینے کا خوف ہو تو ان دونوں پر کوئی گناہ

اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا

نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ صلح کرلیں (اگرچہ اپنے بعض حقوق سے چشم پوشی ہی کیوں

صُلۡحًا ؕ وَ الصُّلۡحُ خَيۡرٌ ؕ وَ اُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ

نہ کرنا پڑے) اور صلح اچھی چیز ہے' لیکن بخل اور تنگ نظری نے انسانوں کو اپنے گھیرے میں

الشُّحَّ ؕ وَ اِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

لے رکھا ہے (اور صلح سے مانع ہے) اور اگر تم نیکی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً

تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۲۸﴾ وَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا

خداوندِ عالم تمہارے اعمال سے آگاہ ہے ● اور تم (قلبی تعلق کے لحاظ سے) اپنی عورتوں

بَيۡنَ النِّسَآءِ وَ لَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ

کے درمیان ہرگز عدالت قائم نہیں کرسکتے خواہ اس کے لیے جتنی بھی کوشش کرو' للذا اپنا

فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَ تَتَّقُوۡا

تمام تعلق ایک ہی جانب نہ رکھو تاکہ اس (دوسری) کو درمیان میں لٹکی ہوئی چھوڑ دو اور اگر تم

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۲۹﴾ وَ اِنۡ

صلح و آشتی اور تقویٰ کی راہ اختیار کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ● اور اگر وہ دونوں

يَّتَفَرَّقَا يُغۡنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ

زن و شوہر ایک دوسرے سے جدا ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنے کرم اور وسعت کے

وَ كَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيۡمًا ﴿۱۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

ذریعے بے نیاز کردے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور صاحب حکمت ہے ● اور جو کچھ آسمانوں میں

موضوع آیت ۱۳۰۔ طلاق

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خدا کی حلال کردہ چیزوں سے خدا کے نزدیک طلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۲۷۸۷۱)

۲۔ اللہ تعالیٰ نت نیا مزہ چکھنے والے (ایک کو طلاق دے کر دوسری بیوی کرنے والے) مرد کو اور نت نیا مزہ چکھنے والی (ایک شوہر سے طلاق لے کر دوسرے سے شادی کرنے والی) عورت کو پسند نہیں کرتا۔

(کنزالعمال حدیث ۲۷۸۷۶)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو زیادہ طلاق دینے والا، نیا مزہ چکھنے والا ہو۔

(فروع کافی ج ۶ ص ۵۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز اتنا ناپسند نہیں ہے جتنا وہ گھر جو اسلامی نقطہ نظر سے جدائی (طلاق) کے ذریعہ برباد ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے طلاق کے معاملہ میں کڑی شرائط رکھی ہیں اور اس بارے میں بار بار اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۵ ص ۲۶۶)

۵۔ اللہ تعالیٰ اس گھر کو دوست رکھتا ہے جس میں دلہن ہو اور اس گھر کو دشمن رکھتا ہے جس میں طلاق ہوئی ہو، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سے ناپسندیدہ ترین کوئی اور چیز نہیں ہے۔

(فروع کافی جلد ۶ ص ۵۴)

۶۔ خدا کی حلال کردہ چیزوں میں سے اس کے نزدیک کوئی چیز اس قدر ناپسندیدہ نہیں ہے جتنا طلاق ہے، اور اللہ تعالیٰ زیادہ طلاق دینے والے اور نت نیا مزہ چکھنے والے کو دشمن رکھتا ہے۔ (فروع کافی جلد ۶ ص ۵۴)

وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ لَقَدۡ وَصَّیۡنَا الَّذِیۡنَ

اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب خدا ہی کے لیے ہے اور یقیناً ہم نے ان

اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَ اِیَّاکُمۡ اَنِ اتَّقُوا

لوگوں کو جو تم سے پہلے آسمانی کتاب رکھتے تھے اور خاص کر تمھیں اس بات

اللّٰہَ ؕ وَ اِنۡ تَکۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

کی تاکید کہ خدا سے ڈرو اور اگر تم نے کفر اختیار کیا تو ،جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین

وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَنِیًّا حَمِیۡدًا ﴿۱۳۱﴾

میں ہے وہ سب خدا ہی کے لیے ہے اور خداوندعالم بے نیاز اور لائق ستائش ہے●

وَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ

اور جو کچھ آسمانوں اورزمین میں ہے وہ خدا ہی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کارسازی کے

وَکِیۡلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡہِبۡکُمۡ اَیُّہَا النَّاسُ وَ یَاۡتِ

لیے کافی ہے●اے لوگو! اگر خدا چاہے تو تم سب کو ختم کردے اور دوسروں

بِاٰخَرِیۡنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیۡرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنۡ کَانَ

کو لے آئے اور خدا اس بات پر قدرت رکھتا ہے●جو شخص

یُرِیۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا فَعِنۡدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنۡیَا وَ

دنیا میں بدلہ چاہتا ہو تو خدا کے پاس دنیا اور آخرت

الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ﴿۱۳۴﴾ ع ۱۹ ۸ ۱۲

(دونوں) کی جزا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے دیکھنے والا ہے●

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُہَدَآءَ

اے ایمان والو! ہمیشہ عدالت قائم رکھو اور خدا ہی کے لیے گواہی دو خواہ یہ تمہارے ہی نقصان

لِلّٰہِ وَ لَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ ۚ

میں ہو یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے نقصان میں ہو (فریقین میں سے کوئی ایک) مالدار

اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا ۚ فَلَا

یا فقیر ہو کیونکہ خداوند عالم ان کی نسبت زیادہ مہربان ہے' پس نفسانی خواہشات کی اتباع نہ

تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ وَ اِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ

کرو تاکہ عدالت کر سکو اور اگر زبان کو گھما پھرا کر بات کرو گے (اور ناحق گواہی دو گے) یا حق

تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۳۵﴾

سے روگردانی کرو گے تو (یاد رکھو) خداوند تعالیٰ اس سے آگاہ ہے جو تم انجام دیتے ہو●

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ الۡكِتٰبِ

ایمان والو! خدا' اس کے رسول اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور

الَّذِىۡ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَ الۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ

اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی ہے (ان سب پر صحیح معنوں میں) ایمان

قَبۡلُ ؕ وَ مَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ

لے آؤ اور جو شخص خدا' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے پیمبروں اور

وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ

قیامت کے دن کے ساتھ کفر کرے گا تو وہ دور دراز گمراہی میں جا پڑے گا● یقینا

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ

جو لوگ ایمان لے آئے پھر کافر ہو گئے اور پھر ایمان لے آئے اور دوبارہ کافر ہو گئے اور پھر

ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَـغۡفِرَ لَهُمۡ وَ لَا لِيَـهۡدِيَهُمۡ

اپنے کفر میں اضافہ کیا' اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ ہی انہیں راہِ حق کی

سَبِيۡلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِيۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ عَذَابًا

ہدایت کرے گا● منافقین کو خوشخبری دے دیں کہ ان کے لیے دردناک

اَلِيۡمَا ۙ ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيۡنَ يَتَّخِذُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ

عذاب ہے● یہ وہ لوگ (ہیں) جو مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا سرپرست اور دوست بناتے

موضوع آیت ۱۳۶۔ کفر

۱۔حضرت رسولخداؐ فرماتے ہیں: کفر کا کم ترین درجہ یہ ہے کہ انسان اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی بات سنے اور اسے یاد رکھے رہے اور اس سے اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعہ وہ اپنے بھائی کو رسوا کرے گا، تو ایسے لوگوں کا (دین) میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۶۷۶)

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ------ کتاب اللہ (قرآن) میں کفر کی چار قسمیں ہیں------

پہلی قسم ''انکار'' ہے۔اور یہ کفر ہے، یعنی خدا کی ربوبیت کا انکار، اور وہ اس طرح کہ انسان کہے نہ تو رب ہے، اور نہ ہی جنت ہے اور نہ ہی جہنم ہے ------ اور ایسے لوگ ہی کہتے ہیں کہ ''وما یھلکنا الا الدھر'' یعنی ہم کو صرف زمانہ (جلاتا) مارتا ہے۔

''جاثیہ/۲۴''

کفر کی ایک اور قسم یہ ہے کہ------''انکار کرنے والا جانتا ہے کہ حق ہے لیکن اس کے باوجود اس کا انکار کرتا ہے، انہیں لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''وجحدوا بھا واستیقنتھا اَنۡفُسُهُمۡ ظلما و علوا'' یعنی باوجودیکہ ان کے دل کو ان (معجزات) کا یقین تھا لیکن پھر بھی ان لوگوں نے ---ان کو نہ مانا۔ (نمل/۱۴)

تیسری قسم ،''نعمتوں کا کفران'' ہے---- اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ'' یعنی اگر میرا شکر کرو گے تو میں یقینا تم پر (نعمت کی) زیادتی کروں گا۔اور اگر تم نے ناشکری کی تو یاد رکھو کہ یقینا میرا عذاب بہت سخت ہے۔(ابراہیم/۷)

کفر کی چوتھی قسم ''خدا کی امر کردہ چیزوں کو چھوڑ دینا'' اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض'' یعنی کیا تم (خدا کی) کتاب کی بعض باتوں پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو۔یعنی اسے چھوڑ دیتے ہو (بقرہ/۸۵)۔پانچویں قسم ''برائت'' ہے۔اس بارے میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے ''وکفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابداً حتی تؤمنوا باللہ وحدہ'' یعنی ہم تم (مشرکین) سے برائت اختیار کر چکے ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے کھلم کھلا عداوت اور دشمنی پیدا ہو چکی ہے جب تک کہ تم یکتا خدا پر ایمان نہ لاؤ۔ ''ممتحنہ/۴''

(اصول کافی جلد ۲ ص ۳۸۹)

۳۔جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کے بارے میں شک کرتا ہے،کافرہے۔
(اصول کافی جلد۲صفحہ ۳۸۶)

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ

ہیں' آیا یہ لوگ کافروں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں؟ جبکہ یقینی بات ہے کہ ہر قسم کی عزت

لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ﴿۱۳۹﴾ وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا

تو صرف خدا ہی کے پاس ہے●اور یقینا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تم پر

سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا

(یہ حکم) نازل کردیا ہے کہ جب بھی تم سنو کہ خدا کی آیات کا کفر کیا جارہا ہے یا ان کا مذاق

تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ

اڑایا جارہا ہے تو ان لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو! یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں

اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِىْ

مشغول ہوجائیں ورنہ تم بھی ان کی مانند ہوجاؤ گے' یقینا اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں

جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ

کو جہنم میں جمع کردے گا●(منافق) وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ تمہاری تاک میں رہتے ہیں' پس اگر

كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ

خدا کی طرف سے تم (مسلمانوں) کو کوئی فتح حاصل ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ آیا ہم تمہارے

وَ اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ

ساتھ نہیں تھے؟ اور اگر کفار کو (فتح کا) کوئی حصہ ملتا ہے تو وہ (انہیں) کہتے ہیں کہ آیا ہم

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

جنگ میں تمہیں تشویق نہیں دلاتے تھے اور تمہیں مومنین کے آگے (ہتھیار ڈالنے) سے

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لَنْ يَّجْعَلَ

نہیں روکتے تھے؟ پس اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ ع

نے کفار کے لیے مسلمانوں پر تسلط کا قطعاً کوئی راستہ قرار نہیں دیا●

ع ۲۰ / ۱۷

موضوع آیت ۱۴۲

سستی اور درماندگی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔یاعلیؑ!۔۔۔۔۔۔دو باتوں سے بچتے رہو: تنگ دلی اور سستی سے، کیونکہ اگر تم تنگدل ہو جاؤ گے تو حق پر صبر نہیں کرسکو گے اور اگر سست ہو جاؤ گے تو کوئی حق ادا نہیں کر پاؤ گے۔(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۴۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔سستی آخرت کو برباد کردیتی ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۴۲۲)

۳۔طبیعت میں سرور ہو یا سستی ہر حالت میں اعمال کو پابندی سے بجالاتے رہو۔(غررالحکم)

۴۔جب چیزوں کا جوڑا جوڑا بنایا گیا تو سستی اور درماندگی کا جوڑا بنایا گیا جن کے ملاپ سے فقر و تنگدستی حاصل ہوتی ہے۔(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۵۹)

۵۔اعمال کو دیر سے بجالانا سستی کا نتیجہ ہوتا ہے۔
(غررالحکم)

۶۔سستی کا عزم محکم کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرو۔
(غررالحکم)

۷۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ انسان وہ ہے جسے اللہ نے اس کے اپنے سپرد کردیا ہے وہ سیدھے راستے سے ہٹ چکا ہوتا ہے۔اور کسی راہنما کے بغیر چل رہا ہوتا ہے۔جب اسے دنیا کی کھیتی کی طرف بلایا جاتا ہے تو عمل کرتا ہے اور جب آخرت کی کھیتی کی دعوت دی جاتی ہے تو سستی کرتا ہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۲۰۳)

۸۔پرکھے بغیر ہر ایک پر بھروسا کرلینا عجز وکمزوری ہے۔(نہج البلاغہ حکمت ۳۸۴)

۹۔عاجز ترین انسان وہ ہے جو اپنے آپ سے نقص دور کرنے پر قادر ہو مگر وہ ایسا نہ کرے۔(غررالحکم)

۱۰۔عاجزی، ضائع کردینے کا موجب ہوتی ہے۔
(غررالحکم)

۱۱۔عاجز ترین انسان وہ ہے جو بھائی بنانے سے عاجز ہو،اور اس سے بھی بڑھ کر عاجز وہ ہے جو بھائی بنانے کے بعد انہیں ضائع کردے۔(نہج البلاغہ حکمت ۱۲۰)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۲۔جو شخص اپنے وضو اور نماز کے بارے میں سستی کرتا ہے اس کے دین کے امور میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور جو اپنی معیشت کے امور کی اصلاح کرنے میں سستی کرتا ہے اس کے دنیا کے امور میں کوئی بھلائی نہیں۔(فروع کافی جلد ۵ ص ۸۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔کسی سست انسان سے امداد طلب نہ کرو۔اور کسی عاجز شخص سے مشورہ طلب نہ کرو۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ

یقیناً منافق لوگ خدا کے ساتھ مکر و حیلہ کرتے ہیں اور خدا بھی ان (کے اعمال کی سزا میں)ان کے ساتھ

وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ

حیلہ کرتا ہے اور جب بھی وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی اور کاہلی کے

يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا

ساتھ کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کے دکھاوے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور خدا کو یاد نہیں

قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ

کرتے مگر تھوڑا سا ● (منافقین) اس کفر و ایمان کے درمیان کشمکش میں ہیں نہ تو اس گروہ کی

وَ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ

طرف ہیں اور نہ ہی اس گروہ کی طرف ہیں اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑدے، تم اس کے

تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا

لیے نجات کی راہ ہرگز نہیں پاسکتے ● اے صاحبانِ ایمان! مومنین کو

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ

چھوڑ کر کفار کو اپنا ولی اور سرپرست نہ بناؤ! آیا تم چاہتے ہو کہ

اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

خدا کے نزدیک اپنے خلاف کھلم کھلا حجت قرار دے دو؟ ●

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَ لَنْ

یقینا منافقین جہنم کے پست ترین درجے میں ہیں اور تم ان کے

تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ

لیے کوئی مددگار نہیں پاؤ گے ● لیکن جنہوں نے توبہ کی اور (اپنے گزشتہ اعمال کی)

اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ

اصلاح کی اور خداوند عالم کے لطف و کرم (کے دامن) کو مضبوطی سے پکڑا اور خدا کے لیے

الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَ سَوْفَ یُؤْتِ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا

خلوص کے ساتھ دین کو اختیار کیا تو یہی لوگ مومنین کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ مومنین کو بہت

عَظِیْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَ

جلد بڑا اجر عطا فرمائے گا • اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ تو خداوندِ عالم تمہیں عذاب

اٰمَنْتُمْ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۷﴾

دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ تعالیٰ تو بڑا قدردان اور صاحب علم ہے •

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ

اللہ تعالیٰ بلند آواز کے ساتھ بدگوئی کو پسند نہیں کرتا مگر اس شخص سے جس پر ظلم

وَ کَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ

کیا گیا ہو اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے • اگر کوئی نیکی کا کام ظاہری طور پر انجام دو گے یا

تُخْفُوْہُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا

چھپا کر یا کسی لغزش اور برائی سے در گزر کرو گے تو یقین جانو کہ خداوندِعالم بخشنے والا اور

قَدِیْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ

صاحبِ قدرت ہے • یقینا جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یَقُوْلُوْنَ

کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے پیغمبروں کے درمیان جدائی ڈال دیں اور کہتے

نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ

ہیں کہ ہم بعض چیزوں پر ایمان لائے اور بعض چیزوں سے کفر کرتے ہیں اور وہ چاہتے

یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکٰفِرُوْنَ

ہیں کہ اس کا درمیانی راستہ اختیار کریں • تو یہی لوگ حقیقت میں کافر

حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّہِیْنًا ﴿۱۵۱﴾

ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے •

(فروع کافی جلد ۵ ص ۸۵)

موضوع آیت ۱۴۸، غیبت:

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ "اے ابوذر! غیبت سے بچتے رہو، کیونکہ غیبت زنا سے بھی بدتر ہے!" ------ ابوذرؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! "غیبت" کیا ہوتی ہے؟" آنحضرتؐ نے فرمایا: "تم اپنے بھائی کے لئے ایسی باتوں کو بیان کرو جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے!" میں نے عرض کیا: "یارسول اللہ! اگر وہ باتیں اس میں پائی جائیں پھر بھی ان کا ذکر غیبت ہے؟" تو حضورؐ نے فرمایا: "تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اگر تم ایسی باتیں بیان کرو گے جو اس میں نہیں ہوں گی تو یہ بہتان ہوگا!"۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۸۹)

۲۔ غیبت یہ ہے کہ تم کسی شخص کے پس پشت اس کی ایسی برائی بیان کرو جو اس میں پائی جاتی ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۸۰۱۴)

۳۔ جس شخص کی موجودگی میں اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جارہی ہو اور وہ اس کی مدد کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہو لیکن مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں رسوا کرے گا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۸ ص ۶۰۶)

۴۔ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ اس شخص کے لئے استغفار کی جائے جس کی غیبت کی گئی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۵۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ غیبت کا سننے والا بھی غیبت کرنے والے کی مانند ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۶۔ تین قسم کے آدمی قابلِ احترام نہیں ہیں:
۱۔ خواہشات کا بندہ بدعتی شخص۔ ۲۔ ظالم حکمران
۳۔ کھلم کھلا فسق وفجور کا ارتکاب کرنے والا۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۲۵۳)

۷۔ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: غیبت کی بنیاد دس چیزوں پر ہوتی ہے:
۱۔ غصے کو ٹھنڈا کرنا۔ ۲۔ کسی قوم کی امداد کرنا۔
۳۔ تہمت۔ ۴۔ یقین کئے بغیر کسی خبر کی تصدیق کرنا۔
۵۔ بدگمانی۔ ۶۔ حسد۔ ۷۔ مذاق کرنا۔
۸۔ خودپسندی۔ ۹۔ زچ کرنا۔
۱۰۔ خود کو آراستہ سمجھنا۔

پس اگر تم سلامتی چاہتے ہو تو خالق کو یاد کیا کرو نا کہ مخلوق کو اس طرح سے تمہیں غیبت کی بجائے عبرت حاصل ہوگی اور گناہوں کے بجائے بھلائی اور بہتری ملے گی۔

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے اور ان میں سے کسی ایک کے

مِّنْهُمْ اُولٰٓىِٕكَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

درمیان جدائی نہیں ڈالی تو ان کی جزا اللہ تعالیٰ انہیں بہت جلد دے گا اور اللہ تعالیٰ

غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۵۲﴾ یَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ

بخشنے والا مہربان ہے ● اہلِ کتاب آپؐ سے یہ چاہتے ہیں کہ آپؐ ان کے لیے ایک کتاب اور

عَلَیْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى

نوشتہ آسمان سے اتروائیں' یقیناً موسیٰؑ سے تو انہوں نے اس سے بھی بڑھ کر سوال کیا تھا اور کہا

اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ

تھا کہ ہمیں خدا ظاہری طور پر دکھاؤ! پس ان کے ظلم پر مبنی تقاضے کی وجہ سے صاعقہ (کڑاکے

الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ

کی بجلی) نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا' پھر ان کے سامنے روشن معجزے آجانے کے بعد

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ

بھی انہوں نے بچھڑے کو (خدا) بنا لیا' پس ہم نے (توبہ کے بعد ان کے) جرم کو بھی

وَ اٰتَیْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ

معاف کر دیا اور موسیٰؑ کو واضح اور کھلم کھلا حجت عطا کی ● اور ہم نے کوہِ طور کو ان (بنی

الطُّوْرَ بِمِیْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

اسرائیل) کے سروں پر بلند کر دیا اور اسی حالت میں ان سے عہد لیا اور ان سے کہا دروازے

قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ

سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور ان سے کہا کہ سنیچر کے دن کے بارے میں سرکشی اور

مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ

تجاوز نہ کرو اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا ● پس ان کی عہد شکنیوں' آیاتِ خداوندی کے

ع ۲۱/۱۱ ۱

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۲۵۷)

جن مقامات پر غیبت جائز ہے

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ چار لوگوں کی غیبت، غیبت شمار نہیں ہوتی:

۱۔ جھوٹا امام کہ اگر تم اس کے ساتھ اچھائی کرو تو وہ تمہارا شکریہ ادا نہ کرے اگر برائی کرو تو وہ وہ معاف نہ کرے۔

۲۔ عورتوں کے ساتھ دل لگی کرنے والے۔

۳۔ مسلم امہ سے کٹ کر رہنے والا اور میری امت پر طعن و تشنیع کرنے والا

۴۔ میری امت کے خلاف تلوار اٹھانے والا۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۲۶۱)

۲۔ جو حیا کے پردے اتار پھینکتا ہے اس کی غیبت، غیبت نہیں ہوتی۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۴۹)

۳۔ تین آدمیوں کی غیبت شمار نہیں ہوتی ۱۔ جو فسق وفجور اعلانیہ بجالاتا ہے ۲۔ جو فیصلے میں بے انصافی کرتا ہے ۳۔ جس کا قول اس کے فعل کی مخالفت کرتا ہے۔

(تنبیہ الخواطر ص ۲۷۸)

۴۔ فاسق کی غیبت نہیں ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۸۰۷۱)

۵۔ فاجر کی غیبت نہیں ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۸۰۷۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ اللہ تعالیٰ کا یہ جو قول ہے کہ "لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم" یعنی خدا کسی کے بلند آواز سے برا کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر مظلوم ظالم کی برائی بیان کر سکتا ہے۔ (نساء/۱۴۸) تو جو شخص کسی کو مہمانی پر بلائے اور ان کی برے طریقے سے میزبانی کرے تو وہ مہمان بھی ایسے مظلوموں میں شمار ہوگا، اور اگر میزبان کے بارے میں کچھ کہے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۸ ص ۶۰۵)

۷۔ اگر کوئی کسی کے پاس مہمان بن کر آئے اور وہ اس کی اچھے طریقے سے میزبانی نہ کرے تو مہمان کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کی برائی بیان کرے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۸ ص ۶۰۵)

بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ قَتْلِہِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِہِمْ

کفر کرنے، انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور یہ کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰہُ عَلَیْہَا بِکُفْرِہِمْ فَلَا

(ہم نے انہیں سزا دی) بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگادی اور تھوڑے

یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّ بِکُفْرِہِمْ وَ قَوْلِہِمْ عَلٰی مَرْیَمَ

سے لوگوں کے سوا ایمان نہیں لائے ● اور وہ اپنے کفر اور حضرت مریمؑ پر بہت بڑا بہتان باندھنے

بُہْتَانًا عَظِیْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّ قَوْلِہِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ

کی وجہ سے عظیم گناہ کے مرتکب ہوئے ● اور وہ (بڑے فخر سے) کہتے تھے کہ ہم نے خدا کے رسول

عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْہُ

عیسیٰؑ بن مریمؑ کو قتل کیا ہے، حالانکہ انہوں نے نہ تو عیسیٰؑ کو قتل کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا بلکہ

وَ مَا صَلَبُوْہُ وَ لٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ

معاملہ ان پر مشتبہ ہوگیا اور (ان کی شبیہہ کو قتل کردیا) اور جن لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کے بارے

اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ ؕ مَا لَہُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ

میں اختلاف کیا وہ خود شک میں مبتلا تھے اور گمان کی پیروی کرنے کے علاوہ وہ اپنی

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَہُ

کسی بھی بات کا علم نہیں رکھتے تھے اور انہوں نے یقینا عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا ● بلکہ اللہ تعالیٰ

اللّٰہُ اِلَیْہِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ﴿۱۵۸﴾

نے انہیں (عیسیٰؑ کو) اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ عزیز و حکیم ہے ●

وَ اِنْ مِّنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ

اور اہلِ کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مرنے سے پہلے عیسیٰؑ پر ایمان

مَوْتِہٖ ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْہِمْ شَہِیْدًا ﴿۱۵۹﴾

نہ لے آئے اور عیسیٰؑ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے ●

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ طَیِّبٰتٍ

اور یہودیوں کے ظلم و ستم اور ان کے راہِ خدا سے لوگوں کو مسلسل روکنے کی وجہ سے ہم نے

اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَثِیْرًا ﴿١٦٠﴾

ان پر پاک و پاکیزہ اور ان کی دل پسند چیزوں کو حرام کر دیا جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں ●

وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ

اور (پاکیزہ چیزوں کو ہم نے ان پر حرام کیا) بوجہ سود لینے کے حالانکہ اس سے انہیں روکا گیا

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا

تھا نیز لوگوں کا مال ناحق کھانے کی وجہ سے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے

لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی

واسطے ہم نے (قیامت میں) دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ● لیکن ان (یہودیوں) میں

الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ

سے جو لوگ علم میں راسخ ہیں اور دیگر مومنین' جو چیز آپؐ پر اور آپؐ سے

مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ

پہلے نازل ہوئی ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور

الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

زکوۃ ادا کرتے ہیں اور خدا اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تو ایسے لوگوں

سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿١٦٢﴾ اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ

کو ہم جلد ہی بہت بڑی جزا عطا کریں گے ● ہم نے (اے پیغمبرؐ!) آپؐ کی طرف

اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی

وحی کی جس طرح کہ نوحؑ اور ان کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف وحی کی اور

اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ

(اسی طرح) ابراہیمؑ' اسماعیلؑ' یعقوبؑ اور اسباط (فرزندانِ یعقوبؑ)،

ع ٢٢ ٢

عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا

عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف وحی

دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ

کی اور داؤدؑ کو زبور عطا کی ● اور (اے پیغمبرؐ!) کئی رسول آپؐ سے پہلے تھے جن کی داستانیں

مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ

ہم نے آپؐ سے بیان کی ہیں اور کئی رسولوں کی داستانیں آپؐ سے بیان نہیں کیں اور اللہ تعالیٰ

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ

نے موسیٰؑ کے ساتھ خصوصی طور پر باتیں کیں ● اور رسولوں کو (بھیجا) جو خوشخبری

مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ

دینے والے خبردار کرنے والے تھے تاکہ ان (کی دعوت) کے بعد لوگوں کے لیے خدا پر

الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ

عذر اور حجت باقی نہ رہ جائے اور اللہ تعالیٰ ناقابل شکست اور حکمت والا ہے ● لیکن اللہ تعالیٰ اس

اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ

چیز پر جو اس نے آپؐ پر نازل کی ہے گواہی دیتا ہے کہ اس نے سب کچھ اپنے علم کے ساتھ

وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

نازل کیا ہے اور فرشتے بھی (آپؐ کی حقانیت کی) گواہی دیتے ہیں اور (آپؐ کے لیے)

شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ

خدا کی گواہی کافی ہے ● یقیناً جو لوگ کافر ہوگئے اور انہوں نے لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا ہے

سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

یقیناً وہ گمراہ ہیں اور گمراہ بھی ایسے جو (نجات سے) بہت دور ہیں ● یقیناً جو لوگ

كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ

کافر ہوگئے اور انہوں نے ظلم کیا' خداوندعالم ایسا نہیں ہے کہ انہیں بخشے اور کسی اور رستے

موضوع آیت ۱۶۴۔ کلام

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ قیامت کے دن ان لوگوں کے گناہ زیادہ ہوں گے جن کی لایعنی باتیں زیادہ ہوں گی۔
(کنزالعمال حدیث ۸۲۹۳)

۲۔انسان جنت کے نزدیک ہوتے ہوئے صرف ایک نیزے کے فاصلے تک جاپہنچتا ہے کہ اچانک ایسی بات کرتا ہے کہ ''صنعاً'' (ملک یمن کے شہر) جتنا فاصلے سے بھی زیادہ دور تک پیچھے ہٹ جاتا ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد۳ ص۵۳۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔کلام کے پیدا ہونے کا مقام دل ہے، اس کے ٹھہرنے کی جگہ فکر ہے، اس کی نگرانی عقل کرتی ہے اسے زبان ظاہر کرتی ہے اس کا جسم حروف ہوتے ہیں، اس کا معنی روح ہے، اس کا زیور اعراب ہوتے ہیں اور نظام بہتر انداز میں ادائیگی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ عورت کا حسن اس کے چہرے میں ہوتا ہے اور مرد کا حسن اس کی گفتگو میں۔ (بحارالانوار جلد۷۱ ص۲۹۱)

۵۔بہت سی باتیں تیر سے بھی زیادہ کارگر ہوتی ہیں ۔(غرر الحکم)

۶۔جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔
(بحارالانوار جلد۷۱ ص۲۹۰)

۷۔جب تو کوئی بات منہ سے نکالتا ہے تو اس کی ملکیت میں آجاتا ہے، اور جب تک روکے رکھتا ہے تو وہ تیری ملکیت میں ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔انسان کی عقلمندی اسی بات میں ہے کہ جن چیزوں پر اس کا علم حاوی ہے وہ سب منہ سے نہ نکال دے۔
(غرر الحکم)

۱۰۔ بہترین کلام وہ ہوتا ہے جسے کان ناگوار نہ سمجھیں اور اذہان وافکار تھکنے نہ پائیں۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ہر موقع محل کے لئے ایک مخصوص کلام ہوتا ہے۔
(غرر الحکم)

۱۲۔زبان حال، زبان مقال سے زیادہ سچی ہوتی ہے۔
(غرر الحکم)

۱۳۔زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اس سے زیادہ لغزشیں پیدا ہوتی ہیں اور رنج وملال کا موجب بن جاتی ہیں۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۴۔ذکر الٰہی کے علاوہ باتیں زیادہ نہ کیا کرو، کیونکہ جو لوگ ذکر خدا کے علاوہ زیادہ باتیں کرتے ہیں ان کے دل سخت ہوتے جاتے ہیں اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔ (بحارالانوار جلد۷۱ ص۳۰۱)

طَرِيۡقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيۡقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ وَ

کی ہدایت کرے● سوائے جہنم کے راستے کی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور بات

كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ

(انہیں عذاب دینا) خدا کے لیے آسان ہے● اے لوگو! یقینا وہ رسول تمہارے رب

جَآءَكُمُ الرَّسُوۡلُ بِالۡحَقِّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ فَاٰمِنُوۡا

کی طرف سے حق (قرآن) لے کر تمہارے پاس آچکا ہے' بس تم اس پر ایمان لے آؤ کہ اس

خَيۡرًا لَّكُمۡ ؕ وَ اِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى

میں تمہاری بہتری ہے اور اگر (ناشکری کرتے ہوئے) کفر کرو گے تو (یاد رکھو) جو کچھ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۷۰﴾

اور زمین میں ہے سب خدا ہی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ دانا اور حکمت والا ہے●

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ وَ لَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى

اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور حق بات کے علاوہ خدا کی طرف کسی چیز کی نسبت نہ

اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ ؕ اِنَّمَا الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ

دو' یقینا مسیح عیسیٰؑ بن مریمؑ صرف خدا کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جن کو اللہ نے مریمؑ کی

مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلۡقٰٮهَاۤ اِلٰى مَرۡيَمَ

طرف بھیجا اور اسی کی جانب سے ایک روح ہے جو خدا کی طرف سے ہے' پس تم خدا اور اس

وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا

کے رسولوں پر ایمان لے آؤ! اور تثلیث کے قائل نہ بنو (باپ' بیٹا اور روح القدس کو خدا

تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّكُمۡ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ

نہ جانو' ایسی باتوں سے) باز آجاؤ کہ یہ تمہارے فائدے میں ہے' صرف اللہ ہی لائق عبادت

اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى

ہے وہ اس بات سے منزہ و مبرا ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو! اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الۡاَرۡضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۱۷۱﴾

ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہی کچھ کافی ہے کہ خدا اس عالم ہستی کا مدبر و سرپرست ہے ●

لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَ لَا

مسیح (حضرت عیسیٰؑ) ہرگز اس بات کو عار نہیں سمجھتے کہ وہ اللہ کے عبد (بندہ) ہوں اور نہ

الۡمَلٰٓئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ وَ مَنۡ يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ

ہی مقرب فرشتے کو عار سمجھتے ہیں اور جو شخص خدا کی بندگی کو عار سمجھے گا اور تکبر کرے گا (تو اسے

وَ يَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا

یاد رکھنا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ بہت جلد سب کو اپنی طرف محشور کرے گا ● تو جو لوگ

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَ

ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں پوری پوری جزا دے گا اور اس

يَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡتَنۡكَفُوۡا وَ

سے بڑھ کر اپنا فضل بھی عطا کرے گا' لیکن جن لوگوں نے عبادت سے روگردانی

اسۡتَكۡبَرُوۡا فَيُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّ لَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ

کی اور تکبر کیا گے تو خدا انہیں دردناک عذاب دے گا' اور وہ اپنے لیے خدا

مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيۡرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

کے علاوہ کسی کو دوست اور مددگار نہیں پائیں گے ● اے لوگو! یقینا تمہارے لیے تمہارے

قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ اَنۡزَلۡنَاۤ

پروردگار کی طرف سے روشن دلیل اور حجت دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف

اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا مُّبِيۡنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَ

(قرآن جیسا) روشنی عطا کرنے والا نور نازل کیا ہے ● پس جو لوگ خدا پر ایمان لے آئے اور

اعۡتَصَمُوۡا بِهٖ فَسَيُدۡخِلُهُمۡ فِيۡ رَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَ فَضۡلٍ ۙ

اسی کی طرف وسیلہ اختیار کیا تو وہ انہیں بہت جلد اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا

ع ۲۳ ۹ ۳

موضوع آیت ۱۷۱۔ غلو

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی ایک تو وہ صاحب اقتدار جو ظلم وجور سے کام لیتا ہے اور لوگوں کے مال کو غصب کرتا ہے اور دوسرا وہ جو دین میں غلو کرکے دین سے خارج ہو جاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۶۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور میرا اس میں کوئی گناہ بھی نہیں ہوگا۔ ایک تو دوستی رکھنے والا جو حد سے بڑھا دیتا ہے اور دوسرا وہ دشمنی رکھنے والا جو حد سے گھٹا دیتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۷۲)

۳۔ ہمارے بارے میں غلو کرنے سے باز رہو، اور یہ کہو کہ ہم خدا کے بندے ہیں اور خدا ہمارا رب ہے اور ہماری فضیلت میں جو چاہو کہو۔

(بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۷۰)

۴۔ بارالہا! میں غالیوں سے ایسے بَری ہوں جس طرح عیسیٰ بن مریم نصاریٰ سے بَری تھے۔ اے اللہ! تو انہیں ہمیشہ کے لئے رسوا کر، اور ان میں سے کسی کی بھی مدد نہ کر۔ (بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۷۴)

۵۔ ہمیں بڑھا کر عبودیت کی حد تک نہ لے جاؤ، اس کے علاوہ جو چاہو کہو، اور نصاریٰ جیسا غلو نہ کرو کیونکہ میں غالیوں سے بری ہوں۔

(بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۷۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے میرے حق سے بالاتر نہ لے جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے عبد بنایا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۶۵)

۷۔ کچھ لوگ حضرت امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: ''السلام علیك یا ربنا'' یعنی اے ہمارے رب ہمارا آپ پر سلام ہو، کہہ کر سلام کیا، آنجنابؑ نے انہیں ایسا کہنے پر توبہ کرنے کو کہا، لیکن انہوں نے توبہ نہیں کی، تو امیر المؤمنین نے ان کے لئے ایک گڑھا کھدایا اور اس میں آگ روشن کرائی، اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا گڑھا کھدایا اور ان کو ان دونوں گڑھوں کے درمیاں لے آئے۔ جب انہوں نے توبہ نہیں کی تو آپؑ نے ان سب کو اسی چھوٹے گڑھے میں پھینک دیا اور دوسرے میں پھر آگ روشن کرائی، وہ اسی حالت میں رہ کر ہی ہلاک ہو گئے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۵۲)

امام علی رضا علیہ السلام:

۸۔ جو شخص حضرت علیؑ کو عبودیت کے مقام تک

وَّ یَهۡدِیۡهِمۡ اِلَیۡهِ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ﴿۱۷۵﴾ یَسۡتَفۡتُوۡنَكَ ؕ

اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ کی ہدایت فرمائے گا ● (اے رسولؐ!) آپؐ سے فتویٰ مانگتے ہیں تو

قُلِ اللّٰهُ یُفۡتِیۡكُمۡ فِی الۡكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا هَلَكَ لَیۡسَ

کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کلالہ (پدری یا مادری بہن بھائیوں کی میراث) کے بارے میں تمہیں فتویٰ دیتا

لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗۤ اُخۡتٌ فَلَهَا نِصۡفُ مَا تَرَكَ ۚ وَ هُوَ

ہے کہ اگر کوئی مرد فوت ہو جائے اور اس کی اولاد (یا ماں یا باپ) نہ ہو بلکہ صرف ایک بہن ہو تو

یَرِثُهَاۤ اِنۡ لَّمۡ یَكُنۡ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنۡ كَانَتَا اثۡنَتَیۡنِ

اس کا نصف ترکہ اس بہن کو ملے گا، اس کی اولاد نہ ہو تو بھائی اس کے تمام مال کا وارث ہوگا'

فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَ اِنۡ كَانُوۡۤا اِخۡوَةً رِّجَالًا

لیکن اگر بہنیں دو ہوں تو ترکہ سے دو تہائی کی وارث ہوں گی (ہر ایک کو ایک تہائی میراث ملے گی)

وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ؕ یُبَیِّنُ اللّٰهُ

اور اگر پسماندگان کئی بھائی اور بہنیں ہوں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصۂ میراث ملے

لَكُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۷۶﴾

گا' اللہ تعالیٰ اپنے احکام تمہارے لیے بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ●

ع ۲۴

سُوۡرَةُ الۡمَآئِدَةِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَدَنِیَّةٌ آیَاتُهَا ۱۲۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَكُمۡ

اے ایمان والو! اپنے معاملات اور وعدوں پر پابند رہو، تمام چوپایوں (کا گوشت کھانے) کو تمہارے

بَهِیۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡكُمۡ غَیۡرَ مُحِلِّی

لئے حلال کیا گیا ہے مگر ان کا (گوشت حرام ہے) جن کے بارے میں تمہیں بتایا جائے گا اور احرام

الصَّیۡدِ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحۡكُمُ مَا یُرِیۡدُ ﴿۱﴾

کی حالت میں شکار کو حلال مت سمجھو یقینا خدا جو چاہتا ہے (اور مصلحت سمجھتا ہے) حکم کرتا ہے ●

فضائل سورہ مائدہ

امام محمد باقر علیہ السلام:

جو شخص ہر جمعرات کے دن کو اس سورت کی تلاوت کرے گا اس کا ایمان ظلم سے مخلوط نہیں ہو گا اور نہ ہی کبھی شرک کا مرتکب ہو گا۔

(ثواب الاعمال)

جا پہنچاتا ہے وہ ''مغضوب علیہم'' اور ''الضآلین'' کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۷۴)

۹۔ ''غالی'' کافر ہیں اور ''مفوضہ'' مشرک ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۲۷۳)

موضوع آیت ا۔ وفا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ سب سے کم وفادار لوگ بادشاہ (یعنی حکمران) ہوتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۱۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ وفا، ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ جو وفا کو اچھی طرح نبھاتا ہے وہ برگزیدہ ہونے کا مستحق بن جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ خائن کبھی وفا نہیں کرتا۔ (غرر الحکم)

۵۔ جس کی خوشیاں بڑھ جاتی ہیں اس کی وفا گھٹ جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ اچھی وفا کے ذریعہ نیک لوگوں کی پہچان ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ جو عہد و پیمان کی پابندی نہیں کرتا اس کی دوستی پر بھروسہ نہ کرو۔ (غرر الحکم)

۸۔ وفا عقل کا زیور اور نجات وفضیلت کا سرنامہ ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ وفا، امانت اور برادری کی زینت سے جڑواں ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ وفا، سچائی کا بہترین ساتھی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباو اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: کل بروز قیامت میرے زیادہ سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو بات کرنے میں زیادہ سچا، امانتوں کا اچھی طرح ادا کرنے والا، عہد و پیمان کا زیادہ پورا کرنے والا اور خلق میں سب سے بہتر اور لوگوں سے زیادہ سے زیادہ قریب ہو گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۹۴)

۱۲۔ تین صورتیں ایسی ہیں جن کے ادا نہ کرنے کے بارے میں کسی قسم کا عذر بارگاہ خداوندی میں قابل قبول نہیں ہو گا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهۡرَ

اے ایمان والو! شعائر الٰہی ، حرام مہینے، قربانی اور حج کی قربانی،

الۡحَرَامَ وَ لَا الۡهَدۡیَ وَ لَا الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ

حج کے لئے علامت لگائے گئے جانور اور اپنے رب کے فضل و کرم کے طلبگار بیت اللہ کے

الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رِضۡوَانًا ؕ وَ اِذَا

زائرین کی حرمت کو پامال مت کرو۔ اور جب تم احرام سے باہر آ جاؤ (اعمال عمرہ کو مکمل کرلو) تب

حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ

شکار کر سکتے ہو۔ اور مسجد الحرام سے روکنے والوں کی دشمنی تمہیں ناانصافی کرنے پر اور حد

صَدُّوۡکُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ وَ

سے تجاوز کرنے پر آمادہ نہ کر دے۔ اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد

تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی

کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہرگز

الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ

تعاون نہ کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ یقیناً خدا سخت

الۡعِقَابِ ۝۲ حُرِّمَتۡ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحۡمُ

عذاب دینے والا ہے • تم پر مردار، خون، سوئر کا گوشت، خدا کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح ہونے

الۡخِنۡزِیۡرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الۡمُنۡخَنِقَةُ وَ

والے جانور کا گوشت، وہ (حلال گوشت) جانور جو دم گھٹنے، مار کھانے، جھٹکا لگنے یا سینگ لگنے سے

الۡمَوۡقُوۡذَةُ وَ الۡمُتَرَدِّیَةُ وَ النَّطِیۡحَةُ وَ مَاۤ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا

مرجائے اور وہ (حلال گوشت) جانور جسے درندوں نے کھالیا ہو مگر یہ کہ تم نے اسے شرعی طریقے

مَا ذَکَّیۡتُمۡ ۟ وَ مَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَ اَنۡ

سے ذبح کرلیا ہو، وہ جانور جو بتوں کے لئے ذبح کیا جائے اور وہ جانور جسے تم نے قمار کی لکڑیوں کے ذریعے

۱۔ امانتوں کا ادا کرنا خواہ امانتیں نیک کی ہوں یا بد کی۔
۲۔ وعدے کا پورا کرنا خواہ نیک سے کیا جائے یا بد سے۔
۳۔ والدین سے نیکی کرنا خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۹۳)

تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ

تقسیم کیا ہو ان سب کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہ سب کا سب خدا کی نافرمانی اور فسق شمار ہوتا ہے۔

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ

آج (اٹھارہ ذی الحج) کے دن کافر لوگ تمہارے دین (کے زوال) سے مایوس

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ

ہو گئے ہیں۔ پس ان سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج ہی کے دن

لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ

میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل اور اپنی نعمتوں کو تم پر تمام کر دیا ہے اور

رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ

دین کے طور پر اسلام کو تمہارے لئے چن لیا ہے پس جو بھی بھوک سے مجبور

فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ

ہوجائے بغیر اس کے کہ وہ اس گناہ میں رغبت رکھتا ہو ۔ یقیناً

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ

اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے● (اے رسولؐ!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان پر

لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا

کونسی چیزیں حلال کی گئی ہیں؟ تو کہہ دیجئے تمام پاکیزہ چیزیں تم پر حلال ہیں۔ اور وہ چیز جو تربیت

عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ

یافتہ شکاری کتے جنہیں تم شکار کے لئے روانہ کرتے ہو اور جن چیزوں کا اللہ نے تمہیں علم دیا

مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ

ہے وہی چیز تم ان کو سکھاتے ہو اور وہ جو چیز تمہارے لئے پکڑ کرلے آتے ہیں وہ بھی کھا سکتے ہو

عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

اور (شکاری جانور کو بھیجتے وقت) ان پر خدا کا نام پڑھو اور خدا سے ڈرو کہ یقیناً

موضوع آیت ۳۔ اسلام

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اسلام سر بلند ہے اور اس پر کوئی چیز سر بلند نہیں ہے۔(وسائل الشیعہ جلد۱۷ص۳۷۶)

۲۔اسلام حسن اخلاق کا نام ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۵۲۵)

۳۔اسلام کا آغاز بھی غربت سے ہوا اور عنقریب اسے غربت کی طرف ہی لوٹ جانا ہے۔لوگوں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! غربت سے آپ کی کیا مراد ہے'' فرمایا: غریب وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے بگڑ جانے کے وقت ان کی اصلاح کرتے ہیں۔
(شرح نہج البلاغہ جلد۷ص۱۹۱)

۴۔اسلام، لوگوں کو اسی طرح کندن بنادیتا ہے جس طرح آگ لوہے، چاندی اور سونے کو کندن بنادیتی ہے۔ (کنزالعمال ح۳۷۶۳۱)

۵۔اسلام کی بنیاد میری اور میرے اہلبیتؑ کی محبت ہے۔ (کنزالعمال جلد۱ص۷۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔یہ اسلام خدا کا وہ دین ہے جسے خدا نے اپنی ذات (کی معرفت) کے لئے پسند کیا، اپنی نظروں کے سامنے اس کی دیکھ بھال کی، اس (کی تبلیغ) کے لئے بہترین خلق کا انتخاب فرمایا، اپنی محبت پر اس کے ستون کھڑے کئے۔۔۔۔۔۔(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۸)

۷۔اسلام سے بڑھ کر کوئی اور شرف نہیں۔
(بحارالانوار جلد۶۹ص۴۱۱)

۸۔ اسلام سر تسلیم خم کرنا ہے، اور سر تسلیم جھکانا، یقین ہے۔اور یقین تصدیق ہے اور تصدیق اعتراف ہے اور اعتراف، فرض کی بجاآوری ہے اور فرض کی بجاآوری، عمل ہے۔
(بحارالانوار جلد۶۸ص۳۱۰)

۹۔اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک ایسا راستہ قرار دیا ہے جس کے نشانات روشن ہیں، جس کے مینار جگمگا رہے ہیں، اسی میں دلوں کو باہمی الفت ملتی ہے اور دوستوں میں بھائی چارہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔
(جامع السعادات جلد۳ص۲۰۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں کے امور کی کوئی پرواہ نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں اور جو شخص کسی کو ''یا للمسلمین'' کے ساتھ پکارتے ہوئے اس کی آواز سنے اور اسے مثبت جواب نہ دے پھر بھی مسلمان نہیں۔(اصول کافی جلد۲ص۱۶۴)

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ

اللہ جلدی حساب لینے والا ہے● آج سے تمہارے لئے تمام

الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪

پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے

وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ

حلال ہے اور تمہارا کھانا بھی ان کے لئے حلال ہے۔ اور پاکدامن مؤمنہ خواتین اور

الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ

ان پاکدامن خواتین (سے نکاح کرنا) بھی حلال ہے جن پر تم سے پہلے آسمانی کتاب

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا

نازل کی گئی ہے، اس صورت میں کہ تم ان کا حق مہر ادا کرو اور پاکدامن رہو زناکار نہ بنو اور نہ

مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

(غیر شرعی طریقے سے) چوری چھپے آشنائیاں بناؤ (اور بدکاریاں کرو)۔ اور جو کوئی ایمان سے

عَمَلُهٗ ۫ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵ ع ۵

منکر ہو گیا یقینا اس کا عمل ضائع ہو گیا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا●

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں

وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ

سمیت دھو لیا کرو اور اپنے سروں اور پاؤں کے کچھ حصے کا پاؤں کی ابھری ہوئی جگہ (ٹخنوں)

وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا

تک مسح کر لیا کرو۔ اور اگر تم حالت جُنُب میں ہو تو خود کو (غسل کر کے) پاک کر لیا کرو۔

فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ

اور اگر تم بیمار یا مسافر ہو یا تم میں سے کوئی شخص نشیبی جگہ (قضائے حاجت) سے

أَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ

لوٹا ہے یا عورتوں کو (جنسی آمیزش کے لئے) ہاتھ لگایا ہے تو اگر (غسل یا وضو کے لئے)

تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا

پانی تک تمہاری رسائی نہیں ہے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس چہرے اور ہاتھوں

بِوُجُوۡهِكُمۡ وَ اَيۡدِيۡكُمۡ مِّنۡهُ ؕ مَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيَجۡعَلَ

(کے کچھ حصے) پر اس مٹی سے (جو تمہارے ہاتھوں پر رہ گئی ہے) مسح کر لیا کرو۔ اللہ نہیں

عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ وَّ لٰكِنۡ يُّرِيۡدُ لِيُطَهِّرَكُمۡ وَ لِيُتِمَّ

چاہتا کہ تمہارے لئے مشکل اور تنگی پیدا کرے بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور

نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿٦﴾ وَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ

اپنی نعمت تم پر مکمل کرے شاید کہ تم اس کے شکر گزار بن جاؤ● اور اپنے اوپر خدا کی

اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَ مِيۡثَاقَهُ الَّذِىۡ وَاثَقَكُمۡ بِهٖۤ ۙ اِذۡ قُلۡتُمۡ

نعمت کو یاد کرو نیز اس عہد و پیمان کو بھی جو اس نے تم سے لیا ہے جبکہ تم نے کہا تھا کہ ہم

سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ

نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ اور اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ سینوں کے اندر چھپے ہوئے

الصُّدُوۡرِ ﴿٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ لِلّٰهِ

حالات سے آگاہ ہے● اے ایمان والو! ہمیشہ پورے وجود کے ساتھ اللہ کے لئے قیام

شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۚ وَ لَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى

کرو اور عدل و انصاف کی گواہی دو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدالت کے ترک کرنے کے

اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۛ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ۚ وَ اتَّقُوا

لیے ہرگز آمادہ نہ کرے عدل کرو کہ وہ پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے۔ اور خدا کا تقویٰ اختیار

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللّٰهُ

کرو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو یقینا اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہے● جو لوگ ایمان لے آئے

موضوع آیت ٦، وضو

ا۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
وضو، نصف ایمان ہے۔
(بحار الانوار جلد ٨٠ ص ٣٣٧)

٢۔ جو شخص سخت سردیوں میں مکمل وضو کرے تو اسے دوہرا اجر ملے گا، اور جو شخص سخت گرمیوں میں مکمل وضو کرے تو اسے ایک گنا اجر عطا ہوگا۔
(کنزالعمال حدیث ٢٦٠٥٩)

٣۔ جب بندہ وضو کرتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ (کنزالعمال حدیث ٢٦٠٣٠)

٤۔ ایک شخص نے پوچھا: ''یارسول اللہ (ص)! (بروز قیامت) آپ اپنی امت کو دوسری امتوں یعنی نوحؑ کی امت سے لے کر اپنی امت تک کے لوگوں کو کس طرح پہچانیں گے؟'' تو آپ نے فرمایا: میری امت کے لوگوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے روشن ہوں گے، اس طرح کے لوگ کسی اور امت میں نہیں ہوں گے اور اس وجہ سے بھی پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں ہوگا۔ (الترغیب والترہیب جلد ا ص ١٥١، اسے احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے)

٥۔ ہر وقت باوضو رہا کرو کہ اس سے تمہاری عمر زیادہ ہوگی، اگر ممکن ہو تو رات دن باوضو رہا کرو تو ایسا کیا کرو، اس لئے کہ اگر وضو کی حالت میں تمہیں موت آجائے تو تم شہید مروگے۔
(بحار الانوار جلد ٨٠ ص ٣٠٥)

٦۔ وضو کر کے سو جانے والا ایسا ہے جیسے روزہ دار نماز پڑھ رہا ہو۔ (کنزالعمال حدیث ٢٥٩٩٩)

حضرت علی علیہ السلام:
٧۔ جو شخص باوضو ہونے کے باوجود وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ٢٦٠٤٢)

حضرت علی علیہ السلام:
٨۔ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف چل پڑے تو وہ نمازی شمار ہوتا ہے جب تک کہ اس کا وضو ٹوٹ نہ جائے۔ (بحار الانوار جلد ٨٠ ص ٢٣٨)

حضرت امام باقر علیہ السلام:
٩۔ وضو، خدائی حدود میں سے ایک حد ہے اس کے ذریعہ خدا بندے کا امتحان لیتا ہے۔ کہ کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی۔
(علل الشرائع ص ٢٧٩ باب ١٩٨)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
١٠۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنے سے فقر و تنگدستی جاتی رہتی ہے۔
(علل الشرائع ص ٢٨٣ باب ١٩٨)

۱۱۔ جو شخص حدث صادر کئے بغیر تجدید وضو کرے اللہ تعالیٰ استغفار کئے بغیر اس کی توبہ کی تجدید کر دیتا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد اول ص ۲۶۴)

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ

اور شائستہ اعمال بجا لاتے رہے اللہ نے انہی لوگوں سے بخشش اور بہت بڑے

عَظِیۡمٌ ﴿۹﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ

اجر کا وعدہ کیا ہے● اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو

اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۰﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوۡا

جھٹلایا وہ سب دوزخی ہیں● اے ایمان والو! اپنے اوپر خدا کی وہ نعمت یاد کرو جب

نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ ہَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ یَّبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡکُمۡ

(دشمنوں کی) ایک جماعت نے تمہاری طرف دست ستم دراز کرنے (اور تمہیں ختم کرنے)

اَیۡدِیَہُمۡ فَکَفَّ اَیۡدِیَہُمۡ عَنۡکُمۡ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَ عَلَی

کا ارادہ کر لیا تھا لیکن خدا نے ان کے ہاتھ کو تم سے روک دیا اور خدا سے ڈرتے رہو اور

اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾٪ وَ لَقَدۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ

مومنین کو صرف خدا پر ہی توکل کرنا چاہیئے● یقینا اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور ہم

بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۚ وَ بَعَثۡنَا مِنۡہُمُ اثۡنَیۡ عَشَرَ نَقِیۡبًا ؕ

نے ان میں سے (بارہ گروہوں کے لئے) بارہ سرپرست مبعوث کئے۔ اور اللہ نے (ان

وَ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ ؕ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَیۡتُمُ

سے) فرمایا: میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کرو، زکات ادا کرو اور میرے رسولوں

الزَّکٰوۃَ وَ اٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ وَ عَزَّرۡتُمُوۡہُمۡ وَ اَقۡرَضۡتُمُ اللّٰہَ

پر ایمان لے آؤ اور ان کی مدد کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو تو میں (بھی) یقینا تمہارے گناہوں

قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَ لَاُدۡخِلَنَّکُمۡ

کو چھپاؤں گا اور تمہیں بہشت کے ایسے باغات میں بھیجوں گا جن کے

جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۚ فَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ

(درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں۔ تو اس کے بعد تم میں سے جو شخص بھی

ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾

کافر ہو جائے گا تو وہ یقینا راہ راست سے ہی بھٹکا ہوا ہے●

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا

پس ان (بنی اسرائیل) کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی (اور اپنی رحمت سے محروم کر دیا)

قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ

اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ کلماتِ (الٰہی) کی اپنی جگہ سے تحریف کرتے ہیں۔ اور جو چیز

وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ

ان کے گوشزد کی گئی تھی اس کے کچھ حصے کو فراموش کردیا۔ اور آپؐ ہمیشہ ان کی (نت نئی)

عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ

خیانت سے آگاہ ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ان میں سے بہت کم لوگ ۔ پس آپؐ ان سے در گزر سے

عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

کام لیں اور ان کی لغزشوں کو معاف کردیں۔ یقینا اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے●

وَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ

اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم "نصاریٰ" ہیں ہم نے ان سے (بھی) عہد لیا تو انہوں نے

فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

(بھی بنی اسرائیل کی طرح) اس کے کچھ حصے کو فراموش کر دیا جو انہیں بتایا گیا تھا۔ پس ہم

الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ سَوْفَ

نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک دشمنی اور کینہ ڈال دیا۔ اور اللہ

يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

بہت جلد ان کے کئے سے آگاہ کردے گا۔ اے اہل کتاب! یقینا تمہارے پاس ہمارا رسول

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ

آچکا ہے جو (آسمانی) کتاب کے ان بہت سے حقائق کو تمہارے لئے بیان کرتا ہے جو تم

موضوع آیت ۱۳۔ قلب (دل)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ "دل" کو "قلب" اس لئے کہتے ہیں کہ وہ الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔۔۔۔۔ (کنزالعمال حدیث ۱۲۱۰)

۲۔ دلوں کی تخلیق اس طرح کی گئی ہے کہ جو ان پر احسان کرتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ان سے برا سلوک کرتا ہے اس سے دشمنی کرتے ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۴۰)

۳۔ جب انسان کا دل پاک صاف ہو جاتا ہے تو اس کا جسم بھی پاک صاف ہو جاتا ہے اور جب اس کا دل پلید ہو جاتا ہے تو اس کا جسم بھی خراب ہو جاتا ہے۔
(خصال صدوقؒ ص ۱۱۰۵)

۴۔ اس میں شک نہیں کہ زمین میں خدا کے کچھ ظروف ہیں اور وہ دل ہیں اور اللہ کے نزدیک محبوب ترین دل وہ ہوتا ہے جس میں تین صفات ہوں، نرم تر، صاف وشفاف تر اور مضبوط تر، دوستوں کے لئے نرم تر، گناہوں سے صاف وشفاف تر اور ذات خدا کے لئے مضبوط تر۔ (کنزالعمال حدیث ۲۲۴)

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: "قلب سلیم (صحیح وسالم دل) کیسا ہوتا ہے؟" فرمایا: "کسی قسم کے شک اور ذاتی خواہشات سے پاک وصاف دین اور شہرت اور ریأ کے بغیر عمل کا نام "قلب سلیم" ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد۱ ص ۱۲)

٦۔ ان دلوں کی جلا و روشنی خدا کا ذکر اور قرآن کی تلاوت ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳٦۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ جب تم کسی شخص کی محبت کے بارے شک کرنے لگو تو اس سلسلے میں اپنے دل سے پوچھو!۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۱۰۷)

۸۔ آنسو، دل کی سختی کی وجہ سے خشک ہو جاتے ہیں اور دل گناہوں کی کثرت کی وجہ سے سخت ہو جاتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۵۵)

۹۔ صاحبان فضیلت کے ساتھ رہن سہن اور اٹھنا بیٹھنا دلوں کی زندگی ہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ دل، آنکھوں کا صحیفہ ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۴٦)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ پہاڑوں کا اپنی جگہ سے ہٹانا آسان ہے اور دلوں کا اپنی جگہ سے ہٹانا مشکل ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۴۰)

۱۲۔ "دل حق کی تلاش میں سینوں میں دھڑکتا رہتا ہے۔ جب اسے حاصل کرلیتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے اور اسے قرار حاصل ہو جاتا ہے" پھر آپؑ نے اس

تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ

چھپاتے رہے ہو۔ اور بہت سے (خلافِ حقیقت) امور سے در گزر کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں

مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ

کہ خدا کی طرف سے تمہارے پاس نور اور روشن کتاب پہنچ چکی ہے ● اللہ تعالیٰ اسی (کتاب) کے

مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ

ذریعہ ان لوگوں کو امن و سلامتی کے راستوں کی ہدایت کرتا ہے جو رضائے الٰہی کی پیروی

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ

کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنی منشأ سے تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے اور سیدھے

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

راستے کی ہدایت کرتا ہے ● جن لوگوں نے یہ کہا کہ (حضرت عیسیٰ) مسیح ابن مریم ہی اللہ

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا

ہے تو یقیناً وہ کافر ہو گئے تو (اے پیغمبرؐ! ان سے) کہہ دیجئے کہ مسیح ابن مریم اور اس کی ماں کو

اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ

اور روئے زمین پر موجود تمام لوگوں کو اگر خدا ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو کون ان سب کو خدا

فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

کے اس (غضبناک) ارادے سے بچا سکتا ہے؟ اور زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان

وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى

ہے ان سب کی حکومت اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر

كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ

چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے ● یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے

النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ

(خاص) دوست ہیں۔ تو (اے پیغمبرؐ! ان سے) کہہ دیجئے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی

آیت کی تلاوت کی ''فمن یرد اللہ ان یھدیہ''
(مشکوۃ الانوار ص ۲۵۵)

۱۳۔ عقل کا مقام دماغ ہے۔ اور سنگدلی اور نرم دلی کا مقام ''دل'' ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۴)

۱۴۔ دل، خدا کا حرم ہے، خدا کے حرم میں کسی اور کو نہ ٹھہراؤ۔ (بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۲۵)

موضوع آیت ۱۵۔ لوگوں کو معاف کر دینا

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ معافی ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں نہ ان لوگوں کو جو اپنی غلطی پر ڈٹے رہتے ہیں۔

۲۔ جب تم کسی وقت غیظ وغضب کا شکار ہو جاؤ تو اسے عفو ودر گزر میں تبدیل کر دو، کیونکہ قیامت کے دن ندا دینے والا ندا دے گا ''جس کا اجر خدا کے ذمے بنتا ہے وہ کھڑا ہو جائے'' تو اس وقت صرف ''معاف کرنے والے'' ہی کھڑے ہوں گے۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا ''فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ'' یعنی جو شخص معاف کر دے اور (معاملہ کی) اصلاح کر دے تو اس کا ثواب خدا کے ذمہ ہے۔ (شوریٰ/۴۰)
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۸۰)

۳۔ جب مؤقف قیامت میں بندے کھڑے کئے جائیں گے تو منادی ندا دے گا ''جس کا اجر خدا کے ذمہ ہے وہ آگے آجائے اور بہشت میں چلا جائے'' اس موقع پر سوال ہو گا کہ ''کون ایسا شخص ہے جس کا اجر و ثواب خدا کے ذمہ ہے؟'' جواب ملے گا ''جو لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دیا کرتے تھے۔''
(کنز العمال حدیث ۷۰۰۹)

۴۔ اللہ تعالیٰ مجسم عفو و در گزر ہے اور عفو و در گزر ہی کو پسند فرماتا ہے۔ (کنز العمال حدیث ۷۰۰۵)

۵۔ جو کسی ظلم کو معاف کر دے گا خدا اسے اس کے بدلے میں دنیا وآخرت میں عزت عطا فرمائے گا۔
(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۴۲۰)

۶۔ بادشاہ اور حکمران کا در گزر سے کام لینا اس کے ملک کی بقا و دوام کا سبب ہوتا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۸ ص ۱۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ بدترین انسان وہ ہے جو نہ تو کسی کی لغزش کو معاف کرتا ہے اور نہ ہی کسی کی عیب پوشی کرتا ہے۔
(غرر الحکم)

۸۔ معافی، کمینے کو اتنا ہی بگاڑ دیتی ہے جتنا شریف کی اصلاح کرتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۴۱۹)

۹۔ صاحبان اقتدار کا سب سے بہتر کام عفو و در گزر ہے۔ (غرر الحکم)

قُلۡ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمۡ بِذُنُوۡبِكُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ

سزا کیوں دیتا ہے؟ (ایسی بات نہیں ہے) بلکہ تم بھی اس کی مخلوقات میں سے انسان

بَشَرٌ مِّمَّنۡ خَلَقَ ؕ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ

ہو (کسی خاص امتیاز کے مالک نہیں ہو) ۔ خدا جسے چاہے (اور لائق سمجھے) بخش دے اور جسے چاہے

یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ

سزا اور عذاب دے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی حکومت

وَ مَا بَیۡنَهُمَا ۫ وَ اِلَیۡهِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۸﴾ یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ

خدا ہی کے لئے ہے۔ اور بازگشت اسی کی طرف ہے ● اے اہل کتاب! ہمارا رسول اس دوران

قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمۡ عَلٰی فَتۡرَةٍ

میں تمہارے پاس آیا ہے جس میں رسول نہیں آئے۔ تا کہ (حقائق کو) تمہارے لئے بیان

مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِیۡرٍ

کرے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تم یہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے

وَّ لَا نَذِیۡرٍ ۫ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِیۡرٌ وَّ نَذِیۡرٌ ؕ

والا نہیں آیا تھا۔ اب یقینا بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا تمہارے پاس

وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۹﴾ وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی

آ گیا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے ● اور (اس وقت کو یاد کرو کہ) جب موسیٰؑ نے

لِقَوۡمِهٖ یٰقَوۡمِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ اِذۡ

اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! خدا کی نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تمہارے درمیان انبیاء

جَعَلَ فِیۡكُمۡ اَنۡۢبِیَآءَ وَ جَعَلَكُمۡ مُّلُوۡكًا ٭ۖ وَّ

مقرر کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا (اور تم ہی جان و مال، عزت و ناموس اور حکومت کے لیے صاحب اختیار

اٰتٰىكُمۡ مَّا لَمۡ یُؤۡتِ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۰﴾

قرار پائے) اور تمہیں وہ چیزیں عطا کیں جو تمام جہانوں میں سے کسی کو نہیں دیں ●

۱۰۔ معافی، تمام بزرگیوں کی سرتاج ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ ابی فضال کہتے ہیں کہ: "میں نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کو فرماتے سنا کہ جب دو گروہ آپس میں لڑتے ہیں ان میں سے اس گروہ کو فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے جو زیادہ سے زیادہ عفو سے کام لیتا ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۸)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۲۔ معاف کر دینے سے جو پشیمانی لاحق ہوتی ہے وہ اس پشیمانی سے کئی گنا زیادہ بہتر اور آسان ہے جو سزا دینے پر لاحق ہوتی ہے۔ (الکافی ج ۲ ص ۱۰۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ ہم اہلبیتؑ کی مروت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان لوگوں کی معاف کر دیں جو ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۴۰۱)

۱۴۔ تین چیزوں کا شمار دنیا اور آخرت کی بزرگیوں میں ہوتا ہے ۱۔ اس شخص کو معاف کر دو جو تم پر ظلم کرے ۲۔ اس شخص سے صلہ رحمی کرو جو تم سے قطع رحمی کرے اور ۳۔ اس شخص سے بردباری کا مظاہرہ کرو جو تم سے جہالت کا اظہار کرتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۴۰۰)

ع ۳ ۸ ۷

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِىْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ

(موسیٰؑ نے فرمایا) اے میری قوم! اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جسے خدا نے تمہارے

وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾

لئے مقرر کیا ہے اور اپنے پچھلے پاؤں واپس نہ لوٹو (پیچھے نہ ہٹو) ورنہ خسارہ اٹھانے والے ہوجاؤ گے●

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَ

(بنی اسرائیل نے جواب میں) کہا اے موسیٰؑ! اس سرزمین میں ظالم اور جابر لوگ رہتے اور جب تک وہ

اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ

لوگ اس سے باہر نہیں چلے جائیں گے ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہوں گے، پس اگر وہ

يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ

وہاں سے نکل جائیں تو ہم یقینا اس میں داخل ہو جائیں گے● دو خدا ترس افراد کہ اللہ نے

مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا

جنہیں (عقل، ایمان اور جرات کی) نعمت سے نوازا تھا کہنے لگے شہر کے

عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَ

دروازہ سے ہی ان (دشمنوں)پر یلغار کر دو۔پس جونہی تم داخل ہو جاؤ گے تو تم

عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا

یقینی طور پر کامیاب ہوگے اور خدا پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو● ان (بنی اسرائیل کے)

يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ

لوگوں نے کہا: اے موسیٰؑ جب تک کہ وہ (ظالم) اس میں ہیں ہم ہرگز اس میں داخل نہیں

اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾

ہوں گے۔ للٰذا تم خود اور تمہارے پروردگار جاؤ اور جا کر (ان سے) لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں●

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَ اَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا

(موسیٰؑ نے) کہا پروردگار! یقینا میرا بس تو صرف اپنے اور اپنے بھائی پر چلتا ہے پس تو ہمارے

موضوع آیت ۲۳ توکل

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جبرائیلؑ سے دریافت کیا کہ "توکل" کیا ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: "انسان اس بات کا یقین کرلے کہ مخلوق نہ تو نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی نقصان، نہ کچھ دے سکتی ہے نہ روک سکتی ہے۔اور مخلوق سے پوری طرح مایوس ہوجانا "توکل" کہلاتا ہے۔" (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۱۳۸)

۲۔غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرو، ورنہ خدا تمہیں اسی کے سپرد کردے گا۔(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۸۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ایمان کے چار ستون ہیں۔ ۱۔خدا پر توکل کرنا ۲۔اپنے امور کو خدا کے سپرد کردینا ۳۔اللہ کی قضا پر راضی ہونا اور ۴۔امر الٰہی کے لئے سر تسلیم خم کردینا۔
(اصول کافی جلد ۲ ص ۴۷)

۴۔خدا کی ذات پر بھروسہ ہر برائی سے بچاتا اور ہر دشمن سے محفوظ رکھتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۷۹)

۵۔توکل ہی میں ایمان کی حقیقت (مضمر) ہے۔
(غرر الحکم)

۶۔توکل یہ ہے کہ (خدا کی قوت وطاقت کے علاوہ) دوسری تمام قوتوں اور طاقتوں سے دوری اختیار کرنا اور خدا کی قدرت اور طاقت کے حصول کا انتظار کیا جائے۔(غرر الحکم)

۷۔وہ شخص ایمان میں زیادہ قوی ہے جو خدا پر سب سے زیادہ توکل کرتا ہے۔(غرر الحکم)

۸۔اپنی ذات پر بھروسہ کرنا (اور خدا پر توکل سے بے نیاز ہونا) شیطان کا سب سے مضبوط جال ہے۔
(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔"ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے" (راوی کہتا ہے کہ) میں نے پوچھا: "توکل کی کیا حد ہے؟" فرمایا: "یقین" میں نے عرض کیا: "یقین کی کیا حد ہے؟" فرمایا: "خدا کے ہوتے ہوئے کسی سے نہ ڈرنا" (اصول کافی جلد ۲ ص ۵۷)

۱۰۔توکل کی کم ترین حد یہ ہے کہ "ہمت کے ذریعہ اپنے مقدور سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو یعنی اپنے مقسوم میں زیادہ کی لالچ نہ کرو اور جو کچھ تمہارے مقسوم ومقدر میں ہے اسے دیکھنے تک کی کوشش نہ کرو، ورنہ ان دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ تمہارے ایمان کی گرہیں کھل جائیں گی اور تمہیں خبر تک نہیں ہوگی۔"

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۱۴۷)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:
۱۱۔ امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ "توکل کی کیا حد ہے؟" تو امام عالیمقام نے فرمایا: "خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرو" (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۳۸)

وَ بَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّہَا مُحَرَّمَۃٌ

اور فاسق و بدکار قوم کے درمیان جدائی ڈال دے۔ (اللہ نے)فرمایا! یقینا وہ (مقدس

عَلَیۡہِمۡ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ۚ یَتِیۡہُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا

سرزمین) چالیس برس تک ان پر ممنوع قرار دے دی جائے گی ہے،وہ زمین میں سرگرداں

تَاۡسَ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ

رہیں گے، پس ان فاسق اور بدکار لوگوں پر افسوس نہ کرو۔ (اے پیغمبر!) ان کے سامنے آدم

نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ

کے دو بیٹوں کی برحق داستان پڑھو! جبکہ ان میں سے ہر ایک نے (اپنی اپنی) قربانی پیش کی تو

مِنۡ اَحَدِہِمَا وَ لَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ

ان میں سے ایک (ہابیل) کی تو قبول ہو گئی اور دوسرے (قابیل) کی قبول نہیں ہوئی۔ (قابیل

لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۲۷﴾

نے) کہا میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔(ہابیل نے) کہا خدا تو صرف پرہیزگاروں سے قبول کرتا ہے۔

لَئِنۡۢ بَسَطۡتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقۡتُلَنِیۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ

(ہابیل نے اپنے بھائی قابیل سے) کہا! اگر تو نے میرے قتل کے لئے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا بھی تو

اِلَیۡکَ لِاَقۡتُلَکَ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾

میں تیرے قتل کے لئے اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ کیونکہ میں تو تمام جہانوں کے پروردگار سے ڈرتا ہوں۔

اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِکَ فَتَکُوۡنَ مِنۡ

میں تو یقینا یہی چاہتا ہوں کہ تو (میرے قتل سے) میرے اور اپنے گناہ کے (بوجھ کے) ساتھ

اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ﴿ۚ۲۹﴾ فَطَوَّعَتۡ

(خدا کی طرف) پلٹ جائے اور جہنمیوں میں سے ہو جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ پس اس کے نفس

لَہٗ نَفۡسُہٗ قَتۡلَ اَخِیۡہِ فَقَتَلَہٗ فَاَصۡبَحَ

نے اپنے بھائی کے قتل کو اس کے لئے آسان اور رام کر دیا اور اس نے اسے قتل کر ڈالا جس کی وجہ سے

موضوع آیت ۳۱۔ تجربہ

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔امور، تجربہ سے اور اعمال،
آزمائش سے منسلک ہوتے ہیں۔(غرر الحکم)
۲۔زمانہ، تجربے سکھا دیتا ہے۔(غرر الحکم)
۳۔جو امور کا تجربہ نہیں رکھتا وہ دھوکہ کھا جاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۴۲۰)
۴۔ تیرا بہترین تجربہ وہ ہے جو تجھے نصیحت کرے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۰۸)
۵۔جو تجربات کے ذریعہ پختہ ہوتا ہے وہ ہلاکتوں سے محفوظ رہتا ہے۔اور جو تجربوں سے بے نیاز رہتا ہے وہ انجام سے اندھا ہو جاتا ہے۔(غرر الحکم)
۶۔ کسی انسان کی رائے اس کے تجربہ کے مطابق ہوتی ہے۔(غرر الحکم)
۷۔ عقل ایک ایسا غریزہ ہے جو علم اور تجربوں سے بڑھتا رہتا ہے۔(غرر الحکم)
۸۔ تجربے ختم ہونے میں نہیں آتے اور عقل مند ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔(غرر الحکم)
۹۔ تجربوں کی حفاظت سب سے بڑی عقلمندی ہے۔
(غرر الحکم)
۱۰۔جب تک کسی معاملے کو آزما نہیں لیتے اس وقت تک اس کی طرف قدم نہ بڑھاؤ۔(غرر الحکم)
۱۱۔جو تجربوں کی حفاظت کرتا ہے اس کے سارے کام ٹھیک ہوتے ہیں۔(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔جس کا تجربہ کم ہوتا ہے اور خود پسند ہوتا ہے اسے اپنے سردار بننے کی طمع نہیں کرنی چاہئے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۹۵)

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى

وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گیا • پس اللہ تعالیٰ نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا

الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ

تاکہ اس (قاتل) کو دکھا سکے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے (اور دفن کرے)

يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ

اس (قاتل) نے کہا کہ وائے ہو مجھ پر کہ کیا میں اس بات سے بھی عاجز ہوں کہ اس کوے کی

فَاُوَارِىَ سَوْءَةَ اَخِىْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

طرح ہو سکوں؟ اور اپنے بھائی کے لاشے کو دفن کر سکوں! آخر کار وہ پشیمانوں میں سے ہو گیا •

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جو شخص کسی انسان کو قتل کرے بغیر اس کے کہ

قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا

اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین پر تباہی پھیلائی ہو تو ایسے ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو

قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا

قتل کر دیا۔ اور جو کسی ایک انسان کو زندہ کرے (اور موت یا گمراہی سے نجات دلائے) گویا

النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫

اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔ البتہ ہمارے رسول روشن دلائل لوگوں کے پاس لے آئے،

ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ

لیکن (اس کے باوجود) بہت سے لوگ اس (انبیاء کی دعوت کے) بعد زمین میں اسراف

لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ

کرنے والے ہو گئے • جو خدا اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور (اسلحہ، دہشت

رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْۤا اَوْ

اور لوٹ مار کے ذریعہ) زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ

موضوع آیت ۳۲۔ کسی کو قتل کرنا

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بندے کا دل ہمیشہ خوف اور رغبت کی باتوں کو قبول کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ کسی کا ناجائز خون بہانے کا مرتکب نہیں ہوتا۔ جب وہ ایسا کرلیتا ہے تو اس کا دل الٹا ہو جاتا ہے اور گناہ کی وجہ سے کوئلہ سے بھی زیادہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ نیکی کو نیکی اور برائی کو برائی نہیں سمجھتا۔ (کنز العمال حدیث ۳۹۹۵۱)

۲۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنیا کی تباہی اتنا گراں نہیں جتنا ناحق خون کا بہانا۔

(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۹۶)

۳۔ جو شخص کلمہ کی ایک جزو کے ذریعہ کسی مومن کے قتل پر کسی شخص کی اعانت کرتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے حضور اس حالت میں پیش ہوگا کہ (اس کی پیشانی پر) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔"

(کنز العمال حدیث ۳۹۸۹۵)

۴۔ (ایک ایسے مقتول کے بارے میں فرمایا جس کے قاتل کا پتہ نہیں چل رہا تھا)۔۔۔۔۔۔ مسلمانوں سے ایک شخص قتل ہو جائے اور اس کے قاتل کا پتہ نہ چلے؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تمام زمین وآسمان کے رہنے والے کسی مومن کے قتل پر مجتمع ہو جائیں یا اس کے قتل پر راضی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ سب کو جہنم میں ڈال دے گا۔۔۔۔۔۔ (امالی شیخ مفیدؒ ص ۱۲۶)

۵۔ اللہ تعالیٰ "محسن" ہے اور "احسان" کو پسند کرتا ہے۔ لہٰذا جب تم کسی کو قتل کرو تو اسے اچھے انداز میں قتل کرو، اور اگر کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھے انداز میں ذبح کرو۔ (کنز العمال حدیث ۳۹۹۰۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ سرکش انسان وہ ہے جو اپنے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرے یا جس نے اسے نہیں مارا وہ اسے مارے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۹ ص ۶)

۷۔ جو کسی انسان کو جان بوجھ کر (ناجائز) قتل کرے وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۹ ص ۱۳)

۸۔ جو کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے، اسے توبہ کی توفیق حاصل نہیں ہوتی۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۹ ص ۵)

يُصَلَّبُوٓا اَوۡ تُقَطَّعَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ اَرۡجُلُهُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ

یا تو انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی پر لٹکا یا جائے یا ان کے مخالف طریقہ سے ہاتھ اور پاؤں

يُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمۡ خِزۡىٌ فِى الدُّنۡيَا وَ

کاٹے جائیں۔ یا پھر (اپنی) سرزمین سے جلاوطن کر دیئے جائیں یہ ان کے لئے رسوا کن سزا تو

لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۙ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡ

دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے● مگر جو لوگ تمہارے ان پر

قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهِمۡ‌ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ

قابو پانے سے پہلے توبہ کر لیں تو جان لو کہ خداوند عالم بخشنے والا

رَّحِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابۡتَغُوۡۤا

مہربان ہے● اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور (اس کے تقرب کے لئے)

اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَ جَاهِدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ

وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو ہوسکتا ہے

تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِى

تم فلاح پاجاؤ● یقینا جو لوگ کافر ہو گئے ہیں اگر روئے زمین پر جو کچھ ان کے پاس

الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا وَّ مِثۡلَهٗ مَعَهٗ لِيَـفۡتَدُوۡا بِهٖ مِنۡ

ہے اور اس کے برابر کے بھی مالک بن جائیں اور وہ قیامت کے دن سزا سے بچنے کے لئے سب

عَذَابِ يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنۡهُمۡ‌ ۚ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ

کچھ فدیہ کے طور پر یکجا دے دیں تو بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے دردناک

اَلِيۡمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمۡ

عذاب ہے● اور وہ جب بھی جہنم سے باہر آنا چاہیں گے تو اس سے نہیں نکل سکیں گے

بِخٰرِجِيۡنَ مِنۡهَا‌ ۖ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۳۷﴾

اور ان کے لئے دائمی اور پائیدار عذاب ہے●

وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا

چور مرد اور چور عورت کا ہاتھ ان کے انجام دیئے گئے عمل کی سزا میں

كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ

کاٹ دو۔ یہ سزا خدا کی طرف سے ہے۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے ● پس جو شخص

تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ

اپنے ظلم کے بعد توبہ کر لے اور (اپنے برے کاموں کی) اصلاح کر لے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی

عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ

توبہ قبول کرتا ہے اور بلا شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ● کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ

اور زمینوں کی حکومت اور فرمانروائی خدا ہی کے لئے ہے (اپنی حکمت اور عدالت کے مطابق) جسے چاہتا

یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۰﴾

ہے عذاب میں ڈالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔اور اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے ●

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی

اے رسولؐ! جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں وہ آپؐ کو غمگین نہ کر دیں، ان میں سے (چاہے)

الْكُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ

کچھ لوگ (وہ ہوں جو منافقانہ طور پر) زبان سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے لیکن ان کے دل

لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَ مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛۚ

ایمان نہیں لائے اور (چاہے وہ) یہودی (ہوں) جو کہ جھوٹ گھڑنے اور تحریف کرنے اور اسی

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ

طرح ان لوگوں (کی جاسوسی) کے لئے آپ کی باتوں کو غور سے سنتے ہیں۔ جو آپ کے پاس

لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ

نہیں آئے ہیں، وہ (توریت یا پیغمبر کی باتوں کی) تحریف کرتے ہیں اور (ایک دوسرے سے) کہتے

موضوع آیت ۳۸۔ سرقہ (چوری)

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ سفر میں (چور کے) ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۳۳۳۵)

۲۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دشمن رکھتا ہے کہ جس کے گھر میں کوئی (چور) داخل ہو جائے اور وہ اس سے نہ لڑے۔ (وسائل الشیعہ ج۱۵ ص ۱۲۳)

۳۔ حضرت علی علیہ السلام کے متعلق ہے کہ جب کوئی شخص پہلی بار چوری کرتا تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹتے، جب دوسری مرتبہ چوری کرتا تو اس کا بایاں پاؤں کاٹتے، اگر تیسری بار چوری کرتا تو اسے قید میں ڈال دیتے اور اس کا خرچ بیت المال سے ادا کرتے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۴۹۵)

۴۔ جو شخص (کسی باغ سے) پھل میوے کی چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اگر وہاں سے گزر رہا ہے تو پھل کھا سکتا ہے (اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا اور) نہ ہی خراب کر سکتا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۱۶)

حضرت امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام:

۵۔ صرف اس شخص کا ہاتھ کاٹا جائے گا جو کسی گھر کو نقب لگاتا ہے یا کسی گھر کا تالہ توڑتا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۱۰)

۶۔ تین طرح کے لوگ چور شمار ہوتے ہیں: ۱۔ زکوٰۃ نہ دینے والا ۲۔ عورت کے حق مہر کو حلال سمجھ کر کھا جانے والا اور ۳۔ ادا نہ کرنے کی غرض سے قرض لینے والا۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۲)

۷۔ جب چور از خود حاضر ہو کر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرے اور چوری شدہ مال مالک کو واپس کر دے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۳۰)

۸۔ جب کوئی چور، چوری کرے تو اس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا اور جو مال اس نے چوری کیا ہے اس کا تاوان بھی اسی پر ہو گا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۰۰)

۹۔ مزدور اور مہمان کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اس لئے کہ انہوں نے اس وقت چوری کی ہوتی ہے جب انہیں امین سمجھ کر مال سونپا جاتا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۰۶)

۱۰۔ حضرت امیر المؤمنینؑ قحط کے دنوں میں کسی چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۲۱)

۱۱۔ امام علیہ السلام سے کمسن بچے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اگر وہ چوری کرے تو کیا کیا جائے؟ فرمایا: (اس کا پہلی اور دوسری مرتبہ ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا) اسے معاف کر دیا جائے گا، تیسری مرتبہ اسے سزا دی جائے گی، اگر پھر بھی باز نہ آیا تو اسی کی انگلیوں کے

سروں کو کاٹا جائے گا، اور اگر پھر بھی چوری تو اس سے نیچے انگلیوں کو کاٹا جائے گا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۲۲)

مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ

ہیں: اگر یہ مطلب (جو ہماری منشا کے مطابق ہے) تمہیں دے دیا جائے تو تم لے لو اور قبول کر لو

وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

اور اگر تمہیں نہ دیا جائے تو اس سے دوری اختیار کر لو اور (اے رسولؐ!) جس شخص کو خدا آزمائش

فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

میں ڈالے اور رسوا کرنا چاہے تو آپؐ قہر خداوندی کے سامنے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ

یہ وہ لوگ ہیں جن کی قلبی طہارت کو خدا نہیں چاہتا۔

لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖۚ وَّ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ

ان کے لئے دنیا میں ذلت و خواری ہے اور آخرت میں ان کے لئے بہت

عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ

بڑا عذاب ہے ● یہ لوگ جھوٹ بنانے کے لئے باتیں بڑے غور سے سنتے ہیں اور حرام کا مال (رشوت

فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ

اور سود) بڑی فراوانی سے کھاتے ہیں۔ پس اگر وہ (فیصلہ کے لئے) آپؐ کے پاس آئیں تو آپؐ یا تو ان

عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ

کے درمیان فیصلہ کر دیں یا پھر ان سے منہ پھیر لیں۔ اور اگر آپؐ ان سے منہ پھیر لیں تو وہ ہرگز آپؐ

شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

کو کسی قسم کی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ اور اگر ان کے درمیان فیصلہ کریں تو عدل و انصاف کے مطابق فیصلہ

بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ كَيْفَ

دیں۔ یقینا اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ● اور وہ (یہودی) آپؐ

يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ

کو کس طرح اپنا فیصلہ کرنے والا قرار دیتے ہیں؟ جبکہ توریت ان کے پاس ہے۔ اور اس میں

یَتَوَلَّوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓئِکَ

خدا کا حکم موجود ہے۔ پھر آپؐ کے فیصلہ کے بعد وہ منہ موڑ لیتے ہیں اور وہ

بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىۃَ فِیۡہَا ہُدًی وَّ

مؤمن ہی نہیں ہیں ● بے شک ہم نے تورات کو نازل کیا ہے (کہ) جس میں ہدایت اور

نُوۡرٌ ۚ یَحۡکُمُ بِہَا النَّبِیُّوۡنَ الَّذِیۡنَ اَسۡلَمُوۡا

نور ہے۔ انبیاء اللہ جو حکم خدا کے سامنے تسلیم تھے ،اسی کے مطابق یہودیوں کے لئے

لِلَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَ الرَّبّٰنِیُّوۡنَ وَ الۡاَحۡبَارُ بِمَا

فیصلے کیا کرتے تھے اور (اسی طرح) یہودیوں کے بڑے علماء اور پاک دل اور نیک دانشور بھی

اسۡتُحۡفِظُوۡا مِنۡ کِتٰبِ اللّٰہِ وَ کَانُوۡا عَلَیۡہِ شُہَدَآءَ ۚ

اسی آسمانی کتاب کے مطابق (فیصلے کرتے تھے) جس کی حفاظت ان کے سپرد کر دی گئی تھی اور

فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَ اخۡشَوۡنِ وَ لَا تَشۡتَرُوۡا

وہ اسی پر گواہ بھی تھے۔ پس (اے علماء!) تم لوگوں سے نہ ڈرو (اور خدائی احکام کو بیان کرو) اور مجھ

بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ وَ مَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ

سے ڈرو اور میری آیات کو معمولی قیمت پر نہ بیچو اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام

فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَ کَتَبۡنَا عَلَیۡہِمۡ فِیۡہَاۤ اَنَّ

کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے پس وہ کافر ہیں ● اور ہم نے اس (توریت) میں ان (یہودیوں)

النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ ۙ وَ الۡعَیۡنَ بِالۡعَیۡنِ وَ الۡاَنۡفَ

کے لئے لکھ دیا ہے کہ (قصاص میں) جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے

بِالۡاَنۡفِ وَ الۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ

بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت ہے اور ہر زخم کے لئے (بھی

الۡجُرُوۡحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنۡ تَصَدَّقَ بِہٖ فَہُوَ کَفَّارَۃٌ ؕ

اسی اندازے میں) قصاص ہے۔ پس جو شخص صدقہ کے طور پر (قصاص سے) در گزر کرے تو یہ اس

لَّهٗ ۚ وَ مَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ

کے گناہوں کا کفارہ شمار ہوگا۔ اور جو شخص خدا کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو

الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيۡنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ

ایسے ہی لوگ ظالم ہیں ● اور ہم ان (گزشتہ انبیاء) کے بعد عیسیٰؑ بن مریمؑ کو

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىةِ‌ ۖ وَ اٰتَيۡنٰهُ

لے آئے جبکہ وہ تورات کی تصدیق کرتے تھے جو ان سے پہلے موجود تھی۔ اور خود عیسیٰؑ

الۡاِنۡجِيۡلَ فِيۡهِ هُدًى وَّنُوۡرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ

کو انجیل عطا کی کہ جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اور وہ بھی توریت کی تصدیق کرتی

مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَ هُدًى وَّ مَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ؕ‏ ﴿۴۶﴾ وَ

ہے جو اس سے پہلے تھی ۔ اور پرہیز گاروں کے لئے ہدایت اور موعظہ ہے ● اور

لۡيَحۡكُمۡ اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ‌ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ

انجیل والوں کو بھی چاہئے کہ وہ اسی کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے انجیل میں نازل

يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ

کیا ہے اور جو لوگ خدا کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ فاسق ہیں ● اور

اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ

ہم نے کتاب (قرآن) کو آپؐ پر برحق نازل کیا جبکہ یہ کتاب گزشتہ آسمانی کتابوں کی تصدیق

يَدَيۡهِ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمُهَيۡمِنًا عَلَيۡهِ‌ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ

کرتی اور ان کی نگران و نگہبان ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کے درمیان خدا کے نازل کردہ احکام کے

بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ‌ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ عَمَّا جَآءَكَ

مطابق حکم کریں اور اس حق سے (دور ہو کر) جو آپؐ کے لئے آیا ہے، ان لوگوں کی خواہشات

مِنَ الۡحَـقِّ‌ ؕ لِكُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ شِرۡعَةً وَّ

کی پیروی نہ کریں۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے آئین اور واضح طریقہ مقرر کر دیا ہے۔ اور

موضوع آیت ۴۵۔ قصاص

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جو شخص کسی کو خون معاف کردے اس کی جزا بہشت کے سوا کچھ نہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۳۹۸۵۴)

۲۔جس مسلمان شخص کے جسم کو کسی قسم کی مصیبت پہنچائی جائے اور وہ اس کو معاف کردے تو خداوند عالم اس کا درجہ بلند کردیتا ہے اور اس کی خطائیں معاف کردیتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۳۹۸۵۰)

۳۔لوگو! قصاص کو زندہ رکھو اور حق کو زندہ رکھو (صحیح معنوں میں) مسلمان بنو تاکہ صحیح وسالم رہو۔
(امالی شیخ مفیدؒ ص ۳۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔اللہ تعالیٰ نے ایمان فرض کیا ہے تاکہ شرک (کی نجاست) سے پاک رہو۔۔۔۔۔۔اور قصاص کو فرض کیا ہے تاکہ خون محفوظ رہیں۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ حکمت ۲۵۲)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۵۔اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ''ولکم فی القصاص حیٰوۃ۔۔۔۔۔۔''یعنی تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔۔۔۔۔۔ (بقرہ/۱۷۹) اسکی وجہ یہ ہے کہ جو شخص قتل کا ارادہ کرے گا تو اسے یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس کا قصاص لیا جائے گا،اس لئے وہ اپنے اس ارادے سے باز رہے گا اس طرح اس شخص کی زندگی بچ جائے گی جس کے قتل کا وہ ارادہ کرے گا،اوور اس جرم کا ارادہ کرنے والے کی زندگی بھی بچ جائے گی کہ قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا،ان دونوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کی زندگی بھی بچ جائے گی، کیونکہ انہیں معلوم ہوگا کہ قصاص واجب ہے لہٰذا وہ اس کے خوف سے کسی کو قتل کرنے کی جرات نہیں کریں گے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۳۸۸)

۶۔ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ ''فمن تصدق به فهو كفارة له''یعنی جو (مظلوم،ظالم کی) خطا معاف کردے تو یہ اسی کے گناہوں کا کفارہ ہوگا (مائدہ/۴۵) کا کیا مقصد ہے؟امامؑ نے فرمایا: جس قدر اس کو زخم وغیرہ لگے ہوں گے اسی قدر اس کے گناہ معاف کردئے جائیں گے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۳۸۹)

مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً

اگر خدا چاہتا تم سب کو ایک امت قرار دیتا ، لیکن (خدا چاہتا ہے کہ) تمہیں ان

وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ

چیزوں کے بارے میں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں۔ للذا تم نیکی کے کاموں

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا

میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو ،(اور جان لو کہ) تم سب کی بازگشت خدا کی طرف ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اَنِ

پس وہ تمہیں اس چیز سے آگاہ کرے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو● اور آپؐ ان

احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

کے درمیان وہی فیصلہ کریں جو خدا نے نازل کیا ہے۔ اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور

وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ

ان سے ان باتوں سے خبردار رہیں کہ وہ آپؐ کو خدا کی نازل کردہ بعض چیزوں سے منحرف

اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ

کر دیں پس اگر وہ (آپؐ کے فیصلے سے) روگردانی کریں تو پھر آپؐ کو معلوم ہونا چاہئے کہ

اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انہیں ان کے کچھ گناہوں کے بدلے سزا دے۔ اور یقینا

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ

بہت سے لوگ فاسق (نافرمان) ہیں● آیا وہ جاہلیت

يَبْغُوْنَ ؕ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ

کا حکم چاہتے ہیں؟ صاحبان ایمان و یقین کے لئے خدا سے بڑھ کر اور کون بہتر

يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ

فیصلہ کر سکتا ہے؟● اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا سرپرست اور مددگار مت

موضوع آیت ۴۹۔ قاضی اور عہدہ قضا

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔''جو شخص قاضی بنایا جاتا ہے اسے بغیر چھری کے ذبح کیا جاتا ہے!''لوگوں نے پوچھا ''یارسول اللہ! ذبح کیسے؟''فرمایا:''جہنم کی آگ سے!۔''
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۱۷۳)

۲۔عدالت کرنے والے قاضی پر قیامت کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آئے گی جس میں وہ اس بات کی تمنا کرے گا کہ اے کاش کہ!''دو آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے دانہ کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا''
(کنزالعمال حدیث ۱۴۹۸۹)

۳۔قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں جن میں سے دو قسم کے قاضی جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا۔جو قاضی اپنی خواہشات کے مطابق فیصلہ کرے گا وہ جہنم جائے گا،جو بغیر علم کے فیصلہ کرے گا وہ بھی جہنم جائے گا اور جو قاضی حق کا فیصلہ کرے گا وہ بہشت میں جائے گا۔(کنزالعمال حدیث ۱۴۹۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔جو شخص خدا کے نازل کردہ حکم کے بغیر دو درہموں کا بھی فیصلہ کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۶۵)

۵۔حضرت امیر علیہ السلام نے (قاضی) شُریح سے فرمایا ''اے شُریح! تم ایسی جگہ پر بیٹھے ہو جہاں پر نبی، نبی کے وصی یا پھر شقی و بدبخت انسان کے علاوہ کوئی نہیں بیٹھتا'' (وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۷)

۶۔جو مومن کسی دوسرے مومن کو کسی جھگڑے میں کسی قاضی یا جابر حاکم کے پاس لے جاتا ہے اور وہ خدا کے نازل کردہ حکم سے ہٹ کر فیصلہ کرتا ہے تو مومن کو اس کے پاس لے جانے والا بھی اس کے جرم میں شریک ہو جاتا ہے۔
(فروع کافی جلد ۷ ص ۴۱۱)

۷۔فیصلہ کرانے کے لئے ایک دوسرے کو ظالم اور جابر حاکم کے پاس نہ لے جاؤ بلکہ اپنے میں سے کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو ہماری قضا اور ہمارے فیصلوں کو جانتا ہے،اسے اپنے درمیان قاضی بناؤ، کیونکہ میں نے اسے تمہارے لئے قاضی بنایا ہے، لہٰذا اپنے تمام قضیئے اسی کی طرف لے جاؤ۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ ص ۲)

۸۔تو جب وہ (قاضی) ہمارے بتائے ہوئے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کردے اور کوئی شخص اسے قبول نہ کرے تو وہ خدا کے حکم کو سبک سمجھے گا اور ہماری تردید کرے گا،اور ہماری تردید کرنے والا،خدا کی تردید کرنے والا ہوگا،اور یہ بات خدا کے ساتھ شرک کی حد تک لے جاتی ہے۔(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۹۹)

قضا کے آداب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ جو شخص مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی آزمائش میں پڑ جائے تو اسے چاہئے کہ فریقین کو دیکھنے، اشارہ کرنے، بیٹھنے اور نشست و برخاست کے معاملہ میں عدل سے کام لے۔ (کنز العمال حدیث ۱۵۰۳۶)

۲۔ ''جو شخص قضا کا منصب سنبھالتا ہے، اسے چاہئے کہ غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے''

(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۱۵۶)

النَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ ؕ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ

بناؤ کیونکہ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے حامی و ناصر ہیں اور تم میں سے

یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

جو انہیں سرپرست بناتا ہے وہ یقینا انہی میں سے (شمار) ہوگا، بے شک اللہ ظالموں کو

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

ہدایت نہیں کرتا ● آپ ایسے بیمار دل لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ کفار کے ساتھ دوستی میں

یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤی اَنْ تُصِیْبَنَا

ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں ڈر اس بات کا ہے کہ ہمیں

دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ

کوئی حادثہ در پیش آ جائے پس امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی فتح یا کوئی اور واقعہ

مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ

ان (مومنین) کے در پیش کر دے اور اس وقت (منافقین) اپنے دل میں جو کچھ چھپائے ہوئے

نٰدِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ؕ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ

ہیں اس پر پشیمان ہو جائیں ● اور مؤمنین (مسلمانوں کی فتح اور منافقین کی رسوائی پر بڑے تعجب سے)

الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ

کہتے ہیں، آیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑی تاکید کے ساتھ خدا کی قسمیں کھایا کرتے تھے (اور کہتے تھے)

لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۵۳﴾

کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں؟ (تو کیوں) ان کے اعمال اکارت گئے اور وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گئے ●

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص بھی اپنے دین سے پھر جائے گا تو (وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں

دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ

پہنچائے گا کیونکہ) عنقریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جسے خدا دوست رکھتا ہوگا اور

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ

وہ خدا کو دوست رکھتی ہوگی۔ وہ ایسے لوگ ہوں گے جو مؤمنین کے سامنے متواضع اور کفار

يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ

کے مقابلے میں طاقتور ہوں گے۔ خدا کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے

لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ سب خدا کا فضل و کرم ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور

اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ

اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے ● تمہارا ولی اور سرپرست تو بس اللہ ہے اور اس

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ

کا رسولؐ اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لے آئے، نماز کو قائم کرتے ہیں اور

الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ

رکوع کی حالت میں زکات دیتے ہیں ● اور جو شخص خدا، رسولؐ اور ایسے مؤمنین سے ولایت کا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰٓاَيُّهَا

تعلق رکھتا ہے تو (وہ خدا کے گروہ سے ہے اور) خدا کا گروہ یقینا کامیاب ہے ● اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ

ایمان والو! جو لوگ تمہارے دین کا مذاق اڑاتے اور کھیل تماشہ سمجھتے

هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

ہیں وہی کہ جنہیں تم سے پہلے آسمانی کتاب دی گئی ہے اور

الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ، اگر تم مومن ہو تو خدا

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا

سے ڈرتے رہو ● اور جب تم (اذان کے ذریعہ لوگوں کو) نماز کے لئے بلاتے ہو تو وہ اس

ع ۸/۱۲

موضوع آیت ۵۴۔ تواضع و فروتنی

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خاندانی شرافت صرف تواضع ہی سے بنتی ہے۔
(بحارالانوار جلد۶۹ ص۶۰۹)

۲۔ افضل انسان وہ ہے جو بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے باوجود تواضع کرے۔ (بحارالانوار جلد۷۷ ص۱۷۹)

۳۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو فضیلت کے بوجود خدا کی خوشنودی کے لئے فروتنی کرتا ہے اور غربت کے بغیر اپنے آپ کو خدا کی رضا کے لئے ذلیل سمجھتاہے۔ (بحارالانوار جلد۷۷ ص۹۰)

۴۔ تواضع انسان کو بلند مرتبہ بنادیتی ہے لہٰذا تم تواضع کیا کرو خدا تمہیں بلند کردے گا۔
(بحارالانوار جلد۷۵ ص۱۱۹)

۵۔ جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود تواضع اختیار کرتے ہوئے خوبصورت لباس نہ پہنے، خداوند تعالیٰ اسے شرافت کے لباس سے مزین فرمائے گا۔
(بحارالانوار جلد۷۱ ص۴۲۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ تمہیں تواضع اختیار کرنی چاہئے کیونکہ یہ ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ (بحارالانوار جلد۷۵ ص۱۱۹)

۷۔ شریف کی زینت تواضع ہے۔
(بحارالانوار جلد۷۵ ص۱۲۰)

۸۔ جو شخص کسی مالدار کے پاس آئے اور اس کی دولت کی وجہ سے اس سے تواضع سے پیش آئے، اس کا دو تہائی دین رخصت ہو جاتا ہے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۲۲۸)

۹۔ تواضع برتنے سے امور منظّم ہو جاتے ہیں۔
(غرر الحکم)

۱۰۔ تواضع تمہیں رعب اور دبدبہ سے مرصع کردیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ وسعت قلبی ہی سے تواضع حاصل ہوتی ہے۔
(بحارالانوار جلد۷۸ ص۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ آسمان میں دو فرشتوں کے ذمہ صرف یہ عبادت لگائی گئی ہے کہ جو شخص تواضع کرے اسے بلند کردیں اور جو تکبر کرے اسے پست کردیں۔
(اصول کافی جلد۲ ص۱۲۲)

۱۳۔ تواضع یہ ہے کہ اگر کسی مجلس میں تمہاری شان سے کم جگہ بیٹھنے میں ملے تو اسی پر بیٹھ جاؤ جس سے ملو اس پر سلام کرو، دوسروں پر بڑائی جتانا چھوڑ دو خواہ تم حق پر ہی کیوں نہ ہو اور سب نیکیوں سے بالاتر نیکی تواضع ہے۔ (بحارالانوار جلد۷۸ ص۱۷۶)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۴۔ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو ان کی تواضع کے

هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

کا مذاق اڑاتے ہیں اور اسے کھیل تماشہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ لوگ عقل سے کام نہیں لیتے ●

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ

آپؐ کہہ دیں کہ اے اہل کتاب یہ جو تم ہم پر اعتراض کرتے ہو کیا ہم نے اس کے علاوہ کوئی کام

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ

کیا ہے کہ خدا پر ایمان لائے، جو چیز ہم پر نازل ہوئی ہے اس پر اور جو کچھ پہلے نازل ہوا (اس

وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

پر) ایمان لائے۔ یقیناً تم میں سے بہت سے لوگ فاسق ہو چکے ہیں ● آپؐ کہہ دیجئے کہ

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ

میں تمہیں اللہ کے نزدیک اس سزا (والوں) سے بھی بدتر لوگوں کے متعلق خبر دوں؟ وہی کہ

اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ

جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور غضب کیا ہے، ان میں سے کچھ لوگوں کو بندروں اور سوروں کی

وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ

شکل میں تبدیل کر دیا اور طاغوت کی عبادت کی ہے، ان کے نزدیک ان کا بدترین ٹھکانہ ہے اور وہ

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ

گمراہ ترین لوگ ہیں ● اور جب بھی وہ (منافقین یا بعض اہل کتاب) آپؐ کے پاس

قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ

آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ وہ یقینی طور پر کفر کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور اسی کفر

خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾

کی حالت میں باہر جاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہتر طور پر آگاہ ہے ●

وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ

اور آپؐ ان (ایمان کے دعوے داروں) میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھیں گے کہ گناہ اور

مطابق بلند مرتبہ عطا نہیں کرتا، بلکہ اپنی بزرگی اور عظمت کے مطابق ہی انہیں ترقی عطا فرماتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۳۴)

تواضع کا ثمرہ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ اس قدر تواضع کرو کہ کوئی کسی پر بڑھنے نہ پائے۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۶۰)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ تواضع اختیار کرنے سے امور منظم ہو جاتے ہیں۔
(غرر الحکم)
۳۔ جس کا دل تواضع کرتا ہے اس کا جسم خدا کی اطاعت کرنے سے نہیں اکتاتا۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۹)
۴۔ تواضع تمہیں رعب ودبدبہ سے مرصع کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)
۵۔ تواضع انسان کی فضیلت اور شرافت کے عام ہونے کا موجب بنتی ہے جبکہ تکبر رذالت کا مظہر ہوتا ہے۔
(غرر الحکم)
۶۔ تواضع تمہاری سلامتی کا سبب بنتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۲۰)
۷۔ تواضع سے نعمتیں مکمل ہوتی ہیں۔
(نہج البلاغہ حکمت ۲۲۴)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:
۸۔ جس طرح کھیتی ہمیشہ نرم زمین میں اگتی ہے سخت چٹانوں پر نہیں، اسی طرح حکمت اس دل کے نصیب ہوتی ہے جو تواضع کرتا ہے، اور یہ متکبر اور جابر کے دل میں نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تواضع کو عقل کا آلہ قرار دیا ہے اور تکبر کو جہالت کا آلہ بنایا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۱۲)

وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾

ظلم کرنے اور حرام کھانے میں جلدی کرتے ہیں۔ اور کیا ہی برا کام انجام دیتے ہیں●

لَوْ لَا یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ

یہود و نصاریٰ کے علماء ان لوگوں کو گناہ آلود گفتار اور حرام مال

اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ

کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ کس قدر برا کام ہے جو یہ انجام دیتے ہیں● اور

قَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَ

یہودیوں نے کہا کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ان کے اپنے ہاتھ بندھے رہیں، وہ اس طرح کی

لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ یُنْفِقُ

بات کرنے سے خدا کے لطف و کرم سے دور ہو جائیں۔ بلکہ خدا کے تو دونوں دستِ (قدرت)

كَیْفَ یَشَآءُ ؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ

ہمیشہ کھلے ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے بخشش کرتا ہے۔ (لیکن) جب بھی کوئی چیز (اے رسولؐ!)

اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ

آپؐ پر نازل ہوتی ہے (تو اس سے) ان میں سے بہت سے لوگوں کے کفر و سرکشی میں اضافہ ہو

اَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى یَوْمِ

جاتا ہے۔ اور ہم نے (ان کے بغض و عناد کی وجہ سے) قیامت کے دن تک ان کے درمیان دشمنی

الْقِیٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا

اور کینہ ڈال دیا ہے۔ وہ جب بھی جنگ کے لئے آگ بھڑکاتے ہیں خدا

اللّٰهُ ۙ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ

اسے بجھا دیتا ہے۔ وہ ہمیشہ زمین میں فساد اور تباہی کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ

فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا● اور اگر اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ایمان

موضوع آیت ۶۲۔ حرام مال

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ حرام مال کی کمائی کے آٹھ دروازے (اور ذریعے) ہیں۔ ان سب سے بدتر دروازہ فیصلہ کرنے میں رشوت لینا، زنا کی کمائی، نسل کشی کرنے والے سانڈ کی کمائی، مردار کی قیمت، شراب کی قیمت، کتے کی قیمت، پچھنے لگانے والے کی کمائی اور کاہن کی اجرت ہے۔
(کنز العمال حدیث ۴۳۸۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ حرام مال کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک ظالم حکمرانوں سے ملنے والا مال بھی ہے۔
(تفسیر نور الثقلین جلد ۱ ص ۶۳۴)

اٰمَنُوۡا وَ اتَّقَوۡا لَكَفَّرۡنَا عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ

لے آتے اور تقوا اختیار کرتے تو یقینا ہم بھی ان کے گناہ معاف کر دیتے اور پورے یقین کے

وَ لَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿٦٥﴾ وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ اَقَامُوا

ساتھ ہم انہیں نعمتوں بھری بہشت میں لے جاتے ● اور اگر وہ (یہود و نصاریٰ) توریت و انجیل

التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِيۡلَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ

اور ہر اس چیز کو قائم رکھتے جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ہے تو اپنے

لَاَكَلُوۡا مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ ؕ مِنۡهُمۡ اُمَّةٌ

اوپر (آسمان) سے اور پاؤں کے نیچے (زمین) سے رزق کھاتے ان میں سے کچھ

مُّقۡتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ سَآءَ مَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿٦٦﴾

تو میانہ رو (اعتدال پسند) ہیں اور بہت سے لوگ برے کام کرتے ہیں ●

ع ۱۰ ۹ ۱۳

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ

اے رسولؐ! (حضرت علیؑ کی ولایت اور جانشینی کے متعلق) جو کچھ کہ آپؐ کے پروردگار کی طرف سے

وَ اِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ

آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اس کا اعلان کریں۔ اور اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو الٰہی رسالت کو نہیں پہنچایا۔

يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى

اور (جان لیں کہ) خدا آپ کو لوگوں (کے شر سے اور جو اس اہم پیغام کو نہیں سننا چاہتے ان سے) بچائے

الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٦٧﴾ قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَسۡتُمۡ

گا یقیناً خداوند عالم کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ● آپؐ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! جب تک

عَلٰى شَىۡءٍ حَتّٰى تُقِيۡمُوا التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِيۡلَ

تم تورات، انجیل اور ان چیزوں کو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہیں قائم نہیں

وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ وَ لَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا

کرو گے ۔ اس وقت تک تمہاری کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اور جو کچھ (اے رسولؐ!) آپؐ پر

موضوع آیت ٦٧۔ امامت

ا۔ تفسیر در منثور میں ہے کہ جب ''غدیر خم'' کا دن یعنی ۱۸/ ذی الحجہ کا دن ہوا تو حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَهٰذَا عَلِىٌّ مَوۡلَاهُ'' یعنی جس کا میں مولا ہوں اسی کا علیؑ مولا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''الیوم اکملت لکم دینکم۔۔۔۔۔۔'' یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔۔۔۔۔۔ ''مائدہ/۵'' (تفسیر در منثور جلد ۲ ص ۲۵۹)

۲۔ یہ (دین کا) امر اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک اس میں بارہ خلیفے گزر نہ جائیں۔
(صحیح بخاری جلد ۳ ص ۱۴۵۲)

۳۔ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔
(بحار الانوار جلد ۲۳ ص ۹۲)

۴۔ اسلام کی چکی گھوم رہی ہے اور کتاب (قرآن) اور حکومت عنقریب ایک دوسرے جدا ہوجائیں گے، تمہیں چاہئے کہ تم بھی کتاب کے ساتھ ساتھ پھرتے رہو جہاں جہاں پر بھی وہ جائے اور عنقریب تم پر ایسے ائمہ (حکمران) مسلط ہوجائیں گے کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں گمراہ کردیں گے، اور اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہیں قتل کردیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! تو پھر ہم اس وقت کیا کریں؟'' فرمایا: ''حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب کی مانند بن جانا، جنہیں سولی پر لٹکایا جائے گا اور آروں سے چیرا گیا۔ خدا کی اطاعت میں موت اس زندگی سے بہتر ہے جو اس کی نافرمانی میں گزرے'' (کنز العمال حدیث ۱۰۸۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کا امام و پیشوا بنائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے اپنے آپ کو تعلیم دے، اور اسے چاہئے کہ دوسروں کو اپنی زبان سے ادب سکھانے سے پہلے اپنی سیرت کے ذریعہ ادب سکھائے۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۵۶)

۶۔ اس امت کے قدیم وجدید امور کو سنبھالنے کا سب سے زیادہ اہل وہ شخص ہے جو رسولخداؐ سے سب سے زیادہ قریب، کتاب کا سب سے زیادہ عالم، دین خدا کا سب سے زیادہ معرفت رکھنے والا، امت میں سے رسولؐ پر سب سے پہلے اسلام لانے والا، جہاد میں سب سے افضل اور امت مسلمہ کا سب سے زیادہ بوجھ اٹھانے والا ہی ہو سکتا ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۳ ص ۲۱۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ اگر زمین امام سے خالی ہو جائے تو وہ دھنس

مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ

آپؐ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

میں ضرور اضافہ کرے گا۔ پس آپؐ کفار (اور ان کی مخالفت) پر افسوس نہ کیا کریں ● یقیناً جو لوگ

وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِئُوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ

مؤمن، یہودی، صابی یا نصرانی ہیں جو بھی خدا اور قیامت

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

کے دن پر ایمان لایا اور نیک کام انجام دیئے ان پر نہ تو کوئی خوف ہے

وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِیْٓ

اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے ● یقیناً ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان

اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ

کی طرف رسول بھیجے، (لیکن) جب بھی کوئی پیغمبر ان کے پاس

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ

کوئی (پیغام اور) بات لے کر آیا جو ان کی منشا کے خلاف تھی تو کچھ کو تو

فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ حَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

جھٹلا دیا اور کچھ کو قتل کر دیا ● اور ان (یہودیوں) نے یہ گمان کرلیا کہ ان کے لئے کوئی آزمائش نہیں ہوگی للذا وہ

فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا

(حقائق کو دیکھنے سے) اندھے اور (حق کو سننے سے) بہرے ہوگئے۔ پھر خدا نے اپنا لطف و کرم ان کی طرف پلٹا دیا اور ان

وَ صَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

کی توبہ قبول کرلی۔ لیکن پھر ان میں سے بہت سے لوگ اندھے اور بہرے ہوگئے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے ● جن لوگوں نے کہا حضرت مسیحؑ بن مریمؑ ہی

جائے۔
(کافی جلد ا ص ۱۷۹)
حضرت امام علی رضا علیہ السلام:
۸۔ ''امامت'' دین کی باگ ڈور، مسلمانوں کا نظام، دنیا کی بہتری اور مومنین کی عزت ہے۔
(اصول کافی جلد ا ص ۲۰)

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ

خدا ہیں یقینا وہ کافر ہو گئے ہیں۔ (وہ ایسا کیوں کہتے ہیں جبکہ خود) حضرت عیسیٰؑ نے کہا: اے

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ

بنی اسرائیل! اس خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ یقینی بات یہ ہے کہ جو شخص

حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا

خدا کے ساتھ شرک کرے گا، خدا اس پر بہشت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ

اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے ● جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ تین (خداؤں میں)

اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنْ

سے تیسرا خدا ہے وہ یقینا کافر ہو گئے جبکہ خداوند یکتا کے علاوہ کوئی اور خدا ہے ہی نہیں۔ اور اگر

لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

وہ اس بات سے باز نہیں آتے جو کہتے ہیں تو یقینا درد ناک عذاب

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَ

کافروں کو آ لے گا۔ آیا وہ خدا کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہوں کی

يَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ

معافی نہیں مانگتے جب کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ● مسیحؑ ابن مریمؑ تو رسول کے علاوہ

بْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

کچھ نہیں ہیں۔ ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں بہت سچی اور باکردار تھیں

الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ

اور وہ دونوں (عام لوگوں کی طرح) کھانا کھاتے تھے۔ آپؐ دیکھئے کہ ہم اپنی نشانیاں لوگوں کے

اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾

لیے کس طرح بیان کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھئے کہ یہ لوگ (حق سے) کس طرح بھٹکتے پھرتے ہیں ●

موضوع آیت ۷۵۔

سچائی اور سچے لوگ

حضرت نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تمہیں سچائی اختیار کرنی چاہئے اس لئے کہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی بہشت کی طرف، اور انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اسے استعمال کرتا رہتا ہے حتی کہ خدا کے نزدیک وہ ''صدیق'' (بہت سچا) لکھا جاتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۶۸۶۱)

۲۔ ''صدیق'' صرف تین ہیں: ۱۔ حبیب نجّار مؤمن آل یٰسین جس نے کہا تھا ''یقوم اتبعوا المرسلین'' یعنی اے میری قوم! تم رسولوں کی اتباع کرو۔ (یٰس ۲/) ۲۔ حزقیل مؤمن آل فرعون اور ۳۔ علی بن ابی طالبؑ کے اور آپ سب سے افضل ہیں۔ (تفسیر نورالثقلین جلد ۴ ص ۲۸۴)

حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام:

۳۔ صدق (سچائی) خدا کے مقرر کردہ طریقہ کلام کے مطابق ہے اور کذب (جھوٹ) خدا کے مقرر کردہ طریقہ کلام کے خلاف ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ صدق، کلام کی روح ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ سچائی سے خواہ تمہیں ڈر لگے لیکن نجات دہندہ ہے اور جھوٹ سے خواہ تمہیں اطمینان حاصل ہو مہلک بیماری ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ زبان حال، زبان مقال سے زیادہ سچی ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ سچائی، دین کی بنیاد ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے ''صدیق'' بہت سچا لکھ دیتا ہے۔ (اصول کافی جلد ۲ ص ۱۰۴)

۹۔ خدا کے لئے اعمال میں اپنے آپ کو سچائی سے مزین کرو۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ سچے انسان کی سب سے پہلے خدا تصدیق کرتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ سچا ہے اور اس کا اپنا نفس بھی اس کی تصدیق کرتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ وہ سچا ہے۔ (اصول کافی جلد ۲ ص ۱۰۴)

۱۱۔ لوگوں کے نماز روزے سے دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بعض اوقات انسان نماز روزے سے اس قدر مانوس ہو چکا ہوتا ہے کہ اگر انہیں چھوڑ دے تو وحشت محسوس کرنے لگے، بلکہ انہیں بات کی سچائی اور امانتوں کی ادائیگی کے موقع پر پہچانو۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۲)

۱۲۔ ہر مؤمن سچا ہوتا ہے۔ (تفسیر نورالثقلین جلد ۵ ص ۲۴۳)

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ

(اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے) کہہ دیں کہ آیا خدا کے علاوہ ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو نہ تو تمہیں

لَا نَفْعًا ؕ وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ

کوئی نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ ہی نقصان؟۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے ● (اے پیغمبرؐ!) کہہ

الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَ لَا

دیں کہ اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ

تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا

کرو جو اس سے پہلے خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتیروں کو گمراہ بھی کر چکے ہیں

وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۷۷﴾ؑ لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اور (اب بھی) حق کی راہ سے منحرف ہو چکے ہیں ● بنی اسرائیل سے جو لوگ کافر ہو گئے ان

ع ۱۰ ۱۱ ۱۴

مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی ابْنِ

پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔ یہ لعنت اور نفرین

مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا

ان لوگوں کے گناہوں اور فرمان خدا سے تجاوز کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے ● وہ جو بھی

لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا

برا کام کرتے تھے ان سے ایک دوسرے کو نہیں روکتے تھے (نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے) اور کس

كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰی كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ

قدر برا کام تھا جو وہ انجام دیتے تھے ● آپؐ ان (بنی اسرائیل) میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھیں

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ

گے جو کفار کو دوست بناتے ہیں (اور اپنا سرپرست سمجھتے ہیں) وہ خود کس قدر برے اعمال (قیامت

اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ فِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

کے لئے) آگے بھیجتے ہیں (انجام کار) خدا ان پر ناراض ہو گیا اور وہ ہمیشہ کے لیے عذاب میں رہیں گے ●

موضوع آیت ۷۸ لعنت

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ مومن کی شان میں نہیں کہ وہ لعنت کرے۔
(کنزالعمال حدیث ۸۱۸۵)
۲۔ اگر تمہارے بس میں ہے کہ کسی چیز پر لعنت نہ کرو تو ایسا ہی کیا کرو۔ (کنزالعمال حدیث ۸۱۹۲)
۳۔ (ایک شخص کو سنا کہ وہ اپنے اونٹ پر لعنت بھیج رہا تھا، اس سے فرمایا:) اپنے اونٹ کو کون لعنت کر رہا ہے؟ اس سے اتر جاؤ اور ''ملعون'' پر سوار ہو کر ہمارے ساتھ نہ چلو، نہ تو تم اپنے کو بددعا دو، نہ اولاد کو بددعا دو اور نہ ہی اپنے مال کو بددعا دو۔
(کنزالعمال حدیث ۸۱۷۲)
۴۔ تین شخص ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے: ۱۔ جو شخص اپنے والدین سے روگردانی اختیار کرتا ہے۔ ۲۔ جو شخص زن و مرد میں جدائی ڈالنے کے لیے بھاگ دوڑ کرتا ہے۔ اور اس کے بعد عورت سے وعدہ خلافی کرتا ہے ۳۔ جو شخص مومنین کے درمیان ایسی افواہیں پھیلاتا ہے جن سے ان کے درمیان باہمی بغض و عناد اور حسد پیدا ہوتا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۴۳۹۳۰)
۵۔ ملعون ہے، ملعون ہے وہ شخص جو درہم و دینار کی پوجا کرتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۲۲۱)
۶۔ چار قسم کے لوگوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور فرشتوں نے ''آمین'' کہا ہے۔ پہلی قسم کے وہ مرد ہیں جنہیں اللہ نے ''مذکر'' بنایا ہے لیکن وہ ''مؤنث'' بنتے ہیں اور عورتوں کا روپ دھارتے ہیں، دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جنہیں اللہ نے ''مؤنث'' بنایا ہے لیکن وہ ''مذکر'' بنتی ہیں اور ''مردوں'' کا روپ دھارتی ہیں، تیسری قسم وہ لوگ ہیں جو اندھے کو سیدھا راستہ نہیں بتاتے اور چوتھی قسم وہ مرد ہیں جو کنوارے رہتے ہیں حالانکہ سوائے حضرت یحیٰ بن زکریا کے اللہ نے کسی کو کنوارا نہیں بنایا۔ (کنزالعمال حدیث ۴۳۹۸۱)
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۷۔ جب لعنت کرنے والا کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت کرنے والے اور لعنت کئے جانے والے کے دمیان منڈلاتی رہتی ہے، اگر تو وہ لعنت کئے جانے والے کو اپنا مستحق سمجھتی ہے تو اس کے پاس پہنچ جاتی ہے ورنہ لعنت کرنے کرنے والے کی طرف واپس لوٹ آتی ہے اور وہ اسی کا زیادہ مستحق ہوتا ہے، لہٰذا خیال کیا کرو کسی مؤمن کو لعنت نہ کیا کرو ورنہ وہ تم پر آن پڑے گی۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۲۰۸)

وَ لَوۡ کَانُوۡا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ النَّبِیِّ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مَا

اور اگر وہ خدا، پیغمبر اور جو کچھ پیغمبر کی طرف نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لے آتے تو پھر ہرگز

اتَّخَذُوۡہُمۡ اَوۡلِیَآءَ وَ لٰکِنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡہُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۸۱﴾

ان کافروں کو اپنا (سرپرست اور) دوست نہ بناتے، لیکن ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہیں ●

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَۃً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الۡیَہُوۡدَ وَ

آپؐ یقینا مؤمنوں کا سر سخت ترین دشمن یہودیوں اور مشرکین کو

الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقۡرَبَہُمۡ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیۡنَ

پائیں گے مگر مؤمنین کے ساتھ دوستی کے لحاظ سے ان میں سب سے زیادہ قریب

اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنۡہُمۡ

ان لوگوں کو پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں۔ یہ (دوستی) اس وجہ سے ہے

قِسِّیۡسِیۡنَ وَ رُہۡبَانًا وَّ اَنَّہُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾

کہ ان میں سے بعض لوگ عالم اور راہب (عابد) ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ●

الجزء السابع

وَ اِذَا سَمِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَی الرَّسُوۡلِ تَرٰۤی اَعۡیُنَہُمۡ

اور جب وہ (عیسائی) ان آیات کو سنتے ہیں جو پیغمبرؐ پر نازل ہوئی ہیں تو آپؐ ان کی آنکھوں

تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَقِّ ۚ

کو دیکھیں گے کہ امر حق کے پہچاننے کی وجہ سے آنسو سے لبریز ہوجاتی ہیں۔

یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰہِدِیۡنَ ﴿۸۳﴾

(اور) کہتے ہیں پروردگار! ہم ایمان لے آئے پس تو ہمارا نام (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ دے ●

وَ مَا لَنَا لَا نُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الۡحَقِّ ۙ وَ

اور (کہتے ہیں) ہم خدا پر اور اس حق پر کیوں ایمان نہ لے آئیں (جو اسی کی طرف سے) ہمارے پاس

نَطۡمَعُ اَنۡ یُّدۡخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۴﴾

آچکا ہے؟ حالانکہ ہمیں امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں نیک بندوں کے ساتھ (بہشت میں) پہنچا دے ●

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوۡا جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا

پس خداوند عالم نے انہیں اس بات کے صلہ میں ایسے باغات عطا فرمائے کہ جن کے (درختوں کے)

الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۸۵﴾

نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ اور نیکی کرنے والوں کی یہی جزا ہے ●

وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ

اور جنہوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا

ع

الۡجَحِیۡمِ ﴿۸۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحَرِّمُوۡا طَیِّبٰتِ

وہ جہنمی ہیں ● اے ایمان والو! ایسی پاک و پاکیزہ چیزوں کو جو خدا نے تمہارے لئے

مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمۡ وَ لَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ

حلال کی ہیں اپنے اوپر حرام نہ کرو اور حد سے آگے نہ بڑھو یقیناً خدا حد سے آگے بڑھنے والوں

الۡمُعۡتَدِیۡنَ ﴿۸۷﴾ وَ کُلُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪

کو دوست نہیں رکھتا ● اور جو پاک و پاکیزہ روزی اللہ نے تمہیں عطا کی

وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡۤ اَنۡتُمۡ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ لَا یُؤَاخِذُکُمُ

ہے اس سے کھاؤ اور اس خدا سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ● اللہ تعالیٰ تم سے

اللّٰهُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَ لٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا عَقَّدۡتُّمُ

تمہاری لغو اور بے ہودہ قسموں کا مؤاخذہ نہیں کرے گا، لیکن جو قسمیں تم نے (ارادہ کے ساتھ)

الۡاَیۡمَانَ ۚ فَکَفَّارَتُهٗۤ اِطۡعَامُ عَشَرَةِ مَسٰکِیۡنَ مِنۡ

پختہ کر کے کھائی ہیں ان کے توڑنے کا مؤاخذہ (ضرور) کرے گا۔ پس اس (قسم توڑنے) کا

اَوۡسَطِ مَا تُطۡعِمُوۡنَ اَهۡلِیۡکُمۡ اَوۡ کِسۡوَتُهُمۡ اَوۡ تَحۡرِیۡرُ

کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو اس کا اوسط قسم کا کھانا

رَقَبَةٍ ؕ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ

ہے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنانا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ پس جو شخص ایسا نہیں کر سکتا

كَفَّارَةُ اَيۡمَانِكُمۡ اِذَا حَلَفۡتُمۡ ؕ وَ احۡفَظُوۡۤا اَيۡمَانَكُمۡ ؕ

تو تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب بھی تم قسم کھاؤ۔ اور اپنی قسموں کی

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۸۹﴾

حفاظت کرو، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو●

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَ الۡمَيۡسِرُ وَ الۡاَنۡصَابُ

اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور قرعہ کے

وَ الۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ

تیر تو پلید اور شیطانی کاموں میں سے ہیں لہٰذا تم ان سے اجتناب کرو

لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّوۡقِعَ

ہوسکتا ہے کہ تم فلاح پاجاؤ ● شیطان تو بس چاہتا ہی یہی ہے کہ

بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَ الۡبَغۡضَآءَ فِى الۡخَمۡرِ وَ الۡمَيۡسِرِ وَ

شراب اور جوا کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈال دے اور

يَصُدَّكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ

تمہیں خدا کی یاد اور نماز سے روک دے۔ تو کیا تم (ان برائیوں کے

مُّنۡتَهُوۡنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ

باوجود) باز آجاؤ گے؟● اور خدا کی اطاعت کرو اور پیغمبرؐ کی فرمانبرداری کرو اور (نافرمانی سے)

وَ احۡذَرُوۡا ۚ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا عَلٰى

بچتے رہو۔ پس اگر تم نے روگردانی کرلی (اور اطاعت نہیں کی) تو جان لو کہ ہمارے پیغمبرؐ پر واضح اور روشن

رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۹۲﴾ لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ

پیغام پہنچانے کے علاوہ اور کوئی (ذمہ داری) نہیں ہے ● جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام

اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا

انجام دیئے ہیں ان پر کوئی حرج نہیں ہے جو وہ (شراب کی حرمت سے پہلے) کھا پی چکے ہیں

موضوع آیت ۸۹۔ کفارے

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص اپنے اہل وعیال کی خدمت کرنے میں عار نہ سمجھے تو یہ خدمت اس کے کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے، اور رب کریم کے غضب کو ٹھنڈا کردیتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۱۳۲)

۲۔ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی جائے اس کے لئے استغفار کی جائے۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۲۸۳)

۳۔ جو کسی پر ظلم کرے اور اب اس کی تلافی کا موقع ہاتھ سے نکل جائے تو اسے خدا سے استغفار کرنی چاہئے، یہی اس کا کفارہ ہے۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۲۸۳)

۴۔ موت، مومنین کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۸۲ ص ۱۷۸)

۵۔ مشکلات کے باوجود، وضو کو مکمل طور پر بجالانا کفاروں میں شمار ہوتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۸۳ ص ۳۷۰)

۶۔ موذن کی اذان کا جواب دینا، گناہوں کا کفارہ ہے۔
(بحارالانوار جلد ۸۴ ص ۲۸۳)

۷۔ ایک رات کا بخار بھی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۸ ص ۱۸۶)

۸۔ گناہ کا کفارہ ندامت اور پشیمانی ہے۔ اسے احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔ (المعجم)

۹۔ علم کے حصول کی کوشش گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ اسے ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ ۱۰۔ جو بیماری یا کوئی درد کسی مسلمان کو پہنچتا ہے وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوتا ہے۔ اسے بھی احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۱۔ تین چیزیں گناہوں کا کفارہ ہیں۔ ۱۔ سلام کو عام کرنا ۲۔ بھوکے کو کھانا کھلانا ۳۔ رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز تہجد ادا کرنا۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۵۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۲۔ مظلوم کی دادرسی اور ستم رسیدہ سے مصیبت دور کرنا بڑے گناہوں کا کفارہ ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۱۳۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ صاحبان اقتدار کے کاموں کا کفارہ، بھائیوں کی حاجت روائی ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۵ ص ۵۸۴)

۱۴۔ ہنسنے کا کفارہ یہ ہے کہ تم ہنسنے کے بعد یہ کہو: ''اللھم لاتمقتنی'' خدایا! تو مجھ پر ناراض نہ ہونا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۵ ص ۵۸۴)

۱۵۔ کسی مجلس میں بیٹھنے کا کفارہ یہ ہے کہ جب اس سے

اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ

اگر وہ تقوا اختیار کریں اور ایمان دار ہوں اور نیک اعمال بجا لائیں پھر (حرام سے) پرہیز کریں

اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ

اور ایمان رکھیں پھر (حرام سے) پرہیز کریں اور نیکی کے کام کریں۔ اور خداوند عالم نیکی کا کام

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ

کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ● اے مومنو! یقینا خداوند عالم تمہیں کسی ایسے شکار کے ذریعہ

اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَ

آزماتا ہے جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے جا پہنچتے ہیں اور یہ (آزمائش) اس لئے ہے تا کہ

رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ

اسے معلوم ہو جائے کہ کون شخص باطنی طور پر اس سے ڈرتا ہے (اور اس کے امر کو تسلیم کرتا ہے)

فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

لہٰذا اس (فرمان) کے بعد جو شخص حد سے تجاوز کرے گا اس کے لئے دردناک عذاب ہے ● اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ

ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار کو ذبح نہ کرو۔ اور تم میں سے جو شخص جان بوجھ کر شکار کو

وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا

ذبح کرے گا تو اس کی سزا اور کفارہ چوپایوں میں سے اسی جیسا جانور ذبح کرنا ہے۔ اور (اس جیسا

قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

ہونے کے لئے) تم میں سے دو عادل گواہ فیصلہ کریں گے۔ (یہ جانور) ایک ہدیہ اور قربانی ہے جو

هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ

کعبہ تک جا پہنچے۔ (اور وہیں پر ذبح کیا جائے)۔ یا ذبح شدہ شکار کے برابر کفارہ ہے جو (ساٹھ) مسکینوں

اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

کو دیا جائے یا اس کے برابر روزے رکھے۔ (یہ کفارے) اس لیے ہیں تاکہ وہ اپنے کیے کی

اٹھنے لگو تو کہو: ''سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين'' یعنی یہ لوگ جو باتیں بنایا کرتے ہیں ان سے تمہارا پروردگار عزت کا مالک پاک صاف ہے اور پیغمبروں پر درود وسلام ہو اور کل تعریفیں خدا کے لئے سزاوار ہیں جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔

(صافات: ۱۸۱، ۱۸۰)

(وسائل الشیعہ جلد ۱۵ ص ۵۸۵)

ع ۱۲ ۷ ۲

موضوع آیت ۹۰۔ شراب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ شرابی اگر بات کرے تو اس کی بات کو سچا نہ سمجھو، اگر رشتہ مانگنے آئے تو اسے رشتہ نہ دو اگر بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری نہ کرو، اگر مر جائے تو اس کے جنازے پر نہ جاؤ، اور اپنی امانتیں اس کے سپرد نہ کرو۔ (بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۲۷)

۲۔ شرابی اپنی قبر سے اس حالت میں باہر آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) لکھا ہوگا ''خدا کی رحمت سے مایوس ہے۔''

(کنزالعمال حدیث ۴۳۹۵۸)

۳۔ ''جو شخص غیر خدا کے لئے شراب پینا چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے (بہشت کی) مہر کردہ خالص شراب سے سیراب فرمائے گا۔'' اس پر حضرت علیؑ نے عرض کیا: ''غیر خدا کے لئے؟'' آپؐ نے فرمایا: ''ہاں! خدا کی قسم اپنی جان کو بچاتے ہوئے، اس پر خدا کا شکر کرے گا۔''

(تفسیر علی بن ابراہیم جلد ۲ ص ۴۱۱)

۴۔ جو شخص مست ہو کر رات بسر کرے گا وہ شیطان کی دلہن بن کر رات گزارے گا۔

(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۴۸)

۵۔ شراب تمام برائیوں کی جڑ اور سب سے بڑا گناہ ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۳۱۸۲)

۶۔ اللہ تعالیٰ نے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے کاشت کرنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے اس پر لعنت کی ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۲۶)

۷۔ شراب، تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۱۳۱۸۳)

۸۔ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی ایسے دستر خوان پر نہیں بیٹھے گا جس پر شراب پی جاتی ہے۔

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ

سزا کو چکھے، اللہ نے تمہارے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا ہے اور جو شخص دوبارہ ایسا کام کرے گا

مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ

اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ غالب، انتقام لینے والا ہے ● (البتہ) دریا کا شکار اور اس کی

الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ حُرِّمَ

غذا تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہے یہ تمہارے لئے اور قافلہ والوں کے لئے زاد راہ ہے۔ البتہ

عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

جب تک تم احرام کی حالت میں ہو خشکی کا شکار تم پر حرام ہے۔ اور اس خدا سے ڈرتے رہو

الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ

جس کی طرف تمہیں محشور ہونا ہے ● خداوند عالم نے حرمت والے گھر کعبہ کو لوگوں کے لئے قیام

الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْيَ وَ

کا ذریعہ قرار دیا ہے اور (اسی طرح) حرمت والا مہینہ اور بے نشان قربانیوں اور نشاندار

الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي

قربانیوں کو بھی (قیام کا ذریعہ بنایا ہے) یہ سب اس لئے ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

اور زمین میں جو بھی (اسرار) ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور خداوند عالم ہر چیز

عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ

کا علم رکھتا ہے ● تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خداوند عالم سخت عذاب دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ

یقیناً بخشنے والا اور مہربان ہے ● پیغمبرؐ پر سوائے (احکام الٰہی کے) پہنچانے کے اور کچھ نہیں اور اللہ

يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي

تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ● (اے پیغمبرؐ! لوگوں سے)

(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۲۹)

حضرت علی علیہ السلام:
۹۔اللہ تعالیٰ نے۔۔۔۔۔۔ترک شراب کو عقل کی حفاظت کے لئے فرض قرار دیا ہے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۲۵۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۱۰۔شراب کی کارستانیاں ہر گناہ پر چھائی رہتی ہیں جس طرح آکاس کی بیل تمام درخت پر چھا جاتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۴۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۱۔اللہ تعالیٰ نے برائی کے لئے کچھ تالے بنائے ہیں جن کی کنجی شراب ہے اور شراب سے بھی بدتر برائی جھوٹ ہے۔(وسائل الشیعہ جلد ۱۷ ص ۲۶۳)

شراب کے حرام ہونے کی وجہ:

حضرت علی علیہ السلام:
۱۔ اللہ نے شراب کے ترک کرنے کو فرض قرار دیا ہے تاکہ عقل کی حفاظت کی جائے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۲۵۲)

۲۔مفضل کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ "اللہ تعالیٰ نے شراب کو کیوں حرام قرار دیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب کو اس کے فعل اور فساد کی وجہ سے حرام قرار دیا ہے۔کیونکہ ہمیشہ کے لئے شراب پینے والے میں ارتعاش (رعشہ) پیدا ہوجاتا ہے۔اس کی نورانیت رخصت ہوجاتی ہے،اس کی مروت جاتی رہتی ہے۔اور شراب اسے اس بات پر ابھارتی ہے کہ محارم کے ساتھ فعل حرام کے ارتکاب کی جرات کرے اور ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ خون بہائے، زنا کا ارتکاب کرے اور ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ وہ نشے کی حالت میں بے عقلی کے عالم میں اپنے کسی محرم پر چڑھ دوڑے اور شرابی کا ہر قدم برائی کی طرف بڑھتا ہے۔"(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۳۳)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:
۳۔اللہ تعالیٰ نے شراب کو اس لئے حرام قرار دیا ہے کیونکہ اس کے پینے والوں کی عقلیں فاسد ہوجاتی ہیں اور ان میں بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے،اور شرابی کو خدا اور اس کے رسول کے انکار اور اس سے اجنبی ہونے پر اکساتی ہے۔اور اس سے ہر وقت فتنہ وفساد اور قتل کا اندیشہ رہتا ہے۔(وسائل الشیعہ جلد ۱۷ ص ۲۶۲)

الۡخَبِیۡثُ وَ الطَّیِّبُ وَ لَوۡ اَعۡجَبَکَ کَثۡرَۃُ الۡخَبِیۡثِ ۚ

کہہ دیں کہ پلید اور پاک برابر نہیں ہو سکتے اگرچہ پلیدوں کی فراوانی آپ کے لئے باعث

فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

تعجب ہو۔ تو اے عقلمندو! تم خدا سے ڈرتے رہو ہو سکتا ہے کہ فلاح پا جاؤ●

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡ اَشۡیَآءَ اِنۡ تُبۡدَ

اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال مت کرو کہ اگر وہ تمہارے لئے آشکار ہو جائیں

لَکُمۡ تَسُؤۡکُمۡ ۚ وَ اِنۡ تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡہَا حِیۡنَ یُنَزَّلُ

تو تمہیں برا لگے۔ اور اگر قرآن نازل ہونے کے وقت تم ان کے بارے میں سوال کرو تو تمہارے

الۡقُرۡاٰنُ تُبۡدَ لَکُمۡ ؕ عَفَا اللّٰہُ عَنۡہَا ؕ وَ اللّٰہُ

لئے واضح ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے بے جا سوالوں سے در گزر سے کام لیا ہے۔ خداوند عالم

غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدۡ سَاَلَہَا قَوۡمٌ مِّنۡ قَبۡلِکُمۡ

بخشنے والا بردبار ہے● (اس قسم کے) سوالات تم سے پہلے والے لوگوں نے بھی کئے

ثُمَّ اَصۡبَحُوۡا بِہَا کٰفِرِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنۡۢ

تھے جس کے نتیجے میں وہ منکر اور کافر ہو گئے● خداوند عالم کسی کان کٹے، زیادہ بچے جننے کی وجہ سے آزاد کیے

بَحِیۡرَۃٍ وَّ لَا سَآئِبَۃٍ وَّ لَا وَصِیۡلَۃٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ

ہوئے جانور کو، مادہ کے ساتھ جڑواں پیدا ہونے والا نر جانور اور وہ نر اونٹ جس سے دس مرتبہ اونٹنی کے ساتھ جفتی کا

وَّ لٰکِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ ؕ

کام لیا گیا ہو (کے گوشت اور باربرداری کا کام لینے کو حرام) قرار نہیں دیا۔ لیکن کافر لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اور ان

وَ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰی

میں سے بہت لوگ عقل سے کام نہیں لیتے● اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس بات کی طرف آؤ جو

مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ وَ اِلَی الرَّسُوۡلِ قَالُوۡا حَسۡبُنَا مَا وَجَدۡنَا

خدا نے نازل کی ہے اور پیغمبرؐ کی طرف (آؤ) تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی روش کافی ہے

ع ۱۳ / ۷ / ۳

شراب کے دسترخوان پر بیٹھنے والا

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ملعون ہے، ملعون ہے وہ شخص جو اپنی خوشی سے ایسے دسترخوان پر بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۴۱)

۲۔ جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہیں بیٹھے گا جس پر شراب پی جاتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۲۹)

۳۔ ایسے دسترخوان پر پانی تک نہ پیو جہاں پر شراب نوشی کی جاتی ہے اس لئے کہ معلوم نہیں کہ بندہ کب خدائی گرفت میں آجاتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۲۸)

عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوۡ كَانَ اٰبَآؤُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ

جس پر ہم نے اپنے آبا و اجداد کو پایا ہے۔ تو کیا اگر ان کے آباؤ اجداد کسی چیز کو نہ بھی جانتے

شَيۡـًٔا وَّ لَا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ

ہوں اور بے راہروی کا شکار ہو چکے ہوں ● اے مومنو! تمہیں اپنی جانوں کا (بچانا) ضروری

اَنۡفُسَكُمۡ ۚ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ ؕ اِلَى

ہے اگر تم ہدایت پا گئے تو جو شخص گمراہ ہو گیا وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تم سب کو

اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ

خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے ، پس وہ تمہیں ہر اس چیز سے آگاہ کر دے گا

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا شَهَادَةُ بَيۡنِكُمۡ اِذَا

جو تم بجالاتے ہو ● اے صاحبان ایمان! جب تم میں سے کسی شخص کے پاس موت (کی نشانی) آ

حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ حِيۡنَ الۡوَصِيَّةِ اثۡنٰنِ ذَوَا عَدۡلٍ

پہنچے تو اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو وصیت کے وقت گواہی کے لئے بلاؤ۔ اور اگر سفر کی

مِّنۡكُمۡ اَوۡ اٰخَرٰنِ مِنۡ غَيۡرِكُمۡ اِنۡ اَنۡتُمۡ ضَرَبۡتُمۡ فِى

حالت میں ہو اور موت کی مصیبت تمہارے پاس آجائے (اور کوئی مسلمان گواہ بھی نہ ہو) تو اپنے

الۡاَرۡضِ فَاَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةُ الۡمَوۡتِ ؕ تَحۡبِسُوۡنَهُمَا

غیر (دینی) افراد کو گواہی کے لئے بلاؤ اور اگر تمہیں ان (کی صداقت) میں شک ہو تو نماز کے

مِنۡۢ بَعۡدِ الصَّلٰوةِ فَيُقۡسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ لَا

بعد انہیں اپنے پاس روکے رکھو تا کہ وہ خدا کی قسم کھائیں کہ ہم حق کو کسی قیمت پر بیچنے کے لئے

نَشۡتَرِىۡ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى ۙ وَلَا نَكۡتُمُ

تیار نہیں ہیں خواہ وہ قریبی لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ اور اپنی خدا لگتی گواہی نہیں چھپائیں گے۔

شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الۡاٰثِمِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنۡ عُثِرَ

(اگر ایسا نہیں کریں گے) تو اس وقت ہم گناہگاروں میں سے ہوں گے ● پس اگر معلوم ہو جائے کہ

موضوع آیت ۱۰۴۔ بھیڑ چال

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔لوگوں کے ساتھ چلنے والے نہ بنو (بھیڑ چال نہ چلو) اور یہ نہ کہو "اگر لوگ اچھے کام کریں گے تو ہم بھی اچھا کام کریں گے، اور اگر وہ زیادتی کریں گے تو ہم بھی زیادتی کریں گے۔ بلکہ اپنے آپ کو اس بات کا عادی بناؤ کہ اگر لوگ تم سے زیادتی بھی کریں تو بھی تم ان سے اچھا سلوک کرو گے اور کسی سے کوئی زیادتی نہیں کرو گے۔" (الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۴۱)

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: لوگوں کے ساتھ چلنے والے نہ بنو (بھیڑ چال نہ چلو) اور یہ نہ کہو کہ ہم تو بس لوگوں کے ساتھ ہیں اور میں بھی ان میں سے ایک فرد ہوں۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۸۳)

۳۔اللہ تعالیٰ کے اس قول "اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا۔۔۔۔۔" یعنی ان لوگوں (یہود و نصاریٰ) نے (خدا کو چھوڑ کر) اپنے عالموں اور زاہدوں کو۔۔۔۔۔اپنا پرودگار کا بناڈالا۔۔۔۔۔ (توبہ/۳۱) کے بارے میں فرمایا: "خدا کی قسم (یہود و نصاریٰ) نہ تو ان لوگوں کے لئے نماز پڑھتے اور نہ ہی روزے رکھتے تھے۔ بلکہ وہ ان کے لئے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیتے تھے۔"
(بحار الانوار جلد ۲ ص ۹۸)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۴۔جب تم دیکھو کہ کسی شخص کی شہرت اچھی ہو گئی ہے اور وہ چار دانگ عالم مشہور ہو چکا ہے اور وہ خاموشی اختیار کئے ہوئے اور اپنے حرکات وسکنات میں ٹھہراؤ پیدا کر چکا ہے تو ایسے شخص کے پاس مت پھٹکو ورنہ وہ تمہیں دھوکہ دے گا، کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنی نیت کی کمزوری، بے لیاقتی اور بزدلی کی وجہ سے دنیا کے حصول اور حرام کی کمائی سے عاجز ہوتے ہیں ان کا بس نہیں چل سکتا۔ ایسے لوگوں نے دین کو دنیا کی کمائی کے لئے ایک جال بنایا ہوا ہے۔۔۔۔۔اور جب اسے دیکھو کہ وہ حرام مال سے بچتا رہتا ہے تو بھی اس سے دور رہو وہ تمہیں اپنے فریب میں مبتلا نہ کر دے، کیونکہ لوگوں کی خواہشات مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ لیکن صحیح معنوں میں اور بہترین انسان وہ ہے جس نے اپنی خواہشات کو امر الٰہی کے تابع بنا دیا ہے اور اپنی تمام تر توانائیوں کو رضائے الٰہی کے لئے وقف کیا ہوا ہے، وہ یہ سمجھتا ہے کہ حق پر ہوتے ہوئے ذلت بھی ابدی عزت ہے اور باطل کے ساتھ ہوتے ہوئے عزت بھی ہمیشہ کی ذلت ہے۔ اور وہ اس بات کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہے کہ دنیا کی تھوڑی سے تھوڑی تکلیف اور اس کا کم

عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا

ہماری (مسلمان وارثوں کی) گواہی ان دو (غیر مسلموں) کی گواہی

مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ

سے حق کے زیادہ قریب ہے (جن کی خیانت ظاہر ہوچکی ہے اور کہیں گے کہ)

لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ

ہم نے (حق اور حد سے) تجاوز نہیں کیا۔ (اور اگر تجاوز کریں گے تو) یقیناً

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ

ظالموں میں سے ہوں گے ● یہ (طریقہ کار بہتری کے) زیادہ قریب ہے کہ گواہی کو اچھے

عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ

انداز میں پیش کریں یا انہیں خوف ہو کہ ان کے قسم کھانے کے بعد قسمیں (میت کے ورثاء

اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

کی طرف) پلٹائی جائیں گی۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور (اس کے فرامین کو) سنو۔ اور خداوند عالم

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ

فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ● ایک دن ایسا (آئے گا) جب خداوند عالم رسولوں کو جمع کر

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ

کے پوچھے گا کہ تمہاری دعوت کا کیا جواب دیا گیا؟ تو وہ کہیں گے کہ ہمیں (حقیقت امر کا) علم

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

نہیں ہے تو ہی تمام غیبوں کو اچھی طرح جانتا ہے ● جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے

مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ

فرمایا: میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں اور تمہاری والدہ کو دی۔ جب کہ میں نے روح

اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ

القدس (جبرائیلؑ) کے ذریعہ تمہاری تائید کی کہ تم نے گہوارہ میں (معجزہ کے ذریعہ) اور بزرگی

سے کم نقصان بھی اسے ہمیشہ کی نعمتوں سے مالامال کرنے کا موجب ہوتا ہے۔۔۔۔۔تو اس قوم کے لوگ بہترین لوگ ہوتے ہیں ایسے افراد کے ساتھ اپنے تئیں وابستہ کرلو اور اس کے طور طریقوں کو اپنے لئے نمونہ عمل بنالو۔

(بحارالانوار جلد ۲ ص ۸۴)

۵۔ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے منقول اشعار (ترجمہ)

جب مشکلات میری راہ کی رکاوٹ بن جاتی ہیں تو میں غوروفکر اور سوچ وبچار کے ساتھ حقائق تک رسائی حاصل کرلیتا ہوں، میں لوگوں کے ساتھ (بھیڑ چال) چلنے والا نہیں ہوں کہ ہر ایک سے پوچھتا پھروں کہ کیا بات ہے؟ بلکہ میں نے اپنے دل وزبان کو اس بات کا عادی بنالیا ہے کہ وہ اس بات کی حقیقت کو سمجھیں اور بیان کریں کہ کیا ہوچکا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔

۶۔ ہدایت کے ہوتے ہوئے جو شخص جان بوجھ کر گمراہی اختیار کر کے ہلاک ہو جائے گمراہی کے راستے پر چل کر اور حق چھوڑ کر ہلاکت میں جاپڑے تو اس کے عذر کو کوئی قبول نہیں کرے گا۔

(بحارالانوار جلد ۵ ص ۳۰۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ ''اے سفیان! ریاست طلبی سے اجتناب کرو، اسلئے اسے جس نے بھی طلب کیا وہ ہلاک ہوگیا!'' (سفیان کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: ''آپ کے قربان ہو جاؤں! پھر تو سب ہلاک ہوچکے ہیں کیونکہ ہم میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو اس بات کو پسند نہ کرتا ہو کہ اس کا ذکر کیا جائے، اس کی طرف لوگ آئیں اور اس سے کوئی چیز حاصل کریں!'' حضرتؑ نے فرمایا: ''میرا وہ مقصد نہیں جدھر تم جارہے ہو بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ تم کسی شخص کو کسی دلیل وحجت کے بغیر (پیشوا بنا کر) کھڑا کردو اور کی ہر بات کی (سوچے سمجھے بغیر) تصدیق کرتے جاؤ اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کی باتوں کی طرف دعوت دو۔'' (بحارالانوار جلد ۲ ص ۸۳)

كَهۡلًا ۚ وَ اِذۡ عَلَّمۡتُكَ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ

میں (وحی کے ذریعہ) لوگوں سے باتیں کیں۔ جب کہ میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور تورات

التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِيۡلَ ۚ وَ اِذۡ تَخۡلُقُ مِنَ الطِّيۡنِ

و انجیل کی تعلیم دی اور (اس وقت کو یاد کرو) جب تم میرے حکم کے ساتھ مٹی سے پرندے

كَهَيۡـَٔةِ الطَّيۡرِ بِاِذۡنِىۡ فَتَنۡفُخُ فِيۡهَا فَتَكُوۡنُ طَيۡرًا

جیسی چیز بناتے اور اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے پرندہ ہو جاتا۔ اور میرے ہی اذن

بِاِذۡنِىۡ وَ تُبۡرِئُ الۡاَكۡمَهَ وَ الۡاَبۡرَصَ بِاِذۡنِىۡ ۚ وَ اِذۡ

سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دیتے اور میرے ہی اذن سے مردوں کو (زندہ کرکے)

تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰى بِاِذۡنِىۡ ۚ وَ اِذۡ كَفَفۡتُ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ

قبروں سے باہر نکالتے اور جب میں نے بنی اسرائیل (کے ظلم کے ہاتھ) کو تم سے روکے

عَنۡكَ اِذۡ جِئۡتَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيۡنَ

رکھا۔ جب کہ تم ان کے لئے واضح اور روشن دلائل لے آئے۔ اور ان میں سے کافر لوگوں

كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِذۡ

نے (تمہارے معجزات کے بارہ میں) کہا یہ تو کھلم کھلا جادو کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اور (اس وقت

اَوۡحَيۡتُ اِلَى الۡحَوَارِيّٖنَ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِىۡ وَ بِرَسُوۡلِىۡ ۚ

کو یاد کرو) جب میں نے (عیسیٰؑ کے) حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان

قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَ اشۡهَدۡ بِاَنَّنَا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

لے آؤ تو انہوں نے کہا ہم ایمان لے آئے اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں اور سر تسلیم خم کر چکے ہیں●

اِذۡ قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ هَلۡ يَسۡتَطِيۡعُ

(اس وقت کو یاد کرو) جب حواریوں نے کہا اے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ! آیا

رَبُّكَ اَنۡ يُّنَزِّلَ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ

تمہارا پروردگار (تمہاری دعا کے ساتھ) آسمان سے (غذا کا) دستر خوان ہمارے لئے اتار

اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ

سکتا ہے؟ عیسیٰؑ نے کہا اگر تم مؤمن ہو تو خدا سے ڈرو ● انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ

نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا

اس سے کھائیں تا کہ ہمارے دل مطمئن ہوجائیں اور جان لیں کہ تم نے ہم سے سچ کہا ہے

وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ

اور ہم اس (آسمانی دستر خوان) پر گواہ رہیں ● مریمؑ کے بیٹے

مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ

عیسیٰؑ نے کہا اے ہمارے پالنے والے اللہ! ہم پر آسمان سے غذا کا دستر خوان بھیج

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ

تا کہ ہماری موجودہ اور آئندہ نسل کے لئے جشن و عید اور تیری نشانی قرار پائے اور ہمیں

ارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا

روزی عطا فرما کیونکہ تو بہترین روزی دینے والا ہے ● اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں یقیناً اس (مائدہ)

عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا

کو تم پر نازل کروں گا پس تم میں سے جو شخص اس کے بعد کفر اختیار کرے گا اسے ایسا عذاب دوں

لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ

گا کہ تمام جہانوں میں سے کسی ایک کو اس جیسا عذاب نہیں دوں گا ● اور جس وقت اللہ نے

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ

فرمایا اے مریمؑ کے فرزند عیسیٰؑ! آیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کی بجائے مجھے اور میری

اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالَ

والدہ دونوں کو معبود بناؤ (حضرت عیسیٰؑ نے) کہا: بارالٰہا! تو پاک اور منزہ ہے میرے لئے

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۚ

مناسب ہی نہیں ہے کہ میں کوئی ایسی بات کہوں جو میرے شایان شان نہیں ہے۔ اگر میں نے

ع ۷ ۱۵ ۵

موضوع آیت ۱۱۴۔ عید

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تکبیروں کے ساتھ اپنی عیدوں کو رونق بخشو۔

(کنزالعمال حدیث ۲۴۰۹۴)

۲۔ عیدین (عیدالفطر و عیدالاضحیٰ) کو تہلیل، تکبیر، تحمید اور تقدیس سے زینت بخشو۔

(کنزالعمال حدیث ۲۴۰۹۵)

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان یہ تھی کہ آپؐ جب عیدین کے لئے باہر تشریف لاتے تو آپؐ بلند آواز کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کہتے۔

(کنزالعمال حدیث ۱۸۰۱)

۴۔ حضرت علی علیہ السلام نے ایک عید کے موقع پر فرمایا: عید تو صرف ان لوگوں کی ہے خداوند عالم نے جن کے روزوں کو قبول فرمایا اور نماز کو تحسین کی نظر سے دیکھا ہے، اور ہر وہ دن جس میں خدا کی نافرمانی نہ کی جائے وہ ''عید کا دن'' ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۷۳)

۵۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا عید الفطر کے دن کچھ ایسے لوگوں کے پاس گزر ہوا جو کھیل کود اور ہنسی مذاق میں لگے ہوئے تھے، تو آپؑ وہیں پر کھڑے ہوگئے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کو اپنی مخلوق کے لئے جولانگاہ بنایا ہے جس میں لوگ اس کی اطاعت کر کے اس کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے سبقت کرنے میں مشغول رہے، پس کچھ لوگ تو آگے بڑھ گئے اور کامیابی حاصل کرلی جبکہ کچھ دوسرے لوگ پیچھے رہ گئے اور ناکام ہوگئے۔ مجھے تعجب تو اس ہنسنے کھیلنے والے پر ہوتا ہے جو اس دن وہاں پہنچے گا جہاں نیک لوگوں کو اجر وثواب ملے گا، اور غلط کاروں کو نقصان اور خسارے کا سامنا کرنا پڑے گا، خدا کی قسم! اگر پردے اٹھا دیئے جائیں تو تم لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو اور ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ نیک لوگ اپنی نیکیوں سے دامن بھر رہے ہیں اور گناہگار اپنے گناہوں میں گھرے ہوئے ہیں'' یہ کہا اور آگے چل دیئے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۱۰)

بِحَقٍّ ؕ اِنۡ كُنۡتُ قُلۡتُهٗ فَقَدۡ عَلِمۡتَهٗ ؕ تَعۡلَمُ مَا فِىۡ

ایسی کوئی بات کی ہے تو تُو اسے ضرور جان لیتا (کیونکہ) جو کچھ میرے دل و جان میں ہے تو اسے

نَفۡسِىۡ وَ لَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ

جانتا ہے یہ میں ہوں کہ تیرے اسرار سے بے خبر ہوں یقینا تو ہی ہر قسم کے غیب کو اچھی

الۡغُيُوۡبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلۡتُ لَهُمۡ اِلَّا مَاۤ اَمَرۡتَنِىۡ بِهٖۤ اَنِ

طرح جانتا ہے ● میں نے ان سے صرف وہی بات کی ہے جس کا تو نے مجھے حکم

اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبَّكُمۡ‌ ۚ وَكُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَّا

دیا ہے کہ خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور جب تک میں ان کے

دُمۡتُ فِيۡهِمۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِىۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ

درمیان رہا ان کا شاہد اور ناظر رہا۔ پس جب تو نے مجھے (ان کے درمیان سے)

عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنۡ

اٹھا لیا تو تُو خود ہی ان پر نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔ اگر تو

تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ

انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف کر دے تو

اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَنۡفَعُ

تُو خود ہی غالب اور حکمت والا ہے ● اللہ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں سچ بولنے والوں کو ان

الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ‌ ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا

کا سچ فائدہ پہنچائے گا ۔ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے (درختوں کے) نیچے

الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا

نہریں بہہ رہی ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے خدا ان سے راضی ہے اور وہ خدا سے

عَنۡهُ‌ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ

راضی ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے ● آسمانوں اور زمین اور جو کچھ کہ ان

الْاَرْضِ وَ مَا فِيْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٢٠﴾

کے اندر ہے (سب) کی ملکیت اور حکومت صرف خدا کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے●

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ١٦٥

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ

حمد مخصوص ہے اس اللہ کے لئے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی

الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ؕ۵ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

کو بنایا، پس جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا وہی (دوسروں کو) اپنے رب کے ہم

يَعْدِلُوْنَ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى

پلہ قرار دیتے ہیں ● وہی تو ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر (دنیا میں تمہاری زندگی کے لیے)

اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿٢﴾

ایک مدت مقرر کی اور مقررہ مدت (کا علم) اسی کے پاس ہے، پھر (اس کے باوجود) بھی تم شک وشبہ کرتے ہو●

وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ

اور آسمانوں میں اور زمین میں وہی اللہ ہے۔ تمہاری چھپی ہوئی اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے، اور

جَهْرَكُمْ وَ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿٣﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ

جو کچھ تم کماتے ہو (اسے بھی) جانتا ہے● ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے جو بھی

مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤﴾

نشانی آئی تھی وہ (اس پر ایمان لانے اور تصدیق کرنے کی بجائے) اس سے منہ پھیر لیتے تھے●

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ

پس جونہی ان کے پاس کوئی حق آگیا تو انہوں نے اس کو یقیناً جھٹلا دیا تو جن اہم (ناگوار اور تلخ)

يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٥﴾

خبروں کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے آئندہ وہ ان کے پاس آ کر رہیں گی●

ع ١٦ / ٥ / ٦

فضائل سورہ انعام

ابن عباس فرماتے ہیں جو شخص اس سورت کی ہر رات تلاوت کرے گا وہ امن پانے والے لوگوں میں سے ہوگا۔ اور نہ ہی کبھی جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ (ثواب الاعمال)

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی

آیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کس قدر بڑی تعداد میں امتوں کو ہلاک کیا؟

الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ

حالانکہ ہم نے انہیں زمین میں وہ مقام اور طاقت عطا کی تھی جو تمہیں نہیں دی۔ اور ان پر آسمان

مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ

(کی بارش وبرکت) کو پے درپے بھیجااور ان کے نیچے پانی کی نہریں جاری کیں۔

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا

پس ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی سزا کے طور پر ہلاک کیا، اور ان کے بعد دوسری

اٰخَرِیْنَ ۝٦ وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ

نسل کو پیدا کیا● اور (حتی کہ) اگر ہم کوئی تحریر کسی کاغذ میں آپ کی طرف

فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

نازل کرتے کہ اسے وہ اپنے ہاتھوں سے مس کرتے، پھر بھی کفار یہی کہتے کہ یہ تو واضح جادو کے

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ

علاوہ کچھ نہیں ہے● اور (کفار نے) کہا: (اگر محمدؐ رسول ہیں تو) ان پر کوئی فرشتہ نازل کیوں نہیں ہوا

وَ لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِیَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨

حالانکہ اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو یقیناً بات ختم ہو جاتی اور اس وقت انہیں کسی قسم کی مہلت نہ دی جاتی●

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا

اور اگر ہم کسی فرشتہ کو (پیغمبر) قرار دیتے تو بھی یقیناً اسے مرد کی صورت میں بناتے اور معلہ کو ان (کفار) پر مشتبہ

عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ

کر دیتے جس طرح وہ معلہ کو دوسروں پر مشتبہ کرتے ہیں ● یقیناً آپؐ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق

قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

اڑایا گیا، تو ان میں سے جن لوگوں نے مذاق اڑایا تھا ان پر

موضوع آیت ٦

ہلاکت ــــ اور ــــ ہلاک کرنے والی چیزیں:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

۱۔ ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں:

ا۔ جس بخل و کنجوسی کی اطاعت کی جائے ۔
۲۔ جن خواہشات کی اتباع کی جائے اور
۳۔ انسان اپنے علاوہ کسی کو کچھ نہ سمجھے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۵۲)

۲۔ درہم ودینار نے تمہارے سے پہلے لوگوں کو بھی برباد کیا ہے اور تمہیں بھی برباد کر دیں گے۔

(مشکوٰۃ الانوار ص ۲۶۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ تین چیزیں ہلاک کر دیتی ہیں:

ا۔ عورتوں کی فرمانبرداری۔
۲۔ غیظ وغضب کی فرمانبرداری اور
۳۔ شہوات وخواہشات کی فرمانبرداری۔

(غرر الحکم)

۴۔ جو حق سے منہ موڑتا ہے تباہ ہو جاتا ہے۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۶ حکمت ۱۱۸)

۵۔ اپنی عقل کے پیمانے کے مطابق اللہ کی عظمت کو محدود نہ بناؤ ورنہ تمہارا شمار ہلاک ہونے والوں میں ہو گا۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۹۱)

۶۔ مال اکٹھا کرنے والے زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہوتے ہیں اور علم حاصل کرنے والے رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں۔

(نہج البلاغہ حکمت ۱۴۷)

۷۔ جو خود رائی سے کام لے گا ہو تباہ وبرباد ہو جائے گا۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ حکمت ۱۶۱)

۸۔ جو اپنی قدر کو نہیں پہچانتا ہلاک ہو جاتا ہے۔

(غرر الحکم)

۹۔ خود پسند بننے والا اور نفسانی آرزوؤں پر بھروسہ کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ مال اکٹھا کرنے والے زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہوتے ہیں اور علم حاصل کرنے والے رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱۴۷)

۱۱۔ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ وبرباد ہوئے ایک وہ چاہنے والا جو حد سے بڑھ جائے، اور ایک وہ دشمنی رکھنے والا جو عداوت رکھے۔

(نہج البلاغہ حکمت ۱۱۷)

۱۲۔ جو حق سے روگردانی کرتا ہے تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۶)

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا

عذاب نازل ہوا۔ کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو، پھر دیکھو کہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى

جھٹلانے والوں کا کیسا(برا) انجام ہوا؟● (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ

آسمانوں اور زمین میں ہے کس کے لئے ہے؟ کہہ دیں کہ خدا ہی کے لئے ہے کہ جس نے اپنے

الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

اوپر رحمت کو مقرر کر دیا ہے۔ وہ یقیناً تمہیں قیامت کے اس دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَهٗ مَا

نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا ہے وہی ایمان نہیں لائیں گے ● اور اسی ہی

سَكَنَ فِى الَّيْلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾

کے لئے ہے وہ چیز جو رات اور دن میں سکون پاتی ہے اور وہی سننے اور جاننے والا ہے ●

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ

کہہ دیجیے آیا میں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے خدا کے علاوہ کسی اور کو اپنا سرپرست

الْاَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّىْۤ اُمِرْتُ

بناؤں جو دوسروں کو تو طعام اور روزی دیتا ہے اور خود اسے کوئی طعام نہیں دیتا کہہ دیجئے کہ مجھے حکم

اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

دیا گیا ہے کہ میں (اس کا) سب سے پہلا فرمانبردار بنوں !اور (مجھ سے کہا گیا ہے کہ) تم

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّىْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ

مشرکین میں سے ہرگز نہ بننا ● کہہ دیجئے کہ اگر یقیناً اگر میں بھی اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ

مجھے بھی بہت بڑے دن کے عذاب سے خطرہ ہے ● اس دن جس سے بھی عذاب الٰہی اٹھا لیا جائے

ع ۱

۱۳۔ جو شخص اپنے نفس کو سنوارنے کے بجائے اور چیزوں میں پڑجاتا ہے وہ تیرگیوں میں سرگرداں اور ہلاکتوں میں پھنسا رہتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۵۷)

۱۴۔ جو زمین آباد کئے بغیر خراج چاہتا ہے وہ ملک کی بربادی اور بندگان خدا کی تباہی کا سامان فراہم کرتا ہے۔ اور اس کی حکومت تھوڑے دنوں سے زیادہ نہیں رہ سکتی۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۱۵۳)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۱۵۔ جس کا کوئی دانا راہنما نہیں ہوتا وہ تباہ وبرباد ہوجاتا ہے اور جس کا کوئی باشعور معاون ومددگار نہیں ہوتا وہ ذلیل وخوار ہوجاتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۵۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۶۔ دو بری عادتیں تباہ کن ہوتی ہیں:

۱۔ اپنی رائے کے مطابق لوگوں کو فتویٰ دیا جائے

اور ۲۔ علم کے بغیر کسی چیز کو اختیار کیا جائے۔

(تحف العقول ص ۲۷۲)

۱۷۔ چھ قسم کے لوگ چھ طرح کی برائیوں کی وجہ سے ہلاک ہوجائیں گے۔

۱۔ حکمران، ظلم وجور کی وجہ سے

۲۔ عرب، تعصب کی وجہ سے

۳۔ زمیندار ''چودھری'' تکبر کی وجہ سے

۵۔ گنوار، جہالت کی وجہ سے

۶۔ فقہاء، حسد کی وجہ سے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۰۷)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۲۰۔ جو اللہ کے بارے میں (لایعنی) گفتگو کرے گا ہلاک ہوجائے گا، جو ریاست کو طلب کرے گا ہلاک ہو جائے گا اور جو خود پسند بنے گا ہلاک ہو جائے گا۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۲۰)

فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَ اِنْ

گا تو یقیناً اس پر خدا کی رحمت ہو گی اور یہی کھلم کھلا اور واضح کامیابی ہے ● اور اگر

يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ

خداوند عالم تمہیں کسی نقصان سے دوچار کر دے تو اس کے بغیر کوئی بھی اسے دور

يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ هُوَ

نہیں کر سکتا، اور اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچائے تو وہی ہر چیز پر قادر ہے ● اور وہی ہے

الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ

جو اپنے بندوں پر مکمل اقتدار اور تسلط رکھتا ہے اور وہی حکیم اور آگاہ ہے ● کہہ دیجئے کہ

اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَ

کون گواہی میں برتر اور عظیم تر ہے؟ کہہ دیجئے خدا ہی ہے جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ

بَيْنَكُمْ ۚ وَ اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ

ہے اور یہ قرآن مجھ پر وحی ہوا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ تمہیں اور ہر اس شخص کو خبردار کروں

وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً

کہ جن تک یہ پیغام پہنچا ہے۔ آیا تم گواہی دیتے ہو کہ معبود حقیقی کے ساتھ کئی اور خدا بھی

اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ

ہیں؟ کہہ دیجیے کہ میں گواہی نہیں دیتا، کہہ دیں کہ صرف وہی خداوند یکتا ہے اور میں یقیناً اس سے

اِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

بَری ہوں جس کے ذریعہ تم شرک کرتے ہو ● جن (یہود و نصاریٰ) کو ہم نے

الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ

(آسمانی) کتاب عطا کی ہے وہ ان (محمد مصطفیٰؐ) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۸

پہچانتے ہیں تو جن لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا ہے وہی ایمان نہیں لے آتے ●

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

اور اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے یا آیات

بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

خداوندی کو جھٹلاتا ہے، یقیناً ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے ● اور جس دِن ہم ان سب

جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ

کو محشور کریں گے، پھر مشرکین سے کہیں گے کہ کہاں ہیں خدا کے وہ شریک جن کے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ

بارے میں تمہیں خدائی کا گمان تھا؟ ● پس (مشرکوں کے لئے) کوئی عذر اور بہانہ باقی نہیں رہے گا

قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

سوائے اس کے کہ وہ کہیں ہمیں اپنے رب، خدا کی قسم ہم مشرک نہیں تھے ● دیکھیں تو سہی کہ

كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

مشرکین اپنے نقصان کے لئے کیونکر جھوٹ بولتے ہیں اور جو وہ خدا پر جھوٹ باندھتے تھے اب وہ

يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ

ان کے ہاتھ سے جاتا رہا ● اور (بظاہر) ان میں سے کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو آپ کی باتوں کو غور

وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْۤ

سے سنتے ہیں لیکن ہم نے ان کے دِلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں تاکہ وہ کچھ نہ سمجھ سکیں اور ان

اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا

کے کان (حق بات سننے کے لئے) سنگین کردیئے ہیں اور اگر وہ ہر ایک آیت اور معجزہ کو

بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ

دیکھیں پھر بھی اس پر ایمان نہیں لائیں گے حتیٰ کہ جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو جھگڑا شروع

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾

کردیتے ہیں۔ کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو گذشتہ لوگوں کے قصے کہانیوں کے علاوہ کچھ نہیں ●

موضوع آیت ۲۱، فتویٰ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص علم کے بغیر کسی کو فتوی دے گا وہ دین کی اصلاح کی بجائے اسے زیادہ بگاڑ دے گا۔
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۲۱)

۲۔ جو شخص علم کے بغیر فتویٰ دیتا ہے اس پر آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۲۹۰۱۷)

۳۔ تم میں سے جو شخص فتویٰ دینے میں جری ہوتا ہے وہ جہنم جانے کے لئے بھی جری ہوتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۲۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ جو شخص کسی ثبوت کے بغیر فتویٰ دیتا ہے وہ اس کا گناہ اپنے ذمہ لے رہا ہوتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۲۳)

۵۔ جو شخص ''لاادری'' (میں نہیں جانتا) کہنا چھوڑ دے اس کی تباہی قریب ہو جاتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۲۲)

۶۔ اگر جاہل خاموش رہیں تو اختلافات ہی ختم ہو جائیں۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۲۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔ اگر ہم اپنی رائے کے مطابق بات کرنا شروع کردیں تو ہم سیدھی راہ سے ہٹ جائیں گے جس طرح ہم سے پہلے لوگ ہٹ گئے تھے۔ لیکن ہم اپنے رب کے واضح دلائل کے مطابق بات کرتے ہیں جو اس نے اپنے پیغمبرؐ سے بیان کیے ہیں۔ اور پیغمبرؐ نے ہم سے بیان کیے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۷۲)

۸۔ جب آپؑ سے سوال کیا گیا کہ: ''خدا کا بندوں پر کیا حق بنتا ہے؟'' فرمایا ''یہ کہ بندے جو اس کے بارے میں جانتے ہیں وہ بیان کریں اور جو نہیں جانتے اس میں خاموش رہیں۔'' (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۲۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ دو عادتیں تباہ کن ہیں:
۱۔ لوگوں کو اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دینا
۲۔ علم کے بغیر کسی چیز کو دین بنالینا۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۲)

۱۰۔ جو شخص ہر پوچھے جانے والے سوال کا جواب دے وہ دیوانہ ہے۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۷۲)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۱۔ جب امامؑ سے پوچھا گیا: ''آپ جو بھی بات کہتے ہیں آیا وہ کتاب وسنت سے کہتے ہیں یا اپنی رائے کے مطابق بھی کہتے ہیں؟'' فرمایا: ''نہیں! ہم جو بھی بات کہتے ہیں وہ کتاب وسنت ہی سے ہوتی ہے۔''
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۷۳)

وَ هُمۡ يَنۡهَوۡنَ عَنۡهُ وَ يَنۡـَٔوۡنَ عَنۡهُ ۚ وَ اِنۡ

اور وہ لوگوں کو اس (قرآن اور پیغمبرؐ) سے روکتے ہیں اور وہ خود بھی اس سے دور اور محروم رہتے

يُّهۡلِكُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَ مَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَوۡ

ہیں، (لیکن وہ جان لیں کہ) لاشعوری پر اپنے سوا کسی کو تباہ و برباد نہیں کر رہے ● اگر آپؐ انہیں اس

تَرٰٓى اِذۡ وُقِفُوۡا عَلَى النَّارِ فَقَالُوۡا يٰلَيۡتَنَا نُرَدُّ

وقت دیکھیں جب وہ جہنم کے کنارے ٹھہرائے جائیں گے اور کہیں گے اے کاش کہ (ایک بار دنیا کی طرف)

وَ لَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۲۷﴾

واپس پلٹائے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیات کو نہیں جھٹلائیں گے اور (حقیقی) مومنوں سے ہوں گے ●

بَلۡ بَدَا لَهُمۡ مَّا كَانُوۡا يُخۡفُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ

بلکہ وہ اس سے پہلے دنیا میں جو (کفر و نفاق) چھپایا کرتے تھے (اس دن) وہ ان کے لئے ظاہر ہو جائے گا اور اگر دنیا

وَ لَوۡ رُدُّوۡا لَعَادُوۡا لِمَا نُهُوۡا عَنۡهُ وَ اِنَّهُمۡ

میں پلٹا بھی دیئے جائیں پھر بھی جس چیز سے انہیں روکا گیا ہے وہی دوبارہ انجام دیں گے اور یہ لوگ قطعی

لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَ قَالُوۡۤا اِنۡ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا

طور پر جھوٹے ہیں ● اور انہوں نے کہا: ہماری اس دنیوی زندگی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اور

وَ مَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِيۡنَ ﴿۲۹﴾ وَ لَوۡ تَرٰٓى اِذۡ وُقِفُوۡا عَلٰى

ہم (مرنے کے بعد) دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے ● اور اگر آپؐ اس وقت دیکھیں جب وہ آپؐ کے

رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ اَلَيۡسَ هٰذَا بِالۡحَـقِّ ؕ قَالُوۡا بَلٰى وَ

پروردگار کے سامنے روکے ہوئے ہوں گے (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا آیا یہ (قیامت) حق نہیں ہے؟ تو وہ

رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ع

کہیں گے: ہمارے رب کی قسم ایسا ہی ہے تو خدا فرمائے گا پس تم اپنے کفر کے ارتکاب کی وجہ سے عذاب کو چکھو ●

قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا

بیشک جن لوگوں نے قیامت کے دن خدا کی حضوری کو جھٹلا دیا وہ بڑے گھاٹے میں

جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا

ہیں یہاں تک کہ جب ان کے سر پر قیامت ناگہاں پہنچے گی تو کہنے لگیں گے اے ہے افسوس ہم نے

فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَ هُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى

تو اس (دنیا) میں بڑی کوتاہی کی اور اپنے گناہوں کا پشتاوہ اپنی اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے ہوں

ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ مَا الْحَيٰوةُ

گے دیکھو تو (یہ) کیا بُرا بوجھ ہے جس کو یہ لادے (لادے) پھر رہے ہیں ● اور دنیاوی زندگی

الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

تو کھیل تماشے کے سوا کچھ بھی نہیں البتہ آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے

لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ

اس سے (بدرجہا) بہتر ہے تو کیا تم نہیں عقل سے کام نہیں لیتے ● البتہ ہم جانتے ہیں

لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ

ان کی باتیں آپ کو غمگیں کر دیتی ہیں (لیکن آپؐ غمگیں نہ ہوں اور جان لیں) وہ (درحقیقت) آپ

الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ لَقَدْ

کو نہیں جھٹلاتے بلکہ (یہ) ظالم لوگ خدا کی آیات کا انکار کرتے ہیں ● اور یقین جانئے کہ آپ

كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا

سے پہلے انبیاء کو بھی جھٹلایا گیا، لیکن انہوں نے تکذیب اور مصائب پر صبر کیا یہاں تک کہ

كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰىٓ اَتٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَ لَا

ان تک ہماری امداد پہنچ گئی۔(آپؐ بھی اسی طرح کریں کیونکہ) خدا کے کلمات (اور طریقہ کار)

مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِئ

کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں، یقیناً پیغمبروں کی طرح کچھ خبریں آپ تک پہنچ چکی

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ

ہیں (اور آپ ان کی تاریخ سے واقف ہیں) ● اور اگر ان (کفار) کی روگردانی اور بے اعتنائی آپؐ کے لئے

اسۡتَطَعۡتَ اَنۡ تَبۡتَغِیَ نَفَقًا فِی الۡاَرۡضِ اَوۡ سُلَّمًا فِی

گراں ہے اگر آپؐ کرسکتے ہیں کہ زمین میں سوراخ کر کے یا آسمان میں سیڑھی لگا کر تلاش

السَّمَآءِ فَتَاۡتِیَهُمۡ بِاٰیَةٍ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمۡ عَلَی

کریں کہ کوئی (اور) آیت ان کے لیے لے آئیں تو ایسا کرلیں اور اگر خدا چاہے تو ان سب کو

الۡهُدٰی فَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡجٰهِلِیۡنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا

ہدایت پر جمع کردے، پس آپؐ ہرگز جاہلوں میں سے نہ ہونا ● صرف وہی لوگ ہی (آپؐ کی)

یَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ یَسۡمَعُوۡنَ ؕ وَ الۡمَوۡتٰی

دعوت کو قبول کرتے ہیں جو سننے والے کان رکھتے ہیں، اور مردہ ہیں اور انہیں کو اللہ تعالیٰ دوبارہ

یَبۡعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیۡهِ یُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا نُزِّلَ

اٹھائے گا اور پھر سارے کے سارے اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے ● اور کہا: اس (محمدؐ) پر اس کے

عَلَیۡهِ اٰیَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنۡ

پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ (جسے ہم چاہتے ہیں) نازل کیوں نہیں ہوا؟ آپ کہہ دیں کہ یقیناً خدا اس بات

یُّنَزِّلَ اٰیَةً وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا

پر قادر ہے کہ کوئی معجزہ اور نشانی اتارے لیکن ان (بہانہ گیروں) میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے ● اور زمین

مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ یَّطِیۡرُ بِجَنَاحَیۡهِ

پر کوئی چلنے (پھرنے) والا نہیں اور اپنے دو پروں کے ساتھ اڑنے والا کوئی پرندہ نہیں مگر یہ کہ

اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمۡثَالُکُمۡ ؕ مَا فَرَّطۡنَا فِی الۡکِتٰبِ

وہ بھی تمہاری طرح امتیں ہیں۔ ہم نے اس کتاب (قرآن یا لوح محفوظ) میں کسی چیز کو فروگذاشت

مِنۡ شَیۡءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمۡ یُحۡشَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ

نہیں کیا، پھر سارے کے سارے اپنے پروردگار کے ہاں اکٹھے کئے جائیں گے ● اور جن لوگوں

کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُکۡمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ

نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ تاریکیوں میں بہرے اور گونگے ہیں۔ خداوند جس کو چاہتا ہے

موضوع آیت ۳۵۔ جاہل کی صفات

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جاہل کی صفت یہ ہے کہ جس سے میل جول رکھتا ہے اس پر ظلم کرتا ہے، اپنے سے کم درجہ کے انسان کے حقوق پامال کرتا ہے، اپنے سے بلند مرتبہ آدمی پر بڑائی جتاتا ہے اور بات کو تولے بغیر منہ سے نکال دیتا ہے۔ (تحف العقول ص ۲۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جاہل وہ ہوتا ہے جو اپنی جہالت کے باوجود تھوڑا سا علم رکھنے کی وجہ سے اپنے آپ کو عالم سمجھتا ہے اپنی رائے کے برابر کسی کی رائے کو نہیں سمجھتا، ہمیشہ علماء سے دور رہتا اور ان کی عیب جوئی کرتا رہتا ہے۔ جو اس سے اختلاف کرتا ہے اسے غلطی پر سمجھتا ہے اور جو امور کو نہیں سمجھتا اسے گمراہ کن جانتا ہے۔ جس بات کو وہ نہیں جانتا اس کا انکار کردیتا ہے اور اسے جھٹلا دیتا ہے اور اپنی جہالت کی بنا پر کہہ دیتا ہے: میں اسے نہیں مانتا، میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہو، میرا گمان یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوگا، یہ کیسے ہوسکتا ہے، میں اس چیز کو نہیں جانتا وہ یہ سب کچھ اس لئے کہتا ہے کہ اپنی رائے کو پختہ سمجھتا اور اپنی جہالت کی طرف بہت ہی کم متوجہ ہوتا ہے، وہ ہمیشہ اپنی جہالت سے مستفید ہوتا رہتا ہے، حق کا انکار کرتا رہتا ہے، اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتا ہے اور تکبر کی بنا پر علم کے حصول سے انکار کرتا رہتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۰۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ جاہل کی عادت یہ ہوتی ہے کہ سوال کو مکمل طور پر سننے سے پہلے جواب دینا شروع کردیتا ہے بات کو سمجھنے سے پہلے جھگڑنا شروع کردیتا ہے اور علم نہ رکھتے ہوئے فیصلے دے دیتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۷۸)

يُضْلِلْهُ ۭ وَ مَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ

(اور وہ مستحق ہوتا ہے) گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے (اور مناسب سمجھتا ہے)راہ راست پر

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ

قائم رکھتا ہے● کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو تم نے کچھ غور بھی کیا ہے کہ دنیا میں

اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ

خدا کا عذاب تمہارے پاس آجائے یا قیامت سر پر پہنچ جائے تو کیا پھر بھی تم غیر

صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا

اللہ کو پکارو گے؟● بلکہ (مشکل وقت میں) صرف اسی کو پکارتے ہو اور اگر وہ چاہے تو جس مشکل کے

تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا

لئے تم اسے پکارتے ہو وہ اسے دور کر دے ، اور تم جسے خدا کا شریک ٹھہراتے ہو اسے

تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

ع ۴ ۱۱ ۱۰

(قیامت میں) بھول جاؤ● اور یقیناً ہم نے آپؐ سے پہلی امتوں کی طرف (بھی پیغمبروں کو) بھیجا، پس

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾

(جونہی انہوں نے سرپیچی کی) ہم نے انہیں تنگدستی اور بیماری میں مبتلا کر دیا تاکہ گڑگڑائیں (اور سر تسلیم خم کریں●)

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ

پس جب ہماری طرف سے ان کو ناگواری نے آ لیا تو انہوں نے تضرع اور زاری کیوں نہیں کی؟

قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا

ہاں (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے دل پتھر اور سخت ہو چکے ہیں اور وہ جو کام کرتے ہیں شیطان اسے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا

ان کے سامنے زیبا کر کے پیش کرتا ہے● پس جو نصیحتیں انہیں کی گئی تھیں جب انہوں نے ان

بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ

کو بھلا دیا تو ہم نے ان کے لئے تمام نعمتوں کے دروازے کھول دیئے (اور وہ آسائشوں میں غرق

موضوع آیت ۴۳۔ شیطان

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ تم ایسے دشمن سے ہوشیار رہو جو چھپ کر دلوں میں پہنچ جاتا ہے اور چپکے سے کانوں میں پھونک مارتا ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ فتنے تین ہیں:
۱۔ عورتوں سے محبت اور یہ شیطان کی تلوار ہے۔
۲۔ مے نوشی اور یہ شیطان کا جال ہے اور
۳۔ روپے پیسے کی محبت اور یہ شیطان کا تیر ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۴۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ شیطان ہر چیز میں انسان کے بارے میں تدبیریں اختیار کرتا ہی رہتا ہے، لیکن جب انسان اسے ہر مرحلہ پر عاجز کر دیتا ہے تو وہ مال کے پس پشت گھات لگا کر بیٹھ جاتا ہے اور اسے اس کی گردن سے پکڑ لیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۶۳ ص ۲۶۰)

۴۔ عورتوں اور غصے سے بڑھ کر شیطان کا کوئی اور لشکر نہیں ہے۔ (بحار الانوار جلد ۶۳ ص ۲۴۶)

۵۔ ابلیس لعین نے کہا ہے کہ: پانچ قسم کے لوگوں پر میرا حیلہ کارگر نہیں ہو سکتا باقی تمام لوگ میرے قبضے میں ہیں:
۱۔ جو سچی نیت کے ساتھ خدا کی مہربانی سے گناہ سے باز رہتا ہے اور جو اپنے تمام امور میں خدا کی ذات پر بھروسہ کرتا ہے۔
۳۔ جو شب و روز کثرت سے تسبیح میں مشغول رہتا ہے۔
۴۔ جو اپنے مومن بھائی کے لئے بھی وہی کچھ پسند کرتا ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔
۴۔ جو مصیبت پر ہرگز نہیں گھبراتا اور
۵۔ جو خدا کی تقسیم پر راضی رہتا ہے اور اپنے رزق و روزی کی زیادہ پرواہ نہیں کرتا۔
(بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۱۷۷)

۶۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس لعین کو آدمؑ کے سجدہ کا حکم دیا تو اس نے کہا: ''پروردگارا! مجھے تیری عزت و جلال کی قسم! اگر تو مجھے آدمؑ کے سجدہ سے معافی دیدے تو تیری ایسی عبادت کروں گا کہ اس جیسی عبادت کسی نے نہ کی ہو گی، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنی ایسی اطاعت چاہتا ہوں جو میری مرضی کے مطابق ہو گی''
(بحار الانوار جلد ۶۳ ص ۲۵۰)

۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہشام کو جو نصیحتیں فرمائی ہیں ان میں سے یہ بھی ہے۔۔۔۔۔۔ (ہشام نے عرض کیا: ''وہ کون ایسا دشمن ہے جس کے ساتھ جہاد زیادہ واجب ہے؟'' فرمایا:) جو تم سے زیادہ قریب اور سب سے بڑا دشمن ہے۔۔۔۔۔۔ اور جو تمہارے دشمنوں کو تمہارے خلاف سب سے زیادہ

اکساتا ہے اور وہ ہے ''ابلیس''
(بحار الانوار ج۷۸ ص۳۱۵)

جو چیزیں شیطان کو بھگانے کا موجب ہوتی ہیں

۱۔حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر اسے انجام دو تو شیطان تم سے اس قدر دور ہوجائے جتنا مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ ہوتا ہے؟''سب نے عرض کیا ''ضرور فرمایئے!'' آنحضرتؐ نے فرمایا: روزہ شیطان کا منہ کالا کرتا ہے، صدقہ اس کی کمر کو توڑ دیتا ہے، خدا کی خوشنودی کے لئے کسی سے محبت رکھنا اور نیک اعمال پر کسی کو تقویت پہنچانا اس کو تباہ کر دیتا ہے اور استغفار اس کی شہ رگ کو کاٹ دیتی ہے۔
(بحار الانوار جلد۶۹ ص۳۸۰)

۲۔شیطان اولاد آدم کے دل کے منہ پر ناک رکھے ہوئے ہے، جب فرزند آدمؑ خدا کو یاد کرتا ہے تو شیطان سکڑ کر رہ جاتا ہے اور جب وہ اسے بھلا دیتا ہے تو شیطان چپکے سے بات کہہ دیتا ہے، اور یہی ''وسواس الخناس'' ہے۔(تفسیر نورالثقلین جلد۵ ص۷۳۵)

حضرت علی علیہ السلام:
۳۔خدا کی یاد، شیطان کی بھگانے کا موجب ہوتی ہے۔
(غررالحکم)

۴۔خدا کی یاد ایمان کا ستون اور شیطان سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ (غررالحکم)

جو باتیں شیطان کے مسلط ہونے کا سبب ہوتی ہیں:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ایک مرتبہ حضرت موسیٰ بن عمران بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک شیطان آگیا۔۔۔حضرت موسیٰ نے اس سے فرمایا: ''مجھے وہ گناہ بتاؤ کہ جس کا ارتکاب فرزند آدم کرتا ہے اور تو اس پر مسلط ہوجاتا ہے!''اس نے کہا:۱۔جب وہ تکبر کرتا ہے۔۲۔جب وہ اپنے عمل کو زیادہ سمجھنے لگتا ہے ۳۔جب گناہ کو اپنی نظروں میں چھوٹا سمجھتا ہے۔(مستدرک الوسائل جلد۱ ص۱۶)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔خواہشات نفسانی کے بندوں کے ساتھ نشست و برخاست ایمان کو بھلا دیتی ہے اور شیطان تک پہنچا دیتی ہے۔(نہج البلاغہ خطبہ۸۶)

۳۔جو اپنے عیوب سے چشم پوشی کرکے دوسروں کے عیبوں کے پیچھے لگ جاتا ہے وہ تاریکیوں میں بھٹکتا پھرتا ہے اور ہلاکتوں میں پھنس جاتا ہے، شیطان اسے گناہوں اور سرکشی میں کھینچ کر لے جاتے ہیں اور اس کے برے اعمال اسے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔

حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً

ہوگئے) حتیٰ کہ جب وہ ان چیزوں پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی تھیں تو ہم نے اچانک انہیں

فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ

(سزا کی) گرفت میں لے لیا اور وہ یکدم غمگین اور نا امید ہو گئے ● پس ظالموں کی جڑ

ظَلَمُوۡا ؕ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۵﴾ قُلۡ

کاٹ دی گئی اور حمد خاص ہے عالمین کے رب کے لئے ● (اے پیغمبر!) کہہ دیجیے کہ آیا تم نے

اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَخَذَ اللّٰهُ سَمۡعَكُمۡ وَ اَبۡصَارَكُمۡ

کچھ غور کیا ہے کہ اگر خداوند عالم تمہارے کانوں اور تمہاری آنکھوں کو اپنی گرفت میں لے لے

وَ خَتَمَ عَلٰی قُلُوۡبِكُمۡ مَّنۡ اِلٰهٌ غَیۡرُ اللّٰهِ

اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو خدا کے علاوہ کون معبود ایسا ہے جو تمہیں یہ سب کچھ واپس

یَاۡتِیۡكُمۡ بِهٖ ؕ اُنۡظُرۡ كَیۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰیٰتِ ثُمَّ هُمۡ

لوٹا دے؟ دیکھو کہ ہم آیات کو کن مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں، پھر بھی وہ (ایمان لانے

یَصۡدِفُوۡنَ ﴿۴۶﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتَكُمۡ اِنۡ اَتٰىكُمۡ عَذَابُ اللّٰهِ

کی بجائے) منہ پھیر لیتے ہیں ● کہہ دیجیے کہ آیا تم نے کچھ غور کیا ہے کہ خدا کا عذاب

بَغۡتَةً اَوۡ جَهۡرَةً هَلۡ یُهۡلَكُ اِلَّا الۡقَوۡمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ

اچانک یا آشکارا تمہیں آ لے تو کیا ظالم لوگوں کے علاوہ کوئی اور ہلاک ہو گا؟ ● اور

مَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ ۚ

ہم، رسولوں کو صرف خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجتے ہیں پس جو لوگ ایمان

فَمَنۡ اٰمَنَ وَ اَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ

لے آتے ہیں اور اپنی اصلاح کرتے ہیں تو ان پر نہ تو کسی قسم کا خوف ہوتا ہے اور نہ ہی وہ

یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الۡعَذَابُ

غمگین ہوتے ہیں ● اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں تو ان کے فسق وگناہ کی وجہ سے

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ

عذاب انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے● (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ میں تمہیں نہیں کہتا

خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ

کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں۔ اور میں غیب بھی نہیں جانتا اور تمہیں یہ بھی نہیں کہتا کہ

مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی ہوتی ہے۔ کہہ دیں کہ

الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ اَنْذِرْ

کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہیں؟ آیا تم کچھ غور و فکر نہیں کرتے؟● اور اس (قرآن) کے

بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ

ذریعہ ان لوگوں کو خبردار کردیں جو اپنے پروردگار کے حضور محشور ہونے سے ڈرتے ہیں

لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ

(کیونکہ) خداوند عالم کے علاوہ ان کا نہ تو کوئی ولی و سرپرست ہے اور نہ ہی کوئی شفاعت کرنے

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

والا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ڈرنے لگ جائیں● جو لوگ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے

بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ

ہیں جبکہ وہ اس کی رضامندی کے طلبگار ہوتے ہیں انہیں اپنے پاس سے نہ دھتکارو۔ ان

حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ

کے حساب سے تمہارے ذمہ کوئی چیز نہیں ہے اور تمہاے حساب سے ان کے ذمہ کوئی

شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾

چیز نہیں ہے اگر تم نے انہیں دھتکار دیا تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے●

وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا

اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کی دوسرے بعض افراد کے ذریعہ آزمائش کی ہے تاکہ وہ

ع ٥ / ٩ / ١١

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۵۷)

شیطان کی نصیحتیں:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۔ جب حضرت نوحؑ (طوفان کے بعد) اپنی کشتی سے اترے تو شیطان نے ان کے پاس آکر کہا: ''روئے زمین پر آپ سے بڑھ کر میرا کوئی اور محسن نہیں ہے، اس لئے کہ آپ نے فاسقوں کو بددعا کرکے ہلاک کرادیا اور ان سے میری جان چھڑادی، میں آپ کو دو چیزیں بتاتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ آپ ہمیشہ ''حسد'' سے بچتے رہیں، کیونکہ حسد ایسی چیز ہے جس نے میرا وہ برا حال کیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں، دوسرے یہ کہ آپ ''حرص'' سے اجتناب کریں، کیونکہ حرص نے آدمؑ کے ساتھ جو سلوک کیا وہ سب کو معلوم ہے۔'' (خصال صدوقؒ ص۵۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۲۔ جب حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو بددعا کی تو شیطان ان کے پاس آگیا، اور کہنے لگا ''اے نوح! ----- تین مقامات پر آپ سمجھیں کہ میں بندے کے زیادہ قریب ہوتا ہوں:

۱۔ جب غصے میں آجاؤ تو سمجھو کہ میں آپ سے قریب تر ہوں۔

۲۔ جب آپ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کریں تو سمجھیں کہ میں آپ سے بہت زیادہ قریب ہوں۔

۳۔ جب آپ کسی (غیر) عورت کے ساتھ اکیلے ہوں تو سمجھئے کہ میں آپ کے ساتھ ہوں------''
(خصال صدق ص ۱۳۲)

۳۔ ابلیس لعین نے حضرت موسیٰؑ کو چند باتیں بتائیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ''جب آپؑ صدقہ دینے کا ارادہ کریں تو اسے فوراً دے دیں، کیونکہ جب بندہ اس کا ارادہ کرتا ہے تو میں (خود نہ کہ میرے چیلے) اس بندہ کے پاس آجاتا ہوں اور اس کے اور صدقہ کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔''
(بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۳۵۰)

اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ

(استہزا کے طور پر) کہیں، آیا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہمارے درمیان میں سے ممنون فرمایا ہے؟

اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذَا جَآءَكَ

آیا خداوند عالم شکر ادا کرنے والوں کے حالات زیادہ نہیں جانتا؟ ● جب وہ لوگ آپ

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ

کے پاس آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو (ان سے) کہیے: تم پر سلام

رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

ہو۔ تمہارے پروردگار نے اپنی ذات پر رحمت واجب کر دی ہے کہ تم میں سے جو شخص نادانستہ

سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ

طور پر کوئی برا کام انجام دیتا ہے اور پھر توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیتا ہے تو یقیناً خداوند عالم بھی

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لِتَسْتَبِيْنَ

بخشنے والا مہربان ہے ● اور ہم اسی طرح (لوگوں کے لئے) تفصیل کے ساتھ آیات کو بیان کرتے ہیں

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ

(تاکہ حق آشکار اور) گناہگاروں کا راستہ واضح ہو جائے ● (اے پیغمبر!) کہہ دیجیے کہ مجھے ان کی عبادت

ع ۶ ۱۲

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ

سے روک دیا گیا ہے خدا کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو۔ (یہ بھی) کہہ دیں کہ میں تمہاری

اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ

خواہشات کی پیروی نہیں کرتا کیونکہ ایسی صورت میں میں گمراہ ہو جاؤں گا، اور ہدایت یافتہ افراد

الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

سے نہیں ہوں گا ● کہہ دیجیے کہ میں تو یقیناً اپنے پروردگار کی روشن دلیل پر ہوں، لیکن تم

كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ

اسے جھٹلاتے ہو۔ اور تم (خدا کی) جس فوری سزا کی جلدی کے خواہاں ہو وہ میرے پاس نہیں

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَيْرُ

ہے۔ حکم تو بس اللہ ہی کے لئے ہے، وہی حق کو بیان کرتا ہے اور وہ (حق کو باطل سے) بہترین جدا

الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ

کرنے والا (حاکم) ہے ● کہہ دیجئے کہ جس چیز کے بارے میں تم مجھ سے جلدی کا سوال کرتے ہو اگر وہ

بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ

میرے پاس ہوتی تو یقینا میرے اور تمہارے درمیان بات ہی ختم ہو جاتی۔ اور اللہ تعالی ظالموں کو

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا

اچھی طرح جانتا ہے ● اور غیب کے خزانے صرف اسی (خدا) کے پاس ہیں، اور انہیں اس

هُوَ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ

کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا۔ اور وہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو خشکی اور سمندر میں ہے۔ اور

وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا

(درخت سے) کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتا ہے۔ اور کوئی بھی دانہ زمین کی تاریکیوں

رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾ وَ هُوَ

میں اور کوئی تر اور خشک ایسا نہیں ہے مگر اس کا علم کتاب مبین میں (درج) ہے ● وہ (خدا تو) وہی

الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَ يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

ہے جو تمہیں (تمہاری روح کو نیند کی حالت میں) رات کے وقت پوری طرح لے لیتا ہے اور تم نے جو کچھ

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ

دن کو انجام دیا ہے اسے جانتا ہے، پھر تمہیں دن میں نیند سے دوبارہ اٹھاتا ہے تاکہ مقررہ مدت

مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

پوری ہو اور آخر کار تمہاری بازگشت اسی کی طرف ہو گی پس تمہیں وہ ہر اس کام سے باخبر کرے گا

تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ

جو تم کیا کرتے تھے ● اور وہ وہی (خدا) ہی تو ہے جس کا غلبہ اور اقتدار اپنے بندوں پر ہے۔ اور تمہارے اوپر

ع ٧ ٥ ١٣

يُرۡسِلُ عَلَيۡكُمۡ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ

نگرانی کرنے والے (فرشتے) بھیجتا ہے حتیٰ کہ جب تم میں سے کسی ایک کو موت آتی ہے تو ہمارے

الۡمَوۡتُ تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا وَ هُمۡ لَا يُفَرِّطُوۡنَ ﴿۶۱﴾

بھیجے ہوئے (فرشتے)اس کی جان کو پوری طرح اپنے پاس لے لیتے ہیں۔اور کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے ●

ثُمَّ رُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰىهُمُ الۡحَـقِّ ؕ اَلَا لَهُ

پھر لوگ اپنے حقیقی مولا اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹائے جائیں گے۔آگاہ رہو کہ (اس دن) فیصلہ صرف اور

الۡحُكۡمُ وَهُوَ اَسۡرَعُ الۡحٰسِبِيۡنَ ﴿۶۲﴾ قُلۡ مَنۡ

صرف اسی کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ سب سے جلد حساب لینے والا ہے ● کہہ دیجیے کہ (مشکل حالات

يُّنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَـرِّ وَالۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَهٗ

میں) کون تمھیں خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں نجات عطا کرتا ہے؟ جبکہ تم اسے زور زور کے

تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ۚ لَئِنۡ اَنۡجٰنَا مِنۡ هٰذِهٖ

نالہ وزاری کے ساتھ اور دھیمے انداز میں پکارتے ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس ظلمت سے نجات

لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ

دے دی تو ہم شکر گذاروں میں سے ہوں گے ● کہہ دیجئے کہ خداوندعالم ہی تمھیں ان

مِّنۡهَا وَمِنۡ كُلِّ كَرۡبٍ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۴﴾

(تاریکیوں) سے اور دوسری مصیبتوں سے نجات دیتا ہے، پھر بھی تم شرک کرتے ہو ●

قُلۡ هُوَ الۡقَادِرُ عَلٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابًا

کہہ دیجئے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تم پر

مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ اَوۡ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِكُمۡ اَوۡ يَلۡبِسَكُمۡ

عذاب بھیجے یا تمھیں مختلف گروہوں کی صورت میں ایک دوسرے سے درگیر کردے اور

شِيَـعًا وَّيُذِيۡقَ بَعۡضَكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ ؕ اُنۡظُرۡ

تمھیں ایک دوسرے کے ذریعے جنگ اور خونریزی کا تلخ مزا چکھائے۔ دیکھو تو ہم اپنی آیات

كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَ كَذَّبَ

کو گوناگوں طریقوں سے کیسے بیان کرتے ہیں۔ شاید کہ وہ سمجھ جائیں ● اور آپؐ کی قوم نے

بِهٖ قَوْمُكَ وَ هُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ

اس (قرآن) کو جھٹلایا ہے حالانکہ وہ (کلام) برحق ہے، (ان سے) کہہ دیں کہ میں تمہارے ایمان

بِوَكِيْلٍ ؕ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز وَّ سَوْفَ

لانے کا ذمہ دار نہیں ہوں ● جو خبر بھی (خدا یا اس کا رسول تمہیں دیتا) ہے اس کا ایک خاص مقرر وقت ہوتا

تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا

ہے اور تم بہت جلد جان لو گے ● اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات میں

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا

بیہودہ بحث کر رہے ہیں تو ان سے منہ پھیر لو یہاں تک کہ دوسری باتوں میں بحث کرنے

يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ

لگ جائیں۔ اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو متوجہ ہو جانے کے بعد پھر ان ظالم لوگوں

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ

کے پاس ہرگز نہ بیٹھو ● جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں وہ ظالموں کے گناہوں کے بارے

حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾

میں جوابدہ نہیں ہیں، البتہ انہیں چاہیے کہ نصیحت کرتے رہیں ہو سکتا ہے کہ پرہیزگار بن جائیں ●

وَ ذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ

اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا ہے اور دنیوی زندگی نے انہیں

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا

دھوکہ دے رکھا ہے۔ اور انہیں قرآن کے ذریعہ نصیحت کرو تاکہ ایسا نہ ہو کہ اپنے کئے کی سزا

كَسَبَتْ ۖۗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ ۚ

میں ہلاکت میں جا پڑیں اور خدا کے علاوہ ان کے لئے نہ کوئی مددگار ہے اور نہ ہی کوئی شفاعت کرنے

موضوع آیت ٦٨

مجالس ___ اور ___ ہم نشین

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں آجائے تو اسے چاہیئے کہ اس کے آخر میں بیٹھے۔
(بحار الانوار جلد ١٦ ص ٢٤٠)

٢۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے مجلس کا پورا پورا ثواب ملے تو اسے چاہیئے کہ جب مجلس سے اٹھنے لگے تو یہ کہے: ''سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين'' یعنی یہ لوگ جو باتیں خدا کے بارے میں بنایا کرتے ہیں ان سے تمہارا پروردگار عزت کا مالک پاک صاف ہے۔ اور پیغمبروں پر (درودو) سلام ہو اور کل تعریفیں خدا ہی کے لئے سزاوار ہیں۔ (صافات/١٨٢)
(تفسیر نورالثقلین جلد ٤ ص ٤٤٠)

٣۔ جب دو شخص کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو وہ خدا کی امانت ہوتی ہے، لہٰذا ان میں سے کسی ایک کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ایسے راز فاش کرے جو اسے ناگوار گزریں۔ (تنبیہ الخواطر ص ٨٠)

٤۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں عرض کیا: ''اے روح خدا! تو پھر ہم کن لوگوں کی ہم نشینی اختیار کریں؟'' انہوں نے فرمایا: ''ایسے لوگوں کی کہ جن کے دیکھنے سے خدا یاد آجائے!''
(بحار الانوار جلد ٧١ ص ١٨٩)

٥۔ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کی ہم نشینی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے: ١۔ خسیس و پست لوگوں کی ہم نشینی ٢۔ مالداروں کی ہم نشینی اور ٣۔ عورتوں کی ہم نشینی۔ (بحار الانوار جلد ٧١ ص ١٩١)

حضرت علی علیہ السلام:

٦۔ غریبوں کے ساتھ بیٹھا کرو کہ اس سے تمہارے شکر میں اضافہ ہوگا۔ (غرر الحکم)

٧۔ علماء کی ہم نشینی اختیار کرو کہ اس سے تمہارے علم میں اضافہ ہوگا، تمہارا ادب سنورے گا اور تمہارا نفس پاکیزہ ہوگا۔ (غرر الحکم)

٨۔ عوام الناس کی ہم نشینی عادتوں کو بگاڑ دیتی ہے۔
(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٩۔ کسی مومن کو ایسی مجلس میں نہیں بیٹھنا چاہیئے جس میں خدا کی نافرمانی کی جاتی ہو اور وہ اس میں تبدیلی نہ لا سکتا ہو۔ (کافی جلد ٢ ص ٣٧٤)

١٠۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر رو بقبلہ بیٹھا کرتے تھے۔
(وسائل الشیعہ جلد ٨ ص ٤٧٥)

وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ

والا (اس دن) اگر وہ ہر قسم کا بدلہ بھی دیں اگر (انسان اس دن) اپنی سزا کا کسی قسم کا معاوضہ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ

ادا کرے بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی بدکرداری کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں،

مِّنْ حَمِيْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٧٠

ان کے پینے کے لئے جلا دینے والا گرم پانی اور دردناک عذاب ہوگا، اس لئے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے ●

ع ۸ ۱۰ ۱۴

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ لَا يَضُرُّنَا وَ

کہدیجیے: کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر انہیں پکاریں جو نہ ہمیں فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان؟ اور

نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي

اللہ نے جب ہمیں ہدایت کی ہے اس کے بعد ہم اس شخص کی طرح الٹے پاؤں پھر جائیں (اور

اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ

کافر ہو جائیں) جسے شیاطین نے زمین میں راستہ بھلا دیا ہو اور وہ سرگرداں ہو؟ جب کہ اس کے مہربان

يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ

ساتھی اسے بلا رہے ہوں کہ سیدھے راستے کی طرف ہمارے پاس آجاؤ، کہدیجیے ہدایت

الْهُدٰى ۭ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧١

تو صرف اللہ ہی کی ہے اور ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم رب العالمین کے آگے سر تسلیم خم کر دیں ●

وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ۭ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ

اور یہ (حکم بھی ملا ہے) کہ نماز قائم کرو اور تقوائے الٰہی اختیار کرو اور وہی تو ہے جس کی بارگاہ میں

تُحْشَرُوْنَ ۝٧٢ وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

تم جمع کیے جاؤ گے ● اور وہی (اللہ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا اور جس

بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ڛ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَ

دن وہ کہے گا ہو جا! تو فوراً ہو جائے گا، اس کا قول حق پر مبنی ہے اور (قیامت کے) دن بادشاہی

۱۱۔ اگر تمہارے ساتھ یہودی بھی آکر بیٹھ جائے تو اس کو اچھے ہم نشین ہونے کا ثبوت دو۔
(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۵۲)

۱۲۔ جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں ہمارا امر زندہ کیا جاتا ہے (ہمیں یاد کیا جاتا ہے) تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن دوسرے لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (بحار الانوار جلد ۱ ص ۱۹۹)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۳۔ جو شخص اپنی شان سے کم درجے پر بیٹھنے پر راضی ہو جائے تو خدا اور اس کے فرشتے اس پر اس کے وہاں سے اٹھ جانے تک رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۴۶۶)

موضوع آیت ۷۰۔ کاروبار

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ سب سے پاکیزہ کاروبار تاجروں کا ہوتا ہے بشرطیکہ ۱۔ بات کرنے میں جھوٹ نہ بولیں ۲۔ امانت میں خیانت نہ کریں ۳۔ وعدہ کی خلاف ورزی نہ کریں ۴۔ کسی کا مال خریدتے وقت اس کی مذمت نہ کریں ۵۔ اپنا مال بیچتے وقت اس کی حد سے زیادہ تعریف نہ کریں ۶۔ کسی کا قرضہ ادا کرنے میں ٹال مٹول سے کام نہ لیں ۷۔ کسی سے قرضہ واپس کرتے وقت سختی سے کام نہ لیں۔ (کنز العمال حدیث ۱۳۴۰ ۰)

۲۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے کا اس کے اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا کھانے سے بڑھ کر کوئی اور غذا محبوب نہیں ہے، اور جو شخص کام کرتے کرتے تھک جائے اور اسی حالت میں رات گزارے تو اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ (کنز العمال حدیث ۹۲۲۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ خوشا نصیب اس کے جس نے اپنے مقام پر فروتنی اختیار کی، جس کی کمائی پاک و پاکیزہ، جس کی نیت نیک اور خصلت و عادت پاکیزہ رہی۔ جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا مال خدا کی راہ میں صرف کیا بے کار باتوں سے اپنی زبان کو روک لیا۔۔۔۔۔۔
(نہج البلاغہ حکم ۱۲۳)

۴۔ اے فرزند آدم! تو نے اپنی خوراک سے زیادہ جو بھی کمایا ہے اس میں تو دوسروں کا خزانچی بنا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۴۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ حرام کی کمائی کے مضر اثرات اولاد میں ظاہر ہوتے ہیں۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۵۳)

۶۔ جو شخص کمائی کرنے میں رات گزار دے اور آنکھ کو اس کے سونے کا حق نہ دے تو اس کی کمائی حرام ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۱۱۸)

لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ

اسی کی ہو گی جس دن صور پھونکا جائے گا، وہ پوشیدہ اور ظاہری باتوں کا جاننے

الشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ

والا ہے اور وہی حکمت کا مالک اور باخبر ہے ● اور جب ابراہیم نے اپنے (منہ بولے) باپ (چچا)

اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ

آزر سے کہا: کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ میں یقیناً تمہیں اور تمہاری قوم کو صریح

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ

گمراہی میں دیکھ رہا ہوں● اور اس طرح ہم نے ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا

حکومت دکھائی تاکہ وہ (یقین پیدا کر کے) اہل یقین میں سے ہو جائیں● چنانچہ جب ان پر رات

جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ

کی تاریکی چھائی تو ایک ستارہ دیکھا، کہنے لگے: یہ میرا رب ہے، پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہنے

اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا

لگے: میں زوال پذیروں کو پسند نہیں کرتا● پھر جب طلوع کرتا چمکتا چاند دیکھا

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ

تو کہا: یہ میرا رب ہے اور جب چاند ڈوب گیا تو بولے: اگر میرا رب میری

لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ

رہنمائی نہ فرماتا تو میں بھی ضرور گمراہوں میں سے ہو جاتا● پھر جب سورج کو دیکھا کہ طلوع کر چکا

بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ

ہے تو بولے: یہ میرا رب ہے یہ (چاند تاروں میں) سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو

اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

کہنے لگے: اے میری قوم! جن چیزوں کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے بیزار ہوں ●

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۷۔ اللہ تعالیٰ بے کار اور بہت سونے والے شخص کو سخت ناپسند فرماتا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۳۷)

موضوع آیت ۷۵۔ یقین میں اضافہ

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ حضرت عیسیٰ بن مریم پانی پر چلا کرتے تھے، اگر ان کے یقین میں اور اضافہ ہوتا تو وہ ہوا میں چلتے۔
(کنزالعمال حدیث ۷۳۴۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ مؤمن کے یقین میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔
(غررالحکم)

۳۔ اگر (میرے آگے سے تمام) پردے ہٹادئے جائیں تب بھی میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا۔
(غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ یقین، بندے کو بلند سے بلند تر حالات اور عجیب سے عجیب تر مقامات تک جا پہنچاتا ہے، حضرت رسولخداؐ نے اسی چیز کی خبر دی ہے کہ جب آپؐ کے پاس حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا تذکرہ ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ پانی پر چلا کرتے تھے تو آنحضرتؐ نے فرمایا: ''اگر ان کے یقین میں اور اضافہ ہوتا تو وہ ہوا میں چلتے'' (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۱۷۹)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۵۔ اے خدا کے بندو! اپنی اصلاح کر کے اللہ کی نعمتوں کو اپنے قابو میں رکھو، اس سے تمہارے یقین میں اضافہ ہوگا اور نہایت ہی قیمتی منافع سے بہرہ مند ہوگے۔ (بحارالانوار جلد ۶۹ ص ۱۹۴)

۶۔ صفوان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''اولم تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی'' اللہ نے ابراہیمؑ سے پوچھا کہ آیا ایمان نہیں رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ضرور رکھتا ہوں لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ (بقرہ/۲۶۰) کے بارے میں پوچھا کہ آیا ابراہیمؑ کے دل میں کوئی شک تھا؟ امام نے فرمایا: ''نہیں شک نہیں تھا بلکہ وہ یقین رکھتے تھے لیکن اس یقین میں اضافہ چاہتے تھے۔'' (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۱۷۷)

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

میں نے تو اپنا رخ پوری یکسوئی سے اس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین

حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَ حَآجَّهٗ

کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ● اور ان کی قوم نے ان سے بحث کی تو انہوں

قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنِ ؕ

نے کہا: کیا تم مجھ سے اس اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہو جس نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے؟

وَ لَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ

اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو ان سے مجھے کوئی خوف نہیں مگر یہ کہ میرا

شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا

پروردگار جو کچھ چاہے، میرے پروردگار کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، کیا تم

تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ كَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَ لَا

سوچتے نہیں ہو؟ ● اور میں اس چیز سے کیونکر ڈروں جسے تم نے خدا کا شریک بنا لیا ہے جبکہ تم

تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ

(اس بات سے نہیں ڈرتے کہ) ان چیزوں کو خدا کا شریک بناتے ہو جن کے بارے میں اللہ نے

عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ

کوئی دلیل نازل نہیں کی؟۔ اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ کہ) ان دونوں فریقوں میں سے کون سا

بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

(فریق قیامت کے دن) امن میں رہنے کا زیادہ سزاوار ہے؟ ● جو لوگ ایمان لے آئے اور اپنے ایمان

وَ لَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ

کو کسی قسم کے ظلم و شرک سے آلودہ نہیں کیا، ان کے لئے (عذاب سے) امن و سکون ہے

وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ تِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ

اور ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ● اور یہ ہمارے دلائل تھے جو ہم نے ابراہیمؑ کو عطا کئے (تا کہ

ع ۹ ۱۵

اِبۡرٰهِیۡمَ عَلٰی قَوۡمِهٖ ؕ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ ؕ

وہ اپنی قوم پر استدلال کریں) ہم جس کے لئے چاہتے ہیں درجات بلند کر دیتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ حَكِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ﴿۸۳﴾ وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ

بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا اور صاحب علم ہے● اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحٰق اور

یَعۡقُوۡبَ ؕ كُلًّا هَدَیۡنَا ۚ وَ نُوۡحًا هَدَیۡنَا مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡ

یعقوب بخشے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو ہدایت کی۔ اور نوحؑ کو ان سے پہلے ہدایت کر چکے ہیں

ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ وَ اَیُّوۡبَ وَ یُوۡسُفَ وَ مُوۡسٰی وَ

اور ابراہیمؑ کی نسل سے داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ کو

هٰرُوۡنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۸۴﴾

(بھی ہدایت کی) اور نیک لوگوں کو ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں●

وَ زَكَرِیَّا وَ یَحۡیٰی وَ عِیۡسٰی وَ اِلۡیَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ

اور زکریا، یحیٰی، عیسیٰ اور الیاس کو (بھی ہدایت کی اور) سب کے سب باصلاحیت

الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ الۡیَسَعَ وَ یُوۡنُسَ وَ

لوگوں میں سے تھے● اور اسماعیلؑ، الیسعؑ، یونسؑ اور

لُوۡطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلۡنَا عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ

لوطؑ کو (بھی ہدایت کی) اور سب کو تمام جہانوں پر فضیلت دی● اور ان کے آباء، ذریت اور

وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ وَ اِخۡوَانِهِمۡ ۚ وَ اجۡتَبَیۡنٰهُمۡ وَ هَدَیۡنٰهُمۡ

بھائیوں میں سے (کچھ لوگوں پر لطف و کرم کیا اور ان کی شائستگی کی وجہ سے انہیں نبوت کے لیے) برگزیدہ کیا

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ یَهۡدِیۡ

اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت کی● یہ ہے خدا کی ہدایت، جس کے ذریعہ خدا

بِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوۡ اَشۡرَكُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ اور اگر وہ شرک کریں گے تو ان کے

مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡـكِتٰبَ

تمام اعمال حبط (اور برباد) ہو جائیں گے ● یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے آسمانی کتاب،

وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ‌ ۚ فَاِنۡ يَّكۡفُرۡ بِهَا هٰٓؤُلَۤاءِ فَقَدۡ وَكَّلۡنَا

حکومت، قضاوت اور مقام نبوت عطا کیا۔ پس اگر (مشرک لوگ) ان سے کفر برتیں اور انہیں تسلیم نہ کریں تو

بِهَا قَوۡمًا لَّيۡسُوۡا بِهَا بِكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ

ہم نے کچھ اور لوگوں کو ان کے لئے نگہبان مقرر کر دیا ہے جو کافر نہیں ہیں ● یہی وہ لوگ ہیں جنہیں

هَدَى اللّٰهُ‌ فَبِهُدٰٮهُمُ اقۡتَدِهۡ‌ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ

اللہ نے ہدایت کی ہے پس تم بھی ان کے انداز ہدایت کی اقتدا کرو، (لوگوں سے) کہو کہ میں

عَلَيۡهِ اَجۡرًا‌ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٰى لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا

اس (رسالت) کا اجر تم سے نہیں مانگتا، یہ قرآن تو عالمین ہی کے لئے نصیحت ہے ● اور ان لوگوں

قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖۤ اِذۡ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ

نے خدا کو اس طرح نہیں پہچانا جس طرح اس کے پہچاننے کا حق ہے، کیونکہ انہوں نے کہا

اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنۡ شَىۡءٍ‌ ؕ قُلۡ مَنۡ اَنۡزَلَ

کہ خداوند عالم نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی۔ آپؐ خود کہہ دیں کہ جو کتاب موسیٰ

الۡكِتٰبَ الَّذِىۡ جَآءَ بِهٖ مُوۡسٰى نُوۡرًا وَّهُدًى

لے کر آئے تھے وہ لوگوں کے لئے نور اور ہدایت تھی، اسے کس نے نازل کیا؟ جس کتاب کو تم

لِّلنَّاسِ‌ تَجۡعَلُوۡنَهٗ قَرَاطِيۡسَ تُبۡدُوۡنَهَا وَ

کاغذ کے پرزے بنا لیتے ہو اور (اپنی مرضی کے مطابق) اس سے (ایک حصے کو) ظاہر کرتے ہو

تُخۡفُوۡنَ كَثِيۡرًا‌ ۚ وَعُلِّمۡتُمۡ مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا

اور بہت سے حصے کو چھپا دیتے ہو۔ اور جو کچھ تم اور تمہارے باپ دادا نہیں جانتے تھے تمہیں تعلیم

اَنۡتُمۡ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمۡ‌ؕ قُلِ اللّٰهُ‌ۙ ثُمَّ ذَرۡهُمۡ

دی گئی۔ (اے پیغمبر!) کہہ دو کہ خدا ہی ہے جس نے اسے نازل کیا ہے پھر تم انہیں چھوڑ دو تا کہ

ع ۸/۱۰ ۱۶

موضوع آیت ۹۰۔
جنہیں خدا ہدایت کرتا ہے

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جس نے اپنے دل کا شعار تقویٰ بنالیا وہ ہدایت پاگیا۔ (غرر الحکم)

۲۔ جس کی باگ ڈور صحیح معنوں میں خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف پہنچادی جائے اور وہ اپنے امور کو اپنے قابو میں رکھے وہ ہدایت پاجائے گا۔ (غرر الحکم)

۳۔ جس نے اپنے ایمان کو تمام آلائشوں سے پاک صاف کر دیا، وہ ہدایت پاگیا۔ (غرر الحکم)

۴۔ جس نے دین کی چادر اوڑھ لی وہ ہدایت پاگیا۔ (غرر الحکم)

۵۔ ذکر الٰہی جیسی کوئی ہدایت نہیں۔ (غرر الحکم)

۶۔ جو ہدایت کا طلبگار ہوتا ہے وہ علم حاصل کرتا ہے، جو علم حاصل کرلیتا ہے ہدایت پاجاتا ہے اور جو ہدایت پاجاتا ہے وہ نجات حاصل کرلیتا ہے۔

۷۔ مشورہ لینا عین ہدایت ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۱۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ اللہ تعالیٰ کو جب کسی بندے کی بھلائی مقصود ہوتی ہے تو اس کے دل میں سفید نکتہ پیدا کر دیتا ہے جو حق کی تلاش میں دل کے اندر وسعت پیدا کرتا جاتا ہے اور پھر وہ تمہاری ہدایت کے لئے اس قدر جلدی سے آجاتا ہے کہ پرندہ بھی اپنے گھونسلے کی طرف اس قدر جلدی سے نہیں آتا۔ (بحار الانوار جلد ۵ ص ۲۰۴)

فِیۡ خَوۡضِهِمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۱﴾ وَ هٰذَا کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ

وہ اپنی یاوہ گوئیوں اور بیہودہ باتوں میں سر گرم رہیں ● اور یہ مبارک کتاب ہے جسے ہم نے نازل

مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَ لِتُنۡذِرَ اُمَّ

کیا ہے، (ان آسمانی کتابوں کی) تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے آچکی ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ

الۡقُرٰی وَ مَنۡ حَوۡلَهَا ؕ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ

تم مکہ اور اس کے اطراف (کے لوگوں) کو ڈراؤ۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں

یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَ هُمۡ عَلٰی صَلَاتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ﴿۹۲﴾

وہ اس (قرآن) پر بھی ایمان لاتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ●

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوۡ

اور اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے یا کہتا ہے کہ مجھ پر وحی ہوتی

قَالَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ وَ لَمۡ یُوۡحَ اِلَیۡهِ شَیۡءٌ وَّ مَنۡ

ہے جبکہ اس پر کوئی بھی وحی نہیں ہوئی۔ اور جو کہتا ہے کہ میں بھی بہت جلد اسی طرح نازل

قَالَ سَاُنۡزِلُ مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذِ

کروں گا جس طرح خدا نے نازل کیا ہے، (اے پیغمبر!) اگر آپ اس وقت کو دیکھیں جب

الظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ وَ الۡمَلٰٓئِکَةُ بَاسِطُوۡۤا

ظالم لوگ موت کی سکرات میں گرفتار ہو چکے ہوں گے اور فرشتے ان کی روح کو قبض کرنے

اَیۡدِیۡهِمۡ ۚ اَخۡرِجُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ

کے لئے اپنے طاقتور ہاتھ ان کی طرف بڑھائے ہوئے انہیں جان دینے کا حکم کرتے ہوں گے،

الۡهُوۡنِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ غَیۡرَ الۡحَقِّ

(اور کہتے ہوں گے) آج رسوا کن عذاب دیئے جاؤ گے بوجہ ان ناجائز باتوں کے جو تم خدا کی

وَ کُنۡتُمۡ عَنۡ اٰیٰتِهٖ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا

طرف منسوب کرتے تھے اور اس کی آیات سے سرپیچی کرتے تھے ● یقیناً تم (بوقت موت یا

موضوع آیت ۹۲۔
نماز کیوں واجب ہوئی؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۔ نماز، خدا کے لئے خلوص کا گھر اور تکبر سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۸۳)

۲۔ ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آخر نماز کیوں واجب قرار دی گئی ہے جبکہ اس سے لوگ زندگی کے کاروبار اور دیگر ضروریات کو ترک کرکے اسے ادا کرتے ہیں، جسم کو تھکانا پڑتا ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا: اس کی کئی وجوہات ہیں: ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگر لوگوں کو صرف پہلے بتا کر چھوڑ دیا جاتا کہ پیغمبرؐ آگئے ہیں اور انہیں کتاب مل چکی ہے اور پیغمبر کی نبوت اور کتاب رہتی دنیا تک باقی ہیں اس کے علاوہ انہیں پیغمبر کی یاد کو زندہ رکھنے اور ان لوگوں کو متوجہ کرنے کی کوئی صورت نہ ہوتی تو ان لوگوں کا بھی وہی حال ہوتا جو ان سے پہلے لوگوں کا ہوا ہے، اس لئے کہ ان لوگوں نے اپنا دین بنالیا اور اپنے لئے کتاب وضع کرلی اور لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا جس کی وجہ سے انبیاء کو قتل کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا دین بھی ختم ہوگیا اور ان کا اپنا نام ونشان بھی مٹ گیا۔ لیکن خدا نے چاہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد مٹنے نہ پائے لہٰذا اس نے مسلمانوں پر نماز فرض کردی، جس کی وجہ سے وہ آپ کو روزانہ پانچ مرتبہ یاد کرتے ہیں اور آپؐ کا نام لے کر اذان دیتے ہیں اور نماز جیسی عبادت کو پابندی سے بجالاتے ہیں اور خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں اس طرح سے وہ نہ تو اس کی یاد سے غافل ہوتے ہیں اور نہ ہی اسے بھلاتے ہیں، اسی وجہ سے دین بھی زندہ ہے۔

(علل الشرائع ص ۳۱۷)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۳۔ نماز کے وجوب کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ خدا کی ربوبیت کا اقرار کیا جاتا ہے، شرک سے دوری اختیار کی جاتی ہے، خداوند جبار کے سامنے اپنی ذلت، عاجزی، خضوع وخشوع کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

(علل الشرائع ص ۱۳۷)

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ

بروز قیامت) اکیلے ہی ہمارے پاس آؤ گے۔ جس طرح کہ پہلی مرتبہ ہم نے تمہیں تنہا پیدا کیا ہے،

وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ

اور تمام اموال کو جو ہم نے تمہیں دیئے ہیں اپنے پیچھے چھوڑ آؤ گے۔ اور جن کو تم اپنا شفیع اور

زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ

خدا کا شریک سمجھتے تھے ہم انہیں تمہارے ساتھ نہیں دیکھیں گے۔ تمہارے تمام رشتے ٹوٹ جائیں

ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ

گے اور تمہارے تمام خیالات اور گمان مٹ جائیں گے ● بے شک خداوند عالم ہی دانے اور

الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ

گٹھلی کو شگافتہ کرنے والا ہے، زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے باہر

الْمَيِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾

نکالنے والا ہے، یہ ہے تمہارا خدا۔پس تم کس لئے (حق سے) بھٹکتے پھرتے ہو؟ ●

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ

خداوند عالم صبح (کی سفیدی) کو شگافتہ کرنے والا ہے،اس نے رات کو آرام وسکون کے لئے اور سورج اور چاند کو

الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَ هُوَ

(ایام کے) حساب کے لئے مقرر فرمایا ہے، یہ خداوند دانا و توانا کے مقرر کردہ (اصول) ہیں ● اور وہ وہی تو

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا

ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے ہیں تا کہ تم خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں ان کے

بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا

ذریعہ سے راہ معلوم کرو۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ہم نے اپنی نشانیاں ان لوگوں کے لئے تفصیل

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ

کے ساتھ بیان کر دی ہیں جو آگاہ اور دانا ہیں ● اور وہ وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا

ع ١١/٤ ١٧

موضوع آیت ٩٦۔
صبح کا آغاز کیسے کیا جائے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔جو شخص ان تین خصوصیات کا حامل ہو کر صبح وشام کرے دنیا میں اس پر نعمتوں کی تکمیل ہو جاتی ہے:

١۔اس کا جسم صحت و تندرستی کا حامل ہو۔
٢۔دل کو سکون ہو اور
٣۔اس کے پاس اسی دن کی خوراک ہو۔

اور اگر اس کے پاس چوتھی چیز بھی ہو تو اس پر دنیا اور آخرت کی نعمتوں کی تکمیل ہو جاتی ہے اور وہ ہے "ایمان"۔ (بحارالانوار جلد ١٣٩)

٢۔جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں کے معاملات کی کوئی فکر نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں ہے۔
(بحارالانوار جلد ٤٧ ص ٣٣)

٣۔جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ دنیا کا حرص اس کے دل میں ہو تو وہ خدا پر ناراض ہو کر صبح کا آغاز کرے گا۔اور جو شخص اپنے اوپر نازل ہونے والی مصیبت کی شکایت کرتے ہوئے صبح کا آغاز کرے گا تو وہ اپنے رب کی شکایت سے صبح کا آغاز کرے گا۔
(بحارالانوار جلد ٧٧ ص ٦٣)

حضرت علی علیہ السلام:

٤۔جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اس کا سارا مطمح نظر ہی آخرت ہو تو وہ بغیر مال کے تونگر ہو گا، بغیر ساتھیوں کے مانوس رہے گا اور بغیر قوم وقبیلہ کے عزت پائے گا۔
(بحارالانوار جلد ٧٠ ص ٣١٧)

٥۔حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ: "آپؑ نے کس حال میں صبح کی؟" تو انہوں نے فرمایا: "ہم نے ایسی حالت میں صبح کی کہ ہم پر خداوند متعال کی بہت زیادہ نعمتیں اور اس کا فضل وکرم ہے، اور وہ بھی اس قدر زیادہ کہ کچھ کو تو ہم شمار کر سکتے ہیں اور کچھ ہمارے شمار سے باہر ہیں، جانے ہم کس نعمت کا شکر ادا کریں؟ آیا نیکیوں کے عام کرنے پر اس کا شکر ادا کریں؟ یا برائیوں کے چھپانے پر؟"
(بحارالانوار جلد ٧٦ ص ١٧)

٦۔حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ: "فرزند رسولؐ! آپ نے کس حالت میں صبح کی؟" آپؑ نے فرمایا: "میں نے اس حالت میں صبح کی کہ آٹھ چیزیں مجھے طلب کر رہی ہیں:

١۔خدا اپنے فرائض
٢۔پیغمبرؐ اپنی سنت
٣۔اہل خانہ، خوراک اور کھانے پینے کی اشیاء
٤۔نفس، خواہشات کی تکمیل
٥۔شیطان خدائی نافرمانی

٦۔ دونوں محافظ فرشتے، نیک اعمال
٧۔ ملک الموت، روح اور
٨۔ قبر، ہمارے جسم
اور میں اکیلا ان سب کو مطلوب ہوں''
(بحارالانوار جلد ٧٦ ص ١٥)

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ

کیا، پس تم میں سے کچھ تو قرار پا چکے اور کچھ (پشت پدر اور رحم مادر میں) بطور امانت موجود ہیں۔

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾

ہم نے اپنی آیات کو ان لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے جو اہل فہم و شعور ہیں●

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

اور وہ وہی (خدا تو) ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کیا، پس اس کے ذریعہ ہر قسم کی نباتات کو

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ

ہم نے اگایا اور اس نباتات سے سبزہ نکالا، اس (سبزہ) سے باہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔

خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ مِنَ النَّخْلِ

اور کھجور کے شگوفوں سے لٹکے ہوئے گچھے اور خوشے (باہر نکالتے) اور اسی طرح (انواع و

مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّ جَنّٰتٍ مِّنْ

اقسام کے) انگور اور زیتون اور انار کے باغات (کی پرورش کرتے ہیں) جو باہم صورت میں

اَعْنَابٍ وَّ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ غَيْرَ

ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور (کچھ) ایک دوسرے سے جدا جدا بھی ہیں۔ اور اس

مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ يَنْعِهٖ ؕ اِنَّ

کے پھل کی طرف غور سے نگاہ کرو کہ جب وہ پھلے اور پکے۔ بے شک اس میں ایماندار لوگوں

فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ

کے لئے (خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں● اور ان لوگوں نے جنات کو خدا کا شریک بنایا ہے

شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَ بَنٰتٍۭ

جبکہ جن خدا کی مخلوق ہیں۔ اور بغیر سوچے سمجھے خدا کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لی ہیں۔

بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع ١٢

خداوند عالم ان صفات سے منزہ اور برتر ہے جو وہ خدا کے لئے بیان کرتے ہیں●

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ

(وہ) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے لئے بیٹا کیسے ہو جبکہ اس

تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ

کے بیوی ہی نہیں ہے۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور

شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

ہر چیز کو جانتا ہے ● وہی ہے خدا جو تمہارا ربّ ہے، اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں،

خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس تم اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا نگہبان

وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ٘ وَ هُوَ يُدْرِكُ

اور مدبر ہے ● آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں، لیکن وہ آنکھوں کا ادراک رکھتا ہے،

الْاَبْصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ جَآءَكُمْ

وہ نہ دیکھا جانے والا باریک بین اور آگاہ ہے ● یقیناً بینش اور بصیرت کے ذرائع تمہارے

بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ

پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آچکے ہیں، پس جس نے بصیرت حاصل کرلی تو یہ اس کے

وَ مَنْ عَمِیَ فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ

اپنے فائدہ کے لیے ہے۔اور جو ان چیزوں سے اندھا رہا تو یہ اس کے نقصان میں ہے اور میں

بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ

تم پر نگہبان نہیں ہوں ● اور اس طرح ہم آیات کو مختلف صورتوں میں بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں آپؐ نے

لِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَ لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ

(کسی کے پاس) درس پڑھا ہے ہم ان لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں جو صاحبان علم و فہم ہیں ● آپؐ اس چیز

مَاۤ اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعْرِضْ

کی پیروی کریں جو آپؐ کے پروردگار کی طرف سے وحی کی گئی ہے، اس کے علاوہ کوئی اور معبود

عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ

نہیں اور مشرکین سے منہ پھیر لیں ● اگر خدا چاہتا تو (زبردستی طور پر) مشرک نہ ہوتے (لیکن

وَ مَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَ مَآ اَنْتَ

خدا کا طریقہ کار یہ نہیں ہے) اور ہم نے آپ ؐ کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا اور نہ ہی آپ ؐ ان کے

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ

(ایمان لانے کے) ذمہ دار ہیں ● اور جو لوگ خدا کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں ان

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ

(کے معبودوں) کو گالیاں مت دو جس کے نتیجہ میں وہ بھی جہالت اور دشمنی کی وجہ سے خداوند

عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى

متعال کو ناسزا کہیں گے۔ ہم نے اسی طرح ہر امت کے عمل کو مزین کیا ہے، پھر ان سب

رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ وَ

کی بازگشت ان کے رب کی طرف ہے، پس اللہ انہیں ان کے کرتوتوں سے آگاہ کرے گا ● اور

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ

انہوں نے خدا کی بڑی سخت قسمیں کھائیں کہ اگر ان کے لئے کوئی معجزہ ظاہر ہو

لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا

تو وہ یقیناً ایمان لائیں گے۔ کہہ دیجئے کہ معجزات تو صرف خدا ہی کے پاس ہیں اور

يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾

تمہیں کیا معلوم کہ اگر معجزہ آ بھی جائے تو بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے ●

وَ نُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ

جس طرح کہ وہ آغاز میں ایمان نہیں لائے، اس بار بھی ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹا دیں

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾ ع

گے اور انہیں ان کی سرکشی میں رہنے دیں گے، تاکہ وہ سرگردان پھرتے رہیں ●

١٣ ع ١٠ ١٩

موضوع آیت ١٠٨۔ کسی کو گالی دینا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ ہواؤں کو گالی مت دو اس لئے کہ یہ تو امر الٰہی کی پابند ہیں۔ پہاڑوں کو، اوقات کو، دنوں کو اور راتوں کو گالی نہ دو ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے اور یہ گالی لوٹ کر تمہارے پاس آجائے گی۔ (بحار الانوار جلد ٦٠ ص ٩)

٢۔ شیطان کو گالی نہ دو بلکہ اس کے شر سے خدا کی پناہ مانگو۔ ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' کہو۔
(کنز العمال حدیث ٢١٢٠)

٣۔ زمانے کو گالی نہ دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''زمانہ میں خود آپ ہوں، رات میری ہے اور میں ہی اسے نیا اور پرانا کرتا ہوں۔۔۔۔۔''
(کنز العمال حدیث ٨١٤٢)

٤۔ لوگوں کو گالی نہ دو ورنہ اپنے لئے ان کی دشمنی مول لے لو گے۔ (بحار الانوار جلد ٧٥ ص ١٦٣)

٥۔ ''یہ بات گناہان کبیرہ میں سے ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے'' لوگوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہؐ! انسان اپنے والدین کو کیسے گالی دیتا ہے؟'' فرمایا: ''یوں کہ کوئی کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔''
(تنبیہ الخواطر ص ٨٩)

٦۔ جو شخص خدا کے انبیاء میں سے کسی نبی کو گالی دے تو اسے قتل کر دو، اور جو نبی کے وصی کو گالی دے گا وہ خود نبی کو گالی دے گا۔ (بحار الانوار جلد ٧٩ ص ٢٢١)

٧۔ مؤمن کو گالی دینا فسق ہے، اسے قتل کرنا کفر ہے اور اس کا گوشت کھانا (اس کی غیبت کرنا) خدا کی نافرمانی ہے۔ (بحار الانوار جلد ٧٥ ص ١٤٨)

٨۔ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے جنگ صفین کے موقع پر اپنے ساتھیوں میں سے چند آدمیوں کو سنا کہ وہ شامیوں پر سب وشتم کر رہے ہیں، تو آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے اس چیز کو پسند نہیں کرتا کہ تم گالیاں دینے لگو، اگر تم ان کے کرتوت کھولو اور ان کے صحیح حالات پیش کرو تو یہ ایک ٹھکانے کی بات ہوگی، اور عذر کرنے کا صحیح طریقہ کار ہوگا، تم گالم گلوچ کی بجائے یہ کہو کہ خدایا! ہمارا بھی خون محفوظ رکھ اور ان کا بھی۔۔۔۔۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ١١ ص ٢١)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

٩۔ جب دو آدمی ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں تو بلند مرتبہ شخص بھی پست مرتبہ تک آجاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ٧٨ ص ٣٣٣)

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ

اور اگر ہم فرشتے (بھی) ان کی طرف نازل کرتے اور مردے (بھی) ان سے باتیں کرتے

حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ

اور تمام چیزوں کو گروہ در گروہ ان کے سامنے اکٹھا کر دیتے پھر بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے،

يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَ كَذٰلِكَ

مگر یہ کہ خدا چاہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ جہالت سے کام لیتے ہیں ● اور ہم نے اسی طرح ہر

جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ

پیغمبر کے لئے انسانوں اور جنوں کے شیطانوں سے ایک دشمن قرار دیا ہے جو اپنی دلچسپ اور

الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ

فریب دہندہ باتیں مخفیانہ طور پر ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں تاکہ اس طرح سے وہ فریب دے

غُرُوْرًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ

سکیں، البتہ اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس آپؐ انہیں ان کی تہمتوں کے ساتھ

وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَ لِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا

اپنے حال پر رہنے دیں ● اور اس لیے تاکہ ان کے دلوں کے کان جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ان کی

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ

باتوں کی طرف مائل ہو جائیں، اور انہیں پسند کریں اور جس چیز کے حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں

مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّ

اسے حاصل کرلیں ● (پس کہہ دیں) آیا خدا کے علاوہ کسی اور کو اپنا داور اور حاکم مان لوں؟ جبکہ

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ

اسی نے ہی تو تفصیل کے ساتھ تمہاری طرف آسمانی کتاب کو نازل کیا ہے۔ اور جن (یہود و

وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ

نصاری) کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب حق ہے اور آپؐ کے پروردگار کی

مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

طرف سے نازل کی گئی ہے پس آپؐ کسی قسم کا شک اور تردید کرنے والوں میں سے نہ ہو جایئے ●

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ

اور آپؐ کے پروردگار کا کلام صداقت اور عدالت کی تمام و کمال حد تک پہنچ گیا ہے، اس کے کلمات

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ

کو کوئی بھی تبدیل نہیں کر سکتا اور وہ سننے اور جاننے والا ہے ● اور اگر آپؐ روئے زمین کے بیشتر

مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

افراد کی پیروی کریں گے تو وہ آپؐ کو راہ خدا سے منحرف اور گمراہ کر دیں گے۔ کیونکہ وہ گمان کے علاوہ

اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ

کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے او راپنے گمان اور تخمینے ہی سے کام لیتے رہتے ہیں ● یقیناً

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ

آپؐ کا پروردگار ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں اور وہ ہدایت

وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

یافتہ لوگوں سے (بھی) اچھی طرح واقف ہے ● پس اگر خدا کی آیات پر ایمان رکھتے ہو تو صرف

اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَ مَا

ان (جانوروں کے گوشت) سے کھاؤ جن پر (ذبح کے وقت) خدا کا نام لیا گیا ہے ● اور تمہیں کیا ہو

لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

گیا ہے کہ اس ذبیحہ سے تم نہیں کھاتے جس پر خدا کا نام لیا گیا ہے؟ حالانکہ خداوند عالم نے خود

وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا

ہی تفصیل کے ساتھ تمہارے لئے ان چیزوں کو بیان کر دیا ہے جو حرام ہیں، مگر جہاں تم مجبور

اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ

ہو جاؤ (تو جائز ہے) اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ بہت سے لوگ جہالت کی بنا پر اپنی خواہشات

موضوع آیت ۱۱۶، گمان

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔خدا کے ساتھ بدگمانی بہت بڑا گناہ ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۵۸۴۹)

۲۔اللہ تعالیٰ سے نیک گمان اللہ کی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۶۶)

۳۔بزدلی، کنجوسی اور حرص سب ایک ہی غریزہ (عادات) ہیں اور ان سب کا مجموعہ بدگمانی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۳ ص ۳۴۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔یہ انصاف نہیں کہ صرف ظن و گمان پر اعتماد کرتے ہوئے فیصلہ کیا جائے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۲۰)

۵۔انسان کا گمان اس کی عقل کے مطابق ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۶۔عاقل کا گمان، جاہل کے یقین سے زیادہ صحیح ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۷۔مومنین کے گمانوں سے ڈرتے رہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ یہ ان کی زبانوں پر جاری کر دیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۹۸)

۸۔اپنے (مؤمن) بھائی کے معاملات کو نیکیوں پر محمول کرو تاوقتیکہ تمہارے پاس اس کی طرف سے ایسی بات نہ پہنچ جائے جو گمان پر غالب آجائے، اور جو بات تمہارے (مؤمن) بھائی کے منہ سے نکلے اس کے بارے میں بدگمانی نہ کرو، تاوقتیکہ اس کے لئے اچھائی کی گنجائش باقی رہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۹۶)

۹۔حسن ظن، دل کی راحت اور دین کی سلامتی کا موجب ہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔شریر انسان کسی پر بھی حسن ظن نہیں کرتا، کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا سمجھتا ہے۔ (غررالحکم)

۱۱۔جو خدا کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے وہ جنت کے پالینے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور جو دنیا کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے، دنیا اسے مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے۔ (غررالحکم)

۱۲۔جو کسی پر بھی نیک گمان نہیں کرتا وہ ہر ایک سے وحشت محسوس کرتا ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔خدا کے ساتھ حسن ظن رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ تم خدا کے علاوہ کسی سے امید نہ رکھو، اور اپنے گناہوں کے علاوہ کسی سے نہ ڈرو۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۳۶۷)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۴۔جب ظلم و جور حق سے زیادہ غلبہ رکھتا ہو تو کسی

کے لئے جائز نہیں کہ کسی پر اچھا گمان کرے جب تک کہ اس سے معلوم نہ کرلے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۲۱)

حضرت علی رضا علیہ السلام:
۱۵۔خدا کے ساتھ اچھا گمان رکھو، کیونکہ خداوند عزوجل فرماتا ہے میں اپنے مومن بندے کے گمان کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوں، اگر اس کا گمان اچھا ہوتا ہے تو اس کا انجام بھی اچھا ہوگا اور اگر اس کا گمان برا ہوتا ہے تو اس کا انجام بھی برا ہوگا۔
(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۳۸۵)

موضوع آیت ۱۱۹۔ مجبوری

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔جب انسان کو کسی چیز کی مجبوری ہوجاتی ہے تو خداوندعالم اس چیز کو اس کے لئے حلال اور مباح کردیتا ہے۔۔۔۔۔۔(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۱۳)
۲۔ایک عورت عمر بن خطاب کے پاس آئی اور آکر کہا: ''اے امیرالمؤمنین! میں نے بدکاری کی ہے آپ مجھ پر خداوند عزوجل کی حد جاری کریں'' چنانچہ انہوں نے اس عورت کی سنگساری کا حکم دے دیا، اس وقت حضرت علیؑ بھی وہاں پر موجود تھے، اور آپ نے ان سے مخاطب ہوکر فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ اس نے یہ بدکاری کیونکر کی ہے؟'' انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: ''کہ میں ایک بیابان میں تھی وہاں پر مجھے سخت پیاس لگی مجھے دور سے ایک خیمہ دکھائی دیا، میں وہاں گئی تو اس میں ایک بدو کو دیکھا، میں نے اس سے پانی مانگا، لیکن اس نے مفت پانی دینے سے انکار کردیا اور کہا اگر میری ''حاجت'' پوری کرو تو پانی دونگا۔ میں یہ سن کر بھاگ کھڑی ہوئی، لیکن پیاس کا مجھ پر اس قدر غلبہ ہوا کہ میری آنکھیں دھنس گئیں اور زبان خشک ہوگئی، پیاس کی اس شدت کی وجہ سے میں پھر اس کے پاس گئی اس نے مجھے پانی پلایا اور اپنی ''حاجت'' پوری کی۔'' یہ سن کر حضرت علیؑ نے فرمایا: ''خداوند عزوجل فرماتا ہے: ''فمن اضطر غیرباغ ولاعادفلااثم علیہ'' یعنی جو شخص مجبور ہو اور سرکشی کرنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں (بقرہ ۱۷۳) '' لہٰذا یہ عورت نہ تو سرکش ہے اور نہ ہی زیادتی کرنے والی ہے، اسی لئے اسے چھوڑ دیا جائے'' اس پر عمر بن خطاب نے کہا: ''لولاعلی لھلك عمر'' یعنی اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوگیا ہوتا۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد ۴ ص ۲۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۳۔جو شخص مردار یا خون یا خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور ہوجائے اور نہ کھائے اور اس سے اس کی

بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ
کے مطابق دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں، یقین جانو کہ تمہارا پروردگار حد سے تجاوز کرنے

بِالۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ ذَرُوۡا ظَاهِرَ الۡاِثۡمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ
والوں کو اچھی طرح جانتا ہے ● اور آشکار اور پنہانی گناہ کو ترک کر دو، یقیناً

الَّذِيۡنَ يَكۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ سَيُجۡزَوۡنَ بِمَا كَانُوۡا
جو لوگ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں وہ بہت جلد اپنے گناہ کے ارتکاب

يَقۡتَرِفُوۡنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ لَا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا لَمۡ يُذۡكَرِ اسۡمُ اللّٰهِ
کی سزا پائیں گے ● اور جن چیزوں پر خدا کا نام نہیں لیا گیا اسے نہ کھاؤ۔ کیونکہ یقینی بات ہے کہ

عَلَيۡهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسۡقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ لَيُوۡحُوۡنَ اِلٰٓى
یہ فسق (مدار بندگی سے نکل جانا) ہے بے شک شیطان اپنے دوستوں کو القا کرتے ہیں تاکہ وہ

اَوۡلِيٰٓـئِهِمۡ لِيُجَادِلُوۡكُمۡ ۚ وَ اِنۡ اَطَعۡتُمُوۡهُمۡ اِنَّكُمۡ
تمہارے ساتھ لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو یقیناً تم بھی

لَمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾ اَوَ مَنۡ كَانَ مَيۡتًا فَاَحۡيَيۡنٰهُ
مشرک ہو جاؤ گے ● آیا جو شخص (جہل و شرک کی وجہ سے) مر چکا تھا اور ہم نے اسے (اپنی ہدایت

وَ جَعَلۡنَا لَهٗ نُوۡرًا يَّمۡشِىۡ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنۡ
کی بدولت) زندہ کر دیا۔ اور اُس کے لئے (ایمان کا) ایک نور قرار دے دیا جس کے ساتھ وہ لوگوں

مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ
کے درمیان چلتا ہے۔ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں غرق ہے اور اس سے نکل ہی

زُيِّنَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ كَذٰلِكَ
نہیں سکتا ہے؟۔ کافروں کے لئے اسی طرح ان کے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں ● اور اسی طرح

جَعَلۡنَا فِىۡ كُلِّ قَرۡيَةٍ اَكٰبِرَ مُجۡرِمِيۡهَا لِيَمۡكُرُوۡا فِيۡهَا ؕ وَ
ہم نے ہر آبادی میں بڑے بڑے مجرم مقرر کئے ہیں جو وہاں پر مکر و حیلوں سے کام لیتے (اور فسق و فساد کرتے)

ع ۱۴ / ۱۱

مَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

ہیں۔ لیکن وہ اپنے علاوہ کسی اور کے ساتھ مکاری نہیں کرتے اور اس بات کو سمجھتے بھی نہیں ●

وَ اِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى

اور جب کوئی آیت اور نشانی نازل ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں

نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ

لائیں گے جب تک کہ ہمیں بھی وہی کچھ عطا نہ کیا جائے جو خدا کے رسولوں کو دیا گیا ہے۔

حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ

(کہہ دیجئے) اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کہاں مقرر کرے۔ جن لوگوں نے جرم کئے

اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ

ہیں بہت جلد ہی انہیں خدا کی طرف سے ان کے حیلوں فریبوں کی سزا ذلت و خواری اور سخت

بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ

عذاب (کی صورت) میں ملے گی ● پس خدا جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو

يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ

اسلام (کی قبولیت) کیلئے کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو (ایمان

يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى

قبول کرنے سے) تنگ اور (اسلام کو) قبول نہ کرنے والا دشوار گزار بنا دیتا ہے۔ گویا وہ

السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى

آسمان پر مشکل سے چڑھ رہا ہو اللہ تعالیٰ اسی طرح (کفر کی) پلیدی کو ان لوگوں کے لئے

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

قرار دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے ● اور یہ ہے آپؐ کے رب کا سیدھا راستہ۔ یقینا ہم نے اپنی

مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

آیات کو ان لوگوں کے لئے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں ●

موت واقع ہو جائے تو وہ کافر ہو گا۔
(تفسیر نور الثقلین جلد ا ص ۱۵۵)

لَهُمۡ دَارُ السَّلٰمِ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَ هُوَ وَلِيُّهُمۡ

ان ہی کے لئے ان کے رب کے نزدیک امن اور سلامتی کا گھر ہے، اور وہ ان کا سرپرست اور حامی

بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ وَ يَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ۚ

ہے کیونکہ وہ (نیک) اعمال انجام دیتے رہے ● اور اس دن (کو یاد کرو) جب خداوند عالم سب کو

يٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ قَدِ اسۡتَكۡثَرۡتُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ ۚ

محشور کرے گا (پھر جنوں سے کہے گا) اے جنوں کے گروہ! تم نے بہت سے انسانوں کو اپنا پیروکار

وَ قَالَ اَوۡلِيٰٓـؤُهُمۡ مِّنَ الۡاِنۡسِ رَبَّنَا اسۡتَمۡتَعَ

پایا۔ ان کے طرفدار انسان کہیں گے۔ پروردگارا! ہم انسانوں اور جنوں نے ایکدوسرے سے

بَعۡضُنَا بِبَعۡضٍ وَّ بَلَغۡنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِىۡۤ اَجَّلۡتَ

فائدہ اٹھایا اور اپنے اس انجام کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ خدا فرمائے گا۔ تمہارا

لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثۡوٰٮكُمۡ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ

ٹھکانہ جہنم ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے، مگر یہ کہ خدا چاہے (کہ تم میں سے کچھ کو

اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّىۡ بَعۡضَ

بخش دے) یقیناً تمہارا پروردگار حکیم و دانا ہے ● اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض

الظّٰلِمِيۡنَ بَعۡضًاۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۵ / ۲ يٰمَعۡشَرَ

پر مسلط کر دیں گے تاکہ انہیں ان کے کئے کی سزا مل جائے ● (قیامت کے دن ان سے کہیں گے) اے

الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ يَقُصُّوۡنَ

جن و انس کے گروہ! آیا تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر نہیں آئے تاکہ تمہارے سامنے

عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ وَ يُنۡذِرُوۡنَكُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا ؕ قَالُوۡا

میری آیات پڑھیں اور تمہیں آج کے اس دن کی ملاقات کے بارے میں ڈرائیں تو وہ کہیں گے، ہم

شَهِدۡنَا عَلٰٓى اَنۡفُسِنَا وَ غَرَّتۡهُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا وَ

اپنے خلاف گواہی دے رہے ہیں۔ اور دنیوی زندگی نے انہیں فریب دیا تھا اور (اب) خود ہی

شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾

اپنے خلاف گواہی دے رہے ہیں کہ بے شک وہ کافر تھے ●

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ

یہ (اتمام حجت) اس لئے ہے کہ تمہارا پروردگار ظلم کی بناء پر ایسی آبادیوں کو ہرگز ہلاک نہیں کرتا

اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ

جن کے رہنے والے (حق سے) غافل ہوں ● اور تمام انسانوں کیلئے اس بنیاد پر درجات ہیں جو کچھ

وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَ

انہوں نے انجام دیا اور آپؐ کا پروردگار اس بات سے غافل نہیں ہے جو وہ انجام دیتے ہیں ● اور

رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ

آپؐ کا پروردگار بے نیاز اور رحمت والا ہے، اگر چاہے تو تم سب کو لے جائے اور

يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ

تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنادے، جس طرح تمہیں

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ

ایک دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے ● یقیناً تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا گیا ہے وہ البتہ ضرور

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى

آنے والا ہے اور تم (خدا کو) ناتواں نہیں بنا سکتے ● کہہ دیجئے کہ اے میری قوم تم عمل کر

مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ

سکتے ہو اپنی جگہ اور سیرت پر کرو۔ میں بھی (اپنی سیرت پر) عمل کرتا رہونگا، پس بہت

لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٥﴾

جلد جان لوگے کہ آخرت کا گھر کس کیلئے ہے؟ یقینا ظالم کامیاب نہیں ہونگے ●

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِيْبًا

جو خدا نے کھیتی اور جانور پیدا کئے ہیں (ان بت پرستوں نے) ان میں سے اپنے باطل گمان کے

موضوع آیت ۱۳۰، نبوت

۱۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ ''کل بنی کتنے ہیں؟'' آپؐ نے فرمایا: ''ایک لاکھ چوبیس ہزار'' میں نے عرض کیا: ''ان میں سے رسول کتنے ہیں؟'' فرمایا: تین سو تیرہ۔

(بحار الانوار جلد ۱۱ ص ۳۲)

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۲۔ ''ہم گروہ انبیاء کو حکم دیا گیا کہ ہم لوگوں کی عقلوں کے مطابق بات کریں۔''

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۴۰)

۳۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا: ''انبیاء کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ کچھ تو وہ ہیں جو زنجیر کی جیسی جھنکار سنتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ اب کیا حکم آنے والا ہے۔

۲۔ کچھ وہ ہین جنہیں خواب میں حکم ملتا ہے جیسے حضرت یوسفؑ اور حضرت ابراہیمؑ تھے۔

۳۔ کچھ وہ ہیں جو (فرشتہ) کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

۴۔ کچھ وہ ہیں جن کے دلوں میں بات ڈال دی جاتی ہے۔

۵۔ کچھ وہ ہیں جن کے کانوں میں آواز آتی ہے۔

(تفسیر عیاشی جلد ۲ ص ۱۶۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ انبیاء و مرسلین کے سردار پانچ بزرگوار نبی ہیں اور یہی ''اولوالعزم'' رسول بھی ہیں اور انہیں پر نبوت و رسالت کا دارومدار ہے۔ اور وہ ہیں:

۱۔ حضرت نوحؑ ۲۔ حضرت ابراہیمؑ
۳۔ حضرت موسیٰؑ ۴۔ حضرت عیسیٰؑ
۵۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم۔''

(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا کہ اولوالعزم کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جنہیں روئے زمین کے مشرق سے لے کر مغرب تک اور جنوں اور انسانوں کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۶ ص ۳۵۷)

۵۔ ابتلاء و آزمائش سب سے پہلے انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم کی ہوتی ہے پھر ان لوگوں کی جو ان سے قریب تر ہیں، پھر مناسب سے مناسب تر افراد کی۔

(بحار الانوار جلد ۱۱ ص ۶۹)

فَقَالُوۡا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعۡمِهِمۡ وَ هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا

مطابق ایک حصہ خدا کیلئے (بھی) مقرر کردیا اور اپنے زعم کے مطابق کہا: یہ حصہ خدا کیلئے ہے

كَانَ لِشُرَكَآئِهِمۡ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ

اور یہ حصہ ہمارے شریکوں (بتوں) کیلئے ہے ،پس جو حصہ ان شریکوں (بتوں) کا تھا وہ خدا

فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمۡ ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿١٣٦﴾

تک نہیں پہنچتا تھا لیکن جو خدا کا حصہ تھا وہ شریکوں تک پہنچ جاتا تھا۔ یہ کیسا بُرا فیصلہ کرتے ہیں ●

وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيۡرٍ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ قَتۡلَ

اور اسی طرح (بتوں نے) جو ان کے شریک تھے بہت سے مشرکین کے لئے ان کی اولاد کے قتل

اَوۡلَادِهِمۡ شُرَكَآؤُهُمۡ لِيُرۡدُوۡهُمۡ وَ لِيَلۡبِسُوۡا عَلَيۡهِمۡ

کو مزین کردیا تھا حتی کہ انہیں ہلاکت اور بربادی تک لے گئے اور ان کے دین کو ان کے لیے

دِيۡنَهُمۡ ؕ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوۡهُ فَذَرۡهُمۡ وَ مَا

مشتبہ کردیا۔ اور اگر خدا چاہتا تو وہ ایسا نہ کرسکتے للذا آپؐ بھی انہیں ان کی افتر پردازیوں کی حالت

يَفۡتَرُوۡنَ ﴿١٣٧﴾ وَ قَالُوۡا هٰذِهٖۤ اَنۡعَامٌ وَّ حَرۡثٌ

میں چھوڑ دیں ● اور (مشرکین نے) کہا! یہ حیوانات اور کھیتیاں ممنوع ہیں، انہیں کوئی نہیں

حِجۡرٌ ۖ لَّا يَطۡعَمُهَاۤ اِلَّا مَنۡ نَّشَآءُ بِزَعۡمِهِمۡ وَ اَنۡعَامٌ

کھا سکتا مگر وہ (بت خانہ کے خادمین) جنہیں ہم چاہیں اور وہ چوپائے کہ جن کی پشت

حُرِّمَتۡ ظُهُوۡرُهَا وَ اَنۡعَامٌ لَّا يَذۡكُرُوۡنَ اسۡمَ اللّٰهِ

(پر سواری) حرام اور وہ چوپائے کہ ذبح کرتے وقت ان پر خدا کا نام نہ لیا جائے۔ (ان احکام

عَلَيۡهَا افۡتِرَآءً عَلَيۡهِ ؕ سَيَجۡزِيۡهِمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿١٣٨﴾

کی) خدا کی طرف جھوٹی نسبت دیتے ہیں، اللہ بہت جلد انہیں اس قسم کے جھوٹ کی سزا دے گا ●

وَ قَالُوۡا مَا فِىۡ بُطُوۡنِ هٰذِهِ الۡاَنۡعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوۡرِنَا وَ

اور (مشرکین) کہتے: جو بچہ ان چوپایوں کے شکم میں ہے ہمارے مردوں کے لئے مخصوص ہے اور

٦۔ابو بصیر کہتے ہیں: کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے سوال کیا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسولوں کو لوگوں کی طرف کیوں بھیجا ہے؟'' امامؑ نے فرمایا: ''تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کی خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہنے پائے اور یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمارے پاس کوئی خبردار کرنے والا یا خوشخبری دینے والا نہیں آیا۔ اور اس لئے بھی کہ خدا کی حجت لوگوں پر قائم ہو جائے اور کوئی انکار نہ کرسکے، آیا تو نے خداوند عزوجل کا یہ قول نہیں سنا جس میں داروغہ جہنم کی گفتگو اور جہنمیوں پر انبیاء ومرسلین کی وجہ سے حجت قائم کرنے کی باتیں بطور حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ''الم یاتکم نذیر۔۔۔۔۔۔'' یعنی تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟۔۔۔۔۔۔(ملک/٨)''

(بحار الانوار جلد ١١ص ٤٣٩)

خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔اے لوگو! میرے بعد نہ تو کوئی بنی ہے اور نہ ہی میری سنت کے بعد کوئی سنت ہے۔ لہٰذا جو شخص اس کا دعویٰ کرے گا تو اس کا دعویٰ اور اس کی بدعت جہنم میں ہوں گے اور جو اس کا دعویٰ کرے تو تم اسے قتل کردو۔ (امالی شیخ مفیدؒ ص ٣٣)

٢۔میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا نتیجہ ہوں اور وہی ہوں جس کے آخر میں آنے کی خوشخبری حضرت عیسیٰ نے دی۔ (کنز العمال حدیث ٣١٨٨٩)

٣۔میں اولاد آدم کا سید (سردار) ہوں اور اس میں فخر کی کوئی بات نہیں۔ (بحار الانوار جلد ١٦ص ٣٢٥)

٤۔۔۔۔۔۔۔اگر حضرت ابراہیمؑ خدا کے خلیل ہیں تو میں خدا کا حبیبؑ ہوں۔ (احتجاج طبرسی جلد ١ص ٥٦)

٥۔میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جو خدا کی ذات پر ایمان لایا، اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے ''الست بربکم'' کہہ کر ان سے میثاق لیا اور انہیں ان کے نفسوں پر گواہ ٹھہرایا تو میں نے ہی سب سے پہلے اس کا جواب دیا۔ اس لحاظ سے میں سب سے پہلا بنی ہوں۔ (کافی جلد ٢ص ١٠)

٦۔مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں:

١۔ میرے لئے زمین کو مقام سجدہ (مقام نماز) اور پاکیزہ کرنے والا بنایا گیا۔
٢۔ میرے لئے غنیمت حلال کی گئی۔
٣۔خدائی رعب ودبدبہ سے میری نصرت کی گئی۔
٤۔مجھے جامع کلمات عطا ہوئے۔
٥۔مجھے شفاعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

مُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ

ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر حیوان کا کوئی بچہ مردہ پیدا ہو تو سب اس میں شریک ہیں۔

شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾

اللہ تعالیٰ بہت جلد انہیں اس قسم کی توصیف کی سزا دے گا کہ یقیناً وہ حکمت والا بڑے علم والا ہے ●

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ

یقیناً ان لوگوں نے خسارہ اُٹھایا جنہوں نے اپنی اولاد کو بیوقوفی اور جہالت کی بناپر قتل کیا۔ اور خدا

حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَ

نے ان کے لئے جو روزی مقرر کی تھی انہوں نے خدا پر جھوٹ باندھ کر حرام کر دی، وہ یقیناً

مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ

گمراہ ہوگئے اور ہدایت پانے والے نہیں تھے ● اور وہ وہی ہے جس نے باغات اور بوستانوں

جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ

کو پیدا کیا جو مچانوں کے ساتھ بھی ہیں اور مچانوں کے بغیر بھی ہیں۔ اور کھجور کے درخت، کھیتی

وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ

کہ جن کی مختلف خوراکیں ہیں۔ اور زیتون و انار کو بھی پیدا کیا۔ کچھ تو ان پھلوں میں سے

مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ

ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور کچھ آپس میں نہیں ملتے، جب باغات پھل دینے لگیں تو ان

اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَ لَا

کے پھلوں میں سے کھاؤ، اور فصلات کو کاٹنے کے وقت اور پھلوں کو چننے کے وقت ان کا حق

تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

(عزیزوں کو) ادا کرو اور اسراف نہ کرو کیونکہ خدا اسراف کرنے والوں کو اچھا نہیں سمجھتا ●

وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا

اور چوپاؤں میں سے بعض تو وہ ہیں جو بوجھ اُٹھاتے ہیں اور بعض (جو بوجھ نہیں اٹھاتے) فرش (کی مانند زمین کے نزدیک)

ع ١٦ ٥ ٣

(بحارالانوار جلد ١٦ ص ٣١٣)

٧۔ میں تخلیق میں سب لوگوں سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب انبیاءؑ کے آخر میں ہوں۔

(طبقات ابن سعد جلد ١ ص ١٤٩)

موضوع آیت ١٤١۔ اسراف

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ اسراف کرنے والوں کی چار علامتیں ہیں:

١۔ اندھاپن ٢۔ بھول

٣۔ کھیل کود ٤۔ نسیان

(تحف العقول ص ٢٣)

٢۔ یہ چیز بھی اسراف میں شامل ہے کہ تم جو چیز چاہو اسے کھائے جاؤ۔ (تنبیہ الخواطر ص ٤٥٦)

٣۔ جس طرح اسراف میں کوئی خیر و خوبی نہیں اسی طرح خیر و خوبی میں کوئی اسراف نہیں۔

(بحارالانوار جلد ٧٧ ص ١٦٩)

حضرت علی علیہ السلام:

٤۔ اسراف کرنے والے پر افسوس ہے، وہ اپنے نفس کی اصلاح اور اپنے امور کے سنبھالنے کے لیے کس قدر دوچار ہو ہو چکا ہے۔

(غررالحکم)

٥۔ سب سے براخرچ، اسراف ہے۔

(غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٦۔ اسراف کرنے والے کی تین علامتیں ہیں:

١۔ جو چیز اس کے کام کی نہیں اسے خریدتا ہے۔

٢۔ جو اس کا لباس نہیں اسے پہنتا ہے۔

٣۔ جو چیز اس کی نہیں اسے کھاتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ٧٢ ص ٢٠٦)

٧۔ میانہ روی ایک ایسی چیز ہے جسے خدا پسند کرتا ہے اور اسراف کرنے والے کو خدا دشمن رکھتا ہے، حتیٰ کہ کھجور کھا کر اس کی گٹھلی کو پھینکنا بھی اسراف ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی کے کام آجائے اور پینے سے بچ جانے والے پانی کو پھینک دینا بھی اسراف ہے۔

(بحارالانوار ٧١ ص ٣٤١)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

٨۔ جس شخص کے پاس مال ہے اسے فساد سے بچنا چاہیے، چنانچہ جہاں مال کو خرچ نہیں کرنا وہاں پر خرچ بھی اسراف اور فضول خرچی ہے، کیونکہ اس سے لوگوں میں تو اس کی تعریف ہوتی ہے۔ مگر اللہ کے نزدیک اس کی رسوائی ہوتی ہے۔

(بحارالانوار جلد ٧٨ ص ٣٢٧)

امام حسن عسکری علیہ السلام:

٩۔ سخاوت کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے بڑھ جائے تو اسراف ہو گا۔ (بحار جلد ٧٨ ص ٢٧٧)

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ

ہیں اُس سے کھاؤ جو خدا نے تمہارے لئے روزی مقرر کی ہے۔ اور شیطان کے نقشِ قدم (اور اس کے وسوسوں)

لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝۱۴۲ ثَمٰنِيَةَ اَزۡوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاۡنِ

کی پیروی نہ کرو۔ کیونکہ یقیناوہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے ● (اللہ نے تم پر حلال کیا ہے) آٹھ جوڑوں کو،

اثۡنَيۡنِ وَمِنَ الۡمَعۡزِ اثۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ ءٰٓالذَّكَرَيۡنِ حَرَّمَ

دو تو ہیں بھیڑیں اور دو ہیں بکریاں کہہ دیجئے کہ آیا خدا نے گوسفندوں اور بکریوں میں سے دونوں نر

اَمِ الۡاُنۡثَيَيۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَيۡهِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ؕ

کو حرام کیا ہے یا دنوں مادہ کو یا اس بچے کو جو ان دونوں مادہ کے پیٹ میں ہے؟

نَبِّـئُوۡنِىۡ بِعِلۡمٍ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۱۴۳ وَمِنَ الۡاِبِلِ

اگر تم سچ کہتے ہو تو علم و دانش کی رو سے مجھے باخبر کرو● اور اونٹ سے دو عدد (نر اور مادہ) اور

اثۡنَيۡنِ وَمِنَ الۡبَقَرِ اثۡنَيۡنِ ؕ قُلۡ ءٰٓالذَّكَرَيۡنِ حَرَّمَ

گائے سے دو عدد (نر اور مادہ) کو (تمہارے لئے حلال کیا ہے) کہہ دیجئے! آیا اللہ نے ان

اَمِ الۡاُنۡثَيَيۡنِ اَمَّا اشۡتَمَلَتۡ عَلَيۡهِ اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَيَيۡنِ ؕ

دونوں کے نر جانوروں کو حرام کیا ہے یا مادہ جانوروں کو یا ان کے ان بچوں کو جو دونوں مادہ کے

اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنۡ اَظۡلَمُ

شکم میں ہیں۔ یا تم گواہ تھے کہ خدا نے ان کے گوشت کے حرام ہونے کی تمہیں سفارش کی ہے؟

مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيۡرِ

پس اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جس نے خدا پر جھوٹ باندھا تاکہ لوگوں کو بغیر علم

عِلۡمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝۱۴۴

کے گمراہ کرے؟ یقینا خداوند تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا●

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِىۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ

کہہ دیجئے کہ جو مجھ پر وحی ہوئی ہے اس میں کسی کھانے والے کے لئے جو وہ غذا کھاتا ہے کسی حرام

۱۰۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ : "ایک شخص کی دس (۱۰) قمیصیں ہیں تو کیا یہ اسراف ہے؟" آپؑ نے فرمایا: "نہ! اس سے کپڑے محفوظ رہتے ہیں، اسراف یہ ہوتا ہے کہ میلے کچیلے مقامات پر صاف ستھرے کپڑے پہنے جائیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۹ ص ۳۱۷)

موضوع آیت۔ ۱۴۴ جھوٹ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

۱۔ اس سے بڑھ کر اور کیا خیانت ہوگی کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو وہ تو تمہاری تصدیق کرے اور تم اس سے جھوٹ بولو۔

(تنبیہ الخواطر ص ۹۲)

(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۹۶)

۲۔ جھوٹ سے ہر حالت میں دور رہو کیونکہ وہ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور یہی دونوں جہنم میں ہیں۔

(الترغیب والترھیب جلد ۳ ص ۲۹۲)

۳۔ سب سے بڑی خطاکار، جھوٹ بولنے والی زبان ہے۔ (المحجۃ البیضاء جلد ۵ ص ۲۴۳)

۴۔ جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو اس کے منہ سے اٹھنے والی بدبو سے فرشتے ایک میل کی منزل تک دور تک چلے جاتے ہیں۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۶ ص ۳۵۷)

۵۔ جھوٹ، نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۹۲)

۶۔ کسی انسان کے جھوٹ کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے۔

(کنزالعمال حدیث ۸۲۰۷)

۷۔ انسان اپنے احساس کمتری کی وجہ سے جھوٹ بولتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۸۲۳۱۲)

امام علی علیہ السلام :

۸۔ صدق (سچائی) امانت اور کذب (جھوٹ) خیانت ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۲۶۱)

۹۔ جھوٹ، خداوند عالم کی وضع کردہ گفتگو کو اپنے مقام سے ہٹا دیتا ہے۔ (غررالحکم)

ع ۱۷ ۴ ۴

۱۰۔ جھوٹ بولنا چھوڑ دو تمہیں عزت ملے گی ورنہ گنہگار ہو گے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۱۳۸۰)

۱۱۔ جھوٹ سے بچتے رہو، کیونکہ اس سے اخلاق میں گراوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ برائی کی ایک قسم

يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا

کو نہیں پاتا۔ مگر یہ کہ مردار، یا بہہ جانے والا خون یا خنزیر کا گوشت ہو کہ حتماً وہ نجس ہیں۔ یا

اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ

(پھر) یہ کہ فسق اور نافرمانی کی بنا پر خدا کا نام لئے بغیر ذبح کیا جائے۔ پس جو شخص ان کے کھانے

اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ

کے لئے مضطر اور ناچار ہو بشرطیکہ سرکشی اور ضرورت کی حد سے زیادہ نہ ہو یقیناً آپؐ کا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ

رب بخشنے والا مہربان ہے● اور ہم نے یہودیوں پر ہر ناخن والے جانور کو حرام کر

ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَ مِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

دیا اور گائے اور گوسفند سے ان دونوں کی چربی کو اُن پر حرام کیا مگر وہ چربی کی وہ مقدار جو

شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا

گائے اور گوسفند کی پُشت پر ہو یا انتڑیوں کے ساتھ ہو یا ہڈیوں سے ملی ہوئی ہو۔

اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ٘ وَ اِنَّا

یہ (حرمت) ان کے اس ظلم کی وجہ سے ہے جس کے وہ مرتکب ہوئے ہیں اور

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ

ہم یقیناً سچے ہیں● (اے پیغمبر!) اس پر بھی اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپؐ (ان سے) کہہ دیں

وَّاسِعَةٍ ۚ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

کہ تمہارا پروردگار وسیع رحمت کا مالک ہے اس کا قہر و عذاب مجرم لوگوں سے پلٹایا نہیں جائے گا●

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكْنَا وَ لَاۤ

عنقریب مشرکین کہیں گے: اگر خدا چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا مشرک نہ ہوتے اور نہ ہی

اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

کسی چیز کو حرام کرتے۔ جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی انبیاء ماسلف کو جھٹلایا۔ یہاں

ہے اور پستی کی ایک صورت ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۶۳)

۱۲۔ جھوٹ نہ تو ہنسی مذاق کی صورت میں مناسب ہے اور نہ سنجیدگی کی صورت میں، نہ ہی تم میں سے کوئی اپنی اولاد سے کوئی وعدہ کرے جسے پورا نہ کرے، کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۲۵۹)

امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۳۔ خداوند عزوجل نے تمام برائیوں کے لیے تالے مقرر کیے ہیں جن کی چابی شراب ہے اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۲۳۶)

جہاں پر جھوٹ بولنا جائز ہے

حضرت رسول اکرم ﷺ:

۱۔ جو لوگوں کے درمیان صلح و صفائی کراتا ہے اور کوئی اچھی بات کرتا ہے یا اچھی بات کو آگے بڑھاتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے۔
(الترغیب والترھیب جلد ۳ ص ۴۸۸)

۲۔ خداوند عالم کو صلح و صفائی کے لیے جھوٹ بولنا پسند ہے اور لڑائی جھگڑے کے لیے سچ بولنا ناپسند ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۴۷)

۳۔ جھوٹ بہت قابل مذمت ہے، سوائے دو صورتوں کے، ایک تو ظالم کے شر سے بچنے کے لیے اور دوسرے لوگوں کے درمیان صلح و صفائی کرانے کے لیے۔
(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۳۶۳)

۴۔ ہر جھوٹ کے بارے میں جھوٹے شخص سے ایک دن سوال کیا جائے گا سوائے تین صورتوں میں جھوٹ کے:

۱۔ جب کوئی شخص جنگ کے موقع پر حیلہ سازی کرے۔

۲۔ جب کوئی شخص دو آدمیوں یا فریقوں کے درمیان صلح کرائے اور ایک فریق کی باتوں کو دوسرے فریق سے اسی طرح بیان نہ کرے جو اس نے کہی ہیں اور صرف صلح کی غرض سے ہو۔

۳۔ اپنی عورت کو خوش کرنے کے لیے ایسی بات کہے جسے پوری نہ کرے۔
(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۲۴۲)

نوٹ: علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ: آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ حدیث کا مضمون دونوں مذہبی

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ حَتّٰى ذَاقُوۡا بَاۡسَنَا ؕ قُلۡ هَلۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ

تک کہ ہمارے قہر و عذاب کا ذائقہ چکھا۔ کہہ دیجئے کہ آیا تمہارے پاس کوئی

عِلۡمٍ فَتُخۡرِجُوۡهُ لَنَا ؕ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنۡ

علم ہے جسے ہمارے لئے ظاہر کرو؟ تم تو صرف خیال اور گمان کی پیروی

اَنۡتُمۡ اِلَّا تَخۡرُصُوۡنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلۡ فَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ

کرتے ہو اور بے جا تخمینے لگاتے ہو ● آپؐ کہہ دیجئے کہ صرف خدا ہی کے لئے روشن اور مقصد تک

الۡبَالِغَةُ ۚ فَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلۡ

پہنچانے والی دلیل ہے پس اگر وہ چاہتا تو یقیناً تم سب کو (زبردستی) ہدایت کرتا ● آپؐ کہہ دیجئے

هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ يَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ

کہ اگر تمہارے پاس اس بات کے گواہ ہیں کہ خدا نے حرام کیا ہے تو لے آؤ! پس اگر وہ

هٰذَا ۚ فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ ۚ وَ لَا تَتَّبِعۡ

گواہی دیں تو آپؐ ان کے ساتھ (مل کر) ہرگز گواہی نہ دیں۔ اور ان لوگوں کی

اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ

خواہشات کی پیروی نہ کریں جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور جو لوگ آخرت

بِالۡاٰخِرَةِ وَ هُمۡ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ

پر ایمان نہیں رکھتے اور خدا کا ہمسر اور شریک ٹھہراتے ہیں ● آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ میں

مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـًٔـا وَّ

وہ چیز تمہارے لئے پڑھوں جو تمہارے پروردگار نے تمہارے اوپر حرام کر دی ہے۔ کہ کسی چیز

بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ۚ وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ

کو خدا کا شریک نہ بناؤ، والدین کے ساتھ نیکی کرو، اپنی اولاد کو تنگدستی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔

اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَ اِيَّاهُمۡ ۚ وَ لَا تَقۡرَبُوا

ہم تمہیں بھی روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی اور برائیوں کے نزدیک نہ جاؤ۔ خواہ وہ ظاہری ہوں

ع ۱۸ / ۵

فریقوں کے درمیان متفق علیہ ہے اور ترمذی نے بھی اسے رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: "حضورؐ فرماتے ہیں: جھوٹ تین صورتوں کے علاوہ میں جائز نہیں ہے: ۱۔انسان اپنی بیوی کو راضی رکھنے کے لیے کوئی جھوٹی بات کہے۔ ۲۔جنگ کے موقع پر جھوٹ بولے۔ ۳۔لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرائے۔ (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۲۴۳)

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا

یا پوشیدہ ۔ اور کسی جان کو کہ خدا نے جس کا قتل حرام قرار دیا ہے، قتل نہ کروسوائے

النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ

(قصاص یا دفاع وغیرہ جیسے) حق کے۔ یہی وہ باتیں ہیں جن کا اللہ نے تمہیں

بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ

حکم دیا ہے تاکہ عقل و خرد سے کام لو● بہتر اور مفید تر انداز کے بغیر یتیم کے مال کے نزدیک

الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ

نہ جاؤ۔ جب تک کہ وہ بلوغ اور رشد کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ اور (لین دین میں) پیمانے اور

اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ

وزن کے حق کو عدالت کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی شخص کو اس کی وسعت کے سوا تکلیف نہیں

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَ اِذَا قُلْتُمْ

دیتے اور جب تم کوئی (قضاوت کی یا شہادت کی) بات کروتو عدالت کو پیشِ نظر رکھو۔ خواہ تمہارے

فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ

قریبی رشتہ داروں کے بارے میں ہو۔ اللہ سے کئے ہوئے اپنے وعدے پورے کرو، یہ ایسے

ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾ وَ اَنَّ هٰذَا

امور ہیں جن کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے، شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو● اور یقینا یہ (بتائے ہوئے

صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

دستور) میرا سیدھا راستہ ہیں۔ پس تم اس راستے کی پیروی کرو۔ اور دوسرے راستوں کی

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں راہ خدا سے پراگندہ کردیں گے۔ یہ تمہیں خدا کا حکم ہے شاید کہ تم

تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا

متقی بن جاؤ● اس کے بعد ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی، تاکہ ہم (اپنی نعمت کو) اس شخص پر مکمل

موضوع آیت۔ ۱۵۲
تکلیف (شرعی فریضہ)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

۱۔ میری امت سے خطاء بھول اور مجبور کیے جانے کی وجہ سے انجام شدہ گناہ نہیں لکھے جاتے۔

(کنزالعمال حدیث ۱۰۳۰۶)

۲۔ تین لوگ مرفوع القلم ہیں (ان کے گناہ نہیں لکھے جاتے)

۱۔ دیوانہ کہ جس کی عقل پر دیوانگی ہے جب تک کہ ٹھیک نہ ہو جائے۔

۲۔ سویا ہوا شخص جب تک کہ بیدار نہ ہو جائے۔

۳۔ بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

(کنزالعمال حدیث ۱۰۳۰۹)

۳۔ میری امت سے نو قسم کے گناہ نہیں لکھے جاتے :

۱۔ خطا ۲۔ نسیان ۳۔ جس گناہ پر مجبور کیا جائے ۴۔ جسے وہ نہیں جانتے۔ ۵۔ جس کی وہ قدرت نہیں رکھتے۔ ۶۔ جن کی طرف ناچار ہوتے ہیں۔

۷۔ حسد ۸۔ بدشگونی ۹۔ مخلوق کے بارے میں وسواس جب تک کہ منہ سے نہ نکالے۔

(بحارالانوار جلد ۵ ص ۳۰۳)

حضرت علی علیہ السلام :

۴۔ خداوند عالم نے بندوں کو خود مختار بنا کر مامور کیا ہے اور (عذاب سے) ڈراتے ہوئے نہی کی ہے‘ اس نے سہل و آسان تکلیف دی ہے اور دشواریوں سے بچائے رکھا ہے۔ وہ تھوڑے کیے پر زیادہ اجر دیتا ہے‘ اس کی نافرمانی اس لیے نہیں ہوتی کہ وہ دب گیا ہے اور نہ اس کی اطاعت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس نے مجبور کر رکھا ہے‘ اس نے پیغمبروں کو بطور تفریح نہیں بھیجا اور بندوں کے لیے کتابیں بے فائدہ نہیں اتاری ہیں۔ اور نہ زمین و آسمان اور جو کچھ کہ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کو بیکار پیدا کیا ہے۔ یہ تو ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے کفر اختیار کیا آتشِ جہنم کے عذاب سے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۷۸)

عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ
کریں جو نیکوکار ہے اور (یہ کتاب) بنی اسرائیل کے تمام ضروری مسائل کو تفصیل کے ساتھ بیان کرے اور

هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ
لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا وسیلہ ہو۔ شاید لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات پر ایمان لے آئیں ● اور

هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا
یہ کتاب (قرآن مجید) جسے ہم نے نازل کیا ہے برکت سے بھرپور ہے۔ للذا تم اس کی پیروی کرو اور

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ
تقویٰ اختیار کرو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے ● (اسے ہم نے اس لئے نازل کیا ہے) تاکہ تم یہ نہ کہو کہ (آسمانی)

عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ
کتاب تو بس دو ہی گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر نازل ہوئی ہے جو ہم سے پہلے تھے اور ہم ان

لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ
علوم سے بے خبر تھے ● یا یہ کہو کہ: اگر آسمانی کتاب ہم پر نازل ہوتی تو ہم بھی یقیناً ان

لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ
(یہود و نصاریٰ) سے زیادہ اور بہتر ہدایت پا جاتے۔ (اس عذاب سے بچنے کے لیے) بے شک تمہارے

رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
پروردگار کی طرف سے روشن دلیل، ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔ پس اس شخص سے بڑھ کر اور

كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِي
کون ظالم ہوگا جو آیات الٰہی کی تکذیب کرتا ہے اور اس سے منہ پھیر لیتا ہے؟۔ ہم بہت جلد

الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا
ان لوگوں کو جو ہماری آیات سے روگردانی کرتے ہیں اس روگردانی کی وجہ سے سخت

كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ
عذاب کے ساتھ سزا دیں گے ● کیا (ان تمام آیات و معجزات کے باوجود پھر بھی) اس بات کے منتظر

ع ۱۹ ۲

الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَوۡ یَاۡتِیَ رَبُّکَ اَوۡ یَاۡتِیَ بَعۡضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ ؕ

ہیں کہ فرشتے ان کے پاس آئیں یا خود آپؐ کا پروردگار ان کے پاس آئے یا آپؐ کے رب کی بعض

یَوۡمَ یَاۡتِیۡ بَعۡضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنۡفَعُ نَفۡسًا اِیۡمَانُہَا

آیات آئیں؟ جس دن آپؐ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہیں

لَمۡ تَکُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ کَسَبَتۡ فِیۡۤ

لایا تھا، یا اپنے ایمان کی مدت کے دوران کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اس کا ایمان اس کے کسی کام نہیں

اِیۡمَانِہَا خَیۡرًا ؕ قُلِ انۡتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

آئے گا۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ (قہر خداوندی کے) منتظر رہو ہم بھی انتظار میں ہیں●

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑوں میں بانٹ دیا اور گروہ گروہ بن گئے (تو اے پیغمبر!) آپؐ کا ان سے

مِنۡہُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُہُمۡ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمۡ

کوئی تعلق نہیں۔ ان کی سزا، انجام اور معاملہ صرف خدا کے سپرد ہے۔ پھر وہ انہیں ان کے

بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشۡرُ

کرتوتوں اور کارناموں سے آگاہ کرے گا● جو شخص بھی کوئی نیکی لے آئے گا تو اس کی جزا اس کا

اَمۡثَالِہَا ۚ وَ مَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا

دس گنا ہیں۔ اور جو برائی لے آئے گا۔ اسے اسی مقدار کے علاوہ سزا نہیں

مِثۡلَہَا وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلۡ اِنَّنِیۡ ہَدٰىنِیۡ رَبِّیۡۤ اِلٰی

ملے گی اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا● آپؐ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے مجھے

صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۚ۬ دِیۡنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبۡرٰہِیۡمَ حَنِیۡفًا ۚ وَ

راہ راست کی ہدایت کر دی ہے۔ اس ابراہیمؑ کے پختہ آئین کی جو حق کی راہ پر گامزن تھے اور

مَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ

مشرکین میں سے نہیں تھے● کہہ دیجئے کہ یقیناً میری نماز میری عبادت،

وَ مَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْكَ

میری زندگی اور میری موت اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ● اس کا کوئی

لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾

شریک نہیں ہے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ●

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَ لَا

کہہ دیجئے کہ آیا میں خدا کے علاوہ کوئی اور رب تلاش کروں؟ حالانکہ وہ تمام چیزوں کا رب ہے اور

تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

کوئی شخص جو بھی برا کام بھی کرتا ہے اس کا گناہ اسی کے ذمہ ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی کا بوجھ نہیں

وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ

اٹھاتا۔ پھر تمہاری بازگشت تمہارے رب کی طرف ہے پس وہ تمہیں اس چیز سے آگاہ کرے گا

بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ

جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے ● اور وہ وہی خدا ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین

جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ

پر ایک دوسرے کا جانشین قرار دیا۔ اور تم میں سے بعض کے درجات کو دوسرے

بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ

بعض پر برتری دی تاکہ تمہیں اس چیز میں آزمائے جو تمہیں عطا کی ہے، یقیناً

رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ٘ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۵﴾

تمہارا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے ●

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَکِّیَّۃٌ اٰیَاتُهَا ۲۰۶

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

الٓمّٓصٓ ۚ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ

الف۔ لام۔ میم۔ صاد ● (یہ) وہ کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی، پس اس سے آپ

فضائل سورہ اعراف

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص سورہ اعراف کو ہر مہینہ پڑھے گا تو بروز قیامت ایسے لوگوں میں ہوگا جس پر نہ تو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے اور اگر اس کی تلاوت ہر جمعہ کے دن کرے گا وہ ایسے لوگوں میں سے ہوگا جن کا قیامت کے دن حساب نہیں ہوگا۔
(ثواب الاعمال)

موضوع آیت۔ ۱۶۵ سزا اور عذاب

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے لیے ثواب اور نافرمانی پر سزا اس لیے رکھی ہے کہ اپنے بندوں کو عذاب سے دور رکھے اور جنت کی طرف گھیر کر لے جائے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۳۶۸)

۲۔ خداوند عالم کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا:
"نہ غضب (کے شرارے) رحمت (کے فیضان) سے اسے روکتے ہیں اور نہ لطف و کرم اسے تنبیہ و عقاب سے غافل کرتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۹۵)

۳۔ بے شک بدی سے بدتر کوئی شئے نہیں سوائے اس کے عذاب کے، اور کوئی اچھائی سے اچھی چیز نہیں سوائے اس کے ثواب کے۔ (نہج البلاغہ ۱۱۴)

۴۔ معاف نہ کرنا بہت برا عیب ہے اور انتقام لینے میں جلدی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۵۔ گناہ کی سزا دینے میں جلدی نہ کرو، ان دونوں کے درمیان عذر خواہی کا راستہ کھلا رہنے دو۔ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۶۔ خداوند عالم دلوں اور جسموں کو سزا دیتا ہے۔ معیشت میں تنگی اور عبادت میں سستی بھی سزا ہے لیکن سنگ دلی سے بڑھ کر بندے کو اور کوئی سزا نہیں ملتی۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۷۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ خداوند عالم کی طرف سے دو طرح کی سزائیں ملتی ہیں: ایک تو روحانی سزا ہے اور ایک بعض لوگوں کا بعض پر مسلط ہونا، جو روحانی سزا ہے وہ ہے بیماری اور غربت اور جو مسلط ہونے کی سزا ہے وہ ہے خدا کی ناراضی اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "و کذلك نولی بعض الظالمین بعضا بما کانوا یکسبون" اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض پر مسلط کر دیں گے تاکہ انہیں ان کے کیے کی سزا مل جائے۔
(انعام/۱۲۹) یہ بھی عذاب ہے اور جو روح کا گناہ ہوتا ہے اس کی سزا بیماری اور غربت ہے اور جو مسلط ہونے کی سزا ہے تو وہ مومن کے لیے اس دنیا میں سزا اور عذاب ہے، لیکن کافر کے لیے دنیا میں سزا ہے اور آخرت میں بہت برا عذاب ہے۔

ع ۲۰ / ۱۱ / ۷

صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى

کے سینے میں تنگی (اور شک و شبہ) نہیں ہونا چاہیے تاکہ اس (کتاب) کے ذریعہ آپؐ خبردار

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کریں اور مومنین کے لئے نصیحت ہو • جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا

وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

ہے۔ اس کی پیروی کرو۔ اور اس کے علاوہ اور سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔ تم کیا ہی کم نصیحت

تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ وَ كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

حاصل کرتے ہو • اور کتنی ایسی آبادیاں ہیں کہ ہم نے وہاں کے رہنے والوں کو نیست و نابود

فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤

کردیا۔ پس ہمارا عذاب رات کو یا دِن کو جب وہ آرام کر رہے ہوتے تھے ان کے پاس پہنچ جاتا۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا

پس جب ہمارا عذاب ان کے پاس آجاتا تو وہ اس کے سوا اور کچھ نہ کہتے کہ

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ

"ہم خود ظالم تھے" • پس ہم یقیناً ان لوگوں سے بازپرس کریں گے جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے۔

لَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ

اور خود پیغمبروں سے (بھی) جواب طلبی کریں گے • پس ہم یقیناً علم کی بناء پر ان لوگوں کو (وہ) سب

بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝٧ وَ الْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۨ

کچھ بتا دیں گے اور ہم (لوگوں سے) غائب اور بے خبر نہیں تھے • اور اس (قیامت کے) دِن

الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

(اعمال کا) وزن (کیا جانا) حق ہے، پس جس شخص (کے اعمال کا) وزن بھاری ہوگا تو وہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

ہی کامیاب ہوں گے۔ اور جس شخص کے (اعمال کا) وزن ہلکا ہوگا تو یہی وہ لوگ ہوں گے

(تحف العقول ص۲۶۱)

موضوع آیت ۷۔ داستانیں اور حکایتیں:

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ قرآن کا علم حاصل کرو کہ وہ بہترین کلام ہے، اس میں غور و فکر کرو کہ یہ دلوں کی بہار ہے، اس کے نور سے شفا حاصل کرو کہ یہ (سینوں کے اندر چھپی ہوئی بیماریوں کے لئے) شفا ہے، خوبی کے ساتھ اس کی تلاوت کرو کہ اس کے واقعات (داستانیں) سب واقعات (داستانوں) سے زیادہ فائدہ مند ہیں۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۰)

۲۔ تم گزشتہ زمانے کے اہل ایمان کے واقعات وحالات میں غور و فکر کرو کہ (صبر آزما) ابتلاؤں اور (جانکاہ) مصیبتوں میں ان کی کیا حالت تھی؟۔۔۔۔۔۔ غور کرو کہ جب ان کی جمعیتیں یک جا اور خیالات یکسو تھے۔۔۔۔۔۔ اور تصویر کا یہ رخ بھی دیکھو! کہ جب ان میں پھوٹ پڑ گئی، یکجہتی درہم برہم ہو گئی، ان کی باتوں اور دلوں میں اختلافات کے شاخسانے پھوٹ نکلے اور وہ مختلف ٹولیوں میں بٹ گئے۔ اور الگ جتھے بن کر ایک دوسرے سے لڑنے بھڑنے لگے، تو ان کی نوبت یہ ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے عزت و بزرگی کا پیراہن اتار لیا اور نعمتوں کی آسائشیں ان سے چھین لیں اور تمہارے درمیان ان کے واقعات کی حکایتیں عبرت بن کر رہ گئیں۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾

جو ہماری آیات پر ظلم کرنے کی وجہ سے خود کو نقصان پہنچا چکے ہوں گے●

وَ لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

اور ہم نے یقیناً تمہیں زمین پر قدرت عطا کی اور تمہارے لئے اس میں (مختلف قسم کے) وسائل

مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ

زندگی فراہم کئے۔ (لیکن تم) بہت ہی کم شکر بجالاتے ہو● اور ہم نے یقیناً تمہیں پیدا کیا، پھر

ع ۸

ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ

تمہاری صورت بندی اور چہرہ نگاری کی، پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ "آدم کو سجدہ کرو"

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾

پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہیں تھا●

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا

(اللہ نے ابلیس سے) فرمایا جب میں نے تجھے (سجدے کا) حکم دیا تھا تو تجھے کس چیز نے سجدہ

خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ

کرنے سے باز رکھا؟ اس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے

طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ

مٹی سے خلق کیا ہے۔ (اللہ نے شیطان سے) فرمایا: یہاں سے اتر جا! تجھے حق نہیں کہ یہاں

فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ

رہ کر تکبر کرے، پس نکل جا! تیرا شمار ذلیلوں میں ہے● (شیطان نے عذر خواہی کے بجائے) کہا: مجھے

اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ

اس دن تک مہلت دے جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا: یقیناً تو

الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ

مہلت یافتہ افراد میں سے ہے● (شیطان نے) کہا: چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے لہٰذا میں بھی یقیناً

صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

(فریب دینے کے لئے) تیرے سیدھے راستے پر (گھات لگا کر) بیٹھا رہوں گا● پھر ان کے آگے سے

وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَ لَا

یا پیچھے سے، دائیں سے اور بائیں سے ان تک آ پہنچوں گا اور توان

تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا

میں سے بہتیروں کو شکر گزار نہیں پائے گا● (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: تو ذلیل وخوار ہو کر نکل جا،

مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ

میں قسم کھا کر کہتاہوں ان بندوں میں سے جو شخص تیری پیروی کرے گا

جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ وَ يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

تو میں یقیناتم سب سے جہنم کو بھر دوں گا● اور اے آدم! تم اور تمہاری زوجہ (بہشت جیسے)

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا

باغ میں جا ٹھہرو! اور جو چیز جہاں ہے اور (جو کچھ) جہاں سے چاہو کھاؤ (لیکن) اس درخت

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ

کے نزدیک نہ جانا کہ (اپنے اوپر) ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے● پس شیطان نے ان

لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ

دونوں (آدم اور ان کی بیوی) کو وسوسہ میں ڈال دیا تاکہ ان (کے لیے ان کے چھپائے

سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

جانے کے مقامات) کی برائی کو ظاہر کرے اور کہا: تمہارے پروردگار نے تمہیں اس درخت سے

اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾

کھانے سے نہیں روکا مبادا کہیں دونوں فرشتے بن جاؤ یا حیات ابدی حاصل کر لو●

وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾

اور (شیطان نے)ان دونوں کے لیے قسم کھائی کہ یقین جانو میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں●

موضوع آیت ٢٠۔ وسوسے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف فرمایا ہے جب تک کہ وہ منہ سے کوئی بات نہ نکالیں یا عمل نہ کریں۔
(تنبیہ الخواطر ص٣٦٠)

٢۔ہر دل میں وسواس پیدا ہوتا ہے پس جب کوئی وسواس دل کے پردوں کو چاک کردیتا ہے تو زبان اسے منہ پر لے آتی ہے اور بندہ اسے اپنا لیتا ہے۔اگر دل کے پردوں کو چاک نہیں کرتا تو وہ زبان کی نوک پر نہیں آتا۔اس لئے ایسے وسواس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ (کنزالعمال حدیث ١٣٦٨)

٣۔جس شخص کے دل میں وسوسے پیدا ہونے لگیں تو تین مرتبہ کہے''آمنت باللہ ورسولہ''اس سے وسواس جاتا رہتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ١٢٤٥)

٤۔محمد بن حمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے''وسوسے''کے بارے میں سوال کیا کہ:''اگر یہ بڑی حد تک دل میں پیدا ہو جائے تو کیا بنے گا؟''حضرتؑ نے فرمایا:اس بارے میں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں البتہ''لاالٰہ الاّ اللہ'' کہہ دیا کرو۔(اصول کافی جلد٢ص٤٣٤)

٥۔محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ:ایک شخص حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آیااور آتے ہی کہا:''یارسول اللہ! میں تو ہلاک ہوگیا!''یہ سن کر آنحضرتؐ نے اس سے کہا:''خبیث (شیطانی وسوسہ) تیرے پاس آیا اور تجھ سے کہا: ''تجھے کس نے پیدا کیا ہے؟''تو تو نے کہا:''اللہ نے''پھر اس نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟''یہ سن کر اس شخص نے کہا:''ہاں!اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے بات اسی طرح ہے'' یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا:''بخدا! یہی تو خالص ایمان ہے''(اصول کافی جلد٢ص٤٢٥)

٦۔کتاب وسائل الشیعہ، باب''نیت اور عبادت میں وسوسہ کرنا جائز نہیں''میں ہے کہ عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کے بارے میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ''وہ ہمیشہ وضواور نماز میں لگا رہتا ہے،اور بڑا ہی عقلمند انسان ہے''حضرت نے فرمایا:''وہ کیسا عقلمند ہے؟وہ تو شیطان کی پیروی کرتا ہے!''میں نے عرض کیا:''وہ کیسے جناب!''فرمایا:''اس سے جاکر پوچھو کہ تمہارے دل میں یہ باتیں کہاں سے آتی رہتی ہیں؟ تو وہ تمہیں بتائے گا کہ یہ شیطانی عمل ہے!''

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا

پس شیطان ان دونوں کو دھوکہ کے ساتھ (گناہ کی گھاٹی سے) گرانے تک گیا، پس جونہی انہوں

سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ

نے (ممنوعہ) درخت سے چکھا شرمگاہیں ان کے لئے نمایاں ہو گئیں۔ اور اپنے آپ کو بہشتی

وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ

(درخت کے) پتوں سے چھپانے لگے۔ اور ان کے رب نے انہیں آواز دی: آیا میں نے تمہیں

اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا

اس درخت سے نہیں روکا تھا۔ اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے؟● (آدم و حوا نے)

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا

کہا خداوندا! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو یقیناً

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوں گے ● (اللہ نے) فرمایا: نیچے اترو! تم ایک دوسرے

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى

کے دشمن ہو گے اور ایک (مقررہ) مدت تک تمہارے لئے زمین میں ٹھکانہ اور فائدہ اٹھانے

حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا

کا ذریعہ ہو گا ● فرمایا: اسی زمین ہی میں سے زندگی گزارو گے اسی میں مرو گے اور (قیامت کے دن

تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا

حساب کے لیے) اسی سے نکالے جاؤ گے ● اے اولاد آدم! یقینا ہم نے تمہارے لئے لباس

يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ

اتارا ہے تاکہ تمہاری (عریانی کی) برائی کو بھی چھپائے اور تمہاری زینت بھی ہو۔ لیکن

خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

تقویٰ کا لباس بہتر ہے، یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں●

ع ۲ / ۱۵ / ۹

موضوع آیت ۲۶۔ حسن اور خوبصورتی

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

۱۔ بھلائی ہمیشہ خوبصورت لوگوں سے حاصل کرو، کیونکہ انہی لوگوں کے افعال بھی خوبصورت ہوتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۸۷)

۲۔ حسن وخوبصورتی کی آفت تکبر ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۵۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ تم میں سے جس کسی کے پاس اس کا مسلمان بھائی آئے تو اسے اپنے آپ کو ویسے ہی مزین کر لینا چاہیئے جس طرح کسی اجنبی کے لئے زینت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اجنبی اسے اچھی حالت میں دیکھے۔
(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۲۹۸)

۴۔ انسان کے چہرے کی زیبائی، اس پر خدا کی حسین عنایت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ شرافت کے بغیر حسن کا کوئی فائدہ نہیں۔
(غررالحکم)

۶۔ خوبصورتی مومن کا اخلاق ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ عورت کی خوبصورتی اس کے چہرے میں اور مرد کی خوبصورتی اس کی گفتگو میں ہوتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۲۹۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ اللہ تعالیٰ حسین اور خوبصورت رہنے کو پسند کرتا ہے اور ناک بھوں چڑھانے اور ترشروئی کو ناپسند کرتا ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالی کسی بندے کو کسی نعمت سے نوازتا ہے تو اس پر اس نعمت کے آثار دیکھنے کو بھی دوست رکھتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۱۴۱)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۹۔ چہرے کی زیبائش ظاہری خوبصورتی ہے اور عقل کی زیبائش باطنی حسن وجمال ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۷۷)

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ

اے فرزندانِ آدم! کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں دھوکہ دے جس طرح کہ اس نے

اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ یَنۡزِعُ عَنۡہُمَا لِبَاسَہُمَا

تمہارے (پہلے) ماں باپ کو بہشت سے نکال دیا تھا۔ (جبکہ درخت کے وسوسہ میں) ان سے لباس

لِیُرِیَہُمَا سَوۡاٰتِہِمَا ؕ اِنَّہٗ یَرٰىکُمۡ ہُوَ وَ قَبِیۡلُہٗ

اتروادیا تاکہ ان کی شرمگاہ انہیں دکھائے۔ یقیناً شیطان اور اس کے گروہ تمہیں وہاں سے دیکھ رہے

مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَوۡنَہُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ

ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ رہے ہو۔ یقین جانو کہ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا

اَوۡلِیَآءَ لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً

دوست اور سرپرست بنادیا ہے جو ایمان نہیں لاتے ● اور جب وہ کوئی برا کام کرتے ہیں تو (اس کی

قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَیۡہَاۤ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰہُ اَمَرَنَا بِہَا ؕ قُلۡ اِنَّ

توجیہ میں) کہتے ہیں: ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو اسی حالت میں پایا ہے۔ اور خدا نے ہمیں اس کا

اللّٰہَ لَا یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا

حکم دیا ہے۔ تو آپ کہہ دیجئے خدا قطعاً برائی کا حکم نہیں دیتا۔ تو جس چیز کو نہیں جانتے ہو اس کی

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾ قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَ

نسبت خدا کی طرف دیتے ہو؟ ● کہہ دیجئے کہ میرے رب نے عدل و انصاف کا حکم دیا ہے اور

اَقِیۡمُوۡا وُجُوۡہَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ ادۡعُوۡہُ

(نماز کے وقت) ہر مسجد میں اپنے چہرے اسی کی طرف سیدھے کرلو اور اپنے دین کو خالص بناتے

مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ؕ کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ﴿ؕ۲۹﴾

ہوئے اسے پکارو جس طرح اس نے تمہیں آغاز میں پیدا کیا ہے اسی طرح تم پلٹ جاؤ گے ●

فَرِیۡقًا ہَدٰی وَ فَرِیۡقًا حَقَّ عَلَیۡہِمُ الضَّلٰلَۃُ ؕ اِنَّہُمُ

(اللہ تعالیٰ نے) ایک فریق کو ہدایت فرمائی اور ایک فریق کیلئے گمراہی حق بن گئی۔ کیونکہ انہوں

اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ يَحْسَبُوْنَ

نے خدا کے بجائے شیطانوں کو اپنا سر پرست بنا لیا۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں

اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ

کہ یہی ہدایت یافتہ ہیں ● اے اولاد آدمؑ! ہر مسجد کے نزدیک (نماز کے لیے اپنے لباس اور)

كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا

زینت کو اختیار کیا کرو۔ اور کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو۔ بے شک خدا اسراف کرنے

يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ

والوں کو دوست نہیں رکھتا ● کہہ دیجئے! کہ کس نے اللہ کی اس زینت کو جو اس نے اپنے بندوں

اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ

کے لئے پیدا کی ہے اور دلپسند و پاکیزہ رزق کو اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے؟۔ کہہ دیجئے کہ

قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

یہ (نعمتیں) دنیوی زندگی میں مومنین کے لئے ہیں (اگرچہ کفار بھی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں) حالانکہ

خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ

قیامت کے دن مومنین کیلئے مخصوص ہیں۔ اسی طرح ہم ان آیات کو ان لوگوں کے لئے تفصیل

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا

کے ساتھ بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں ● (اے پیغمبر!) کہہ دیں کہ میرے رب ہی نے ظاہری

ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ

اور باطنی برائیوں اور گناہ اور لوگوں کے حق پر ناجائز تجاوز کرنے اور خدا کے ساتھ کسی ایسی چیز

اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا

کو شریک قرار دینے کو جس کی حقانیت پر کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اور جو کچھ نہیں جانتے اسے خدا

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ

کی طرف نسبت دینے (غرض) سب کو حرام قرار دیا ہے ● اور ہر امت کے لئے ایک مقررہ مدت

ع ۳ / ۱۰

موضوع آیت ۳۱۔ زینت وزیبائش

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب کوئی اس کا مومن بندہ، اپنے (مؤمن) بھائی کی ملاقات کے لئے جانے لگے تو اس کے لئے بن سنور کر اور زینت کر کے جائے۔ (بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۳۰۷)

۲۔ شکم کی پاکیزگی سے بڑھ کر کوئی اور زینت نہیں ہے جو اللہ نے کسی شخص کو عطا کی ہے۔

(تنبیہ الخواطر ص ۴۵۶)

۳۔ پاکدامنی، بلاؤں کی زینت، تواضع حسب کی زینت، فصاحت کلام کی زینت، عدل وانصاف ایمان کی زینت، سکون ووقار عبادت کی زینت اور یادداشت روایت کی زینت ہے۔۔۔۔۔۔

(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۹۱)

۴۔ سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۱۷۳۵۷)

۵۔ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے کسی دوست کو جہنم کی آگ کے حلقہ میں دیکھے تو اسے چاہئے کہ دوست کو سونے کی انگوٹھی پہنادے۔

(کنزالعمال حدیث ۱۷۳۶۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ صاف ستھرا لباس رنج وغم کو دور کرتا ہے اور نماز کے لئے پاکیزگی ہے۔۔۔۔۔۔

(فروع کافی جلد ۶ ص ۴۴۴)

۷۔ زینت، دل کے حسن سے ہے ناکہ خوبصورت لباس سے۔ (غررالحکم)

۸۔ باطن کی زینت، ظاہر کی زینت سے زیادہ زیبا ہے۔ (غررالحکم)

۹۔ تم میں سے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی آئے تو اسے اپنے آپ کو ویسے ہی مزین کرلینا چاہئے جس طرح کسی اجنبی کے لئے زینت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اجنبی اسے اچھی حالت میں دیکھے۔

(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۲۹۸)

۱۰۔ اس بات سے بچتے رہو کہ لوگوں کے لئے تو بن ٹھن کر ان کے سامنے آؤ اور گناہ کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤ۔ (نہج السعادۃ ص ۴۴۸)

۱۱۔ ہمنشینی کی زینت، قوت برداشت ہے۔ (غررالحکم)

۱۲۔ جہانبانی کی زینت لوگوں پر فضل واحسان ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ سخاوت اور حسن خلق کو اپنائے رکھو کیونکہ یہ دونوں چیزیں انسان کو ایسے زینت بخشتی ہیں جیسے ہار گلے کو زینت بخشتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۹۱)

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّ لَا

ہے، پس جب بھی ان کا مقررہ وقت آن پہنچتا ہے تو پھر نہ تو ایک لحظہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور

يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿٣٤﴾ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ رُسُلٌ

نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں● اے اولاد آدم! جب بھی تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر آئیں جو

مِّنۡكُمۡ يَقُصُّوۡنَ عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصۡلَحَ فَلَا

میری آیات تم پر پڑھتے ہوں (تو ان کی پیروی کرنا) پس جو تقویٰ اختیار کریں اور نیک کام

خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا

انجام دیں تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے● اور جن لوگوں نے

بِاٰيٰتِنَا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا عَنۡهَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ

ہماری آیات کو جھٹلایا اور تکبر برتتے ہوئے ان سے روگردانی کی تو وہ جہنم کے ساتھی ہیں۔

فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

اسی میں ہمیشہ رہیں گے● پس اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے

كَذِبًا اَوۡ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ‌ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمۡ نَصِيۡبُهُمۡ مِّنَ

یا اس کی آیات کو جھٹلاتا ہے؟ وہ (اسی دنیا ہی میں خدا کی طرف سے) کتاب میں اپنا مقرر کردہ حصہ

الۡكِتٰبِ‌ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوۡنَهُمۡ ۙ

پالیں گے۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کی روح قبض

قَالُوۡۤا اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ؕ

کرنے کے لئے آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ کہاں ہیں وہ جنہیں تم معبودِ حقیقی کی بجائے

قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا وَشَهِدُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ اَنَّهُمۡ

پکارا کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے وہ سب ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو کر گم ہوگئے ہیں۔ اور وہ اپنے

كَانُوۡا كٰفِرِيۡنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادۡخُلُوۡا فِىۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ

خلاف گواہی دیں گے کہ کافر تھے● (مرنے کے وقت ان کے اعتراف کے بعد) خداوند عالم فرمائے گا۔ تم

قَبۡلِكُمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ فِى النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتۡ

بھی (جن وانس کے) ان گروہوں میں جہنم میں داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے (یہاں) پہنچ چکے

اُمَّةٌ لَّعَنَتۡ اُخۡتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوۡا فِيۡهَا

ہیں جب بھی کوئی گروہ جہنم میں داخل ہوگا تو اپنے ہم مذہب گروہ پر نفرین اور لعنت کرے گا۔ تو

جَمِيۡعًا ۙ قَالَتۡ اُخۡرٰٮهُمۡ لِاُوۡلٰٮهُمۡ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۤءِ

جب سب گروہ (جہنم میں) اکٹھے ہو جائیں گے تو بعد میں آنے والا، پہلے آنے والے گروہ کے

اَضَلُّوۡنَا فَاٰتِهِمۡ عَذَابًا ضِعۡفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ

بارے میں کہے گا۔ پروردگار! یہی لوگ تھے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا، پس تو انہیں جہنم کا دوہرا

لِكُلٍّ ضِعۡفٌ وَّ لٰـكِنۡ لَّا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَالَتۡ اُوۡلٰٮهُمۡ

عذاب دے، خدا فرمائے گا تم سب کے لئے دوہرا عذاب ہے لیکن تم نہیں جانتے ● اور (عذاب

لِاُخۡرٰٮهُمۡ فَمَا كَانَ لَـكُمۡ عَلَيۡنَا مِنۡ فَضۡلٍ فَذُوۡقُوا

میں) پیشگام (اپنے) پیروکاروں سے کہیں گے۔ "تم ہم سے برتر نہیں تھے۔

الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا

پس تم اپنی کارستانیوں کا عذاب چکھو ● یقینا جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور تکبر کے

بِاٰيٰتِنَا وَ اسۡتَكۡبَرُوۡا عَنۡهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمۡ اَبۡوَابُ

ساتھ ان سے منہ پھیرا تو آسمان (رحمت) کے دروازے ان کے لئے نہیں کھولے جائیں گے۔ اور

السَّمَآءِ وَ لَا يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الۡجَمَلُ فِىۡ سَمِّ

جب تک اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ گذر جائے اس وقت تک وہ بہشت میں نہیں جائیں گے۔ (یہ

الۡخِيَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾

ان کے لئے انہونی بات ہے۔) اور مجرموں کو ہم اسی طرح سزا دیتے ہیں ●

لَهُمۡ مِّنۡ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ غَوَاشٍ ؕ وَ

ان (مجرمین) کے لئے جہنم کے بستر ہوں گے اور ان کے اوپر (آگ کی) اوڑھنیاں ہوں گی اور

موضوع آیت ۳۸۔ کینہ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خندہ پیشانی، کینے کو دور کر دیتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۴۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ کینہ، بدترین عیب ہے۔ (غرر الحکم)
۳۔ کینہ، کمینوں کی عادت ہے۔ (غرر الحکم)
۴۔ کینہ ایک چھپی ہوئی آگ ہے جسے یا تو موت ہی بجھا سکتی ہے یا پھر کامیابی۔ (غرر الحکم)
۵۔ سخت مصائب، کینوں کو ختم کر دیتے ہیں۔
(غرر الحکم)
۶۔ اپنے سینے سے برائی کا قلع قمع کر کے دوسروں کے سینوں سے اس کی جڑیں کاٹ دو۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۴۱۱)
۷۔ فتنوں کا سبب، کینہ ہے۔ (غرر الحکم)
۸۔ جس کا کینہ زیادہ ہو جاتا ہے، اس کا عتاب کم ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)
۹۔ اپنے دلوں کو کینے سے پاک صاف کر دو کیونکہ یہ ایک مہلک بیماری ہے۔ (غرر الحکم)
۱۰۔ عقلمند وہ ہے جو اپنے دل سے کینے کو نکال پھینکتا ہے۔ (غرر الحکم)
۱۱۔ کینہ، حاسدوں کا شیوہ ہے۔ (غرر الحکم)
۱۲۔ جو کینے کو دور پھینک دیتا ہے اس کے دل اور دماغ سکون حاصل کر لیتے ہیں۔ (غرر الحکم)
۱۳۔ کینہ رکھنے والا شخص اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا کئے رکھتا ہے اور رنج و غم کو بڑھاتا رہتا ہے۔
(غرر الحکم)
۱۴۔ کینہ ور شخص کا کوئی بھائی نہیں۔ (غرر الحکم)
۱۵۔ شریف آدمی، کینہ ور نہیں ہوتا۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۶۔ مؤمن صرف اس وقت تک کینہ رکھتا ہے جب تک اسی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہے جب وہاں سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو اس کا کینہ بھی جاتا رہتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۸۹)

۱۷۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام:
عتاب، کینے سے بہتر ہے۔ (بحار جلد ۷۸ ص ۳۶۹)

كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیتے ہیں ● اور جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام انجام دیئے

الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰٓئِكَ

(جس قدر بھی اعمال انجام دیئے ہم قبول کر لیں گے کیونکہ) ہم کسی کو اتنا ہی تکلیف دیتے ہیں جتنا

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ نَزَعْنَا

اس کی توانائی ہوتی ہے۔ یہی لوگ ہی بہشتی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے ● اور ہم ان کے

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

سینوں سے جو بھی کینے ہوں گے نکال دیں گے۔ (تاکہ وہ صدق و صفا اور صمیمیت کے ساتھ باہم زندگی

الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا

گذاریں) ان (کے محلات) کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اور وہ کہیں گے اس خدا کا شکر ہے جس

لِهٰذَا ۙ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰىنَا

نے ہمیں اس (راہ) کی ہدایت کی ہے۔ اور اگر وہ ہمیں ہدایت نہ کرتا ہم (خود بخود) یہاں نہ پہنچ

اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۗ وَ

پاتے، بے شک خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے پیغمبر ہمارے پاس آئے (جنہوں نے ہمیں ہدایت کی)۔

نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ

اور ان (ہدایت یافتہ) افراد سے خطاب ہوگا، یہ وہی بہشت ہے جس کے تم اپنے اعمال کی وجہ سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَ نَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ

وارث ہوئے ہو ● اور بہشتی، دوزخیوں کو پکار کر کہیں گے ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا

اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا

تھا اسے ہم نے حق اور سچ پایا (اور اس تک پہنچ گئے) تو کیا تم نے بھی اپنے رب کے

وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۗ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ

وعدے کو حق پایا؟ تو وہ کہیں گے "ہاں! تو اسی دوران میں ایک موذن ان کے درمیان میں

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ

بلند آواز سے کہے گا: "خدا کی لعنت ہے ظالموں پر" ● جو (لوگوں کو) خدا کی راہ سے ہٹاتے ہیں

سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ

اور (شکوک و شبہات ڈال کر) اس راہ کو ٹیڑھا بنانا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت کے

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ بَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى

منکر بھی ہیں ● اور ان دو (جنتی اور جہنمی گروہوں) کے درمیان حجاب ہے۔ اور اعراف (جنت اور

الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢ بِسِیْمٰهُمْ ۚ

جہنم کے درمیان بلندی) پر (اولیاء اللہ میں سے) کچھ لوگ ہوں گے جو تمام (بہشتیوں اور دوزخیوں) کو

وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۟ قف

ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے اور بہشتیوں کو جو کہ ابھی بہشت میں نہیں پہنچے ہوں گے بلکہ اس

لَمْ یَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا صُرِفَتْ

کے امیدوار ہوں گے صدا دے کر کہیں گے "سلام علیکم" یعنی تم پر سلام ہو ● اور جب ان

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا

(بہشتیوں کی جو ابھی بہشت نہیں گئے ہوں گے) کی نگاہیں جہنمیوں کی طرف پلٹائی جائیں گی تو وہ کہیں

تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ

گے پروردگار!! تو ہمیں ظالموں کے ساتھ قرار نہ دے ● اور اہل اعراف (وہ اولیاء اللہ جو بلند

ع ۵ ۱۲

الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ قَالُوْا

جگہ پر موجود ہوں گے، جہنم والے) لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچان کر آواز دیں گے اور کہیں گے۔

مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

تمہیں نہ تو تمہارے جمع شدہ (سرمائے، مقام و منزلت، شریک زندگی اور اولاد) نے فائدہ پہنچایا اور نہ ہی تکبر برتنے نے ●

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ

آیا یہ بہشتی وہی لوگ ہیں کہ جن کے متعلق تم قسم کھایا کرتے تھے (خدا کی) رحمت ان کے شامل

بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ

حال نہیں ہو گی؟ (اب دیکھو کہ ان سے کہا جارہا ہے کہ) بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ نہ تو تم پر کوئی خوف

وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ

ہے اور نہ ہی غم سے دوچار ہو گے ● اور اہل جہنم بہشتیوں کو پکاریں گے کہ کچھ

الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ

پانی یا جو کچھ تمہیں اللہ نے عطا کیا ہے اس میں سے کچھ ہمارے اوپر بھی ڈالو ۔ تو

اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

(بہشتی) کہیں گے کہ اللہ نے یہ پانی اور نعمتیں کافروں پر حرام کر دی ہیں ●

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ

جن لوگوں نے دنیا میں اپنے دین کو کھیل تماشہ سمجھا اور دنیوی زندگی نے انہیں مغرور

الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ

بنا دیا ہے۔ پس جس طرح وہ اپنے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر چکے ہیں۔ اور ہماری آیات

هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ

کا انکار کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی انہیں فراموشی کے سپرد کر دیں گے ● اور حال یہ ہے

بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ

کہ ہم حقیقت میں ان کے لئے کتاب لے آئے اور اسے علم کی بنیاد پر تفصیل دی تاکہ ایمانداروں

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ

کے لئے ہدایت اور رحمت ہو ● کیا (کفار) کتاب کی تاویل کے علاوہ کسی اور چیز کے منتظر ہیں؟

يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ

جس دن کہ کتاب کی تاویلیں پہنچ جائیں گی تو جو لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) اس دن کو بھلا

قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا

چکے تھے کہیں گے: اس میں شک نہیں کہ ہمارے رب کے رسول ہی ہمارے پاس حق لے

موضوع آیت ۵۱۔ مزاح اور دل لگی

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ میں بھی مزاح کرتا ہوں، لیکن جو بات کہتا ہوں سچ ہوتی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد۶ ص ۳۳۰)

۲۔ مؤمن خوش طبعی اور دل لگی کرنے والا ہوتا ہے اور منافق کھوٹا اور غصے سے بھرا رہتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۵۳)

۳۔ بندہ، ایمان کی واضح حد تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ مزاح اور جھوٹ کو ترک نہ کردے، اور شیخی بگھارنے کو نہ چھوڑدے خواہ وہ حق پر ہی ہو۔ (الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۵۹۴)

۴۔ ایک بڑھیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آنجنابؐ نے اس سے فرمایا: ''جنت میں بوڑھی عورتیں نہیں جائیں گی'' یہ سن کر اس نے رونا شروع کر دیا۔ حضورؐ نے فرمایا: ''تم جب بہشت میں جاؤ گی تو بوڑھی نہیں ہو گی، خداوند عالم فرماتا ہے: ''انّاانشأنٰھن انشاء فجعلنھن ابکارا عربا اترابا'' یعنی ہم نے ان کو نت نیا پیدا کیا ہم نے انہیں کنواری بنا دیا۔''
(تنبیہ الخواطر ص ۹۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ بعض اوقات مزاح، سنجیدگی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۳۱)

۶۔ جو ہمیشہ کے لئے مزاح کی غیر سنجیدہ صورت اختیار کرلیتا ہے تو اس کی سنجیدہ بات کا بھی پتہ نہیں چل سکتا۔ (غرر الحکم)

۷۔ جو زیادہ مزاح کرتا ہے اسے جاہل سمجھا جاتا ہے۔
(غرر الحکم)

۸۔ جو زیادہ مزاح کرتا ہے اس کا وقار جاتا رہتا ہے۔
(غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۹۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند کرتا ہے جو بھرے مجمع میں بیٹھ کر دل لگی کرتا ہے لیکن گالی گلوچ نہیں کرتا۔
(کافی جلد۲ ص ۶۶۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ ''ہر ایک مومن میں دل لگی کی حس ہوتی ہے!آپؑ سے پوچھا گیا: ''دل لگی کیسے ہوتی ہے؟'' فرمایا: ''مزاح ہے۔''
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۶۰)

۱۱۔ زیادہ مزاح نہ کیا کرو کہ لوگ تم پر جری ہو جائیں گے۔ (کافی جلد۲ ص ۶۶۵)

مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ

کرآئے (مگر ہم نے قبول نہ کیا) آیا کوئی شفاعت کرنے والے ہیں جو ہماری شفاعت کریں؟ یا (ممکن

الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ

ہے) کہ ہم دنیا میں واپس پلٹائے جائیں تاکہ ایسے کام کریں جو نہیں کئے تھے؟ یقیناً ان لوگوں نے اپنے آپ کو

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ

خسارہ پہنچایا اور وہ سب کچھ ختم ہو جائے گا جو وہ افتراپردازی کیا کرتے تھے ● درحقیقت تمہارا

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

پروردگار وہ اللہ ہے کہ جس نے چھ دنوں (اور دورانیوں) میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا پھر اقتدار (کی

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ

کرسی اور کائنات کی تدبیر) پر مسلط ہوا۔ وہی تو ہے جو دن کو رات کے ذریعہ چھپا دیتا ہے اور رات بڑی

يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ

تیزی سے دن کا پیچھا کرتی ہے اور سورج، چاند اور ستارے اس کے احکام کے فرمانبردار ہیں۔

مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ

آگاہ رہو کہ تخلیق بھی اسی کا کام ہے اور تدبیر بھی۔ نہایت ہی بابرکت ہے وہ اللہ جو تمام

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ

جہانوں کا پروردگار ہے ● اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور دھیمی آواز میں

خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَ لَا تُفْسِدُوْا

پکارو، یقیناً وہ تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے ● زمین میں اصلاح کے بعد

فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ

فساد نہ پھیلاؤ، اور خدا کو خوف اور امید کے ساتھ پکارو!

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

یقیناً اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے نزدیک ہے ●

ع ٦ ٦ ١٣

موضوع آیت ۵۴۔ ستارے اور علم نجوم

١۔ سید ابن طاؤس کی کتاب ''النجوم'' میں ہے کہ محمد بن یحییٰ خثعمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: ''آیا ستارے برحق ہیں؟'' فرمایا: ''ہاں!'' پھر پوچھا کہ: ''آیا زمین میں کوئی ایسا شخص ہے جو ان کا علم رکھتا ہو؟'' فرمایا: ہاں ہے جو ان کا علم رکھتا ہے!۔''

(بحار الانوار جلد ۵۸ ص ۲۴۹)

٢۔ ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ ایک زندیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کی کہ آپؑ علم نجوم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ امام نے فرمایا: یہ ایک ایسا علم ہے جس کے فائدے کم اور نقصان زیادہ ہیں۔ کیونکہ اس سے نہ تو مقدر کو ٹالا جا سکتا ہے اور نہ ہی خطرے سے بچا جاسکتا ہے اگر کوئی نجومی کسی بلا اور مصیبت کی پیش گوئی کرتا ہے تو اسے قضا سے نہیں بچا سکتا۔ اگر وہ کوئی خوشخبری ہے تو ضروری نہیں کہ خوشی فوراً حاصل ہو، اور اگر بدخبری سناتا ہے تو اسے ٹالا نہیں جاسکتا۔ اور نجومی اپنے علم کے بل بوتے پر خدا سے ٹکرانے پر آجاتا ہے، اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اپنے علم کے ذریعہ خدا کی مخلوق سے اس کی قضا کو ٹال دے گا۔ (بحار الانوار جلد ۵۸ ص ۲۲۳)

٣۔ عبدالملک بن اعین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ: ''میں اس علم (نجوم) سے دوچار ہو چکا ہوں، جب مجھے کوئی ضرورت درپیش ہوتی ہے تو ''طالع'' پر نگاہ ڈالتا ہوں، اگر طالع برا (نحس) ہو تو بیٹھ جاتا ہوں اور کام کے پیچھے نہیں جاتا۔ اور اگر طالع اچھا (نیک) ہو تو اس کام کے لئے چلا جاتا ہوں۔ اس بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں؟'' امامؑ فرماتے ہیں: ''ایسا کرتے ہو؟'' عرض کیا: ''جی ایسا ہی کرتا ہوں!'' امام نے فرمایا: ''اپنی کتابوں کو جلا ڈالو۔''

(وسائل الشیعہ جلد ٨ ص ۲۶۸)

۴۔ نجومی، کاہن (غیب دانی کے مدعی) کی مانند ہے اور کاہن، جادوگر کی مانند ہے اور جادوگر کافر کی مانند ہے اور کافر جہنم میں ہے۔

(بحار الانوار جلد ۵۸ ص ۲۲۶)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۵۔ ''جو شخص ستاروں کا علم حاملین قرآن سے حاصل کرے گا، اس کے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوگا۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''انّ فی اختلاف اللیل والنہار۔۔۔۔۔۔

(بحار الانوار جلد ۵۸ ص ۲۵۴)

وَ هُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ یَدَیْ

اور وہ وہی ہے جو اپنی (باران) رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، حتیٰ کہ جب ہوا سنگین

رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا

(اور پانی سے بھرے) بادلوں کو آسانی کے ساتھ اٹھاتی ہے تو ہم اسے بے جان سرزمین کی طرف روانہ کرتے

سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا

ہیں پس اس ذریعے سے ہم بارش نازل کرتے ہیں، پس اس کے ذریعہ سے ہم ہر قسم کے میوے

بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّكُمْ

(زمین سے) اگاتے اور باہر نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو بھی (زمین سے) نکالیں گے تاکہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ

تم نصیحت حاصل کرو ● پاکیزہ (اور آمادہ) سرزمین کی نباتات اپنے پروردگار کے حکم سے باہر

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا

نکلتی ہے۔ لیکن جو زمین خبیث (شورہ زار) ہوتی ہے وہ تھوڑی سی بے فائدہ چیز کے علاوہ اور کچھ

نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾

باہر نہیں نکالتی، اس طرح ہم اپنی آیات کو شکر گزار لوگوں کے لئے الٹ پھیر کر بیان کرتے ہیں ●

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، تو انہوں نے لوگوں سے کہا: اے میری قوم!

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ

خدا کی عبادت کرو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ یقین جانو کہ میں تم پر بڑے دن کے

یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ

عذاب سے ڈرتا ہوں ● ان کی قوم کے سرداروں نے کہا: اس میں شک نہیں کہ ہم تجھے واضح اور

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ

آشکارا گمراہی میں دیکھ رہے ہیں ● (حضرت نوحؑ نے کہا!) اے میری قوم! مجھ میں کسی قسم کا

ع ۵ / ۱۴

موضوع آیت ۵۸، کمینگی اور کمینے لوگ

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ کمینگی تمام برائیوں کا مجموعہ ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ کمینہ پن دوسری تمام فضیلتوں کی ضد اور تمام رذالتوں کا مجموعہ ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ بداخلاقی بھی ایک طرح کی کمینگی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ پختہ عہد و پیمان کو توڑ ڈالنا کمینوں کی نشانی ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جس کے پاس دنیا کا حرص اور بخل دونوں یکجا ہو جائیں تو وہ کمینگی کے دونوں ستونوں کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ کمینہ جب اپنی اوقات سے زیادہ کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے حالات بھی بگڑ جاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۷۔ کمینہ شخص ننگ و عار کی زرہ پہن کر شریفوں کو ستانے لگ جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ کمینے شخص کو جب کہیں کچھ ملنے لگتا ہے تو کینہ توزی سے کام لیتا ہے اور جب کسی کو دینے پر آتا ہے تو انکار کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ کمینے شخص پر کبھی بھروسہ مت کیا کرو کیونکہ جو اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ اسے چھوڑ دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جب کسی بات سے کمینے کا رتبہ بلند ہو جائے تو لوگوں کی قدر و منزلت اس کی نگاہوں میں کم ہو جاتی ہے اور شریف اس کے بالکل برعکس ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ کمینوں سے مانگنے والے کو محرومیت پر راضی ہونا پڑتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۲۔ کمینے جسم کے پکے ہوتے ہیں اور شریف قول کے پکے ہوتے ہیں۔ (غرر الحکم)

وَّ لٰکِنِّیۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۱﴾

انحراف اور گمراہی نہیں ہے، بلکہ میں عالمین کے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں●

اُبَلِّغُکُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّیۡ وَ اَنۡصَحُ لَکُمۡ وَ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا

میں اپنے پروردگار کے پیغامات تم تک پہنچاتا ہوں، تمہارا خیر خواہ ہوں اور خدا کی طرف سے وہ کچھ

لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۲﴾ اَوَ عَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَکُمۡ ذِکۡرٌ

جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے● کیا تم نے اس بات پر تعجب کیا ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف

مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَلٰی رَجُلٍ مِّنۡکُمۡ لِیُنۡذِرَکُمۡ وَ

سے تم میں سے ایک شخص کے پاس نصیحت آ چکی ہے تاکہ وہ تمہیں خبردار کرے اور تاکہ تم

لِتَتَّقُوۡا وَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۶۳﴾ فَکَذَّبُوۡہُ فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَ

تقویٰ اختیار کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم پر رحم کیا جائے● آخر کار انہوں نے نوحؑ کو جھٹلایا، تو ہم

الَّذِیۡنَ مَعَہٗ فِی الۡفُلۡکِ وَ اَغۡرَقۡنَا الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا

نے انہیں اور جو کشتی میں اس کے ہمراہ تھے نجات بخشی اور جن لوگوں نے ہماری آیات کی

بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا عَمِیۡنَ ﴿۶۴﴾ ع وَ اِلٰی عَادٍ

تکذیب کی انہیں غرق کر دیا کیونکہ وہ (دل کے) اندھے لوگ تھے● اور ہم نے قوم عاد کی

اَخَاہُمۡ ہُوۡدًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ

طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا، انہوں نے کہا، اے میری قوم! خدا کی عبادت کرو جس کے علاوہ

مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الۡمَلَاُ

کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے؟● ان کی قوم کے کافر سرداروں نے (ان

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖۤ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیۡ سَفَاہَۃٍ

کی دعوت کے جواب میں) کہا، ہم تو تجھے یقینی طور پر بیوقوفی اور بے عقلی کی صورت میں دیکھ رہے ہیں اور اس میں

وَّ اِنَّا لَنَظُنُّکَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوۡمِ لَیۡسَ بِیۡ

تو شک ہی نہیں ہم تجھے جھوٹے لوگوں میں سے سمجھتے ہیں● (ہودؑ نے) کہا اے میری قوم! میں بے

سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾

وقوف نہیں ہوں بلکہ میں تو عالمین کے پروردگار کی طرف سے رسول بھیجا گیاہوں ●

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَ

میں اپنے پروردگار کے پیغامات تم تک پہنچاتا رہوں گا اور میں ہی تمہارا امین خیر خواہ ہوں ● آیا تم

عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ

نے اس بات سے تعجب کیا ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک شخص کے

لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ

ذریعہ ہدایت پہنچی ہے؟ تاکہ وہ تمہیں (تمہارے برے انجام اور گمراہی سے) باخبر کرے۔ اور اس

قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ

وقت کو یاد کرو جب خدا نے تمہیں قوم نوح کے بعد ان کا جانشین قرار دیا اور تمہاری خلقت میں

اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

اضافہ فرمایا۔ پس تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کروتا کہ فلاح پا جاؤ ● (قوم عاد نے ہودؑ سے) کہا: کیا تم ہمارے پاس

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ

اس لیے آئے ہو کہ ہم خدائے یگانہ کی پرستش کریں! اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۷۰﴾

انہیں چھوڑ دیں؟ اگر تم سچوں میں سے ہو تو تم نے جو (عذاب الٰہی کا) وعدہ ہم سے کیا تھا وہ لے آؤ! ●

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ

(ہودؑ نے) کہا: تمہارے پروردگار کی طرف سے پلیدی اور غیظ و غضب اور سزا تمہارے لئے حتمی ہو چکی ہے، آیا تم

غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ

میرے ساتھ ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو کہ جنہیں تم نے اور تمہارے آباؤاجداد نے موسوم کیا

اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ

اللہ نے تمہارے معبودوں کی حقانیت کے بارے میں کوئی دلیل و برہان نازل نہیں کی ہے، پس تم

موضوع آیت ۶۸، نصیحت اور خیر خواہی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بروز قیامت اللہ کے نزدیک اس شخص کی قدرومنزلت سب سے زیادہ ہوگی جو روئے زمین پر خلق خدا کی خیر خواہی کے لئے چلتا پھرتا ہے۔
(اصول کافی جلد ۲ ص ۲۵ ۸)

۲۔ خیر خواہی کرنے والے کی چار علامتیں ہیں: ۱۔ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے ۲۔ اپنی طرف سے لوگوں کو حق دیتا ہے ۳۔ دوسروں کے لئے وہی کچھ چاہتا ہے جو اپنے لئے چاہتا ہے ۴۔ کسی ایک پر بھی زیادتی نہیں کرتا۔ (تحف العقول ص ۲۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جو برائیوں کی لذتوں سے آشنا ہو چکا ہو اسے نصیحت کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے؟ (غررالحکم)

۴۔ جو نصیحت کی مخالفت کرتا ہے وہ برباد ہو جاتا ہے۔
(غررالحکم)

۵۔ جو کسی کو نصیحت نہیں کرتا وہ اس کے ساتھ محبت میں خالص نہیں ہوتا۔ (غررالحکم)

۶۔ نصیحت اور خیر خواہی مؤمن کی عادت ثانویہ ہوتی ہے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۴۱۲)

۷۔ بھرے مجمع میں کسی شخص کو نصیحت کرنا اسے جھڑکنے اور رنجیدہ خاطر کرنے کے مترادف ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۴۱۹)

۸۔ خیر خواہی دلی محبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۹۔ بکثرت نصیحت، تہمت تک جا پہنچتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۶۶)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۰۔ جو تجھے نصیحت کر کے رلائے اس کا کہنا مانو اور جو تمہارے ساتھ کھوٹ کر کے تمہیں ہنسائے اس کے پیچھے مت چلو۔۔۔۔۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۰۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔: میرا محبوب ترین بھائی (دوست) وہ ہے جو مجھے میرے عیوب کا تحفہ دے۔'' مجھے میرے عیبوں سے باخبر کرے۔'' (وسائل الشیعہ جلد ۸ ص ۴۱۳)

۱۲۔ مؤمن تین خصلتوں میں سے کسی ایک سے بھی بے نیاز نہیں ہو سکتا: ۱۔ خدا کی توفیق ۲۔ اپنے نفس کی طرف سے پند اور موعظہ اور ۳۔ نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو قبول کرنا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۸)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۳۔ نصیحت اور خیر خواہی شریف لوگوں کا اخلاق ہے۔
(غررالحکم)

موضوع آیت ۷۰۔

←

فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّیۡ مَعَکُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِیۡنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَ

(خدائی قہر کے) منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ اسی کا انتظار کرنے والوں میں ہوں ● پس ہم نے ہود اور

الَّذِیۡنَ مَعَہٗ بِرَحۡمَۃٍ مِّنَّا وَ قَطَعۡنَا دَابِرَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا

ان کے (عملی اور فکری) ساتھیوں کو اپنے لطف و کرم سے نجات دی۔ اور جن لوگوں نے ہماری

بِاٰیٰتِنَا وَ مَا کَانُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۷۲﴾ؑ وَ اِلٰی ثَمُوۡدَ

آیات کو جھٹلایا اور جو لوگ بے ایمان تھے ہم نے ان کی بیخ کنی کر ڈالی ● اور قوم ثمود کی طرف اس

اَخَاہُمۡ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ

کے بھائی صالحؑ کو (ہم نے بھیجا) کہا: اے میری قوم (صرف ایک) خدا کی عبادت کرو کہ جس

مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ

کے بغیر کوئی تمہارا معبود نہیں، یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس

بَیِّنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ؕ ہٰذِہٖ نَاقَۃُ اللّٰہِ لَکُمۡ

معجزہ اور واضح دلیل آ چکی ہے۔ یہ اونٹنی خدا کی جانب سے تمہارے لیے

اٰیَۃً فَذَرُوۡہَا تَاۡکُلۡ فِیۡۤ اَرۡضِ اللّٰہِ وَ لَا

آیت اور نشانی ہے۔ اسے خدا کی سرزمین میں چرنے دو اور اسے کسی قسم

تَمَسُّوۡہَا بِسُوۡٓءٍ فَیَاۡخُذَکُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۷۳﴾ وَ اذۡکُرُوۡۤا

کا نقصان نہ پہنچاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب اپنی گرفت میں لے لے گا ● اور اس وقت کو یاد کرو

اِذۡ جَعَلَکُمۡ خُلَفَآءَ مِنۡۢ بَعۡدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ

جب خدا نے قوم عاد (کی ہلاکت) کے بعد تمہیں (ان کا) جانشین بنایا اور زمین میں تمہیں

تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡ سُہُوۡلِہَا قُصُوۡرًا وَّ تَنۡحِتُوۡنَ الۡجِبَالَ

(مناسب) ٹھکانہ عطا کیا کہ جس کے ہموار حصوں سے تم محلات تیار کر سکتے ہو اور پہاڑوں

بُیُوۡتًا ۚ فَاذۡکُرُوۡۤا اٰلَآءَ اللّٰہِ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ

کو تراش کر مکان بناتے ہو۔ پس تم خدا کے احسانات اور نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد

ع ۹ ۸ ۱۶

عادات وخصائل

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ عادت ایک ثانوی طبیعت ہے۔ (غررالحکم)

۲۔ ہر انسان پر عادت کا تسلط ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۳۔ جو عادتوں کا کہنا مانتا ہے وہ بلندی درجات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ (غررالحکم)

۴۔ جلد غصے میں نہ آجایا کرو، ورنہ وہ عادت بن کر تم پر مسلط ہو جائے گا۔ (غررالحکم)

۵۔ تمہاری زبان تمہیں اسی چیز کی طرف بلاتی ہے جس کی تم نے اسے عادت ڈالی ہوئی ہے اور تمہارا نفس تمہیں ادھر کو لے جانا چاہتا ہے جس سے تم نے اسے مانوس کیا ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ عادتیں چھوڑ کر اپنے نفس پر غلبہ پاؤ اور خواہشات سے جہاد کر کے انہیں اپنے قابو میں لاؤ۔ (غررالحکم)

۷۔ عادت پر غالب آنا، افضل عبادت ہے۔
(غررالحکم)

۸۔ حضرت امیر المؤمنینؑ کے پاس فالودہ لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا گیا، آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: "تیری خوشبو بھی بہت اچھی ہے، رنگ بھی خوبصورت ہے اور ذائقہ بھی بڑا خوشگوار ہے۔ لیکن میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنے نفس کو کسی ایسی چیز کا عادی بناؤں جس کی اسے عادت نہیں۔"
(کنزالعمال حدیث ۳۶۵۴۹)

۹۔ عادتوں کو تبدیل کرو خدا کی اطاعتیں تمہارے لئے آسان ہو جائیں گی۔ (غررالحکم)

۱۰۔ اپنے نفس کو کریمانہ افعال بجالانے اور (ناداروں) کا بوجھ اٹھانے کا عادی بناؤ کہ اس سے تمہیں ذاتی شرافت حاصل ہوگی، تمہاری آخرت سنور جائے گی اور تمہارے مدّاح کثرت کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ (غررالحکم)

۱۱۔ اپنے آپ کو سخاوت کا عادی بناؤ اور اصرار کے ساتھ لوگوں سے مانگنے سے اجتناب کرو اس سے تمہارے سارے حالات سدھر جائیں گے۔
(غررالحکم)

۱۲۔ اپنے آپ کو نیک نیتی اور عمدہ ارادوں کا عادی بناؤ، اپنے تمام مقاصد کو پالوگے۔ (غررالحکم)

۱۳۔ سخت ترین سیاست، عادتوں کا تبدیل کرنا ہے۔ (غررالحکم)

مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ

برپا نہ کرو● حضرت صالحؑ کی قوم کے متکبر سرداروں نے اس قوم کے مستضعف مومنین سے

قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ

کہا: آیا تمہیں معلوم ہے کہ صالح اپنے پروردگار کی طرف سے بھیجا گیا ہے؟

اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ

(مومنین نے) کہا: یقیناً ہم ان تمام چیزوں پر ایمان لا چکے ہیں جن کے ساتھ

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ

انہیں بھیجا گیا ہے● تو مستکبرین نے کہا: ہم ان چیزوں کے کافر

اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ

ہیں جن پر تم ایمان لا چکے ہو● پس ان (متکبرین) نے ناقہ (صالح) کو پے (کر کے قتل) کر دیا

اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرپیچی کی اور کہنے لگے: اے صالحؑ! اگر تم رسولوں میں سے ہو تو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

تم جس (عذاب) کا وعدہ کرتے ہو وہ ہمارے لیے لے آؤ● ناگاہ شدید زلزلے نے انہیں اپنی گرفت

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾

میں لے لیا انہوں نے صبح کی تو ان کی کیفیت یہ تھی کہ اپنے گھروں میں منہ کے بل گرے (مرے) پڑے تھے●

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَ

پس (صالحؑ) نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم! یقینا میں نے تم تک اپنے خدا کا

نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لُوْطًا

پیغام پہنچا دیا اور تمہارے لئے خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو دوست نہیں رکھتے● اور (ہم

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ

نے) لوط کو (لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: آیا تم ایسا برا کام کرتے ہو کہ اس

بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ

سے پہلے اس جیسا کام عالمین میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کیا؟● تم شہوت کے لئے

شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ

عورتوں کے بجائے مردوں کے پاس جاتے ہو! بلکہ تم تو اسراف کرنے

مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ مَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا

والے لوگ ہو● اور حضرت لوطؑ کی قوم کا جواب اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ انہیں اپنی

اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡیَتِکُمۡ ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوۡنَ ﴿۸۲﴾

آبادی سے نکال دو کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو پاکباز بنتے ہیں۔(اور ہمارے ساتھ نہیں ہیں)●

فَاَنۡجَیۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۖ٭ۖ کَانَتۡ مِنَ

پس ہم نے لوطؑ اور ان کے خاندان کو نجات دی سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ (عذاب میں) باقی

الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡهِمۡ مَّطَرًا ؕ فَانۡظُرۡ کَیۡفَ

رہنے والی تھی● اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی، پس دیکھو

کَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِلٰی مَدۡیَنَ اَخَاهُمۡ

کہ گنہگار مجرموں کا انجام کیا ہوا؟۔ اور مدین (والوں) کی طرف (ہم نے) ان کے بھائی شعیب

شُعَیۡبًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ

کو (بھیجا) انہوں نے کہا: اے میری قوم (صرف) ایک خدا کی عبادت کرو جس کے سوا

غَیۡرُهٗ ؕ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ بَیِّنَةٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ فَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ

تمہارے لئے کوئی اور معبود نہیں۔ یقینا تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل

وَ الۡمِیۡزَانَ وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَهُمۡ وَ لَا

اور روشن معجزہ آچکا ہے۔ پس تم (لین دین میں) پیمانہ اور ترازو کو پورا رکھو، اور لوگوں کی اشیاء کو

تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ

کم نہ کرو اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو۔ تمہارے لئے یہ (راہنما اصول)

موضوع آیت ۸۴۔ انجام

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ایک بندہ اہل بہشت جیسے اعمال کرتا ہے لیکن ایک مرتبہ اسے لوگ دیکھتے ہیں وہ جہنمی ہے،اسی طرح ایک آدمی جہنمیوں کے جیسے کام کرتا ہے لیکن اچانک اسے لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ بہشتی ہے،لہٰذا اعمال کا دارومدار ان کے خاتمے پر ہے،کہ ان کا خاتمہ کس طرح ہوتا ہے۔(کنزالعمال حدیث۹۵۰)

۲۔معاملات کا دارومدار ان کے مکمل ہونے پر اور اعمال کا دارومدار ان کے خاتمہ پر ہوتا ہے۔
(بحارالانوار جلد۷۷ ص۱۶۵)

۳۔مومن ہمیشہ اپنے برے انجام سے ڈرتا رہتا ہے وہ یہ بات یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ خدا کی رضا اور خوشنودی تک پہنچ چکا ہے یا نہیں؟جب تک اس کی روح قبض نہیں ہو جاتی اور ملک الموت کو نہیں دیکھ لیتا۔(بحارالانوار جلد۱۷ ص۳۶۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔دنیا ساری کی ساری جہالت کا مجموعہ ہے سوائے علم کے مقامات کے۔اور علم سارے کا سارا حجت ہے سوائے اس کے جس پر عمل کیا گیا ہے۔اور عمل سارے (کا) سارا ریا ہے سوائے اس کے جسے خلوص نیت سے انجام دیا گیا،اور یہ اخلاص بھی سارے کا سارا خطرات سے بھرپور ہے جب تک کہ بندہ اپنے آخری انجام کو نہ دیکھ لے۔(بحارالانوار جلد۷۰ ص۲۴۲)

ع ۱۰ ۱۲ ۱۷

جو اعمال، انجام بخیر ہونے کا موجب ہوتے ہیں

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں اللہ برے انجام سے محفوظ رکھے تو اس بات کو پلے باندھ لو کہ تمہیں جو اچھائی اور بھلائی حاصل ہوتی ہے وہ خدا کے فضل اور توفیق سے ملتی ہے،اور جو برائی درپیش آتی تو یہ سمجھو کہ خدا نے تمہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے اور تمہیں مہلت دی ہوئی ہے اور اپنے حلم و بردباری سے کام لیا ہوا ہے۔(بحارالانوار جلد۷۰ ص۳۹۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔جو شخص عقلمندی سے کام لیتا ہے تو انشاء اللہ خداوند عالم اس کا خاتمہ جنت پر کردے گا۔
(بحارالانوار جلد۱ ص۹۱)

۳۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک آدمی کی طرف تحریر فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے اعمال کا خاتمہ خیر پر ہو اور تم اس دنیا سے ایسی حالت میں رخصت ہو کہ تمہارے اعمال فضیلت سے لبریز ہوں تو، تمہیں چاہئے کہ حق اللہ کی عظمت کو سمجھو

لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقۡعُدُوۡا بِكُلِّ صِرَاطٍ

بہتر ہیں اگر تم ایمان رکھتے ہو● اور ہر راہ پر مومنوں کوڈرانے کے لئے اور

تُوۡعِدُوۡنَ وَتَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَ

(انہیں) خدا کے راستے سے روکنے کے لئے مت بیٹھو اوراس راہ کو ٹیڑھی

تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ كُنۡتُمۡ قَلِيۡلًا فَكَثَّرَكُمۡ

صورت میں ظاہر نہ کرو۔ اور اس زمانے کو یاد کرو جب تم تعداد میں تھوڑے تھے پس خدا

وَانْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنۡ كَانَ

نے تمہیں زیادہ کر دیا، اور دیکھو کہ فساد برپا کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟● اور اگر تم میں سے

طَآئِفَةٌ مِّنۡكُمۡ اٰمَنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَ

ایک گروہ اس چیز پر ایمان لے آیا ہے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور ایک گروہ ایمان نہیں

طَآئِفَةٌ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰى يَحۡكُمَ

لایا تھا۔ تو پھر (بھی جلدی نہ کرو کہ خدا کے لطف اور غضب کا کیا ہوا؟) صبر کرو تاکہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ بَيۡنَنَا ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸۷﴾

ہمارے درمیان فیصلہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے●

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَنُخۡرِجَنَّكَ

شعیب کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا: اے شعیب! ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ

يٰشُعَيۡبُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَكَ مِنۡ قَرۡيَتِنَاۤ اَوۡ

ایمان لانےوالوں کو اپنی آبادی سے حتماً باہر نکال دیں گے یا پھر تم ہمارے دین کی

لَتَعُوۡدُنَّ فِىۡ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوۡ كُنَّا كٰرِهِيۡنَ ﴿۸۸﴾

طرف واپس آ جاؤ۔(شعیبؑ نے)فرمایاخواہ ہم اس کو نہ بھی چاہیں؟●

قَدِ افۡتَرَيۡنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنۡ عُدۡنَا فِىۡ

(حضرت شعیب نے مخالفین سے کہا:) جب اللہ نے ہمیں تمہارے دین سے نجات دی ہے ہم

یعنی اس کی عطا کردہ نعمتوں کو اس کی نافرمانی میں خرچ نہ کرو، اس کی بخشش اور درگزر سے دھوکہ نہ کھاؤ اور جس شخص کو ہماراذکر کرتے ہوئے دیکھو یا ہماری مودت کا دعویٰ کرتے ہوئے پاؤ تو اس کی عزت واحترام کرو۔۔۔۔۔۔

(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۵۱)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۴۔ تمہارے اعمال کا خاتمہ اس بات پر ہونا چاہئے کہ تم اپنے (مؤمن) بھائیوں کی حاجت کو پورا کرو، جتنا کرسکتے ہو ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرو ورنہ تمہارے اعمال قبول نہیں ہوں گے۔ اپنے بھائیوں پر مہربانی کرو اور ان پر رحم کرو، ہم سے آن ملو گے۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۷۹)

مِلَّتِكُمۡ بَعۡدَ اِذۡ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنۡهَا ؕ وَ مَا يَكُوۡنُ

دوبارہ اس میں لوٹ جائیں تو یقینا ہم خدا پر جھوٹ باندھیں گے، یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ

لَنَاۤ اَنۡ نَّعُوۡدَ فِيۡهَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ

تمہارے دین کی طرف پلٹ جائیں۔ مگر یہ کہ خدا چاہے جو ہمارا پروردگار ہے۔ (اور خدا بھی

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ؕ

ہرگز نہیں چاہے گا)۔ ہمارا پروردگار ہر چیز کا علمی احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہم خدا پر توکل کر چکے ہیں۔

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ

پروردگارا! تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان برحق فیصلہ کر اور راستہ کھول دے، کیونکہ تو

اَنۡتَ خَيۡرُ الۡفٰتِحِيۡنَ ﴿۸۹﴾ وَ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ

بہترین، فیصلہ کرنے والا اور راستہ کھولنے والا ہے ● قوم شعیب کے کافر سرداروں نے کہا:

كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعۡتُمۡ شُعَيۡبًا اِنَّكُمۡ اِذًا

اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو یقینا تم خسارہ اٹھانے والوں

لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا

میں سے ہو گے ● پس انہیں زبردست زلزلے نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تو جب انہوں نے صبح کی تو

فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ۛۚ ﴿۹۱﴾ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا

اپنے گھروں میں اپنے زانوؤں میں منہ مارے (مُردہ) پڑے ہوئے تھے ● جن لوگوں نے شعیب

كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا ۛۚ اَلَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا

کو جھٹلایا (وہ اس طرح ہلاک ہوئے) گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ ہوں جن لوگوں نے شعیب

كَانُوۡا هُمُ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَ قَالَ يٰقَوۡمِ

کی تکذیب کی وہی تو نقصان اور خسارہ اٹھانے والے تھے ● پس شعیبؑ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ اور

لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَ نَصَحۡتُ لَكُمۡ ۚ

کہا: اے میری قوم! میں نے اپنے پروردگار کا پیغام تم لوگوں تک پہنچا دیا اور تمہارے لئے

فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ

خیر خواہی بھی کی تو پھر کیوں اور کس لئے کافر لوگوں (کے انجام) پر افسوس کروں؟● اور ہم نے

قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ

کسی آبادی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے لوگوں کو مصیبتوں اور بلاؤں میں گرفتار کیا تاکہ

لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ

وہ تضرع وزاری (اور توبہ) سے کام لیں● پھر ہم نے بدی (سختی اور غم) کے بجائے نیکی (خوشی)

السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّ قَالُوْا قَدْ مَسَّ

کو مقرر کر دیا، حتیٰ کہ ان میں اضافہ ہو گیا اور کہنے لگے ہمارے آباؤاجداد کو (بھی طبعی طور پر) تو

اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَ السَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

رنج و غم اور خوشی نصیب ہوئی تھی تو ہم نے انہیں ناگہانی طور پر (اپنے غضب میں) گرفتار کر لیا

وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى

اور انہیں اس بات کا شعور تک نہیں تھا● اگر آبادیوں اور شہروں میں رہنے والے لوگ ایمان لے

اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ

آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم بھی یقیناً ان کے لئے آسمان اور زمین کی برکتوں (کے دروازے)

السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا

کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کے کرتوتوں کی وجہ سے انہیں (اپنے

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ

قہر و غضب میں) گرفتار کر لیا● آیا آبادی کے رہنے والے اس بات سے خود کو امان میں دیکھتے ہیں کہ ان

يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿٩٧﴾ اَوَ اَمِنَ

کے پاس ہمارا عذاب شام کے وقت آجائے جب وہ سوئے ہوئے ہوں؟● یا آبادی کے رہنے والے اس

اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ

بات مطمئن ہو چکے ہیں کہ ان کے پاس ہمارا قہر و عذاب دن کے وقت اس حالت میں پہنچے کہ وہ

موضوع آیت ٩٦۔ برکت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ برکت کے دس اجزا ہیں جن میں سے نو تجارت میں ہیں اور باقی ایک دوسری چیزوں میں۔
(بحار الانوار جلد ١٠٣ ص ٩)

٢۔ تین چیزوں میں برکت ہے تجارت میں تاریخ مقرر کرنا__ ایک دوسروے کو قرض دینا__ گندم کے ساتھ جَو ملانا گھر کے استعمال کے لئے نا کہ فروخت کے لئے۔ (کنزالعمال حدیث ٩٤٣٦)

٣۔ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس گھر پہنچ جائیں اسے ویران کر دیتی ہیں اور وہ برکتوں سے آباد نہیں ہو پاتا ١۔ خیانت ٢۔ چوری ٣۔ شراب نوشی اور ٤۔ زنا۔
(بحار الانوار جلد ٧٩ ص ١٩)

حضرت علی علیہ السلام:

٤۔ عدل وانصاف کے ساتھ برکتیں دوگنی تگنی ہو جاتی ہیں۔ (غرر الحکم)

٥۔ جب خیانتیں ظاہر ہوں گی تو برکتیں اٹھ جائیں گی۔
(غرر الحکم)

امام جعفر صادق علیہ السلام:

٦۔ قرآن مجید میں جو یہ قول ہے کہ: ''وجعلنی مبارکاً'' (مجھے مبارک بنایا ہے) تو مبارک سے مراد ہے کہ نفع پہنچانے والا بنایا ہے۔
(کافی جلد ٢ ص ٦٦)

امام رضا علیہ السلام:

٧۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پیغمبر کی طرف وحی کی کہ: ''جب تو میری اطاعت کرے گا تو میں راضی ہو جاؤں گا اور جب راضی ہو جاؤں گا تو برکتیں بھیجوں گا اور میری برکتوں کی کوئی حد نہیں۔''
(کافی جلد ٢ ص ٢٧٥)

٨۔ داؤد ضرمی کہتے ہیں: امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''اے داؤد! حرام پروان نہیں چڑھتا، اگر پروان چڑھے بھی تو اس میں برکت نہیں ہوتی، اگر اسے راہ خدا میں خرچ کیا جائے تو اس کا اجر نہیں ملے گا۔ جو پیچھے رہ جائے گا وہ جہنم کے لئے زادراہ ثابت ہوگا۔'' (وسائل الشیعہ جلد ١٢ ص ٥٣)

يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ

کھیل کود میں لگے ہوئے ہوں؟ ● تو کیا یہ لوگ خدا کے ناگہانی عذاب سے مطمئن ہو چکے ہیں؟ پس خدا

مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ

کے ناگہانی عذاب سے خسارہ اٹھانے والوں کے علاوہ کوئی اور مطمئن نہیں ہوتا ● آیا (گزشتہ لوگوں

يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ

کی سرگزشت نے) بعد میں آنے والے وارثوں کے لیے اس حقیقت کو روشن نہیں کیا کہ اگر ہم

اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

چاہیں تو انہیں بھی ان کے گناہوں کی بدولت ہلاک کر ڈالیں اور ان کے دلوں پر یوں مہر لگا دیں کہ

يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ

(حق کی آواز کو) نہ سن سکیں ● یہ وہی آبادیاں ہیں کہ ہم جن کی کچھ خبریں آپ سے بیان کرتے

اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا

ہیں۔ یقینا ان کے رسول معجزات اور دلائل لے کر ان کے پاس آئے لیکن وہ لوگ جس

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ

بات کی پہلے سے تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لانے والے کہاں تھے؟ اسی طرح

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ

اللہ تعالیٰ کفار کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ● اور ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں میں وعدے

مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

(کی پابندی و وفائے عہد) کو نہیں پایا اور ان میں سے بیشتر لوگوں کو ہم نے فاسق و نافرمان پایا ●

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

پھر ہم نے ان سابق انبیاء کے بعد حضرت موسیٰ کو اپنی آیات اور معجزات دے کر فرعون اور اس

مَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا، پس انہوں نے ہماری آیت کے ساتھ ظلم کیا (اور کفر اختیار کیا)

ع ۱۲

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّىْ رَسُوْلٌ

پس دیکھو کہ مفسدین کا کیا انجام ہوا ہے؟● اور موسیٰؑ نے کہا: اے فرعون! میں یقینی طور پر

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ

عالمین کے رب کی طرف سے رسول ہوں● سزاوار بات یہ ہے کہ میں خداوند عالم کی طرف حق

اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ

بات کے علاوہ کسی اور چیز کی نسبت نہ دوں، یقین جانو کہ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار

بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِىَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ ؕ

کی طرف سے واضح دلیل (معجزہ) لے کر آیا ہوں۔ پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ روانہ کر دے●

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ

(فرعون نے) کہا: اگر تو سچوں میں سے ہے (اور معجزہ لا سکتا ہے)

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ

تو کوئی معجزہ لے آ● پس (موسیٰ نے) اپنا عصا پھینکا تو وہ آناً فاناً واضح طور پر

مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ ج وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ

اژدہا بن گیا● اور (موسیٰ نے) اپنا ہاتھ (اپنے گریبان سے) باہر نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا

ع ۱۳

لیے سفید اور چمکدار تھا ● قوم فرعون کے سرداروں نے کہا: یہ تو یقیناً ایک ماہر

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ج

اور سمجھدار جادوگر ہے۔ موسیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دے (اور تمہارے

فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ

علاقہ پر قبضہ کر لے) تو اس بارے میں تم کیا حکم دیتے ہو؟ ● (فرعون کے اطرافیوں نے) کہا: اس کی اور اس کے

اَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ

بھائی (کی سزا) کو موخر کر دے اور (جادوگروں کو) جمع کرنے والوں کو شہروں میں روانہ کر دے ●۔ تاکہ وہ ہر دانا اور آزمودہ

عَلِيۡمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرۡعَوۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ لَنَا

کار جادو گر کو تمہارے پاس لے آئیں ● اور جادو گر فرعون کے پاس پہنچ گئے۔ (اور) کہنے لگے اگر

لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمۡ وَ اِنَّكُمۡ

ہم غالب آجائیں تو ہمارے لئے کوئی اجرت اور انعام ہے؟ ● اس نے کہا: ہاں، یقیناً تم میری

لَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوۡا يٰمُوۡسٰۤى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَ اِمَّاۤ

بارگاہ میں مقرب ہو جاؤ گے ● (جادو گروں نے) کہا: اے موسیٰ! آیا تو (اپنے جادو کے ذرائع

اَنۡ نَّكُوۡنَ نَحۡنُ الۡمُلۡقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلۡقُوۡا ۚ فَلَمَّاۤ

کو پہلے) پھینکتا ہے یا ہم (اپنا جادو) پھینکیں؟ ● (موسیٰ نے) کہا (پہلے) تم ہی پھینکو۔ تو جونہی

اَلۡقَوۡا سَحَرُوۡۤا اَعۡيُنَ النَّاسِ وَ اسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ وَ

انہوں نے پھینکا تو لوگوں کی آنکھوں کو موند دیا اور لوگوں کے اندر خوف اور وحشت

جَآءُوۡ بِسِحۡرٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰۤى

پھیلانا چاہی اور ایک بڑے جادو کو لے آئے ● اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنے عصا کو

اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ مَا

پھینکو، (جونہی انہوں نے عصا کو پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا) اور ناگہانی طور پر جادو گروں کے گھڑے ہوئے

يَاۡفِكُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ۚ فَوَقَعَ الۡحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوۡا

جادو (اور ان کے وسائل) کو نگلنے لگ گیا ● پس (اس طرح) حق آشکار اور ثابت ہو گیا (اور موسیٰ کی نبوت

يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ۚ فَغُلِبُوۡا هُنَالِكَ وَ انۡقَلَبُوۡا

واضح ہو گئی) اور جادو گروں کے تمام کارنامے باطل اور محو ہو گئے۔ پس اسی جگہ پر ہی مغلوب ہو کر

صٰغِرِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾ۚ وَ اُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ ﴿۱۲۰﴾ۚۖ قَالُوۡۤا

ذلیل اور خوار ہو گئے ● اور جادو گر سجدے میں گر پڑے ● ان (جادو گروں) نے کہا ہم

اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۲۱﴾ۙ رَبِّ مُوۡسٰى وَ هٰرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

تمام جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے ● (وہی جو) موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ●

موضوع آیت ۱۲۰

زمین کے علاوہ پر سجدہ جائز کیوں نہیں؟

۱۔ ہشام بن حکم کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا مجھے بتایئے کہ کن چیزوں پر سجدہ جائز ہے اور کن پر ناجائز؟ تو فرمایا: ''سجدہ زمین کے علاوہ کسی چیز پر جائز نہیں یا جو چیزیں زمین سے اگتی ہیں اور کھائی یا پہنی نہیں جاتیں۔'' میں نے عرض کیا: قربان جاؤں! تو اس کی علت؟ فرمایا: چونکہ سجدہ خدا کے لئے خضوع و خشوع کا اظہار ہوتا ہے لہٰذا اسے ایسی چیزوں پر نہیں کیا جانا چاہیئے جو کھائی یا پی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ دنیا کے لوگ کھانے اور پینے کے بندے ہوتے ہیں، جبکہ سجدہ کرنے والا، سجدے کی حالت میں خدا کی بندگی کر رہا ہوتا ہے لہٰذا یہ بات نامناسب ہے کہ وہ اپنی پیشانی کو سجدہ میں ایسی چیزوں پر رکھے جو دنیا والوں کی معبود ہوتی ہے۔ اور وہ اس کے فریب میں آچکے ہوتے ہیں، اور زمین پر سجدہ افضل ہوتا ہے کیونکہ اس سے خدا کے لئے تواضع اور خضوع و خشوع بہت زیادہ ہوتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۸۵ ص ۱۴۷)

قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ۚ اِنَّ هٰذَا

فرعون نے (جادوگروں سے) کہا: تم میری اجازت سے پہلے اس پر ایمان لے آئے ہو؟ یقیناً یہ

لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا ۚ

تمہاری ایک چال ہے جو تم نے اس شہر کے بارہ میں چلی ہے تاکہ لوگوں کو وہاں سے نکال باہر

فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَ اَرۡجُلَكُمۡ

کرو۔ پس تم بہت جلد سمجھ لوگے؟ ● میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں (ایک کو دائیں سے

مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلٰى

اور دوسرے کو بائیں) سے ضرور کاٹوں گا پھر تم سب کو ضرور بالضرور سولی چڑھادوں گا ● (جادوگروں

رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا تَنۡقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ

نے) کہا: ہمیں تو اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانا ہے ● اور (اے فرعون!) تو نے ہم میں کوئی

اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتۡنَا ؕ رَبَّنَاۤ

عیب نہیں دیکھا بلکہ ہم سے اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لے آئے

اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ قَالَ

ہیں اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان فرما اور ہمیں اپنا فرمانبردار بنا کر موت دے ● اور قوم

ع ۱۴ / ۴

الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ مُوۡسٰى وَ قَوۡمَهٗ

فرعون کے سرداروں نے (اسے) کہا: فرعون! کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو آزاد چھوڑ دے گا تاکہ وہ

لِيُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَ يَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَ ؕ

زمین میں فساد پھیلائیں اور موسیٰؑ تجھ سے اور تیرے معبودوں سے دست کش ہو جائے؟ فرعون بولا:

قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَ نَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ۚ

عنقریب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی بیٹیوں کو (کنیزی کے لیے) زندہ چھوڑ دیں

وَ اِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ

گے اور ہمیں ان پر مکمل بالادستی حاصل ہے ● موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا: اللہ سے مدد طلب کرو

اسۡتَعِیۡنُوۡا بِاللّٰہِ وَ اصۡبِرُوۡا ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰہِ ۟ۙ

اور صبر سے کام لو، بے شک یہ سرزمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں

یُوۡرِثُہَا مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ ؕ وَ الۡعَاقِبَۃُ

سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور (نیک) انجام اہل

لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوۡۤا اُوۡذِیۡنَا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَاۡتِیَنَا وَ

تقویٰ کے لیے ہے● (قوم موسیٰ نے) کہا: آپ کے آنے سے پہلے بھی ہمیں اذیت

مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جِئۡتَنَا ؕ قَالَ عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّہۡلِکَ

دی گئی اور آپ کے آنے کے بعد بھی(اب کیا کیا جائے؟) موسیٰؑ نے کہا: تمہارا رب

عَدُوَّکُمۡ وَ یَسۡتَخۡلِفَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرَ کَیۡفَ

عنقریب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور زمین میں تمہیں ان کا جانشین بنا کر دیکھے گا کہ تم

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۹﴾ؑ وَ لَقَدۡ اَخَذۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ بِالسِّنِیۡنَ وَ

کیسے عمل کرتے ہو● اور بتحقیق ہم نے آل فرعون کو قحط و خشک سالی اور پیداوار کی قلت

نَقۡصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا

میں مبتلا کیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں (اور گمراہی سے باز آجائیں)● پس جب

جَآءَتۡہُمُ الۡحَسَنَۃُ قَالُوۡا لَنَا ہٰذِہٖ ۚ وَ اِنۡ تُصِبۡہُمۡ

انہیں اچھائی اور خوشی حاصل ہوتی تو کہتے: ہم اس کے مستحق ہیں (اور ہماری لیاقت کی وجہ

سَیِّئَۃٌ یَّطَّیَّرُوۡا بِمُوۡسٰی وَ مَنۡ مَّعَہٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُہُمۡ

سے ہے) اور اگر کوئی برائی یا تلخی آتی تو اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی بدشگونی ٹھہراتے،

عِنۡدَ اللّٰہِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ قَالُوۡا

آگاہ رہو! ان کی بدبختی کا سرچشمہ اللہ کے پاس ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے● اور کہنے

مَہۡمَا تَاۡتِنَا بِہٖ مِنۡ اٰیَۃٍ لِّتَسۡحَرَنَا بِہَا ۙ فَمَا نَحۡنُ

لگے: اے موسیٰ! ہم پر جادو کرنے کے لیے خواہ کیسی نشانی اور معجزہ لے آؤ ہم تم پر

ع ۱۵ ۳ ۵

موضوع آیت ۱۲۸ا۔

صبر کے فوائد اور اس کا ثواب

ا۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
صبر کرنے والا فتح و کامرانی سے محروم نہیں ہوتا، چاہے اس میں طویل زمانہ لگ جائے۔
(بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۹۵)

۲۔ صبر کے ذریعہ مصیبتیں دور ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے، جو بار بار دستک دیتا ہے وہ گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۹۶)

حضرت علی علیہ السلام:
۳۔ ناگوار باتوں پر صبر کے گھونٹ، کسی بھی وقت کامیابی سے ہمکنار کرسکتے ہیں۔ (غررالحکم)

۴۔ کامیابی کی شیرینی صبر کی تلخیوں کو مٹادیتی ہے۔
(غررالحکم)

۵۔ مجھے مومن کے بیماری میں گھر جانے پر تعجب ہوتا ہے اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ بیماری کا کیا اجر ملتا ہے تو وہ اس بات کو پسند کرے کہ ہمیشہ بیمار رہے یہاں تک کہ اپنے رب سے جاملے۔
(بحارالانوار جلد ۸۱ ص ۲۱۰)

۶۔ جو بھی مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے اسے ایک ہزار شہید جتنا ثواب ملتا ہے۔ (اصول کافی جلد ۲ ص ۹۲)

۷۔ جس مصیبت پر تمہیں صبر کی توفیق عطا ہو اور اس وجہ سے خدا کی طرف سے ثواب کے مستحق بن جاؤ، اسے مصیبت شمار نہ کرو، مصیبت تو وہ ہوتی ہے جس کے نازل ہوتے وقت انسان صبر سے کام نہ لے اور وہ اجر و ثواب سے محروم ہو جائے۔
(بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۹۴)

۸۔ اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اسے مصیبتوں پر کتنا ثواب ملتا ہے تو وہ اس بات کی تمنا کرنے لگے کہ اسے قینچیوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔
(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۲۴۰)

لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَ

ایمان نہیں لائیں گے ● پھر ہم نے بطور جدا جدا نشانیوں کے، ان پر طوفان،

الۡجَرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ

ٹڈی دل، چھوٹے چھوٹے حشرات، مینڈکوں اور خون (بہنے کا عذاب) نازل کیا

فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ

مگر پھر بھی وہ تکبر کرتے رہے اور وہ جرائم پیشہ لوگ تھے؟ ● اور جب ان پر کوئی بلا اور بدبختی

عَلَيۡهِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ

نازل ہو جاتی تو (موسیٰؑ کے پاس آکر) کہتے: اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں

بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ لَئِنۡ كَشَفۡتَ عَنَّا الرِّجۡزَ

جیسا کہ اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے (کہ وہ آپ کی دعا قبول کرے گا) اگر آپ نے ہم سے

لَنُؤۡمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرۡسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيۡۤ

عذاب دور کر دیا تو ہم آپ پر ضرور ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی ضرور آپ کے

اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الرِّجۡزَ اِلٰۤى

ساتھ جانے دیں گے ● پھر جب ہم (موسیٰؑ کی دعا کی وجہ سے) ایک مقررہ مدت کے لیے جس کو وہ

اَجَلٍ هُمۡ بٰلِغُوۡهُ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ

پہنچنے والے ہوتے تھے عذاب کو دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے ● تب ہم نے ان سے انتقام لیا

فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ فِى الۡيَمِّ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا

اور انہیں دریا میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور وہ ان سے

غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوۡرَثۡنَا الۡقَوۡمَ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا

لاپرواہی برتتے تھے ● اور ہم نے ان لوگوں کو جو بے بس کر

يُسۡتَضۡعَفُوۡنَ مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىۡ

دیے گئے تھے (فلسطین کی) سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنایا جسے ہم نے

موضوع آیت۔۱۳۶
غفلت کے نتائج __ اور __ اس کا علاج:
غفلت کے نتائج:

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جو غافل رہتا ہے وہ جہالت کا شکار ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ جس پر غفلت سوار ہو جائے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ غفلت سے بچو اور مہلت مل جانے سے دھوکہ نہ کھاؤ، کیونکہ غفلت اعمال کو برباد کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ دائمی غفلت دل کو اندھا کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جو حوادثات زمانہ سے غافل رہتا ہے اسے موت بیدار کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ غفلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ گمراہ کن ہے۔ (غرر الحکم)

غفلت کا علاج:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اے ابوذر! ہمیشہ نیکی کا ارادہ کئے رکھو اگرچہ اس پر عمل نہ بھی کرو، تاکہ تم غفلت شعاروں میں نہ لکھے جاؤ۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ دل کی کوتاہیوں کے روگ کا چارہ عزم راسخ سے، آنکھوں سے خواب غفلت کا مداوا بیداری سے کرو۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۲۳)

۳۔ کچھ اہل ذکر ہوتے ہیں جنہوں نے یاد الٰہی کو دنیا کے بدلے لے لیا، انہیں نہ تجارت اس سے غافل رکھتی ہے اور نہ خرید و فروخت، اسی کے ساتھ زندگی کے دن بسر کرتے ہیں اور محرمات الٰہیہ سے متنبہ کرنے والی آوازوں کے ساتھ غفلت شعاروں کے کانوں میں پکارتے ہیں۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۲۲)

۴۔ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں ۔۔۔۔۔ اسے خواب غفلت سے اپنے چونکنے کا ذریعہ بناؤ اور اسی میں اپنے دن کاٹو۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۱)

بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْٓ

برکتوں سے نوازا تھا اور بنی اسرائیل کے ساتھ آپ کے رب کا نیک وعدہ پورا

اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

ہو گیا کیونکہ انہوں نے صبر کیا تھا اور فرعون اور اس کی قوم جو (محل) بنایا کرتے

فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ جٰوَزْنَا

تھے اور جو اونچی عمارتیں تعمیر کرتے تھے وہ سب کچھ ہم نے تباہ کر دیا ● اور ہم نے بنی اسرائیل کو

بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى

سمندر پار کرایا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچ گئے جو اپنے بتوں کی پوجا پاٹ میں لگے ہوئے تھے (یہ

اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ

دیکھ کر) کہنے لگے: اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایسا معبود بنا جیسے ان لوگوں کے معبود

اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

(اور بت) ہیں، موسیٰؑ نے کہا: تم تو بڑی نادان اور جاہل قوم ہو ● (موسیٰؑ نے کہا) یہ قوم (کفر و شرک

مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

کی) جس روش پر گامزن ہے یقیناً برباد ہونے والی ہے اور جو اعمال یہ انجام دیتے ہیں وہ باطل ہیں ●

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى

کہا: کیا میں تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تمہیں عالمین پر

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

فضیلت دی ہے ● اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی جو تمہیں

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ

بدترین عذاب میں مبتلا کرتے تھے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو (خدمت اور

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کنیزی کے لیے) زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمہارے لیے تمہارے رب کی طرف سے بہت

عَظِيمٌ ﴿١٤١﴾ وَ وٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً وَّ

بڑی آزمائش تھی ● اور ہم نے موسیٰ سے (کوہ طور پر توریت وآیات الٰہی کے نزول کے لیے) تیس راتوں کا وعدہ کیا

اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِينَ

اور دس (دیگر) راتوں سے اسے پورا کیا اس طرح ان کے رب کی مقررہ میعاد چالیس راتیں پوری ہو

لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ مُوسٰى لِاَخِيهِ هٰرُونَ اخْلُفْنِىْ فِىْ

گئیں اور موسیٰؑ نے (اس وعدہ گاہ جانے سے پہلے) اپنے بھائی ہارون سے کہا: میری قوم میں میرا جانشین بن کر

قَوْمِىْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤٢﴾ وَ

رہنا اور لوگوں کے امور کی اصلاح کرتے رہنا اور فسادیوں کا راستہ اختیار نہ کرنا ● اور

لَمَّا جَآءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ

جب موسیٰ ہماری مقررہ میعاد پر آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے: پروردگارا! تو مجھے

اَرِنِىْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِىْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ

(خود کو) دکھا کہ میں تیرا دیدار کروں، فرمایا: تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے لیکن اس پہاڑ کی طرف

اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِىْ ۚ

دیکھو، پس اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے، پھر جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی (اپنی

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوسٰى ۚ

عظمت کا جلوہ دکھایا) تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے، پھر جب ہوش میں آئے تو عرض

صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ

کرنے لگے: (یااللہ!) پاک ہے تیری ذات (اس بات سے کہ تجھے دیکھا جائے) میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا

اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ يٰمُوسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ

ہوں اور میں ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔ ● (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ! میں نے لوگوں میں

عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَ

سے آپ کو اپنے پیغامات اور ہمکلامی کے لیے منتخب کیا ہے لہٰذا (توریت اور الواح میں سے) جو کچھ میں نے آپ

موضوع آیت ۱۴۲ خدائی وعدہ:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کے عمل پر ثواب کا وعدہ کیا ہے وہ اسے ضرور پورا کرے گا، اور جس شخص کے عمل پر عذاب کی دھمکی دی ہے اس میں اسے اختیار حاصل ہے (خواہ اسے عذاب دے یا معاف کر دے)
(بحار الانوار جلد ۵ ص ۳۳۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ خدا کی صفات بیان کرتے ہوئے ''وہ اپنے وعدہ میں سچا، بندوں پر ظلم کرنے سے بالاتر ہے اور مخلوق کے بارے میں عدل سے چلتا ہے۔''
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۵)

۳۔ اللہ کے ذکر میں بڑھے چلو، اس لئے کہ وہ بہترین ذکر ہے اور اس چیز کے خواہشمند بنو کہ جس کا اللہ نے پرہیزگاروں سے وعدہ کیا ہے، اس لئے کہ اس کا وعدہ سب وعدوں سے سچا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۰)

۴۔ اللہ کے بندو! خدا نے جس بھلائی کا وعدہ کیا ہے اسے چھوڑا نہیں جا سکتا، اور جس برائی سے روکا ہے اس کی خواہش نہیں کی جا سکتی۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۵۷)

كُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبۡنَا لَهٗ فِى الۡاَلۡوَاحِ مِنۡ

کو عطا کیا ہے اسے لے لیں اور شکر گزاروں میں سے ہو جائیں ● اور ہم نے موسیٰ کے لیے (توریت کی)

كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡعِظَةً وَّ تَفۡصِيۡلًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ‌ ۚ فَخُذۡهَا

تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھی (اے موسیٰؑ) اسے پوری قوت سے سنبھالیں اور

بِقُوَّةٍ وَّاۡمُرۡ قَوۡمَكَ يَاۡخُذُوۡا بِاَحۡسَنِهَا‌ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ

اپنی قوم کو حکم دیں کہ اس میں سے شائستہ ترین باتوں (مثلاً عفو اور قصاص میں سے عفو) کو اپنالو، عنقریب

دَارَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِىَ الَّذِيۡنَ

میں تمہیں نافرمانوں کا ٹھکانا دکھا دوں گا ● جلد ہی میں انہیں اپنی آیات (پر ایمان)

يَتَكَبَّرُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ

سے دور رکھوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں اور تمام نشانیاں دیکھ کر

لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا‌ ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ

بھی ان پر ایمان نہیں لاتے اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اسے اختیار نہیں

سَبِيۡلًا‌ ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَىِّ يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا‌ ؕ

کرتے اور اگر انحراف کا راستہ دیکھ لیں تو اس راستے کو اپنا لیتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ

ذٰ لِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾

ان لوگوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور ان سے غفلت برتتے رہے ●

وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ

اور جنہوں نے ہماری آیات اور آخرت کی پیشی کی تکذیب کی ہے ان کے اعمال ضائع

اَعۡمَالُهُمۡ‌ ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۷﴾

ہو گئے ہیں، جو کچھ یہ لوگ کرتے رہے ہیں، انہیں اس کے سوا اور کیا بدلہ مل سکتا ہے؟ ●

وَاتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰى مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ حُلِيِّهِمۡ عِجۡلًا

اور موسیٰ کے (کوہ طور پر جانے کے) بعد ان کی قوم نے اپنے زیورات سے ایک بچھڑے کا مجسمہ بنالیا (اور اس کی پوجا

موضوع آیت ۱۴۶۔ تکبر

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تکبر سے اجتناب کرو کیونکہ جو بندہ تکبر سے کام لیتا ہے خداوند عزوجل فرماتا ہے "(اے میرے فرشتو!) میرے اس بندے کا نام جابر لوگوں کی فہرست میں لکھ دو۔" (کنزالعمال حدیث ۷۷۲۹)

۲۔ آسمان میں دو فرشتے ایسے ہیں جن کے ذمہ یہ کام ہے کہ جو بندہ تکبر کرتا ہے اسے پست اور ذلیل کردیتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۲۳)

۳۔ جبّار اور متکبر لوگوں کو قیامت کے دن چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی صورت میں محشور کیا جائے گا اور لوگ انہیں پامال کریں گے اس لئے کہ خدا کے نزدیک وہ ذلیل وخوار ہوتے ہیں۔
(المحجۃ البیضاء جلد ۶ ص ۲۱۵)

۴۔ خبردار! تکبر کے نزدیک بھی نہ جانا، کیونکہ یہ تکبر ہی ہے جس نے ابلیس لعین کو آدمؑ کے سجدہ نہ کرنے پر اکسایا تھا۔ (کنزالعمال حدیث ۷۷۳۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ خبردار! تکبر سے پرہیز کئے رکھنا، کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے اور کمینہ ترین عیب ہے اور ابلیس کا زیور ہے۔
(غررالحکم)

۶۔ پست اور گھٹیا لوگ ہی تکبر کرتے ہیں۔
(غررالحکم)

۷۔ متکبر سے تکبر کے ساتھ پیش آنا عین تواضع اور فروتنی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۲۱۰)

۸۔ جو تکبر کرتا ہے وہ تعلیم حاصل نہیں کرسکتا۔
(غررالحکم)

۹۔ متکبر کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ (غررالحکم)

۱۰۔ جتنا زیادہ تکبر ہوتا ہے اتنا زیادہ نقصان ہوتا ہے۔
(غررالحکم)

۱۱۔ مجھے فرزند آدم پر تعجب ہے جس کی ابتدا نطفہ اور انتہا مردار ہے اور وہ ان دونوں مرحلوں کے درمیانی حصے میں "گندگی" کا برتن بنا ہوا ہے پھر بھی تکبر کرتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۳۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۲۔ "کبر" خدائی چادر ہے جسے متکبر انسان خدا سے چھیننے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۱۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ جو شخص بھی جابر بنتا یا تکبر کرتا ہے اس کی وجہ وہ احساس ذلّت ہے جو وہ اپنے دل میں رکھتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۲۵)

جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمۡ وَ لَا

کرنے لگ گئے یعنی) ایسا جسم جس میں بیل کی آواز تھی، کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ نہ تو ان سے بات کر سکتا

يَهۡدِيۡهِمۡ سَبِيۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡهُ وَ كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴۸﴾

ہے اور نہ ان کی رہنمائی کر سکتا ہے، ایسے کو انہوں نے اسی حالت میں معبود بنا لیا حالانکہ وہ ستمگر تھے ●

وَ لَمَّا سُقِطَ فِىۡۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ رَاَوۡا اَنَّهُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا

اور جب (گوسالہ پرستی کی قدر و قیمت) ان کے نزدیک گر گئی (اور وہ پشیمان ہوگئے اور دیکھ لیا کہ یقیناً گمراہ

لَئِنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَ يَغۡفِرۡ لَنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ

ہو گئے ہیں) تو کہنے لگے: اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمیں معاف نہ فرمائے تو ہم حتمی طور پر

الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰٓى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ

خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوں گے ● اور جب موسیٰ (کوہِ طور سے) اپنی قوم کی طرف واپس آئے (اور ان لوگوں

اَسِفًا ۙ قَالَ بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ ۚ

کی گوسالہ پرستی دیکھی) تو سخت غصے اور افسوس کے ساتھ کہنے لگے کہ تم میرے بعد میرے برے جانشین ثابت

اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّكُمۡ ۚ وَ اَلۡقَى الۡاَلۡوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاۡسِ

ہوئے ہو کہ تم اپنے رب کے حکم سے عجلت کی (اور صبر نہیں کیا کہ میں طور سے پلٹ کر آؤں) اور اس وقت (توریت کی)

اَخِيۡهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيۡهِ ؕ قَالَ ابۡنَ اُمَّ اِنَّ الۡقَوۡمَ

تختیاں (ایک طرف) پھینک دیں اور (سخت غصے کی وجہ سے) اپنے بھائی کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

اسۡتَضۡعَفُوۡنِىۡ وَ كَادُوۡا يَقۡتُلُوۡنَنِىۡ ۖ فَلَا تُشۡمِتۡ بِىَ

(ہارونؑ نے) کہا: اے ماں جائے! حقیقت یہ ہے کہ اس قوم نے مجھے کمزور بنا دیا تھا اور مجھے قتل کرنے والے

الۡاَعۡدَآءَ وَ لَا تَجۡعَلۡنِىۡ مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾

تھے پس (میں بے گناہ ہوں) لہٰذا آپ دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیں اور مجھے ان ظالموں میں شمار نہ کریں ●

قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِاَخِىۡ وَ اَدۡخِلۡنَا فِىۡ رَحۡمَتِكَ ۖ وَ

(جب موسیٰؑ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو) کہا: اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی

وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوا

رحمت میں داخل فرما اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ● جنہوں نے گوسالہ کو

الۡعِجۡلَ سَیَنَالُہُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ ذِلَّۃٌ فِی الۡحَیٰوۃِ

(معبود) بنایا بے شک ان پر عنقریب ان کے رب کا غضب واقع ہو گا اور دنیاوی زندگی میں

الدُّنۡیَا ؕ وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُفۡتَرِیۡنَ ﴿۱۵۲﴾ وَ الَّذِیۡنَ

ذلت اٹھانا پڑے گی اور بہتان پردازوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ● اور جنہوں نے

عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہَا وَ اٰمَنُوۡۤا ۫ اِنَّ

برائیوں کا ارتکاب کیا پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو اس (توبہ) کے بعد

رَبَّکَ مِنۡۢ بَعۡدِہَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَمَّا سَکَتَ عَنۡ

آپ کا رب یقینا بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہو گیا تو

مُّوۡسَی الۡغَضَبُ اَخَذَ الۡاَلۡوَاحَ ۚۖ وَ فِیۡ نُسۡخَتِہَا ہُدًی وَّ

انہوں نے (زمین سے) وہ تختیاں اٹھائیں جن کی تحریر میں ان لوگوں کے لیے ہدایت اور

رَحۡمَۃٌ لِّلَّذِیۡنَ ہُمۡ لِرَبِّہِمۡ یَرۡہَبُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ اخۡتَارَ مُوۡسٰی

رحمت تھی جو اپنے پروردگار سے خائف رہتے ہیں ● اور موسیٰؑ نے ہماری مقررہ میعادگاہ آنے کے لیے اپنی

قَوۡمَہٗ سَبۡعِیۡنَ رَجُلًا لِّمِیۡقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتۡہُمُ

قوم سے ستر افراد منتخب کیے، پھر جب (خدا کے دیدار کے تقاضے کے بعد) انہیں زلزلے نے گرفت میں لیا (تو)

الرَّجۡفَۃُ قَالَ رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَہۡلَکۡتَہُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ وَ

موسیٰؑ نے عرض کیا: پروردگارا! اگر تو چاہتا تو انہیں اور مجھے (طور پر آنے سے) پہلے ہی ہلاک کر دیتا، کیا تو

اِیَّایَ ؕ اَتُہۡلِکُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَہَآءُ مِنَّا ۚ اِنۡ ہِیَ اِلَّا

ہمارے کم عقل لوگوں کے اعمال کی سزا میں ہمیں ہلاک کر دے گا؟ یہ تو تیری ایک آزمائش تھی جس سے

فِتۡنَتُکَ ؕ تُضِلُّ بِہَا مَنۡ تَشَآءُ وَ تَہۡدِیۡ مَنۡ

جسے تو چاہتا ہے (اور سزاوار سمجھتا ہے) گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے (اور لائق سمجھتا ہے) ہدایت دیتا ہے،

تَشَآءُ ؕ اَنۡتَ وَلِیُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَ ارۡحَمۡنَا وَ اَنۡتَ خَیۡرُ

تو ہی ہمارا آقا و مولا ہے، پس ہمیں معاف فرما اور ہم پر رحم فرما اور تو معاف کرنے والوں میں

الۡغٰفِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾ وَ اكۡتُبۡ لَنَا فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّ فِی

سب سے بہتر ہے ● (خدایا) ہمارے لیے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی

الۡاٰخِرَةِ اِنَّا هُدۡنَاۤ اِلَیۡكَ ؕ قَالَ عَذَابِیۡۤ اُصِیۡبُ بِهٖ

مقرر فرما ہم نے تیری طرف رجوع کر لیا ہے، ارشاد فرمایا: میرا عذاب تو جسے

مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَ رَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ ؕ

میں چاہتا ہوں دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے، پس اسے میں ان لوگوں

فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیۡنَ

کے لیے مقرر کر دوں گا جو تقویٰ رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو

هُمۡ بِاٰیٰتِنَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ

ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں ● (یہ رحمت ان مومنین کے شامل حال ہو گی) جو لوگ اس رسول کی

النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَهٗ مَكۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِی

پیروی کرتے ہیں جو نبی امی کہلاتے ہیں جن (کے نام و نشان) کو وہ اپنے ہاں

التَّوۡرٰىةِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ ۫ یَاۡمُرُهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡهٰىهُمۡ

توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو (پیغمبرؐ) انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے

عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیۡهِمُ

روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام

الۡخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَ الۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ كَانَتۡ

کرتے ہیں اور ان پر لدے ہوئے بوجھ (سخت تکلیفیں) اور (گلے کے) طوق اتارتے

عَلَیۡهِمۡ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَ عَزَّرُوۡهُ وَ نَصَرُوۡهُ وَ

(اور آزاد کرتے) ہیں، پس جو ان پر ایمان لاتے ہیں عزت و تکریم اور

موضوع آیت ۱۵۵۔ آزمائش اور چھان بین

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ آخری زمانے میں آزمائش کو ناپسند نہ سمجھو کیونکہ یہ منافقین کو ہلاک کر دے گی۔
(کنزالعمال حدیث ۳۱۱۷۰)

۲۔ عنقریب ایسے فتنے سر اٹھائیں گے جن میں انسان مومن ہو کر صبح کرے گا اور کافر ہو کر شام کرے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۴۴۱۲۹)

۳۔ مالداروں کے لئے غریب آزمائش ہیں اور طاقتوروں کے لئے کمزور آزمائش ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۲۵۰۶۳)

۴۔ میرے بعد فتنے (تمہیں) ایسے ڈھانپ لیں گے جس طرح رات کے ٹکڑے ڈھانپ لیتے ہیں، جن میں انسان صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کے وقت کافر، اگر شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر اور لوگ قلیل سی دنیا کے بدلے اپنے دین کو بیچ ڈالیں گے۔ (کنزالعمال حدیث ۳۰۸۹۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ فتنہ وفساد میں اس طرح رہو جس طرح اونٹ کا وہ بچہ جس نے ابھی اپنی عمر کے دو سال ختم کئے ہوں، کہ نہ تو اس کی پیٹھ پر سواری کی جاسکتی ہے اور نہ اس کے تھنوں سے دودھ دوہا جاسکتا ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱)

۶۔ جو فتنوں کی آگ بھڑکاتا ہے، خود اسی کا ایندھن بن جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ فوری طور پر پیش آنے والے فتنوں میں اچانک نہ گھس جاؤ، ان کے طور طریقوں سے دور رہو اور ان کے لئے رستہ کھلا رکھو۔ (غرر الحکم)

۸۔ ظالم حکمران، مستقل فتنوں سے بہتر ہے۔
(غرر الحکم)

۹۔ فتنوں کا دائمی رہنا، بڑی کٹھن آزمائش ہوتی ہے۔
(غرر الحکم)

فتنوں کی اقسام

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ یقینا انسان کے مال میں بھی آزمائش ہے اور اس کی بیوی اور اولاد بھی آزمائش ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۴۴۴۹۰)

۲۔ ہر ایک امت کے لئے کوئی نہ کوئی فتنہ رہا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۱۷۸)

۳۔ تمہارے لئے غم کے فتنہ سے خوشی کا فتنہ زیادہ خطرناک ہے، اس لئے کہ تمہیں غم کے فتنے سے آزمایا جاچکا ہے اور تم نے اس پر صبر کیا، اور دنیا تو شیریں وشاداب ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۱۸۴)

اتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَہٗۤ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ

اس نور (قرآن) کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، وہی

الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ

فلاح پانے والے ہیں● کہدیجیے: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ

اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَا الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ

کا بھیجا ہوا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی

الۡاَرۡضِ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ

کی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی اور وہی موت دیتاہے، لہٰذا تم اللہ اور

رَسُوۡلِہِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ الَّذِیۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ کَلِمٰتِہٖ وَ

اس کے رسول پر ایمان لے آؤ، اسی امی نبی پر جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور

اتَّبِعُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰۤی اُمَّۃٌ

اس کی پیروی کرو شاید تم ہدایت حاصل کر لو● اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی تھی جو

یَّہۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَ بِہٖ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعۡنٰہُمُ اثۡنَتَیۡ

حق کے مطابق رہنمائی اور اسی کے مطابق عدل کرتی تھی● اور ہم نے قوم موسیٰؑ کو بارہ

عَشۡرَۃَ اَسۡبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اِذِ

قبیلوں میں تقسیم کر دیا جو بنی اسرائیل کے خاندان سے اور موسیٰؑ کی امت تھے اور جب موسیٰؑ

اسۡتَسۡقٰہُ قَوۡمُہٗۤ اَنِ اضۡرِبۡ بِّعَصَاکَ الۡحَجَرَ ۚ

کی قوم نے ان سے پانی طلب کیا تو ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا پتھر پر مارو،

فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡہُ اثۡنَتَا عَشۡرَۃَ عَیۡنًا ؕ قَدۡ عَلِمَ کُلُّ

چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور اطراف میں بہنے لگ گئے) ہر قبیلہ نے اپنا اپنا گھاٹ

اُنَاسٍ مَّشۡرَبَہُمۡ ؕ وَ ظَلَّلۡنَا عَلَیۡہِمُ الۡغَمَامَ وَ اَنۡزَلۡنَا

معلوم کرلیا اور ہم نے ان کے سروں پر بادل کا سائبان بنایا اور ان پر

۵۔حضرت علی علیہ السلام:
فتنے تین طرح کے ہیں
۱۔عورتوں کی محبت اور یہ شیطان کی تلوار ہے
۲۔شراب نوشی اور یہ شیطان کا جال ہے اور
۳۔روپے پیسے کی محبت اور یہ شیطان کا تیر ہے۔
تو جو شخص عورتوں سے محبت کرے گا وہ اپنی زندگی سے فائدہ نہیں اٹھائے گا، جو شراب پیئے گا اس پر بہشت حرام ہوگی اور جو روپے پیسے سے محبت کرے گا وہ دنیا کا بندہ ہوگا۔(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۱۴۰)

۶۔(ایک شخص حضرت امیرالمؤمنینؑ کے ساتھ جارہا تھا آپ سوار تھے لیکن وہ پیدل تھا اور اس کا نام ''حرب'' تھا) آپؑ نے اس سے فرمایا: ''پلٹ جاؤ! تجھ ایسے آدمی کا مجھ ایسے آدمی کے ساتھ پیدل چلنا والی کے لئے فتنہ مومن کے لئے ذلت ہے۔''
(نہج البلاغہ حکمت ۳۲۲)

۷۔بہت سے لوگ اس وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ ان کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کیا جاتاہے۔(نہج البلاغہ حکمت ۴۶۲)

۸۔ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک مبغوض دو شخص ہیں جن میں سے ایک وہ جسے اللہ نے اس کے نفس کے حوالے کردیا ہو (یعنی اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے اپنی توفیق سلب کرلی ہو) جس کے بعد وہ سیدھی راہ سے ہٹا ہوا بدعت کی باتوں پر فریفتہ اور گمراہی کی تبلیغ پر مٹا ہوا ہے وہ اپنے ہوا خواہوں کے لئے فتنہ ہے۔(نہج البلاغہ خطبہ ۱۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۹۔قیامت کے دن خوبصورت عورت کو لایا جائے گا جو اپنے حسن کے فتنہ میں مبتلا رہتی تھی (جب اس سے اس کی بدکاریوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا) تو کہے گی: ''خداوندا! تو نے مجھے حسین بنایا تھا جس کی وجہ سے میں نے وہ کچھ کیا جو تو دیکھ رہاہے!'' اس دوران میں حضرت مریمؑ کو لایا جائے گا اور اس عورت سے پوچھا جائے گا ''آیا تو زیادہ حسین ہے یا یہ؟ حالانکہ میں نے انہیں (مریم کو) بھی حسن سے نوازا تھا مگر وہ اس میں گرفتار نہیں ہوئیں۔'' اور خوبصورت مرد کو بھی لایا جائے گا جو اپنے حسن کے فتنہ میں گرفتار ہوچکا تھا، (اس سے بھی ویسا ہی سوال کیا جائے گا تو) وہ کہے گا: ''پروردگارا! تو نے مجھے حسن عطا کیا تھا اور میں نے عورتوں سے وہ کچھ کیا جو تجھے معلوم ہے!'' تو اس اثنا میں حضرت یوسفؑ کو لایا جائے گا اور اس شخص سے کہا جائے گا آیا تو زیادہ خوبصورت ہے یا یہ؟ لیکن یہ تو حسن کے فتنے میں گرفتار نہیں ہوئے۔ مصیبتوں میں گھرے ہوئے شخص کو لایا جائے گا جو مصیبتوں کے فتنہ میں گرفتار ہوگیا تھا وہ جواب میں کہے گا خداوندا! تو نے مجھ پر بلاؤں

عَلَيۡهِمُ الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰى ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا

''من و سلویٰ'' (دو خوراکوں) کو نازل کیا (اور انہیں کہا:) جو پاکیزہ چیزیں ہم

رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَ مَا ظَلَمُوۡنَا وَ لٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ

نے تمہیں عنایت کی ہیں انہیں کھاؤ، (اور بعد میں نافرمانی کی وجہ سے) یہ لوگ ہم پر نہیں بلکہ خود

يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ اِذۡ قِيۡلَ لَهُمُ اسۡكُنُوۡا هٰذِهِ

اپنے اوپر ظلم کرتے رہے ● اور (یاد کرو) جب (بنی اسرائیل سے) کہا گیا کہ اس آبادی (بیت المقدس) میں

الۡقَرۡيَةَ وَ كُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ وَ قُوۡلُوۡا

سکونت اختیار کرو اور اس (کی نعمتوں) میں سے جہاں سے چاہو کھاؤ اور حطہ (خداوندا! ہمارے

حِطَّةٌ وَّ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ

گناہوں کو بخش دے) کہتے ہوئے اور دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے (بیت المقدس میں) داخل ہو جاؤ تا کہ ہم

خَطِيۡٓـٰٔتِكُمۡ ؕ سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ

تمہاری خطائیں معاف کر دیں، نیکی کرنے والوں کو ہم عنقریب مزید عطا کریں گے ● مگر ان

ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَرۡسَلۡنَا

بنی اسرائیل میں سے ظالم لوگوں نے وہ لفظ بدل ڈالا جو خلاف تھا اس کلمہ کے جو انہیں

عَلَيۡهِمۡ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ ع وَ

کہا گیا تھا، پھر ان کے اس ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا ● اور

سۡـَٔلۡهُمۡ عَنِ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ ۘ اِذۡ

(اے رسولؐ!) ان سے اس بستی (والوں) کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی،

يَعۡدُوۡنَ فِى السَّبۡتِ اِذۡ تَاۡتِيۡهِمۡ حِيۡتَانُهُمۡ يَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ

جب یہ لوگ سنیچر کے دن (کے قانون) کی خلاف ورزی کرتے تھے اور مچھلیاں سنیچر کے دن ان

شُرَّعًا وَّ يَوۡمَ لَا يَسۡبِتُوۡنَ ۙ لَا تَاۡتِيۡهِمۡ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ

کے سامنے سطح آب پر ابھر آتی تھیں اور سنیچر کے علاوہ باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں، اس طرح ان

ع ۵ ۲۰ ۱۰

ہجوم کر دیا تھا جس کی وجہ سے میں مصیبتوں کے فتنے میں گرفتار ہو گیا۔ اس عرصہ میں حضرت ایوبؑ کو لایا جائیگا اور اس شخص سے کہا جائے گا آیا تجھ پر بلائیں زیادہ آئیں یا ان پر؟ ان کو بھی بلاؤں اور مصیبتوں میں ڈالا گیا تھا مگر یہ مصیبتوں کے فتنوں میں گرفتار نہیں ہوئے۔

(بحار الانوار جلد ۷ ص ۲۸۵)

نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَ اِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ

کی نافرمانی کی وجہ سے ہم انہیں ان کے ظلم وفسق کی وجہ سے آزماتے تھے ● اور (یاد کرو) جب ان (بنی اسرائیل)

مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ

میں سے ایک گروہ نے کہا: ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاکت یا شدید عذاب میں ڈالنے

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ

والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: (ہم یہ نصیحت) تمہارے رب کی بارگاہ میں عذر پیش کرنے کے لیے کرتے ہیں

وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ

اور (اس لیے بھی کہ) شاید وہ تقویٰ اختیار کریں ● پس جب انہوں نے وہ باتیں فراموش

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ

کر دیں جن کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے برائی سے روکنے والوں کو نجات دی اور

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا

ظالموں کو ان کی مسلسل نافرمانی کی وجہ سے سخت عذاب میں مبتلا کر دیا ● پس جب

عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

انہوں نے اس امر میں سرکشی کی جس سے انہیں روکا گیا تھا تو ہم نے انہیں کہا: دھتکارے

خٰسِئِيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى

ہوئے بندر بن جاؤ ● اور (یاد کریں) جب آپ کے رب نے اعلان کیا کہ وہ ان (بنی اسرائیل)

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

پر قیامت تک ایسے لوگوں کو ضرور مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب دیں گے آپ کا رب

لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾

یقیناً جلد سزا دینے والا ہے اور (توبہ کرنے والوں کے لیے) بلا شبہ غفور، رحیم بھی ہے ●

وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ

اور ہم نے انہیں (بنی اسرائیل کو) زمین میں مختلف پراگندہ گروہوں میں تقسیم کیا، ان میں کچھ

موضوع آیت ۱۶۳۔ فسق

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ فاسق کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ کھیل تماشا
۲۔ لغو اور بیہودہ کام
۳۔ سرکشی اور بہتان تراشی۔

(بحار الانوار جلد ۶۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ فسق کے معنی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: ہر وہ بڑی معصیت اور کبیرہ گناہ جسے کوئی شخص انجام دیتا ہے یا لذت، شہوت اور غالب شوق کی وجہ سے اس میں حصہ لیتا ہے تو ایسے کام کو فسق اور اس کے بجالانے والے کو فاسق کہا جاتا ہے اور وہ اسی فسق کی وجہ سے ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور اگر ایسے کام کو مستقل طور پر انجام دیتا رہے اور اس حد تک پہنچ جائے کہ اسے سبک سمجھ کر کوئی اہمیت نہ دے تو اسے سبک اور خفیف سمجھنے کی وجہ سے کفر تک پہنچ جاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۲۷۹)

موضوع آیت ۱۶۵۔ حافظہ اور فراموشی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

۱۔ بچے کا حافظہ ایسا ہوتا ہے جیسے ''پتھر پر لکیر'' اور انسان کا بڑا ہو جانے کے بعد حافظہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ''پانی پر تحریر۔''

(کنز العمال حدیث ۲۹۲۵۸)

۲۔ جس کو بچپن میں تعلیم دی جائے وہ ایسے ہے جیسے پتھر پر لکیر ہوتی ہے، اور جسے بڑا ہونے پر پڑھایا جائے وہ ایسے ہے جیسے پانی پر تحریر کی جائے۔

(کنز العمال حدیث ۲۹۳۳۶)

۳۔ تین باتیں ایسی ہیں جن سے نسیان دور ہوتا ہے اور حافظہ کو تازگی عطا کرتی ہیں:

۱۔ قرآن پاک کی تلاوت
۲۔ مسواک اور
۳۔ روزے (بحار الانوار جلد ۶۲ ص ۲۶۶)

۴۔ تین چیزیں حافظے کو بڑھاتی اور نسیان کی بیماری کو بھگاتی ہیں:

۱۔ کندر
(ایک قسم کا گوند جسے مصطگی رومی کہتے ہیں)
۲۔ مسواک اور
۳۔ قرآن مجید کی تلاوت۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۲۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ (حدیث مفضل میں فرماتے ہیں کہ اے مفضل!) تمہیں معلوم ہے کہ اگر انسان کی ان خصلتوں میں سے صرف ایک خصلت جسے ''حافظہ'' کہا جاتا ہے

مِنۡهُمۡ دُوۡنَ ذٰلِكَ ۫ وَ بَلَوۡنٰهُمۡ بِالۡحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ

لوگ نیک اور کچھ لوگ نالائق تھے اور ہم نے انہیں نیکیوں اور برائیوں اور تکلیفوں کے ذریعے

لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ

آزمایا کہ شاید وہ باز آ جائیں • پھر ان کے بعد ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جو آسمانی کتاب (توریت)

وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ هٰذَا الۡاَدۡنٰى وَ يَقُوۡلُوۡنَ

کے وارث بن گئے (لیکن اس کی قدر کو نہ جانا) اس ادنی زندگی کا مال و متاع سمیٹتے تھے (قانون الٰہی کو چھوڑ

سَيُغۡفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنۡ يَّاۡتِهِمۡ عَرَضٌ مِّثۡلُهٗ يَاۡخُذُوۡهُ ؕ

کر) کہتے تھے: ہم جلد ہی بخش دیے جائیں گے اور اگر دوسری مرتبہ ایسی ہی اور مادی منفعت ان کے سامنے

اَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِمۡ مِّيۡثَاقُ الۡكِتٰبِ اَنۡ لَّا يَقُوۡلُوۡا

آ جائے تو اسے بھی اچک لیں (اور خدائی قانون کو چھوڑ دیں) کیا ان سے آسمانی کتاب میں میثاق نہیں لیا گیا تھا

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَقَّ وَ دَرَسُوۡا مَا فِيۡهِ ؕ وَ الدَّارُ

کہ وہ اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ بھی نہ کہیں گے اور جو کچھ کتاب کے اندر ہے اسے بارہا یہ لوگ

الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾

(درس کی صورت میں) پڑھ چکے ہیں اور اہل تقویٰ کے لیے آخرت کا گھر ہی بہتر ہے، کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ •

وَ الَّذِيۡنَ يُمَسِّكُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا

اور جو لوگ کتاب اللہ سے متمسک رہتے اور نماز قائم کرتے ہیں (انہیں معلوم ہونا

نُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُصۡلِحِيۡنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذۡ نَتَقۡنَا

چاہیے کہ) ہم مصلحین کا اجر قطعاً ضائع نہیں کرتے • اور (یہ بات بھی یاد کرو) جب ہم کوہ

الۡجَبَلَ فَوۡقَهُمۡ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوۡۤا اَنَّهٗ

(طور) کو اپنی جگہ سے اٹھا کر ان کے اوپر اس طرح لے آئے گویا وہ سائبان ہو اور انہیں یہ گمان تھا کہ وہ

وَاقِعٌۢ بِهِمۡ ۚ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّ

ان پر گرنے ہی والا ہے (ہم نے ان سے کہا) جو (احکام و دستور) ہم نے تمہیں دے رکھے ہیں پوری قوت کے ساتھ

گم ہو جائے تو اس کا کیا حال ہو؟ اور اس کی وجہ سے اس میں کس قدر خلل پڑ جائے؟ اس کے تمام امور بگڑ جائیں، سلسلہ معاش دگرگوں ہو جائے، تجربے فراموش ہو جائیں، کیونکہ وہ اپنے نفع اور نقصان کو تو فراموش کر چکا ہوگا، اسے کیا معلوم کہ کس سے کیا لیا، کسے کیا دیا، کیا دیکھا، کیا سنا۔ اور پھر جس راہ پر چلے گا اس سے بے خبر ہونے کی وجہ سے منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اگر کچھ پڑھے گا تو اسے یاد نہیں رکھ سکے گا خواہ ساری زندگی پڑھتا رہے، نہ کسی دین کا معتقد ہوگا، نہ کسی تجربے سے فائدہ اٹھا سکے گا، اور نہ ہی ماضی کی کسی چیز پر اعتبار کر سکے گا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ بالکل دائرہ انسانیت ہی سے نکل جائے گا اور پھر انسان کے لئے ''حافظہ'' کی نعمت سے بڑھ کر ''نسیان'' اور فراموشی کی نعمت ہے۔ کیونکہ اگر یہ ''نعمت'' نہ ہو تو کوئی بھی شخص صرف ایک مصیبت سے باہر نہ نکل سکے (یہ نسیان ہوتا ہے کہ جس سے انسان مصیبت کو بھول جاتا ہے)

(بحار الانوار جلد ۳ ص ۸۱)

اذۡكُرُوۡا مَا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۱﴾ وَ اِذۡ

ان کو پکڑلواور جو کچھ ان میں ہے اسے یادرکھو (اور عمل کرو) شاید کہ تم اہل تقویٰ بن جاؤ● اور (وہ زمانہ یاد

اَخَذَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَنِيۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَ

کرو) جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور

اَشۡهَدَهُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ‌ۚ اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ‌ؕ قَالُوۡا

ان پر خود انہیں گواہ بنا کر (پوچھا تھا:) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا تھا:

بَلٰى‌ۛۚ شَهِدۡنَا‌ۛۚ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنۡ

ہاں ہم اس کی گواہی دیتے ہیں (یہ اس لیے ہوا تھا) تاکہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم

هٰذَا غٰفِلِيۡنَ ۙ﴿۱۷۲﴾ اَوۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَشۡرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنۡ

تو اس بات سے غافل تھے● یا یہ کہو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا تھا

قَبۡلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ‌ۚ اَفَتُهۡلِكُنَا بِمَا

اور ہم تو ان کے بعد کی اولاد ہیں، تو کیا اہل باطل کے قصور کے بدلے میں ہمیں ہلاکت

فَعَلَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمۡ

میں ڈالے گا؟● اور اس طرح ہم اپنی آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں شاید کہ وہ (خدا اور پاک

يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِىۡۤ اٰتَيۡنٰهُ

توحیدی فطرت کی طرف) لوٹ آئیں● اور انہیں اس شخص (بلعم باعورا) کا حال پڑھ کر سنا دیجیے جسے ہم نے اپنی

اٰيٰتِنَا فَانۡسَلَخَ مِنۡهَا فَاَتۡبَعَهُ الشَّيۡطٰنُ فَكَانَ

آیات دیں مگر اس نے (ناشکری کر کے) خود کو ان آیات سے جدا کر لیا اور پھر شیطان نے اُسے اپنے پیچھے

مِنَ الۡغٰوِيۡنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنٰهُ بِهَا وَلٰـكِنَّهٗۤ اَخۡلَدَ

لگا لیا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا● اور اگر ہم چاہتے تو ان (آیات) کے طفیل اس کا رتبہ بلند

اِلَى الۡاَرۡضِ وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ‌ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الۡـكَلۡبِ‌ۚ

کر دیتے لیکن اس نے تو اپنے آپ کو زمین بوس کر دیا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار بن گیا، لہٰذا

إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذَٰلِكَ

اس کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تو بھی منہ کھول کر بھونکنے لگے اور زبان

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

نکالے اور چھوڑ دو تو بھی ایسا کرے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٧٦﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ

ہیں، پس آپ انہیں یہ حکایتیں سنا دیجیے کہ شاید وہ غور و فکر کریں● کس قدر بدترین مثال

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٧٧﴾

ان لوگوں کی ہے جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں اور خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں●

مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ

ہدایت یافتہ صرف وہی ہوتا ہے جسے اللہ ہدایت کرے اور جنہیں اللہ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ

گمراہی میں چھوڑ دے وہ خسارہ اٹھانے والے ہیں● اور بتحقیق ہم نے جن و انس

كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ

کی ایک کثیر تعداد کو جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے (جن کا انجام یہی ہوگا) ، ان کے پاس دل

بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا

تو ہیں مگر وہ ان سے حق کو سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں

يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ

اور ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے

أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

بھی زیادہ گمراہ، یہی تو غافل لوگ ہیں● اور زیباترین نام اللہ ہی کے لیے ہیں پس تم خدا کو انہی

فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ

(اسمائے حسنیٰ) سے پکارو اور جو اللہ کے اسماء میں کج روی اور مجادلہ(۱) کرتے

---

(۱) (خدا کو ایسی چیزوں سے موصوف کرتے ہیں جو اس کے لائق نہیں) انہیں۔

موضوع آیت ۱۷۸۔
جنہیں خدا گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جسے حق فائدہ نہیں پہنچا سکتا اسے باطل نقصان پہنچاتا ہے، جسے ہدایت راہ راست پر نہیں رکھ سکتی اسے گمراہی ہلاکتوں تک کھینچ کر لے جاتی ہے۔
(نہج البلاغہ مکتوب ۲۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ (ہاشمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول "من یھد اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشداً" یعنی جسے خدا ہدایت کرے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہ کرے تو پھر تم اس کا کوئی سرپرست رہنما نہ پاؤ گے (بنی اسرائیل/۱۷) کے بارے میں سوال کیا کہ اس آیت کا کیا مقصد ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ظالموں کو اپنے کرامت کے گھر کے راستہ سے ہٹا دیتا ہے اور اہل ایمان و صاحبان عمل صالح کو اپنے بہشت کے گھر کی راہنمائی فرماتا ہے۔ جیسا کہ خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے "ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ مایشاء" یعنی اللہ تعالی ظالموں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"
(ابراہیم/۲۷) (بحار الانوار جلد ۵ ص ۱۹۹)

حضرت امام (محمد تقی) جواد علیہ السلام:

۳۔ اللہ تعالیٰ یقینا حلیم اور علیم ہے اس کا غضب تو صرف اور صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کی رضا کو قبول نہیں کرتا، اور جو اس کی عطا اور بخشش کو قبول نہیں کرتے ان سے اپنی عطا کو روک لیتا ہے۔ اور گمراہی میں صرف ان لوگوں کو پڑا رہنے دیتا ہے جو اس کی ہدایت کو قبول نہیں کرتے۔
(فروع کافی جلد ۸ ص ۵۲)

سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ مِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَ اُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَ لَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَ يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا

انہیں چھوڑ دو، وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے ● اور جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے ان میں ایک جماعت ایسی ہے جو (دوسروں کو) حق کی ہدایت کرتی ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتی ہے ● اور جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی ہے ہم انہیں بتدریج ایسی جگہ سے گرفت میں لیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی ● اور میں انہیں ڈھیل دوں گا (تاکہ ان کا جام لبریز ہوجائے) میری تدبیر یقیناً مضبوط ہے ● کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی (پیغمبر اسلامؐ) میں کسی قسم کا جنون نہیں ہے؟ وہ تو بس صاف صاف خبردار کرنے والے ہیں ● کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا (تاکہ وہ جان لیں کہ ان کی تخلیق بامقصد ہے) اور شاید ان کی موت کا وقت نزدیک ہو رہا ہو؟ آخر ان روشن آیات کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ● جسے اللہ گمراہ کرے کوئی اس کی ہدایت کرنے والا نہیں اور اللہ ایسے لوگوں کو ان کی اپنی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے تاکہ سرگرداں رہیں ● یہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ قیامت واقع ہونے کا وقت کب ہے؟ کہہ دیجیے: اس کا علم صرف میرے رب کے

موضوع آیت ۱۸۰۔
اللہ تعالیٰ کے ''اسماء الحسنیٰ'' کے خواص
(مصباح کفعمی کی روایت کے مطابق)

۱۔''اللہ''اس نام کا دن چڑھے، عصر کے وقت اور رات کے آخری حصہ میں چھیاسٹھ مرتبہ ''یا'' کے بغیر یعنی صرف ''اللہ، اللہ'' کہہ کر ذکر کیا جائے تو جس مقصد کے لئے اس کا ورد کیا جائے گا وہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔

۲۔''اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ''ان دونوں ناموں کے خواص میں سے ہے کہ جب انہیں ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھا جائے تو خداوند عالم کا لطف و کرم اور رحمت و مہربانی حاصل ہوتی ہے۔

دل، باطن اور نفس کے لئے

۱۔''اَلْقُدُّوْس''جو شخص ایک جگہ بیٹھ کر ایک سو مرتبہ اس نام کا ورد کرے گا اس کا باطن رذائل سے پاک ہوجائے گا۔

۲۔''اَلْقَهَّار''جو شخص اس نام کا کثرت سے ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل سے دنیا کی محبت نکال دے گا۔

۳۔''اَلْبَاعِث''جو شخص سوتے وقت اس نام کو پڑھے اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو زندہ کردے گا اور اس کے دل کو منور کردے گا۔

۴۔''اَلْمُحْيِي الْمُمِيْتُ''جس کا نفس اطاعت الٰہی سے گریزاں ہو تو اسے چاہئے کہ سوتے وقت اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر ان ناموں کا ورد کرے تو اس کا نفس اطاعت کرنے لگے گا۔

۵۔''اَلنُّوْر''جو شخص اسے ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر اور باطن کے لئے نور قرار دے گا۔

علم و معرفت کے لئے

۱۔''اَلْعَلِیْمُ''اس کے خواص میں سے ہے کہ جو دل اس کا ورد کرے گا اس پر علوم و معارف کے دروازے کھل جائیں گے۔

۲۔''اَلْهَادِی''جو شخص اس کا کثرت سے ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ''معرفت'' عطا فرمائے گا۔

حفظ وامان کے لئے

۱۔''اَلْجَبَّار''جو شخص اس نام کو روزانہ اکیس مرتبہ پڑھے گا وہ ظالموں سے محفوظ رہے گا۔

۲۔''اَلْمُتَكَبِّر''جو شخص اس نام کو کسی ظالم اور جابر شخص کے سامنے پڑھے گا وہ ظالم و جابر ذلیل ہوگا۔

۳۔''اَلْخَافِض''جو شخص اس نام کا ستر مرتبہ ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ظالموں کے شر کو دور

يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

پاس ہے، قیامت کے وقت کو اللہ کے سوا کوئی ظاہر نہیں کر سکتا، (قیامت کا واقع ہونا) آسمانوں

الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْــَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ

اور زمین کا بڑا بھاری حادثہ ہوگا جو ناگہاں تم پر آجائے گا، یہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ

عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

اس (کے زمانے) سے مکمل طور پر آگاہ ہیں، کہہ دیجیے: اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے لیکن

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا

اکثر لوگ نہیں جانتے ● کہہ دیجیے: میں خود بھی اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

اللہ جو چاہتا ہے (وہ ہوتا ہے) اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنے لیے بہت سے فائدے

مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ

حاصل کر لیتا اور ہرگز مجھے کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی، میں تو بس ایمان والوں کو خبردار

بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

کرنے اور بشارت دینے والا ہوں ● وہی خدا تو ہے جس نے تمہیں ایک (نفس) سے پیدا کیا اور اسی

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ

(نوع) سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ (وہ) اس سے سکون حاصل کرے پھر اس کے بعد جب مرد نے

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ

عورت سے مقاربت کی عورت کو ہلکا سا حمل ہو گیا جس کے ساتھ وہ چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ

اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ

حمل بھاری ہوا تو دونوں (میاں بیوی) نے اپنے رب اللہ سے دعا کی کہ اگر تو نے ہمیں سالم بچہ

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ

دیا تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے ● پس جب (اللہ نے) انہیں صالح بچہ عطا کیا تو وہ دونوں

کر دے گا۔

۴۔ ''اَلْحَلِيْمُ الرَّؤُوْفُ الْمَنَّان'' جو شخص خوف اور ڈر کے عالم میں ہو اور ان ناموں کا ورد کرے تو وہ خوف اور ڈر سے محفوظ ہو جائے گا۔

۵۔ "اَلْقَادِرُ" جو شخص باوضو ہو کر خلوت میں ایک ہزار مرتبہ اس کو پڑھے وہ اپنے دشمن پر غالب آئے گا۔

۶۔ ''اَلْحَفِيْظ'' جو شخص اس نام کے اعداد کے مطابق اس کا ورد کرے گا وہ کبھی کسی بھی چیز سے نہیں گھبرائے گا خواہ درندوں کی زمین میں بھی چلے، اور غرق ہونے سے بھی امن میں رہے گا۔ اس نام کے ورد کا بہت جلد اثر ہوتا ہے۔ اس کا ورد کرنے والا ہمیشہ خدا کے حفظ و امان میں رہے گا۔

دعا کے لئے:

۱۔ ''اَلسَّمِيْعُ'' جو شخص کثرت سے اس کا ورد کرے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔

۲۔ ''اَلْكَبِيْرُ'' جو شخص اس نام کے اعداد کے مطابق اس کا ورد کرے گا اور اس کے بعد ریاضت اور دعا مانگے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔

حاجات کے لئے:

۱۔ ''اَلْبَدِيْع'' جو اس نام کا ایک ہزار مرتبہ ورد کرے گا اس کی حاجات پوری ہوں گی۔

۲۔ ''اَلْحَكِيْمُ الْعَلِيْم'' جو شخص ان دونوں ناموں کو اپنا ہمیشہ کا ورد بنا لے اور اگر اسے کوئی مشکل سے مشکل تر معاملہ بھی درپیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان فرما دے گا۔ اسی طرح ''اَلْحَفِيْظُ وَالْحَكِيْم'' کی خاصیت ہے۔

ع ۲۳ ۷ ۱۳

۳۔ ''اَلْبَاسِطُ'' جو شخص سحری کے وقت اپنے ہاتھ اٹھا کر دس مرتبہ یہ نام پڑھے گا وہ کبھی کسی سے سوال نہیں کرے گا۔

۴۔ ''اَلْعَزِيْزُ'' جو شخص اسے چالیس دن تک روزانہ چالیس مرتبہ پڑھے گا وہ کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔

۵۔ ''اَلْمُصَوِّرُ'' اگر بانجھ عورت تین (یاسات) دن روزے رکھے اور اس نام کو کسی برتن پر تیرہ مرتبہ لکھے اور پڑھتی بھی جائے، پھر اس برتن کو دھو کر اس کا پانی پیئے، اسے نیک لڑکا عطا ہوگا۔

بیماری کے لئے:

۱۔ ''اَلسَّلَامُ'' اس نام میں بیماروں کے لئے شفا اور آفات سے سلامتی ہے۔ جو شخص اس نام کو کسی مریض پر ایک سو مرتبہ پڑھے گا وہ مریض بحکم خدا صحت یاب ہو جائے گا۔

۲۔ ''اَلْمَجِيْدُ'' جو شخص اس نام کا بکثرت ورد کرے گا وہ ہر درد سے شفا پائے گا۔

شُرَكَآءَ فِيۡمَاۤ اٰتٰٮهُمَا‌ ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۹۰﴾

اللہ کی اس عطا میں اللہ کے شریک ٹھہرانے لگے، لیکن اللہ ان کی مشرکانہ باتوں سے بالاتر ہے ●

اَيُشۡرِكُوۡنَ مَا لَا يَخۡلُقُ شَيۡـًٔـا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۱۹۱﴾

کیا یہ لوگ ایسوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کوئی چیز خلق نہیں کرسکتے اور خود بھی مخلوق ہیں؟●

وَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ لَهُمۡ نَـصۡرًا وَّلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ

اور (یہ معبود) نہ تو ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی خود اپنی مدد

يَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ‌ ؕ

کرنے پر قادر ہیں ● اور اگر تم ان (معبودوں) کو راہ راست کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری اطاعت نہیں

سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ اَمۡ اَنۡتُمۡ صَامِتُوۡنَ ﴿۱۹۳﴾

کریں گے، تمہارے لیے یکساں ہے خواہ تم انہیں دعوت دو یا خاموشی اختیار کرو●

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمۡثَالُكُمۡ‌

بتحقیق اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے (اور پوجتے) ہو وہ تمہاری طرح کے (پیدا کیے ہوئے)

فَادۡعُوۡهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۹۴﴾

بندے ہیں، پس اگر تم سچے ہو تو انہیں ذرا پکار کر تو دیکھو انہیں چاہیے کہ تمہیں جواب دیں●

اَلَهُمۡ اَرۡجُلٌ يَّمۡشُوۡنَ بِهَاۤ‌ اَمۡ لَهُمۡ اَيۡدٍ يَّبۡطِشُوۡنَ بِهَاۤ‌

کیا ان (معبودوں) کے پیر ہیں جن سے وہ چلتے ہیں؟ یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ قدرت کا اظہار

اَمۡ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ يُّبۡصِرُوۡنَ بِهَاۤ‌ اَمۡ لَهُمۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ

کرتے ہیں؟ کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں؟ یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟

بِهَا‌ ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ فَلَا

آپ کہدیجیے: تم اپنے (خیالی) شریکوں کو بلاؤ پھر میرے خلاف (جو) تدبیریں (کر سکتے ہو) کرو

تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡـكِتٰبَ‌ ۖ وَهُوَ

اور مجھے مہلت تک نہ دو ● بے شک میرا ولی تو وہ اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور جو

گمشدہ اور ضائع ہوجانے والی چیزوں کے لئے

۱۔ ''اَلۡمُعِیۡدُ'' جو شخص آدھی رات کے وقت اپنے گھر کے چاروں کونوں میں کھڑا ہوکر ستر مرتبہ یہ نام پڑھے اور پھر کہے ''یَامُعِیۡدُ رُدَّعَلَیَّ ۔۔۔۔۔۔'' (اس جگہ گمشدہ چیز کا نام لے) تو ایک ہفتہ کے اندر غائب اور گمشدہ چیز واپس آجائے گی یا اس کی اطلاع مل جائے گی۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے تمام راز اپنے ناموں میں رکھ دیئے ہیں۔

مصائب و مشکلات کے لئے:

۱۔ ''اَلصَّبُوۡرُ'' جو شخص اس نام کا ایک ہزار مرتبہ ورد کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے مصائب برداشت کرنے کا الہام فرمائے گا۔

۲۔ ''اَللَّطِیۡفُ'' سخت ترین مشکل اوقات میں اس نام کا ورد بہت جلد مشکلات کو دور کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

کھانے میں اسماء الٰہی کے اثرات:

۱۔ ''اَلۡوَاجِدُ'' جو شخص اس نام کو کھانے پر پڑھے گا اور کھانا کھائے گا وہ اپنے باطن میں نور الٰہی کو محسوس کرے گا۔

۲۔ ''اَلۡوَدُوۡدُ'' جو شخص اس نام کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر کھانے پر دم کرے اور آپس میں دشمن اور مخالف دو آدمیوں کو کھلائے تو ان میں محبت پیدا ہوگی۔

۳۔ ''اَلسُّبُّوۡحُ'' جو شخص نماز جمعہ کے بعد اس نام کو روٹی پر لکھ کر اسے کھائے تو وہ فرشتہ صفت بن جائے گا۔

رزق کے لئے:

۱۔ ''اَلۡوَهَّابُ'' جو شخص سجدے میں اس نام کو چودہ مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا۔ اور جو شخص رات کے آخری حصے میں، ننگے سر ہوکر اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر سو مرتبہ اسے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فقر و تنگدستی کو دور کردے گا اور اس کی حاجتیں برلائے گا۔

۲۔ ''اَلۡوَاسِعُ'' جو شخص اس نام کا بکثرت ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں وسعت عطا کرے گا۔

۳۔ ''اَلرَّازِقُ'' جو اس نام کا بکثرت ورد کرے گا تو اس کے رزق میں برکت ہوگی۔

۴۔ ''مَالِكُ الۡمُلۡكِ'' جو اس نام کا بکثرت ذکر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہانوں (دنیا و آخرت) میں بے نیاز کردے گا۔

جاہ و منصب اور بلندی درجات کے لیے

۱۔ ''اَلرَّافِعُ'' جو شخص نماز ظہر کے بعد اس نام کا سو

يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا

صالحین کی سرپرستی (اور ہدایت) کرتا ہے ● اور اللہ کے سوا (بتوں اور) جنہیں تم پکارتے اور

يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَ

عبادت بھی کرتے ہو وہ نہ تو تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی خود اپنی مدد کر سکتے ہیں ● اور اگر (ان

اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ

بتوں یا بت پرستوں کو) ہدایت کے لیے بلاؤ تو وہ تمہاری بات بھی سن نہیں سکتے اور تم انہیں دیکھتے

يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ

ہو کہ بظاہر وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں جبکہ وہ کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے ● (اے رسول) میانہ

بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا

روی سے کام لیں، نیک کاموں کا حکم دیں اور جاہلوں سے منہ موڑے رہیں ● اور اگر آپ کو

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ

شیطان (اور شیطان صفت لوگوں سے) تھوڑا سا بھی وسوسہ یا بدنیتی یا اکسانا معلوم ہو تو اللہ کی پناہ

اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ

مانگیں یقیناً وہ بڑا سننے جاننے والا ہے ● بے شک جو لوگ اہل تقویٰ ہیں انہیں جب کبھی شیطان کی

طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۚ ﴿۲۰۱﴾

طرف سے کسی وسوسے کا احساس ہوتا ہے تو وہ چوکنے ہو جاتے ہیں اور انہیں اسی وقت سوجھ آجاتی ہے ●

وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

اور ان کے (شیطانی) بھائی انہیں گمراہی میں کھینچتے لیے جاتے ہیں پھر وہ کوتاہی بھی نہیں کرتے ●

وَ اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ

اور جب آپ ان کے سامنے کوئی آیت نہیں لاتے (اور وحی کا انتظار کرتے ہیں) تو کہتے ہیں: تم نے خود کسی

قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا

آیت کا انتخاب کیوں نہ کیا؟ کہدیجیے: میں یقیناً اس وحی کا پابند ہوں جو میرے رب کی جانب سے میری

مرتبہ ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کردے گا۔

۲۔ ''اَلْمُعِزُّ'' اس نام کا ذکر کرنے والا رعب و دبدبہ اور ہیبت کا حامل ہوگا۔

موضوع آیت ۱۹۹۔ جہالت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ یہ بات بھی جہالت میں شامل ہے کہ تم ہر وہ کچھ بیان کردو جسے تم جانتے ہو۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۶۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جہالت زندہ لوگوں کی موت ہے اور بدبختی کو ہمیشہ رکھنے کا موجب ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ لوگ جسے نہیں جانتے اس کے دشمن ہیں۔ (غرر الحکم)

۴۔ جہالت ہر برائی کی جڑ ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جاہل کو صرف تلوار کی دھار ہی باز رکھ سکتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ جاہل اپنی کوتاہیوں سے بے خبر رہتا ہے اور کسی نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو نہیں مانتا۔ (غرر الحکم)

۷۔ جاہل کا سرمایہ مال اور آرزوئیں ہوتی ہیں۔ (غرر الحکم)

۸۔ جاہل اپنے جیسوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ انسان کی جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ جس بات سے اسے روکا جاتا ہے وہ اس کا ارتکاب کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جو کسی چیز سے جاہل ہوتا ہے اس پر عیب لگاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۷۹)

۱۱۔ جاہلوں کے دلوں کو طمع و لالچ مضطرب کئے رہتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۵۸)

۱۲۔ جاہل قطع تعلق کرتا ہے جبکہ عقلمند تعلقات قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۱۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ جاہل کی عادت ہوتی ہے کہ بات کو سننے سے پہلے جواب دیتا ہے، سمجھنے سے پہلے الجھ پڑتا ہے اور نہ جانتے ہوئے فیصلہ کردیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۷۸)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۱۴۔ جاہل کا دوست ہمیشہ درماندہ رہتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۴۷)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۱۵۔ جہالت ہو یا بخل دونوں مذموم ترین عادتیں ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۴)

بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ وَ هُدًی وَّ رَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ

طرف بھیجی جاتی ہے، یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے باعث بصیرت اور مومنوں

یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ اِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَ

کے لیے ہدایت اور رحمت کا ذریعہ ہے ● اور جب قرآن پڑھا جائے تو پوری توجہ کے ساتھ اسے سنا کرو

اَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾ وَ اذۡکُرۡ رَّبَّکَ فِیۡ

اور خاموش رہا کرو، (تاکہ سن سکو) شاید تم پر رحم کیا جائے ● اور اپنے رب کو

نَفۡسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیۡفَةً وَّ دُوۡنَ الۡجَهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ

تضرع اور خوف کے ساتھ دل ہی دل میں اور دھیمی آواز

بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ وَ لَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ

میں نہ کہ زور سے صبح و شام یاد کیا کریں اور غافلوں میں سے نہ ہوں ● یقیناً جو

الَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَ

لوگ آپ کے رب کے مقربان بارگاہ ہوتے ہیں وہ اس کی عبادت کرنے سے تکبر نہیں کرتے اور

یُسَبِّحُوۡنَهٗ وَ لَهٗ یَسۡجُدُوۡنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدة

اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ ریز رہتے ہیں ●

ع ۲۴ ۱۸ ۱۴ السجدۃ

سُوۡرَةُ الۡاَنۡفَالِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَدَنِیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۷۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰهِ وَ

(اے پیغمبر!) یہ لوگ آپ سے، جنگی غنیمتوں اور عمومی اموال کے بارے میں سوال کرتے ہیں (کہ کس

الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ

کی ملکیت ہیں؟) تو کہہ دیجئے کہ انفال خدا اور رسول کی ملکیت ہیں۔ پس تم خدا سے ڈرو اور اپنے باہم (کے

اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱﴾

رابطوں) کی اصلاح کرو اور اگر تم ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ●

فضائل سورہ انفال

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص ہر مہینے سورہ انفال اور برائت کی تلاوت کرے گا اس کے دل میں کبھی نفاق داخل نہیں ہوگا۔
(ثواب الاعمال)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:
۱۶۔ جاہل کو سدھانا اور کسی کو اس کی عادت سے ہٹانا ایک معجزہ ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۸)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

مومن تو درحقیقت وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل (اس کی عظمت

قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ

سے) لرز جاتے ہیں، اور جب ان کے سامنے خدا کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں

اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ

اضافہ کر دیتی ہیں، اور وہ صرف اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں ● وہی لوگ تو ہیں جو نماز کو قائم

الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؕ ﴿٣﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ

کرتے ہیں اور جو کچھ کہ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (محروم لوگوں پر) خرچ کرتے ہیں ● یہی تو حقیقی

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ

مومن ہیں، جن کے لئے ان کے پروردگار کے پاس درجات ہیں، بخشش ہے اور باعظمت اور

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ ﴿٤﴾ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ

کریمانہ روزی ہے ● (غنیمتوں کی تقسیم پر مسلمانوں کی ناراضگی بالکل) اسی طرح ہے جس طرح آپ کا رب آپ کو

بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(جنگ بدر کے لیے) آپ کے گھر سے برحق طریقے پر باہر لے آیا جبکہ مومنین میں سے کچھ لوگ (جنگ میں

لَكٰرِهُوْنَ ۙ ﴿٥﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ

شرکت) کو ناپسند کرتے تھے ● وہ لوگ حق ہونے کے بارے میں اس کے واضح ہو جانے کے بعد بھی آپ سے

كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ؕ ﴿٦﴾

لڑائی جھگڑا کرتے ہیں کہ گویا موت کی طرف ہنکا کر لے جائے جا رہے ہیں (اور وہ اپنی تباہی کو) دیکھ رہے ہیں ●

وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ

اور اس وقت کو یاد کرو کہ جب خداوند عالم تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ (دشمن کے تجارتی قافلے یا مسلح

تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ

لشکر) ان دو گروہوں میں سے ایک تمہارے لئے ہی ہو گا، اور تم اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ

موضوع آیت ۲، ایمان

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ صرف نسبت دے دینے یا آرزو کر لینے سے انسان مؤمن نہیں بن جاتا بلکہ ایمان خلوص کے ساتھ قبول کر لینے سے ہوتا ہے کہ جس کی تصدیق اعمال بھی کریں۔ (بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۷۲)

۲۔ جس شخص میں تین صفات ہوں اس کا ایمان کامل ہوتا ہے:

۱۔ راہ خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔

۲۔ اپنے اعمال ریا کے طور پر نہ بجالائے۔

۳۔ اگر اس کے سامنے دو امر ہوں ایک دنیا کے لئے اور دوسرا آخرت کے لئے تو وہ آخرت کے امر کو دنیا کے امر پر ترجیح دے۔

(کنز العمال حدیث ۴۳۲۴۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ ایمان ایک درخت ہے جس کی جڑ یقین ہے، شاخ تقویٰ ہے، روشنی حیا ہے اور پھل سخاوت ہے۔

(غرر الحکم)

۴۔ ایمان کے چار رکن ہیں:

۱۔ خدا پر توکل کرنا

۲۔ اپنے امور کو خدا کے سپرد کر دینا

۳۔ خدا کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دینا

۴۔ قضائے الٰہی پر راضی ہو جانا۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۶۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔ ایمان، اقرار اور عمل کا نام ہے جبکہ اسلام عمل کے بغیر اقرار کا نام ہے۔ (تحف العقول ص ۲۱۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ تم میں سے کوئی شخص بھی اس وقت تک ایمان کی حد کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ اپنے سے دور ترین شخص کو راہ خدا میں دوست نہ رکھے اور نزدیک ترین کو خدا کی رضا کے لئے دشمن نہ جانے۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۵۲)

۷۔ ایمان وہ ہوتا ہے جو دل میں جا کر ٹھہر جائے اور اسلام وہ ہوتا ہے جس پر نکاح، میراث اور خون (جان) کی حفاظت کا دارومدار ہوتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۲۴۹)

۸۔ انسان جس کم سے کم کام کی وجہ سے ایمان سے خارج ہو جاتا ہے وہ یہ کہ کسی سے دینی بنیادوں پر بھائی چارہ قائم کرے پھر اس کی خطاؤں اور لغزشوں کو اس لئے جمع کرتا رہے کہ کسی دن اس کے منہ پر مارے۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۴۸)

اللّٰهُ اَنۡ يُّحِقَّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقۡطَعَ دَابِرَ

غیر مسلح گروہ تمہارے قابو میں آ جائے۔ جبکہ خدا چاہتا ہے کہ اپنے کلمات کے ذریعہ حق کو تقویت

الۡكٰفِرِيۡنَ ۙ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الۡحَقَّ وَ يُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ وَ لَوۡ

بخشے اور کفار کی بیخ کنی کر دے ● تاکہ (خداوند عالم) حق کو پائیدار اور باطل کو نیست و نابود کر

كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۚ ﴿۸﴾ اِذۡ تَسۡتَغِيۡثُوۡنَ رَبَّكُمۡ

دے اگرچہ مجرمین اس بات کو ناپسند بھی کریں ● اس زمانے کو یاد کرو جب تم (بدر کے دن) اپنے رب سے

فَاسۡتَجَابَ لَكُمۡ اَنِّىۡ مُمِدُّكُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ

نصرت طلبی کر رہے تھے، پس اس نے تمہاری درخواست کو قبول کیا (اور فرمایا) میں ایک دوسرے کے پیچھے آنیوالے

الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُرۡدِفِيۡنَ ﴿۹﴾ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى وَ

ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کرنے والا ہوں ● اور اللہ تعالیٰ نے اس (فتح) کو تمہارے لئے خوشخبری

لِتَطۡمَـئِنَّ بِهٖ قُلُوۡبُكُمۡ ۚ وَ مَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ

کے علاوہ اور کچھ بھی قرار نہیں دیا اور یہ کہ تمہارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو جائے اور نصرت و کامیابی خدا

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۰﴾ اِذۡ يُغَشِّيۡكُمُ

کے علاوہ کسی اور کی طرف سے نہیں، یقیناً خداوند عالم غالب (اور) حکمت والا ہے ● اس زمانے کو یاد کرو

النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنۡهُ وَ يُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

جب خداوند عالم نے اپنی طرف سے تمہارے امن و سکون کی خاطر تم پر مختصر سی نیند مسلط کر دی اور تم پر

لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ وَ يُذۡهِبَ عَنۡكُمۡ رِجۡزَ الشَّيۡطٰنِ وَ لِيَرۡبِطَ

آسمان سے پانی برسایا تاکہ اس سے تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطان (کے وسوسوں) کی پلیدی

عَلٰى قُلُوۡبِكُمۡ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الۡاَقۡدَامَ ؕ ﴿۱۱﴾ اِذۡ يُوۡحِىۡ رَبُّكَ

کو دور کر دے، تمہارے دلوں کو محکم کرے اور تمہیں ثابت قدم رکھے ● (اس زمانے کو بھی خاطر میں

اِلَى الۡمَلٰٓـئِكَةِ اَنِّىۡ مَعَكُمۡ فَثَبِّتُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ

لے آؤ) کہ جب تمہارے رب نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، پس تم

ع ۱۰ ۱۵

ایمان کا ذائقہ

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس شخص میں یہ تین صفات پائی جائیں وہ ایمان کے ذائقہ سے بہرہ ور ہوتا ہے ۱۔ اللہ اور اس کے رسول سے بڑھ کر اس کو اور کوئی چیز محبوب نہ ہو ۲۔ جو دین سے مرتد ہونے کی بجائے آگ میں جلائے جانے کو ترجیح دیتا ہو ۳۔ جو محبت بھی خدا کے لئے رکھے اور دشمنی بھی۔ (کنز العمال جلد ۱ ص ۳۸)

۲۔ جو شخص تین کام کرے گا وہ ایمان کا مزہ چکھے گا:

۱۔ جو خداوند وحدہ لاشریک کی اس بنا پر بندگی کرے کہ اس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں

۲۔ اپنی خوشی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

۳۔ اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔

(کنز العمال حدیث ۱۰)

۳۔ جو اللہ کے رب ہونے پر، محمدؐ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔ (کنز العمال حدیث ۹ ج ۱)

۴۔ جب تک بندہ سنجیدگی کی حالت میں اور ہنسی مذاق میں جھوٹ کو ترک نہیں کرے گا ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ جب تک بندے کو اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ جو مصیبت اسے پہنچی ہے، اسے پہنچنا ہی تھا اور جو مصیبت اسے نہیں پہنچی اسے نہیں پہنچنا تھا، اور نفع نقصان خدا کے ہاتھ میں ہے، اس وقت تک ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۱۵۴، کنز العمال ج ۱ ص ۱۶۳)

۶۔ جب تک انسان میں تین صفات نہ پائی جائیں اس وقت تک وہ ایمان کی حقیقت کا مزہ نہیں چکھ سکتا:

۱۔ دین میں غور و فکر سے کام لینا۔

۲۔ مصیبتوں پر صبر کرنا اور

۳۔ کاروبار میں اچھی تدبیر سے کام لینا۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۸۵)

جو لوگ ایمان کا مزہ نہیں چکھ پاتے:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس شخص کی اصل غرض و غایت ہی خواہشات نفسانی کی تکمیل ہو اس کے دل سے ایمان کی شیرینی سلب کر لی جاتی ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۵۷)

۲۔ انسان اس وقت تک ایمان کی شیرینی سے بہرہ مند نہیں ہو سکتا جب تک اس کا قضا و قدر کے نفع و نقصان پر ایمان نہ ہو۔ (کنز العمال حدیث ۵۹۵)

۳۔ انسان اس وقت تک ایمان کی مٹھاس کا مزہ نہیں چکھ سکتا جب تک وہ اس بات سے بے پرواہ نہ ہو جائے

سَاُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الرُّعۡبَ فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ

مومنوں کو ثابت قدم رکھو، اور میں بہت جلد کفار کے دلوں میں رعب اور خوف ڈال دوں گا پس تم

الۡاَعۡنَاقِ وَ اضۡرِبُوۡا مِنۡهُمۡ کُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ

ان کی گردنوں کے اوپر کو مارو اور ان کی انگلیوں کے پوروں کو کاٹ ڈالو ● یہ حکم اس لئے تھا کہ

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ۚ وَ مَنۡ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ

انہوں نے خدا اور اس کے رسول کے مقابلے میں سرکشی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کے

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِکُمۡ فَذُوۡقُوۡهُ وَ اَنَّ

ساتھ الجھتا اور ان کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے ● یہ تمہاری (دنیا میں سزا

لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا

ہے) پس اسے چکھو اور (جان لو کہ) کافروں کے لئے جہنم کا عذاب (تیار) ہے ● اے صاحبانِ ایمان! جب

اِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا زَحۡفًا فَلَا تُوَلُّوۡهُمُ

کافروں کے ساتھ تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے کہ وہ میدانِ جنگ میں انبوہ کی صورت میں تم پر حملہ آور ہو جائیں

الۡاَدۡبَارَ ﴿۱۵﴾ وَ مَنۡ یُّوَلِّهِمۡ یَوۡمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا

تو تم انہیں پیٹھ دکھا کر بھاگ نہ جانا ● اور ان لوگوں کے علاوہ جو لوگ جنگی ساز و سامان کے لئے واپس

مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوۡ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدۡ بَآءَ

جاتے ہیں یا جو لوگ مسلمانوں کے دوسرے گروہ کی مدد کو جاتے ہیں کوئی اور شخص جنگ کے دن

بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاۡوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ

دشمن کو پیٹھ دکھائے گا تو وہ خداوند عالم کے غیظ و غضب کا شکار ہو جائے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا

الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡهُمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمۡ ۪

اور جہنم بہت بری جگہ ہے ● تم نے (اپنی طاقت کے بل بوتے پر) اُن (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے (اپنی

وَ مَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۚ

غیبی امداد سے) انہیں قتل کیا ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) جب آپؐ تیر پھینک رہے تھے، آپؐ نہیں پھینک رہے تھے بلکہ

کہ دنیا کو کون کھائے جا رہا ہے۔
(کافی جلد ۲ ص ۱۲۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۴۔ جب تک تم دنیا سے روگردانی نہیں کر لو گے اس وقت تک تمہارے دلوں کے لیے ایمان کی شیرینی حرام ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۱۲۸)

وَ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

خدا نے پھینکا تھا تا کہ (کافروں کو مرعوب کرے) اور مومنین کو اپنی طرف سے اچھے طریقے سے آزمائے۔

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ

کیونکہ اللہ بہت سننے اور جاننے والا ہے ● یہ خدا کی مہربانی تھی اور (جانے رکھو کہ) اللہ کافروں کی چالوں

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ

کو ناکام بنانے والا ہے ● (اے کافرو!) اگر تم اسلام کی فتح و کامرانی کے انتظار میں تھے تو وہ فتح و کامرانی

وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ

تمہارے پاس آچکی ہے اور اگر تم گمراہی اور باطل سے باز آجاؤ تو یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (اپنے کفر کی

وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ

طرف) پلٹ جاؤ تو ہم بھی (اپنے قہر و غضب کی طرف) پلٹ جائیں گے۔ اور تمہارا گروہ خواہ کتنا ہی کثیر تعداد میں ہو

وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

تمہارے کچھ کام نہیں آئے گا کیونکہ یقینی طور پر اللہ مومنوں کے ساتھ ہے ● اے ایمان والو!

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اب جبکہ (اس کی باتوں کو) سنتے ہو تو اس سے

تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ

رو گردانی نہ کرو ● اور ان لوگوں کی مانند نہ بنو جو کہتے ہیں کہ "ہم نے سن لیا" (در حقیقت) وہ

لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ

نہیں سن رہے ہوتے ● یقیناً اللہ کے نزدیک بدترین چلنے والے (وہ ہیں جو حق کو سننے اور بولنے کے لیے)

الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ

بہرے اور گونگے ہیں وہی جو عقل سے کام نہیں لیتے ● اور اگر اللہ کو ان میں کوئی اچھائی نظر آتی

خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ

تو انہیں ضرور سننے والا بنا دیتا (حق بات ان کے دل کے کانوں تک پہنچاتا) اور اگر انہیں سنواتا تو بھی وہ

موضوع آیت ۱۷ تیراندازی:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ فرمان ہے کہ "واعدوالهم ما استطعتم من قوة" (انفال/۶۳) یعنی اے مسلمانو! جہاں تک تم سے بن سکے ان (کفار کے مقابلہ) کے لئے (لڑائی کا) سامان مہیا کرو کی تفسیر یہ ہے کہ یہاں پر "قوت" سے مراد "تیراندازی" ہے، یاد رکھو کہ "قوت" سے مراد تیراندازی ہے۔
(صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۵۲۲)

۲۔ جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے ترک کردے تو وہ ہم میں سے نہیں ــ یا فرمایا ــ وہ گناہ گار ہے۔ (صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۵۲۳)

۳۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین کھیل "گھوڑ دوڑ" اور "تیراندازی" ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۸۱۲)

۴۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ تیر اندازی سیکھو، کیونکہ یہ تمہارا بہترین کھیل ہے۔
(کنز العمال حدیث ۱۰۸۴۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ تیراندازی، "اسلامی تیر" ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۱۰۷)

ع ۲ ۵ ۱۶

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ

سرکشی کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ● اے ایماندارو! تمہیں جب بھی اللہ اور اس کے رسول اس چیز

لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

کی طرف بلائیں جو تمہاری زندگی کا سبب ہے تو فوراً اس کا جواب دو۔ اور جانے رہو کہ اللہ تعالیٰ

يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ

انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، اور تم کو اسی کی طرف محشور ہونا ہے ● اور

اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ

اس فتنے سے ڈرو جو تم میں سے صرف ظالم لوگوں ہی کو اپنی لپیٹ میں نہیں لے گا (بلکہ سب کے

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ

دامنگیر ہوگا)، اور جانے رہو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ● اور اس وقت کو یاد کرو جب تم کم تھے

اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ

اور (مکہ کی) زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے، تمہیں ہر وقت یہ ڈر رہتا تھا کہ (دشمن) لوگ تمہیں

يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ

اچک لیں گے، پس اللہ تعالیٰ نے تمہیں (مدینہ میں) پناہ دی اور اپنی مدد کے ساتھ طاقتور بنایا اور

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تمہیں پاکیزہ روزی عطا فرمائی، شاید کہ تم شکر گزار بن جاؤ ● اے صاحبانِ

اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ

ایمان! اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو کہ اس طرح تم اپنی امانتوں میں

اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ

جان بوجھ کر خیانت کرو گے ● جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد (تمہاری) آزمائش (کا ذریعہ) ہیں اور

فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

خدا کے نزدیک یقینا (آزمائش پر پورا اترنے والوں کے لیے) بہت بڑا اجر ہے ● اے ایمان والو!

ع ۳ ۹ ۱۷

اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اگر خدا کا تقویٰ اختیار کیئے رہو گے تو خداوند عالم تمہارے لئے فرقان (حق اور باطل کی شناخت کی قوت) قرار دے گا

سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

اور تمہارے گناہوں کو چھپادے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تو بہت بڑے فضل اور بخشش والا ہے ●

وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ

اور (اے پیغمبر!) اس وقت کو یاد کیجئے جب کافر لوگ آپؐ کے بارے میں منصوبے بنارہے تھے کہ آپؐ کو قید کر

اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ

دیں یا قتل کر دیں یا (مکہ سے) جلاوطن کر دیں، وہ تدبیریں سوچ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنی تدبیریں بنا رہا تھا اور اللہ

خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا

تعالیٰ بہترین تدبیریں بنانے والا ہے ● اور جب ان پر ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم

قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ

نے خوب سن لیا ہے، (کوئی اہم بات نہیں ہے) اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس قرآن کی طرح کہہ سکتے ہیں،

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ

یہ تو پہلے لوگوں کے افسانوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ● اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ان (مخالفین

كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً

نے دعا کے طور پر) کہا: خداوندا! اگر یہ (اسلام اور قرآن) حق ہے اور تیری طرف سے ہے تو پھر ہم پر آسمان

مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ

سے پتھروں کی بارش برسا یا دردناک عذاب ہم پر نازل کر ● اور (اے پیغمبرؐ!) جب تک آپؐ ان

لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ

لوگوں کے درمیان موجود ہیں خدا انہیں عذاب نہیں دے گا اور جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے

هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ

پھر بھی اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے ● اور کیوں نہ خدا انہیں عذاب میں مبتلا کرے؟

موضوع آیت ۳۰ خدا کا حیلہ (عذاب)

۱۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الفاظ سے دعا کیا کرتے تھے: ''پروردگارا! تو میری مدد فرما اور میرے خلاف امداد نہ کر، مجھے نصرت عطا فرما میرے خلاف نصرت نہ کر، میرے حق میں اپنے حیلے کار گر فرما، میرے خلاف حیلوں کو کار گر نہ کر۔'' (صحیح ترمذی جلد ۱۳ ص ۶۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جو شخص خدائی حیلوں سے مطمئن ہو جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ اس امت کے بہترین شخص کے بارے میں بھی اللہ کے عذاب سے بالکل مطمئن نہ ہو جاؤ کیونکہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے ''فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ'' یعنی گھاٹا اٹھانے والے لوگ ہی اللہ کے عذاب سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں۔ (اعراف/۹۹) اور اس امت کے بدترین آدمی کے بارے میں بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ کیونکہ ارشاد الٰہی ہے ''اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ'' (یوسف/۸۷) یعنی خدا کی رحمت سے کافروں کے علاوہ کوئی اور ناامید نہیں ہوتا۔
(نہج البلاغہ حکمت ۳۷۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ جب تم دیکھو کہ انسان اپنے گناہوں کو بھلا کر دوسروں کے گناہوں کی ٹوہ میں لگا ہوا ہے تو سمجھ لو کہ وہ خدا کے مکر (عذاب) میں گرفتار ہو چکا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۴۶)

يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ

اور وہ (لوگوں کو) مسجد الحرام سے روکتے ہیں جبکہ وہ اس جگہ کے سرپرست بھی نہیں ہیں، متقی اور

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

پرہیزگار لوگوں کے علاوہ کسی اور کو وہاں کی تولیت اور سرپرستی کا حق حاصل نہیں ہے لیکن اکثر

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً

لوگ اس بات کو نہیں جانتے ● بیت اللہ (کعبہ) کے پاس ان کی (دعا اور) نماز سیٹیوں

وَّ تَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

اور تالیوں کے علاوہ کچھ اور نہیں تھی۔ پس تم اپنے کفر کی وجہ سے

تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

(خدائی) عذاب کو چکھو ● یقیناً جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ اپنے اموال کو اس لئے خرچ کرتے ہیں تاکہ خدا

لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ

کی راہ سے (لوگوں کو) روکیں، پس وہ آئندہ بھی اس قسم کے خرچ کرتے رہیں گے، پھر ان

عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى

کے لئے حسرت کا سبب بن جائے گا اور وہ شکست کھا جائیں گے۔ اور جو لوگ کافر ہو چکے ہیں وہ جہنم کی

جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ

طرف جمع کر کے لائے جائیں گے ● (یہ حسرت، شکست اور عذاب) اس لئے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ (اس جہان

وَ يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا

اور اس جہان میں) ناپاک لوگوں کو پاک و پاکیزہ لوگوں سے جدا کر دے اور ناپاک اور پلید لوگوں کو آپس میں

فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ

ملا دے، اور باہم یکجا کر کے انہیں جہنم میں بھیج دے، یہی لوگ ہی تو خسارہ اٹھانے والے ہیں ● (اے پیغمبر!)

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ

کفار سے کہہ دیجئے کہ اگر (گمراہی سے) باز آ جائیں تو ان کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اگر (اپنی

ع ۴ ۹ ۱۸

موضوع آیت ۳۴، اولیاء اللہ

۱۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اولیاء اللہ کی تین صفات ہیں:

۱۔ ہر بات میں خدا پر یقین۔

۲۔ ہر بات میں لوگوں سے بے نیازی۔

۳۔ ہر بات میں خدا کی طرف رجوع۔

(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۲۰)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جو کسی ولی خدا کی توہین کرتا ہے وہ میرے مدمقابل آجاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۱۶)

۳۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ـــــ اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں چھپا رکھا ہے، لہٰذا خدا کے کسی بندے کو حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کا ولی ہو اور تم اسے نہ جانتے ہو۔ (بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۲۷۵)

۴۔ اولیائے خدا وہ ہوتے ہیں جو دنیا کے باطن پر نظر رکھتے ہیں جبکہ باقی لوگ دنیا کے ظاہر کو دیکھتے ہیں۔ وہ آخرت کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں، جبکہ دوسرے لوگ دنیا کے کاموں میں لگے رہتے ہیں، اور وہ اس چیز (نفس) کے مارنے میں لگے رہتے ہیں جس سے انہیں خوف ہوتا ہے کہ وہ انہیں ہلاک کر دے گی۔ اور اس چیز کو ترک کر چکے ہوتے ہیں (دنیاوی مال و دولت کو) جس سے انہیں خوف ہوتا ہے کہ وہ بہت جلد انہیں ترک کر دے گی۔ ـــــ

(بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۳۱۹)

۵۔ اولیائے خدا ابتدائے تخلیق آدم سے اب تک مستضعف اور قلیل چلے آ رہے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۱۵۴)

وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾

کارستانیوں کی طرف) پلٹ جائیں تو خدائی طریقہ کار جو گزشتہ لوگوں کے ساتھ چلا آرہا ہے جاری ہو گا ●

وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ

اور ان (دشمنوں) کے ساتھ اتنی جنگ کرو کہ (کفر و شرک کا) کوئی فتنہ باقی نہ رہ جائے، اور دین

كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ

سارے کا سارا اللہ کا ہو جائے، پس اگر ان لوگوں نے (اپنے کفر سے) دست کشی اختیار کر لی تو خداوند

بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

بھی ان کے کارناموں کو جانتا ہے ● اور اگر (پھر بھی) وہ روگردانی اور سرپیچی کریں تو معلوم کر لو

مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۴۰﴾

کہ خدا تمہارا مولا اور سرپرست ہے کس قدر بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے ●

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ

اور جان لو کہ تم جو بھی غنیمت حاصل کرو یقینا اس کا خمس (پانچواں حصہ) خدا،

لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ

رسول خدا، اس کے قرابتداروں (یعنی اہلبیتؑ) اور (سادات) یتیموں، بے نواؤں اور مسافروں کے

السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی

لئے ہے، اگر تم خدا اور اس چیز پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر حق اور باطل کی جدائی کے

عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی

دن نازل کی، جس (جنگ بدر کے) دن دو گروہ (ایماندار اور بے ایمان) آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ اور

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ

اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ● (وہ وقت یاد کرو) جب تم نچلی جانب تھے اور وہ (دشمن) اوپر کی طرف

بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَ الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ

(اور تم پر برتری رکھتے) تھے اور (ابوسفیان کا تجارتی) قافلہ تم سے بہت نیچے تھا، اگر تم کوئی وعدہ کر لیتے تو

موضوع آیت ۴۱ خمس

۱۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ:
اس مال فے میں میرا کوئی حصہ ہے اور نہ اس میں___ اونٹ کے کوہان کے بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:___ سوائے ''خمس'' کے۔ اور خمس کی ادائیگی تم پر فرض ہے لہٰذا سوئی تاگے تک کا خمس ادا کرو۔ (کنزالعمال حدیث ۱۰۹۶۸)

۲۔ ''غلول'' سے بچو، یعنی خمس ادا کئے بغیر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح نہ کرے اور نہ اس کی ادائیگی کئے بغیر کوئی کسی سواری پر سوار ہو۔
(کنزالعمال حدیث ۱۱۰۴۸)

۳۔ عمران بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے سامنے ''خمس کی آیت'' تلاوت کی تو آپؑ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کا حصہ ہوتا ہے وہ اس کے رسولؐ کے لئے ہوتا ہے اور جو اس کے رسولؐ کے لئے ہوتا ہے وہ ہمارے لئے ہے ------''
(وسائل الشیعہ جلد ۶ ص ۳۳۸)

وَ لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَ لٰكِنْ

یقیناً اس میں اختلاف کرتے لیکن خدا تمہیں ایک طے شدہ امر کے ساتھ سامنے لے آیا تاکہ جو خدا

لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۵ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ

چاہتا ہے وہی انجام پائے تاکہ جو (گمراہی میں) ہلاک ہو تو وہ بھی دلیل اور آگاہی کے ساتھ ہلاک ہو

عَنْ بَيِّنَةٍ وَّ يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ

اور جو (ہدایت کے لیے) زندہ رہنا چاہتا ہے تو وہ بھی دلیل اور حجت کے ساتھ زندہ رہے اور خدا یقیناً

لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ۙ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَ

سننے اور جاننے والا ہے • اے پیغمبر! اس وقت کو یاد کریں جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خواب میں دشمن کی

لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ فِي

تعداد کم کر کے دکھلائی، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تمہیں زیادہ دکھلاتا تو تم ضرور سست ہو جاتے اور جنگ کے

الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

معاملہ میں یقیناً لڑائی جھگڑا کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے (تمہیں اس سے) محفوظ رکھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ سینے کے

الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَ اِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْۤ

اندر کی چیزوں کو جانتا ہے • اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب تم دشمن سے دوبدو ہوئے، اس وقت خدا

اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّ يُقَلِّلُكُمْ فِيْۤ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ

نے دشمن کو تمہاری نگاہ میں کم کر کے دکھایا اور تمہیں بھی ان کی نظروں میں کم کر کے دکھایا یہ اس

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ؑ

لئے تھا تاکہ جو کام ہونا تھا اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ اور تمام امور خدا کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے •

ع ۵/۷

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا

اے مومنو! جب بھی (دشمن) گروہ سے دوبدو ہونے لگو تو ثابت قدم رہو

وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ۚ وَ اَطِيْعُوا

اور خدا کو بہت یاد کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ • اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ

کرو اور آپس میں نزاع مت کرو کیونکہ اس طرح سے سست ہو جاؤ گے اور تمہاری ہیبت اور قوت

رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَا

جاتی رہے گی اور صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ یقینی طور پر صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ● اور ان لوگوں

تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ

کے مانند نہ بنو جو سرمستی، خودنمائی، غرور اور لوگوں کے لیے ریا کی بنا پر اپنے گھروں سے (جنگ

النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

کیلئے) نکلے ہیں اور لوگوں کو خدا کے راستہ سے روکتے تھے، حالانکہ جو کچھ وہ کرتے ہیں خداوند عالم

مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ

اسے احاطہ میں لیے ہوئے ہے ● اور اس زمانے کو یاد کرو جب شیطان نے ان (مشرکین) کے کارناموں کو ان

قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّيْ جَارٌ

کی نظروں میں مزین کر کے دکھایا، اور کہا: آج کے دن لوگوں میں سے کوئی بھی شخص تم پر غالب نہیں ہو گا اور

لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ

میں بھی تمہارے لئے مددگار ہوں اور ساتھ ساتھ ہوں لیکن جونہی دونوں لشکر آپس میں گتھم گتھا ہوئے (اور

وَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ

فرشتے سپاہِ اسلام کی مدد کو آگئے) تو شیطان پیچھے ہٹ کر کہنے لگا: میں تم سے بیزار ہوں میں ایسی چیز دیکھ رہا ہوں جو تم

اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ

نہیں دیکھ رہے، یقیناً میں خدا سے ڈرتا ہوں اور خدا بہت سخت عذاب دینے والا ہے ● اس وقت کو یاد کرو جب

الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ

منافق اور دلوں کے بیمار لوگ کہتے تھے: ان (مسلمانوں) کو ان کے دین نے مغرور بنا دیا ہے

هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

اور جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ جان لے کہ خدا بھی یقیناً ناقابل شکست اور

موضوع آیت ۴۷، ریاکاری

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اے ابن مسعود! لوگوں کے سامنے اپنی طرف سے خشوع اور خضوع کا اظہار نہ کرو جبکہ تمہاری حالت یہ ہو کہ تم اپنے رب کے سامنے نافرمانی اور گناہوں کے مرتکب ہوتے رہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرِ ''یعنی اللہ تو بندوں کی دزدیدہ نگاہ کو بھی جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہیں۔ ''مؤمن/۱۹''

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۰۹)

۲۔وہ شخص قیامت کے دن سخت عذاب میں گرفتار ہوگا جس کے متعلق لوگ یہ سمجھیں کہ یہ شخص بڑا نیک ہے حالانکہ اس میں کسی قسم کی نیکی نہ پائی جاتی ہو۔ (کنز العمال حدیث ۷۴۸۵)

۳۔فرشتے خوشی خوشی بندے کے نیک اعمال لے کر خدا کے حضور پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان سب کو جہنم ڈال دو، اس لئے کہ یہ میرے لئے نہیں بجالائے گئے۔ (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۲۸۷)

۴۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ''میں شریک کئے جانے سے بے نیاز ہوں، جو شخص کوئی ایسا عمل بجالائے گا جس میں وہ میرے غیر کو شریک کرے گا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ عمل اس کے لئے ہوگا جس کو اس نے میرے ساتھ شریک کیا ہے۔'' (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۲۸۲)

۵۔بہشت نے اپنے منہ سے کہہ دیا ہے کہ ''میں ہر بخیل اور ریاکار پر حرام ہوں۔''

(بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۳۰۵)

۶۔اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول نہیں فرمائے گا جس میں ذرہ برابر ریا ہوگا۔۔۔ (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۳۰۴)

۷۔مجھے تمہارے بارے میں ''شرک اصغر'' (چھوٹے شرک) کا بہت خطرہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ: ''شرک اصغر'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ریاکاری'' ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۱۷۹)

۸۔اس عبادت کا اجر بہت زیادہ ہوتا ہے جو چھپا کر کی جائے۔ (بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۲۵۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۹۔ریاکار کی چار علامتیں ہیں:

۱۔جب اکیلا ہوتا ہے تو سست ہوتا ہے

۲۔جب لوگوں میں ہوتا ہے تو تر و تازہ دکھائی دیتا ہے

۳۔جب اس کے کاموں کی تعریف کی جاتی ہے تو زیادہ کرنے لگ جاتا ہے اور

۴۔جب تعریف نہیں کی جاتی تو کم کر دیتا ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص ۱۸۰)

ع ۶ ۴ ۲

حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ

صاحب حکمت ہے • اور (اے پیغمبرؐ!) اس وقت دیکھئے جب فرشتے، کافروں کی جانوں کو لے رہے

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ

ہوتے ہیں کہ ان کے چہروں پر اور پشت پر ضربیں لگا رہے ہوتے ہیں (اور کہتے ہیں) جلانے

الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ

والے عذاب کو چکھو • یہ تمہارے اس کئے کی (سزا) ہے جو تمہارے ہاتھ انجام دے چکے ہیں،

لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ

ورنہ خدا تو قطعاً اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا • (اے پیغمبرؐ!) آپؐ کے زمانے کے کافروں کی عادت

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ

بھی فرعون والوں اور ان سے پہلے کے کفار جیسی عادت ہے کہ جنہوں نے آیات خداوندی کا کفر کیا ہے، تو اللہ نے

اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

بھی انہیں ان کے گناہوں کی سزا میں اپنی گرفت میں لے لیا، یقیناً اللہ تعالیٰ طاقتور اور سخت عذاب دینے والا ہے •

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ

یہ (سزا) اس وجہ سے ہے کہ جب خداوند عالم کسی قوم کو کسی نعمت سے نوازتا ہے تو

حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

اسے تبدیل نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ خود اپنے آپ کو تبدیل کر دیں، یقیناً خدا بہت سننے

عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

اور جاننے والا ہے • (ان کی عادت) فرعون والوں اور ان سے پہلے کے لوگوں کی جیسی ہے، انہوں

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ

نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کو جھٹلایا پس ہم نے بھی انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر

اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

دیا اور فرعون والوں کو غرق کر دیا اور یہ سب لوگ ظالم تھے • یقیناً اللہ کے نزدیک چلنے والوں

۱۰۔ ریاکار کا ظاہر خوبصورت اور باطن بیمار ہوتا ہے۔
(غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۱۱۔ جس شخص کا ظاہر اس کے باطن سے زیادہ بھاری ہو (جس کے ظاہری اعمال ریاکاری کی وجہ سے زیادہ ہوں) تو اس کے میزان عمل کا پلڑا ہلکا ہوگا۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۶۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۲۔ منافق کے ساتھ اس کے گھر میں ریاکاری ''عبادت'' ہے اور مومن کے ساتھ ''شرک'' ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۴۲۱)

ریا کے معنی کی تحقیق

۱۔ ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ: ''میں صدقہ بھی دیتا ہوں اور صلہ رحمی بھی کرتا ہوں اور یہ سب کچھ صرف خدا کے لئے کرتا ہوں اور جب میرے یہ کارنامے بیان کئے جاتے ہیں تو میں اس پر خدا کی حمد بجالاتا ہوں اور اس سے مجھے خوشی بھی ہوتی ہے اور دل ہی دل میں فخر بھی کرتا ہوں، اس بارے میں آپؐ کیا فرماتے ہیں؟'' تو آنحضرتؐ نے خاموشی اختیار فرمائی اور کچھ نہ کہا، اسی اثنا میں یہ آیت نازل ہوئی ''فمن کَانَ یَرْجوا۔۔۔۔۔۔'' یعنی تو جو شخص اپنے پرودگار کے سامنے حاضر ہونے کا آرزومند ہو تو اسے اچھے کام کرنے چاہئیں اور اپنے پرودگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے۔
(تفسیر نور الثقلین جلد ۳ ص ۳۱۶)

۲۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا: ''ایک شخص نیک اعمال بجالاتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں، آپؐ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟'' حضورؐ نے فرمایا: ''یہ تو مومن کو جلد ملنے والی خوشخبری ہے جو اسے دنیا میں مل رہی ہوتی ہے، اس کے علاوہ اور خوشخبری بھی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بشریٰکم الیوم جنّٰت تجری من تحتھا الانہٰر۔۔۔'' یعنی تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لئے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔۔۔۔۔۔'' (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۲۹۴)

۳۔ زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ: ''ایک شخص کوئی نیک کام کرتا ہے اور اسے لوگ دیکھتے ہیں تو اس شخص کو اس سے خوشی محسوس ہوتی ہے، اس بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں؟'' امامؑ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ لوگوں میں اس کے نیک کارنامے ظاہر ہوں، بشرطیکہ اس کام میں اس نے تصنع نہ کیا ہو۔'' (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۲۹۴)

عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيۡنَ

سے بدترین وہ لوگ ہیں جو کافر ہو گئے ہیں، پس وہ ایمان نہیں لائیں گے ● یہ وہی لوگ تو ہیں

عٰهَدْتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمۡ

کہ جن سے تم نے عہد و پیمان لیا ہے لیکن پھر وہ ہر مرتبہ اسے توڑ دیتے ہیں اور تقویٰ سے

لَا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ

کام نہیں لیتے ● (اے پیغمبرؐ!) جب آپ ان کے ساتھ جنگ کریں تو محاذ جنگ کے پیچھے والوں کو

مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِمَّا

وحشت میں ڈال کر انہیں منتشر کر دیں شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں ● اور اگر ان لوگوں سے اس

تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانۡۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى

بات کا خوف محسوس کریں کہ وہ عہد و پیمان میں خیانت کریں گے تو آپ پیمان کو یکدم ختم کر کے ان کے ساتھ

سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَا يَحۡسَبَنَّ

انہی کے جیسا عمل کیا جائے گا، یقیناً خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ● اور کفار یہ خیال نہ

ع

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا ؕ اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَ اَعِدُّوۡا

کریں کہ وہ سبقت لے گئے ہیں یقیناً وہ (ہمیں) عاجز نہیں کر سکیں گے ● اور ان (دشمنوں کے ساتھ

لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّ مِنۡ رِّبَاطِ الۡخَيۡلِ

مقابلے کی آمادگی) کے لئے جتنا کر سکتے ہو طاقت اور سواری کے گھوڑے تیار رکھو، تاکہ خدا کے دشمن کو

تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمۡ وَ اٰخَرِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ ۚ

اور اپنے دشمن کو اور ان کے علاوہ ان دشمنوں کو ڈراؤ جنہیں تم نہیں جانتے لیکن خدا جانتا ہے اور خدا

لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمۡ ۚ اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ

کی راہ (اور اسلام کی دفاعی بنیادوں کی تقویت) میں جس قدر بھی خرچ کرو گے اس کا

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿۶۰﴾

پورا پورا بدلہ تمہیں ملے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا ●

وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

اور اگر (دشمن) صلح کے لئے مائل ہوجائیں تو (تم بھی) مائل ہو جاؤ اور خدا پر توکل کرو

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَ اِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ

کیونکہ وہ یقیناً سننے اور جاننے والا ہے ● اور اگر (دشمن) آپ کو دھوکہ دینا چاہیں گے بھی تو یقیناً

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ

خدا آپ کے لئے کافی ہے، خدا وہی تو ہے، جس نے اپنی اور مومنین کی حمایت کے ساتھ آپ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا

کی امداد کی ہے ● اور اللہ نے ان (مومنین) کے دلوں میں الفت پیدا کر دی ہے، اگر آپ وہ سب کچھ خرچ

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

کرتے جو کہ زمین میں ہے پھر بھی ان کے دلوں میں الفت اور محبت پیدا نہ کر سکتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے

اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ

درمیان الفت پیدا کی ہے اور وہ یقینی طور پر غالب اور حکمت والا ہے ● اے پیغمبرؐ! آپ (کی حمایت) کے

اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

لیے اللہ اور ایماندار مومنین کافی ہیں جو آپؐ کی پیروی کر چکے ہیں ● اے پیغمبرؐ! (کفار کے ساتھ)

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

مومنین کو جنگ کے لئے آمادہ کریں، اگر تم میں سے

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

بیس آدمی صابر ہوں تو وہ دو سو پر غالب آ جائیں اور اگر تم میں سے سو (صابر) لوگ

مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

ہوں تو وہ کفار کے ہزار افراد پر کامیابی حاصل کر لیں، کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو (ایمان کے فوائد

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ

کو) سمجھتے نہیں ہیں ● اب اللہ تعالیٰ نے (جہاد کے بارہ میں) تمہارے بوجھ کو ہلکا کر دیا اور

ع ۸ ۶

موضوع آیت ۶۳ الفت

(باہمی انس و محبت)

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے الفت اور انس و محبت کرتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۴۹)

۲۔ بہترین مومن وہ ہوتا ہے جو دوسرے مومنین کے لئے محبت کا مرکز ہوتا ہے اور اس شخص میں کوئی اچھائی نہیں جو نہ تو خود کسی سے پیار و محبت کرتا ہے اور نہ دوسرے اس سے انس و محبت کرتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۶۵)

۳۔ کل بروز قیامت وہ شخص مجھ سے زیادہ قریب ہوگا جو لوگوں کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۵۰)

۴۔ بلند و بالا پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹانا آسان ہے لیکن متنفر دلوں کو باہم ملانا بہت مشکل ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۱)

۵۔ لوگوں کے دل صحرائی جانور ہیں جو ان کو سدھائے گا اس کی طرف جھکیں گے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ نیک لوگوں کے دل جب آپس میں ملتے ہیں اگرچہ وہ زبان سے اپنی محبت کا اظہار نہ بھی کریں پھر بھی اس قدر تیزی سے ایک دوسرے سے گھل مل جاتے ہیں جس طرح بارش کے قطرے نہر کے پانی میں مل جاتے ہیں، جبکہ بدکار لوگوں کے دل ایک دوسرے سے دور ہوتے ہیں جب وہ آپس میں ملتے ہیں خواہ وہ زبان سے محبت کا اظہار بھی کریں جانوروں کی طرح باہمی الفت سے دور ہوتے ہیں جو ایک طویل مدت تک ایک ہی ناند میں چارہ کھاتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۲۸۱)

فِیۡکُمۡ ضَعۡفًا ؕ فَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ

جان لیا کہ تمہارے اندر کمزوری آچکی ہے، پس اگر تم میں سے سو صابر آدمی ہوں تو وہ (کفار کے)

یَّغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ ۚ وَ اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ اَلۡفٌ یَّغۡلِبُوۡۤا

دو سو لوگوں پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار آدمی ہوں تو (ان کے) دو ہزار افراد پر

اَلۡفَیۡنِ بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۶۶﴾

خدا کے حکم سے کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ●

مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہٗۤ اَسۡرٰی حَتّٰی

کسی پیغمبر کو حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کو اسیر بنائے مگر اس کے بعد جب (فوجی علاقہ اور) زمین پر پوری

یُثۡخِنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ تُرِیۡدُوۡنَ عَرَضَ الدُّنۡیَا ٭ۖ

طرح قابو پا لے۔ تم تو جلد گزر جانے والی دنیا کو چاہتے ہو لیکن اللہ (تمہارے لئے) آخرت کو چاہتا ہے۔ اور

وَ اللّٰہُ یُرِیۡدُ الۡاٰخِرَۃَ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۶۷﴾ لَوۡ لَا کِتٰبٌ

اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ ناقابل شکست اور صاحب حکمت ہے ● اگر خدا کا حکم

مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمۡ فِیۡمَاۤ اَخَذۡتُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۶۸﴾

ازلی نہ ہوتا تو تمہیں (بے جا قیدی بنانے کی وجہ سے) بہت بڑا عذاب آ لیتا ●

فَکُلُوۡا مِمَّا غَنِمۡتُمۡ حَلٰلًا طَیِّبًا ۫ۖ وَّ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ

پس جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس سے کھاؤ کہ یہ حلال اور پاکیزہ ہے اور خدا سے ڈرتے رہو

اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۶۹﴾ؑ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّمَنۡ فِیۡۤ اَیۡدِیۡکُمۡ

بلاشبہ خدا بخشنے والا مہربان ہے ● اے پیغمبرؐ! ان اسیروں سے کہہ دیجئے جو آپ کے ہاتھ میں ہیں

ع ۹ ۵ ۵

مِّنَ الۡاَسۡرٰۤی ۙ اِنۡ یَّعۡلَمِ اللّٰہُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ خَیۡرًا یُّؤۡتِکُمۡ

کہ: اگر خدا کو علم ہو جائے کہ تمہارے دلوں میں خیر اور بھلائی ہے تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس

خَیۡرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنۡکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ

سے بہتر تمہیں عطا کرے گا (اور تم مسلمان ہو جاؤ گے) اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اللہ

رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَ اِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا

تعالیٰ تو بخشنے والا مہربان ہے ● اور اگر وہ (قیدی) آپ کے ساتھ خیانت کرنا چاہیں گے تو (کیا

اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

ہوا) وہ پہلے بھی خدا سے خیانت کر چکے ہیں۔ پس خدا نے (آپ کو) ان پر غلبہ اور تسلط دیا ہے اور

حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے ● یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے، ہجرت کی، اپنے مالوں اور جانوں

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ

کے ساتھ خدا کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے (مجاہدین اور مہاجرین کو) پناہ دی اور ان کی مدد کی

نَصَرُوْۤا اُولٰٓىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ

وہی تو ایک دوسرے کے دوست، حامی اور ہم پیمان ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے لیکن انہوں

اٰمَنُوْا وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

نے ہجرت نہیں کی تو تمہیں ان کے ساتھ دوستی اور ان کی حمایت کا حق نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ

ہجرت نہ کریں۔ اور اگر تم سے مدد طلب کریں تو تم پر لازم ہے کہ ان کی امداد کرو مگر ان

النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ

لوگوں کے خلاف جن کا تمہارے ساتھ (جنگ نہ کرنے کا) معاہدہ ہے۔ اور خداوند عالم

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ

جانتا ہے جو تم کرتے ہو ● اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں (لہٰذا تم ان

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ

سے معاہدے نہ کرو) اگر تم بھی (اپنے درمیان) یہ ہم بستگی نہ رکھو تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا

فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

فساد کھڑا ہو جائے ● اور جو لوگ ایمان لے آئے اور ہجرت کی اور راہ خدا میں

موضوع آیت ٧٠، اسیر (قیدی)

١۔ جب حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو ابن ملجم لعین نے ضرب لگائی تو آپؑ نے (جناب حسنین شریفین سے) فرمایا: ''اس قیدی کو اپنے قابو میں رکھو، اسے کھانا کھلاؤ، پانی پلاؤ اور اس سے اچھا سلوک کرو'' (مستدرک الوسائل جلد ٢ ص ٢٥٧)

٢۔ حضرت علیؑ جسے زندان میں قید کیا کرتے تھے، اسے مسلمانوں کے بیت المال سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔
(وسائل الشیعہ جلد ١١ ص ٦٩)

٣۔ اسیر کو کھانا کھلانا اس شخص پر حق بنتا ہے جو اسے اسیر بنائے خواہ وہ اسے اگلے روز قتل کرنے کا ارادہ ہی کیوں نہ رکھتا ہو، پس ضروری ہے کہ اسیر کو کھانا کھلایا جائے، پانی پلایا جائے اور اس کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جائے خواہ وہ کافر ہو یا غیر کافر۔
(وسائل الشیعہ جلد ١١ ص ٦٨)

٤۔ جب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو سورہ برات دے کر بھیجا تو ان کے ساتھ کچھ دوسرے لوگوں کو بھی روانہ کیا، اور ارشاد فرمایا: ''جو شخص کوئی سنگین زخم (کہ وہ جس سے چل پھر نہ سکتا ہو) اٹھائے بغیر قید ہو جائے وہ ہم سے نہیں۔'' (وسائل الشیعہ جلد ١١ ص ٦٤)

فضائل سورہ توبہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص سورہ انفال اور سورہ برائت کی ہر مہینے تلاوت کرے گا اللہ اس کے دل میں نفاق داخل نہیں ہونے دے گا۔ (ثواب الاعمال)

فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیۡنَ اٰوَوۡا وَّ نَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِکَ ہُمُ

جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور امداد کی تو یہی لوگ

الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ﴿۷۴﴾

حقیقی مومن ہیں انہی کے لئے بخشش او شائستہ رزق وروزی ہے●

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ ہَاجَرُوۡا وَ جٰہَدُوۡا مَعَکُمۡ

اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور تمہارے ہمراہ ہجرت بھی کی اور جہاد بھی کیا، تو وہ لوگ

فَاُولٰٓئِکَ مِنۡکُمۡ ؕ وَ اُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلٰی

بھی تم میں سے ہیں، اور قرابت دار (خدائی قانون اور) کتاب خدا میں ایک دوسرے

بِبَعۡضٍ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۷۵﴾

کی نسبت اولویت رکھتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالی ہر چیز کو بہتر جانتا ہے●

رکوع

سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ مَدَنِیَّۃٌ آیَاتُہَا ۱۲۹

بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖۤ اِلَی الَّذِیۡنَ عٰہَدۡتُّمۡ

(یہ آیات) اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ان مشرکین سے بےزاری اور برائت کا اعلان ہے

مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ؕ ﴿۱﴾ فَسِیۡحُوۡا فِی الۡاَرۡضِ اَرۡبَعَۃَ

جن کے ساتھ تم نے عہد و پیمان باندھا ہے● تو (اے مشرکین!) زمین میں چار مہینوں تک

اَشۡہُرٍ وَّ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّکُمۡ غَیۡرُ مُعۡجِزِی اللّٰہِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰہَ

(آزادی کے ساتھ) گھومو پھرو! اور جان لو کہ خدا کو مغلوب نہیں کرسکتے اور یہ (بھی جان لو)

مُخۡزِی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲﴾ وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖۤ اِلَی

خدا کافروں کو ضرور ذلیل و رسوا کرنے والا ہے● اور (یہ آیات) لوگوں کے لیے خدا اور اس کے

النَّاسِ یَوۡمَ الۡحَجِّ الۡاَکۡبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ

رسولؐ کی طرف سے حج اکبر (عید قربان یا عرفہ) کے دن کا اعلان ہے کہ خدا اور اس کا رسولؐ مشرکین

الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ وَ رَسُوۡلُهٗ ؕ فَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ۚ

سے بیزار ہیں' پس اگر تم توبہ کرو (اور شرک و کفر سے دستبردار ہو جاؤ) تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے

وَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ

اور اگر روگردانی کرو گے تو پھر جان لو کہ (تمہارا بس نہیں چل سکے گا اور) ہرگز خدا اور اس کے رسولؐ کو

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۙ ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ عٰهَدْتُّمۡ

عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو● مگر جن مشرکین کے ساتھ تم نے

مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ثُمَّ لَمۡ يَنۡقُصُوۡكُمۡ شَيۡــًٔا وَّ لَمۡ يُظَاهِرُوۡا

معاہدہ کیا ہے انہوں نے اپنے معاہدے میں سے کسی چیز کو کم بھی نہیں کیا اور نہ ہی تمہارے خلاف کسی کی مدد کی ہے

عَلَيۡكُمۡ اَحَدًا فَاَتِمُّوۡۤا اِلَيۡهِمۡ عَهۡدَهُمۡ اِلٰى مُدَّتِهِمۡ ؕ اِنَّ

پس ان کے عہد و پیمان کی ان کی مدت ختم ہونے تک پاسداری کرو (اور اس کو پورا کرو) بے شک

اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴﴾ فَاِذَا انۡسَلَخَ الۡاَشۡهُرُ الۡحُرُمُ

اللہ تعالیٰ اہلِ تقویٰ کو دوست رکھتا ہے● پس جب حرمت والے مہینے گزر

فَاقۡتُلُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ حَيۡثُ وَجَدْتُّمُوۡهُمۡ وَ خُذُوۡهُمۡ وَ

جائیں تو پھر مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کردو' انہیں گرفتار کرلو' ان کا محاصرہ

احۡصُرُوۡهُمۡ وَ اقۡعُدُوۡا لَهُمۡ كُلَّ مَرۡصَدٍ ۚ فَاِنۡ تَابُوۡا وَ

کرلو اور ہر جگہ ان کی گھات میں بیٹھو' پس اگر وہ توبہ کریں' نماز

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوۡا سَبِيۡلَهُمۡ ؕ اِنَّ

قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کے راستوں کو کھلا چھوڑ دو (انہیں آزاد چھوڑ دو) یقیناً

اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۵﴾ وَ اِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے● اور اگر کوئی ایک مشرک تم سے

اسۡتَجَارَكَ فَاَجِرۡهُ حَتّٰى يَسۡمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبۡلِغۡهُ

امان طلب کرے تو اسے پناہ دے دو' تاکہ وہ خدا کے کلام کو سنے' پھر اسے اس

سورہ توبہ

موضوع آیت ۳، حج کا ثواب

اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے:

ا۔ ''میں نے بندے پر احسان کیا ہے اس کے تمام امور کو سدھارا ہے لیکن اگر وہ ہر پانچ سال میں ''اس مکان'' (خانہ کعبہ) میں میری زیارت نہ کرے تو وہ محروم ہوگا۔'' (المحجۃ البیضاء جلد ۲ ص ۱۴۶)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۲۔ حاجی تین طرح کے ہوتے ہیں ا۔ ایک وہ جو جہنم کی آگ سے آزادی حاصل کر لیتے ہیں۔

۲۔ دوسرے وہ جو گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جاتے ہیں، گویا ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں اور ۳۔ تیسرے وہ جن کے اہل وعیال اور مال و دولت محفوظ کر لئے جاتے ہیں، اور اس قسم کے حاجی حج کا کم سے کم فائدہ حاصل کر کے لوٹتے ہیں۔

(کافی جلد ۴ ص ۲۵۳)

۳۔ انسان کے کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جو اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک (نو ذی الحجہ کو) عرفات کے مقام پر وقوف نہ کیا جائے۔

(المحجۃ البیضاء ج ۲ ص ۱۴۹)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۴۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے والوں کی فرشتے شفاعت کرتے ہیں۔

(المحجۃ البیضاء جلد ۲ ص ۱۴۸)

۵۔ اے وہ لوگو جنہوں نے حج نہیں کیا! تمہیں حج سے لوٹ کر آنے والوں کی خوشخبری ہو، تم جاکر ان سے مصافحہ کرو اور ان کی عزت واحترام کرو، ایسا کرنا تم پر واجب ہے اور اس طرح تم ان کے اجر وثواب میں شریک بن جاؤ۔ (محجۃ البیضاء جلد ۲ ص ۱۵۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔ مکہ میں سونے والا ایسے ہے جیسے دوسرے شہروں میں کدوکاوش کرنے والا اور مکہ میں سجدہ کرنے والا ایسا ہے جیسے خدا کی راہ میں اپنے خون میں لت پت ہونے والا اور جو شخص کسی حاجی کے (سفر کے دوران) گھر والوں کی خبر گیری کرتا رہے اس کا اجر بھی اسی حاجی کے اجر کے برابر ہوگا حتیٰ کہ گویا وہ خود حجر اسود کو بوسے دے رہا ہو۔ (المحجۃ البیضاء جلد ۲ ص ۱۵۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ جو شخص حجۃ الاسلام (پہلا فرض حج) ادا کرتا ہے وہ اپنی گردن میں پڑی ہوئی جہنم کی گرہوں کو کھول ڈالتا ہے۔ دوسرا حج بجالاتا ہے تو وہ ہمیشہ مرتے دم تک اچھائی کی حالت پر رہتا ہے، جو مسلسل تین حج بجالاتا ہے اس کے بعد چاہے کوئی اور حج کرے یا نہ کرے تو وہ اپنے آپ کو یوں سمجھے کہ ہمیشہ حج بجالا رہا ہے۔

مَأْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُوْنُ

کے امن کے مقام تک پہنچاؤ' کیونکہ یہ بے خبر لوگ ہیں ● اللہ اور اس کے رسول

لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ

کے نزدیک (عہد شکن) مشرکین کے ساتھ عہد و پیمان کیونکر ہو سکتا ہے؟ مگر جن لوگوں

عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ

کے ساتھ تم نے مسجد الحرام کے نزدیک عہد و پیمان کیا ہے' پس جب تک وہ اپنے معاہدے پر قائم

فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَ

رہیں تو تم بھی اس پر قائم رہو بے شک اللہ متقی افراد کو دوست رکھتا ہے ● (ان کے ساتھ یہ معاہدہ) کس

اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا

طرح ہو سکتا ہے جبکہ اگر وہ تم پر غلبہ حاصل کرلیں تو وہ تمہارے بارے میں کسی قرابتداری اور کسی قسم کے

وَّلَا ذِمَّةً يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى

عہد و پیمان کا لحاظ نہیں کریں گے' وہ اپنی (نرم) زبان کے ساتھ تمہیں خوش کرتے ہیں جب کہ ان کا دل

قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اس کا انکار کرتا ہے اور ان میں سے اکثر لوگ فاسق (اور عہد شکن) ہیں ● ان مشرکین نے خدا کی آیات کو

ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ اِنَّهُمْ سَآءَ

تھوڑی سی قیمت کے بدلے میں بیچ ڈالا ہے (اور لوگوں کو) خدا کے راستے سے ہٹادیا ہے یقیناً

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا

یہ لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے برا کرتے تھے ● (یہی لوگ) کسی بھی مومن کے بارے میں قرابتداری

ذِمَّةً وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ

اور عہد و پیمان کے حق کا لحاظ نہیں کریں گے اور یہی لوگ ہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں ●

تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي

پس اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی

(المحجۃ البیضاء جلد ۲ ص ۱۴۹)

۹۔ جو شخص حج کے دوران ایک درہم خرچ کرے اس کا ثواب راہ حق مین ایک لاکھ درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔ (المحجۃ البیضاء جلد ۲ ص ۱۵۱)

۱۰۔ جو شخص خانہ کعبہ پر نگاہ ڈالے تو جب تک اسے دیکھتا رہے گا اس کی نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی اور برائیاں مٹائی جاتی رہیں گی۔ (کافی جلد ۴ ص ۲۴۰)

موضوع آیت ۸

دلوں کا اقبال وادبار (مائل اور اچاٹ ہونا)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ دل کبھی کسی چیز کی خواہش کرتے ہیں، کبھی مائل ہوتے ہیں اور کبھی اچاٹ ہوجاتے ہیں۔ تو جب خواہش کرنے لگیں یا مائل ہوں تو تم اسی کے مطابق عمل کرو، کیونکہ جب دلوں پر دباؤ ڈالاجائے تو وہ اندھے ہوجاتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۲۱۷)

۲۔ دل کبھی مائل ہوتے ہیں اور کبھی اچاٹ ہوجاتے ہیں، لہٰذا جب مائل ہوں تو اس وقت مستحبات کی بجاآوری پر آمادہ کرو، اور جب اچاٹ ہوں تو واجبات پر اکتفا کرو۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ ص ۲۱۹)

۳۔ یہ دل بھی اسی طرح اکتا جاتے ہیں جس طرح بدن اکتاجاتے ہیں، لہٰذا (جب ایسا ہوتو) ان کے لئے لطیف حکیمانہ نکات تلاش کرو۔

(نہج البلاغہ حکمت ۹۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ دل مرتے بھی ہیں اور زندہ بھی ہوتے ہیں، جب زندہ ہوں تو مستحبات کے ذریعے انہیں سدھاؤ اور جب مردہ حالت میں ہوں تو صرف فرائض پر اکتفا کرو۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۷۸)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۵۔ دل کبھی مائل ہوتے ہیں، کبھی اچاٹ ہوجاتے ہیں، کبھی خوشی کی حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی بیزاری کی کیفیت میں۔ جب مائل ہوتے ہیں تو فہم وبصیرت حاصل کرتے ہیں، جب اچاٹ ہوجاتے ہیں تو خستہ اور ملول ہوجاتے ہیں، لہٰذا ان کے مائل ہونے اور خوشی کی حالت میں ان سے کام لو اچاٹ ہوجانے اور سست پڑجانے کی صورت میں انہیں اپنے حال پر رہنے دو۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۵۴)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۶۔ جب دلوں پر نشاط طاری ہوتو انہیں حکمت کی امانتیں سپرد کرو، اگر بیزاری کی کیفیت میں ہوتو انہیں اپنے حال پر رہنے دو۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۷۷)

الدِّيْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾

آیات کو ان لوگوں کے لیے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں جو جانتے (اور سوچتے) ہیں ●

وَ اِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ

اور اگر پختہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کے متعلق طعنے کی

وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ

زبانیں کھولیں تو پھر کفر کے سرداروں کے ساتھ جنگ کرو' کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو اپنی قسموں کے

لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا

پابند نہیں ہیں' ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے کرتوتوں سے باز آجائیں ● کیا تم ایسے لوگوں کے ساتھ جنگ نہیں

نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ

کرو گے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر کو (وطن سے) باہر نکالنے کی ٹھان لی تھی اور

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ

انہوں نے ہی پہلی مرتبہ تم سے جنگ کا آغاز کیا؟ آیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ اگر تم سچے مومن

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ

ہو تو خدا اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو ● ان کے ساتھ خوب لڑو تاکہ خداوند تعالیٰ تمہارے

وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ

ہاتھوں سے انہیں سزا دے اور انہیں ذلیل و رسوا کرے اور تمہیں ان پر فتح عطا کرے اور مومنین کے (درد

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ

بھرے) دلوں کو تشفی دے ● اور اللہ تعالیٰ مومنین کے دلوں کے غصے کو دور کرے اور اللہ جس کے لیے

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ

چاہتا ہے اپنی مہربانی کو اس کے لیے پلٹا دیتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے ● کیا تم نے یہ سمجھ لیا

اَنْ تُتْرَكُوْا وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ

ہے کہ تم چھوٹ جاؤ گے' حالانکہ اللہ تعالیٰ (نے ابھی تک تمہاری آزمائش نہیں کی تاکہ)

لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ
معلوم کرے کہ تم میں سے کن لوگوں نے جہاد کیا ہے اور اللہ' رسول اور مومنین کے علاوہ کسی کو

وَلِيْجَةً ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ مَا كَانَ
اپناراز دار نہیں بنایااور جو کچھ بھی تم کرتے ہو' خدااس سے آگاہ ہے ● مشرکین کو حق حاصل نہیں ہے کہ

لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى
وہ خدا کی مسجدوں کو تعمیر کریں (اور انہیں آباد رکھیں) جبکہ وہ اپنے کفر کی صراحت کے ساتھ

اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ
گواہی دیتے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں کہ (بے ایمانی کی وجہ سے) ان کے اعمال ضائع ہوگئے ہیں وہ

هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ
(جہنم کی) آگ میں ہمیشہ رہیں گے ● خدا کی مسجدوں کو تو بس وہ لوگ ہی آباد کرسکتے ہیں جو

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ
خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور

يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ
خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے امید ہے کہ

الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ
ایسے لوگ ہدایت پاجائیں ● آیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد الحرام کو تعمیر اور آباد کرنا

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
اس شخص (کے عمل) کی مانند قرار دیا ہے جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور

جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا
خدا کی راہ میں جہاد کیا؟ یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہوسکتے اور اللہ تعالیٰ

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ
ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ● جو لوگ ایمان لے آئے' ہجرت کی اور

جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ

اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا وہ اللہ

دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ

کے نزدیک بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں● ان کا پروردگار انہیں اپنی

رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ

طرف سے رحمت' رضامندی اور بہشت کے ان باغوں کی نوید دیتا ہے جن میں ان کے لیے ابدی

مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

نعمتیں ہیں● وہ ان میں تاابد رہیں گے' یقیناً خداوندعالم کے پاس بہت

عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ

بڑا اجر ہے● اے مومنو! اگر تمہارے باپ اور بھائی کفر کو ایمان پر

اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ

ترجیح دیں تو ان کی ولایت (دوستی) کو قبول نہ کرو اور تم میں سے جس

مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ

نے ان کی ولایت اور دوستی کو قبول کرلیا تو وہی لوگ ہی ظالم ہوں گے● کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے

كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ

آبا(وَ اجداد) اولاد' بھائی' بیویاں' تمہارا خاندان اور وہ ثروت جو تم

عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ

نے اکٹھی کرر کھی ہے اور وہ تجارت جس کی مندی سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جنہیں

كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ

تم دل سے پسند کرتے ہو' تمہارے لیے خدا' اس کے رسولؐ اور اس کی

رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ

راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں' تو تم منتظر رہو تاکہ اللہ اپنے (عذاب کے)

موضوع آیت ۲۰، جہاد نفس

ا۔روایت میں ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے اپنے بعض اصحاب کو کسی مہم پر بھیجااور جب وہ واپس آئے تو ان کی حالت یہ تھی کہ ہتھیاروں سے مسلح، بال پریشان اور بدن غبارآلود تھا، سب اپنے اپنے گھروں کو جارہے تھے، آنحضرتؐ نے انہیں دیکھ کرفرمایا: ''جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ جاؤ''انہوں نے عرض کیا: ''آیا تلوار کے ساتھ جہاد سے بڑھ کر بھی کوئی اور جہاد ہے؟''فرمایا: '' ہاں! اور وہ ہے انسان کا اپنے نفس سے جہاد کرنا۔''

(مستدرک الوسائل جلد۲ص۲۷۰)

۲۔افضل جہاد اس شخص کا ہے جو اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان موجود نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔

(مستدرک الوسائل جلد۲ص۲۷۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔جو شخص اپنے نفس کے ساتھ اللہ کی اطاعت اور گناہوں سے چھٹکارے کے سلسلے میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک شہید کادرجہ رکھتاہے۔

(غرر الحکم)

۴۔نفس کے ساتھ جہاد کرنا شریف اور عقلمند لوگوں کا شیوہ ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔عقلمندوں کو چاہئے کہ وہ کسی بھی حال میں خدا کی اطاعت اور نفس کے ساتھ جہاد سے فارغ نہ ہوں۔

(غرر الحکم)

۶۔نفس کے ساتھ جہاد بہشت کا حق مہر ہے۔

(غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔مومن ہمیشہ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے میں مصروف رہتاہے تاکہ وہ اسے اپنی خواہشات پر غالب کردے، لہٰذا کبھی تو وہ اس کی کجی کو سیدھا کرتا ہے اور خدا کی محبت میں نفس کی خواہشات کی مخالفت کرتا ہے۔اور کبھی نفس اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ اس کی خواہشات کی اتباع کرنے لگ جاتاہے،ایسے میں اللہ تعالیٰ اسے سنبھالا دیتاہے اور وہ سنبھل جاتا ہے،اور اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں کو معاف کر دیتا ہے، اس طرح سے وہ پھر سمجھ جاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد۷۸ص۱۶۳)

جہاد نفس کے نتائج:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

ا۔تم لوگ اپنے نفسوں کے ساتھ خواہشات نفسانی کے بارے میں جہاد کرو اس سے تمہارے دلوں میں حکمت جاگزیں ہوگی۔(تنبیہ الخواطر ص۳۶۲)

۲۔مجاہدہ نفسانی کے ساتھ بری عادتوں پر غلبہ پایا

بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ

فرمان کو جاری فرمائے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ● بے شک اللہ نے بہت سے

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ

مقامات پر تمہاری مدد کی ہے اور حنین کے دن (بھی تمہاری مدد کی ہے) جس وقت تمہارے لشکر

اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ ضَاقَتْ

کی فراوانی نے تمہیں مغرور کر دیا تھا' لیکن اس افرادی برتری نے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور

عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی' پس تم دشمن کو پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے ●

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسول اور مومنین پر نازل فرمائی

وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ

اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نہیں دیکھتے تھے اور کافروں کو عذاب میں مبتلا کیا اور

ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ

کافروں کی یہی سزا ہوتی ہے ● پھر اللہ تعالیٰ اس (فرار) کے بعد اپنی مہربانی جس کے

ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا

لیے چاہے' (توبہ قبول کر کے) پلٹادے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ● اے مومنو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا

یقین جانو کہ مشرکین پلید اور ناپاک ہیں' پس اس سال کے بعد انہیں مسجد الحرام کے پاس انہیں

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَ اِنْ خِفْتُمْ

پھٹکنا نہیں چاہیئے اور اگر (کفار کے بھگانے اور ان کے لین دین منقطع ہونے کی وجہ سے) تم فقر و

عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ

تنگدستی سے ڈرتے ہو تو اللہ تعالیٰ بہت جلد اگر چاہے تو تمہیں اپنے فضل و کرم سے بے نیاز کر دے

ع ۳ ۸ ۹

جاسکتا ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۶۰)

۳۔ اپنی خواہشات سے جہاد کرو اس سے اپنے نفسوں پر قابو پالو گے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۶۲)

موضوع آیت ۲۴

تجارت (خرید و فروخت)

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

۱۔ جو لین دین کرنا چاہتا ہے وہ پانچ باتوں سے اجتناب کرے۔ ورنہ لین دین کرنا چھوڑ دے ۱۔ سود ۲۔ قسم ۳۔ عیب کو چھپانا ۴۔ بیچتے وقت اپنی چیز کی تعریف کرنا ۵۔ خریدتے وقت دوسرے کی چیز کی مذمت کرنا۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۹۶)

۲۔ خداوند عالم نے تم سے پہلے اس شخص کو بخش دیا تھا جو بیچنے میں سہولت اور آسانی سے کام لیتا تھا اور خریدنے کے وقت بھی۔ جب کسی کو دیتا تھا تو آسانی اور سہولت کے ساتھ اور جب کسی سے لیتا تھا تو آسانی اور سہولت کے ساتھ۔ (بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۵ ۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ بزدل تاجر محروم رہتا ہے اور جری تاجر کو اس کا حصہ ملتا ہے۔ (میزان الحکمت جلد ۱ ص ۵۲۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ تجارت عقل میں اضافہ کرتی ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۲۹۱)

۵۔ تول میں وفا اس وقت ہوتی ہے جب پلڑا جھکا ہوا ہو۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۲۹۱)

۶۔ جو تجارت کرنا چاہتا ہے اسے پہلے اپنے دین کو سمجھنا چاہیئے تاکہ وہ حلال و حرام کو پہچان سکے، جو شخص دین کو سمجھے بغیر تجارت کرے گا وہ شبہات میں گھر جائے گا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۲۸۳)

۷۔ جو شخص کسی دوسرے مسلمان کے پشیمان ہونے پر اس کے سودے کو ختم کردے اللہ تبارک وتعالیٰ بروز قیامت اس کی لغزشوں کو معاف کردے گا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۲۸۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ حضرت علیؑ نے ایک شخص سے جو اپنا مال بیچنا چاہتا تھا فرمایا: میں نے رسولخداؐ سے سنا ہے کہ ''سخاوت کا مظاہرہ بھی نفع کمانے کی ایک صورت ہے۔''
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۲۸۸)

راست گو تاجر ___ اور ___ دروغ گو تاجر:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

۱۔ امین، راست گو اور مسلمان تاجر بروز قیامت شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (کنز العمال حدیث ۹۲۱۶)

۲۔ راست گو تاجر قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔ (کنز العمال حدیث ۹۲۱۸)

اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

گا یقیناً اللہ تعالیٰ آگاہ اور حکمت والا ہے ● اہلِ کتاب (یہود، نصاریٰ، مجوسی اور صابئین)

وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ

میں سے جو لوگ خدا اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جو چیزیں خدا نے حرام کی ہیں وہ

رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

انہیں حرام نہیں جانتے اور برحق دین کو اختیار نہیں کرتے' ان کے

الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ

ساتھ اس قدر جنگ کرو کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھوں کے ساتھ جزیہ

صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ

ادا کرنے لگیں ● اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیحؑ خدا کا بیٹا

النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ

ہے' یہ سب ان کی (جھوٹی) باتیں ہیں جو وہ منہ سے نکالتے ہیں اور ان لوگوں کی مانند ہیں جو ان

يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ

سے پہلے کافر ہو چکے ہیں (جو کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں) خدا انہیں غارت کرے کہ وہ کیونکر

اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ

(حق) سے بھٹکتے پھرتے ہیں ● (اہلِ کتاب نے) اپنے علماء اور راہبوں کو اور مریم کے بیٹے

رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ

عیسیٰؑ کو خدا مان لیا اور معبود حقیقی کو چھوڑ دیا' حالانکہ انہیں کوئی اور حکم نہیں دیا گیا تھا سوائے

مَرْيَمَ ۚ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ

اس کے کہ صرف خدائے یکتا کی عبادت کریں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' خداوند

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

ہر اس چیز سے منزہ و مبرا ہے جسے وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ● وہ چاہتے ہیں کہ

ع ۵

۳۔ سچے تاجر کو جنت کے کسی دروازے سے داخل ہونے سے نہیں روکا جائے گا۔
(کنز العمال حدیث ۹۲۹۳)

۴۔ سچا اور امین تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔ (تفسیر درِّ منثور جلد ۲ ص ۱۴۴)

۵۔ اے تاجرو! قیامت کے دن سب تاجروں کو فاسق اٹھایا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی کا راستہ اپنایا اور صدق سے کام لیا۔
(کنز العمال حدیث ۹۴۳۷)

۶۔ اے تاجرو! اپنا سر اوپر اٹھاؤ کیونکہ تمہارے لئے راستہ واضح ہو چکا ہے۔ تم لوگ قیامت کے دن فاسق اٹھائے جاؤ گے۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے صدق کو اختیار کئے رکھا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۲۸۵)

۷۔ تین قسم کے لوگوں کی طرف خدا (رحمت کی) نظر نہیں فرمائے گا۔۔۔۔ (جن میں سے ایک)۔۔۔۔ اپنے مال تجارت کی جھوٹی تعریف کرنے والا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۱۱)

۸۔ ''تاجر لوگ ہی فاجر ہوتے ہیں۔'' لوگوں نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! کیا خدا نے خرید و فروخت کو حلال نہیں کیا؟'' آپؐ نے فرمایا: ''حلال تو کیا ہے لیکن وہ باتیں ایسی کرتے ہیں، جن میں جھوٹ ہوتا ہے، اور قسمیں کھاتے ہیں جن سے وہ گنہگار ہو جاتے ہیں۔'' (کنز العمال حدیث ۹۴۵۱)

۹۔ حضرت علیؑ کے بارے میں ہے کہ: آپؑ بازار میں تشریف لاتے اور اپنے لئے تیار کردہ جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا کرتے تھے: ''اے اہل بازار السلام علیکم! قسمیں کھانے سے بچتے رہو کیونکہ قسم کھانے سے مال ناکارہ ہو جاتا ہے اور برکت اٹھ جاتی ہے۔ تاجر فاجر ہوتا ہے، سوائے اس تاجر کے جس نے حق دیا اور حق لیا۔'' (کنز العمال حدیث ۱۰۰۴۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ تین قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بہشت میں حساب کے بغیر داخل کرے گا۔ ''عادل امام، راست گو تاجر اور وہ بوڑھا جس نے اپنی تمام عمر خدا کی اطاعت میں گزاری'' (بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۹۸)

يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ

خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں لیکن خدا اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ اپنے نور کو کمال

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

تک پہنچائے خواہ کفار اس کو ناپسند کریں● وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ

ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے' ہرچند کہ

كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا

مشرکین اس بات کو پسند نہ بھی کریں● اے ایمان لانے والو! بہت سے

مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ

دانشمند اور راہب لوگ (اپنے مقام و منزلت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے) لوگوں کے مال

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ

کو ناحق کھا رہے ہیں اور انہیں خدا کے راستے سے روک رہے ہیں اور جو لوگ

يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ

سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ

پس آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں● جس دن ان (سونا چاندی) کو آگ میں گرم

نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَ

کیا جائے گا اور ان کے ساتھ ان لوگوں کی پیشانیوں' پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا (اور عذاب

ظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا

کے فرشتے ان سے کہیں گے) یہی وہ چیز ہے جس کو تم اپنے لئے اکٹھا کیا کرتے تھے (اور مستحقین کو

مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ

نہیں دیتے تھے) پس جو کچھ جمع کیا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو● یقیناً اللہ کے نزدیک مہینوں کی

موضوع آیت ۳۴ جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جو شخص سونے چاندی کے ڈھیر لگائے اور راہ خدا میں خرچ نہ کرے تو یہی سونا قیامت کے دن انگاروں میں تبدیل ہو جائے گا جن سے اس شخص کو داغا جائے گا۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۶)

۲۔ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسولخداؐ بلال کے پاس گئے تو ان کے ہاں کھجوروں کا ایک ڈھیر دیکھا، آپؐ نے فرمایا: "بلال! یہ کیا ہے؟" انھوں نے کہا: "حضورؐ! یہ میں نے آپؐ کے مہمانوں کے لئے اکٹھا کیا ہوا ہے!" فرمایا: "تمھیں اس بات کا خوف نہیں ہے کہ یہ تمہارے لئے جہنم کی آگ کا دھواں بن جائے!۔۔۔۔۔۔ بلال! اسے راہ خدا میں خرچ کردو اور رزق کی کمی کی کوئی فکر نہ کرو۔" (الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۱)

۳۔انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت رسولخداؐ کی خدمت میں تین پرندے ہدیۃً بھیجے گئے، ان میں سے ایک پرندہ آپؐ کی خادمہ نے آپؐ کو کھانے کے لئے دیا، جب دوسرا دن ہوا تو وہ باقی بھی لے آئی۔ یہ دیکھ کر آنجنابؐ نے اسے فرمایا: "کیا میں نے تمھیں اس بات سے منع نہیں کیا کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کل کی روزی بھیج دے گا۔" (الترہیب والترغیب جلد ۲ ص ۵۶)

اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

تعداد جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے خدا کی کتاب (آفرینش) میں بارہ مہینے ہے'

وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ

جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں (جن میں جنگ حرام ہے) یہی پختہ دین

الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا

ہے' پس ان مہینوں میں (جنگ و خونریزی کے ذریعہ) تم اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور مشرکین سے'

الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ

سب مل کر جنگ کرو جس طرح وہ سب اکٹھے ہو کر تم سے جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ یقیناً

اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِى

اللہ تعالیٰ متقی افراد کے ساتھ ہے ● (مہینوں کی) تبدیلی اور تاخیر کفر میں زیادتی کا موجب ہے' جس

الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا

کی وجہ سے کافر لوگ گمراہ ہوتے ہیں وہ ایک سال (جنگ کو ماہ حرام میں) حلال جانتے ہیں ایک

وَّ يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

سال اسے حرام' تاکہ جن مہینوں کی تعداد کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس کے ساتھ مطابق

فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ

ہو جائے تو اس طرح سے وہ خدا کے حرام کردہ کو حلال قرار دیتے ہیں' ان کے برے کاموں کو ان

وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کے لیے مزین کر دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ● اے وہ لوگو جو ایمان

اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

لے آئے ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے راہِ خدا میں (جہاد کے لیے) نکلو تو

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ

بوجھل ہو کر زمین پر گرے پڑتے ہو' کیا تم آخرت کے بجائے دنیوی زندگی پر راضی ہو

ع ۵ ۸ ۱۱

الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا

گئے ہو؟ پس (تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ) آخرت کے مقابلے میں دنیا کا حصہ

قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ

تھوڑا سا ہے ● اگر تم (میدانِ جنگ کی طرف) نہیں چلو گے تو خدا تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کردے

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَ اللّٰهُ

گا اور ایک دوسری قوم کو تمہاری جگہ لے آئے گا اور تم (محاذِ جنگ کو چھوڑ کر) خدا کو تو کوئی نقصان نہیں

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

پہنچا سکو گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ● اگر تم پیغمبر خداؐ کی مدد نہیں کرو گے تو یقیناً خدا نے تو ان

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ

کی مدد کی ہے جب کافروں نے انہیں (مکہ سے) نکال دیا تھا' جبکہ وہ دو میں سے دوسرے تھے' جس وقت

هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ

وہ دونوں غار (ثور) میں تھے' رسول خدا(ص) اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے ڈرو نہیں خدا ہمارے ساتھ

مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ

ہے' پس اللہ تعالیٰ نے اپنی تسکین پیغمبر پر نازل فرمائی اور ان کی اپنے لشکروں کے ساتھ مدد فرمائی جنہیں تم

لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ

نے دیکھا تک نہیں اور (پیغمبرؐ کو قتل کرنے کے بارے میں) کافروں کی بات (اور منصوبے) کو پست

وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا

کردیا اور خدا کا کلمہ (اور ارادہ) بلند تر (اور کامیاب) ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے ● (میدان

خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ

جہاد کی طرف) ہلکے پھلکے اور بوجھل ہو کر چل پڑو اور راہِ خدا میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ

کے ساتھ جہاد کرو اگر تم جانو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ● اگر کوئی غنیمت نزدیک اور (جہاد

موضوع آیت ۳۸،

خدا کی راہ میں حفاظت کا ثواب:

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خدا کی راہ میں ایک دن (جہاد کے لئے) گھوڑے تیار رکھنا دنیا اور اس پر موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۵۰۸)

۲۔ حفاظت کے لئے ایک دن گھوڑے تیار رکھنا ایک مہینے کی نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۵۱۰)

۳۔ ہر عمل اپنے انجام دینے والے کے مرنے سے منقطع ہو جاتا ہے سوائے راہ خدا میں حفاظت کرنے کے لئے گھوڑے تیار رکھنے والے کے کہ قیامت تک اس کا عمل پروان چڑھتا رہتا ہے اور اس کا رزق جاری رہتا ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۶۱۱)

۴۔ راہ خدا میں حفاظت کے لئے گھوڑے تیار رکھنے والے کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۷۱۴)

۵۔ خدا کی راہ میں ایک رات کی حفاظت ایک ہزار رات کی نماز اور دن کے روزوں سے افضل ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۷۳۰)

۶۔ اگر میں مسلمانوں کے اجتماع کی حفاظت کے لئے گھوڑے تیار کر کے تین راتیں جاگتا رہوں مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ''لیلۃ القدر'' مسجد مدینہ یا مسجد بیت المقدس میں جاگ کر پالوں۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۷۴۴)

۷۔ دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ جو خوف خدا میں روتی ہے اور دوسری وہ جو رات کو خدا کے لئے حفاظت میں جاگتی رہتی ہے۔ (التاج جلد ۴ ص ۳۳۶)

۸۔ حفاظت کرنے والے محافظوں پر اللہ کی رحمت ہو۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۹۲۵)

كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ

کے لیے) سفر تھوڑا ہوتا تو یقینا (جہاد نہ کرنے والے) آپ کے پیچھے پیچھے چلے آتے لیکن وہ راستہ

بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ

ان کو دور اور دشوار نظر آیا اور خدا کی قسم کھائیں گے کہ اگر ہماری استطاعت ہوتی تو

اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ اللّٰهُ

ہم ضرور تمہارے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلتے (اس طریقے سے) وہ اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہیں

يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ

اور خدا جانتا ہے کہ وہ لوگ یقینا جھوٹ بولتے ہیں ● (اے پیغمبرؐ!) خدا آپ سے در گزر فرمائے

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ

آپؐ نے اس سے پہلے کہ سچ بولنے والوں (کے حالات) روشن ہو جائیں اور جھوٹوں کو پہچان لیں'

الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

انہیں اجازت کیوں دی؟● جو لوگ خدا اور آخرت کے دن پر ایمان

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ

رکھتے ہیں وہ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے کی آپ سے اجازت نہیں مانگتے اور

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا

اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں (کے حالات) کو جانتا ہے● آپ سے اجازت تو صرف وہی لوگ

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ

مانگتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دلوں میں شکوک و شبہات ہیں

فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ

پس وہ انہی میں سرگردان رہتے ہیں● اور اگر وہ (منافقین) جنگ کو جانے کے لیے پختہ ارادہ کرتے تو

لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّ لٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

جہاد کے لیے اچھی طرح تیاری کرتے' لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا جہاد پر جانا پسند نہیں تھا لہٰذا انہیں جانے سے باز

ع ۵/۶ ۱۲

موضوع آیت ۴۲

دوستوں کے ساتھ سفر کرنے کے آداب

۱۔ حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ سفر کرو تو ان کے اور اپنے امور میں ان سے زیادہ سے زیادہ مشورہ کیا کرو۔ ان کے سامنے زیادہ سے زیادہ خندہ روئی سے پیش آیا کرو، اپنے زادراہ سے ان کے لئے سخاوت کیا کرو، وہ جب بھی تمہیں بلائیں ان کو جواب دیا کرو، جب تم سے تعاون طلب کریں ان سے تعاون کیا کرو، اگر تم سے حق کی گواہی طلب کریں تو گواہی دیا کرو، جب تم سے مشورہ لیں تو اپنی پوری کوشش کے ساتھ انہیں اپنی رائے سے مطلع کرو۔۔۔۔۔۔۔ جب دیکھو کہ چل پڑے ہیں تو تم بھی چل پڑو، جب دیکھو کہ وہ کام کر رہے ہیں تو تم بھی کام میں لگ جاؤ، اگر وہ کوئی صدقہ خیرات دیں یا کسی کو قرض دیں تو تم بھی ان کے ساتھ مل کر ایسا کرو، جو تم سے سن کے لحاظ بڑا ہے اس کی باتوں کو غور سے سنو۔۔۔۔۔۔ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرو تو بیٹھنے سے پہلے وہاں پر دو رکعت نماز پڑھو۔۔۔۔۔۔ اور جب کوچ کرنے لگو پھر بھی دو رکعت نماز ادا کرو اور زمین کو الوداع کہو اور زمین اور اہل زمین پر سلام کہو کیونکہ زمین کے ہر ٹکڑے پر فرشتے موجود ہوتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۷۱)

۲۔ مفضل بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؑ نے پوچھا: "تمہارے ساتھ اور کون ہے؟" عرض کیا میرا ایک دوست ہے! امامؑ نے پوچھا: "اس کا کیا ہوا؟" عرض کیا: "جب سے مدینہ آیا ہوں مجھے اس کی رہائش گاہ کا علم نہیں ہے!" امامؑ نے فرمایا: "تم نہیں جانتے کہ جو شخص کسی مومن کے ساتھ چالیس قدم بھی چلے تو خداوند کریم اس کے بارے میں قیامت کے دن پوچھے گا" (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۷۵)

وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ

رکھا اور (ان سے) کہا گیا کہ گھر میں بیٹھ جانے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو • اگر (منافقین) تمہارے درمیان

مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاَاْوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

جنگ کے لیے باہر نکلتے تو فساد کے علاوہ تمہارے لیے کسی اور چیز کا اضافہ نہ کرتے اور بہت ہی جلد تمہارے

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

درمیان رخنہ پیدا کر دیتے تاکہ فتنہ ایجاد کریں اور تمہارے درمیان ایسے لوگ بھی ہیں جو ان کی باتوں کو بغور

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ

سنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے اچھی طرح واقف ہے • اس سے پہلے بھی وہ (منافقین) فتنہ پردازی کی

مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ

کوشش کرتے رہے اور معاملات کو آپؐ کے سامنے الٹ کر کے پیش کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حق آ پہنچا

الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَ مِنْهُمْ

اور خدا کا حکم واضح ہو گیا (اور تم غالب آ گئے) حالانکہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے • اور ان میں سے کچھ

مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ

ایسے (بہانہ جو ڈرپوک) بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے اجازت دیں اور مجھے (گناہ اور) فتنہ میں نہ ڈالیں' آگاہ رہو

سَقَطُوْا ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ

کہ یہ فتنہ (اور گناہ) میں سقوط کر چکے ہیں اور جہنم یقینی طور پر کافروں کا احاطہ کیے ہوئے ہے • اگر تمہیں کوئی

تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا

نیکی پہنچے (اور فتح حاصل ہو) تو یہ ان (منافقوں) کو برا معلوم ہوتا ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت (اور

قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ يَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾

شکست) پہنچے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کا چارہ پہلے ہی سوچ لیا تھا اور وہ خوشی خوشی واپس لوٹ جاتے ہیں •

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَ

آپؐ کہہ دیں کہ جو کچھ خدا نے ہمارے لیے مقرر فرما دیا ہے اس کے علاوہ ہمیں کوئی اور چیز نہیں

عَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٥١﴾ قُلۡ هَلۡ تَرَبَّصُوۡنَ

پہنچے گی' وہی ہمارا مولا ہے اور مومنوں کو بس خدا ہی پر توکل کرنا چاہیے ● (اے پیغمبرؐ منافقین سے)

بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡدَى الۡحُسۡنَيَيۡنِ ؕ وَنَحۡنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمۡ اَنۡ

کہہ دیں کہ آیا تم ہمارے بارے میں دو نیکیوں (فتح یا شہادت) میں سے ایک کے علاوہ کسی اور بات کے منتظر

يُّصِيۡبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنۡ عِنۡدِهٖۤ اَوۡ بِاَيۡدِيۡنَا ۖ

ہو؟ جبکہ ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ تمہارے پاس خدا کا عذاب خود خدا کی طرف سے آئے یا ہمارے ہاتھوں

فَتَرَبَّصُوۡۤا اِنَّا مَعَكُمۡ مُّتَرَبِّصُوۡنَ ﴿٥٢﴾ قُلۡ اَنۡفِقُوۡا طَوۡعًا

سے' پس تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں ● کہہ دیجئے چاہے تم خوشی کے

اَوۡ كَرۡهًا لَّنۡ يُّتَقَبَّلَ مِنۡكُمۡ ؕ اِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا

ساتھ خرچ کیا کرو یا ناراض ہو کر' یہ خرچ تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا' کیونکہ تم یقیناً

فٰسِقِيۡنَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمۡ اَنۡ تُقۡبَلَ مِنۡهُمۡ نَفَقٰتُهُمۡ

فاسق لوگ ہو ● کوئی چیز ان کی خیرات کی قبولیت سے مانع نہیں ہوئی سوائے اس

اِلَّاۤ اَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوۡلِهٖ وَلَا يَاۡتُوۡنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا

کے کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں بجالاتے مگر

وَهُمۡ كُسَالٰى وَلَا يُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا وَهُمۡ كٰرِهُوۡنَ ﴿٥٤﴾ فَلَا

سستی بے حالی کے ساتھ اور خرچ نہیں کرتے مگر بے دلی کے ساتھ ● پس ان (منافقین) کے

تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ

مال اور ان کی اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈال دیں' اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ خداوند عالم

لِيُعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَ

چاہتا ہے کہ انہیں اس دنیوی زندگی میں اس ذریعے سے عذاب میں مبتلا کرے اور ان کی جان کفر

هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿٥٥﴾ وَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمۡ لَمِنۡكُمۡ ؕ وَمَا هُمۡ

کی حالت میں نکلے ● وہ (منافقین) خدا کی قسم کھاتے (اور کہتے) ہیں کہ بے شک وہ تم سے ہیں حالانکہ وہ

موضوع آیت ۵۱، قضا و قدر

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص میری قضا پر راضی نہیں ہوتا اور میری قدر پر ایمان نہیں رکھتا، اسے میرے علاوہ کوئی اور اللہ تلاش کرنا چاہیئے۔'' (بحارالانوار جلد ۷۱ص ۱۳۹)

۲۔ خدا کی تقدیر پر ایمان ہر قسم کے غم واندوہ کو دور کر دیتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۴۸۱)

۳۔ جب تقدیریں نازل ہوتی ہیں تو ساری تدبیریں ختم ہو جاتی ہیں۔ (غررالحکم)

۴۔ تقدیر دانشمندی پر غالب آجاتی ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ تقدیر کو طاقت اور غلبے سے نہیں ٹالا جا سکتا۔ (غررالحکم)

۶۔ تقدیر کے آگے تمام امور سر جھکا دیتے ہیں حتی کہ تدبیر بھی آفت بن جاتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۶۳)

۷۔ ابن نباتہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ ایک دیوار کے پاس سے گزر رہے تھے اور وہ گرا چاہتی تھی آپ وہاں سے ہٹ کر دوسری دیوار کی طرف ہوگئے۔ کسی نے آپؑ سے کہا ''امیرالمؤمنین! آپ اللہ کی قضا سے بھاگ رہے ہیں؟'' فرمایا: ''میں خدا کی قضا سے اس کی قدر کی طرف بھاگ رہا ہوں!'' (بحارالانوار جلد ۴۱ ص ۲)

۸۔ خداوند عالم اپنے امور کا اجرا اپنی قضا کے مطابق کرتا ہے نا کہ تمہاری مرضی کے مطابق۔ (غررالحکم)

۹۔ قضا و قدر خدا کی دو مخلوقیں ہیں اور اللہ جس طرح چاہتا ہے اپنی تخلیق میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ (التوحید ص ۳۶۴)

۱۰۔ خداوند عالم جب کسی چیز کے متعلق چاہتا ہے اس کی تقدیر مقرر کرتا ہے، اور جب اس کی تقدیر مقرر کر لیتا ہے تو اسے پورا کر دیتا ہے جب اسے پورا کر دیتا ہے تو پھر اسے کر گزرتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۵ ص ۱۲۱)

۱۱۔ خدا کی قضا میں مؤمن کے لئے ہر قسم کی بھلائی ہوتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۱۳۹)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۲۔ مؤمن کے لئے ہر کام میں بھلائی ہوتی ہے، اگر اس کی انگلی کٹ جائے تو بھی اس کے لئے بھلائی ہوتی ہے اور اگر وہ روئے زمین کے مشرق سے مغرب تک کا مالک بن جائے پھر بھی اس کے لئے بھلائی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۶۷ ص ۲۴۲)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۱۳۔ بندوں کے افعال تقدیری طور پر خلق ہوئے ہیں نا کہ تکوینی طور پر، اور خدا ہر چیز کا خالق ہے، اور ہم نہ تو جبر کے قائل ہیں اور نہ ہی تفویض کے۔ (قصار الجمل ''آیت اللہ مشکینی'')

مِّنۡكُمۡ وَ لٰكِنَّهُمۡ قَوۡمٌ يَّفۡرَقُوۡنَ ﴿۵۶﴾ لَوۡ يَجِدُوۡنَ مَلۡجَاً

(جھوٹ بولتے ہیں اور) تم سے نہیں ہیں' بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں ● اگر (منافقین) کوئی

اَوۡ مَغٰرٰتٍ اَوۡ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوۡا اِلَيۡهِ وَ هُمۡ يَجۡمَحُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ

پناہ گاہ یا غار یا کوئی اور گھسنے کی جگہ پالیں تو اس کی طرف دوڑ پڑیں ● اور

مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّلۡمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ‌ ۚ فَاِنۡ اُعۡطُوۡا

بعض منافقین صدقات (یعنی زکوٰۃ کی تقسیم) میں آپ پر عیب گیری کرتے ہیں' پس اگر اس (مال) سے

مِنۡهَا رَضُوۡا وَ اِنۡ لَّمۡ يُعۡطَوۡا مِنۡهَاۤ اِذَا هُمۡ

کوئی چیز ان کو دے دی جائے تو راضی ہو جاتے ہیں (اور آپ کو عادل سمجھتے ہیں) اگر کچھ نہ دیا جائے تو اچانک

يَسۡخَطُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ وَ

ناراض ہو جاتے ہیں ● اور اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے ہیں جو انہیں اللہ اور اس کے رسول نے دیا ہے

رَسُوۡلُهٗ ۙ وَقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ سَيُؤۡتِيۡنَا اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ

اور کہتے کہ ''اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہے' خدا اور اس کے رسولؐ عنقریب ہمیں اپنے فضل سے

وَ رَسُوۡلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ

عطا کریں گے اور ہم صرف اللہ کی طرف راغب اور اس سے امید رکھتے ہیں'' ● صدقات (زکوٰۃ)

لِلۡفُقَرَآءِ وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَ الۡعٰمِلِيۡنَ عَلَيۡهَا وَ الۡمُؤَلَّفَةِ

تو صرف فقیروں' محتاجوں' زکوٰۃ کے لیے کام کرنے والوں' دلوں کی تالیف کرنے' غلاموں

قُلُوۡبُهُمۡ وَفِى الرِّقَابِ وَالۡغٰرِمِيۡنَ وَفِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ

کی آزادی' مقروضوں کے قرض ادا کرنے' راہِ خدا میں (جہاد کے اخراجات) اور مسافروں

ابۡنِ السَّبِيۡلِ‌ ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ

کی امداد کے لئے ہے' یہ خدا کی طرف سے ایک فرمان اور دستور ہے اور اللہ تعالیٰ آگاہ اور حکمت

حَكِيۡمٌ ﴿۶۰﴾ وَ مِنۡهُمُ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ النَّبِىَّ وَ يَقُوۡلُوۡنَ هُوَ

والا ہے ● اور کچھ منافقین پیغمبرؐ کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''یہ تو سراپا کان ہیں'' (ہر

ع ۷ / ۱۳ / ۶۰

موضوع آیت ۶۰ فرائض و واجبات

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض تم پر عائد کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو۔۔۔۔۔۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱۰۵)

۲۔ فرائض کو پیش نظر رکھو اور انہیں اللہ کے لئے بجالاؤ، تاکہ یہ تمہیں جنت تک پہنچائیں۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۷)

۳۔ خداوند عالم نے دولتمندوں کے مال میں فقیروں کا رزق مقرر کیا ہے لہٰذا اگر کوئی فقیر بھوکا رہتا ہے تو اس لئے کہ دولتمندوں نے دولت کو سمیٹ لیا ہے ۔۔۔۔۔۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۲۸)

۴۔ اپنے نفس کو فرائض کی ادائیگی کا پابند کر کے اطاعت الٰہی پر کاربند رکھو اور نوافل و وظائف کی عادت بناؤ۔ (غرر الحکم)

۵۔ اگر تم نوافل کے فضائل کے پیش نظر فرائض کی ادائیگی سے روگردانی کرو گے تو فرض کے ضائع کر دینے سے نوافل کے فضائل کو حاصل نہیں کر پاؤ گے۔۔۔۔ (غرر الحکم)

۶۔ حضرتؑ نے اپنے فرزند جناب محمد بن حنفیہؒ کو جو وصیتیں فرمائیں ان میں سے کچھ یہ بھی ہیں کہ: ''اے فرزند عزیز! جو بات نہیں جانتے اسے بیان نہ کرو بلکہ جو کچھ جانتے ہو وہ سب کچھ بیان نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے تمام اعضاء وجوارح پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں جن کے ذریعہ وہ قیامت کے دن تم پر حجت قائم کرے گا اور تم سے ان کے بارے میں سوال کرے گا۔''

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۲ ص ۳۸۱)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۷۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے احسان و کرم کی وجہ سے جب تم پر اپنے فرائض عائد کئے ہیں تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ اسے ان کی ضرورت تھی بلکہ اس کی تمہارے اوپر مہربانی اور رحمت ہے، صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس نے اس لئے فرائض عائد کئے ہیں تاکہ اچھے کو برے سے جدا کرے، تمہارے سینوں میں موجود کیفیت کو آزمائے اور تمہارے دلوں میں موجود صورت حال کی چھان پھٹک کرے۔۔۔۔۔۔

(بحار الانوار جلد ۲۳ ص ۱۰۰)

۸۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

جو شخص خدا کے عائد کردہ فرائض پر عمل کرتا ہے وہ سب سے بہتر انسان ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۸۱)

اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ

ایک کی بات سنتے ہیں) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اس کا کان لگانا تمہارے فائدے کے لیے ہے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ

وہ خداپر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی تصدیق کرتا ہے اور تم میں سے جو ایمان لے آیا اس کے

وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾

لیے رحمت ہے اور جو لوگ رسول خدا کو اذیت دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے ●

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ

(منافقین) تمہارے لیے خدا کی قسم کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں' حالانکہ اگر وہ مومن ہیں

اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا

تو اللہ اور اس کے رسولؐ کو راضی کریں کہ وہ اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں ● آیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

ہے کہ جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ دشمنی کرے گا اس کی سزا جہنم

خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ

ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا' یہ بہت بڑی رسوائی ہے ● منافقین اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں

الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ

کہ کوئی سورت ان کے نقصان میں نازل ہو اور ان کے دلوں کے اندر کی خبر دے (تو اے پیغمبرؐ!)

قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا

آپ کہہ دیجئے کہ تم جو چاہو مسخرہ کرلو یقینا خداوند عالم ان باتوں کو آشکار کردے گا جس (کے آشکار

تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا

ہونے) سے تم ڈر رہے ہو ● اور اگر منافقین سے پوچھو تو وہ یقین کے ساتھ یہی کہیں گے کہ ہم تو

نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ

صرف مذاق اور کھیل تماشا کررہے تھے تو آپ کہہ دیں کہ کیا تم خدا' اس کی آیات اور اس کے

موضوع آیت ٦٦

عذر اور معذرت خواہی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

١۔ جو شخص کسی عذر خواہ کی معذرت قبول نہ کرے خواہ عذر خواہی کرنے والا سچا ہو یا جھوٹا، اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۴۷)

٢۔ بدترین عذر خواہی وہ ہے جو مرتے وقت کی جائے۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۳۳)

حضرت علی علیہ السلام:

٣۔ عذرخواہی کا موقع ہی آنے نہ دیا جائے اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ عذرخواہی کی جائے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ ص ۲۴۱)

۴۔ لوگوں کے عذر کو قبول کرو کہ اس سے ان کی دوستی سے فائدہ اٹھایا جاسکے گا، ان سے خندہ روئی سے پیش آؤ کہ ان کے کینے ختم ہو جائیں گے۔

(غررالحکم)

۵۔ جو شخص تمہارے ساتھ کسی عذر کے بارے میں تم سے کوئی سروکار نہیں رکھتا اس سے معذرت خواہی نہ کرو۔ (غررالحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

٦۔ کسی گناہ کی سزا فوراً نہ دو بلکہ گناہ اور سزا کے درمیان عذرخواہی کا راستہ خالی چھوڑ دو۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۱۵)

۷۔ ایسا کام ہی نہ کرو کہ جس سے عذرخواہی کرنی پڑے، کیونکہ مومن نہ گناہ کرتا ہے اور نہ ہی عذرخواہی کرتا ہے۔ جبکہ منافق روزانہ گناہ بھی کرتا ہے اور پھر اس کی عذرخواہی بھی کرتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۲۰)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۸۔۔۔۔۔۔۔ جو شخص تم سے عذرخواہی کرے تم اس کے عذر کو قبول کرو خواہ تم جانتے بھی ہو کہ وہ جھوٹا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۴۲)

۹۔ اگر کوئی شخص تمہیں دائیں طرف سے گالی دے تو تم بائیں طرف کو اپنا منہ پھیر لو، اور پھر وہ تم سے اس کی معذرت خواہی کرے تو اس کی معذرت کو قبول کرلو۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۴۱)

۱۰۔ (دعائیہ کلمات میں) خداوندا! میں اس مظلوم کے بارے میں تجھ سے معذرت چاہتا ہوں جس پر میری موجودگی میں ظلم کیا گیا اور میں اس کی امداد نہ کرسکا۔۔۔۔۔ اور ایسے مجرم کے بارے میں بھی جس نے مجھ سے معذرت طلب کی لیکن میں نے اس کا عذر قبول نہ کیا۔ (صحیفہ کاملہ دعا ۳۸)

تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ

رسول کا مذاق اڑاتے تھے؟ ● (بے فائدہ) عذر اور بہانے نہ بناؤ' اس میں شک نہیں کہ تم ایمان

اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ

کے بعد کافر ہو چکے ہو' اگر تم میں سے ایک گروہ کو (توبہ کی وجہ سے) ہم معاف کر بھی دیں تو ایک (دوسرے)

طَآئِفَةً ۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ

گروہ کو اس کے جرم کی وجہ سے سزا ضرور دیں گے اس وجہ سے جو وہ انجام دیا کرتے تھے ● منافق مرد ہوں

الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

یا عورتیں سب ایک دوسرے سے (ایک قماش کے آدمی) ہیں برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور نیکیوں

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو (راہِ خدا میں خرچ کرنے سے) باندھے رکھتے ہیں' خدا کو

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ

فراموش کر دیا ہے تو خدا نے بھی انہیں فراموشی کا بدلہ دیا ہے' یقینا منافقین ہی فاسق ہیں ● اللہ

الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

تعالٰی نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کفار سے جہنم کا وعدہ کیا ہے کہ وہ اس میں ہمیشہ

فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ

کے لیے رہیں گے' وہ (دوزخ) ان کے لیے کافی ہے اور اللہ نے انہیں لعنت سے نوازا ہے اور ان

مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً

کے لیے ہمیشہ کا پائیدار عذاب ہے ● (تم منافقین کا حال) ان لوگوں کی طرح ہے جو تم سے پہلے

وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ

تھے' (باوجودیکہ) وہ تم سے زیادہ طاقتور تھے' زیادہ دولتمند تھے اور اولاد کے لحاظ سے تم سے

فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ

کثرت میں تھے اور وہ ان سے بہرہ مند ہوئے' تم بھی اسی طرح بہرہ مند ہوئے ہو جس طرح تم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی کی معذرت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔۱۔اچھے یا برے انسان کی امانت کی واپسی ۲۔اچھے یا برے انسان سے کئے گئے وعدہ کی وفا ۳۔اچھے یا برے والدین کے ساتھ نیکی کا سلوک (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۷۲)

۱۲۔ ''مؤمن کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے'' راوی نے پوچھا ''مؤمن اپنے نفس کو کیونکر ذلیل نہ کرے'' فرمایا: ''ایسا کام نہ کرے جس سے اسے معذرت طلب کرنی پڑے!''
(بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۹۳)

ع۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ع ۸/۱۴

قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ خُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ

سے پہلے لوگ بہرہ مند ہوئے اور تم (اپنی باطل روش میں) اسی طرح گھسے جا رہے ہو جس

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

طرح وہ گھسے رہے ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور وہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ

خسارے میں ہیں ● آیا جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کے پاس (ان کے انجام) کی خبر نہیں پہنچی؟ قوم

نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۙ۬ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَ

نوح' عاد' ثمود' قوم ابراہیم' مدین والوں اور الٹ پلٹ ہوجانے والے شہروں کی خبر' ان کے

الْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

پیغمبران کے پاس روشن دلائل لے کر آئے (لیکن انہوں نے ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور تباہ و

لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ

برباد ہوگئے) پس خداوند عالم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے ● اور

الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار اور اولیاء ہیں'

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ

نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں' نماز قائم کرتے

الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ

ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ بہت جلد

اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ

انہیں اپنی رحمت میں شامل فرمائے گا' یقینا اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے ● اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

مومن مردوں اور باایمان عورتوں کے ساتھ ان باغات کا جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں

موضوع آیت ۷۱

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم:

۱۔''اللہ تعالیٰ کمزوردل بے دین مؤمن کو سخت ناپسند کرتا ہے''کسی نے پوچھا:''وہ کمزوردل، بے دین مؤمن کون ہے؟''آپ نے فرمایا:''جو نہی عن المنکر نہیں کرتا''(وسائل الشیعہ جلد۱۱ص۲۹۹)

۲۔جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے وہ زمین میں خدا کا خلیفہ اور اس کے رسول کا خلیفہ ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۵۵۶۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔نیکی کے تمام اعمال اور راہ خدا میں جہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے ٹھاٹھیں مارے ہوئے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔
(شرح نہج البلاغہ جلد۱۹ص۳۰۶)

۴۔اللہ تعالیٰ کے اس قول''وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ'' یعنی جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو (لقمان/۱۷) کے بارے میں فرمایا اس مصیبت سے مراد وہ مصیبت دکھ اور تکلیفیں ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں پیش آتی ہیں۔
(تفسیر نورالثقلین جلد۴ص۲۰۷)

۵۔جو امر بالمعروف کرتا ہے وہ مؤمنین کی کمر مضبوط کرتا ہے۔(نہج البلاغہ حکمت۳۱)

۶۔جو نہی عن المنکر کرتا ہے وہ کافروں کی ناکوں کو رگڑتا ہے (انہیں ذلیل کرتا ہے)
(شرح نہج البلاغہ جلد۲۰حکمت۳۱)

۷۔نہی عن المنکر کا ادنٰی درجہ یہ ہے کہ تم گناہ کے مرتکب ہونے والوں کے ساتھ ترشروئی سے پیش آؤ۔(وسائل الشیعہ جلد۱۱ص۴۱۳)

۸۔جو شخص منکر کو دل، ہاتھ اور زبان سے ناپسند نہ کرے وہ زندوں میں چلتی پھرتی لاش ہے۔

۹۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ تو موت کو نزدیک کرتے ہیں نہ ہی رزق وروزی کو گھٹاتے ہیں، بلکہ ثواب کو کئی گنا کرتے اور اجر وثواب میں اضافہ کرتے ہین۔اور ان دونوں میں سب سے افضل وہ حق بات ہے جو ظالم وجابر پیشوا کے سامنے کی جائے۔ (غررالحکم)

۱۰۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ترک نہ کرو ورنہ تم پر بدترین حکمران مسلط کردیئے جائیں گے اس وقت تم دعائیں بھی مانگو گے تو قبول نہیں ہوں گی۔(شرح نہج البلاغہ جلد۱۷ص۶)

الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ‌ؕ

بہہ رہی ہیں اور بہشت بریں میں دلپسند پاکیزہ مکانوں کا وعدہ کیا ہے اور خدا کی خوشنودی

وَ رِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكۡبَرُ‌ ؕ ذٰ لِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۷۲﴾

اور خرسندی (ان سب سے) برتر اور بالاتر ہے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے ●

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الۡكُفَّارَ وَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَ اغۡلُظۡ

اے پیغمبرؐ! آپ کافروں اور منافقوں سے جہاد کریں ان پر خوب سختی

عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَ مَاۡوٰهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۷۳﴾

کریں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا انجام ہے ●

يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوۡا ؕ وَلَقَدۡ قَالُوۡا كَلِمَةَ الۡـكُفۡرِ

(منافقین) خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (کفر آمیز) باتیں نہیں کیں حالانکہ یقینی بات ہے انہوں

وَكَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ وَهَمُّوۡا بِمَا لَمۡ يَنَالُوۡا‌ ۚ

نے کفریہ باتیں کی ہیں اور وہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو چکے ہیں اور (پیغمبرؐ کے قتل کا) ایسا قصد کیا ہے جس

وَمَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰٮهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ۚ

کو وہ حاصل نہیں کر سکے، سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے انہیں اپنے فضل سے بے

فَاِنۡ يَّتُوۡبُوۡا يَكُ خَيۡرًا لَّهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ يَّتَوَلَّوۡا يُعَذِّبۡهُمُ

نیاز کر دیا ہے جس سے ان لوگوں نے (پیغمبرؐ اور مومنین میں) کوئی عیب نہیں پایا پس (ایسی حالت میں) اگر وہ توبہ

اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَمَا لَهُمۡ فِى

کریں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور اگر منہ موڑ لیں خدا انہیں دنیا و آخرت میں عذاب میں مبتلا کرے گا اور

الۡاَرۡضِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ

روئے زمین میں ان کا نہ تو کوئی دوست ہوگا اور نہ ہی کوئی مددگار ● اور ان میں سے کچھ لوگوں نے خدا سے

اللّٰهَ لَـئِنۡ اٰتٰٮنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَـنَصَّدَّقَنَّ وَلَـنَكُوۡنَنَّ مِنَ

عہد کیا تھا کہ اگر خدا ہمیں اپنا فضل عطا فرمائے گا تو ہم یقینا صدقہ (زکوٰۃ) ادا کریں گے اور نیک

ع ۹ ۱۵

امر بالمعروف کے شرائط

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ وہ شخص انجام دے سکتا ہے جس میں یہ تین صفات ہوں:

ا۔نرمی کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔

۲۔معروف کا امر کرنے میں بھی عدل سے کام لے اور منکر سے نہی کرنے میں بھی عدل سے کام لے۔

۳۔جس کا امر کر رہا ہے اس سے بھی اور جس سے نہی کر رہا ہے اس سے بھی باخبر ہو۔

(بحار الانوار جلد ۱۰۰ص ۹۳)

۲۔جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہے اسے یہ حکم نیکی کے ساتھ دینا چاہیئے۔(کنز العمال حدیث ۵۵۲۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔آخری زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے جن کے پیچھے ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ریاکار، دکھاوے کے عالم، عابد اور زاہد ہوں گے، نوجوان اور بیوقوف ہوں گے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو واجب نہیں سمجھیں گے سوائے ان مواقع کے جہاں پر انہیں نقصان پہنچنے کا خدشہ نہیں ہوگا۔اور اس بارے میں وہ مختلف حیلوں بہانوں کا سہارا لے کر اپنے آپ کو اس فریضہ سے بچائے رکھیں گے۔

(فروع کافی جلد ۵ص ۵۵)

۴۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ وہ شخص انجام دے سکتا ہے جس میں یہ تین صفات ہوں گی ا۔جس چیز کا امر کر رہا ہے اس سے واقف ہو اور جس سے نہی کر رہا ہے اسے خود ترک کر چکا ہو۔امر اور نہی کرنے میں عدل سے کام لیتا ہو۔نرمی کے ساتھ امر اور نرمی کے ساتھ نہی کرتا ہو۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ص ۴۰۳)

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ

لوگوں میں سے ہوں گے ● تو جب اللہ نے انہیں اپنا فضل عطا فرمایا تو انہوں نے اس سے بخل

تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ

برتا اور (عہد کو) پس پشت ڈال کر رو گردان ہوگئے ● سرانجام (اللہ نے) ان کے دلوں میں اس سے

قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ

ملاقات کے دن تک نفاق (کی روح) کو ڈال دیا بوجہ اس کے کہ انہوں نے خدا سے کئے ہوئے وعدہ کی خلاف

وَ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

ورزی کی اور اس وجہ سے بھی کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے ● کیا وہ نہیں سمجھتے کہ اللہ ان کے رازوں اور

سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ

سرگوشیوں کو بھی جانتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اللہ تمام غیبوں کو جانتا ہے ● وہی (منافق

يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ

لوگ) ان مومنین پر جو رضا کارانہ طور پر مستحب صدقات بھی ادا کرتے ہیں اور اسی طرح ان

وَ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ

(تنگدست) مومنین پر بھی جو اپنی مقدور بھر کوششوں کے علاوہ اور کچھ نہیں رکھتے' عیب گیری کرتے

مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں' خداوند عالم بھی ان کا مذاق اڑائے گا اور ان ہی کے لیے دردناک عذاب ہے ●

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

(اے رسولؐ!) آپؐ منافقوں کے لیے استغفار کریں یا استغفار نہ کریں (برابر ہے) اگر ان کے

سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا

لیے ستر (٧٠) مرتبہ بھی استغفار کریں' خدا انہیں ہرگز نہیں بخشے گا' (خدا کا) یہ (حتمی قہر) اس

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾

لیے ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے کافر ہوگئے ہیں اور خدا فاسق لوگوں کو ہدات نہیں کرتا ●

ع ٨ / ١٠ / ١٦

فَرِحَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ بِمَقۡعَدِهِمۡ خِلٰفَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ وَ

جو لوگ رسول خدا (ص) کے (فرمان کے) برخلاف (جنگ تبوک میں) جانے سے رک گئے اور جنگ کے

كَرِهُوۡۤا اَنۡ يُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ

موقع پر اپنے گھر میں بیٹھنے پر خوش ہوئے اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے راہِ خدا

اللّٰهِ وَ قَالُوۡا لَا تَنۡفِرُوۡا فِى الۡحَـرِّ ‌ؕ قُلۡ نَارُ جَهَـنَّمَ

میں جہاد کریں اور (دوسرے لوگوں سے بھی) کہا (جنگ کے لیے) اس گرمی میں باہر نہ نکلو، آپ کہہ

اَشَدُّ حَرًّا ‌ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۸۱﴾ فَلۡيَـضۡحَكُوۡا قَلِيۡلًا وَّ

دیجئے کہ اگر تم کچھ سمجھتے ہو تو جہنم کی آگ اس سے زیادہ جلانے والی ہے ● پس انہیں چاہئے کہ

لۡيَبۡكُوۡا كَثِيۡرًا‌ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنۡ

اپنے کئے کی سزا کے طور پر کم ہنسیں اور زیادہ روئیں ● پس اگر خدا آپ کو منافقین کے ٹولے کی

رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنۡهُمۡ فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ لِلۡخُرُوۡجِ

طرف واپس پلٹائے اور وہ آپ سے (دوسری جنگ کے لیے) چلنے کے واسطے اجازت مانگیں تو آپ کہہ دیں

فَقُلْ لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا مَعِىَ اَبَدًا وَّ لَنۡ تُقَاتِلُوۡا مَعِىَ

کہ تم ہرگز میرے ساتھ بیرون نہیں آؤ گے اور میرے ساتھ مل کر کبھی بھی دشمن کے ساتھ جنگ نہیں کرو

عَدُوًّا‌ ؕ اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقۡعُدُوۡا مَعَ

گے، کیونکہ تم پہلی مرتبہ گھر بیٹھنے پر راضی ہوئے تھے، پس اب بھی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے رہو جنہوں نے

الۡخٰلِفِيۡنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّ

فرمان کی خلاف ورزی کی ہے ● ان (منافقین) میں سے کسی ایک کے مردے پر ہرگز نماز نہ پڑھیں

لَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ‌ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا

(دعا و استغفار کے لیے) اس کی قبر پر نہ کھڑے ہوں، کیونکہ وہ خدا اور رسولؐ کے ساتھ کفر اختیار

وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ‌ ؕ

کر چکے ہیں اور فاسق ہو کر مرے ہیں ● ان (منافقین) کے مال اور اولاد آپ کو تعجب میں نہ

موضوع آیت ۸۴، قبر

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ آخرت کا سب سے ''پہلا عدل'' قبریں ہیں، جن میں نہ کسی امیر کی پہچان ہوتی ہے اور نہ کسی غریب کی۔ (مستدرک الوسائل جلد ۱ ص ۱۴۸)

۲۔ قبر، آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، اگر انسان اس میں نجات پا گیا تو اس کے بعد سب معاملے آسان ہو جائیں گے، اور اگر اس سے نجات نہ پاسکا تو بعد کے معاملات اس سے کم نہیں ہوں گے۔

(بحار الانوار جلد ۶ ص ۲۴۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ قبر کا عذاب تین وجوہات کی بنا پر ہوگا:

۱۔ چغل خوری

۲۔ پیشاب (کی نجاست سے عدم پرہیز) اور

۳۔ مرد کا بیوی کے بغیر رہنا۔

(بحار الانوار جلد ۶ ص ۲۲۲)

۴۔ حتیٰ کہ جب مشایعت کرنے والے اور مصیبت زدہ (عزیز و اقارب) پلٹ آئے، تو اسے (مردہ کو) قبر کے گڑھے میں اٹھا کر بٹھا دیا گیا، فرشتوں کے سوال و جواب کے واسطے، سوال کی دہشتوں اور امتحان کی ٹھوکریں کھانے کے لئے۔۔۔۔۔۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۶ ص ۲۷۰)

۵۔ قبرستان کا پڑوس اختیار کرو کہ عبرت حاصل کرو گے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ جب تمہاری نگاہ کسی قبر پر پڑے تو یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! تو اسے جنت کے باغات میں سے ایک باغ قرار دے نا کہ جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔''

(بحار الانوار جلد ۸۲ ص ۵۳)

۷۔ قبر روزانہ پکار پکار کر کہہ رہی ہوتی ہے ''میں تنہائی کا گھر ہوں، میں وحشت کا مقام ہوں، میں کیڑے مکوڑوں کی جگہ ہوں، میں قبر ہوں، میں یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوں یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوں۔''

(بحار الانوار جلد ۶ ص ۲۶۷)

حضرت علی رضا علیہ السلام:

۸۔ جو شخص اپنے کسی (مؤمن) بھائی کی قبر پر جائے اور اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر سات مرتبہ سورہ ''انا انزلناہ'' کی تلاوت کرے تو وہ بہت بڑی گھبراہٹ (قیامت کے دن) محفوظ رہے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷ ص ۳۰۲)

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّعَذِّبَہُمۡ بِہَا فِی الدُّنۡیَا وَ تَزۡہَقَ

ڈال دیں، خدا تو بس یہی چاہتا ہے کہ انہیں اس دنیا میں عذاب دے اور

اَنۡفُسُہُمۡ وَ ہُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ اِذَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَۃٌ

کفر کی حالت میں ان کی جان نکلے ● اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ خدا پر ایمان لے آؤ اور اس کے

اَنۡ اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ جَاہِدُوۡا مَعَ رَسُوۡلِہِ اسۡتَاۡذَنَکَ

رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو صاحب ثروت (منافقین) آپ سے (جنگ سے بچنے کے لیے) اجازت

اُولُوا الطَّوۡلِ مِنۡہُمۡ وَ قَالُوۡا ذَرۡنَا نَکُنۡ مَّعَ

طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ ہمیں رہنے دیں تاکہ ہم ان لوگوں کے ساتھ گھر میں بیٹھے رہیں جو گھر

الۡقٰعِدِیۡنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوۡا بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ

میں بیٹھے ہوئے ہیں ● وہ اس بات پر راضی ہوگئے ہیں کہ جنگ پر نہ جانے والوں اور گھر میں بیٹھنے

وَ طُبِعَ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَہُمۡ لَا یَفۡقَہُوۡنَ ﴿۸۷﴾ لٰکِنِ

والوں کے ساتھ رہیں اور ان کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے اسی لیے وہ نہیں سمجھتے ● لیکن

الرَّسُوۡلُ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ جٰہَدُوۡا بِاَمۡوَالِہِمۡ وَ

پیغمبرؐ اور ان کے ہمراہی مومنین نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا اور

اَنۡفُسِہِمۡ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الۡخَیۡرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ

ایسے ہی لوگوں کے لیے تمام بھلائیاں اور نیکیاں ہیں اور یہی لوگ ہی کامیاب

الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ

و کامران ہیں ● اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (بہشت میں) باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے

تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۸۹﴾ ع ۱۱ ۹ ۱۷

(درختوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے ●

وَ جَآءَ الۡمُعَذِّرُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ لِیُؤۡذَنَ لَہُمۡ

بادیہ نشین افراد جو معذور تھے (آپ کے پاس) آئے تاکہ انہیں (جنگ میں شرکت نہ کرنے کی)

وَ قَعَدَ الَّذِیۡنَ کَذَبُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ ؕ سَیُصِیۡبُ

اجازت دی جائے لیکن جنہوں نے خدااور رسولؐ کے ساتھ جھوٹ بولا جنگ سے بیٹھ رہے، ان لوگوں میں سے

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۹۰﴾ لَیۡسَ عَلَی

جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے، بہت جلد ان کو دردناک عذاب آلے گا ● کمزوروں اور مریضوں

الضُّعَفَآءِ وَ لَا عَلَی الۡمَرۡضٰی وَ لَا عَلَی الَّذِیۡنَ لَا

پر کوئی حرج نہیں (جو جہاد میں شرکت نہیں کرسکتے) اور نہ ہی ان لوگوں پر جو (جہاد کی راہ میں)

یَجِدُوۡنَ مَا یُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ ؕ

خرچ کرنے کے لیے اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے خیر خواہ

مَا عَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ مِنۡ سَبِیۡلٍ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ

ہوں، کیونکہ نیکی کرنے والوں کے لیے کسی قسم کی سرزنش نہیں ہے اور اللہ بخشنے والا

رَّحِیۡمٌ ﴿۹۱﴾ وَّ لَا عَلَی الَّذِیۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡکَ لِتَحۡمِلَہُمۡ

مہربان ہے ● اور نہ ان لوگوں پر (کوئی حرج ہے) جو آپ کے پاس آتے ہیں تاکہ آپ انہیں

قُلۡتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحۡمِلُکُمۡ عَلَیۡہِ ۪ تَوَلَّوۡا وَّ اَعۡیُنُہُمۡ

سواری پر بٹھائیں آپؐ نے کہا میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر تمہیں سوار کروں اور وہ

تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوۡا مَا

پلٹ گئے ہیں جبکہ ان کی آنکھیں غم کی وجہ سے اشکبار تھیں کہ ان کے اپنے پاس کوئی ایسی چیز کیوں

یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۹۲﴾ اِنَّمَا السَّبِیۡلُ عَلَی الَّذِیۡنَ یَسۡتَاۡذِنُوۡنَکَ

نہیں ہے جو خرچ کرتے ● (اعتراض اور مواخذے کی) راہ تو صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو تونگر اور ثروتمند

وَ ہُمۡ اَغۡنِیَآءُ ۚ رَضُوۡا بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ ۙ

ہوتے ہوئے آپ سے اجازت مانگتے ہیں (کہ محاذ جنگ پر نہ جائیں) اور جنگ سے بیٹھ جانے والوں کے

وَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۳﴾

ساتھ رہ جانے پر راضی ہوگئے، اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے، پس وہ اس کا علم ہی نہیں رکھتے ●

موضوع آیت ۹۱، احسان

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص تم سے برائی کرے تم اس سے احسان (اچھا سلوک) کرو۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۱)

۲۔ دلوں کی فطرت میں شامل ہے کہ جو ان سے احسان کرتا ہے وہ ان سے محبت کرتے ہیں اور جو برائی کرتا ہے ان سے دشمنی رکھتے ہیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۴۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ انسان، احسان کا بندہ (غلام) ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ احسان کر کے دلوں کے مالک بن سکتے ہو۔
(غرر الحکم)

۵۔ جس کی چاہو محتاجی اختیار کرو اس کے قیدی بن جاؤ گے، جس سے چاہو بے نیاز رہو اس کے ہم پلہ رہو گے، جس پر چاہو احسان کرو اس کے حکمران بن جاؤ گے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۴۲۱)

۶۔ سب لوگوں سے زیادہ احسان کا مستحق وہ ہے جس پر اللہ نے احسان کیا اور اس پر اپنی قدرت کے دونوں ہاتھ کھلے رکھے۔ (غرر الحکم)

۷۔ ایمان کی بنیادی چیز لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ جس کے احسانات زیادہ ہوں گے، اس کے نوکر چاکر اور معاون زیادہ ہوں گے۔ (غرر الحکم)

۹۔ مجرم کے ساتھ احسان کرو کہ اسے اپنے قبضہ میں لے لوگے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ کسی پر احسان، اسے غلام بنادیتا ہے (غرر الحکم)

۱۱۔ جو کسی کے احسان کو چھپاتا ہے اسے محرومیت کی سزا ملتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۲۔ مکمل احسان یہ ہے کہ اسے جتایا نہ جائے۔
(غرر الحکم)

۱۳۔ تمہارے بھائی کی برائیاں، اس پر تمہاری نیکیوں سے بھاری نہیں ہونی چاہئیں۔ (غرر الحکم)

۱۴۔ احسان، محبت کا ذریعہ ہے۔ (غرر الحکم)

۱۵۔ مجرم پر احسان کرنے سے دشمن کی اصلاح کی امید رکھی جاسکتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۶۔ مخالفوں اور حاسدوں پر تمہارا احسان، انہیں برائی کے ذریعہ سزا دینے سے زیادہ سخت سزا ہے، اور اس طرح ان کے سدھرنے کی دعوت بھی ہے۔
(غرر الحکم)

۱۷۔ شریف آدمی کو جتنا احسان کر کے غلام بنایا جاسکتا ہے اتنا کسی اور طریقہ سے غلام نہیں بنایا جاسکتا۔
(غرر الحکم)

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا

جب تم لوگ (جنگ تبوک سے) ان کے پاس واپس لوٹ آئے تو (جنگ میں نہ جانے والے منافقین)

تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ

تمہارے پاس عذر لے کر آتے ہیں، تو آپ کہہ دیں کہ عذر تراشی نہ کرو، ہم تمہاری باتوں کو ہر گز نہیں

مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَ سَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ

مانتے۔ یقیناً اللہ نے ہمیں تمہاری خبروں (اور حالات) سے آگاہ کر دیا ہے، اللہ اور اس کا رسولؐ تمہارے کرتوتوں

ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

کو دیکھ رہے ہیں، پھر تم اس خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غیب اور آشکار کو جانتا ہے اور وہ تمہیں ان سب

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

کاموں سے آگاہ کر دے گا جو تم کیا کرتے تھے ● جب تم جہاد سے پلٹ کر منافقین کے پاس پہنچو گے تو

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ

تمہارے پاس خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ آپ لوگ ان (کے گناہوں اور سرزنش کرنے) سے چشم

اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

پوشی کر لیں، پس تم ان سے منہ پھیر لو اور دوری اختیار کر لو کیونکہ یہ پلید لوگ ہیں اور ان کے کئے

يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا

کی سزا جہنم کا ٹھکانہ ہے ● وہ تمہارے لئے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ

عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾

(تو جان لو کہ) اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو خدا قطعاً فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہو گا ●

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا

عرب بادیہ نشین (۱) کفر اور نفاق میں بڑے سخت ہیں اور اس بات کے زیادہ

حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

سزاوار ہیں کہ جو حدود، اللہ نے اپنے رسولؐ پر نازل کی ہیں ان کو نہ جانیں اور خدا علم

(۱) (پیغمبرؐ خدا کی تعلیمات و فرامین سے دور ہونے کی وجہ سے)

موضوع آیت ۹۴، عمل

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے:

۱۔ صدقہ جاریہ

۲۔ علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہا اور

۳۔نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرے۔۔۔۔۔۔

(کنز العمال حدیث ۴۳۶۵۵)

۲۔اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کوئی عمل انجام دے اسے پختہ طریقہ پر انجام دے۔ (کنز العمال حدیث ۹۱۲۸)

۳۔جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا: ''اے محمد! آپؐ چاہے جتنا زندہ رہیں ایک دن مرنا ہے ۲۔جو آپؐ کا جی چاہے پسند کریں ایک دن اسے چھوڑنا ہے ۳۔جو چاہیں اعمال بجالائیں ایک دن ان کا سامنا کرنا ہے۔''

(کنز العمال حدیث ۴۲۱۱۴)

۴۔جس شخص میں تین صفات نہ ہوں اس کا عمل پائیدار نہیں ہوتا۔ پرہیزگاری جو اسے خدا کی نافرمانی سے روکے ۲۔اخلاق حسنہ جن سے لوگوں کی خاطر و مدارات کرے ۳۔ حلم و بردباری جس سے نادان کی نادانی کو دور کرے۔ (بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۹۲)

اسے ابوداؤد نے اپنی مسند ص ۴۲۲ میں روایت کیا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔جو اعمال میں کوتاہی کرتا ہے وہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۳۱۷)

۶۔ تھوڑا سا عمل جس کو تو مسلسل بجالاتا رہے اس زیادہ سے بہتر ہے جس سے تو تنگ آجائے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ ص ۱۶۹)

۷۔جو شخص اپنے دین کے لئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے امور کی کفالت خود کرتا ہے۔

(نہج البلاغہ حکمت ۴۲۳)

۸۔دو قسم کے اعمال میں کتنا فرق ہے، ایک وہ عمل جس کی لذت ختم ہو جاتی ہے مگر گناہ باقی رہتا ہے اور دوسرا وہ عمل جس کی مشقت ختم ہو جاتی ہے اور اجر باقی رہ جاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۱۸۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔اللہ تعالیٰ نے جس کی ایک نماز قبول کر لی اسے عذاب نہیں دے گا اور جس کی ایک نیکی کو شرف قبول بخشا اسے بھی عذاب نہیں دے گا۔

(فروع کافی جلد ۳ ص ۲۶۶)

۱۰۔ ہر روز صبح کے وقت نیک اور گناہگار بندوں کے

حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ

و حکمت والا ہے ● بعض بادیہ نشین وہ بھی ہیں جو (اپنے نفاق یا ایمان کی کمزوری کی وجہ سے) جو کچھ بھی (راہ خدا

مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ

میں) خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے لیے برے وقتوں کے منتظر رہتے ہیں، برے وقت

السَّوْءِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ

خود ان کے لیے ہوں اور خدا سننے اور جاننے والا ہے ● اور کچھ بادیہ نشین عرب ایسے بھی ہیں جو

يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ

اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے خدا کے

عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ

تقرب اور رسولؐ کی صلوات و دعا (کے حصول) کا ذریعہ سمجھتے ہیں، یاد رکھو کہ یہ چیز ان کے لیے

سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

قرب کا ذریعہ ہے اور بہت جلد اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، یقیناً خداوند عالم بخشنے

رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ

والا مہربان ہے ● مہاجرین اور انصار میں سے سب سے پہلے (ایمان کی طرف) سبقت کرنے والے

الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ

اور جن لوگوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، خدا ان سے راضی ہے اور وہ (بھی) خدا سے

عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا

راضی ہیں اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

نہریں جاری ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے ●

وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕۛ وَ مِنْ اَهْلِ

اور تم لوگوں کے ارد گرد کچھ بادیہ نشین منافق ہیں اور اہلِ مدینہ میں سے بھی

ع ۱۲ ۱۰ ۱

اعمال رسولِ خداؐ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا ہمیشہ ڈرتے رہو اور اس بات سے شرم کرو کہ پیغمبرؐ کی خدمت میں تمہاری بداعمالیاں پیش کی جائیں۔
(بحار الانوار جلد ۷ اص ۱۴۹)

۱۱۔ جو شخص کوئی نیکی کا عمل انجام دینا شروع کرے اسے ایک سال تک انجام دیتے رہنا چاہئے اور اس سے کم عرصہ میں اسے ختم نہیں کر دینا چاہئے۔
(مستدرک الوسائل جلد ا ص ۱۵)

موضوع آیت ۱۰۰، ہجرت

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اے لوگو! ہجرت کرو اور اسلام کے دامن سے وابستہ رہو، کیونکہ جب تک جہاد کا حکم باقی ہے ہجرت کا حکم بھی باقی ہے۔ (کنز العمال حدیث ۴۶۲۶۰)

۲۔ ہجرت کا سلسلہ اس وقت تک باقی ہے جب تک دشمن جنگ کرتا رہے گا۔
(کنز العمال حدیث ۴۶ ۲ ۷۴)

۳۔ دارالحرب (سرزمین کفر) میں وہی شخص جا کر رہے گا جو فاسق ہے اور ہم اس سے بری الذمہ ہیں۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۲۶۰)

۴۔ ہجرت دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو یہ کہ ''گناہوں کو چھوڑ دیا جائے'' اور دوسری یہ کہ ''خدا اور اس کے رسول کی طرف چل دیا جائے'' اور یہ (دونوں طرح کی) ہجرت اس وقت تک موجود رہتی ہے جب تک توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ (کنز العمال حدیث ۴۶۲۶۲)

۵۔ تم میں سے جو شخص اس دنیا میں رہے اور حق بات کو بیان کرے اور باطل کو اس کے ذریعہ روکے رکھے یا حق کی نصرت کرے اس کا عمل میرے ساتھ ہجرت کرنے سے زیادہ افضل ہے۔
(کنز العمال حدیث ۵۵۸۹)

۶۔ افضل اسلام یہ ہے کہ دوسرے مسلمان تیری زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں اور افضل ہجرت یہ ہے کہ تو ان کاموں کو چھوڑ دے جنہیں تیرا رب ناپسند کرتا ہے۔ (کنز العمال حدیث ۴۶۲۶۵)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔ جو شخص اپنی مرضی اور منشا کے مطابق اسلام میں داخل ہو جائے وہ مہاجر ہے۔
(فروع کافی جلد ۸ ص ۱۴۸)

۸۔ حماد سمندی کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا ''میں سرزمین شرک میں جاتا ہوں اور ہمارے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مجھے کہتے ہیں کہ اگر تو تمہیں وہیں پر موت آگئی تو تم ان (مشرکین) کے ساتھ محشور ہو گے آیا ایسا ہے؟'' امامؑ نے فرمایا: ''جب تم وہاں (سرزمین شرک میں) ہوتے ہو تو کیا ہماری باتوں کو یاد کرتے اور لوگوں کو

الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ

کچھ لوگ نفاق کی عادت کر چکے ہیں آپؐ انہیں نہیں جانتے ہم انہیں خوب جانتے ہیں، ہم

نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ

بہت جلد انہیں دوبار عذاب کریں گے پھر وہ بہت بڑے عذاب کی طرف پلٹائے

عَظِيْمٍ ۱۰۱ وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا

جائیں گے ● اور دوسرے اعراب بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ہے، انہوں نے

صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ

اچھے برے اعمال کو آپس میں ملا دیا ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرلے (اور خدا کی مہربانی

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۰۲ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

ان کی طرف لوٹ آئے) یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے ● آپ ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوۃ) لیجئے،

تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ

تاکہ اس طرح سے آپ انہیں (بخل اور دنیا پرستی سے) پاک کریں اور انہیں بڑھوتری دیں اور ان کے لیے دعا

سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۱۰۳ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ

کریں، کیونکہ آپ کی دعا ان کے سکون کا موجب ہے اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے ● آیا انہیں معلوم نہیں کہ

اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ

صرف خدا ہی اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات (زکوۃ) لیتا ہے اور یقیناً

اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۱۰۴ وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى

اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے ● کہہ دیجئے کہ (جس طرح چاہو اور جو چاہو)

اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَ سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى

عمل کرو کہ بہت جلد خدا، اس کا پیغمبرؐ اور مومنین تمہارے عمل کو دیکھ لیں گے اور جلد ہی غیب

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

اور ظاہر کے جاننے والے کی طرف پلٹائے جاؤ گے، پس تمہیں ان کاموں سے آگاہ کرے گا جو تم

ان کی طرف دعوت دیتے ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں!'' پھر فرمایا: ''جب تم اس اسلامی سرزمین میں ہوتے تو ہماری باتوں کو یاد کرتے اور لوگوں کو انہی کی طرف بلاتے ہو؟'' میں نے کہا: ''نہیں'' امامؑ نے فرمایا: ''اگر تم وہاں پر بھی مرو تو ایک امت بن کر محشور ہوگے اور تمہارا نور تمہارے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔'' (وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۷۷)

۹۔ تفسیر مجمع البیان میں ''قل يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ـــــ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ '' اے رسول! تم کہہ دو کہ اے میرے ایماندار بندو! اپنے پروردگار ہی سے ڈرتے رہو، کیونکہ جن لوگوں نے اس دنیا کی نیکی کی انہی کے لئے آخرت میں بھی بھلائی ہے۔ اور خدا کی زمین تو کشادہ ہے۔ (زمر/۱۰) کے بارے میں حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: کہ جس سرزمین میں خدا کی نافرمانی کی جائے اور تو بھی اس میں موجود ہو تو وہاں سے فوراً نکل جا اور کہیں اور جگہ پر جا کر رہ۔

(مجمع البیان جلد ۳ ص ۲۹۱)

افضل ہجرت:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ افضل ہجرت یہ ہے کہ تم ہر اس چیز کو چھوڑ دو جسے خدا ناپسند کرتا ہے۔

(کنز العمال حدیث ۴۶۲۶۳)

۲۔ افضل ہجرت یہ ہے کہ تو برائیوں کو چھوڑ دے۔

(کنز العمال حدیث ۴۶۲۶۴)

۳۔ ''مہاجر'' وہ ہے جو گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ دے۔ (کنز العمال حدیث ۶۷۶)

۴۔ نماز قائم کئے رکھو، زکوٰۃ ادا کرتے رہو، برائیوں کو چھوڑ دو اپنی قوم کی سرزمین میں جہاں بھی رہو مہاجر ہوگے۔ (کنز العمال حدیث ۴۶۲۶۶)

۵۔ تم میں سے جو شخص اس دنیا میں رہتے ہوئے حق بات کو بیان کرے اور باطل کو اس کے ذریعہ روکے رکھے یا حق کی نصرت کرے اس کا یہ عمل میرے ساتھ ہجرت کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

(کنز العمال حدیث ۵۵۸۹)

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ اٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ لِاَمۡرِ اللّٰهِ اِمَّا

انجام دیتے رہے ● اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں کہ جن کا معاملہ خدا کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ یا

يُعَذِّبُهُمۡ وَ اِمَّا يَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ

تو انہیں عذاب دے یا (ان کی توبہ اور پشیمانی کی وجہ سے) ان پر لطف و کرم فرمائے اور خدا علم و

حَكِيۡمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفۡرًا وَّ

حکمت والا ہے ● اور (کچھ منافقین وہ بھی ہیں) جنہوں نے اسلام کو ضرر پہنچانے، کفر کی ترویج

تَفۡرِيۡقًا بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ اِرۡصَادًا لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰهَ

کرنے، مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالنے اور خدا اور اس کے رسول کے دیرینہ دشمنوں کی (مدد کی

وَ رَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَ لَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا

غرض سے) گھات لگانے کے لیے مسجد بنائی ہے اور ہر وقت قسمیں کھاتے رہتے ہیں کہ ہم نے

الۡحُسۡنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمۡ

نیکی کے علاوہ کوئی ارادہ کیا ہی نہیں لیکن خدا گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ● آپؐ اس (مسجد ضرار)

فِيۡهِ اَبَدًا ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ

میں ہر گز (نماز کے لیے) کھڑے نہ ہوں، یقیناً وہ مسجد جو پہلے ہی دن سے تقویٰ کی بنیاد پر کھڑی کی گئی ہے

يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ

زیادہ مناسب ہے کہ اس میں نماز قائم کریں (کیونکہ) اس مسجد میں ایسے مرد ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں

يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنۡ اَسَّسَ

کہ خود کو پاک و پاکیزہ رکھیں، اور اللہ، پاک لوگوں کو دوست رکھتا ہے ● آیا وہ شخص کہ جس نے

بُنۡيَانَهٗ عَلٰى تَقۡوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانٍ خَيۡرٌ اَمۡ مَّنۡ

(اپنے کام کی) بنیاد اللہ کے تقویٰ اور رضا پر رکھی ہو بہتر ہے یا وہ کہ جس نے اپنے (کام کی)

اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانۡهَارَ بِهٖ فِىۡ نَارِ

بنیاد کمزور اور گرنے کے قریب ایسے کنارے پر رکھی ہو جو گرا ہی چاہتا ہے اور

جَهَنَّمَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾

اسے جہنم کی آگ میں گرا دے؟ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا●

لَا یَزَالُ بُنۡیَانُهُمُ الَّذِیۡ بَنَوۡا رِیۡبَةً فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلَّاۤ اَنۡ

وہ بنیاد جو ان (منافق) لوگوں نے قائم کی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں حیرت اور سر گردانی کا باعث

تَقَطَّعَ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۱۱۰﴾ۧ اِنَّ اللّٰهَ

رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل (نفاق سے) جدا ہو جائیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے● بے شک

ع ۱۳

اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ

اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کے جانوں اور مالوں کو بہشت کے بدلے

الۡجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَ

خرید لیا ہے، وہ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تاکہ قتل کریں یا خود قتل ہو جائیں، (اس)

یُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡهِ حَقًّا فِی التَّوۡرٰىةِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ وَ

وعدہ حق کی وفا کہ جس کا ذکر توریت، انجیل اور

الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِعَهۡدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا

قرآن میں ہے، خدا کے ذمہ ہے اور خدا سے بڑھ کر اور کون اپنے وعدے پورے کرتا ہے؟ پس

بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَوۡزُ

تمہارے لیے اس معاملے میں خوشخبری ہے جس کے ذریعہ تم نے (خدا سے) بیعت کی ہے اور یہی

الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ

بہت بڑی کامیابی ہے● (مجاہد مومنین) توبہ، عبادت، حمد،

السَّآئِحُوۡنَ الرّٰکِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ

سیر و سیاحت، رکوع و سجود کرنے والے، امر

بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ النَّاهُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡحٰفِظُوۡنَ

بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں' خدائی حدود و

لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ

قوانین کی حفاظت کرتے ہیں اور (ایسے) مومنین کو خوشخبری دے دو● پیغمبرؐ اور مومنین

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا

کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت طلب کریں خواہ وہ ان کے

اُولِیْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ

قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں اس کے بعد کہ جب ان کے لیے ظاہر ہو گیا ہے

الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا

کہ وہ اہل جہنم ہیں● اور ابراہیمؑ کی مغفرت طلبی اپنے (منہ بولے) باپ (مشرک چچا) کے لیے اس وعدہ

عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ

کی وجہ سے تھی جو انہوں نے اس کے ساتھ کیا تھا، پس جب ابراہیم کے لیے واضح ہو گیا کہ وہ تو خدا کا یقینی

لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾

دشمن ہے، تو اس سے بیزاری اختیار کر لی، یقیناً ابراہیمؑ (خوف خدا سے) آہ و نالہ کرنے والے اور بردبار تھے●

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى

اور خدا کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت کرنے کے بعد ان سے توفیق ہدایت سلب کر لے جب تک

یُبَیِّنَ لَهُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾

کہ ان کے لیے ایسی چیز کو بیان نہ کر دے کہ جس سے انہیں بچنا چاہیے بے شک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے●

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یُحْیٖ وَ

یقیناً آسمانوں اور زمین کی حکومت صرف خدا ہی کے لیے ہے، جو زندہ کرتا ہے اور

یُمِیْتُ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا

موت دیتا ہے اور تمہارے لیے خدا کے علاوہ نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ ہی

نَصِیْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ

کوئی مددگار● یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم کو پیغمبر اور ان مہاجرین و انصار کی طرف پھیر دیا

موضوع آیت ۱۱۲، شرعی حدود

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جہاں تک کر سکتے ہو مسلمانوں سے حدود کو اٹھائے رکھو (ان پر حدود کا اجراء نہ کرو) اگر کسی مسلمان کے لئے ان سے نکلنے کا راستہ تمہیں مل سکتا ہے تو (ان کا اجراء نہ کرو اور) اسے چھوڑ دو کیونکہ اگر پیشوا معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو اس کے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۲۹۷۱)

۲۔ اگر کسی شرعی حد کو زمین کے کسی حصہ پر جاری کیا جائے، ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۱۶)

۳۔ شریف لوگوں کی لغزشوں کو معاف کر دو، لیکن خدا کی حدود میں کسی حد کو معاف نہیں کیا جاسکتا۔
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۱۹)

۴۔ شرعی حدود میں نہ تو سفارش ہو سکتی ہے نہ ضمانت اور نہ ہی قسم کھائی جاسکتی ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۳۳۶)

۵۔ جو شخص کوئی گناہ کرے اور اس پر اس گناہ کی حد جاری کر دی جائے تو یہی حد اس کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۲۹۶۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ حدود الٰہی کے اجرا سے انسان نیک بخت بن جاتا ہے اور ان کے ضائع کر دینے سے بدبخت بن جاتا ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۱۶)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ------ ہر چیز کی ایک حد مقرر کی ہے اور اس پر دلیل قائم کی ہے۔ اور جو اس حد سے تجاوز کرتا ہے اس کے لئے بھی حد مقرر کی ہے۔
(کافی جلد ا ص ۵۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ اللہ تعالیٰ نے جو بھی حلال اور حرام بنائے ہیں ان سب کے لئے حدود مقرر کی ہیں جس طرح میرے اس گھر کی حدود ہیں ------ حتی کہ زخم اور چوٹ کی بھی ایک کوڑے اور نصف کوڑے کی بھی۔
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۷۰)

۹۔ اپنی ایک وصیت میں فرمایا: "تم پر لازم ہے کہ حدود کا اجرا کرو خواہ کوئی قریبی ہو یا دور کا شخص اور خدا کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرو، اپنی رضامندی، ناراضی، اور قسم میں عدل وانصاف سے کام لو چاہے کوئی گورا ہو یا کالا۔"
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۱۶)

وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ

جنہوں نے (جنگ تبوک کے) دشوار وقت میں ان کی پیروی کی، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان

بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ

میں سے بعض لوگوں کے دل منحرف ہوجائیں (اور وہ محاذ پر نہ جائیں) پھر اللہ نے اپنا لطف و کرم

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ

ان کی طرف پھیر دیا، یقیناً وہ ان پر بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے ● اور ان تینوں کی طرف بھی جو

الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ

(جنگ تبوک میں شریک نہ ہونے سے) پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے، یہاں تک کہ (لوگوں کے غصے اور نفرت کی وجہ

بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا

سے) زمین اپنی تمام وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور خود اپنے تئیں بھی تنگ آچکے تھے اور انہوں نے

اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ

سمجھ لیا تھا کہ خدا کی پناہ گاہ کے علاوہ ان کے لیے کوئی اور پناہ گاہ نہیں ہے پس خدا نے اپنا لطف و کرم ان کے

لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾

شاملِ حال کر دیا تاکہ وہ توبہ کی توفیق حاصل کریں یقیناً خداوندعالم توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ●

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ

اے وہ لوگ کہ جو ایمان لے آئے ہو خدا سے ڈرو اور سچوں

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ

کے ساتھ ہوجاؤ ● اہلِ مدینہ اور ان کے اطراف کے بادیہ نشینوں کو یہ حق

مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا

حاصل نہیں کہ رسول خداؐ (کے فرمان) کی خلاف ورزی کریں اور

يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا

اپنی جانوں کو پیغمبر کی جان سے پیارا سمجھیں،

يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ

کیونکہ خدا کی راہ میں انہیں جو بھی پیاس، رنج اور بھوک لاحق ہوگی اور جہاں پر بھی

اللّٰهِ وَ لَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَ لَا

کوئی قدم ایسا اٹھائیں گے جو کافروں کے غیظ و غضب کا موجب ہوگا اور

يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ

دشمن کی طرف سے انہیں جو بھی دکھ پہنچے گا، ان سب کی وجہ سے ان کے لیے

عَمَلٌ صَالِحٌ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

عمل صالح لکھا جائے گا اس میں شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں

الْمُحْسِنِيْنَ (۱۲۰) وَ لَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً

کا اجر ضائع نہیں کرتا● اور وہ (جہاد کے لیے) کوئی تھوڑا یا زیادہ مال خرچ نہیں

وَّ لَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ

کرتے اور کسی سرزمین کو طے نہیں کرتے ہیں مگر یہ کہ ان کیلئے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں

اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۲۱) وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ

اس سے بہتر جزا دے جو وہ انجام دیتے رہتے ہیں● اور سزاوار نہیں ہے کہ سارے مومن

لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ

(جہاد کی طرف) چل پڑیں، پس کیوں ان میں سے ہر ایک گروہ سے ایک دستہ

طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا

سفر نہیں کرتا تاکہ دین میں فقیہ بنیں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو

رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (۱۲۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

انہیں ڈرائیں تاکہ وہ (گناہ اور سرکشی سے) احتراز کریں● اے صاحبان

اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ لْيَجِدُوْا

ایمان! ان کفار کے ساتھ جنگ کرو جو تمہارے آس پاس ہیں، انہیں تم سے سختی اور

موضوع آیت ۱۲۲،
(فقہ) علم دین کا حصول

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔علم دین کے حصول سے بڑھ کر خدا کی کوئی اور عبادت نہیں ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۳۸۷۵۲)

۲۔اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے علم دین عطا کر دیتا ہے، دنیا میں زاہد بنا دیتا ہے اور اسے اپنے عیوب سے باخبر کر دیتا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۳۸۶۸۹)

۳۔اللہ تعالیٰ کو جب کسی بندے کی بہتری مطلوب ہوتی ہے تو اسے علم دین عطا کرتا اور اسے ہدایت کی راہیں دکھا دیتا ہے۔ (غررالحکم)

۴۔جس شخص کی دینی سوجھ بوجھ جتنا زیادہ ہوتی جائے گی اتنا ہی اس کے عمل کے قصد وارادہ میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ (کنزالعمال حدیث ۵۴۰۴)

حضرت امام علی علیہ السلام:

۵۔پرہیزگاری فقیہ کی خصلت ہے۔ (غررالحکم)

۶۔دینی سوجھ بوجھ اور علم فقہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم کسی سے دھوکہ نہ کھاؤ۔
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۵۴)

۷۔جب کوئی فقیہ مومن اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو اسلام میں ایک رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جسے کوئی چیز پورا نہیں کر سکتی۔ (کافی جلد ۱ ص ۳۸)

۸۔فقہاء کی آفت بے احتیاطی ہے۔ (غررالحکم)

۹۔علماء کی آفت ریاست طلبی ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۱۰۔ایک دینی فقیہ (عالم) شیطان کے لئے ایک ہزار عابد سے زیادہ گراں ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱ ص ۲۱۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔انسان اس وقت تک فقیہ نہیں بن سکتا جب تک وہ اس بات سے بے نیاز نہ ہو جائے کہ اس کا کون سا کپڑا بوسیدہ ہو گیا ہے اور اپنی بھوک کیسے مٹائے۔
(خصال صدوقؒ ص ۴۰)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۲۔دین خدا کا علم حاصل کرو (فقیہ بنو) کیونکہ فقہ ہی بصیرت کی کنجی، عبادتوں کی تکمیل، بلند مقامات تک پہنچنے کا ذریعہ اور دینی اور دنیاوی مراتب جلیلہ پر فائز ہونے کا وسیلہ ہے۔ایک فقیہ کو کسی عابد پر فضیلت ایسے حاصل ہے جیسے سورج کو ستاروں پر حاصل ہے۔جو دین کے معاملے میں فقہ سے کام نہیں لیتا، اللہ تعالیٰ اس کے کسی بھی عمل سے راضی نہیں ہوتا۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۲۱)

ع ۱۵ ۴ ۴

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:
۱۳۔ فقیہ کی علامات میں حلم، علم اور خاموشی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۲ ص ۵۵)

فِيۡكُمۡ غِلۡظَةً ؕ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۲۳﴾

درشتی دیکھنا چاہیے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا ساتھی ہے●

وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ

اور جب بھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو کچھ منافقین کہتے ہیں اس سورت نے تم میں سے کس کے

هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّ

ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ تو جو لوگ ایمان لے آئے ہیں (قرآنی آیات) ان کے ایمان میں اضافہ

هُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ

کرتی ہیں اور وہی لوگ خوشخبری حاصل کرتے ہیں● اور رہے وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں

فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ

بیماری ہے (قرآنی آیات) ان کی پلیدی اور نجاست پر نجاست اور پلیدی میں اضافہ کرتی ہیں اور وہ

كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً

کافر ہو کر مرتے ہیں● اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک یا دو مرتبہ

اَوۡ مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَلَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا

آزمائے جاتے ہیں مگر نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں● اور جب کوئی سورت

مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ

نازل ہوتی ہے تو ان (منافقین) میں سے بعض لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے (اور پوچھتے)

مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوۡا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ

ہیں آیا تمہیں کوئی دیکھ رہا ہے اور پھر وہ باہر نکل جاتے ہیں، اللہ نے ان کے دلوں کو (حق سے)

قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ

پھیر دیا ہے، کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو نہیں سمجھتے● اس بات کو یقین جانو کہ ایک رسول تم ہی

اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ

میں سے تمہارے پاس آیا ہے جو چیز تمہیں رنج دیتی ہے اس کے لیے بھی سخت ہے، تمہاری ہدایت کے لیے

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

دلسوز اور زیادہ سے زیادہ کا خواہاں ہے اور مومنین کے لیے نرم دل اور مہربان ہے ● پس اگر انہوں نے (خدا

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ

کے کلام سے) منہ پھیر لیا ہے تو آپ کہہ دیجیے کہ میرے لیے اللہ کافی ہے اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں،

تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾

میں نے صرف اسی پر توکل کیا ہے اور وہی عرشِ عظیم کا پروردگار ہے ●

سُوْرَةُ يُوْنُس بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۱۰۹

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ

الف، لام، را، یہ آیتیں ہیں اس کتاب کی جو استوار اور حکمت سے بھری ہوئی ہے ● کیا (یہ بات) لوگوں

عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ

کے لیے تعجب کا سبب ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک مرد کی طرف وحی کی ہے کہ ''لوگوں کو ڈراؤ

بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

اور مومنین کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس سچائی کا مقام ہے''

قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ

کافروں نے کہا: یہ شخص تو کھلم کھلا جادوگر ہے ● بے شک تمہارا پروردگار

اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں (اور مرحلوں) میں پیدا کیا، پھر عرش پر غالب

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا

آیا (تمام امور کی باگ ڈور سنبھالی) وہی امور کا بندوبست کرتا ہے کوئی شفاعت کرنے والا نہیں سوائے

مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا

اس کی اجازت کے، وہی اللہ ہی تمہارا پروردگار ہے پس تم اس کی عبادت کرو، تو کیا تم اب بھی

فضائل سورہ یونس

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص سورہ یونس کی ہر دوسرے تیسرے مہینے تلاوت کرے گا وہ جاہلوں میں شمار ہونے سے بے خوف ہوجائے گا اور قیامت کے دن اللہ کے مقرب لوگوں میں شامل ہوگا۔ (تفسیر مجمع البیان)

موضوع آیت ۱۲۹، توکل کے لوازمات

ع ۱۶ / ۷ / ۵

۱۔ مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت رسولخداؐ کی خدمت میں عرض کیا: '' یا رسول اللہ! آیا میں سواری کو باندھ کر رکھوں اور خدا پر توکل کروں یا اسے کھلا چھوڑ دوں اور خدا پر توکل کرو؟'' آپؐ نے فرمایا: ''اسے باندھ کر رکھو اور خدا پر توکل کرو۔''
(سنن ترمذی جلد ۹ ص ۳۲۰)

۲۔ حضرت رسولخداؐ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ کاشتکاری نہیں کرتے تھے، آپؐ نے ان سے پوچھا ''تم کیسے لوگ ہو؟'' انہوں نے کہا: ''ہم خدا پر توکل کرنے والے لوگ ہیں!'' آنخضرتؐ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تم ایک دوسرے پر بوجھ بننے والے ہو'' (سست لوگ ہو)
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۲۸۸)

۳۔ دانائی اور زیرکی کے بعد خدا پر توکل کرنا وعظ و نصیحت ہے۔ (کنز العمال حدیث ۵۶۹۶)

۴۔ جب یہ آیت ''وَمَن يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّه، مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ، مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ'' یعنی جو خدا سے ڈرے گا تو خدا اسکے لئے نجات کی صورت نکال دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اسے وہم بھی نہ ہو۔ (طلاق/۳) نازل ہوئی تو کچھ صحابہؓ حضرات اپنے گھروں میں جاکر عبادت میں مصروف ہوگئے۔ اس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ نے ان کی روزی کی ضمانت اپنے ذمہ لے لی ہے۔ جب آنخضرتؐ کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے اس کا بہت برا منایا اور فرمایا: ''میں اس شخص کا سخت مخالف ہوں جو اپنا منہ خدا کی طرف کرکے کہے ''خدایا! مجھے رزق عطا فرما'' اور رزق کی تلاش کو ترک کردے''
(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۳۵۷)

۵۔ حضرت علیؑ کے بارے میں ہے کہ آپؑ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو صحتمند اور توانا تھے اور مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرتؑ نے فرمایا: ''تم کون لوگ ہو؟'' انہوں نے کہا: ''ہم خدا پر توکل کرنے والے لوگ ہیں!'' امامؑ نے

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

نصیحت حاصل نہیں کرتے؟● تم سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے، یہ خدا کا برحق

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

وعدہ ہے، وہی تو ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر اُسے واپس پلٹاتا ہے تاکہ ان لوگوں کو عدل کے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ساتھ جزا عطا کرے جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے اور جو لوگ کافر

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا

ہوگئے ہیں ان کے پینے کے لیے گرم کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہے جو اُن کے

يَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ

کفر کی سزا ہے● وہی خدا تو ہے جس نے سورج کو چمکدار اور چاند کو روشن

نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ

بنایا ہے اور چاند کے لیے کچھ منزلیں مقرر کی ہیں تاکہ تم لوگ سالوں کی گنتی اور حساب

الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ

معلوم کرو، اللہ تعالیٰ نے ان کو حق کے بغیر پیدا نہیں کیا، وہ اپنی آیات کو ان لوگوں کے لیے تفصیل

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ

کے ساتھ بیان کرتا ہے جو جاننا چاہتے ہیں● یقیناً رات اور دن کے اختلاف (آنے جانے)

النَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ

میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے اس میں متقی پرہیزگار لوگوں کے لیے

لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا

(بہت بڑی) نشانیاں ہیں● بے شک وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور (صرف)

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا

دنیوی زندگی پر راضی ہوچکے ہیں اور اسی کے ساتھ مطمئن ہیں اور وہ لوگ (بھی) جو ہماری

فرمایا: ''بلکہ تم ایک دوسرے کو کھانے والے لوگ ہو اگر تم توکل کرنے والے ہو تو تمہارے توکل کی کیا حد ہے؟'' انہوں نے کہا: ''جب کچھ مل جاتا ہے تو کھا لیتے ہیں اور جب نہیں ملتا تو صبر کر لیتے ہیں!'' حضرتؑ نے فرمایا: ''یہ تو ہمارے ہاں کتے کرتے ہیں!'' انہوں نے پوچھا ''پھر آپؑ کیا کرتے ہیں؟''
حضرتؑ نے فرمایا:
''جب کچھ ملتا ہے تو دوسروں کو کھلا دیتے ہیں اور جب نہیں ملتا تو شکر کرتے ہیں''
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۲۸۹)

سورہ یونس

موضوع آیت ۳، افضل عبادت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ افضل عبادت ''فقہ'' ہے۔
(خصال صدوقؒ جلد ۱ ص ۲۹)
۲۔ اجر کے لحاظ سے عظیم ترین عبادت وہ ہے جو لوگوں سے چھپا کر کی جائے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۵۱)
۳۔ افضل عبادت ''لاالٰہ الّا اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ'' کہنا ہے اور بہترین دعا استغفار ہے۔
(بحار الانوار جلد ۳ ص ۱۹۵)

حضرت علی علیہ السلام:
۴۔ پاکدامنی افضل عبادت ہے۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۲۶۹)
۵۔ عادت پر غالب آجانا افضل عبادت ہے۔
(غرر الحکم)
۶۔ افضل عبادت، زہد ہے۔ (غرر الحکم)
۷۔ افضل عبادت، خدا کی راہ میں غور و فکر کرنا ہے۔
(غرر الحکم)
۸۔ اعلیٰ عبادت، عمل کا خالص انجام دینا ہے۔
(غرر الحکم)
۹۔ خشوع (خضوع) جیسی کوئی عبادت نہیں۔
(غرر الحکم)
۱۰۔ خدا کی حرام کردہ چیزوں سے آنکھیں بند رکھنا افضل عبادت ہے۔ (غرر الحکم)
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۱۱۔ افضل عبادت خلوص سے عبادت کا انجام دینا ہے۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۵۰)
۱۲۔ شکم اور شرمگاہ کی حفاظت سے بڑھ کر خدا کی کوئی اور عبادت نہیں۔ (بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۶۸)
۱۳۔ افضل عبادت خدا کا علم اور اس کے لئے فروتنی اختیار کرنا ہے (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۴۷)

غٰفِلُوۡنَ ۙ﴿۷﴾ اُولٰٓئِكَ مَاۡوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوۡا

(قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں ● ایسے لوگوں کے لیے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے

یَكۡسِبُوۡنَ ﴿۸﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جہنم ٹھکانہ ہے ● یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے عمل کرتے ہیں انہیں ان کا رب

یَهۡدِیۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِیۡمَانِهِمۡ ۚ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ

ان کے ایمان کی وجہ سے ہدایت فرماتا ہے اور وہ ایسی نعمتوں بھرے باغات میں رہیں گے جن

فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۹﴾ دَعۡوٰىهُمۡ فِیۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ

کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ● بہشت میں ان کی دعا ''خدایا تو پاک و منزہ ہے'' ہو گی اور وہاں پر

تَحِیَّتُهُمۡ فِیۡهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعۡوٰىهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ

ان کی باہم صاحب سلامتی ''سلام'' ہو گا اور آخری دعا ان کی ''تمام حمد و ستائش خدا کے لیے

رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰﴾ ع وَ لَوۡ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ

مخصوص ہے'' ہو گی ● اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے ان کی بلاؤں میں اتنا ہی جلدی کرتا جتنا کہ وہ اپنے

اسۡتِعۡجَالَهُمۡ بِالۡخَیۡرِ لَقُضِیَ اِلَیۡهِمۡ اَجَلُهُمۡ ؕ فَنَذَرُ

لئے خیر بھلائی طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں تو یقیناً ان کی اجل کب کی پہنچ چکی ہوتی، پس جو لوگ ہماری

الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا فِیۡ طُغۡیَانِهِمۡ یَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَ

ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں تا کہ وہ اپنی سرکشی میں سرگردان رہیں ● اور

اِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنۡۢبِهٖۤ اَوۡ قَاعِدًا

جب انسان کو کوئی ضرر پہنچتا ہے تو وہ پہلو کے بل لیٹے ہوئے یا پھر بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے

اَوۡ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنۡ لَّمۡ یَدۡعُنَاۤ

ہمیں دعا کے لیے پکارتا ہے، پس جب ہم اُس سے اس ضرر کو دور کر دیتے ہیں تو وہ یوں گزر جاتا ہے

اِلٰی ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُیِّنَ لِلۡمُسۡرِفِیۡنَ مَا

جیسے اُس نے اپنے درپیش ضرر کو دور کرنے کے لیے ہمیں پکارا ہی نہیں، اسی طرح اسراف

۱۴۔ خدا کی قدرت کے بارے میں غور و فکر کرنا افضل عبادت ہے۔ (تفسیر نور الثقلین جلد ۱ ص ۴۰)

۱۵۔ خدا کی قسم! خاموشی اور خدا کے گھر کی طرف چل کر جانے جیسی کوئی عبادت نہیں۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۲۷۸)

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

کرنے کے اعمال خوبصورت کر کے ان کے پیش کیے گئے ہیں اور بے شک ہم نے تم سے پہلے لوگوں

لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا

کو اس وجہ سے ہلاک کیا ہے کہ انہوں نے ظلم کیا، ان کے پیغمبر ان کے پاس معجزات لے

لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ

کر آئے تھے لیکن وہ ان پر ایمان نہیں لے آتے تھے اسی طرح ہم مجرم لوگوں کو سزا دیتے ہیں ● پھر ہم

جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ

نے تمہیں زمین میں (ان کی ہلاکت کے بعد) انکا جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم

كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا

کس طرح کام کرتے ہو ● اور جب اُن پر ہماری واضح آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو جو لوگ ہماری

بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ

ملاقات (اور آخرت کی جزا کے حصول) کی امید نہیں رکھتے، کہتے ہیں: اس کے علاوہ (کوئی اور) قرآن لے آئیے

غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

یا اسی کو بدل دو، تو (آپ ان سے) کہہ دیجئے کہ مجھے حق حاصل نہیں ہے کہ اسے اپنی طرف سے

تِلْقَآئِ نَفْسِىْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ۚ اِنِّىْٓ

تبدیل کروں، میں تو صرف اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اگر میں

اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے (قیامت کے) بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے ●

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَ لَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ

آپ کہہ دیں کہ اگر خدا چاہتا تو میں تم پر اس (قرآن) کی تلاوت نہ کرتا اور تمہیں اس سے آگاہ نہ

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا

کرتا، میں اس (قرآن کے لانے) سے پہلے ایک عمر تمہارے اندر رہ چکا ہوں تو کیا تم یہ بھی

موضوع آیت ۱۲، انسان

۱۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولخداؐ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک اولاد آدم سے بڑھ کر کوئی اور چیز قابل عزت نہیں ہے! کسی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اور ملائکہ سے بھی بڑھ کر؟'' فرمایا: ''ملائکہ تو مجبور ہیں جیسے سورج اور چاند مجبور ہیں'' (کنز العمال حدیث ۳۴۶۲۱)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو عقل عطا کی ہے۔ اور ان میں شہوات (خواہشات) نہیں ہے۔ جانوروں کو شہوت عطا کی ہے جبکہ ان میں عقل نہیں ہے۔ جبکہ اولاد آدم میں عقل بھی ہے اور شہوت بھی، پس جس کی عقل اس کی شہوت پر غالب آگئی وہ فرشتوں سے بہتر ہے اور جس کی شہوت اس کی عقل پر غالب آگئی وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے۔''

(بحار الانوار جلد ۶۰ ص ۲۹۹)

انسان کے پیدا کرنے کی وجہ:

۱۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے کسی زندیق (منکر خدا) نے سوال کیا کہ ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو کس لئے پیدا کیا ہے جبکہ وہ نہ تو کسی کا محتاج ہے اور نہ ہی اسے کسی قسم کی مجبوری ہے؟ اور پھر خدا عبث کام بھی نہیں کرتا! '' تو امامؑ نے فرمایا: اللہ نے اپنی مخلوق کو اس لئے پیدا کیا تا کہ ان کے لئے اپنی حکمت کو ظاہر کرے، اپنا علم ان پر نافذ کرے اور اپنی تدبیروں کو ان میں جاری فرمائے۔ (بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۱۴۸)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو بے کار اور بے فائدہ پیدا نہیں کیا، اور نہ ہی اسے بے لگام چھوڑ دیا ہے، بلکہ اس نے اس لئے پیدا کیا ہے اس پر اپنی قدرت کو ظاہر کرے اور اسے اپنی اطاعت کا پابند بنائے، جس سے وہ خدا کی رضا کی مستحق بنے، اسے اس لئے پیدا نہیں کہ اس سے کوئی ذاتی فائدہ اٹھائے، اور نہ ہی اس لئے کہ اس کے ذریعہ اپنے کسی نقصان کا ازالہ کرے، بلکہ اس لئے خلق فرمایا ہے تا کہ خود اسے فائدہ پہنچائے اور اسے ہمیشہ کی نعمتوں سے بہرہ مند کرے۔

(بحار الانوار جلد ۵ ص ۳۱۴)

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ

نہیں سمجھتے؟● پس اُس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جو خدا پر جھوٹ

کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۱۷﴾

باندھتا ہے یا اُس کی آیات کو جھٹلاتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ مجرم لوگ کبھی رستگار نہیں ہوتے ●

وَ یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمۡ وَ لَا یَنۡفَعُهُمۡ وَ

اور وہ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نقصان پہنچاتی ہیں اور نہ ہی فائدہ

یَقُوۡلُوۡنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ اَتُنَبِّـُٔوۡنَ اللّٰهَ

پہنچاتی ہیں اور وہ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ بت خدا کے پاس ہماری شفاعت کرتے ہیں، آپ کہہ دیں

بِمَا لَا یَعۡلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَ

کہ تم خدا کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو وہ آسمانوں اور زمین میں نہیں جانتا؟ اللہ پاک و منزہ اور بالاتر

تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَا کَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ

ہے اس چیز سے جو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ● (ابتدا میں) لوگ صرف ایک ہی امت (اور توحید

اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخۡتَلَفُوۡا ؕ وَ لَوۡ لَا کَلِمَةٌ سَبَقَتۡ

کی پاک فطرت پر قائم) تھے، پس اختلاف کا شکار ہو گئے اور اگر تیرے پروردگار کی طرف سے سنت مقدر اور مقرر

مِنۡ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ فِیۡمَا فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾

نہ ہو چکی ہوتی تو لوگوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ ہو چکا ہوتا جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں ●

وَ یَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ اٰیَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا

اور کہتے ہیں کہ اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی آیت (اور معجزہ) کیوں نازل نہیں ہوتا؟ پس آپ

الۡغَیۡبُ لِلّٰهِ فَانۡتَظِرُوۡا ۚ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ مِّنَ

کہہ دیں کہ غیب خدا ہی کے ساتھ خاص ہے، پس تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار

الۡمُنۡتَظِرِیۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً مِّنۡۢ بَعۡدِ

کرنے والوں میں سے ہوں ● اور لوگوں کو رنج پہنچنے کے بعد جب ہم انہیں لطف و رحمت (کا مزہ)

ع ۲

موضوع آیت ۱۸، غیر اللہ کی عبادت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ملعون ہے، ملعون ہے وہ شخص جو دینار اور درہم (روپے پیسے) کی پرستش کرتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۰۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔جو شخص دنیا کی پرستش کرتا اور اسے آخرت پر ترجیح دیتا ہے اس کی عاقبت برباد ہو جاتی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۰۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔عبادت صرف رکوع و سجود کا ہی نام نہیں بلکہ یہ لوگوں کی اطاعت کا نام ہے۔ تو جو شخص خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت کرتا ہے وہ اس کا عبادت گزار اور پرستار ہوتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۹۴)

۴۔جو کسی بولنے والے کی طرف کان لگا کر اس کی باتوں کو غور سے سنتا ہے وہ اس کا پرستار ہوتا ہے، اگر تو وہ بولنے والا خدا کی باتیں کر رہا ہوتا ہے تو وہ خدا کا عبادت گزار ہوتا ہے اور اگر شیطان کی باتیں کر رہا ہوتا ہے تو وہ شیطان کا پرستار ہوتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۲۶۴)

۵۔اللہ تعالیٰ کے اس قول ''اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ'' یعنی یہود و نصاریٰ نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور زاہدوں کو ------ اپنا پروردگار بنا ڈالا (توبہ/۳۱) کے بارے میں فرمایا: ''خدا کی قسم! ان عالموں اور زاہدوں نے انہیں اپنی عبادت کی طرف نہیں بلایا تھا، اگر وہ ایسا کرتے بھی تو وہ لوگ ان کا کہنا نہ مانتے، بلکہ ان لوگوں نے ان کی وجہ سے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنا دیا تھا۔ اسی لئے وہ لاشعوری طور پر ان کے عبادت گزار بن گئے۔'' (کافی جلد ۲ ص ۳۹۸)

۶۔جو شخص خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی شخص کی اطاعت کرتا ہے وہ اس کا عبادت گزار ہوتا ہے۔

(کافی جلد ۲ ص ۳۹۸)

ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ

چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیات میں نیرنگیوں سے کام لیتے ہیں، آپ کہہ دیں کہ خدا کی تدبیر بہت ہی

اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾

جلد اور بہت موثر ہے، یقینا ہمارے بھیجے ہوئے ہر اس چیز کو لکھتے ہیں جو تم مکر و نیرنگی کرتے ہو •

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ

وہی تو ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں سیر کراتا ہے حتیٰ کہ تم سب کشتیوں میں ہوتے ہو اور موافق

فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا

ہوا کشتی کو چلانا شروع کرتی ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں تو اچانک تیز ہوا کا جھونکا آیا اور ہر

بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ

طرف سے موج ان کی طرف آنے لگ گئی اور وہ گمان کرنے لگ گئے کہ بلا کے محاصرے میں آچکے

كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ

ہیں تو (ایسی حالت میں) اللہ تعالیٰ کو خالص عقیدے کے ساتھ پکارنا شروع

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ

کردیتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) اگر تو نے ہمیں اس خطرے سے نجات دے دی تو ہم ضرور

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰهُمْ اِذَا هُمْ

شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوں گے • تو جب خدا نے انہیں نجات دی تو اُسی وقت زمین میں

يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا

ناحق سرکشی شروع کردیتے ہیں، اے لوگو جان لو! کہ تمہاری سرکشی صرف

بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؗ ثُمَّ اِلَيْنَا

تمہارے اپنے ہی نقصان میں ہے دنیوی زندگی کی کامیابی (چند روز سے زیادہ نہیں) پھر تمہاری

مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

بازگشت ہماری طرف سے ہے پس ہم تمہیں بتائیں گے کہ تم کیا کرتے تھے •

موضوع آیت ۲۳ سرکشی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو برائی بہت جلد عذاب کا موجب بنتی ہے، وہ سرکشی ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۳۲۷)

۲۔ اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر سرکشی کرے گا تو خدا اسے ریزہ ریزہ کردے گا۔ جو برائی جلد عذاب کا موجب بنتی ہے وہ سرکشی ہے۔ اور جو بھلائی بہت جلد اجر و ثواب کا موجب ہوتی ہے وہ نیکی ہے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۳۳۴)

۳۔ جو بھلائی بہت جلد ثواب کا موجب بنتی ہے وہ نیکی ہے اور جو برائی بہت جلد عذاب کا سبب بنتی ہے وہ سرکشی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۷۴)

۴۔ حضرت علی علیہ السلام:

جو سرکشی کی تلوار کھینچتا ہے وہ خود ہی اس سے مارا جاتا ہے۔ (نہج السعادۃ جلد ۱ ص ۵۲)

۵۔ سرکشی نعمت کو سلب کرلیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ سرکشی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ اس میں شک نہیں کہ سرکشی اپنے انجام دینے والے کو جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

(کافی جلد ۲ ص ۳۲۷)

۸۔ شیطان اپنے لشکر کو حکم دیتا ہے کہ ان (مسلمانوں) کے درمیان سرکشی اور حسد پیدا کردو، کیونکہ یہ دونوں تقریباً شرک کے برابر ہیں۔

(قصار الجمل مشکینی جلد ۱ ص ۵۳)

۹۔ باغیوں کے ساتھ جنگ کی جائے گی اور انہیں بالکل ویسے ہی قتل کیا جائے گا، جس طرح مشرکین کو قتل کیا جاتا ہے۔ ان کے خلاف اہل قبلہ سے ہر ممکن مدد طلب کی جائے گی اور اگر ان پر غلبہ حاصل ہوجائے تو انہیں ویسے ہی قیدی بنایا جائے گا جیسے مشرکین کو قیدی بنایا جاتا ہے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۲۵۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ خبردار! کبھی سرکشی کا کلمہ منہ سے نہ نکالنا خواہ تمہیں اپنی ذات اچھی لگے یا تمہارا قبیلہ تمہیں بھلا معلوم ہو۔ (کافی جلد ۲ ص ۳۲۷)

اِنَّمَا مَثَلُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا کَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

دنیاوی زندگی کی مثال ایسے ہے جیسے پانی ہو جسے ہم نے آسمان سے اتارا ہے، پس زمین کی نباتات کہ جس سے

فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ مِمَّا یَاۡکُلُ النَّاسُ وَ

آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں اس کے ساتھ مل گئی (اور اُگ آئی) یہاں تک کہ زمین (اس نباتات

الۡاَنۡعَامُ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الۡاَرۡضُ زُخۡرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتۡ

سے) مزین ہو گئی اور بن سنور گئی اور اہلِ زمین نے یہ سمجھ لیا وہ تمام نباتات سے فائدہ اٹھانے پر

وَ ظَنَّ اَهۡلُهَاۤ اَنَّهُمۡ قٰدِرُوۡنَ عَلَیۡهَاۤ اَتٰهَاۤ اَمۡرُنَا لَیۡلًا اَوۡ

قادر ہیں (کہ ناگہاں) ہمارا (اُن کی ویرانی کا) فرمان رات کو یا دن کو آپہنچا بس ہم نے اُسے

نَهَارًا فَجَعَلۡنٰهَا حَصِیۡدًا کَاَنۡ لَّمۡ تَغۡنَ بِالۡاَمۡسِ ؕ

ایسا صاف و کٹا ہوا بنادیا کہ گویا کل کوئی نباتات موجود ہی نہیں تھی، ہم اپنی آیات کو اسی

کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ اللّٰهُ

طرح تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں ● اور اللہ

یَدۡعُوۡۤا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ

(لوگوں کو) سلامتی اور سعادت کے گھر (بہشت) کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہِ راست

مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَ زِیَادَةٌ ؕ وَ لَا

کی ہدایت کرتا ہے ● جن لوگوں نے نیکی کی ہے اُن کے لیے (کیفیت کے لحاظ سے) بہتر اور

یَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ

(تعداد کے لحاظ سے) زیادہ جزاء ہو گی اور اُن کے چہرے پر ذلت و خواری کا غبار نہیں بیٹھے گا، یہی

هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ

لوگ ہی اہلِ بہشت ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ● اور جو لوگ برائیوں کے کمانے میں

سَیِّئَةٍۭ بِمِثۡلِهَا ۙ وَ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ

لگے رہتے ہیں انہیں ان برائیوں کی مانند سزا ملے گی اور ذلت و خواری انہیں اپنی لپیٹ میں

عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ

لے لے گی انہیں خدا کے قہر سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا، گویا اُن کے چہرے تاریک رات

مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

کے ٹکڑوں سے ڈھانپے گئے ہوں ایسے ہی لوگ اہلِ جہنم ہیں جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے ●

وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

اور جس (قیامت کے) دن ہم اُن سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور وہ شریک جو تم

مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَ قَالَ

خدا کے لیے ٹھہراتے تھے اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو پس ہم ان کے درمیان جدائی ڈال دیں گے اور اُن کے

شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ

شریک (معبود مشرکین) کہیں گے کہ تم (حقیقت میں) ہمیں نہیں پوجتے تھے ● پس (بناوٹی خدا

شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

مشرکین سے کہیں گے) ہمارے اور تمہارے درمیان خدا کی گواہی کافی ہے، یقیناً ہم تمہاری

لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَ

پرستش سے بے خبر تھے ● وہاں پر ہر شخص جو وہ پہلے بھیج چکا ہوگا اس (کی جزا) سے دوچار ہوگا اور

رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

لوگ اپنے حقیقی سرپرست اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ وہ خدا پر جھوٹ باندھتے تھے

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

اُن کی آنکھوں سے محو ہو جائے گا ● آپ کہہ دیں کہ کون تم لوگوں کو آسمان اور زمین سے

الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ

روزی دیتا ہے؟ یا کون تمہارے کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور کون زندہ سے مردہ کو اور

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ

مردہ سے زندہ کو باہر نکالتا ہے۔؟ اور کون کائنات کے امور کو چلا رہا ہے؟ (جواب میں) کہیں

ع ۳ / ۱۰ / ۸

موضوع آیت ۲۷، جہنمیوں کا آسان ترین اور سخت ترین عذاب:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ کسی جہنمی کو آسان سے آسان عذاب یہ ملے گا کہ اسے جہنم کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کی حرارت سے اس کا دماغ پگھلتا رہے گا۔
(صحیح مسلم جلد ۱ ص ۱۹۶)

۲۔ "تمام جہنمیوں میں سے "ابن جذعان" کو آسان ترین عذاب ہوگا" لوگوں نے پوچھا: "یا رسول اللہ! اس کے عذاب میں نرمی اور آسانی کی کیا وجہ ہے؟" آپؐ نے فرمایا: "وہ لوگوں کو کھانا کھلایا کرتا تھا۔" (سخی تھا)۔ (بحار الانوار جلد ۸ ص ۳۱۶)

سخت ترین عذاب:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ قیامت کے دن اس عالم کو سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا جس کے علم نے اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ (کنز العمال حدیث ۲۸۹۷۷)

۲۔ پانچ قسم کے گنہگار ایسے ہیں جن سے نہ تو جہنم کی آگ بجھے گی اور نہ ہی ان کے جسم مردہ ہوں گے:

۱۔ جس شخص نے کسی کو خدا کا شریک بنایا ہو۔
۲۔ جس شخص نے والدین کی نافرمانی کی ہو۔
۳۔ جس شخص نے حاکم کے پاس جا کر اپنے (مومن) بھائی کی چغلی کھائی اور حاکم نے اسے اس وجہ سے قتل کر دیا ہو۔
۴۔ جس شخص نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو۔
۵۔ جس شخص نے گناہ تو خود کیا لیکن اسے خدا پر تھونپ دیا ہو۔ (مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۵۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ اس شخص کو سخت عذاب ہوگا جس نے احسان کا بدلہ برائی سے دیا۔ (غرر الحکم)

۴۔ قیامت کے دن وہ شخص سخت ترین عذاب میں گرفتار ہوگا جو خدا کی قضا پر ناراض رہتا ہے۔
(غرر الحکم)

۵۔ "جہنم میں ایک چکی ہے جو لوگوں کو پیس ڈالے گی" پھر فرمایا: تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ کن لوگوں کو پیس ڈالے گی؟ لوگوں نے عرض کیا: "یا امیر المؤمنین! وہ کون لوگ ہوں گے؟" فرمایا: "فاجر علمأ فاسق قاری، ظالم و جابر حکمران، خائن وزیر، اور معرفت کے جھوٹے دعویدار۔"
(بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۱۸۰)

يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾

گے کہ خدا! پس آپ کہہ دیں کہ کیا تم غیر اللہ کی پرستش سے نہیں ڈرتے ہو؟●

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا

پس اسی طرح کا (قادر و یکتا) خدا تمہارا برحق پروردگار ہے اور حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور ہے

الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

کیا؟ تو پھر تم کیوں اس سے پلٹائے جاتے ہو● اسی طرح تمہارے پروردِگار کی بات ان

عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ

فاسق لوگوں کے بارے میں ہو گی کہ وہ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے● کہہ دیں کہ تمہارے ان معبودوں

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ

سے جنہیں تم نے خدا کا شریک قرار دیا ہے کون ہے جو تخلیق کا آغاز کر سکتا ہو اور پھر اُسے دوبارہ پلٹا سکتا ہو؟

قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى

آپ ہی کہیے کہ اللہ ہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پلٹاتا ہے پس تم کس لیے (حق سے)

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى

پھرے جاتے ہو؟● آپ کہہ دیں کہ تمہارے ان معبودوں سے جنہیں تم نے خدا کا شریک قرار دیا ہے کوئی ہے جو

الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ

حق کی طرف ہدایت کرے؟ آپ ہی کہیے کہ (صرف) خدا ہی حق کی ہدایت کرتا ہے، پس کیا وہ جو حق کی

اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ

طرف ہدایت کرتا ہے وہ پیروی کے لائق ہے یا وہ شخص جو جب تک اُسے ہدایت نہ کی جائے ہدایت نہیں

كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ

پا سکتا؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟● اور ان میں سے اکثر لوگ (بے بنیاد) گمان کے علاوہ

الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا

کسی چیز کی اتباع نہیں کرتے بے شک گمان (انسان کو) حقیقت سے کبھی بے نیاز نہیں کرتا، یقیناً خدا اس چیز

يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ

کو جانتا ہے جسے لوگ بجالاتے ہیں ● ایسا نہیں ہے کہ یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے

دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

جھوٹ کے ساتھ بنایا گیا ہے بلکہ، سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق اور اسی کتاب کی تفصیل اور

تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٧﴾

توضیح ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے ●

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا

بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو خدا کی طرف جھوٹی نسبت دی ہے آپؐ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچ کہتے

مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾

ہو تو اس کی مانند ایک سورت لے آؤ اور خدا کے علاوہ جن کو (مدد کے لیے) بلا سکتے ہو بلاؤ ●

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَ لَمَّا يَاْتِهِمْ

بلکہ (حقیقت میں) جس چیز کی شناخت کا وہ احاطہ نہیں کر سکے اُسے اُنہوں نے جھٹلایا ہے اور جھوٹا سمجھا

تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ

ہے، حالانکہ اس کا سرانجام حقیقت اور باطن ابھی تک ان پر واضح نہیں ہو سکا، جو لوگ ان سے پہلے تھے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ

انہوں نے بھی اس طرح نہیں جھٹلایا تھا پس دیکھو تو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ● کچھ لوگ وہ ہیں جو

بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ

قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو ایمان نہیں لاتے اور آپؐ کا پروردگار فسادی لوگوں کو

بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَ اِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَ لَكُمْ

سب سے بہتر جانتا ہے ● اور اگر وہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ کہہ دیں کہ میرے لئے میرا عمل

عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے جو کچھ میں کرتا ہوں تم اس سے بری ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو

موضع آیت ۳۶
حسن ظن کب جائز نہیں ہوتا

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔جب دنیا اور اہل دنیا میں نیکی کا چلن ہو اور پھر کوئی شخص ایسے شخص سے کہ جس سے رسوائی کی کوئی بات ظاہر نہیں ہوتی ''سوء ظن'' رکھے تو اس نے اس پر ظلم و زیادتی کی اور جب دنیا و اہل دنیا پر شر و فساد کا غلبہ ہو اور پھر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے حسن ظن رکھے تو (اس نے خود ہی اپنے کو) خطرے میں ڈالا۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۹۷)

۲۔(حضرت امیرؑ کے مالک اشتر کے نام مکتوب سے اقتباس جب آپؑ نے انہیں مصر کا والی مقرر فرمایا:)
''صلح کے بعد دشمن سے چوکنا اور خوب ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دشمن قرب حاصل کرتا ہے تاکہ تمہاری غفلت سے فائدہ اٹھائے لہٰذا احتیاط کو ملحوظ رکھو اور اس بارے میں حسن ظن سے کام نہ لو۔'' (نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

۳۔بدگمانی تمہیں شفیق دوست سے محروم نہ کردے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۱۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔اپنے کسی بھائی پر پورا پورا بھروسہ نہ کرو، کیونکہ جلدی میں بے تکلفی سے کام لینے کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

۵۔جب زمانے میں ظلم و جور کا دور دورہ ہو اور اہل زمانہ دھوکے باز ہوں تو ہر ایک پر اعتماد کر لینا عجز و ناتوانی ہے۔ (تحف العقول ص ۲۶۳)

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَیۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ

میں اس سے بری ہوں ● اور (جب آپ قرآن پڑھتے ہیں) توان میں سے کچھ لوگ (بظاہر) آپ کی باتوں کو

تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَ لَوۡ كَانُوۡا لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ

کان لگا کر سنتے ہیں اور اگر وہ عقل سے کام نہ لیں تو کیا آپ اپنی بات بہروں کو سنوا سکتے ہیں؟ ● اور کچھ لوگ ایسے

یَّنۡظُرُ اِلَیۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِی الۡعُمۡیَ وَ لَوۡ كَانُوۡا لَا

بھی ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں (لیکن گویا وہ کچھ نہیں دیکھ رہے ہوتے) تو کیا آپ نابیناؤں کو ہدایت کریں گے

یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظۡلِمُ النَّاسَ شَیۡـًٔا وَّ لٰكِنَّ

اگر وہ (دل کی) آنکھوں سے نہ دیکھیں؟ ● بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا، بلکہ

النَّاسَ اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَ یَوۡمَ یَحۡشُرُهُمۡ كَاَنۡ لَّمۡ

لوگ ہی ہیں جو اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں ● اور جس دن خدا ان کو محشور اور جمع کرے گا، گویا وہ

یَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ یَتَعَارَفُوۡنَ بَیۡنَهُمۡ ؕ قَدۡ

(دنیا یا برزخ میں) دن کی ایک گھڑی کے سوا نہیں رہے، اس دن وہ ایک دوسرے کو پہچان لیں

خَسِرَ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَ مَا كَانُوۡا

گے، بے شک جن لوگوں نے خدا کی ملاقات (قیامت) کو جھٹلایا ہے وہ خسارے میں رہیں گے

مُهۡتَدِیۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ اِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُهُمۡ

اور ہرگز ہدایت یافتہ نہیں تھے ● اور (اے رسولؐ!) ہم اپنی جس سزا اور قہر و غضب کا کافروں سے وعدہ

اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِیۡدٌ

کرتے ہیں ان میں سے کچھ کو آپ کو دکھائیں گے یا آپ کو دنیا سے اٹھالیں گے ان سب کو ہماری طرف لوٹ

عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۶﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ

کر آنا ہے، پھر یہ کہ اللہ بھی اس پر گواہ ہے جو وہ انجام دیتے ہیں ● اور ہر امت کے لئے ایک پیغمبر ہے، پس جب

رَسُوۡلُهُمۡ قُضِیَ بَیۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَ هُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۴۷﴾

ان کا پیغمبر آجاتا ہے تو اُن کے درمیان برحق فیصلہ ہوتا ہے اور اُن پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جاتا ●

موضوع آیت ۴۷

عدل وانصاف کے لوازمات:

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ رعایا میں عدل وانصاف سے کام لینے کے لئے نیک نیتی، طمع ولالچ کم اور بکثرت پرہیزگاری سے کام لو۔ (غررالحکم)

۲۔ جب رعیت فرمانروا کے حقوق پورے کرے اور فرمانروا رعیت کے حقوق سے عہدہ برآ ہو تو ان میں حق باوقار، دین کی راہیں استوار اور عدل و انصاف کے نشانات برقرار ہوجائیں گے۔ اور پیغمبر کی سنتیں اپنے ڈھرے پر چل نکلیں گی اور زمانہ سدھر جائے گا۔ بقائے سلطنت کے توقعات پیدا ہوجائیں گے اور دشمنوں کی حرص و طمع یاس وناامیدی سے بدل جائے گی، اور جب رعیت حاکم پر مسلط ہوجائے یا حاکم رعیت پر ظلم ڈھانے لگے تو اس موقعہ پر ہر بات میں اختلاف ہوگا، اور ظلم کے نشانات ابھر آئیں گے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۱۶)

۳۔ تمہاری سیرت کا بہت بڑا انصاف یہی ہے کہ تم لوگوں سے وہی سلوک کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ سلوک کیا جائے۔ (غررالحکم)

وَ يَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۸﴾

کفار (مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ) اگر تم سچ کہتے ہو تو (عذاب کا) یہ وعدہ کب ہے؟ ●

قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِىۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ‌ ؕ

آپ کہہ دیں کہ (حتیٰ کہ) میں بھی اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں سوائے اس کے کہ جسے خدا

لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ‌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ

چاہے، (پھر تم کون ہوتے ہو؟) ہر امت کے لیے ایک مقررہ وقت ہے، جونہی ان کی مدت آجاتی ہے تو پھر نہ

سَاعَةً‌ وَّ لَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَتٰٮكُمۡ

تو ایک گھڑی کے لیے پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں ● آپ کہہ دیں کہ آیا تم نے سوچا ہے

عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوۡ نَهَارًا مَّاذَا يَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ

کہ اگر خدا کا عذاب تمہارے پاس رات یا دن کو آجائے (تو تم کیا کر سکو گے؟) مجرم لوگ کس

الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ‌ ؕ آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ

چیز کی جلدی کرتے ہیں؟ ● تو کیا جب (عذاب) نازل ہو جائے گا پھر تم اس پر ایمان لے آؤ گے؟

كُنۡتُمۡ بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا

ابھی؟ جبکہ تم اس سے پہلے عذاب آنے کی جلدی میں تھے؟ ● پھر ظالموں سے کہا جائے گا

ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡخُلۡدِ‌ ۚ هَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا بِمَا كُنۡتُمۡ

ہمیشہ کے عذاب کو چکھو جو کچھ تم اپنے ہاتھوں سے کماتے ہو اس کے علاوہ تمہیں اور کیا

تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسۡتَنۡۢبِـُٔوۡنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلۡ اِىۡ وَرَبِّىۡۤ

سزا ملے گی؟ ● آپؐ سے خبر پوچھتے ہیں کہ آیا وہ (عذابِ الٰہی کا وعدہ) حق ہے؟ تو آپؐ کہہ دیں:

اِنَّهٗ لَحَقٌّ ‌ؔۚ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۵۳﴾ وَلَوۡ اَنَّ لِكُلِّ

ہاں میرے رب کی قسم کہ وہ یقینی طور پر برحق ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے ● اور اگر جو کچھ کہ زمین

نَفۡسٍ ظَلَمَتۡ مَا فِى الۡاَرۡضِ لَافۡتَدَتۡ بِهٖ‌ ؕ

میں ہے ہر اُس شخص کے اختیار میں ہوتا جس نے ظلم کیا ہے تو وہ فدیہ کے طور پر (عذابِ الٰہی سے

ع ۵ ۱۳ ۱۰

موضوع آیت ۵۴ پشیمانی:

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ بدترین پشیمانی، قیامت کے دن کی پشیمانی ہے۔
(بحارالانوار جلد ٧٧ ص ١١٥)

٢۔ اے فرزند مسعودؓ! زیادہ سے زیادہ نیکیاں اور اچھے اعمال کرو کیونکہ (قیامت کے دن) نیکوکار بھی پشیمان ہوں گے اور بدکار بھی۔ نیک لوگ کہیں گے "کاش کہ ہم زیادہ سے زیادہ نیکی کرتے اور گنہگار کہیں گے کہ "کاش! ہم کم سے کم برائیاں کرتے۔"
(بحارالانوار جلد ٧٧ ص ١١٥)

حضرت علی علیہ السلام:

٣۔ دل کی پشیمانی، گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔
(مستدرک الوسائل باب الجہاد ٨٣)

۴۔ (تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ) مہربان، باخبر اور تجربہ کار ناصح کی مخالفت کا ثمرہ حسرت وندامت ہوتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ٣۵)

۵۔ وہ شخص سخت پشیمان ہوتا ہے اور اپنے آپ کو بہت زیادہ ملامت کرتا ہے جو جلد بازی اور بیوقوفی سے کام لیتا ہے اور معاملہ ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اسے عقل آتی ہے (غررالحکم)

٦۔ کام کرنے سے پہلے دوراندیشی سے کام لینا پشیمانی سے محفوظ رکھتا ہے۔ (غررالحکم)

٧۔ کوتاہی کا نتیجہ شرمندگی اور احتیاط ودوراندیشی کا نتیجہ سلامتی ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ١٨١)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٨۔ تین چیزیں پشیمانی کا باعث ہوتی ہیں:
١۔ فخر ٢۔ مباہات اور ٣۔ حصول عزت میں مقابلہ۔
(تحف العقول ص ٢٣٦)

وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ قُضِيَ

بچنے کے لئے) سب کچھ دے دیتا ہے، وہ عذابِ الٰہی کے دیکھتے ہی اپنی پشیمانی کو چھپائیں گے اور اُن کے

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ

درمیان عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا ● آگاہ رہو

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقین طور پر خدا ہی کے لیے ہے اچھی طرح یاد رکھو کہ خدا کا

وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ

وعدہ حتمی اور حق ہے لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے ● وہی تو ہے جو زندہ بھی کرتا ہے اور

وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ

موت بھی دیتا ہے اور تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ● اے لوگو! یقینا تمہارے پروردگار کی

مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًى

طرف سے تمہارے پاس وعظ و نصیحت آچکی ہے جو سینوں میں موجود چیز کے لیے شفا ہے

وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ

اور مومنین کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ● آپؐ کہہ دیں کہ (مومنین) صرف خدا کے فضل اور

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾

اس کی رحمت کے ساتھ ہی خوش رہیں، کیونکہ وہ ہر اُس چیز سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں ●

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ

آپ کہہ دیں کہ آیا تم نے دیکھا ہے کہ جو بھی رزق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نازل فرمایا ہے (اپنی طرف

مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ

سے تم نے) بعض کو حرام کو اور بعض کو حلال بنادیا ہے، تو کہہ دیجئے کہ آیا خدا نے تمہیں اجازت دی ہے

تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

یا تم خدا پر جھوٹ باندھتے ہو؟● جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ

الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى

قیامت کے دن (کی سزاؤں) کے بارے میں کیا گمان کرتے ہیں؟ یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں

النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَ مَا تَكُوْنُ

پر بخشش اور احسان کرنے والا ہے، لیکن بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے ● اور (آپؐ) کسی حالت

فِيْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ

(اور کسی سوچ) میں نہیں ہوتے اور قرآن کا کوئی حصہ تلاوت نہیں کرتے اور (تم لوگ) کسی عمل

عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَ مَا

کو انجام نہیں دیتے، مگر جب اس عمل کو انجام دینا شروع کرتے ہو تو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں اور

يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي

زمین و آسمان میں ذرہ برابر کی کوئی چیز تیرے پروردگار سے پوشیدہ نہیں ہے، نہ

السَّمَآءِ وَ لَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ

اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو روشن

مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ

کتاب میں نہ ہو ● آگاہ رہو کہ یقیناً اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین

يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ

ہوتے ہیں ● جو کہ ایمان لے آئے اور ان کا شیوہ پرہیزگاری ہے ● ان (اولیاء اللہ) کے لئے

الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ

دنیوی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے، خدا کی باتوں (اور وعدوں) میں کسی

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَ لَا

قسم کا رد و بدل نہیں ہوتا، یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے ● اور ان (مخالفین) کی باتیں

يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ

آپ کو غمگین نہ کریں، کیونکہ عزت تو یقینی طور پر ساری کی ساری خدا ہی کے لیے ہے، وہی سننے اور

الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي

جاننے والا ہے ● آگاہ رہو کہ جو شخص بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ بھی زمین میں ہے، خدا ہی

الْاَرْضِ ؕ وَ مَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کے لیے ہے اور جو لوگ خدا کے علاوہ دوسرے شریکوں کو پکارتے ہیں وہ ان کی پیروی بھی نہیں

شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا

کرتے، بلکہ اپنے گمان کے علاوہ کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور وہ جھوٹ گھڑنے کے علاوہ

يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا

کچھ نہیں کرتے ● وہی (خدا) تو ہے جس نے تمہارے لئے رات کو بنایا کہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور

فِيْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

دن کو روشنی عطا کرنے والا بنایا ہے، یقیناً اُس کے حکمت بھرے اور بامقصد نظام میں ان لوگوں کے لیے

يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ

نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں ● (مشرکین) کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے، وہ منزہ و مبرا ہے، وہ

الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ

بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے خدا ہی کے لیے ہے ، تمہارے

عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا

پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے، تو کیا جو تم نہیں جانتے اسی کی نسبت خدا کی

تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

طرف دیتے ہو؟● آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا

کامیاب نہیں ہوں گے ● (ان کے لئے) دنیا میں تھوڑے عرصے کے لئے فائدہ ہے پھر

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا

ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے اس وقت ہم انہیں ان کے کفر کی وجہ سے سخت عذاب

موضوع آیت ٦٥، عزت

حضرت علی علیہ السلام:

١۔ جو شخص خدا کے غیر کی عزت کے ذریعہ معزز بننا چاہتا ہے اسے وہی عزت ہلاک کر دیتی ہے۔
(غرر الحکم)

٢۔ خدا کے غیر کے ساتھ عزت پانے والا ذلیل ہے۔
(بحار الانوار جلد ٧٨ ص ١٠)

٣۔ مؤمن کا حسن خلق اس کی تواضع سے ہے اور اس کی عزت قیل و قال کے ترک کر دینے میں ہے۔
(بحار الانوار جلد ٧٧ ص ٢٦٧)

٤۔ ہر صاحب عزت جو قدرت خداوندی کے تحت نہیں ہے وہ ذلیل ہے۔ (بحار الانوار جلد ٧٨ ص ٥٤)

٥۔ حضرت امام حسنؑ سے کسی نے کہا "آپ میں عظمت پائی جاتی ہے؟" فرمایا: "نہیں بلکہ مجھ میں "عزت" پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ" یعنی عزت خدا کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے اور مؤمنین کے لئے ہے۔ (بحار الانوار جلد ٤٦ ص ١٠٦)

٦۔ جس شخص میں یہ تین علامتیں پائی جائیں اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کر دیتا ہے:
١۔ جس نے اس پر ظلم کیا اس کو معاف کر دیا۔
٢۔ جس نے اسے محروم کیا اسے عطا کر دیا۔
٣۔ جس نے اس سے تعلقات منقطع کیے اس سے تعلقات جوڑے۔

(بحار الانوار جلد ٧١ ص ٤٠٣)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٧۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو اس کے تمام امور تفویض کر دیئے ہیں لیکن ذلیل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ کیا تم خدا تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنتے ہو کہ "وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔"

(بحار الانوار جلد ١٠٠ ص ٩٣)

٨۔ جو شخص برائی سے دور رہتا ہے وہ عزت پا جاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ٧٨ ص ٢٢٩)

٩۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو شخص خدا کے لئے اپنے اندر فروتنی پیدا نہیں کرتا اس کی کوئی عزت نہیں اور جو خدا کے کے لئے تواضع پیدا نہیں کرتا اس کے لئے کوئی سربلندی نہیں۔

(بحار الانوار جلد ٧٨ ص ٢٤٩)

١٠۔ عزت یہ ہے کہ جب حق تمہارے لئے ضروری ہو جائے تو اس کے سامنے جھک جاؤ۔

(بحار الانوار جلد ٧٨ ص ٢٢٨)

١١۔ جو شخص قوم قبیلے کے بغیر عزت کا، مال کے بغیر تونگری کا اور اقتدار کے بغیر رعب کا خواہاں ہے اسے چاہئے کہ اللہ کی نافرمانی کی ذلت سے نکل کر اس کی

یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ

(کامزہ) چکھائیں گے ● اور آپ ان لوگوں کے سامنے نوحؑ کی سرگزشت کی تلاوت کریں جب انہوں نے

یٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكُمْ مَّقَامِیْ وَ تَذْكِیْرِیْ بِاٰیٰتِ

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا (تمہارے درمیان) رہنا اور میری آیات خداوندی کی یادآوری کرنا تم

اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ

پر سنگین اور ناقابل برداشت ہے تو (جان لو کہ) میں نے صرف خدا ہی پر بھروسہ کیا ہے پھر تم اپنے امور اور

ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا

اپنے شریکوں کو جمع کرلو تاکہ تم پر تمہارا کوئی کام پوشیدہ نہ رہے، پھر میرے بارے میں کوئی فیصلہ کرو اور

تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ

مجھے مہلت بھی نہ دو ● پس اگر تم نے (خدائی دعوت سے) منہ پھیر لیا ہے تو میں نے بھی تم سے

اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

کوئی اجرت نہیں مانگی، میرا اجر تو خدا کے ذمہ ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس کے آگے

الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّیْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِی

سر تسلیم خم کروں ● پس اُن لوگوں نے اس (نوح) کو جھٹلایا تو ہم نے نوحؑ اور ان لوگوں کو نجات دی جو

الْفُلْكِ وَ جَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓىِٕفَ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

کشتی میں ان کے ہمراہ تھے اور ان لوگوں کو (زمین میں) جانشین مقرر کیا اور ان تمام لوگوں کو غرق کردیا

بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ

جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، پس آپ دیکھئے کہ ڈرائے جانے والوں کا انجام کیا ہوا؟ ● پھر ہم نے

بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ

نوح کے بعد بہت سے پیغمبروں کو ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا، وہ روشن معجزے اور دلائل ان

بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ

کے پاس لے آئے پس لوگ بھی ایسے نہیں تھے کہ وہ ان چیزوں پر ایمان لے آتے جن کی ان سے

ع ۱۰ / ۱۲

اطاعت کی عزت میں آجائے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۹۲)

۱۲۔ گھٹے گھٹے رہنے کی حشمت، اچھے انداز میں ملنے کی عزت سے زیادہ پائیدار ہوتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۲۸۰)

۱۳۔ حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو وصیت کے طور پر فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے پاس دنیا کی ساری عزت سمٹ کر آجائے تو لوگوں کے ہاتھوں میں موجود چیزوں کا طمع ختم کردو، انبیاء و صدیقین کو جو درجہ حاصل ہوا ہے وہ لوگوں سے طمع ختم کردینے کی وجہ سے ہوا''
(بحارالانوار جلد ۱۳ ص ۲۴۰)

قَبۡلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۷۴﴾

پہلے لوگوں نے تکذیب کی تھی، اسی طرح ہم تجاوز کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگادیتے ہیں ●

ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰى وَ هٰرُوۡنَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَ

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ و ہارون کو فرعون اور اس کے سرداران قوم کی طرف اپنے

مَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَ كَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۷۵﴾

معجزات دے کر بھیجا ہے، پس انہوں نے تکبر کا اظہار کیا اس لئے کہ وہ مجرم لوگ تھے ●

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحۡرٌ

جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آپہنچا تو کہنے لگے یقینا یہ تو کھلم کھلا

مُّبِيۡنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوۡسٰٓى اَتَقُوۡلُوۡنَ لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمۡ ؕ

جادو ہے ● موسیٰؑ نے (ان سے) کہا: جب حق تمہارے پاس آگیا تو (تم اُسے جادو کہنے لگے اور)

اَسِحۡرٌ هٰذَا ؕ وَ لَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُوۡنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوۡۤا

پوچھنے لگے آیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے؟ وہ کہنے لگے (اے موسیٰؑ)

اَجِئۡتَنَا لِتَلۡفِتَنَا عَمَّا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا وَ

تم اِس لئے ہمارے پاس آئے ہو تاکہ جس راہ پر ہم نے اپنے آباء واجداد کو پایا اس سے ہمیں ہٹادو؟

تَكُوۡنَ لَـكُمَا الۡكِبۡرِيَآءُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَ مَا نَحۡنُ لَـكُمَا

کہ زمین میں بزرگی اور حکومت تم دونوں (موسیٰؑ و ہارون) کیلئے ہو؟ لیکن ہم، تم دونوں پر

بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۷۸﴾ وَ قَالَ فِرۡعَوۡنُ ائۡتُوۡنِىۡ بِكُلِّ سٰحِرٍ

ایمان لانے والے نہیں ● اور فرعون نے کہا: ہر جاننے والے جادوگر کو میرے پاس

عَلِيۡمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰٓى اَلۡقُوۡا

لے آؤ!۔ پس جب جادوگر (میدان میں) آپہنچے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا: تم جو (اپنے جادوگری

مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلۡقَوۡا قَالَ مُوۡسٰى مَا

کے ہتھیار) پھینکنا چاہتے ہو پھینکو ● پس جب ان (جادوگروں) نے (اپنے ہتھیاروں کو) پھینکا، تو موسیٰؑ

موضوع آیت ۷۶ سحر (جادو)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ایک عورت رسولخداؐ کے پاس آئی اور کہا: ''یارسول اللہ! میرا شوہر مجھ پر سختی کرتا ہے، اور میں نے اس کے ساتھ کچھ ایسے ٹونے کئے ہیں جس سے وہ مجھ پر مہربان ہوجائے۔'' آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، تو نے تو اپنے دین کو مکدر کردیا ہے، تجھ پر نیک ملائکہ کی لعنت ہے۔ تجھ پر نیک ملائکہ کی لعنت ہے، تجھ پر نیک ملائکہ کی لعنت ہے، تجھ پر آسمان کے ملائکہ کی لعنت ہے، تجھ پر زمین کے ملائکہ کی لعنت ہے۔'' (بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۲۱۴)

۲۔ منجم حکم میں کاہن کے ہے، اور کاہن مثل ساحر کے ہے اور ساحر مثل کافر کے ہے اور کافر کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۷۹)

۳۔ایک زندیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ''آپ مجھے سحر کے متعلق بتائیں کہ اس کی اصل کیا ہے؟ اور یہ جو جادوگروں کے بارے میں ہے کہ وہ حیرت انگیز کمالات کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کی کیا حقیقت ہے؟'' امامؑ نے فرمایا: ''جادو کی کئی قسمیں ہیں ایک قسم طب کی مانند ہے جس طرح اطباءؑ نے ہر بیماری کی دوا ایجاد کی ہوئی ہے اسی طرح جادوگروں نے ہر تندرستی کے لئے آفت کے ٹونے گھڑ لئے ہیں اور ہر صحت وسلامتی کے لئے ایک مصیبت تیار کرلی ہے۔ اور ہر بات کے لئے کوئی نہ کوئی حیلہ ایجاد کرلیا ہے۔ اور ایک قسم ہاتھوں کی صفائی، جلد بازی، جھپٹ اور لپک ہے (شعبدہ بازی) اور ایک اور قسم وہ ہے جسے اولیاءؑ شیاطین ان سے حاصل کرتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۶۳ ص ۲۱)

۴۔جو شخص جادو سیکھتا ہے خواہ وہ کم سیکھے یا زیادہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور یہی اس کا اپنے پروردگار سے آخری عہد ہوتا ہے۔ اور اس کی حد یہ ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قتل کردیا جائے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۲۱۰)

جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا

نے فرمایا: جو کچھ تم لائے ہو وہ جادو ہے، بے شک اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے باطل کردے گا، کیونکہ

يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ

خداوند تعالیٰ فسادیوں کے کاموں کی اصلاح نہیں کرتا ● اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے کلمات، قدرت

بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى

اور سنت کے ساتھ مستحکم کرتا ہے، ہر چند کہ مجرمین کو یہ بات ناپسند ہو ● (ابتدا میں) موسیٰؑ کی

اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ

قوم کی اولاد میں سے بہت کم لوگوں کے علاوہ کوئی ایمان نہ لایا، جبکہ انہیں فرعون اور

مَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي

اس کے اطرافیوں سے خوف تھا کہ انہیں اذیتیں دیں گے، کیونکہ فرعون

الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى

اس سرزمین میں بڑا بنا ہوا تھا اور اسراف کرنے والوں میں سے تھا ● اور حضرت موسیٰؑ نے کہا:

يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ

اے میری قوم! اگر تم خدا پر ایمان لے آئے ہو اور اس کے آگے جھک چکے ہو تو صرف اسی

مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا

ہی پر توکل کرو ● پس انہوں نے کہا: ہم صرف خدا پر توکل کرچکے ہیں، اے ہمارے

تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

پروردگار! تو ہمیں ظالموں کی سختیوں اور آزمائشوں میں گرفتار نہ فرما ● اور ہمیں اپنی رحمت کے

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ

ساتھ کافروں کی قوم سے نجات دے ● اور ہم نے موسیٰؑ اور اُن کے بھائی کی طرف وحی کی کہ

اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً

مصر میں اپنی قوم کے لیے گھر تیار کرو اور اپنے گھروں کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے

ع ۸ ۱۲ ۱۳

موضوع آیت ۸۵، توکل کا نتیجہ

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جسے یہ بات بھلی لگتی ہے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ طاقتور ہو تو اسے خدا پر توکل کرنا چاہیئے۔ (کنزالعمال حدیث ۵۶۸۶)

۲۔ اے لوگو! اللہ پر توکل کرو اور اس کی ذات پر مکمل بھروسہ کرو کیونکہ وہ اپنے علاوہ ہر ایک سے بچائے رکھتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۸۵۱۳)

۳۔ اگر انسان سچی نیت کے ساتھ خدا پر توکل کرے تو ہر ایک اس کا محتاج بن جائے اور اگر صورت حال یہ ہو تو وہ کیونکر کسی کا محتاج ہو سکتا ہے جبکہ اسکا مولا غنی وحمید (بے نیاز اور صفات حمیدہ کا مالک) ہے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۲۸۸)

۴۔ بدشگونی شرک ہے۔ اور ہم نالہ وزاری نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعہ دور کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۱۱۷۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ خدا پر توکل ہی دل کی اصل قوت ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ جو شخص خدا پر اعتماد کرتا ہے خدا اسے خوشیاں نصیب کرتا ہے اور جو خدا پر توکل کرتا ہے خدا اسکے تمام امور کی کفایت کرتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۵۱)

۷۔ جو شخص خدا پر توکل کرتا ہے اس کے مشکل کام آسان ہوجاتے ہیں اور اسباب آسانی سے فراہم ہوجاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۸۔ خدا پر توکل کرنے والے کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ (غرر الحکم)

۹۔ جس کا خدا پر سچا توکل نہیں ہوتا وہ حرص کی مشقت سے کیسے چھٹکارا پا سکتا ہے؟ (غرر الحکم)

۱۰۔ جو خدا پر توکل کرتا ہے، اس کے لئے شبہات روشن ہوکر واضح ہوجاتے ہیں (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۱۔ جو خدا پر توکل کرتا ہے اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور جو خدا کی رسی کو مضبوط پکڑتا ہے اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ (بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۱۵۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ بے نیازی اور عزت باہم منڈلاتی رہتی ہیں جب انہیں "توکل کا مقام" نظر آجاتا ہے تو وہاں پر اتر کر اپنا مسکن بنا لیتی ہیں۔ (اصول کافی جلد ۲ ص ۶۵)

وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قَالَ
(یا قبلہ رخ) بناؤ اور نماز کو قائم کرو اور مومنین کو خوشخبری دے دو● اور موسیٰؑ نے کہا:
مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ
اے ہمارے پروردِگار تونے فرعون اور اس کی قوم کے بڑے آدمیوں کو دنیوی زندگی ہی میں
اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
بہت سی زینت اور مال عطافرمایا، پروردِگارا! تاکہ (اس کے ذریعہ سے) وہ لوگوں کو تیری راہ
سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى
سے گمراہ کریں، پروردگارا! ان کے اموال کو نیست و نابود اور ان کے دلوں کو سخت
قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾
بنا دے، کیونکہ جب تک وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں، ایمان نہیں لائیں گے●
قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ
(اللہ نے فرمایا) تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی ہے پس تم دونوں ڈٹے رہو
سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ
اور انجان لوگوں کی راہ کی پیروی نہ کرو● اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار
اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّ
کرایا جبکہ فرعون اور اس کا لشکر سرکشی اور دشمنی کی بناپر ان کا تعاقب کررہے تھے، حتیٰ کہ جب
عَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ
فرعون نے غرق ہونے کا ادراک کرلیا تو کہا: میں اس بات پر ایمان لے آیا ہوں کہ کوئی معبود
اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَ اَنَا مِنَ
نہیں سوائے اس کے کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں سر جھکانے والوں اور تسلیم
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ
ہونے والوں میں سے ہوں● آیا تواب (موت کے قریب توبہ کرتا ہے؟) جب کہ اس سے پہلے نافرمانی

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ

کیا کرتا تھا اور فسادیوں میں سے تھا ● آج ہم تیرے بدن کو (ٹکڑے ہونے اور دریائی جانوروں کے منہ

لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ

میں جانے سے) بچائیں گے تاکہ تو اپنے بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے نشان عبرت بن جائے، یقیناً

اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ● اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو سچائی کے شائستہ

مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا

مقام پر ٹھہرایا اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی دی، لیکن انہوں نے (یہ تمام معجزات دیکھنے کے بعد)

اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ

اختلاف نہیں کیا مگر (موسیٰؑ کی حقانیت) کا علم ہو جانے کے بعد، یقیناً تیرا پروردگار قیامت کے دن ان

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾

کے درمیان ان چیزوں کے بارے میں فیصلہ کرے گا جن کے متعلق وہ اختلاف کیا کرتے تھے ●

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔلِ الَّذِيْنَ

پس اگر آپ اس چیز کے بارے میں شک رکھتے ہیں تو آپ ان لوگوں سے سوال کریں جو آپ

يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ

سے پہلے کی (آسمانی) کتاب کو پڑھتے ہیں، یقینا تمہارے پروردگار کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَكُوْنَنَّ

تمہاری طرف حق آچکا ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہو جانا ● اور ہرگز ان

مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ

لوگوں میں سے نہ ہو جانا جنہوں نے خدا کی آیات کو جھٹلایا ہے ورنہ خسارہ اٹھانے والوں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

میں سے ہو جاؤ گے ● یقیناً جن لوگوں کے خلاف تیرے پروردگار کا فرمان حقیقت کی صورت

ع ۱۰ ۹ ۱۴

موضوع آیت ۹۳

بہترین رزق وہ ہوتا ہے جو بقدر کفایت ہو

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو مسلمان ہو اور اس کی زندگی بقدر کفایت روزی کے ساتھ گزرے۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص۵۹)

۲۔''خداوندا! تو محمد وآل محمد (علیہم السلام) کو پاکدامنی اور بقدر کفایت روزی عطافرما اور دشمنان محمد وآل محمدؐ کو مال اور اولاد سے نواز۔''

(بحارالانوار جلد ۷۲ ص۵۹)

۳۔اے ابوذر! میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ ان لوگوں کو بقدر کفایت روزی عطا کرے جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور ان لوگوں کو مال اور اولاد سے کثرت سے نوازے جو مجھ سے دشمنی رکھتے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص۸۱)

۴ بہترین رزق وہ ہوتا ہے جو بقدر کفایت ہو۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص۱۶۸)

۵۔انجیل میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے خدا سے دعا کی ''خداوندا! مجھے صبح کے وقت جو کی ایک روٹی عطا فرما اور شام کے وقت بھی جو کی ایک روٹی عطافرما، اس سے زیادہ نہ دے کہ سرکش ہو جاؤں گا۔''

(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۵۴)

رزق میں کمی بیشی کا سبب

۱۔حضرت علیؑ فرماتے ہیں اس نے روزیاں مقرر کر رکھی ہیں (کسی کے لئے) زیادہ اور (کسی کے لئے) کم اور اس کی تقسیم میں کہیں تنگی رکھی ہے اور کہیں فراخی، اور یہ بالکل عدل کے مطابق ہے، اس طرح کہ اس نے جس جس صورت سے چاہا امتحان لیا ہے رزق کی آسانی یا دشواری کے ساتھ اور مالدار اور فقیر کے صبر کو جانچا ہے------

(شرح نہج البلاغہ جلد ۷ ص۲۱)

۲۔اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ'' یعنی اس بات کو جانے رہو کہ تمہارا مال اور اولاد فتنہ ہے کے بارے میں فرمایا: ''اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو مال اور اولاد کے ذریعہ آزماتا ہے، تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ کون اپنی روزی پر چین بجبیں ہے اور کون اپنی قسمت پر شاکر ہے------'' (نہج البلاغہ حکمت ۹۳)

لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰیَةٍ حَتّٰی یَرَوُا

اختیار کر چکا ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے • اگرچہ ان لوگوں کے پاس ہر قسم کا معجزہ آ بھی جائے،

الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوۡ لَا كَانَتۡ قَرۡیَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ

حتیٰ کہ دردناک عذاب دیکھ لیں • کیوں ہر شہر کے لوگ موقع پر ایمان نہیں لے آتے کہ

اِیۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ یُوۡنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ

(ان کا ایمان) انہیں فائدہ بھی دے؟ مگر یونس کی قوم (جب آخری لمحات میں ایمان

عَذَابَ الۡخِزۡیِ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَ مَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰی

لے آئے) تو ہم نے اس دنیوی زندگی میں ان سے رسوا کن عذاب کو برطرف کردیا اور انہیں ایک عرصہ

حِیۡنٍ ﴿۹۸﴾ وَ لَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ

تک بہرہ مند کیا • اور اگر تمہارا پروردِگار چاہتا تو (زبردستی) روئے زمین

جَمِیۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰی یَكُوۡنُوۡا

کے تمام لوگ ایک جگہ ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں کو مجبور کرسکتے ہیں کہ وہ

مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۹۹﴾ وَ مَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ

ایمان لے آئیں؟ • اور حال یہ ہے کہ کوئی شخص بھی خدا کے ارادہ اور اجازت کے بغیر ایمان کی توفیق

اللّٰهِ ؕ وَ یَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ (شک وکفر کی) پلیدی ان لوگوں کے لئے مقرر کرتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے •

قُلِ انۡظُرُوۡا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ مَا تُغۡنِی

آپ کہہ دیجئے کہ (عبرت کی آنکھوں سے) دیکھو کہ آسمانوں اور زمین کے اندر کیا چیز ہے اور

الۡاٰیٰتُ وَ النُّذُرُ عَنۡ قَوۡمٍ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلۡ

نشانیاں اور تنبیہیں ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتیں جو ایمان نہیں لاتے • تو کیا ان لوگوں

یَنۡتَظِرُوۡنَ اِلَّا مِثۡلَ اَیَّامِ الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ

جیسے (ذلت و رسوائی سے معمور) دنوں کے علاوہ کسی اور چیز کا انتظار کرتے ہیں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟

موضوع آیت ۹۸، دنیوی زندگی

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ آخرت کے مقابلے میں یہ دنیا ایسے ہے جیسے تم میں کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں تر کرے اور پھر دیکھے کہ اس پر کیا لگا ہوا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۱۹)

۲۔ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں، اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں، اسے وہ اکٹھا کرتا ہے جو بے عقل ہے اس کی بنیاد پر وہی دشمنی کرتا ہے جو بے علم ہے۔ اس کی بنا پر وہی حسد کرتا ہے جو خدا پر اعتماد نہیں کرتا، اس کی خاطر وہ تگ و دو کرتا ہے جسے خدا پر یقین نہیں۔ (تنبیہ الخواطر ص ۱۰۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ دنیا بادل کا سایہ اور نیند میں آنے والا خواب ہے۔
(غرر الحکم)

۴۔ دنیا کھانے کے چاٹنے، پینے کے ذائقے اور اونگھ کی حالت میں ہلنے کے سوا اور کیا ہے؟
(تنبیہ الخواطر ص ۲۹۱)

۵۔ یہ دنیا تو صاحبان عقل کے لئے ڈھلتے سائے کی مانند ہے جو کبھی گھٹتا اور کبھی بڑھتا رہتا ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۵ ص ۱۴۰)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۶۔ دنیا پر جہاں جہاں بھی سورج چمکتا ہے چاہے مشرق ہے یا مغرب، سمندر ہے یا خشکی، زمین ہے یا پہاڑ، اولیاء اللہ میں سے ہر ایک ولی اور اہل معرفت کے نزدیک ڈھلتے سائے کی مانند ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۰۶)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔ دنیا میں اپنے آپ کو یوں سمجھو جیسے تم نے کسی جگہ پر کچھ دیر کے لئے ستانے کے لئے قیام کیا پھر وہاں سے چل دیئے، یا یوں سمجھو کہ خواب میں تمہیں کوئی کمال حاصل ہوا اتنے میں بیدار ہوگئے اور تمہارے پاس کچھ بھی نہیں تھا، میں نے تمہارے لئے یہ مثال اس لئے بیان کی ہے کیونکہ یہ دنیا صاحبان عقل و خرد اور خدا شناسوں کے نزدیک ڈھلتے سائے کی مانند ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۳۶)

۸۔ روایت میں ہے کہ حضرت جبرائیلؑ نے حضرت نوحؑ سے پوچھا: ''اے لوگوں میں سب سے زیادہ طولانی عمر پانے والے! آپؑ نے دنیا کو کیسا پایا؟'' تو انہوں نے جواب دیا: ''ایسے جیسے ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل گیا ہوں''۔
(تنبیہ الخواطر ص ۱۰۶)

قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ

تو آپ کہہ دیں کہ تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ● پھر ہم

نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَیْنَا

پیغمبروں اور مومنوں کو نجات دیں گے، اسی طرح ہم پر حق بنتا ہے کہ ہم (آپؐ پر) ایمان

نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١٠٣﴾ؑ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ

لانے والوں کو نجات بخشیں ● آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم میرے دین (کی سچائی) کے بارے میں

شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

شک میں پڑے ہوئے ہو تو (جان لو کہ) میں ان لوگوں کی عبادت نہیں کروں گا جنہیں تم خدا کو

اللّٰهِ وَ لٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَ اُمِرْتُ اَنْ

چھوڑ کر پوجتے ہو، بلکہ میں اس خدا کی عبادت کرتا ہوں جو (بوقتِ مرگ) تمہاری جانوں کو لیتا

اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١٠٤﴾ۙ وَ اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ

ہے، اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں سے ہوں ● اور (مجھے حکم ہے کہ) ایسے دین کی

حَنِیْفًا ۚ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿١٠٥﴾ وَ لَا تَدْعُ

طرف توجہ کرو جو ہر قسم کے شرک سے خالص ہے، اور ہرگز مشرکین سے نہ بنو ● اور خدا کے علاوہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَ لَا یَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ

کسی ایسی چیز کو نہ پکارو جو نہ تو تمہیں فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ ہی نقصان پہنچاتی ہے، پس اگر ایسا کرو

فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٠٦﴾ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

گے تو یقینا (مشرک) ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ● اور اگر خداوندِ عالم (بطور آزمائش) تمہیں کوئی

فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ

نقصان پہنچائے تو خود اسی کے سوا کوئی اور اسے دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اور اگر وہ تمہارے

لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ

لئے بہتری چاہے تو کوئی بھی ان کے فضل کو نہیں روک سکتا، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے

ع ١٠ ١١ ١٥

فضائل سورہ ہود

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
جو شخص جمعہ کے دن سورہ ہود کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے زمرۂ انبیاء میں محشور فرمائے گا اور قیامت کے دن اس کی خطاؤں سے کسی کو مطلع نہیں ہونے دے گا۔ (ثواب الاعمال)

الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ

بہتری پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے● آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! تمہارے

الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَهۡتَدِیۡ

رب کی طرف سے تمہارے پاس حق آچکا ہے، پس جو شخص ہدایت پالیتا ہے وہ

لِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡهَا ۚ وَ مَاۤ اَنَا

صرف اپنے فائدہ کے لیے ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے صرف اپنے نقصان کے لئے گمراہ ہوتا ہے اور میں تم (لوگوں

عَلَیۡكُمۡ بِوَكِیۡلٍ ﴿۱۰۸﴾ؕ وَ اتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡكَ وَ اصۡبِرۡ

کے ایمان لانے) پر وکیل نہیں ہوں● اور (صرف) اسی چیز کی پیروی کرو جو تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے،

حَتّٰی یَحۡكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَ هُوَ خَیۡرُ الۡحٰكِمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾

اور صبر سے کام لو یہاں تک کہ خداوند عالم فیصلہ کردے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے●

سُوۡرَۃُ ھُوۡد بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَكِّیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۱۲۳

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ

الف لام را، (قرآن) ایک ایسی جامع کتاب ہے جس کی آیات محکم واستوار ہیں پھر ایک حکمت والی اور آگاہ

لَّدُنۡ حَكِیۡمٍ خَبِیۡرٍ ۙ﴿۱﴾ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

ذات کی طرف سے ان کی تشریح اور تفصیل بیان کی گئی ہے● کہ خداوند یکتا کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو،

اِنَّنِیۡ لَكُمۡ مِّنۡهُ نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا

یقیناً میں اُسی کی طرف سے تمہیں خبردار کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں● اور یہ کہ تم اپنے پروردگار

رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡهِ یُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ

سے مغفرت طلب کرو اور اسی کی طرف لوٹ جاؤ، تاکہ وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک اچھے حصے کے ساتھ

مُّسَمًّی وَّ یُؤۡتِ كُلَّ ذِیۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ ؕ وَ اِنۡ تَوَلَّوۡا

سرفراز فرمائے اور ہر صاحبِ فضیلت کو اس کی زیادہ سے زیادہ فضیلت عطا کرے اور اگر (خدا کی بندگی سے)

فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ

منہ پھیرو گے تو یقین جانو کہ میں تمہارے لئے بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ● تم سب کو

مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ

خدا کی طرف جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ● آگاہ رہو کہ یہ (مخالفین) خود کو

یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِیْنَ

پیغمبرؐ سے چھپانے کے لئے اپنے سر اور سینے کو ایک دوسرے کے نزدیک کرتے ہیں اور اپنے

یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا

لباس کو سروں پر کھینچ لیتے ہیں (تاکہ ان کی پہچان نہ ہو سکے مگر وہ نہیں جانتے کہ) اللہ تعالیٰ ان

یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

کے تمام مخفی اور آشکار کاموں کو جانتا ہے، بے شک وہ سینوں کے مخفی رازوں کو جانتا ہے ●

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ

اور زمین پر کوئی چلنے والا ایسا نہیں ہے کہ جس کی روزی خدا کے ذمے نہ ہو اور

یَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ

وہ اس کے ہمیشہ کی ٹھہرنے کی جگہ اور اس کی عارضی امانت کی جگہ کو بھی جانتا ہے،

مُّبِیْنٍ ﴿۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ

سب کچھ روشن کتاب میں ہے ● اور وہ وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو

سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ

چھ دن (کے دورانئے) میں پیدا کیا اور اس (کی حکومت کا) تخت پانی پر برقرار ہوا

اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ لَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ

تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کس کے اعمال اچھے ہیں؟ اور اگر آپ ان سے

الْمَوْتِ لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

کہیں کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جاؤ گے تو کفار حتماً کہیں گے کہ یہ تو واضح جادو کے علاوہ اور

موضوع آیت ۳، استغفار

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بہترین دعا، استغفار ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۲۰۸۵)

۲۔ جس پر رنج و غم کی بوچھاڑ ہو جائے اسے گناہوں سے استغفار کرنی چاہئے۔ (فروع کافی جلد ۸ ص ۹۳)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لئے دو امانتیں نازل کی ہیں: ''وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ'' یعنی جب تک (اے پیغمبرؐ!) تم ان کے درمیان موجود ہو خدا ان پر عذاب نہیں کرے گا۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ لوگ تو اس سے اپنی گناہوں سے معافی مانگ رہے ہوں اور خدا ان پر عذاب نازل فرمائے (انفال/۳۳) چنانچہ جب میں (اس دنیا سے) چلا جاؤں گا تو ان کے درمیان قیامت تک کے لئے استغفار موجود رہے گی۔
(کنزالعمال حدیث ۲۰۸۱)

۴۔ تین قسم کے لوگ ابلیس ملعون اور اسکے لشکر سے محفوظ رہتے ہیں:
۱۔ خدا کو یاد کرنے والے
۲۔ خوف خدا سے رونے والے
۳۔ بوقت سحر استغفار کرنے والے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۵۱)

۵۔ اللہ کے نزدیک بہترین استغفار گناہوں کا قلع قمع کرنا اور ان پر پشیمانی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ استغفار روزی میں اضافے کا موجب ہوتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۲۷۷)

۷۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے بروز قیامت جس کے نامہ اعمال میں ہر گناہ کے نیچے ''استغفار'' ہے۔
(بحارالانوار جلد ۵ ص ۳۲۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو اسے اس دن سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے، اگر وہ اس دوران میں تین مرتبہ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' کہتا ہے تو اس کا وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔
(اصول کافی جلد ۲ ص ۴۳۷)

۹۔ ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے سوائے اس کی نافرمانی کے جو تجھے حق کی طرف بلاتا ہے۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۶۲)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۱۰۔ جو شخص گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور پھر ان کا ارتکاب بھی کرتا ہے وہ گویا خدا سے مذاق کرتا ہے۔
(کافی جلد ۲ ص ۵۰۴)

مُّبِیْنٌ ﴿٧﴾ وَ لَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ

کچھ ہے ہی نہیں ● اور اگر ہم ان کے عذاب کو ایک محدود مدت تک تاخیر میں ڈال دیں تو وہ ضرور

مَّعْدُوْدَةٍ لَّیَقُوْلُنَّ مَا یَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْهِمْ

کہیں گے کہ کونسی چیز ہمارے عذاب کو روک رہی ہے؟ یاد رکھو کہ جب ہمارا قہر و عذاب ان کے

لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

پاس آپہنچے گا تو ان سے نہیں پلٹایا جاسکے گا اور جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ انہیں ہر طرف

یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨﴾ وَ لَىِٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

سے گھیر لے گا ● اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے نعمتوں کا مزہ چکھاتے ہیں پھر

ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَیَـٴُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿٩﴾ وَ لَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ

ان سے واپس لے لیتے ہیں تو وہ ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے ● اور اگر ہم، انسان کو سختی اور مشکلات

نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَیَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّیِّاٰتُ

کے پہنچنے کے بعد نعمتوں کو مزہ چکھاتے ہیں تو (وہ اس قدر مغرور ہو کر) کہتا ہے کہ میری تمام مصیبتیں

عَنِّیْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿١٠﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا

دور ہو گئیں، یقیناً وہ خوش ہو جاتا ہے اور اترانے لگتا ہے ● مگر جو لوگ (حقیقی ایمان کے زیر سایہ)

الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿١١﴾

صبر سے کام لیتے ہیں اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں، اُن کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ●

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَ ضَآىِٕقٌۢ بِهٖ

پس شاید آپ (لوگوں کے رویہ کی وجہ سے) ان بعض چیزوں (کی تبلیغ) کو چھوڑ دیں جو آپ کی طرف وحی

صَدْرُكَ اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ

کی جاتی ہے اور (شاید) آپ کا سینہ ان (باتوں) کی وجہ سے تنگ ہو جاتا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ ''ہم پر خزانہ

مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

کیوں نہیں اتارا گیا! یا اس کے پاس فرشتہ کیوں نہیں آیا؟'' آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور خدا ہر چیز پر ناظر

١١۔ (حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو ہدایت کرتے ہوئے فرمایا:) بیٹا! مرغ کو تجھ سے زیادہ ہوشیار نہیں ہونا چاہئے جو سحر کے وقت اٹھ کر استغفار کرے اور تم سوئے رہو۔ (مستدرک الوسائل جلد ٢ ص ٣٥١)

موضوع آیت ١٠، فخر

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی فرمائی ہے کہ تم اس حد تک تواضع اختیار کرو کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ جتائے اور کوئی دوسرے کے اوپر سر کو بلند نہ کرے۔
(الترغیب والترہیب جلد ٣ ص ٥٨٨)

٢۔ فقر، میرے لئے فخر ہے۔
(بحار الانوار جلد ٧٢ ص ٤٩)

ع ٨

٣۔۔۔۔۔۔ خاندانی شرافت کی آفت فخر جتانا اور خود پسندی ہے۔ (کافی جلد ٢ ص ٣٢٨)

حضرت امام علی علیہ السلام:

٤۔ لوگوں کو دو چیزوں نے تباہ کر دیا ١۔ ناداری کا خوف اور ٢۔ فخر و مباہات۔ (بحار الانوار جلد ٧٨ ص ٥٤)

٥۔ فرمانروائی کی آفت فخر ہے۔ (غرر الحکم)

٦۔ جو شخص کوئی چیز فخر جتانے کے لئے بناتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن منہ کالا کر کے محشور کرے گا۔
(بحار الانوار جلد ٧٣ ص ٢٩٢)

٧۔ اپنی ذات پر فخر کرنے والا اپنے باپ پر فخر کرنے والے (پدرم سلطان بود کہنے والے) سے زیادہ بہتر ہے۔ (بحار الانوار جلد ٧٨ ص ٣٢)

٨۔ نیک بندوں کے نزدیک فرمانرواؤں کی ذلیل ترین صورت حال یہ ہے کہ ان کے نزدیک یہ گمان ہونے لگے کہ وہ فخر و سر بلندی کو دوست رکھتے ہیں اور ان کے حالات کبر و غرور پر محمول ہو جائیں۔
(نہج البلاغہ خطبہ ٢١٦)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

٩۔ شیخی بگھارنے والے متکبر پر تعجب ہے، اس لئے کہ وہ ایک نطفہ (غلیظ پانی) سے پیدا ہوا ہے اور پھر مردار کی صورت اختیار کرلے گا۔ اور ان دونوں حالتوں کے درمیان اسے یہ معلوم نہیں کہ اس کا انجام کیا ہو گا؟۔
(کافی جلد ٢ ص ٣٢٩)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

١٠۔ حضرت امیر المؤمنینؑ کے سامنے دو آدمیوں نے فخر جتانا شروع کیا تو آپ نے ان سے فرمایا: ''آیا تم بوسیدہ ہو جانے والے جسموں اور جہنم میں جانے والی ارواح پر فخر کرتے ہو اگر تمہارے پاس عقل ہے تو اس سے تمہارے لئے اخلاق ہو گا اگر تمہارے پاس تقویٰ ہے تو اس سے تمہارے لئے عزت ہو گی ورنہ تم سے تو گدھے بہتر ہیں اور تم کسی سے بہتر نہیں ہو۔''
(بحار الانوار جلد ٧٠ ص ٢٩١)

وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ

اور نگہبان ہے ● یا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (رسولؐ) نے قرآنِ مجید کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے، تو

سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ

آپؐ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچ کہتے ہو تو اس جیسی دس سورتیں بنا کر لے آؤ اور (اس کام کے لئے) خدا

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا

کے علاوہ جس کو بھی چاہو (مدد کے لیے) دعوت کرو ● پس اگر وہ گروہ آپ کی بات نہ مانیں تو تم اچھی

لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

طرح جان لو کہ جو کچھ نازل کیا گیا ہے وہ خدا کے علم کے ساتھ ہے اور اس کے سوا کوئی لائق

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ

عبادت نہیں تو کیا تم سر تسلیم خم کرو گے؟ ● جو شخص دنیوی زندگی اور اس کی زینت کا

الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ

خواہاں ہے تو ہم اس دنیا ہی میں ان کے اعمال (کا نتیجہ) پورا کردیں گے اور اس میں ان کے لئے

فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي

کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی ● یہی وہ لوگ ہوں گے جن کے لیے آخرت میں سوائے

الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ

جہنم کے اور کچھ نہیں ہوگا اور انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا ہے برباد ہو جائے گا اور جو اعمال انجام

مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

دیتے رہے وہ باطل اور بے اثر ہو کے رہ جائے گا ● آیا وہ شخص (مثلاً پیغمبر اسلام) جو اپنے رب کی

رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ

طرف سے (قرآن مجید جیسی) روشن دلیل پر قائم ہے اور اس کے پیچھے پیچھے اس کا گواہ ہے اور اس سے پہلے

مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ

(بھی) موسیٰؑ کی کتاب ہے (جو) رہبر اور رحمت تھی (اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو ان صفات سے محروم

۱۔ تین چیزیں مومن کا سرمایہ افتخار ہیں اور اس کے لئے دنیا اور آخرت کی زینت کا موجب ہیں رات کے آخری حصے نماز (تہجد) ۲۔ لوگوں کے ہاتھوں میں موجود چیزوں سے بے نیازی اور آل محمد علیہم السلام سے امام کی اطاعت۔۔۔۔۔۔

(بحارالانوار جلد ۵ ص ۱۰۷)

موضوع آیت ۱۵

دنیا کی نعمتیں آخرت کے لئے موجب حسرت ہوں گی

۱۔ عمر بن خطاب کہتا ہے کہ میں اجازت لے کر حضرت رسولخداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ اس وقت ۔۔۔۔۔ ''مشربہ ام ابراہیم'' میں تشریف فرما تھے، اور حضرت حفصہ کے بستر پر لیٹے ہوئے تھے جبکہ آپ کے بدن کا کچھ حصہ زمین پر تھا، اور لیف خرما کا سرہانہ زیر سر تھا، میں نے آپؐ پر سلام کیا پھر بیٹھ گیا اور عرض کیا: ''یارسول اللہ آپؐ اللہ کے نبی ہیں اس کی مخلوق میں سے برگزیدہ اور منتخب ہیں، جبکہ کسریٰ اور قیصر سنہری گاؤ تکیوں اور حریر و دیبا کے پردوں میں زندگی گزار رہے ہیں؟'' یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کو جلد نعمتیں مل گئی ہیں اور بہت ہی جلد ختم ہو جائیں گی، جبکہ ہماری نعمتوں کو آخرت کے لئے اٹھا رکھا گیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(تفسیر نورالثقلین جلد ۵ ص ۱۵)

۲۔ حضرت رسولخداؐ نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھا کہ ان پر اونٹ کے بالوں کی چادر تھی اور چکی پیس رہی تھیں اور بچے کو دودھ پلا رہی تھیں، آنحضرتؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور آپؐ نے فرمایا: ''بیٹی! آخرت کی (ہمیشہ کی) ''شیرینی کے لئے دنیا کی زود گزر تلخی کو چکھو'' یہ سن کر حضرت زہراؑ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بخششوں پر لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: '' وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى '' یعنی تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اس قدر عطا کرے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔'' (ضحیٰ: ۵) (تفسیر نورالثقلین جلد ۵ ص ۵۹۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جو شخص دنیاوی لذتوں سے جتنا بہرہ ور ہوگا قیامت کے دن اس کے لئے اتنا ہی حسرت ہوگی۔

(غررالحکم)

۴۔ دنیا کی ثروت آخرت کی ناداری ہوگی۔

(غرار الحکم)

۵۔ دنیا کی تلخی آخرت کی شرینی اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی ہے۔ (غررالحکم)

وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ

ہے؟) یہی وہ (حق کے طلبگار) افراد ہی ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور (مختلف) گروہوں میں سے جو بھی اس

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

کے ساتھ کفر کرے گا اُس کی وعدہ گاہ جہنم ہے، پس اس بارے میں آپ کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ یہ (وحی)

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

کلام حق ہے، جو آپ کے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوئی) ہے، اگرچہ اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ● اور اس

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ

شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے؟ ایسے لوگ اپنے پروردگار کے

وَ يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ

سامنے لائے جائیں گے اور (اس دن فرشتے اور انبیاء جو کہ) گواہ (ہیں) کہیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ

پروردگار پر جھوٹ باندھا ہے، جان لو کہ اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے ● جو لوگ (دوسروں کو) خدا کی

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

راہ سے روکتے ہیں اور اُسے ٹیڑھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ یہ لوگ خود بھی آخرت

كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ

کے منکر ہیں ● ایسے لوگ زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہیں (اور انہوں نے اپنے لئے جو

مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ

منحوس مقدر بنا لیا ہے اس پر غالب آ کر خطرات سے فرار نہیں کر سکتے) اور خدا کے مقابلے میں ان

لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا

کا کوئی ناصر و مددگار نہیں ہے، ان کے لئے دوگنا عذاب ہوگا، یہی لوگ (حق) سننے اور (اسے) دیکھنے

كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ

کی طاقت نہیں رکھتے ● یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے وجود (اور عمر) کے سرمائے کو ضائع کر دیا ہے اور

۶۔ جو شخص دنیا کی کسی چیز کا مالک بنتا ہے اس سے آخرت کی چیزیں اس سے بڑھ کر ضائع ہو جائیں گی۔ (غرر الحکم)

۷۔ جو شخص دنیا میں جتنا محتاج ہے آخرت میں اسی قدر بے نیاز ہوگا، آخرت میں اس شخص کا حصہ سب سے زیادہ ہوگا جس کو دنیا میں سب سے کم حصہ ملا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ سب انبیاء سے آخر میں حضرت سلیمان بن داؤد بہشت میں قدم رکھیں گے کیونکہ انہیں دنیا کی حکومت ملی تھی۔ (بحار الانوار جلد ۱۴ ص ۷۴)

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي

ان سے وہ چیز (بھی) جاتی رہی جس کے لئے وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے • حتمی طور پر وہ آخرت

الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

میں بہت بڑے زیاں کار ہوں گے • یقینا جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال

الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

انجام دیئے ہیں اور اپنے رب کے سامنے فروتنی اختیار کی ہے، ایسے لوگ

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ

ہی اہلِ بہشت ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے • (کافروں اور مومنوں کے) دونوں فریقوں کی

كَالْاَعْمٰى وَ الْاَصَمِّ وَ الْبَصِيْرِ وَ السَّمِيْعِ ؕ هَلْ

مثال ایسے ہے جیسے 'اندھا اور بہرا'' اور ''دیکھنے اور سننے والا ہوتا ہے'' آیا مثال کی صورت

يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

میں دونوں گروہ برابر ہیں؟ پس تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔ اور یقینا ہم نے نوحؑ کو ان

نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۫ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا

کی قوم کی طرف بھیجا، (انھوں نے لوگوں سے کہا) میں تمہارے لئے واضح خبردار کرنے والا ہوں • (میری

تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

دعوت یہ ہے) کہ خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ میں یقینی طور پر تمہارے لئے دردناک

اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا

دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں • پس ان کی قوم کے سربرآوردہ لوگوں نے جو کہ کافر تھے، کہا:

نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ

ہم تو تمہیں اپنے جیسے انسان کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھتے اور رذیل و اوباش لوگ جو سادہ لوح

هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ

ہیں کے علاوہ ہم کسی اور کو تمہارا پیروکار نہیں دیکھتے اور اپنے اوپر تمہارے لئے کسی قسم کی برتری

فَضۡلٍۭ بَلۡ نَظُنُّكُمۡ كٰذِبِيۡنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ

بھی نہیں مانتے، بلکہ تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں ● (نوحؑ نے) کہا: اے میری قوم! اگر تم دیکھو تو میں

اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ وَ اٰتٰٮنِىۡ رَحۡمَةً

اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت (خاص کر نبوت)

مِّنۡ عِنۡدِهٖ فَعُمِّيَتۡ عَلَيۡكُمۡ ؕ اَنُلۡزِمُكُمُوۡهَا وَ اَنۡتُمۡ

عطا کی ہے جو تم پر مخفی ہے (تو پھر بھی تم سر پیچی کرتے ہو؟) آیا تمہیں ہم اس کے قبول کرنے پر آمادہ

لَهَا كٰرِهُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَ يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مَالًا ؕ اِنۡ

کریں جبکہ تم اسے پسند نہیں کرتے ہو؟ ● اور اے میری قوم! میں تم سے اس دعوت کے بدلے

اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ

کوئی مال نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف خدا کے پاس ہے اور میں ان لوگوں کو دور نہیں بھگا سکتا جو ایمان

اِنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَلٰـكِنِّىۡۤ اَرٰٮكُمۡ قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾

لے آئے ہیں (کیونکہ) وہ اپنے رب کی ملاقات کریں گے، لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں ●

وَ يٰقَوۡمِ مَنۡ يَّنۡصُرُنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ طَرَدْتُّهُمۡ ؕ اَفَلَا

اور اے میری قوم! اگر میں انہیں (اپنے سے) دور بھگا دوں تو پھر خدا کے حضور میری کون مدد

تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَلَاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ

کرے گا؟ تم کیوں فکر نہیں کرتے؟ ● (نوحؑ نے کہا:) میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے

اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ وَلَاۤ اَقُوۡلُ اِنِّىۡ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ

خزانے ہیں اور نہ (اپنی طرف سے) غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ یہ کہ جو لوگ

تَزۡدَرِىۡۤ اَعۡيُنُكُمۡ لَنۡ يُّؤۡتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيۡرًا ؕ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ

تمہاری نگاہوں میں حقیر ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز بھلائی عطا نہیں کرے گا (بلکہ) جو کچھ ان کے دلوں میں ہے

بِمَا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۖۚ اِنِّىۡۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۳۱﴾

خداوند عالم ان سے زیادہ آگاہ ہے (اگر اس کے علاوہ کچھ اور کہوں تو) میں یقیناً ظالموں میں سے ہوں گا ●

موضوع آیت ۲۷ رائے

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ اچھی رائے وہ ہوتی ہے جو سوچ سمجھ کر قائم کی جائے اور بری رائے وہ ہے جو جلدی میں قائم کی جائے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۸۱)

۲۔ مختلف آرا کو ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراؤ، اس سے بہتر نتائج نکلیں گے۔ (غرر الحکم)

۳۔ کسی انسان کی رائے اس کے تجربے کے مطابق ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ جو مختلف آرا کا سامنا کرے گا وہ غلطیوں کے مقامات سے باخبر ہو جائے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۳۸)

۵۔ جو مختلف آرا سے بے خبر رہتا ہے اسے دوسرے حیلے بہانے عاجز کر دیتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۶۔ اپنی عقلوں کو نامکمل سمجھو، کیونکہ جو اپنی عقلوں پر بھروسہ کرتا ہے خطا سے دوچار ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ حضرت امیر المومنینؑ سے پوچھا گیا کہ کون شخص سب سے زیادہ پختہ رائے کا حامل ہوتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ''وہ جسے لوگ اس کی ذات سے اور دنیا اپنی تشویق و ترغیب سے دھوکہ نہ دے سکے۔'' (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۳۷۸)

۸۔ رائے کی لغزش کا اثر حکومت پر پڑتا ہے اور یہ تباہی کی نشانی ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ خود رائی لغزش کا شکار ہو جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جو رائے کو ضائع کر دیتا ہے وہ الجھ کر رہ جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ اس شخص کی رائے سب سے افضل ہے جو کسی مشیر کی رائے سے بے نیاز نہیں رہتا۔ (غرر الحکم)

۱۲۔ استبداد رائے کا انجام لغزشوں کے مقامات تک جا پہنچتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۳۔ صرف جاہل ہی اپنی رائے کو پسند کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۴۔ اختلاف، اصل رائے کو زمین بوس کر دیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۸ ص ۳۸۲)

۱۵۔ جو اپنی رائے پر ڈٹا رہتا ہے، تباہ ہو جاتا ہے، اور جو لوگوں سے مشورہ کرتا ہے ان کی عقلوں میں شریک ہو جاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۴۱)

۱۶۔ حکومت، غلط رائے رکھنے والے کی رائے کو ٹھیک بنا کر پیش کرتی ہے اور اسکے مخالف کی ٹھیک رائے کو بھی غلط بنا کر پیش کرتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۷۔ رائیں زیادہ ہوتی ہیں لیکن دانشمندی بہت کم ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۸۔ مجھے بوڑھے بزرگ کی رائے، جوان کی تدبیروں سے زیادہ پسند ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۰۵)

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا

(مخالفین نے) کہا: اے نوحؑ! تم نے ہمارے ساتھ بہت زیادہ جدال اور بحث و تمحیص کرلی! اب اگر

تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ

تم سچ کہتے ہو تو جس (عذابِ الٰہی) کا تم نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا وہ ہمارے پاس لے آؤ! ● (نوحؑ نے) کہا:

اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٣٣﴾

اگر خدا چاہے تو وہ (عذاب) تمہارے اوپر لے آئے تمہارے پاس اس کے ناکام اور ختم کرنے کی طاقت نہیں ہوگی ●

وَ لَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ

اور اگر خدا چاہے تو تمہیں گمراہ کردے اور (پھر) میری نصیحتیں بھی تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا

اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَ اِلَيْهِ

سکیں، ہرچند کہ میں تمہاری خیر خواہی کروں وہ تمہارا پروردِگار ہے اور تم کو اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٤﴾ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

لوٹ کر جانا ہے ● بلکہ (مشرکین) کہتے ہیں کہ اس (نوحؑ یا محمدؐ) نے ان (باتوں) کو خدا کی طرف جھوٹی

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ

نسبت دی ہے، تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے خدا کی طرف کسی جھوٹی چیز کی نسبت دی ہے تو اس کی سزا خود

مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿٣٥﴾ع وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ

میرے ہی اوپر ہوگی اور میں تمہارے اس جرم سے بیزار ہوں ● اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ سوائے ان

قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا

لوگوں کے جو ایمان لاچکے ہیں تمہاری قوم سے کوئی ہرگز ایمان نہیں لائے گا، پس تم ان کاموں سے

يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ۚۖ وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا

غمگیں نہ ہو جو وہ بجالاتے ہیں ● اور (اب) ہمارے پیشِ نظر اور ہمارے دستور والہام کے مطابق کشتی تیار کرو اور

وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٧﴾

ایسے لوگوں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرو جنہوں نے ظلم و ستم کیا ہے کیونکہ وہ غرق ہونے والے ہیں ●

ع ٣ ١١ ٣

١٩۔ تمہاری رائے میں اس قدر وسعت نہیں ہے کہ ہر چیز کے لیے کام دے اسے اہم امور کے لئے رہنے دو۔ (غرر الحکم)

→

موضوع آیت ٢٩، اجر

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام:

١۔ (حضرات حسنین شریفین سے ارشاد فرمایا:)
حق کی بات کہو اور اجر کے لئے کام کرو۔
(نہج البلاغہ مکتوبات)

٢۔ وہ شخص جو خدا کی راہ میں شہید ہو، اس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں ہے جو قدرت واختیار کے باوجود پاک دامن رہے، کیا بعید ہے کہ پاکدامن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہو۔
(نہج البلاغہ حکمت ٤٧٤)

٣۔ ان دونوں قسم کے عمل میں کتنا فرق ہے، ایک وہ عمل جس کی لذت مٹ جائے لیکن اس کا وبال رہ جائے، اور ایک وہ عمل جس کی سختی ختم ہو جائے لیکن اس کا اجر وثواب باقی رہے۔ (نہج البلاغہ خطبات)

٤۔ اللہ نے ہماری ہمت باندھی کہ ہم پیغمبرؐ کے دین کی حفاظت کریں، اور ان کے دامن حرمت پر آنچ نہ آنے دیں، ہمارے مؤمن ان سختیوں کی وجہ سے ثواب کے امیدوار تھے، اور ہمارے کافر قرابت کی بناپر حمایت ضروری سمجھتے تھے۔ (نہج البلاغہ مکتوب ٩)

٥۔ اپنی آنکھوں کو بیدار اور شکموں کو لاغر بناؤ، (میدان سعی میں) اپنے قدموں کو کام میں لاؤ، اور اپنے مال کو (اس کی راہ میں) خرچ کرو، اپنے جسموں کو اپنے نفسوں پر نثار کردو، اوران سے بخل نہ برتو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ۔۔۔۔۔۔'' یعنی اگر تم خدا کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ (سورہ محمد/٧) اور (پھر) فرمایا: ''مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ۔۔۔'' یعنی جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے تو خدا اس کے اجر کو دوگنا کردے گا اور اس کے لئے عمدہ جزا ہے۔ (بقرہ/٢٤٥) خدا نے کسی کمزوری کی بناپر تم سے مدد نہیں مانگی اور نہ کم مائیگی کی وجہ سے تم سے قرض کا سوال کیا ہے۔۔۔۔۔۔

(نہج البلاغہ خطبہ ١٨)

وَ یَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ ۟ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَیۡهِ مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ

اور (فرمانِ الٰہی کے مطابق نوحؑ) کشتی بنانے میں مشغول ہوگئے (لیکن) جب بھی ان کی قوم کے سربر

سَخِرُوۡا مِنۡهُ ؕ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا فَاِنَّا نَسۡخَرُ

آوردہ ان کے پاس سے گزرتے تھے تو اس کا مذاق اڑاتے (نوحؑ) ان سے کہتے کہ: اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے

مِنۡكُمۡ كَمَا تَسۡخَرُوۡنَ ؕ﴿۳۸﴾ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ

ہو تو ہم (بھی) اسی طرح تمہارا مذاق اڑائیں گے ● پس تم بہت جلد معلوم کر لوگے کہ رسوا

یَّاۡتِیۡهِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡهِ وَ یَحِلُّ عَلَیۡهِ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ﴿۳۹﴾

کرنے والا عذاب کس کے پاس آتا ہے اور ہمیشہ رہنے والا عذاب کس پر نازل ہوتا ہے ●

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا

یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا وقت آن پہنچا اور تنور سے پانی پھوٹنا شروع ہوگیا ہم نے (نوح سے کہا) کہ ہر

احۡمِلۡ فِیۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ وَ اَهۡلَكَ

جوڑے میں سے دو دو جانور (نر اور مادہ) کو اس کشتی میں اٹھالو اور (اسی طرح) اپنے گھر والوں کو بھی سوائے (اپنی

اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَیۡهِ الۡقَوۡلُ وَ مَنۡ اٰمَنَ ؕ

بیوی اور بیٹے کے کہ) جن کے بارے میں پہلے سے (عذاب کی) بات ہو چکی ہے (نیز) ان افراد کو بھی جو

وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیۡلٌ ﴿۴۰﴾ وَ قَالَ ارۡكَبُوۡا فِیۡهَا

ایمان لا چکے ہیں (لیکن) تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ ان پر کوئی ایمان نہیں لایا تھا ● اور (نوحؑ نے) کہا:

بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَ مُرۡسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ

اس پر سوار ہو جاؤ کیونکہ اس کا چلنا اور رکنا خدا کے نام کے ساتھ ہے یقیناً میرا پروردِگار بخشنے

رَّحِیۡمٌ ﴿۴۱﴾ وَ هِیَ تَجۡرِیۡ بِهِمۡ فِیۡ مَوۡجٍ كَالۡجِبَالِ ۟ وَ

والا مہربان ہے ● اور وہ (کشتی) انہیں لے کر پہاڑ کی مانند موجوں کے درمیان میں سے گزرتی ہوئی بڑھتی

نَادٰی نُوۡحُ ِۨ ابۡنَهٗ وَ كَانَ فِیۡ مَعۡزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارۡكَبۡ

چلی جا رہی تھی، (اسی اثنا میں) نوحؑ نے اپنے بیٹے کو آواز دی جو ایک کونے میں موجود تھا (کہا) اے میرے

مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ

بیٹے! (ایمان لے آ اور) ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ ● (نوحؑ کے بیٹے نے) کہا: میں جلدی

اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ

کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچالے گا (نوح نے) فرمایا: آج سوائے (مومن افراد کے اور) ان

الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ

کے جن پر خدا کا رحم ہو جائے، خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں ہے، (اسی اثنا میں) ان دونوں کے

بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَ قِيْلَ

درمیان ایک موج نے جدائی ڈال دی اور وہ غرق ہونے والوں میں شامل ہو گیا ● اور کہا گیا اے زمین!

يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ

اپنے پانی کو نگل لے اور اے آسمان (برسنے سے) رک جا!! (تو اس طرح سے) پانی زمین کے اندر چلا گیا

وَ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا

اور (خدا کے عذاب کا) کام مکمل ہو گیا اور (کشتی) جودی (پہاڑ) پر جا ٹھہری اور (اس وقت) کہا گیا کہ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ

(خدا کی رحمت) ظالم لوگوں سے دور ہو ● اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا: پروردگارا! بے شک میرا

ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ

بیٹا میرے اہل سے ہے اور (میرے خاندان کی نجات کے بارے میں) یقیناً تیرا وعدہ بھی سچا ہے اور تو ہی بہترین

الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ

فیصلہ کرنے والا ہے ● (اللہ نے) فرمایا: اے نوح: وہ (درحقیقت) تمہارے اہل (خاندان و نبوت)

عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

سے نہیں ہے، کیونکہ اس کے اعمال ناشائستہ ہیں، پس جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے اس کے بارے میں

عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾

مجھ سے سوال نہ کرو! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ (مبادا) جاہلوں میں سے ہو جاؤ ●

موضوع آیت ۴۲ فرصت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس شخص کے لئے نیکی کا دروازہ کھل جائے اسے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے، کیونکہ اسے یہ معلوم نہیں کہ وہ کب بند ہو جائے۔ (کنزالعمال حدیث ۴۳۱۳۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ ہر کام اپنے وقت کا گروی ہے۔

۳۔ امکان پیدا ہونے سے پہلے کسی کام میں جلد بازی کرنا اور موقع آنے پر دیر کرنا، دونوں حماقت میں شامل ہیں۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۶۲)

۴۔ افضل رائے یہ ہے کہ فرصت کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے اور نہ ہی وہ حسرت کا موجب بنے۔
(غرر الحکم)

۵۔ اچھی فرصت کو ہاتھ سے نہ جانے دو کیونکہ یہ بادلوں کی مانند جلد گزر جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ فرصت جلدی سے ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور دیر سے واپس آتی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ فرصت سے جلدی فائدہ اٹھاؤ، اس سے پہلے کہ غم واندوہ کا سبب بن جائے۔
(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۴۱)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۸۔ اے فرزند آدم! جب سے تو شکم مادر سے باہر آیا ہے روز بروز عمر کے خاتمے کی طرف بڑھ رہا ہے، لہٰذا جو کچھ تیرے سامنے ہے اس سے لے لے، کیونکہ مومن اس سے زادراہ بنانے کی کوشش کرتا ہے اور کافر اس سے مزے اڑاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۱۳)

۹۔ جو شخص جلد فرصت ملنے کے باوجود اسے آخری حد تک تاخیر میں ڈال دے اور (اس سے) فائدہ نہ اٹھائے، زمانہ اس سے یہ فرصت بھی سلب کر لیتا ہے، کیونکہ زمانے کا کام ہی سلب کرنا اور اسے ضائع کرنا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۶۸)

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ مَا لَـيۡسَ

(نوح نے) کہا: پروردگارا! میں اس بات کی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ جس بات (کی اچھائی یا برائی) کا مجھے

لِىۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ وَ تَرۡحَمۡنِىۡۤ اَكُنۡ

علم نہیں ہے میں تجھ سے اس کی درخواست کروں اور اگر تو نے (اس بات پر) مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ فرمایا

مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۴۷﴾ قِيۡلَ يٰـنُوۡحُ اهۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ

تو میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا ● نوحؑ سے کہا گیا: (اب) ہماری طرف سے تم پر سلامتی اور برکتیں ہیں،

بَرَكٰتٍ عَلَيۡكَ وَ عَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنۡ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ

اور ان تمام امتوں پر ہیں جو تمہارے ساتھ ہیں، ان کے ساتھ نیچے اترو اور ان ہم نجات پانے والوں کی نسل سے، بہت سی

سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ يَمَسُّهُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۸﴾ تِلۡكَ مِنۡ

امتوں کو بہت جلد نعمتوں سے بہرہ مند کریں گے (لیکن) پھر ہماری طرف سے انہیں دردناک عذاب ملے گا ● (اے

اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهَاۤ اِلَيۡكَ ۚ مَا كُنۡتَ تَعۡلَمُهَاۤ اَنۡتَ

پیغمبرؐ!) یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف طرف وحی کرتے ہیں (اور) اس سے پہلے نہ تو

وَ لَا قَوۡمُكَ مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا ؕۛ فَاصۡبِرۡ ؕۛ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ

انہیں خود آپ جانتے تھے اور نہ ہی آپ کی قوم جانتی تھی پس تم صبر سے کام لیں یقیناً (کامیابی کا) انجام متقی

لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۹﴾ وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ

لوگوں کے لیے ہے ● اور (ہم نے) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (بھیجا، انہوں نے) کہا: اے

اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا

میری قوم! تم (صرف) اللہ کی عبادت کرو، جس کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود نہیں ہے تم تو صرف افترا

مُفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ

پرداز اور تہمت لگانے والے ہو ● (ہودؑ نے کہا) اے میری قوم! میں اپنی رسالت کے بدلے میں تم سے کسی قسم

اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾

کی اجرت نہیں مانگتا، میری اجرت تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے تو کیا تم اتنا بھی عقل نہیں رکھتے؟ ●

موضوع آیت ۴۹

تقویٰ اور پرہیزگاری

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو خدا کا تقویٰ اختیار کرتا (اور اس سے ڈرتا) ہے وہ طاقتور بن کر رہتا ہے اور اپنے دشمن کے شہر میں بھی محفوظ رہتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۳)

۲۔ جسے تیرا دل اچھا نہ سمجھے اسے چھوڑ دے۔ (غررالحکم)

۳۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر . . . سوائے تقویٰ کے اور کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۶۵۵)

۴۔ متقی، سردار ہیں، فقہاء قائد ہیں اور ان کے پاس بیٹھنا عبادت ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۹۰)

۵۔ لوگو! عربی ہونا کسی ماں کے جننے کی وجہ سے نہیں، بلکہ یہ تو ایک زبان ہے، جو بھی یہ زبان بولے گا عربی کہلائے گا، تمہیں آگاہ رہنا چاہئے کہ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو، اور آدمؑ مٹی سے ہیں، اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ انسان ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۸)

۶۔ پرہیزگار ترین انسان وہ ہے جو حق کی بات کہے خواہ اس کے فائدہ میں ہو یا نقصان میں۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ خواہشات نفسانی کی موجودگی میں پرہیزگاروں کی پرہیزگاری ظاہر ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

۸۔ تقویٰ تمام اخلاق کا سردار ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۴)

۹۔ جو خدا سے ڈرتا ہے، خدا اسے اپنی امان میں لے لیتا ہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ خدا سے کچھ تو ڈرو خواہ تھوڑا سہی، اور اپنے خدا کے درمیان پردہ ضرور رہنے دو خواہ باریک ہی سہی۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۴۳)

۱۱۔ جو خداوند متعال سے ڈرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لئے ہر قسم کے رنج و غم کو دور کر دیتا ہے، اور ہر تنگی کے موقع پر اس کے لیے راہ کشادہ کر دیتا ہے۔ (غررالحکم)

۱۲۔ یقیناً خدا کا تقویٰ تمہارے دلوں کی بیماری کا علاج، تمہارے قلوب کے اندھے پن کی بصارت، تمہاری جسمانی بیماریوں کی شفاء، تمہارے فاسد سینوں کی بہتری، تمہاری نفسانی گندگی کی پاکیزگی اور تمہاری آنکھوں پر پڑے ہوئے پردوں کو ہٹانے کا موجب ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۴)

۱۳۔ جو اپنے آپ کو تقویٰ کے لباس سے نہیں ڈھانکتا، وہ کسی بھی لباس سے خود کو نہیں ڈھانک سکتا۔

ع ۴

وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ

اور (ہود نے فرمایا:) اے میری قوم! اپنے رب سے مغفرت طلب کرو اور اسی کی طرف توجہ کرو

السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى

تاکہ وہ آسمان سے پے در پے تمہارے اوپر بارش برسائے، اور قوت پر قوت کا اضافہ فرمائے اور

قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا

گناہوں کی وجہ سے (راہِ حق سے) منہ نہ پھیرو ● (مشرکین نے) کہا: اے ہود! تم ہمارے پاس

جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ

کوئی واضح اور روشن دلیل لے کر نہیں آئے اور ہم تمہاری باتوں کی وجہ سے اپنے خداؤں سے

مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ

دستبردار ہونے والے نہیں۔ اور ہم تم پر ایمان لانے والوں سے نہیں ہیں ● ہم صرف یہی کہتے ہیں کہ

بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ

ہمارے بعض خداؤں نے تمہیں نقصان پہنچایا ہے تو ہودؑ نے فرمایا: میں خدا کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم (بھی)

اشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ مِنْ دُوْنِهٖ

گواہ رہو کہ میں اس چیز سے بیزار ہوں جسے تم (خدا کا) شریک ٹھہراتے ہو! ● اس کے علاوہ ہر غیر سے

فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٥٥﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى

پس تم سب مل کر میرے خلاف سازش تیار کرو اور مجھے مہلت (بھی) نہ دو ● یقیناً میں نے

اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ

اپنے اور تمہارے رب پر بھروسہ کیا ہوا ہے (کیونکہ) کوئی بھی چلنے والا ایسا نہیں ہے جس

بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٦﴾ فَاِنْ

کی پیشانی اس کے قبضہ قدرت میں نہ ہو، یقینا میرے پروردِگار کا راستہ سیدھا ہے ● پس اگر تم

تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَ

(میری دعوت سے) منہ پھیر لو گے تو بے شک میں نے وہ سب کچھ تم تک پہنچا دیا ہے جس کے لئے میں

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۳۶)

۱۴۔ جو خدا سے ڈرتا ہے، خدا اسکو (ہر بلا سے) محفوظ رکھتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۵۔ جو لوگوں کے منہ سے نہیں ڈرتا، وہ خدا سے بھی نہیں ڈرتا۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۹۹)

پرہیزگاری کا معنیٰ

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ پرہیزگاری اس بات کا نام ہے کہ شبہ کے موقع پر اپنے آپ کو روک لیا جائے۔

(کنزالعمال حدیث ۷۲۸۹)

۲۔ اصل پرہیزگاری یہ ہے کہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے اور حرام سے دوری اختیار کی جائے۔

(غرر الحکم)

۳۔ پرہیزگاری تو اسی میں ہے کہ اپنے ہاتھوں سے کمایا جائے اور دوسروں سے مانگنے سے بچا جائے۔

(غرر الحکم)

۴۔ پرہیزگاری، شبہ کے موقع اپنے آپ کو روک لینا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ پرہیزگار وہ شخص ہوتا ہے جس کا نفس پاکیزہ اور خصلتیں شریف ہوں۔ (غرر الحکم)

۶۔ پرہیزگاری کو تقویٰ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔

(غرر الحکم)

۷۔ حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ''لوگوں میں سے پرہیزگار آدمی کون ہے؟'' آپؑ نے فرمایا: ''وہ جو خدا کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔''

(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۹۹)

۸۔ فضیل بن عیاض کہتے ہیں، میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ''لوگوں میں سے پرہیزگار آدمی کون ہے؟'' امامؑ نے فرمایا: ''جو خدا کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرتا ہے اور ''ان'' سے اجتناب کرتا ہے، اور اگر وہ شبہے میں پڑنے سے اجتناب نہیں کرے گا تو لاعلمی میں حرام میں جا پڑے گا'' (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۳۰۳)

پرہیزگاری کے نتائج

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور ایمان کی بنیاد پرہیزگاری ہے۔ (کنزالعمال ۷۲۸۴)

۲۔ پرہیزگاری تمام اعمال کی سردار ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۷۲۹۹)

يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْئًا ۭ

تمہاری طرف (ماموراور) بھیجا گیاہوں اور میراپروردگار دوسری قوم کو تمہاراجانشین کردے گااور تم خدا کو

اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا

کوئی بھی نقصان نہیں پہنچاسکو گے۔یقینا میراپروردگار ہر چیز پر نگہبان ہے ● اور جب ہمارا (عذاب کا)

نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ

فرمان پہنچ گیا، تو ہم نے ہود اور ان لوگوں کو جو اُن پر ایمان لے آئے تھے اپنی رحمت کے ساتھ

نَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ

نجات دی اور انہیں سخت عذاب سے بچا لیا ● اور وہ قومِ عاد اپنے

جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ

پروردِگار کی آیات کی منکر ہوگئی اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر

جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ

ہٹ دھرم ظالم کی پیروی کی ● اور (آخرکار) اس دنیا میں اور قیامت کے دن (خدا کے عذاب اور)

الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ

لعنت ان کے پیچھے ہولئے، جان لو کہ قومِ عاد نے اپنے پروردِگار کے ساتھ کفر کیا، آگاہ رہو کہ (حضرت)

قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ

ہودؑ کی قومِ عاد پر لعنت ہے ● اور قومِ ثمود کی طرف اس کے بھائی صالحؑ کو (ہم نے بھیجا) انہوں نے کہا:

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

اے میری قوم! خدائے واحد کی عبادت کرو کیونکہ اس کے بغیر تمہارا کوئی اور معبود نہیں ہے، وہی خدا کہ جس

الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا

نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور تم سے چاہا کہ اس میں آباد ہو جاؤ، پس اس سے مغفرت طلب کرو، پھر اس کی

اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا

طرف لوٹ جاؤ اور توبہ کرو، یقیناً میرا رب نزدیک اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے ● (قومِ ثمود نے) کہا:

ع ۵ ۵

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ تمہیں پرہیزگاری اختیار کرنی چاہیئے، کیونکہ یہ دین کی معاون اور مخلص لوگوں کی خصلت ہے۔
(غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۴۔ پرہیزگاری بہت ہی عظیم عبادت ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۲۹۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ پرہیزگاری کا پھل نفس اور دین کی بھلائی ہے۔
(غرر الحکم)

۶۔ پرہیزگاری، تقویٰ کی بنیاد ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ انسان کی پرہیزگاری اسے ہر پستی سے بچائے رکھتی ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ پرہیزگاری کے بغیر علم، پروان نہیں چڑھ سکتا۔
(غرر الحکم)

یٰصٰلِحُ قَدۡ کُنۡتَ فِیۡنَا مَرۡجُوًّا قَبۡلَ هٰذَاۤ اَتَنۡهٰنَاۤ

اے صالح! تم یقیناً اس سے پہلے ہمارے درمیان ہماری امیدوں کا مرکز تھے تو کیا تم (اب) ہمیں ان چیزوں کی

اَنۡ نَّعۡبُدَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِیۡ شَکٍّ

پرستش سے روکتے ہو جنہیں ہمارے آباء (واجداد) پوجا کرتے تھے؟ یقین جانو کہ ہم اس چیز کے بارے میں

مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡهِ مُرِیۡبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ یٰقَوۡمِ اَرَءَیۡتُمۡ

شک و تردید کرتے ہیں جس کی طرف تم ہمیں دعوت دیتے ہو ● (صالحؑ نے) فرمایا: اے میری قوم آیا تمہارا

اِنۡ کُنۡتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ اٰتٰىنِیۡ مِنۡهُ

نظریہ یہی ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے معجزہ رکھتا ہوں اور اس کی جانب سے اس کی رحمت میں شامل

رَحۡمَۃً فَمَنۡ یَّنۡصُرُنِیۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ عَصَیۡتُهٗ ۟

ہوں، پس اگر میں خدا کی نافرمانی کروں (اور رسالت کا فریضہ انجام نہ دوں!) تو کون ہے جو خدا کے مقابلہ میں میری مدد

فَمَا تَزِیۡدُوۡنَنِیۡ غَیۡرَ تَخۡسِیۡرٍ ﴿۶۳﴾ وَ یٰقَوۡمِ هٰذِهٖ نَاقَۃُ

کرے گا؟ تم تو میرے خسارے کے علاوہ کسی اور چیز میں اضافہ نہیں کروگے ● اور (صالحؑ نے کہا) اے میری قوم!

اللّٰهِ لَکُمۡ اٰیَۃً فَذَرُوۡهَا تَاۡکُلۡ فِیۡۤ اَرۡضِ اللّٰهِ وَ لَا

اللہ کی یہ اونٹنی تمہارے لئے معجزہ ہے، پس اسے کھلا چھوڑ دو تاکہ خدا کی زمین میں کھائے اور اسے کوئی

تَمَسُّوۡهَا بِسُوۡٓءٍ فَیَاۡخُذَکُمۡ عَذَابٌ قَرِیۡبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوۡهَا

تکلیف نہ پہنچاؤ، ورنہ بہت جلد (خدا کا) عذاب تمہیں اپنی گرفت میں لے لے گا ● پس (اس کے باوجود) قومِ

فَقَالَ تَمَتَّعُوۡا فِیۡ دَارِکُمۡ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِکَ وَعۡدٌ

ثمود نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں، تو (صالحؑ نے) کہا: تین دن کے عرصہ کے لئے اپنے گھروں میں بہرہ

غَیۡرُ مَکۡذُوۡبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّیۡنَا صٰلِحًا

برداری کرلو، یہ ایسا سچا وعدہ ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا ● پس جب (تین دن گزر گئے) تو ہمارا (عذاب کا) فرمان

وَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَۃٍ مِّنَّا وَ مِنۡ خِزۡیِ

آپہنچا، ہم نے صالحؑ اور ان لوگوں کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اور اس

يَوۡمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ﴿۶۶﴾ وَ اَخَذَ

دن کی خواری سے (بچالیا تو اے میرے رسولؐ!) آپ کا پروردگار یقیناً ناقابلِ شکست طاقت کا مالک ہے ● اور ظالم

الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الصَّيۡحَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دِيَارِهِمۡ

لوگوں کو (آسمانی) چیخ نے اپنی گرفت میں لے لیا، پس وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل گر پڑے۔ (اور ہلاک

جٰثِمِيۡنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوۡدَا۟

ہو گئے) ● گویا ہر گز وہاں پر ساکن ہی نہیں تھے، جان لو کہ یقیناً ثمود نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا،

كَفَرُوۡا رَبَّهُمۡ ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّثَمُوۡدَ ﴿۶۸﴾ وَ لَقَدۡ جَآءَتۡ

آگاہ رہو کہ ثمود کے لئے (خدا کی رحمت سے) دوری ہے ● اور بتحقیق ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے انسانی

رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ بِالۡبُشۡرٰى قَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ

شکل میں) ابراہیمؑ کے پاس (بیٹے کی) خوشخبری لے کر آئے کہا: "سلام ہو" (ابراہیمؑ نے بھی) کہا: "سلام ہو"

فَمَا لَبِثَ اَنۡ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِيۡذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيۡدِيَهُمۡ

پس زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا ان کے پاس لے آئے۔ پس جب اس (ابراہیمؑ) نے دیکھا کہ

لَا تَصِلُ اِلَيۡهِ نَكِرَهُمۡ وَ اَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ؕ قَالُوۡا

ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو ان کے متعلق اجنبیت کا احساس کیا اور دل میں خوف محسوس

لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمِ لُوۡطٍ ﴿۷۰﴾ وَ امۡرَاَتُهٗ

کیا، مہمانوں نے کہا: ڈرو نہیں! ہم قومِ لوطؑ کی طرف (انکا قلع قمع کرنے کے لئے) بھیجے گئے ہیں ● اور ان

قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتۡ فَبَشَّرۡنٰهَا بِاِسۡحٰقَ ۙ وَ مِنۡ وَّرَآءِ

(ابراہیمؑ) کی بیوی کھڑی ہوئی تھی، (جب ان کی گفتگو سنی) ہنس پڑی، کیونکہ ہم نے انہیں اسحاق (نامی بیٹے) کی

اِسۡحٰقَ يَعۡقُوۡبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتۡ يٰوَيۡلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَ اَنَا

اور اسحاق کے بعد (ایک اور بیٹے) یعقوب کی خوشخبری سنائی ● (ابراہیمؑ کی بیوی نے) کہا: ہائے افسوس

عَجُوۡزٌ وَّ هٰذَا بَعۡلِىۡ شَيۡخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ

مجھ پر! میں بچہ جنوں گی حالانکہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں اور میرا یہ شوہر (بھی) بوڑھا ہے؟ یقیناً یہ

ع ۸

موضوع آیت ۶۹
سلام اور اس کے آداب

۱۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جب تم ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام اور مصافحہ کیا کرو اور جب جدا ہو تو استغفار کیا کرو۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۵)

۲۔ سلام کرنا اور اچھے انداز میں بات کرنا، بخشش کے اسباب میں شامل ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۱)

۳۔ سلام زیادہ سے زیادہ کیا کرو کہ اس سے تمہارے گھر کی برکت میں اضافہ ہوگا۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۵)

۴۔ "کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت والوں میں سے بہتر اخلاق کے متعلق نہ بتاؤں کہ کون سا ہے؟" سب نے کہا: "یا رسول اللہ! ضرور بتائیے!" فرمایا: "دنیا میں سلامتی کا پیغام پہنچانا۔"
(بحار الانوار جلد ۱۲ ص ۷۶)

۵۔ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ اطاعت گزار بندہ وہ ہے جو اپنے ساتھی پر پہلے سلام کرتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۲)

۶۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے سلام کرنا چاہیئے کیونکہ ایک تو اس سے خیر و برکت نازل ہوتی ہے دوسرے اس سے ملائکہ مانوس ہوتے ہیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۷)

۷۔ سلام کرنا مستحب اور اس کا جواب دینا فرض ہے۔
(کنز العمال حدیث ۲۵۲۹۴)

۸۔ چھوٹا بڑے پر، اکیلا دو آدمیوں پر، قلیل، کثیر پر، سوار پیدل پر، چلنے والا کھڑے ہونے والے پر کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے۔
(کنز العمال حدیث ۲۵۳۲۱)

۹۔ "سلام" خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے لہٰذا اسے زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ۔
(کنز العمال حدیث ۲۵۲۴۷)

حضرت علی علیہ السلام:
۱۰۔ سلام کی ستر نیکیاں ہیں، جن میں سے انہتر سلام کرنے والے کے لئے اور ایک جواب دینے والے کے لئے ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۱۔ سلام، ہماری ملّت (مسلمہ) کے لئے سلامتی کی دعا اور ہمارے (ذمہ میں رہنے والوں) کے لئے امان ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۲)

۱۲ پہلے سلام، پھر کلام۔ (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۲)

عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ

ایک عجیب چیز ہے! ● (فرشتوں نے ابراہیم کی بیوی سے) کہا: آیا خدا کے کام سے تعجب کرتی ہو؟ اللہ کی

وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾

رحمت اور برکتیں تم پر اے (پیغمبر کے) اہلِ بیت! یقیناوہ ستائش اور بزرگی کے قابل (پروردِگار) ہے ●

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى

جب ابراہیمؑ سے خوف اور پریشانی دور ہو گئی اور (بیٹے کی ولادت کی) خوشخبری بھی مل گئی تو وہ لوطؑ کی قوم

يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ

کے بارے میں ہمارے ساتھ بحث و مباحثہ کرنے لگ گئے ● یقیناً ابراہیم بردبار اور آہ و فریاد کرنے والے اور

مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ

خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے ● (فرشتوں نے خبر دیتے ہوئے کہا:) اے ابراہیم! (معافی کی) اس (درخواست)

قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ

سے باز آجاؤ، یقین جانو کہ تمہارے رب کے عذاب کا فرمان تحقیقی طور پر صادر ہو چکا ہے اور حتمی طور پر ان کے

غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ

پاس نہ ٹلنے والا عذاب آکر ہی رہے گا ● اور جب ہمارے (عذاب پر مامور) بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے

بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا يَوْمٌ

پاس پہنچے تو وہ (لوطؑ) ان کے بارہ میں غمگین اور انہیں بچانے کے لئے تنگ دل ہو گئے اور (اپنے آپ سے کہا)

عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَ مِنْ

آج کا بہت سخت دن ہے ● اور لوطؑ کی قوم جو پہلے بھی بدکاریاں کرتے تھے دوڑے ہوئے ان کے

قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ

پاس آئے، تو حضرت لوطؑ نے کہا: اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں

بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِيْ

ہیں، یہ تمہارے لئے پاکیزہ ہیں، پس تم خدا سے ڈرو اور مجھے مہمانوں

موضوع آیت ۷۵۔ حلم ــــ و ــــ بردباری

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ کشادہ روئی (سے پیش آنا) حلم بردباری کی زینت ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۳۱)

۲۔ میری بعثت اس انداز میں ہوئی کہ میں حلم کا مرکز ہوں، علم کی معدن ہوں اور صبر کا مسکن ہوں۔ (بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۴۲۳)

حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام:

۳۔ حلم، عقل کی تکمیل ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ حلم سرداری کا بھی سردار ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ جو شخص تمہارے ساتھ بیوقوفی کے انداز میں غیظ وغضب کا اظہار کرے، تم اچھے انداز میں حلم کے ذریعہ اس کے ساتھ اپنے غصے کا اظہار کرو۔ (غررالحکم)

۶۔ ذلت، حلم کی آفت ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ اللہ تعالیٰ کے حلم نے تجھے (گناہوں پر) جری اور نفس کی ہلاکت کے لئے دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ (غررالحکم)

۸۔ حلم یہ ہے کہ غصے کو پی لیا جائے اور نفس پر قابو پایا جائے۔ (غررالحکم)

۹۔ حلیم (بردبار) وہ شخص ہے جو اپنے بھائیوں کو برداشت کرے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ آپؑ سے طاقتور ترین شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا: حلیم ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۳۷۸)

۱۱۔ جو حلم اختیار کرتا ہے وہی سردار ہوتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۰۸)

۱۲۔ حلم، علم کا زیور اور سلامتی کا موجب ہے۔ (غررالحکم)

۱۳۔ شدید غصے کے وقت بردباری، جبار خدا کے غضب سے محفوظ رکھتی ہے۔ (غررالحکم)

۱۴۔ علم اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ حلم نہ ہو۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۵۔ حلم ضرور اختیار کرو کیونکہ یہ علم کا ستون ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۴۱۴)

۱۶۔ اگر تم حلیم نہیں ہو تو بھی حلیم بننے کی کوشش کرو۔ (کافی جلد ۲ ص ۱۱۲)

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام:

۱۷۔ حلم، عالم کا لباس ہے اسے ہرگز اپنے تن سے جدا نہ کرو۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۶۲)

ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ

کے سامنے رسوا نہ کرو، تو کیا تمہارے (درمیان) کوئی عقلمند شخص موجود نہیں ہے؟ ● (قومِ لوطؑ

عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ

نے) کہا: تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہمارے لئے تمہاری بیٹیوں کے بارے میں کوئی حق نہیں ہے اور تم

لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی

بہتر سمجھتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟ ● (لوطؑ نے) کہا: اے کاش! میرے پاس تمہارے مقابلے کی قدرت

رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ

ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ میں ہوتا!! ● مہمانوں نے کہا: اے لوطؑ! ہم تمہارے پروردگار

یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ

کے بھیجے ہوئے ہیں، وہ ہرگز تم تک نہیں پہنچ پائیں گے پس رات کا کچھ حصہ گزرنے کے ساتھ ہی

وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ

اپنے گھروالوں کو (اس سرزمین سے) نکال کر باہر لے جاؤ (اور خیال رکھنا کہ) تم میں سے کوئی شخص مڑ

مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

کر نہ دیکھے سوائے تمہاری بیوی کے، جو مصیبت ان سب کو پہنچے گی اسے بھی پہنچے گی، یقیناً ان کے وعدے

اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

کا وقت صبح ہے، تو کیا صبح نزدیک نہیں ہے؟ ● پس جب ہمارا فرمان (عذاب) پہنچ گیا تو ہم

عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ

نے اس سرزمین کو تہہ و بالا کردیا اور اس پر پے درپے ایسے پتھروں کی بارش کی جو

سِجِّیْلٍ ۙۗ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا

سخت مٹی سے بنے ہوئے تھے ● (ایسے پتھر) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نزدیک نشان زدہ

هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾ؑ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ

تھے اور یہ سزا دوسرے ظالم لوگوں سے بھی دور نہیں ہے ● اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ

ع ۱۵

شُعَيْبًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

(ہم نے بھیجا) انہوں نے کہا: اے میری قوم! خدا کی پرستش کرو (کیونکہ) تمہارے لئے اس کے علاوہ

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۘ وَ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ

کوئی اور معبود نہیں اور (خرید و فروخت کے وقت) پیمانے اور ترازو کو کم نہ کیا کرو (ایسی صورت میں) میں

اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

تمہیں اچھائی (کے ساتھ دیکھتا ہوں) اور یقین جانو کہ میں تمہارے لئے (قیامت کے) روز عذاب سے ڈرتا

مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَ يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ

ہوں جو ہر طرف سے گھیر لے گا● اور (شعیبؑ نے کہا:) اے میری قوم! پیمانے اور ترازو

بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِي

کو عدل و انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کی اشیاء کم نہ کیا کرو اور زمین

الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

میں فسادی بن کر تباہی نہ پھیلاؤ● جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے باقی رکھا ہوا ہے

مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۬ وَ مَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا

تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں●لوگوں نے(جواب میں) کہا:

يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ

اے شعیبؑ! کیا تمہاری نماز تمہیں حکم دیتی ہے کہ جس چیز کو ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے

اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۘ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ

اُسے ہم چھوڑ دیں؟ یا جس طرح اپنے مال میں تصرف کرنا چاہیں نہ کریں؟ تم تو بردبار اور

الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى

فہمیدہ شخص ہو● (شعیبؑ نے) کہا: اے میری قوم! کیا تم نے یہ بھی سوچا ہے کہ اگر میرے

بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۘ وَ مَاۤ

پاس میرے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل بھی ہو اور اُس نے مجھے اپنی طرف سے (نبوت

موضوع آیت ۸۸، توفیق

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ توفیق (رب) رحمان کی عنایت ہے۔ (غررالحکم)

۲۔ توفیق جس کی مددگار ہو اسے اچھے اعمال بجالانے چاہئیں۔ (غررالحکم)

۳۔ توفیق کے بغیر علم بے فائدہ ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ توفیق جیسا کوئی راہنما نہیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۴)

۵۔ توفیق اور عدم توفیق نفس انسانی کو ایک دوسرے کی طرف کھینچتی ہیں جو غالب آجائے اسی کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ توفیق عقل کی معاون ہے اور عدم توفیق جہالت کی مددگار ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ تجربہ وآزمائش کی نگہداشت حسن توفیق کا نتیجہ ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۱۱)

۸۔ سرگردانی کے وقت رک جانا حسن توفیق کا نتیجہ ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۱۱)

۹۔ جو خدا سے نصیحت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ توفیق پالیتا ہے (غررالحکم)

۱۰۔ جس طرح جسم سے سایہ جدا نہیں ہوسکتا اسی طرح توفیق اور دین ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے۔ (غررالحکم)

۱۱۔ توفیق کے بغیر کوئی بھی کوشش بے فائدہ ہے۔ (غررالحکم)

۱۲۔ جابر جعفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ: ''حضرت! ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللهِ'' کا کیا معنی ہے؟'' فرمایا: ''اس کا معنی یہ ہے کہ ہمیں اللہ کی معصیت سے بچنے کی طاقت نہیں مگر خدا کی امداد کے ساتھ اور اس کی اطاعت کی قوت نہیں مگر اس کی توفیق کے ساتھ'' (غررالحکم)

توفیق کا معنی:

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے ''وماتوفیقی الاباللہ'' یعنی شعیبؑ نے کہا، میری توفیق و (تائید) تو خدا کے سوا اور کسی سے ہو ہی نہیں سکتی (ہود/۸۸) اور یہ قول کہ ''اِن یَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَاغَالِبَ لَكُمْ وَان یخذلکم فمن ذاالذی۔۔۔۔۔'' یعنی اگر خدا نے تمہاری مدد کی تو پھر کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے۔ (آل عمران/۱۶۰) اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ امر الٰہی کی اطاعت کرتے ہوئے ایسا کام کرتا ہے جو حکم خداوندی کے مطابق ہوتا ہے تو اس وقت بندے کو ''موفق'' (توفیق یافتہ) کہا جاتا ہے، اور جب بندہ

أُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا

جیسی) اچھی روزی بھی دی ہو اور میں نہیں چاہتا کہ جس چیز سے تمہیں روکوں اور خود اسی

الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ

بات کی مخالفت کروں اور میرا تو مقدور بھر، اصلاح کے علاوہ کوئی اور ارادہ نہیں ہے، میری توفیق بھی اللہ کی طرف

تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَ يٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ

سے ہے میں نے اسی (خدا پر) توکل کیا ہے اور اسی کی طرف لوٹ جاؤں گا ● اور (شعیبؑ نے) کہا: اے میری قوم!

اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ

میرے ساتھ مخالفت اور دشمنی تمہیں ایسے کام پر آمادہ نہ کردے کہ جو (عذاب) قوم نوحؑ کو یا قوم

هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَ

ہودؑ کو یا قوم صالحؑ کو پہنچا ہے اسی طرح تمہیں بھی پہنچے اور قوم لوط (کا ماجرا) تم سے دور نہیں ہے ● اور

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ

اپنے پروردگار سے معافی مانگو اور اسی کی طرف لوٹ جاؤ، یقیناً میرا پروردگار مہربان اور (توبہ کرنے

وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا

والوں کو) دوست رکھنے والا ہے ● (کفار نے) کہا: اے شعیبؑ! ہم تمہاری بہت سی باتوں کو

تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَ لَوْ لَا

نہیں سمجھتے اور ہم تمہیں اپنے اندر ایک کمزور انسان دیکھتے ہیں اور اگر تمہارے رشتہ دار نہ ہوتے تو یقین

رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ٘ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ

جانو کہ ہم تمہیں سنگسار کردیتے تو ہم پر کسی طرح کی برتری، قدرت اور عزت نہیں رکھتا ● اور (شعیبؑ

يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ

نے) کہا: اے میری قوم! آیا میرا قبیلہ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ معزز ہے (کہ) تم نے اس کے فرمان

وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَ

کو پس پشت ڈال دیا ہے، بے شک جو عمل بھی تم انجام دیتے ہو میرا پروردگار اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور

یٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ اِنِّیۡ عَامِلٌ ؕ سَوۡفَ

(شعیبؑ نے کہا:) اے میری قوم! پس جو کچھ تمہارے بس میں ہے اُسے کر گزرو! میں بھی اپنا کام

تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ یَّاۡتِیۡہِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡہِ وَ مَنۡ ہُوَ کَاذِبٌ ؕ

انجام دوں گا، تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ رسوا کن عذاب کس کے پاس آتا ہے اور کون

وَ ارۡتَقِبُوۡۤا اِنِّیۡ مَعَکُمۡ رَقِیۡبٌ ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا

جھوٹا ہے، تم انتظار کرو میں (بھی) تمہارے ساتھ منتظر ہوں ● اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا

نَجَّیۡنَا شُعَیۡبًا وَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ بِرَحۡمَۃٍ مِّنَّا وَ

تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیبؑ کو اور ان لوگوں کو نجات دی جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اور

اَخَذَتِ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوا الصَّیۡحَۃُ فَاَصۡبَحُوۡا فِیۡ دِیَارِہِمۡ

آسمانی چنگھاڑ نے ظالموں کو اپنی گرفت میں لے لیا، پس وہ اپنے گھروں میں منہ کے بل گر گئے۔

جٰثِمِیۡنَ ﴿۹۴﴾ کَاَنۡ لَّمۡ یَغۡنَوۡا فِیۡہَا ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّمَدۡیَنَ

(اور ہلاک ہو گئے) ● (ایسے برباد ہوئے کہ) گویا وہ اس علاقے میں رہے ہی نہ ہوں خبردار کہ (خدا کی رحمت)

کَمَا بَعِدَتۡ ثَمُوۡدُ ﴿۹۵﴾ وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی

اہلِ مدین سے دور ہو، جس طرح کہ قومِ ثمود سے دور تھی ● اور بتحقیق ہم نے موسیٰؑ کو اپنے معجزات

بِاٰیٰتِنَا وَ سُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۠ئِہٖ

اور واضح دلائل کے ساتھ بھیجا۔ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف (بھیجا)، پس

فَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَ مَاۤ اَمۡرُ فِرۡعَوۡنَ بِرَشِیۡدٍ ﴿۹۷﴾

انہوں نے فرعون کے حکم کی اتباع کی جبکہ فرعون کا حکم رشد (و نجات) کا موجب نہیں تھا ●

یَقۡدُمُ قَوۡمَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فَاَوۡرَدَہُمُ النَّارَ ؕ وَ بِئۡسَ

قیامت کے دن (فرعون) اپنی قوم کے آگے آگے چل رہا ہو گا، پس وہ انہیں جہنم کی آگ میں جھونکے گا اور

الۡوِرۡدُ الۡمَوۡرُوۡدُ ﴿۹۸﴾ وَ اُتۡبِعُوۡا فِیۡ ہٰذِہٖ لَعۡنَۃً وَّ یَوۡمَ

کتنا برا ٹھکانہ ہے جہاں وہ داخل ہوں گے ● اور اس دنیا اور قیامت میں (خدائی) لعنت ان کے

ع ۸ / ۱۲ / ۸

اس کی نافرمانی میں قدم رکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور نافرمانی کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اس نافرمانی کو ترک کر دیتا ہے، تو اس کے ترک کرنے کا یہ ارادہ خداوند عزوجل کی توفیق کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن جب خدا اس کے اس ارادے میں حائل نہیں ہوتا اور بندہ معصیت کا ارتکاب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنے حال پر) چھوڑ دیتا ہے، اس بارے میں اس کی کوئی امداد نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں اس کی توفیق شامل حال ہوتی ہے۔
(کتاب "التوحید" ص ۲۴۲)

الۡقِیٰمَۃِ ؕ بِئۡسَ الرِّفۡدُ الۡمَرۡفُوۡدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِکَ مِنۡ

پیچھے لگی ہے ۔(یہ) کس قدر بری عطا ہے جو انہیں ملی ہے ● (اے رسولؐ!) یہ باتیں آبادیوں اور

اَنۡۢبَآءِ الۡقُرٰی نَقُصُّہٗ عَلَیۡکَ مِنۡہَا قَآئِمٌ وَّ

شہروں کی خبروں میں سے ہیں، جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض (ابھی تک) اپنی جگہ قائم

حَصِیۡدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَ مَا ظَلَمۡنٰہُمۡ وَ لٰکِنۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ فَمَاۤ

ہیں جبکہ دوسری بعض ویران ہو چکی ہیں ● اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم

اَغۡنَتۡ عَنۡہُمۡ اٰلِہَتُہُمُ الَّتِیۡ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ

کیا ہے اور جب آپ کے پروردگار کا عذاب ان پر آیا تو ان کے وہ خدا جنہیں وہ ''اللہ'' کی بجائے

شَیۡءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمۡرُ رَبِّکَ ؕ وَ مَا زَادُوۡہُمۡ غَیۡرَ

پکارا کرتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے اور انہیں ان کے مسلسل نقصان اور ہلاکت کے علاوہ کسی اور

تَتۡبِیۡبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ کَذٰلِکَ اَخۡذُ رَبِّکَ اِذَاۤ اَخَذَ

چیز کا اضافہ نہیں کیا ● اور تمہارے پروردگار کا مواخذہ اس طرح ہے کہ جب ظالموں کے شہروں اور ان کی

الۡقُرٰی وَ ہِیَ ظَالِمَۃٌ ؕ اِنَّ اَخۡذَہٗۤ اَلِیۡمٌ شَدِیۡدٌ ﴿۱۰۲﴾

آبادیوں کو (اپنے عذاب کی) گرفت میں لیتا ہے، یقینا اس کا مواخذہ دردناک و شدید ہے ●

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّمَنۡ خَافَ عَذَابَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ

البتہ اس (واقعہ میں) اس شخص کے لئے (عبرت و) نشانی ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے یہ وہی دن

ذٰلِکَ یَوۡمٌ مَّجۡمُوۡعٌ ۙ لَّہُ النَّاسُ وَ ذٰلِکَ یَوۡمٌ

ہے جس میں سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور اسی دن کو سب لوگ دیکھ لیں گے اور ہر ایک کے لیے نمایاں

مَّشۡہُوۡدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُہٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعۡدُوۡدٍ ﴿۱۰۴﴾ؕ

اور واضح ہوگا ● اور ہم اس دن کو تاخیر میں نہیں ڈالتے مگر ایک معینہ مدت کے لیے ●

یَوۡمَ یَاۡتِ لَا تَکَلَّمُ نَفۡسٌ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ۚ فَمِنۡہُمۡ

وہ دن جب آئے گا تو کوئی شخص اس کی اجازت کے بغیر نہیں بولے گا، پس ان میں سے کچھ لوگ تو بدبخت

شَقِیٌّ وَّ سَعِیۡدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ شَقُوۡا فَفِی النَّارِ لَهُمۡ

اور کچھ لوگ نیک بخت ہوں گے ● لیکن جو لوگ بدبخت ہوچکے ہیں پس وہ جہنم میں

فِیۡهَا زَفِیۡرٌ وَّ شَهِیۡقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا مَا دَامَتِ

فریاد اور سخت چیخ و پکار کریں گے ● اور جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں وہ اس

السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ

(جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے، مگر جو کچھ خدا چاہے، یقیناً تمہارا پروردگار جس چیز کا ارادہ کرتا ہے

لِّمَا یُرِیۡدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ سُعِدُوۡا فَفِی الۡجَنَّةِ

اُسے کرگزرتا ہے ● اور جو لوگ خوش بخت (اور سعادت مند) ہوئے ہیں، تو وہ

خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ اِلَّا مَا

بہشت میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں مگر جو کچھ

شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیۡرَ مَجۡذُوۡذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِیۡ

خدا چاہے، یہ ایک ایسی عطا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ ● پس جن چیزوں کی یہ

مِرۡیَةٍ مِّمَّا یَعۡبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا یَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا كَمَا

کفار پرستش کرتے ہیں آپ اس سے کسی شک اور تردد میں نہ پڑ جائیں، وہ تو صرف اسی طرح عبادت کرتے

یَعۡبُدُ اٰبَآؤُهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوۡهُمۡ نَصِیۡبَهُمۡ

ہیں جس طرح ان کے آباء واجداد (بتوں کی) عبادت کیا کرتے تھے اور یقیناً ہم ان کے حصے کو مکمل طور پر

غَیۡرَ مَنۡقُوۡصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡكِتٰبَ

دیں گے اور اس سے کچھ کم نہیں ہوگا ● اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) دی، پس اس

فَاخۡتُلِفَ فِیۡهِ ؕ وَ لَوۡ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ

میں اختلاف کردیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کی سنت پہلے سے مقرر نہ ہوتی تو یقیناً (اسی دنیا

رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ ؕ وَ اِنَّهُمۡ لَفِیۡ شَكٍّ مِّنۡهُ

میں) ان کے درمیان فیصلہ ہوجاتا (اور انہیں سزا مل جاتی) اور بے شک وہ اس بارے میں شک

ع ۱۴/۹/۹

موضوع آیت ۱۰۵، سعادت

۔حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔انسان کی سعادت میں سے یہ بات ہے کہ:
۱۔اولاد اس کے مشابہ ہو
۲۔بیوی دیندار اور حسین و جمیل ہو
۳۔سواری فرمانبردار ہو
۴۔گھر وسیع ہو۔
(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۱۴۹)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔سعادت مند وہ ہے جو ہاتھوں سے چلی جانے والی چیز کو کوئی حیثیت نہ دے۔ (غرر الحکم)
۳۔سعادت مند انسان کے نامہ اعمال کا سرنامہ اس کے بارے میں لوگوں کے اچھے تاثرات ہوتے ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۷۹)
۴۔حق کی پابندی اختیار کرنے میں سعادت ہے۔
(غرر الحکم)
۵۔جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، سعادت مند بن جاتا ہے۔ (غرر الحکم)
۶۔بندے کے سینے کا کھوٹ و ملاوٹ اور کینے سے پاک ہونا اس کی سعادت ہے (غرر الحکم)
۷۔سخاوت دو سعادتوں میں سے ایک ہے (غرر الحکم)
۸۔بات کو چھپائے رکھنا بھی سعادت کی ایک قسم ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۴۵)
۹۔عمل کا خالص ہونا، سعادت کی نشاندہی کرتا ہے۔
(غرر الحکم)
۱۰۔انسان کی سعادت قناعت اور راضی برضا رہنا ہے۔
(غرر الحکم)
۱۱۔انسان کی سعادت اس کے دین کی حفاظت اور اس کے آخرت کے لئے عمل کرنے میں ہے (غرر الحکم)
۱۲۔خدا کے حضور پیش ہوکر ہی سعادت اور شقاوت واضح ہوجائیگی (غرر الحکم)
۱۳۔جب عزم و ارادہ دوراندیشی کے ساتھ مل جائے تو سعادت پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی ہے۔
(غرر الحکم)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:
۱۴۔مسلمان شخص کی سعادت یہ ہے کہ اس کا کاروبار زندگی اس کے اپنے شہر میں ہو، اس کے ملنے والے نیک لوگ ہوں، اور اس کی معاون و مددگار اولاد ہو۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۵۔سعید انسان وہ ہے جو اپنے مرنے سے پہلے نیک اولاد دیکھ لے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۹۵)
۱۶۔تین چیزوں کا شمار سعادت میں ہوتا ہے:
۱۔ہم مزاج بیوی
۲۔نیک اولاد

مُرِیۡبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِنَّ کُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمۡ رَبُّکَ

میں پڑے ہوئے ہیں ● اور یقیناً تمہارا پروردگار ان کے تمام اعمال (کی جزا) ان کو پورا کر کے دے گا کیونکہ

اَعۡمَالَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ

وہ کسی شک کے بغیر ہر اُس سے آگاہ ہے جو (لوگ) عمل کرتے ہیں ● تو اے رسولؐ! جس طرح آپ کو حکم

اُمِرۡتَ وَ مَنۡ تَابَ مَعَکَ وَ لَا تَطۡغَوۡا ؕ اِنَّهٗ بِمَا

دیا گیا ہے اس پر ڈٹے رہیے اور تمام وہ (بھی) جو آپ کے ساتھ خدا کی طرف رجوع کر چکے ہیں اور سرکشی نہ کرو

تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا

کیونکہ وہ ہر اس چیز کو دیکھ رہا ہے جو تم انجام دیتے ہو ● اور ظالموں کی طرف نہ جھکو اور ان کا سہارا نہ لو ورنہ

فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ

(عذاب کی) آگ تمہیں لپیٹ میں لے لے گی اور خدا کے مقابلے میں تمہارا کوئی سرپرست اور دوست

اَوۡلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ

نہیں ہوگا اور پھر (کہیں سے بھی) تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ● اور دن کے دونوں کناروں

النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ

میں اور رات کے پہلے حصے میں نماز قائم کرو (کیونکہ) اس میں شک نہیں کہ (نماز جیسی) نیکیاں

السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ اصۡبِرۡ فَاِنَّ

برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ فرمان اہلِ ذکر کے لیے یاد آوری ہے ● اور پائیداری اختیار کرو،

اللّٰهَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوۡ لَا کَانَ مِنَ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ● پس تمہارے سے پہلے زمانوں میں

الۡقُرُوۡنِ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ اُولُوۡا بَقِیَّۃٍ یَّنۡهَوۡنَ عَنِ الۡفَسَادِ

صاحبانِ علم و قدرت کیوں نہیں ہوتے تھے کہ وہ لوگوں کو زمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے،

فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّنۡ اَنۡجَیۡنَا مِنۡهُمۡ ۚ وَ اتَّبَعَ

مگر تھوڑے سے ان لوگوں میں سے تھے جنہیں ہم نے نجات دی اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا

۳۔ایسا کاروبار و کہ صبح جس کی تلاش میں جائے اور شام کو اپنے بال بچوں میں آ پہنچے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۵)

موضوع آیت ۱۱۲

استقامت: (ثابت قدمی)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اگر تم اس حد تک نمازیں پڑھو کہ کمان کی مانند ہو جاؤ اور اس قدر روزے رکھو کہ میخ کی طرح بن جاؤ پھر بھی استقامت و ثابت قدمی تک نہیں پہنچ پاؤ گے۔ (کنزالعمال حدیث ۵۴۸۷)

۲۔سفین بن عبداللہ ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ جسے میں مضبوطی سے تھامے رہوں؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہا کرو ''رَبِّیَ اللّٰہُ'' پھر اس پر ثابت قدم رہو۔
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۲۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔میں نے حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا: ''یارسول اللہؐ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے!'' آنحضرتؐ نے فرمایا: ''یہ کہا کرو ''ربی اللہ'' (میرا رب اللہ ہے) پھر اس پر ثابت قدم رہو'' میں نے کہا: ''رَبِّیَ اللّٰہُ، وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡہِ اُنِیۡبُ'' (یعنی میرا رب اللہ ہے، میری توفیق صرف خدا کی وجہ سے ہے، میرا اسی پر توکل ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں) یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: ''اے ابوالحسنؑ! تمہیں اپنے علم کی مبارک ہو، کیونکہ تمہیں علم، گھوٹ گھوٹ کر پلایا گیا ہے اور اتنا علم عطا ہوا ہے کہ جتنا عطا کرنے کا حق تھا''
(کنزالعمال حدیث ۳۶۵۲۴)

۴۔افضل ترین سعادت، دین میں ثابت قدمی ہے۔
(غررالحکم)

۵۔جو شخص اپنے دین میں ثابت قدم نہیں رہ سکتا وہ دوسری باتوں میں کیسے ثابت قدم رہ سکتا ہے۔
(غررالحکم)

۶۔جو شخص ہمیشہ ثابت قدم رہتا ہے وہ ہمیشہ سلامتی سے بہرہ مند رہتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۹۱)

۷۔ہمیشہ ثابت قدمی کی راہوں پر گامزن رہو، کیونکہ اس سے تمہیں عزت و تکریم حاصل ہوگی، اور تم ملامت سے بچے رہو گے۔ (غررالحکم)

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

وہ مال و مقام کے دلدادہ ہوگئے اور اسی میں مگن رہے اور یہ لوگ مجرم اور تباہ کار تھے ●

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا

اور تمہارا پروردگار ایسا نہیں ہے کہ آبادیوں کو ان کے ظلم و ستم کی وجہ سے ہلاک کرے، جبکہ وہاں کے

مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً

لوگ اصلاح کرنے والے ہوں ● اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو تمام لوگوں کو (زبردستی)

وَّاحِدَةً وَّ لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

ایک ہی امت بنا دیتا جبکہ وہ اسی طرح اختلاف کرتے چلے آرہے ہیں ● مگر وہ شخص کہ جس پر تیرا

رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

پروردگار رحم کرے اور (خداوند عالم نے) اسی رحمت کیلئے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور تمہارے

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

پروردگار کا فرمان صادر ہوچکا ہے کہ یقینا میں جہنم کو تمام جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا ●

وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ

اور (گذشتہ) انبیاء کی داستانوں میں سے ہر ایک کی داستان ہم آپؐ کے لئے بیان کرتے ہیں، یہ

بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَ جَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَ مَوْعِظَةٌ وَّ

ایسی چیز ہے کہ جس کے ذریعے ہم آپؐ کے دل کو مستحکم کرتے ہیں اور اس میں آپؐ کے لیے

ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

حقائق اور اہلِ ایمان کیلئے موعظہ اور نصیحت ہے ● اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے آپؐ ان سے کہہ

اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ انْتَظِرُوْا ۚ

دیں کہ تم اپنے امکان بھر عمل بجالاؤ بے شک ہم بھی عمل انجام دیں گے ● اور تم بھی انتظار کرو،

اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

ہم بھی منتظر ہیں ● اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں صرف اور صرف خدا ہی کے لیے ہیں

اِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَیْهِ

اور تمام امور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ پس تم اُس کے عبد بن کر رہو اور اسی ہی پر توکل

وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

کرو اور تمہارا پروردگار تم لوگوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے●

سُوْرَةُ یُوْسُف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَكِّیَّةٌ آیَاتُهَا ۱۱۱

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

الٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا

الف لام را۔یہ وہی روشن کرنے والی کتاب کی آیات ہیں● یقیناً ہم نے اس کو عربی زبان میں قرآن

عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ

بنا کر نازل کیاہے،ہوسکتاہے کہ تم عقلمندی سے کام لو● ہم اس قرآن کے

اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَ

ذریعے جسے ہم نےآپ پروحی کی ہے۔آپ کے لئے بہترین داستان بیان کر رہے ہیں

اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ

جبکہ اس سے پہلے آپ بے پرواہوں میں سے تھے● جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہاکہ

یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ

بابا جان!'' میں نے یقین کے ساتھ (خواب میں) گیارہ ستاروں کو

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ﴿۴﴾ قَالَ یٰبُنَیَّ

سورج اور چاند کے ساتھ دیکھاہے،انہیں اپنے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھاہے'' ● (یعقوبؑ

لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ؕ

نے) فرمایامیرے عزیز بچے!اپنے خواب کو اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تیرے لئے

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۵﴾ وَ كَذٰلِكَ

(خطرناک)سازشیں تیار کریں گے،کیونکہ شیطان انسان کیلئے آشکاراد شمن ہے● اوراسی طرح

فضائل سورہ یوسفؑ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص روزانہ دن کو یارات کو بلاناغہ سورہ یوسف کی تلاوت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں محشور فرمائے گا کہ وہ حضرت یوسف کے جمال کی مانند خوبصورت ہوگااسے اس دن کسی قسم کی گھبراہٹ محسوس نہیں ہوگی اوراس کا شمار اللہ کے نیک بندوں میں ہوگا۔

(ثواب الاعمال)

سورہ یوسف

موضوع آیت ۴،خواب

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔اللہ تعالیٰ نے روح کو خلق فرمایااوراس کے لئے ایک طاقت بنائی اوراس کی وہ طاقت ''نفس'' ہے،جب انسان سوتاہے تواس کی روح وہاں سے نکل جاتی ہے اور طاقت (نفس) باقی رہ جاتی ہے۔اورروح کا گزر کبھی ملائکہ کے پاس سے ہوتاہے اور کبھی جنات کے پاس سے ہوتاہے،جوسچے خواب ہوتے ہیں ملائکہ کی وجہ سے ہوتے ہیں اورجو جھوٹے خواب ہوتے ہیں وہ جنات کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۴۰ ص ۲۲۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۲۔جب انسان سوجاتاہے تواس کی روح آسمان کی طرف نکل جاتی ہے،اورروح جوکچھ آسمانوں میں دیکھتی ہے وہ سچ ہوتاہے اورجو ہوامیں دیکھتی ہے وہ ''پریشان خواب'' ہوتے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۶۱ ص ۳۱)

۳۔ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا:''میں آپؑ کے قربان جاؤں سچے خوابوں اور جھوٹے خوابوں کامقام توایک ہی ہوتاہے(توپھر یہ سچے اور جھوٹے کیوں ہوتے ہیں؟)فرمایا:''تم سچ کہتے ہو،البتہ بات یہ ہے کہ جو جھوٹے اورپریشان خواب ہوتے ہیں تو یہ انسان کو اس وقت دکھائی دیتے ہیں جب رات کاپہلا حصہ ہوتاہے اوراس وقت فاسق اور سرکش (شیطانوں) کا دور دورہ ہوتاہے اوراس وقت انسان کے تخیلات میں کچھ چیزیں لائی جاتی ہیں یہی جھوٹے اورپریشان خواب ہوتے ہیں ان میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی، اور سچے خواب وہ ہوتے ہیں انسان جنہیں رات کے دوتہائی گزر جانے کے بعد دیکھتاہے اوریہ ملائکہ کے نزول کاوقت ہوتاہے جوسحر کے وقت سے تھوڑی دیر پہلے ہوتاہے،ایسے خواب انشاء اللہ سچے ہوتے ہیں،

ان میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہوتا۔
(بحار الانوار جلد ۶۱ ص ۱۹۳)

یَجۡتَبِیۡكَ رَبُّكَ وَ یُعَلِّمُكَ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ وَ

تمہارا پروردگار تمہیں منتخب فرمائے گا اور خواب کی تعبیر (اور تمام امور کے انجام کی)

یُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡكَ وَ عَلٰۤی اٰلِ یَعۡقُوۡبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤی

تمہیں تعلیم دے گا اور اپنی نعمتیں تم پر اور یعقوبؑ کی آل پر مکمل کرے گا، جس طرح

اَبَوَیۡكَ مِنۡ قَبۡلُ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیۡمٌ

اس سے پہلے تمہارے دو باپوں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر مکمل کی ہیں تمہارا پروردگار دانا اور

حَكِیۡمٌ ﴿۶﴾ؑ لَقَدۡ كَانَ فِیۡ یُوۡسُفَ وَ اِخۡوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ

ع ۱

حکمت والا ہے ● یقیناً یوسفؑ اور ان کے بھائیوں (کی داستان) میں سوال کرنے والوں کیلئے (ارادہ

لِّلسَّآئِلِیۡنَ ﴿۷﴾ اِذۡ قَالُوۡا لَیُوۡسُفُ وَ اَخُوۡهُ اَحَبُّ اِلٰۤی

خداوندی کے حاکم ہونے کی) نشانیاں ہیں ● جب (یوسفؑ کے بھائیوں نے) کہا، یقیناً یوسفؑ اور اس کا بھائی

اَبِیۡنَا مِنَّا وَ نَحۡنُ عُصۡبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِیۡ ضَلٰلٍ

(بنیامین) ہمارے باپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک طاقتور گروہ ہیں یقیناً ہمارا باپ

مُّبِیۡنِ ۚۖ ﴿۸﴾ اقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ اَوِ اطۡرَحُوۡهُ اَرۡضًا

(محبت کے سلسلے میں) کھلی گمراہی میں ہے ● (بھائیوں نے ایک دوسرے سے کہا:) یوسفؑ کو قتل کردو یا پھر اسے

یَّخۡلُ لَكُمۡ وَجۡهُ اَبِیۡكُمۡ وَ تَكُوۡنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ

دور کی سرزمین میں پھینک دو تاکہ تمہارے باپ کی توجہ ہمارے ساتھ مخصوص ہو جائے اور جب منصوبہ

قَوۡمًا صٰلِحِیۡنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا

کامیاب ہو جائے تو (توبہ کرکے) نیک لوگ بن جانا ● ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسفؑ کو

یُوۡسُفَ وَ اَلۡقُوۡهُ فِیۡ غَیٰبَتِ الۡجُبِّ یَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ

قتل نہ کرو اگر تم کرنا چاہتے ہو تو اسے اندھے کنویں میں پھینک دو، تاکہ کوئی

السَّیَّارَةِ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ

قافلہ (جو وہاں سے گزرے گا) اسے نکال لے ● (برادرانِ یوسفؑ نے) کہا: اے بابا آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ

لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ

آپ ہمیں یوسفؑ کے بارے میں امین نہیں سمجھتے حالانکہ ہم تو اس کے مکمل خیر خواہ ہیں ● اسے کل

مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ چلے پھرے اور کھیلے کودے اور ہم یقیناً اس کے محافظ ہوں گے ●

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ

(یعقوبؑ نے) فرمایا: جب تم اس کو اپنے ساتھ لے جاؤ گے تو یہ بات مجھے یقیناً غمگین کرے گی اور

اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ

میں اس بات سے بھی ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو ● (فرزندان یعقوبؑ نے)

اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

کہا: اگر اسے بھیڑیا کھا گیا تو ہم جو کہ ایک طاقتور گروہ ہیں اس صورت میں (بے کار اور) زیاں کار ہوں گے؟ ●

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ

پس جب وہ اس کو اپنے ساتھ لے گئے اور سب نے اسی بات پر اتفاق کیا کہ اسے اندھے کنویں میں ڈال دیں

غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ

(اور اس پر عمل بھی کیا) اور ہم نے اسے (اسی کنویں میں) وحی کی تم ان کو مستقبل میں ان کی کارستانیوں

هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً

سے آگاہ کرو گے جبکہ وہ (تمہیں) نہیں پہچانتے ہوں گے ● اور وہ رات کے وقت اپنے باپ کے

یَّبْكُوْنَ ؕ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا

پاس روتے ہوئے آن پہنچے ● انہوں نے کہا: اے بابا! ہم دوڑ کے مقابلہ کے لئے چلے گئے

یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ

تھے اور یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس اکیلا چھوڑ گئے تھے، پس اسے بھیڑیا کھا گیا، البتہ ہم جس

بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَ جَآءُوْ عَلٰی

قدر بھی سچے ہوں آپ ہماری بات کو نہیں مانیں گے ● اور یوسفؑ کی قمیص کو جھوٹ موٹ کے خون

موضوع آیت ۱۱، پیمان شکنی اور بدعہدی

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ پیمان شکنی اور بدعہدی گناہوں کو عظیم کر دیتی ہے اور انسان کی قدر و قیمت گھٹا دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ پیمان شکنی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ بہت بڑی خیانت ہے، اور پیمان شکنی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے اس کرتوت کی وجہ سے ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ اس شخص کو بہت جلدی سزا مل جاتی ہے جس سے تم نے کسی بات پر معاہدہ کیا اور تمہاری نیت اسے پورا کرنے کی تھی اور اس کی نیت میں اس کی خلاف ورزی تھی (غرر الحکم)

۴۔ (امیر المومنینؑ کے اس مکتوب سے اقتباس جو آپؑ نے مالک اشتر کو مصر کا والی بنانے پر تحریر فرمایا) اپنے عہد و پیمان میں غداری اور قول و قرار میں بدعہدی نہ کرنا، اور اپنے دشمن پر اچانک حملہ نہ کرنا -----ایسی دشواریوں کو جھیل لے نا کہ جن کے چھٹکارے کی اور انجام بخیر ہونے کی امید ہو، اس بدعہدی کرنے سے بہتر ہے جس کے برے انجام کا تمہیں خوف ہو''

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۷ص ۱۰۶)

۵۔ بدعہدی ہر ایک کے ساتھ بری بات ہے، لیکن صاحبان اقتدار و سلطنت کی طرف سے تو اور بھی بری ہو جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ بدترین بدعہدی راز کو فاش کر دینا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ بدعہدی کرنے والوں کے ساتھ وفاداری اللہ کے نزدیک بدعہدی ہے، اور بدعہدوں کے ساتھ بدعہدی اللہ کے ساتھ وفا شعاری ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ص ۱۰۲)

۸۔ لوگو! اگر مجھے عیاری و غداری سے نفرت نہ ہوتی تو میں سب لوگوں سے زیادہ ہوشیار و زیرک ہوتا، لیکن ہر غداری گناہ اور ہر گناہ حکم الٰہی کی نافرمانی ہے، آگاہ رہو کہ ہر غداری، گناہ اور خیانت جہنم میں ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۰۰)

۹۔ جو شخص کسی شخص کو اس کی جان کی امان دے کر اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن غداری کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا۔

(وسائل الشیعہ کتاب الجہاد ص ۵۰)

قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

کے ساتھ (تر کر کے) اپنے باپ کے پاس لے آئے (باپ نے) کہا: ایسا نہیں ہے بلکہ تمہارے نفسوں

أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ؕ وَاللَّهُ

نے (غلط) کام کو تمہارے سامنے بنا سنوار کر پیش کیا ہے، پس اچھا اور جمیل صبر لازم ہے، اور یہ جو تم

الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ

(یوسفؑ کی جدائی کا) کہتے ہو اس پر خدا سے مدد طلب کرتا ہوں ● (یوسفؑ کنویں میں تھے کہ) ایک قافلہ

سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ؕ قَالَ

آ گیا اور پانی لانے والے کو بھیجا، پس اس نے اپنے ڈول کو کنویں میں ڈالا (اور) کہا: خوشخبری ہو

يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ ؕ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

کہ یہ ایک لڑکا ہے اور (یوسفؑ کو) قیمتی سامان کی طرح چھپا دیا جبکہ خداوند عالم ہر اس چیز سے آگاہ

بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ

تھا جو وہ انجام دے رہے تھے ● اور (قافلہ والوں نے) یوسفؑ کو چند معمولی

مَعْدُودَةٍ ۚ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَالَ

درہموں کی قیمت کے بدلے فروخت کر دیا اور اس بارے وہ بے رغبت تھے ● اور مصر کے

الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ

لوگوں میں سے جس شخص نے یوسفؑ کو خریدا تھا، اپنی بیوی سے کہا: اس کے مقام کو

عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ؕ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا

بلند جانو (غلام نہ سمجھو) امید ہے کہ مستقبل میں ہمیں فائدہ پہنچائے یا اسے ہم بیٹا بنا لیں اور

لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ

اس طرح ہم نے یوسفؑ کو اس سرزمین میں جگہ دی اور تمکنت عطا کی اور تاکہ ہم

الْأَحَادِيثِ ؕ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

اسے خواب کی تعبیر کا علم عطا کریں اور خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن

ع ۲ / ۱۴ / ۱۲

موضوع آیت ۲۰، زُہد

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تم دنیا کے بارے میں زہد اختیار کرنے سے بڑھ کر خدا کی عبادت نہیں کرتے۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۲۲)

۲۔ اے فرزند مسعود! جہنم اس کے لئے ہے جو حرام کا مرتکب ہوتا ہے، اور بہشت اس کے لئے ہے جو حرام کو چھوڑ دیتا ہے تمہیں زہد اختیار کرنا چاہیئے، کیونکہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ملائکہ پر فخر کرتا ہے، اور اسی کی وجہ سے خدا تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور خداوند جبار تم پر درود ور حمتیں نازل کرتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۹۶)

۳۔ دنیا سے کنارہ کشی دل و جان کو راحت بخشتی ہے، اور دنیا کی رغبت انہیں تھکا دیتی ہے۔

(کنز العمال حدیث ۶۰۶۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ زہد، بہت کم پایا جاتا ہے، اس کا بہت مشکل سے خیال رکھا جاتا ہے، اس کی ہر ایک تعریف کرتا ہے اور بہت سارے لوگ اسے چھوڑے ہوئے ہیں۔

(غرر الحکم)

۵۔ دنیا میں زاہد وہ شخص ہے جس کے صبر پر حرام غالب نہ آسکے اور حلال جس کے شکر بجالانے سے غافل نہ کر دے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۷)

۶۔ اس دنیا میں زاہدوں کے دل روتے ہیں اگرچہ وہ ہنس رہے ہوں، اور ان کا غم واندوہ حد سے بڑھ جاتا ہے، اگرچہ ان کے چہروں سے مسرت ٹپک رہی ہو، انہیں اپنے نفسوں سے انتہائی بیر ہوتا ہے، اگرچہ اس رزق کی وجہ سے جو انہیں میسر ہے ان پر رشک کیا جاتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۷ ص ۲۴۶)

۷۔ زہد کی جڑ یقین اور پھل سعادت ہے (غرر الحکم)

۸۔ سارے کا سارا زہد قرآن مجید کے دو کلموں میں (بند) ہے، ارشاد الٰہی ہے ''لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ'' یعنی جب کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اس کا رنج نہ کرو اور جب کوئی چیز (نعمت) خدا تم کو دیدے تو اس پر نہ اترایا کرو۔ (حدید/۲۳) ــــــ لہٰذا جو شخص گذشتہ پر مایوس نہیں ہوتا اور آئندہ پر اتراتا نہیں وہی ''زاہد'' ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۷۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ زہد، آخرت کے دروازے کی کنجی اور جہنم سے بری ہونے کا سبب ہے، اور زہد یہ ہے کہ تم ہر اس چیز کو ترک کر دو جو تمہیں خدا سے غافل کر دے اور اس کے ہاتھ سے چلے جانے پر افسوس نہ کرو، اور اس کے چھوڑ دینے پر فخر نہ کرو، اور اس کے چھٹکارے کا

انتظار نہ کرو، اس پر کسی کی تعریف کی توقع نہ کرو، اس کے معاوضہ کی خواہش نہ کرو، بلکہ یہ سمجھو کہ اگر ہاتھ سے چلی گئی ہے تو سکھ کی بات ہے اگر موجود ہے تو آفت ہے اور تم اس آفت سے جان چھڑانے کی کوشش کرو۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۳۱۵)

موضوع آیت ۲۳، عشق

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو کسی سے عشق کرتا ہے اور پاکدامن رہتا ہے پھر اسے موت آجاتی ہے تو وہ شہید ہو کر مرجاتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۶۹۹۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ وہ مجاہد جو راہ خدا میں شہید ہو اس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں ہے جو قدرت واختیار رکھتے ہوئے پاکدامن رہے۔ (شرح نہج البلاغہ حکمت ۳۴)

۳۔ جو کسی چیز سے عشق کرتا ہے، وہ عشق اس کی آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے، دل کو بیمار کر دیتا ہے، اور وہ صحیح آنکھوں سے دیکھتا ہے، نہ درست کانوں سے سنتا ہے، خواہشات اس کی عقل کو پارہ پارہ کر دیتی ہیں، اور دنیا اس کے دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۷ ص ۲۰۰)

۴۔ خواہشات اندھے پن کی شریک ہوتی ہیں۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۳۱۲)

۵۔ مفضل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عشق کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: ''جو دل یادخدا سے خالی ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں غیر کی محبت میں مبتلا کر دیتا ہے'' (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۱۵۸)

حضرات معصومین علیہم السلام:

۶۔ نشے پانچ قسم کے ہیں ۱۔ جوانی کا نشہ ۲۔ امارت (حکومت) کا نشہ ۳۔ مال ودولت کا نشہ ۴۔ شراب کا نشہ اور ۵۔ عشق ومحبت کا نشہ

اور ''عشق الٰہی'' کے بارے میں خداوند عزوجل فرماتا ہے: ''جب میرے بندے پر میری محبت غالب آجاتی ہے تو میں اس کی ساری کوششیں اور لذتیں اپنی یاد میں رکھ دیتا ہوں، اور جب میں اس کی ساری کوششیں اور لذتیں اپنی یاد میں رکھ دیتا ہوں تو وہ مجھ سے عشق کرنے لگ جاتا ہے اور میں اس سے عشق کرنے لگ جاتا ہوں، جب ہم ایک دوسرے سے عشق کرنے لگتے ہیں تو میرے اور اس کے درمیان حجاب اٹھالئے جاتے ہیں اور اس پر میرے عشق کا غلبہ اس حد تک ہو جاتا ہے کہ وہ مجھے کبھی نہیں بھلاتا جبکہ دوسرے لوگ مجھ سے غافل ہوتے ہیں'' (کنزالعمال حدیث ۱۸۷۲)

النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا

اکثر لوگ نہیں جانتے ● اور جب وہ (یوسفؑ) اپنی پختگی اور جوانی کو پہنچ گئے تو ہم نے انہیں حکم

وَّ عِلۡمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ

(نبوت یا حکمت) اور علم عطا کیا اور ہم نیکوکاروں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں ● اور یوسفؑ جس عورت کے

رَاوَدَتۡهُ الَّتِىۡ هُوَ فِىۡ بَيۡتِهَا عَنۡ نَّـفۡسِهٖ وَ

گھر میں تھے اس نے یوسفؑ کو پیار ومحبت کے ساتھ اپنا مطلب حاصل کرنے کی تمنا کی اور اپنا مقصد حاصل

غَلَّقَتِ الۡاَبۡوَابَ وَ قَالَتۡ هَيۡتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ

کرنے کے لئے، دروازوں کو بڑی مضبوطی کے ساتھ بند کر دیا اور کہا: آؤ کہ میں تمہارے لئے آمادہ ہوں،

اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ

(یوسفؑ نے) کہا: خدا کی پناہ کیونکہ وہ میرا پالنے والا ہے کہ جس نے میرا مقام بلند کیا ہے، یقیناً ظالم کبھی

الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدۡ هَمَّتۡ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّاٰ

کامیاب نہیں ہوسکتے ● یقیناً اس عورت نے اس یوسفؑ کا قصد کرلیا اور اگر وہ (یوسفؑ) اپنے پروردگار

بُرۡهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ السُّوۡۤءَ وَ

کی دلیل کو نہ دیکھتے تو وہ بھی اس کا قصد کر لیتے، اسی طرح (ہم نے اپنی برہان کے ساتھ یوسفؑ کی مدد کی)

الۡفَحۡشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ

تاکہ ہم ان سے برائی اور بدکاری کو دور کر دیں کیونکہ وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں ● اور دونوں

اسۡتَبَقَا الۡبَابَ وَ قَدَّتۡ قَمِيۡصَهٗ مِنۡ دُبُرٍ وَّ اَلۡفَيَا

دروازے کی طرف لپکے اور عورت نے اس کی قمیص پیچھے سے پھاڑ دی اور دونوں نے عورت کے شوہر کو

سَيِّدَهَا لَدَا الۡبَابِ ؕ قَالَتۡ مَا جَزَآءُ مَنۡ اَرَادَ

اچانک دروازے کے پاس (کھڑا) پایا، عورت نے کہا: جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ

بِاَهۡلِكَ سُوۡۤءًا اِلَّاۤ اَنۡ يُّسۡجَنَ اَوۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ

رکھتا ہے اس کی سزا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اسے قید کر دیا جائے یا دردناک سزا دی جائے ● (یوسفؑ

هِیَ رَاوَدَتۡنِیۡ عَنۡ نَّفۡسِیۡ وَ شَہِدَ شَاہِدٌ مِّنۡ اَہۡلِہَا ۚ

نے) کہا: اس عورت نے مجھ سے (میری منشا کے خلاف) اپنا مقصد حاصل کرنے کو کہا۔ اور عورت کے

اِنۡ کَانَ قَمِیۡصُہٗ قُدَّ مِنۡ قُبُلٍ فَصَدَقَتۡ وَ ہُوَ مِنَ

خاندان سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر یوسفؑ کی قمیص سامنے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ عورت سچی ہے

الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ اِنۡ کَانَ قَمِیۡصُہٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ

اور وہ جھوٹوں میں سے ہے● اور اگر اس (یوسف) کا پیراہن پیچھے سے پھٹا

فَکَذَبَتۡ وَ ہُوَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیۡصَہٗ

ہوا ہے تو پھر عورت جھوٹی اور وہ سچوں میں سے ہے● پس جب (عزیز مصر نے) دیکھا کہ اس کا کرتا

قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ قَالَ اِنَّہٗ مِنۡ کَیۡدِکُنَّ ؕ اِنَّ کَیۡدَکُنَّ

پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو (حقیقت کو سمجھ گیا اور) کہا: بے شک تم عورتوں کی چال ہے یقیناً تمہاری چالیں

عَظِیۡمٌ ﴿۲۸﴾ یُوۡسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ ہٰذَا ٜ وَ اسۡتَغۡفِرِیۡ

بہت بڑی ہوتی ہیں● (عزیز مصر نے یوسف سے کہا:) یوسف! اس مسئلے سے در گزر کرو اور

لِذَنۡۢبِکِ ۚۖ اِنَّکِ کُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِئِیۡنَ ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ

(اپنی بیوی سے کہا:) تو اپنے گناہوں سے استغفار کر، کیونکہ تو خطاکاروں میں سے ہے● اور شہر میں

نِسۡوَۃٌ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ امۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰىہَا عَنۡ

عورتوں نے کہا: عزیز مصر کی بیوی نے اپنے غلام سے اپنا مقصد حاصل کرنے کی

نَّفۡسِہٖ ۚ قَدۡ شَغَفَہَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىہَا فِیۡ ضَلٰلٍ

کوشش کی ہے، یقیناً ایک غلام نے اُسے اپنا شیفتہ بنا لیا ہے، یقیناً ہم اس عورت کو کھلی گمراہی

مُّبِیۡنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتۡ بِمَکۡرِہِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَیۡہِنَّ

میں دیکھتے ہیں● پس جب (جب عزیز مصر کی زوجہ نے) عورتوں کے مکر و فریب کو سنا تو ان

وَ اَعۡتَدَتۡ لَہُنَّ مُتَّکَاً وَّ اٰتَتۡ کُلَّ وَاحِدَۃٍ مِّنۡہُنَّ

کی طرف (کھلا) بھیجا اور ان کے لئے ایک تکیہ گاہ آمادہ کی اور ان میں سے ہر ایک کو (ان کے ہاتھ

ع ۱۴ ۳

سِكِّينًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ

میں) چاقو دیا (تاکہ پھل کھائیں)، اور یوسف سے کہا عورتوں کے سامنے آئیں جو نہی عورتوں

وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ

نے ان کو دیکھا انہیں عظیم پایا اور اپنے ہاتھوں کو گہرا کاٹ ڈالا اور کہنے لگیں پاک ہے خدا! یہ

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

بشر نہیں ہے بلکہ یہ تو کریم فرشتہ ہی ہے ● (عزیز مصر کی بیوی نے) کہا: یہ وہی تو ہے جس

لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

کے بارے میں تم مجھے ملامت کیا کرتی تھیں، میں نے یقیناً اس سے دلی مقصد پورا کرنے کا کہا لیکن

فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ

اس نے عصمت کا مظاہرہ کیا اور میں اسے جو حکم دیتی ہوں اگر اسے بجا نہ لائے تو یقیناً وہ قید میں

لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ

ڈالا جائے گا اور حتماً ذلیل و خوار ہونے والوں میں سے ہوگا ● (یوسفؑ نے) کہا: پروردگارا! میرے

اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ

لئے زندان زیادہ محبوب ہے اس سے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے دعوت دیتی ہیں، اگر تو نے مجھ

كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

سے ان کے مکر و فریب کو نہ پلٹایا تو میں ان کی طرف رغبت کرلوں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا ●

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

پس پروردگار نے یوسفؑ (کی درخواست) کو قبول کرلیا اور عورتوں کے مکر کو ان سے پلٹا دیا

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

کیونکہ وہ یقیناً سننے والا اور جاننے والا ہے ● انہوں نے باوجودیکہ (یوسفؑ کی پاکیزگی کی) نشانیاں اور شواہد

مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ ع

دیکھ لئے تھے، اس کے بعد بھی ان کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ انہیں ایک عرصے کے لئے قید کردیں ●

موضوع آیت ۳۲، قید خانہ

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ قید خانہ دو قبروں میں سے ایک ہے (غرر الحکم)

۲۔ حرص دو قید خانوں میں سے ایک ہے (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ ''حقیقی قیدی'' تو وہ ہے جسے اس کی دنیا، آخرت سے مقید کردے (کافی جلد۲ ص۴۵۵)

۴۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''نبئنا بتأويله انا نراك من المحسنين'' یعنی (قید خانے میں موجود دو قیدیوں نے کہا: اے یوسفؑ!) ہمیں اس خواب کی تعبیر بتا دو کیونکہ ہم تمہیں نیکوکاروں میں سے سمجھتے ہیں۔ (یوسف/۳۶) کے بارے میں فرمایا کہ جب حضرت یوسفؑ قید خانے میں تھے تو مریضوں کی عیادت کرتے تھے، محتاجوں کا خیال رکھتے تھے اور دوسرے قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے (اسی لئے نیکوکاروں میں شمار کئے جاتے تھے)
(تفسیر نور الثقلین جلد۲ ص۴۲۵)

۵۔ روایت میں ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام رہا ہو کر قید خانے سے باہر آئے تو دوسرے قیدیوں کے لیے یہ دعا کی: "خداوندا! ان کے لیے نیک لوگوں کے دلوں کو موڑدے اور ان پر حالات مخفی نہ رکھ" اور قید خانے کے دروازے پر تحریر فرمایا: "یہ زندہ لوگوں کا قبرستان ہے، دکھوں کا گھر ہے، دوستوں کی آزمائش اور دشمنوں کی خوشی کا ذریعہ ہے"
(تفسیر نور الثقلین جلد۲ ص۴۳۲)

وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیۡۤ

اور یوسفؑ کے ساتھ دو اور جوان بھی زندان میں پہنچ گئے، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے خواب میں خود

اَرٰىنِیۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ وَ قَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ اَحۡمِلُ

کو دیکھا ہے کہ میں شراب کے لئے (انگوروں کو) نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے اپنے آپ کو

فَوۡقَ رَاۡسِیۡ خُبۡزًا تَاۡکُلُ الطَّیۡرُ مِنۡهُ ؕ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِیۡلِهٖ ۚ

خواب میں دیکھا ہے کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائی ہوئی ہیں اور پرندے اس سے کھا رہے ہیں، ہمیں اپنے خوابوں

اِنَّا نَرٰىکَ مِنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا یَاۡتِیۡکُمَا طَعَامٌ

کی تعبیر سے آگاہ کرو، کیونکہ ہم تمہیں نیک لوگوں میں سے دیکھتے ہیں ● (یوسفؑ نے) کہا: اس سے

تُرۡزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاۡتُکُمَا بِتَاۡوِیۡلِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمَا ؕ

پہلے کہ تمہاری غذا تمہارے پاس آئے، میں اس خواب کی تعبیر تمہیں بتاؤں گا، یہ تعبیر ایسی

ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیۡ رَبِّیۡ ؕ اِنِّیۡ تَرَکۡتُ مِلَّةَ قَوۡمٍ لَّا

چیزوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم دی ہے یقینا میں نے ان لوگوں

یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ هُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ

کے دین کو چھوڑا ہوا ہے جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں ● اور میں

اتَّبَعۡتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ ؕ

نے تو اپنے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کے دین کی پیروی کی ہوئی ہے،

مَا کَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِکَ بِاللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ

ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم کسی چیز کو خدا کا شریک ٹھہرائیں، یہ

فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَیۡنَا وَ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا

ہم پر اور لوگوں پر خدا کا فضل ہے، لیکن بہت سے لوگ

یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجۡنِ ءَاَرۡبَابٌ

شکر ادا نہیں کرتے ● اے میرے دو قیدی ساتھیو! آیا متعدد

مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا

اور گوناگوں خدا بہتر ہیں یا ایک مقتدر خدا؟● تم لوگ

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ

خدا کو چھوڑ کر جن کی پوجا کرتے ہو وہ تو صرف اسم بے مسمّٰی ہیں جن کا نام تم نے اور تمہارے

اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنِ الْحُكْمُ

آباء و اجداد نے رکھا ہوا ہے۔ خدا نے ان (کی حقانیت پر) کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، خدا کے

اِلَّا لِلّٰهِؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ

علاوہ کسی اور کو فرمانروائی کا حق حاصل نہیں ہے اُسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی

الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ

اور کی عبادت نہ کرو، یہی محکم اور استوار دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ● اے میرے قیدی

السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًاۚ وَ اَمَّا

ساتھیو! تم میں سے ایک تو (رہا ہو کر) اپنے مالک کو شراب پلائے گا اور دوسرا

الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖؕ قُضِیَ

سولی پر لٹکایا جائے گا (اس قدر کہ) پرندے اس کے سر سے کھائیں گے، جس امر کے بارے

الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ وَ قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ

میں تم نے مجھ سے سوال کیا ہے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے ● اور (یوسفؑ نے) اُس قیدی سے کہا جس

اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ٘ فَاَنْسٰىهُ

کے متعلق وہ سمجھتے تھے کہ رہا ہو جائے گا: ''مجھے اپنے مالک کے پاس یاد کرنا'' (لیکن) شیطان

الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ

نے اس کو یہ بات فراموش کرادی، جس کے نتیجے میں (یوسفؑ) چند سال

سِنِیْنَ ﴿۴۲﴾ؑ وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ

قید خانے میں رہے ● اور (ایک دن) بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات

ع ۵ / ۱۵

موضوع آیت ۴۲، غیر اللہ پر بھروسہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تم (کبھی) غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرنا، ورنہ خدا تمہیں اسی کے سپرد کردیگا۔

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۲۸۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جو مخلوق مجھے چھوڑ کر کسی دوسری مخلوق پر بھروسہ کرتی ہے تو میں اس کے لئے آسمان وزمین کے رابطے منقطع کردیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے سوال کرتی ہے تو میں اسے عطا نہیں کرتا اور اگر دعا مانگتی ہے تو میں اسے قبول نہیں فرماتا۔۔۔۔۔''

(بحار الانوار ج ۷۱ ص ۱۵۵)

۳۔ حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے والد گرامی کے ذریعہ حضرت رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں: آنحضرتؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کسی موقع پر اپنے کسی پیغمبر پر وحی فرمائی کہ: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جو شخص میرے علاوہ کسی اور سے اپنی امیدیں وابستہ کرے گا میں اس کی امیدوں کو مایوسی کے ذریعہ منقطع کردونگا، اور اسے جہنم میں ذلت کا لباس پہناؤں گا، اسے اپنی گشائش اور فراخی کے راستوں اور اپنے فضل وکرم سے کوسوں دور کردوں گا، کیا میرا بندہ مصائب و مشکلات میں میرے غیر سے اپنی آرزوئیں وابستہ کرتا ہے جبکہ تمام مصائب ومشکلات تو میرے ہی ہاتھ میں ہیں، یا میرے غیر سے اپنی امیدیں لگاتا ہے جبکہ غنی_اور__جواد (سخی) تو میں ہی ہوں، میرے ہی ہاتھوں میں دروازوں کی کنجیاں ہیں، اور میرا دروازہ اس شخص کیلئے کھلا ہے جو مجھ سے دعا مانگتا ہے، اسے یہ معلوم نہیں کہ اس پر جو مصیبت نازل ہوتی ہے اسے میرے علاوہ کوئی اور دور کرنے والا نہیں ہے، ایسا کیوں ہے کہ میں اسے اپنے سے روگرداں دیکھتا ہوں وہ مجھ سے کیوں نہیں مانگتا جبکہ میرے غیروں سے مانگتا ہے، میں تو ایسا اللہ ہوں جو مانگنے سے پہلے دیتا ہوں! آیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ کسی نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے نہ دیا ہو؟ ہرگز نہیں!! آیا جودوکرم میری ملکیت نہیں؟''

(بحار الانوار ج ۷۱ ص ۱۵۵، ۱۵۴)

سِمَانٍ يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّ سَبۡعَ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّ

موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھارہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور دوسرے

اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِىۡ فِىۡ رُءۡيَاىَ اِنۡ كُنۡتُمۡ

(سات) خشک خوشے دیکھے ہیں اے قوم کے بزرگو! اگر خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو تو میرے

لِلرُّءۡيَا تَعۡبُرُوۡنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍ ۚ وَمَا

خواب کے بارے میں مجھے اپنا نظریہ بتاؤ● سب نے کہا: یہ پریشان خواب ہیں اور ہم

نَحۡنُ بِتَاۡوِيۡلِ الۡاَحۡلَامِ بِعٰلِمِيۡنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِىۡ

پریشان خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے● ان دو (قیدیوں) میں سے جو شخص رہا ہو گیا تھا اس نے

نَجَا مِنۡهُمَا وَادَّكَرَ بَعۡدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ بِتَاۡوِيۡلِهٖ

ایک عرصے کے بعد (یوسف کو) یاد کیا اور کہا: مجھے (یوسف کی طرف) بھیج دیجئے تاکہ میں

فَاَرۡسِلُوۡنِ ﴿۴۵﴾ يُوۡسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيۡقُ اَفۡتِنَا فِىۡ سَبۡعِ

تمہیں (تعبیر خواب سے) آگاہ کروں● (وہ زندان میں آیا اور کہا:) اے یوسف! اے بڑے سچے (اس

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّ سَبۡعِ

خواب) کے بارے میں کہ سات موٹی تازی گایوں کو سات دبلی پتلی گائیں کھائے جارہی ہیں، سات سبز

سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّىۡۤ اَرۡجِعُ اِلَى

خوشے اور (سات) دوسرے خشک (خوشے) ہیں، ہمیں اپنی رائے بتاؤ تاکہ میں لوگوں کی طرف لوٹ

النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ

جاؤں شاید وہ (خواب کے اسرار سے) آگاہ ہو جائیں● (یوسفؑ نے جواب میں) کہا: سات

سِنِيۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدۡتُّمۡ فَذَرُوۡهُ فِىۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ اِلَّا

سال تک مسلسل کاشت کرتے رہو اور جو کاٹو تو تھوڑی سی مقدار کے سوا جو تم کھاؤ گے

قَلِيۡلًا مِّمَّا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ سَبۡعٌ

باقی ان کے خوشوں میں رہنے دو● اس کے بعد (قحط کے) سات سخت سال آئیں گے اور

شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

اس سے پہلے جو تم نے بچایا ہوا ہو گا سب کھا جائیں گے سوائے تھوڑی سی مقدار کے جو تم (بیج

تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ

کے لئے) بچا رکھو گے ● اس کے بعد وہ سال آجائے گا جس میں لوگوں میں خوب مینہ برسے گا

يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ

اور اس سال لوگ (میوہ جات اور روغنی اناج) نچوڑیں گے ● بادشاہ نے کہا:

ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى

اسے میرے پاس لے آؤ، تو جب قاصد ان (یوسف) کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے مالک

رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ

کے پاس لوٹ جاؤ اور اس سے پوچھو کہ جن عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے ان کا کیا ماجرا

اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ

تھا؟ بے شک میرا رب ان کے حیلوں کو جانتا ہے ● (بادشاہ نے عورتوں سے) کہا: جب

رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا

تم نے یوسف ؑ سے مطلب حاصل کرنے کو کہا تو اس سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ عورتوں نے کہا:

عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْئٰنَ

پاک ہے خدا، ہم نے اس (یوسف) سے کوئی برائی نہیں دیکھی، عزیز مصر کی عورت نے کہا:

حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

اب حق کھل کر سامنے آگیا ہے میں ہی تھی کہ اس سے مطلب حاصل کرنا چاہا تھا اور وہ یقیناً

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ

سچوں میں سے ہے ● (یوسف ؑ نے کہا:) یہ اس لئے تھا تاکہ (عزیز مصر) جان لے کہ میں نے چھپ کر

وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

بھی اس کے ساتھ خیانت نہیں کی اور اللہ قطعاً خیانت کرنے والوں کی مکاری کو مقصد تک نہیں پہنچنے دیتا ●

ع ۷/۱۶

موضوع آیت ۵۱، عصمت

حضرت علی علیہ السلام

۱۔ جسے عصمت عطا ہوئی وہ لغزشوں سے محفوظ ہو گیا۔ (غرر الحکم)

۲۔ جسے عصمت پاکدامن نہ رکھے وہ خواہشات نفسانی پر کیسے قابو پا سکتا ہے؟ (غرر الحکم)

۳۔ تم اپنے تمام امور میں ذات پروردگار پر بھروسہ کرو، اس لئے کہ اس کی ذات پر بھروسہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ وہ تو ہر لحاظ سے بچانے والا اور غالب ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ جسے خدا کی طرف سے عصمت حاصل ہو جائے اسے شیطان کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا (غرر الحکم)

۵۔ جسے خدا کی طرف سے عصمت مل جائے اس کے سب مطلب پورے ہو جاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۶۔ عبرت حاصل کرنے سے عصمت (گناہوں سے بچ جانے) کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ اپنے آپ کو کبھی بھی فکر و تدبر سے خالی نہ رکھو، اس لئے کہ اس سے تمہاری حکمت اور عبرت میں اضافہ ہوگا اور اسی سے تمہیں عصمت (گناہوں سے بچنے کا) فائدہ ملے گا۔ (غرر الحکم)

۸۔ ناگوار باتوں پر اپنے آپ کو صبر کا عادی بنانا دل کو گناہوں سے بچاتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ ہم امر الٰہی کے ترجمان ہیں اور ہم ہی معصوم مخلوق ہیں۔ (کافی ج۲ ص۲۰۶)

۱۰۔ حسین اشقر کہتے ہیں کہ: میں نے (امام جعفر صادق ؑ کے شاگرد) ہشام بن حکم سے پوچھا: ''آپ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ امام صرف معصوم ہی ہو سکتا ہے! اس کا کیا معنی ہے؟'' تو ہشام کہتے ہیں کہ میں نے یہی سوال حضرت امام جعفر صادق علیہ لسلام سے کیا: اس پر آپ ؑ نے فرمایا: ''معصوم وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہر حرام سے محفوظ رکھے، جیسا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے: ''ومن يعتصم بالله فقد هدى الى صراط مستقيم'' یعنی جو شخص خدا سے وابستہ ہوا اور اسے خدا کی طرف سے عصمت مل جائے، وہ ضرور سیدھی راہ پر لگا دیا گیا ہے'' (آل عمران/۱۰۱)

(معانی الاخبار ص۱۳۱)

وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا

میں اپنے نفس کو بری نہیں سمجھتا ہوں کیونکہ اس میں شک نہیں کہ انسان کا نفس ہمیشہ برائی پر ابھارتا

مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَ قَالَ الۡمَلِکُ

رہتا ہے، مگر جس پر میرا رب رحم کرے یقیناً میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ● اور بادشاہ نے کہا: یوسفؑ

ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ

کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں اسے اپنا خصوصی (مشیر) قرار دوں، جب اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا: یقیناً

الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی

آج سے تم کو ہمارے نزدیک عظیم منزلت حاصل ہے اور تم امین شخص ہو ● (حضرت یوسفؑ نے) کہا:

خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَ کَذٰلِکَ

مجھے اس سرزمین کے خزانوں پر مقرر کر دیں، کیونکہ میں علم رکھنے والا نگہبان ہوں ● اور یوں ہی

مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ

ہم نے اس سرزمین میں یوسفؑ کو اقتدار عطا کیا کہ وہ جہاں چاہیں رہیں

یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَ لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ

(اور تصرف کریں) ہم اپنی رحمت جس کے لئے چاہتے ہیں پہنچا دیتے ہیں اور نیکو کاروں کے

الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

اجر کو ضائع نہیں کرتے ● اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے یقیناً بہتر ہے جو ایمان لے آئے ہیں اور

کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ جَآءَ اِخۡوَۃُ یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا

ہمیشہ تقویٰ اختیار کئے رہتے ہیں ● اور یوسفؑ کے بھائی (خوراک کے لیے مصر) آن پہنچے اور اُس (یوسفؑ)

عَلَیۡہِ فَعَرَفَہُمۡ وَ ہُمۡ لَہٗ مُنۡکِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا جَہَّزَہُمۡ

کے پاس آئے اس وقت (یوسفؑ نے) انہیں پہچان لیا اور انہوں نے ان کو نہ پہچانا ● اور جب (حضرت

بِجَہَازِہِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّکُمۡ مِّنۡ

یوسفؑ نے) اُن کے (غلہ کا) سامان درست کر دیا تو کہا: (جب دوبارہ آؤ تو) اپنے پدری بھائی کو

ع ۸

موضوع آیت ۵۳، نفس

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اولادِ آدم کا نفس (دل) ہمیشہ جواں رہتا ہے خواہ بڑھاپے کی وجہ اس کے کندھے کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جائیں، سوائے ان لوگوں کے جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے آزما لیا، اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۵۶۷۱)

حضرت امیر علیہ السلام:

۲۔ انسان کا نفس اسے برائی اور بدکاری کا حکم دیتا ہے، چنانچہ جو اسے امین سمجھے وہ اس سے خیانت کرتا ہے، جو اس پر مطمئن ہو جائے وہ اسے ہلاک کر دیتا ہے، اور جو اس سے راضی اور خوش ہو جائے وہ اسے بدترین تباہی تک پہنچا دیتا ہے (غررالحکم)

۳۔ نفسانی فساد کا تدارک بہت مفید تحقیق ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ شریف نفس کیلئے مشکلات سنگین نہیں ہوتیں۔ (غررالحکم)

۵۔ انسان کا علم جتنا زیادہ ہوتا جائے گا اتنا ہی اس کی توجہ اپنے نفس کی طرف زیادہ ہوتی جائے گی، اور اس کو سدھارنے سنوارنے کی پوری کوشش کرے گا۔ (غررالحکم)

۶۔ جب نفس تمہارے لئے سختی اختیار کر لے تو تم بھی نفس پر سختی کرنا شروع کر دو اور اس طرح سے وہ رام ہو جائے گا، اپنے نفس کے ذریعہ ہی اپنے نفس کو دھوکہ دو تمہاری اطاعت کرے گا۔ (غررالحکم)

۷۔ جتنا نفس تمہیں خدا سے دھوکہ دیتا ہے اس سے زیادہ تم خدا پر بھروسہ کرو (غررالحکم)

۸۔ جسے اپنا نفس شریف بنانا مقصود ہو، اسے چاہئے کہ گناہوں کے ساتھ اسے ذلیل نہ کرے۔ (غررالحکم)

۹۔ پاکیزہ نفوس پر ہی خدا کی نظریں پڑتی ہیں، جس کا دل پاک ہو گا خدا اسی کی طرف دیکھے گا۔ (غررالحکم)

۱۰۔ تقویٰ کی سیاست سب سے افضل سیاست ہے۔ (غررالحکم)

۱۱۔ جو اپنے نفس کو آراستہ اور پیراستہ نہیں کرتا، اسے برے عادات رسوا کر دیتے ہیں (غررالحکم)

۱۲۔ جو اپنے نفس کو شریف بناتا ہے، خواہشات نفسانی اس کے نزدیک بے وقعت ہوتی ہیں۔ (غررالحکم)

۱۳۔ نفس کی آفت دنیا پر فریفتہ ہونا ہے۔ (غررالحکم)

۱۴۔ جب تمہارا نفس تمہاری اطاعت سے انکاری ہو تو دوسروں سے اطاعت کی امید نہ رکھو (غررالحکم)

۱۵۔ نفس ایک قیمتی جوہر ہے، جو اسے بچائے رکھتا ہے، اسے سر بلند کر دیتا ہے اور جو اسے ضائع کر دیتا ہے اسے پستی میں دھکیل دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

اَبِیۡکُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡکَیۡلَ وَ اَنَا خَیۡرُ

(بھی) میرے پاس لے آنا، آیا نہیں دیکھتے کہ میں ناپ (بھی) یقیناً پورا دیتا ہوں اور بہترین

الۡمُنۡزِلِیۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِہٖ فَلَا کَیۡلَ

مہمان نواز (بھی) ہوں ● (لیکن) اگر تم اُسے میرے پاس نہ لے آئے تو تمہارے لئے میرے

لَکُمۡ عِنۡدِیۡ وَ لَا تَقۡرَبُوۡنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ

پاس نہ تو (غلے کا) پیمانہ ہوگا اور نہ ہی میرے قریب آنے پاؤ گے ● (بھائیوں) کہا: ہم جاتے ہی اس کے

عَنۡہُ اَبَاہُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ وَ قَالَ لِفِتۡیٰنِہِ اجۡعَلُوۡا

باپ سے اس کے بارے میں درخواست کریں گے اور حتماً یہ کام کریں گے ● اور (یوسفؑ نے) اپنے نوکروں

بِضَاعَتَہُمۡ فِیۡ رِحَالِہِمۡ لَعَلَّہُمۡ یَعۡرِفُوۡنَہَاۤ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا

سے کہا: انہوں نے جو قیمت ادا کی ہے وہ ان کے بوروں میں رکھ چھوڑیں، تاکہ جب وہ گھر والوں کے پاس

اِلٰۤی اَہۡلِہِمۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوۡۤا اِلٰۤی

لوٹ جائیں تو اُسے پہچان لیں امید ہے کہ (دوبارہ) پھر آئیں گے ● اور جب وہ اپنے باپ کے پاس لوٹ کر

اَبِیۡہِمۡ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الۡکَیۡلُ فَاَرۡسِلۡ

آئے تو کہنے لگے اے ہمارے بابا! (آئندہ کیلئے) ہم سے غلہ روک لیا گیا ہے، لہٰذا ہمارے بھائی (بنیامین) کو

مَعَنَاۤ اَخَانَا نَکۡتَلۡ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ

ہمارے ساتھ روانہ کردیں تاکہ ہم اپنے حصے کا غلہ حاصل کریں اور ہم حتماً اُس کی حفاظت کریں گے ●

ہَلۡ اٰمَنُکُمۡ عَلَیۡہِ اِلَّا کَمَاۤ اَمِنۡتُکُمۡ عَلٰۤی اَخِیۡہِ مِنۡ

(یعقوبؑ نے) فرمایا: کیا میں تمہیں اس کا امین سمجھوں مگر اسی طرح جیسے اس سے پہلے اس کے

قَبۡلُ ؕ فَاللّٰہُ خَیۡرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ ہُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۶۴﴾

بھائی کا امین سمجھا تھا، پس اللہ تعالیٰ بہترین محافظ ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ●

وَ لَمَّا فَتَحُوۡا مَتَاعَہُمۡ وَجَدُوۡا بِضَاعَتَہُمۡ

اور جب انہوں نے اپنے سامان کو کھولا تو اپنے سرمائے کو اپنی طرف لوٹایا ہوا پایا، کہنے لگے، اے بابا! ہمیں

رُدَّتۡ اِلَیۡهِمۡ ؕ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مَا نَبۡغِیۡ ؕ هٰذِهٖ

(اور) کیا چاہئے؟ یہی ہمارا سرمایہ ہے جو ہماری طرف لوٹادیا گیا ہے، ہم اپنے خاندان والوں کی غذا اور

بِضَاعَتُنَا رُدَّتۡ اِلَیۡنَا ۚ وَ نَمِیۡرُ اَهۡلَنَا وَ نَحۡفَظُ

خوراک بھی لے آئیں گے اور اپنے بھائی کی بھی حفاظت کریں گے اور (اسے ساتھ لے جانے سے) ایک

اَخَانَا وَ نَزۡدَادُ کَیۡلَ بَعِیۡرٍ ؕ ذٰلِكَ کَیۡلٌ یَّسِیۡرٌ ﴿۶۵﴾

اونٹ بار کا غلہ بھی اضافی صورت میں لے آئیں گے اور (عزیز مصر کے نزدیک) یہ معمولی سا پیمانہ ہے ●

قَالَ لَنۡ اُرۡسِلَهٗ مَعَکُمۡ حَتّٰی تُؤۡتُوۡنِ مَوۡثِقًا

(یعقوبؑ نے) کہا: میں اسے اس وقت تک تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بھیجوں گا جب تک تم خدا

مِّنَ اللّٰهِ لَتَاۡتُنَّنِیۡ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یُّحَاطَ بِکُمۡ ۚ فَلَمَّاۤ

کے نام کی قسم کھا کر محکم وثیقہ نہیں لے آؤ گے۔ مگر یہ کہ تم سب حادثے کا شکار ہو جاؤ پس جب وہ

اٰتَوۡهُ مَوۡثِقَهُمۡ قَالَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوۡلُ وَکِیۡلٌ ﴿۶۶﴾

(پختہ عہد کا) وثیقہ لے آئے (تو یعقوبؑ نے) کہا: جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس کا خدا ضامن ہے ●

وَ قَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدۡخُلُوۡا مِنۡۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادۡخُلُوۡا

اور (حضرت یعقوبؑ نے) فرمایا: اے میرے بیٹو! (جب تم مصر پہنچ جاؤ تو) ایک

مِنۡ اَبۡوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَ مَاۤ اُغۡنِیۡ عَنۡکُمۡ مِّنَ اللّٰهِ

دروازے سے (شہر میں) داخل نہ ہونا، بلکہ مختلف دروازوں سے اندر جانا اور میں تم سے خدا کی

مِنۡ شَیۡءٍ ؕ اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ ۚ وَ عَلَیۡهِ

کسی تقدیر کو نہیں ٹال سکتا حکم تو صرف خدا ہی کیلئے ہے، میں نے اسی پر توکل کیا ہے اور تمام

فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوۡا مِنۡ حَیۡثُ

توکل کرنے والے (بھی) اسی پر توکل کریں ● اور جب وہ اسی طرح مصر میں داخل

اَمَرَهُمۡ اَبُوۡهُمۡ ؕ مَا کَانَ یُغۡنِیۡ عَنۡهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ

ہوئے جس طرح ان کے والد نے انہیں حکم دیا تھا اور خدا کے ارادے کے مقابلے میں انہیں

شَیۡءٍ اِلَّا حَاجَۃً فِیۡ نَفۡسِ یَعۡقُوۡبَ قَضٰىہَا ؕ وَ اِنَّہٗ لَذُوۡ

اس کام نے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا سوائے اس کے کہ جو تمنا یعقوبؑ کے دل میں تھی پوری

عِلۡمٍ لِّمَا عَلَّمۡنٰہُ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾ ع

ہو گئی اور یقینا وہ علم کے مالک تھے کیونکہ ہم نے انہیں علم عطا کیا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ●

وَ لَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰی یُوۡسُفَ اٰوٰۤی اِلَیۡہِ اَخَاہُ قَالَ

اور جب وہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے حقیقی بھائی (بنیامین) کو اپنے پاس جگہ دی

اِنِّیۡۤ اَنَا اَخُوۡکَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۹﴾

(اور) کہا: یقین جانو کہ میں تمہارا بھائی (یوسفؑ) ہوں پس جو کچھ یہ کررہے ہیں اس پر گھبراؤ نہیں ●

فَلَمَّا جَہَّزَہُمۡ بِجَہَازِہِمۡ جَعَلَ السِّقَایَۃَ فِیۡ رَحۡلِ

پس جب یوسفؑ نے بھائیوں کے غلہ کے بار کو تیار کرلیا تو پانی پینے کا (گراں قیمت) برتن اپنے بھائی

اَخِیۡہِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُہَا الۡعِیۡرُ اِنَّکُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ ﴿۷۰﴾

(بنیامین) کے بورے میں رکھ دیا پھر ایک منادی نے بلند آواز سے کہا: اے قافلہ والو! تم یقینا چور ہو ●

قَالُوۡا وَ اَقۡبَلُوۡا عَلَیۡہِمۡ مَّا ذَا تَفۡقِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوۡا

(برادران یوسفؑ نے) ملازمین کی طرف منہ کر کے کہا: کیا چیز گم کر چکے ہو؟ ● انہوں نے کہا: ہم

نَفۡقِدُ صُوَاعَ الۡمَلِکِ وَ لِمَنۡ جَآءَ بِہٖ حِمۡلُ بَعِیۡرٍ وَّ

بادشاہ کا مخصوص پیمانہ اور جام گم کر چکے ہیں اور جو شخص اسے لے آئے گا اس کیلئے ایک بار اونٹ (بطور انعام)

اَنَا بِہٖ زَعِیۡمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوۡا تَاللّٰہِ لَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا جِئۡنَا

ہے اور میں اس کا ضامن ہوں ● انہوں نے کہا: خدا کی قسم! تم جانتے ہو کہ ہم اس

لِنُفۡسِدَ فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا کُنَّا سٰرِقِیۡنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوۡا

سرزمین میں فساد کی غرض سے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں ● (یوسفؑ کے ملازمین نے) کہا:

فَمَا جَزَآؤُہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ کٰذِبِیۡنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوۡا جَزَآؤُہٗ مَنۡ

اگر تم جھوٹے (ثابت) ہوئے تو پھر اس کی سزا کیا ہے؟ ● انہوں نے کہا: چور کی سزا یہ ہے

موضوع آیت ۶۸، حاجت

حضرت علی علیہ السلام

۱۔ جس پر احسان کروگے اس کے امیر بن جاؤ گے، چاہے جس کے محتاج بنوگے اس کے اسیر (قیدی) بن جاؤگے اور جس سے بے نیازی اختیار کروگے اس کے نظیر (ہم پلہ) بن جاؤگے۔
(بحارالانوار ج۷۷ ص۴۰۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ میں تو اپنے دشمن کی حاجات پوری کرنے کے لئے بھی جلدی کرتا ہوں کہ کہیں میں اسے خالی پلٹا دوں اور پھر وہ مجھ سے بے نیاز ہو جائے۔
(بحارالانوار ج۷۶ ص۲۰۷)

۳۔ جو شخص اپنے کسی مومن یا مسلمان بھائی کے پاس کوئی حاجت لے کر جائے اور وہ اس سے ملاقات تک نہ کرے تو وہ مرتے دم تک اللہ کی لعنت میں (گرفتار) رہتا ہے۔ (بحار ج۷۵ ص۱۹۰)

۴۔ اژدھا کے منہ میں کہنیوں تک ہاتھ لے جانا اس سے کہیں بہتر ہے کہ نو دولتیے کے پاس اپنی حاجات لے کر جاؤ۔ جس کے پاس پہلے کچھ نہیں تھا پھر سب کچھ ہو گیا۔ (بحارالانوار ج۷۸ ص۲۴۸)

۵۔ جو اپنے بھائی کی حاجات پوری کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے صفاومروہ کے درمیان سعی کر رہا ہو۔
(بحارالانوار ج۷۶ ص۳۶۷)

۶۔ جو شخص اپنے کسی مومن بھائی کی ایک حاجت پوری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ایک لاکھ حاجات پوری کرے گا، جن میں سے پہلی حاجت بہشت کا حصول ہے۔ (بحارالانوار ج۷۴ ص۳۲۲)

۷۔ جو شخص کسی ضرورت مند مومن سے اپنا مال بچائے رکھتا ہے اللہ اسے نہ تو جنت کا کھانا کھلائے گا اور نہ ہی سر بمہر شراب پلائے گا۔
(وسائل الشیعہ ج۱۱ ص۶۰۱)

۸۔ جو مومن اپنا اثر ورسوخ اپنے کسی مومن بھائی کے لئے استعمال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ذات پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص۳۲۶)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۹۔ خدا کی زمین میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے میں تگ ودو کرتے رہتے ہیں اور وہ قیامت کے دن بڑے سکون میں ہوں گے۔
(بحار ج۷۴ ص۳۱۹)

موضوع آیت ۷۰، توریہ جھوٹ نہیں

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ (تعریض) مبہم اور ذو معنی کلام میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۸۲۴۹)

وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

کہ جس کے بار میں سے مل جائے وہ خود ہی اس کی سزا ہے، ہم ظالم (چور) کو اسی طرح

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ

سزا دیتے ہیں● تو تلاشی شروع کردی، اور یوسفؑ نے اپنے بھائی کے بار کی تلاشی سے پہلے

اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ

دوسرے بھائیوں کے بار کی تلاشی لی، پھر پیمانے کو اپنے بھائی کے بار سے باہر نکالا، ہم نے اسی

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

طرح یوسفؑ کو تدبیر بتائی، کیونکہ وہ بادشاہِ مصر کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو نہیں روک سکتے

اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ

تھے مگر جو کچھ خدا چاہے، ہم جس کو چاہتے ہیں بلند درجات عطا کرتے ہیں اور ہر صاحب علم سے بڑھ

عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ

کر ایک عالم ہے● (بھائیوں نے) کہا: اگر اس نے چوری کی ہے (تو) اس سے پہلے اس کے

قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ

بھائی نے بھی چوری کی تھی، یوسفؑ نے دل میں چھپا لیا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا، کہا تمہاری

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

جگہ (اس سے بھی) بدتر ہے، اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو خدا اُسے سب سے بہتر جانتا ہے●

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ

بھائیوں نے کہا: اے عزیز! یقین جانو! اس کے والد بہت بوڑھے ہیں لہٰذا آپ ہم میں سے

اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

کسی کو اس کی جگہ پکڑ لیں(اسے چھوڑ دیں)، یقیناً ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں●

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا

(یوسفؑ نے) کہا: خدا کی پناہ اس بات سے کہ ہم کسی کو اس کے بغیر پکڑیں جس کے پاس سے ہم نے

۲۔ تعریض (مبہم اور ذو معنی کلام) میں ایسی صورت بھی ہوتی ہے جو عقل مند کو جھوٹ بولنے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔(کنزالعمال حدیث ۸۲۵۳)

۳۔ شیخ (مرتضٰی) انصاریؒ کی کتاب ''مکاسب'' میں ہے کہ ''توریہ کو جھوٹ نہ کہنے کی ایک دلیل وہ بھی ہے جو کتاب ''احتجاج'' میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ سے قرآن مجید میں موجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کے بارے پوچھا گیا: ''۔۔بل فعله كبيرهم۔۔'' یعنی (ابراہیمؑ نے کہا)۔۔بلکہ (یہ حرکت) ان بتوں کے بڑے بت نے کی ہے۔۔(انبیاء/۶۳) حالانکہ یہ کام نہ تو بڑے بت نے کیا تھا اور نہ ہی حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹ بولا تھا تو اصل صورت حال کیا ہے؟ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ نے (قضیہ شرطیہ کو استعمال کرتے ہوئے فرمایا) ''ان كانوا ينطقون'' یعنی اگر یہ بولتے ہیں (تو یہ کام ان کے بڑے نے کیا ہے) اور اگر نہیں بولتے تو بڑے بت نے کچھ نہیں کیا، نہ بت بولتے ہیں نہ ابراہیمؑ نے جھوٹ بولا۔ اسی طرح آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''ايتها العير انكم لسارقون'' یعنی (ایک منادی نے پکار کر کہا) اے قافلہ والو! (ہو نہ ہو) یقیناً تم ہی لوگ ضرور چور ہو (یوسف/۱۲) کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ لوگ تو چور نہیں تھے انہیں چور کیوں کہا گیا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ''انہیں چور اس لئے کہا گے اکہ انہوں نے یوسف علیہ السلام کو ان کے باپ سے چوری کیا تھا اور پھر انہوں نے کہا ''نفقد صواع الملك'' یعنی بادشاہ کا پیالہ گم ہے اور یہ نہیں کہا کہ تم نے بادشاہ کا پیالہ چرایا ہے۔۔۔۔۔۔''

ع ۱۱

مَتَاعَنَا عِنۡدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسۡتَيۡـَٔسُوۡا

اپناسامان حاصل کیا کیونکہ اس طرح تو ہم یقیناظالموں میں سے ہوں گے ● پس جب وہ (یوسف ؑ سے)

مِنۡهُ خَلَصُوۡا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيۡرُهُمۡ اَلَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ

مایوس ہوگئے تو سر گوشی کے انداز میں ایک طرف چلے گئے، ان میں سے بڑے بھائی نے کہا: آیا تم

اَبَاكُمۡ قَدۡ اَخَذَ عَلَيۡكُمۡ مَّوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنۡ

نہیں جانتے کہ تمہارے والد نے تم سے خدائی وعدہ لیا ہے اور اس سے پہلے یوسف ؑ کے بارے میں

قَبۡلُ مَا فَرَّطْتُّمۡ فِىۡ يُوۡسُفَ‌ ۚ فَلَنۡ اَبۡرَحَ الۡاَرۡضَ

بھی تم نے کوتاہی کی ہے، پس میں ہر گز اس سرزمین سے باہر نہیں جاؤں گا جب تک کہ (یوسف معاف

حَتّٰى يَاۡذَنَ لِىۡۤ اَبِىۡۤ اَوۡ يَحۡكُمَ اللّٰهُ لِىۡ‌ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ

نہ کردے یا) میرا والد اجازت نہ دے دے، یا پھر اللہ تعالیٰ میرے بارے فیصلہ (نہ) کردے، اور وہ

الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِرۡجِعُوۡۤا اِلٰٓى اَبِيۡكُمۡ فَقُوۡلُوۡا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ

بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ● تم اپنے باپ کے پاس لوٹ جاؤ پس ان سے کہو اباجان! یقیناً آپ کے

ابۡنَكَ سَرَقَ‌ ۚ وَمَا شَهِدۡنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمۡنَا وَمَا كُنَّا

فرزند نے چوری کی ہے اور ہم جو کچھ جانتے تھے اس کے علاوہ اور کوئی گواہی نہیں دی اور ہم غیب

لِلۡغَيۡبِ حٰفِظِيۡنَ ﴿۸۱﴾ وَسۡـَٔلِ الۡقَرۡيَةَ الَّتِىۡ كُنَّا فِيۡهَا وَ

کے نگہبان (اوراس سے آگاہ تو) تھے نہیں ● آپ اس بستی سے دریافت کرلیں جس میں ہم لوگ تھے

الۡعِيۡرَ الَّتِىۡۤ اَقۡبَلۡنَا فِيۡهَا‌ ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ﴿۸۲﴾

اور اس قافلے سے بھی (پوچھ لیں) جس میں ہم آئے ہیں اور بے شک ہم لوگ بالکل سچے ہیں ●

قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَكُمۡ اَنۡفُسُكُمۡ اَمۡرًا ؕ فَصَبۡرٌ

(یعقوبؑ نے) کہا: بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے اس بات کو آراستہ کیا ہے، پس صبر جمیل

جَمِيۡلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّاۡتِيَنِىۡ بِهِمۡ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ

(لازم) ہے، امید ہے خداوند عالم تمام بھائیوں کو اکٹھا میرے پاس پہنچا دے گا، کیونکہ وہ یقینا ہر

الۡعَلِیۡمُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۸۳﴾ وَ تَوَلّٰی عَنۡہُمۡ وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰی عَلٰی

بات سے آگاہ اور صاحب حکمت ہے ● یعقوبؑ نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا: ہائے افسوس یوسف پر،

یُوۡسُفَ وَ ابۡیَضَّتۡ عَیۡنٰہُ مِنَ الۡحُزۡنِ فَہُوَ کَظِیۡمٌ ﴿۸۴﴾

پس وہ اپنے غم و غصہ کو پی جاتے تھے (حتی کہ) ان کی دونوں آنکھیں غم کی وجہ سے سفید ہو گئیں ●

قَالُوۡا تَاللّٰہِ تَفۡتَؤُا تَذۡکُرُ یُوۡسُفَ حَتّٰی تَکُوۡنَ

(فرزندانِ یعقوبؑ نے) کہا: خدا کی قسم آپ تو ہمیشہ یوسفؑ کو یاد کرتے رہتے ہیں، اس طرح سے تو

حَرَضًا اَوۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡہٰلِکِیۡنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشۡکُوۡا

آپ بیمار اور نحیف ہو جائیں گے، اور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے ● (یعقوبؑ نے) فرمایا: میں

بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ وَ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا

اپنی ظاہری فریاد اور مخفی رنج کی شکایت صرف اللہ ہی سے کرتا ہوں اور خداوند عالم سے جو چیز جانتا

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ یٰبَنِیَّ اذۡہَبُوۡا فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ یُّوۡسُفَ وَ

ہوں تم نہیں جانتے ● اے میرے بیٹو! (ایک مرتبہ پھر مصر) جاؤ اور یوسفؑ اور

اَخِیۡہِ وَ لَا تَایۡـَٔسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یَایۡـَٔسُ مِنۡ

اس کے بھائی کو ڈھونڈ لاؤ اور خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوؤ، حق بات یہ ہے کہ

رَّوۡحِ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلَیۡہِ

خدا کی رحمت سے کافروں کے سوا اور کوئی ناامید نہیں ہوتا ● پس جب وہ یوسفؑ کے پاس

قَالُوۡا یٰۤاَیُّہَا الۡعَزِیۡزُ مَسَّنَا وَ اَہۡلَنَا الضُّرُّ وَ جِئۡنَا

(دوبارہ) پہنچے تو کہا: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے خاندان کو قحط نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور

بِبِضَاعَۃٍ مُّزۡجٰىۃٍ فَاَوۡفِ لَنَا الۡکَیۡلَ وَ تَصَدَّقۡ عَلَیۡنَا ؕ

(گندم خریدنے کے لیے) ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں، ہمارا حصہ ہمیں پورا ہی دے دیں اور ہم پر

اِنَّ اللّٰہَ یَجۡزِی الۡمُتَصَدِّقِیۡنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ ہَلۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا

اپنی بخشش فرمائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم اور بخشنے والوں کو جزا دیتا ہے ● (یوسفؑ نے) کہا: آیا جانتے

موضوع آیت ۸۶، شکایت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی حضرت عزیر پیغمبرؑ کی طرف وحی کی کہ: ''اے عزیر! اگر تم پر کوئی مصیبت نازل ہو تو میری شکایت میری مخلوق سے نہ کرنا، اس لئے کہ مجھے تجھ سے کئی مصیبتیں پہنچی ہیں لیکن میں نے اس کی شکایت اپنے ملائکہ سے نہیں کی'' (کنز العمال حدیث ۳۲۲۴۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جو شخص کسی مومن سے شکایت بیان کرتا ہے تو وہ گویا خدا سے اپنی شکایت بیان کرتا ہے اور جو کافر سے اپنی شکایت بیان کرتا ہے تو وہ گویا خدا کی شکایت کرتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۷۲ ص ۳۲۷)

۳۔ اللہ سے ڈرو کہ تم اپنی شکایتیں اس شخص کے سامنے لے کر بیٹھ جاؤ جو تمہاری خواہشوں کے مطابق تمہارے شکووں کے قلق کو دور نہیں کرے گا اور نہ شریعت کے محکم و مضبوط احکام کو توڑے گا۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۳)

۴۔ اپنی شکایت اس کے پاس لے جاؤ جو تمہیں بے نیاز کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔ (غرر الحکم)

۵۔ جابر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسولخداؐ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں وہ اپنے رب کی شکایتیں کریں گے! ''راوی نے کہا کہ میں نے پوچھا: ''وہ اپنے رب کی کیونکر شکایت کریں گے؟'' فرمایا: ''یوں کہ ہر شخص یہی کہے گا خدا کی قسم میں نے تو اتنے دنوں سے کوئی نفع ہی نہیں کمایا، بلکہ اپنے راس المال (اصل مال) سے ہی کھا رہا ہوں ایسے شخص پر افسوس ہے کہ اس کا اصل مال یا اس کا منافع اس کے رب کے سوا اور کہاں سے آتا ہے؟'' (وسائل الشیعہ ج ۱۲ ص ۳۴۰)

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص اپنے مومن بھائی کے پاس شکایت کرتا ہے تو گویا وہ خدا کے پاس شکایت کرتا ہے اور جو غیر مومن کے پاس شکایت کرتا ہے تو گویا وہ خدا کی شکایت کرتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۷۲ ص ۳۲۵)

فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا

ہو کہ تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا (سلوک) کیا تھا جبکہ تم جاہل تھے • وہ کہنے لگے

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ

تو کیا آپ (وہی) یوسفؑ ہیں؟ کہا: ہاں میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے یقیناً

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا

اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے کیونکہ جو شخص تقویٰ اور صبر اختیار کرے پس اللہ تعالیٰ

يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ

نیک لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا • (بھائیوں نے) کہا: خدا کی قسم یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ

عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ

کو ہم پر برتری عطا کی ہے اور یقیناً ہم غلطی پر تھے • (یوسفؑ نے) کہا: آج کے دن تم پر کوئی

الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

(سرزنش اور) ملامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے وہی سب سے زیادہ مہربان ہے •

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ

میرا یہ کرتا لے جاؤ اور اِسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو (تاکہ)

بَصِيْرًا ۚ وَ اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا فَصَلَتِ

وہ بینا ہو جائیں اور اپنے تمام گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ • اور جونہی قافلہ (مصر سے کنعان

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْ لَآ

کو) چلا تو ان کے والد (یعقوبؑ) نے کہا: یقین جانو کہ میں یوسف کی خوشبو محسوس کررہا ہوں

اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ

بشرطیکہ تم مجھے کم عقل نہ سمجھو • (فرزندانِ یعقوبؑ نے) کہا: خدا کی قسم آپ تو دیرینہ

الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ الربع فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ

گمراہی میں ہیں • پس جب خوشخبری دینے والا آیا، کرتے کو یعقوب کے چہرے پر ڈال دیا تو وہ

ع ۱۰ / ۱۴ / ۴

الربع

موضوع آیت ۹۲، مروت (مردانگی)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ یہ بات مردانگی کے خلاف ہے کہ بھائیوں سے منافع لیا جائے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۷۶۷۱)

۲۔ صاحبانِ مروت کی لغزشوں کو معاف کردو، کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کوئی بھی لغزش کا شکار ہونے لگتا ہے تو اس کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں آجاتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۲۹۸۴)

۳۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ نے بنی ثقیف کے ایک شخص سے فرمایا: ''اے برادر ثقیف! تمہارے اندر مردانگی کس حد تک پائی جاتی ہے؟'' اس نے: ''یارسول اللہ! انصاف اور اصلاح کی حد تک!'' تو آنحضرتؐ نے فرمایا: ''یہی چیز تو ہمارے اندر بھی پائی جاتی ہے'' (کنزالعمال حدیث ۸۷۶۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ مردانگی ہر پستی سے مانع ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ عقل انسان کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے، اور مردانگی سے اس کا حسن وجمال ظاہر ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ اپنے آپ کو حرام سے بچائے رکھنا ہی افضل مروت ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ مردانگی ایک ایسا نام ہے جس میں تمام فضائل ومحاسن (اچھائیاں) جمع ہیں۔ (غررالحکم)

۸۔ صلہ رحمی کا شمار افضل مروت میں ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۹۔ جتنا کسی کا نفس شریف ہوگا اتنا ہی اس میں مردانگی ہوگی۔ (غررالحکم)

۱۰۔ لوگوں پر مردانگی کی ذمہ داری سے بڑھ کر اور کوئی بوجھ نہیں ڈالا گیا (غررالحکم)

۱۱۔ اصل مروت ومردانگی یہ ہے کہ انسان اپنی آبرو بچائے رکھے۔ (غررالحکم)

۱۲۔ مردانگی خیانت اور دھوکہ بازی سے کوسوں دور ہے۔ (غررالحکم)

۱۳۔ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ: ''مردانگی کیا ہے؟'' تو فرمایا: ''تم چھپ کر ایسا کام نہ کرو جسے اعلانیہ کرنے سے شرماؤ'' (تحف العقول ص۱۶۰)

۱۴۔ مردانگی یہ ہے کہ حکمرانی کے موقع پر عدل سے کام لیا جائے، قدرت کے باوجود معاف کردیا جائے اور تنگدستی کی صورت میں مساوات سے کام لیا جائے۔ (غررالحکم)

۱۵۔ تین چیزیں مردانگی کا مجموعہ ہیں ۱۔ کمیابی کے باوجود سخاوت ۲۔ کسی کو ذلیل کئے بغیر قوت برداشت ۳۔ سوال کرنے سے دوری۔ (غررالحکم)

فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ

پھر سے بینا ہو گئے اور کہنے لگے: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ جو چیز میں یقین کے ساتھ خدا

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا

کی مہربانی سے جانتا ہوں تم نہیں جانتے ● (بیٹوں نے) کہا: ابا جان! آپ ہمارے گناہوں کی

ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ

بخشش کیلئے دعا کیجئے، اس لئے کہ ہم یقیناً خطا کار تھے۔ (یعقوبؑ نے) کہا: میں اپنے پروردگار سے

لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا

بہت جلد تمہارے گناہوں کی بخشش کی دعا کروں گا، یقیناً وہ بخشنے والا مہربان ہے ● پس جب (یوسفؑ کے

دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا

والدین اور بھائی) ان کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور کہا: "اب

مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَي

انشاء اللہ بڑے امن واطمینان کے ساتھ مصر میں داخل ہو جائیں" ● اور یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو

الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ

تخت پر بٹھایا، لیکن سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور (یوسفؑ نے) کہا:

رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ

بابا جان یہ ہے تعبیر میرے اس خواب کی کہ یقیناً میرے رب نے جسے سچ کر دکھایا اور اس میں شک

بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ

نہیں ہے کہ اس نے مجھ پر احسان کیا ہے کیونکہ اس نے مجھے قید خانہ سے باہر نکالا اور باوجودیکہ

الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ

شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈال دیا تھا تم سب کو بیابان (کنعان) سے

اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ

مصر لے آیا، یقیناً میرا پروردگار جس کے بارے چاہتا ہے لطف کرنے والا ہے، یقیناً وہ صاحب

۱۶۔ مردانگی کی جڑ حیا ہے اور اس کا پھل پاکیزگی ہے۔
(غرر الحکم)

موضوع آیت ۹۷، اپنے جرم کا اقرار کرنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ عقلمند کا اپنے جرم کا اقرار کر لینا کافی ہوتا ہے۔
(مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۴۸)

۲۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "یا امیر المومنینؑ! میں نے زنا کیا ہے لہٰذا آپ مجھے اس (گناہ) سے پاک کر دیں" آنحضرتؑ نے یہ سن کر منہ پھیر لیا اور اس سے فرمایا: "بیٹھ جاؤ!" اس کے بعد حاضرین سے مخاطب ہو کے فرمایا: "کیا تم لوگ اس بات سے عاجز ہو چکے ہو کہ اگر تم میں سے کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرے اور اسے نہ چھپائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی ہوئی ہے!"
(من لایحضرہ الفقیہ ج ۴ ص ۲۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ مومن اپنے بارے میں اقرار کرنے کی صورت میں ستر مومنین سے بھی بڑھ کر سچا ہوتا ہے۔
(وسائل الشیعہ ج ۱۶ ص ۱۱۱)

۴۔ میں فاسق کی گواہی صرف اس وقت قبول کرتا ہوں جب وہ اپنی ذات کے خلاف دے۔
(وسائل الشیعہ ج ۱۶ ص ۱۱۲)

۵۔ حضرت امیر المومنین نے کوفہ سے ایک شخص کو دیہاتِ کوفہ میں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے روانہ فرمایا اور اسے ہدایت کی ۔۔۔ پھر ان سے کہو "اے بندگان خدا! مجھے اللہ کے ولی (امیر المومنینؑ) نے تمہاری طرف اس لئے روانہ کیا ہے تاکہ میں تم سے خدا کے حق کو جو تمہارے مال میں بنتا ہے وصول کروں تو کیا تمہارے مال میں خدا کا حق بنتا ہے؟ اگر بنتا ہے تو ادا کرو تاکہ میں ان تک پہنچا دوں!" اگر ان میں سے کوئی شخص کہے کہ "نہیں بنتا" تو دوبارہ نہ کہو ۔۔۔ (وسائل الشیعہ ج ۶ ص ۸۸)

طاقت کے ذریعہ جرم کا اقرار کرنا:

۱۔ جو شخص خوف یا تشدد کے ذریعہ کسی ایسے جرم کا اقرار کرے جس پر حد جاری ہو سکتی ہے تو یہ اس کے لئے کافی نہیں کہ اور اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ (مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۴۸)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۲۔ حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے کہ میں کسی ایسے شخص کے ہاتھ نہیں کاٹتا جو خوف، قید، زندان یا تشدد کی وجہ سے اقرار کرے اور اگر اقرار نہ کرے تو حد اس سے ساقط ہو جائے گی۔
(وسائل الشیعہ ج ۱۸ ص ۴۹۸)

الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدۡ اٰتَيۡتَنِىۡ مِنَ الۡمُلۡكِ وَ عَلَّمۡتَنِىۡ

علم و حکمت ہے ● (یوسفؑ نے کہا:) پروردگارا! تو نے مجھے حکومت سے (ایک حصہ) دیا ہے

مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ‌ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌

اور مجھے خواب کی تعبیر کا علم عطافرمایاہے، (اے) آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے! صرف

اَنۡتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ‌ ۚ تَوَفَّنِىۡ مُسۡلِمًا وَّ اَلۡحِقۡنِىۡ

تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا مولا (اور سرپرست) ہے مجھے مسلمان بنا کر موت دے اور صالح

بِالصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ

لوگوں کے ساتھ ملادے ● (اے پیغمبرؐ!) یہ (داستان) غیبی خبروں میں سے ہے جسے ہم

نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ‌ ۚ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ اَجۡمَعُوۡۤا

آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور آپ اس وقت ان (برادران یوسف) کے ساتھ نہیں تھے، جب وہ

اَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَاۤ اَكۡثَرُ النَّاسِ وَلَوۡ

اپنے کام کا باہمی مشورہ کررہے تھے اور تدبیریں سوچ رہے تھے۔ آپ جتنا بھی شدید و آرزو

حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسۡـَٔلُهُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ

رکھیں پھر بھی، بہت سے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ● اور آپ اس (تبلیغی فریضے) کا ان سے اجر

اَجۡرٍ‌ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّـلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ اٰيَةٍ فِى

نہیں مانگتے وہ تو تمام جہان والوں کے لئے یاد اور نصیحت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے ● اور آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهَا وَهُمۡ

زمین میں کس قدر ایسی نشانیاں ہیں کہ لوگ ان پر سے ایسی حالت میں گزرجاتے

عَنۡهَا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ بِاللّٰهِ

ہیں کہ ان سے منہ پھیرے ہوئے ہوتے ہیں ● اور ان میں سے بہت سے لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے مگر

اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوۡۤا اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ غَاشِيَةٌ

یہ کہ (اس کے ساتھ کسی کو) شریک قرار دیتے ہیں ● آیا وہ اس بات سے امان میں ہیں کہ عذاب

موضوع آیت ۱۰۶، شرک خفی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ایساکام نہ کیا کروکہ جس سے معذرت طلب کرنی پڑے کیونکہ اس میں شرک خفی ہوتاہے۔

(بحارالانوارج۷۸ص۲۰۰)

۲۔ابوموسیٰ اشعری کابیان ہے کہ ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:''اے لوگو!شرک سے اجتناب کروکیونکہ یہ چیونٹی کی رفتار سے بھی کم صورت میں پیدا ہوتا ہے'' پھر فرمایا:''ہوسکتا ہے کوئی یہ کہے کہ یارسول اللہ!جب وہ چیونٹی کی رفتار سے بھی کم صورت میں پیدا ہوتا ہے توہم اس سے کیونکر بچ سکتے ہیں؟''فرمایا: توتم یہ کہاکرو''اَللّٰهُمَّ اِنَّانَعُوْذُبِكَ اَن نُّشْرِكَ بِكَ وَنَحْنُ نَعْلَمُه، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُه'' یعنی خداوندا!ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کوشریک ٹھہرائیں اور جونہیں جانتے اس سے تیری مغفرت کے طلبگار ہیں۔

(کنزالعمال حدیث ۸۸۴۹)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۳۔(دعائے سحر کے الفاظ ہیں) ------------

بارلٰہا! میں اس گناہ سے تیری مغفرت کا طلبگار ہوں جس سے میں نے توبہ کی پھر اسے بجالایا، اور تیری مغفرت چاہتاہوں اس اچھائی کے لئے جومیں نے تیری رضاکیلئے انجام دی لیکن اس میں وہ چیز مل گئی جوتیرے لئے نہیں تھی ------''

(مفاتیح الجنان، دعائے سحر)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۴۔اللہ تعالیٰ کاجویہ قول ہے کہ''ومایؤمن اکثرهم بالله الاوهم مشرکون''یعنی اکثرلوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ خدا پر ایمان تولاتے ہیں مگرشرک کئے جاتے ہیں۔ (یوسف/۱۰۶)اسی زمرے میں انسان کایہ قول بھی آجاتاہے''لاوحیاتك''یعنی تیری جان کی قسم ایسا نہیں ہے۔ (بحارالانوارج۷۲ص۹۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔اللہ تعالیٰ کاجویہ قول ہے''ومایؤمن بالله ------'' اسی زمرے میں انسان کایہ قول بھی آجاتاہے ''اگرفلاں شخص نہ ہوتاتومیں ہلاک ہوجاتا، اور اگرفلاں شخص نہ ہوتاتومیں اس اس طرح کی مصیبت میں مبتلا ہوجاتا،اگرفلاں شخص نہ ہوتاتومیرے اہل وعیال ضائع ہوجاتے''یاتم نہیں دیکھتے کہ اس نے اللہ کی مالکیت میں دوسروں کوشریک قرار دیاہے، جو خدا بندوں کوروزی بھی

ع ۱۱ ۱۱ ۵

مِّنۡ عَذَابِ اللّٰهِ اَوۡ تَاۡتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً وَّ هُمۡ لَا

الٰہی انہیں اچانک اپنی لپیٹ میں لے لے، یا ان کے پاس قیامت اچانک اس حالت میں آجائے کہ وہ

یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ هٰذِهٖ سَبِیۡلِیۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ۚؕ عَلٰی

اس سے بے خبر ہوں ● کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے، میں اور ہر وہ شخص جس نے میری اتباع کی ہے

بَصِیۡرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیۡ ؕ وَ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ

پوری بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں اور خدا (ہر شریک سے) منزہ ہے اور میں

الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا

مشرکین میں سے نہیں ہوں ● اور تم سے پہلے ہم نے کسی (پیغمبر) کو نہیں بھیجا سوائے

نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰی ؕ اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی

ان مردوں کے جو گاؤں والے تھے کہ جن کی طرف ہم نے وحی کی کیا ان لوگوں نے زمین میں

الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیۡنَ مِنۡ

سیر نہیں کی ہے؟ تاکہ ان لوگوں کے انجام کو دیکھیں جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً

قَبۡلِهِمۡ ؕ وَ لَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا ؕ اَفَلَا

آخرت کا گھر ان لوگوں کیلئے بہت ہی بہتر ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، کیا تم

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا اسۡتَیۡـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ

عقل سے کام نہیں لیتے ● یہاں تک کہ پیغمبر (لوگوں کی ہدایت سے) ناامیدی کی حد تک پہنچ گئے اور کفار

قَدۡ کُذِبُوۡا جَآءَهُمۡ نَصۡرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنۡ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ

نے یہ گمان کر لیا کہ ان سے (عذاب کا وعدہ) جھوٹا کیا گیا تھا، تو اس وقت ہماری مدد ان تک پہنچ گئی پس جن

بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدۡ کَانَ فِیۡ

لوگوں کو ہم نے چاہا وہ نجات پا گئے اور ہمارا عذاب مجرمین سے نہیں ٹالا جاسکتا ● یقیناً ان کی سرگذشت

قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی

میں صاحبان عقل کیلئے عبرت ہے (یہ) ایسی بات نہیں جو جھوٹ کے ساتھ بنائی گئی ہو، بلکہ

دیتا ہے اور بلائیں بھی دور کرتا ہے۔ راوی نے کہا اگر وہ یوں کہے کہ "اگر اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کے ذریعے مجھ پر مہربانی نہ کرتا تو میں ہلاک ہو جاتا، تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟" فرمایا: "اس میں کوئی حرج نہیں" (بحار الانوار ج ۷۲ ص ۱۰۰)

۶۔ مذکورہ آیت کے بارے میں آپؑ ہی فرماتے ہیں کہ اس میں اطاعت کا شرک مراد ہے عبادت کا شرک مراد نہیں۔ (کافی ج ۲ ص ۳۹۷)

۷۔ آپ ہی مذکورہ آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں: "انسان ایسے انداز میں شیطان کی اطاعت کرنے لگ جاتا ہے اسے معلوم تک نہیں ہوتا اور اسے شریک ٹھہراتا ہے" (کافی ج ۲ ص ۳۹۷)

فضائل سورہ رعد

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص کثرت کے ساتھ سورہ رعد کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ کے لیے جلا دینے والی بجلیوں سے محفوظ رکھے گا خواہ وہ ناصبی ہی ہو اور اگر مومن ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر حساب کے بہشت میں پہنچائے گا اور وہ اپنے تمام اہل خانہ اور دوستوں کی شفاعت کر سکے گا۔ (ثواب الاعمال)

وَ لٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ تَفۡصِیۡلَ کُلِّ

اس (آسمانی کتاب) کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے آچکی ہے اور ہر چیز کو واضح بیان

شَیۡءٍ وَّ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲

کرنے والی اور ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت (کا سرمایہ) ہے جو ایمان لاتے ہیں●

سُوۡرَۃُ الرَّعۡدِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَدَنِیَّۃٌ اٰیَاتُہَا ۴۳

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

الٓمّٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ

الف، لام، میم، را۔ یہ (آسمانی) کتاب کی آیات ہیں اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف

رَّبِّکَ الۡحَقُّ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱﴾ اَللّٰہُ

سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے، حق ہے لیکن بہتیرے لوگ ایمان نہیں لے آتے● خدا تو

الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا ثُمَّ اسۡتَوٰی

وہ ہے جس نے آسمان کو ایسے ستونوں کے بغیر کھڑا کیا ہے جنہیں تم دیکھ سکو، پھر وہ عرش

عَلَی الۡعَرۡشِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ

(حکومت) پر آمادہ ہوا اور سورج اور چاند کو مسخر کیا جن میں سے ہر ایک کی حرکت کا ایک مقررہ وقت

لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ

ہے، وہ (کائنات کے) کاموں کی تدبیر کرتا ہے، اپنی آیات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے ہو

بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲﴾ وَ ہُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَ

سکتا ہے کہ تم اپنے پروردگار کی ملاقات کا یقین حاصل کر لو● اور وہ خدا ہی ہے جس نے زمین کو

جَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡہٰرًا ؕ وَ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ

بچھایا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر پھل میوے سے

جَعَلَ فِیۡہَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ ؕ اِنَّ

جوڑا، جوڑا بنایا، اور دن کو رات (کے پردے) سے ڈھانپ دیتا ہے، یقیناً ان (امور)

فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ فِی الۡاَرۡضِ قِطَعٌ

میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں ● اور خود زمین میں بہت

مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّ زَرۡعٌ وَّ

سے ٹکڑے ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور انگور کے باغات اور کھیتی اور خرمے کے درخت ہیں

نَخِیۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّ غَیۡرُ صِنۡوَانٍ یُّسۡقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ قف

(جو مختلف پھل دیتے ہیں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور ایک دوسرے سے مختلف ہیں سب ایک

وَ نُفَضِّلُ بَعۡضَہَا عَلٰی بَعۡضٍ فِی الۡاُکُلِ ؕ اِنَّ فِیۡ

ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور ہم نے کھانے میں بعض پھلوں کو دوسرے بعض پر ترجیح دی ہے یقیناً

ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾ وَ اِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ

اس میں ان لوگوں کے لئے حتمی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں ● اور اگر تم تعجب کرتے ہو تو،

قَوۡلُہُمۡ ءَاِذَا کُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۬ؕ اُولٰٓئِکَ

عجیب گفتار ان کی ہے کہ جب ہم مٹی ہوگئے تو کیا ہم نئی تخلیق کی صورت میں آجائیں گے ؟ یہ

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ

وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا ہے اور یہ وہی تو ہیں جن کی

اَعۡنَاقِہِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا

گردنوں میں طوق پڑے ہوں گے اور یہی لوگ جہنمی ہیں جو دوزخ

خٰلِدُوۡنَ ﴿۵﴾ وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالسَّیِّئَۃِ قَبۡلَ

میں ہمیشہ رہیں گے ● اور یہ لوگ آپ سے رحمت اور نیکی سے پہلے عذاب اور برائی کی

الۡحَسَنَۃِ وَ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ

طلب میں جلدی کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے عذاب آچکے ہیں اور یقیناً تمہارا پروردگار

رَبَّکَ لَذُوۡ مَغۡفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلۡمِہِمۡ ۚ وَ اِنَّ رَبَّکَ

ان لوگوں کے ظلم کے باوجود بخشنے والا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ تمہارا

موضوع آیت ۵، تعجب

۱۔ایک شخص نے حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں عرض کیا: ''(تعجب کی بات ہے کہ) میں ایک ایسی قوم کے ہاں سے آرہا ہوں جو خود اور اس کے جانور ایک جیسے ہیں'' یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے اس سے بالاتر تعجب کی بات نہ بتاؤں؟ اور وہ یہ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اُن باتوں کو جانتے ہیں جن سے وہ قوم بے خبر ہے لیکن جاہل اسی طرح ہیں جس طرح وہ قوم جاہل ہے''
(کنزالعمال حدیث ۲۹۱۱۶)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۲۔نہایت تعجب ہوتا ہے اس شخص پر جو ہمیشہ کے گھر (آخرت) کی تصدیق بھی کرتا ہے مگر دھوکہ کے گھر (دنیا) کے لئے کام کرتا رہتا ہے۔
(بحار ج ۷۸ ص ۱۴۸)

حضرت علی علیہ السلام:
۳۔اس انسان پر تعجب کرو کہ وہ چربی سے دیکھتا ہے، گوشت کے لوتھڑے سے بولتا ہے، ہڈی سے سنتا ہے اور ایک سوراخ سے سانس لیتا ہے۔
(شرح نہج البلاغہ ج ۱۸ ص ۱۰۳)

۴۔مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنی بیماری کے علاج کو سمجھ چکا ہے لیکن وہ اسے تلاش کیوں نہیں کرتا؟ اور اگر اسے حاصل کر بھی لے لیکن اس سے علاج کیوں نہیں کرتا؟ (غرر الحکم)

۵۔مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو یہ دیکھ رہا ہے کہ ہر روز اس کی سانسیں اور زندگی کے لمحات کم ہوتے جارہے ہیں لیکن وہ موت کی تیاری نہیں کرتا۔
(غرر الحکم)

۶۔مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو لذتوں کے برے انجام کو جان چکا ہے لیکن وہ ان سے کیوں نہیں بچتا؟
(غرر الحکم)

۷۔مجھے تعجب ہے اس متکبر پر کہ جو کل کے دن نطفہ تھا اور آئندہ کل کو مردار بن جائے گا۔
(شرح نہج البلاغہ ج ۱۸ ص ۳۱۵)

۸۔مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو لوگوں کی اصلاح کے لئے تو کمربستہ رہتا ہے جبکہ اس کا اپنا نفس سب سے بڑا فسادی ہے مگر اس کی اصلاح کی نہیں سوچتا اور دوسروں کی اصلاح میں لگا رہتا ہے (غرر الحکم)

۹۔بہت ہی تعجب ہے اس شخص پر جو خدا کے بارے میں تو شک کرتا ہے لیکن خدا کی مخلوق کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۴۲)

۱۰۔مجھے تعجب ہے اس شخص پر لوگ جس کی نیکی کی تعریفیں کرتے ہیں اور جانتا ہے کہ وہ نیکی اس میں نہیں ہے پھر اس پر کیسے خوش ہوتا ہے؟ (غرر الحکم)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:
۱۱۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کھانے سے اس لئے پرہیز کرتا ہے کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچے، لیکن گناہوں سے اس لئے اجتناب نہیں کرتا کہ کہیں اس کی رسوائی نہ ہو۔ (بحار ج ۷۸ ص ۱۵۹)

لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٦﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ

پروردگار سخت عذاب والا بھی ہے ● اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں اس کے

اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ

پروردگار کی طرف سے کوئی آیت اور نشانی اس پر نازل کیوں نہیں ہوئی؟ (اے پیغمبرؐ!) آپ تو فقط خبردار کرنے

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿٧﴾ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا

ع ۷

والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ ہر مادہ (اپنے شکم) میں اٹھاتی

تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ

ہے اور جو کچھ کہ رحم جذب کرتے ہیں اور جو کچھ کہ اضافہ کرتے ہیں اور اس کے نزدیک ہر

بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ

چیز اندازہ اور مقدار کے مطابق ہے۔ وہی غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، بزرگ

الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ

و بلند مرتبہ ہے ● خدا کے لیے برابر ہے کہ تم میں سے کوئی شخص آہستہ بات کرتا ہے اور کوئی

جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَ سَارِبٌۢ

بلند آواز سے کہتا ہے اور کوئی رات کو مخفی ہوجاتا ہے اور کوئی دن کو کھلم کھلا

بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ

حرکت کرتا ہے ● انسان کے لئے کچھ فرشتے ہیں جو مسلسل اس کے آگے اور پیچھے سے امر خداوندی سے

يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ

اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک تبدیل نہیں کرتا جب تک

حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ

کہ وہ اپنی حالت کو خود تبدیل نہ کریں، اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو پھر اس کے

بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ

لئے پلٹنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی اور ان کے لئے خدا کے علاوہ کوئی دوست، کارساز اور حمایت کرنے

وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیۡ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنۡشِیُٔ

والا نہیں ہے ● وہی اللہ ہی تو ہے جو تمہیں (آسمانی) بجلی خوف اور امید کے طور پر دکھاتا ہے اور

السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَ یُسَبِّحُ الرَّعۡدُ بِحَمۡدِهٖ وَ

بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے ● اور گرج اس کی حمد و ثناء کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف

الۡمَلٰٓئِکَةُ مِنۡ خِیۡفَتِهٖ ۚ وَ یُرۡسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیۡبُ

سے تسبیح کیا کرتے ہیں اور وہی گرنے والی بجلیوں کو بھیجتا ہے پس جس پر چاہتا ہے گرا بھی

بِهَا مَنۡ یَّشَآءُ وَ هُمۡ یُجَادِلُوۡنَ فِی اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِیۡدُ

دیتا ہے اور یہ لوگ خدا کے بارے میں خوامخواہ جدال کرتے ہیں اور وہ بڑی سخت

الۡمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَقِّ ؕ وَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ

سزا دینے والا ہے ● صرف اسی کو پکارنا (ٹھیک اور) حق ہے، اور مشرکین خدا کو چھوڑ کر جن دوسروں کو

دُوۡنِهٖ لَا یَسۡتَجِیۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَیۡءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیۡهِ

پکارتے ہیں تو وہ ان کو جواب تک نہیں دیتے مگر جس طرح کوئی شخص اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف

اِلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ

پھیلائے، تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے، حالانکہ وہ کسی طرح نہیں پہنچ سکتا اور (غیر اللہ سے) کافروں

الۡکٰفِرِیۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ یَسۡجُدُ مَنۡ فِی

کی دعا اور درخواست گمراہی میں پڑے رہنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ● اور جو کوئی بھی آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ کَرۡهًا وَّ ظِلٰلُهُمۡ بِالۡغُدُوِّ وَ

زمین میں ہے چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اور ان کے سائے بھی صبح و شام خدا کے حضور

الۡاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدۃ قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ

سجدہ کرتے ہیں ● کہہ دیجئے کہ آسمان و زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیں کہ

اللّٰهُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ لَا یَمۡلِکُوۡنَ

اللہ ہے، کہہ دیجئے کہ پس تم لوگوں نے اس کو چھوڑ کر ایسوں کو کس لئے سرپرست

موضوع آیت ۱۱

دوسروں سے پہلے اپنی اصلاح کرو۔

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جو اپنے آپ کو گمراہ کئے ہوئے ہو وہ دوسروں کو کیونکر ہدایت کر سکتا ہے؟ (غرر الحکم)

۲۔ جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے وہ دوسروں سے کیونکر عدل کر سکتا ہے؟ (غرر الحکم)

۳۔ جو اپنے نفس کی اصلاح نہیں کر سکتا وہ دوسروں کی اصلاح کیسے کرے گا۔ (غرر الحکم)

۴۔ جو اپنے نفس کو نہیں سدھار پاتا وہ اپنی عقل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ (غرر الحکم)

۵۔ جب تمہارا نفس تمہاری بات نہ مانے دوسروں سے اپنی اطاعت کی تمنا نہ کرو۔ (غرر الحکم)

۶۔ جو شخص اپنے نفس کی اصلاح کیلئے نہیں سوچتا اس کی بیماری پیچیدہ ہو جاتی ہے، اپنی شفا سے عاجز آجاتا ہے اور طبیب کو کھو دیتا ہے (غرر الحکم)

۷۔ جو اپنے آپ کو نہیں سنوار پاتا اسے بری عادتیں رسوا کر دیتی ہیں۔ (غرر الحکم)

۸۔ جو اپنے نفس کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا، نفس اسے ضائع کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ عاجز ترین انسان وہ ہے جو اپنے نفس کی اصلاح سے عاجز ہو۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ عاجز ترین انسان وہ ہے جو اپنی ذات سے عیب دور کر سکتا ہو لیکن ایسا نہ کرے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ جو اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے وہ اسے اپنے قابو میں رکھے رہتا ہے اور جو اسے آوارہ چھوڑ دیتا ہے وہ اسے تباہ کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۲۔ جو شخص اپنے ذاتی عیوب کو دور نہیں کرتا اس پر خواہشات غالب آجاتی ہیں، اور معیوب زندگی گزارتا ہے اس کے لئے موت بہتر ہے۔
(بحار الانوار ج۱۷ ص۱۸۱)

۱۳۔ جو اپنے نفس کو آوارہ چھوڑ دیتا ہے، وہ اپنے امور کو ضائع کر دیتا ہے (غرر الحکم)

۱۴۔ جو شخص اپنی پسندیدہ چیزوں میں اپنے نفس کو استعمال نہیں کرتا اور اس سے چشم پوشی کر جاتا ہے، تو اس کا نفس اسے ایسی باتوں میں استعمال کرتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے لیکن وہ ایسا کرنے پر مجبور ہو گا۔ (غرر الحکم)

۱۵۔ جسے اپنا نفس دھوکے میں ڈالے رہتا ہے وہ دوسروں کا خیر خواہ کیسے بن سکتا ہے؟ (غرر الحکم)

لِاَنۡفُسِهِمۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَ

مان لیا ہے جو اپنے نفع و نقصان کے مالک بھی نہیں ہیں؟ کہہ دیجئے کہ آیا اندھا اور

الۡبَصِيۡرُ ۙ اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِى الظُّلُمٰتُ وَ النُّوۡرُ ۚ اَمۡ

آنکھوں والا برابر ہیں ؟ یا کیا تاریکیاں اور روشنی برابر ہیں؟ یا پھر

جَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوۡا كَخَلۡقِهٖ فَتَشَابَهَ الۡخَلۡقُ

انہوں نے خدا کیلئے ایسے شریک قرار دیئے ہیں جنہوں نے خدا کی مخلوق کی طرح (کوئی چیز) پیدا

عَلَيۡهِمۡ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُوَ الۡوَاحِدُ

کی ہے اور وہ مخلوق ان پر مشتبہ ہوگئی ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور

الۡقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ

وہی یگانہ قہار ہے ● اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل کیا، پس دریا اپنے اندازے کے

بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا

مطابق بہنے لگ گئے اور سیلاب نے جھاگ کو اپنے اوپر اٹھا لیا اور (دھاتوں سے) جن

يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِى النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ

کو وہ آگ پر رکھتے ہیں تا کہ زیورات یا کوئی اور مال حاصل

مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ ۙ

کریں، سیلاب کی جھاگ کی مانند جھاگ ، اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور باطل کو ٹکراتا ہے

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ

تو جھاگ الگ ہوجاتی ہے اور جو کچھ لوگوں کے لیے مفید ہوتا ہے

فَيَمۡكُثُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ

زمیں میں باقی رہ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح

الۡاَمۡثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰى ؕ وَ

مثالیں بیان کرتا ہے ● جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی باتوں کو مانا ان کیلئے نیک (جزا) ہے لیکن

موضوع آیت ۱۷، باطل

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

۱۔ باطل کمزور ترین مددگار ہے۔ (غرر الحکم)
۲۔ باطل دھوکے کی ٹٹی ہے۔ (غرر الحکم)
۳۔ جو حق سے ملا ہی نہیں وہ باطل سے کیسے جدا ہوگا۔ (غرر الحکم)
۴۔ میں باطل کو ایسی نقب لگاؤں گا کہ حق اس کے پہلو سے ظاہر ہو جائے گا۔ (شرح نہج البلاغہ ج۲ص۱۸۵)
۵۔ جس نے باطل کی نصرت کی اس نے حق پر ظلم کیا۔ (غرر الحکم)
۶۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حق اور باطل کے درمیان صرف چار انگشت کا فاصلہ ہے۔ باطل یہ ہے کہ تو کہے ''میں نے سنا ہے'' اور حق یہ ہے کہ تو کہے ''میں نے دیکھا ہے'' (شرح نہج البلاغہ ج۹ص۷۲)
۷۔ کتنی گمراہیاں ایسی ہیں جنہیں لوگوں کی طرف سے کتاب اللہ (قرآن مجید) کی آیات سے ایسے مزین کیا گیا ہے جیسے تانبے کی سونا چاندی سے ملمع کاری کی جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ خداوند عالم نے باطل کو حق کی صورت میں متعارف کرانے سے انکار کر دیا ہے، اور مومن کے دل میں حق کو باطل قرار دینے سے بھی، اس میں تو کسی قسم کا کوئی شک ہی نہیں، نیز مخالف کافر کے دل میں باطل کو حق کی صورت میں قرار دینے سے بھی انکار کر دیا ہے اس میں بھی کسی قسم کا شک نہیں۔ اگر خداوند عالم ایسا نہ کرتا تو حق کی باطل سے پہچان مشکل ہی نہیں ناممکن تھی۔ (بحار الانوار ج۵ص۳۰۳)
۹۔ دل کبھی یقین نہیں کرتا کہ حق، باطل ہو۔ اسی طرح قطعاً یہ بھی یقین نہیں کرتا کہ باطل حق ہو۔ (بحار الانوار ج۷۰ص۵۸)

الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ

جنہوں نے (اس دعوت کو) قبول نہیں کیا اگر وہ ہر چیز جو کہ زمین میں ہے اور اس کے مانند بھی

جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ

اس کے ساتھ ہو تو وہ یقیناً اس بات کے لیے حاضر ہیں کہ (عذاب سے بچنے کے لیے) وہ فدیہ کے

الْحِسَابِ ۙ۬ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

طور پر دے دیں، ایسے لوگوں کے لیے سخت حساب ہے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ●

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ

پس کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے سب حق ہے،

هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ

اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو نابینا ہے؟ صرف عقلمند ہی نصیحت حاصل کرسکتے ہیں ● (عقلمند) وہ

يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَ

لوگ ہیں جو خدا کے وعدے کو پورا کرتے ہیں اور اس کے عہد و میثاق کو نہیں توڑتے ● اور وہ

الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ

لوگ ہیں جو ان تعلقات کو قائم رکھتے ہیں، جن کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے، اور اپنے

رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا

پروردگار سے ڈرتے رہتے ہیں اور عذاب کی سختی سے خائف رہتے ہیں ● اور وہ لوگ ہیں جنہوں

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا

نے اپنے پروردگار کی توجہ کے حصول کے لیے صبر اختیار کیا، نماز قائم کی اور ہم

رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

نے جو کچھ انہیں دیا ہے چھپ کر اور ظاہری طور پر خرچ کیا اور برائی نیکی کے

السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

ساتھ دھو ڈالتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے آخرت کا گھر مخصوص ہے ● (آخرت کا گھر)

ع ۲ / ۸

يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ

ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں یہ خود اور ان کے آباء و اجداد اور ازدواج و اولاد میں سے

ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ

جو صالح تھے داخل ہوں گے اور (مبارک دینے کے لیے) ہر دروازے سے ملائکہ ان کے پاس

بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى

حاضر ہوں گے ● (کہیں گے:) تم پر سلامتی ہو! کیونکہ تم نے صبر کیا پس آخرت کا گھر کس

الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

قدر بہتر ہے ● اور (اس گروہ کے برعکس) وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کا عہد اس کی

مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

مضبوطی کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کے ملائے جانے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو

يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ

منقطع کر دیتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے لعنت ہے

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

اور انہیں کیلئے برا گھر ہے ● اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے رزق میں وسعت دے دیتا ہے اور

يَقْدِرُ ؕ وَ فَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ

تنگ بھی کر دیتا ہے اور (لوگ) دنیوی زندگی پر خوش ہیں، جبکہ دنیوی زندگی آخرت (کی زندگی)

الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے سوائے مختصر سی وقتی کامیابی کے ● اور کفار کہتے ہیں اس پر اس

كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ

کے پروردگار کی طرف سے (ہماری مرضی کے مطابق) کوئی معجزہ نازل کیوں نہیں ہوا؟ تو کہہ دیجئے

اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ

یقیناً پروردگار جس کو چاہتا ہے گمراہی کی حالت میں چھوڑ دیتا ہے اور جو اس کی طرف توجہ اور توبہ کرتا ہے

اَنَابَ ۚۖ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ

اسے اپنے لیے ہدایت کرتا ہے ● (ہدایت یافتہ) وہ لوگ ہیں جو ایمان لے آئے ہیں اور جن کے دل خدا کی یاد

اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ

سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ صرف خدا ہی کی یاد سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے ● جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال انجام دیئے ہیں ان کے لئے خوشخبری اور نیک انجام ہے ●

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ

اسی طرح ہم نے آپ کو ایسی امت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں (آئیں اور)

اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ هُمْ

چلی گئیں، تاکہ آپ ان کے سامنے وہ چیز تلاوت کریں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے، جبکہ وہ (خدائے)

يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

رحمان سے کفر کرتے ہیں، آپ کہہ دیں وہ میرا پروردگار ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں نے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا

صرف اسی پر بھروسہ کیا ہے اور صرف اسی کی طرف مجھے لوٹ جانا ہے ● اور اگر قرآن کی وجہ سے

سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ

پہاڑ چلائے جائیں یا اس کی وجہ سے زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جائے

اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ

یا اس کی وجہ سے مردے بولنے لگ جائیں (پھر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے) بلکہ تمام معاملات

يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى

خدا کے ہاتھ میں ہیں، آیا مومنین (جو ان سنگدل لوگوں سے) مایوس نہیں ہوئے (اور نہیں

النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

جانتے) کہ اگر خدا چاہتا تو یقیناً تمام لوگوں کو (زبردستی) ہدایت کرتا اور جن لوگوں نے کفر اختیار

موضوع آیت ۲۸، ذکر (یادِ خدا)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔خداوند عالم کے نزدیک کوئی محبوب ترین عمل اور دنیا و آخرت میں بندہ کے لیے برائی سے نجات کے لیے ذکر سے زیادہ موثر عمل اور کوئی نہیں ہے، پوچھا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بڑھ کر؟۔ فرمایا: "اگر ذکر خدا نہ ہوتا تو جہاد کا حکم بھی نہ ہوتا"۔
(کنزالعمال حدیث ۳۱ ۹۳)

۲۔ ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک سب سے افضل اور سب سے بہترین تمہارے درجات کو بلند کرتا ہے، تمہارے لئے درہم ودینار سے زیادہ بہتر ہے اور اس بات سے بھی افضل ہے کہ تم دشمن کا مقابلہ کرو اور تم انہیں مار ڈالو یا وہ تمہیں قتل کر دیں؟'' لوگوں نے عرض کیا ''ضرور یارسول اللہ!'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو''۔
(بحارالانوار ج ۹۳ ص ۱۵۷)

۳۔میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میری گفتگو ذکر (خدا) ہو، میری خاموشی فکر ہو اور میری نگاہ عبرت ہو۔(بحارالانوار ج ۹۳ ص ۱۶۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔خدا کا ذکر (اور اس کی یاد) سینوں کی جلا اور دلوں کا اطمینان ہے (غررالحکم)

۵۔ذکر خدا، حبداروں کی لذت ہے (غررالحکم)

۶۔ذکر، محبوب کی ہمنشینی ہے (غررالحکم)

۷۔اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ذکر خدا کے علاوہ ہر مقام پر خاموشی اپنائے رہتا ہے۔(غررالحکم)

۸۔خدا کی یاد، متقی لوگوں کا شیوہ ہے۔(غررالحکم)

۹۔اللہ کا ذکر، ہر مومن کی عادت ہے (غررالحکم)

۱۰۔اللہ کی یاد ہر متقی کی سیرت و خوشحالی اور ہر صاحب یقین کی لذت ہے۔(غررالحکم)

۱۱۔(اپنے فرزند امام حسنؑ کے نام وصیت میں فرماتے ہیں) ''ہر حالت میں خدا کا ذکر کرتے رہنا''
(بحارالانوار ج ۴۲ ص ۲۰۳)

۱۲۔جو خدا کی یاد میں مصروف رہتا ہے، خدا بھی اس کا ذکر پاک و پاکیزہ کر دیتا ہے (غررالحکم)

۱۳۔ذکر الٰہی دو طرح کا ہوتا ہے، ایک تو مصیبت کے وقت اور یہ بہت ہی اچھا اور بہترین ذکر ہے، اور دوسرا اس سے بھی بڑھ کر ہے اور وہ خدا کی حرام کردہ چیزوں کے وقت ہے، اور یہی ذکر (گناہوں سے بچنے) کا ذریعہ ہے۔(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۵۵)

۱۴۔جو کسی سے محبت کرتا ہے ہمیشہ اسی کی یاد میں لگا رہتا ہے۔(غررالحکم)

ذکر خدا بہتری کی کنجی ہے

ا۔(حدیث قدسی میں ہے) ''میں جس بندے کے دل میں جھانکتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اس پر میرے

بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِيۡبًا مِّنۡ دَارِهِمۡ حَتّٰى

کیا ہے ہمیشہ انہیں کوئی نہ کوئی زبردست مصیبت آتی ہی رہے گی یا ان کے گھروں کے قریب

يَاۡتِىَ وَعۡدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۳۱﴾

نازل ہوگی، یہاں تک کہ خدا کا وعدہ پہنچ جائے۔ یقیناً اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا●

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَمۡلَيۡتُ

اور یقین جانئے کہ آپ سے پہلے انبیاء کا (بھی) مذاق اڑایا گیا، لیکن جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

میں نے انہیں مہلت دی، پھر انہیں (عذاب) میں جکڑ لیا، پس (دیکھو لوگو) میری سزا کیسی تھی؟●

اَفَمَنۡ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ‌ ۚ وَجَعَلُوۡا

پس کیا وہ (خدا) جو ہر شخص اور اس کے اعمال پر حاکم اور ناظر ہے (وہ بناوٹی بتوں کے برابر ہے؟)، لیکن

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلۡ سَمُّوۡهُمۡ‌ ؕ اَمۡ تُنَـبِّـئُوۡنَهٗ بِمَا لَا يَعۡلَمُ

ان لوگوں نے خدا کے لیے شریک بنا لئے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان کے نام تو بتاؤ، آیا خدا کو ایسے

فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ بِظَاهِرٍ مِّنَ الۡقَوۡلِ‌ ؕ بَلۡ زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ

شریکوں کی خبر دیتے ہو جو زمین میں ہیں لیکن وہ انہیں نہیں پہچانتا؟ یا صرف خالی خولی باتیں ہیں، بلکہ جن

كَفَرُوۡا مَكۡرُهُمۡ وَصُدُّوۡا عَنِ السَّبِيۡلِ‌ ؕ وَمَنۡ

لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کے مکر و فریب کو مزین کیا گیا ہے اور راہ سے روک دیئے گئے ہیں اور خدا

يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمۡ عَذَابٌ فِى

جسے گمراہی میں چھوڑ دے تو اسے کوئی بھی ہدایت کرنے والا نہیں ہے● ان کے لیے دنیوی زندگی

الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَقُّ‌ ۚ وَمَا لَهُمۡ

میں عذاب ہے اور یقیناً (خدا کی طرف سے) عذاب بہت سخت ہے اور انہیں آخرت

مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الۡجَـنَّةِ الَّتِىۡ وُعِدَ

کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں● جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے

ذکر کا تمسک غالب ہے تو اس کی تمام سیاست کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہوں، اور اس کا ہم نشین بن جاتا ہوں، اس سے باتیں کرتا ہوں اور اس سے انس کرتا ہوں'' (بحار ج۹۳ ص۱۶۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔جو شخص اپنے دل کو خدا کے دائمی ذکر سے آباد رکھتا ہے تو اس کے تمام افعال ظاہر اور باطن میں بہتر ہو جاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۳۔خدا کو ہمیشہ یاد رکھنے میں روح کی قوت اور بہتری کی کنجی ہے۔ (غرر الحکم)

ع ۵ ۱۰

ذکر الٰہی دلوں کی حیات ہے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔خدا کے ذکر سے دل زندہ رہتے ہیں اور اسے فراموش کر کے مر جاتے ہیں۔

(تنبیہ الخواطر ص۳۶۰)

۲۔جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ اپنے دل کو زندہ کرتا اور اپنی عقل و خرد کو منور کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ذکر خداوندی عقلوں کا نور، جانوں کی زندگی اور سینوں کی جلا ہے۔ (غرر الحکم)

ذکر الٰہی دلوں کا نور ہے

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔تجھ پر خدا کا ذکر لازم ہے کیونکہ یہ دلوں کا نور ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ذکر، نور بھی ہے اور ہدایت بھی اور فراموشی، تاریکی بھی ہے اور فقدان بھی۔ (غرر الحکم)

۳۔ذکر، عقل سے انس کرتا ہے، دلوں کو روشن کرتا ہے اور رحمت کے نزول کا سبب بنتا ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ بصیرت حاصل کر لیتا ہے۔ (غرر الحکم)

ذکرِ خدا دلوں کی جِلا ہے

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔خدا کا ذکر سینوں کی جِلا اور دلوں کا اطمینان ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔اللہ تعالیٰ نے ذکر کو دلوں کی روشنی قرار دیا ہے کہ جس کے ذریعے دل بہرہ ہونے کے بعد سنتے اور نابینا ہونے کے بعد دیکھتے اور دشمنی رکھنے کے بعد مطیع ہوتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد۶۹ ص۳۲۵)

ذکر خدا دلوں کی شفاء ہے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔خدا کا ذکر دلوں کی شفاء ہے۔

(کنز العمال حدیث ۱۷۵۱)

الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ

اس کی مثال (ایسی ہے کہ) اس کے نیچے نہریں جاری ہیں، اس کے میوے اور

ظِلُّهَا ؕ تِلۡكَ عُقۡبَى الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا ۖ وَّ عُقۡبَى

سایہ دائمی ہے، یہ ہے انجام ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا

الۡكٰفِرِيۡنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ

ہے، اور کافروں کا انجام جہنم ہے ● اور ہم نے جن لوگوں کو (آسمانی) کتاب عطا کی ہے وہ اس چیز پر خوش

يَفۡرَحُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَ مِنَ الۡاَحۡزَابِ مَنۡ

ہوتے ہیں جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے، اور بعض گروہوں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو (قرآن کے)

يُّنۡكِرُ بَعۡضَهٗ ؕ قُلۡ اِنَّمَآ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ

کچھ حصے کا انکار کرتے ہیں، تو آپ کہہ دیں کہ میں تو اس بات پر مامور ہوں کہ صرف خدا ہی کی عبادت کروں

وَ لَاۤ اُشۡرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيۡهِ اَدۡعُوۡا وَ اِلَيۡهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾

اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں صرف اسی کی طرف بلاؤں اور اسی کی طرف ہی بازگشت ہے ●

وَ كَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ حُكۡمًا عَرَبِيًّا ؕ وَ لَٮِٕنِ اتَّبَعۡتَ

اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو ایک روشن فرمان کی صورت میں عربی (زبان) میں نازل کیا ہے اور

اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَكَ

اس میں شک نہیں ہے کہ اگر آپ علم و دانش کے آجانے کے بعد ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کریں گے

مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّ لَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا

تو خدا کے قہر کے مقابلے میں آپ کا نہ تو کوئی مددگار ہو گا اور نہ ہی کوئی بچانے والا ● اور یقیناً ہم نے آپ

مِّنۡ قَبۡلِكَ وَ جَعَلۡنَا لَهُمۡ اَزۡوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ وَ مَا كَانَ

سے پہلے (بھی) انبیاء بھیجے ہیں اور ان کے لیے بیویاں اور اولاد قرار دی ہے اور کسی پیغمبر کے لیے

لِرَسُوۡلٍ اَنۡ يَّاۡتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ

روا نہیں ہے کہ اذن خدا کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے ہر دور اور زمانے کے لئے ایک کتاب

ع ۵/۶ ۱۱

۲۔ تم پر لازم ہے کہ خدا کا ذکر کیا کرو کیونکہ یہ شفاء ہے اور لوگوں کے ذکر سے دور رہو کہ یہ بیماری ہے۔
(تنبیہ الخواطر ص ۷)

حضرت علی علیہ السلام:
۳۔ اللہ کا ذکر دلوں کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔
(غرر الحکم)

ذکر خدا اُنس ہے۔

حضرت علی علیہ السلام:
۱۔ اللہ کا ذکر دلوں کو روشن کرتا ہے اور باطن سے مانوس ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)
۲۔ ذکرِ الٰہی خدا سے مانوس ہونے کی کنجی ہے۔
(غرر الحکم)
۳۔ اللہ کا ذکر، اللہ سے مانوس کرتا ہے (غرر الحکم)

ذکر خدا شیطان کو دور بھگاتا ہے

حضرت علی علیہ السلام:
۱۔ اللہ کا ذکر، شیطان کو دور بھگاتا ہے۔ (غرر الحکم)
۲۔ خدا کا ذکر ایمان کا ستون اور شیطان سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ (غرر الحکم)

ذکر خدا نفاق سے امان ہے

حضرت علی علیہ السلام:
۱۔ جو شخص کثرت سے خدا کا ذکر کرتا ہے وہ نفاق سے بری رہتا ہے۔ (غرر الحکم)

کثرت سے ذکر خدا کرنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ جو شخص کثرت سے خدا کا ذکر کرتا ہے خدا اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۹۳ ص ۱۶۰)
۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: ''جب مجھے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ میرے بندے پر میری وجہ سے مصروفیات غالب آچکی ہیں، تو میں اس کی خواہشات کو اپنے سے سوال کرنے اور اپنے ساتھ مناجات کرنے کی طرف منتقل کر دیتا ہوں، جب اس حالت میں میرا بندہ بھول جانے کا خیال کرتا ہے تو میں اس کے اور اس کی بھول کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں، ایسے لوگ میرے سچے دوست ہیں۔۔۔۔۔۔۔''
(بحار الانوار ج ۹۳ ص ۱۶۲)
۳۔ فرزند آدم جس گھڑی میں ذکر خدا نہیں کرتا اس پر قیامت کے دن حسرت کرے گا۔
(کنز العمال حدیث ۱۸۱۹)
۴۔ تم لوگوں پر قرآن کی تلاوت اور کثرت سے خدا کی یاد لازم ہے کیونکہ اس سے تمہاری یاد آسمان میں ہو گی اور تمہارے لئے نور زمین میں ہو گا۔
(بحار الانوار ج ۹۳ ص ۱۹۸)
۵۔ (ایک شخص نے حضرت رسول خدا کی خدمت میں

كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ ۚ وَ عِنْدَهٗ

(اور قانون) ہے ● خداوندعالم جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے باقی رکھتا ہے

اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ

اور ام الکتاب صرف اسی کے پاس ہے ● (اے پیغمبرؐ!) ہم ان سے جو وعدہ کریں گے اگر اس کا کچھ حصہ

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَ عَلَيْنَا

(آپ کی زندگی میں) آپ کو دکھائیں گے یا پھر تمہیں دنیا سے اٹھالیں گے، پس تمہارا کام تبلیغ ہے اور حساب

الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ

کرنا ہمارے ذمہ ہے ● کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو برابر کے اطراف میں کم کرتے

اَطْرَافِهَا ؕ وَ اللهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَ هُوَ

چلے آرہے ہیں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے اور اس کے حکم کو رد کرنے والا کوئی نہیں ہے اور وہ بہت جلد

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

سب کا حساب لینے والا ہے ● اور یقینی بات ہے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے مکر سے

فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ

کام لیا، لیکن تمام تدبیریں خدا کے ہاتھ میں ہیں، وہ جانتا ہے کہ کون شخص کیا کماتا ہے

وَ سَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَ يَقُوْلُ

اور کفار کو عنقریب معلوم ہوجائے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے؟ ● اور کفار کہتے ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا

کہ آپؐ رسول نہیں ہیں، تو آپؐ کہہ دیں کہ میرے اور تمہارے

بَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ ۙ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

درمیان گواہی کے لیے اللہ کافی ہے اور وہ کہ جس کے پاس تمام کتاب کا علم ہے ●

ع ۶ / ۱۴

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۵۲

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

عرض کیا کہ میں اللہ کے مخصوص ترین بندوں میں سے ہونا چاہتا ہوں، کیا عمل کروں؟) تو آنحضرتؐ نے فرمایا: "خدا کا ذکر کثرت سے کیا کرو اس طرح سے تم اللہ کے مخصوص ترین بندوں میں سے ہو جاؤ گے۔
(کنزالعمال حدیث ۴۴۱۵۴)

۶۔ (آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگ ترین بندے کون ہیں؟) آپؐ نے فرمایا: "جو اللہ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں اور سب سے زیادہ اسی کی اطاعت کرتے ہیں"
(بحارالانوارج ۹۳ ص ۱۶۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کر کے اس کی امان میں زندہ رہو۔ (بحارالانوارج ۷۷ ص ۳۶۹)

۸۔ مومن دائم الذکر اور کثیر الفکر ہوتا ہے۔
(غررالحکم)

۹۔ جو شخص مخفی طور پر خدا کو یاد کرتا ہے وہ خدا کا کثرت کے ساتھ ذکر کرتا ہے (بحارالانوارج ۹۳ ص ۳۴۲)

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس کی حد مقرر نہ ہو کہ جس پر وہ ختم ہو جاتی ہے، سوائے ذکر خدا کے، کہ اس کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرائض مقرر کئے ہیں جو شخص انہیں ادا کردے تو یہ ان کی حد ہوتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن ذکر الٰہی کی کوئی حد نہیں اس لئے کہ خداوندعالم قلیل ذکر پر راضی نہیں ہوتا، پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا" (احزاب آیت ۴۱)
(کافی ج ۲ ص ۴۹۸)

ان مقامات پر خدا کو ہرگز فراموش نہ کرو

الف: دشمن سے دوبدو ہوتے وقت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جب جنگ میں کسی دشمن سے تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے تو باتیں کم اور خدا کی یاد زیادہ کیا کرو۔
(بحارالانوارج ۹۳ ص ۱۵۴)

ب: بازار میں داخل ہوتے وقت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۲۔ جو شخص خلوص کے ساتھ بازار میں خدا کا ذکر کرے جبکہ دوسرے لوگ اس سے غافل اور اپنے کاروبار میں مشغول ہوں تو خداوندعالم اس کیلئے ایک ہزار نیکی لکھ دیگا اور قیامت کے دن اسے ایسی مغفرت سے نوازے گا کہ کسی بشر کے دل میں جس کے متعلق خیال بھی پیدا نہ ہوا ہوگا۔
(بحارالانوارج ۱۰۳ ص ۱۰۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جب تم بازاروں میں داخل ہو اور لوگ (دنیاوی

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ

الف، لام، را (یہ وہ) کتاب ہے جسے ہم نے آپ ؐ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ ؐ لوگوں کو ان کے پروردگار

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ

کے حکم سے (شرک وجہالت کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کے) نور کی طرف لے آئیں، خداوند عزیز و

الْحَمِيْدِ ۙ ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

حمید کی راہ کی طرف● وہ خدا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ

الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِۨ ﴿۲﴾

بھی ہے اسی کے لیے ہے، پس کافروں کے لیے سخت عذاب کی سزا ہے●

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ

(کفار) وہ لوگ ہیں جو دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

(لوگوں کو) راہ خدا سے روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ انہیں منحرف کردیں یہی لوگ

فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا

ہی گہری گمراہی میں ہیں● ہم نے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر اس قوم کی زبان کے ساتھ،

بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَ

(تاکہ وہ خدا کا پیغام) لوگوں کو بیان کرسکے، پس خدا جس کو چاہتا (اور مستحق سمجھتا) ہے گمراہی

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾

میں رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا (اور لائق جانتا) ہے ہدایت کرتا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے●

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ

اور بتحقیق ہم نے موسیٰؑ کو معجزات کے ساتھ بھیجا (اور کہا:) اپنی قوم کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ

طرف لے آؤ اور انہیں خدا کے (غضب ورحمت کے) دنوں کی یاد دلاؤ، یقیناً اس (یادآوری) میں اُن لوگوں

فضائل سورہ ابراہیم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص ہر جمعہ کو سورہ ابراہیم اور سورہ حجر کی تلاوت دو رکعتوں میں کرے گا تو اسے کبھی بھی نہ تو غربت کا سامنا کرنا پڑے گا اور نہ ہی دیوانگی اور آزمائشوں کا۔ (ثواب الاعمال)

دھندوں میں) مشغول ہوں تو خدا کو بہت یاد کیا کرو، کیونکہ یہ گناہوں کا کفارہ اور اور نیکیوں کا اضافہ ہے، اور (تاکہ) تم غفلت شعاروں میں نہ لکھے جاؤ۔

(بحارالانوار ج۱۰ص۹۲)

ج: ارادہ کرنے کے وقت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۴۔ خدا کو یاد کرو جب کسی بات کا ارادہ کرو، اپنی زبان کے (کھولنے کے) وقت، جب کوئی فیصلہ کرنے لگو اور اپنے ہاتھ (ہلانے) کے وقت جب کسی کو عطا کرو۔

(بحارالانوار ج۷۷ص۱۷۹)

د: غصے کے وقت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۵۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی: ''اے فرزند آدمؑ! جب تم غصے میں آجاؤ تو مجھے یاد کرو، میں اپنے غضب کے وقت تجھے یاد کروں گا اور جن لوگوں کو میں ہلاک کروں گا تمہیں ان میں (شامل کر کے) ہلاک نہیں کروں گا۔

(بحارالانوار ج۷۵ص۳۲۱)

ھ: خلوت اور لذتوں کے وقت

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ اپنی خلوت کو ذکر خدا سے بھر دو، اور نعمتوں کو شکر کے ساتھ قرار دو۔ (غررالحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔ توریت میں لکھا ہوا ہے ''اے موسیٰؑ!۔۔۔ تم مجھے خلوتوں اور لذتوں کے سرور میں یاد کرو، میں تمہیں تمہاری غفلتوں کے موقع پر یاد کروں گا''

(بحارالانوار ج۷۳ص۳۲۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔

(بحارالانوار ج۹۳ص۱۶۲)

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

کے لیے خدا کی قدرت کی کافی نشانیاں ہیں جو بڑے صابر وشاکر ہیں ● اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا: اپنے اوپر خدا کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تمہیں فرعون والوں سے

فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ

نجات دی جو تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے، تمہارے لڑکوں کو ذبح کردیا کرتے تھے اور لڑکیوں کو

اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

(اپنی کنیزی اور نفسانی خواہشات کے لیے) زندہ رہنے دیا کرتے تھے اور ان امور میں تمہارے پروردگار کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ

طرف سے تمہاری بہت بڑی آزمائش تھی ● اور جب تمہارے پروردگار نے اعلان فرمایا کہ یقیناً اگر تم

شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ

شکر کروگے تو میں بھی (تمہاری نعمتوں کو) اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بھی

لَشَدِيْدٌ ۝۷ وَ قَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِي

بہت سخت ہے ● اور موسیٰ نے (بنی اسرائیل سے) کہا: اگر تم اور روئے زمین کے سب لوگ مل کر بھی کفر

الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

اختیار کرلو (خدا کا کچھ بھی نقصان نہیں کروگے) کیونکہ خدا ذاتی طور پر بے نیاز اور لائق حمد ہے ● آیا ان لوگوں

نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۛ وَ

کی خبر تم تک نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (جیسے) قومِ نوح، قومِ عاد، قوم ثمود اور

الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ

جو لوگ ان کے بعد تھے کہ جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، ان کے پیغمبر معجزات لے

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْٓا

کر ان کے پاس آئے، لیکن وہ اپنے ہاتھ ان کے منہ پر رکھ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس چیز کا

ع ۱۳

موضوع آیت ۷، شکر

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر ومنزلت کے لحاظ سے افضل وسیلہ کے لحاظ سے قریب تر وہ نیکی کرنے والا انسان ہے جو نیکی کرنے پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔
(بحار الانوار ج۷۵ ص۴۴)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ جو شخص اپنے دل سے خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے، وہ اسے اپنی زبان پر لانے سے پہلے مزید نعمتوں کا مستحق قرار پاتا ہے۔ (غرر الحکم)
۳۔ شاکرترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ قناعت کرتا ہے اور نعمتوں کا سب سے زیادہ کفران کرنے والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ حریص ہوتا ہے۔
(بحار الانوار ج۷۷ ص۴۲۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۴۔ جو شخص کسی کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اس کے ساتھ کیا گیا ہے تو وہ اس کا ہم پلہ ہوجائے گا اور جو اس کو دوگنا دے گا وہ شکر گزار ہوگا۔
(بحار الانوار ج۷۱ ص۵۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۵۔ نعمت کا شکریہ ہے کہ خدا کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کیا جائے، اور مکمل شکریہ ہے کہ انسان ''الحمد للہ رب العالمین'' کہے۔
(مشکوۃ الانوار ص۳۱)
۶۔ جس شخص کو خدا اپنی نعمتوں سے نوازے اور وہ ان نعمتوں کی دل سے قدردانی کرے تو وہ ان کا شکر گزار سمجھا جائے گا۔ (کافی ج۲ ص۹۶)
۷۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اپنی نعمتوں سے نوازے اور وہ ان کا شکر ادا نہ کرے تو وہ نعمتیں اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔
(بحار الانوار ج۷۱ ص۴۱)
۸۔ اللہ جس بندے کو نعمتوں سے نوازتا ہے اور وہ ان کا دل سے اعتراف کرتا ہے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ان نعمتوں کا شکر بجالانے سے پہلے معاف کردیتا ہے۔
(بحار الانوار ج۷۱ ص۴۰)
۹۔ اللہ تعالیٰ نیکی کی راہیں بند کرنے والے پر لعنت کرے! اور نیکی کی راہیں بند کرنے والا وہ شخص ہے جسے نعمتیں عطا ہوں لیکن وہ ان کی قدردانی نہیں کرتا، اور اپنے ساتھی کو بھی دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے سے روکتا ہے۔ (وسائل الشیعہ ج۱۱ ص۵۳۹)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:
۱۰۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لانے اور آل محمد علیہم السلام میں سے

إِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ أُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ إِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا

کفر کرتے ہیں جس کو تم لا کر بھیجے گئے ہو اور جس چیز کی طرف تم ہمیں دعوت دیتے ہو ہم اس

تَدْعُوْنَنَآ إِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللّٰهِ

کے بارے میں سخت شک و تردد کرتے ہیں ● ان کے پیغمبروں نے (جواب میں) کہا: آیا اس خدا کے

شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ

بارے میں شک کرتے ہو جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے؟ وہ جو تمہیں (راہِ حق کی) دعوت

لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرَكُمْ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

دیتا ہے تاکہ تمہارے گناہوں کو معاف کردے اور ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے (کفار نے)

قَالُوْٓا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ أَنْ

کہا: تم ہماری طرح بشر ہونے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں، تم تو یہ چاہتے ہو کہ ہمیں ان چیزوں سے

تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَأْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ

روک دو جن کی ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے (اگر کچھ اور بات ہے) تو ہمارے پاس واضح دلیل اور

مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ

روشن معجزات لے آؤ ● ان پیغمبروں نے کہا: (ہاں) ہم تمہارے جیسے بشر ہیں اور کچھ

مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

نہیں ہیں، لیکن یہ خدا ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے اور

عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا كَانَ لَنَآ أَنْ نَّأْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ

ہمارے بس میں نہیں ہے کہ خدا کے حکم کے بغیر ہم تمہارے لیے کوئی معجزہ

اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ وَ مَا لَنَآ

لے آئیں، پس مومنوں کو چاہئے کہ وہ صرف خدا پر بھروسہ کریں ● اور ہم خدا پر توکل

أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ

کیوں نہ کریں، جبکہ اس نے ہمیں ہماری راہوں کی ہدایت کی ہے اور ہم یقینا ان تمام اذیتوں

خدا کے اولیاء کے حقوق کے اقرار واعتراف کے بعد جس چیز کا تمہیں سب سے زیادہ شکر ادا کرنا چاہئے وہ ہے دنیا میں تمہارے اپنے مومن بھائیوں کی امداد کرنا۔ (بحار الانوار ج۷۸ ص۳۵۵)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۱۔ نعمت کو صرف شکر ادا کرنے والا ہی سمجھ سکتا ہے اور نعمت کا شکر صرف اسے سمجھنے والا ہی ادا کر سکتا ہے۔ (بحار الانوار ج۷۸ ص۳۷۸)

نیکی کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا:

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جس کے ساتھ نیکی کی جائے اس کا فرض بنتا ہے کہ محسن کے احسان کا بدلہ چکائے اور اگر یہ بات اس کے بس سے باہر ہو اور وہ ایسا نہ کر سکے تو اسے اس کی زبان سے تعریف کرنی چاہئے، اور اگر زبان بھی ایسا کرنے سے عاجز ہو تو اس پر فرض بن جاتا ہے کہ نعمت کی معرفت حاصل کرے اور محسن سے اظہار محبت کرے، اور اگر وہ ایسا بھی نہیں کر سکتا تو پھر ایسا شخص نیکی کا اہل نہیں ہے۔ (بحار ج۷۱ ص۵۰)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۲۔ جو تمہارے ساتھ کوئی نیکی کرتا ہے اس کا تم پر یہ حق بنتا ہے کہ تم اس کا شکریہ ادا کرو، اس کی نیکی کو ہر وقت یاد کرو، اس کے بارے نیک الفاظ منہ سے نکالو، اور جب خدا سے دعا مانگو تو اس کے لئے خلوص دل کے ساتھ دعا مانگو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ظاہر اور باطن میں اس کا شکریہ ادا کرنے والے سمجھے جاؤ گے، اور اگر کسی دن تمہیں اس نیکی کا بدلہ چکانا پڑے تو چکا دو۔

(بحار الانوار ج۷۱ ص۷)

۳۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں میں سے ایک بندے سے کہے گا "آیا تو نے فلاں شخص کا شکر ادا کیا ہے؟" تو وہ کہے گا "خداوندا! میں تو تیرا شکریہ ادا کرتا رہا ہوں" اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "جب تو نے اس کا شکریہ ادا نہیں کیا تو میرا بھی شکر ادا نہیں کیا!"

(کافی ج۲ ص۹۹)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۴۔ جو مخلوق میں سے اپنے محسن کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ عزوجل کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(بحار الانوار ج۷۱ ص۴۴)

عَلٰی مَاۤ اٰذَیۡتُمُوۡنَا ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَکَّلِ

پر صبر کریں گے جو تم ہمیں پہنچاتے ہو اور خدا پر توکل کرنے والوں

الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِرُسُلِهِمۡ

کو ہی توکل کرنا چاہئے● کفار نے اپنے پیغمبروں سے کہا:

ع ۲ ۱۴

لَنُخۡرِجَنَّکُمۡ مِّنۡ اَرۡضِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِیۡ مِلَّتِنَا ؕ

ہم ضرور تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں گے، یا پھر تم ہمارے مسلک کی طرف لوٹ آؤ،

فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡهِمۡ رَبُّهُمۡ لَنُهۡلِکَنَّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ

پس ان کے پروردگار نے ان کی طرف وحی کی کہ ہم یقینا ظالموں کو ہلاک کردیں گے ● اور

لَنُسۡکِنَنَّکُمُ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ

بتحقیق ہم ظالموں کے بعد تمہیں اسی سرزمین میں سکونت عطا کریں گے، یہ اس شخص کے لیے ہے جو

خَافَ مَقَامِیۡ وَ خَافَ وَعِیۡدِ ﴿۱۴﴾ وَ اسۡتَفۡتَحُوۡا وَ خَابَ

میرے مقام و منزلت سے ڈرے اور میری وعید سے خوف کھائے ● اور (انبیاء و مومنین) فتح و کامرانی

کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنۡ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسۡقٰی مِنۡ

کے انتظار میں تھے اور ہر ضدی مزاج ظالم محروم ہوگیا۔ ان (ظالموں) کا انجام دوزخ ہے اور انہیں

مَّآءٍ صَدِیۡدٍ ﴿۱۶﴾ یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَکَادُ یُسِیۡغُهٗ وَ یَاۡتِیۡهِ

بدبو دار پیپ والا پانی پلایا جائے گا● اور اس پانی کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا، جبکہ اس

الۡمَوۡتُ مِنۡ کُلِّ مَکَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍ ؕ وَ مِنۡ وَّرَآئِهٖ

کا حلق سے اتارنا ہرگز گوارا نہیں ہوگا اور ہر طرف سے اسے موت آلے گی لیکن وہ مرے گا نہیں

عَذَابٌ غَلِیۡظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ

اور اس کے بعد سخت عذاب ہوگا● جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا ہے

اَعۡمَالُهُمۡ کَرَمَادِ ۣاشۡتَدَّتۡ بِهِ الرِّیۡحُ فِیۡ یَوۡمٍ

ان کی مثال ایسی ہے جیسے خاکستر ہو جس پر طوفان کے دن تیز آندھی

عَاصِفٍ ؕ لَا یَقۡدِرُوۡنَ مِمَّا کَسَبُوۡا عَلٰی شَیۡءٍ ؕ ذٰلِکَ

چلے، جو کچھ انہوں نے کمایا ہے اس کی حفاظت پر وہ ذرہ برابر قادر نہیں ہوتے، یہی تو

هُوَ الضَّلٰلُ الۡبَعِیۡدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وہ گہری اور دور کی گمراہی ہے ● آیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین

وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡهِبۡکُمۡ وَ یَاۡتِ بِخَلۡقٍ

کو برحق خلق فرمایا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں ہٹا دے اور (تمہاری جگہ) نئی

جَدِیۡدٍ ﴿ۙ۱۹﴾ وَّ مَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیۡزٍ ﴿۲۰﴾ وَ بَرَزُوۡا

مخلوق کو لے آئے ● اور یہ (تبدیلی) اللہ کیلئے کوئی دشوار کام نہیں ● اور لوگ سارے کے سارے

لِلّٰهِ جَمِیۡعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُنَّا

اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، پس کمزور لوگ تکبر کرنے والوں سے کہیں گے ہم تمہارے تابع

لَکُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا مِنۡ عَذَابِ اللّٰهِ مِنۡ

تھے تو کیا تم ہم سے خدا کے عذاب میں سے کچھ عذاب کو ہٹا سکتے ہو؟ (وہ) کہیں گے اگر اللہ نے

شَیۡءٍ ؕ قَالُوۡا لَوۡ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَیۡنٰکُمۡ ؕ سَوَآءٌ عَلَیۡنَاۤ

ہمیں (عذاب سے چھٹکارے کی) ہدایت کی تو ہم یقینا تمہیں ہدایت کریں گے، ہمارے لئے برابر

اَجَزِعۡنَاۤ اَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۲۱﴾ؑ وَ قَالَ

ہے کہ ہم چیخ وپکار کریں یا صبر کریں، ہمارے لئے تو نجات کا کوئی راستہ ہی نہیں ● اور جب (جزاو

الشَّیۡطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الۡاَمۡرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَکُمۡ وَعۡدَ الۡحَقِّ

سزا کا) کام مکمل ہو جائے گا تو شیطان (جہنمیوں کو ملامت کرتے ہوئے) کہے گا: یقیناً اللہ نے جو تم سے

وَ وَعَدۡتُّکُمۡ فَاَخۡلَفۡتُکُمۡ ؕ وَ مَا کَانَ لِیَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ

وعدہ کیا تھا وہ سچا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اس کی تم سے خلاف ورزی کی، میرا تم لوگوں

سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُکُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِیۡ ۚ فَلَا تَلُوۡمُوۡنِیۡ

پر کوئی تسلط نہیں تھا مگر صرف اتنا کہ میں نے تمہیں بلایا تم نے میری دعوت کو قبول کر لیا، للذا

ع ۳ ۱۵

وَ لُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَآ اَنْتُمْ

تم مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ کو ملامت کرو نہ تو میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم

بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ

میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو، اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدا کا شریک قرار دیا ہوا تھا میں اس

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ

سے بیزار ہوں یقینا ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے ● اور جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اچھے کام انجام دیئے انہیں ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا

رہی ہیں، وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا ایک دوسرے کو

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً

تحفہ سلام ہوگا ● آیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی مثال بیان کی ہے؟ کلمہ طیبہ

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾

(کلمہ اور ایمان) ایسے پاک و پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوط اور شاخ آسمان میں ہے ●

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

(شجرہ طیبہ) اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ پھل دیتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ مَثَلُ

کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے شاید کہ وہ نصیحت حاصل کرسکیں ● اور پلید گفتگو

كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ

(اور عقیدہ) اس پلید درخت کی مثل ہے جو زمین سے اکھاڑا

الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

جاتا ہے جس کے لیے ثبات و قرار نہیں ● اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دنیوی زندگی

موضوع آیت ۲۲۔ سرزنش۔ ملامت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ حمد کرنے والے کو اپنے رب کی حمد کرنا چاہیے اور ملامت کرنے والے کو اپنے نفس کی ملامت کرنا چاہیے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۶)

۲۔ کسی کی ہر وقت سرزنش نہ کیا کرو کہ اس سے دلوں میں کینے پیدا ہوتے ہیں اور دشمنیاں جنم لیتی ہیں۔ (غررالحکم)

۳۔ زیادہ سرزنش شکوک و شبہات تک جا پہنچاتی ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ جو شخص خود کو تہمت کے مقامات تک پہنچاتا ہے، اگر اس کے بارے میں کوئی بدگمانی کرے تو اسے ملامت نہیں کرنی چاہیے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱۹۵)

۵۔ سرزنش کا اظہار محبت کی حیات ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ جاہل کو سرزنش نہ کرو ورنہ وہ تم سے دشمنی کرنے لگ جائے گا اور عقلمند کو سرزنش کرو کہ وہ تم سے محبت کرے گا۔ (غررالحکم)

۷۔ (حضرت علی علیہ السلام کی اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام کی وصیتوں سے اقتباس) اگر اپنے کسی دوست سے قطع تعلق کرنا چاہو تو اپنے دل میں اتنی جگہ رہنے دو کہ اگر اس کا رویہ بدلے، تو اس کے لیے گنجائش ہو۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۸۔ (اپنے ایک دوست کے بارے میں فرماتے ہیں:) ۔۔۔ وہ کسی کو ملامت نہیں کرتا تھا، جہاں کسی عذر کی گنجائش ہوتی تھی اور وہ عذر خواہی کرتا تھا تو اس کا عذر قبول کرلیتا تھا۔ (بحارالانوار ج ۶۹ ص ۲۹۴)

حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام:

۹۔ اے بُرے لوگو! تم دوسرے لوگوں کو تو گمان کی بنا پر ملامت کرتے ہو لیکن خود کو یقین کی بنا پر ملامت نہیں کرتے۔ (بحارالانوار ج ۱۴ ص ۳۰۵)

اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی

اور آخرت میں ثابت کلام کے ساتھ ثابت و پائیدار

الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَ یُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیۡنَ ۟ۙ وَ یَفۡعَلُ اللّٰہُ مَا

قرار دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہی میں پڑا رہنے دے گا اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے

یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ کُفۡرًا وَّ

انجام دیتا ہے● آیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے خدا کی نعمتوں کو کفر میں بدل دیا

اَحَلُّوۡا قَوۡمَہُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ ﴿ۙ۲۸﴾ جَہَنَّمَ ۚ یَصۡلَوۡنَہَا ؕ وَ

ہے اور اپنی قوم کو سرائے ہلاکت میں جا اتارا● وہ لوگ دوزخ میں جا پہنچیں گی اور

بِئۡسَ الۡقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَ جَعَلُوۡا لِلّٰہِ اَنۡدَادًا لِّیُضِلُّوۡا عَنۡ

وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے۔ (بدعقیدہ لوگوں نے)خدا کے لیے شریک قرار دیئے تاکہ لوگوں کو خدا کے راستے

سَبِیۡلِہٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعُوۡا فَاِنَّ مَصِیۡرَکُمۡ اِلَی النَّارِ ﴿۳۰﴾

سے بھٹکا دیں، آپ کہہ دیجئے! تم مزے اٹھا لو، پس یقینا تمہارے کاموں کا آخری نتیجہ جہنم ہے●

قُلۡ لِّعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُنۡفِقُوۡا

(اے پیغمبرؐ!) میرے ان بندوں سے جو ایمان لے آئے ہیں، کہہ دیجئے کہ نماز کو قائم کریں اور جو کچھ ہم

مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا

نے انہیں عطا کیا ہے چھپا کر اور ظاہر کر کے خرچ کریں، اس سے پہلے کہ وہ دن آپہنچے جس میں نہ تو خرید و

بَیۡعٌ فِیۡہِ وَ لَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

فروخت ہوگی اور نہ ہی دوستی کام آئے گی● اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور

الۡاَرۡضَ وَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِہٖ مِنَ

زمین کو پیدا کیا، اور آسمان سے پانی نازل کیا، پس اس کے ذریعے تمہارے رزق کے لیے

الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّکُمۡ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الۡفُلۡکَ لِتَجۡرِیَ فِی

پھلوں کو باہر نکالا اور کشتیوں کو تمہارے لیے مسخر کیا تاکہ اس کے حکم کے ساتھ سمندر

ع ۴ / ۱۶

موضوع آیت: ۳۱

چھپا کر __ اور __ ظاہر کر کے صدقہ دینا:

الف: چھپا کر صدقہ دینا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ چھپا کر صدقہ دینا رب (رحمان) کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۹۶ ص ۱۳۰)

۲۔ سات قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جبکہ اس کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔ (جن میں سے ایک وہ ہے) جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے لیکن بائیں ہاتھ تک کو اس کی خبر نہیں ہوتی۔

(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۷۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔ سب سے افضل وسیلہ جسے لوگ اختیار کرتے ہیں، اللہ پر ایمان ہے اور چھپا کر صدقہ دینا ہے، کیونکہ اس قسم کے صدقہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور رب کا غضب ٹھنڈا ہوتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۷۷)

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

لوگوں کے سامنے صدقہ اس غرض سے نہ دو کہ تمہاری تعریف کریں، اگر تم ایسا کرو گے تو تم اسی وقت اپنا اجر پالو گے (وہ ریاکاری میں شمار ہوگا) بلکہ صدقہ اس انداز سے دو کہ دائیں ہاتھ کی خبر بائیں ہاتھ تک کو نہ ہونے پائے، کیونکہ تم جس ذات (کی خوشنودی) کے لیے چھپا کر صدقہ دے رہے ہو وہ تمہیں علی الاعلان جزا دے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۸۴)

ب: ظاہر میں صدقہ دینا

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ خدا تک وسیلہ اختیار کرنے والوں کا بہترین وسیلہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔۔۔۔۔۔ اور چھپا کر صدقہ دینا ہے، کیونکہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور ظاہر میں صدقہ دینا ہے کیونکہ یہ بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ ظاہر میں صدقہ دینا ستر قسم کی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۷۹)

الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ

میں چلتی رہیں اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کیا● اور تمہارے لئے سورج اور چاند کو

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ

مسخر کردیا جو ہمیشہ حرکت کررہے ہیں اوررات اور دن کو (بھی) تمہارے لئے

النَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ

مسخر کردیا ہے● اور تمہیں وہ کچھ دیا ہے جو تم نے اس سے مانگا ہے اور اگر تم خدا کی

تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ

نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اچھی طرح شمار نہ کر سکو گے، یقینا انسان

لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

بڑا ظالم اور ناشکرا ہے● اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ پروردگارا اس شہر (مکہ)

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِيْ وَ بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾

کو امن قرار دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے دور رکھ کہ ہم بتوں کی پرستش کریں●

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ

پروردگارا! یقینا بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے، پس جو شخص میری پیروی کرے گا تو یقینا وہ مجھ

فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾

سے ہے اور جو میری مخالفت کرے گا تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تو یقینی طور پر بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے●

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ

پروردگارا! میں نے اپنی ذریت میں سے (ایک کو) بے آب و گیاہ وادی میں

عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

تیرے قابلِ احترام گھر کے پاس ٹھہرادیا ہے، پروردگارا! (یہ اس لیے ہے) تاکہ وہ

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ

نماز قائم کریں، پس تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں

ع ۵ ۱۷

موضوع آیت ۳۴
اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں

۱۔ حضرت علی علیہ السلام نے جناب کمیلؒ سے ارشاد فرمایا: ''اے کمیل! تم کبھی خدا کی نعمتوں اور عافیت سے خالی نہیں رہتے، للذا کسی وقت بھی اس کی حمد و ثنا، تسبیح و تقدیس اور شکر و ذکر سے خالی نہ رہو اور ہر حالت میں ان کے ساتھ مشغول رہو''
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۷۳)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ اس اللہ کے لیے حمد ہے جس کی تعریف تک کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا اور اس کی نعمتوں کو شمار کرنے والے شمار نہیں کرسکتے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱)

۳۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب اس آیت ''وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا'' (اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو شمار نہیں کرپاؤ گے) کی تلاوت فرماتے تو کہتے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں کی معرفت اس بات میں قرار دی ہے کہ ان کی نعمتوں کی معرفت سے انسان عاجز ہے، جس طرح کہ اس نے اپنی ذات کے ادراک کی معرفت اس بات میں قرار دی ہے کہ انسان اس بات کا یقین کرلیتا ہے کہ اس کا ادراک ناممکن ہے، پس اللہ تعالیٰ عارف لوگوں کے معرفت کے عاجز آجانے کی قدردانی کرتے ہوئے ان کی عاجزی کے اعتراف کو شکر قرار دیتا ہے، اسی طرح اپنی ذات کے ادراک سے عاجز آجانے والوں کے عجز کو ایمان قرار دیتا ہے''
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۴۲)

مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ

پھل میوؤں سے روزی عطا کر تاکہ تیرا شکر ادا کریں● پروردگارا! تو ہر اس بات

مَا نُخْفِيْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ

کو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں

شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

اور زمین اور آسمان میں خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں● ستائش اس اللہ کے لیے ہے جس نے

وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ

بڑھاپے میں مجھے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا فرمائے ہیں، یقیناً

لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ

میرا رب دعا کا سننے والا ہے● پروردگارا! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسل اور

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖۗ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ

ذریت کو بھی۔ پروردگارا! میری دعا کو قبول فرما● پروردگارا! مجھے،

لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَ لَا

میرے ماں باپ اور مومنین کو بخش دے جس دن کہ حساب برپا ہوگا● جو کچھ ظالم لوگ

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۬ اِنَّمَا

انجام دیتے ہیں خدا کو اس سے غافل نہ سمجھ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس دن

يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ

کے لیے موخر کر دیتا ہے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی● (جس دن گنہگار سخت خوف کی وجہ سے)

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ

گردنوں کو اوپر اٹھائے تیزی کے ساتھ بھاگ رہے ہوں گے ان کی آنکھیں نہیں جھپکیں گی اور ان کے دل

هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ

(امید اور تدبیر سے) خالی ہوں گے● اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ کہ جس دن عذاب ان کے پاس آپہنچے گا،

الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ نُّجِبۡ

اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وہ کہیں گے پروردگارا! ہمیں تھوڑی مدت کے لیے مہلت دے دے تا کہ

دَعۡوَتَکَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَ لَمۡ تَکُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ مِّنۡ

تیری دعوت کا جواب دیں اور پیغمبروں کی اتباع کریں (ان سے کہا جائے گا) آیا تم نہیں تھے جو اس سے پہلے

قَبۡلُ مَا لَکُمۡ مِّنۡ زَوَالٍ ﴿ۙ۴۴﴾ وَّ سَکَنۡتُمۡ فِیۡ مَسٰکِنِ

قسمیں کھاتے تھے کہ تمہارے لیے ہر گز فنا اور زوال نہیں ہے ● اور تم ان لوگوں کے گھروں میں آباد ہوئے

الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ تَبَیَّنَ لَکُمۡ کَیۡفَ فَعَلۡنَا

(جو تم سے پہلے تھے اور) جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور تم پر یہ بات کھل کر واضح ہو گئی ہے کہ ہم نے ان کے

بِهِمۡ وَ ضَرَبۡنَا لَکُمُ الۡاَمۡثَالَ ﴿۴۵﴾ وَ قَدۡ مَکَرُوۡا

ساتھ کیا سلوک کیا؟ اور تمہارے لئے (عبرت کے حصول کے لیے) مثالیں بیان کیں ● اور بتحقیق

مَکۡرَهُمۡ وَ عِنۡدَ اللّٰهِ مَکۡرُهُمۡ ؕ وَ اِنۡ کَانَ مَکۡرُهُمۡ

انہوں نے اپنی تمام چالوں کو استعمال کیا، لیکن ان کے سارے مکر و حیلے خدا کے پاس ہیں، اگرچہ ان کے مکر

لِتَزُوۡلَ مِنۡهُ الۡجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ مُخۡلِفَ

ایسے ہیں کہ جن سے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں ● پس ہر گز یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے

وَعۡدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿ؕ۴۷﴾

ساتھ جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کرے گا، یقیناً اللہ کو شکست نہیں دی جاسکتی اور وہ صاحب انتقام ہے ●

یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَیۡرَ الۡاَرۡضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوۡا

جس دن کہ زمین اس زمین اور آسمان (ان) کے علاوہ میں بدل دیئے جائیں گے اور

لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ تَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ یَوۡمَئِذٍ

لوگ یکتا قہار خدا کے حضور پیش ہوں گے ● اس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ طوقوں اور

مُّقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ ﴿ۚ۴۹﴾ سَرَابِیۡلُهُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ وَّ

زنجیروں میں ساتھ ساتھ جکڑے ہوں گے ● ان کے لباس (تار کول جیسے چپک جانے والے آتشگیر بدبودار مادہ)

تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا

قطران کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانکے ہو گی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کا اس

كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ

کے کئے کا بدلہ دے یقیناً اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ● یہ (قرآن) لوگوں کے لیے پیام اور

لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ

اطلاع ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے خبردار ہو جائیں اور جان لیں کہ معبود یکتا صرف وہی ہے اور اس

لِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

لیے بھی کہ صاحبانِ عقل نصیحت حاصل کریں ●

سُوْرَةُ الْحِجْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۹۹

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

الف، لام، را۔ یہ ہیں (آسمانی) کتاب اور روشن قرآن کی آیات ●

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ بہت دفعہ آرزو کریں گے کہ اے کاش وہ مسلمان ہوتے ● انہیں

يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ

اپنے حال پر چھوڑ دو تاکہ وہ کھائیں (پئیں) اور مزے اڑائیں اور انہیں آرزوئیں سرگرم رکھیں، وہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ وَ مَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا كِتَابٌ

بہت جلد جان جائیں گے ● اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لیے ایک

مَّعْلُوْمٌ ﴿۴﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا

مقرر شدہ مدت تھی ● کوئی امت اپنے مقرر وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے

يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۵﴾ وَ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ

اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے ● اور کفار کہتے ہیں کہ اے وہ! جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس

ع ۱۱ ۱۹

الجزو رابع عشر

فضائل سورہ حجر:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اسے مہاجرین وانصار کی تعداد کے برابر نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ (تفسیر مجمع البیان)

سورہ ابراہیمؑ موضوع آیت ۵۰

جہنمیوں کا لباس

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اگر جہنمیوں کے لباس میں سے صرف ایک پہناوا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا دیا جائے تو اس کی بدبو سے تمام اہل دنیا مر جائیں۔

(بحار الانوار جلد ۸ ص ۲۸۰)

۲۔ جہنم کے جس زنجیر کی لمبائی ستر ہاتھ ہے، اگر اس کی ایک کڑی دنیا پر رکھ دی جائے تو تمام دنیا اس کی حرارت سے پگھل جائے۔

(بحار الانوار جلد ۸ ص ۲۸۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ احنف! اے کاش کہ تم ان (اہل جہنم) کو دیکھتے کہ ان کے ساتھ کیا گزر رہی ہے؟ کبھی تو وہ جہنم کی وادیوں میں اتر رہے ہوتے ہیں اور کبھی س کے پہاڑوں پر چڑھ رہے ہوتے ہیں، انہیں تار کول کے لباس پہنائے گئے ہیں اور وہاں کے فاسق و فاجر اور شیطانوں کے ساتھ انہیں جوڑ دیا گیا ہے اور جب بھی وہ جہنم کی جلتی ہوئی آگ سے چیختے چلاتے ہیں تو ان پر سانپ اور بچھو حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷ ص ۲۲۱)

موضوع آیت: ۳، امید

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ''امید'' میری امت کے لئے رحمت ہے۔ اگر امید نہ ہوتی تو کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ نہ پلاتی اور کوئی شخص درخت زمین میں نہ لگاتا۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۳)

۲۔ جو یہ امید رکھتا ہے کہ کل تک زندہ رہے گا اسے یہ امید بھی ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۶۷)

۳۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں (مجھ) محمد کی جان ہے جب بھی میری آنکھیں جھپکتی ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری دونوں پلکوں کے آپس میں ملنے سے پہلے اللہ تعالیٰ میری روح قبض کر لے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۶۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ امیدیں ختم ہونے میں نہیں آتیں۔ (غرر الحکم)

۵۔ امیدیں آنکھوں کی بینائی کو ختم کر دیتی ہیں۔

(غرر الحکم)

الذِّكۡرُ اِنَّكَ لَمَجۡنُوۡنٌ ؕ﴿۶﴾ لَوۡ مَا تَاۡتِيۡنَا بِالۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنۡ

پر ذکر الٰہی نازل ہوا ہے یقینا تُو دیوانہ ہے● اگر سچوں میں سے ہے تو پھر ہمارے

كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ الۡمَلٰٓـئِكَةَ اِلَّا

پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتا؟● (انہیں معلوم نہیں) ہم فرشتوں کو حق کی بنیادوں کے بغیر

بِالۡحَـقِّ وَمَا كَانُوۡۤا اِذًا مُّنۡظَرِيۡنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا

نہیں بھیجتے اور اس صورت میں پھر کفار کو ہرگز مہلت نہیں دی جائے گی● یقیناً ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا

الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ

ہے اور ہم ہی ہر حالت میں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں● اور یقینا ہم نے آپ سے پہلے گذشتہ

قَبۡلِكَ فِىۡ شِيَعِ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۰﴾ وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ

اقوام اور گروہوں میں بھی پیغمبر بھیجے ہیں● اور ان کے پاس کوئی بھی پیغمبر نہیں آتا تھا،

اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسۡلُكُهٗ فِىۡ

مگر وہ اس کا ہنسی مذاق اڑاتے تھے● اسی طرح ہم (اتمام حجت کے طور پر) قرآنِ مجید کو

قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۙ﴿۱۲﴾ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَقَدۡ خَلَتۡ

مجرموں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں● (لیکن) وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور پہلے کفار

سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوۡ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَابًا مِّنَ

کا بھی یہی شیوہ تھا● اور اگر ہم ان کیلئے آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں تو وہ

السَّمَآءِ فَظَلُّوۡا فِيۡهِ يَعۡرُجُوۡنَ ۙ﴿۱۴﴾ لَقَالُوۡۤا اِنَّمَا سُكِّرَتۡ

اس سے چڑھنا بھی شروع کردیں● تو وہ یقیناً یہی کہیں گے کہ حقیقت میں ہماری آنکھوں

اَبۡصَارُنَا بَلۡ نَحۡنُ قَوۡمٌ مَّسۡحُوۡرُوۡنَ ﴿۱۵﴾ ع۱ وَلَقَدۡ

کو موند دیا گیا ہے بلکہ ہم پر تو جادو کردیا گیا ہے● اور یقیناً ہم

جَعَلۡنَا فِى السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيۡنَ ۙ﴿۱۶﴾

نے آسمان میں برج مقرر کئے ہیں اور اسے دیکھنے والوں کیلئے زینت بخشی ہے●

۶۔امیدوں کی دھوکہ دہی سے بچتے رہو، کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے کسی دن کے ساتھ اپنی امیدیں وابستہ کیں لیکن وہ اس دن کو نہ پاسکے اور گھر بنانے والے ایسے ہیں جو اُن میں نہ رہ سکے اور مال جمع کرنے والے ایسے ہیں جسے وہ نہ کھا سکے۔ (غررالحکم)

۷۔تم دوسرے لوگوں سے کٹ کر خدا کے ہو جاؤ، اس لیے کہ وہ فرماتا ہے: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں ہر اس شخص کی امیدوں کو ناکامی سے منقطع کردوں گا جو میرے غیر سے امیدیں وابستہ کرلیتا ہے۔۔۔۔۔'' (بحارالانوار جلد ۹۴ ص ۹۵)

۸۔جو کسی انسان سے امیدیں وابستہ کرلیتا ہے وہ اس سے ڈرتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۷۹)

۹۔جو شخص اپنی آرزوئیں لمبی کرلیتا ہے وہ اپنے اعمال بگاڑ لیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۱۶۶)

۱۰۔لوگوں میں سے جس کی آرزوئیں زیادہ ہوں گی اسے موت بہت کم یاد ہوگی۔ (غررالحکم)

وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿١٧﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ

اورانہیں ہرراندہ درگاہ شیطان (کی دسترس) سے محفوظ کردیاہے● مگرجوچوری چھپے

السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَ الْاَرْضَ

کان لگاکر سنتاہے ایک روشن شہاب اس کا پیچھاکرتاہے● اورہم ہی نے

مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ

زمین کوپھیلایااوراس میں مضبوط واستوار پہاڑگاڑدیئے اوراس میں ہرمناسب

كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَ

اورموزوں چیزکواگایا ہے● اور اس (زمین) میں ہم نے تمہارے لئے اور ان کیلئے جنہیں

مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا

تم روزی نہیں دیتے وسیلہ زندگی قراردیا● اور کوئی چیزایسی نہیں ہے جس کے خزانے

خَزَآئِنُهٗ ۫ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَ

ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم مقررہ مقدار کے علاوہ نازل نہیں کرتے● اورہم نے

اَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

(بادلوں اور نباتات کو) بارآور کرنے والی ہواؤں کو بھیجااورآسمان سے پانی برسایاپس اس سے ہم نے تمہیں

فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَ اِنَّا

سیراب کیاجبکہ تم (نہ توبارش کوجمع کرسکتے ہو) اورنہ اپنے لئے اسے (بادلوں یا زمین میں) ذخیرہ کرسکتے ● اوریقیناً

لَنَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا

ہم ہی ہیں جوزندہ کرتے ہیں، ہم ہی ہیں جو موت دیتے ہیں اور ہم ہی ہیں جو وارث ہیں●اور اس میں

الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا

شک نہیں کہ ہم تم سے پہلے لوگوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے

الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ

آئندہ لوگوں سے بھی آگاہ ہیں● اور بے شک تمہارا پروردگار ہی ان سب کو محشور کرے گا، کیونکہ

حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ

وہ حکمت والا اور علم والا ہے ● اور یقینا ہم نے انسان کو خشک مٹی سے پیدا کیا ایسی

صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۶﴾ وَ الۡجَآنَّ خَلَقۡنٰهُ مِنۡ

مٹی سے جو سیاہ، تبدیل شدہ اور بدبودار تھی ● اور انسان سے پہلے ہم نے جنوں کو

قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾ وَ اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ

جلادینے والی تیز آگ سے پیدا کیا ● اور (یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے

اِنِّىۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۸﴾

فرشتوں سے کہا: یقیناً میں خشک، سیاہ اور بدبودار مٹی سے ایک بشر کو خلق کررہا ہوں ●

فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَ نَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ

توجس وقت میں اسے معتدل اور استوار بنالوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس

سٰجِدِيۡنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّاۤ

کے سامنے سجدے میں گرجانا ● پس تمام کے تمام فرشتوں نے باہم سجدہ کیا ● مگر

اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

ابلیس نے انکار کردیا کہ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو ● (اللہ نے) فرمایا:

يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ

اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدے کرنے والوں (ملائکہ) کے ہمراہ نہیں تھا؟ ● (ابلیس نے)

لَمۡ اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ

کہا: میں ایسا نہیں ہوں کہ جس بشر کو تونے خشک، سیاہ، بدبودار مٹی سے بنایا

حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ

ہے اُسے سجدہ کروں ● (خدا نے) فرمایا: پس تو فرشتوں کی صف (اور اس مقام سے) باہر نکل

رَجِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ وَّ اِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۳۵﴾

جا کہ تو راندہ درگاہ ہے ● اور بے شک تجھ پر روزِ جزا تک لعنت ہے ●

ع ۱۰ ۲

موضوع آیت ۲۹، روح

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔روحیں مختلف لشکروں کی صورت میں ہیں، ان میں سے جو ایک دوسرے کو پہچان لیتی ہیں وہ آپس میں محبت کرتی ہیں اور وہ جو نہیں پہچانتی وہ جدا رہتی ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۲۴۶۶۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔روحوں کے آپس میں ملنے سے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔(غررالحکم)

۳۔جسم کی چھ حالتیں ہوتی ہیں:
۱۔ تندرستی ۲۔بیماری
۳۔ موت ۴۔زندگی
۵۔نیند ۶۔بیداری
اسی طرح روح کی بھی چھ حالتیں ہوتی ہیں:
۱۔اس کی زندگی علم ہے
۲۔اس کی موت جہالت ہے
۳۔اس کی بیماری شک ہے
۴۔اس کی تندرستی یقین ہے
۵۔اس کی نیند غفلت ہے
۶۔اس کی بیداری خدا کو یاد کرنا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۶۱ ص ۴۰)

۴۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی امام سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول:- ''وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الرُّوۡحِ ۔ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّىۡ ''یعنی اے رسولؐ! آپؐ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیں کہ روح تو پروردگار کا ایک امر ہے۔ (بنی اسرائیل: ۸۵) کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: وہی تو ہے جو انسانوں اور حیوانوں میں ہوتی ہے، میں نے عرض کیا: تو وہ کیا چیز ہے؟ آپؑ نے فرمایا: ''یہ خدا کی ایک ملکوتی طاقت ہے۔''
(بحارالانوار جلد ۶۱ ص ۴۲)

۵۔ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ: ''مرد یہاں پر سویا ہوا ہے اور عورت بھی، دونوں (خواب میں) دیکھتے ہیں کہ مکہ یا کسی اور شہر میں ہیں! تو کیا ان کی روحیں ان کے بدن سے نکل جاتی ہیں؟'' امام علیہ السلام نے فرمایا: ''نہ! ابو بصیر ایسا نہیں ہے! کیونکہ جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو واپس لوٹ کر نہیں آتی، البتہ اس کی مثال یوں سمجھو کہ سورج کی ٹکیہ ہوتی ہے جو خود تو وسطِ اسمان میں مرکوز رہتی ہے لیکن اس کی شعاعیں دنیا پر پڑرہی ہوتی ہیں'' (بحارالانوار جلد ۶۱ س ۴۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔نیک لوگوں کے دل جب آپس میں ملتے ہیں اگرچہ وہ زبان سے اپنی محبت کا اظہار نہ بھی کریں پھر بھی

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾

(ابلیس نے) کہا: پروردگارا! پس مجھے اس دن کیلئے مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے ●

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ

(خدا نے) فرمایا: تو ان لوگوں میں سے ہے جنہیں مہلت دی گئی ہے ● (لیکن قیامت تک نہیں بلکہ) اس دن تک

الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي

کہ جس کا وقت معلوم ہے ● (شیطان نے) کہا: پروردگارا! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے لہٰذا میں بھی زمین

الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

میں ان کیلئے (برائیوں کو) آراستہ کروں گا اور سب کو فریب دوں گا ● مگر ان کے درمیان میں سے تیرے

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾

مخلص (اور برگزیدہ) بندوں کو (نہیں) ● (اللہ) نے فرمایا یہ ایسا سیدھا راستہ ہے جس کی ذمہ داری میرے پاس ہے ●

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ

یقیناً میرے (برگزیدہ) بندے ایسے ہیں جن پر تیرا کوئی تسلط نہیں ہے سوائے ان گمراہ لوگوں کے

مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾

جو تیری پیروی کریں گے ● اور یقیناً جہنم ان سب کی وعدہ گاہ ہے ●

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾

اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان گمراہوں کا تقسیم شدہ ایک حصہ ہے ●

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا

بیشک پرہیزگار بہشت کے باغات اور بہنے والے چشموں (کے کنارے) میں ہونگے ● (ان سے کہا جائے گا) امن

بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

وسلامتی کے ساتھ ان (باغوں) میں داخل ہو جاؤ ● ہم نے ان کے سینوں سے ہر قسم کا کینہ نکال دیا

اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا

ہے (کہ وہ) بھائی بھائی بن کر تختوں کے اوپر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے ● وہاں انہیں کسی

ع ۱۹ ۳ ۳

اس قدر تیزی سے ایک دوسرے سے گھل مل جاتے ہیں جس طرح بارش کے قطرے نہر کے پانی میں مل جاتے ہیں، جبکہ بدکار لوگوں کے دل ایک دوسرے سے دور ہوتے ہیں جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو خواہ وہ زبان سے اپنی محبت کا اظہار بھی کریں جانوروں کی طرح باہمی الفت سے دور ہوتے ہیں جو ایک طویل مدت تک ایک ہی ناند سے چارہ کھاتے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۴۷ ص ۲۸۱)

۷۔ روح ایک نفیس و باریک جسم ہے جسے کثیف اور قابلِ دید قالب میں رکھ دیا گیا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۶۱ ص ۳۴)

موضوع آیت ۴۷۔ کینہ اور دلی کدورت

۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ کی مسجد خیف میں خطبہ دیا، سب سے پہلے خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: ''۔۔۔۔۔۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ کسی مسلمان کا دل ان کے بارے میں کھوٹ نہیں کر سکتا ۱۔ خدا کے لیے خلوص سے اعمال بجالانا۔ ۲۔ ائمہ مسلمین کے ساتھ خیر خواہی کرنا اور ۳۔ مسلمانوں کے اتحاد و جماعت سے منسلک رہنا، کیونکہ ان کی دعوت ہر طرف سے انہیں اپنے احاطہ میں لیے ہوئے ہے''

(خصال صدوقؒ جلد ۱ ص ۱۵۰)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام:
دلی کدورتیں، نیکیوں کو ضائع کر دیتی ہیں۔

(غررالحکم)

۳۔ جو شخص اپنے دل کو کدورتوں سے خالی کر دیتا ہے، اس کا رب اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

(غررالحکم)

۴۔ یقینا تم نے دلی کدورتوں اور گھورے پر اگے ہوئے سبزہ کی خواہش پر ایکا کر لیا ہے، امیدوں کی چاہت پر تو تم میں صلح صفائی ہے اور مال کی محبت پر ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے ہو۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۳۳)

۵۔ کدورت قلبی بیماری ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ کینہ ور شخص کے دل میں سخت کدورتیں ہوتی ہیں۔ (غررالحکم)

۷۔ برائی کو دل سے نکال کر غیر کے دل سے اس کا صفایا کر سکتے ہو۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۲)

۸۔ اگر میری امت کے دل میں کدورت نہ ہو تو اس کا کبھی کوئی دشمن نہ ہو۔ (غررالحکم)

خیانت کرنے اور کدورت رکھنے والا شخص

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وما کان لنبی ان یغل۔۔۔۔۔۔'' یعنی کسی نبی کی شان یہ نہیں ہے کہ خیانت کرے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ

قسم کا رنج نہیں پہنچے گا اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ (اے پیغمبرؐ!) میرے بندوں کو خبر

اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ

دے دیجئے کہ بے شک میں ہی بڑا بخشنے والا مہربان ہوں ● اور یقیناً میرا عذاب ہی، دردناک

الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾ وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا

عذاب ہے۔ اور انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کے بارے میں خبر دیجئے ● جب وہ ان کے

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾

پاس آئے اور سلام کیا، ابراہیم نے کہا: ہمیں تم سے ڈر لگتا ہے ●

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾

مہمانوں نے کہا: آپ ڈریں نہیں ہم آپ کو ایک نوجوان صاحب علم بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں ●

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

ابراہیمؑ نے کہا: آیا تم مجھے اس حالت میں خوشخبری دیتے ہو جبکہ بڑھاپے نے مجھے آلیا ہے پس تم کس

تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ

(عجیب قسم) کی خوشخبری دیتے ہو ● مہمانوں نے کہا: ہم نے آپ کو حقیقی خوشخبری دی ہے پس آپؑ

الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا

ناامیدوں میں سے نہ ہوں ● (ابراہیمؑ نے) کہا: گمراہوں کے علاوہ اور کون خدا سے

الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾

مایوس ہوتا ہے؟۔ (پھر ابراہیم نے) کہا: (اللہ کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہارا کیا کام ہے؟ ●

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ

انہوں نے کہا: ہم مجرم لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (تاکہ انہیں ہلاک کریں) ● مگر لوط کا خاندان

اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا

ہم یقیناً ان سب کو ہلاکت سے بچالیں گے ● سوائے لوط کی بیوی کے کہ ہم نے مقدر کردیا ہے کہ وہ پیچھے

(آل عمران/۱۶۱) کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ کسی نبی کو اس نے خائن نہیں بنایا ''و من یغلل بأت بما عل یوم القیامة'' (ایضاً) چنانچہ جو شخص کسی چیز کی خیانت کرے گا اسے وہ قیامت کے دن جہنم میں دیکھے گا، پھر اسے حکم ملے گا کہ جہنم کی آگ میں داخل ہو کر اسے نکال لائے۔
(تفسیر قمی جلد اول ص ۱۲۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ مکمل خیانت کار وہ ہے جو امام (حق) سے خیانت کرے، شبہ کے تحت یتیم کا مال کھائے اور شبہ کی بنا پر حرام کھائے۔ (تفسیر عیاشی جلد اول ص ۲۰۵)

۳۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ فتح خیبر کے دن کچھ اصحاب کرامؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ''فلاں شخص شہید ہے فلاں آدمی شہید ہے------'' یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور کہا: ''یہ بھی شہید ہے'' یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: ''نہیں ہرگز نہیں، کیونکہ میں اسے جہنم میں دیکھ رہا ہوں، اس لیے کہ اس نے ایک چادر کی خیانت کی ہے''
(الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۳۰۷)

لَمِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوۡطِ
ره جانے والوں میں سے ہوگی ● پس جب خدا کے بھیجے ہوئے ، خاندان لوط علیہ السلام

الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّکُمۡ قَوۡمٌ مُّنۡکَرُوۡنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوۡا
کے پاس آئے ● لوط نے فرمایا: یقیناً تم اجنبی لوگ ہو ● انہوں نے کہا: حقیقت میں ہم اس چیز (نزول عذاب)

بَلۡ جِئۡنٰکَ بِمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَیۡنٰکَ
کو آپ کے پاس لے کر آئے ہیں جس کے بارے میں یہ لوگ شک کیا کرتے تھے ● اور ہم حق بات

بِالۡحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسۡرِ بِاَهۡلِکَ بِقِطۡعٍ
لے کر آپ کے پاس آئے ہیں اور ہم یقیناً سچ کہہ رہے ہیں ● پس آپ اپنے خاندان والوں کو لے کر

مِّنَ الَّیۡلِ وَ اتَّبِعۡ اَدۡبَارَهُمۡ وَ لَا یَلۡتَفِتۡ مِنۡکُمۡ
رات کا کچھ حصہ گزر جانے پر باہر چلے جائیں اور آپ ان کے پیچھے پیچھے چلتے جائیں اور تم میں سے کوئی بھی

اَحَدٌ وَّ امۡضُوۡا حَیۡثُ تُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۶۵﴾ وَ قَضَیۡنَاۤ اِلَیۡہِ
(پیچھے کی طرف) مڑ کر نہ دیکھے اور جہاں کا آپ کو حکم دیا گیا ہے ادھر کو چلے جائیں ● اور ہم نے لوطؑ تک یہ

ذٰلِکَ الۡاَمۡرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ مَقۡطُوۡعٌ مُّصۡبِحِیۡنَ ﴿۶۶﴾
حتمی بات پہنچا دی ہے کہ اس (تباہ کار) قوم کی جڑیں صبح ہوتے ہوئے کاٹ ڈالی جائیں گی ●

وَ جَآءَ اَهۡلُ الۡمَدِیۡنَۃِ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ
اور شہر کے لوگ خوشی مناتے ہوئے (لوطؑ کے گھر) آپہنچے۔ (لوطؑ نے) کہا: یقین جانو یہ لوگ

ضَیۡفِیۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ ﴿۶۸﴾ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَ لَا
میرے مہمان ہیں پس تم مجھے (ان کے سامنے) رسوا نہ کرو ● اور خدا سے ڈرو اور مجھے خوار اور

تُخۡزُوۡنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوۡۤا اَوَ لَمۡ نَنۡهَکَ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۰﴾
شرمندہ نہ کرو ● (شہر کے بدمعاشوں نے) کہا: کیا ہم نے تجھے لوگوں (کو مہمان بنانے) سے نہیں روکا تھا؟ ●

قَالَ هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِیۡۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمۡرُکَ
فرمایا: اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو تو یہ میری بیٹیاں ہیں (تم ان سے شادی کر لو اور لواطہ کے گناہ سے بچو) ● (اے پیغمبرؐ!)

اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ

آپؐ کی جان کی قسم یہ لوگ اپنی مستی میں سرگردان تھے ● پس طلوعِ آفتاب کے وقت تباہ کن چنگھاڑ نے

مُشْرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا

انہیں اپنی گرفت میں لے لیا● پس ہم نے اس (شہر) کو تہہ و بالا کردیا اور اس پر

عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

ٹھوس مٹی کے پتھر برسائے● یقیناً اس سرگزشت میں تیز بین اور اشارہ سمجھنے والوں

لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ ﴿۷۶﴾

کے لیے روشن نشانیاں ہیں● اوراس سرزمین کے کھنڈرات کاروانوں کے راستے کے کنارے پر موجود ہیں●

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾ وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ

یقیناً اس ماجرا میں مومنین کے لیے روشن نشانی ہے● اور اس میں شک نہیں کہ ''ایکہ'' کی سرزمین

الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا

میں رہنے والے (بھی) ظالم لوگ تھے● پس ہم نے ان سے انتقام لیااور یقیناًان دوعلاقوں کے (ویران شدہ

لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۹﴾ ع وَ لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ

شہر) تمہاری آنکھوں کے سامنے آشکارا ہیں● اور یقیناً حجر کے رہنے والی قوم (ثمود) نے بھی

الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۸۰﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمْ اٰیٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا

پیغمبروں کو جھٹلایا● اور ہم نے ان کو اپنی آیات دکھلائیں لیکن وہ ان آیات سے روگردانی

مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ كَانُوْا یَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا

کرتے رہے● اور وہ پہاڑوں کے اندر امن کے گھر

اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾

تراشا کرتے تھے● صبح ہوتے ہی ایک (تباہ کن) چنگھاڑ نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا●

فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ مَا خَلَقْنَا

تو جو کچھ انہوں نے کمایا تھا ان کے کچھ کام نہ آیا● اور ہم نے آسمانوں،

ع ۵ ۱۹ ۵

موضوع آیت ۷۵، فراست (تیز فہمی)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مومن کی فراست سے بچو کیونکہ یہ خدا کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۳۰۷۳۰)

۲۔ مومن کی فراست سے خبردار رہو! کیونکہ یہ خدا کے نور کے ساتھ دیکھتا اور اس کی توفیق کے ساتھ بولتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۳۰۷۳۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ مومنین کے گمانوں سے بچو! کیونکہ اللہ سبحانہ نے حق کو ان کی زبانوں پر رکھ دیا ہے۔
(بحارالانوار ج ۶۷ ص ۷۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ جب قائم آلِ محمد (عجل اللہ فرجہ) کا ظہور ہوگا تو وہ لوگوں کے درمیان حضرت داؤد علیہ السلام جیسے فیصلے کریں گے، انہیں گواہوں کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں الہام فرمائے گا اور وہ اپنے علم کے مطابق فیصلے کریں گے اور ہر قوم کو اس کے کیے سے آگاہ کریں گے اور ہر ایک کی نشانی سے اپنے دوست اور دشمن کو پہچان لیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اِنَّ فِی ذَالِكَ لَاٰیَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ'' یعنی اس میں شک نہیں کہ اس میں (اصل بات کے) تاڑ جانے والوں کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ (حجر/۷۵) (تفسیر نور الثقلین جلد ۳ ص ۲۴)

۵۔ تفسیر در منثور میں ہے کہ ''ابو نعیم نے اپنی کتاب ''الحلیۃ'' میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''ان فی ذالك۔۔۔۔'' (حجر/۷۵) کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''متوسمین'' سے مراد ''صاحبان فراست'' ہیں یعنی جن میں تیز فہمی پائی جاتی ہے۔
(تفسیر المیزان جلد ۱۲ ص ۱۸۶)

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ

زمین اور ان کے درمیان موجودات کو نہیں بنایا مگر حق کے ساتھ اور یقینا ساعت

السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ

(قیامت) آنے والی ہے پس آپ ان سے اچھے انداز سے در گزر کرتے رہیں● بے شک

رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا

آپ کا رب پیدا کرنے والا اور صاحب علم ہے● بے شک ہم نے آپؐ کو

مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ

سبع مثانی (سورہ حمد) اور عظمت والا قرآن عطا کیا ہے● (اے رسولؐ) ہم نے ان کفار کے

اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ

گروہوں کو جس بات کے ساتھ کامیاب کیا ہے آپ اس کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں اور نہ ان کے لئے

اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَ قُلْ اِنِّيْٓ اَنَا

رنجیدہ خاطر ہوں اور اپنی محبت کے بازو مومنین کے لیے جھکادیں● اور کہہ دیجئے کہ میں تو یقیناً

النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾

واضح طور پر خبر دار کرنے والا ہوں● جس طرح آیاتِ الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والوں پر نازل کیا۔

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَ رَبِّكَ

جنہوں نے قرآن کو پرزے پرزے کردیا● پس آپ کے پروردگار کی قسم ہم ان سے

لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

(قیامت کے دن) یقینا پوچھیں گے● ہر اس چیز کے بارے میں جو وہ انجام دیا کرتے تھے●

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾

پس آپ اس چیز کو کھول کر بیان کردیں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور مشرکین سے منہ پھیر لیں●

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ

بے شک ہم آپ کو مذاق اڑانے والوں سے بچائیں گے● وہی جو خدا کے ساتھ دوسروں کو

موضوع آیت ۹۲

مسئولیت (ذمہ داری اور جواب دہی)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خبردار رہو! تم میں سے ہر ایک شخص نگہبان ہے اور ہر ایک اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے، چنانچہ جو شخص لوگوں پر حکمران ہے وہ اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ بھی ہے، مرد اپنے اہل وعیال کا نگہبان ہے اور ان کے بارے میں جواب دہ بھی ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اپنی اولاد کی نگہبان ہے، وہی ان کے بارے میں جوابدہ بھی ہے۔

(صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۴۵۹)

۲۔ میری جواب طلبی بھی ہوگی اور تمہاری جواب طلبی بھی۔ (کنزالعمال حدیث ۱۲۹۱۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ میں تمہیں ان چیزوں کے بارے میں خدا کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جن کے بارے میں تم لوگوں سے جواب طلبی ہوگی اور تم سب لوگوں کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ'' یعنی ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔ (مدثر/۳۸) اور خداوند عالم یہ بھی فرماتا ہے ''وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ، وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ'' (یعنی خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) (آل عمران/۲۸) اور فرماتا ہے: ''تیرے رب کی قسم ہم ان سے ان کے ہر چھوٹے بڑے عمل کے بارے میں سوال کریں گے'' (امالی مفیدؒ ص ۱۵۲)

۴۔ تم لوگ اللہ سے اس کے بندوں اور اس کے شہروں کے بارے میں ڈرتے رہو، اس لیے کہ تم سے (ہر چیز کے متعلق) سوال کیا جائے گا یہاں تک کہ زمینوں اور چوپایوں کے متعلق بھی اللہ کی اطاعت کرو، اس سے سرتابی نہ کرو۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۷ ص ۳۰۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۵۔ ''اے قاریانِ قرآن! جو کچھ خدا نے تمہیں اپنی کتاب کا علم دیا ہے اس بارے میں خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ مجھ سے سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی، مجھ سے تبلیغ رسالت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور تم سے خدا کی کتاب اور میری سنت کے بارے میں'' (تفسیر نور الثقلین جلد ۳ ص ۶۱۱)

۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''ان السمع والبصر۔۔۔'' یعنی کان، آنکھ اور دل ان سب کی (قیامت کے دن) یقینا بازپرس ہوگی (بنی اسرائیل/۳۶) کے بارے میں فرمایا: ''کان سے وہ پوچھا جائے گا جو اس نے سنا

←

اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَقَدْ نَعْلَمُ

معبود قرار دیتے ہیں، پس وہ بہت جلد حقیقت کو سمجھ لیں گے ● البتہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ

اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں اس سے آپ کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے ● پس اپنے پروردگار کی حمد کے

رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى

ساتھ تسبیح بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو جائیں! ● اپنے پروردگار کی اس قدر عبادت

يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

کریں کہ آپ کو یقین (موت) آجائے ●

ع

سُوْرَةُ النَّحْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۱۲۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى

خدا (کے عذاب) کا فرمان پہنچ گیا ہے پس اس کے بارے میں جلدی بازی سے کام نہ لو وہ پاک اور ہر اس چیز سے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ

برتر ہے جسے وہ خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں ● خداوند عالم فرشتوں کو وحی کے ساتھ جو اس کے فرمان سے ہے

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ

اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے، کہ لوگوں کو اس بات سے خبردار کرو کہ میرے علاوہ کوئی

اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

معبود نہیں پس صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو ● اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کی بنیاد پر پیدا کیا ہے،

بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

وہ اس سے برتر ہے جس کو لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ● اس نے انسان کو ایک نطفہ سے

مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾ وَ الْاَنْعَامَ

پیدا کیا ہے، پس وہ اس وقت خدا سے کھلم کھلا دشمنی کرتا ہے ● اور چوپایوں کو پیدا کیا ہے کہ جن

فضائل سورہ نحل

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
جو شخص ہر مہینے سورہ نحل کی تلاوت کرے گا وہ دنیا میں قرض اور تاوان سے بچا رہے گا اور ستر قسم کی بلاؤں سے بھی محفوظ رہے گا جن میں آسان ترین بلا دیوانگی اور جذام ہے اور اس کا ٹھکانہ بہشت برین میں ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

ہوگا، آنکھ سے جو اس نے دیکھا ہوگا اور دل سے جو اس نے عقیدہ قائم کیا ہوگا" (کافی جلد ۲ ص ۳۷)

خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا

میں تمہارے لیے گرم کرنے کا ذریعہ اور دوسرے فوائد ہیں اور ان میں سے (کا دودھ پیتے

تَأْكُلُونَ ﴿٥﴾ وَ لَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَ حِينَ

اور گوشت) کھاتے ہو ● اور ان میں تمہارے لیے شکوہ و جمال ہے کہ جب تم انہیں چراگاہ سے پلٹاتے ہو (اور صبح

تَسْرَحُونَ ﴿٦﴾ وَ تَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا

کے وقت) چراگاہ کی طرف بھیجتے ہو ● اور چوپائے تمہارے سنگین بوجھ کو ایسے شہر میں لے جاتے ہیں

بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ

جہاں تک تم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ یقینا تمہارا پروردگار مہربان اور رحم

رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ وَّ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَ

کرنے والا ہے ● اور گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو (پیدا کیا) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور تمہارے لیے

زِينَةً ۚ وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ وَ عَلَى اللَّهِ قَصْدُ

زینت ہو اور ایسی چیزوں کو پیدا کرتا ہے جنہیں تم جانتے بھی نہیں ● اور خدا ہی کے ذمہ ہے (کہ لوگوں کو)

السَّبِيلِ وَ مِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَ لَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ

سیدھی راہ (دکھائے) اور ان میں سے کچھ ٹیڑھی راہیں ہیں، اور اگر خدا چاہے تو سب کو (زبردستی)

أَجْمَعِينَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُمْ

ہدایت کرے ● وہی ہے جس نے تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا جس میں سے

مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ﴿١٠﴾ يُنْبِتُ

تمہارا پینا بھی ہے اور وہ نباتات بھی ہیں جن میں تم اپنے جانور چراتے ہو ● اسی پانی کے ذریعے

لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّيْتُونَ وَ النَّخِيلَ وَ الْأَعْنَابَ وَ مِنْ

تمہارے لیے کھیتی، زیتون کھجور اور انگور کے درخت اور طرح طرح کے پھل میوے اگاتا ہے،

كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١١﴾ وَ

یقیناً اس بات میں ان لوگوں کے لیے روشن نشانی ہے جو سوچ سمجھ سے کام لیتے ہیں ● اور خدا

ع ۹ ۱ ۷

موضوع آیت ۸

حیوانات اور ان کے حقوق

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ناقہ کو دیکھا جس کے دونوں پاؤں بندھے ہوئے تھے اور اس پر پالان کسا ہوا تھا، آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''اس کا مالک کہاں ہے؟ اس کے مالک سے کہہ دو کہ وہ مقدمہ کے لیے تیار ہو جائے''

(بحارالانوار جلد ۷ ص ۳۷۶)

۲۔ ان سواریوں (جانوروں) پر سواری کرو جو صحیح و سالم ہوں، انہیں صحیح و سالم آواز کے ساتھ پکارو! راستوں اور بازاروں میں انہیں اپنی باتوں کے لیے کرسیاں نہ بناؤ، کیونکہ بہت سی سواریاں اپنے سواروں سے بہتر ہوتی ہیں اور ان سے بہتر ذکر خدا کرتی ہیں۔

(کنزالعمال حدیث ۲۴۹۵۷)

۳۔ سواری کے جانور کے اپنے مالک پر چھ حقوق ہیں:

۱۔ جب وہ اس سے اترے تو اسے چارہ ڈالے۔

۲۔ جب وہ اسے لے کر چلے تو پہلے پانی پلائے۔

۳۔ اسے ناحق نہ مارے۔

۴۔ طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہ لادے۔

۵۔ طاقت سے زیادہ اسے نہ چلائے۔

۶۔ کافی دیر ٹھہرا کر اس پر سوار نہ رہے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰)

۴۔ کوئی چوپایہ یا کوئی اور جاندار جسے ناحق مار ڈالا جائے وہ بروز قیامت (اپنے قاتل کے خلاف) دعویٰ دائر کرے گا۔ (کنزالعمال حدیث ۳۹۹۶۸)

۵۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اونٹنی پر چالیس حج کیے لیکن اسے کبھی تازیانہ نہیں مارا۔

(وسائل الشیعۃ جلد ۸ ص ۳۵۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۶۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو اونٹ کو لعنت کر رہا تھا، آنحضرتؐ نے فرمایا: ''واپس چلا جا، کیونکہ تو ہمارے ساتھ ''ملعون اونٹ'' پر نہیں آسکتا''

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا کیونکہ اس نے اسے باندھ رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ پیاس سے ہلاک ہو گئی۔ (بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۱۶۳)

سَخَّرَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَ النَّهَارَ ۙ وَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ وَ

نے رات اور دن کو، سورج اور چاند کو تمہاری خدمت اور فائدہ اٹھانے کے لیے مقرر فرمایا ہے اور

النُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ

ستارے اس کے فرمان کے تابع ہیں، یقیناً اس امر میں ان لوگوں کے لیے اس کی قطعی نشانیاں ہیں

يَّعۡقِلُوۡنَ ۙ﴿۱۲﴾ وَ مَا ذَرَاَ لَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا

جو عقل سے کام لیتے ہیں ● اور اس نے تمہارے لیے زمین میں مختلف رنگوں کی چیزیں پیدا کیں،

اَلۡوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ هُوَ

بے شک اس تخلیق میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے عبرت اور واضح نشانی ہے ● اور وہی

الَّذِىۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِيًّا وَّ

(خدا) تو ہے جس نے سمندر کو مسخر کیا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور پہننے کے لیے زیورات کو اس سے

تَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَ تَرَى

نکالو، اور تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں سمندر میں (اس کے سینے کو چیرتی ہوئی) بڑھتی ہیں، اس نے یہ اس لئے کیا ہے

الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ

(تاکہ کشتیوں کے ذریعے تجارت، ماہی گیری، غوط خوری اور نقل و حمل کا کام لیا جاسکے جو کہ انسان کی آمدنی کے

وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَ اَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ

وسائل ہیں) اور اس کے فضل و کرم کو تلاش کرو تاکہ تم سپاس گزاری کرو ● اور اللہ تعالیٰ نے زمین میں بڑے

تَمِيۡدَ بِكُمۡ وَ اَنۡهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۙ﴿۱۵﴾

بھاری پہاڑوں کو گاڑ دیا تاکہ زمین تمہیں ہچکولے نہ دے اور نہریں اور راستے (مقرر کیے) تاکہ تم راہ پالو ●

وَ عَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنۡ يَّخۡلُقُ

اور دوسری علامتیں بھی (مقرر کی ہیں) اور لوگ ستارے کے ذریعے بھی راہ پاتے ہیں ● تو کیا وہ جو پیدا کرتا

كَمَنۡ لَّا يَخۡلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا

ہے اس شخص کی مانند ہے جو پیدا نہیں کرتا کیا تم یاد نہیں کرتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ● اور اگر

نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۸﴾ وَ

تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکو گے یقینا خداوند عالم بڑا بخشنے والا مہربان ہے ● اور

اللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ الَّذِيۡنَ

اللہ جانتا ہے اس کو بھی جو تم چھپاتے ہو اور اس کو بھی جو تم ظاہر کرتے ہو ● اور جو لوگ

يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّ هُمۡ

خدا کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہی وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود

يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ۚ وَ مَا يَشۡعُرُوۡنَ ۙ

پیدا کیے گئے ہیں ● وہ مردے ہیں، زندہ نہیں ہیں اور نہیں جانتے

اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيۡنَ لَا

کہ کب اٹھائے جائیں گے ● تمہارا معبود تنہا معبود ہے پس جو لوگ

يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّ هُمۡ

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انکار کے خوگر ہو چکے ہیں اور وہ لوگ

مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَ

خود بھی تکبر سے کام لیتے ہیں ● یہ بات قطعی ہے کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں یا جو کچھ وہ اعلانیہ

مَا يُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾ وَ اِذَا

طور پر کرتے ہیں خدا سب کو جانتا ہے، یقینا وہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ● اور جب

قِيۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ

ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے ؟ تو وہ کہتے ہیں پہلے لوگوں کے

الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۙ

قصے کہانیاں ہیں ● قیامت کے دن ان لوگوں کو ایک تو اپنے تمام گناہوں کا بار اٹھانا ہوگا

وَ مِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ

اور ساتھ ہی ان لوگوں کے کچھ گناہوں کا جنہیں بے علمی میں گمراہ کرتے ہیں، آگاہ رہو کہ وہ کس

ع ۲ ۱۲ ۸

موضوع آیت ۱۸۔ نعمت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص اس حال میں صبح و شام کرے کہ اس کے پاس تین چیزیں ہوں، اس کے لیے دنیاوی نعمتیں مکمل ہوتی ہیں:

۱۔ اس کا بدن تندرست ہو۔
۲۔ اس کو قلبی سکون حاصل ہو۔
۳۔ اُس کے پاس اُسی دن کی خوراک موجود ہو۔

اور اگر اس کے پاس چوتھی چیز بھی موجود ہو تو گویا اس پر دنیا اور آخرت کی نعمتوں کی تکمیل ہو جاتی ہے اور وہ ہے "ایمان"

(فروع کافی جلد ۸ ص ۱۴۸)

۲۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی بہت سے لوگ قدر نہیں کرتے: ۱۔ تندرستی اور ۲۔ فراغت۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۷۷)

۳۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: عیش و نعم کی بدمستیوں سے بچو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۵)

۴۔ نعمتوں کے جدا ہونے سے پہلے تک ان کا اچھا ساتھ نبھاؤ، کیونکہ وہ زائل ہو جائیں گی اور اپنے ساتھی کے بارے میں گواہی دیں گی کہ اس نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۵۱)

۵۔ نعمتوں کی قدر اس وقت معلوم کی جاتی ہے جب ان کا ان کی ضد کے ساتھ موازنہ کیا جائے۔

(غرر الحکم)

۶۔ اے فرزند آدمؑ! جب تو یہ دیکھے کہ تیرا رب تجھ پر پے در پے نعمتیں بھیج رہا ہے اور تو مسلسل اس کی نافرمانی کر رہا ہے تو، تو اس سے ڈر۔

(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۳۸۳)

۷۔ مالی وسعت اللہ کی نعمت ہے، اس سے بڑھ کر جسمانی تندرستی ہے اور جسمانی تندرستی سے افضل نعمت دل کا تقویٰ ہے۔ (بحار الانوار جلد ۸۱ ص ۱۷۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ حضرت رسول خدا (ص) نے حضرت علیؑ سے فرمایا: "علیؑ! مجھے بتاؤ کہ اللہ نے کونسی پہلی نعمت سے تمہیں سرفراز فرمایا ہے؟" عرض کیا: "اُس نے مجھے خلق فرمایا جب کہ میں پہلے کچھ نہ تھا" حضور اکرمؐ نے فرمایا: "بالکل ٹھیک کہا ہے!"

(تفسیر نور الثقلین جلد ۴ ص ۲۱۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت سے نوازتا ہے اور وہ اس پر قائم رہتی ہے تو وہ "حبیب خدا" کے نام سے موسوم ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

(فروع کافی جلد ۶ ص ۴۳۸)

مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ

قدر برا بوجھ اٹھائیں گے ● جو لوگ ان سے پہلے تھے یقینا انہوں نے (بھی) مکر سے کام لیا،

بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ

پس خدا کا قہر و غضب ان کی بنیادوں تک پہنچ گیا پس ان کے سروں پر چھت

فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

گر پڑی اور عذابِ الٰہی ان کے پاس وہاں سے آن پہنچا جہاں کا وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے ●

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ

(اس کے علاوہ) اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن رسوا کرے گا اور کہے گا کہ کہاں ہیں میرے وہ

كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ

شریک جن کے بارے میں تم (پیغمبرؐ اور مومنوں سے) لڑائی جھگڑا کیا کرتے تھے؟ صاحبانِ علم کہیں

الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ

گے: "یقیناً آج کے دن ذلت اور رسوائی کافروں کے لیے ہے" ● وہی لوگ ہوں گے کہ

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا

فرشتے جن کی جان لیں گے جبکہ وہ خود پر ظلم کرنے والے تھے پس (اس وقت وہ) سرِ تسلیم خم کرلیں

السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

گے اور (جھوٹ بولتے ہوئے کہیں گے) ہم نے تو کوئی برا کام نہیں کیا ہے، ایسا نہیں ہے، بلکہ خدا یقیناً

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ

ان کاموں سے آگاہ ہے جو تم انجام دیا کرتے تھے ● پس تم جہنم کے دروازوں سے اندر چلے جاؤ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾

کہ وہاں پر ہمیشہ رہو گے، پس یقین جانو کہ وہ تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بڑا ٹھکانہ ہے ●

وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا

اور پرہیزگاروں سے کہا گیا کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں

ع ۴ ۳ ۹

نعمت کی بقا اور اس کے زوال کے اسباب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خدا کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مخصوص نعمتوں سے نوازا ہے اور یہ نعمتیں ان کے پاس اس وقت تک برقرار رہتی ہیں جب تک کہ وہ ان کو لوگوں پر خرچ کرتے رہتے ہیں اور جب خرچ کرنے سے اسے روک لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نعمتیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۵۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ نعمتوں کے لحاظ سے بہترین حال اس شخص کا ہوتا ہے جو موجود نعمتوں کو شکر کرنے کے ذریعہ بحال رکھے ہوئے ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ جب تمہیں تھوڑی بہت نعمتیں مل جائیں تو ناشکری سے انہیں اپنے تک پہنچنے سے پہلے بھگا نہ دو۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۱۱۶)

۴۔ جس پر اللہ کی نعمتیں زیادہ ہوں گی، لوگوں کی حاجتیں بھی اس کے دامن سے زیادہ وابستہ ہوں گی، لہٰذا جو شخص ان نعمتوں پر عائد ہونے والے حقوق کو اللہ کی خاطر ادا کرے گا وہ ان کے لیے دوام و ہمیشگی کا سامان کرے گا اور جو ان واجب حقوق کے ادا کرنے کے لیے کھڑا نہیں ہوگا وہ انہیں فنا اور بربادی کی زد پر لے آئے گا۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۷۲)

۵۔ اے لوگو تم پر نعمت میں اللہ کا ایک حق بنتا ہے، جو شخص اس حق کو ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے نعمتیں بھی زیادہ دے گا اور جو اس سے کوتاہی کرے گا، وہ نعمت کے زوال سے دوچار ہوجائے گا اور جلد سزا کا مستوجب ہوگا، لہٰذا تمہاری حالت یہ ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نعمت کے معاملے میں ڈرتا ہوا پائے جس طرح کہ وہ تمہیں گناہ کے بارے میں خائف دیکھے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۴۳)

۶۔ بعض اوقات منہ سے نکلی ہوئی ایک بات کسی بڑی نعمت کو چھین لیتی ہے اور مصیبت کو نازل کر دیتی ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۸۱)

۷۔ اللہ تعالیٰ جس بندے کو نعمت عطا کرتا ہے اور وہ اس بارے میں ظلم سے کام لیتا ہے، تو وہ اس بات کا مستحق بن جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ نعمت اس سے زائل کر دے۔ (غرر الحکم)

۸۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے نعمت زائل کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اس کی عقل میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کی عقل مفقود ہو جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ جس کو خدا کی عظیم نعمتیں عطا ہوتی ہیں، لوگوں کی

خَیْرًا ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ

خیر، جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے لیے اس دنیامیں نیکی ہے اور

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ

آخرت کا گھر تو یقینا سب سے بہتر ہے اور کیسا اچھا گھر ہے پرہیزگاروں کے لیے ● وہ ہمیشہ کے

عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا

باغات میں داخل ہوجائیں گے کہ جن (کے درختوں) کے نیچے نہریں جاری ہیں وہاں پر جو

مَا یَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾

کچھ چاہیں گے ان کے لیے موجود ہوگا اللہ تعالیٰ اسی طرح پرہیزگاروں کو جزا دیتا ہے ●

الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ ۙ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ

جو لوگ (شرک وگناہ کی آلودگیوں سے) پاک صاف ہیں، فرشتے اُن کی جان لیتے وقت کہیں

عَلَیْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ

گے ''سلام علیکم'' جو عمل تم انجام دیا کرتے تھے اس کی جزا میں بہشت کے اندر چلے جاؤ ● آیا

یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ

کفار اس بات کے علاوہ کسی اور انتظار میں ہیں کہ (روح قبض کرنے والے) فرشتے یا تمہارے پروردگار کا

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ

فرمان (عذاب) ان کے پاس آئے؟، جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی یہی کیا تھا، اللہ نے

لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ

ان پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے ● پس انہیں ان کی برائیوں کی

مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾

سزا مل گئی اور جس بات کا وہ مذاق اڑاتے تھے اس نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا ●

وَ قَالَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ

جنہوں نے شرک کا ارتکاب کیا کہنے لگے اگر خدا چاہتا تو نہ ہم اور نہ ہمارے

ع ۹ ۱۰

حاجتیں بھی اس کے پاس کثرت سے آئیں گی للذا لوگوں کی حاجات کو پورا کر کے ان نعمتوں کو ہمیشہ اپنے پاس رہنے دو اور زوال و فنا کی زد پر انہیں نہ لے آؤ کیونکہ بہت کم ایسا اتفاق ہوا ہے کہ کوئی نعمت کسی کے پاس سے چلی گئی ہو اور پھر واپس آجائے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۵۴۹)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۱۰۔ نعمتوں کا اچھے انداز میں حق ہمسائیگی ادا کرو۔ کیونکہ یہ غیر مانوس ہوتی ہیں، جب کسی قوم سے بھاگ جاتی ہیں تو پھر لوٹ کر نہیں آتیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۴۱)

دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ نَّحْنُ وَ لَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ
باپ دادا اس کے علاوہ کسی کی عبادت کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی
دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ
چیز کو حرام کرتے،ان سے پہلے لوگ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے،
قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۵﴾
تو کیا پیغمبروں پر روشن تبلیغ کے علاوہ کوئی چیز فرض ہے؟●
وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ
اور بتحقیق کہ ہم نے ہر امت میں ایک پیغمبر بھیجا (تاکہ وہ کہے) کہ خدا کی عبادت کرو اور
اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ
طاغوت سے دور رہو، پس کچھ لوگ تو وہ ہیں کہ جنہیں اللہ نے ہدایت کی ہے اور کچھ
مَّنْ حَقَّتْ عَلَیْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ
لوگوں کے لیے گمراہی ثابت ہوگئی ہے، پس تم زمین میں سیر و سیاحت کرو
فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ
تاکہ تم دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے؟ ● (اے پیغمبرؐ!) اگرچہ آپ ان لوگوں کی ہدایت
تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَ
کے زیادہ سے زیادہ خواہاں ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جنہیں (ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے)
مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور ان کے لیے کوئی مددگار نہیں ● اور وہ لوگ خدا کے نام سے بڑی سخت
اَیْمَانِهِمْ ۙ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَیْهِ
قسمیں کھاتے ہیں کہ جو شخص بھی مرتا ہے اللہ پھر اُسے نہیں اٹھائے گا، جی ہاں! (قیامت میں
حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِیُبَیِّنَ
مُردوں کا اٹھنا) خدا کا برحق وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ● یہ اس لئے ہے تاکہ بات کو

لَهُمُ الَّذِيۡ يَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ وَ لِيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ

لوگوں کے لیے واضح طور پر بیان کردے جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر

كَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ كَانُوۡا كٰذِبِيۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَىۡءٍ اِذَاۤ

اختیار کیا ہے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ خود جھوٹے ہیں (نا کہ انبیاء) ● جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے

اَرَدۡنٰهُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۴۰﴾ وَ الَّذِيۡنَ

ہیں تو اس سے کہہ دیتے ہیں کہ "ہوجا" تو وہ فوراً "ہوجاتی" ہے ● اور جو لوگ اپنے اوپر

هَاجَرُوۡا فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا لَـنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِى

ظلم ہونے کے بعد خدا کی راہ میں ہجرت کرتے ہیں تو بغیر کسی شک کے ہم انہیں

الدُّنۡيَا حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا

اس دنیا میں اچھی جگہ ٹھہرائیں گے اور اگر وہ جانتے ہوں تو آخرت کی جزا اس سے کہیں

يَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۴۱﴾ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَ عَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ﴿۴۲﴾

زیادہ بڑی ہوگی ● یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ●

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ

ہم نے آپ سے پہلے نہیں بھیجا مگر ان مردوں کو جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے،

فَسۡـئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۴۳﴾

(کہہ دیجئے) اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے پوچھو ●

بِالۡبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ

(انہیں) معجزات اور آسمانی کتابوں کے ساتھ بھیجا اور آپ کی طرف ذکر (قرآن) کو نازل کیا، تاکہ لوگوں

لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۴۴﴾

کو جو ان کے لیے نازل کیا گیا ہے کھول کر بیان کریں اور ہوسکتا ہے کہ وہ غور و فکر سے کام لیں ●

اَفَاَمِنَ الَّذِيۡنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنۡ يَّخۡسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ

جن لوگوں نے مختلف حیلوں بہانوں سے برائیوں کا ارتکاب کیا ہے تو کیا وہ اس بات سے مطمئن ہوگئے ہیں

ع ۵ ۶ ۱۱

موضوع آیت ۴۱۔ مظلوم کی امداد

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص ظالم سے مظلوم کو حق دلائے گا وہ بہشت میں میرا ہم نشین ہوگا۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۵۹)

۲۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا: "اے داؤدؑ! جو بندہ بھی کسی مظلوم کی امداد کرے گا یا ظلم کے خلاف اس کے ساتھ چلے گا، میں اس (قیامت کے) دن اسے ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم پھسلیں گے۔

(تفسیر درِ منثور جلد ۲ ص ۲۵۵)"

حضرت امام علی علیہ السلام:

۳۔ سب سے بہترین اور قابلِ تعریف عدل، مظلوم کی امداد ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ جب تم کسی مظلوم کو دیکھو تو ظالم کے خلاف اس کی امداد کرو۔ (غرر الحکم)

۵۔ حسنین شریفین علیہما السلام سے فرمایا: "حق بات کہو اجر و ثواب کے لیے اعمال بجالاؤ، ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار بنے رہو"

(بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۹۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ جو کوئی مومن کسی دوسرے مظلوم مومن کی اعانت کرتا ہے اس کا یہ عمل ایک ماہ کے روزوں اور مسجد الحرام میں اعتکاف سے افضل ہوتا ہے اور جو مومن اپنے بھائی کی نصرت کرتا ہے اور وہ اس پر قادر بھی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں نصرت کرے گا اور جو مومن قدرت رکھنے کے باوجود اپنے (مومن) بھائی کی نصرت نہیں کرتا، اللہ تعالی بھی دنیا اور آخرت میں اس کی نصرت نہیں کرے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۰)

مظلوم کی بددعا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مظلوم کی بددعا سے ڈرو، کیونکہ وہ خداوند تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالی کسی حقدار کے حق کو نہیں روکتا۔ (کنز العمال حدیث ۵۷۹۷)

۲۔ مظلوم کی بددعا سے ڈرو خواہ وہ کافر ہی ہو، کیونکہ اس دعا کے آگے کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

(کنز العمال حدیث ۷۶۰۲)

الۡاَرۡضَ اَوۡ یَاۡتِیَهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۴۵﴾

کہ اللہ انہیں زمیں میں دھنسا دے یا ان کے پاس وہاں سے عذاب آجائے جہاں کا وہ سوچ بھی نہیں سکتے ●

اَوۡ یَاۡخُذَهُمۡ فِیۡ تَقَلُّبِهِمۡ فَمَا هُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ ﴿۴۶﴾ اَوۡ

یا انہیں اچانک اس حال میں آلے کہ وہ چل پھر رہے ہوں پس وہ اس عذاب کو اپنے سے ٹالنے پر قادر نہیں ہیں ● یا

یَاۡخُذَهُمۡ عَلٰی تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوۡفٌ

یا ان کے خوف کی حالت میں انہیں اپنی گرفت میں لے لے، پس یقینا تمہارا پروردگار مہربان اور

رَّحِیۡمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ شَیۡءٍ

رحم کرنے والا ہے ● آیا ان لوگوں نے ان چیزوں کو نہیں دیکھا جنہیں خدا نے پیدا کیا ہے

یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَ الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ

کہ ان کے دائیں اور بائیں ان کے سائے پھیلتے ہیں اور سجدہ کی حالت میں خدا کے لیے فروتنی کے

هُمۡ دٰخِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَ لِلّٰهِ یَسۡجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی

ساتھ جھکے ہوئے ہیں ● اور جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی چیزیں زمیں میں ہیں خواہ وہ

الۡاَرۡضِ مِنۡ دَآبَّةٍ وَّ الۡمَلٰٓئِکَةُ وَ هُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۴۹﴾

چلنے پھرنے والی ہیں یا فرشتے ہیں خدا کو ہی سجدہ کرتے ہیں اور تکبر و سرکشی نہیں کرتے ●

یَخَافُوۡنَ رَبَّهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ السجدة

اپنے پروردگار سے ڈرتے رہیں جو ان سے برتر و حاکم ہے اور جس کام کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں ●

وَ قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اِلٰهَیۡنِ اثۡنَیۡنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دو خدا نہ بناؤ معبود صرف ایک ہی

وَّاحِدٌ ۚ فَاِیَّایَ فَارۡهَبُوۡنِ ﴿۵۱﴾ وَ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ

ہے، پس تم صرف مجھ سے ہی ڈرتے رہو ● اور اسی کے لیے ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے

الۡاَرۡضِ وَ لَهُ الدِّیۡنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَیۡرَ اللّٰهِ تَتَّقُوۡنَ ﴿۵۲﴾

اور ہمیشہ کی عبادت اور فرمانبرداری اسی کے لیے مخصوص ہے تو کیا تم خدا کے غیر سے ڈرتے ہو؟ ●

موضوع آیت ۴۹۔ سجدہ

۱۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے سجدہ کا فلسفہ پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ (جب سر سجدہ میں رکھتے ہو تو عملی طور پر اس بات کا اعتراف کررہے ہوتے ہو کہ) اللہ نے مجھے اسی (مٹی) سے پیدا کیا ہے اور جب سر سجدہ سے اٹھاتے ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ خدا سے کہہ رہے ہو کہ تو نے مجھے اسی مٹی سے باہر نکالا ہے، جب دوسرے سجدہ میں جاتے ہو کہہ رہے ہوتے ہو کہ خدایا تو مجھے اسی مٹی کی طرف پلٹائے گا اور جب اسی دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے ہو تو کہہ رہے ہوتے ہو کہ تو پھر مجھے اسی سے باہر نکالے گا۔۔۔

(بحار الانوار جلد ۸۵ ص ۱۳۹)

۲۔ کثرت سے رکوع و سجود ہی تو انسان کو خدا سے قریب کرتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۳۔ ایسی صاف پیشانی کو میں برا سمجھتا ہوں کہ جس پر سجدہ کا نشان تک نہ ہو۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۴۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ سجدہ اولاد آدم کی عبادت کا آخری درجہ ہے۔

(بحار الانوار جلد ۸۵ ص ۱۶۴)

۵۔ سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ''میں رکوع یا سجود کی حالت میں دعا مانگتا ہوں، میرا یہ دعا مانگنا کیسا ہے؟'' امام علیہ السلام نے فرمایا: ''سجدے میں دعا مانگا کرو، کیونکہ جب انسان سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے تو خدا سے قریب تر ہوتا ہے، اس میں اللہ سے اپنی دنیا و آخرت (دونوں) کے لیے دعا مانگا کرو''۔ (بحار الانوار جلد ۸۵ ص ۱۳۲)

ع ۱۰ ۶ ۱۲

۶۔ جب بندہ کسی ایسی جگہ پر اپنے سجدے کو طول دیتا ہے جہاں اسے کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا تو شیطان کہتا ہے: ''ہائے مصیبت! ان لوگوں نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی کی، ان لوگوں نے سجدہ کیا اور میں نے اس سے انکار کردیا''۔ (بحار الانوار جلد ۸۵ ص ۱۶۳)

وَ مَا بِكُمۡ مِّنۡ نِّعۡمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

اور جو نعمتیں بھی تمہارے پاس ہیں وہ سب خدا ہی کی طرف سے ہیں، جب بھی تمہیں کوئی مصیبت

فَاِلَيۡهِ تَجۡـَٔرُوۡنَ ۚ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنۡكُمۡ اِذَا

آلیتی ہے تو تم اسی سے فریاد کرتے ہو ● پھر جونہی وہ تم سے مصیبت کو دور کرتا ہے تو تم میں سے

فَرِيۡقٌ مِّنۡكُمۡ بِرَبِّهِمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۵۴﴾ لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ

ایک گروہ فوراً ہی اپنے رب کا شریک قرار دینے لگ جاتا ہے ● تاکہ جو (نعمتیں) انہیں عطا کی ہیں

اٰتَيۡنٰهُمۡ ؕ فَتَمَتَّعُوۡا ۫ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۵﴾

(شرک کر کے ان کی) ناشکری کریں، پس خوب مزے اڑا لو بہت جلد تمہیں معلوم ہو جائے گا ●

وَ يَجۡعَلُوۡنَ لِمَا لَا يَعۡلَمُوۡنَ نَصِيۡبًا مِّمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ ؕ

اور جو روزی ہم نے ان (مشرکین) کو دی ہے اس میں سے ایک حصہ بتوں کے لیے قرار دیتے ہیں جو کچھ بھی

تَاللّٰهِ لَتُسۡـَٔلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ يَجۡعَلُوۡنَ

نہیں جانتے، خدا کی قسم جو افترا پردازیاں تم کرتے ہو ان کے متعلق تم سے ضرور پوچھا جائے گا ● اور خدا کے

لِلّٰهِ الۡبَنٰتِ سُبۡحٰنَهٗ ۙ وَ لَهُمۡ مَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذَا

لیے بیٹیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ منزہ و مبرا ہے لیکن اپنے لئے وہ جو ان کا جی چاہتا ہے ● اور جب

بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰى ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّ هُوَ

ان مشرکین میں سے کسی ایک کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا

كَظِيۡمٌ ۚ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الۡقَوۡمِ مِنۡ سُوۡٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ

ہے اور وہ کڑھنے لگتا ہے ● جو تلخ خبر اُسے دی جاتی ہے اس کی وجہ سے اپنی قوم کے لوگوں سے

اَيُمۡسِكُهٗ عَلٰى هُوۡنٍ اَمۡ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ

چھپتا پھرتا ہے کہ آیا بیٹی کو برداشت کر کے زندہ رہنے دے یا اسے زمین میں (زندہ) گاڑ دے، دیکھ لو

مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ مَثَلُ

لو یہ لوگ کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں ● جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کیلئے

موضوع آیت ۵۸

باپ_اور_بیٹی

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بیٹوں کی نسبت بیٹیوں پر زیادہ مہربان ہے اور جو شخص اپنی کسی محرم کو خوشی پہنچائے (اسے خوش کرے) اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوشی عطا فرمائے گا۔ (فروع کافی جلد ٦ ص ٦)

٢۔ خدا سے ڈرو اور اپنی اولاد کے بارے میں عدل سے کام لو۔ (کنزالعمال حدیث ۴۵۳۵۰)

٣۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اپنی اولاد کے بارے میں عدل سے کام لو حتی کہ بوسہ لینے میں بھی۔
(کنزالعمال حدیث ۴۵۳۵۰)

۴۔ اپنی اولاد کو عطیہ دینے میں برابری سے کام لو اور اگر کسی کو فضیلت دینا بھی چاہو تو پھر لڑکیوں کو دو۔
(کنزالعمال حدیث ۴۵۳۴۶)

۵۔ بیٹیوں سے نفرت نہ کرو، کیونکہ یہی تو محبت کرتی اور گرانقدر ہوتی ہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۴۵۳۷۴)

٦۔ جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دے، اس کی توہین نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی سلوک کے بدلے بہشت بھیجے گا۔ (کنزالعمال حدیث ۴۵۴۰۰)

٧۔ حمزہ بن حمران، مرفوع طریقے سے بیان کرتے ہیں کہ ''ایک شخص پیغمبرؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسے بچی کی پیدائش کی خبر ملی جس سے اس کا چہرہ تبدیل ہوگیا، آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' اس نے کہا: ''اچھی بات نہیں ہے!'' فرمایا: ''بتاؤ تو سہی!'' اس نے کہا: ''میں گھر سے باہر آرہا تھا اس وقت میری بیوی دردِ زہ میں مبتلا تھی، مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس نے بیٹی کو جنم دیا ہے'' حضورؐ نے یہ سن کر فرمایا: ''زمین اُسے اٹھائے گی، آسمان اس پر سایہ کرے گا، اللہ اسے روزی دے گا، تمہارے لیے یہ ایک پھول ہے جس کی خوشبو سونگھے گا'' (پھر گھبرانے کی کیا ضرورت ہے؟)''
(فروع کافی جلد ٦ ص ۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٨۔ بیٹیاں نیکی ہوتی ہیں اور بیٹے نعمت! نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور نعمت کا حساب ہوگا۔
(بحار الانوار جلد ٧٨ ص ٢٠٦)

السَّوْءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ

بری صفات ہیں اور اللہ کے لیے اعلیٰ اور برتر صفات ہیں اور وہی خدا ہی غالب

الْحَكِيْمُ ۟ وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ

اور حکمت والا ہے ● اگر خداوند عالم لوگوں کا ان کے ظلم کی وجہ سے مواخذہ کرنے لگے اور انہیں

عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

عذاب دینے لگے تو اس (زمین) پر کسی چلنے والے کو زندہ باقی نہ چھوڑے، لیکن انہیں ایک مقرر

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا

مدت تک ڈھیل دیتا ہے، پس جونہی ان کی مقررہ مدت پہنچ جاتی ہے تو وہ نہ تو ایک گھڑی پیچھے ہٹ

يَسْتَقْدِمُوْنَ ۟ وَ يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَ

سکتے ہیں اور نہ ہی آگے بڑھ سکتے ہیں ● اور جو چیز اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ خدا کے لیے قرار

تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا

دیتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ ان کے لیے اچھائی ہے، حقیقت میں

جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۟ تَاللّٰهِ لَقَدْ

ان کے لیے جہنم ہے اور وہ سب سے پہلے جھونکے جائیں گے ● خدا کی قسم یقیناً ہم نے آپ سے پہلے

اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

(کی) امتوں کی طرف (بھی) پیغمبر بھیجے، پس شیطان نے ان لوگوں کے ناپسندیدہ کاموں کو مزین

اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۟

کر کے دکھایا، پس وہ (شیطان) آج بھی ان کا سرپرست ہے ان کے لیے دردناک عذاب ہے ●

وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى

اور ہم نے آپ پر آسمانی کتاب (قرآن) کو اس لیے بھیجا ہے تاکہ جن چیزوں کے بارے میں یہ لوگ اختلاف

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۟

کرتے ہیں وہ ان کو واضح طور پر بیان کردیں اور (یہ کتاب) ایمانداروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ●

وَ اللّٰهُ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ

اور اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پس اس کے ذریعے زمین کو اس کے پژمردہ ہونے کے بعد زندہ

مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿٦٥﴾ وَ اِنَّ

کردیا البتہ اس میں ان لوگوں کیلئے روشن نشانی ہے جو (حق کو دل و جان سے) سنتے ہیں ● اور یقینا

لَـكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡ

تمہارے لیے چوپایوں (کی تخلیق) میں بھی عبرت ہے،، ہم تمہیں ان کے شکموں میں سے ہضم شدہ خوراک

بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ﴿٦٦﴾

اور خون کے درمیان سے خالص دودھ کے ساتھ سیراب کرتے ہیں جو پینے والوں کیلئے گوارا ہوتا ہے ●

وَ مِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَ الۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ

اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم مست کرنے والی چیزیں بھی تیار کرتے

سَكَرًا وَّ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ

ہو اور اچھا رزق بھی بناتے ہو، البتہ اس امر میں ان لوگوں کے لیے روشن نشانی ہے جو عقل سے

يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿٦٧﴾ وَ اَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِىۡ

کام لیتے ہیں● اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی ہے کہ بعض

مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا يَعۡرِشُوۡنَ ﴿٦٨﴾

پہاڑوں اور درختوں اور ان اونچے نیچے چھتوں پر اپنا گھر بنا جنہیں لوگ بناتے ہیں ●

ثُمَّ كُلِىۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُكِىۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ

پھر مختلف پھلوں سے رس چوس، پس اپنے پروردگار کے راستوں کو عجز و انکسار کے ساتھ طے کرتی

يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ

جا، ان کے شکم سے رنگا رنگ مشروب باہر آتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے، یقیناً

شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿٦٩﴾

اس (شہد کی مکھی) میں لوگوں کے لیے حقیقی عبرت کی نشانی ہے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں ●

ع ٨ ۵ ١٤

موضوع آیت ٦٩

دوا__ اور__ تندرستی

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

١۔ اپنے مریضوں کو کھانے سے متنفر نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ ہی انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ٦٢ ص ١٤٢)

٢۔ جب بیماری آسمان سے آتی ہے تو یہاں کی دوا بیکار ہو جاتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ٧٧ ص ١٦٥)

حضرت امام علی علیہ السلام:

٣۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ (غررالحکم)

٤۔ بھوک اور بیماری یکجا نہیں ہو سکتے۔ (غررالحکم)

٥۔ جو دوا کی تلخی برداشت نہیں کر سکتا اس کا درد ہمیشہ رہتا ہے۔ (غررالحکم)

٦۔ بعض اوقات دوا بیماری بن جاتی ہے اور بیماری دوا بن جاتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ٧٥ ص ٥١)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

٧۔ جو بیماری کو نہیں پہچانتا وہ اس کا غلط علاج کرے گا۔
(بحارالانوار جلد ٧٨ ص ١٦٠)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٨۔ جب تک مریض کھانے میں احتیاط کرتا رہے گا، اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔
(بحارالانوار جلد ٦٢ ص ١٤٠)

٩۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ سیب میں کیا (فائدے ہیں اور اس کی کیا تاثیر) ہے تو وہ اپنے مریضوں کا علاج ہی اسی کے ساتھ کرنا شروع کر دیں۔
(بحارالانوار جلد ٦٢ ص ٩٣)

١٠۔ دنیاوی نعمتیں: امن و سکون اور تندرستی ہیں اور آخرت میں نعمتوں کی تکمیل بہشت میں جانے سے ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔ (بحارالانوار جلد ٨١ ص ١٧٢)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

١١۔ بدن کے لیے نافع چیز اس کی حفاظت کرنا اور اسے ضرورت کے علاوہ کسی مصرف میں نہ لانا ہے۔
(بحارالانوار جلد ٦٢ ص ٦٨)

وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ ۫ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ

اور اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تمہاری جان لے لے گا اور تم میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو پست ترین زندگی

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ

(بڑھاپے) کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ بہت سی باتوں کو جاننے کے بعد کچھ نہیں جانتے،

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۠﴿۷۰﴾ وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى

بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا اور قدرت والا ہے ● اور اللہ نے روزی کے سلسلے

بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ

میں تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے وہ اپنا رزق اپنے ماتحتوں کو

عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ

دینے والے نہیں ہیں تاکہ وہ سب برابر ہوجائیں، تو کیا تم لوگ خدا کی

اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

نعمت کا انکار کرتے ہیں؟ ● اور اللہ نے تمہاری جنس سے تمہاری

اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ

بیویاں بنائی ہیں اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے اولاد، پوتے اور نواسے بنائے ہیں اور

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ

تمہیں پاک و پاکیزہ روزی عطا کی ہے تو کیا (پھر بھی) لوگ باطل پر ایمان لاتے اور

بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۙ﴿۷۲﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

خدا کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟ ● اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کرتے ہیں جو ان کے لیے

اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

آسمانوں اور زمین سے کسی قسم کے رزق کے مالک

شَيْئًا وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۚ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ

نہیں اور نہ ہی وہ مالک ہوسکتے ہیں ۔پس (تم بتوں کو) خدا کی مثالیں

ع ۹ / ۱۵

الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

قرار نہ دو، یقینا اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے●

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ

اللہ نے ایک غلام کی مثال بیان کی ہے جو دوسروں کی ملکیت میں ہے کسی چیز کی توانائی نہیں رکھتا اور اس

مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ

کی (جو آزاد ہے اور) جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی دی ہے، پس وہ اس روزی سے مخفی اور آشکارا

جَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

خرچ کرتا ہے، تو کیا (یہ دونوں) برابر ہیں؟ ہر قسم کی ستائش خدا ہی کے لیے مخصوص ہے لیکن اکثر لوگ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ

اس کو نہیں جانتے● اور اللہ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے جن میں سے ایک گونگا ہے کہ کسی

اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا

بات کی قدرت نہیں رکھتا اور اپنے آقا پر بھی بوجھ بنا ہوا ہے، وہ جہاں بھی اسے بھیجتا ہے

يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَ مَنْ يَّاْمُرُ

اس کیلیے کوئی فائدہ اور اچھائی نہیں لاتا، آیا وہ اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے کہ جو عدل

بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَ لِلّٰهِ غَيْبُ

کے ساتھ حکم دیتا ہے اور ساتھ ہی خود بھی سیدھے راستے پر ہے؟ ●اور آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ

کا غیب خدا ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور قیامت کا معاملہ پلک جھپکنے یا اس سے بھی

الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَ

زیادہ قریب ہونے کے علاوہ اور کچھ نہیں، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ●اور

اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اللہ نے تمہیں اپنی ماؤں کے شکم سے باہر نکالا جبکہ تم کچھ بھی

ع ۱۰ ۶ ۱۶

موضوع آیت ۷۵
مختلف چیزوں کی زکوۃ

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ قدرت (اقتدار) کی زکوۃ انصاف ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ حسن و جمال کی زکوۃ پاکدامنی ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ کامیابی کی زکوۃ احسان کرنا ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ معاف کر دینا، کامیابی حاصل کر لینے کی زکوۃ ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۱۱)

۵۔ خوشحالی کی زکوۃ ہمسایوں سے نیکی اور صلہ رحمی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ تندرستی کی زکوۃ خدا کی فرمانبرداری میں تگ و دو کرنا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ بہادری کی زکوۃ فی سبیل اللہ جہاد ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ نعمتوں کی زکوۃ نیکی کرنا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ علم کی زکوۃ اس کے مستحقین کے لیے خرچ کرنا اور جان کو جوکھوں میں ڈالنا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ ہر چیز کی زکوۃ ہوتی ہے اور عقل کی زکوۃ جاہلوں کو برداشت کرنا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ نیکی کرنا، نعمتوں کی زکوۃ ہے، سفارش کرنا عہدے اور جاہ و مرتبے کی زکوۃ ہے، عمل بجالانا بدن کی زکوۃ ہے، معاف کر دینا قابو پالینے کی زکوۃ ہے اور جن چیزوں کی زکوۃ ادا کر دی جائے وہ چھن جانے سے محفوظ رہتی ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۶۸)

۱۲۔ تیرے اجزا میں سے ہر ایک جزو بدن پر خدا کی طرف سے زکوۃ فرض بنتی ہے، نہیں بلکہ ہر ایک بال پر، بلکہ آنکھ کی ہر ایک جھپک پر، پس آنکھ کی زکوۃ یہ ہے کہ اسے عبرت کے لیے کھولا جائے اور خواہشات نفسانی کی چیزوں سے اسے بند رکھا جائے اور کان کی زکوۃ یہ ہے کہ اس سے علم، حکمت اور قرآن کو سنا جائے۔۔۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۷)

شَيْئًا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۙ

نہیں جانتے تھے اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ

تاکہ تم شکر ادا کرو● کیا وہ پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ آسمانی فضا میں محو

جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پرواز ہیں، خدا کے علاوہ انہیں کوئی روک نہیں سکتا، البتہ اس (پرواز میں) میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ

ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں ● اور اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو آرام کا

بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا

سبب بنایا اور تمہارے لیے جانوروں کی کھالوں سے خیمے مقرر کردیئے جنہیں تم اپنی

تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَ مِنْ

کوچ کے دن اور قیام کے دن ہلکا پھلکا پاتے ہو اور بھیڑوں کی پشم سے اونٹوں کی اون

اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى

سے اور بکریوں کے بالوں سے ایک معین وقت تک کے لیے تمہاری ضروریاتِ زندگی کا سامان

حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ

فراہم کردیا● اور خداوند عالم نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لیے سائے بنائے اور پہاڑوں سے

لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

تمہارے لیے غار بنائے اور تمہارے لیے لباس بنائے جو تمہیں (سردی اور) گرمی سے محفوظ رکھتے ہیں اور

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ

ایسے لباس بھی بنائے جو تمہیں ایک دوسرے کے نقصان سے بچاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی

يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

نعمتوں کو تمہارے لیے پورا کرتا ہے، تاکہ تم خود کو اس کے آگے جھکادو● تو (اے پیغمبر!) اگر یہ لوگ

موضوع آیت ۸۱۔ اسلحہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ نیکی ساری کی ساری تلوار میں ہے، تلوار کے ساتھ ہے اور تلوار کے سائے میں ہے، لوگوں کو صرف تلوار ہی سیدھا کرسکتی ہے اور تلوار ہی جنت اور دوزخ کی چابی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۹)

۲۔ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ (صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۵۱۱)

۳۔ جو شخص راہِ خدا میں تلوار کو اپنے نیام سے نکالتا ہے وہ خدا سے بیعت کرلیتا ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۸۹۰)

۴۔ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین لوگوں کو بہشت میں داخل کرے گا:

۱۔ اس کے بنانے والے کو جب اس نے اس کے بنانے میں نیکی کو پیش نظر رکھا ہو۔

۲۔ اس کے پھینکنے والے کو۔

۳۔ اس کے پکڑنے والے کو۔

(جب تیر انداز کو دے) (سنن ابی داؤد جلد ۳ ص ۱۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ تلوار جدا کرنے والی ہے اور دین جوڑنے والا ہے، دین معروف (نیکیوں) کا حکم دیتا ہے اور تلوار منکر (برائیوں) سے روکتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولی الالباب" یعنی اے صاحبانِ عقل و خرد تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ تلوار سے بچے کھچے لوگ زیادہ باقی رہتے ہیں اور ان کی نسل زیادہ ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ اپنا اسلحہ فاجر کو مت دو ورنہ وہ تمہیں گمراہ کردے گا۔ (مشکوٰۃ الانوار ص ۱۴۱)

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ

روگردانی کریں تو آپ کے ذمہ واضح تبلیغ کے علاوہ کچھ نہیں ● یہ لوگ خدا کی نعمت کو سمجھتے ہیں پھر

ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ يَوْمَ نَبْعَثُ

انکار کردیتے ہیں اور ان میں سے اکثر افراد کافر اور ناشکرے ہیں ● اور جس دن ہم ہر امت سے

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ لَا

ایک گواہ اٹھائیں گے پھر ان لوگوں کو (کسی قسم کی بات کرنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی اور ان

هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ

سے عذر خواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا ● اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو نہ تو

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ

ان کے عذاب میں کمی ہوگی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی ● اور جب مشرکین اپنے

اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ

(خیالی) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے پروردگارا! یہی ہمارے شریک تھے کہ تجھے چھوڑ کر

كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ

انہیں پکارتے تھے (لیکن شریک بول اٹھیں گے اور) ان کی باتوں کو انہیں کی طرف پلٹادیں گے، یقیناً

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ۨالسَّلَمَ وَ ضَلَّ

تم جھوٹے لوگ ہو ● اس دن وہ اپنا سر خدا کے آگے خم کردیں گے اور جو کچھ وہ دروغ پردازیاں

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا

کیا کرتے تھے ان سے غائب ہوجائے گا ● جو لوگ کافر ہوگئے اور لوگوں کو

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

راہِ خدا سے روکے رکھا، ان کے مسلسل فساد کی وجہ سے ہم نے ان کے لیے عذاب پر عذاب

يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ

کا اضافہ کردیا ● اور جس دن ہم ہر امت میں سے انہی میں کا ایک شاہد ان کے

ع ۱۱ / ۱۷

مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَ جِئۡنَا بِكَ شَهِيۡدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ

مقابل مبعوث کردیں گے اور (اے پیغمبرؐ!) آپؐ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے اور

نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُدًى وَّ

ہم نے آپ پر (قرآن جیسی) کتاب نازل کی ہے جو ہر چیز کو کھول کر بیان کرتی ہے اور

رَحۡمَةً وَّ بُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ

مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے● بے شک اللہ تعالیٰ عدل

بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِيۡتَآءِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَيَنۡهٰى عَنِ

اور احسان اور قرابتداروں کے (حق) ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور برائیوں، ناپسندیدہ

الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡكَرِ وَ الۡبَغۡىِ ۚ يَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ

باتوں اور سرکشی سے روکتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۹۰﴾ وَ اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمۡ وَ لَا

نصیحت حاصل کرو● اور خدا کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد و پیمان باندھو اور قسموں کو ان

تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا وَ قَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ

کے پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو کیونکہ تم نے اس پر خدا کو اپنا کفیل (گواہ اور ضامن)

عَلَيۡكُمۡ كَفِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۹۱﴾

قرار دیا ہے جو کچھ تم انجام دیتے ہو یقینا خدا اسے جانتا ہے●

وَ لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّتِىۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَهَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ

اور اس عورت کی مانند نہ ہو جانا جو اپنے کاتے ہوئے کو پختہ کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی

اَنۡكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوۡنَ اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ

(اسی طرح تم) اپنی قسموں کو اپنے درمیان (فریب و خیانت کی) دستاویز قرار دیتے ہو، اس خیال کے ساتھ

اُمَّةٌ هِىَ اَرۡبٰى مِنۡ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبۡلُوۡكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَ

کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ ہے (اور کمزوروں سے کیا ہوا عہد توڑ دیتے ہو) سوائے اس کے کچھ نہیں کہ

ع ۱۲ ۱۸

موضوع آیت ۹۱۔ عہد و پیمان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہوتے ہیں سوائے ایسی شرط کے جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے۔
(کنز العمال حدیث ۱۰۹۴۸)

۲۔ مومنین اپنی شرائط کے پابند ہوتے ہیں۔
(تفسیر نور الثقلین جلد ۴ ص ۲۱۰)

۳۔ جب لوگ اپنے عہد و پیمان کو توڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دے گا۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۲۶۲)

۴۔ خبردار غور سے سن لو! جو کسی معاہدہ کرنے والے پر ظلم کرے گا، یا اسے طاقت سے زیادہ تکلیف دے گا یا اس سے اس کی رضامندی کے بغیر کوئی چیز لے گا تو بروز قیامت میں اس کے خلاف اپنی حجت تمام کروں گا (اس کا مدعی ہوں گا)
(کنز العمال حدیث ۱۰۹۲۴)

۵۔ جو عہد و پیمان کی پابندی نہیں کرتا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔ (بحار الانوار جلد ۲۷ ص ۱۹۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ بے دین شخص کے عہد و پیمان پر بھروسہ نہ کرو۔
(غرر الحکم)

۷۔ عہد و پیمان قیامت تک گلے کا پٹا ہیں، جو ان پر پورا اترے گا اللہ تعالیٰ اسے (اپنے مقصد سے) جاملائے گا اور جو انہیں توڑ ڈالے گا اللہ تعالیٰ اسے چھوڑ دے گا اور رسوا کرے گا اور جو انہیں سبک سمجھے گا میں اس کا مقدمہ اس (خدا) کے پاس لے جاؤں گا جس نے انہیں پختہ بنایا ہے اور اپنی مخلوق سے ان کی حفاظت کا عہد لیا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کسی قسم کی چھوٹ نہیں دی: ۱۔ امانت کی ادائیگی خواہ وہ نیک کی ہو یا بد کی۔ ۲۔ وعدے کی پابندی خواہ نیک سے کیا جائے یا بد سے اور ۳۔ والدین کے ساتھ نیکی خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔
(بحار الانوار ج ۷۴ ص ۵۶)

لَیُبَیِّنَنَّ لَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ مَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ

اللہ تعالیٰ ان قسموں کے ذریعے تمہاری آزمائش کرتا ہے اور جس چیز کے بارے میں تم اختلاف کرتے ہو یقیناً

تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۲﴾ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمۡ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ

بروزِ قیامت تمہارے لیے ظاہر ہو جائے گی ● اور اگر خدا چاہتا تو (تم سب کو زبردستی) ایک متحد (اور مومن)

لٰکِنۡ یُّضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ

امت قرار دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

لَتُسۡـَٔلُنَّ عَمَّا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَا تَتَّخِذُوۡۤا

اور تم جو بھی کام کرتے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا ● اور اپنی قسموں

اَیۡمَانَکُمۡ دَخَلًۢا بَیۡنَکُمۡ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعۡدَ ثُبُوۡتِہَا وَ

کو اپنے درمیان دھوکہ اور فریب کا ذریعہ نہ بناؤ، ورنہ ثابت و برقرار رہنے کے بعد

تَذُوۡقُوا السُّوۡٓءَ بِمَا صَدَدۡتُّمۡ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۚ وَ لَکُمۡ

قدم پھسل جائے گا اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکنے کی وجہ سے برائیوں کا ذائقہ چکھو گے اور

عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَشۡتَرُوۡا بِعَہۡدِ اللّٰہِ ثَمَنًا

تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہے ● اور خدا کے عہد و پیمان کو تھوڑی سی قیمت کے

قَلِیۡلًا ؕ اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰہِ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ

بدلے میں نہ بیچو، کیونکہ اگر تم جانتے ہو تو جو چیز خدا کے پاس ہے تمہارے

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنۡدَکُمۡ یَنۡفَدُ وَ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ بَاقٍ ؕ وَ

لیے بہت بہتر ہے ● اور جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو خدا کے پاس ہے

لَنَجۡزِیَنَّ الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡۤا اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا کَانُوۡا

وہ باقی اور پائیدار ہے اور جو لوگ صبر کرتے ہیں ہم یقیناً انہیں ان کے اعمال سے کہیں

یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ ہُوَ

بہتر جزا دیں گے ● جو شخص مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو، نیک عمل

مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ

کرے تو یقیناً ہم اُسے پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے جو کام وہ کیا کرتے تھے یقیناً

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ

اس کی جزا اس سے بہتر صورت میں دیں گے ● پس جب بھی تم قرآن پڑھنا چاہو

الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾

تو رانده درگاه شیطان (کے شر) سے خدا کی پناه طلب کیا کرو ●

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

یقیناً شیطان کو ان لوگوں پر کوئی غلبہ اور تسلط حاصل نہیں ہے جو ایمان رکھتے اور اپنے رب پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَ

توکل کرتے ہیں ● شیطان کا غلبہ اور تسلط صرف ان لوگوں پر ہوتا ہے جو اس کے تسلط اور ولایت کو

الَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ

ع ۱۳ ۱۱ ۱۹

قبول کرتے ہیں اور ان لوگوں پر ہے جو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں ● اور جب ہم کسی آیت کو دوسری آیت

اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ

کی جگہ پر لاتے ہیں، حالانکہ خداوند عالم اس چیز کو بہتر جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے، مخالفین کہتے ہیں کہ تم تو بس

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ

افترا پردازی کرتے ہو (حالانکہ ایسا نہیں ہے) بلکہ ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے ● پیغمبرؐ! آپ کہہ دیجئے کہ اس

الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ

(قرآن) کو توروح القدس (جبرائیلؑ) نے تیرے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے تاکہ ان لوگوں

اٰمَنُوْا وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

کو ثابت قدم اور پائیدار رکھے جو ایمان لے آئے ہیں اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور بشارت (کا ذریعہ) ہے ●

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ

یقیناً ہم جانتے ہیں کہ (پیغمبرؐ! آپ کے دشمن) کہتے ہیں کہ ایک بشر اُسے (قرآن کی) تعلیم دیتا

موضوع آیت ۹۸

تلاوت قرآن کے آداب

منہ کی صفائی:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تم اپنے موہنوں کو صاف ستھرا رکھا کرو کیونکہ یہ قرآن مجید کے راستے ہیں۔

(کنزالعمال حدیث ۲۷۵۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن کے راستوں کو صاف ستھرا رکھا کرو!'' کسی نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! قرآن کے رستے کیا ہیں؟'' فرمایا: ''تمہارے منہ ہیں!'' پھر پوچھا: ''کس چیز سے؟'' فرمایا: ''مسواک سے!''

(بحارالانوار جلد ۹۲ ص ۲۱۳)

باطہارت ہونا:

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ انسان بغیر طہارت (وضو یا غسل) کے قرآن کی تلاوت نہ کرے، جب طہارت (وضو یا غسل) کر لے پھر قرآن پڑھے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۴ ص ۸۴۸)

استعاذہ: (اعوذباللہ پڑھنا) اور تسمیہ: (بسم اللہ پڑھنا)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ معصیت کے دروازوں کو ''استعاذہ'' (اعوذباللہ من الشیطان الرجیم) کے ذریعہ بند کرو اور اطاعت کے دروازوں کو ''تسمیہ'' (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے ذریعہ کھولو۔

(بحارالانوار جلد ۹۲ ص ۳۱۶)

ترتیل:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۵۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے کہ: ''ورتل القرآن ترتیلا'' یعنی قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو (مزمل/۴) اس سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ قرآن کو واضح کر کے پڑھا کرو ریت کی مانند اس کے حرفوں کو بکھیر نہ دیا کرو اور نہ ہی شعر کی مانند اسے جھوم جھوم کر پڑھا کرو، جب اس کے عجائبات کا ذکر آ جائے تو ٹھہر جاؤ اور اس سے اپنے دلوں کو متحرک کرو اور تمہارا یہ مقصد نہیں ہونا چاہیے کہ سورت کو مکمل کرنا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۹۲ ص ۲۱۵)

فکر وتدبر:

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ جس تلاوت میں فکر وتدبر نہ ہو اس میں کوئی بھلائی

الَّذِىۡ يُلۡحِدُوۡنَ اِلَيۡهِ اَعۡجَمِىٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهۡدِيۡهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفۡتَرِى الۡكَذِبَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِهٖۤ اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ وَ قَلۡبُهٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِيۡمَانِ وَ لٰكِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ وَ سَمۡعِهِمۡ وَ اَبۡصَارِهِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾

ہے جس شخص کی طرف اس کی نسبت دیتے ہیں وہ عجمی ہے جبکہ یہ (قرآن) ایک واضح اور روشن عربی زبان ہے ● بے شک جو لوگ خدا کی آیات پر ایمان نہیں لاتے، خدا بھی انہیں ہدایت نہیں کرتا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ● اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ جھوٹ تو صرف وہی لوگ بنایا کرتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور یہی لوگ ہی تو جھوٹے ہیں ● جو شخص ایمان لانے کے بعد خدا کے ساتھ کفر کرے (اور مرتد ہو جائے) ناکہ وہ شخص جسے مجبور کیا جائے (کہ زبان سے اظہار کفر کرے) جبکہ اس کا دل اپنے ایمان کے ساتھ مطمئن ہو، بلکہ جو کشادہ سینے کے ساتھ کفر کرے ایسے لوگوں پر خدا کی طرف سے غضب ہے اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ● یہ (قہر الٰہی) اس لئے ہے کہ انہوں نے دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ● یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی ہے اور یہی لوگ غافل ہیں ●

نہیں اور جس عبادت میں سوچ سمجھ نہ ہو اس میں بھی کوئی بھلائی نہیں۔ (بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۲۱۱)

۷۔ قرآنی آیات میں فکر و تدبر سے کام لو اور ان سے عبرت حاصل کرو کیونکہ ان میں بڑی حد تک عبرتیں موجود ہیں۔ (غرر الحکم)

خشوع و فروتنی:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۸۔ قرآن کی تلاوت کیا کرو اور اس وقت گریہ بھی کیا کرو، اگر گریہ نہیں کر سکتے تو رونے کی شکل بنایا کرو اور جو شخص قرآن کو راگ میں پڑھے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (کنز العمال حدیث ۲۷۹۴)

۹۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام جب خراسان تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں رات کے وقت بستر پر بھی کثرت سے تلاوت کیا کرتے تھے، جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں بہشت یا دوزخ کا ذکر ہوتا تو آپ رو دیتے، اللہ تعالیٰ سے بہشت کی دعا مانگتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔

(بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۲۱۰)

لَاجَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ

شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں یقینی طور پر نقصان اٹھانے والے ہوں گے ● پھر اس میں بھی

رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا

شک نہیں کہ تمہارے پروردگار نے ان لوگوں کی جنہوں نے آزمائش کی وجہ سے گھر بار چھوڑا جہاد کیا اور اس

وَ صَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾

پر پائیداری کا ثبوت دیا، یقینا تمہارا پروردگار ان سب باتوں کے بعد قطعی طور پر بخشنے والا مہربان ہے ●

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ

ایک دن (قیامت کا) آئے گا کہ ہر شخص اپنی طرف سے لڑنے اور دفاع کے لیے تنہا آگے آئے گا اور اس کو

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ

اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا ● اور اللہ ایک بستی کی

مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا

مثال بیان کرتا ہے جو امن اور اطمینان میں تھی، اس کے پاس ہر طرف سے بڑی فراوانی کے ساتھ

مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ

روزی آجایا کرتی تھی لیکن اس (کے رہنے والوں) نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی، پس اللہ نے ان

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

لوگوں کے کرتوتوں کے سبب انہیں یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف کو ان کا اوڑھنا بنا دیا ●

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ

اور یقیناً انہی میں سے ایک رسول ان کے پاس آیا مگر انہوں نے اسے جھٹلایا، تو عذاب نے انہیں

الْعَذَابُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ

اس حالت میں آلیا جبکہ وہ ظالم تھے ● پس ان حلال اور پاکیزہ چیزوں

اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

سے کھاؤ جو تمہیں خدا نے رزق کے طور پر دی ہیں اور اگر صرف اسی کی عبادت کرتے ہو تو

ع ۱۴/۱۰ ۲۰

موضوع آیت ۱۱۰

سرزمین ظلم سے ہجرت کرنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص اپنے دین کو بچاتے ہوئے ایک سرزمین سے دوسری سرزمین کی طرف فرار کر جائے خواہ ایک بالشت کا فاصلہ ہی ہو تو وہ جنت کا حقدار بن جاتا ہے اور (جنت میں) حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمدؐ کا ساتھی ہو گا۔ (مجمع البیان جلد ۳ ص ۱۰۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ تفسیر قمی میں ابوجارود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے کہ: ''يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ'' یعنی اے میرے ایماندار بندو! میری زمین تو یقینا کشادہ ہے پس تم میری ہی عبادت کرو۔ (عنکبوت/۵۶) دراصل وہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ فاسق و فاجر بادشاہوں (حکمرانوں) کی اطاعت نہ کرو اور اگر تمہیں اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ تمہیں دین کی آزمائش اور فتنوں میں ڈال دیں گے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میری زمین بہت وسیع ہے اور وہ بندوں سے سوال کرے گا ''تم کس حالت میں رہے؟'' تو وہ کہیں گے کہ ہم تو زمین میں مستضعف (کمزور) بنادیے گئے تھے'' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا'' یعنی آیا خدا کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم ہجرت کر کے چلے جاتے۔ (نساء/۹۷)

(تفسیر قمی جلد ۲ ص ۱۵۱)

۳۔ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے اس قول ''يٰعبادی الذین۔۔۔'' (عنکبوت/۵۶) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس سرزمین میں خدا کی نافرمانی کی جارہی ہو اور تم اس میں موجود ہو تو وہاں سے ہجرت کر کے دوسری جگہ چلے جاؤ۔

(مجمع البیان جلد ۳ ص ۲۹۱)

ہجرت کے بعد بادیہ نشینی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ دارالحرب (سرزمین کفار و مشرکین) میں فاسق شخص ہی جا کر رہے گا، اسلام اس سے بری الذمہ ہے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۲۶۰)

۲۔ جو شخص اسلام لانے کے بعد مشرکانہ اعمال بجالائے اس کا کوئی عمل اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوگا جب تک وہ مشرکین کو چھوڑ کر مسلمانوں سے نہ آن ملے۔ (کنزالعمال حدیث ۴۶۲۵۳)

اِیَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَةَ وَ الدَّمَ

خدا کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ● اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اس (خدا) نے تم پر مردار، خون،

وَ لَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

خنزیر کا گوشت اور (ذبح کے وقت) جن پر غیر خدا کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے پس جو شخص (ان کے کھانے

اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ

پر) مجبور ہو جبکہ (حکم خدا سے) بغاوت اور سرکشی کا قصد نہ کرے اور نہ ہی تجاوز کرے کیونکہ خداوند عالم

رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَا تَصِفُ اَلۡسِنَتُکُمُ الۡکَذِبَ

بخشنے والا مہربان ہے● اور ہر جھوٹی بات جو تمہاری زبانوں پر آجائے نہ کہہ دیا کرو کہ

هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفۡتَرُوۡا عَلَی اللّٰهِ الۡکَذِبَ ؕ

یہ حلال ہے اور وہ حرام تاکہ اس طرح سے تم خدا پر جھوٹ باندھو گے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ الۡکَذِبَ لَا یُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ

یقیناً جو لوگ خدا پرجھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے●

مَتَاعٌ قَلِیۡلٌ ۫ وَّ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَ عَلَی الَّذِیۡنَ

(جس کا) تھوڑا فائدہ ہے، جبکہ ان کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے● اور جو لوگ

هَادُوۡا حَرَّمۡنَا مَا قَصَصۡنَا عَلَیۡکَ مِنۡ قَبۡلُ ۚ

یہودی تھے ہم نے ان پر وہ چیزیں حرام کردیں جو اس سے پہلے ہم تمہیں بتا چکے ہیں لیکن ہم نے

وَ مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَ لٰکِنۡ کَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ

(یہ حرام کر کے) ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ ظلم (کی سزا) ہے جو وہ اپنے آپ پر کیا کرتے تھے● پھر

اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیۡنَ عَمِلُوا السُّوۡٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ

یقیناً تمہارا رب ان لوگوں کے لیے جو جہالت کی وجہ سے برے کام کرتے ہیں اور اس کے

بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّکَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ

بعد پھر وہ توبہ کرکے اچھے کام بجالاتے ہیں تو یقینا تمہارا پروردگار اس توبہ کے بعد بڑا بخشنے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۳۔ پردیسی تو وہ ہے جو سرزمین شرک میں رہتا ہے۔
(وسائل الشیعۃ جلد ۱۱ ص ۷۶)

موضوع آیت ۱۱۲۔ آفات

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ دین کی آفت (نفسانی) خواہشات ہیں۔
(کنز العمال ح ۴۴۱۲۱)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ نعمتوں کے لیے آفت کفرانِ نعمت ہے۔
(غرر الحکم)
۳۔ ہر ایک شے کے لیے ایک آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت نسیان، عبادت کی آفت ریاکاری، عقلمندی کی آفت خودپسندی، شرافت کی آفت تکبر، ظرف کی آفت شیخی بگھارنا، سخاوت کی آفت فضول خرچی، حیا کی آفت کمزوری، حلم کی آفت ذلت اور طاقت کی آفت بدزبانی اور بدعملی ہے۔
(کنز العمال حدیث ۴۴۲۲۶)
۴۔ فہم و ذکاء کی آفت مکاری ہے۔ (غرر الحکم)
۵۔ علماء کی آفت، ریاست طلبی ہے۔ (غرر الحکم)
۶۔ رعب و وقار کی کی آفت، مزاح ہے۔ (غرر الحکم)
۷۔ عامۃ الناس کی آفت، بدعمل عالم ہے۔ (غرر الحکم)
۸۔ اعمال کی آفت، عامل کی عاجزی ہے۔ (غرر الحکم)
۹۔ کلام کی آفت، اسے طول دینا ہے۔ (غرر الحکم)
۱۰۔ تمام آفتوں سے بڑھ کر آفت، لذت طلبی ہے۔
(غرر الحکم)
۱۱۔ شرف کی آفت، تکبر ہے۔ (غرر الحکم)
۱۲۔ زعماء کی آفت سیاسی کمزوری ہے۔ (غرر الحکم)
۱۳۔ عقل کی آفت نفسانی خواہشات ہیں۔ (غرر الحکم)
۱۴۔ بزرگی کی آفت، حاجات کا پورا نہ کرنا ہے۔
(غرر الحکم)
۱۵۔ رعایا کی آفت، اطاعت کی مخالفت ہے۔
(غرر الحکم)
۱۶۔ وزراء کی آفت بری نیت ہے۔ (غرر الحکم)

رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبۡرٰهِیۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیۡفًا ؕ وَ

والا مہربان ہے ● یقینا ابراہیمؑ تنہا ایک امت تھے خدا کے آگے جھکے ہوئے، فرمانبردار اور حق

لَمۡ یَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰىهُ

کی طرف مائل اور مشرکین سے نہیں تھے ● وہ خدا کی نعمتوں کے شکر گزار تھے (اللہ

وَ هَدٰىهُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَ اٰتَیۡنٰهُ فِی الدُّنۡیَا

نے) انہیں چن لیا تھا اور راہِ راست کی ہدایت کی تھی ● اور ہم نے انہیں دنیا میں

حَسَنَةً ؕ وَ اِنَّهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ

نیکی دی اور یقیناً وہ آخرت میں (صالح) اور شائستہ افراد میں سے ہیں ● پھر

اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَ مَا

ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ حق کی طرف رغبت کرنے والے ابراہیم کے دین کی پیروی

كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبۡتُ عَلَی

کریں اور وہ مشرکین سے نہیں تھے ● سنیچر کے دن (چھٹی کا حکم) تو ان لوگوں کے لیے

الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَحۡكُمُ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَ

قرار دیا گیا تھا جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا یقینا آپؐ کا پروردگار قیامت کے دن اس چیز کے

الۡقِیٰمَةِ فِیۡمَا كَانُوۡا فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ

بارے میں فیصلہ کرے گا جس میں یہ (یہودی) ہمیشہ اختلاف کیا کرتے تھے ● (اے رسولؐ! لوگوں

رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَ الۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَ جَادِلۡهُمۡ

کو) حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف بلایئے اور اچھے طریقے

بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ

سے بحث و مباحثہ کیجئے، بے شک تمہارا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا ہے جو بھٹک گیا ہے

سَبِیۡلِهٖ وَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِیۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِنۡ عَاقَبۡتُمۡ

اور (اسی طرح) وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی اچھی طرح جانتا ہے ● اور اگر آپؐ سختی

ع ۱۵ / ۹ / ۲۱

موضوع آیت ۱۲۶۔ نیکی کا بدلہ نیک دے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس کے ساتھ نیکی کی جائے اسے اس کا نیک بدلہ چکانا چاہیے، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو اسے نیکی کرنے والے کی تعریف کرنی چاہیے، اگر اس کی تعریف کرے گا تو گویا اس کا شکر گزار بن جائے گا اور اگر ایسا نہیں کرے گا تو اس کی نیکی کا منکر سمجھا جائے گا۔

(کنزالعمال حدیث ۱۶۵۶۷)

۲۔ جو تمہارے ساتھ نیکی کرے تمہیں چاہیے کہ اسے اس کا نیک بدلہ دو، اگر ایسا نہیں کر سکتے ہو تو پھر اس کے لیے خدا سے اس حد تک دعا کرو کہ تمہیں پختہ گمان ہو جائے کہ اسے اس کا بدلہ دے چکے ہو۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ بدترین بدلہ یہ ہے کہ نیکی کا بدلہ برائی سے دیا جائے۔ (غررالحکم)

۴۔ صاحبان اقتدار کا بدترین کارنامہ انتقام لینا ہے۔

(غررالحکم)

۵۔ غصے کے موقع پر حلیم اور بردبار کی طاقت انتقام لینے والے کی طاقت سے افضل ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ کمینے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نیکی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں۔ (غررالحکم)

۷۔ کامل ایمان یہ ہے کہ برائی کرنے والے کو نیکی کا بدلہ دیا جائے۔ (غررالحکم)

۸۔ جو اپنے بھائی کے لیے کنواں کھودتا ہے خود اس میں جا گرتا ہے، جو دوسروں کے پردے چاک کرتا ہے اس کے اپنے عیب ظاہر ہوتے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۳۶)

۹۔ تم اپنے والدین سے نیکی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی، تم لوگوں کی عورتوں سے پاکدامنی اختیار کرو تمہاری اپنی عورتیں پاکدامن رہیں گی۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۴۲)

۱۰۔ جس نے تمہیں شکریہ کی جزا دی اس نے تمہیں تم سے لینے سے زیادہ عطا کیا۔ (غررالحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۱۔ جس نے کسی کے ساتھ وہی کچھ نیکی کی جو اس کے ساتھ کی گئی تھی تو اس نے اس نیکی کا بدلہ چکا دیا اور جس نے اس سے دوگنا نیکی کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۲)

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ

کریں بھی تو اتنا ہی سختی کرو جتنا تمہارے ساتھ سختی کی گئی ہے البتہ اگر صبر کرو تو وہ یقینا صبر

خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کرنے والوں کیلیے بہتر ہے ● اور (اے رسولؐ!) آپ صبر اختیار کریں اور آپ کا صبر خدا (کی مدد)

وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ لَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا

کے بغیر نہیں ہے، آپ ان پر غم نہ کریں اور وہ لوگ جو مخالفانہ حیلے اور تدبیریں کرتے ہیں آپ اس

یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ

سے تنگ دل نہ ہوں ● بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور (ان کے

مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

ساتھ ہیں) جو نیکی کرتے ہیں ●

ع ١٦ ٩ ٢٢

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَكِّیَّةٌ آیَاتُهَا ۱۱۱

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

پاک وپاکیزہ ہے وہ (خدا) کہ جواپنے بندے کو راتوں رات مسجد

الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

الحرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا کہ جس کے اطراف کو ہم نے برکت عطا فرمائی ہے

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱﴾

تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں، یقیناًوہ سننے اوردیکھنے والا ہے●

وَ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ

اورہم نے موسیٰ کو(آسمانی) کتاب عطاکی اوراسے بنی

اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ﴿۲﴾ ذُرِّیَّةَ

اسرائیل کے لئے ہادی قرار دیا کہ میرے علاوہ کسی کو بھی سہارااور کارساز نہ بناؤ ●اے ان لوگوں کی

فضائل سورہ بنی اسرائیل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص شب جمعہ اس سورت کی تلاوت کرے گا اس وقت تک اسے موت نہیں آئے گی جب تک حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت نہیں کرلے گا اور اس کا شمار آپ کے اصحاب میں ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۱۔ معراج

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جب مجھے (معراج کے موقع پر) آسمان کی سیر کرائی گئی تو جبرائیل مجھے وہاں پر لے گئے جہاں پر وہ پہلے کبھی نہیں گئے تھے، اس وقت میرے آگے سے تمام پردے ہٹا دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی عظمت کے نور سے وہ کچھ دکھایا جو وہ چاہتا تھا۔

(بحارالانوار جلد ۱۸ ص ۳۶۹)

۲۔ جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی تو میں نے اپنے رب کے کلام سے زیادہ شیرین کوئی اور کلام نہیں سنا۔ (بحارالانوار جلد ۱۸ ص ۳۰۵)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کو آسمان کی سیر کرائی گئی تو جب آپؐ بیت المعمور تک تشریف لے گئے وہاں پر نماز کا وقت ہوگیا، جبرائیلؑ نے اذان اور اقامت کہی اور ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ (بحارالانوار جلد ۱۸ ص ۳۰۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرائی گئی، تو حضرت جبرائیلؑ انہیں ایک آخری منزل تک لے گئے اور خود پیچھے ہٹ گئے، آنحضرتؐ نے فرمایا: ''جبرائیل! آپ مجھے یہاں اس حالت میں اکیلے چھوڑے جا رہے ہیں؟'' تو انہوں نے کہا: ''آپؐ آگے تشریف لے جایئے! کیونکہ خدا کی قسم آپ ایسی جگہ پر قدم رکھ رہے ہیں جہاں پر نہ تو اس سے پہلے کسی بشر نے قدم رکھا اور نہ ہی اسے وہاں پر چلنے کی سعادت نصیب ہوئی''

(بحارالانوار جلد ۱۸ ص ۳۰۶)

مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبۡدًا شَكُوۡرًا ﴿۳﴾ وَ

اولاد! کہ جنہیں ہم نے نوحؑ کے ہمراہ سوار کیا اور (نجات دی) یقیناً نوحؑ نہایت ہی شکر گزار بندہ تھا ● اور

قَضَيۡنَاۤ اِلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ فِى الۡكِتٰبِ لَـتُفۡسِدُنَّ فِى

ہم نے کتاب (توریت) میں بنی اسرائیل کے لئے یہ اعلان کر دیا ہے کہ یقیناً تم زمین

الۡاَرۡضِ مَرَّتَيۡنِ وَلَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا كَبِيۡرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ

میں دو مرتبہ فساد کرو گے اور بہت بڑی برتری حاصل کرو گے ● پس جونہی پہلے

وَعۡدُ اُوۡلٰٮهُمَا بَعَثۡنَا عَلَيۡكُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِىۡ بَاۡسٍ

فتنے کا وعدہ آن پہنچا تو ہم نے اپنے طاقتور اور جنگجو بندوں کا ایک گروہ (تمہاری سرکوبی لئے)

شَدِيۡدٍ فَجَاسُوۡا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا ﴿۵﴾

بھیج دیا، پس انہوں نے گھروں کے کونوں کھدروں کی جستجو کی اور وہ قطعی وعدہ تھا ●

ثُمَّ رَدَدۡنَا لَـكُمُ الۡكَرَّةَ عَلَيۡهِمۡ وَاَمۡدَدۡنٰكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ

پھر ہم جنگ کو تمہارے فائدے اور ان کے نقصان میں بدل دیں گے، اور مال اور اولاد کے ذریعہ

بَنِيۡنَ وَجَعَلۡنٰكُمۡ اَكۡثَرَ نَفِيۡرًا ﴿۶﴾ اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ

تمہاری مدد کریں گے، اور تمہاری افرادی قوت کو زیادہ کر دیں گے ● اگر نیکی کرو گے تو خود اپنے ہی

اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ ۚ وَاِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ

لئے نیکی کرو گے اور اگر برائی کرو گے اپنے ہی ساتھ برائی کرو گے، پس جونہی (فسادگری کا) دوسرا وعدہ

وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ لِيَسُوۡٓءٗا وُجُوۡهَكُمۡ وَلِيَدۡخُلُوا

آن پہنچے گا (تو ہم اپنے طاقتور مومن جنگجوؤں کو بھیجیں گے) تاکہ تمہاری (فوجی اور دینوی عزت کی) صورت بدنما کر دیں

الۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوۡهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوۡا

اور مسجد اقصیٰ میں داخل ہوں گے جس طرح پہلے داخل ہوئے تھے تاکہ جن چیزوں کو اپنے تسلط میں لے لیا

مَا عَلَوۡا تَتۡبِيۡرًا ﴿۷﴾ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يَّرۡحَمَكُمۡ ۚ وَاِنۡ

ہے، انہیں سختی کے ساتھ ویران کر دیں گے ● امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے اور اگر تم واپس

عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾

لوٹے (اور فساد پھیلایا) تو ہم بھی پلٹ آئیں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے سخت قید خانہ مقرر کیا ہے ●

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ

یقیناًیہ قرآن محکم ترین راستے کی ہدایت کرتا ہے اور جو مومنین

الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا

نیک کام کرتے ہیں انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ ان کیلئے

كَبِيْرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا

بہت بڑا اجر ہے ● بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دردناک

لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ

عذاب تیار کر رکھا ہے ● انسان (بڑی جلدی میں) شر کو بھی اسی طرح طلب کرتا ہے جس

بِالْخَيْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَ جَعَلْنَا الَّيْلَ وَ

طرح خیر کو طلب کرتا ہے، اور انسان ہے ہی بڑا جلد باز ● اور ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت

النَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَ جَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ

کی) دو نشانیاں قرار دیا ہے، پس ہم نے رات کی نشانی کو (چاند کی روشنی سے) مٹایا اور دن کی نشانی

مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

(سورج) کو روشنی عطا کرنے والا بنایا تاکہ تم اپنا فضل اور رزق اپنے پروردگار سے طلب کرو اور اس

السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾

لئے بھی تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب کو جان لو اور ہم نے ہر چیز کو کھول کر بیان کر دیا ہے ●

وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ

اور ہم نے ہر انسان کا کارنامہ اس کی گردن میں باندھ دیا ہے اور قیامت کے دن اس کے

الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى

لئے ایک تحریر باہر نکالیں گے جسے وہ اپنے سامنے کھلا ہوا دیکھے گا ● (بروز قیامت انسان سے کہا

ع ۱

موضوع آیت ۹

لوگوں کی رہنمائی کرنے والے کا ثواب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو کسی کی نیک سفارش کرتا ہے یا امر بالمعروف کرتا ہے یا نہی عن المنکر کرتا ہے یا کسی نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے یا کسی کو نیکی پر آمادہ کرتا ہے وہ اس میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۲ ص ۲۴)

۲۔ ایک شخص نے حضرت رسول خدا (ص) کی خدمت میں عرض کیا کہ ''آپؐ مجھے ہدایت فرمائیں! '' تو آنجنابؐ نے اسے فرمایا: ''میں تجھے اس بات کی ہدایت کرتا ہوں کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ ــــــــ اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دو اور یاد رکھو جو جو شخص بھی تمہاری اس دعوت کو قبول کرے گا، ہر ایک شخص کے بدلے اللہ تعالیٰ تجھے اولادِ یعقوبؑ میں سے غلام آزاد کرانے کا ثواب عطا فرمائے گا''۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۴۴۸)

۳۔ معاذؓ کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''معاذ! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ ایک بھی مشرک کو ہدایت کر دے تو تمہارے لیے یہ بات سرخ اونٹوں کے حصول سے زیادہ بہتر ہے'' (کنز العمال حدیث ۳۶۲)

۴۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (تبلیغ کے لیے) یمن روانہ فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا: ''یا علیؑ! تم نے کسی سے اس وقت تک جنگ نہیں کرنی جب تک انہیں (اسلام کی) دعوت نہ دے دو، کیونکہ خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ ایک آدمی کو بھی ہدایت کر دے تمہارے لیے بہتر ہے ہر اُس چیز سے جس پر سورج طلوع اور غروب کرتا ہے ــــــــ'' بحار الانوار جلد ۲۱ ص ۳۶۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ اگر کوئی شخص حق کی کوئی بات کرتا ہے اور اس پر کوئی شخص عمل کرتا ہے، اس کے لیے بھی اتنا ہی ثواب ہو گا جتنا کسی نے اس پر عمل کیا ہے اور جو شخص گمراہی کی کوئی بات کرتا ہے اور اس پر کوئی شخص عمل کرتا ہے، تو اس کے لیے بھی اتنا ہی وبال ہو گا جتنا کسی نے اس پر عمل کیا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۹)

۶۔ سماعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''ومن قتل نفسا ــــــــ '' یعنی جو شخص کسی کو نہ جان کے بدلے میں اور نہ ملک میں فساد پھیلانے کی سزا میں (بلکہ) ناحق قتل کر ڈالے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا، اور جس نے ایک آدمی کو جلا لیا تو گویا

اس نے سب لوگوں کو جلا لیا۔ (مائدہ/۳۲) کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''جس نے کسی کو گمراہی سے نکال کر ہدایت تک پہنچا دیا تو گویا اس نے اسے زندہ کر دیا اور جس نے کسی کو ہدایت سے نکال کر گمراہی تک پہنچا دیا اس نے اسے قتل کر ڈالا''

(اصول کافی جلد ۲ ص ۲۱۰)

بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ مَنِ اهْتَدٰى

جائے گا) اپنی کتاب کو پڑھ کافی ہے کہ آج تم اپنا حساب، خود ہی کرو ● جو شخص ہدایت پا گیا، یقیناً وہ اپنے

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ

ہی فائدہ کیلئے ہدایت یافتہ ہوا اور جو گمراہ ہوا وہ بھی صرف اپنے نقصان کیلئے گمراہ ہوا ہے، اور کوئی بھی شخص کسی

وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى

دوسرے کے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہیں اٹھاتا، اور ہم ہرگز عذاب کرنے والے نہیں جب تک کہ

نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً

کسی رسول کو بھیج نہ دیں ● اور جب ہم چاہتے ہیں کہ کسی علاقہ کو ہلاک کریں، تو وہاں کے خوشحال اشرافیہ

اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ

کو فرمان دیتے ہیں، تو وہ اس کی مخالفت اور نافرمانی کرتے ہیں جس سے وہ عذاب اور قہر الٰہی کے مستحق ہو

فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ

جاتے ہیں، پھر ہم ان کی سختی سے سرکوبی کرتے ہیں ● اور نوحؑ کے بعد کس قدر زیادہ لوگ ہیں کہ

مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا

جنہیں ہم نے نیست و نابود کر دیا، اور یہی بات کافی ہے کہ تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں

بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا

سے آگاہ اور دیکھ رہا ہے ● جو شخص جلد گزر جانے والی زندگی کو چاہتا ہے، تو جتنا مقدار ہم چاہتے

مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰهَا

ہیں اور جس کیلئے ارادہ کرتے ہیں اسی دنیا میں بہت جلد فراہم کر دیتے ہیں، پھر اس کیلئے جہنم قرار دیتے ہیں

مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى

جس میں وہ شرمسار ہو کر اور دھکے کھا کر جا گرے گا ● اور جو شخص آخرت کو چاہتا ہے اور اس

لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ

کیلئے اچھے طریقے سے سعی و کوشش کرتا ہے اور وہ مومن بھی ہوتا ہے، پس ان کی سعی و

مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ

کوشش قابل ستائش ہے ● ہم تمہارے پروردگار کی عطاو بخشش سے ان (موقع پرستوں) کی بھی اور

رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

ان (دنیا کے طلبگاروں) کی بھی مدد کرتے ہیں اور تمہارے پروردگار کی بخشش کسی سے روکی نہیں جاتی ●

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ

دیکھوتو، ہم نے ان میں سے بعض کو دوسرے بعض لوگوں پر کس طرح فضیلت عطا کی ہے، اوریقیناً

اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ

آخرت کے درجات بہت بڑے اور بہت ہی فضیلت کے حامل ہیں ● اللہ تعالیٰ کے ساتھ

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَ قَضٰى

کوئی دوسرا معبود قرار نہ دو، ورنہ قابل مذمت اور ذلیل ہو کر بیٹھ رہو گے ● اور تیرے پروردگار

رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ

نے مقرر کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کیا کرو، اگر ان

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ

میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بوڑھے ہو جائیں تو انہیں ''اف'' تک نہ کہو، اور

لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَ

انہیں جھڑ کو نہیں اور ان کے ساتھ سنجیدہ اور کریمانہ گفتگو کیا کرو ● اور مہربانی اور نرمی کے

اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ

ساتھ تم اپنے تواضع کے پہلو ان کیلئے جھکائے رکھو، اور کہو پروردگارا! تو ان دونوں پر اسی طرح

ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ

رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت کی ● تمہارا پروردگار تمہارے اندر کے

نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ

حالات سے (خود تم سے) زیادہ واقف ہے، اگر تم صالح ہو تو وہ بھی یقیناً توبہ کرنے والوں

ع ۲ ۱۲

غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ

کو بخشنے والا ہے● اور اپنے قریبیوں کو ان کا حق ادا کرو اور مسکین اور

السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا

پردیسی کو بھی۔ اور ہرگز ہرگز اسراف سے کام نہ لینا● یقینا فضول خرچی کرنے

اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بہت ہی ناشکرا ہے●

وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

اگر تم ان سے،اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں منہ موڑتے ہو کہ جس کی

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ

تمہیں امید ہے ،توان سے نرمی کے ساتھ بات کیا کرو● اور نہ تو اپنے ہاتھ کو اپنی گردن کے

مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

ساتھ باندھ دو (کہ کسی قسم کا کوئی خرچ نہ کرو) اور نہ ہی اسے مکمل طور پر کھلا رکھو (تمہارے لیے کچھ نہ بچے)

مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

ورنہ تمہیں ملامت زدہ، حسرتناک حالت میں بیٹھنا پڑے گا● بے شک تمہارا پروردگار جس کے لئے

يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾

چاہے روزی کشادہ کردے اور تنگ کردے یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور دیکھ رہا ہے●

وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ

اور تنگدستی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، یہ ہم ہیں کہ انہیں اور تمہیں

وَ اِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾

روزی دیتے ہیں،یقیناًان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے●

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾

زنا کے (تو) نزدیک بھی نہ جاؤ، کیونکہ یہ بدکاری اور برا راستہ ہے●

موضوع آیت ۲۶۔ فضول خرچی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جو میانہ روی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دیتا ہے۔(تنبیہ الخواطر ص ۱۳۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔سخاوت کرو لیکن فضول خرچی نہ کرو، جزرسی کرو لیکن بخل نہ کرو۔(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۱۵۰)

۳۔فضول خرچی، فاقوں کا سرنامہ ہے۔(غرر الحکم)

۴۔جو فضول خرچی پر فخر کرتا ہے وہ مفلسی سے حقیر بن جاتا ہے۔(غرر الحکم)

۵۔فضول خرچی مفلس کا ساتھی ہے۔(غرر الحکم)

۶۔میانہ روی نصف اخراجات ہیں۔(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے کہ: ''ولاتبذر تبذیرا'' یعنی فضول خرچی مت کرو (بنی اسرائیل/۲۶) اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص خدا کی راہ کے علاوہ کسی اور راستے میں خرچ کرتا ہے وہ فضول خرچی کرتا ہے اور جو نیکی کی راہوں میں خرچ کرتا ہے وہ میانہ روی اختیار کرتا ہے۔(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۰۲)

۸۔آپؑ نے کچھ کھجوریں منگوائیں اور ساتھ والے بعض افراد ان کی گٹھلیاں زمین پر پھینکنے لگے مگر آپؑ ان کا ہاتھ پکڑ کر ان سے فرمایا: ''ایسا مت کرو کہ یہ فضول خرچی ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو دوست نہیں رکھتا'' (قصار الجمل مشکینی جلد اول ص ۴۷)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۹۔میانہ روی کی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے بڑھ جائے تو بخل بن جاتی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۴۰۷)

موضوع آیت ۲۹

سخاوت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔سخاوت خداوند عالم کی عظیم ترین مخلوق ہے۔

(کنز العمال حدیث ۱۵۹۲۶)

۲۔اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر ولی کی فطرت میں سخاوت رکھ دی ہے۔(کنز العمال حدیث ۱۶۲۰۴)

۳۔سخی کے گناہ سے درگزر کرو، کیونکہ وہ جب بھی لغزش کرنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو پکڑ لیتا ہے۔(کنز العمال حدیث ۱۶۲۱۳)

۴۔خدا کو بخیل کی زندگی اور سخی کی موت ناپسند ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۳)

۵۔سخی کا کھانا دوا ہے اور بخیل کا کھانا بیماری ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۵۷)

وَ لَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ وَ

اور جس (کے قتل) کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اسے قتل نہ کرو، مگر حق کے ساتھ اور جو شخص مظلوم مارا جائے

مَنۡ قُتِلَ مَظۡلُوۡمًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِوَلِیِّہٖ سُلۡطٰنًا فَلَا

تو ہم نے یقینی صورت میں اس کے ولی کو (دیت یا قصاص کا) تسلط (اور اختیار) دیدیا ہے، پس اسے چاہئے کہ قتل

یُسۡرِفۡ فِّی الۡقَتۡلِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ مَنۡصُوۡرًا ﴿۳۳﴾ وَ لَا

کرنے (اور قصاص لینے) میں حد سے نہ بڑھے، کیونکہ وہ (مظلوم منصفانہ طور پر) مدد کیا جا چکا ہے ● اور یتیم کے

تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡیَتِیۡمِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ حَتّٰی یَبۡلُغَ

مال کے قریب مت جاؤ سوائے بہترین راستے کے (جو یتیم کے فائدے میں ہو) یہاں تک کہ وہ اپنے

اَشُدَّہٗ ۪ وَ اَوۡفُوۡا بِالۡعَہۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَہۡدَ کَانَ

بلوغ اور رشد کی حد کو پہنچ جائے اور وعدے کو پورا کرو، کیونکہ (قیامت کے دن) وعدے کے بارے

مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۴﴾ وَ اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ اِذَا کِلۡتُمۡ وَ زِنُوۡا

میں پوچھا جائے گا ● اور جب تم کسی پیمانے کے ساتھ لین دین کرو تو پیمانے

بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ

کو پورا کرو اور صحیح ترازو کے ساتھ تولو کیونکہ یہی بات بہتر اور اس کا انجام

تَاۡوِیۡلًا ﴿۳۵﴾ وَ لَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ

بہت ہی اچھا ہے ● اور جس چیز کا تمہارے پاس علم نہیں ہے اس کے پیچھے نہ لگو کیونکہ

السَّمۡعَ وَ الۡبَصَرَ وَ الۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ

کان، آنکھ اور دل، ان سب سے باز پرس

مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ

کی جائے گی ● اور زمین میں تکبر کے ساتھ اکڑ کر نہ چلو، یقیناً تم

تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَ لَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿۳۷﴾ کُلُّ

ہر گز زمین کو نہیں پھاڑ سکو گے اور بلندی کے لحاظ سے پہاڑوں تک ہر گز نہیں پہنچ سکو گے ● یہ

حضرت امام علی علیہ السلام:

۶۔ دنیا میں لوگوں کے سردار سخی ہیں اور آخرت میں ان کے سردار متقی ہیں۔ (غرر الحکم)

۷۔ لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ سخی ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ سخاوت (دلوں میں) محبت (کا بیج) بوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ سخاوت، عیبوں کی پردہ پوشی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ سخی دل کا بہادر ہوتا ہے اور بخیل منہ کا شیر ہوتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲۱ حکمت ۸۳۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ سخاوت انبیاء کے اخلاق میں سے ہے اور وہ ایمان کا ستون ہے، مومن صرف سخی ہی ہوتا ہے اور سخی صرف وہ ہو سکتا ہے جو صاحب یقین ہو اور اس کی ہمت بلند ہو، کیونکہ سخاوت، نور یقین کی ایک شعاع ہوتی ہے اور جو شخص اپنے مقصد کو سمجھ لیتا ہے اس کے لئے خرچ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۶۹)

۱۲۔ سخی جاہل، بخیل عبادت گزار سے افضل ہوتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۵۳۔)

۱۳۔ گناہوں میں پڑا ہوا سخی نوجوان اللہ کے نزدیک بخیل بوڑھے عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

(کنز العمال حدیث ۱۶۰۶۱)

۱۴۔ سخاوت وہ ہوتی ہے جو بِن مانگے ہو اور مانگے سے دینا یا شرم ہے یا بدگوئی سے بچنا۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۵۷)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۵۔ سخاوت کی ایک حد ہوتی ہے، جب اس سے تجاوز کر جائے تو اسراف ہوتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۴۰۷)

ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنۡدَ رَبِّكَ مَكۡرُوۡهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ

سب چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا گناہ تمہارے پروردگار کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے ● یہ

اَوۡحٰۤى اِلَيۡكَ رَبُّكَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ ؕ وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ

(احکامات) ان حکمتوں میں سے ایک ہیں جن کی وحی تم پر تمہارے پروردگار نے فرمائی ہے اور اللہ

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰى فِىۡ جَهَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ﴿۳۹﴾

کے ساتھ کوئی اور معبود قرار نہ دو، ورنہ قابل ملامت اور راندہ ہو کر جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے ●

اَفَاَصۡفٰكُمۡ رَبُّكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ

آیا (تم یہ سمجھتے ہو کہ) تمہارے پروردگار نے تمہیں بیٹوں کے لئے منتخب کیا ہے اور خود اپنے لئے فرشتوں میں

اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوۡلًا عَظِيۡمًا ﴿۴۰﴾ ع وَلَقَدۡ

سے بیٹیوں کو منتخب کیا ہے؟ اس میں شک نہیں ہے کہ تم بہت بڑی (تہمت کی) بات کرتے ہو ● اور یقیناً

صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِيَذَّكَّرُوۡا ؕ وَمَا يَزِيۡدُهُمۡ

ہم نے اس قرآن میں تکرار کے طور پر (حقائق کو) بیان کیا ہے، تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں اور ان کیلئے

اِلَّا نُفُوۡرًا ﴿۴۱﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا

نفرت کے علاوہ اور کسی چیز کا اضافہ نہیں ہوتا ● کہہ دیجئے اگر معبود حقیقی کے ساتھ کئی اور خدا ہوتے جیسا کہ

يَقُوۡلُوۡنَ اِذًا لَّابۡتَغَوۡا اِلٰى ذِى الۡعَرۡشِ سَبِيۡلًا ﴿۴۲﴾

مشرکین کہتے ہیں تو اس وقت وہ خدا، عرش کے مالک حقیقی معبود تک رسائی کے رستے کی تلاش میں لگے رہتے ●

سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا كَبِيۡرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ

خداوند ہر اس بات سے پاک اور برتر ہے جو وہ کہتے ہیں، بہت بڑا بلند و بالاتر ● اس کیلئے تسبیح

لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ وَاِنۡ

کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اور کوئی چیز ایسی

مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَلٰـكِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ

نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو، لیکن تم ان کی تسبیح کو

تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قَرَاْتَ

نہیں سمجھتے ،یقیناوہ بردبار اور بخشنے والاہے● اورجب تم قرآن پڑھتے ہو

الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

توہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان ایک چھپاہوا (معنوی) حجاب

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

قرار دیتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے● اور ہم نے ان (کفار) کے دلوں پر پردے ڈال

اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَ اِذَا ذَكَرْتَ

دیئے ہیں تاکہ وہ اسے نہ سمجھ پائیں اور ان کے کانوں میں سنگینی ہے اور جب تم قرآن میں

رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ

اپنے پروردگار کو اس کی وحدانیت کے ساتھ یادکرتے ہوتو وہ پیٹھ دکھا کر

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ

بھاگ جاتے ہیں● ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب وہ آپ کی بات کوبغور سن رہے ہوتے ہیں کس لیے

يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ

غور سے سنتے ہیں؟اوراس وقت وہ آپس میں سرگوشی کرتے ہیں جب ظالم لوگ(دوسروں سے) کہتے ہیں

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

کہ تم تو ایک جادو کئے ہوئے شخص کی پیروی کے سواکچھ نہیں کررہے● (آپؐ) دیکھئے کہ یہ لوگ آپ کیلئے

ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں؟جس کانتیجہ یہ ہے کہ وہ خود گمراہ ہوچکے ہیں اور حق کے راستے

سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْٓا ءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَ اِنَّا

کونہیں پاسکتے● اور کہنے لگے کہ جب ہم گلی سڑی ہڈیاں بن کر بکھر جائیں گے توکیاپھر بھی

لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ

یقینی طورپر ہم نئی مخلوق بناکر اٹھائے جائیں گے؟● آپؐ کہہ دیجئے (یہ توآسان ہے) تم پتھر بن جاؤیا

موضوع آیت ۴۴۔ تسبیح

۱۔ طلحہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ''سبحان اللہ'' کے معانی دریافت کیے توآپؐ نے فرمایا: ''خدا کو برے کام سے پاک وپاکیزہ سمجھنا'' (در منثور جلد۱ ص۱۱۰)

۲۔ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے ''سبحان اللہ'' کی تفسیر دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: ''اس کا معنی یہ ہے کہ جلال الٰہی کی عظمت کا اعتراف اور خدا کو ان باتوں سے پاک و پاکیزہ ماننا جو مشرک لوگ کہتے ہیں، جب بندہ ''سبحان اللہ'' کہتا ہے تو اس پر ہر فرشتہ درود بھیجتا ہے''
(بحارالانوار جلد۹۳ ص۱۷۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۳۔ آیا تم گھر کی لکڑیوں کے ٹوٹنے کی آواز کو نہیں سن رہے؟ یہ خدا کی تسبیح بیان کررہی ہیں، پس اللہ ہر حال میں ہر طرح سے پاک وپاکیزہ ہے۔
(بحارالانوار جلد۶۰ ص۱۷۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۴۔ جب حضرت داؤدؑ زبور پڑھا کرتے تھے تو ہر پہاڑ، ہر پتھر اور ہر پرندہ ان کی ہم نوائی کرتا تھا۔
(تفسیر نورالثقلین جلد۳ ص۴۴۴)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''ان من شیء الا یسبح بحمدہ۔'' یعنی کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے حمد (و ثنا) کی تسبیح نہ کرتی ہو (بنی اسرائیل/۴۴) کے بارے میں فرمایا: ''دیواروں کا ٹوٹنا، ان کی تسبیح ہوا کرتا ہے''
(بحارالانوار جلد۶۰ ص۱۷۷)

حَدِيۡدًا ﴿۵۰﴾ اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا يَكۡبُرُ فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ ‌ۚ

لوہا (پھر بھی زندہ کیے جاؤ گے) ● یا کوئی ایسی مخلوق جو تمہاری نظر میں ان سے بھی زیادہ سخت ہو (اسے بھی

فَسَيَـقُوۡلُوۡنَ مَنۡ يُّعِيۡدُنَا‌ ؕ قُلِ الَّذِىۡ فَطَرَكُمۡ اَوَّلَ

زندہ کیا جائے گا)، وہ بہت جلد کہہ اٹھیں گے کہ کون ہمیں دوبارہ پلٹائے گا؟ تو آپ کہہ دیں وہی کہ

مَرَّةٍ‌ ۚ فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ رُءُوۡسَهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى

جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا، پھر وہ جلدی سے اپنے سروں کو (تعجب سے) آپ کی طرف حرکت

هُوَ‌ ؕ قُلۡ عَسٰۤى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا ﴿۵۱﴾ يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ

دیتے ہوئے کہیں گے، وہ دن کب ہوگا؟ آپ کہہ دیں شاید قریب ہو ● جس دن وہ تمہیں بلائے گا،

فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا

پس تم اس کی حمد کرتے ہوئے جواب دو گے اور سمجھو گے کہ تم تو تھوڑی سی مدت (دنیا یا برزخ

قَلِيۡلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلۡ لِّعِبَادِىۡ يَقُوۡلُوا الَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ‌ ؕ

میں) رہے ہو ● اور، میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ ایسی بات کریں جو سب سے بہتر ہو کیونکہ

اِنَّ الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ

شیطان (اپنی غیر موزوں باتوں سے) ان لوگوں کے درمیان فتنہ وفساد پیدا کرتا ہے، یقیناً شیطان

لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ‌ ؕ اِنۡ

ہمیشہ سے انسان کا کھلم کھلا دشمن چلا آرہا ہے ● تمہارا پروردگار تمہیں تم سے بہتر جانتا ہے، اگر چاہے تو تم

يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ يَّشَاۡ يُعَذِّبۡكُمۡ‌ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ

پر رحمت لے آئے اور اگر چاہے تو (تمہارے کردار کی وجہ سے) تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ کو (اے پیغمبرؐ!)

عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ

لوگوں کا وکیل بنا کر نہیں بھیجا کہ ایمان لانے کیلئے انہیں مجبور کریں ● اور آپ کا رب ان کو بھی اچھی طرح

وَالۡاَرۡضِ‌ ؕ وَلَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعۡضٍ

جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، البتہ ہم نے بعض انبیاء کو دوسرے بعض پر فضیلت اور برتری دی

ع ۵ ۱۲ ۵

موضوع آیت ۵۳

شیطان انسان کا دشمن ہے

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو جو وصیتیں فرمائیں ان میں یہ بھی تھا کہ: ''اے فرزند مسعود! شیطان کو اپنا دشمن سمجھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَكُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡهُ عَدُوًّا'' یعنی اس میں شک نہیں کہ شیطان تمہارا دشمن ہے، پس تم بھی اسے اپنا دشمن بناؤ۔ (فاطر/۶) اور اللہ تعالیٰ شیطان کی زبانی بیان فرماتا ہے: ''ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ اَيۡمَانِهِمۡ وَعَنۡ شَمَآئِلِهِمۡ‌ؕ وَلَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ'' یعنی میں پھر ان کے آگے سے یا پیچھے سے، دائیں سے اور بائیں سے ان تک آ پہنچوں گا اور تو ان میں سے بہتیروں کو شکر گزار نہیں پائے گا۔ (اعراف/۱۷) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا: ''قَالَ فَالۡحَـقُّ وَالۡحَـقَّ اَقُوۡلُ‌ۚ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَمِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ'' یعنی (اللہ نے) فرمایا: حق کی قسم اور میں حق ہی کہتا ہوں۔ کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان تمام لوگوں سے بھر دوں گا جو تیری پیروی کریں گے۔ (ص/۸۵،۸۴)

تو اے ابن مسعود! نہ تو حرام کھایا کرو اور نہ ہی حرام پہنا کرو اور نہ حرام سے کچھ لیا کرو اور نہ اللہ کی نافرمانی کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ابلیس سے فرماتا ہے: ''وَاسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَاَجۡلِبۡ عَلَيۡهِمۡ بِخَيۡلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكۡهُمۡ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ‌ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا'' یعنی اور (اے شیطان!) انسانوں میں سے جس کو اپنی آواز کے ذریعے پھسلانا چاہے پھسلا دے اور ان کے خلاف اپنے سوار اور پیادہ لشکروں کو کھینچ لا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا اور انہیں وعدے دے اور شیطان تو فریب کے علاوہ انہیں کوئی وعدہ دیتا ہی نہیں۔ (بنی اسرائیل/۶۴)

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۰۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ پھر اللہ نے آدمؑ کو ایسے گھر میں ٹھہرایا جہاں ان کی زندگی کو خوشگوار رکھا، انہیں شیطان اور اس کی عداوت سے بھی ہوشیار کر دیا، لیکن ان کے دشمن نے ان کے جنت میں ٹھہرنے اور نیکوکاروں میں مل جل کر رہنے پر حسد کیا اور آخر کار انہیں فریب دے دیا اور آدمؑ نے یقین کو شک۔۔۔ کے ہاتھوں بیچ ڈالا۔

(نہج البلاغہ خطبہ اول)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔ جب مومن اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اپنے

وَّ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ

اور ہم ہی نے داوٗدؑ کو زبور عطا کی ● آپؐ کہہ دیجئے کہ تم خدا کے علاوہ جن کو (معبود) گمان

مِّنۡ دُوۡنِہٖ فَلَا یَمۡلِکُوۡنَ کَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡکُمۡ وَ لَا

کرتے ہو انہیں بلاؤ! تو نہ تو وہ تم سے کسی مشکل کو دور کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس میں کوئی

تَحۡوِیۡلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ اِلٰی رَبِّہِمُ

تبدیلی لا سکتے ہیں ● جنہیں (مشرکین خدا کی بجائے دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے پروردگار کے تقرب

الۡوَسِیۡلَۃَ اَیُّہُمۡ اَقۡرَبُ وَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَہٗ وَ یَخَافُوۡنَ

کیلئے وسیلے کو تلاش کرتے ہیں ایسا وسیلہ جو سب سے زیادہ نزدیک ہو اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار ہیں

عَذَابَہٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾

اور عذاب سے خائف ہیں، یقیناً تیرے پروردگار کا عذاب ہے ہی ایسا کہ اس سے ڈرا جائے ●

وَ اِنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اِلَّا نَحۡنُ مُہۡلِکُوۡہَا قَبۡلَ یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ

اور آبادی کا کوئی علاقہ ایسا نہیں جنہیں ہم روز قیامت سے پہلے ہلاک نہ کر دیں، یا (ان کے گناہوں

اَوۡ مُعَذِّبُوۡہَا عَذَابًا شَدِیۡدًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الۡکِتٰبِ

کے سبب) اسے سخت عذاب سے دوچار نہ کریں یہ بات خدا کی کتاب (اور لوح محفوظ) میں لکھی

مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۸﴾ وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنۡ نُّرۡسِلَ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّاۤ

جا چکی ہے ● اور ہمیں (لوگوں کے تقاضوں کے مطابق) آیات اور معجزات بھیجنے سے کسی چیز نے نہیں

اَنۡ کَذَّبَ بِہَا الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ وَ اٰتَیۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَۃَ

روکا، مگر یہ کہ پہلی امتوں نے ان کو جھٹلایا (اور وہ ہلاک ہوگئیں) اور ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی دی جو

مُبۡصِرَۃً فَظَلَمُوۡا بِہَا ؕ وَ مَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰیٰتِ اِلَّا

(لوگوں کے اذہان کو) روشن کرنے والی تھی، پس انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم (تقاضوں کے مطابق)

تَخۡوِیۡفًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذۡ قُلۡنَا لَکَ اِنَّ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ

معجزے نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کیلئے ● اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے آپ سے کہا: یقیناً آپ کا پروردگار تمام

ہمسایوں کے لیے ربیعہ اور مضر کی تعداد شیطانوں کو چھوڑ جاتا ہے جو ان کے بہکانے کی کوششوں میں لگے رہتے تھے۔ (بحارالانوار جلد ۶۸ ص ۲۲۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ گوشت پر اتنی بھڑیں نہیں ہوتیں جتنا مومنین پر شیطان ہوتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۸۱ ص ۲۱۱)

۵۔ ابلیس نے دارالغرور (دنیا) میں ہمارے دوستوں کے لیے کئی پھندے نصب کیے ہوئے ہیں ۔۔۔ (تحف العقول ص ۲۲۱)

۶۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہشام کو کچھ نصیحتیں کیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہشام کہتے ہیں کہ میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کیا: ''ہمارا کونسا ایسا دشمن ہے جس کے خلاف ہم کھلم کھلا اعلانِ جنگ کریں ؟'' تو آپؑ نے فرمایا: ''وہی جو تمہارے سب سے زیادہ قریب، سب سے زیادہ دشمن۔۔۔۔۔۔ اور جو تمہارے خلاف تمہارے دشمنوں کو بھڑکاتا ہے یعنی ابلیس۔۔۔۔۔۔''

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۱۵)

وَ مَا جَعَلۡنَا الرُّءۡیَا الَّتِیۡۤ اَرَیۡنٰکَ اِلَّا فِتۡنَۃً لِّلنَّاسِ وَ

لوگوں کو احاطہ میں لئے ہوئے ہے اور اس خواب کو بھی جو ہم نے آپ کو دکھلایا اور قرآن میں لعنت شدہ اس

الشَّجَرَۃَ الۡمَلۡعُوۡنَۃَ فِی الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُہُمۡ ۙ فَمَا

درخت کو بھی، یہ سب ہم نے لوگوں کی آزمائش کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا اور ہم لوگوں کو خبردار کرتے ہیں،

یَزِیۡدُہُمۡ اِلَّا طُغۡیَانًا کَبِیۡرًا ﴿۶۰﴾ وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ

لیکن ان کیلئے سرکشی کے علاوہ کسی اور چیز کا اضافہ نہیں کرتا ● اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے ملائکہ

اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ قَالَ

سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، پس انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے، کہ اس نے کہا:

ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِیۡنًا ﴿ۚ۶۱﴾ قَالَ اَرَءَیۡتَکَ ہٰذَا

آیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟ ● (ابلیس نے) کہا: مجھے بتا! کیا یہ وہی شخص

الَّذِیۡ کَرَّمۡتَ عَلَیَّ ۫ لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ

ہے جسے تو نے مجھ پر بزرگی عطا کی ہے؟ اگر تو مجھے قیامت تک مہلت دیدے تو میں یقینی طور پر اس کی نسل

لَاَحۡتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَہٗۤ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذۡہَبۡ فَمَنۡ

کو مہار ڈال کر اپنے قبضہ میں لے لوں گا، سوائے کم لوگوں کے ● فرمایا: جا انسانوں میں سے جو

تَبِعَکَ مِنۡہُمۡ فَاِنَّ جَہَنَّمَ جَزَآؤُکُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ﴿۶۳﴾

شخص بھی تیری پیروی کرے گا یقیناً تمہاری (سب کی) سزا جہنم ہے اور سزا بھی مکمل ●

وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡہُمۡ بِصَوۡتِکَ وَ اَجۡلِبۡ

اور (اے شیطان!) انسانوں میں سے جس کو اپنی آواز کے ذریعے پھسلانا چاہے پھسلادے اور

عَلَیۡہِمۡ بِخَیۡلِکَ وَ رَجِلِکَ وَ شَارِکۡہُمۡ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ

ان کے خلاف اپنے سوار اور پیادہ لشکروں کو کھینچ لا اور ان کے مال اور اولاد میں

الۡاَوۡلَادِ وَعِدۡہُمۡ ؕ وَ مَا یَعِدُہُمُ الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۶۴﴾

شریک ہو جا اور انہیں وعدے دے اور شیطان تو فریب کے علاوہ انہیں کوئی وعدہ دیتا ہی نہیں ●

ع ۶/۸

موضوع آیت ۶۴۔ فریب خوردگی

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام:

۱۔ لوگوں کے گناہ تمہیں اپنے گناہوں سے دھوکہ میں ڈال دیں اور نہ ہی ان کی نعمتیں تمہیں اپنی ان نعمتوں سے دھوکہ میں ڈال دیں جو خدا نے تمہیں عطا فرمائی ہیں اور لوگوں کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ کرو جبکہ تم خود اپنے لیے اس کی امید رکھتے ہو۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۲۲)

۲۔ خدا کی قسم وہ چیز جو سراسر حقیقت ہے ہنسی کھیل نہیں اور سرتاپا حق ہے، جھوٹ نہیں وہ صرف موت ہے اس کے پکارنے والے نے اپنی آواز پہنچادی ہے اور اس کے ہنکانے والے نے جلدی مچار کھی ہے یہ (زندہ) لوگوں کی کثرت تمہارے نفس کو دھوکا نہ دے۔۔۔۔۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۳۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ فریب خوردہ انسان دنیا میں مسکین اور آخرت میں خسارے میں ہے، اس لیے کہ اس نے (دنیا کے دھوکہ میں آکر) اعلیٰ کو ادنیٰ کے بدلے میں بیچ ڈالا ہے، اپنے آپ پر اتراؤ نہیں جب تم اپنے مال اور جسمانی صحت کے دھوکے میں آجاؤ اور یہ سمجھو کہ شاید تم نے یہاں پر ہمیشہ رہنا ہے اور بعض اوقات تم اپنے حالات آرزوؤں، مقصود کے حاصل کر لینے اور خواہشات کی تکمیل سے دھوکے میں آجاتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ تم ہی سچے اور مقصود کو حاصل کر چکے ہو! اور بعض اوقات تم لوگوں کو دھوکہ دیتے ہو اور عبادت میں اپنی کوتاہی کی شکایت کرتے ہو (کہ جس قدر خدا کی عبادت کا حق ہے میں ادا نہیں کر سکا) حالانکہ تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند تعالیٰ اس کے برخلاف تمہارے دل کے حالات کو جانتا ہے۔ بعض اوقات تم اپنے آپ کو بتکلف عبادت کے لیے کھڑا کرتے ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خلوص دل کے ساتھ عبادت مطلوب ہے، اور بعض اوقات تم اپنے علم یا نسب پر ناز کرتے ہو حالانکہ تم خدا کے غیبی مضمرات سے بے خبر ہوتے ہو۔

بعض اوقات تم یہ سمجھتے ہو کہ خدا کو پکار رہے ہو حالانکہ تم غیر اللہ سے فریاد کر رہے ہوتے ہو، بعض اوقات تم یہ سمجھتے ہو کہ تم لوگوں کو نصیحت کر رہے ہوتے ہو حالانکہ تم دل سے یہ چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری طرف مائل ہو جائیں۔ بعض اوقات تم اپنے نفس کی مذمت کرتے ہو در حقیقت تم اس کی تعریف کرنا چاہتے ہو اور یہ بات ہمیشہ کے لیے یاد رکھو کہ تم اس وقت تک فریب خوردگی اور تمناؤں کی اندھیاریوں سے نہیں نکل سکتے جب تک کہ تم سچے دل کے ساتھ خدا کی طرف رجوع اور اس کی طرف مکمل

اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ

یقیناً تو میرے (خالص) بندوں پر قابو نہیں پا سکتا اور (ان کیلئے) تیرے پروردگار کی حمایت اور

وَکِیۡلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّکُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ لَکُمُ الۡفُلۡکَ فِی الۡبَحۡرِ

نگہبانی کافی ہے ● تمہارا رب تو وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتی کو رواں دواں رکھتا ہے تاکہ تم

لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا ﴿٦٦﴾ وَ اِذَا

کوشش کر کے اس کے فضل اور رحمت سے فائدہ اٹھاؤ، یقیناً وہ ہمیشہ کیلئے تمہارے ساتھ مہربان ہے ● اور

مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ

جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو جن کو تم پکارتے ہو وہ تو مٹ جاتے ہیں اور گم ہو جاتے ہیں

فَلَمَّا نَجّٰکُمۡ اِلَی الۡبَرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ

مگر صرف اللہ ہی ہوتا ہے، پس وہ جب تمہیں نجات دیتا ہے اور خشکی تک جا پہنچاتا ہے تو تم اس سے منہ

کَفُوۡرًا ﴿٦٧﴾ اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ

موڑ لیتے ہو اور انسان تو بہت ناشکرا ہے ● تو کیا تم اس بات سے مطمئن ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں

یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا ﴿٦٨﴾ اَمۡ

دھنسا دے یا تم پر ریت کی بارش برسائے، پھر تو تم اپنے لئے کوئی نگہبان بھی نہیں پاؤ گے ● یا تم

اَمِنۡتُمۡ اَنۡ یُّعِیۡدَکُمۡ فِیۡهِ تَارَةً اُخۡرٰی فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ

اس بات سے مطمئن ہو چکے ہو کہ وہ دوبارہ تمہیں اسی (سمندر) کی طرف پلٹا دے اور طاقت

قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ فَیُغۡرِقَکُمۡ بِمَا کَفَرۡتُمۡ ۙ ثُمَّ لَا

فرسا طوفان تمہارے لئے بھیج دے پس وہ تمہیں تمہارے کفر کی وجہ سے غرق کر دے، تو اس وقت

تَجِدُوۡا لَکُمۡ عَلَیۡنَا بِهٖ تَبِیۡعًا ﴿٦٩﴾ وَ لَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ

تم اپنے لئے ہمارے قہر کے مقابلے میں کوئی فریاد رس نہیں پاؤ گے ● اور یقینی طور پر ہم نے

اٰدَمَ وَ حَمَلۡنٰهُمۡ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ وَ رَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ

اولاد آدم کو عزت عطا کی اور انہیں خشکی اور سمندر میں (سواریوں پر) سوار کیا اور انہیں

توجہ نہیں کر لیتے اور اپنے حالات کو نہیں سمجھ لیتے جو عقل اور علم سے موافقت نہیں رکھتے اور نہ ہی دین اور شریعت ان کی متحمل ہو سکتی ہے اور نہ ہی نبی کریمؐ اور ائمہ اطہارؑ کا طرزِ عمل اسے برداشت کرتا ہے، اگرچہ تم اپنی ذات سے راضی اور اپنی مستی میں مگن ہو۔ ایسی حالت میں تم سے بڑھ کر کوئی شخص عملی زندگی میں بدبخت اور عمر کو ضائع نہیں کر رہا ہوتا اور تم اس کیفیت کے ساتھ قیامت کے دن حسرت سے دوچار ہو گے۔ (بحارالانوار جلد ٧٢ ص ٣١٩)

الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيۡلًا ﴿۷۰﴾

پاکیزہ روزی دی اورانہیں اپنی بہت سی مخلوقات پر مکمل فضیلت بخشی •

يَوۡمَ نَدۡعُوۡا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمۡ‌ۚ فَمَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ

جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ پکاریں گے، توجس کا نامہ اعمال اس کے داہنے

بِيَمِيۡنِهٖ فَاُولٰٓـئِكَ يَقۡرَءُوۡنَ كِتٰبَهُمۡ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ

ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اپنے اعمال نامے کو (خوش ہو ہوکر) پڑھیں گے اوران پر کم ترین ظلم بھی

فَتِيۡلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى فَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ

نہیں کیاجائے گا • اور جو شخص اسی دنیا میں (دل کا) اندھا ہوگا وہ آخرت

اَعۡمٰى وَاَضَلُّ سَبِيۡلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَفۡتِنُوۡنَكَ عَنِ

میں بھی اندھا اور گمراہ ہوگا • اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ کو اس سے غافل کردیں جس کی ہم

الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ لِتَفۡتَرِىَ عَلَيۡنَا غَيۡرَهٗ‌ ‌ۖ وَاِذًا

نے آپ کی طرف وحی کی تاکہ آپ وحی کے علاوہ کسی اور چیز کی ہماری طرف نسبت دیں اور

لَّاتَّخَذُوۡكَ خَلِيۡلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰكَ لَقَدۡ كِدْتَّ

وہ اس وقت آپ کو اپنا دوست بنالیں • اوراگر ہم نے آپ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو یقیناً قریب

تَرۡكَنُ اِلَيۡهِمۡ شَيۡـئًـا قَلِيۡلًا ۙ ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقۡنٰكَ ضِعۡفَ

تھا کہ آپ ان کی طرف تھوڑا سا میلان پیدا کرلیتے • تو اس وقت ہم تمہیں دوگنا

الۡحَيٰوةِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيۡنَا

سزا زندگی میں اور دوگنا مرنے میں چکھاتے اور (اس کے) آگے کوئی

نَصِيۡرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَسۡتَفِزُّوۡنَكَ مِنَ الۡاَرۡضِ

مددگار نہ پاتے • اور بہت قریب تھا کہ کفار (فریب یا غلبہ کی وجہ سے) آپؐ کو اس سرزمین سے پھسلادیں

لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا‌ وَاِذًا لَّا يَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَكَ اِلَّا

تاکہ اس طرح سے آپ کو یہاں سے نکال دیں، اگر ایسا کرتے تو آپ کے بعد وہ خود بھی تھوڑی سی مدت کے

موضوع آیت ۷۲

دل کا اندھا پن ___ یا ___ گمراہی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بدترین اندھا پن، دل کا اندھا ہونا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۱۴)

۲۔ بدترین اندھا پن، ہدایت کے بعد گمراہی (کا رستہ) اختیار کرنا ہے اور دل کی نابینائی تو بہت ہی بری چیز ہے۔ (ثواب الاعمال ص ۵۰۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ نابینائی تو در حقیقت دل ہی کی نابینائی ہے، کیونکہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں موجود ہیں۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۳ ص ۵۰۸)

۴۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''ومن کان فی هذہ اعمیٰ فهو فی الاخرۃ اعمیٰ'' کے بارے میں فرمایا کہ جسے آسمان و زمین کی تخلیق، رات اور دن کی آمد و شد، سورج اور چاند کے ساتھ فلک سماوی کی گردش اور خداوند تعالیٰ کی عجیب سے عجیب تر آیات اس بات کی رہنمائی نہیں کرسکتیں کہ ان سب کے ماوراء یعنی درون پردہ صد رنگ کائنات، اک کارساز ذہن ہے، اک ذی شعور ذات اور ان سب سے عظیم تر ہے: ''فهو فی الاخرۃ اعمیٰ'' تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور اس کا شمار ایسی مخلوق میں ہوگا جو اندھی اور ان سے بھٹکی ہوئی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۳ ص ۲۸)

جو چیزیں دل کی نورانیت کا سبب ہیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

۱۔ ''یقیناً یہ دل بھی اسی طرح زنگ آلود ہوجاتے ہیں جس طرح لوہا پانی لگنے سے زنگ آلود ہو جاتا ہے'' کسی نے پوچھا: ''اسے کیسے دور کیا جائے؟'' فرمایا: ''کثرت سے موت کی یاد اور تلاوت قرآن سے!''

(کنز العمال حدیث ۴۲۱۳۰)

۲۔ دل بھی اسی طرح زنگ آلود ہوجاتے ہیں جس طرح تانبا، لہٰذا استغفار کرکے دلوں کے زنگ کو دور کرو۔ (الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۶۹)

(بحار الانوار جلد ۹۳ ص ۲۸۴)

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام:

۳۔ وعظ و نصیحت کے ذریعہ اپنے دل کو زندہ رکھو۔۔۔ اور حکمت کے ذریعہ اسے منور کرو۔

(نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

۴۔ اپنے دل کو موعظہ کے ذریعہ زندہ رکھو، زہد کے ذریعہ مردہ کردو اور یقین کے ذریعہ طاقتور بناؤ۔

(نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

قَلِيلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا

سوا نہ ٹھہر سکتے ● ان انبیاء کے بارے میں جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے یہ سنت پہلے سے چلی

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿۷۷﴾ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ

آرہی ہے اور آپ ہماری سنت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں پائیں گے ● نماز کو قائم کرو سورج کے ڈھلنے

الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ إِنَّ قُرْاٰنَ

سے رات کی تاریکی تک، اور اسی طرح صبح کے وقت کے قرآن کو، یقیناً فجر کے (وقت نماز صبح میں) قرآن

الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ

کی تلاوت کو (فرشتوں کی طرف سے) مشاہدہ کیا جاتا ہے ● اور رات کے ایک حصے میں بیدار ہو اور تہجد

نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

پڑھو اور عبادت کرو یہ آپ کیلئے ایک اضافی فریضہ ہے، قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو محمود اور

مَّحْمُودًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ

پسندیدہ مقام تک پہنچادے گا ● اور کہہ دیجئے کہ اے میرے پروردگار تو مجھے جہاں پہنچائے وہاں

أَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ

صادقانہ اور نیکی کے ساتھ پہنچا اور جہاں سے نکالے تو اچھے طریقے سے باہر نکال اور میرے لئے اپنی طرف

سُلْطٰنًا نَّصِيرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

سے طاقتور تسلط اور برہان قرار دے ● اور کہہ دیجئے: حق آگیا اور باطل

الْبَاطِلُ ؕ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴿۸۱﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ

فنا ہو گیا، یقیناً باطل فنا ہونے والا ہی ہے ● اور ہم قرآن سے

الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ

ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے (دل) کیلئے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کیلئے

الظّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَإِذَآ أَنْعَمْنَا عَلَى

خسارے کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہیں کرتی ● اور جب ہم نے انسان کو کوئی نعمت عطا کی تو اس نے

ع ۸/۸

موضوع آیت ۸۲
شفا کے بارے میں
بعض سورتوں کے خواص

ذیل میں تمام سورتوں کے خواص کتاب "مصباح الکفعمی" سے اخذ کیے گئے ہیں۔

۱۔ **سورہ الفلق اور الناس:** جو شخص ان دونوں سورتوں کو ہر رات تلاوت کرے وہ جنات اور وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر انہیں بچے کے گلے میں لٹکایا جائے تو وہ جنوں اور جانوروں سے محفوظ رہے گا۔

۲۔ **الاخلاص:** اسے آشوب زدہ کی آنکھ پر پڑھنے سے اللہ کی مہربانی سے آشوب چشم دور ہو جاتا ہے۔

۳۔ **سورہ اللھب:** اسے درد، پیٹ اور آنتوں کے مروڑ کے لیے پڑھنے سے انشاء اللہ شفا حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ **القریش:** کھانے پر دم کر کے کھایا جائے تو کھانے کے نقصانات سے بچا جا سکتا ہے۔

۵۔ **الفیل:** جو شخص اسے جنگ میں پڑھے وہ لڑنے میں قوی ہو جاتا ہے۔

۶۔ **الھمزہ:** اسے آنکھ کے درد کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

۷۔ **والعصر:** اگر اسے خزانے میں میں رکھی ہوئی چیزوں پر پڑھا جائے تو وہ محفوظ رہتی ہیں، بخار والے شخص پر پڑھا جائے ٹھیک ہو جاتا ہے، اگر کوئی شخص شب جمعہ عشاء کے آخر وقت میں لکھ کر اپنے پاس رکھے اور حاکم کے پاس جائے تو اس سے محفوظ رہے گا۔

۸۔ **التکاثر:** اس کو درد والی جگہ پر پڑھ کر دم کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۹۔ **البینہ:** اسے پانی پر دم کر کے پینے والے ہر طرح سے محفوظ رہتے ہیں۔ یرقان والے شخص کے گلے میں لٹکایا جائے اور آنکھوں پر سفیدی آجانے والے شخص کے گلے میں لٹکانے سے سفیدی دور ہو جاتی ہے اور انہیں (یرقان والے اور آنکھوں کی سفیدی والے کو) دم کر کے پلایا بھی جائے۔ اس کو زہر آلود کھانے پر دم کر کے کھانے سے زہر کا اثر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ ہر قسم کے ورم کے لیے لکھ کر پاس رکھنے سے ورم دور ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ **القدر:** اگر اسے ذخیرہ شدہ چیزوں پر پڑھ کر دم کیا جائے تو وہ محفوظ رہتی ہیں اور پانی پر دم کر کے پینے والے کو اللہ تعالیٰ آنکھوں کا نور، دل کا یقین عطا کرتا ہے اور وہ حکمت سے مالا مال ہو جاتا ہے، اگر اسے رنج و غم میں مبتلا، بیمار، مسافر یا قیدی پڑھے تو اپنی مرادیں

پالے۔۔۔۔۔۔اور جو شخص زوال آفتاب کے وقت سو مرتبہ اسے پڑھے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے۔

۱۱۔والتین: جو شخص اسے کھانے پر دم کر کے کھائے شفا پائے۔

۱۲۔الانشراح: اسے پانی پر دم کر کے پینے سے پتھری ختم ہو جاتی ہے، مثانہ کھل جاتا ہے اور برودت (ٹھنڈک) سے بچاتی ہے۔ دل اور سینے پر پڑھنے سے دل اور سینے کا درد جاتا رہتا ہے۔

۱۳۔والضحیٰ: گمشدہ اور بھولی ہوئی چیزوں کے لیے پڑھنے سے وہ چیز مل جاتی ہے۔

۱۴۔واللیل: مرگی زدہ کے کان میں پڑھنے سے اسے افاقہ ہو جاتا ہے۔

۱۵۔والشمس: اسے پانی پر دم کر کے پینے سے کپکپی اور پیچش سے افاقہ ہوتا ہے۔

۱۶۔البلد: جس کے ناک میں درد ہو اسے پانی پر دم کر کے ناک میں ڈالنے سے درد جاتا رہتا ہے۔ نومولود کے گلے میں لٹکانے سے ہر قسم کے نقص سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۷۔الغاشیۃ: اگر اسے کھانے کی چیزوں پر پڑھا جائے تو تنگدستی دور ہو گی اور اگر نومولود پر پڑھا جائے تو ہر عیب سے محفوظ رہے گا۔

۱۸۔الاعلیٰ: کان کی بیماری، بواسیر یا ورم پر پڑھنے سے بیماری دور ہو جاتی ہے۔

۱۹۔الطارق: اسے پانی پر دم کر کے زخموں کو دھونے سے زخم ٹھیک ہو جاتا ہے اور اگر کسی مشروب پر دم کر کے پیے تو قے رک جاتی ہے۔

۲۰۔البروج: جو شخص اس کو بستر پر پڑھ کر سو جائے تو آرام سے سوئے گا، گھر سے باہر جانے والوں سمیت گھر بھی محفوظ رہے گا۔ اس کی ابتدائی آیات سے "قتل اصحاب الاخدود" تک پڑھنے سے بھڑوں کے کاٹنے سے محفوظ رہے گا۔

۲۱۔الانشقاق: اس سورت کو لکھ کر عورت کے گلے میں لٹکانے سے بچے کی ولادت آسانی کے ساتھ ہو گی۔ اور جب ولادت ہو جائے تو فوراً گلے سے اتار دیا جائے۔ سواری پر سوار ہوتے وقت اس کو پڑھنے سے سفر بے خطر ہو گا، زہریلے جانور کے ڈنک پر پڑھنے سے درد جاتا رہے گا، گھر کی چار دیواری پر لکھنے سے تمام موذی جانور بھاگ جائیں گے۔

۲۲۔کورت یا تکویر: اس سورت کو آنکھوں پر پڑھنے سے آشوب چشم اور نابینائی کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

۲۳۔عبس: اس سورت کو گمشدہ دفینے کے لیے پڑھنے سے، دفینہ مل جاتا ہے۔

۲۴۔النازعات: اس سورت کو جو شخص دشمن کے یا

الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

منہ پھیر لیا اور (تکبر کی وجہ سے) اپنے شانے کو موڑ لیا اور جونہی اسے (تھوڑی سی) گزند پہنچی تو وہ (تمام

كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ

چیزوں سے) مایوس و ناامید ہو گیا • کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنی ساخت اور خلق و عادت کے مطابق عمل

اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

کرتا ہے پس تمہارا پروردگار اچھی طرح جانتا ہے کہ ہدایت سے زیادہ نزدیک کون ہے • آپؐ سے روح کے

الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ

بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ (ص) کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار (کے امور میں سے) ایک امر ہے

مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ وَ لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ

(جو اسی سے ہی تعلق رکھتا ہے) اور تمہیں تو تھوڑے سے علم کے علاوہ کچھ نہیں دیا گیا • اور اگر ہم چاہیں

بِالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ

تو جو کچھ ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے یقیناً وہ (تمہاری یاد سے) اٹھا لیں، پھر تم ہمارے مقابلے میں

عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ

کسی کو نہیں پاؤ گے جو تمہارا دفاع کرے • اپنے پروردگار کی رحمت کے سوا (کوئی دفاع کرنے والا نہیں

كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ

پاؤ گے) یقین جانو تمہارے اوپر تمہارے رب کا بڑا فضل ہے • آپؐ کہہ دیجئے اگر (تمام) انسان

الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ

اور جن اکٹھے ہو جائیں تاکہ اس قرآن کی مانند (بنا کر) لے آئیں، تو اس جیسا نہیں لا سکتے اگرچہ ان

بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَ لَقَدْ

میں سے بعض دوسرے بعض لوگوں کے پشت پناہ بھی اور مددگار بھی بن جائیں • اور یقیناً ہم

صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؗ فَاَبٰۤى

نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں لوگوں کیلئے بیان کی ہیں، لیکن بہت زیادہ لوگوں نے

أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ

انکار کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں کیا● اور انہوں نے کہا! ہم اس وقت تک ہرگز تم پر ایمان نہیں

تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ

لائیں گے، جب تک کہ تم زمین سے ہمارے لئے چشمہ جاری نہ کردو● یا تمہارے لئے

مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾

کھجور اور انگور کا باغ ہو جس کے درمیان نہریں جاری کرو●

أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ

یا جس طرح تم گمان کرتے ہو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہمارے اوپر گرادو، یا

بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن

خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ● یا تمہارے لئے زر اور جواہر کا گھر ہو یا آسمان میں پرواز کرو

زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ ۖ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ

اور ہم تمہارے آسمان کی طرف پرواز کرکے اوپر چلے جانے پر (بھی) ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک

تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ

کہ ہمارے اوپر کتاب نازل (نہ) کردو کہ جسے ہم خود پڑھیں، تو آپ (ص) کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار

كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن

پاک و منزہ ہے کیا میں ایک بشر رسول کے علاوہ کچھ اور ہوں؟● اور جب لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ

يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ

گئی تو انہیں ایمان لانے سے کسی چیز نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا: "کیا اللہ نے

بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٤﴾ قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ

ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟"● کہہ دیجئے اگر زمین میں فرشتے ہوتے

يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا

جو اطمینان کے ساتھ چلتے رہتے تو (بھی) ہم ان پر آسمان سے فرشتے ہی کو

حاکم کے سامنے پڑھے گا، اس کے شر سے محفوظ ہو جائے گا۔

٢٥۔المرسلات: جو شخص اس سورت کو فریق مخالف کے سامنے پڑھے گا اس پر غالب آجائے گا۔ اگر پھوڑے پر لکھ کر باندھے گا تو وہ ختم ہو جائے گا۔

٢٦۔القیامة: اس سورت کی تلاوت سے کمزور دل کو طاقت ملتی ہے اور بدن کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

٢٧۔المدثر: جو شخص پابندی کے ساتھ اس کی تلاوت کرے گا اور آخر میں جو دعا مانگے گا قبول ہو گی اور اگر قرآن کو یاد کرنے کی غرض سے اسے پڑھے گا تو اسے قرآن مجید حفظ ہو جائے گا۔

٢٨۔الجن: جو شخص اسے لکھ کر اور پانی سے دھو کر پیئے گا تو اس کا حافظہ اس قدر تیز ہو گا کہ جو کچھ بھی سنے گا اسے یاد ہو جائے گا۔ جس سے مناظرہ کرے گا اس پر غالب آجائے گا۔ جس جگہ پر اس کی تلاوت کی جائے گی وہاں سے جن بھاگ جائیں گے۔ اسے پڑھ کر حاکم کے پاس جانے سے تمام خطرات ٹل جائیں گے۔ جس چیز کی حفاظت کے لیے اس کو پڑھا جائے وہ محفوظ ہو گی۔ اگر اسے قیدی پڑھے گا تو رہا ہو جائے گا۔ قرض کی ادائیگی کی نیت سے پڑھنے سے قرض ادا ہو گا۔

٢٩۔المعارج: جو شخص اسے پڑھے گا احتلام سے بچا رہے گا۔ ڈراؤنے خوابوں سے صبح تک محفوظ رہے گا۔

٣٠۔الحاقة: اس سورت کو لکھ کر حاملہ عورت کے گلے میں لٹکانے سے اس کے شکم میں موجود بچہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

٣١۔القلم: دانت یا داڑھ کے درد کے لیے اسے لکھ کر گلے میں ڈالا جائے تو درد جاتا رہے گا۔

٣٢۔التحریم: مریض، مرگی زدہ یا زہریلے جانور کے ڈسے ہوئے شخص پر پڑھنے سے شفا ملتی ہے۔

ع ١٠ ٩ ١٠

٣٣۔المنافقون: اس سورت کو پڑھ کر پھوڑوں پر دم کرنے سے پھوڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ انشاء اللہ

٣٤۔الجمعة: اس سورت کو رات دن اور صبح شام پابندی کے ساتھ تلاوت کرنے سے شیطان کے وسوسوں سے نجات ملتی ہے۔

٣٥۔الحشر: اس سورت کو شیشے کے برتن پر لکھ کر بارش کے پانی کے ساتھ دھو کر پینے سے حافظہ تیز ہوتا ہے۔

٣٦۔المجادلة: اس سورت کو مریض پر پڑھنے سے اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے، مال اور قیمتی اشیاء پر پڑھنے سے ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اسے لکھ کر اناج میں رکھ دیا جائے تو خراب نہیں ہوتا۔ اپنے اوپر پڑھا جائے تو جان کی حفاظت ہوتی ہے۔

٣٧۔الحدید: جو شخص اسے لکھ کر گلے میں لٹکائے وہ جنگ میں لوہے کی کاٹ سے محفوظ رہتا ہے۔ اسے لکھ

رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾ قُلۡ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ ؕ

رسول بناکر بھیجتے● کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے خداکافی ہے ،

اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۹۶﴾ وَ مَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ

یقیناًوہ اپنے بندوں سے آگاہ اورانہیں دیکھ رہاہے● اورجسے خداہدایت کرے

فَہُوَ الۡمُہۡتَدِ ۚ وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَہُمۡ اَوۡلِیَآءَ

وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اورجسے گمراہی میں رہنے دے اس کیلئے خدا کے سواہرگز

مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ وَ نَحۡشُرُہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ عَلٰی وُجُوۡہِہِمۡ

کوئی یارو مددگارنہیں پاؤگے اور قیامت کے دن ہم انہیں اوندھے منہ (حشرات الارض کی مانند)

عُمۡیًا وَّ بُکۡمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ ؕ کُلَّمَا خَبَتۡ

اندھا، بہرا گونگا محشور کریں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب وہ بجھنے لگے گی توہم ان

زِدۡنٰہُمۡ سَعِیۡرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ بِاَنَّہُمۡ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا

پرآگ کوبھڑکادیں گے● وہ(جہنم)ان لوگوں کی سزاہےاس لئے کہ وہ کافرہوگئے ہیں اور کہتے ہیں، کیا

وَ قَالُوۡۤا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ

جب ہم (مر جائیں گے اور)ہڈیوں اور(بھوسے کی مانند) ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو واقعاًہم ایک نئی تخلیق

خَلۡقًا جَدِیۡدًا ﴿۹۸﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیۡ خَلَقَ

(کی صورت میں)دوبارہ قبروں سے اٹھائے جائیں گیں؟● آیاانہوں نے یہ نہیں سوچاکہ جس اللہ نے

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَہُمۡ وَ

آسمانوںاورزمین کو خلق فرمایاہے وہ ان جیسے لوگوں کے پیدا کرنے پر بھی قدرت رکھتاہے؟اورخداوندعالم

جَعَلَ لَہُمۡ اَجَلًا لَّا رَیۡبَ فِیۡہِ ؕ فَاَبَی الظّٰلِمُوۡنَ اِلَّا

نےان کیلئےایک مدت مقرر کردی ہے کہ جس میں شک نہیں ہے، لیکن پھر بھی ظالم اس بات کاانکارکئے

کُفُوۡرًا ﴿۹۹﴾ قُلۡ لَّوۡ اَنۡتُمۡ تَمۡلِکُوۡنَ خَزَآئِنَ رَحۡمَۃِ رَبِّیۡۤ اِذًا

بغیرنہ رہ سکے● کہہ دیجئے کہ اگرتم اپنے رب کی رحمت کے خزانے کے مالک ہوتے تو

کراپنے پاس رکھے گا تواسے دشمن نہیں دیکھ پائے گا۔

۳۸۔الواقعۃ: تنگی ولادت کے وقت اسے لکھ کر گلے میں لٹکانے سے ولادت آسانی کے ساتھ ہوتی ہے۔

۳۹۔النجم : اس سورت کی آیت ۵۹ تا ۶۲ یعنی "افمن ھذا الحدیث تعجبون وتضحکون و لا تبکون و انتم سامدون" کو لکھ کر بچے کے گلے میں لٹکایا جائے تو اس کارونا بند ہوجائے گا۔

۴۰۔الذاریات: اس سورت کو لکھ کر عورت کے گلے میں لٹکایا جائے تواس کے بچے کی ولادت جلد اور آسانی سے ہوگی۔

۴۱۔الحجرات: اس سورت کو لکھ کر کسی جگہ لٹکایا جائے تو شیطان اس کے قریب نہیں آنے پائے گا۔اگر مرگی کے مریض کے گلے میں لکھ کر باندھا جائے تو بیماری ختم ہوجائے گی۔

۴۲۔الزخرف: اسے لکھ کر نافرمان بیوی کو پلایا جائے تو وہ فرمانبردار ہوجائے گی۔

۴۳۔یسٓ: اس سورت کو لکھ کر اور پانی میں دھو کر عورت کو پلایا جائے تواس کے دودھ میں اضافہ ہوگا۔ اسے لکھ اپنے پاس رکھنے سے نظر بد اور جنات سے محفوظ رہے گا۔

۴۴۔لقمان: اس سورت کو لکھ کر گلے میں لٹکانے سے نکسیر رک جاتی ہے اور درد جاتا رہتا ہے۔

۴۵۔القصص: اسے لکھ کر گلے میں لٹکانے یا بارش کے پانی سے دھو کر پینے سے پیٹ کا درد، دل کا درد اور تلی کا درد جاتا رہتا ہے۔

۴۶۔طٰہٰ: جو شخص اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اپنے رشتہ کی خاطر کسی کے پاس جائے تو ناکام نہیں لوٹے گا۔

۴۷۔الحجر: جس عورت کا دودھ کم ہو وہ اسے زعفران سے لکھ کراور پانی میں گھول کر پیئے تواس کے دودھ میں اضافہ ہوگا۔اوراسے لکھ کراپنے پاس رکھنے والے کے کاروبار میں برکت اور رزق میں اضافہ ہوگا۔

۴۸۔الفاتحۃ: یہ سورت موت کے سوا تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

لَّاَمۡسَکۡتُمۡ خَشۡیَۃَ الۡاِنۡفَاقِ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ

یقیناً خرچ کرنے (کے اور تنگدستی) کے خوف سے کسی کو کوئی چیز نہ دیتے اور انسان تو تنگ

قَتُوۡرًا ﴿۱۰۰﴾ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسٰی تِسۡعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ

نظر اور بخیل ہے ● اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو نو روشن معجزے عطا کئے، پس تو بنی اسرائیل سے

فَسۡـَٔلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِذۡ جَآءَہُمۡ فَقَالَ لَہٗ فِرۡعَوۡنُ اِنِّیۡ

سوال کر کہ جب (موسیٰ) ان کے پاس آئے، تو فرعون نے (اس قدر معجزات دیکھنے کے باجود موسیٰ

لَاَظُنُّکَ یٰمُوۡسٰی مَسۡحُوۡرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَاۤ

سے) کہا: اے موسیٰ! میں تو تجھے قطعی طور پر جادو کیا ہوا سمجھتا ہوں ● موسیٰؑ نے فرمایا: تو اچھی طرح

اَنۡزَلَ ہٰۤـؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ بَصَآئِرَ ۚ وَ

جانتا ہے کہ ان (معجزات) کو آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے تمہاری بصیرت کے علاوہ کسی

اِنِّیۡ لَاَظُنُّکَ یٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنۡ

اور مقصد کیلئے نہیں بھیجا اور اے فرعون! میں تو تجھے ہلاک شدہ سمجھتا ہوں ● پس (فرعون نے) ارادہ

یَّسۡتَفِزَّہُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰہُ وَ مَنۡ مَّعَہٗ

کر لیا کہ انہیں اس سرزمین سے نکال دے، پس ہم نے اسے اس کے تمام ساتھیوں سمیت

جَمِیۡعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّ قُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ لِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ

غرق کر دیا ● اور ہم نے اس (فرعون کی غرقابی) کے بعد بنی اسرائیل سے کہا! اس

اسۡکُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَۃِ جِئۡنَا بِکُمۡ

سرزمین میں سکونت اختیار کرو، پس جب آخرت کا وعدہ آن پہنچے گا تو ہم تم سب کو باہم

لَفِیۡفًا ﴿۱۰۴﴾ وَ بِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰہُ وَ بِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَاۤ

اکٹھا کریں گے ● اور ہم نے (قرآن) حق کے ساتھ نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ اترا اور (اے رسولؐ!)

اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۱۰۵﴾ وَ قُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰہُ

ہم نے آپؐ کو نہیں بھیجا مگر خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر ● اور ہم نے قرآن کو مختلف حصوں

لِتَقۡرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكۡثٍ وَّ نَزَّلۡنٰهُ

میں بنایا تاکہ آپ اسے آرام سے لوگوں کے سامنے پڑھیں اور ہم نے اسے جیسے وہ چاہیئے تھا تدریجی

تَنۡزِيۡلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ

صورت میں نازل کیا ● آپ کہہ دیجئے کہ تم قرآن پر ایمان لے آؤ یا ایمان نہ لے آؤ (خدا کیلئے کوئی اہم بات

اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ يَخِرُّوۡنَ

نہیں ہے) بے شک وہ لوگ جنہیں اس سے پہلے علم عطا کیا گیا ہے جب ان پر اس کی تلاوت کی جاتی ہے

لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ كَانَ

تو وہ ٹھوڑی کے بل سجدے میں گرجاتے ہیں ● اور کہتے ہیں، ہمارا پروردگار پاک و پاکیزہ ہے

وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ يَبۡكُوۡنَ وَ

یقیناً ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے ● اور گریہ کرتے ہوئے ٹھوڑی کے بل (سجدے میں)

يَزِيۡدُهُمۡ خُشُوۡعًا ۩ ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا

گرجاتے ہیں اوران کے خشوع (و خضوع) میں اضافہ ہوتا رہتاہے ● کہہ دیجئے کہ اللہ کے

الرَّحۡمٰنَ ؕ اَيًّامَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۚ وَ

نام کو پکارو یا رحمان کے نام کو، جسے بھی پکارو سب بہترین نام اسی کے ہیں اور اپنی

لَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ

نماز کو بہت بلند یا بہت آہستہ نہ پڑھو اور ان دونوں راستوں میں سے (معتدل) راستے

سَبِيۡلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَمۡ يَتَّخِذۡ

کو اختیار کرو ● اور کہہ دیجئے کہ تعریف کے لائق ہے وہ اللہ جس نے نہ تو اپنے لئے کوئی

وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَلَمۡ

فرزند قرار دیا ہے اور نہ ہی جس کی حاکمیت میں کوئی شریک ہے اور نہ ہی ہر گز ذلت اور کمزوری

يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ﴿۱۱۱﴾

کی وجہ سے اس کا کوئی یار و مددگار ہے اور آپ اسے اتنا بزرگ جانیں جتنا بزرگ جاننے کا حق ہے ●

موضوع آیت ۱۰۶۔ قرآنِ مجید

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ قرآن کے پڑھنے والے سے دنیا کی اور سننے والے سے آخرت کی بلائیں دور کی جاتی ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۴۰۳۱)

۲۔ قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو۔
(بحارالانوار جلد ۹۲ ص ۱۹۰)

۳۔ جب قاری قرآن بہشت میں داخل ہوگا تو اسے کہا جائے گا: "قرآن پڑھتے جاؤ اور اوپر چڑھتے جاؤ" تو وہ قرآن بھی پڑھتا جائے گا اوپر کی منزلیں بھی طے کرتا جائے گا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا، یہاں تک کہ وہ آخری سورہ پڑھ ڈالے گا جو اسے یاد ہوگا۔ (کنزالعمال حدیث ۲۳۳۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ والد پر اولاد کا حق یہ بنتا ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے، اس کی اچھی تربیت کرے اور اسے قرآن کی تعلیم دے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۳۹)

۵۔ یہ اللہ کی کتاب ہے کہ جس کے ذریعہ تمہیں سجھائی دیتا ہے اور تمہاری زبان میں گویائی آتی ہے اور حق کی آواز سنتے ہو۔ اس کے کچھ حصے کچھ حصوں کی وضاحت کرتے ہیں اور بعض بعض کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں، یہ ذات الٰہی کے متعلق الگ الگ نظریئے نہیں پیش کرتا اور نہ اپنے ساتھی کو اس کی راہ سے ہٹا کر کسی اور راہ پر لگا دیتا ہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۳۳)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۶۔ اگر مشرق اور مغرب کے درمیان میں رہنے والی تمام مخلوق مر جائے تو بھی قرآن کے ہوتے ہوئے مجھے کسی قسم کی وحشت محسوس نہیں ہوگی۔
(بحارالانوار جلد ۴۶ ص ۱۰۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ مومن کے شایانِ شان یہ بات ہے کہ وہ مرنے سے پہلے قرآن کی تعلیم حاصل کرے یا پھر تعلیم کے دوران ہی اسے موت آجائے۔
(بحارالانوار جلد ۹۲ ص ۱۸۹)

۸۔ قرآن استعاروں کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ خطاب پیغمبرؐ سے ہے اور مراد امت ہے۔
(بحارالانوار جلد ۲۷ ص ۳۸۲)

۹۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام اپنے والد گرامی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپؑ (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ: "آخر کیا وجہ ہے کہ قرآن مجید کی جس قدر نشر و اشاعت کی جائے اور اس کی جتنا تدریس کی جائے پھر بھی ہر وقت تر و تازہ ہی ہے؟" تو آپؑ نے ارشاد فرمایا:

ع ۱۲ ۱۱ ۱۲

سُوْرَةُ كَهْفٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۱۱۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ

تمام تعریفیں اس اللہ کے ساتھ مخصوص ہیں جس نے (قرآن جیسی آسمانی) کتاب کو اپنے بندے پر نازل

يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ

فرمایااوراس کیلئے کسی قسم کی کجی قرار نہیں دی● جو محکم اور (دوسری آسمانی کتابوں کی) نگران ہے، تاکہ

لَّدُنْهُ وَ يُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ

وہ اس شدید عذاب سے ڈرائے جو خدا کی طرف سے ہے اوران مومنین کو خوشخبری دے جو شائستہ

اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾

اعمال بجالاتے ہیں، کہ ان کے لئے اچھا اجر ہے● وہ اس (اجرالٰہی اور بہشت) میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے●

وَّ يُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ

اور تاکہ ان لوگوں کو خبردار کردیں جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنے لئے فرزند اختیار کرلیا ہے● وہ اوران کے

مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ

آباء واجداد اس بات (یا خدا) کا کچھ بھی علم نہیں رکھتے، یہ کلمہ جو ان کے منہ سے نکلتا ہے بہت بڑی

اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ

تہمت ہے اور یہ لوگ تو جھوٹ کے سوا کوئی بات ہی نہیں کرتے● پس اس بات کا خطرہ ہے کہ

نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

اگر وہ اس حدیث (قرآن مجید) پر ایمان نہ لے آئیں تو آپ ان کے پیچھے مارے افسوس کے اپنی جان

اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا

دے دیں● جو کچھ بھی روئے زمین پر ہے یقیناً ہم نے اسے اس کیلئے زینت قرار دیا ہے تاکہ ہم ان کی

لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا

آزمائش کریں کہ ان میں سے کون بہتر (اور زیادہ نیک) عمل کرتا ہے● اور (سرانجام) جو کچھ کہ اس کے

فضائل سورہ کہف

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص ہر شب جمعہ اس سورت کی تلاوت کرے گا وہ شہید ہو کر مرے گا۔ اسے شہداء کے ساتھ محشور کیا جائے گا اور قیامت کے دن شہداء کی صف میں کھڑا ہو گا۔ (ثواب الاعمال)

"اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو صرف ایک زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں فرمایا (بلکہ ہر زمانے کے لیے ہے) اور نہ ہی کسی خاص قسم کے لوگوں کے لیے نازل فرمایا ہے، بلکہ (تمام لوگوں کے لیے ہے) اسی لیے قیامت تک ہر دور اور ہر قوم کے لیے نیا اور تروتازہ ہے"۔ (بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۱۵)

عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ؕ﴿۸﴾ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ

اوپر ہے ہم نے اسے بے آب وگیاہ زمین کی صورت میں قرار دیا ہے ● آیا تم نے یہ سمجھ

الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى

لیا کہ اصحاب کہف ورقیم ہماری عجیب نشانیوں سے تھے؟ ● جبکہ ان جوانمردوں نے غار کی پناہ لی

الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ

اور کہا: اے ہمارے پروردگار! تو ہی اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا

رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى

فرما اور ہمارے لئے ہمارے کاموں میں رشد و نجات فراہم کر دے ● پس جب تک وہ چند سالوں

اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ

تک غار میں رہے ہم نے ان کے کانوں پر (نیند اور بے ہوشی کا پردہ) ڈال دیا ● پھر ہم نے انہیں دوبارہ اٹھایا

لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا

تاکہ معلوم کریں کہ ان دو گروہوں میں سے کون سا گروہ اپنی نینداور ٹھہرے رہنے کی مدت کو زیادہ

اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ

بہتر طریقے سے شمار کرتا ہے ● ہم ان (اصحاب کہف) کی داستان کو آپ کیلئے حقیقی طور پر بیان کر رہے

فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾

ہیں کہ وہ ایسے جوانمرد تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا ●

وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ

اور ہم نے ان کے دلوں کو طاقت اور استحکام بخشا جب وہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہمارا رب آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ

زمین کا رب ہی ہے ہم اس کے علاوہ (اور کسی) کو خدا سمجھ کر نہیں پکاریں گے، کیونکہ ایسی صورت میں ہم

قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ

غلط اور بے جا بات کریں گے ● وہ لوگ ہماری قوم ہی ہیں جنہوں نے حقیقی خدا کو چھوڑ کر دوسروں

موضوع آیت ۱۳۔ شباب (جوانی)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے نوجوان سے محبت کرتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۰۱۸۵)

۲۔ جو نوجوان اپنی جوانی کے عالم میں خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے دنیا اور اس کے لغویات کو ترک کر دے اور اپنی جوانی کو اللہ کی اطاعت میں صرف کر کے بوڑھا ہو جائے اللہ تعالیٰ اسے بہتر (۷۲) صدیقوں کا اجر عطا فرماتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۸۴)

۳۔ جو شخص اپنی جوانی کے عالم میں علم حاصل کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے پتھر پر نقشہ ہوتا ہے اور جو بڑھاپے میں تعلیم پاتا ہے وہ ایسے ہے جیسے پانی پر تحریر ہو۔
(بحارالانوار جلد اول ص ۲۲۲)

۴۔ تمہارے بہترین نوجوان وہ ہیں جو بوڑھوں کا روپ اختیار کریں اور تمہارے بدترین بوڑھے وہ ہیں جو جوانوں کا روپ اختیار کریں۔
(کنزالعمال حدیث ۴۳۰۵۸)

۵۔ جوانی دیوانگی کا ایک شعبہ ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۳۳)

۶۔ جو شخص بچپن میں علم حاصل نہ کر سکے اور اسے بڑا ہو کر حاصل کرنا شروع کر دے اور اس دوران اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ شہید ہو کر مرے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۳۸۸۴۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ بچپن میں علم ایسے ہے جیسے پتھر پر لکیر۔
(بحارالانوار جلد اول ص ۲۲۴)

۸۔ جوانی کی نادانی قابل معافی ہے اور اس کے علم کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ (غرالحکم)

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بارے میں ہے، آپؑ نے "احول" نامی شخص سے پوچھا کہ: "تم بصرہ سے آ رہے ہو؟" اس نے کہا: "جی ہاں!" پوچھا کہ: "لوگوں کی اس (علم کے) معاملے میں دلچسپی کی کیا کیفیت ہے؟" کہا: "بخدا بہت ہی کم!۔" فرمایا: "تم پر لازم ہے کہ نوجوانوں کو اپنا ہمنوا بناؤ کیونکہ یہ لوگ ہر نیکی کی طرف دوڑ کر آتے ہیں" (بحارالانوار جلد ۲۳ ص ۲۳۶)

۱۰۔ حضرت ایوبؑ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ حکمت کا بیج چھوٹے اور بڑے کے دل میں کاشت کرتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بچپن میں حکمت عطا کرتا ہے تو جوانی کے عالم میں صاحبانِ عقل وخرد کے نزدیک اس کی منزلت کو نہیں گراتا اور انہیں اس میں اللہ کے نور اور کرامت کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۱)

اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ

کو اپنا معبود بنالیا ہے تو وہ کیوں اپنے خداؤں کیلئے واضح دلیل نہیں لے آتے؟ پس خدا پر جھوٹ باندھنے

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ

والے سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے؟ ● اور جب تم ان (مشرکین) سے اور ان چیزوں

وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ

سے جن کی وہ خدا کے علاوہ پوجا کرتے ہیں، دور ہوگئے تو پھر تم غار میں پناہ لے لو، تاکہ

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ

تمہارا پروردگار اپنی رحمت سے تمہیں کشائش عطا فرمائے اور تمہارے کاموں (اور سرنوشت) میں

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ

آسانی پیدا کردے ● اور (اگر تم وہاں پر ہوتے تو) تم سورج کو دیکھتے کہ طلوع کرتے وقت ان کی دائیں

كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ

طرف مائل ہو کر کھل جاتا ہے اور جب غروب کرتا ہے تو ان سے ہٹ کر بائیں طرف مائل ہو جاتا ہے اور

الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ

وہ اس غار کی وسیع جگہ میں موجود تھے، یہ خداوند عالم کی نشانیوں میں سے ہے، جسے خدا ہدایت کرے وہی

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

صحیح ہدایت یافتہ ہے اور جسے گمراہی میں چھوڑ دے تو تم اس کیلئے کسی بھی صورت میں کوئی مددگار اور

وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ

راہنما نہیں پاؤ گے ● اور (اگر تم انہیں دیکھتے تو) تم انہیں بیدار سمجھتے (کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں)

نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ كَلْبُهُمْ

حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے اور ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے تھے اور ان کا کتا اپنی ٹانگوں

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ

کو پھیلا کر غار کے دہانے پر رکھے ہوئے تھا (اور حفاظت کر رہا تھا) اور اگر انہیں جھانک کر دیکھتے تو پیٹھ

ع ۲ ۵ ۱۴

موضوع آیت ۱۶۔ گوشہ نشینی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو مومن لوگوں سے میل جول رکھتا اور ان کی اذیتیں برداشت کرتا ہے اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کی اذیتیں برداشت کرتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۴۸۶)

۲۔ گوشہ نشینی عبادت ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۸۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ عبادت گزاروں کے لیے تنہائی آرام دہ ہے۔

(غررالحکم)

۴۔ جو لوگوں سے کٹ کر رہتا ہے وہ خدا سے مانوس ہو جاتا ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ دین کی سلامتی لوگوں سے جدا ہو کر رہنے میں ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ جسے جتنا تجربہ ہوتا جائے گا اتنا ہی وہ تنہائی اور گوشہ نشینی کو پسند کرے گا۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ حکمت ۳۲۵)

۷۔ جو لوگوں سے زیادہ میل جول رکھتا ہے وہ ان سے بچ نہیں سکتا۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ اگر تمہارے بس میں ہو کہ گھر سے نہ نکلو تو ایسا ہی کرو، کیونکہ اگر تم گھر سے نکلو گے تو تمہارے اوپر ضروری ہو جاتا ہے کہ نہ تو کسی کی غیبت کرو، نہ جھوٹ بولو، نہ حسد کرو، نہ ریاکاری کرو، نہ بناوٹ سے کام لو اور نہ ہی کسی سے منافقت کرو۔

(فروع کافی جلد ۸ ص ۱۲۸)

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا: آپؑ تو بالکل گوشہ نشین ہو چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''زمانہ خراب ہو چکا ہے اور دوست بدل چکے ہیں میں نے تنہائی کو دل کی راحت کے لیے زیادہ بہتر پایا ہے'' (بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۶۰)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۰۔ لوگوں سے دوری اور وحشت اتنا ہی ہو گی جتنا ان کی شناخت ہو گی۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۴)

۱۱۔ حضرت لقمان:

''۔۔۔ زیادہ عرصہ تک کے لیے گوشہ نشینی غور و فکر کے لیے زیادہ مناسب ہوتی ہے اور طویل فکر و تدبر بہشت کا راستہ ہے۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ ص ۴۲۲)

مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ كَذٰلِكَ

پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اوران کے رعب سے سرتاپا معمور ہوجاتے ● اوراسی طرح ہم نے ان کو(موت کے

بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ

مشابہ نیند سے) دوبارہ اٹھایا تاکہ وہ ایک دوسرے سے سوال کریں،ان میں سے ایک نے کہا: (اس غار میں)

لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ

کتناعرصہ رہے ہو؟انہوں نے کہا: ایک دن یادن کاکچھ حصہ (آخرکار) انہوں نے کہا: تمہارا

اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى

پروردگار بہتر جانتاہے کہ تم کتنامقدار رہے ہو،پس تم اپنے میں سے کسی ایک شخص کواپنے ان پیسوں کے

الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ

ساتھ شہر کی طرف بھیجوتاکہ وہ دیکھے کہ کس کے پاس زیادہ پاکیزہ غذاہے،پس اس سے ہی تمہارے لئے لے

مِّنْهُ وَ لْيَتَلَطَّفْ وَ لَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾

آئے اوراسے چاہئے کہ (اس کام میں) عقلمندی سے کام لے اور مبادا کسی کو تمہارا علم ہونے پائے! ●

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ

کیونکہ اگروہ(مشرکین) تم پرغالب آجائیں توتمہیں سنگسار کردیں گے یاپھر تمہیں اپنے دین کی طرف پلٹالے

مِلَّتِهِمْ وَ لَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا

جائیں گے تو ایسی صورت میں تم ہرگز کامیابی حاصل نہیں کرسکو گے ● اوراس طرح ہم نے(لوگوں کو) ان

عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا

کے حالات سے آگاہ کردیا تاکہ انہیں معلوم ہوجائے کہ خداکاوعدہ حق ہےاور یہ کہ قیامت کے آنے میں کسی

رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا

قسم کاشک نہیں ہے، (اس حقیقت کے بعد) لوگوں نے اپنے درمیان تنازع کھڑا کرلیا کچھ لوگوں نے کہا: ان پر

ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

ایک یادگار عمارت قائم کرو،ان کاپروردگاران سے زیادہ جانتاہے،جن لوگوں نے ان کے کام سے آگاہی تھی اور

غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِہِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡہِمۡ مَّسۡجِدًا ﴿۲۱﴾

حاصل کرلی وہاں تک پہنچ بھی چکے تھے کہنے لگے: ہم ان کے اوپر ایک عبادت خانہ اور مسجد تعمیر کریں گے ●

سَیَقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَۃٌ رَّابِعُہُمۡ کَلۡبُہُمۡ ۚ وَ یَقُوۡلُوۡنَ خَمۡسَۃٌ

وہ بہت جلد کہیں گے کہ (اصحاب کہف) تین افراد تھے چوتھا ان کا کتا تھا اور (کچھ لوگ) کہیں گے کہ پانچ آدمی

سَادِسُہُمۡ کَلۡبُہُمۡ رَجۡمًۢا بِالۡغَیۡبِ ۚ وَ یَقُوۡلُوۡنَ سَبۡعَۃٌ

تھے چھٹا ان کا کتا تھا، (یہ) ماضی کی ان دیکھی چیزوں میں گمان کے تیر چلانا ہے۔ اور کہتے ہیں سات لوگ

وَّ ثَامِنُہُمۡ کَلۡبُہُمۡ ؕ قُلۡ رَّبِّیۡۤ اَعۡلَمُ بِعِدَّتِہِمۡ مَّا

تھے جن کا آٹھواں کتا تھا، تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ہی ان کی تعداد کو اچھی طرح جانتا ہے (اور) ان

یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا قَلِیۡلٌ ۬ۚ فَلَا تُمَارِ فِیۡہِمۡ اِلَّا مِرَآءً

(کی تعداد) کو تھوڑے سے لوگوں کے سوا کوئی نہیں جانتا، پس آپ ان کے بارے میں ظاہر کے علاوہ

ظَاہِرًا ۪ وَّ لَا تَسۡتَفۡتِ فِیۡہِمۡ مِّنۡہُمۡ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع

جھگڑا نہ کریں اور نہ ہی ان کے بارے میں کسی (اہل کتاب) سے نظریئے کو طلب کریں ●

وَ لَا تَقُوۡلَنَّ لِشَایۡءٍ اِنِّیۡ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنۡ

اور کسی چیز اور کسی کام کے متعلق ہرگز نہ کہو کہ میں اسے کل انجام دوں گا ● مگر یہ کہ (کہو)

یَّشَآءَ اللّٰہُ ۫ وَ اذۡکُرۡ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیۡتَ وَ قُلۡ عَسٰۤی اَنۡ

"اگر خدا چاہے گا" اور اگر (اِنۡ شَآءَ اللّٰہ کہنا) بھول گئے تو (جب بھی یاد آجائے) اپنے پروردگار کو

یَّہۡدِیَنِ رَبِّیۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ ہٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ لَبِثُوۡا فِیۡ

یاد کرلینا اور کہنا کہ امید ہے میرا پروردگار مجھے نزدیک ترین راہ کی راہنمائی کرے گا ● اور وہ اپنی

کَہۡفِہِمۡ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیۡنَ وَ ازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ﴿۲۵﴾

غار میں تین سو سال تک رہے اور نو سال (کا اس پر) اضافہ کیا ●

قُلِ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَہٗ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ

کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو بہتر جانتا ہے کہ وہ غار میں کتنا مدت رہے ہیں، آسمانوں اور زمین کا غیب

۳ ع ۵ ۱۵

موضوع آیت ۲۲۔ لڑائی جھگڑا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ کوئی بندہ اپنے ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک پایہ تکمیل تک نہیں پہنچاتا جب تک کہ حق پر ہونے کے باوجود بھی لڑائی جھگڑے کو نہ چھوڑ دے۔
(بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۳۸)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ تم لوگ لڑائی جھگڑے سے اجتناب کیا کرو کیونکہ اس سے بھائیوں کے سلسلہ میں دلوں میں بیماری پیدا ہو جاتی ہے اور دل میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔
(اصول کافی جلد ۲ ص ۳۰۰)
۳۔ چھ قسم کے لوگوں سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا جا سکتا:
۱۔ فقیہ سے ۲۔ سردار سے ۳۔ پست انسان سے
۴۔ بد کلام سے ۵۔ عورت سے ۶۔ بچہ سے۔
(غرر الحکم)
۴۔ لڑائی جھگڑے کی کثرت سے دلیل اور حجت ختم ہو جاتی ہے۔ (غرر الحکم)
۵۔ کثرت کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے محبت جاتی رہتی ہے۔ (غرر الحکم)
۶۔ کثرت سے لڑنے جھگڑنے سے دشمنیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۷۔ لڑائی جھگڑے سے بچتے رہو کیونکہ اس سے تمہارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، جنگ و جدال سے اجتناب کرو کیونکہ اس سے تم ہلاک ہو جاؤ گے، زیادہ دشمنیوں سے باز رہو کیونکہ یہ تمہیں خدا سے دور کر دیں گی۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۸۸)
۸۔ بردبار اور بے وقوف سے لڑائی جھگڑا نہ کرو کیونکہ بردبار تم پر غالب آجائے گا اور بیوقوف تمہیں اذیت پہنچائے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۲۷)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:
۹۔ علماء سے جھگڑا نہ کرو ورنہ وہ تمہیں چھوڑ دیں گے اور بے وقوفوں سے جھگڑا نہ کرو ورنہ وہ تمہیں بے عزت کر دیں گے۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۳۷)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:
۱۰۔ لڑائی جھگڑا پرانی دوستی کو بگاڑ دیتا ہے، مضبوط عہد و پیمان کو توڑ دیتا ہے اور ہر ایک کی کم از کم کوشش یہ ہوتی ہے کہ دوسرے پر غلبہ پایا جائے۔ جبکہ یہی چیز تعلقات منقطع کرنے کا بنیادی سبب ہوتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۶۹)

اَبۡصِرۡ بِہٖ وَ اَسۡمِعۡ ؕ مَا لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ ۫ وَّ لَا

اسی کیلیئے ہے، وہ کس قدر دیکھنے اور سننے والا ہے، اس کے علاوہ لوگوں کا کوئی یارومددگار نہیں ہے وہ اپنے

یُشۡرِکُ فِیۡ حُکۡمِہٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَ اتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ

حکم اور فرمانروائی میں کسی کو شریک نہیں کرتا ● اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی کتاب سے وحی کی گئی ہے

مِنۡ کِتَابِ رَبِّکَ ۚؕ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ۚ۟ وَ لَنۡ تَجِدَ

اسے (لوگوں کیلیئے) پڑھئے اور الٰہی (سنتوں اور) کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور اس کے

مِنۡ دُوۡنِہٖ مُلۡتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَ اصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ

علاوہ تم کوئی اور پناہ گاہ ہرگز حاصل نہیں کرسکتے ● اور آپ خود کو ان لوگوں کے ساتھ

یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَ الۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ وَ لَا

صابر بنادیں جو (ہمیشہ اور ہر) صبح وشام اپنے رب کو اس کی خوشنودی کی خاطر پکارتے ہیں اور

تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ لَا

دنیاوی زندگی کی زینت کو چاہتے ہوئے آپ کی آنکھیں ان سے پھر نہ جائیں اور جس کے دل

تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَ اتَّبَعَ ہَوٰىہُ وَ

کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کا تابع ہے اور اس کا کام حد سے بڑھا

کَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَ قُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۟ فَمَنۡ

ہوا ہے اس کی اطاعت مت کریں ● اور کہہ دیجئے حق تمہارے پروردگار کی طرف سے (پہنچ

شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّ مَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ ۙ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا

چکا) ہے، سو جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے، یقیناً ہم نے ظالموں کیلیئے آگ تیار کر رکھی

لِلظّٰلِمِیۡنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِہِمۡ سُرَادِقُہَا ؕ وَ اِنۡ یَّسۡتَغِیۡثُوۡا

ہے کہ (جس کے شعلے) سراپردوں کی مانند انہیں گھیرے ہوئے ہیں اور اگر وہ فریاد بھی کریں گے تو ان کی

یُغَاثُوۡا بِمَآءٍ کَالۡمُہۡلِ یَشۡوِی الۡوُجُوۡہَ ؕ بِئۡسَ الشَّرَابُ ؕ

فریادرسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو (تانبے کی مانند) پگھلا ہوا ہوگا جو چہروں کو جلا بھون ڈالے گا، کس

موضوع آیت ۲۸۔ زندگی

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ دنیا میں (حقیقی) زندگی صرف دو قسم کے لوگوں کی ہے ایک وہ عالم جو حق بات منہ سے نکالتا ہے اور دوسرا وہ طالب علم جو (علم کو) یاد کرتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۲)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ پاکیزہ ترین زندگی قناعت (میں) ہے۔ (غررالحکم)
۳۔ پُرنعمت ترین زندگی اس شخص کی ہے جسے اللہ نے قناعت اور صالح بیوی سے سرفراز فرمایا ہے۔
(غررالحکم)
۴۔ زندگی تو اس شخص کی بہترین ہے جس کی فضیلت بھرے دور میں لوگ زندہ رہیں۔ (غررالحکم)
۵۔ جو شخص چشم پوشی سے کام نہیں لیتا اور بہت سے امور میں آنکھیں بند نہیں کرلیتا اس کی زندگی ناخوشگوار گزرتی ہے۔ (غررالحکم)
۶۔ تین قسم کے لوگوں کی زندگی ناخوشگوار گزرتی ہے:
۱۔ کینہ ور ۲۔ حاسد اور ۳۔ بداخلاق۔ (غررالحکم)
۷۔ غصہ زندگی کو تلخ کردیتا ہے۔ (غررالحکم)
۸۔ زندگی اچھی تقدیر سے قائم رہتی ہے اور اس کا معیار اچھی تدبیر ہے۔ (غررالحکم)
۹۔ خاطر ومدارات میں زندگی اچھی گزرتی ہے۔
(غررالحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۱۰۔ تنگ مکان، زندگی کی ایک بدبختی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۱۵۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۱۔ تین قسم کے لوگ زندگی کو تلخ کردیتے ہیں:
۱۔ ظالم حکمران ۲۔ برا ہمسایہ اور ۳۔ بدکار عورت۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۳۴)
۱۲۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکیمانہ باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ: "ہم نے آسان زندگی بھی دیکھی ہے اور سخت زندگی بھی، لیکن جو مزہ پست ترین زندگی میں ہے وہ کسی اور میں نہیں ہے"۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۳ ص ۱۵۹)

وَ سَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

قدر برا مشروب ہوگا اور کس قدر برا ٹھکانہ ہوگا ● بے شک جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال

الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾

انجام دیئے ہم ان لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کریں گے جنہوں نے اچھے عمل انجام دیئے ●

اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمُ الۡاَنۡہٰرُ

یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے ہمیشہ کے باغات ہیں کہ جن کے (محلات اور تخت کے) نیچے

یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَہَبٍ وَّ یَلۡبَسُوۡنَ ثِیَابًا

نہریں جاری ہیں وہاں پر وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کئے جائیں گے اور

خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّ اِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّکِـِٕیۡنَ فِیۡہَا عَلَی

سبز ریشم کا نازک اور ضخیم لباس ہوگا، حالانکہ وہاں پر وہ (بہشت کے) تختوں پر تکیہ

الۡاَرَآئِکِ ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَ

لگائے ہوں گے کس قدر شاندار ثواب اور کیا ہی اچھا ٹھکانہ ہے! ● اور

اضۡرِبۡ لَہُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَیۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِہِمَا جَنَّتَیۡنِ

(اے پیغمبرؐ!) آپ ان لوگوں کے لیے ان دو مردوں (کی داستان) کو بیان کیجئے جن میں سے ایک کیلئے ہم

مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّ حَفَفۡنٰہُمَا بِنَخۡلٍ وَّ جَعَلۡنَا بَیۡنَہُمَا

نے انگوروں کے دو باغ بنائے اور ان کے اطراف کو کھجوروں کے ساتھ ڈھانپ دیا اور ان دونوں کے

زَرۡعًا ﴿ؕ۳۲﴾ کِلۡتَا الۡجَنَّتَیۡنِ اٰتَتۡ اُکُلَہَا وَ لَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡہُ

درمیان کھیتی کو بنایا ● دونوں باغوں نے اپنی پیداوار دی اور اس سے کچھ بھی کم

شَیۡئًا ۙ وَّ فَجَّرۡنَا خِلٰلَہُمَا نَہَرًا ﴿ۙ۳۳﴾ وَّ کَانَ لَہٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ

نہ کیا اور ہم نے ان دونوں کے درمیان نہر جاری کی ● اور اس شخص کے لیے (کافی مقدار میں) میوے تھے

لِصَاحِبِہٖ وَ ہُوَ یُحَاوِرُہٗۤ اَنَا اَکۡثَرُ مِنۡکَ مَالًا وَّ اَعَزُّ

تھے تو اس نے اپنے دوست سے باتیں کرتے ہوئے کہا: میں تم سے زیادہ مالدار اور افرادی لحاظ سے بھی تم

ع ۴

نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ

سے زیادہ طاقتور ہوں ● وہ اس حالت میں باغ کے اندر آیا کہ اپنے اوپر ظلم کرنے والا تھا اور (غرور و فخر

اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّ مَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ

سے) کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ یا یہ دنیا) کبھی تباہ ہو ● اور میرا گمان نہیں ہے کہ

قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰی رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا

قیامت برپا ہو اور اگر اپنے رب کی طرف پلٹایا بھی جاؤں تو یقینا وہاں پر بھی اس (باغ) سے

مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ

بہتر کو پاؤں گا ● اس کے دوست نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: آیا تو اس (خدا)

بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ

کا کافر ہو چکا ہے جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا پھر تجھے کامل اور ٹھیک ٹھاک

رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾

مرد بنایا؟ ● لیکن (میں کہتا ہوں) کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا ●

وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا

جب تو باغ میں داخل ہوا تو کیوں نہیں کہا ''مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' (جو کچھ خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے

بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰی

خدا کے علاوہ کوئی طاقت نہیں) اگر تو مجھے مال اور اولاد کے لحاظ سے اپنے سے کم تر دیکھتا ہے ● پس امید

رَبِّیْۤ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ یُرْسِلَ عَلَیْهَا

ہے کہ میرا پروردگار مجھے تجھ سے بہتر باغ عطا فرمائے گا اور تیرے باغ پر ایک ایسی حساب شدہ

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ

سزا (بجلی یا کوئی اور عذاب) بھیج دے اور وہ چٹیل میدان میں تبدیل ہو جائے ● یا

یُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

اس (باغ) کا پانی (زمین میں) اتر جائے، پھر تو اسے ہر گز نہ پا سکے ●

وَ اُحِیۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیۡهِ عَلٰی مَاۤ

اور (آخر کار اس مغرور انسان) کی تمام پیداوار کو احاطہ میں لے لیا گیا پس اس کی حالت یہ ہو گئی کہ اس نے باغ پر جو

اَنۡفَقَ فِیۡهَا وَ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوۡشِهَا وَ یَقُوۡلُ

خرچ کیا تھا (شدید حسرت کی وجہ سے) اپنے دونوں ہاتھوں کو ملنے لگا، جبکہ وہ (باغ) اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا، وہ

یٰلَیۡتَنِیۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّیۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمۡ تَکُنۡ لَّهٗ

شخص کہنے لگا: اے کاش کہ میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ● اس کے لیے نہ

فِئَةٌ یَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ مَا کَانَ

تو کوئی گروہ ایسا تھا جو خداوند عالم کے (قہر و غضب کے) مقابلے میں اس کی مدد کرے اور نہ ہی وہ خود

مُنۡتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ هُنَالِكَ الۡوَلَایَةُ لِلّٰهِ الۡحَقِّ ؕ هُوَ خَیۡرٌ

اپنی مدد کر سکا ● یہیں سے (یہ بات ثابت ہو گئی کہ) قدرت اور ولایت صرف خداوند حق کے لیے ہے وہی ہے

ثَوَابًا وَّ خَیۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ؑ وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَیٰوةِ

(جس کے پاس) بہترین ثواب اور بہترین انجام ہے ● اور (اے رسولؐ!) ان کے لیے دنیوی زندگی کی مثال

الدُّنۡیَا کَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

بیان کیجئے کہ اس پانی کی مانند ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا ہو۔ پس اس کے ذریعہ زمین کی

الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِیۡمًا تَذۡرُوۡهُ الرِّیٰحُ ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ عَلٰی

نباتات (اس طرح اگے کہ) آپس میں مل جائے، پھر اچانک ایسی خشک ہو جائے کہ ہوائیں اسے ادھر اُدھر

کُلِّ شَیۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلۡمَالُ وَ الۡبَنُوۡنَ زِیۡنَةُ الۡحَیٰوةِ

منتشر کر دیں اور خداوند عالم ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ● مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہیں اور

الدُّنۡیَا ۚ وَ الۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ

باقی رہنے والے نیک کام تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بہت بہتر اور امید کے لحاظ

خَیۡرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَ یَوۡمَ نُسَیِّرُ الۡجِبَالَ وَ تَرَی الۡاَرۡضَ

سے نہایت بہترین ہیں ● اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو صاف (وہموار) دیکھو گے

ع ۵ ۱۳ ۱۷

موضوع آیت ۴۵۔ دنیوی زندگی کی مثال

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جو اول سے آخر تک پھٹ چکا ہو اور اس کا آخری حصہ صرف ایک تانت سے ملا ہوا ہو اور وہ بھی ٹوٹنے کے بالکل قریب ہو۔ (تنبیہ الخواطر ص ۱۲۰)

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام:

۲۔ دنیا تو ایک جال (کی مانند) ہے اس میں وہی پھنستا ہے جو اسے نہیں پہچانتا۔ (غرر الحکم)

۳۔ دنیا تو زہر کی مانند ہے اسے وہی کھاتا ہے جسے اس کی معرفت نہیں ہوتی۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۸۸)

۴۔ دنیا کی مثال یوں سمجھو جیسے تمہارا سایہ ہوتا ہے اگر تم رک جاؤ تو وہ بھی رک جاتا ہے اور اگر اس کے پیچھے بھاگو گے تو وہ اور دوڑتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ دنیا کو ایک (انسانی) تصویر سمجھو جس کا سر تکبر، آنکھیں حرص، کان لالچ، زبان ریا، ہاتھ شہوت، پاؤں خود پسندی، دل غفلت، وجود حرص اور نتیجہ زوال ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۰۵)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۶۔ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے، جسے چھوئیں تو نرم ہے لیکن پیٹ میں اس کے زہرِ قاتل ہے۔ اس سے صاحبانِ عقل لوگ بچتے ہیں اور نادان بچے اسے اپنے ہاتھوں سے پکڑنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۱۱)

موضوع آیت ۴۶، ثواب

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ تمہارے اعمال کا ثواب، تمہارے اعمال سے افضل ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ آخرت کا ثواب، دنیوی مشقتوں کو بھلا دے گا۔ (غرر الحکم)

۳۔ مشقت کے بدلے میں ثواب ملتا ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ صبر پر ملنے والا ثواب سب سے اعلیٰ ثواب ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ سخت محنت و مشقت کے بدلے، بلند درجات اور دائمی راحت نصیب ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ انصاف کا ثواب بہت بڑا ثواب ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ جہاد کا ثواب بہت بڑا ثواب ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ دو چیزوں کے ثواب کو نہیں تولا جا سکتا۔ ایک معاف کر دینا اور دوسرا عدل ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ جس شخص تک یہ بات پہنچے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلاں چیز کا اس قدر ثواب بیان

فرمایا ہے اور وہ پیغمبرؐ کے حکم کے مطابق ثواب کے حصول کی غرض سے وہ کام کرے تو اسے اس کا ثواب ضرور ملے گا۔ اگرچہ پیغمبر خداؐ نے نہ بھی فرمایا ہو۔
(وسائل الشیعہ جلد اول ص ۶۰)
۱۰۔ جو شخص کسی ثواب کے بارے میں کوئی حدیث سنے اور وہ ثواب کے حصول کے لیے کوئی نیک کام کرے تو اسے ثواب مل جائے گا خواہ وہ حدیث نہ بھی ہو۔ (کافی جلد ۲ ص ۸۷)

بَارِزَۃً ۙ وَّ حَشَرۡنٰہُمۡ فَلَمۡ نُغَادِرۡ مِنۡہُمۡ اَحَدًا ﴿ۚ۴۷﴾ وَ

اور جبکہ ہم نے ان سب (لوگوں) کو جمع کیا ہوگا، پس ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے ● اور

عُرِضُوۡا عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا ؕ لَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا کَمَا

اور (اس دن) سب لوگ صف باندھے، تیرے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے (خدا ان سے فرمائے گا) ہم

خَلَقۡنٰکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍۭ ۫ بَلۡ زَعَمۡتُمۡ اَلَّنۡ نَّجۡعَلَ

نے جس طرح تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا (آج) اسی طرح ہمارے پاس آئے ہو، بلکہ تم نے تو یہ سمجھ رکھا

لَکُمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۴۸﴾ وَ وُضِعَ الۡکِتٰبُ فَتَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ

تھا کہ ہم تمہارے لیے ہرگز کوئی وعدہ گاہ مقرر نہیں کریں گے ● اور کتاب (اعمالنامہ) کو درمیان میں رکھ دیا

مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا فِیۡہِ وَ یَقُوۡلُوۡنَ یٰوَیۡلَتَنَا مَالِ

جائے گا، پس آپ مجرمین کو دیکھیں گے کہ جو کچھ ان میں ہے اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں

ہٰذَا الۡکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیۡرَۃً وَّ لَا کَبِیۡرَۃً اِلَّاۤ

گے کہ ہائے ہماری رسوائی یہ کیا نوشتہ ہے جس نے کسی چھوٹے اور بڑے (کردار و گفتار) کو نہیں چھوڑا مگر اسے

اَحۡصٰہَا ۚ وَ وَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا ؕ وَ لَا یَظۡلِمُ

بھی شمار کر لیا اور انہوں نے جو کچھ بھی انجام دیا ہوگا اسے (اپنے سامنے) موجود پائیں گے اور آپؐ کا پروردگار

رَبُّکَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ

کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرتا ● اور (یاد کیجئے کہ) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدمؑ کو سجدہ کرو،

فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ کَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ

پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا اور اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی

اَمۡرِ رَبِّہٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوۡنَہٗ وَ ذُرِّیَّتَہٗۤ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِیۡ وَ

تو کیا تم (اس کے باوجود بھی) مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی نسل کو اپنا سرپرست بناؤ گے؟ جبکہ وہ

ہُمۡ لَکُمۡ عَدُوٌّ ؕ بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ

تمہارے لیے دشمن ہیں، ظالموں نے خدا کی بجائے بری چیز کو اختیار کیا ہے ● میں نے ان

ع ۵ ۱۸

اَشۡهَدۡتُّهُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَا خَلۡقَ

(ابلیس اور اس کی نسل) کو آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور خود ان کی تخلیق کے بارے میں

اَنۡفُسِهِمۡ ۪ وَ مَا کُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّیۡنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾

گواہی کے لیے طلب نہیں کیا اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار نہیں بناؤں گا●

وَ یَوۡمَ یَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَکَآءِیَ الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ

اور جس دن خدا(مشرکین سے) کہے گا جنہیں تم میرا شریک سمجھتے تھے انہیں (اپنی مدد کے

فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَهُمۡ وَ جَعَلۡنَا

لیے) پکارو پس وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے اور ہم ان کے

بَیۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ

درمیان مقام ہلاکت قرار دیں گے● اور (قیامت کے دن) مجرم اور گنہگار لوگ دوزخ کی آگ کو

مُّوَاقِعُوۡهَا وَ لَمۡ یَجِدُوۡا عَنۡهَا مَصۡرِفًا ﴿۵۳﴾

ع 7 4 19

دیکھیں گے، تو سمجھ لیں گے کہ اسی میں گرنے والے ہیں اور اس سے فرار کا کوئی راستہ نہیں پائیں گے●

وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِلنَّاسِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں مختلف

کَانَ الۡاِنۡسَانُ اَکۡثَرَ شَیۡءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ

انداز میں بیان کی ہیں، لیکن انسان تو سب سے زیادہ جھگڑالو ہے● اور لوگوں کے پاس جب ہدایت

النَّاسَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰی وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡا

آگئی تو ان کو کس چیز نے اپنے رب پر ایمان لانے اور اس سے گناہوں کی معافی مانگنے سے روکا ہے؟ سوائے

رَبَّهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِیَهُمۡ سُنَّةُ الۡاَوَّلِیۡنَ اَوۡ یَاۡتِیَهُمُ

اس بات کے کہ خداوند عالم کا وہی طریقہ کار ان کے لیے (بھی) ویسا ہو جیسا کہ ان کے پہلوں کے لیے تھا

الۡعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ مَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا

یا ان کے سامنے ہی عذاب آجائے● اور ہم نے رسولوں کو (مومنین کے لیے) بشارت دینے والا اور

مُبَشِّرِیۡنَ وَ مُنۡذِرِیۡنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

(مجرمین کو) خبر دار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور کفار تو باطل کے ذریعہ جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس

بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِہِ الۡحَقَّ وَ اتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَ مَاۤ

طرح سے وہ حق کو جھٹلا دیں اور انہوں نے ہماری ان آیات اور ان نشانیوں کا مذاق اڑایا جن

اُنۡذِرُوۡا ہُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ

سے انہیں خبر دار کیا گیا ہے ● اور اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعے

فَاَعۡرَضَ عَنۡہَا وَ نَسِیَ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰہُ ؕ اِنَّا

نصیحت کی جائے لیکن اس نے (قبول کرنے کے بجائے) ان سے منہ پھیر لیا اور (اپنے ان) گناہوں کو فراموش

جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَہُوۡہُ وَ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ

کر دیا جنہیں وہ آگے بھیج چکا ہے؟ یقیناً ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں تاکہ وہ (قرآنی آیات کو) نہ

وَقۡرًا ؕ وَ اِنۡ تَدۡعُہُمۡ اِلَی الۡہُدٰی فَلَنۡ یَّہۡتَدُوۡۤا اِذًا

سمجھ سکیں اور ان کے کانوں کو سنگین بنا دیا ہے کہ اگر آپؐ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ ہرگز ہدایت حاصل

اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ رَبُّکَ الۡغَفُوۡرُ ذُو الرَّحۡمَۃِ ؕ لَوۡ یُؤَاخِذُہُمۡ بِمَا

نہیں کر پائیں گے ● اور آپ کا پروردگار بخشنے والا صاحب رحمت ہے، اگر وہ لوگوں کو ان کے کیے کے سبب سزا

کَسَبُوۡا لَعَجَّلَ لَہُمُ الۡعَذَابَ ؕ بَلۡ لَّہُمۡ مَّوۡعِدٌ لَّنۡ

دینے لگے تو ان پر بہت جلد عذاب بھیج دے بلکہ ان کے لیے ایک وعدہ کا دن مقرر کیا ہے، کہ وہ لوگ (لطف)

یَّجِدُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖ مَوۡئِلًا ﴿۵۸﴾ وَ تِلۡکَ الۡقُرٰۤی اَہۡلَکۡنٰہُمۡ

خدا کے بغیر واپس پلٹنے کے لیے ہرگز کوئی راہ نہیں پائیں گے ● اور ہم نے ان (آبادی کے) لوگوں کو ہلاک

لَمَّا ظَلَمُوۡا وَ جَعَلۡنَا لِمَہۡلِکِہِمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذۡ

کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور ان کی ہلاکت کے لیے ہم نے (پہلے سے) ایک زمانہ مقرر کر دیا تھا ● اور (وہ

قَالَ مُوۡسٰی لِفَتٰىہُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰۤی اَبۡلُغَ

وقت یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنے (ساتھی) جوان سے کہا: میں جستجو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں دو

موضوع آیت ۵۷۔ دلوں کے مردہ ہونے کے اسباب اور دلوں کا حجاب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ چار چیزیں دلوں کو مردہ کر دیتی ہیں:

الف۔ گناہ پر گناہ کیے جانا۔

ب۔ عورتوں کے ساتھ کثرت سے باتیں کرنا۔

ج۔ احمق کے ساتھ لڑنا جھگڑنا۔ تم اپنی بات کہو وہ اپنی بات کہے اور وہ بہتری کی طرف رجوع نہ کرے۔ اور

د۔ مردہ لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھنا۔

کسی نے سوال کیا کہ ''مردہ لوگ کون ہیں؟''

فرمایا: ''ہر مالدار اور خوشحال انسان''

(بحار الانوار جلد ۴۷ ص ۱۹۵)

۲۔ تین قسم کے لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست دلوں کو مردہ کر دیتی ہے: ۱۔ پست لوگوں کے ساتھ۔ ۲۔ مالداروں کے ساتھ۔ ۳۔ عورتوں کے ساتھ زیادہ باتیں کرنے کے لیے۔ (بحار الانوار ج ۷۷ ص ۴۵)

۳۔ زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ جس کی پرہیزگاری کم ہوگی اس کا دل مردہ ہو جائے گا اور جس کا دل مردہ ہو جائے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

(نہج البلاغہ حکمت ۳۴۹)

۵۔ جو شخص کسی سے عشق (کی حد تک محبت) کرتا ہے اس کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اور دل بیمار ہو جاتا ہے اور غیر صحیح آنکھ سے دیکھتا اور نہ سننے والے کان سے سنتا ہے۔ خواہشاتِ نفسانی نے اس کی عقل کے پردوں کو چاک کر دیا ہوتا ہے اور دنیا نے اس کے دل کو مردہ کر دیا ہوتا ہے۔۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۹)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۶۔ (مناجات کے الفاظ ہیں) ''بارالٰہا! خطاؤں نے مجھے ذلت کا لباس پہنا دیا ہے اور میری محتاجی کے لباس نے مجھے تجھ سے بہت دور کر دیا ہے اور میرے عظیم گناہوں نے میرے دل کو مردہ کر دیا ہے۔ لہٰذا تو اسے توبہ کے ذریعہ زندہ کر دے، اے میری امیدوں اور آرزوؤں کی پناہ گاہ!''

(بحار الانوار جلد ۹۴ ص ۱۴۲)

ع ۸ ۲۰

دلوں کے حجاب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ نقش ہو جاتا ہے اگر تو وہ توبہ کرتا اور گناہوں سے باز آ جاتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو دل اس سے

مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا

دریاؤں کے ملنے کے مقام پہنچ جاؤں گا، حتیٰ کہ کئی سالوں تک چلتا رہوں گا ● پس جب وہ دونوں ان

مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي

دو (دریاؤں) کے مقام پر پہنچے تو مچھلی کو وہیں پر چھوڑ گئے (جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے) مچھلی نے بھی

الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا

دریا میں اپنی راہ لی اور چلی گئی ● پس جونہی وہ دونوں (دریا کے کنارے سے) گزرے تو موسیٰؑ نے اپنے

غَدَآءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ

(ساتھی) جوان سے کہا: ہمارا صبح کا کھانا لاؤ! یقیناً ہم نے اس سفر سے بہت رنج دیکھے ہیں ● اس (جوان)

اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَ

نے کہا: آیا آپ کو یاد ہے، جب ہم نے چٹان میں پناہ لی ہوئی تھی اور میں نے مچھلی کو فراموش

مَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ

کر دیا تھا اور شیطان کے علاوہ کسی اور نے نہیں بھلایا کہ میں اس کی یاد آوری کروں اور بڑے تعجب

فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ

سے مچھلی نے دریا کی راہ لی اور چلی گئی ● (موسیٰؑ نے) فرمایا: یہ وہی (مقررہ جگہ) تو تھی جس کی ہمیں تلاش

فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا

تھی، پس وہ وہیں سے پلٹ گئے، جبکہ وہ اپنے قدموں کے نشانات کو (غور سے) دیکھ رہے تھے ● پس (وہاں پر)

عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا

ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پالیا، جنہیں ہم نے اپنی طرف سے (عظیم) رحمت عطا کی ہوئی تھی اور

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ

اپنی طرف سے اسے علم (فراوانی کے ساتھ) عطا کیا ہوا تھا ● موسیٰؑ نے اُن (خضرؑ) سے کہا: آیا آپ اجازت دیں گے

اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾

(کہ) میں آپ کے پیچھے چلوں تاکہ آپ مجھے وہ کچھ تعلیم دیں جو رُشد اور کمال کے لیے آپ کو تعلیم دیا گیا

پاک صاف ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ مزید گناہ کرتا ہے تو وہ نکتہ بڑھتا جاتا ہے اور یہی وہ ''زنگ'' ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ ''کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون'' یعنی نہیں نہیں! بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۳۲)

موضوع آیت ۶۲، سفر

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ سفر کرو، تندرست رہو گے اور رزق پاؤ گے۔
(کنز العمال حدیث ۱۷۴۶۹)

۲۔ پہلے ساتھی کے بارے میں پوچھو پھر سفر کے بارے میں۔ (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۲۲)

۳۔ جب سفر میں تین شخص ہوں تو ان میں سے ایک کو اپنا بڑا بنا لیا جائے۔ (کنز العمال حدیث ۱۷۵۴۹)

۴۔ سفر میں قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۷۳)

۵۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی اک کا سفر ختم ہو جائے تو اپنے اہل و عیال کی طرف جلد واپس آ جانا چاہیے۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۲۷)

۶۔ جب تم میں سے کوئی شخص سفر کو جائے اور پھر وہاں سے لوٹ کر آئے اسے چاہیے کہ اپنے بال بچوں کے لیے کوئی تحفہ ساتھ لائے خواہ ایک پتھر ہی ہو۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۸۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ سفر میں ایسے شخص کو اپنے ساتھ مت لے جاؤ جو اپنے اوپر تمہاری فضیلت کو نہیں سمجھتا جس طرح تم اپنے اوپر اس کی فضیلت کو سمجھتے ہو۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۶۷)

۸۔ ایسے سفر میں نہیں جانا چاہیے جس میں دین اور نماز (کے ضائع ہونے) کا خطرہ ہو۔
(بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۱۰۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ سفر کا آغاز صدقہ سے کرو اور شروع کرتے وقت اسے نکال دو اس طرح تم سفر کی سلامتی خرید لو گے۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۱۰۳)

۱۰۔ مروت کا تقاضا ہے کہ سفر میں زادِ راہ کثرت سے ہو اور اسے اپنے ساتھیوں پر خرچ کرو، جب سفر کے ساتھیوں سے جدا ہو تو ان کے رازوں کو چھپائے رہو اور کثرت کے ساتھ ہنسی مزاح سے ان کا دل بہلائے رہو بشرطیکہ اس ہنسی مزاح میں خدا کی ناراضگی نہ ہو۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۶۶)

۱۱۔ مسافر کا حق یہ ہے کہ جب وہ مریض ہو جائے تو تین دن تک اس کے بھائی (دوست) اس کے لیے

دھاگہ، چمڑا چھیدنے کا آلہ ضرور ہونے چاہئیں اور ساتھ ہی دوائی بھی رکھ لو کیونکہ اس سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو فائدہ ہوگا اور اپنے ساتھیوں کے ہم مزاج بنے رہو سوائے ایسے مواقع کے جہاں پر خدا کی نافرمانی ہوتی ہو۔ (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۷۰)

قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۶۷﴾ وَ كَيۡفَ

(خضرؑ نے) کہا: تم میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکو گے۔ اور جس چیز کے بارے میں تم

تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ

پوری طرح آگاہی نہیں رکھتے اس پر کیونکر صبر کر سکو گے؟ ● (موسیٰؑ نے) کہا: اگر اللہ نے چاہا تو

اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ

آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور کسی کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا ● (خضرؑ نے) کہا:

اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ لَكَ

پس اگر تم میرے پیچھے آؤ گے تو پھر مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا یہاں تک کہ میں

مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۷۰﴾ فَانۡطَلَقَا ۗ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ

خود ہی اس بارے گفتگو کا آغاز کروں ● پس وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ جب وہ کشتی پر سوار ہوگئے تو (خضرؑ

خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ

نے) کشتی میں سوراخ کردیا، موسیٰؑ نے کہا: آیا آپ نے اسے اس لئے سوراخ کیا ہے تاکہ کشتی (میں بیٹھنے)

جِئۡتَ شَيۡـًٔـا اِمۡرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ

والوں کو غرق کردیں، یقیناً آپ نے ایک ناروا کام کیا ہے ● (خضرؑ نے) کہا: آیا میں نے نہیں کہا تھا: کہ

تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا

تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کرو گے؟ ● (موسیٰ نے) کہا: آپ مجھے فراموش کردینے

نَسِيۡتُ وَ لَا تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿۷۳﴾

کی وجہ سے مواخذہ نہ کریں اور نہ ہی میرے اس کام میں مجھ سے سختی کریں ●

فَانۡطَلَقَا ۗ حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ

پس وہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ ایک لڑکے سے جاملے، پس خضرؑ نے اسے قتل کردیا، موسیٰؑ نے کہا:

نَفۡسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡـًٔـا نُّكۡرًا ﴿۷۴﴾

آیا آپ نے ایسے بے گناہ کو قتل کردیا جس نے کسی کو قتل نہیں کیا؟ یقیناً یہ تو آپ نے برا کام کیا ●

ع ۹ | ۲۱

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾

خضرؑ نے کہا: میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کرو گے؟●

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ

موسیٰؑ نے کہا: اگر اب کے بعد کسی چیز کا آپ سے پوچھ لیا تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ لے چلنا،

بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ

یقیناً آپ میری طرف سے معذور ہوں گے ● پس وہ دونوں چلتے رہے یہاں تک کہ ایک آبادی والوں

اَهْلَ قَرْيَةِ ۣاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا

کے پاس پہنچ گئے، اس جگہ والوں سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے ان (دونوں) کو مہمان بنانے سے انکار

فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ

کر دیا، پس دونوں نے وہاں پر ایک دیوار کو دیکھا جو گرا چاہتی تھی تو خضرؑ نے اُسے کھڑا کر دیا، (موسیٰؑ نے تعجب

شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ

سے) کہا: اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے؟● خضرؑ نے کہا: یہ میرے اور تمہارے

وَ بَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ

درمیان جدائی (کی نوبت) ہے، میں تمہیں بہت جلد ان چیزوں کی تاویل سے آگاہ کرتا ہوں جن پر

صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

تم صبر نہیں کر سکے ● رہی کشتی (کی بات) تو چونکہ وہ بے کس لوگوں کی تھی جو دریا میں کام

فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ

کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اسے معیوب کر دوں، اس لئے کہ ایک بادشاہ ان کی گھات میں تھا جو

يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ

زبردستی غاصبانہ طور پر (صحیح سالم) کشتی کو پکڑ رہا تھا● اور یہ کہ وہ لڑکا (جسے میں نے قتل کیا) اس

مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ﴿۸۰﴾ ۚ

کے ماں اور باپ دونوں مومن تھے، ہمیں ڈر لگا کہ وہ ان دونوں کو سرکشی اور کفر پر آمادہ کر دے

موضوع آیت ۷۹۔ غصب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی کا مال ناحق اپنے قبضے میں لے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کر دیا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۳۰۳۴۴)

۲۔ جو شخص کسی کی زمین ظلم کے ساتھ غصب کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی حالت میں پیش ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا۔
(کنزالعمال حدیث ۳۰۳۶۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ خدا کی قسم! مجھے سعدان (خاردار جھاڑی جسے اونٹ چرتا ہے) کے کانٹوں پر جاگتے ہوئے رات گزارنا اور طوق و زنجیر میں مقید ہو کر گھسیٹا جانا اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ میں نے کسی بندے پر ظلم کیا ہو یا مال دنیا میں سے کسی چیز کو غصب کیا ہو ــــــ خدا کی قسم اگر ہفت اقلیم ان چیزوں سمیت جو آسمانوں کے نیچے ہیں مجھے دے دی جائیں صرف اللہ کی اتنی معصیت کروں کہ میں چیونٹی کے منہ سے جو کا ایک چھلکا چھین لوں تو کبھی بھی ایسا نہ کروں گا۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۲۴)

حضرت امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف:

۴۔ کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسروں کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر تصرف کرے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۷ ص ۳۰۹)

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ

اسی لئے ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار اس (فرزند) کے بدلے انہیں پاکیزہ تر بہتر اور زیادہ محبت

رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي

کرنے والا بیٹا دے ● اور جو دیوار تھی وہ شہر میں ان دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس دیوار

الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ

کے نیچے ان دونوں کا خزانہ تھا اور ان کا باپ ایک نیک شخص تھا، پس تیرے پروردگار نے یہ

فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا

ارادہ کیا کہ وہ دونوں اپنی سمجھ (اور بلوغ) کی حد کو پہنچ جائیں اور اپنے خزانے کو نکالیں

كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ

جو تمہارے رب کی طرف سے ایک رحمت تھی اور میں نے یہ کام اپنی مرضی سے

ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَ

انجام نہیں دیا، یہ تاویل اور راز تھا ان چیزوں کا جن پر تم صبر نہیں کرسکے ● اور

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ

آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے میں بہت جلد اس کا ذکر

مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنْ

تمہارے سامنے کروں گا ● یقیناً ہم نے ہی اس (ذوالقرنین) کو زمین میں قدرت عطا فرمائی اور ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ

سے اس کا وسیلہ اسے عطا کیا۔ پس وہ سبب کے پیچھے چل دیا ● یہاں تک کہ جب

مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّ

سورج کے غروب ہونے کے علاقہ میں پہنچ گیا تو اس کو یوں پایا کہ سورج ایک سیاہ اور

وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ

دلدل کے چشمہ میں ڈوب رہا ہے، اور اس کے نزدیک ایک قوم کو بھی پایا، ہم نے کہا:

ع ١٠ ١٢ ١

موضوع آیت ٨٤۔ سبب

حضرت علی علیہ السلام:

١۔ علم کا سر، تواضع اور فروتنی ہے، اس کی آنکھیں حسد سے دوری ہے، اس کے کان فہم و ذکا ہیں۔ اس کی زبان صدق و سچائی ہے، اس کا حافظہ تجسّس و تحقیق ہے، اس کا دل نیک نیتی ہے اور اس کی عقل، امور کے اسباب کی معرفت ہے۔ (بحارالانوار جلد ٧٨ ص ٦)

٢۔ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

٣۔ محبت کا سبب، احسان ہے۔ (غررالحکم)

٤۔ باہمی الفت کا سبب وفا ہے۔ (غررالحکم)

٥۔ دین کی بہتری کا سبب، پرہیزگاری ہے۔ (غررالحکم)

٦۔ بدبختی کا سبب دنیا کی محبت ہے۔ (غررالحکم)

٧۔ فتنوں کا سبب، کینہ ہے۔ (غررالحکم)

٨۔ پاکدامنی کا سبب حیا ہے۔ (غررالحکم)

٩۔ نفس کے سدھارنے کا سبب دنیا سے کنارہ کشی ہے۔ (غررالحکم)

١٠۔ جدائی کا سبب، اختلاف ہے۔ (غررالحکم)

١١۔ بدمزاجی کا سبب خواہشات کا غلبہ ہے۔ (غررالحکم)

١٢۔ سرداری کا سبب سخاوت ہے۔ (غررالحکم)

١٣۔ فسق و فجور کا سبب، خلوت میں رہنا ہے۔ (غررالحکم)

١٤۔ وقار کا سبب، حلم ہے۔ (غررالحکم)

١٥۔ سلامتی کا سبب، خاموشی ہے۔ (غررالحکم)

١٦۔ نعمتوں کی تبدیلی کا سبب کفرانِ نعمت ہے۔ (غررالحکم)

١٧۔ تباہی کا سبب بدتدبیری ہے۔ (غررالحکم)

١٨۔ پرہیزگاری کی خرابی کا سبب طمع و لالچ ہے۔ (غررالحکم)

١٩۔ دین کی خرابی کا سبب، خواہشاتِ نفسانی ہیں۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٢٠۔ اللہ تعالیٰ نے امور کو اسباب کے بغیر چلانے سے انکار کر دیا ہے، اسی لیے اس نے ہر چیز کے لیے سبب بنایا ہے اور ہر سبب کے لیے تشریح کر دی ہے اور ہر تشریح کے لیے علم مقرر فرمایا ہے اور ہر علم کے لیے ایک گویا باب بنایا ہے جو اسے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ اس سے بے خبر ہے۔
(کافی جلد اول ص ١٨٣)

تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِیۡهِمۡ حُسۡنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا

اے ذوالقرنین! یا تو تم انہیں عذاب کرو یا ان میں نیکی کا راستہ اختیار کرو● (ذوالقرنین نے) کہا:

مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ

بہر حال جو شخص بھی ظلم کرے گا ہم اُسے عذاب کریں گے پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ

عَذَابًا نُّكۡرًا ﴿۸۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ

(خدا) بھی اسے سخت عذاب کرے گا● اور رہا وہ شخص جو ایمان لے آیا اور اچھے اعمال بجالائے تو اس

جَزَآءَ ۨ الۡحُسۡنٰی ۚ وَ سَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا یُسۡرًا ﴿۸۸﴾ؕ

کے لیے بہترین اجر ہے، تو اس کے لیے اپنی طرف سے بہت جلد آسانی مقرر کردیں گے●

ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ

پھر وہ ایک اور سبب کے پیچھے لگ گیا● یہاں تک کہ وہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچ گئے اور اسے

وَجَدَهَا تَطۡلُعُ عَلٰی قَوۡمٍ لَّمۡ نَجۡعَلۡ لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا

ایک قوم پر طلوع کرتے ہوئے پایا کہ جن کے لیے ہم نے سورج کے سامنے کسی اور چیز کو ان کے لیے اوٹ

سِتۡرًا ﴿۹۰﴾ۙ كَذٰلِكَ ؕ وَ قَدۡ اَحَطۡنَا بِمَا لَدَیۡهِ خُبۡرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ

قرار نہیں دیا ہوا تھا● اسی طرح ہم نے اس (ذوالقرنین) کے ان تمام امور کو اپنے احاطہ میں لے لیا۔ پھر

اَتۡبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ وَجَدَ

(ایک اور) سبب کے پیچھے لگ گیا۔ یہاں تک کہ (پہاڑ کی) دو بلندیوں کے بیچ پہنچ

مِنۡ دُوۡنِهِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا یَكَادُوۡنَ یَفۡقَهُوۡنَ قَوۡلًا ﴿۹۳﴾

گیا، اور ان دونوں کے پیچھے ایک ایسی قوم کو پایا گویا جو کسی کی بات کو نہیں سمجھتے تھے●

قَالُوۡا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِنَّ یَاۡجُوۡجَ وَ مَاۡجُوۡجَ مُفۡسِدُوۡنَ فِی

اُن لوگوں نے کہا: اے ذوالقرنین! یقینا یاجوج ماجوج (کی قوم) اس سرزمین میں

الۡاَرۡضِ فَهَلۡ نَجۡعَلُ لَكَ خَرۡجًا عَلٰۤی اَنۡ تَجۡعَلَ

فساد برپا کرتی ہے تو کیا ہم آپ کے لیے خرچ مقرر کردیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان

بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَهُمۡ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىۡ فِيۡهِ

ایک رکاوٹ کی دیوار کھڑی کردیں● (ذوالقرنین نے) کہا: میرے پروردگار نے مجھے جس چیز میں

رَبِّىۡ خَيۡرٌ فَاَعِيۡنُوۡنِىۡ بِقُوَّةٍ اَجۡعَلۡ بَيۡنَكُمۡ

قدرت عطا فرمائی ہے وہ (تمہاری مالی امداد سے) بہتر ہے، پس تم میری امداد افرادی قوت سے کرو تاکہ میں

وَبَيۡنَهُمۡ رَدۡمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوۡنِىۡ زُبَرَ الۡحَدِيۡدِؕ حَتّٰٓى اِذَا

تمہارے اور ان کے درمیان مضبوط رکاوٹی دیوار کھڑی کروں● میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لے آؤ، یہاں

سَاوٰى بَيۡنَ الصَّدَفَيۡنِ قَالَ انْفُخُوۡا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ

تک کہ جب دو پہاڑوں کا درمیان برابر ہوگیا، تو اس نے کہا کہ اس کو دھونکو! یہاں تک کہ اُسے آگ کی مانند

نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِىۡۤ اُفۡرِغۡ عَلَيۡهِ قِطۡرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا اَنۡ

بنادیا تو ذوالقرنین نے کہا: پگھلا ہوا تانبا لے آؤ تاکہ میں اسے اس لوہے پر انڈیل دوں● پس اس دیوار بنانے کے

يَّظۡهَرُوۡهُ وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا لَهٗ نَقۡبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا

بعد (یاجوج وماجوج) نہ تو اس کے اوپر چڑھ سکتے تھے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکتے تھے● (ذوالقرنین نے) کہا: یہ

رَحۡمَةٌ مِّنۡ رَّبِّىۡ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ رَبِّىۡ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ

میرے پروردگار کی طرف سے ایک عظیم رحمت ہے پس جب تیرے رب کا وعدہ آجائے گا تو وہ اس دیوار کو توڑ

وَكَانَ وَعۡدُ رَبِّىۡ حَقًّا ؕ ﴿٩٨﴾ وَتَرَكۡنَا بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ

کر برابر کردے گا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے● (دنیا کے خاتمہ کے بعد) اور اس دن ہم لوگوں کو چھوڑ دیں گے تاکہ

فِىۡ بَعۡضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰهُمۡ جَمۡعًا ۙ ﴿٩٩﴾

وہ ایک دوسرے میں موج کی مانند مل جائیں اور جب صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو اچھی طرح اکٹھا کردیں گے●

وَّعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ يَوۡمَئِذٍ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ عَرۡضَا ۙ ﴿١٠٠﴾

اور اس دن ہم، دوزخ کو اسی طرح کافروں کو سامنے لے آئیں گے جس طرح کہ وہ ہے●

اۨلَّذِيۡنَ كَانَتۡ اَعۡيُنُهُمۡ فِىۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِكۡرِىۡ وَكَانُوۡا لَا

وہی کہ جن لوگوں کی آنکھیں میری یاد سے (غفلت کے) پردے میں تھیں اور وہ حق بات

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ

سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے ● تو کیا جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے انہوں نے یہ

يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

سمجھ لیا ہے کہ میری بجائے میرے بندوں کو اپنا سرپرست بنائیں گے؟ہم نے کافروں

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

کی مہمانی کے لیے جہنم کو آمادہ کررکھا ہے ● آپ کہہ دیجئے! کیا ہم تمہیں ان لوگوں کے بارے

بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي

خبردیں کہ اعمال کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ خسارے میں کون ہے؟ ● وہی کہ دنیوی زندگی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ

میں جن کی کوششیں رائیگاں گئیں حالانکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شائستہ اور نیک اعمال انجام

صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ

دے رہے ہیں ● وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا اور اس کے حضور پیش ہونے کا

فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

انکار کیا ہے،ان کے اعمال ضائع اور تباہ ہوگئے، پس ہم قیامت کے دن ان کے لیے میزان (اعمال) قائم

وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْٓا

نہیں کریں گے ● یہی کہ ان کی سزا جہنم ہے اس کفر کی وجہ سے جو انہوں نے کیا ہے اور میری

اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا ہے ● بے شک جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾

اعمال انجام دیئے ان کے لیے بہشتِ بریں مہمانی کی جگہ ہے ● وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ

ایک سے دوسری جگہ منتقل ہونے کی درخواست نہیں کریں گے ● آپ کہہ دیجئے اگر

ع ١١ / ١٩ / ٢

موضوع آیت ۱۱۰۔ شرک

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اے ابن مسعود! ایک لحہ بھر کے لیے بھی خدا کے شرک سے بچتے رہو خواہ تمہیں آروں سے چیرا جائے، یا تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں یا تمہیں سولی پر لٹکا دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۰۷)

۲۔جو شخص مشرکین کے ساتھ قیام پذیر ہوگا اس سے (اسلام کا) ذمہ اٹھالیا جائے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۱۱۰۲۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔جو ظلم (کبھی) معاف نہیں ہوگا وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ'' یعنی خدا اس (گناہ) کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔ (سورہ نساء/۴۸۔ نساء/۱۱۶)
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے: ''وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ'' یعنی اکثر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ وہ خدا پر ایمان نہیں لاتے مگر شرک کیے جاتے ہیں۔ (یوسف/۱۰۶) تو اس بارے میں یہ بات بھی شرک ہے کہ انسان کہے: ''اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو میں ہلاک ہوجاتا، اگر فلاں آدمی نہ ہوتا تو فلاں فلاں مصیبت میں گرفتار ہوجاتا، اگر فلاں انسان نہ ہوتا تو میرے اہلِ خانہ برباد ہوجاتے'' کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے خدا کی مالکیت میں انسان کو شریک ٹھہرایا ہے کہ انسان ہی اسے رزق دیتا ہے اور وہی اس سے بلاؤں کو دور کرتا ہے۔

راوی نے کہا: میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کیا: ''اگر کوئی یہ کہے کہ اگر اللہ نے فلاں آدمی کے ذریعہ مجھ پر مہربانی نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہوجاتا تو کیا یہ بھی شرک ہوگا؟'' فرمایا: ''ایسا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۱۰۰)

۵۔عباس بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ''عوام الناس یہ سمجھتے ہیں کہ شرک تاریک رات میں سیاہ اونی لباس پر چیونٹی کی رفتار سے بھی بہت مخفی ہوتا ہے، آیا صحیح ہے؟'' امامؑ نے فرمایا: ''انسان اس وقت تک مشرک نہیں بنتا جب تک کہ وہ غیر اللہ کے لیے نماز نہ پڑھے، غیر اللہ کے لیے ذبح نہ کرے اور غیر اللہ سے دعا نہ مانگے۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۹۶)

۶۔ابوالعباس کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کونسی کم از کم چیز کی وجہ سے انسان مشرک بن جاتا ہے؟'' فرمایا: ''کوئی

الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ

سمندر میرے پروردگار کے کلمات لکھنے کے لیے روشنائی بن جائے، میرے پروردگار کے کلمات ختم

تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ

ہونے سے پہلے سمندر ختم ہوجائے گا، اگرچہ ہم ایک اور سمندر کو اس کی مدد کے لیے لے آئیں ● کہہ

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

دیجئے میں تو بس تمہاری طرح ایک بشر ہوں (مگر یہ کہ) مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا،

وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا

یگانہ خدا ہے، پس جو شخص اپنے پروردگار کی ملاقات کا امیدوار ہے تو اسے چاہئے کہ نیک

صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

اعمال انجام دے اور کسی کو بھی اپنے رب کی عبادت میں شریک نہ کرے●

سُوْرَةُ مَرْيَمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۹۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾

کاف، ھا، یا، عین، صاد● (اس سورت میں) خدا کے بندے زکریاؑ کے لیے آپ کے پروردگار کے لطف و کرم کی یاد ہے●

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ

جب اس نے اپنے رب کو دھیمی آواز سے پکارا● (زکریا نے) کہا: پروردگارا! میری حالت یہ ہے کہ

الْعَظْمُ مِنِّيْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّ لَمْ اَكُنْ

میری ہڈیاں کمزور ہوچکی ہیں اور بڑھاپے کے شعلہ سے میرا سر سفید ہوچکا ہے اور پروردگارا! میں ہرگز

بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَ اِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ

تیری دعا (کی قبولیت) سے محروم نہیں رہا ہوں ● اور اس میں شک نہیں کہ میں اپنے مرنے کے بعد

وَّرَآءِيْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ

اپنے رشتہ داروں سے خائف ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے، پس تو اپنی طرف سے مجھے ایک

فضائل سورہ مریم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص پابندی کے ساتھ سورہ مریم کی تلاوت کرتا رہے وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اسے وہ کچھ حاصل نہ ہوجائے جو اسے اس کے مال و جان اور اولاد میں بے نیاز کردے اور وہ آخرت میں حضرت عیسیٰؑ کے اصحاب میں سے ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

انسان کوئی رائے ایجاد کرتا ہے اور اسے اپنی محبت یا دشمنی کا معیار بنالیتا ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۲۹۷)

موضوع آیت ۴۔ بڑھاپا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ بوڑھا آدمی تین باتوں میں جوان ہوتا ہے:
۱۔ مونس کی محبت ۲۔ طولانی زندگی اور ۳۔ مال کی کثرت میں۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۴)
۲۔ جو کسی مسلمان بوڑھے کی عزت کرے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۲)
۳۔ میری امت کے بوڑھے شخص کا احترام میرا احترام ہے۔ (کنز العمال حدیث ۶۱۰۳)
حضرت علی علیہ السلام:
۴۔ بڑھاپا موت کا پیامبر ہے۔ (غرر الحکم)
۵۔ جب تمہارے سیاہ (بال) سفید ہوجائیں تو تمہاری خواہشیں مرجانی چاہئیں۔ (غرر الحکم)
۶۔ بڑھاپے کا وقار نور بھی ہے اور زینت بھی۔ (غرر الحکم)
۷۔ بڑھاپے کا وقار مجھے جوانی کی تروتازگیوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (غرر الحکم)
۸۔ جب عقلمند بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی عقل جوان ہوجاتی ہے اور جب جاہل بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی جہالت جوان ہوجاتی ہے۔ (غرر الحکم)
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۹۔ مومن کی طرف بڑھاپے سے بڑھ کر تیز تر میں نے کوئی اور چیز نہیں دیکھی اور بڑھاپا دنیا میں مومن کے لیے وقار ہوتا ہے اور قیامت میں روشن نور ہوگا۔ اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیمؑ کو عزت و توقیر عطا کی۔ ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا: پروردگارا! یہ کیا چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ وقار ہے!'' تو انہوں نے عرض کی: ''پروردگارا! میرے وقار میں اضافہ فرمادے!'' (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۳۸)
۱۰۔ بوڑھے بزرگ کا احترام خدا کے احترام کا ایک حصہ ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۱۶۵)
۱۱۔ جو شخص ہمارے بزرگوں کی عزت و توقیر نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے

وَلِيًّا ۝۵ يَّرِثُنِيۡ وَ يَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۗ وَ اجۡعَلۡهُ

جانشین (بیٹا) عطا فرما ● جو میرا وارث ہو اور یعقوب کی آل کا وارث ہو اور پروردگارا! تو اسے

رَبِّ رَضِيًّا ۝۶ يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسۡمُهٗ

پسندیدہ شخصیت قرار دے ● (اللہ نے فرمایا) اے زکریا! ہم تمہیں ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری

يَحۡيٰى ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ۝۷ قَالَ رَبِّ

دیتے ہیں کہ جس کا نام یحییٰ ہے (اور) اس سے پہلے ہم نے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا۔ (زکریا

اَنّٰى يَكُوۡنُ لِيۡ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ امۡرَاَتِيۡ عَاقِرًا وَّ قَدۡ بَلَغۡتُ

نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے لئے کیونکر بیٹا ہوگا، جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں

مِنَ الۡكِبَرِ عِتِيًّا ۝۸ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ

بڑھاپے کی وجہ سے ناتواں ہو چکا ہوں ● (خدا نے) کہا: یہ بات اسی طرح ہے، تیرے رب نے فرمایا

هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّ قَدۡ خَلَقۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ وَ لَمۡ تَكُ

ہے، یہ کام میرے لیے آسان ہے (کیونکہ) اس سے پہلے میں نے تمہیں پیدا کیا حالانکہ اس وقت تم کچھ بھی

شَيۡـًٔا ۝۹ قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّيۡۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا

نہیں تھے ● (زکریاؑ نے) کہا: پروردگارا! میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دے، (تو خدا نے) فرمایا: تمہاری

تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝۱۰ فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ

نشانی یہ ہے کہ تین رات دن لوگوں سے بات کرنے کی قدرت نہیں رکھو گے ● پس (زکریاؑ)

مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤى اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّ

محراب عبادت سے نکل کر لوگوں کے پاس آگئے اُن لوگوں کو اشارہ کیا کہ وہ صبح و شام خدا کی

عَشِيًّا ۝۱۱ يٰيَحۡيٰى خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَيۡنٰهُ الۡحُكۡمَ

تسبیح کیا کریں ● اے یحییٰ (خدا کی) کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑو اور ہم نے بچپن میں اسے حکمت

صَبِيًّا ۝۱۲ وَّ حَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَ كَانَ تَقِيًّا ۝۱۳

(اور نبوت) دی ● اور نیز ہم نے اپنی طرف سے اسے مہربانی اور پاکیزگی عطا کی اور وہ متقی تھا۔

نہیں۔ (کافی جلد ۲ ص ۱۶۵)

۱۲۔ اپنے بزرگوں کی عزت کرو اور اپنے رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھو۔ (کافی جلد ۲ ص ۱۶۵)

وَّ بَرًّا ۢ بِوَالِدَيۡهِ وَ لَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَ سَلٰمٌ

اور وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا تھا اور سرکش اور نافرمان نہیں تھا۔ اور اس پر سلام

عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَ يَوۡمَ يَمُوۡتُ وَ يَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ وَ

ہو جس دن کہ وہ پیدا ہوا، جس دن وہ مرے گا اور جس دن دوبارہ اٹھایا جائے گا ● اور اس

اذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا

کتاب میں مریم کو یاد کرو جب وہ اپنے خاندان سے جدا ہوکر ایک مشرقی مکان

مَكَانًا شَرۡقِيًّا ﴿۱۶﴾ فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا

میں جا پہنچیں ● اس وقت دوسرے لوگوں سے ہٹ کر اپنے لئے پردہ قرار دیا، تو ان دوران ہم نے

فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

اپنے روح (القدس) کو ان کی طرف بھیجا، پس وہ ان کے سامنے انسانی صورت میں سیدھا

سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ

آکھڑا ہوا ● (مریم نے فرشتہ سے) کہا: بے شک میں تجھ سے خدائے رحمان کی پناہ چاہتی ہوں تو اگر

تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ

پرہیزگار ہے (تو مجھ سے دور ہٹ جا) ● (فرشتے نے) کہا: میں تو صرف پروردگار کا پیامبر ہوں (اس لیے آیا

غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّ لَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ

ہوں)، تاکہ تمہیں پاک و پاکیزہ بچہ بخشوں ● (مریم) نے کہا: کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے لئے، بیٹا ہو؟

بَشَرٌ وَّ لَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ

حالانکہ نہ تو کسی بشر نے مجھے ہاتھ لگایا ہے اور نہ ہی میں بدکار ہوں ● (الٰہی فرشتے نے) کہا: بات بالکل اسی

رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَ لِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً

طرح ہے۔ تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے، یہ کام میرے لیے آسان ہے (میں تمہیں بن باپ کے بچہ دوں) اور تاکہ

لِّلنَّاسِ وَ رَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾

اسے لوگوں کے لیے ہم اپنی ایک نشانی اور رحمت قرار دیں اور یہ کام ایسا ہے جو ہو کر رہے گا اور حتمی ہے ●

موضوع آیت ۱۴۔ اولاد اور والدین (والدین کے ساتھ نیک سلوک)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ قیامت کے دن نیک لوگوں کے سردار وہ ہوں گے جنہوں نے والدین کے مرنے کے بعد ان سے نیکی کی ہوگی۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۸۶)

۲۔ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔
(کنز العمال حدیث ۴۵۴۳۹)

۳۔ والدین کے نافرمان سے کہا جاتا ہے جو چاہو نیک اعمال کرو میں (اللہ) تمہیں نہیں بخشوں گا۔
(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۸۰)

۴۔ جسے یہ بات پسند ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو اسے اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا چاہیے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۱۲)

۵۔ اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۲۲)

۶۔ ابو امامہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت رسول خدا صلی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: ''والدین تو تمہارے لیے جنت اور دوزخ (کا معیار) ہیں''
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۱۶)

۷۔ (حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی اپنے والدین کے حق میں دعا سے اقتباس:) ''اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ میں ان دونوں سے اس طرح ڈروں جس طرح جابر سلطان سے ڈرا جاتا ہے اور اس طرح ان کے حال پر شفیق و مہربان رہوں جس طرح شفیق ماں (اپنی اولاد پر) شفقت کرتی ہے اور ان کی فرمانبرداری اور ان سے حسنِ سلوک سے پیش آنے کو میری آنکھوں کے لیے اس سے زیادہ کیف افزا قرار دے جتنا چشم خواب آلود میں نیند کا خمار اور میرے قلب و روح کے لیے اس سے بڑھ کر مسرت انگیز قرار دے جتنا پیاسے کے لیے جرعۂ آب تاکہ میں اپنی خواہشات پر ان کی خواہشات کو ترجیح دوں''
(صحیفہ کاملہ دعا ۲۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے لیے اللہ نے معافی کی گنجائش نہیں رکھی: ۱۔ امانت کی ادائیگی خواہ اس کا مالک نیک ہو یا بد۔ ۲۔ وعدے کی وفا خواہ نیک سے کیا جائے یا بد سے اور والدین کے ساتھ نیک سلوک خواہ وہ بد نیک ہوں یا بد۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۵۶)

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا

پس مریمؑ (عیسیٰؑ سے) حاملہ ہوگئیں اور اس کے ساتھ ایک دور کی جگہ اکیلی چلی گئیں ● تو اس وقت

الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ

دردِ زہ اسے کھجور کے درخت کے تنہ کی طرف لے آیا (تاکہ تکیہ لگائیں) اور کہا: اے کاش

قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا

اس سے پہلے مرچکی ہوتی اور بھولی بسری ہوچکی ہوتی ● پس (عیسیٰؑ نے شکم میں) ان کے پائین کی طرف سے

مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ

آواز دی کہ (اے ماں!) گھبرایئے نہیں! بے شک آپ کے رب نے آپ (کے پاؤں) کے نیچے سے پانی کا چشمہ

سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَ هُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ

بھی جاری کردیا ہے ● اور اس درخت خرما کی شاخوں کو اپنی طرف ہلائیں،

عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِىْ وَ اشْرَبِىْ وَ قَرِّىْ عَيْنًا ۚ

تازہ کھجوریں آپ پر گریں گی ● پس (وہ خرمے) کھایئے اور (نہر کا پانی) پیجئے اور اپنی آنکھوں کو (عیسیٰؑ جیسے

فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ

بیٹے کی وجہ سے) روشن کیجیے، پس اگر آدمیوں میں سے کوئی شخص دیکھیں تو کہیں: میں نے خداوند رحمان کی خاطر

لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ

چپ کے روزے کی نذر کی ہے، اسی لئے آج کسی بھی انسان سے ہرگز بات نہیں کروں گی ● پس مریمؑ اپنے

بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا

نوزاد کو آغوش میں لئے اپنے رشتہ داروں کے پاس آگئیں، تو وہ کہنے لگے، اے مریمؑ! یقیناً تم نے ایک بہت

فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا

ہی ناپسندیدہ کام کیا ہے ● اے ہارون کی بہن! تیرا باپ برا انسان نہ تھا اور تیری

كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۗ قَالُوْا كَيْفَ

ماں بھی بدکار عورت نہیں تھی ● پس مریم نے اُس (عیسیٰؑ) کی طرف اشارہ کیا تو ان لوگوں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے: ''وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا'' یعنی ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

(بقرہ/ ۸۳ / ۳۶۔انعام/۱۵۱) اس میں ''احسان'' سے مراد یہ ہے کہ ان کا اچھی طرح ساتھ نبھاؤ اور انہیں اس بات کی زحمت نہ دو کہ وہ تم سے اپنی ضرورت کی کوئی چیز طلب کریں (طلب کرنے سے پہلے انہیں دے دو) خواہ وہ امیر ہی کیوں نہ ہوں۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۳۹)

۱۰۔ تم اپنے ماں باپ سے نیکی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۶۵)

موضوع آیت ۲۶۔ خاموشی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ زیادہ تر خاموشی اختیار کیے رہو کیونکہ یہ شیطان کو (تم سے دور) بھگاتی اور دینی امور میں تمہاری معاون و مددگار ہے۔ (بحارالانوار جلد۱۷ ص۲۷۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ حکیمانہ بات سے خاموشی اختیار کرنے میں بھلائی نہیں جس طرح جہالت کی بات میں کوئی اچھائی نہیں۔ (شرح نہج البلاغہ جلد۲۰ ص۱۸۳)

۳۔ خاموشی اختیار کیے رہو اس سے تمہاری فکر کو جِلا ملے گی۔ (غرر الحکم)

۴۔ خاموشی تمہارے وقار کا سبب ہے اور تمہیں معذرت خواہی سے بچائے رہتی ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ کثرت کے ساتھ خاموشی سے رعب بحال رہتا ہے۔ (بحارالانوار جلد۶۹ ص۴۱۰)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۶۔ بہت سے مقامات پر خاموشی بہترین معاون ہے خواہ تم بات کرنے میں فصیح ہی کیوں نہ ہو۔ (بحارالانوار جلد۱۷ ص۲۸۰)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۷۔ حق کی بات بیان کرنا باطل پر خاموش رہنے سے بہتر ہے۔ (وسائل الشیعہ باب العشرۃ روایت ۱۰)

۸۔ خاموشی عظیم خزانہ ہے حلیم کی زینت ہے اور جاہل کے لیے پردہ پوشی ہے۔ (بحارالانوار جلد۱۷ ص۲۸۸)

۹۔ نیند بدن کے لیے آرام کا موجب ہے، گفتگو روح کے لیے آرام و سکون ہے اور خاموشی عقل کی راحت کا سبب ہے۔ (وسائل الشیعہ باب العشرۃ حدیث ۱۵)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۰۔ غور و فکر کرنے سے عقلمند کو راہنمائی حاصل ہوتی ہے اور خاموشی اختیار کرنے سے غور و فکر کو راہنمائی ملتی ہے۔ (بحارالانوار جلد۷۸ ص۳۰۰)

نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّيْ

نے کہا: ہم کیسے بات کریں اس سے جو گہوارے میں ہے (اور) بچہ ہے ● عیسیٰؑ (بول اٹھے اور)

عَبْدُ اللّٰهِ ۟ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ وَّ

کہا: میں خدا کا بندہ ہوں اس نے مجھے (آسمانی) کتاب عطا فرمائی ہے اور خود مجھے نبی بنایا ہے ● اور

جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ

مجھے بابرکت بنایا ہے جہاں بھی رہوں اور جب تک زندہ ہوں مجھے نماز اور

الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۫ وَ لَمْ

زکوۃ کا حکم دیا ہے ● اور اپنی والدہ کے بارے میں نیک بنایا ہے اور لوگوں

يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ

کے بارے میں ظالم اور سنگدل قرار نہیں دیا ● اور مجھ پر درود وسلام ہو جس دن میں پیدا کیا گیا،

يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ

جس دن میں مروں گا اور جس دن میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا ● یہ ہیں عیسیٰؑ،

مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ

مریم کے بیٹے (وہی) برحق قول کہ جس میں لوگ شک کرتے ہیں ● اللہ کے لئے مناسب نہیں

لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ پاک ہے، جب بھی کسی کام کے پورا کرنے کا ارادہ کرتا ہے

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ

تو یہی کہہ دیتا ہے کہ ''ہوجا'' تو وہ فوراً ہوجاتا ہے ● اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور

فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ

تمہارا بھی رب ہے، لہٰذا اس کی عبادت کرو، یہی (بندگی کا) سیدھا راستہ ہے ● کئی گروہوں

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

نے آپس میں اختلاف کیا، پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو عظیم دن (قیامت) میں

مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ يَوْمَ

حاضر ہونے سے کافر ہو گئے • کس قدر اچھے سننے اور دیکھنے والے ہوں گے کہ جس

يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَ

د ن ہمارے پاس آئیں گے، لیکن آج کے دن ظالم لوگ آشکارا گمراہی میں ہیں• اور

اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ هُمْ فِيْ

انہیں آپ حسرت (و پشیمانی) کے دن سے متنبہ کیجئے جبکہ سارا کام پورا ہو چکا ہوگا، حالانکہ (اس

غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ

وقت) وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے• صرف ہم ہی زمین اور اہلِ زمین کے وارث

مَنْ عَلَيْهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

ہوں گے اور ان سب کو ہماری طرف پلٹایا جائے گا• اور اس کتاب میں

اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ

ابراہیمؑ کا ذکر کیجئے کہ وہ (کردار و گفتار میں) سچے نبی تھے• جس وقت ابراہیمؑ نے اپنے (منہ بولے)

يٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِيْ

باپ سے کہا: اے بابا! تم ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ سنتی ہے نہ دیکھتی ہے اور نہ ہی تمہیں

عَنْكَ شَيْئًا ﴿۴۲﴾ يٰاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ

کسی چیز سے بے نیاز کر سکتی ہے •اے بابا! یقیناً میرے پاس جو علم آچکا ہے وہ تمہارے پاس نہیں

يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰاَبَتِ لَا

آیا، لہٰذا تم میری پیروی کرو تاکہ میں تمہیں سیدھے راستے کی راہنمائی کروں• اے بابا!

تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

شیطان کی پیروی نہ کرو، کیونکہ یقیناً شیطان خداوند رحمان

عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰاَبَتِ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ

کا نافرمان ہے •اے بابا! مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ رحمان خدا کی طرف سے تمہیں عذاب

ع ۲۵ ۲ ۵

موضوع آیت ۴۵۔ قطع تعلق

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ایک مسلمان کا اپنے بھائی سے قطع تعلق کرنا اس کے خون بہانے کی مانند ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۲۴۷۸۸)

۲۔اے ابوذرؓ! اپنے (مسلمان) بھائی سے تعلقات منقطع نہ کرو، کیونکہ تعلقات منقطع کرنے سے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۸۹)

۳۔کسی مومن کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع کیے رہے۔

(کنزالعمال حدیث ۲۴۷۹۳)

۴۔تین دن سے زیادہ قطع تعلق جائز نہیں۔ لہٰذا اگر دو آدمی (جن کے آپس میں تعلقات منقطع ہو چکے ہوں) جب بھی ایک دوسرے سے ملیں تو ان میں سے ایک شخص دوسرے پر سلام کرے، دوسرا اس کا جواب دے تو ثواب میں دونوں برابر کے شریک ہو جائیں گے اور اگر وہ جواب نہ دے تو سلام کرنے والا گناہ سے بچ جائے گا لیکن دوسرا آدمی گنہگار ہو جائے گا۔

(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۵۷)

۵۔جب دو مسلمان آپس میں تعلقات توڑ دیں اور تین دن تک اسی حالت پر باقی رہیں اور آپس میں صلح نہ کریں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان اسلامی دوستی کا رشتہ ختم ہو جائے گا اور ان میں سے جو شخص اپنے بھائی سے کلام کرنے میں سبقت کرے گا تو بروزِ حساب (قیامت کے دن) وہ جنت میں سبقت حاصل کر لے گا۔

(اصول کافی جلد ۲ ص ۳۴۵)

حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں:

۶۔ماہ رمضان کی پہلی رات ہی سرکش شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ہر رات کو ستر ہزار انسان بخشے جاتے ہیں اور جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ رجب، شعبان اور رمضان کی اسی رات تک بخشے جانے والے لوگوں کی تعداد کے گناہ معاف کر دیتا ہے، لیکن جس شخص کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کی دشمنی ہوتی ہے اسے معاف نہیں کیا جاتا، پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (فرشتو!) ایسے لوگوں کو اپنے حال پر رہنے دو جب تک کہ آپس میں صلح نہ کرلیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۸۸)

الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ

آلے جبکہ تم ایسی حالت میں شیطان کے دوست و مددگار ہو ● اس نے کہا: اے ابراہیم! آیا تم میرے

عَنْ اٰلِهَتِىْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ

معبودوں سے بیزار ہو؟ اگر تم (اس روش سے) باز نہ آئے تو میں تمہیں ضرور سنگسار کروں گا اور (اب) ایک

اهْجُرْنِىْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ

لمبی مدت تک کیلئے مجھ سے دور ہو جاؤ ● (ابراہیمؑ اس سے جدا ہو گئے اور) کہا: تم پر سلام! عنقریب میں تمہارے

لَكَ رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِىْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَ مَا

لئے اپنے رب سے بخشش کی دعا مانگوں گا، کیونکہ وہ ہمیشہ سے مجھ پر بہت مہربان ہے ● اور میں تم سے بھی اور جن

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّىْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ

کو تم خدا کے علاوہ پکارتے ہو ان سے بھی جدا ہو رہا ہوں اور اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں، امید ہے کہ میں اپنے

بِدُعَآءِ رَبِّىْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ

پروردگار کے پکارنے میں محروم نہیں رہوں گا ● پس جب ابراہیم مشرکین اور ان چیزوں سے جدا ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ وَ كُلًّا

گئے جنہیں یہ لوگ خدا کے علاوہ پوجا کرتے تھے، تو ہم نے اسے اسحاقؑ (اور اس کا بیٹا) یعقوب عطا

جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا

کیا اور ان سب کو نبی بنایا ● اور انہیں ہم نے اپنی رحمت سے عطا فرمایا اور لوگوں

لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ۧ وَ اذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ

میں ان کے لیے بلند اور نیک نام قرار دیا ● اور اس کتاب میں موسیٰؑ کو

مُوْسٰۤى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَ

یاد کرو کیونکہ وہ خدا کا برگزیدہ بندہ، رسول اور نبی تھا ● اور

نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَ

ہم نے (کوہِ) طور کے دائیں جانب سے اسے پکارا اور راز گوئی کے لیے اپنے نزدیک کیا ● اور

ع ۳

وَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِیًّا ﴿۵۳﴾ وَ اذۡكُرۡ

ہم نے اپنی رحمت سے انہیں ان کا بھائی ہارون نبی عطا کیا● اور اس

فِی الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِیۡلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَ كَانَ

کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو کہ وہ ہمیشہ وعدے کے سچے خدا

رَسُوۡلًا نَّبِیًّا ﴿۵۴﴾ وَ كَانَ یَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ

کے بھیجے ہوئے نبی تھے● اور ہمیشہ اپنے اہلِ (خانہ) کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم

الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِیًّا ﴿۵۵﴾ وَ اذۡكُرۡ فِی

دیا کرتے تھے اور ہر دم اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے● اور (اس) کتاب میں

الۡكِتٰبِ اِدۡرِیۡسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾ وَّ

ادریسؑ کا ذکر کرو یقینا وہ بہت سچے نبی تھے● اور

رَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ

ہم نے اسے بلند مقام تک پہنچا دیا تھا● یہی انبیائے کرام ہی تھے جنہیں اللہ نے اپنی (خصوصی) نعمت سے فراوانی

عَلَیۡهِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنۡ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ ۗ وَ مِمَّنۡ حَمَلۡنَا

کے ساتھ نوازا تھا، جو آدم کی نسل سے تھے اور ان لوگوں (کی اولاد) سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ

مَعَ نُوۡحٍ ۫ وَّ مِنۡ ذُرِّیَّةِ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡرَآءِیۡلَ ۫ وَ مِمَّنۡ

(کشتی میں) سوار کیا تھا اور ابراہیم و اسرائیل (یعقوبؑ) کی نسل سے اور ان لوگوں سے کہ جنہیں ہم نے

هَدَیۡنَا وَ اجۡتَبَیۡنَا ؕ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ

ہدایت کی اور برگزیدہ کیا، جب بھی ان کے سامنے (خداوند) رحمان کی آیتیں تلاوت کی جاتیں تو وہ سجدہ کرتے

خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا ﴿۵۸﴾ السجدة فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ

ہوئے اور روتے روتے زمین پر گر جاتے تھے● پھر ان کے بعد ان کے ناخلف جانشین آ گئے جنہوں نے

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ یَلۡقَوۡنَ

نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کی پیروی میں لگ گئے، پس بہت جلد وہ اپنی گمراہی (کی سزا) کو

السجدة

موضوع آیت ۵۸

رونا اور رونے کی شکل بنانا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس شخص کی آنکھوں سے خوفِ خدا کی وجہ سے مکھی کے برابر آنسو نکلے تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ کے دن (قیامت) میں اپنی امان میں رکھے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۳۳۶)

۲۔ آنکھوں کا رونا اور دل کا خوف کھانا، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، جب تم پر یہ کیفیت طاری ہو جائے تو دعا کو غنیمت جانو۔ (بحار الانوار جلد ۹۳ ص ۳۳۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ خوفِ خدا سے رونے کی وجہ سے دل نورانی ہوتا ہے اور گناہوں کے ارتکاب سے بچا جاتا ہے۔
(غرر الحکم)

۴۔ آنسو، سنگدلی سے خشک ہو جاتے ہیں اور سنگدلی گناہوں کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۳۵۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔ تین قسم کی آنکھوں کے علاوہ قیامت کے دن تمام آنکھیں گریاں ہوں گی: ۱۔ وہ آنکھ جو راہِ خدا میں جاگتی رہی۔ ۲۔ وہ آنکھ جو خوف خدا سے آنسو بہاتی رہی اور ۳۔ وہ آنکھ جو خدا کی حرام کردہ چیزوں سے بند رہی۔
(بحار الانوار جلد ۷ ص ۱۹۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ ہر چیز کی یا پیمائش کی جاتی ہے یا اسے تولا جاتا ہے لیکن آنسو کی نہ تو پیمائش کی جاتی ہے اور نہ ہی اسے تولا جاتا ہے، کیونکہ اس کا ایک قطرہ جہنم کے ایک سمندر کو بجھا سکتا ہے ہے، چنانچہ جب آنسو، آنکھ میں بھر جائے اور باہر نہ نکلے اس چہرے کو نہ تو کوئی پریشانی لاحق ہو گی اور نہ ہی ذلت اور اگر بہہ نکلے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے اور اگر کسی امت میں ایک رونے والا ہو تو اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرماتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۹۳ ص ۳۳۱)

۷۔ اگر تمہیں رونا نہیں آتا تو رونے کی شکل بناؤ۔ البتہ اگر اس طرح سے مچھر کے پر کے برابر آنسو بہہ نکلے تو کیا ہی کہنا! (بحار الانوار جلد ۹۳ ص ۳۳۴)

غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ

دیکھ لیں گے ● مگر جس نے توبہ کی، ایمان لے آیا اور نیک عمل انجام دیا، تو ایسے لوگ ہی

يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَ لَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ

جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ● ہمیشہ کے لیے بہشت کے

عَدۡنِ ِۨ الَّتِىۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَيۡبِ ؕ اِنَّهٗ

باغات ہوں گے، خداوند رحمان نے غیب سے اپنے بندوں سے اس کا وعدہ کیا ہے، یقینی بات

كَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا اِلَّا

ہے کہ اس کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے ● وہاں وہ بے ہودہ باتیں نہیں سنیں گے (اور ان کی گفتگو)

سَلٰمًا ؕ وَلَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلۡكَ

سلام کے سوا (اور کچھ نہیں) اور ان کے لیے وہاں پر ہر صبح و شام روزی آمادہ ہے ● یہ وہی

الۡجَنَّةُ الَّتِىۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَ

بہشت ہے جسے ہم اپنے پرہیزگار بندوں کو وراثت میں دیں گے ● اور

مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ

اور ہم (فرشتے) تیرے پروردگار کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہوتے، اور جو کچھ کہ (آئندہ کے لیے) ہمارے

اَيۡدِيۡنَا وَ مَا خَلۡفَنَا وَ مَا بَيۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ

سامنے ہے اور جو کچھ (گزر کر) ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ کہ ان دونوں کے درمیان موجود ہے اسی (خدا)

رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا

کا ہے اور تیرا پروردگار بھولنے والا تو ہے نہیں ● جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے (سب)

بَيۡنَهُمَا فَاعۡبُدۡهُ وَ اصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلۡ تَعۡلَمُ لَهٗ

کا رب ہے، صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت کو پابندی کے ساتھ بجالاؤ، آیا اس جیسا اور اس کا ہمنام

سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَ يَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوۡفَ

کسی اور کو جانتے ہو؟ ● اور انسان کہتا ہے: جب، میں مرجاؤں گا تو کیا دوبارہ (قبر سے)

ع ٤ ١٥

أُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن

زندہ نکالا جاؤں گا؟● آیا انسان خاطر میں نہیں لاتا کہ ہم نے اسے اس سے پہلے خلق

قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ

فرمایا ہے جبکہ وہ کوئی چیز بھی نہ تھا؟● پس تیرے رب کی قسم! کہ ہم ان سب کو شیاطین کے ساتھ محشور

الشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

کریں گے، پھر انہیں جہنم کے گرد ایسی حالت میں لاکر حاضر کریں گے کہ ان کے سر گھٹنوں پر جھکے ہوں گے●

ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ

پھر ہم ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو جدا کردیں گے جو خداوند رحمان کے ساتھ زیادہ

عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا

سرکش ہیں● تو اس وقت ہم اچھی طرح جان لیں گے کہ ان میں سے کون لوگ جہنم (کی آگ) میں جلنے

صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ

کیلئے زیادہ سزاوار ہیں● اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ میں وارد نہ ہو، (یہ) تمہارے

حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّ

پروردگار کی جانب سے ایک قطعی حکم ہے● پھر ہم اہل تقویٰ کو (جہنم سے) نجات دیں گے اور ظالموں کو

نَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ

ایسی حالت میں اس میں چھوڑ دیں گے کہ ان کے سر گھٹنوں پر جھکے ہوں گے● اور جب بھی ہماری روشن

آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ

آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو جنہوں نے کفر کیا وہ ان لوگوں سے کہتے ہیں جو ایمان لائے ہیں

الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ

کہ ہم دو فریقوں میں سے کس کی جگہ زیادہ بہتر اور محفل زیادہ آراستہ ہے؟● اور کتنی نسلیں ایسی ہیں جنہیں

أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾

ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دیا ہے کہ جن کا مال و متاع بھی بہتر تھا اور منظر بھی بہت آراستہ تھا●

موضوع آیت ۷۲۔

نجات دینے والی چیزیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ حضرت علی علیہ السلام سے وصیت کے طور پر فرمایا: یا علیؑ تین چیزیں تباہ کن ہیں اور تین چیزیں نجات دہندہ ہیں، جو تین چیزیں تباہ کن ہیں وہ: ا۔ خواہشات جن کی پیروی کی جائے۔ ۲۔ بخل جس کو اپنا یا جائے اور ۳۔ انسان کی خود پسندی۔ اور جو تین چیزیں نجات دہندہ ہیں وہ: ا۔ رضامندی اور غصے کی حالت میں عدل سے کام لینا۔ ۲۔ تونگری اور غربت کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا۔ اور ۳۔ ظاہر اور باطن میں (خلوت اور جلوت میں) خدا سے ڈرنا گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو، اگر تم نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۶۳)

۲۔ بہت سے عقلمند ایسے ہیں جنہوں نے اپنے امور کو خدا سے وابستہ کر لیا ہے حالانکہ وہ لوگوں کے نزدیک حقیر اور ناقابل توجہ ہوتے ہیں لیکن کل (بروز قیامت) نجات پاجائیں گے اور بہت سے چرب لسان، خوبصورت اور عظیم الشان ایسے بھی ہیں جو کل (قیامت کے دن) ہلاک ہوجائیں گے۔

(کنزالعمال حدیث ۵۹۴۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ حق سے وابستہ رہو، نجات تم سے وابستہ ہوجائے گی۔ (غرر الحکم)

۴۔ جسے صبر نجات نہیں دیتا اسے بے صبری ہلاک کردیتی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۱۸۹)

۵۔ تین چیزیں نجات دلاتی ہیں: ا۔ زبان کو قابو میں رکھنا۔ ۲۔ گناہوں پر گریہ وزاری کرنا اور ۳۔ گھر کے گوشے میں بیٹھے رہنا۔

(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۷)

۶۔ لوگوں کو کھانا کھلانا، سلام کو عام کرنا اور رات کو اس وقت نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں تو ان سب کا شمار نجات دینے والی چیزوں میں ہوتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۳۶۱)

۷۔ اگر تمہیں نجات کی ضرورت ہے تو پھر غفلت اور کھیل تماشے کو چھوڑ کر سعی و کوشش میں لگ جاؤ۔

(غرر الحکم)

۸۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے کسی نے کہا: ''حسن بصری کہتے ہیں: ہلاک ہونے والے پر تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کیونکر ہلاک ہوا بلکہ نجات پانے والے پر تعجب ہونا چاہیے کہ وہ کیونکر نجات پاگیا: یہ سن کر امامؑ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ نجات پانے والے پر تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کیونکر نجات پاگیا؟ بلکہ ہلاک ہونے والے پر تعجب ہونا

چاہیے کہ اللہ کی وسیع رحمت کے ہوتے ہوئے وہ کیونکر ہلاک ہوگیا؟'' (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۵۳)

قُلۡ مَنۡ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ

آپ کہہ دیجئے کہ جو شخص گمراہی میں ہے خداوند رحمان ایک مدت تک اُسے مہلت دے گا،

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَ اِمَّا

حتیٰ کہ جب وہ دیکھ لیں گے جس کا انہیں وعدہ دیاجاتا ہے یا اس (دنیا کا)

السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضۡعَفُ

عذاب یا قیامت (کا عذاب)، پس جان لیں گے کہ کس کی جگہ بدتر اور لشکر

جُنۡدًا ﴿۷۵﴾ وَ يَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ وَ

زیادہ کمزور ہے ● اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کی ہدایت میں اضافہ کردیتا ہے اور

الۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيۡرٌ

نیکیاں باقی رہنے والی ہوتی ہیں اور تیرے رب کے نزدیک اس کا ثواب بہت ہی اچھا اور انجام

مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوۡتَيَنَّ

بہت ہی بہتر ہے ● تو کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے ہماری آیات کے ساتھ کفر کیا ہے اور کہا

مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۷۷﴾ؕ اَطَّلَعَ الۡغَيۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ

ہے: یقیناً مجھے (بہت سا) مال اور اولاد دی جائے گی۔ آیا وہ غیب سے آگاہ ہے یا خداوند رحمان سے

الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ﴿۷۸﴾ۙ كَلَّا ؕ سَنَكۡتُبُ مَا يَقُوۡلُ وَ نَمُدُّ لَهُ

اس نے کوئی عہد لیا ہوا ہے؟ ● ہرگز نہیں وہ جلد ہی جان لے گا کہ وہ جو کچھ بھی بولتا ہے ہم لکھتے

مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ۙ وَّ نَرِثُهُ مَا يَقُوۡلُ وَ

جاتے ہیں اور اسے ہمیشہ کا عذاب دیں گے۔ اور جس (مال و اولاد کے) فخر کی بات کرتا ہے اس کے ہم وارث ہوں

يَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا ﴿۸۰﴾ وَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

گے اور وہ ہمارے پاس بیکس و تن تنہا آئے گا۔ اور انہوں نے معبودِ حقیقی کے بجائے دوسرے خداؤں کو

لِّيَكُوۡنُوۡا لَهُمۡ عِزًّا ﴿۸۱﴾ۙ كَلَّا ؕ سَيَكۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِهِمۡ وَ

اپنا لیا ہے تاکہ وہ ان کی عزت کا سبب بنیں ● ایسا ہرگز نہیں، بہت جلد (ان کے معبود) ان کی

يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا

عبادت کے منکر ہو جائیں گے اور وہ ان کے آگے مخالفت کریں گے ● کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ

الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ

ہم نے شیطانوں کو کافروں کی طرف بھیجا تاکہ وہ انہیں زور زور سے جھنجھوڑیں ● آپ ان کے

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ

(عذاب کے) لئے جلدی نہ کریں، ہم ان کے حساب کو شمار کر رہے ہیں ● (یاد کرو) اس دن کو کہ جب ہم

الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

پرہیزگاروں کو اکٹھا کر کے خدا کی (مہمانی کی) طرف لے جائیں گے ● اور ہم مجرموں کو (پیدل اور)

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ

پیاسا جہنم کی طرف چلائیں گے ● وہ شفاعت کے مالک نہیں ہیں، مگر جنہوں

اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ

نے خدا کے ساتھ پیمان باندھا ہوا ہے ● اور (کفار نے) کہا: (خداوند) رحمان نے اپنے لیے اولاد

وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

کو منتخب کرلیا ہے ● یقین جانو کہ تم نے بہت بری بات کہی ہے ● قریب ہے کہ

يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ

(اب باتوں سے) آسمان پھٹ جائیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ زور کے ساتھ

هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ

گر پڑیں ● کیونکہ یہ لوگ خدا کی اولاد کے قائل ہو گئے ہیں ● اور حال یہ ہے کہ خداوند رحمان کے

لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ صاحبِ اولاد بنے ● آسمانوں اور زمین کے اندر کوئی موجود چیز ایسی

وَ الْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰهُمْ

نہیں جو بندہ بن کر خدائے رحمان کے پاس نہ آئے ● یقیناً اللہ نے ان سب کا حساب کیا ہے اور

ع ٥ ١٧ ٨

موضوع آیت ٨٥۔ اہلِ تقویٰ کی علامات

حضرت علی علیہ السلام:
١۔ متقی کی تین علامتیں ہیں: ١۔ عمل کا خلوص دل سے ادا کرنا ٢۔ آرزوں کا کوتاہ کرنا اور ٣۔ مہلت اور فرصت کو غنیمت سمجھنا۔ (غرر الحکم)

٢۔ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام متقین کے اوصاف میں فرماتے ہیں: چنانچہ فضیلت ان کے لئے ہے جو پرہیزگار ہیں۔ کیونکہ ان کی گفتگو جچی تلی ہوئی، پہناوا درمیانی اور چال ڈھال عجز وفروتنی ہے۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے انہوں نے آنکھیں بند کرلیں اور فائدہ مند علم پر کان دھر لئے ہیں۔ ان کے نفس زحمت وتکلیف میں بھی ویسے ہی رہتے ہیں جیسے آرام و آسائش میں۔۔۔ خالق کی عظمت ان کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے۔۔ اس لئے کہ اس کے ماسوا ہر چیز ان کی نظروں میں ذلیل وخوار ہے۔ ان کو جنت کا ایسا ہی یقین ہے جیسے کسی کو آنکھوں دیکھی چیز کا ہوتا ہے تو گویا وہ اس وقت جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہیں اور دوزخ کا بھی ایسا ہی یقین ہے جیسے کہ وہ دیکھ رہے ہیں۔ تو انہیں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہاں کا عذاب ان کے گردوپیش موجود ہے۔ ان کے دل غمزدہ و محزوں (لوگ) ان کے شر وایذا سے محفوظ و مامون ہیں ان کے بدن لاغر، ضروریات کم اور نفس، نفسانی خواہشات سے بری ہیں۔۔۔''

(نہج البلاغہ خطبہ ١٩٣)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
٣۔ حضرت امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے کہ صاحبان تقویٰ کی کچھ علامات ہیں جن کے ذریعہ وہ پہچانے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں ١۔ سچ بات کہنا ٢۔ امانتوں کو ادا کرنا ٣۔ وعدے کو پورا کرنا ٤۔ عورتوں کی طرف کم رغبت کرنا ٥۔ نیکیوں کو خرچ کرنا ٦۔ اچھے اخلاق سے پیش آنا ٧۔ حلم کو وسعت دینا ٨۔ ایسے علم کی پیروی کرنا جو اللہ سے قریب کر دیتا ہے۔

(خصال صدوق جلد ٢ ص ٤٨٣)

(بحار الانوار جلد ٧٠ ص ٢٨٢)

٤۔ متقی افراد ہی تونگر ہوتے ہیں انہیں دنیا کے قلیل مال نے کس قدر تونگر کر دیا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ان کے اخراجات کم ہوتے ہیں۔ اگر تم ان پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ تعاون کرتے ہیں انہوں نے لذتوں اور دنیوی خواہشوں کو نیک کاموں کو بھلا دو وہ تمہیں یاد دلاتے ہیں۔ اگر تم پس پشت ڈال دیا ہے اور اپنے رب کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا مطمح نظر قرار دیا ہے نیکی کے رستوں اور دوستان خدا کی محبت ان کے پیش نظر رہتی ہے وہ ان سے دوستی محبت اور پیار کرتے اور ان کی اتباع کرتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ٧٨ ص ١٦٦)

وَ عَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾

انہیں اچھی طرح شمار کیا ہے ● اور وہ سب لوگ قیامت کے دن تن تنہا اس کے پاس آجائیں گے ●

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ

یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے اعمال انجام دیئے ہیں، جلد خداوند رحمان ان کے لیے (دلوں

الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ

میں) محبت قائم کردے گا ● پس اس (قرآن) کو ہم ہی نے آپ کی زبان پر آسان بنادیا ہے تاکہ

الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا

آپ اس کے ذریعہ پرہیزگاروں کو خوشخبری دیں اور جھگڑالو قوم کو ڈرائیں ● اور ہم نے ان سے

قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ

پہلے بہت سی نسلوں کو ہلاک کردیا، کیا ان میں سے کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے ہو یا ان میں

تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾

سے کسی کو معمولی سی آواز کو سنتے ہو؟ ●

ع ۶ / ۱۶ / ۹

سُوْرَةُ طٰهٰ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۱۳۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ﴿۲﴾ اِلَّا

طا، ھا ● ہم نے قرآن کو آپ پر اس لیے نہیں اُتارا کہ آپ مشقت اٹھائیں ● مگر یہ کہ یاددہانی کا

تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۳﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ

ذریعہ ہے اس کے لیے جو (خدا سے) ڈرتا ہے ● اس ذات کی جانب سے نازل کیا گیا ہے جس نے

السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾

زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے ● (وہ ایسا خدا ہے) رحمان ہے جو (کائنات کی فرمانروائی کے) تخت پر غلبہ رکھتا ہے ●

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ مَا

اُسی کے لیے ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور جو کچھ کہ ان کے درمیان ہے اور

فضائل سورہ طٰہٰ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

سورہ طٰہٰ کی تلاوت کبھی ترک نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے بھی دوست رکھتا ہے اور اس کے پڑھنے والے کو بھی، اور جو اس کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں عطا کرے گا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۹۶

شہرت۔ اور جاہ و منزلت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جتنا کرسکتے ہو اپنے دلوں کو دینوی دھندوں سے خالی کردو، کیونکہ جو شخص دل کے ساتھ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کے دلوں کو محبت اور رحمت کی بناپر اس کا تابع فرمان بنا دیتا ہے۔ اور خدا اس کی طرف ہر نیکی جلدی سے بھیج دیتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۶۲)

۲۔ جو بندہ دینوی درجوں میں سے ایک درجے کی بلندی کی خواہش کرتا ہے اور وہ دنیا میں ایک درجہ بلند ہو بھی جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا ایک درجہ پست کردیتا ہے جو دنیا کے درجہ سے بڑا طویل ہوتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۶۱۴۴)

۳۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس کی جاہ و منزلت کے بارے میں بھی ویسے ہی سوال کرے گا جس طرح وہ اس کے مال کے بارے میں سوال کرے گا۔ اور پوچھے گا: ''اے میرے بندے! میں نے تجھے جاہ و منزلت عطا کی تھی تو کیا تو نے اس سے کسی کی مظلوم کی امداد کی تھی یا کسی ستم رسیدہ کی دادرسی کی تھی؟''

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۴۱۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ نیک لوگوں کے بارے میں وہی کچھ سمجھا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی زبان پر ان کے بارے میں جاری کردیتا ہے۔ لہٰذا تمہارا محبوب ترین ذخیرہ اعمال صالح کا ذخیرہ ہونا چاہئے۔

(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۷۲)

۵۔ (مومن کے اوصاف کے متعلق فرماتے ہیں) مومن مرتبے کی بلندی کو ناپسند کرتا ہے اور شہرت کو دوست نہیں رکھتا۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۷۳)

۶۔ مجھے لوگوں کے پیچھے جوتوں کی حرکت، انسان کے دل کے لئے جس قدر مضر نظر آتی ہے اتنا کوئی اور چیز نظر نہیں آتی۔ (تنبیہ الخواطر ص ۵۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ اللہ تعالیٰ لباس کی شہرت کو ناپسند فرماتا ہے۔

تَحْتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾ وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ

جو کچھ زمین کے نیچے ہے ● اور اگر تو اپنی بات کو کھلم کھلا کہہ دے (یا آہستہ سے) اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، پس

يَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى ﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ

یقیناً وہ تمہارے راز کو اور زیادہ مخفی باتوں کو جانتا ہے ● (کیونکہ وہ ایسا) معبودِ حقیقی ہے کہ جس کے علاوہ کوئی

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿۸﴾ وَ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۹﴾

معبود نہیں ہے (اور) بہترین نام اسی کے ہیں ● اور کیا آپ کے پاس موسیٰؑ کی خبر پہنچی ہے؟ ●

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا

جب اُنہوں نے آگ کو دیکھا تو اپنے گھر والوں کو کہا کچھ دیر ٹھہرو! یقین کے ساتھ میں نے

لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ

آگ کو پالیا ہے، شاید میں اس کی کچھ مقدار تمہارے پاس لاسکوں یا اس آگ کے ذریعہ کوئی

هُدًى ﴿۱۰﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ ؕ اِنِّيْۤ اَنَا رَبُّكَ

راستہ پالوں۔ پس جونہی وہ (آگ کے) نزدیک گئے تو یا موسیٰؑ! کہہ کر پکارے گئے ● بے شک

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ ؕ

میں تیرا رب ہوں پس اپنے جوتے اتارو! کیونکہ تم مقدس سرزمین "طویٰ" میں ہو ●

وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿۱۳﴾ اِنَّنِيْۤ

اور میں نے تمہیں (نبوت کے لیے) چن لیا ہے، پس جو وحی تمہاری طرف کی جائے اسے غور سے سنو! ● بیشک

اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ

میں ہی معبودِ حقیقی ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے پس تم میری عبادت کیا کرو اور نماز قائم کئے رکھو

لِذِكْرِيْ ﴿۱۴﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى

تاکہ میری یاد میں رہو ● یقیناً قیامت آکر رہے گی (لیکن) میں چاہتا ہوں کہ اس کے زمانے کو مخفی رکھے

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ

رہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی سعی و کوشش کے مطابق جزا ملے ● پس کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص جو قیامت پر

(وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۳۵۴)

۸۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں اگر کوئی شخص کسی سے سوال کرے گا تو زندہ رہ سکے گا اگر سوال نہیں کرے گا تو مر جائے گا۔" میں نے عرض کیا، "اگر مجھے وہ زمانہ مل جائے تو میں کیا کروں؟" فرمایا: اگر تمہارے پاس مال ہو تو اس کے ذریعہ ان کی مدد کرنا ورنہ اپنی جاہ و منزلت کے ذریعہ مدد کرنا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۶ ص ۳۲۵)

عَنۡهَا مَنۡ لَّا یُؤۡمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرۡدٰی ﴿۱۶﴾

نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہشات کا پیروکار ہے آپ کی قیامت کی طرف سے توجہ ہٹا دے تو اُس وقت آپ تباہ ہو جائیں گے۔

وَ مَا تِلۡكَ بِیَمِیۡنِكَ یٰمُوۡسٰی ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ

اور (خدا نے فرمایا:) اے موسیٰؑ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟● (موسیٰ نے) کہا: یہ میرا عصا

اَتَوَكَّؤُا عَلَیۡهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیۡ وَ لِیَ فِیۡهَا

ہے اس کا میں سہارا لیتا ہوں، اس سے اپنی بکریوں کے لیے (درختوں سے) پتے جھاڑتا ہوں اور

مَاٰرِبُ اُخۡرٰی ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلۡقِهَا یٰمُوۡسٰی ﴿۱۹﴾ فَاَلۡقٰهَا

اس میں میرے اور بھی فوائد ہیں● (خدا نے) فرمایا اسے زمین پر ڈالو!● پس اسے زمین پر ڈالا تو

فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسۡعٰی ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذۡهَا وَ لَا تَخَفۡ ۚ

اچانک وہ (عصا) سانپ بن کر دوڑنے لگا● (اللہ نے) فرمایا: اسے پکڑلو اور ڈرو نہیں، ہم جلد ہی

سَنُعِیۡدُهَا سِیۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰی ﴿۲۱﴾ وَ اضۡمُمۡ یَدَكَ اِلٰی

اسے اس کی اپنی پہلی حالت کی طرف پلٹادیں گے● اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو اور بغل

جَنَاحِكَ تَخۡرُجۡ بَیۡضَآءَ مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ اٰیَةً اُخۡرٰی ﴿۲۲﴾

کے اندر لے جاؤ تاکہ وہ سفید اور بے عیب باہر آجائے۔جو ایک معجزہ ہے●

لِنُرِیَكَ مِنۡ اٰیٰتِنَا الۡكُبۡرٰی ﴿۲۳﴾ اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ

تاکہ ہم تمہیں اپنی بڑی نشانیاں دکھلائیں● (اے موسیٰ اب) جاؤ فرعون کی طرف کہ وہ سرکش

طَغٰی ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ

ہوچکا ہے● (موسیٰ نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے سینے کو کشادہ کردے● اور میرے کام کو

اَمۡرِیۡ ﴿۲۶﴾ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿۲۷﴾ یَفۡقَهُوۡا

آسان کردے● اور میری زبان کی گرہ کھول دے● تاکہ (وہ) لوگ میری باتوں

قَوۡلِیۡ ﴿۲۸﴾ وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَهۡلِیۡ ﴿۲۹﴾ هٰرُوۡنَ

کو سمجھیں● اور میرے ہی اہل بیت سے میرا وزیر مقرر فرما۔ میرے بھائی ہارون

موضوع آیت ۲۹

وزیر۔اور وزارت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ بہترین رائے، علم کا بہت ہی بہتر وزیر ہے۔ (معجم بحوالہ سنن ترمذی)

۲۔اس نیک وزیر سے بڑھ کر کسی شخص کا درجہ عظیم نہیں ہے جو کسی راہبر کے ساتھ ہو اور اسے ذات الٰہی کی (پیروی) کے بارے میں کہے اور وہ اس کی پیروی کرے۔(کنزالعمال حدیث ۱۴۹۳۳)

۳۔تم میں سے جو شخص کسی امر کو سنبھالے اور اس سے اس کا نیکی کا ارادہ ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے لئے ایک وزیر مقرر کرے کہ اگر وہ بھولنے لگے تو وزیر اسے یاد دلائے اور اگر اسے یاد آجائے تو وہ اس کی اعانت کرے۔(کنزالعمال حدیث ۱۴۶۳۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔جس سے اس کا وزیر خیانت کرجائے اس کی ساری تدبیریں بیکار ہوجاتی ہیں۔(غررالحکم)

۵۔(جب مالک اشتر کو مصر کا والی مقرر فرمایا تو ان کے نام مکتوب تحریر کیا جس میں فرماتے ہیں)''تمہارے لئے سب سے بدتر وزیر وہ ہوگا، جو تم سے پہلے بدکرداروں کا وزیر اور گناہوں میں ان کا شریک رہ چکا ہے۔اس قسم کے لوگوں کو تمہارے مخصوصین میں سے نہ ہو نا چاہئے، کیونکہ وہ گناہگاروں کے معاون اور ظالموں کے ساتھی ہوتے ہیں۔ان کی جگہ تمہیں ایسے لوگ مل سکتے ہیں جو تدبیر ورائے اور کارکردگی کے لحاظ سے ان کے مثل ہوں گے۔''
(نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

۶۔علم، عقلمند کی عقل میں اضافہ کرتا ہے اور متعلّم کو صفات حمیدہ کا وارث بناتا ہے لہٰذا وہ حلیم کو حاکم اور صاحب مشورہ کو وزیر بنادیتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۶)

۷۔ تفسیر المیزان میں ہے کہ ''وزیر'' کو اس لئے وزیر کہتے ہیں کیونکہ وہ بادشاہ کا حکومت میں بوجھ اٹھاتا ہے۔ یعنی''وزر'' سے مشتق ہے جس کا معنی بوجھ ہے۔

اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَ اَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾

کو● میری کمر کو اس کے ذریعہ مضبوط کردے● اور اُسے میرے کام میں شریک بنادے●

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّ نَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ

تاکہ ہم تیری بہت پاکیزگی بیان کریں● اور تجھے بہت یاد کریں۔ بے شک تو ہی

كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ

ہمارے حالات سے واقف ہے● (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ ؑ جو تم نے مانگا ہے یقین جانو کہ وہ

يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ

تمہیں دے دیا گیا ہے● اور یقین جانو کہ ہم نے تم پر دوسری مرتبہ احسان کیا ہے● جبکہ

اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي

ہمیں تمہاری ماں کو الہام کرنا چاہیے تھا، اس کو وحی کی● (ہم نے وحی کی) کہ اپنے بچے کو صندوق

التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ

میں رکھ دو، پس اس (صندوق) کو دریا میں پھینک دو، تاکہ دریا اسے ساحل پر ڈال دے اور جو

بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلْقَيْتُ

میرا دشمن اور اس کا دشمن (ہے) اسے (دریا سے) پکڑے اور (اے موسیٰ!) میں نے اپنی محبت

عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ۬ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾

تجھ پر ڈال دی ہے (تاکہ یہ لوگ تم سے محبت کریں) اور میری نگرانی میں تمہاری پرورش ہو●

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ

جب آپ کی بہن (صندوق کے پیچھے) چل رہی تھی تاکہ جاکر بتائے کہ: آیا تمہیں ایسے شخص کے بارے میں

يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَ لَا

رہنمائی کروں جو اس کی کفالت کرے؟ پس ہم نے تمہیں اپنی ماں کی طرف لوٹا دیا، تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں

تَحْزَنَ ؕ۬ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ

اور گھبرائے نہیں اور (اے موسیٰ!) تم نے (فرعونیوں کے) ایک شخص کو قتل کیا، پس تمہیں ہم نے غم سے نجات دی

فُتُوْنًا ۵ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۵ ثُمَّ جِئْتَ

اور مختلف طریقوں سے آزمایا۔ پس تم کئی برس تک مدین والوں کے درمیان ٹھہرے رہے۔ اے موسیٰ! اس

عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿۴۱﴾

کے بعد (اب تم) مقررہ مدت میں (یہاں پر) آگئے ● اور میں نے آپ کو اپنے لیے بنایا اور چنا ہے ●

اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَ لَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾

(اب) تم اور تمہارے بھائی میرے (معجزات اور) آیات کو لے کر جاؤ اور میری (رسالت اور) یاد میں سستی نہ کرو ●

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

دونوں جاؤ فرعون کی طرف، کیونکہ وہ سرکش ہو چکا ہے ● تو نرمی کے ساتھ اس سے بات کریں شاید

لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ

وہ نصیحت حاصل کرے یا (خدا سے) ڈرے ● (موسیٰ وہارون نے) کہا: پروردگارا! یقیناً ہم اس بات سے

اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ

ڈرتے ہیں کہ وہ ہماری مخالفت میں حد سے بڑھ جائے یا پھر اپنی سرکشی کو جاری رکھے۔ (خداوند) نے فرمایا: ڈرو

مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا

نہیں! یقین جانو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں (اور ہر چیز کو) سنتا اور دیکھتا ہوں ● پس دونوں اس کے پاس جاؤ،

رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۵ وَ لَا

اور (اس سے) کہو کہ (اے فرعون!) ہم دونوں تیرے پروردگار کے رسول ہیں، لہٰذا ہمارے ساتھ بنی

تُعَذِّبْهُمْ ط قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ط وَ السَّلٰمُ

اسرائیل کو بھیج دے اور انہیں تکلیف نہ دے۔ البتہ ہم تیرے پروردگار کی طرف سے معجزہ لے کر آئے

عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ

ہیں اور سلام ہو اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے ● (اس سے کہو) بے شک ہماری طرف وحی کی گئی

الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ

ہے کہ اس شخص پر عذاب ہے جو (آیات الٰہی کو) جھٹلاتا ہے اور روگردانی کرتا ہے ● (فرعون نے) کہا:

موضوع آیت ۴۷۔ عذاب۔ اور۔ سزا

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ قیامت کے دن کچھ لوگوں سے کہا جائے گا "اپنے کوڑے (تازیانے) رکھ دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ" (کنزالعمال حدیث ۱۴۹۵۸)

۲۔ آگ کی سزا دینا خداوند عالم کے علاوہ کسی کے شایان شان نہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۱۳۳۷۷)

۳۔ جہاں پر کسی کو ظلم کے ساتھ کوڑے مارے جا رہے ہوں وہاں پر کسی کو نہیں کھڑا ہونا چاہیئے کیونکہ لعنت ایسے مقام پر نازل ہوتی ہے جہاں پر ظلم ہو رہا ہو اور کوئی اس کا دفاع نہ کرے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۳۴۱۱)

۴۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے جو شخص کسی دوسرے کو ظلم سے کوڑے مارے گا، اسے کل جہنم میں اسی طرح کوڑے مارے جائیں گے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۵۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ اللہ تعالیٰ چھ قسم کے لوگوں کو چھ وجوہات کی بنا پر عذاب دے گا:

۱۔ عربوں کو تعصب کی بنا پر
۲۔ زمینداروں کو تکبر کی وجہ سے۔
۳۔ حکام کو ظلم کی وجہ سے
۴۔ فقہاء کو حسد کی بنا پر۔
۵۔ تاجروں کو خیانت کی وجہ سے اور
۶۔ دیہاتیوں کو جہالت کی بنا پر

(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۵۲)

رَّبُّكُمَا يٰمُوۡسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِىۡۤ اَعۡطٰى كُلَّ شَىۡءٍ
اے موسیٰؑ! تم دونوں کا رب کون ہے؟ ● (موسیٰؑ نے) کہا: ہمارا رب تو وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی
خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ
خاص تخلیق عطا کی ہے پھر (کمال کے راستے کی) ہدایت فرمائی ہے ● (فرعون نے) پوچھا: پس گزشتہ
الۡاُوۡلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ فِىۡ كِتٰبٍ‌ ۚ لَا يَضِلُّ
نسلوں کا کیا حال ہے؟ ● (موسیٰ نے) فرمایا: ان (کے حالات) کا علم ایک کتاب میں میرے پروردگار کے پاس
رَبِّىۡ وَلَا يَنۡسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّ
ہے اور میرا پروردگار نہ گم کرتا ہے اور نہ ہی فراموش کرتا ہے ● وہی خدا ہے جس نے زمین کو تمہارے
سَلَكَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ
لیے آرام کا بستر بنایا ہے اور اس میں تمہارے لیے راہیں ایجاد کی ہیں اور آسمان سے پانی برسایا ہے،
فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾
پس اس کے ذریعہ سے ہم نے نباتات کے مختلف قسم کے جوڑے (زمین سے) باہر نکالے ہیں ●
كُلُوۡا وَارۡعَوۡا اَنۡعَامَكُمۡ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى
تاکہ تم بھی ان سے) کھاؤ اور (ساتھ ہی) اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ یقیناً ان (امور) میں عقل
النُّهٰى ﴿۵۴﴾ مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا
مندوں کے لیے نشانیاں ہیں ● ہم نے تمہیں اسی (زمین ہی) سے پیدا کیا ہے اور اس میں دوبارہ
نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدۡ اَرَيۡنٰهُ
پلٹائیں گے اور ایک مرتبہ پھر اس سے باہر نکالیں گے ● اور بتحقیق ہم نے اسے (فرعون کو) اپنی تمام آیات
اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا
و معجزات دکھائے پھر بھی اس نے جھٹلا دیا اور انکار کر دیا ● (فرعون نے) کہا: اے موسیٰؑ! تو اس لیے آیا ہے
مِنۡ اَرۡضِنَا بِسِحۡرِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاۡتِيَنَّكَ
تاکہ اپنے جادو کے ذریعہ ہمیں اپنے علاقے اور سرزمین سے نکال دے؟ ● (فرعون نے) کہا: پھر ہم (بھی)

ع ۲ 6 18

بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا

ضرور ایک جادو اس جیسا تمہارے لیے لے آئیں گے لہٰذا (اب) ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کرو کہ

نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾

جس کی ہم سب خلاف ورزی نہ کریں (وہ بھی) ایسی جگہ ہو جو ہموار اور ایسے فاصلے پر ہو جو سب کے لیے برابر ہو ●

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ

(موسیٰؑ نے) فرمایا: (ہماری اور) تمہاری وعدہ گاہ، زینت (یعنی عید) کا دن اور چاشت (دوپہر) کا وقت ہے کہ جس میں

ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾

تمام لوگ جمع ہو چکے ہوں ● پس فرعون نے پیٹھ پھیر لی (تمام) مکر اور حیلوں کو سمیٹا اور (وعدہ کے دن) آگیا ●

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

موسیٰؑ نے ان (فرعونیوں) سے کہا: تم پر افسوس ہے، خدا پر جھوٹ نہ باندھو، ورنہ وہ تمہیں عذاب

فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾

کے ساتھ ہلاک کر دے گا اور یقینی بات ہے جو (خدا پر) جھوٹ باندھتا ہے وہ ناکام ہوتا ہے ●

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْٓا

پس وہ اپنے معاملے میں کشمکش میں پڑ گئے اور اپنے نجویٰ (نزاع کے نتیجے) کو چھپا دیا۔ ان

اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ

(فرعون والوں) نے کہا: حتماً یہ دونوں (موسیٰؑ اور ہارون) جادوگر ہیں، جو چاہتے ہیں کہ اپنے

اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾

جادو کے ذریعہ تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں اور تمہارے برتر آئین کا خاتمہ کردیں ●

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ

پس (اب اپنی تمام) چالیں یکجا کرلو، پھر ایک صف میں (اور منظم طریقے سے) حاضر ہو جاؤ، یقیناً آج وہی

مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ

شخص کامیاب ہے جو برتری حاصل کرے گا ● (جادوگروں نے) کہا: اے موسیٰؑ! آیا تو

موضوع آیت ۶۴۔ متکبرین کا ٹھکانہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جبار اور متکبر قسم کے لوگوں کو قیامت میں چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی صورت میں محشور کیا جائے گا جنہیں لوگ پامال کر رہے ہوں گے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں پست اور حقیر بنا دے گا۔

(المحجۃ البیضاء جلد ۶ ص ۲۱۵)

۲۔ قیامت کے دن متکبرین کو انسانی صورت میں چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی مانند محشور کیا جائے گا جنہیں ہر طرف سے ذلت نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہوگا۔۔۔

(کنزالعمال حدیث ۷۷۵۰)

۳۔ جہنم میں ایک محل ہے جس میں متکبرین کو قید کر کے اسے بند کر دیا جائے گا۔

(المحجۃ البیضاء جلد ۶ ص ۲۱۵)

۴۔ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''ہبہب'' ہے، اللہ تعالیٰ اس میں ہر جبار قسم کے آدمی کو ڈال دے گا۔ (المحجۃ البیضاء جلد ۶ ص ۲۱۵، اسے حاکم نے مستدرک جلد ۴ ص ۵۹۷ میں تحریر کیا ہے)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ جہنم میں متکبرین کے لیے ایک وادی ہے جس کا نام ''سقر'' ہے، اس نے ایک دن پروردگار عالم سے اپنی شدید حرارت کی شکایت کی اور صرف ایک مرتبہ سانس لینے کی اجازت چاہی اجازت ملنے پر اس نے سانس لی تو ساری جہنم کو جلا دیا۔

(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۱۸)

۶۔ متکبرین کو چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی صورت میں تبدیل کر دیا جائے گا اور لوگ انہیں پامال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اہلِ قیامت کا حساب کتاب ختم ہو جائے گا۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۱۹)

۷۔ ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسیؓ اور ایک شخص کے درمیان زبانی کلامی جھگڑا ہو گیا، اس شخص نے سلمان سے کہا: سلمان! تم ہو کون؟ سلمان نے کہا: ''میری اور تیری ابتدا تو ایک غلیظ نطفہ سے ہوئی اور میری اور تیری انتہا ایک بدبودار مردار پر ہوگی، جب قیامت کے دن ترازو قائم کیے جائیں گے تو جس کا پلڑا بھاری ہوگا وہی ''شریف'' ہوگا اور جس کا پلڑا ہلکا ہوگا وہ ''کمینہ'' ہوگا''۔

(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۳۱)

اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا ۚ فَاِذَا

(پہلے اپنا عصا) پھینکتا ہے یا ہم پہلے پھینکنے والے بنیں؟ ● (موسیٰ نے) فرمایا: بلکہ تمہی پھینکو پس

حِبَالُهُمۡ وَ عِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا

(جونہی انہوں نے رسیاں پھینکیں) تو اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی وجہ سے (موسیٰؑ کو) ایسے دکھائی

تَسۡعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوۡجَسَ فِىۡ نَفۡسِهٖ خِيۡفَةً مُّوۡسٰى ﴿٦٧﴾

دینے لگیں کہ چل پھر رہی ہیں ● پس موسیٰ نے اپنے دل میں خوف کا احساس کیا (کہ مبادا لوگ دھوکے میں آجائیں) ●

قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰى ﴿٦٨﴾ وَ اَلۡقِ مَا فِىۡ

ہم نے (موسیٰؑ سے) کہا: ڈرو نہیں کیونکہ تم ہی کو برتری حاصل ہے ● اور جو تمہارے دائیں ہاتھ

يَمِيۡنِكَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوۡا كَيۡدُ سٰحِرٍ ؕ

میں ہے اسے پھینکو تاکہ جو کچھ ان لوگوں نے کیا ہے اسے اپنے منہ میں لے کر نگل جائے انہوں نے جو کچھ کیا

وَ لَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَيۡثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ

وہ تو نرا جادوگر کا حیلہ ہے اور جادوگر جہاں بھی جاتا ہے کامیاب نہیں ہوتا ● پس تمام جادوگر سجدہ

سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوۡنَ وَ مُوۡسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ

میں گر پڑے اور کہنے لگے: ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے رب پر ایمان لے آئے ● (فرعون نے) کہا:

اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ

اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے ہو؟ بے شک وہ تمہارا بڑا ہے کہ

عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَ اَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ

جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے، پس میں قطعاً تمہارے ہاتھوں اور پاؤں کو ایک دوسرے کے برعکس

خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ فِىۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ ۫ وَ لَتَعۡلَمُنَّ

کاٹوں گا اور تمہیں کھجور کے درخت پر پھانسی پر لٹکا دوں گا اور بہت جلد سمجھ لو گے کہ ہم میں سے

اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبۡقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡثِرَكَ

کس کا شکنجہ اور عذاب زیادہ سخت اور زیادہ پائیدار ہے ● (جادوگر جو کہ ایمان لا چکے تھے فرعون سے) کہنے لگے:

عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِىْ فَطَرَنَا فَاقْضِ

ہم تجھے ان معجزات پر جو ہمارے پاس آئے اور اس ذات پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہرگز ترجیح نہیں

مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿۷۲﴾

دیں گے، پس تو جو بھی حکم دے یا فیصلہ کرے اسے کر گزر، تو فقط اسی دنیاوی زندگی میں حکم چلا سکتا ہے ●

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَ مَآ اَكْرَهْتَنَا

بے شک ہم اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تاکہ ہماری خطاؤں کو اور (جادو کے اس جرم کو) معاف

عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ

کردے جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر اور بقاودوام کا مالک ہے ● یقیناً جو شخص اپنے

يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ

پروردگار کے پاس مجرم ہو کر آئے تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں وہ نہ تو مرے گا (تاکہ چھٹکارا حاصل کرلے) اور

لَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ وَ مَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ

نہ ہی (خوشی کے ساتھ) زندہ رہے گا ● اور جو شخص مومن ہو کر اس کے پاس آئے جبکہ اس نے اعمال

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

صالحہ بھی انجام دیئے ہوں تو ایسے لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں ● (اور) ہمیشہ کے باغات ہیں

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ

کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ کے لیے وہاں پر رہیں گے اور یہ اس شخص کی جزا

جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ وَ لَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ

ع ۲۲ ۳ ۱۲

ہے جس نے خود کو (کفراور گناہ سے) پاک وپاکیزہ رکھا ● اور یقینی بات ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِى

ہے کہ میرے بندوں کو (مصر سے) راتوں رات چلا کر لے جاؤ اور ان کے لیے دریا کے درمیان ایک خشک

الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾

راستہ کھولو تاکہ نہ تو (فرعون والوں کے) پیچھا کرنے سے خوف کھاؤ اور نہ ہی (غرق ہونے سے) ڈرو ●

موضوع آیت ۷۲۔ ایثار

(اپنی ضروریات پر دوسروں کو ترجیح دینا)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ایثار، زہد کی زینت ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۳۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ ایثار اعلیٰ ترین درجہ ایمان ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ انصاف سے پیش آؤ اور مومنین سے ایثار کے ساتھ۔ (غرر الحکم)

۴۔ تم اپنے نفسوں پر ایثار کر کے ہی لوگوں کو غلام بنا سکتے ہو۔ (غرر الحکم)

۵۔ جو شخص ایثار کرتا ہے وہ مردانگی کی حدوں کو چھو لیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ جو شخص ایثار کا مظاہرہ کرتا ہے (اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے) وہ فضیلت کا حقدار ہوتا ہے۔
(غرر الحکم)

۷۔ حضرت علیؑ نے ایک کپڑا خریدا جو آپ کو بھلا معلوم ہوا، آپؑ نے اسے صدقہ میں دے دیا اور فرمایا: ''میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص دوسروں کو خود پر ترجیح دے، خدا بھی بروز قیامت جنت میں اسے ترجیح دے گا''۔ (تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۸۵)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ ایک جنت ایسی بھی ہے جس میں صرف تین طرح کے لوگ جائیں گے ۔۔۔ یہاں تک کہ فرمایا ۔۔ ''ایک وہ شخص جو خدا کی رضا کے لیے اپنے اوپر اپنے مومن بھائی کو ترجیح دیتا ہے''
(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۸۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ نیکی کی کثرت مال کے ساتھ ہی نہیں ہے، کیونکہ خداوند عالم اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''ویؤثرون علیٰ انفسھم۔۔'' اور خدا نے جن لوگوں کی ایسے الفاظ سے تعریف کی ہے انہیں دوست بھی رکھتا ہے۔
(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۸۶)

۱۰۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ''حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلسل تین دن تک کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا، آپؐ کی یہ عادت آخر دم تک جاری رہی، اگر آپؐ چاہتے تو پیٹ بھر کر کھا سکتے تھے، لیکن آپؐ دوسرے لوگوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے'' (تنبیہ الخواطر ص ۱۴۱)

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا

پس فرعون نے اپنے لشکریوں سمیت اُن کا پیچھا کیا، تو دریا نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور انہیں

غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾

مکمل طور پر غرق کردی ● اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور کچھ بھی ہدایت نہیں کی ●

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ

اے بنی اسرائیل! یقین جانو کہ ہم نے تمہارے دشمن کے ہاتھوں سے تمہیں نجات دی ہے اور

جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ

تمہارے ساتھ کوہ طور کے دائیں طرف وعدہ کیا ہے اور تم پر من و سلویٰ (جیسی تیار شدہ غذا)

السَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا

کو اتارا ہے۔ (اب) ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں لیکن اس میں

فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَ مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ

سرکشی سے کام نہ لو ورنہ میرا قہر و غضب تم پر نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب

غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَ اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ

نازل ہوتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے ● اور یقینی بات ہے کہ میں اس شخص کو حتماً بخش دوں گا جو توبہ کرے، ایمان

عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَ مَآ اَعْجَلَكَ عَنْ

لے آئے اور نیک اعمال انجام دے اور ہدایت حاصل کرے ● اور (موسیٰؑ سے کہا:) اے موسیٰؑ! کیا چیز اس

قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ

بات کا سبب بنی ہے کہ تم نے اپنی قوم سے جلدی کی؟ ● (موسیٰؑ نے) کہا: وہ (میری قوم والے) میرے پیچھے

وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ

پیچھے ہیں اور پروردگارا! میں نے اس لیے تیری طرف جلدی کی ہے تاکہ تو راضی ہو جائے ● (اللہ نے) فرمایا:

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾

یقیناً ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے (آجانے کے) بعد آزمایا ہے اور سامری نے انہیں گمراہ کیا ہے ●

موضوع آیت ۸۱

بسیار خوری اور اس کے نتائج

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ پیٹ بھر کر نہ کھایا کرو، ورنہ تمہارے دلوں سے معرفت کا نور بجھ جائے گا۔
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۸۱)

۲۔ جو زیادہ کھانے پینے کی عادت بنا لیتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۸۰)

۳۔ زیادہ کھانے پینے سے اپنے دلوں کو مردہ نہ کرو، کیونکہ اس سے دل اس طرح مر جاتے ہیں جیسے زیادہ پانی سے کھیتی مر جاتی ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۸)

۴۔ شکم سیری سے بچتے رہو، کیونکہ اس سے جسم میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے، بیماری وجود میں آتی ہے اور عبادت میں سستی ہونے لگتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۲ ص ۲۶۷)

۵۔ انسان کسی ظرف کو پر نہیں کرجو شکم سے زیادہ بدتر ہو۔ (تنبیہ الخواطر ص ۸۱)

۶۔ شکم سیر آدمی کے پاس نہ تو آسمان کے فرشتے آتے ہیں اور نہ ہی زمین کے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۸۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ شکم سیری، پرہیزگاری کے لیے مضر ہے۔
(غرر الحکم)

۸۔ گناہوں کا بہترین معاون، شکم سیری ہے۔
(غرر الحکم)

۹۔ جو مباح کھانے سے پیٹ بھر کر کھاتا ہے، اس کا دل بہتری کے سمجھنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ فہم و ذکا اور پُرخوری ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۸۲)

۱۱۔ بسیار خوری اور بسیار خوابی (زیادہ کھانا اور زیادہ سونا) نفس کو فاسد کرتے ہیں اور نقصان کا موجب بنتے ہیں۔ (مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۸۱)

۱۲۔ بسیار خوری برائی ہے اور برائی عیب ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۸۱)

فَرَجَعَ مُوسَىٰٓ إِلَىٰ قَوْمِهِۦ غَضْبَٰنَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ

پس موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف غضبناک اور غصے کی حالت میں لوٹ آئے (اور) کہا: اے میری قوم! آیا

أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ

تمہارے رب نے تمہارے ساتھ (توریت کے نزول کا) اچھا وعدہ نہیں کیا؟ آیا میری (غیبت کی) مدت طویل ہو

الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ

گئی؟ یا تم چاہتے تھے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر غضب نازل ہو، اس لیے تم نے میرے ساتھ کیے

فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِى ﴿٨٦﴾ قَالُوا۟ مَآ أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے؟ ● لوگوں نے (موسیٰ سے) کہا: ہم نے اپنی مرضی اور ارادہ سے آپ سے

بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَآ أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ ٱلْقَوْمِ

وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی بلکہ قوم (فرعون کے زیورات اور دیگر چیزوں) کے بوجھ ہم پر لادے گئے، پس ہم

فَقَذَفْنَٰهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى ٱلسَّامِرِىُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ

نے انہیں (آگ میں) پھینک دیا، پس سامری نے اس طرح ہمیں القا کیا ● پس (سامری نے) ان کے لیے

عِجْلًا جَسَدًا لَّهُۥ خُوَارٌ فَقَالُوا۟ هَٰذَآ إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ

بچھڑے کا ایک پیکر ظاہر کیا جس کی آواز تھی، اس وقت (انہوں نے) کہا: یہ تمہارا خدا ہے اور موسیٰؑ کا خدا ہے

مُوسَىٰ فَنَسِىَ ﴿٨٨﴾ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ

پس سامری نے (خدا اور تمام تعلیمات کو) فراموش کر دیا ● تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ (یہ بچھڑا) انہیں کسی بات کا

قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ

جواب نہیں دیتا اور نہ ہی ان کے لیے (کسی قسم کے) نفع و نقصان کا مالک ہے؟ ● اور بتحقیق ہارون نے

لَهُمْ هَٰرُونُ مِن قَبْلُ يَٰقَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِۦ ۖ وَإِنَّ

(بھی موسیٰ کے آنے سے) پہلے انہیں بتا دیا تھا کہ: اے میری قوم! یقینا تم اس (بچھڑے) کے ذریعہ آزمائے

رَبَّكُمُ ٱلرَّحْمَٰنُ فَٱتَّبِعُونِى وَأَطِيعُوٓا۟ أَمْرِى ﴿٩٠﴾

گئے ہو اور بے شک تمہارا رب (خدائے) رحمان ہے لہٰذا تم میری اتباع کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو ●

کم خوری اور اس کے فوائد:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے جو شکم سیری سے پرہیز کرتے اور بھوکے رہتے ہیں کہ بروز قیامت سیر ہوں گے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۴٦۲)

۲۔ حکمت کا نور بھوک ہوتی ہے جبکہ خدا سے دوری کا سبب شکم سیری ہے۔۔۔۔۔۔ پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا کرو اس سے تمہارے دلوں کا نور بجھ جائے گا۔۔۔۔ (بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۷۱)

۳۔ (معراج کی حدیث میں ہے) رسول پاکؐ نے عرض کیا: ''پروردگارا! بھوک سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟'' خداوند ذوالجلال نے فرمایا: ''حکمت، دل کی حفاظت، میرا اقرب، دائمی حزن، لوگوں پر بوجھ نہ بننا، حق بات کہنا اور اس بات سے بے نیاز ہونا کہ زندگی آسودگی کے ساتھ گزر رہی ہے یا تنگی کے ساتھ'' (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۳)

۴۔ (اسی حدیث میں ہے) ''اے احمدؐ! بندہ جب اپنے شکم کو بھوکا رکھتا ہے اور اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے تو میں اسے حکمت کی تعلیم دیتا ہوں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، البتہ کافر کی حکمت اس کے لیے وبالِ جان بن جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۹)

۵۔ جو کم کھائے گا اس کا حساب بھی کم ہوگا۔ (بحار الانوار جلد ٦۲ ص ۲۹۲)

٦۔ جس کی غذا کم ہوتی ہے اس کا شکم تندرست اور قلب صاف ہوتا ہے، جس کی غذا زیادہ ہوتی ہے اس کا شکم بیمار اور دل سخت ہوتا ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۸)

۷۔ جس کی تسبیح و تمجید زیادہ، کھانا پینا اور سونا کم ہوتا ہے، ملائکہ اس (کی زیارت) کے مشتاق ہوتے ہیں۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۵٦)

حضرت علی علیہ السلام:

۸۔ بھوکا رہنا نفس کو قابو رکھنے اور عادتوں کو توڑنے میں بہترین معاون ہوتا ہے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۸۱)

ع ١٣/١٣

۹۔ کم خوری میں نفس کی شرافت اور صحت کا دوام ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جس کی غذا کم ہوتی ہے اس کے دکھ درد بھی کم ہوتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ خداوند عالم کو جب کسی بندے کی اصلاح مطلوب ہوتی ہے تو اسے کم بولنے، کم کھانے اور کم سونے کا الہام فرماتا ہے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ٦۴)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۱۲۔ بیدار رہنے کے بعد نیند نہایت خوشگوار ہوتی ہے

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا

(لیکن ہارون سے مرتد قوم کے افراد نے) کہا: ہم اسی طرح ڈٹے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰؑ ہمارے

مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ

پاس لوٹ آئیں ● (موسیٰؑ نے اپنے بھائی سے) کہا: اے ہارون! جب تو نے دیکھا کہ وہ گمراہ ہو چکے ہیں تو کس

ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِىْ ﴿۹۳﴾

چیز نے تجھے روک رکھا تھا؟ ● اس سے کہ میری پیروی نہ کرو؟ کیا تم نے حکم کی خلاف ورزی کی ہے؟ ●

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِىْ وَ لَا بِرَاْسِىْ ۚ

(ہارون نے جواب میں) کہا: اے میرے ماں جائے! میری داڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑیں، یقین جانیں

اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىْٓ

کہ میں ڈر گیا کہ میرے سخت رویے سے منتشر ہو جائیں (اور) آپؑ کہیں کہ بنی اسرائیل کے درمیان

اِسْرَآءِيْلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِىْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا

تو نے جدائی ڈال دی ہے اور میری باتوں کا خیال نہیں رکھا ● (پھر موسیٰؑ نے سامری سے) کہا: اے سامری!

خَطْبُكَ يٰسَامِرِىُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ

اس عظیم کام (اور فتنہ) سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ ● (سامری نے) کہا: میں نے ایک چیز کو سمجھا ہے جبکہ

يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ

دوسروں نے اس کو نہیں سمجھا، پس میں نے ایک مٹھی (خاک) رسول کے نشانات سے اٹھائی پھر اسے

فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِىْ نَفْسِىْ ﴿۹۶﴾

(گوسالہ کے اندر) ڈال دیا اور اس طرح کے کام کو میرے نفس نے مجھے خوبصورت کر کے دکھایا (اور فریب دیا) ●

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِى الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا

(موسیٰؑ نے سامری سے) کہا: پس چلا جا (دفع ہو جا) بے شک تیرا دنیا میں حصہ یہ ہے کہ (تو ایسے درد میں مبتلا ہو گا کہ)

مِسَاسَ ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰٓى

ہمیشہ کہتا رہے گا: ''مجھے ہاتھ نہ لگاؤ'' اور یقیناً تیرے لیے (آخرت میں) ایک میعاد گاہ ہے، ہرگز جس کے خلاف

اور بھوک، کھانے کی لذت کو بڑھاتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۶۹)

اِلٰـهِكَ الَّذِىۡ ظَلۡتَ عَلَيۡهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ

نہیں ہوگا اور (اب) اپنے معبود کی طرف نگاہ کرو کہ جس کی مسلسل پوجا کر رہے ہو، ہم اسے ضرور جلادیں گے،

لَنَنۡسِفَنَّهٗ فِى الۡيَمِّ نَسۡفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ

پھر اس کی راکھ اور ذرات کو دریا میں بہادیں گے ● (اے میری قوم!) تمہارا معبود تو بس "اللہ" ہی ہے جس کے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ

سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں (اور) اس کا علم ہر چیز سے وسیع اور اپنے احاطہ میں لیے ہوئے ہے ● (اے رسولؐ!)

نَقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢـبَآءِ مَا قَدۡ سَبَقَ‌ ۚ وَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ

ہم اس طرح گزشتہ خبروں کو آپ کے لیے بیان کرتے ہیں اور یقینا ہم نے اپنی طرف سے

مِنۡ لَّدُنَّا ذِكۡرًا ۖ ﴿۹۹﴾ مَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡهُ فَاِنَّهٗ يَحۡمِلُ

آپ کو ذکر (قرآن مجید) عطا کیا ہے ● جو شخص اس (ذکر) سے منہ موڑے گا تو یقینا وہ قیامت کے دن

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وِزۡرًا ۙ ﴿۱۰۰﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمۡ

(گناہ کا) بھاری بوجھ اپنے اوپر اٹھائے گا ● وہ اس (گناہ اور سزا کے بوجھ) میں ہمیشہ دبے رہیں گے اور

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ حِمۡلًا ۙ ﴿۱۰۱﴾ يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ وَنَحۡشُرُ

ان کے لیے (گناہ کا بوجھ) بروز قیامت کس قدر برا بوجھ ہے! ● (وہی دن) کہ جس میں صور پھونکا جائے

الۡمُجۡرِمِيۡنَ يَوۡمَـئِذٍ زُرۡقًا ۖ ﴿۱۰۲﴾ يَّتَخَافَتُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ

گا اور اس دن ہم مجرموں کو اندھا محشور کریں گے ● وہ چپکے سے ایک دوسرے سے کہتے ہوں گے

اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا عَشۡرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ

کہ تم (دنیا میں) دس دن (کے مختصر عرصہ) سے زیادہ نہیں رہے ● البتہ ہم ان سب سے زیادہ جانتے ہیں جو کچھ

اِذۡ يَقُوۡلُ اَمۡثَلُهُمۡ طَرِيۡقَةً اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا

کہ وہ کہتے ہیں، جس وقت رفتار کے لحاظ سے ان کا بہترین شخص کہتا ہے کہ تم تو صرف ایک دن کے

يَوۡمًا ﴿۱۰۴﴾ وَيَسۡـئَلُوۡنَكَ عَنِ الۡجِبَالِ فَقُلۡ يَنۡسِفُهَا

ع ۵ ۱۵ ۱۴

سوا رہے ہی نہیں ● اور آپؐ سے (قیامت کے دن) پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو کہہ دیں کہ میرا رب

رَبِّيْ نَسْفًا ۝۱۰۵ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝۱۰۶

انہیں بیخ و بن سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کر دے گا ● پس انہیں چٹیل میدان (کی طرح) ہموار کر چھوڑے گا ●

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمْتًا ۝۱۰۷ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ

کہ جس میں تم کسی قسم کی پستی اور بلندی نہ دیکھو گے ● اس دن (لوگ) ایک ایسے بلانے والے کی

الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ

پیروی کریں گے جس میں (کسی قسم کا) انحراف نہیں ہوگا اور تمام آوازیں (خداوند) رحمان (کی عظمت) کے

لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝۱۰۸ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ

آگے بیٹھ چکی ہوں گی پس (اس دن) آہستہ آواز کی باتوں کے علاوہ کچھ نہیں سنو گے ● اس دن (کسی کی بھی)

الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ

شفاعت فائدہ نہیں دے گی، مگر جسے خدائے رحمان اجازت دے گا اور اس کی باتوں سے

قَوْلًا ۝۱۰۹ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا

راضی ہوگا ● (خداوند عالم) اسے بھی جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور اسے بھی جو (دنیا میں) گزار چکے ہیں

يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝۱۱۰ وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ

اور لوگ اس کے علم پر احاطہ نہیں رکھتے ● اور (اس دن) تمام چہرے خداوند زندہ و پائندہ کے آگے خوار اور جھکے

الْقَيُّوْمِ ؕ وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝۱۱۱ وَ مَنْ

ہوں گے اور جس نے بھی اپنے اوپر ظلم کا بوجھ اٹھایا ہوگا وہ مایوس اور نقصان میں ہوگا ● اور جو شخص نیک

يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّ

کاموں کو انجام دے گا اور مومن بھی ہوگا، پس وہ (اس دن) نہ کسی ظلم سے ڈرے گا اور نہ (جزا میں) کمی

لَا هَضْمًا ۝۱۱۲ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ صَرَّفْنَا

واقع ہونے سے ● اور اسی طرح ہم نے اسے عربی قرآن نازل کیا اور اس میں مختلف

فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ

بیانات کے ذریعے خبردار کیا شاید وہ تقویٰ اختیار کریں یا ان کے لیے کوئی

ذِكۡرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ وَ لَا تَعۡجَلۡ

نصیحت آجائے ● پس (جان لو کہ) بلند مرتبہ ہے خدائے برحق فرمانروا اور (اے پیغمبرؐ !)

بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّقۡضٰۤى اِلَيۡكَ وَحۡيُهٗ ۚ وَ قُلۡ

قرآن مجید کی آپؐ پر وحی کے مکمل ہونے سے پہلے آپ جلدی نہ کریں اور کہیے: اے میرے

رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدۡ عَهِدۡنَاۤ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنۡ قَبۡلُ

رب میرے علم میں اضافہ فرما ● اور تحقیق ہم نے اس سے پہلے آدمؑ کے ساتھ عہد و پیمان باندھا تھا،

فَنَسِىَ وَ لَمۡ نَجِدۡ لَهٗ عَزۡمًا ﴿۱۱۵﴾ وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ

لیکن اس نے وہ فراموش کر دیا اور ہم نے اس کا پختہ عزم نہیں پایا ● اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا:

اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾

آدمؑ کو سجدہ کرو، تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا ●

فَقُلۡنَا يٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ لِزَوۡجِكَ فَلَا

پس ہم نے کہا: اے آدمؑ! یقیناً یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری شریک حیات کا دشمن ہے پس (خیال رکھنا)

يُخۡرِجَنَّكُمَا مِنَ الۡجَنَّةِ فَتَشۡقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا

تمہیں جنت سے نہ نکال دے ورنہ رنج اور مشقتوں میں پڑ جاؤ گے ● یقیناً تو اس (بہشت) میں

تَجُوۡعَ فِيۡهَا وَ لَا تَعۡرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَ اَنَّكَ لَا تَظۡمَؤُا فِيۡهَا وَ لَا

نہ تو بھوکا ہوگا اور نہ ہی برہنہ ● اور بے شک تو اس میں نہ پیاسا ہوگا اور نہ دھوپ

تَضۡحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسۡوَسَ اِلَيۡهِ الشَّيۡطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلۡ

میں سڑے گا ● پس شیطان نے اس (آدم) میں وسوسہ ڈالا (اور) کہا: اے آدمؑ! آیا (تم چاہتے ہو کہ)

اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الۡخُلۡدِ وَ مُلۡكٍ لَّا يَبۡلٰى ﴿۱۲۰﴾

تمہیں ہمیشگی کے ایک درخت اور فنا نہ ہونے والے ملک (بادشاہی) کی طرف رہنمائی کروں؟ ●

فَاَكَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا

پس (آدمؑ اور ان کی بیوی) دونوں نے اس (ممنوعہ درخت) سے کھالیا۔ پس ان کی شرمگاہیں ان کے لیے ظاہر

ع ۶ ۱۱ ۱۵

موضوع آیت ۱۱۵۔ عزم صمیم اور اقدام

حضرت علی علیہ اسلام:

۱۔ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف میں فرماتے ہیں) (خداوندا!) وہ تیری خوشنودیوں کی طرف بڑھنے کے لیے مضبوطی سے جم کر کھڑے ہو گئے، نہ آگے بڑھنے سے منہ موڑا اور نہ ارادے میں کمزوری کو راہ دی۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۷۲)

۲۔ لیکن اللہ سبحانہ نے اپنے رسولوں کو ارادوں میں قوی اور آنکھوں کو دکھائی دینے والی ظاہری حالت میں کمزور و ناتواں قرار دیا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

۳۔ دل کی کوتاہیوں کے روگ کا چارہ عزم راسخ سے اور آنکھوں کے خواب غفلت کا مداوا بیداری سے کرو۔ (نہج البلاغہ جلد ۱۱ خطبہ ۹ ۳ ۲)

۴۔ جس کا ارادہ سست ہو جاتا ہے اس کے تیر اسی کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۵۔ جس چیز کے بارے میں واضح راستہ معلوم نہ ہو سکے اسکا ارادہ ہی نہ کرو۔ (غرر الحکم)

۶۔ دور اندیشی کی جڑ عزم راسخ ہے اور اس کا پھل کامیابی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ جس قدر رائے (مضبوط) ہو گی اسی قدر عزم محکم ہو گا۔ (غرر الحکم)

۸۔ عزم راسخ کے ذریعہ سستی کو توڑ دو۔ (غرر الحکم)

۹۔ بلند ہمتی اور دعووں کی خواہش ایک ساتھ نہیں چل سکتی۔ رات کی گہری نیند دن کی مہموں میں بڑی کمزوری پیدا کرنے والی ہے۔ اور اسکی اندھیاریاں ہمت و جرات کی یاد کو بہت مٹا دینے والی ہیں۔ (نہج البلاغہ جلد ۱۱ خطبہ ۱۴۲)

۱۰۔ (فرشتوں کی صفات میں فرمایا) نہ ان کی کوششوں کے عزم پر غفلت کی نادانیاں حملہ آور ہوتی ہیں اور نہ ان کی (بلند) ہمتوں میں فریب دینے والے وسوسوں کا گزر ہوتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۹۱)

يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ ۫ وَ عَصٰۤى

اور (مجبوراً) وہ دونوں بہشت کے (درختوں کے) پتے اپنے اوپر لپیٹنے میں مصروف ہوگئے اور (اس طرح) آدمؑ نے

اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۖ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ

اپنے رب کا کہانہ مانا اور راہِ (صوب) سے ہٹ گیا ● پھر اس کے رب نے اسے منتخب کرلیا، پس (اپنا لطف) اس کی

وَ هَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًۢا بَعۡضُكُمۡ

طرف پلٹادیا اور اسے ہدایت کی ● (خدانے آدم وحوا سے) فرمایا: اس (بہشت اور بلند مقام) سے سب نیچے اترو (کہ) تم

لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ

میں سے بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں کے دشمن ہوں گے، پس اگر میری طرف سے تمہارے پاس کوئی

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنۡ

ہدایت آجائے، تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ ہی بدبخت ہوگا ● اور جو شخص

اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ

میری یاد سے منہ پھیرے گا تو یقیناً اس کے لیے زندگی تنگ اور سخت ہوگی اور اسے ہم قیامت

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ اَعۡمٰى وَ

کے دن اندھا محشور کریں گے ● وہ (قیامت میں) کہے گا: پروردگارا! مجھے تو نے اندھا کیوں

قَدۡ كُنۡتُ بَصِيۡرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ اٰيٰتُنَا

محشور فرمایا؟ جبکہ میں (دنیا میں) تو بینا تھا ● (خداوند) فرمائے گا: جس طرح ہماری آیات تیرے پاس

فَنَسِيۡتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الۡيَوۡمَ تُنۡسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ

پہنچیں اور تو نے فراموش کردیا تھا، آج تو بھی اسی طرح فراموش کیا جارہا ہے ● اور اسی طرح ہر اس شخص

نَجۡزِىۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَلَمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَ

کو سزادیں گے جو حد سے بڑھ جائے اور اسراف کرے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے

لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبۡقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمۡ يَهۡدِ لَهُمۡ

اور البتہ آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ پائیدار ہے ● ہم نے جن لوگوں کو ان سے پہلے ہلاک کیا

موضوع آیت ۱۲۴
ذکر خدا سے رو گردانی اور تنگی معیشت

ا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قول۔۔۔۔۔۔۔فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا یعنی ذکر خدا سے رو گردانی کرنے والے کی زندگی بہت تنگی میں بسر ہوگی۔ (طہٰ ۱۲۴) اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص خدا کو فراموش کر کے اس سے اپنے ناطے توڑ لیتا ہے تو پھر اس کے لئے دنیا کے علاوہ کوئی اور چیز باقی نہیں رہ جاتی کہ جس سے دل لگائے اور اسے اپنا مقصد وحید قرار دے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی تمام تر کوششیں اسی میں صرف کر دیتا ہے اور صرف اپنی دنیوی زندگی کے سنوارنے میں لگ جاتا ہے اور روز بروز اسے وسعت دینے کی کوششوں میں لگا رہتا ہے اور اس سے وہ لطف اندوز ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ کاروبار زندگی اسے سکون فراہم نہیں کر سکتا۔ خواہ کم ہو یا زیادہ اسلئے کہ اسے جو کچھ ملتا ہے وہ اس پر قانع نہیں ہوتا اور اسی پر اکتفا کر کے اس پر راضی نہیں ہو پاتا۔ بلکہ ہمیشہ اسی فکر میں لگا رہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔ لیکن اسکا یہ حرص اور یہ دنیا کی پیاس کبھی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ تو ایسا شخص ہمیشہ فقر اور تنگدستی میں مبتلا رہتا ہے۔ اور اس کا دل ہمیشہ اس چیز کا متلاشی رہتا ہے جو اسے نہیں مل پاتی وہ ہمیشہ غم واندوہ اور قلق و اضطراب میں کھویا رہتا ہے۔ اور اسے ہمیشہ اس بات کا غم دامن گیر رہتا ہے کہ مصیبتیں نازل ہوا چاہتی ہیں۔ ناخوشگوار باتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور موت اور بیماری کا خطرہ رہتا ہے۔ اور حاسدوں کے شر اور دشمنوں کی چالوں کے خوف میں مبتلا رہتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ ہمیشہ دو چیزوں کے درمیان زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ جن چیزوں کی توقع رکھتا ہے وہ اسے مل نہیں پاتیں اور دوسری یہ کہ جو چیزیں اس کے پاس ہیں ان کے چھن جانے کا خوف لاحق رہتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ اپنے پروردگار کے مقام و منزلت کی معرفت حاصل کرتا اور اس کی یاد میں لگا رہتا اسے کبھی فراموش نہ کرتا اسے اس بات کا یقین ہوتا کہ خداوند عالم کے نزدیک اس کی ایک ایسی زندگی بھی ہے جسے موت اور فنا نہیں اور ایسا ملک ہے جسے زوال نہیں اور ایسی عزت ہے ذلت کا جس کے پاس سے گزر نہیں اور خوشی، خوشحالی، مسرت و شادمانی اور سربلندی اور عزت ہے کہ جس کی کوئی حد و انداز اور انتہا نہیں اور اگر اسے یقین ہوتا کہ دنیا ایک مجازی گھر ہے اور ایک گزر گاہ ہے اور دینوی زندگی آخرت کی زندگی کے مقابلے میں ایک معمولی چیز سے زیادہ نہیں تو اس کا دل خدا کی تقدیر پر قانع ہو جاتا، اور اس کی معاشی زندگی خواہ کیسی ہی ہو وسیع ہو جاتی اور کسی قسم کی تنگی اور تنگدامنی کا اسے سامنا نہ کرنا پڑتا۔

(تفسیر المیزان جلد ۱۴ ص ۲۴۳)

کَمۡ اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ یَمۡشُوۡنَ فِیۡ

تھا اور (یہ لوگ اب) ان کے گھروں میں آمد و رفت رکھتے ہیں، تو کیا یہ ان کی ہدایت اور ہوشیاری کے

مَسٰکِنِہِمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّہٰی ﴿۱۲۸﴾ ع ۱۳/۱۶

لیے کافی نہیں؟ یقینا ان (حوادث) میں صاحبان عقل و خرد کے لیے (عبرت کی) نشانیاں ہیں ●

وَ لَوۡ لَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ لَکَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ

اور اگر تیرے پروردگار کی سنت اور تقدیر اور مقررہ وقت (پیش نظر) نہ ہوتا تو یقینا عذاب الٰہی

مُّسَمًّی ﴿۱۲۹﴾ؕ فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ سَبِّحۡ بِحَمۡدِ

لازم طور پر آ جاتا ● پس آپ ان باتوں پر صبر کریں جو وہ کہتے ہیں اور سورج کے طلوع ہونے

رَبِّکَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَ قَبۡلَ غُرُوۡبِہَا ۚ وَ مِنۡ

سے پہلے اور اس کے غروب سے قبل اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں اور (اسی طرح)

اٰنَآیِٔ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡ وَ اَطۡرَافَ النَّہَارِ لَعَلَّکَ

رات کے کچھ اوقات میں اور دن کے اطراف میں اس کی تسبیح کیا کریں ہو سکتا ہے کہ آپ

تَرۡضٰی ﴿۱۳۰﴾ وَ لَا تَمُدَّنَّ عَیۡنَیۡکَ اِلٰی مَا مَتَّعۡنَا بِہٖۤ

راضی ہو جائیں ● اور تم اپنی نگاہیں ان لوگوں کے مال و متاع پر نہ گاڑو جنہیں ہم نے عطا کیا ہے،

اَزۡوَاجًا مِّنۡہُمۡ زَہۡرَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۬ۙ لِنَفۡتِنَہُمۡ

کیونکہ (یہ) زندگانی دنیا کا شگوفہ اور جلوہ ہے (اور ہم چاہتے ہیں کہ اس طرح سے) ان کی آزمائش

فِیۡہِ ؕ وَ رِزۡقُ رَبِّکَ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ﴿۱۳۱﴾ وَ اۡمُرۡ اَہۡلَکَ

کریں اور (یقینا) تمہارے پروردگار کا رزق بہتر اور زیادہ پائیدار ہے ● اور اپنے گھر والوں کو نماز کا

بِالصَّلٰوۃِ وَ اصۡطَبِرۡ عَلَیۡہَا ؕ لَا نَسۡـَٔلُکَ رِزۡقًا ؕ نَحۡنُ

حکم دو اور تم خود بھی اس کے پابند رہو ہم، تم سے روزی طلب نہیں کرتے (بلکہ) تمہیں روزی عطا

نَرۡزُقُکَ ؕ وَ الۡعَاقِبَۃُ لِلتَّقۡوٰی ﴿۱۳۲﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا

کرتے ہیں اور (نیک) انجام (اہل) تقویٰ کے لیے ہے ● اور (کفار نے) کہا: (یہ پیغمبرؐ!) کس لیے

يَاۡتِيۡنَا بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوۡ اَنَّاۤ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِعَذَابٍ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَقَالُوۡا رَبَّنَا لَوۡلَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَيۡنَا رَسُوۡلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّذِلَّ وَ نَخۡزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلۡ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوۡا ۚ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَصۡحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِىِّ وَ مَنِ اهۡتَدٰى ﴿۱۳۵﴾

اپنے رب کی طرف سے معجزہ اور نشانی ہمارے لیے نہیں لاتا؟ آیا سابقہ کتابوں میں ان کے پاس روشن دلیل اور نشانی نہیں آئی؟ ● اور اگر ہم ان کو (پیغمبر کے آنے اور قرآن کے نازل ہونے سے) پہلے عذاب کے ذریعے ہلاک کرتے تو وہ یقینا کہتے: پروردگارا! تو نے ہمارے لیے کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا؟ تاکہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے قبل اس کے کہ ذلیل اور رسوا ہوتے ● آپؐ کہہ دیجیے (ہم اور تم میں سے) سب انتظار کررہے ہیں، پس تم انتظار کرو کہ بہت جلد جان لوگے کہ سیدھی راہ والے کون ہیں اور کون ہدایت یافتہ ہے●

سُوۡرَةُ الۡاَنۡبِيَآءِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۱۱۲

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ ﴿۱﴾ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ وَ هُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ۙ ﴿۲﴾ لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّجۡوَى ۖ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۖ هَلۡ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ

لوگوں کا حساب (کا زمانہ) نزدیک آچکا ہے حالانکہ وہ غفلت میں پڑے (اس سے) منہ پھیرے ہوئے ہیں ● کوئی نئی نصیحت ان کے پروردگار کی طرف سے ان کی طرف نہیں آئی مگر یہ کہ انہوں نے سنا اور (پھر) کھیل کود میں سرگرم ہوگئے ● حالت یہ ہے کہ ان کے دل (کسی دوسری چیز کے ساتھ) سرگرم ہیں اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے مخفی طور پر سرگوشی کرتے ہیں کہ آیا یہ

فضائل سورہ انبیاء

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص سورہ انبیاء سے محبت کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرے گا، گویا وہ جنت کی نعمتوں میں تمام انبیاء کا رفیق ہوگا اور دنیا میں بارعب بن کر رہے گا۔
(ثواب الاعمال)

سورہ طٰہٰ موضوع آیت ۱۳۴
ذلت اور رسوائی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ جو شخص برضا و رغبت ذلت قبول کرے وہ ہم اہلبیتؑ سے نہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۶۲)
۲۔ ذلیل ترین انسان وہ ہے جو دوسروں کی توہین کرتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۴۲)

حضرت علی علیہ السلام:
۳۔ قلیل پر اکتفا کیا جائے لیکن ذلت اختیار نہ کی جائے۔ (غررالحکم)
۴۔ موت بہتر ہے نا کہ پستی، قلیل پر اکتفا کرنا ضروری ہے نا کہ ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنا۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ ص ۳۶۲)
۵۔ ذلت کی ایک گھڑی، عزت کے ایک (لمبے) زمانے کی برابری نہیں کرسکتی۔ (غررالحکم)
۶۔ جس کسی نے دوسرے کے کھانے میں ہاتھ ڈالا وہ اس کے لیے ذلیل ہوگیا۔ (قصار الجمل مشکینی)
۷۔ ذلیل ترین آدمی وہ ہوتا ہے جسے کمینے شخص سے معذرت خواہی کرنا پڑے۔ (غررالحکم)
۸۔ جس عزت کی تائید دین نہ کرے وہ ذلت ہوتی ہے۔ (غررالحکم)
۹۔ جس شخص نے اپنی تکلیفوں کو ظاہر کردیا وہ ذلت پر راضی ہوگیا۔ (قصار الجمل مشکینی)
۱۰۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بہت بڑی ذلت کیا ہوتی ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا دنیاوی حرص (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۳۷۷)

حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام:
۱۱۔ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔
(بحارالانوار جلد ۴۴ ص ۱۹۲)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:
۱۲۔ جس شخص کے لیے کوئی دانا انسان رہنمائی کرنے والا نہیں وہ ہلاک ہوجاتا ہے اور جس شخص کا بے وقوف آدمی مددگار ہوتا ہے وہ ذلیل ہوجاتا ہے۔
(قصار الجمل مشکینی)

حضرت محمد باقر علیہ السلام:
۱۳۔ طمع ولالچ جیسی کوئی ذلت نہیں۔
(قصار الجمل مشکینی)

مِّثۡلُکُمۡ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَ اَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۳﴾

(مرد) تمہاری طرح بشر کے علاوہ اور کچھ ہے؟ آیا تم دیکھتے ہوئے بھی جادو کی طرف جاتے ہو؟ ●

قٰلَ رَبِّیۡ یَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِی السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ۫ وَ هُوَ

(پیغمبرؐ نے) کہا: میرا پروردگار ہر اس بات کو جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہو اور وہ

السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۴﴾ بَلۡ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍ

سننے اور جاننے والا ہے ● (کفار نے) کہا: (جو کچھ محمدؐ لے کر آئے ہیں وحی نہیں) بلکہ خواب پریشان ہیں، بلکہ اس نے

بَلِ افۡتَرٰىهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلۡیَاۡتِنَا بِاٰیَةٍ

انہیں خدا کی طرف جھوٹ کے ساتھ منسوب کر دیا ہے بلکہ وہ ایک شاعر ہے، پس اسے چاہئے جس طرح کہ پہلے

کَمَاۤ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۵﴾ مَاۤ اٰمَنَتۡ قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡیَةٍ

(انبیاء معجزہ کے ساتھ) بھیجے گئے تھے، وہ بھی ہمارے لیے معجزہ لے کر آئے ● ہم نے ان سے پہلے جن آبادیوں کو برباد

اَهۡلَكۡنٰهَا ۚ اَفَهُمۡ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ

کیا تو وہ (معجزات دیکھ کر بھی) ایمان نہیں لائے، تو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے؟ ● اور ہم نے آپ سے پہلے

اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ

کسی (پیغمبر) کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ (وہ بھی) ایسے مرد تھے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے، پس اگر تم لوگ

لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷﴾ وَ مَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا یَاۡكُلُوۡنَ

نہیں جانتے تو اطلاع رکھنے والوں سے پوچھو ● اور اسی طرح ہم نے انہیں ایسا پیکر نہیں بنایا جو کھانا نہ

الطَّعَامَ وَ مَا كَانُوۡا خٰلِدِیۡنَ ﴿۸﴾ ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ

کھاتے ہوں اور وہ ہمیشہ رہنے والے بھی نہیں تھے ● پھر ہم نے ان سے جو وعدہ کیا تھا، اسے پورا

فَاَنۡجَیۡنٰهُمۡ وَ مَنۡ نَّشَآءُ وَ اَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۹﴾

کر دیا، پس انہیں اور جنہیں ہم نے چاہا نجات دی اور حد سے بڑھ جانے والوں کو ہلاک کر دیا ●

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكُمۡ كِتٰبًا فِیۡهِ ذِكۡرُكُمۡ ؕ اَفَلَا

یقیناً ہم نے تم پر کتاب نازل کی جس میں تمہارے یاد کرنے کا ذریعہ ہے، آیا تم اتنا بھی عقل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

۱۴۔ اللہ تبارک وتعالی نے مومن کو ہر چیز سونپ دی ہے سوائے اس کے اپنی ذات کو ذلیل و خوار کرنے کے۔ (مشکوۃ الانوار ص ۲۴۵)

۱۵۔ جو زندگی (یعنی جینے) کو دوست رکھتا ہے ذلیل ہوتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۲۲۱)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۱۶۔ جو شخص اپنے آپ کو ذلیل بنائے رکھتا ہے اس کی برائیوں سے ہمیشہ بچتے رہو۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۷۵)

موضوع آیت ۷۔ سوال

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ علم بہت سے خزانوں پر مشتمل ہے جس کی چابیاں سوال (کرنا) ہے۔ خدا تم پر رحم کرے ہمیشہ (علمی) سوال کیا کرو کہ اس سے چار قسم کے لوگوں کو ثواب ملتا ہے۔ ۱۔ پوچھنے والے کو ۲۔ بولنے والے (جواب دینے والے) کو ۳۔ سننے والے کو اور ۴۔ ان لوگوں سے محبت کرنے والے کو۔

(کنز العمال حدیث ۲۸۶۶۲)

۲۔ جب تم سے کوئی علمی مسئلہ پوچھا جائے اور تم اسے نہ جانتے ہو تو (صاف صاف) کہہ دو میں نہیں جانتا اس طرح تم اس کے انجام سے محفوظ ہو جاؤ گے۔ اور جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کے بارے میں فتویٰ نہ دو، اس طرح تم قیامت کے دن عذاب الٰہی سے بچ جاؤ گے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۷۶)

۳۔ جو چیزیں میں نے تمہیں نہیں بتائیں تم مجھے اپنے حال پر رہنے دو، کیونکہ تم سے گذشتہ لوگ اس لئے ہلاک ہوگئے کہ وہ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کرتے اور ان سے اختلاف کیا کرتے تھے۔ لہٰذا میں تمہیں جس کام کے کرنے کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اسے بجالاؤ اور جس چیز سے روکوں تو اس سے باز رہو۔

(کنز العمال حدیث ۹۱۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے میں تمہارے درمیان موجود نہ رہوں۔ کیونکہ میں زمین کے راستوں کی نسبت آسمان کے راستوں کو زیادہ جانتا ہوں۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۳ ص ۱۰۱)

۵۔ مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے میں تمہارے درمیان موجود نہ رہوں کیونکہ مجھ سے عرش سے ادھر کے بارے میں جو پوچھا جائے میں جواب دوں گا۔ اور میرے بعد اس قسم کی باتیں یا (غلط) مدعی کرے گا یا پھر جھوٹا دروغ گو۔ (بحار جلد ۱۰ ص ۱۲۶)

۶۔ اگر کسی عالم سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ اس کا

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ كَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ

سے کام نہیں لیتے؟ ● اور ہم نے کس قدر آبادیوں کو تہس نہس کردیا جن کے

اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسُّوْا

لوگ ظالم تھے اور ان کے بعد دوسری قوم کو پیدا کیا ● پس جونہی (ظالم لوگوں نے)

بَاْسَنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَ

ہمارے قہر و غضب کا احساس کیا، تو فوراً دوڑنے لگ گئے ● (مگر انہیں کہا گیا) دوڑیں نہ لگاؤ اور

ارْجِعُوْۤا اِلٰى مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ

اپنے گھروں اور ان چیزوں کی طرف لوٹ آؤ جن میں تم مزے لوٹتے تھے، شاید تم سے سوال

تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا

پوچھے جائیں ● (ہمارے عذاب کو دیکھ کر) کہنے لگے: ہائے افسوس ہم پر، یقیناً ہم ظالم تھے ● ان کے

زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا

یہ دعوے برابر جاری تھے یہاں تک کہ ہم نے انہیں جڑوں سے کاٹ کر بے حس

خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا

و حرکت بنادیا ● اور ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل

بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ

کود کے لیے پیدا نہیں کیا ● (بفرض محال) اگر ہم چاہتے کہ کسی کھیل کا انتخاب کریں اور

مِنْ لَّدُنَّاۤ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ

بازی گر ہوتے تو یقیناً ہم اپنی طرف سے انتخاب کرتے ● (ایسا نہیں ہے) بلکہ ہم حق کو باطل پر دے

بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ

مارتے ہیں جس سے اس کا مغز پھٹ جاتا ہے، پس باطل فوراً ہی نیست و نابود ہو جاتا ہے اور تمہارے اوپر

زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِي

سخت افسوس ہے اس بات سے کہ (جس سے تم خدا کی غلط) توصیف کرتے ہو ● اور اس کے لیے ہر وہ

کا جواب نہ جانتا ہو اسے اس بات سے شرمانا نہیں چاہیئے کہہ دے میں نہیں جانتا۔
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۱۹)

۷۔دل تالے ہیں جن کی چابیاں سوال کرنا ہے۔
(غرر الحکم)

۸۔ایک شخص نے حضرت سے ایک مشکل مسئلہ دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا سمجھنے کے لئے پوچھو الجھنے کے لئے نہ پوچھو۔ کیونکہ وہ جاہل جو سیکھنا چاہتا ہے مثل عالم کے ہے اور وہ جو عالم جو الجھنا چاہتا ہے وہ مثل جاہل کے ہے۔(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ ص ۲۳۲)

موضوع آیت ۱۳۔رہائش گاہ

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔کشادہ گھر مسلمان شخص کی سعادت میں شامل ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۵۵۸)

۲۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مکان پر ایک بلند قبہ بنا ہو دیکھا دریافت فرمایا کہ یہ کس کا مکان ہے کسی نے کہا کہ فلاں انصاری کا ہے اسی اثنا میں وہ انصاری بھی آپؐ کے پاس آگیا اور آپؐ پر سلام کیا آنحضرتؐ نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے اس بات کی شکایت اصحاب کرام سے کی تو انھوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے بلند قبہ کو دیکھ لیا ہے اس نے یہ سن کر اسے ڈھا دیا اور زمین کے برابر کر دیا اور اس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ہر عمارت اپنے مالک کے لئے وبال ہے سوائے اس کے جس کے سوا چارہ نہیں ہے۔(تنبیہ الخواطر ص ۵۷)

۳۔جو شخص ریا اور شہرت کی غرض سے کوئی مکان بنائے گا یا عمارت تعمیر کرے گا تو وہ اسے بروز قیامت سات طبق سمیت اپنے اوپر اٹھائے گا پھر اسے آگ کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ص) ریا اور شہرت کی غرض سے کس طرح تعمیر کرے؟ حضورؐ نے فرمایا اپنی ضرورت سے زیادہ بناتا ہے یا دوسروں پر فخر و مباہات کے لئے تعمیر کرتا ہے۔(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۳۶۰)

۴۔ جو شخص گھر اپنی رہائش گاہ کو فروخت کر کے اس کی رقم اس جیسے مصرف میں نہ لائے (گھر خریدنے یا تعمیر کرنے میں نہ لائے) تو وہ رقم بے برکت ہو جاتی ہے۔(کنزالعمال جلد ۳ ص ۵۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔اور رنج کی ایک صورت یہ ہے کہ انسان مال جمع کرتا ہے لیکن اس میں سے کھانا اسے نصیب نہیں ہوتا گھر بناتا ہے مگر اس میں رہ نہیں پاتا پھر اللہ تعالیٰ کی

طرف اس طرح چل دیتا ہے کہ نہ مال ساتھ اٹھا کر لے جاسکتا ہے اور نہ ہی گھر ادھر منتقل کر سکتا ہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۶۔ زندگی کی ایک بد بختی تنگ مکان بھی ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۵۵۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۷۔ جس شخص کا اپنا گھر ہو اور کسی مومن کو اس میں رہنے کی ضرورت محسوس ہو لیکن وہ اسے اس میں نہ رہنے دے تو خداوند عزوجل فرماتا ہے میرے فرشتو! میرے ایک بندے نے میرے دوسرے بندے پر دنیاوی گھر میں رہائش سے بخل سے کام لیا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں اسے اپنی جنت میں ہر گز نہیں رہنے دوں گا۔ (بحار الانوار جلد ۴۷ ص ۳۸۹)

موضوع آیت ۲۵

معرفت کردگار

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ اگر تمہیں خداوند تعالیٰ کی کماحقہ معرفت حاصل ہو جائے تو تم سمندروں پر چلنا شروع کر دو اور تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ٹل جائیں۔
(کنز العمال حدیث ۵۸۸۱)
۲۔ مخلوق کے بارے میں غور و فکر سے کام لو خالق کے بارے میں نہ سوچو کیونکہ تم اس کی ''قدر'' کی قدرت نہیں رکھتے۔ (کنز العمال جلد ۳ ص ۱۰۸)

حضرت علی علیہ السلام:
۳۔ خدا وند سبحانہ تعالیٰ کی معرفت سب سے اعلیٰ (درجہ کی) معرفت ہے۔ (غرر الحکم)
۴۔ مجھے اس بات کی ہر گز خوشی نہ ہوتی کہ بچپن میں فوت ہو کر جنت میں چلا جاتا لیکن بڑا ہو کر خدا کی معرفت حاصل نہ کر سکتا۔
(کنز العمال حدیث ۳۶۴۷۳)
۵۔ علم کا ثمرہ معرفت کردگار ہے۔ (غرر الحکم)
۶۔ سب سے زیادہ اس شخص کو اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے جو سب سے زیادہ لوگوں سے عذر خواہی کرتا رہتا ہے اگرچہ ان سے عذر خواہی کی کوئی وجہ بھی نہیں ہوتی۔ (غرر الحکم)
۷۔ حضرت امیر المومنینؑ سے سوال کیا گیا کہ آپ کو اپنے رب کی معرفت کیونکر حاصل ہوئی آپؑ نے فرمایا جیسے اس نے مجھے اپنی معرفت کرائی ہے پھر پوچھا گیا کہ وہ کیسے؟ فرمایا یوں کہ نہ تو اس کوئی صورت مشابہت رکھتی ہے نہ وہ حواس سے محسوس کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے لوگوں پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔
(التوحید ۲۸۵)
۸۔ جس کے دل کو خدا کا علم تسکین پہنچاتا ہے، اسے

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ مَنۡ عِنۡدَهٗ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ

شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو بھی (فرشتے) اس کے پاس ہیں وہ اس کی

عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَ لَا یَسۡتَحۡسِرُوۡنَ ﴿ۚ۱۹﴾ یُسَبِّحُوۡنَ الَّیۡلَ وَ

عبادت کرنے سے تکبر نہیں کرتے اور نہ ہی وہ تھکنے میں آتے ہیں ● وہ شب و روز اس کی

النَّهَارَ لَا یَفۡتُرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوۡۤا اٰلِهَةً مِّنَ الۡاَرۡضِ

تسبیح کرتے ہیں اور سست نہیں ہوتے ● آیا جن خداؤں کا (کفار نے) زمین سے انتخاب کیا

هُمۡ یُنۡشِرُوۡنَ ﴿۲۱﴾ لَوۡ کَانَ فِیۡهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ

ہے مردوں کو زندہ کرتے ہیں؟ ● اگر آسمانوں اور زمین میں معبود حقیقی کے علاوہ کئی اور خدا ہوتے تو یقیناً

لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا

وہ (زمین و آسمان) دونوں فاسد ہو جاتے، پس پاک ہے وہ اللہ جو عرش کا رب ہے ان باتوں سے جن سے یہ لوگ

یَصِفُوۡنَ ﴿۲۲﴾ لَا یُسۡـَٔلُ عَمَّا یَفۡعَلُ وَ

اس کی توصیف کرتے ہیں ● وہ (اللہ) جو کچھ انجام دیتا ہے اس بارے اس سے سوال نہیں کیا جائے گا لیکن لوگوں

هُمۡ یُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلۡ

سے ان کے انجام شدہ کاموں کا پوچھا جائے گا ● آیا ان (کافر) لوگوں نے خداوند (واحد) کے علاوہ دوسرے خداؤں کا

هَاتُوۡا بُرۡهَانَکُمۡ ۚ هٰذَا ذِکۡرُ مَنۡ مَّعِیَ وَ ذِکۡرُ مَنۡ

انتخاب کر لیا ہے؟ پس آپ (ان سے) کہہ دیجئے: تم اپنی دلیل لے آؤ! یہ (قرآن) یاد دلانے والا ہے میرے

قَبۡلِیۡ ؕ بَلۡ اَکۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۙ الۡحَقَّ فَهُمۡ

پیروکاروں کا بھی اور ان لوگوں کا بھی یاد دلانے والا ہے جو مجھ سے پہلے تھے مگر اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے پس

مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ

(اس سے) روگردان ہیں ● اور آپ سے پہلے ہم نے کسی بھی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس کی

اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۲۵﴾ وَ قَالُوا

طرف وحی کی کہ میرے بغیر کوئی معبود نہیں پس تم (صرف) میری ہی عبادت کرو ● اور (کفار نے)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾

کہا: خداوند رحمان نے (فرشتوں کو) اپنا فرزند بنالیا ہے، سبحان اللہ! بلکہ (فرشتے تو) اس کے مکرم بندے ہیں •

لَا يَسۡبِقُوۡنَهٗ بِالۡقَوۡلِ وَ هُمۡ بِاَمۡرِهٖ يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۷﴾

(فرشتے) کلام کرنے میں بھی اس سے سبقت نہیں کرتے، وہ تو (فقط) اس کے فرمان پر عمل کرتے ہیں •

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ مَا خَلۡفَهُمۡ وَ لَا

(خداوندعالم) اس کو بھی جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور اس کو بھی جو ان سے گزر چکا ہے اور وہ (فرشتے)

يَشۡفَعُوۡنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارۡتَضٰى وَ هُمۡ مِّنۡ خَشۡيَتِهٖ

شفاعت کریں گے تو صرف ان لوگوں کی جن کے بارے میں خدا اپنی رضا دے گا اور وہ (پروردگار کے) خوف

مُشۡفِقُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَ مَنۡ يَّقُلۡ مِنۡهُمۡ اِنِّىۡۤ اِلٰهٌ مِّنۡ دُوۡنِهٖ

سے ڈرتے رہتے ہیں • ور ان (فرشتوں) میں سے جو یہ کہے کہ خدا کے علاوہ میں معبود ہوں

فَذٰلِكَ نَجۡزِيۡهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۹﴾

تو ہم اس کی سزا جہنم قرار دیں گے (اور) اس طرح سے ہم ظالموں کو سزا دیں گے •

اَوَ لَمۡ يَرَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ

کیا کفار نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین آپس میں ملے ہوئے تھے،

كَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰهُمَا ؕ وَ جَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ كُلَّ

پس ہم نے دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کیا اور ہم ہی نے ہر زندہ چیز کو

شَىۡءٍ حَىٍّ ؕ اَفَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ جَعَلۡنَا فِى الۡاَرۡضِ

پانی سے پیدا کیا آیا (پھر بھی) وہ ایمان نہیں لاتے؟ • اور ہم نے زمین میں محکم اور استوار پہاڑ

رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِهِمۡ ۖ وَ جَعَلۡنَا فِيۡهَا فِجَاجًا سُبُلًا

بنائے ہیں تاکہ ان کو لرزہ براندام نہ کردے اور پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستے بنائے ہیں

لَّعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَ جَعَلۡنَا السَّمَآءَ سَقۡفًا

شاید کہ وہ سیدھی راہوں کو پالیں • اور ہم نے آسمانوں کو

ع ۲ ۱۹ ۲

مخلوق سے بے نیازی تسکین پہنچاتی ہے۔ (غررالحکم)

۹۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر کرے وہ ملحد ہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ خدا کی تھوڑی سے معرفت دنیا سے روگردانی کا موجب بن جاتی ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ جسے خدا کی سب سے زیادہ معرفت حاصل ہوتی ہے وہ خدا کی قضا پر سب سے زیادہ راضی رہتا ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۴۱۶)

۱۲۔ خدا وند تعالیٰ اس کا دوست ہے جو اسکی معرفت حاصل کرتا ہے اور اس کا دشمن ہے جو اس سے منہ موڑتا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۱۳۔ معرفت کردگار ہر وحشت کا انیس، ہر تنہائی کا ساتھی، ہر تاریکی کا نور، ہر کمزوری کی طاقت اور ہر بیماری کی شفا ہے۔ (فروع کافی جلد ۸ ص ۲۴۸)

مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ

محفوظ چھت بنایا اور وہ لوگ اس کی نشانیوں سے منہ پھیرے ہوئے ہیں ● اور وہ (خدا)

خَلَقَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ

تو وہی ہے جس نے رات، دن، سورج اور چاند کو خلق فرمایا کہ وہ سب ایک

فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ

معین مدار میں تیر رہے ہیں ● اور ہم نے آپ سے پہلے (کسی) بشر کیلئے ہمیشہ کی زندگی قرار نہیں دی،

الْخُلْدَ ؕ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ

تو کیا جب آپ اس دنیا سے چلے جائیں گے وہ یہاں پر ہمیشہ کی زندگی پائیں گے؟ ● ہر نفس موت کو

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَ

چکھنے والا ہے اور ہم تم کو برائی اور اچھائی کے ساتھ مبتلا کر کے تمہیں آزمائیں گے اور

اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ● اور جب آپ کو کفار دیکھتے ہیں تو آپ کے مذاق اڑانے کے علاوہ ان کا

يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ

کوئی کام نہیں ہوتا، (آپس میں کہتے ہیں کہ) آیا یہ وہی ہے جو تمہارے خداؤں کا (برائی کے ساتھ) ذکر کرتا ہے؟

وَ هُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ

حالانکہ (یہ خود کفار) ہی ہیں جو خداوند رحمان کی یاد کے منکر (اور کافر) ہیں ● (انسانی فطرت ایسی ہے گویا) انسان جلدی

مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾

سے پیدا کیا گیا ہے، میں بہت جلد ہی تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا، لہٰذا (عذاب کا تقاضا کرنے میں) جلدی نہ کرنا ●

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾

اور (کفار پیغمبر خدا اور مومنین سے) کہتے ہیں: اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب پہنچے گا؟ ●

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ

کاش کفار کو معلوم ہو جاتا جب وہ دن پہنچ جائے گا تو وہ آگ کے شعلوں کو اپنے چہروں سے اور پیٹھوں سے

موضوع آیت ۳۷۔ جلد بازی

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تین باتوں میں تاخیر نہیں کی جانی چاہیئے:
۱۔ نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے۔
۲۔ جنازہ میں جب وہ آن پہنچے
۳۔ شریک زندگی سے محروم کو جب جیون ساتھی مل جائے۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۶۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ امکان سے پہلے جلد بازی سے کام لینا اور فرصت کے بعد تاخیر کرنا حماقت ہے۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۴۱)

۳۔ وقت سے پہلے کسی کام میں جلدی کرنے اور بروقت سست بن جانے سے بچتے رہو۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۱۴)

۴۔ حاجت روائی تین چیزوں کے بغیر پائیدار نہیں ہوتی۔ ۱۔ اسے چھوٹا سمجھا جائے تاکہ وہ بڑی قرار پائے۔ ۲۔ اسے چھپایا جائے تاکہ وہ خود بخود ظاہر ہو اور ۳۔ اس میں جلدی کی جائے تاکہ وہ خوشگوار ہو۔
(نہج البلاغہ حکمت ۱۰۱)

۵۔ برائی کو تاخیر میں ڈالے رہنا فائدہ مند ہے۔
(غرر الحکم)

۶۔ بوقت شہادت بطور وصیت فرمایا: میں تمہیں قول و فعل میں جلد بازی سے روکتا ہوں۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۳۹)

۷۔ (حضرت علی علیہ السلام کے مالک اشتر کے نام مکتوب سے اقتباس) چغل خور کی جھٹ سے ہاں میں ہاں نہ ملاؤ کیونکہ وہ فریب کار ہوتا ہے اگرچہ خیر خواہوں کی صورت میں سامنے آتا ہے۔
(نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ لوگوں کو جلد بازی نے برباد کر دیا ہے۔ اگر وہ سوچ سمجھ سے کام لیتے تو ایک شخص بھی ہلاک نہ ہوتا۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۴۰)

۹۔ سوچ بچار اور دور اندیشی خدا کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۴۰)

۱۰۔ جو شخص کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے اسے فوراً کر گزرنا چاہیے کیونکہ جس چیز میں تاخیر کی جائے اس میں شیطان کو فرصت مل جاتی ہے۔
(کافی جلد ۲ ص ۱۴۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ سوچ بچار اور مشورہ کر لینے سے سلامتی حاصل ہوتی ہے اور جلد بازی سے پشیمانی۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۳۸)

النَّارَ وَ لَا عَنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ وَ لَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۳۹﴾ بَلۡ

دور نہیں کر سکیں گے اور کوئی شخص ان کی مدد نہیں کرے گا • بلکہ یہ (آگ) ان کے پاس اچانک آن

تَاۡتِيۡهِمۡ بَغۡتَةً فَتَبۡهَتُهُمۡ فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ رَدَّهَا وَ لَا

پہنچے گی اور انہیں مبہوت کردے گی، پس (پھر) نہ تو وہ اسے دور کر سکیں گے اور نہ ہی انہیں

هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَ لَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ

مہلت دی جائے گی• اور (گھبرایئے نہیں) یقینا آپؐ سے پہلے رسولوں کا بھی مذاق

فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ

اڑایا گیاہے، لیکن جس کا مذاق اڑاتے تھے (آخر کار) اسی نے ہی (خود) مسخرہ

يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۴۱﴾ قُلۡ مَنۡ يَّكۡلَؤُكُمۡ بِالَّيۡلِ وَ النَّهَارِ

بازوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا• آپ کہہ دیں کہ کون ہے جو تمہیں رات دن رحمٰن خدا (کے

مِنَ الرَّحۡمٰنِ ؕ بَلۡ هُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۴۲﴾

عذاب) سے بچائے رکھتا ہے؟ لیکن (پھر بھی) وہ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ موڑے ہوئے ہیں•

اَمۡ لَهُمۡ اٰلِهَةٌ تَمۡنَعُهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِنَا ؕ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ

یا ان (کفار) کے خدا ہیں جو انہیں ہمارے (عذاب) سے بچالیں گے؟ وہ تو اپنی مدد کرنے پر

نَصۡرَ اَنۡفُسِهِمۡ وَ لَا هُمۡ مِّنَّا يُصۡحَبُوۡنَ ﴿۴۳﴾ بَلۡ مَتَّعۡنَا

قدرت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کا کوئی ساتھ دیا جائے گا• بلکہ ہم نے انہیں

هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى طَالَ عَلَيۡهِمُ الۡعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوۡنَ

اور ان کے آباء واجداد کو (نعمتوں سے) بہرہ مند کیا، یہاں تک کہ ان کی عمر لمبی ہو گئی آیا وہ نہیں

اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ

دیکھتے کہ ہم زمین کے پاس آکر (موت اور فنا کے ذریعہ) اس کے اطراف سے کم کردیں گے؟ تو کیا

الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۴﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اُنۡذِرُكُمۡ بِالۡوَحۡىِ ۖ وَ لَا يَسۡمَعُ

پھر بھی وہ غلبہ رکھتے ہیں؟ • آپ کہہ دیجئے: میں تو وحی کے ذریعے تمہیں خبردار کرتا ہوں، لیکن جو

۱۲۔ میرے والد گرامی فرمایا کرتے تھے۔ جب کسی نیک کام کا ارادہ کر لو تو اسے جلدی سے انجام دے دو، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں ہوتا کہ بعد میں کیا حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ (کافی جلد ۲ ص ۱۴۲)

الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنۡذَرُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَئِنۡ مَّسَّتۡهُمۡ

لوگ حق سننے سے بہرے ہیں، جب انہیں متنبہ کیا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں سنتے ● حالانکہ اگر تمہارے

نَفۡحَةٌ مِّنۡ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوۡلُنَّ یٰوَیۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا

پروردگار کے عذاب کا ایک جھونکا ان کو مس کرلے تو یقینا وہ کہیں گے، ہائے افسوس ہم پر، بے

ظٰلِمِیۡنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَضَعُ الۡمَوَازِیۡنَ الۡقِسۡطَ لِیَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ

شک ہم ہی ظالم تھے ● اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو قائم کریں گے، پس (اس دن) کسی

فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَیۡـًٔا ؕ وَ اِنۡ كَانَ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ

پر ظلم نہیں ہوگا اور اگر (کوئی عمل) رائی کے دانے کے برابر (بھی) ہوگا تو ہم اسے

خَرۡدَلٍ اَتَیۡنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰی بِنَا حٰسِبِیۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ لَقَدۡ

(حساب کے لیے) لے آئیں گے اور کافی ہے کہ ہم حساب کرنے والے ہیں ● اور یقیناً

اٰتَیۡنَا مُوۡسٰی وَ هٰرُوۡنَ الۡفُرۡقَانَ وَ ضِیَآءً وَّ ذِكۡرًا

ہم نے موسیٰ و ہارون کو فرقان، نور اور جو متقین کے لیے یاد دہانی ہے،

لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَیۡبِ وَ هُمۡ

عطا کیا ہے ● جو اپنے رب سے غیب میں بھی ڈرتے ہیں اور وہی

مِّنَ السَّاعَةِ مُشۡفِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَ هٰذَا ذِكۡرٌ مُّبٰرَكٌ

جو قیامت سے بھی خوف کھاتے ہیں ● اور یہ (قرآن) بابرکت ذکر ہے جسے ہم نے

اَنۡزَلۡنٰهُ ؕ اَفَاَنۡتُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ

(تمہارے لیے) نازل کیا ہے تو کیا تم اس کا انکار کرتے ہو؟ ● اور اس میں شک نہیں کہ

ع ۴ ۹ ۹

اِبۡرٰهِیۡمَ رُشۡدَهٗ مِنۡ قَبۡلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِیۡنَ ﴿۵۱﴾ اِذۡ

ہم نے ابراہیمؑ کو رُشد و کمال تک پہنچایا اور (البتہ) ہم اس کی شائستگی سے آگاہ تھے۔ جب انہوں

قَالَ لِاَبِیۡهِ وَ قَوۡمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیۡلُ الَّتِیۡۤ اَنۡتُمۡ لَهَا

نے اپنے (منہ بولے) باپ (چچا) اور قوم سے کہا: کیا ہیں یہ بے روح مجسمے کہ تم جن کی مسلسل

موضوع آیت ۴۵۔ بات کو غور سے سننا

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جو بات کو اچھی طرح سنتا ہے، اس سے جلد فائدہ اٹھاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ ہر صاحب دل عاقل نہیں ہوتا، اور نہ ہر کان رکھنے والا، گوش شنوا، اور نہ ہر آنکھ والا چشم بینا رکھتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۸۸)

۳۔ اپنے کانوں کو اچھی باتیں سننے کا عادی بناؤ اور جو بات تمہاری بہتری میں اضافہ نہ کرے ادھر کان نہ دھرو۔ (غرر الحکم)

۴۔ بات سننے والا بات کرنے والے کا شریک ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ اگر تم حق بات بولنے والے عالم نہیں بن سکتے تو یاد رکھنے والے سامع ضرور بنو۔ (غرر الحکم)

۶۔ وہ دل بے وقار ہے جس کے لئے یاد کرنے والا کان نہیں۔ (غرر الحکم)

۷۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جس نے حکمت کا کوئی کلمہ سنا اسے گرہ میں باندھ لیا ہدایت کی طرف اسے بلایا گیا تو دوڑ کر قریب ہوا اور صحیح راہبر کا دامن تھام کر نجات پائی۔ (نہج البلاغہ غطبہ ۷۶)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۸۔ سب سے زیادہ بینا آنکھ وہ ہے جو خیر کے رستوں کو خوب غور سے دیکھتی ہے اور شنواترین گوش وہ ہے جو نصیحت کو یاد کرتا اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۰۹)

حضرت زین العابدین علیہ السلام:

۹۔ ہر چیز کا ایک میوہ ہوتا ہے اور کان کا میوہ بہترین کلام ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۰

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۱۰۔ اور کان کا فرض یہ ہے کہ گناہوں کی باتوں کو نہ سنے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" وقد نزل علیکم فی الکتٰب" یعنی (اے مسلمانو!) خدا تم پر اپنی کتاب (قرآن) میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم سن لو کہ خدا کی آیتوں سے انکار کیا جاتا ہے اور ان سے مسخرہ پن کیا جاتا ہے تو تم ان کے ساتھ مت بیٹھو۔۔۔ (نساء ۱۴۰) (تفسیر نور الثقلین جلد اول ص ۵۶۴)

عٰكِفُوۡنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوۡا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾

پوجا کر رہے ہو؟ ● انہوں نے (جواب میں) کہا: ہم نے اپنے آباء و اجداد کو ان کی پوجا پر پایا ہے ●

قَالَ لَقَدۡ كُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۵۴﴾

(ابراہیمؑ نے) کہا: یقینا تم اور تمہارے آباء و اجداد کھلم کھلا گمراہی میں چلے آرہے ہو ●

قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِيۡنَ ﴿۵۵﴾

(مشرکین نے ابراہیم سے) کہا: آیا تم ہمارے لیے حق بات لے آئے ہو یا مذاق کررہے ہو؟ ●

قَالَ بَلۡ رَّبُّكُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ الَّذِىۡ

(ابراہیم نے) کہا: بلکہ (میں حق بات کہہ رہا ہوں) تمہارا رب (وہی) آسمانوں اور زمین

فَطَرَهُنَّ ۖ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۵۶﴾

کا رب ہے اور انہیں پیدا کیا ہے اور میں (بھی) اس حقیقت پر گواہوں میں سے ہوں ●

وَ تَاللّٰهِ لَاَكِيۡدَنَّ اَصۡنَامَكُمۡ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا

اور خدا کی قسم تمہاری غیر حاضری میں تمہارے بتوں کی بربادی کے لیے ضرور

مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمۡ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيۡرًا لَّهُمۡ

بندوبست کروں گا ● پس (ابراہیمؑ نے) ان سب کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا سوائے ان کے بڑے کے

لَعَلَّهُمۡ اِلَيۡهِ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوۡا مَنۡ فَعَلَ هٰذَا

تاکہ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ اس کی طرف لوٹ آئیں ● انہوں نے کہا: کس نے ہمارے خداؤں

بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًى

کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ یقینا وہ ظالموں میں سے ہے ● انہوں نے کہا: ہم نے سنا ہے کہ ایک جوان

يَّذۡكُرُهُمۡ يُقَالُ لَهٗۤ اِبۡرٰهِيۡمُ ؕ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِهٖ

جسے ابراہیم کہا جاتا ہے ان (بتوں) کو (برائی کے ساتھ) یاد کرتا ہے ● (بزرگان قوم نے) کہا: پس اُسے

عَلٰۤى اَعۡيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡهَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوۡۤا

لوگوں کی آنکھوں کے سامنے لے آؤ! تاکہ وہ (اس کے مجرم ہونے کی) گواہی دیں ● انہوں نے کہا:

ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلۡ

اے ابراہیمؑ! آیا تو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ (سلوک) کیا ہے؟● (ابراہیمؑ نے) کہا: بلکہ

فَعَلَهٗ ۖ كَبِیۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ اِنۡ كَانُوۡا یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۳﴾

اس کے بڑے نے ایسا کیا ہے اگر یہ بولتے ہیں، پس خود ان سے پوچھ لو!●

فَرَجَعُوۡۤا اِلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّكُمۡ اَنۡتُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۶۴﴾

پس انہوں نے خود اپنے (ضمیر کی) طرف رجوع کیا، پس (ایک دوسرے سے یا خود سے) کہنے لگے! یقیناً تم خود ہی ظالم ہو●

ثُمَّ نُكِسُوۡا عَلٰی رُءُوۡسِهِمۡ ۚ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ

پھر انہوں نے اپنے سر جھکا دیئے (اور شرمسار ہو کر کہا: اے ابراہیمؑ!) تم اچھی طرح جانتے ہو

یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا

کہ یہ بول نہیں سکتے● (ابراہیمؑ نے) کہا: تو کیا تم معبودِ حقیقی کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہو جو نہ

یَنۡفَعُكُمۡ شَیۡـًٔا وَّ لَا یَضُرُّكُمۡ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمۡ وَ لِمَا

تو تمہیں کوئی فائدہ پہنچاتے ہیں اور نہ تمہیں نقصان پہنچاتی ہیں● برا ہو تمہارا اور ان چیزوں کا کہ

تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوۡا

تم خدا کو چھوڑ کر جن کی پوجا کرتے ہو، آیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟● (لیکن ضدی مشرکین

حَرِّقُوۡهُ وَ انۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ﴿۶۸﴾ قُلۡنَا

نے) کہا: اگر تم چاہتے ہو کہ کوئی کام کرو تو اسے جلا ڈالو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو● (جب آگ تیار کر

یٰنَارُ كُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ ﴿۶۹﴾ وَ اَرَادُوۡا

کے ابراہیمؑ کو اس میں ڈال دیا گیا) تو ہم نے کہا: اے آگ ابراہیمؑ پر سرد اور سلامتی ہو جا● اگرچہ انہوں نے ابراہیمؑ کے

بِهٖ كَیۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِیۡنَ ﴿۷۰﴾

لیے (بری) چالوں کا ارادہ کیا لیکن ہم نے انہیں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (لوگوں) میں سے قرار دے دیا●

وَ نَجَّیۡنٰهُ وَ لُوۡطًا اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ بٰرَكۡنَا فِیۡهَا

اور ہم نے اس (ابراہیمؑ) اور لوطؑ کو (شر کفار سے) ایسی سرزمین کی طرف نجات دی جہاں ہم نے تمام جہان

لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾ وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَ يَعۡقُوۡبَ

کے لیے برکتیں رکھ دی ہیں • اور ہم نے اس (ابراہیمؑ) کو اسحاقؑ عطا فرمایا اور یعقوبؑ

نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً

اضافی نعمت کے طور پر بخشا اور تمام کو صالح افراد سے قرار دیا • اور انہیں ایسا پیشوا بنایا جو

يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَ

ہمارے حکم کے مطابق (لوگوں کو) ہدایت کرتے ہیں اور انہیں نیک کاموں کی انجام دہی،

اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿٧٣﴾ۙ

نماز کی بجاآوری اور زکوۃ کی ادائیگی کی وحی کی اور وہ صرف ہمارے ہی عبادت گزار بندے تھے •

وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ

اور ہم نے لوطؑ کو حکمت اور علم عطا فرمایا اور اسے ایسی آبادی (والوں)

كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ

سے نجات دلائی جو برائیوں کا ارتکاب کیا کرتے تھے۔ اور وہ بہت ہی برے

فٰسِقِيۡنَ ﴿٧٤﴾ۙ وَ اَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ

اور فاسق لوگ تھے • اور ہم نے انہیں اپنی رحمت میں بھیج دیا، یقینا وہ نیک لوگوں

الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٧٥﴾ؒ وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ

ع ٥ ٢٥ ٥

میں سے تھے • اور نوحؑ (کے ماجرا) کو یاد کرو جب (ابراہیمؑ اور لوطؑ سے) پہلے انہوں نے اپنے پروردگار

فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ

کو پکارا، تو ہم نے (ان کی دعا کو) قبول کیا، پس انہیں اور ان کے خاندان کو اس (دکھ اور) بڑی بلا

الۡعَظِيۡمِ ﴿٧٦﴾ۚ وَ نَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا

سے نجات دی • اور انہیں اس قوم والوں کے مقابلے میں امداد دی جنہوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿٧٧﴾

آیات کو جھٹلایا، یقیناً وہی برے لوگ تھے، پس ہم نے ان سب کو غرق کردیا •

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ

اور داودؑ و سلیمانؑ (کو یاد کیجئے) جب وہ کھیتی کے بارے میں فیصلہ کررہے تھے جس

فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ‌ۚ وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ۝۷۸

میں قوم کی بکریاں رات کو چر گئیں (اور اسے تباہ کردیا) اور ہم اس فیصلہ کے شاہد تھے ●

فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ‌ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا‌

پس ہم ہی نے وہ (حق کا فیصلہ) سلیمان کو سمجھایا تھا اور ہم ہی نے ان میں سے ہر ایک کو حکمت (دانائی)

وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ‌ؕ

اور علم (ودانش) عطا کی اور پہاڑوں کو داودؑ کے لیے مسخر کردیا، (اس طرح کہ وہ) اور پرندے داودؑ کے ساتھ

وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ۝۷۹ وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ

تسبیح کہتے تھے اور ہم ہی یہ کام انجام دے رہے تھے ● اور ہم نے ان کو تمہارے لئے زرہ سازی کا ہنر

لِتُحۡصِنَكُمۡ مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ‌ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ۝۸۰ وَ

سکھایا تاکہ تمہیں تمہاری جنگ (کے خطرات) سے بچائے رکھے، تو کیا تم شکر ادا کرو گے؟ ● اور

لِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ

ہم نے سلیمان کیلئے تیز ہوا کو (رام کردیا) کہ وہ اسے ان کے حکم سے اس سرزمین

الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا‌ ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ۝۸۱ وَ

کی طرف لے چلتی جس کو ہم نے برکت دی ہے اور ہم ہر چیز سے آگاہ ہیں ● اور

مِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ عَمَلًا

شیطانوں کا ایک گروہ ان (سلیمان) کے لیے غوطہ خوری کرتا تھا، اور

دُوۡنَ ذٰلِكَ‌ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ۝۸۲ وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى

ان کے علاوہ بھی کام انجام دیتا تھا اور ہم ان کی نگرانی کررہے تھے ● اور (یاد کرو) ایوبؑ کو جبکہ انہوں

رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ۝۸۳

نے اپنے رب کو پکارا (اور کہا) اس میں شک نہیں کہ مجھے تکلیف آ پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ مہربان ہے ●

موضوع آیت ۷۹۔ نوافل

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ نوافل (اور مستحبات) سے قرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا ہے جبکہ وہ واجبات کے سد راہ ہوں۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ص ۸۹)

امام حسن علیہ السلام:

۲۔ فرائض اور واجبات کو چھوڑنے کی اجازت نہیں اور نوافل اور مستحبات کو بجالانے پر سختی نہیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۷۳)

۳۔ جب نوافل، واجبات اور فرائض میں سد راہ ہونے لگیں تو انھیں ترک کر دو۔

(بحار الانوار جلد ۸۷ ص ۱۰۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۴۔ دلوں کے لئے اقبالی اور ادباری کیفیت ہوتی ہے، جب ان کی اقبالی کیفیت ہو تو ان سے نوافل ادا کراؤ اور جب ادباری (ہٹنے کی) کیفیت ہو تو ان سے نوافل ادا نہ کراؤ۔ (فروع کافی جلد ۳ ص ۴۵۴)

۵۔ جب بندہ کھڑا ہوتا ہے اور نوافل ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر و مباہات کرتا ہوا کہتا ہے میرے فرشتو میرا بندہ وہ چیز ادا کر رہا ہے جو میں نے اس پر فرض نہیں کی۔ (وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۵۵)

۶۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ نوافل اور مستحبات تحفے کی مانند ہیں جو قبول ہو جاتے ہیں۔

(وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۱۶۹)

۷۔ فضیل کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: '' هُمۡ عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ '' یعنی لوگ اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا اس سے فریضہ نمازیں مراد ہیں اور میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ جو لوگ اپنی نمازوں کو پابندی سے ادا کرتے ہیں (المعارج/۲۳) فرمایا اس سے نافلہ نمازیں مراد ہیں۔

(فروع کافی جلد ۳ ص ۲۷۰)

موضوع آیت ۸۰۔ حرفت (کاروبار)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ کاروباری مومن بندے کو دوست رکھتا ہے۔

(کنز العمال حدیث ۹۲۰۰)

۲۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب کسی شخص کی طرف نظر کرتے اور وہ آپؐ کو اچھا لگتا تو اس کے بارے میں پوچھ لیتے کہ اس کا کوئی کاروبار بھی ہے؟ اگر تو جواب ملتا کہ "نہیں ہے!" تو فرماتے یہ شخص میری نظروں میں گر گیا ہے۔ پوچھا جاتا یا رسول

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَیْنٰهُ

تو ہم نے ان (کی دعا) کو مستجاب کیا اور سختی کو برطرف کر دیا اور ان کے اہلِ خانہ کو ان کی طرف پلٹا دیا اور

اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ

ان جیسوں کو (بھی) ان کے (ہمراہ کر دیا تاکہ) ایک تو ہماری طرف سے (ان کے ساتھ) رحمت رہے (اور

ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَ

دوسرے) عبادت گزاروں کے لیے پند و نصیحت ہو ● اور اسماعیلؑ، اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ کو

ذَاالْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ۚۖ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ

(یاد کرو کہ) وہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے ● اور ہم نے انہیں اپنی

رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ ذَاالنُّوْنِ

رحمت میں داخل کر دیا یقینا وہ سب شائستہ لوگ تھے ● اور ذوالنون (یونسؑ کو بھی یاد کرو) جب وہ غصے کی

اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ

حالت میں روٹھ کر (باہر) چلے گئے اور یہ گمان کیا کہ (اب وہ آسودہ خاطر ہو گئے ہیں اور) ہم انہیں تنگی میں مبتلا نہیں

عَلَیْهِ فَنَادٰى فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ

کریں گے (لیکن جونہی وہ مچھلی کے پیٹ میں گئے اور اس کا سبب انہیں معلوم ہو گیا) پھر تو تاریکیوں میں پکار اٹھے کہ

اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ۚۖ

(خداوندا!) تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو پاک و منزہ ہے (اور) یقیناً میں ہی ستمگاروں میں سے تھا ●

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ

پس ہم نے ان کی دعا کو قبول کیا اور انہیں غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح

نُـنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَ زَكَرِیَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا

مومنین کو نجات دیتے ہیں ● اور زکریاؑ کو (یاد کیجئے) جب انہوں نے پروردگار کو پکارا اور

تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا

کہا: اے پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور البتہ تو خود بہترین وارث ہے ● پس ہم نے ان (کی دعا)

اللہ وہ کیسے ؟ تو فرماتے کیونکہ جب مومن کا کوئی کاروبار نہ ہو تو وہ دین کو اپنا معاش بنا لیتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۹)

حضرت علی علیہ السلام:
۳۔ تجارت کا رخ کرو کیونکہ اس طرح سے لوگوں کے ہاتھوں میں موجود چیزوں سے بے نیازی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ دیانتدار صاحب حرفت (کاروباری) شخص کو دوست رکھتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۱۰۰)

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے اس کی گزر بسر کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا آپ کے قربان جاؤں میں نے تجارت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے، امام نے پوچھا کس لئے ؟ کہا موت کے انتظار میں کہ جانے کب آجائے۔ یہ سن کر امامؑ نے فرمایا عجیب باتیں کرتے ہو! اس سے تو تمہارا سارا مال ختم ہو جائے گا۔ تجارت سے ہاتھ مت کھینچو خدا کے فضل کو طلب کرو اپنا دروازہ کھلا رکھو، اپنی چادر پھیلائے رکھو اپنے رب سے رزق طلب کرو۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۴۱۴)

لَهٗ ۚ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ

کو مستجاب کیا اور انہیں یحیٰ بخش دیا اور اس کی بیوی کو (جو کہ بانجھ تھی) اس کے لیے باصلاحیت بنا

كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ

دیا (اور یہ اس لئے تھا) کیونکہ تحقیق وہ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے ار ہمیں امید اور ڈر کے

رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَ الَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ

ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے سامنے سر جھکائے ہوئے تھے ● اور اس (مریمؑ) کو بھی یاد کرو کہ وہ ایسی

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَاۤ

خاتون تھی جس نے اپنے دامن کو پاکیزہ رکھا تو ہم نے اپنی روح اس میں پھونک دی اور اسے اور اس کے فرزند

اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖؗ وَّ

(عیسیٰ مسیحؑ) کو تمام جہانوں کے لیے آیت (اور نشانی) قرار دیا ● بے شک یہ تمہاری امت ہے، یگانہ امت اور میں

اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَ تَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ

تمہارا رب ہوں پس تم میری ہی عبادت کیا کرو ● اور انہوں نے کام کو اپنے درمیان تفرقہ کی نذر کر دیا

كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

(انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آخر کار) سب لوگ ہماری طرف لوٹ کر آئیں گے ● تو جو شخص نیک اعمال بجالائے گا اور

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ

مومن ہوگا تو اس کی سعی و کوشش کی ہرگز ناشکری نہیں کی جائے گی اور یقیناً ہم (اس کے نیک کاموں کو) اس کے

كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَ حَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا

واسطے لکھ دیں گے ● اور جن آبادیوں کو ہم نے (فساد اور گناہ کی وجہ سے) ہلاک کیا ہے ان پر حرام ہے (کہ دوبارہ لوٹ

يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ

کے آئیں) وہ واپس نہیں آئیں گے ● اس وقت تک جب یاجوج وماجوج کے لیے راستہ کھول دیا جائے گا اور وہ ہر

مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ

بلندی سے ٹوٹ پڑیں گے اور جلدی سے گزر جائیں گے ● اور (قیامت کے قائم ہونے کا) برحق وعدہ نزدیک

ع ۱۸ ۶ ۶

موضوع آیت ۹۰۔ والد اور اولاد

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ہماری اولاد ہمارے جگر (کے ٹکڑے) ہیں۔ اگر چھوٹے ہوں تو ہمارے حکمران ہوتے ہیں۔ بڑے ہوں تو ہمارے دشمن ہوتے ہیں۔ اگر زندہ رہیں تو ہمیں آزمائش میں ڈالے رہتے ہیں اور اگر فوت ہوجائیں تو غمگین کرتے ہیں (یہ ایک عام انسانی فطرت کی منظر کشی کی گئی ہے۔از مترجم)

(بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۹۷)

۲۔ جو شخص اپنی اولاد کو چومے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اور جو انہیں خوش کرے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوش کرے گا اور جو انہیں قرآن مجید کی تعلیم دلائے تو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے والدین کو بلایا جائے گا اور انہیں ایسا قیمتی لباس پہنایا جائے گا جس سے اہل بہشت کے چہرے چمکنے لگیں گے۔

(فروع کافی جلد ۶ص ۴۹)

۳۔ جس کے ہاں کوئی بچہ موجود ہو اسے بھی اس کے ساتھ بچہ بن جانا چاہیے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۵ص ۲۰۳)

۴۔ نیک اولاد، بہشت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۹۰)

۵۔ بدکار اولاد عزت کو تباہ اور بزرگوں کو بدنام کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ بدکار اولاد بدترین مصیبت ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور دل (کے درخت) کا پھل اولاد ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۴۵۴۱۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۸۔ اولاد کو کھودینا دل کو جلا دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ تمہاری ساری توجہ اپنے اہل و اولاد کی طرف نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کے دوست ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتا، اور اگر وہ خدا کے دشمن ہیں تو پھر تمہیں دشمنانِ خدا سے کیا سروکار؟۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۷۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اس کی اولاد سے شدید محبت کی وجہ سے رحم کرتا ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ص ۳۱۱)

۱۱۔ جس دن انسان پیدا ہوتا ہے اس دن بڑا ہوتا ہے اور جس دن مرتا ہے اس دن چھوٹا ہوتا ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد اول ص ۱۳۲)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۱۲۔ اس انسان پر تین موقعے بڑے وحشتناک ہوتے

فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبۡصَارُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا ؕ یٰوَیۡلَنَا قَدۡ

آچکا ہے پس اس وقت کفار کی آنکھیں (وحشت اور حیرت کی وجہ سے) پتھر ہو جائیں گی۔ اور (وہ خود سے

كُنَّا فِیۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا بَلۡ كُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمۡ وَ مَا

کہیں گے) ہائے مصیبت سچ مچ ہم اس (دن) سے تو غفلت میں تھے بلکہ ہم ظالم تھے ● (ان سے کہا

تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَهَا

جائے گا) یقیناً تم اور ہر وہ چیز جس کی خدا کے علاوہ تم پرستش کرتے ہو جہنم کا ایندھن ہوں گے اور اس

وٰرِدُوۡنَ ﴿۹۸﴾ لَوۡ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوۡهَا ؕ وَ كُلٌّ

میں (ضرور) جا اترو گے ● اگر یہ (واقعی) معبود ہوتے تو اس (دوزخ) میں داخل نہ ہوتے، حالانکہ یہ

فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمۡ فِیۡهَا زَفِیۡرٌ وَّ هُمۡ فِیۡهَا لَا

سب اس میں ہمیشہ رہیں گے ● ان کے لیے دوزخ میں نالہ و شیون اور نعرے ہوں گے اور وہ

یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا

وہاں (کوئی جواب) نہیں سن پائیں گے ● بے شک جن لوگوں کو ہماری طرف سے پہلے ہی دن سے

الۡحُسۡنٰۤی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا یَسۡمَعُوۡنَ

نیک وعدہ دیا جاچکا ہے وہ اس (دوزخ) سے دور رکھے جائیں گے ● وہ (جہنم کے) شور کی

حَسِیۡسَهَا ۚ وَهُمۡ فِیۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾

صدا کو نہیں سنیں گے اور وہ جس طرح ان کا جی چاہے گا نعمتوں اور خوشیوں میں ہمیشہ رہیں گے ●

لَا یَحۡزُنُهُمُ الۡفَزَعُ الۡاَكۡبَرُ وَ تَتَلَقّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا

(اس دن) عظیم ترین وحشت انہیں غمگیں نہیں کرے گی اور فرشتے ان کی ملاقات (اور استقبال) کو

یَوۡمُكُمُ الَّذِیۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾ یَوۡمَ نَطۡوِی

جائیں گے (اور کہیں گے:) یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ● جس دن ہم آسمان کو

السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاۡنَاۤ

تحریروں کے طومار کی طرح لپیٹ دیں گے (اور جس طرح) ہم نے تخلیق کا آغاز کیا تھا اسی طرح اس

ہیں۔

۱۔ جب وہ پیدا ہوتا ہے اور ماں کے پیٹ سے نکل کر اس دنیا کو دیکھتا ہے۔

۲۔ جب وہ مرتا ہے اور آخرت اور اہل آخرت کو دیکھتا ہے۔

۳۔ جب وہ (قیامت کے دن) قبر سے اٹھایا جائے گا اور وہاں پر ایسے حالات کا مشاہدہ کرے گا جو دنیا میں نہیں دیکھے تھے۔

(خصال صدوق جلد اول ص ۱۰۷)

موضوع آیت ۹۷۔

غفلت اور غفلت شعاری

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ غافل ترین انسان وہ ہے جو دنیا کے ایک حال سے دوسرے حال میں تبدیل ہونے سے نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۱۲)

۲۔ اے ابوذر! نیکی کا ارادہ ہمیشہ کئے رہو خواہ اسے انجام نہ دے سکو تاکہ تم غفلت شعاروں میں نہ لکھے جاؤ۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ خدا کی ہمیشہ کی یاد سے غفلت کے پردے چاک ہو جاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۴۔ غفلت مضر ترین دشمن ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جب دل غافل ہوں تو آنکھوں کے بیدار رہنے کا کیا فائدہ؟ (غرر الحکم)

۶۔ آیا کوئی ہے جو اپنی مدت عمر کے ختم ہونے سے پہلے خواب غفلت سے جاگ اٹھے؟ (غرر الحکم)

۷۔ شریف انسان کے اعلیٰ اخلاق میں یہ بات شامل ہے کہ وہ بہت سی باتوں کے جانتے ہوئے بھی چشم پوشی سے کام لیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ جانتے ہوئے لاعلمی کے اظہار جیسی کوئی عقل مندی نہیں اور سمجھتے ہوجے چشم پوشی سے کام لینے جیسی کوئی بردباری نہیں۔ (غرر الحکم)

۹۔ جو شخص بہت سے امور میں چشم پوشی سے کام نہیں لیتا اس کی زندگی افسردگی میں بسر ہوتی ہے۔

(غرر الحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۱۰۔ غفلت یہ ہے کہ تم مسجد (جانا) چھوڑ دو اور بدکار کی اطاعت کرو۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۴)

حضرت محمد باقر علیہ السلام:

۱۱۔ غفلت سے بچتے رہو کیونکہ اس میں سنگدلی مضمر ہے۔ (بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۱۶۴)

۱۲۔ جو مومن فریضہ نمازوں کی پابندی کرتا ہے اور انہیں ان کے وقت پر بجا لاتا ہے تو اس کا شمار غفلت

شعاروں میں نہیں ہوتا۔
(تفسیر نورالثقلین جلد ۲ ص ۱۱۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ اگر (جانتے ہو) شیطان دشمن ہے تو پھر غفلت کیسی؟۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۹۰)

۱۴۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ راز و نیاز کرتے ہوئے خدا وند فرماتا ہے ۔ اگر غفلت شعاری شقاوت اور خواہش پرستی نہ ہوتی تو لوگوں کو زندگی کا مزہ کیسے آتا۔ اور اس کے بغیر صدیق لوگوں کو بھی پریشانی ہوتی۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۳۸)

موضوع آیت ۱۰۵۔ زمین کے وارث

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اگر دنیا کی زندگی سے صرف ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو اس قدر طولانی کردے گا کہ اس میں میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کو ظاہر کرے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام ایسا ہو گا۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے یوں بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔ (سنن ابو داؤد سجستانی)

۲۔ میری امت میں مہدیؑ ہو گا اس سے میری امت ایسی نعمتوں سے بہرہ مند ہو گی کہ اس طرح کی نعمتوں سے کبھی بہرہ مند نہیں ہوئی ہو گی۔
(سنن ابن ماجہ جلد ۲ حدیث ۴۰۸۳ مطبوعہ ۱۹۵۳ء)

۳۔ محی الدین المعروف ابن عربی کہتے ہیں کہ اللہ کا ایک خلیفہ ہو گا جو اس وقت ظہور کرے گا جب دنیا ظلم وجور سے بھر چکی ہو گی اور وہ اسے عدل و انصاف سے بھر دے گا۔۔۔ اور خدا کا یہ خلیفہ رسول اللہؐ کی عترت (اہلبیتؑ) اور اولاد فاطمہ زہراؑ سے ہو گا اس کا نام اپنے جدامجد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے نام جیسا ہو گا۔۔ رکن اور مقام کے درمیان اس کی بیعت کی جائے گی وہ پیغمبر خدا کے ہم شکل ہو گا۔۔۔ اس کی پیشانی روشن اور ناک خوبصورت ہو گی۔۔ سنت رسولؐ کے مطابق لوگوں کی امامت اور پیشوائی کرے گا۔
(الفتوحات المکیہ مطبوعہ دارالکتب العربیہ ص ۳۲۷)

اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِیۡدُہٗ ؕ وَعۡدًا عَلَیۡنَا ؕ اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیۡنَ ﴿۱۰۴﴾

کو پلٹا دیں گے (یہ) ہمارے ذمہ وعدہ ہے (اور) ہم یقیناً (اپنے وعدے کو) بجالایا کرتے ہیں ●

وَ لَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ

اور بتحقیق ہم نے (آسمانی کتاب) زبور میں (جو کہ) ذکر (تورات) کے بعد (نازل ہوئی) ہے

یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِیۡ ہٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ

لکھ دیا ہے کہ یقیناً میرے صالح بندے زمین کے وارث ہوں گے ● بے شک اس (پیش گوئی) میں عبادت

عٰبِدِیۡنَ ﴿۱۰۶﴾ؕ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾

کرنے والے لوگوں کے لیے واضح پیغام ہے ● اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے ●

قُلۡ اِنَّمَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ

کہہ دیجئے کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے کہ معبود حقیقی ہی تمہارا واحد خدا ہے،

مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُکُمۡ عَلٰی

تو کیا تم اس کو تسلیم کرتے ہو؟ ● پس اگر وہ روگردانی کریں تو آپ (انہیں) کہہ دیں میں نے تم سب کو یکساں طور پر

سَوَآءٍ ؕ وَ اِنۡ اَدۡرِیۡۤ اَقَرِیۡبٌ اَمۡ بَعِیۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾

خطرے سے آگاہ کر دیا تھا اور میں نہیں جانتا کہ (عذاب الٰہی کا) وہ وعدہ جو تمہیں دیا جاچکا ہے آیا قریب ہے یا دور! ●

اِنَّہٗ یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَ یَعۡلَمُ مَا تَکۡتُمُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾

اس میں شک نہیں کہ وہ آشکارا باتوں کو بھی جانتا ہے اور وہ بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ●

وَ اِنۡ اَدۡرِیۡ لَعَلَّہٗ فِتۡنَۃٌ لَّکُمۡ وَ مَتَاعٌ اِلٰی

اور میں نہیں جانتا کہ شاید (عذاب میں) یہ (تاخیر) تمہارے لیے آزمائش ہو اور ایک مقررہ مدت تک کے لیے فائدہ

حِیۡنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احۡکُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا

اٹھانے کے لیے ہو! ● (رسول پاکؐ نے) عرض کیا: پروردگارا! (تو خود ہی) برحق فیصلہ فرما! اور (اے کافرو! جان لو کہ)

الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

ہم سب کا رب رحمان ہے اور تم جو ناروا باتیں بناتے ہو اس کے مقابلے میں رب رحمان سے ہی مدد مانگی جاتی ہے ●

ع ۱۹ ۷

سُوْرَةُ الْحَجّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتُهَا ۷۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، یقین جانو کہ قیامت کا زلزلہ ایک عظیم اور ہولناک

عَظِيْمٌ ﴿۱﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ

حادثہ ہے● جس دن اس (عظیم زلزلہ) کو دیکھو گے کہ ہر دودھ دینے والی

اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى

اس کو بھول جائے گی جسے دودھ دیتی ہے اور ہر حاملہ اپنے حمل کو گرا دے گی اور

النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ

لوگوں کو مستی کی حالت میں دیکھو گے جبکہ وہ مست نہیں ہوں گے بلکہ خدا کا عذاب

شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ

بہت سخت ہوگا● اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو کسی قسم کے علم کے بغیر خدا کے بارے

عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ

میں لڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں● اس (شیطان) کے لیے لکھا (اور مقرر کیا)

مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ

جاچکا ہے کہ جو شخص اس کی ولایت کو تسلیم کرے گا وہ یقیناً اسے گمراہ کرے گا اور جلانے والی آگ عذاب کی

السَّعِيْرِ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ

طرف لے جائے گا● اے لوگو! اگر تم کو قیامت کے دن (دوبارہ) اٹھنے کے بارے میں شک ہے (تو اپنے

مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

وجود میں پورے غور کے ساتھ اسے دور کردو) کیونکہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے پھر نطفہ سے، پھر جمے

ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ

ہوئے خون سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، جن میں سے بعض کی خلقت مکمل ہوتی ہے (اور وہ دنیا میں آجاتا

فضائل سورہ حج

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص ہر تیسرے دن سورہ حج کی تلاوت کرے گا تو وہ سال کے گزرنے سے پہلے اسے حج کی سعادت حاصل ہوگی اور اگر اس سفر میں مر جائے گا تو سیدھا جنت میں جائے گا۔ (ثواب الاعمال)

سورہ حج۔ موضوع آیت ا۔ لوگ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
ا۔ تمام لوگ برابر ہیں جیسے کنگھی کے دندانے ہوتے ہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۲۴۸۲۲)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ تمام لوگوں کو کبھی راضی نہیں رکھا جاسکتا لہٰذا جہاں تک بن پڑے نیک کام کرتے رہو، اور اس شخص کی ناراضگی کی ہرگز پرواہ نہ کرو جسے باطل ہی راضی کرسکتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ حکمت ۵۰۱)

۳۔ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں ایک عالم ربانی دوسرا متعلّم کہ جو نجات کی راہ پر برقرار رہے اور تیسرا عوام الناس کا وہ پست گروہ جو ہر پکارنے والے کے پیچھے ہولیتا ہے۔ اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۷۶)

۴۔ روایت میں ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فضل بن یونس سے فرمایا نیکی کا پیغام پہنچایا کرو اور نیکی کی بات کیا کرو اور یہ نہ کہا کرو کہ ہم تو لوگوں کے ساتھ ہیں۔ راوی نے پوچھا کہ اس کا کیا مقصد ہے فرمایا یہ کہ یہ نہ کہا کرو کہ میں تو لوگوں کے ساتھ ہوں جس طرح وہ کریں گے میں بھی اسی طرح کروں گا اور میں تو ان سے میں ایک ہوں کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے سامنے دو راستے ہیں ایک نیکی کا اور دوسرا برائی کا لہٰذا برائی کا راستہ تمہیں نیکی کے راستے سے زیادہ محبوب نہیں ہونا چاہیئے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۲۵)

موضوع آیت ۸۔ لوگوں کی قسمیں

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں ایک عالم ربانی دوسرا متعلّم کہ جو نجات کی راہ پر برقرار ہے اور تیسرا عوام الناس کا وہ پست گروہ ہے کہ جو ہر پکارنے والے کے پیچھے ہو لیتا ہے۔ اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتا ہے، نہ انہوں نے نور علم سے کسب ضیا کی، نہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ لی۔۔۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۷۶)

۲۔ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں:

۱۔ عاقل ۲۔ احمق ۳۔ فاجر۔

عاقل: وہ ہوتا ہے دین جس کی شریعت ہوتا ہے۔ حلم جس کی طبیعت ہوتی ہے، رائے جس کی عادت ہوتی ہے اگر اس سے سوال کیا جائے تو جواب دیتا ہے، اگر بات کرے تو صحیح ہوتی ہے۔ اگر بات سنے تو اسے گرہ سے باندھ لیتا ہے۔ اگر بولے تو سچ بولتا ہے اور اگر اس پر کوئی شخص اعتماد کرتا ہے تو وہ اس کے اس اعتماد پر پورا اترتا ہے۔

احمق: وہ ہوتا ہے کہ اگر اسے اچھے انداز میں متنبہ کیا جائے تو غفلت برتتا ہے۔ اگر اسے مرتبے سے اترنے کے لئے کہا جائے تو چھوڑ جاتا ہے، اگر اسے جہالت پر اکسایا جائے تو جہالت اختیار کر لیتا ہے۔ اور اگر بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وہ بھی بغیر سوچے سمجھے اور اگر اسے سمجھایا جائے تو نہیں سمجھ پاتا۔

فاجر: وہ ہوتا ہے کہ اگر تم اسے اپنا امین بناؤ تو وہ تم سے خیانت کرتا ہے، اگر اس کا ساتھ اختیار کرو تو تمہیں بدنام کرتا ہے اور اگر اس پر اعتماد کرو تو تمہارے اعتماد کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۹)

حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہم السلام:

۳۔ لوگوں کی چار قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو جانتا ہے اور اسے یہ بھی علم ہے کہ جانتا ہے تو ایسا شخص با خبر اور صاحب علم راہنما ہے اس کی اتباع کرو۔ دوسرا وہ ہے جو جانتا ہے لیکن اسے خود معلوم نہیں کہ جانتا ہے، تو ایسا شخص غافل ہے اسے خواب غفلت سے بیدار کرو، تیسرا وہ ہے جو نہیں جانتا اور اسے یہ بھی علم نہیں ہے کہ نہیں جانتا تو ایسا شخص گمراہ ہے اسے ہدایت کرو۔

نوٹ: چوتھی قسم کے آدمی کا ذکر نہیں ہے۔

(مترجم)

(میزان الحکمۃ جلد ۱۰ ص ۲۴۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ لوگ تین طرح کے ہیں ایک مال کے ساتھ دوسرا جاہ و منصب کے ساتھ تیسرا زبان کے ساتھ

مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ

ہے) اور بعض کی خلقت مکمل نہیں ہوتی (اور وہ ساقط ہوجاتا ہے) تاکہ ہم تمہارے لیے واضح کردیں (کہ ہم

اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ

ہر چیز پر قادر ہیں) اور جسے ہم چاہیں ایک مقررہ مدت تک کے لیے ماؤں کے رحموں میں برقرار رکھیں، پھر تمہیں

لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی وَ مِنْكُمْ مَّنْ

بچے کی صورت میں باہر نکالتے ہیں تاکہ تم رشد و بلوغ کی حد تک کو پہنچو (اور اس دوران میں) تم میں سے بعض لوگ

یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ

مر جاتے ہیں، بعض زندگی کے پست ترین مرحلے (بڑھاپے) تک جا پہنچتے ہیں تاکہ جانی ہوئی باتوں کو بھی

شَیْـًٔا ؕ وَ تَرَی الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا

لاعلمی کے سپرد کردیں اور (اسی طرح) تم (سردیوں میں) زمین کو خشک اور مردہ دیکھو گے، لیکن جب اس پر (بارش کا)

عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ

پانی نازل کرتے ہیں تو وہ حرکت میں آجاتی ہے پھلتی پھولتی اور مختلف الانواع نباتات کے خوبصورت

بَهِیْجٍ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَ

جوڑے اگاتی ہے ● یہ (مختلف مراحل) اس لیے ہیں کہ خداوند حق ہے اور وہی مردوں کو

اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ﴿۶﴾ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا

زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ● اور یقینا قیامت نے آنا ہے اور اس میں کوئی

رَیْبَ فِیْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾ وَ مِنَ

شک ہی نہیں اور خداوند ان لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا جو قبروں میں ہیں ● اور لوگوں میں

النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًی وَّ لَا

سے ایسے بھی ہیں جو خدا کے بارے میں کسی علم، ہدایت اور روشن کتاب کے بغیر

كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ۙ﴿۸﴾ ثَانِیَ عِطْفِهٖ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ

جھگڑا کرتا ہے ● (اور) تکبر و نخوت کے ساتھ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خدا کے راستے سے گمراہ

اور یہی شخص سب سے افضل ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۹)

فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ وَّ نُذِیۡقُهٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ عَذَابَ

کردے، اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے جلانے والا عذاب

الۡحَرِیۡقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ یَدٰكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیۡسَ

چکھائیں گے● (یہ عذاب) اس وجہ سے ہے کہ تیرے ہاتھوں نے جو پہلے بھیجا ہے اور یقینا

بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۱۰﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّعۡبُدُ اللّٰهَ

اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتا● اور لوگوں میں سے ایک وہ بھی ہے جو خدا کی عبادت

ع ۸

عَلٰی حَرۡفٍ ۚ فَاِنۡ اَصَابَهٗ خَیۡرُ ۨ اطۡمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَ اِنۡ

صرف زبان سے کرتا ہے، پس اگر اسے کوئی خیر پہنچے تو مطمئن ہوجاتا ہے اور اگر

اَصَابَتۡهُ فِتۡنَةُ ۨ انۡقَلَبَ عَلٰی وَجۡهِهٖ ۚ۟ خَسِرَ الدُّنۡیَا وَ

اسے کوئی مصیبت اور آزمائش آلے تو تبدیل ہو جاتا ہے(ایسا شخص) دنیا اور

الۡاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۱﴾ یَدۡعُوۡا مِنۡ

آخرت میں نقصان اٹھاتا ہے اور یہی کھلم کھلا خسارہ ہے● (بلکہ) اسے

دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهٗ وَ مَا لَا یَنۡفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہے، کس قدر برا سرپرست ہے اور کس

الۡبَعِیۡدُ ﴿۱۲﴾ یَدۡعُوۡا لَمَنۡ ضَرُّهٗۤ اَقۡرَبُ مِنۡ

قدر برا ہمدم ہے● (بلکہ) اسے پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے

نَّفۡعِهٖ ؕ لَبِئۡسَ الۡمَوۡلٰی وَ لَبِئۡسَ الۡعَشِیۡرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ

زیادہ ہے، کس قدر برا سرپرست ہے اور کس قدر برا ہمدم ہے● جو لوگ

یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے ہیں، بے شک اللہ انہیں ایسے باغات میں داخل

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفۡعَلُ مَا

کرے گا جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (جی ہاں!) خدا وہی کرتا ہے جو وہ

یُرِیْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَ

چاہتا ہے ● جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے) اس (پیغمبرؐ) کی دنیا اور آخرت میں مدد نہیں

الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ

کرے گا اُسے چاہیئے کہ ایک رسی آسمان کے ساتھ باندھے (اور اپنے گلے میں پھندا ڈال لے) پھر (اسے)

فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَ كَذٰلِكَ

توڑ دے پھر دیکھے کہ آیا اس کے حیلے بہانے اس کے غیظ و غضب کو دور کرتے ہیں؟ ● اور اسی طرح

اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

ہم نے اس (قرآن) کو بطور روشن آیات نازل کیا ہے اور یقینی بات ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ●

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِئِيْنَ وَ

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنین (مسلمین)، یہودیوں، صابئین، (ستارہ پرست)

النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ

نصاریٰ، مجوس اور مشرکین کے درمیان

يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ

فیصلہ کرے گا اور حق کو باطل سے جدا کردے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ (اور ہر

شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

چیز سے آگاہ) ہے ● آیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں میں ہے

وَ مَنْ فِى الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ

اور جو کوئی زمین میں ہے، سورج، چاند، ستارے،

الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ

پہاڑ، درخت، زمین پر چلنے والے اور بہت سے لوگ خدا کو سجدہ کرتے ہیں؟ البتہ بہت

كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا

سے لوگ (بوجہ اپنے تکبر اور ضد کے) یقینی طور پر عذاب میں گرفتار ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ

لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾ السجدة

خوار کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے ●

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ؗ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا

یہ دو مخالف گروہ اپنے رب کے بارے میں لڑتے ہیں، پس جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے،

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ

ان کے لیے (جہنم کی) آگ کا لباس کاٹا جا چکا ہے (اور) ان کے سروں کے

رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ﴿ۚ۱۹﴾ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَ

اوپر سے کھولتا ہوا مادہ گرایا جائے گا ● اس کھولتے ہوئے مادہ سے جو کچھ کہ ان کے اندر اور باہر ہے

الْجُلُوْدُ ﴿ؕ۲۰﴾ وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَاۤ

سب پگھلا دیا جائے گا۔ اور ان (کی سزا) کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے ● جب وہ دوزخ

اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَ

سے (شدتِ) غم کی وجہ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے، پھر اُسی میں پلٹا دیئے جائیں گے (اور ان

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿ۧ۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ

سے کہا جائے گا) جلا دینے والے عذاب کو چکھو ● بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے ہیں بہشت کے ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جن کے

الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ؕ

(درختوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے مزین کیا

وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ﴿۲۳﴾ وَ هُدُوْۤا اِلَى الطَّیِّبِ مِنَ

جائے گا اور وہاں پر ہی ان کا لباس ریشم کا ہوگا ● اور (اہلِ بہشت) پاکیزہ کلام کے ساتھ ہدایت کئے

الْقَوْلِ ۚۖ وَ هُدُوْۤا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

جائیں گے اور اس خدا کے راستے کی طرف ہدایت کیے جائیں گے جو لائق ستائش ہے ● بے شک جو

ع ۲ ۱۲ ۱۹

موضوع آیت ۱۹۔ لڑائی جھگڑا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تین صفات ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان سے متصف ہو کر اللہ کی بارگاہ میں جا پہنچے تو وہ جنت میں اس کے کسی بھی دروازے سے اپنی مرضی کے مطابق داخل ہوگا۔ ۱۔ حسنِ خلق ۲۔ خدا کا خوف ظاہر اور باطن میں ۳۔ لڑائی جھگڑے کو ترک کر دینا خواہ حق پر ہی کیوں نہ ہو۔ (قصار الجمل مشگینی ص ۱۷۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ لڑائی جھگڑا انسان کی حماقت کو تو ظاہر کر دیتے ہیں لیکن اس کے حق میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کرتے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔ لڑائی جھگڑوں سے بچتے رہو، کیونکہ اس سے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں، اعمال کے ضائع ہو جانے کا موجب بن جاتے ہیں، لڑنے جھگڑنے والوں کو برباد کر دیتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ انسان کے منہ سے ایسی بات نکل جائے جو ناقابل معافی ہو۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۲۷)

۴۔ لڑائی جھگڑے والے دین کو ضائع کر دیتے ہیں، اعمال کو ناکارہ بنا دیتے ہیں اور شک و شبہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ (التوحید ص ۴۵۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ دینی امور میں جھگڑنے سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل یادِ الٰہی سے غافل ہو جاتے ہیں، نفاق پیدا ہوتا ہے، کینے دلوں میں جنم لیتے ہیں اور جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۲۸)

۶۔ وہی شخص لڑائی جھگڑے کرتا ہے جس کا سینہ تنگ ہوتا ہے۔ (التوحید ص ۴۶۱)

۷۔ نہ تو کبھی بردبار سے لڑو اور نہ ہی کسی بیوقوف سے، کیونکہ بردبار (اپنی بردباری کی وجہ سے) تم پر غالب آ جائے گا اور بیوقوف (بے سمجھی کی وجہ سے) تمہیں اذیت پہنچائے گا۔

(قصار الجمل مشگینی جلد اول ص ۱۷۵)

كَفَرُوْا وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ

لوگ کافر ہیں اور (مومنوں کو) خدا کی راہ اور اس مسجد الحرام سے

الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ

روکتے ہیں، کہ جسے ہم نے تمام لوگوں کے لئے، مکہ کے رہنے والوں اور بادیہ نشین (مسافروں)

فِيْهِ وَ الْبَادِ ؕ وَ مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ

کیلئے برابر قرار دیا ہے اور جو شخص مسجد الحرام میں گمراہی اور ظلم کا ارادہ کرتا ہے، ہم انہیں

مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ

دردناک عذاب چکھائیں گے ● اور (یاد کرو اس وقت کو) جب ہم نے کعبہ کے مکان کو ابراہیمؑ کے لیے آمادہ

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ

کیا (اور بتایا) کہ میرے ساتھ کسی بھی قسم کا شرک نہ کرو، میرے گھر کو میرے لیے طواف کرنے والوں، قیام

الْقَآئِمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ

کرنے والوں، رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک و پاکیزہ رکھو ● اور لوگوں کے درمیان

بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ

حج کی آواز بلند کرو تاکہ وہ پیدل چل کر اور دبلی پتلی سواریوں پر سوار ہو کر ہر دور کے راستے

كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا

سے تمہارے پاس آئیں ● (لوگ حج کے لیے تمام علاقوں سے آئیں گے) تاکہ وہ طرح طرح کے منافع

اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ

کے شاہد بنیں، اور حج کے مخصوص ایام میں خدا کو یاد کریں ان گنگ دام چوپایوں

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ

کی خاطر جو ان کا رزق بنے ہیں، پس تم ان کے گوشت سے کھاؤ اور بے کس فقیر

الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ

کو بھی کھلاؤ ● (جب قربانی کرلیں تو) پھر اپنی آلودگیوں کو دور کریں اور اپنی نذروں کو

موضوع آیت ۲۷۔ حج

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص حج کے بارے میں ٹال مٹول سے کام لیتا رہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے تو بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ اسے یہودی یا نصرانی بنا کر اٹھائے گا۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۵۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ بوقتِ شہادت وصیت کرتے ہوئے فرمایا اپنے پروردگار کے گھر کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اسے جیتے جی خالی نہ چھوڑنا کیونکہ یہ اگر خالی چھوڑ دیا گیا تو پھر (عذاب سے) مہلت نہ پاؤ گے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۰)

۳۔ حج اور عمرہ بجا لانے والے خدا کے مہمان ہوتے ہیں اور خدا پر حق بنتا ہے کہ اپنے مہمانوں کی اچھی طرح میزبانی کرے اور انہیں اپنی مغفرت سے نوازے۔ (بحار الانوار جلد ۹۹ ص ۸)

۴۔ حج میں ایک درہم کا خرچ کرنا ہزار درہم کے برابر (کا ثواب) رکھتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۹۹ ص ۷)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۵۔ بیت اللہ کا حج اور عمرہ فقر اور تنگدستی کو دور کرتے ہیں۔ گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں اور جنت جانے کا موجب ہوتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۹۰)

۶۔ حج کرو عمرہ بجا لاؤ اس سے تمہارے جسم تندرست و توانا ہوں گے رزق وسیع ہو گا، ایمان کی اصلاح ہو گی لوگوں کے اور اپنے اہل و عیال کے خرچے پورے ہونگے۔ (بحار الانوار جلد ۹۹ ص ۲۵)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔ حج دلوں کی تسکین ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۸۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ جب تم میں سے کوئی بھی حج کرے تو اسے ہماری زیارتوں پر ہی ختم کرنا چاہیئے کیونکہ یہی حج کی تکمیل ہے۔ (تفسیر نور الثقلین جلد اول ص ۱۸۳)

ع ۳ ۳ ۱۰

لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ

پورا کریں اور قدیم و آزاد گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کریں ● یہ ہیں (مناسک حج) اور جو شخص

حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ

ان کی عزت کرے جنہیں خدا نے محترم قرار دیا ہے تو یقیناً یہ بات ان کے رب کے نزدیک بہتر

الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ

ہے۔ اور تم پر تمام چوپائے حلال کیے جاچکے ہیں سوائے ان کے (جن کا حرام ہونا) تم پر پڑھا جائے پس

الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ

تم بتوں کی پلیدی سے اجتناب کرو اور کلام باطل سے بھی دور رہو ● (مراسم حج کو انجام دو) اس

غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا

حال میں کہ سب خدا کے لیے خالص ہو اور خدا کے ساتھ ذرہ بھی شرک نہ کرو اور جو شخص خدا کے

خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ

ساتھ شرک کرے گا گویا وہ آسمان سے سقوط کرے گا اور فضا ہی میں ایک پرندہ اسے اچک لے جائے گا یا

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ

ہوا اُسے دور کسی مقام پر پھینک دے گی ● یہ ہے (حج کا دستور) اور جو شخص خدا کے شعائر

فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى

کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کا تقویٰ ہے ● ان (قربانی کے جانوروں) میں ایک مقررہ زمانے (عید قربان کے

اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع

پہنچنے) تک تمہارے لیے منافع ہیں، پھر ان کی (قربانی کی) جگہ قدیمی اور آزاد گھر (کعبہ) کی طرف ہے ●

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى

اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک آئین مقرر کیا ہے، تاکہ جب وہ قربانی کریں تو خدا کا نام اس جانور پر لیں

مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

جو اللہ نے ان کی روزی بنایا ہے، پس تمہارا معبود یکتا معبود ہے، پس تم صرف اس کے سامنے

وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسۡلِمُوۡا ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُخۡبِتِيۡنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيۡنَ

سر تسلیم خم کیے رکھو اور (اے رسولؐ!) خالص بندوں کو بشارت دے دو ● (خالص بندے) وہ ہیں

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَ الصّٰبِرِيۡنَ عَلٰى مَاۤ

کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل (خدا کے) خوف سے کانپ اٹھتے ہیں اور جو (سختیاں) انہیں پہنچتی

اَصَابَهُمۡ وَ الۡمُقِيۡمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ

ہیں ان پر وہ صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے وہ اس میں سے

يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَ الۡبُدۡنَ جَعَلۡنٰهَا لَـكُمۡ مِّنۡ شَعَآئِرِ

خرچ کرتے ہیں ● اور ہم نے تمہارے لئے موٹے تازے اونٹوں (کی قربانی) کو شعائر اللہ سے قرار دیا ہے، ان

اللّٰهِ لَـكُمۡ فِيۡهَا خَيۡرٌ ‌ۖ فَاذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهَا

میں تمہارے واسطے خیر ہے، پس (قربانی کرتے وقت) اونٹوں پر جبکہ وہ کھڑے ہوں خدا کا نام لو، جب پہلو

صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتۡ جُنُوۡبُهَا فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَ اَطۡعِمُوا

کے بل گر پڑیں (اور جان دے دیں) تو ان (کے گوشت) سے کھاؤ اور قناعت کرنے والے فقیر کو اور اس فقیر کو

الۡقَانِعَ وَ الۡمُعۡتَـرَّ ‌ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرۡنٰهَا لَـكُمۡ لَعَلَّـكُمۡ

کھلاؤ جو کسی سے سوال نہیں کرتا، اسی طرح ہم نے قربانی کے جانوروں کو تمہارے لیے (رام اور) مسخر کر دیا ہے

تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۶﴾ لَنۡ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَ

شاید تم شکر ادا کرو ● قربانی کے جانوروں کا گوشت اور خون کسی حالت میں خدا تک نہیں پہنچتا، بلکہ تمہاری طرف

لٰـكِنۡ يَّنَالُهُ التَّقۡوٰى مِنۡكُمۡ‌ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَـكُمۡ

سے جو چیز اس تک پہنچتی ہے وہ تقویٰ ہے، اس طرح اللہ نے جانوروں کو تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے تاکہ تم

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ‌ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۳۷﴾

خدا کو اس خاطر بزرگی کے ساتھ یاد کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت کی ہے اور نیک لوگوں کو خوشخبری دے دو ●

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دفاع کرتا ہے جو ایمان لائے ہیں، اس میں شک نہیں کہ اللہ کسی خیانت

موضوع آیت ۳۶۔ قناعت

۱۔ تفسیر مجمع البیان میں اللہ تعالیٰ کے اس قول (**فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً**) یعنی ہم اس کو پاک و پاکیزہ زندگی دیں گے۔ (نحل ۹۷) کے بارے میں ہے کہ اس سے مراد قناعت اور خدا کی طرف سے تقسیم شدہ روزی پر راضی رہنا۔ اسے حسن اور وہب نے روایت کیا ہے اور پیغمبر خداؐ سے مروی ہے۔
(تفسیر مجمع البیان جلد ۶ ص ۳۸۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جو تمہیں حریص بنانے کی کوشش کرے تم قناعت کر کے اس سے (جرم) کا بدلہ لے لو، جس طرح کہ تم اپنے دشمن سے قصاص لے کر خون کا بدلہ لے لیتے ہو۔ (غرر الحکم)

۳۔ قناعت کے ذریعہ ہی عزت حاصل ہوتی ہے۔
(غرر الحکم)

۴۔ جو دنیا کی تھوڑی سے چیز پر قانع نہیں ہوتا، اسے دنیا کا جمع شدہ کثیر سرمایہ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔
(غرر الحکم)

۵۔ قناعت کا پھل یہ ہوتا ہے کہ کاروبار میں مختصر اور اچھے راستے کو اختیار کیا جاتا ہے اور زیادہ طلبی سے دوری اختیار کی جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ حضرت علی علیہ السلام سے (**فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً**) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا وہ قناعت ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۲۹)

۷۔ ان لوگوں میں سے نہ بنو جو عمل کے بغیر آخرت کی امیدیں رکھتے ہیں دنیا کے بارے میں زاہدوں کی سی باتیں کرتے ہیں لیکن ان کا عمل دنیا میں رغبت کرنے والوں کا سا ہوتا ہے۔ اگر عطا ہو جائے تو سیر ہونے میں نہیں آتے اگر کچھ روک لیا جائے تو اس پر قناعت نہیں کرتے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱۵۰)

۸۔ اپنے نفس کو بار بار قناعت کی طرف متوجہ کرو۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۹)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۹۔ یاد رکھو کہ قناعت اور راضی برضا رہنے کی مروت کسی کو بخشش و عطا کی مروت سے زیادہ ہوتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۱)

۱۰۔ قناعت سے جسم کو راحت ملتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۲۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ جو شخص خدا کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرتا ہے وہ سب سے زیادہ غنی انسان ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۴۵)

۱۲۔ دنیاوی قدرت کے لحاظ سے ہمیشہ اپنے سے نیچے کے لوگوں کو دیکھو نہ کہ اپنے سے اوپر کے لوگوں کو

(بحار الانوار ج۸۷ ص۱۹۸)

ع ۵/۱۲

خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ

کار ناشکرے کو دوست نہیں رکھتا ● ان لوگوں کو دفاع اور جہاد کی اجازت دی گئی ہے جو ہمیشہ سے مظلومانہ

ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۨ ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ

طور پر قتل و غارت گری کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور یقیناً خدا بھی ان کی مدد پر قدرت رکھتا ہے ● یہ وہ لوگ ہیں

اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا

جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ہیں (ان کا اور کوئی گناہ نہیں تھا) اس کے سوا کہ وہ کہتے تھے: ہمارا رب

اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

معبود یکتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں (کے ظلم و ستم) کو دوسرے بعض لوگوں کے ذریعہ دفع نہ کرے

لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ

تو چھوٹے بڑے گرجے، یہودیوں کے عبادت خانے اور مسجدیں کہ جن میں کثرت کے ساتھ خدا کا نام لیا

فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ

جاتا ہے، ویران ہو جاتے۔ یقیناً خداوند عالم ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس (کے دین) کی مدد کرتے ہیں،

اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ

بے شک اللہ بڑی قوت اور بڑے غلبے والا ہے ● ایسے لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ

اقتدار عطا کریں تو وہ نماز برپا کریں، زکوٰۃ ادا کریں (دوسروں کو) نیکیوں کی

نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَ اِنْ

دعوت کریں اور برائیوں سے روکیں اور تمام امور کا انجام اللہ ہی کے لیے ہے ● اور (اے رسولؐ!)

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ

اگر آپ کو جھٹلاتے ہیں (تو آپ پریشان نہ ہوں، کیونکہ) اس سے پہلے قوم نوحؑ، عاد اور ثمود نے (بھی انبیاءؑ کو)

ثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَ قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ

جھٹلایا ہے ● اور ابراہیمؑ کی قوم اور لوطؑ کی قوم نے (بھی) ● اور (سرزمین) مدین والوں نے اپنے انبیاء

مَدۡيَنَ ۚ وَ كُذِّبَ مُوۡسٰى فَاَمۡلَيۡتُ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ثُمَّ

کو جھٹلایا، موسیٰؑ (بھی) جھٹلائے گئے، پس میں نے کفار کو مہلت دی تو پھر انہیں (اپنے قہر میں) گرفتار

اَخَذۡتُهُمۡ ۚ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ

کرلیا، پس کیسا ہوگا میرا وہ عذاب جو مجہول اور مبہم ہے ● پس بہت (سے شہر اور بہت) سی آبادیاں جو ظالم تھیں

اَهۡلَكۡنٰهَا وَ هِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَ

انہیں ہم نے ہلاک کردیا، پس (ان کی دیواریں) ان کی چھتوں پر گرپڑیں اور کس قدر (لبریز) کنویں

بِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى

تھے جو متروک ہوگئے اور کس قدر بلند و محکم محلات تھے ● آیا ان لوگوں نے زمین میں

الۡاَرۡضِ فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ

سیر نہیں کی، تاکہ ان کے لیے دل اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوتے یا کان

يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَ لٰكِنۡ

ہوتے جن سے وہ اس حقیقت کو سن لیتے؟ البتہ ان کی آنکھیں اندھی نہیں بلکہ

تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ ﴿۴۶﴾ وَ يَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ

وہ دل اندھے ہیں جو سینوں میں ہیں ● اور کفار آپؐ سے عذابِ الٰہی میں جلدی چاہتے ہیں،

بِالۡعَذَابِ وَلَنۡ يُّخۡلِفَ اللّٰهُ وَعۡدَهٗ ؕ وَ اِنَّ يَوۡمًا عِنۡدَ

جبکہ اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور تیرے پروردگار کے نزدیک

رَبِّكَ كَاَلۡفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ

ایک دن اس ایک ہزار سال کے برابر ہے جو تم شمار کرتے ہو ● اور کس قدر (شہر اور) آبادیاں ہیں کہ

قَرۡيَةٍ اَمۡلَيۡتُ لَهَا وَ هِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذۡتُهَا ۚ وَ اِلَىَّ

جن (کے اہل) کو ہم نے مہلت دی، حالانکہ وہ ظالم تھے پھر انہیں میں نے اپنے قہر کی گرفت میں لے لیا اور

الۡمَصِيۡرُ ﴿۴۸﴾ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمۡ نَذِيۡرٌ

(سب کی) بازگشت میری طرف ہے ● آپؐ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تمہارے لیے واضح طور پر خبردار

ع ٦ ١٣

موضوع آیت ۴۶۔ بصیرت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ آنکھوں کی بینائی ہرگز مفید نہیں ہوسکتی جب تک بصیرت (دل کی بینائی) اندھی رہتی ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ بصیرت سے عاری انسان کی نگاہ بھی بری ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ صاحب بصیرت وہ ہوتا ہے جو سنے، سمجھے، دیکھے اور دل کی بینائی سے کام لے، عبرتوں سے فائدہ اٹھائے پھر واضح رستوں پر چلے جس کے نتیجہ میں وہ تباہی کے گڑھوں میں گرنے سے بچ جائے گا۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ ص ۱۷۳)

۴۔ ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کو (صحیح معنوں میں) دیکھنا نہیں کہتے، کیونکہ یہ آنکھیں کبھی اپنے حامل سے جھوٹ بھی کہہ سکتی ہیں۔ لیکن جب عقل سے نصیحت کے طور پر مشورہ لیا جائے تو وہ سچ بات کہہ دیتی ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ ص ۱۵۸)

۵۔ ظاہری آنکھوں کی بینائی کو کھو دینا دل کی آنکھوں کی بینائی کے کھو دینے سے آسان تر ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ ہدایت کے ذریعے بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔
(غرر الحکم)

۷۔ سب سے بابصیرت انسان وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے اور اپنے گناہوں کا قلع قمع کرے۔ (غرر الحکم)

۸۔ خوب غور سے سنو سب سے بہتر دیکھنے والی آنکھ وہ ہے جو خیر اور (اچھائی) پر جا کر رکے اور سب سے بہتر سننے والا کان وہ ہے جو نصیحت کو سنے اور اسے قبول کرے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۷ ص ۱۶۷)

مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

کرنے والا ہی ہوں● پس جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے

مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَ الَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا

ان کے لیے مغفرت اور عزت والا رزق ہے●اور جن لوگوں نے ہماری آیات (کے رد اور انکار) کے بارے

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنَا

میں بھاگ دوڑ کی ہے اور یہ سمجھ لیا ہے کہ ہمیں عاجز کرسکتے ہیں وہی لوگ جہنمی ہیں● اور آپ سے پہلے ہم

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى

نے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جب وہ کوئی آرزو کرتا تھا، شیطان اس (کے منصوبے

الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى

اور اس) کی آرزو میں (کچھ مسائل) القاء کردیتا تھا، لیکن خداوندعالم ہر اس چیز کو ختم کردیتا

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾

جو شیطان القاء کرتا تھا، پھر اپنی آیات کو مستحکم فرمادیتا اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے●

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

تاکہ (اللہ) شیطان کی القاء کردہ چیزوں کو ان لوگوں کے لیے آزمائش کا ذریعہ قرار دے جن کے

مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ

دلوں میں بیماری ہے اور (نیز) ان کے لیے جو سنگدل ہیں۔ اور یقیناً ظلم کرنے والے بہت ہی

شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ

گہری اور طویل دشمنی میں ہیں● اور (نیز) وہ لوگ بھی اچھی طرح جان لیں جنہیں علم عطا کیا گیا

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ

ہے کہ انبیاء کی آرزو تیرے پروردگار کی طرف سے حق ہے، پس وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

لیے جھک جائیں اور بے شک خداوند ان لوگوں کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے جو ایمان لائے ہیں●

موضوع آیت ۵۳۔ دل کی بیماری اور شفاء

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ تم لوگ لڑائی جھگڑے سے اجتناب کیا کرو کیونکہ اس سے بھائیوں کے بارے میں دلوں میں بیماری اور دل میں نفاق پیدا ہوجاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۳۹۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ تنگدستی آزمائش ہے اس سے بڑی آزمائش جسمانی بیماری ہے اور سب سے بڑی آزمائش قلبی بیماری ہے۔ مالی وسعت نعمت ہے اور اس سے افضل نعمت جسمانی تندرستی ہے اور اس سے افضل دل کا تقویٰ ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۵۱)

۳۔ اگر لوگ اس کی عظیم الشان قدرتوں اور بلند پایہ نعمتوں میں غور و فکر کریں تو سیدھی راہ کی طرف پلٹ آئیں اور دوزخ کے عذاب سے خوف کھانے لگیں۔ لیکن دل بیمار اور بصیرتیں کھوئی ہوئی ہیں۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۵)

۴۔ گناہوں سے بڑھ کر دل کے لئے کوئی اور بہت بڑا روگ نہیں ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۳۴۲)

۵۔ گناہوں سے بڑھ کر کوئی اور چیز دل کو نہیں بگاڑتی کیونکہ جب دل گناہوں میں پڑ جاتے ہیں اور وہ اس حال پر باقی رہتے ہیں تو گناہ دل پر غالب آجاتے ہیں اور اس کو الٹ پھیر کر کے اوپر کا حصہ نیچے کی طرف اور نیچے کا حصہ اوپر کی طرف کر دیتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۳۱۲)

۶۔ (والی مصر حضرت مالک اشتر کے نام امیر المومنین علیہ السلام کے مکتوب سے اقتباس) کبھی یہ نہ کہنا کہ میں حاکم بنایا گیا ہوں لہٰذا میرے حکم کے آگے سر تسلیم خم ہونا چاہئیے کیونکہ یہ دل میں فساد پیدا کرنے اور دین کو کمزور کرنے کا سبب ہے۔

(نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

۷۔ سب سے بدترین چیز جو دل میں القاء ہوتی ہے فریب کاری ہے۔ (غرر الحکم)

شفاء قلب

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

ا۔ دلوں میں خدا کا خوف، دلوں کے روگ کا چارہ، فکر و شعور کی تاریکیوں کے لئے اجالا، جسموں کی بیماری کے لیے شفاء، سینے کی تباہ کاریوں کے لئے اصلاح، نفس کی کثافتوں کے لئے پاکیزگی اور آنکھوں کی تیرگی کے لئے جلا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۸)

سنگدلی کے اسباب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ عبادت کو ترک کر دینا سنگدل بنادیتا ہے اور یاد خدا کو ترک کر دینا نفس کو مار ڈالتا ہے۔

وَ لَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡهُ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ ہمیشہ (قرآن اور نبوت میں) شک کرتے رہتے ہیں یہاں

السَّاعَةُ بَغۡتَةً اَوۡ يَاۡتِيَهُمۡ عَذَابُ يَوۡمٍ عَقِيۡمٍ ﴿۵۵﴾

تک کہ اچانک ان کے پاس قیامت آپہنچے یا بانجھ دن کا عذاب اُن کے ہاں آجائے ●

اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ ؕ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

اس دن حکومت اللہ ہی کی ہوگی وہی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا تو جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے اچھے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِيۡنَ

اعمال انجام دیئے وہ نعمتوں بھرے بہشت (کے باغات) میں ہوں گے ● اور جنہوں

كَفَرُوۡا وَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۵۷﴾

نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا پس ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے ●

وَ الَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوۡۤا اَوۡ مَاتُوۡا

اور جن لوگوں نے راہِ خدا میں ہجرت کی پھر قتل ہوگئے یا اپنی موت مرے تو

لَيَرۡزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيۡرُ

یقیناً خدا تعالیٰ انہیں اچھی روزی عطا فرمائے گا اور اس میں شک نہیں کہ اللہ بہترین

الرّٰزِقِيۡنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدۡخِلَنَّهُمۡ مُّدۡخَلًا يَّرۡضَوۡنَهٗ ؕ وَ اِنَّ

روزی دینے والا ہے ● بے شک خدا انہیں ایسی جگہ پہنچائے گا جسے وہ خود پسند کریں گے، یقیناً

اللّٰهَ لَعَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَ مَنۡ عَاقَبَ بِمِثۡلِ

اللہ تعالیٰ دانا اور بردبار ہے ● (جی ہاں!) بات وہی ہے اور جو شخص اتنا مقدار کسی کو سزا دے جتنا اس پر

مَا عُوۡقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِىَ عَلَيۡهِ لَيَنۡصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ظلم ہوا ہے، لیکن پھر اس پر ظلم کیا جائے تو یقیناً اللہ اس کی مدد کرے گا، اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ معاف

لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَ

کردینے والا اور بخشنے والا ہے ● یہ نصرت (الٰہی کا وعدہ) اس لیے ہے کہ خدا (ہر چیز پر قادر ہے، وہی ہے جو)

ع ۹/۱۴

(تنبیہ الخواطر ص ۳۶۰)

۲۔ ذکر الٰہی کے بغیر زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ ذکر الٰہی کے بغیر زیادہ باتیں سنگدل بنادیتی ہیں اور خدا سے دور ترین بندہ وہ ہوتا ہے جو سنگدل ہو۔

(بحار لانوار جلد ۷۱ ص ۲۸۱)

۳۔ تین چیزیں انسان کو سنگدل بنادیتی ہیں:
۱۔ لہو ولعب کا سننا ۲۔ شکار کی تلاش اور
۳۔ حکمرانوں کے دروازوں پر حاضری۔

حضرت امیر لمومنین علیہ السلام:

۴۔ آنسو، سنگدلی کی وجہ سے خشک ہو جاتے ہیں۔ اور سنگدلی کثرت کے ساتھ گناہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ (بحار لانوار جلد ۷۰ ص ۵۵)

۵۔ جو یہ امید رکھتا ہے کہ وہ کل تک زندہ رہے گا اسے یہ امید بھی ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گا۔ اور جسے ہمیشہ زندہ رہنے کی امید ہوتی ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور وہ دنیا کی چاہت میں لگا رہتا ہے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۱)

۶۔ مال کی کثرت دین کو خراب کر دیتی ہے اور سنگدل بنادیتی ہے۔ (مستدر الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۱)

۷۔ بخیل کی طرف نگاہ کرنا بھی سنگدل بنادیتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۵۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ میں تمہیں رشتے داروں (کی قبر) پر مٹی ڈالنے سے منع کرتا ہوں کیونکہ یہ سنگدلی کا موجب ہے اور جو سنگ دل بن جاتا ہے وہ خدا سے دور ہو جاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۸۲ ص ۳۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

۹۔ اگر گھوڑے پر سواری نہ کی جائے اور اسے مشقتوں میں استعمال نہ کیا جائے تو وہ سرکش اور تندخو ہو جاتا ہے اسی طرح دل میں کہ اگر موت کی یاد اور عبادت کا عادی بنا کر اسے نرم نہ کیا جائے تو سخت اور درشت ہو جاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۴ ص ۳۰۹)

دل کے زندہ اور آباد رہنے کے اسباب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میرے بندوں کے درمیان علمی مذاکرہ ایسی چیز ہے جس سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں بشرطیکہ اس مذاکرے کا اختتام میرے ذکر پر ہو۔

(کافی جلد اول ص ۴۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ دلوں کو وعظ و نصیحت کے ذریعہ زندہ کرو۔ انہیں حکمت کے ذریعہ منور کرو۔

(نہج البلاغہ مکتوب ۳۱، بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۹۹)

۳۔ شرفاء کے ساتھ رہنے سہنے سے دل زندہ رہتے ہیں۔ (غرر الحکم)

يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾

رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے، یقیناً اللہ سننے اور جاننے والا ہے ●

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

یہ اس لیے ہے کہ اللہ حق ہے اور اس کے علاوہ جس جس کو بھی وہ پکارتے ہیں

هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

سب باطل ہے اور بے شک اللہ بلند مرتبہ اور بزرگ ہے ● آیا آپ نے نہیں دیکھا

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ

کہ اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے جس سے زمین

مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَا فِي

سرسبز ہوگئی؟ یقینا اللہ تعالیٰ لطف کرنے والا خبردار ہے ● جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کے لیے ہی مخصوص ہے اور حقیقت میں یہ خدا ہی ہے جو بے نیاز

الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَ

اور ستودہ صفات ہے ● آیا تم نے نہیں دیکھا کہ خداوند نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے وہ جو

الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ يُمْسِكُ السَّمَآءَ

کچھ زمین میں ہے اور کشتیوں کو جو دریا میں اس کے حکم سے چل رہی ہیں اور آسمان کو روکے

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

ہوئے ہے کہ کہیں اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہ آن پڑے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَ هُوَ الَّذِيْۤ اَحْيَاكُمْ ۫ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

مہربان اور رحمت کرنے والا ہے ● اور وہ تو وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا، پھر تمہیں موت

ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ

دے گا، بارِ دیگر زندہ کرے گا، البتہ انسان بہت ناشکرا ہے ● ہم نے ہر امت کے لیے (ایک شریعت اور)

۴۔ نیک لوگوں سے میل ملاقات سے دل آباد ہوتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷ ۷ ص ۲۰۸)

۵۔ صاحبان عقل و خرد کے ساتھ رہنے سہنے سے دل آباد ہوتے ہیں۔ (غرر الحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۶۔ غور و فکر سے کام لینے سے بصیرت رکھنے والا دل زندہ رہتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۸ ۷ ص ۱۱۵)

۷۔ تمہیں چاہیئے کہ غور و فکر کیا کرو کیونکہ اس سے بصیرت رکھنے والا دل زندہ رہتا ہے اور یہی چیز حکمت کے دروازوں کی کنجی ہے۔

(بحارالانوار جلد ۸ ۷ ص ۱۱۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

۸۔ اے بنی اسرائیل! تمہیں علماء کے پاس زیادہ سے زیادہ جانا چاہیئے خواہ تمہیں ان کے سامنے گھٹنے ٹیکنا پڑیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور سے مردہ دلوں کو اسی طرح زندہ کر دیتا ہے جس طرح موسلادھار بارش سے مردہ زمین کو۔

(بحارالانوار جلد ۸ ۷ ص ۳۰۸)

دل کی نرمی کے اسباب

۱۔ ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ و علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنی سنگدلی کی شکایت کی (اور اسکا علاج دریافت کیا) تو آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے تو مسکینوں کو کھانا کھلایا کرو اور یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو۔

(مشکوٰۃ انوار ص ۱۶۷)

ع ۸ / ۷ / ۱۵

۲۔ اپنے دلوں کو رقت کا عادی بناؤ اور خوف خدا سے خوب گریہ کرو اور فکر سے کام لیا کرو۔

(بحارالانوار جلد ۸۳ ص ۳۵۱)

۳۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے جسم پر ایک بوسیدہ اور پیوند دار جامہ دیکھا گیا، تو آپ سے اس کے بارے میں دریافت گیا، آپؑ نے فرمایا اس سے دل متواضع اور نفس رام ہوتا ہے۔ اور مومن اس کی تاسی کرتے ہیں۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱۰۳)

جَعَلۡنَا مَنۡسَكًا هُمۡ نَاسِكُوۡهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الۡاَمۡرِ وَ

آئین مقرر کیا ہے، جس پر وہ عمل کرتے ہیں، پس مناسب نہیں ہے کہ وہ اس امر (کے بارہ) میں آپ کے

ادۡعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنۡ

ساتھ، نزاع کریں، آپ اپنے پروردگار کی طرف دعوت دیں، یقیناً آپ ہدایت کی سیدھی راہ پر ہیں ● اور اگر (کفار)

جٰدَلُوۡكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ

آپ کے ساتھ لڑنے جھگڑنے پر اتر آئیں، تو آپ کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو تم لوگ انجام دیتے ہو ● اللہ

يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ

تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن کے بارے

تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ

تم اختلاف کرتے ہو ● آیا آپ نہیں جانتے کہ خداوند عالم ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو زمین

وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِىۡ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

و آسمان میں ہیں؟ یہ سب کتاب میں (درج) ہے، بے شک یہ خدا

يَسِيۡرٌ ﴿۷۰﴾ وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ

کے لیے آسان ہے ● اور کفار، خدا کے علاوہ ایسی چیز کی پوجا کرتے ہیں اس نے کسی قسم کی کوئی

سُلۡطٰنًا وَّمَا لَيۡسَ لَهُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ

دلیل جس پر نازل نہیں کی ہے اور وہ اس بارے میں بالکل کوئی علم نہیں رکھتے اور ظالموں کے لیے

مِنۡ نَّصِيۡرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

کوئی مددگار نہیں ہے ● اور جب ہماری روشن آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں تو آپ ان کفار کے

تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الۡمُنۡكَرَ ؕ يَكَادُوۡنَ

چہروں میں ترشروئی اور غصے کو دیکھیں گے (اس طرح سے) کہ قریب ہے اُن لوگوں پر حملہ

يَسۡطُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ يَتۡلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ؕ قُلۡ

کردیں جو ہماری آیات کی تلاوت کرتے ہیں (آپ ان سے) کہہ دیجئے کہ

اَفَاُنَبِّئُكُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ

آیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بری چیز کی خبر دوں؟ وہ آگ ہے جس کا خدا نے

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

کافروں سے وعدہ فرمایا ہے اور وہ کس قدر برا انجام ہے● اے لوگو! ایک مثل

ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ

بیان کی گئی ہے پس تم اسے بغور سنو! بے شک تم خداوند یکتا کی بجائے جن کو پکارتے ہو

دُوۡنِ اللّٰهِ لَنۡ يَّخۡلُقُوۡا ذُبَابًا وَّلَوِ اجۡتَمَعُوۡا لَهٗ ؕ وَاِنۡ

وہ ہرگز ایک مکھی کو پیدا نہیں کرسکتے ہرچند وہ اس کام کے لیے سارے اکٹھے ہوجائیں اور وہ

يَّسۡلُبۡهُمُ الذُّبَابُ شَيۡـئًا لَّا يَسۡتَنۡقِذُوۡهُ مِنۡهُ ؕ

مکھی ان سے کوئی چیز چھین کے لے جائے تو اس سے وہ واپس

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالۡمَطۡلُوۡبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ

نہیں لے سکتے، طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں ● اُن (مشرکین) نے خدا کی وہ قدر نہیں کی جو

قَدۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ

اس کی قدر کا حق ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے● اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے

الۡمَلٰٓـئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ بَصِيۡرٌ ۚ﴿۷۵﴾

رسول منتخب کرتا ہے اور لوگوں سے بھی۔ بے شک اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے●

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ

وہ جانتا ہے ہر اس چیز کو جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور تمام کام خدا کی طرف

الۡاُمُوۡرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ارۡكَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا

لوٹادیئے جائیں گے● اے صاحبان ایمان! رکوع اور سجدہ کرو

وَاعۡبُدُوۡا رَبَّكُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَيۡرَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۚ۩ ﴿۷۷﴾

اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور نیک کارنامے انجام دو، شاید کہ تم کامیاب ہوجاؤ●

ع ۹ ۱۶ — السجدة

وَ جَاهِدُوۡا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجۡتَبٰىكُمۡ وَ مَا

اور راہ خدا میں جہاد کرو، جیسا جہاد کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں (تمام دوسری امتوں میں سے) برگزیدہ

جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ

کیا ہے اور دین اسلام میں تم پر کسی قسم کی دشواری قرار نہیں دی، تمہارے باپ

اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا

ابراہیمؑ کی ملت (ہے اسی کی اتباع کرو) اس نے پہلے ہی سے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اور اس

لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ

(کتاب) میں (نیز مطلب) اسی طرح ہے تاکہ یہ پیغمبر تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں

عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

پر گواہ بنو، پس تم نماز پڑھتے رہو، زکوۃ دیتے رہو اور

اعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ‌ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ

خدا سے اپنے تعلقات مضبوط رکھو، وہ تمہارا مولا اور سرپرست ہے پس کیا ہی اچھا سرپرست اور کیا

النَّصِيۡرُ ۝۷۸

ہی خوب مددگار ہے●

سُوۡرَةُ المؤۡمِنُوۡنَ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۱۱۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ‏ ۝۱ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ

یقیناً مومنین ہی کامیاب ہیں۔ وہی جو اپنی نمازوں میں خضوع و

خٰشِعُوۡنَ ۙ‏ ۝۲ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۙ‏ ۝۳

خشوع کرتے ہیں● جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ۙ‏ ۝۴ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ

وہ جو زکوۃ ادا کرتے ہیں● وہ جو کہ اپنے دامن کو

فضائل سورہ مومنون:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ سعادت پر کرے گا اور اگر ہر جمعہ کے دن اس کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے گا اس کا گھر جنت الفردوس میں انبیاء اور مرسلین کے ساتھ ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۷۸۔ جہاد

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ہر امت کی سیاحت ہے اور میری امت کی سیاحت راہ خدا میں جہاد ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۰۵۲۷)

۲۔ کوئی بھی قدم مجھے دو قدموں سے زیادہ پسند نہیں ہے۔ ایک تو وہ قدم جسے مومن راہ خدا میں جہاد کے لیے تیار ہونے والی صفوں کو پر کرنے کی غرض سے اٹھاتا ہے۔ اور دوسرا جسے مومن کسی قطع رحمی کرنے والے رشتہ دار کے لئے صلہ رحمی کرنے کے لئے اٹھاتا ہے۔

(امالی مفید ص ٦) (بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۹)

۳۔ راہ خدا (جہاد) میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۲۴۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جسے اللہ نے اپنے خاص دوستوں کے لئے کھولا ہے۔ یہ پرہیزگاری کا لباس، اللہ کی محکم زرہ اور مضبوط سپر ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۸)

۵۔ جہاد اور روزے بدن کی زکوۃ ہیں۔ (غرر الحکم)

۶۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد فرض کیا ہے، اسے عظمت عطا فرمائی ہے اور اسے اپنی نصرت اور ناصر قرار دیا ہے۔ خدا کی قسم! دین اور دنیا صرف جہاد ہی کے ساتھ سنور سکتے ہیں۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۹)

۷۔ راہ خدا میں اپنے ہاتھوں سے جہاد کرو، اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اپنی زبانوں سے جہاد کرو، اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو پھر اپنے دلوں سے جہاد کرو۔

(بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۹۴)

ع ۱۰ / ۶ / ۱۷

لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

(گناہوں سے) بچائے رکھتے ہیں● سوائے اپنی بیویوں اور

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ

ملکیت کی لونڈیوں کے یقینا یہ ملامت نہیں کیے جاتے● پس جو شخص اس

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَ

(بیوی اور کنیز) سے علاوہ طلب کرے تو وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں● اور

الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ

(کامیاب مومن) وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور کیے ہوئے وعدوں کی رعایت کرتے ہیں● اور وہی

هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ

لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں● یہی لوگ ہی تو

الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا

وارث ہیں● جو بہشتِ بریں کے وارث ہوں گے جس میں وہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ

ہمیشہ رہیں گے● اور یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے

طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۠﴿۱۳﴾ ثُمَّ

پیدا کیا● پھر ہم نے اسے نطفہ کی صورت میں محفوظ جگہ قرار دیا۔ پھر

خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا

ہم نے نطفے سے جما ہوا خون بنادیا پھر خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کردیا، پھر گوشت

الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۤ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ

کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنادیا اور ہڈیوں کو گوشت پہنادیا، پھر اسے ایک تازہ تخلیق

خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۭ﴿۱۴﴾

عطا کی، پس لائق تعظیم و تکریم ہے وہ اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے●

موضوع آیت ۸۔ امانت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس کو امانت کا پاس نہیں اس کا ایمان مکمل نہیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۱۹۸)

۲۔ امانت تونگری کا موجب ہوتی ہے اور خیانت فقر و فاقہ کا۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۱۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ افضل ایمان امانت ہے۔ بہت بڑی بد اخلاقی خیانت ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ تنگدل انسان کو امین نہ بناؤ۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۱)

۵۔ میں امین شخص کی کند ذہنی اور خائن آدمی کی بیدار مغزی کی خدا سے شکایت کرتا ہوں۔ (غررالحکم)

۶۔ حدیث میں ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو حضرت علی علیہ السلام بے قرار ہو کر لرزنے لگتے تھے اور آپؑ کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔ آپؑ سے پوچھا جاتا۔ یا امیر المومنینؑ! آپ کو کیا ہو گیا ہے، تو آنجنابؑ فرماتے نماز کا وقت ہو گیا ہے، اس امانت کی ادائیگی کا وقت جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں پر پیش کیا لیکن وہ ڈر گئے۔

(تفسیر نورالثقلین جلد ۴ ص ۳۱۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔ تین صفات ایسی ہیں جن میں خداوند عالم نے کسی قسم کی چھوٹ نہیں دی، نیک اور بد لوگوں کو ان کی امانت کی واپسی۔ اچھے اور برے لوگوں سے کیئے ہونے وعدے کی وفا اور نیک اور بد والدین سے نیکی کا سلوک۔ (بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۷۶)

۸۔ جو شخص غیر مومن کو امین بنائے تو خدا پر اس کی حجت باقی نہیں رہتی۔

(وسائل الشیعہ ج ۱۳ ص ۲۳۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ امانت لوٹا دیا کرو، خواہ حسین بن علی علیہ السلام کے قاتل ہی کی کیوں نہ ہو۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۹۴)

۱۰۔ امین تمہارے ساتھ خیانت نہیں کرتا بلکہ تم نے خیانت کار کو امین سمجھا ہے۔

(تنبیہ الخواطر ص ۲۵۴)

۱۱۔ چیزوں کو مہنگا کر کے بیچنا، اخلاق کو خراب کر دیتا ہے، امانت کو ضائع کر دیتا ہے اور مسلمان شخص کے لئے دل کی تنگی کا موجب ہوتا ہے۔

(کافی جلد ۵ ص ۱۶۴)

امانت الٰہیہ

حضرت علی علیہ السلام

۱۔ پھر امانت کا ادا کرنا ہے، جو خود کو امانت کا اہل نہ بنا سکے وہ ناکام ونامراد ہے۔ اس امانت کو مضبوط

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پھر تم کسی شک کے بغیر ان (مراحل) کے بعد مر جاؤ گے ● پھر تم قیامت کے دن دوبارہ

تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَ

اٹھائے جاؤ گے ● اور یقیناً ہم نے تمہارے سروں کے اوپر سات راستے (آسمان) بنائے ہیں اور

مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

ہم خلق (اور کائنات) سے غافل نہیں ہیں ● اور ہم نے آسمان سے ایک (مقرر)

مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ

انداز کے مطابق پانی برسایا اور اسے زمین میں ٹھہرایا اور یقیناً ہم اس

بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

کے لے جانے پر قادر ہیں ● پس اس (پانی) کے ذریعہ ہم نے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں

وَّ اَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

کے باغات اگائے، جن میں تمہارے لیے کثرت کے ساتھ میوے ہیں اور تم ان سے کھاتے ہو ●

وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ

اور ایک درخت (زیتون) کو جو طور سینا سے اگتا ہے (اور) کھانے والوں کے لیے تیل اور

صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ

سالن نکالتا ہے ● اور یقیناً تمہارے لیے چوپایوں میں عبرت ہے، جو کچھ (دودھ) ان کے شکم

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّ

میں ہے اس میں سے ہم تمہیں پلاتے ہیں اور ان میں تمہارے لیے بہت زیادہ فوائد ہیں اور ان

مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

ع ۲

(کے گوشت) میں سے تم کھاتے ہو ● اور تم ان پر اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو ●

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

اور یقین کے ساتھ ہم نے نوحؑ کو انکی قوم کی طرف بھیجا، پس (نوحؑ نے) کہا: اے میری قوم! خداوند

آسمانوں، پھیلی ہوئی زمینوں اور لمبے چوڑے گڑے ہوئے پہاڑوں پر پیش کیا گیا بھلاان سے بڑھ کر کوئی چیز لمبی چوڑی، اونچی اور بڑی کہاں ہے! تو اگر کوئی چیز لمبائی، چوڑائی یا قوت و غلبہ کے بل بوتے پر سر تابی کرسکتی ہوتی تو یہ سر تابی کرسکتے تھے۔ لیکن یہ تو اس کے عقاب و عتاب سے ڈر گئے، اور ان سے کمزور تر مخلوق یعنی انسان نہ جان سکا، بلا شبہ انسان بڑا ناانصاف اور بڑا نادان ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۱۶)

۲۔ حدیث میں ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو حضرت علی علیہ السلام بے قرار ہو کر لرزنے لگتے تھے اور آپؑ کا رنگ بدل جاتا تھا۔ آپؑ سے پوچھا جاتا۔ یا امیر المومنینؑ! آپ کو کیا ہو گیا ہے، تو آنجنابؑ فرماتے نماز کا وقت ہو گیا ہے، اس امانت کی ادئیگی کا وقت جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں پر پیش کیا لیکن وہ ڈر گئے۔ (تفسیر نورالثقلین جلد ۴ ص ۳۱۳)

اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿٢٣﴾

(واحد) کی عبادت کرو کہ جس کے بغیر کوئی تمہارے لیے لائق عبادت نہیں، تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ ●

فَقَالَ الۡمَلَؤُا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا

پس قوم کے کافر سرداروں نے کہا: یہ تو تمہاری ہی طرح ایک بشر کے علاوہ اور کیا ہے

بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ۙ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتَفَضَّلَ عَلَيۡكُمۡ ؕ وَلَوۡ شَآءَ

جو چاہتا ہے کہ اسے تم پر برتری حاصل ہو، اگر خدا کو (ہمارے لیے کوئی نبی) بھیجنا ہوتا تو یقیناً

اللّٰهُ لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِيۡۤ اٰبَآئِنَا

فرشتے ہی بھیجتا، ہم نے (نوحؑ کی) اس (دعوت) کو اپنے گزشتہ آبا و اجداد (کی تاریخ)

الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿ۚ٢٤﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوۡا بِهٖ

کے دوران نہیں سنا ● وہ تو ایک مرد کے سوا اور کچھ نہیں، اس میں تو جنون کی ایک قسم ہے، پس تم ایک مدت

حَتّٰى حِيۡنٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِىۡ بِمَا كَذَّبُوۡنِ ﴿٢٦﴾

تک اس کے بارے انتظار کرو ● (نوحؑ نے) عرض کیا: پروردگارا! یہ جو مجھے جھٹلا رہے ہیں تو میری مدد فرما۔

فَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِ اَنِ اصۡنَعِ الۡفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا وَ وَحۡيِنَا

پس ہم نے نوحؑ کی طرف وحی کی کہ: ہمارے زیرِ نظر اور ہماری وحی کے (حکم اور تعلیم کے) مطابق کشتی تیار

فَاِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ فَاسۡلُكۡ فِيۡهَا مِنۡ

کرو، پس جونہی ہمارا (قہر و غضب کا) حکم آجائے اور تنور (سے پانی) جوش مارنے لگے، تو تمام جانوروں سے (نر

كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ وَ اَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ

اور مادہ کا) ایک ایک جوڑا اور (ساتھ ہی) اپنے اہل (و عیال) کو کشتی میں داخل کرو سوائے ان کے جن کے

الۡقَوۡلُ مِنۡهُمۡ ۚ وَ لَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ

بارے میں پہلے بات ہو چکی ہے اور ظالموں کے بارے میں میرے ساتھ کوئی بات نہ کرنا کیونکہ

اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿٢٧﴾ فَاِذَا اسۡتَوَيۡتَ اَنۡتَ وَ مَنۡ مَّعَكَ

یہ یقیناً غرق ہوں گے ● پس جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی پر

عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ

سوار ہوجائیں تو کہو: حمد و سپاس ہے اس خدا کے لیے جس نے ہمیں ظالم لوگوں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِىْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ

سے نجات دی ہے● اور کہو پروردگارا! تو ہمیں بابرکت طریقے سے نیچے اتار کیونکہ

خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا

تو بہترین اتارنے والا ہے● یقیناً اس (داستان) میں بہت سی نشانیاں ہیں اور اس میں شک نہیں کہ

لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾

ہم آزمانے والے ہیں● پھر قومِ نوحؑ کے بعد ہم نے ایک اور نسل کو وجود بخشا۔

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور ان کے درمیان بھی ہم نے انہی سے رسول بھیجا (جس نے ان سے کہا:) خدا کی عبادت کرو جس کے

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ

سوا تمہارے لیے کوئی اور معبود نہیں ہے تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟● اور اس پیغمبر

قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ

کی قوم کے ان سرداروں نے جو کافر ہوچکے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلا دیا تھا اور

اَتْرَفْنٰهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ

ہم نے اس دنیا میں ناز اور نعمتوں سے نوازا ہوا تھا، کہا: یہ تو تمہاری طرح بشر ہونے

مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ يَشْرَبُ مِمَّا

کے علاوہ اور کچھ نہیں جو تم کھاتے ہو یہ وہی کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو یہ بھی

تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا

وہی پیتا ہے● اور اگر تم اپنے جیسے بشر کی اطاعت کرو گے تو یقینا خسارہ اٹھانے والوں

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ

میں سے ہوگئے● آیا وہ تم سے اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور (بوسیدہ)

ع ۱۰ ۲ ۲

موضوع آیت ۳۰۔ آزمائش کا سبب

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ خبر دار! خداوند عالم نے اپنی مخلوق کے مخفی حالات کو اس لئے ظاہر نہیں فرمایا کہ وہ ان کے پوشیدہ رازوں اور مخفی کیفیات سے انجان اور بے علم تھا، بلکہ اس لئے ایسا کیا کہ انہیں آزمائے کہ ان میں سے زیادہ اچھے عمل والا کون ہے؟ اسی آزمائش کی بنیاد پر ہی ثواب کی صورت میں جزا ملتی ہے اور عذاب کی صورت میں سزا ملتی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۹ ص ۸۴)

۲۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول "انما اموالکم واولادکم فتنة" یعنی تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ یعنی آزمائش ہیں (تغابن: ۱۵) کے متعلق فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندوں کو مال اور اولاد کے ذریعہ آزماتا ہے تا کہ ظاہر ہو جائے کہ اس کی خطا پر کون ناراض ہوتا ہے اور اس کی تقسیم پر کون راضی ہوتا ہے، اگرچہ خداوند تعالیٰ خود ان کے نفسوں سے زیادہ ان سے باخبر ہے۔ لیکن (آزمائش) اس لئے ہے کہ جن افعال کے ذریعہ وہ ثواب اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ وہ ظاہر ہو جائیں۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ اص ۲۴۹)

۳۔ حضرت آدمؑ کو سجدہ کے ذریعہ ملائکہ کی آزمائش کے بارے میں فرمایا۔۔۔ اگر اللہ چاہتا تو آدمؑ کو ایک ایسے نور سے پیدا کرتا جس کی روشنی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی۔۔۔ وہ ایسا کر سکتا تھا، لیکن اگر ایسا کرتا تو ان کے آگے گردنیں خم ہو جاتیں اور فرشتوں کی ان کے بارے میں آزمائش ہلکی ہو جاتی لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق کو ایسی چیزوں سے آزماتا ہے جن کی اصل و حقیقت سے وہ ناواقف ہوتے ہیں۔ تا کہ اس آزمائش کے ذریعہ (اچھے اور برے افراد میں) امتیاز کر دے ان سے نخوت و برتری کو الگ اور غرور و خود پسندی کو دور کر دے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۳ اص ۱۳۱)

۴۔ تونگری اور خوشحالی پر اتراؤ نہیں اور فقر و آزمائش سے گھبراؤ نہیں کیونکہ سونے کو آگ کے ذریعہ ہی پرکھا جاتا ہے اور مومن کو آزمائش کے ذریعہ۔

(غرر الحکم)

۵۔ تمہیں آزمائش کی بھٹی سے ضرور گزرنا ہے اور تمہیں چھلنی سے ضرور چھانا جانا ہے۔ حتیٰ کہ تمہارا نچلے درجہ کا آدمی اوپر آجائے اور اوپر کا آدمی نیچے چلا جائے۔ اسی طرح جو کوتاہی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے آگے بڑھیں اور جو سبقت کر چکے تھے وہ پیچھے رہ جائیں۔ (بحار الانوار جلد ۵ ص ۲۱۸)

عِظَامًا اَنَّكُمۡ مُّخۡرَجُوۡنَ ﴿۳۵﴾ هَيۡهَاتَ هَيۡهَاتَ لِمَا

ہڈیاں بن جاؤ گے تو تم (قبروں سے) باہر نکالے جاؤ گے؟ ● دور ہے بہت دور جس چیز کا تمہیں

تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۶﴾ اِنۡ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَ نَحۡيَا

وعدہ دیا گیا ہے ● ہماری اس دنیوی زندگی کے علاوہ اور کچھ نہیں (جس میں) ہم مر اور جی رہے ہیں اور ہم

وَ مَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِيۡنَ ﴿۳۷﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافۡتَرٰى

(مرنے کے بعد) ہر گز دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے ● وہ اور کچھ نہیں سوائے ایسے مرد

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ مَا نَحۡنُ لَهٗ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ

کے جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے اور ہم اس پر ہرگز ایمان لانے والے نہیں ● (ان کے پیغمبرؑ نے) کہا:

رَبِّ انۡصُرۡنِىۡ بِمَا كَذَّبُوۡنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيۡلٍ

اے میرے رب! ان لوگوں کے مجھے جھٹلانے پر میری مدد فرما ● (خدا نے) فرمایا: یقینا وہ

لَّيُصۡبِحُنَّ نٰدِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ بِالۡحَقِّ

بہت جلد ہی پشیمان ہوں گے ● پس ایک تباہ کن چیخ نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا جس کے وہ سزاوار

فَجَعَلۡنٰهُمۡ غُثَآءً ۚ فَبُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۱﴾

تھے اور ہم نے انہیں خس و خاشاک کی مانند بنادیا جو پانی پر ہوتا ہے، پس ظالم لوگ (رحمت خداوندی سے) دور ہوں ●

ثُمَّ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قُرُوۡنًا اٰخَرِيۡنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسۡبِقُ

پھر اس گروہ کے بعد ہم نے اور نسلیں پیدا کیں ● کوئی امت اپنی

مِنۡ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرۡسَلۡنَا

(تباہی کی) مدت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے ● پھر ہم نے اپنے رسولوں کو

رُسُلَنَا تَتۡرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوۡلُهَا كَذَّبُوۡهُ

پے درپے بھیجا، جب بھی کوئی نیا پیغمبر اپنی امت کے پاس جاتا لوگ اسے جھٹلاتے،

فَاَتۡبَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ بَعۡضًا وَّ جَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِيۡثَ ۚ

پس ہم نے بھی اس گروہ کو ہلاک کر دیا اور دوسرے گروہ کو ان کے پیچھے بھیجا اور ہم نے انہیں زبان زد خلائق

فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٤﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ

قرار دے دیا۔ پس جو قوم ایمان نہیں لاتی وہ (رحمت الٰہی سے) دور ہو● پھر ہم نے موسیٰؑ اور

اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٥﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ان کے بھائی ہارونؑ کو معجزات اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا● فرعون اور اس کی

وَ مَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوْۤا

قوم کے سرداروں کی طرف، لیکن انہوں نے تکبر برتا، وہ تھے ہی سرکش لوگ● پس ان لوگوں

اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾

نے کہا: آیا ہم ایسے دو انسانوں پر ایمان لے آئیں جو ہماری طرح ہیں اور ان کی قوم ہماری غلام رہ چکی ہے●

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا

پس انہوں نے ان دونوں پیغمبروں کو جھٹلایا اور وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہوگئے۔ اور سچ مچ ہم نے موسیٰ

مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَ جَعَلْنَا ابْنَ

کو (تورات) کتاب عطا فرمائی شاید لوگ (اس کی وجہ سے) ہدایت پاجائیں● اور ہم نے (عیسیٰؑ) بن

مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ

مریم اور اس کی ماں کو معجزہ قرار دیا اور انہیں ایک بلند جگہ پر ٹھہرایا جس میں آرام و سکون اور

مَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا

خوشگوار پانی تھا● اے رسولو! پاکیزہ (اور پسندیدہ) غذا سے کھاؤ اور نیک اعمال

صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ

انجام دو، کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اسے میں اچھی طرح جانتا ہوں● اور یقیناً تمہاری یہ

اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾

امت، ایک امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم مجھ سے ڈرتے رہو●

فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ

لیکن لوگوں نے اپنے امر کو اپنے درمیان ٹکڑوں میں تقسیم کردیا ہر گروہ اپنے پاس والوں کے

فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾

ساتھ خوش رہے ● پس آپ ان کو ایک مدت تک جہالت اور سر گردانی میں چھوڑ دیں ●

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿۵۵﴾

آیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد کے ذریعے ان کی جو مدد کرتے ہیں (اس لیے ہے کہ) ●

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ

انہیں بھلائیاں پہنچانے میں جلدی کرتے ہیں؟ (ہر گز ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ نہیں سمجھتے ● یقیناً

الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِيْنَ

وہ لوگ جو اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں ● وہی جو

هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا

اپنے پروردگار کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں ● وہی جو اپنے پروردگار کے ساتھ

يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ

شریک قرار نہیں دیتے ● اور وہی جو (اپنے مال کو راہِ خدا میں) دیتے ہیں جبکہ ان کے دل اس بات سے

وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ

ڈر رہے ہوتے ہیں کہ آخر کار انہوں نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے ● ایسے لوگ ہی نیکیوں میں

يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾

جلدی کرتے ہیں اور وہی لوگ نیکیوں (تک پہنچنے) کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے ہیں ●

وَ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَ لَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ

اور ہم کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو

بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ

حق بات کہتی ہے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا ● بلکہ ان کے دل اس (کتاب) کے بارے میں

هٰذَا وَ لَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

غفلت اور بے خبری میں ہیں اور اس کے علاوہ ان کے ایسے (ناروا) اعمال ہیں جنہیں وہ انجام دیتے رہتے ہیں ●

موضوع آیت ۵۵

مالی تونگری۔اور۔دل کی تونگری

۱۔حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت بوذر غفاریؓ کو جو وصیتیں فرمائیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ "اے ابوذر! اگر تمہیں یہ بات خوش کرتی ہے کہ تم سب سے زیادہ تونگر بن جاؤ تو تمہیں لوگوں کے ہاتھوں میں موجود چیزوں سے زیادہ خدا کے ہاتھوں میں موجود چیزوں پر بھروسہ کرنا چاہئیے" (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۸۷)

۲۔ شیطان نے کہا: مالدار شخص مجھ سے تین طریقوں سے نہیں بچ سکتا۔

۱۔میں مال کو اس کی آنکھوں میں مزین کر دیتا ہوں۔اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرنے سے روک دیتا ہے۔

۲۔اس کے لئے خرچ کے ذرائع آسان کر دیتا ہوں اور وہ اسے ناحق رستوں میں خرچ کرتا ہے۔

۳۔مال کو اس قدر محبوب بنا دیتا ہوں کہ وہ اسے ناحق رستوں سے کماتا ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۱۶۶۶۷)

۳۔ تونگری خدائی تقویٰ کے لئے بہترین معاون ہے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۴۱۵)

۴۔ بہترین تونگری، دل کی تونگری ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۰۶)

۵۔مالداری پردیس میں بھی وطن ہے اور غربت وطن میں بھی پردیس ہے۔(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۴۶)

۶۔ مالداری کا اظہار شکر خداوندی ہے اور غربت کا اظہار فقر و تنگدستی کا موجب ہے۔(غررالحکم)

۷۔ تونگری ان لوگوں کو بھی سردار بنا دیتی ہے جو سردار نہیں ہوتے اور مال کمزور کو طاقتور بنا دیتا ہے۔

(غررالحکم)

۸۔مالداری کے نشے سے خدا کی پناہ مانگا کرو، کیونکہ یہ ایک ایسا نشہ ہے جس سے دیر کے بعد افاقہ ہوتا ہے۔

(غررالحکم)

۹۔مال، انسان کے جوہر اور اس کی اصل عادات کو ظاہر کر دیتا ہے۔(غررالحکم)

۱۰۔ مومن کو تونگری، خدا کی ذات کے ساتھ ہوتی ہے۔(غررالحکم)

۱۱۔ تونگر وہ ہوتا ہے جو قناعت کے ساتھ تونگری حاصل کرتا ہے۔(غررالحکم)

۱۲۔ صاحبان تقویٰ ہی (حقیقی معنوں میں) تونگر ہوتے ہیں۔ دنیا کی قلیل سی چیز انہیں تونگر بنا دیتی ہے اور ان کے اخراجات بہت ہی کم ہوتے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۶)

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذۡنَا مُتۡرَفِيۡهِمۡ بِالۡعَذَابِ اِذَا هُمۡ

یہاں تک کہ ہم نے جب ان کے آسودہ حال (مغرور) لوگوں کو اپنے قہر و غضب میں پکڑ لیا تو وہ

يَجۡــَٔرُوۡنَ ؕ﴿٦٤﴾ لَا تَجۡــَٔرُوا الۡيَوۡمَ قف اِنَّكُمۡ مِّنَّا لَا

چیخنے چلانے لگے ● (لیکن ان سے خطاب ہوگا) آج چیخ و پکار مت کرو، یقینا ہماری طرف سے تمہاری

تُنۡصَرُوۡنَ ﴿٦٥﴾ قَدۡ كَانَتۡ اٰيٰتِىۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فَكُنۡتُمۡ عَلٰٓى

کوئی مدد نہیں کی جائے گی ● یقیناً ہماری آیات تم پر مسلسل پڑھی جاتی رہیں لیکن تم منہ پھیر

اَعۡقَابِكُمۡ تَنۡكِصُوۡنَ ۙ﴿٦٦﴾ مُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ۖۗ بِهٖ

کر پیچھے کی طرف لوٹ جاتے تھے۔ اس حال میں کہ تم نے اس (پیغمبر و قرآن) کے ساتھ تکبر کا اظہار

سٰمِرًا تَهۡجُرُوۡنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمۡ يَدَّبَّرُوا الۡقَوۡلَ اَمۡ

کرتے اور راتوں کو دیر تک بدکلامی کرتے رہتے تھے ● آیا انہوں نے اس قول (قرآن) کے بارے کچھ نہیں سوچا،

جَآءَهُمۡ مَّا لَمۡ يَاۡتِ اٰبَآءَهُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿٦٨﴾ اَمۡ لَمۡ

یا ان کے پاس ایسی چیزیں آئی ہیں جو ان کے پیشرو آباو اجداد کے پاس نہیں آئیں؟ ● یا پھر انہوں نے

يَعۡرِفُوۡا رَسُوۡلَهُمۡ فَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿٦٩﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ

اپنے رسول کو نہیں پہچانا لہٰذا اسی وجہ سے ان کا انکار کرتے ہیں ● یا کہتے ہیں کہ، اس (پیغمبر) کو جنون ہے؟

جِنَّةٌ ؕ بَلۡ جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَ اَكۡثَرُهُمۡ لِلۡحَقِّ

(ایسی بات ہرگز نہیں) بلکہ وہ حق کو ان کے لیے لایا ہے، جبکہ ان کے اکثر لوگ حق (کو قبول کرنے) سے

كٰرِهُوۡنَ ﴿٧٠﴾ وَ لَوِ اتَّبَعَ الۡحَقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ

کراہت کرتے ہیں ● اور اگر حق ان کی خواہشات کی اتباع کر لیتا، تو یقیناً آسمان و زمین اور جو کچھ ان

السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ

کے اندر ہے تباہ ہو جاتے، لیکن ہم نے انہیں وہ قرآن دیا ہے جو (ان کے شرف اور حیثیت کی)

بِذِكۡرِهِمۡ فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ؕ﴿٧١﴾ اَمۡ

یاد آوری کا سبب ہے، لیکن وہ اس کی یاد سے منہ موڑے ہوئے ہیں ● آیا آپؐ نے ان سے کسی قسم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ پانچ صفتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی شخص میں نہیں پائی جاتیں تو ان کی زندگی بدمزہ رہتی ہے۔

۱۔ صحت و تندرستی
۲۔ امن و سکون
۳۔ مالداری
۴۔ قناعت
۵۔ ہم مزاج ساتھی۔

۱۴۔ جو شخص خداوند تعالیٰ کی عطا پر راضی رہتا ہے وہ غنی ترین انسان ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۸۷)

جن مالداروں کو دوگنا اجر ملے گا

۱۔ ابو بصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے مالدار شیعوں کا ایسے انداز میں تذکرہ کیا جو آپؑ کو ناگوار گزرا، اس پر آپؑ نے فرمایا: ابو محمد! جب مومن مالدار ہو اور ساتھ ہی مہربان اور اپنے دوستوں کے ساتھ نیکی بھی کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نیکی میں خرچ کرنے کا دوگنا ثواب عطا فرماتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ''وما اموالکم ولااولادکم بالتی تقربکم عندنا'' یعنی تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں یہ صلاحیت نہیں کہ تم کو ہماری بارگاہ میں مقرب بنا دیں۔ مگر (ہاں) جس نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے ان لوگوں کے لئے تو ان کی کارگزاریوں کی دوہری جزا ہے اور وہ بہشت کے جھروکوں میں اطمینان سے رہیں گے۔

(سبا۔ ۳۷)

(تفسیر نور الثقلین جلد ۴ ص ۳۲۸)

۲۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے مالدار لوگوں کی عیب جوئی شروع کر دی تو امام علیہ السلام نے فرمایا: خاموش رہو! اگر مالدار شخص اپنے عزیز و اقارب کا خیال رکھتا ہے اپنے بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوہرا اجر عطا فرماتا ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ''وما اموالکم ولااولادکم۔۔۔''

(تفسیر قمی جلد ۲ ص ۲۰۳)

تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّ هُوَ خَيْرُ

کی اجرت کا سوال کیا ہے؟ حالانکہ آپ کے پروردگار کی دائمی جزا تو سب سے بہتر ہے اور وہ خود بھی سب سے بہتر

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾

رزق دینے والا ہے ● اور یقینا آپ ان لوگوں کو راہِ راست کی طرف بلاتے ہیں ●

وَ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ

اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ سیدھی راہ سے

لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ

بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور (بالفرض) اگر ہم ان پر رحم کریں اور ان سے (رنج، عذاب اور) بدبختیوں کو دور کر دیں تو

لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ لَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ

بھی وہ اپنی سرکشی میں اندھے دل کے ساتھ ڈٹے رہیں گے ● اور ہم نے انہیں عذاب میں گرفتار

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَ مَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾

کر دیا، لیکن انہوں نے اپنے رب کے آگے نہ تو عاجزی کی اور نہ ہی انکساری کرتے ہیں ●

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا

اُس زمانے تک جب ہم شدید عذاب کا دروازہ ان کے لیے کھول دیں گے (اور وہ) اس (عذاب)

هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ

میں فوراً ہی مایوس ہو جائیں گے ● اور وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے کان،

وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾

آنکھیں اور دل پیدا کیے ہیں تم کس قدر کم شکر کرتے ہو ●

وَ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾

او وہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں خلق فرمایا ہے اور تم اسی کی طرف ہی محشور ہوگے ●

وَ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ لَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَ

اور وہی اللہ ہی ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور رات اور دن کی آمد و رفت

موضوع آیت ۷۵۔ ہٹ دھرمی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ''خیر'' عادت ہے اور ''شر'' ہٹ دھرمی ہے۔ (المعجم بحوالہ ابن ماجہ)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ ہٹ دھرمی رائے کو کمزور کر دیتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۴۱)

۳۔ ہٹ دھرم انسان کی رائے (کا کوئی اعتبار) نہیں ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ ہٹ دھرم شخص کی کوئی سوچ نہیں ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ ہٹ دھرمی جنگ کی آگ بھڑکاتی اور دلوں میں کینے پیدا کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ ہٹ دھرمی کے گھوڑے کا سوار ہر وقت بلاؤں کی زد میں رہتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ کسی کو لعنت ملامت کرنے میں حد سے بڑھ جانا ہٹ دھرمی کی آگ کو شعلہ ور کر دیتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۱۲)

۸۔ ہٹ دھرمی اور بکثرت لڑائی جھگڑا برائیوں کا مجموعہ ہیں۔ (غرر الحکم)

۹۔ دیکھو! وقت سے پہلے کسی کام میں جلد بازی نہ کرنا، اور جب اس کا موقع آجائے تو پھر کمزوری نہ دکھانا، اور جب صحیح صورت سمجھ میں نہ آئے تو پھر اس پر مصر نہ ہونا۔ اور جب طریق کار واضح ہو جائے تو پھر سستی نہ کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھو۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

۱۰۔ بہترین اخلاق وہ ہیں جو ہٹ دھرمی سے دور ہوں۔ (غرر الحکم)

النَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۸۰﴾ بَلۡ قَالُوۡا مِثۡلَ مَا قَالَ

بھی اسی کے لیے ہے، تو کیا تم سوچتے نہیں ہو؟● (کفار نے ہدایت حاصل نہ کی) بلکہ وہی باتیں کیں

الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوۡۤا ءَاِذَا مِتۡنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ

جو پہلے لوگ کہہ چکے تھے● انہوں نے کہا: آیا اگر ہم مر گئے اور مٹی اور (بوسیدہ) ہڈیاں بن گئے تو

اِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدۡ وُعِدۡنَا نَحۡنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا

کیا ہم پھر بھی اٹھائے جائیں گے؟● البتہ ان چیزوں کا ہمارے اور ہمارے آباواجداد کے ساتھ پہلے سے

مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۸۳﴾ قُلۡ لِّمَنِ

وعدہ ہوتا چلا آرہا ہے یہ (باتیں اور وعدے) تو صرف اگلے لوگوں کے افسانوں کے سوا اور کچھ نہیں● آپؐ (ان

الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِيۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۴﴾

کفار سے) کہہ دیجیے اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ کہ) زمین اور جو کچھ اس میں ہے، کس کا ہے؟●

سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ قُلۡ مَنۡ رَّبُّ

تو وہ کہیں گے خدا ہی کے لیے ہے تو آپ کہیے: پھر تم نصیحت حاصل کیوں نہیں کرتے؟۔ آپ کہیے کہ

السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۸۶﴾

ساتوں آسمانوں کا رب اور عظمت والے عرش کا رب کون ہے؟●

سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۸۷﴾ قُلۡ مَنۡۢ

وہ فوراً کہیں گے (سب کچھ) خدا کے لیے ہے تو کہیے: تو پھر اس سے ڈرتے کیوں نہیں؟● آپ کہہ دیں

بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُوَ يُجِيۡرُ وَ لَا يُجَارُ عَلَيۡهِ

کہ: اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ) تمام چیزوں کی فرمانروائی کس کے ہاتھ میں ہے؟ اور وہ جو (ہر ایک کو) پناہ دیتا

اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ

ہے لیکن اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیتا● بہت جلد کہہ دیں گے کہ (ہر چیز پر حکومت) اللہ ہی کی ہے،

فَاَنّٰى تُسۡحَرُوۡنَ ﴿۸۹﴾ بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِالۡحَقِّ

تو آپ کہہ دیں کہ پس تم کس طرح جادو کا شکار ہو؟● (ہم ان پر جادو نہیں کرتے) بلکہ ہم ان کے لیے حق

وَ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ مِنۡ وَّلَدٍ وَّ مَا کَانَ

لے آئے ہیں اور وہ لوگ یقینی طور پر جھوٹ بولتے ہیں ● نہ تو اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا اور نہ ہی

مَعَہٗ مِنۡ اِلٰہٍ اِذًا لَّذَہَبَ کُلُّ اِلٰہٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا

کوئی معبود اس کے ساتھ ہے (اور اگر اس کے علاوہ ہوتا تو) ہر معبود اپنی مخلوق کی طرف جاتا اور یقیناً ہر

بَعۡضُہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿ۙ۹۱﴾

ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا خدا ان چیزوں سے مبرا ہے جن کے ساتھ یہ (مشرکین) توصیف کرتے ہیں ●

عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ فَتَعٰلٰی عَمَّا

(وہی ہے جو) غیب اور حاضر (عیان و پنہان) کا جاننے والا ہے پس وہ ہر اس چیز سے بالاتر ہے جسے وہ اس کا

یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۹۲﴾ قُلۡ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیۡ مَا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿ۙ۹۳﴾

شریک قرار دیتے ہیں ● آپ کہہ دیجئے پروردگارا! (عذاب کا) جو وعدہ ان سے لیا گیا ہے، اگر مجھے دکھانا چاہتا ہے ●

رَبِّ فَلَا تَجۡعَلۡنِیۡ فِی الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۹۴﴾ وَ اِنَّا عَلٰۤی

تو خداوندا! مجھے اس ظالم قوم کے درمیان قرار نہ دے ● اور بغیر شک کے ہم آپ کو

اَنۡ نُّرِیَکَ مَا نَعِدُہُمۡ لَقٰدِرُوۡنَ ﴿۹۵﴾ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ

وہ چیز دکھانے پر قادر ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ● (اے پیغمبرؐ!) برائی کو

اَحۡسَنُ السَّیِّئَۃَ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَصِفُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَ قُلۡ

اچھے انداز سے دفع کرو ہم اچھی طرح جانتے ہیں جو مخالف لوگ بیان کرتے ہیں ● آپ کہہ دیں

رَّبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ ہَمَزٰتِ الشَّیٰطِیۡنِ ﴿ۙ۹۷﴾ وَ اَعُوۡذُ بِکَ

کہ اے میرے رب! میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ● اور میں تیری پناہ مانگتا

رَبِّ اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَہُمُ الۡمَوۡتُ

ہوں اے رب اس سے کہ وہ میرے پاس آ حاضر ہوں ● یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت

قَالَ رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ ﴿ۙ۹۹﴾ لَعَلِّیۡۤ اَعۡمَلُ صَالِحًا فِیۡمَا

پاس آ پہنچتی ہے تو وہ کہتا ہے: پروردگارا! مجھے واپس پلٹا دے! ● جو کچھ میں (مال اور) کام چھوڑ آیا ہوں شاید اس

ع ۵ ۱۵ ۵

تَرَكۡتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ

میں کوئی نیک کام کروں (اسے کہا جائے گا) ہرگز نہیں! یہ سب باتیں ہیں جنہیں وہ (ظاہری طور پر) کہہ رہا ہے

بَرۡزَخٌ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ فَلَاۤ

اور ان کے بعد برزخ ہے دوبارہ اٹھائے جانے والے دن تک ● پس جب صور پھونکا جائے گا تو پھر اس دن

اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ وَّ لَا يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿١٠١﴾ فَمَنۡ

ان کے درمیان نہ تو کوئی رشتہ داری ہوگی اور نہ ہی ایک دوسرے سوال کریں گے ● تو جن

ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿١٠٢﴾ وَ مَنۡ

کے اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا وہی لوگ کامیاب ہوں گے ● اور جن

خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فِىۡ

کے اعمال کا پلڑا ہلکا ہوگا، تو وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے وجود کے سرمائے کو ضائع کردیا ہوگا اور

جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿١٠٣﴾ تَلۡفَحُ وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ وَ هُمۡ فِيۡهَا

وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہیں گے ● ان کے چہروں کو آگ جلا ڈالے گی اور دوزخ میں ان کے چہرے بگڑے

كٰلِحُوۡنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمۡ تَكُنۡ اٰيٰتِىۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فَكُنۡتُمۡ بِهَا

ہوئے بدشکل ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) آیا تم پر میری آیات نہیں پڑھی جاتی تھیں؟ تم ہی تو

تُكَذِّبُوۡنَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوۡا رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَيۡنَا شِقۡوَتُنَا وَ كُنَّا

انہیں جھٹلایا کرتے تھے ● وہ کہیں گے پروردگارا! بدبختی ہم پر غالب آگئی اور ہم

قَوۡمًا ضَآلِّيۡنَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡهَا فَاِنۡ عُدۡنَا

گمراہ لوگ تھے ● اے ہمارے رب! ہمیں دوزخ سے نکال، اگر ہم پھر (کفر و گناہ کی طرف)

فَاِنَّا ظٰلِمُوۡنَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخۡسَئُوۡا فِيۡهَا وَ لَا تُكَلِّمُوۡنِ ﴿١٠٨﴾

پلٹے تو یقینا ستم گار ہوں گے ● (خدا انہیں) فرمائے گا: دفع ہو جاؤ جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو ●

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡ عِبَادِىۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ

(آیا تم نے بھلا دیا ہے کہ) میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا: پروردگارا! ہم ایمان لے آئے پس

موضوع آیت ١٠٠۔ برزخ

حضرت علی علیہ السلام:

١۔ اے فرزند نباتہ! اگر تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیے جائیں تو تم اس جگہ (نجف اشرف) کی پچھلی طرف وادی السلام میں مومنین کی روحوں کو دیکھو کہ حلقے بنائے ایک دوسرے سے مل رہی ہیں اور باتیں کر رہی ہیں۔ یاد رکھو کہ یہاں پچھلی طرف ہر مومن کی روح موجود ہے۔ جبکہ وادی برہوت میں ہر کافر کی روح موجود ہے۔

(بحار الانوار جلد ٦ ص ٢٤٣)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٢۔ مومنین کی روحیں جنت کے حجروں میں ہیں، جنت کے کھانے کھاتی ہیں اور وہاں کا پانی پیتی ہیں۔ ایک دوسرے سے ملتی جلتی رہتی ہیں اور کہتی ہیں: ''اے ہمارے پروردگار! قیامت برپا فرما اور اپنے وعدے پورے فرما جو تو نے ہم سے کئے ہوئے ہیں''۔

(بحار الانوار جلد ٦ ص ٢٣٤)

٣۔ کفار کی روحیں جہنم میں ہیں اور اس کی آگ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ''اے ہمارے پروردگار! قیامت برپا نہ فرما کہ اس سے تیرے وہ وعدے پورے نہ ہو پائیں جو تو نے ہم سے کر رکھے ہیں اور ہمارے آخر کو ہمارے اول سے نہ ملا۔

(بحار الانوار جلد ٦ ص ٢٧٠)

حضرت امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف:

٤۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے کہ '' ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون'' یعنی ان (کے مرنے) کے بعد (عالم) برزخ ہے۔ (جہاں) اس دن تک کہ دوبارہ قبروں سے اٹھائے جائیں (رہنا ہوگا) اس کا مطلب یہ ہے کہ برزخ سے مراد قبر ہے جس میں لوگوں کی زندگی بڑی سختی اور تنگی میں ہوگی۔ بخدا! قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

(بحار الانوار جلد ٧٨ ص ١٤٨)

٥۔ علی ابن ابراہیم کی تفسیر میں ہے کہ ----'' برزخ دو امور میں سے درمیانی امر ہے اور وہ دنیا اور آخرت کے درمیان ثواب اور عذاب ہے'' اسی بارے ہی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ خدا کی قسم! میں تمہارے بارے میں صرف برزخ ہی سے خائف ہوں---

(تفسیر نور الثقلین جلد ٣ ص ٥٥٣)

موضوع آیت ١٠٦۔ بدبختی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ بدبخت ترین لوگ بادشاہ (یا حکمران) ہوتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ٧٥ ص ٣٤٠)

لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ

تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے ● پس تم نے انہیں مذاق بنا لیا

سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ

تھا یہاں تک کہ (اس کام کی وجہ سے) انہوں نے میری یاد تمہارے دل سے بھلا دی اور تم

تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ

ان پر ہنستے رہتے تھے ● میں نے آج ان (مومنین) کو (تمہارے مذاق اڑانے پر) صبر کرنے کی وجہ سے جزا دی

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ

ہے کہ وہی لوگ ہی کامیاب وکامران ہیں ● (خدا ان سے) پوچھے گا کہ گنتی کے کتنے برس زمین

سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ

میں رہے ہو ● وہ کہیں گے ایک دن یا دن کا ایک حصہ، پس گنتی کرنے

الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ

والوں سے پوچھ لے ● فرمائے گا اگر تم آگاہ ہوتے تو جان لیتے کہ تم وہاں بہت کم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ

عرصہ رہے ہو ● تو کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تم

اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ

ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے ● پس وہ اللہ بلند و برتر ہے برحق

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ

فرمانروا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں گرانقدر عرش کا رب ہے ● اور جو شخص اللہ کے

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے اس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا

عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ

حساب تو حتماً اسی رب کے پاس ہے ہی، یقیناً کافر کامیاب نہیں ہوں گے ● اور کہہ دیجئے اے

۲۔ بد بخت سے بد بخت ترین انسان وہ ہے جسے دنیا میں تو فقر و تنگدستی کا سامنا کرنا پڑے اور آخرت میں جہنم کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۶۶۸۳)

۳۔ چار چیزیں بد بختی کی علامت ہیں۔ آنکھوں کا (آنسوؤں سے) خشک ہونا دل کا سخت ہو جانا، آرزوؤں کا طولانی ہونا اور ہمیشہ زندہ رہنے کے ساتھ محبت کرنا۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۱۶۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ بد بخت ہے وہ انسان جو عقل اور تجربہ کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۷۴)

۵۔ سچے دوست سے دھوکہ کرنا بد بختی کی علامت ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ نیت کی خرابی بد بختی کی علامت ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ بد بخت ہے وہ انسان جو اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے بچاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ بہت بڑی بد بختی، سنگدلی ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ نیک لوگوں سے برائی کرنا، بد بختی کی علامتوں میں سے ایک ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جو زیادہ حریص ہوتا ہے وہ زیادہ بد بخت ہوتا ہے۔
(غرر الحکم)

۱۱۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کون شخص بہت زیادہ بد بخت ہے؟ فرمایا! جو اپنے دین کو دوسروں کی دنیا کے بدلے میں بیچ ڈالے!۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۰۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ اللہ تعالیٰ بندے کو شقاوت (بد بختی) سے سعادت (نیک بختی) کی طرف تو منتقل کرتا ہے لیکن اسے نیک بختی سے بد بختی کی طرف منتقل نہیں کرتا۔
(بحارالانوار جلد ۵ ص ۱۵۸)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے کہ "رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا" یعنی جہنمی کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر بد بختی غالب آگئی۔ تو ان کی یہ بد بختی ان کے اعمال کی وجہ سے ہوگی۔

(بحارالانوار جلد ۵ ص ۱۷۵)

اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَ اَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿١١٨﴾

میرے پروردگار! تو بخش دے، رحم فرما اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے●

سُوۡرَةُ النُّوۡرِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتُهَا ٦٤

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

سُوۡرَةٌ اَنۡزَلۡنٰهَا وَ فَرَضۡنٰهَا وَ اَنۡزَلۡنَا فِيۡهَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

(یہ ہے) وہ سورۃ جسے ہم نے نازل کیا ہے اور (اس پر عمل) واجب قرار دیا ہے اور اس میں

لَّعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿١﴾ اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِىۡ فَاجۡلِدُوۡا كُلَّ

روشن آیتیں بھیجی ہیں تاکہ تم یاد رکھو● زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو

وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا مِائَةَ جَلۡدَةٍ ۖ وَّ لَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا

سو کوڑے لگاؤ، اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو ان پر

رَاۡفَةٌ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ

اللہ کے دین کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہیں کھانا چاہئے،

الۡاٰخِرِ ۚ وَ لۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٢﴾

ان دونوں کی سزا کے وقت مومنین کے ایک گروہ کو حاضر و ناظر ہونا چاہئے●

اَلزَّانِىۡ لَا يَنۡكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوۡ مُشۡرِكَةً ۫ وَّ الزَّانِيَةُ لَا

زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے کسی اور سے نکاح نہیں کرے گا اور زانیہ عورت

يَنۡكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى

بھی زانی یا مشرک مرد کے سوا اور کوئی خاوند نہیں بنائے گی اور یہ زن آشوئی مومنوں پر

الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٣﴾ وَ الَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ

حرام کردی گئی ہے● اور جو لوگ پاکدامن شوہر دار عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور

يَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡهُمۡ ثَمٰنِيۡنَ جَلۡدَةً وَّ

چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو تم انہیں اسی کوڑے لگاؤاور

ع ٢٦ ٦ ٦

فضائل سورہ نور

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

سورہ نور کی تلاوت کرکے اپنے مالوں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرواور اسی کے ذریعے اپنی عورتوں کی حفاظت کرو، کیونکہ جو شخص ہر دن یا ہر رات کو اس کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرتا رہے گا مرتے دم تک اپنے گھر والوں میں زنا کی برائی نہیں دیکھے گا جب اسے موت آئے گی تو ستر ہزار فرشتے قبر تک اس کی تشییع جنازہ کریں گے سب اس کے لئے خدا سے دعا اور استغفار کررہے ہوں گے یہاں تک کہ اسے دفن کردیا جائے گا۔ (ثواب الاعمال)

لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

ان کی گواہی بھی ہرگز قبول نہ کرو کہ یہی لوگ

الْفٰسِقُوْنَ ۙ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

فاسق ہیں ● مگر جو لوگ اس (تہمت لگانے) کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح

اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

کر کے گناہ کی تلافی کریں تو یقینا خدا بھی بخشنے والا مہربان ہے ● اور جو لوگ اپنی بیویوں کو

اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ

زنا کی نسبت دیتے ہیں اور اپنے علاوہ ان کے پاس گواہ نہ ہوں تو ایسے لوگوں میں سے

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ

ہر ایک اپنے مدعا کے ثبوت کے لیے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ یقیناً

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ

سچوں میں سے ہے ● ور پانچویں بار کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر

كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَ يَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ

وہ جھوٹوں سے ہو ● اور اس عورت سے (سنگساری کی) سزا اس طرح دور ہوسکتی ہے کہ وہ

تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ

(اپنا دفاع کرتے ہوئے) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقینا اس کا مرد (اس کی اس نسبت کے

الْكٰذِبِيْنَ ۙ ﴿۸﴾ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ

بارے) جھوٹوں میں سے ہے ● اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر

كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

اس کا خاوند سچوں میں سے ہے ● اور اگر خدا کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتو (تم رسوا ہوجاتے اور تمہارا خاندانی

رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ

نظام درہم برہم ہوجاتا) یقینا اللہ توبہ قبول کرنے والا صاحب حکمت ہے ● یقینا جو لوگ بہت بڑا جھوٹ

ع ۱۰ / ۷

موضوع آیت ۴۔ عدالتی گواہی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ گواہوں کی عزت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کے ذریعہ حقوق کو ظاہر کرتا ہے اور ظلم کو دفع کرتا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۷۷۳۳)

۲۔ میں جھوٹی گواہی نہیں دیتا۔
(کنزالعمال حدیث ۱۷۷۳۴)

۳۔ جو شخص اس بنا پر حق کی گواہی دیتا ہے تاکہ کسی مسلمان کے حق کو ثابت کرے، تو بروز قیامت اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے چہرے کی نورانیت حد نگاہ تک نظر آئے گی جسے دیکھ کر لوگ اس کے نام ونسب سے واقف ہو جائیں گے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۳۱۱)

۴۔ بہترین گواہی وہ ہے جسے اس کا ادا کرنے والا استدعا سے پہلے انجام دے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۷۷۳۱)

۵۔ جو شخص (حق کی) گواہی چھپائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا گوشت لوگوں کے سامنے کھلائے گا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ '' ولا تکتمو االشہادۃ '' (گواہی کو نہ چھپاؤ) (بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۳۱۰)

۶۔ جو شخص طلب کرنے پر گواہی کو چھپائے وہ ایسا ہے جیسے اس نے جھوٹی گواہی دی۔
(کنزالعمال حدیث ۱۷۷۴۳)

۷۔ جو شخص کسی گواہی کو چھپائے یا ایسی گواہی دے جس سے کسی مسلمان کا خون بہایا جائے یا کسی مسلمان کے مال کو ضائع کرے بروز قیامت اسے اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا منہ کالا ہوگا اور حد نگاہ تک اس کی کالک نظر آئے گی اور اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی جنہیں دیکھ کر لوگ اس کے نام ونسب سے واقف ہو جائیں گے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۳۱۱)

۸۔ میرے نزدیک تم میں سے وہ شخص سخت ناپسندیدہ اور مجھ سے اور خداؑ سے دور ترین بندہ وہ ہے جو جھوٹ کی گواہی دیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۳۱۰)

۹۔ اس وقت تک کوئی گواہی نہ دو جب تک اس معاملہ کو اس طرح نہ جان لو جس طرح اپنی ہتھیلی کو پہچانتے ہو۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۸ص ۲۵۰)

۱۰۔ جب تمہیں گواہی کے لئے بلایا جائے تو چلے جاؤ۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ص ۲۲۵)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۱۔ جب تمہیں کوئی شخص قرضے کی یا حق کی گواہی دینے کے لئے بلائے تو پھر بیٹھو نہیں۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۴ص ۳۱۲)

بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ

(درمیان میں) لے آئے وہ تم ہی سے ایک گروہ تھا اور اسے تم اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے

ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ لِکُلِّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ

حق میں (بہت ہی) بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کیلئے اتنی سزا ہے جتنا اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور

الۡاِثۡمِ ۚ وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۱﴾

ان میں سے جس نے اس کے بڑے حصے کو اپنے ذمے لیا ہے اس کے لیے عذاب بھی بہت بڑا ہے●

لَوۡ لَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتُ

جب تم نے اس تہمت کو سنا تو مومن مردوں اور عورتوں نے اپنے بارے نیک

بِاَنۡفُسِہِمۡ خَیۡرًا ۙ وَّ قَالُوۡا ہٰذَاۤ اِفۡکٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۲﴾ لَوۡ لَا

گمانی کیوں نہ کی؟ اور کیوں نہ کہا کہ یہ تو بہت بڑا کھلم کھلا بہتان ہے● اس تہمت

جَآءُوۡ عَلَیۡہِ بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ ۚ فَاِذۡ لَمۡ یَاۡتُوۡا

کے صحیح ہونے کیلئے وہ چار گواہ کیوں نہیں لائے؟ پس چونکہ وہ لازمی

بِالشُّہَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنۡدَ اللّٰہِ ہُمُ الۡکٰذِبُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَوۡ

گواہ نہیں لائے لہٰذا یہی لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں● اور اگر

لَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُہٗ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ

دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان باتوں

لَمَسَّکُمۡ فِیۡ مَاۤ اَفَضۡتُمۡ فِیۡہِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿ۚۖ۱۴﴾ اِذۡ

کی وجہ سے جن کے تم نے چرچے کئے ہیں تمہیں بہت بڑا عذاب آن پہنچتا● جب تم اپنی

تَلَقَّوۡنَہٗ بِاَلۡسِنَتِکُمۡ وَ تَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاہِکُمۡ مَّا لَیۡسَ

زبانوں سے (اس تہمت کو) ایک دوسرے کی زبانوں سے نقل کرنے لگے اور جس بات کی تمہیں

لَکُمۡ بِہٖ عِلۡمٌ وَّ تَحۡسَبُوۡنَہٗ ہَیِّنًا ٭ۖ وَّ ہُوَ عِنۡدَ اللّٰہِ

خبر نہیں تھی وہ اپنے منہ سے نکالنے لگے اور اسے معمولی سمجھتے رہے جبکہ اللہ کے نزدیک وہ بہت

موضوع آیت ۱۱۔ بہتان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو کسی مومن پر بہتان لگائے یا اس کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جو اس میں نہ پائی جاتی ہو، تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے آگ کے ٹیلے پر کھڑا کرے گا۔ حتیٰ کہ وہ سب ظاہر ہو جائے گا جو اس نے کیا تھا۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۹۴)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۲۔ جو شخص لوگوں کے وہ عیوب بیان کرے جو ان میں ہیں تو لوگ بھی اس کے متعلق وہ کچھ کہیں گے جو اس میں نہیں ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر ایسا بہتان باندھے جو اس میں نہیں تو خداوند عالم اسے '' طینۃ خبال '' میں مقید کرے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: '' طینۃ خبال '' کیا چیز ہے؟ فرمایا وہ پیپ ہے جو زانی عورت کی شرمگاہ سے نکلتی ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۹۴)

۴۔ بے قصور پر بہتان تراشی مضبوط پہاڑ سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۸۸۹۶)

عَظِیۡمٌ ﴿۱۵﴾ وَ لَوۡ لَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ قُلۡتُمۡ مَّا یَكُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ

بڑی بات تھی ● جب تم نے (اس تہمت کو) سنا تو کیوں نہ کہا: ہمیں نہیں چاہیے کہ کسی دلیل کے

نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ٭ سُبۡحٰنَكَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۶﴾

بغیر تہمت کو (اپنی طرف سے) منہ سے نکالیں (یا اللہ!) تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنۡ تَعُوۡدُوۡا لِمِثۡلِهٖۤ اَبَدًا اِنۡ كُنۡتُمۡ

اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر ایمان دار ہو تو پھر ایسی تہمتوں

مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیۡمٌ

کا کبھی تکرار نہ کرنا ● اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیتیں بیان فرمارہا ہے اور اللہ علم اور

حَكِیۡمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِی

حکمت والا ہے ● یقیناً جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اہل ایمان کے درمیان بے حیائی

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ

پھیلے تو ایسے لوگوں کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک

الۡاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوۡ لَا

عذاب ہے، اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ اور اگر تم پر

فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ وَ رَحۡمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوۡفٌ

اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو (تمہیں سخت عذاب دیتا) یقیناً اللہ رحم کرنے

رَّحِیۡمٌ ﴿۲۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ

والا مہربان ہے ● اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم

ع ۸/۲

الشَّیۡطٰنِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّبِعۡ خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاۡمُرُ

پر نہ چلو اور جو شخص شیطان کے نقش قدم پر چلے گا تو وہ تو بے حیائی اور برے

بِالۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ وَ

کاموں کا حکم دے گا۔ اور اگر خدا کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ

رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

ہوتی توتم میں سے کوئی بھی کبھی پاک صاف نہ ہوپاتا۔لیکن اللہ

يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَ لَا يَاْتَلِ

جسے چاہے پاک کردے اوراللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے● اورتم میں سے

اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَ

جوصاحبان مال ووسعت ہیں انہیں قسم نہیں کھاناچاہئے کہ اپنے قرابتداروں،

الْمَسٰكِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَ لْيَعْفُوْا وَ

مسکینوں اورراہ خدامیں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے،بلکہ انہیں چاہئے کہ عفو اور

لْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

درگزرسے کام لیں۔کیا تم اس بات کوپسند نہیں کرتے کہ خداتمہیں بخش دے اوراللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

بخشنے والامہربان ہے● یقیناجولوگ پاکدامن (ہر قسم کی آلودگی سے) بے خبراورایماندار

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۪ وَ

عورتوں پرتہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اورآخرت میں اللہ کی رحمت سے دور ہیں اور

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ ۙ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ

ان کیلئے بڑابھاری عذاب ہے● جس دن ان کی زبانیں

وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ

اوران کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کے خلاف گواہی دیں گے● اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ

اللہ ان کے حق کا کسی قسم کی کمی کئے بغیرپوراپورابدلہ دے گا۔اوروہ جان لیں گے کہ

الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ

اللہ تعالٰی ہی آشکاراحقیقت ہے● پلیدعورتیں پلیدمردوں کے لائق ہیں اور

موضوع آیت ۲۳۔

زنا کی تہمت لگانا۔ گالی دینا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگانے سے ایک سو سال کی عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۳ص ۲۳۰)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۲۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے ہجو کرنے پر سزا دینے کا فیصلہ دیا۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ص ۴۵۳)

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے پوچھا تمہارے مخالف نے کیا کیا ہے؟ اس نے کہا وہ تو ایک بد معاش عورت کا بیٹا ہے اس پر امام علیہ السلام نے اس کی طرف غضب آلود نگاہوں سے دیکھا۔ اس نے عرض کیا۔۔۔ آپ کے قربان جاؤں وہ تو ایک مجوسی شخص ہے جس نے اپنی بہن سے نکاح کیا ہوا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا آیا یہ بات ان کے دین میں جائز نہیں ہے؟۔

(مستدرک الوسائل جلد ۳۳ص ۲۳۰)

۴۔ زنا کی تہمت لگانے والے کو اسی کوڑے لگائے جائیں گے۔ اور اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی مگر یہ کہ توبہ کرلے یا اپنی بات کی تردید کردے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ص ۴۳۳)

۵۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اسے کیا سزا ملنی چاہئے؟ تو امامؑ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا آیا آپ نے اس طرف بھی توجہ فرمائی ہے کہ اگر وہ عورت اسے معاف کردے پھر بھی اسے سزا ملے گی؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں! اسے سزا ملے گی اور معاف نہیں کیا جائے گا۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۴ص ۳۴)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۶۔ اللہ تعالٰی نے پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا اس لئے حرام قرار دیا ہے کیونکہ اس سے نسب میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کی نفی ہوتی ہے۔ میراث کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، (اولاد کی) تربیت ترک کر دی جاتی ہے، نیکیوں کا سلسلہ مفقود ہو جاتا ہے۔ اور بھی بہت سی ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۹ص ۱۱۱)

الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ

پلید مرد پلید عورتوں کے لائق ہیں، پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور

الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا

پاک مرد پاک عورتوں کیلئے ہیں۔اوروہ پاک ومنزہ ہیں اس بات سے جو

يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا

لوگ ان کے بارے میں کہتے ہیں۔ان کیلئے بخشش اورعزت والی روزی ہے● اے

ع ۳

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى

صاحبان ایمان! ان گھروں میں نہ جاؤجو تمہارے گھر نہیں ہیں جب تک

تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

کہ اجازت نہ لے لو۔اوروہاں کے رہنے والوں کوسلام نہ کرلو،یہی تمہارے حق میں

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا

بہتر ہے شاید تم نصیحت حاصل کرو● پس اگر تم کسی کو گھر میں نہ پاؤ تواس میں اندر نہ جاؤ جب تک کہ

تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا

تمہیں (کسی طور)اجازت نہ مل جائے۔اوراگر تمہیں کہا جائے کہ واپس پلٹ جاؤتولوٹ جاؤ (اور

فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾

ناراض نہ بھی نہ ہونا)یہی بات تمہارے لئے پاکیزہ ہے جوکچھ تم کررہے ہواسے اللہ خوب جانتاہے●

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ

تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ غیر سکونتی گھروں میں

فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا

جہاں تمہاراکوئی مال اسباب ہو چلے جاؤ اور اللہ آگاہ ہے اس سے جوتم ظاہر کرتے ہو

تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ

یا چھپاتے ہو● مومن مردوں سے کہدیجئے کہ وہ اپنی بعض(غیر مجاز) نگاہوں کو بند رکھیں اور

يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے زیادہ پاکیزہ رہنے کیلئے بہتر ہے۔بے شک اللہ ہراس کام سے باخبر

يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

ہے جووہ بجالاتے ہیں ● اور مومن عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی بعض (غیر مجاز) نگاہیں

اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ

بندرکھیں۔ اپنے دامنوں کی حفاظت کریں۔اورجوکچھ (طبعی طورپر)ظاہر ہے اس کے علاوہ اپنی

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى

زینت کوظاہرنہ کریں۔اور اپنی گردن پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں(تاکہ سر کے علاوہ ان کی گردن

جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ

اورسینے بھی چھپے رہیں)اوراپنی زینت وآرائش کوظاہرنہ کریں سوائے اپنے شوہرکے یا

اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ

اپنے باپ یااپنے خسریااپنے لڑکے کے یااپنے شوہرکے لڑکے

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ

کے(جوکسی دوسری بیوی سے ہو)یا اپنے بھائی کے یااپنے بھتیجے کے یا

اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ

اپنے بھانجے کے۔یااپنی(ہم مذہب)عورتوں کے،یا ان کے جن کی وہ مالک ہیں(یعنی لونڈی

التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ

اورغلام کے)یا ایسے نوکرچاکرمردوں کے جوجنسی میلان نہ رکھتے ہوں۔یاان لڑکوں

الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَ لَا يَضْرِبْنَ

کے (جوسن تمیزکونہیں پہنچے اور)جوعورتوں کے جنسی امورسے آگاہ نہیں ہیں،اورزورزورسے

بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَ تُوْبُوْٓا

پاؤں مارکر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے۔اے مومنو!تم

موضوع آیت ۳۰، نگاہ کرنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ لوگو! (نامحرم کی طرف) دیکھنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا جس شخص کے دل میں اس نگاہ سے کوئی (فتور کی) بات پیدا ہو جائے تو اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہیئے۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۴ ص ۱۲)

۲۔ جو شخص اپنی آنکھ کو حرام سے بھرے گا، اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی آنکھ کو جہنم کی آگ سے بھر دے گا۔ مگر یہ کہ توبہ کرلے یا اپنے نظریہ سے باز آجائے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ ص ۱۴۲)

۳۔ کسی عورت کی طرف ایک دفعہ دیکھ لینے کے بعد دوسری دفعہ مت دیکھو، اس لئے کہ پہلی دفعہ دیکھنا تو معاف ہو سکتا ہے لیکن دوسری مرتبہ تمہارے نقصان میں ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۳۰۷۲)

۴۔ اپنی آنکھیں بند رکھو اس سے تمہیں عجائبات نظر آئیں گے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۴۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ جو اپنی آنکھیں بند رکھتا ہے وہ اپنے دل کو آرام پہنچاتا ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ تین چیزوں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔
۱۔ والدین کے چہرے کی طرف
۲۔ قرآن مجید کی طرف اور ۳۔ سمندر کی طرف۔
(بحارالانوار جلد ۱۰ ص ۳۶۸)

۷۔ مومن کی شان یہ ہے کہ جب دیکھتا ہے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔ جب خاموش رہتا ہے تو سوچتا ہے اور جب بولتا ہے تو ذکر خدا کرتا ہے۔۔۔ جبکہ منافق جب دیکھتا ہے تو عبرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ جب خاموش رہتا ہے تو سب کچھ بھول جاتا ہے اور جب بولتا ہے تو لغویات بکتا ہے۔۔۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۵۰)

۸۔ آنکھ دل کا جاسوس اور عقل کا ہرکارہ ہے۔
(بحارالانوار جلد ۴ ص ۵۴۱)

۹۔ تین چیزیں آنکھوں کو جلا دیتی ہیں:
۱۔ سبزے کی طرف دیکھنا
۲۔ بہتے پانی کی طرف نگاہ کرنا
۲۔ خوبصورت چہرے کا دیدار کرنا۔
(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۲۹۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ بہت سی ایسی نگاہیں ہیں جو طویل مدت تک حسرت کا باعث بنی رہتی ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۹۳)

۱۱۔ جو شخص (غیر) عورت کو دیکھے پھر اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائے یا بند کر دے، تو ابھی اس کی

اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

سب کے سب خدا کی طرف پلٹ آؤاوراس کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ●

وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ

اورتم اپنے غیرشادی شدہ لڑکے لڑکیوں کااور (شادی کے)لائق اپنے غلاموں، کنیزوں کا

اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

نکاح کردو۔(اورغربت سے نہ ڈروکیونکہ)اگرتنگدست ہونگے تواللہ انہیں اپنے فضل وکرم سے

وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا

تونگر کردے گا۔اللہ وسعت اورعلم والا ہے● اورجولوگ نکاح کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں

يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

پاتے انہیں عفت اورپاکدامنی اختیار کرنا چاہئے یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انہیں

الَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

مالدار کردے۔اور تمہارے وہ غلام اورکنیزیں جو تمہیں کچھ دے کر(بتدریج)آزادی کی

فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ

تحریر کراناچاہیں اگرتم ان میں بہتری اورشائستگی دیکھوتوان کی درخواست قبول کرلو۔(اوران کی

مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى

آزادی کیلئے امدادکے طورپر)انہیں اس مال سے دوجواللہ نے تمہیں دیاہے۔ اور جوتمہاری

الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ

لونڈیاں پاکدامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی

الدُّنْيَا ؕ وَ مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ

زندگی کے فائدہ کیلئے بدکاری پر مجبورنہ کرو۔اورجوانہیں مجبورکرے تواللہ لونڈیوں

اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ

کواس جبرکے بعد بخش دینے والا مہربان ہے● اور تحقیق کہ ہم نے تمہاری طرف روشن کرنے

آنکھ نہیں جھپکی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حورالعین سے اس کا نکاح کردے گا۔(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ص ۱۳۹)

موضوع آیت ۳۳۔جماع

۱۔ حضرت امام علی علیہ السلام سے جماع کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا حیا (کا پردہ) اٹھ جاتا ہے۔ شرمگاہوں کا ملاپ ہوتا ہے ، جنون (دیوانگی) سے مشابہ ہے۔ اس پر اصرار بڑھاپا ہے اور اس سے دوری ندامت ہے۔ اس کے حلال کا ثمرہ اولاد ہے۔ اگر زندہ رہے تو فتنوں میں ڈال دیتی ہے اور اگر مر جائے تو غمگین کرتی ہے۔ (غررالحکم)

۲۔ جو اپنی اور دوسروں کی بقا چاہتا ہے اسے کم سونا ، سویرے اٹھنا اور عورتوں سے کم میل ملاپ کرنا چاہیے۔ (بحارالانوار جلد ۶۲ص ۲۶۲)

۳۔ جو نکاح زیادہ کرتا ہے اسے رسوائیاں (ہر طرف) سے ڈھانپ لیتی ہیں۔ (غررالحکم)

۴۔ بعض اصحاب سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا! سب سے زیادہ لذت کس چیز میں ہے ؟ راوی کہتا ہے کہ ہم نے مختلف چیزیں بیان کیں ، لیکن امامؑ نے فرمایا سب سے لذیز ترین چیز عورتوں سے بغل گیر ہونا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ص ۱۰)

۵۔ انسان کے لئے دنیا و آخرت میں عورتوں سے لذت اٹھانے سے بڑھ کر اور کوئی لذت نہیں۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ص ۱۰)

مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

والی آیات،ان لوگوں کے برجستہ اور تاریخی نمونے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور

مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

پرہیزگاروں کیلئے پندونصیحت بھیجی ہے● اللہ نورہے آسمانوں اورزمین کا

ع ۸

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ

اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چراغدان (طاق) ہو جس میں ایک (روشن) چراغ ہو

زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

وہ چراغ ایک شیشے کے درمیان ہو وہ شیشہ ایک ستارے کی مانند روشن وتابندہ ہو، یہ چراغ

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ

زیتون کے بابرکت درخت سے روشن کیاجاتاہو،جونہ شرقی ہے نہ ہی غربی ہے۔ (اس کا تیل اس قدر صاف و

زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى

شفاف ہے کہ) قریب ہے کہ آگ کو چھوئے بغیر (شعلہ ور ہوجائے اور) روشنی دینے لگے۔ نور کے اوپر ایک

نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

اور نورہے،جسے خداچاہتاہے اپنے نور کی ہدایت کرتاہے۔اوراللہ لوگوں کیلئے

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾

مثالیں بیان کرتاہے اوراللہ ہر چیز سے آگاہ ہے●

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ

(یہ نورہدایت) ایسے گھروں میں ہے خداوندعالم نے جن کے بارے میں حکم دیا ہے کہ بلند کئے

يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا

جائیں اوراس کانام ان میں ذکر کیاجائے اوران میں صبح وشام اس کی تسبیح کو بیان کی جائے● ایسے لوگ

تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ

ہیں کہ کوئی تجارت اور معاملہ انہیں یادخدا، نماز کے

الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙۖ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ

قائم کرنے اورزکوۃ کے اداکرنے سے غافل نہیں کرتا۔اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں

الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۝۳۷ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا

دل اورآنکھیں تبدیل ہوجائیں گی ● تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بہترجزادے جو وہ اعمال

عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

بجالائے ہیں اوراپنے فضل ورحمت کا اس جزاء پراضافہ کردے۔اوراللہ جسے چاہتا ہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۸ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ

بغیرحساب کے رزق عطاکرتاہے ● اورجولوگ کافرہوگئے ہیں ان کے اعمال ایک بیابان میں

بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ

سراب کی مانندہیں کہ جسے پیاسا پانی سمجھتاہے۔لیکن جونہی وہ اس کے پاس جاتاہے

يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَ

اسے کچھ نہیں پاتااورخداکواپنے پاس پاتاہے جواس کاحساب کسی قسم کی کمی کے بغیر پورا کر دیتا

اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۳۹ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ

ہے۔اوراللہ بہت جلد حساب کرنے والاہے ● یا(کافروں کے اعمال)ایسی تاریکیوں کی مانندہیں جوگہرے

لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

اورتلاطم خیزسمندرمیں ہوں جسے ایک عظیم موج اس کے اوپرسے ڈھانپ دے۔اس موج کے اوپرایک

سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ

اور عظیم موج ہو۔اوراس (دوسری) موج کے اوپرایک بادل ہو(یہ) ایسی تاریکیاں ہیں جوایک دوسرے

اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ

کے اوپرہیں جونہی (کافرنجات کیلئے)اپناہاتھ باہرنکالتاہے کوئی بھی اسے نہیں دیکھ پاتااور خداوند جس کیلئے

لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝۴۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ

کوئی نورمقررنہ کرے اس کیلئے کوئی بھی نور نہیں ہے ● آیاتونے نہیں دیکھا کہ جو بھی

موضوع آیت ۳۷۔آخرت کی تجارت

۱۔ابن مسعودؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان جائیں میں آخرت کی تجارت کیسے کروں؟ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو ذکر خدا سے کبھی امان میں نہ رکھو، اور یوں کہتے رہو: ''سبحان اللہ و الحمد للہ ولاأله الااللہ واللہ اکبر'' یہ نہایت ہی منافع بخش تجارت ہے جس کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے'' یرجون تجارۃ لن تبور۔۔۔'' یعنی وہ یقینا ایسے بیوپار کا آسرا رکھتے ہیں جس کا انہیں پورا اجر بھی ملے گا اور خدا اپنے فضل سے انہیں اس سے زیادہ بھی دے گا۔ (فاطر/۲۹)

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۰۶)

۲۔جس چیز کو تم آنکھوں سے دیکھو اور تمہارا دل اسے پسند کرے اسے خدا کے لئے قرار دے دو کیونکہ یہ آخرت کی تجارت ہے جس کے بارے میں خدا فرماتاہے: ''ماعندکم ینفد وما عند اللہ باق'' یعنی جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ باقی رہے گا (نحل/۹۶)

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۰۶)

۳۔ دنیوی تاجر کو ہمیشہ اپنی جان اور مال کا خطرہ لاحق رہتاہے جبکہ اخروی تاجر ہمیشہ فائدہ اور منافع میں ہے۔ اس کا پہلا منافع تو خود اس کی اپنی جان ہے اس کے بعد جنت کا ٹھکاناہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۶۰)

۴۔اے ابوذرؓ خداوند عزوجل فرماتاہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ! میرا جو بندہ اپنی خواہشات پر میری خواہشات کو ترجیح دیتاہے، میں اس کی توانگری اس کے نفس میں مقرر کر دیتا ہوں، اس کے رنج و غم کو آخرت کے لئے اٹھا رکھتا ہوں۔ آسمانوں اور زمین کو اس کی روزی کا ضامن بنا دیتا ہوں، اس کے ہر نقصان کا ذمہ دار ہوتا ہوں اور ایسے تاجر کی تجارت کے پیچھے خود موجود ہوتا ہوں۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۷۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ دنیامیں کیے جانے والے اعمال، آخرت کی تجارت ہوتے ہیں۔ (غررالحکم)

۶۔ تمہاری جانوں کے لیے قیمتیں مقرر کی گئی ہیں۔ لہٰذا انہیں جنت کے سوا کسی اور چیز کے بدلہ میں بیچو۔ (غررالحکم)

۷۔ دین کو دنیا کا ذریعہ بنا کر کاروبار کرنے والے کی خدا کی طرف سے سزا جہنم ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ جب تم تجارتی کاروبار میں مصروف ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو تمہیں کاروبار نماز سے غافل نہ رکھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی تعریف و

ع ۵ ۶ ۱۱

توصیف کرتے ہوئے فرمایا ہے " رجال لاتلھیھم تجارۃ ولابیع۔۔۔" (سورہ نور:۳۷) ایسے لوگ ہیں کہ کوئی تجارت اور معاملہ انہیں یاد خدا (نماز کے قائم کرنے اور زکوۃ کے ادا کرنے سے) غافل نہیں کرتا۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۳ص ۱۰۰)

لَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الطَّيۡرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ

آسمانوں اور زمین میں ہیں اورپرندے اپنے پر پھیلائے (پرواز کررہے ہیں) سب خدا کی

قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسۡبِيۡحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِمَا

تسبیح کررہے ہیں اور ہرایک اپنی دعااور تسبیح کو سمجھتاہے اور جو کچھ کہ لوگ انجام دیتے ہیں

يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ اِلَى

اسے خدا جانتا ہے ● اور آسمانوں اور زمین کی فرمانروائی اللہ سے مخصوص ہے اور (ہرایک کو) خدا

اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزۡجِىۡ سَحَابًا ثُمَّ

کی طرف لوٹ جانا ہے ● آیا تونے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو نرمی سے چلاتاہے، پھران

يُؤَلِّفُ بَيۡنَهٗ ثُمَّ يَجۡعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الۡوَدۡقَ يَخۡرُجُ

کے اجزاء کے درمیان پیوند قرار دیتاہے۔ پھرانہیں آپس میں تہ بہ تہ جوڑتاہے پس تو دیکھتاہے

مِنۡ خِلٰلِهٖ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ جِبَالٍ فِيۡهَا

کہ بارش اس کے درمیان میں سے نکلتی ہے۔اللہ آسمان سے ان بادلوں میں سے جو پہاڑ

مِنۡۢ بَرَدٍ فَيُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ وَ يَصۡرِفُهٗ عَنۡ مَّنۡ

(کی مانند) ہیں اولے برساتاہے۔پس جس کو چاہتاہے اسے (اس کا نقصان) پہنچاتاہے، اور جس

يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرۡقِهٖ يَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصَارِ ﴿۴۳﴾

سے چاہتاہے اسے روک لیتاہے۔ قریب ہے اس بادل کی بجلی کی چمک آنکھوں کو اندھا کردے ●

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيۡلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى

اللہ تعالیٰ رات اور دن کو الٹ پھیر کرتاہے یقینا اس میں اہل بصیرت کیلئے (اس کی قدرت کی)

الۡاَبۡصَارِ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنۡ مَّآءٍ ۚ

قطعی عبرت ہے ● اور اللہ نے ہرحرکت کرنے والے کو پانی سے پیدا کیا ہے۔

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰى بَطۡنِهٖ ۚ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ

پس ان میں سے کچھ توپیٹ کے بل چلتے ہیں، کچھ

عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ

دو پیروں پر اور کچھ چار پاؤں پر چلتے ہیں،

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾

اللہ جسے چاہتاہے خلق فرماتا ہے۔ کیونکہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے●

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ

یقیناً ہم نے روشن کرنے والی آیات نازل کی ہیں، اور خدا جسے چاہتاہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ

سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے● اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان

بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

لائے ہیں اور اطاعت کی ہے۔ پھر اس اقرار کے بعد ان میں سے ایک

ذٰلِكَ ؕ وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى

گروہ (اپنے کہے سے) منہ پھیر لیتاہے اور وہ حقیقی مومن نہیں ہیں● اور جب انہیں اللہ اور اس کے

اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

رسول کی طرف بلایا جاتاہے تاکہ پیغمبر ان کے درمیان فیصلہ کریں اس وقت ان میں سے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ

ایک فریق منہ پھیر لیتاہے● اور اگر حق ان کے ساتھ (اور ان کے مفاد میں) ہو تو وہ بڑی خوشی کیساتھ

مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ؕ اَفِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ

پیغمبرؐ کی طرف آتے ہیں● آیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا وہ شک سے دوچار ہو چکے ہیں یا

يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ

انہیں اس بات کا خطرہ ہے اللہ اور اس کا رسول ان کے کسی حق کا ضائع کر دیں گے؟ (ایسی کوئی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ

بات نہیں) بلکہ وہ خود ظالم لوگ ہیں● (لیکن) جب مومنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی

ع ۶ ۱۰ ۱۲

موضوع آیت ۴۵۔ زمین پر چلنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص زمین پر مٹک مٹک کر چلتا ہے اس پر زمین، اس کے اوپر اور نیچے کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۳۰۳)

۲۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر چلتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ نہ تو ناتوان کی طرح چل رہے ہیں اور نہ ہی سست آدمی کی مانند۔

(بحارالانوار جلد ۱۶ ص ۲۳۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
نہایت ہی عاجزانہ چال چلتے تھے آگے کو یوں جھکے ہوتے جیسے کسی گڑھے میں گرا ہی چاہتے ہیں۔ اس جیسی رفتار نہ تو پہلے میں دیکھی تھی اور نہ ہی بعد میں۔

(بحارالانوار جلد ۱۶ ص ۲۳۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ جلدی چلنا مومن کی شان کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے نور کو بجھا دیتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۵)

۵۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام یوں چلتے تھے گویا آپ کے سر پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں، آپؑ کا دایاں حصہ بائیں حصے سے آگے نہیں بڑھتا تھا۔

(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۳۰۲)

۶۔ ہشام بن سالم روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا! حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سوار ہو کر اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے آئے اور اصحاب آپ (کی سواری) کے پیچھے چلنے لگے۔ آپ نے مڑ کر ان سے پوچھا: تمہیں کوئی ضرورت ہے؟ انہوں نے کہا نہ یا امیر المومنین ضرورت تو کسی چیز کی نہیں ہے البتہ ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ آپؑ کے ساتھ ساتھ چلیں آپؑ نے ان سے فرمایا: واپس چلے جاؤ کیونکہ سوار کے ساتھ پیدل چلنے سے سوار کی خرابی ہوتی ہے اور پیدل کی رسوائی!

(بحارالانوار جلد ۴۱ ص ۵۵)

اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا

طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان کی بات اس کے سوا اور

سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ مَنْ

کوئی نہیں ہوتی کہ "ہم نے سنا اور اطاعت کی" اور یہی لوگ ہی تو کامران ہیں ● اور جو شخص خدا

يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے ایسے لوگ

الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ

ہی تو کامیاب ہیں ● اور انہوں نے اللہ کی سخت قسمیں کھائی ہیں کہ اگر آپ انہیں (جنگ اور محاذ جنگ

اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ

کیلئے) حکم دیں تو وہ اپنے گھروں سے ضرور نکلیں گے، آپ (ان سے) کہہ دیں قسمیں نہ کھائیے پسندیدہ

مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ

اطاعت (بڑھکیں مارنے سے بہتر ہے) یقیناً خدا ان کاموں سے آگاہ ہے جو تم انجام دیتے ہو ● آپ کہہ

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا

دیں کہ تم لوگ خدا کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی (بھی) اطاعت کرو، پس اگر تم منہ موڑو گے (تو رسول

فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ

کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے کیونکہ) اس پر تو فقط وہی (فریضہ) ہے جو اس کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور تم پر بھی وہی

اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا

(فریضہ) ہے جو تمہارے ذمے لگایا گیا ہے۔ اور اگر اس کا کہنا مانو گے تو ہدایت پاجاؤ گے اور رسول خدا پر تو

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

روشن تبلیغ کے سوا کوئی اور ذمہ داری نہیں ہے ● خداوند نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا

ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے ہیں یقیناً انہیں زمین میں خلیفہ مقرر کرے گا۔ جس طرح

اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ

ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا ہے، اور یقیناً ان کیلئے اس دین کو استقرار اور اقتدار بخشے گا

دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

جسے ان کیلئے پسندیدہ قرار دیا ہے۔ اور ان کے خوف کے بعد انہیں امن و سکون میں بدل دے

خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ؕ وَ

تاکہ وہ (صرف) میری ہی عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دیں۔ اور

مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

جو شخص اس کے بعد کفر اختیار کرے گا وہی لوگ فاسق ہوں گے ●

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

شاید تم پر رحم کیا جائے ● اور یہ گمان ہرگز نہ کرو کہ کفار ہمیں زمین میں

مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ

عاجز اور درماندہ کردیں گے۔ اور ان کا ٹھکانہ آگ اور یقینی طور

الْمَصِیْرُ ﴿۵۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ

پر برا انجام ہے ● اے وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہو، چاہئے کہ تمہارے غلام جو

مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ

تمہاری ملکیت ہیں اور تمہارے وہ افراد جو بلوغ اور احتلام کے سن کو نہیں پہنچے

ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ

(تمہارے کمروں میں داخل ہونے کیلئے) تین اوقات میں تم سے اجازت طلب کر لیا کریں نماز صبح سے

ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ

پہلے، دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے بدن سے اتارا کرتے ہو اور نماز عشاء کے بعد۔

آیت ۵۵۔ خوف کی قسمیں

۱۔ خصال صدوقؒ جلد اول ص ۲۸۲ میں ہے:

خوف کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ خوف ۲۔ خشیت ۳۔ وجل ۴۔ رہبت اور ۵۔ ہیبت

خوف۔ گناہگاروں کے لئے ہے۔

خشیت۔ علماء کے لئے ہے۔

وجل۔ منکسر مزاج لوگوں کے لئے۔

رہبت۔ عبادت گزاروں کے لئے ہے اور

ہیبت۔ صاحبان معرفت کے لئے۔

خوف: گناہوں کے وجہ سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ '' ولمن خاف مقام ربه جنتٰن'' یعنی جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ (الرحمٰن/۴۶)

خشیت: اپنے اندر کوتاہی دیکھنے کی وجہ سے ہوتا ہے، خدا فرماتا ہے: '' انما یخشی الله من عباده العلماء'' یعنی اس کے بندوں میں خدا کا خوف کرنے والے بس علماء ہیں۔ (فاطر/۲۸)

وجل: خدمت کے ترک کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے، خدا فرماتا ہے '' الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم'' یعنی جب ان کے سامنے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں۔ (انفال/۲)

رھبت: اپنی کوتاہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خدا فرماتا ہے: ''ویدعوننا رغبا و رهبا'' یعنی ہم کو بڑی رغبت اور خوف سے پکارتے ہیں۔ (انبیاء/۹۰)

ہیبت: عارفین پر جب اسرار منکشف ہو جاتے ہیں تو اس کی وجہ سے ان پر خوف اور ہیبت طاری ہو جاتی ہے، خدا فرماتا ہے: ''ویحذرکم الله نفسه'' تمہیں اپنے ہی سے ڈراتا ہے۔ (آل عمران/۲۸) اسی معنی کی طرف اشارہ ہے۔

(خصال صدوق جلد اول ص ۲۸۲)

۲۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے کہ جب آپؐ نماز پڑھتے تھے تو خوف خدا کی وجہ سے آپؐ کے سینہ اقدس سے ایسی آواز سنی جاتی جس طرح ابلتی ہانڈی کی آواز ہوتی ہے۔

(خصال صدوقؒ جلد اول ص ۲۸۲)

ع ۷ ۱۳

الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا

یہ تین وقت تمہاری خلوت کے ہیں ان اوقات کے علاوہ نہ تو تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ہی ان پر کہ وہ

عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ

اجازت کے بغیر تمہارے پاس آئیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رفت وآمد رکھتے ہیں۔ اور ایک

عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَ اللّٰهُ

دوسرے کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو اسی طرح تمہارے لئے بیان

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

فرماتا ہے اور اللہ صاحب علم وحکمت ہے ● اور جب تمہارے بچے حد بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں

فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

چاہیے کہ وہ بڑوں کی طرح جوان سے پہلے بالغ ہوئے ہیں (ہر وقت اندر آنے کیلئے) اجازت مانگیں۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

اللہ اسی طرح اپنی آیات کو تمہارے لئے بیان فرماتا ہے اور خدا صاحب علم اور حکیم ہے ●

وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ

اور بڑھاپے کی وجہ سے گھر بیٹھنے والی عورتیں جو نکاح کی امید (وخواہش) نہیں رکھتیں

عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ

ان کیلئے کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے کپڑے اتار رکھیں۔ بشرطیکہ اپنی زینت کو ظاہر

بِزِيْنَةٍ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ

نہ کریں اور عفت کا مظاہرہ کریں کہ یہ ان کیلئے ہی بہت بہتر ہے۔ اور خدا سننے والا

عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ

جاننے والا ہے ● اندھے پر، لنگڑے لولے پر، بیمار پر اور

حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ

خود تم پر کوئی حرج نہیں کہ کھانا کھاؤ اپنے گھروں میں

موضوع آیت ۶۰۔ عفت اور پاکدامنی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین پاکدامنی شکم اور شرمگاہ کو پاکیزہ رکھنا ہے۔ (تنبیہ الخواطر۔ ص ۲۸۲)

۲۔ اللہ تعالیٰ اپنے مومن، غریب، پاکدامن اور عیالدار بندے کو دوست رکھتا ہے۔
(سنن ابن ماجہ جلد ۲ ص ۸۰۹)

۳۔ اللہ تعالیٰ صاحب شرم وحیا اور پاکدامن انسان کو دوست رکھتا ہے اور بد کلام اور چمٹ کر سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۲۷۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ (متقی افراد کی تعریف میں) ان کی ضروریات کم اور نفس، نفسانی خواہشات سے پاکیزہ ہوتے ہیں۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۳)

۵۔ پاکدامنی کی جڑ قناعت اور اس کا پھل رنج وغم کی کمی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۷)

۶۔ انسان کی غیرت کی دلیل اس کی پاکدامنی ہے۔
(غرر الحکم)

۷۔ کوئی جتنا پاکدامن ہوگا اتنا غیرت مند ہوگا۔
(غرر الحکم)

۸۔ جو شخص نہ پوری ہونے والی آرزوؤں کی تمنا کرتا ہے وہ پاکدامنی سے اپنے کو آراستہ نہیں کر سکتا۔
(غرر الحکم)

۹۔ برائیوں سے دوری پاکدامنی کی علامت ہے۔
(غرر الحکم)

۱۰۔ جسے عفت اور قناعت جیسی چیزیں تحفہ میں مل جائیں عزت اس کا ساتھی بن جاتی ہے۔
(کنز العمال حدیث ۱۳۰۱۳)

۱۱۔ وہ مجاہد جو خدا کی راہ میں شہید ہو اس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں ہے جو قدرت واختیار رکھتے ہوئے پاکدامن رہے۔ کیا بعید ہے کہ پاکدامن شخص فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہو جائے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۴۷۴)

۱۲۔ پاکدامنی غربت کی زینت ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۲۱۳)

۱۳۔ پاکدامنی نفس کو بچاتی اور اسے پستیوں (میں گرنے) سے دور رکھتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۴۔ انسان کی قدر وقیمت اس کی ہمت کے مطابق اور ۔۔۔ اس کی پاکدامنی اس کی غیرت کے مطابق ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۵۔ دوسروں کی عورتوں سے پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتوں سے پاکدامنی اختیار کی جائے گی۔
(بحار لانوار جلد ۱۷ ص ۲۷۰)

تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اٰبَآئِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ

یااپنے باپوں کے گھروں سے یااپنی

اُمَّهٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اِخۡوَانِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اَخَوٰتِكُمۡ اَوۡ

ماؤں کے گھروں سے یااپنے بھائیوں کے گھروں سے یااپنی بہنوں کے گھروں سے اپنے

بُيُوۡتِ اَعۡمَامِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ عَمّٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اَخۡوَالِكُمۡ

چچاؤں کے گھروں سے یااپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یااپنے ماموؤں کے گھروں سے

اَوۡ بُيُوۡتِ خٰلٰتِكُمۡ اَوۡ مَا مَلَكۡتُمۡ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوۡ

یااپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی چابیاں تمہاری ملکیت میں ہیں یا

صَدِيۡقِكُمۡ‌ ؕ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا جَمِيۡعًا اَوۡ

اپنے دوستوں کے گھروں سے ، تم پر کوئی حرج نہیں کہ مل کرکھاؤ یا

اَشۡتَاتًا‌ ؕ فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُيُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ

اکیلے ہو کر،پس جب تم کسی گھرمیں داخل ہوجاؤ تو اپنے ایک دوسرے پرسلام کروکہ

تَحِيَّةً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً‌ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

خدا کی طرف سے بابرکت اورپاکیزہ تحفہ ہے۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے

اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

اپنی آیات کوبیان فرماتاہے تاکہ تم عقل سے کام لو● (حقیقی) مومن توبس وہ لوگ ہیں جو

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاِذَا كَانُوۡا مَعَهٗ عَلٰٓى

اللہ پر اوراس کے رسول پرایمان لائے ہیں اور جب رسولؐ کے ساتھ کسی کام کیلئے اکٹھے ہوتے

اَمۡرٍ جَامِعٍ لَّمۡ يَذۡهَبُوۡا حَتّٰى يَسۡتَاۡذِنُوۡهُ‌ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ

ہیں تواس کی اجازت کے بغیر (کہیں) نہیں جاتے۔(اے رسولؐ!) جو لوگ

يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ

آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں ایسے لوگ ہیں جوخدااوراس کے رسول پرایمان رکھتے ہیں۔

ع ۱۴

رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ

پس اگر وہ اپنے بعض کاموں کیلئے آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں تو ان میں سے جسے چاہیں

لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

(اور مصلحت سمجھیں) اجازت دیدیں اور ان کیلئے خداوند سے، مغفرت طلب کریں کیونکہ خدا بخشنے

رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ

والا مہربان ہے ● جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو رسولؐ کو اسی طرح نہ بلاؤ۔ اللہ اچھی

بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ

طرح جانتا ہے کہ تم میں سے کون شخص چھپ کر اور دوسروں کے پیچھے خود کو چھپا کر میدان

مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ

سے بھاگتا ہے۔ پس جو لوگ اس کے فرمان کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے

اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

کہ کوئی مصیبت ان کے دامن گیر ہو جائے یا انہیں دردناک عذاب اپنی گرفت میں لے لے ●

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ

آگاہ رہو کہ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کیلئے مخصوص ہے بے شک وہ اچھی طرح جانتا ہے

اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَ يَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا

جس (افکار اور نیتوں پر) تم ہو۔ اور اس دن کو (بھی جانتا ہے) کہ کس دن وہ اسی کی طرف پلٹائے جائیں گے پس وہ

عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع ۹ ۱۵

ان لوگوں کو آگاہ کرے گا جو وہ انجام دیتے رہے اور اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے ●

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۷۷

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ

بابرکت ہے وہ (ذات) جس نے قرآن کو اپنے بندے پر نازل کیا جو حق اور باطل کی شناخت کا ذریعہ ہے تاکہ تمام

فضائل سورہ فرقان

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

جو شخص ہر رات کو اس کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ہرگز عذاب نہیں دے گا اور نہ ہی اس کا محاسبہ کرے گا اور اس کا گھر فردوس اعلیٰ میں ہو گا۔ (مجمع البیان)

لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ ﴿۱﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

جہانوں کیلئے خبردار کرنے کا سبب بنے ● وہ خدا کہ جس کیلئے آسمانوں اور زمین کی فرمانروائی ہے اور

الْاَرْضِ وَ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي

جس نے نہ کوئی اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی اس کی فرمانروائی میں کوئی شریک ہے

الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾ وَ

اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے پس اس نے اس کا مناسب اندازہ مقرر کیا ہے ● اور ان

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّ هُمْ

(مشرکین نے) اس کی بجائے ایسے معبود بنالئے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے اور (بلکہ) خود پیدا

يُخْلَقُوْنَ وَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا

کئے گئے ہیں۔ (یہ جھوٹے معبود تو) اپنے لیے بھی کسی قسم کے نقصان اور فائدہ کے مالک نہیں ہیں،

يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَيٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَ قَالَ

اور (دوسروں کیلئے) موت وحیات اور قیامت کا اختیار نہیں رکھتے ● اور کافروں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَ اَعَانَهٗ

کہا، یہ قرآن جھوٹ کے سوا کچھ نہیں جسے اس نے خدا پر باندھا ہے اور ایک اور گروہ نے

عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ۚ ﴿۴﴾

اس کی اس کام میں مدد کی ہے، پس بتحقیق وہ بہت بڑے ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں ●

وَ قَالُوْۤا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ

اور (کفار نے یہ بھی) کہا: (یہ قرآن) اگلے لوگوں کے افسانے ہیں جسے اس نے اپنے لئے لکھا ہے

بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۵﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي

اور ہر صبح وشام اس کو لکھوائے جاتے ہیں ● کہہ دیجئے (اس قرآن کو تو) اس نے اتارا ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾

جو آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ●

موضوع آیت ۳۔ صدقہ جاریہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تین چیزیں مرنے والے کے ساتھ جاتی ہیں: ۱۔ اہل وعیال ۲۔ مال ۳۔ اعمال۔ جن میں سے پہلے دو تو واپس آجاتے ہیں اعمال اس کے ساتھ باقی رہتے ہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۴۲۷۶۱)

۲۔ مومن کے اعمال اور اس کی نیکیوں سے جو چیزیں باقی رہ جاتی ہیں وہ اس کا علم ہوتا ہے جو اس نے کسی کو تعلیم کیا ہوتا ہے یا اس کی نشرواشاعت کی ہوتی ہے۔ یا نیک اولاد ہوتی ہے جسے وہ چھوڑ جاتا ہے یا مسجد ہوتی ہے جسے وہ بناتا ہے یا مسافر خانہ ہوتا ہے جسے وہ تعمیر کرتا ہے یا نہر ہوتی ہے جسے وہ جاری کرتا ہے یا صدقہ ہوتا ہے جسے اس نے اپنی صحت و تندرستی اور زندگی میں اپنے مال سے ادا کیا ہوتا ہے ان سب کا ثواب اسے مرنے کے بعد ملتا رہتا ہے۔

(الترغیب والترہیت جلد اول ص ۹۹)

۳۔ چار نیکیاں ایسی ہیں جن کا ثواب انسان کے مرنے کے بعد اسے ملتا ہے:

۱۔ انسان راہ خدا میں (جہاد کے لئے) گھوڑے تیار کرتے ہوئے مرجائے۔

۲۔ انسان کسی کو علم سکھائے اور اس کا یہ تعلیمی سلسلہ جاری رہے تو اس پر عمل کرنے والوں کا سا ثواب اسے بھی ملتا رہے گا۔

۳۔ انسان کوئی ایسا صدقہ جاری کرتا ہے جو ہمیشہ رہتا ہے تو جب تک وہ جاری رہے گا اس کا ثواب اسے ملتا رہے گا۔

۴۔ انسان اپنی نیک اولاد چھوڑ جاتا ہے جو اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے تو اس کا ثواب بھی اس کے نامہء اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔

(الترغیب والترہیت جلد اول ص ۱۱۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ چھ چیزوں کا ثواب مومن کے مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہتا ہے:

۱۔ نیک اولاد جو اس کے لئے استغفار کرتی ہے۔

۲۔ قرآن مجید جسے چھوڑ جاتا ہے۔

۳۔ صدقہ جو ہمیشہ کے لئے جاری کر کے جاتا ہے

۴۔ کنواں (یا چشمہ) جسے وہ کھودتا ہے اور نیک طریقہ کار سے جس پر عمل کیا جاتا ہے۔

(من لایحضر الفقیہ جلد اول ص ۱۱۷)

وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ يَمْشِيْ فِي

اور (کفارنے) کہا: یہ کیسارسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔اس کے پاس کوئی

الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ

فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا؟ کہ وہ بھی اس کے ساتھ مل کر خبردار کرنے والا بن جاتا(اوراس کے دعوے

نَذِيْرًا ۙ﴿۷﴾ اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ

کی تصدیق کرتا)؟ ● یا اسے خزانہ (کیوں) عطا نہیں کیا گیا، یا اس کیلئے باغ کیوں نہیں ہے کہ اس

مِنْهَا ؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

(کے میووں) سے کھاتا (اور گزر بسر کرتا)؟ اور ظالموں نے (مومنوں سے) کہا: تم تو صرف ایک جادو شدہ

مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا

کی پیروی کررہے ہو ● دیکھئے تو،ان لوگوں نے آپ کے بارے میں کیسی کیسی مثالیں بیان کی ہیں؟پس وہ

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْۤ اِنْ شَآءَ

خود گمراہ ہو چکے ہیں جس کے نتیجے میں وہ (حقیقت کی) راہ کو نہیں پاسکتے ● بابرکت ہے وہ خدا کہ اگر وہ ارادہ بھی

جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

کردے تو آپ کو بہت سے ایسے باغات عنایت کردے جو ان کی توقع سے کہیں بہتر ہوں کہ جن (کے

الْاَنْهٰرُ ۙ وَ يَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾ بَلْ كَذَّبُوْا

درختوں) کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور آپ کو بہت سے محل بھی دیدے ● (صرف تمہارا ہی انکار نہیں

بِالسَّاعَةِ ۟ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

کرتے) بلکہ قیامت کو بھی جھٹلاتے ہیں اور ہم نے قیامت کے جھٹلانے والوں کیلئے بھڑکتی ہوئی

سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا

جلانے والی آگ تیار کر رکھی ہے ● جب (دوزخ) دور سے انہیں دیکھ لے گی تو یہ اس کا غصے

تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا

سے دھاڑنا سنیں گے ● اور جب وہ زنجیروں میں جکڑے کسی تنگ مکان سے جہنم میں پھینکے جائیں گے

موضوع آیت ۶، رازداری

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ تمہارا راز تمہارا قیدی ہے جب اسے فاش کردو گے تو پھر تم اس کے قیدی ہو جاؤ گے۔ (غررالحکم)

۲۔ عقلمند کا سینہ اس کے رازوں کا خزینہ ہوتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۹۸)

۳۔ رازوں کے خزانچی جتنا زیادہ ہوتے جائیں گے راز اتنا زیادہ ضائع ہوتے جائیں گے۔ (غررالحکم)

۴۔ کامیابی احتیاط اور دوراندیشی سے حاصل ہوتی ہے۔ دوراندیشی سوچ سمجھ سے حاصل ہوتی ہے اور سوچ سمجھ رازوں کے چھپانے سے وابستہ ہوتی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۱۷۷)

۵۔ جو اپنے بھیدوں کو چھپاتا ہے تو ان کا اختیار بھی اسی کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۳۸۴)

۶۔ جو اپنے رازوں کے چھپانے میں کمزوری کا مظاہرہ کرتا ہے وہ دوسروں کے رازوں کے لئے طاقت کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ (غررالحکم)

۷۔ کامیاب ترین امور وہ ہوتے ہیں جنہیں ہر طرح سے چھپایا جائے۔ (غررالحکم)

۸۔ اپنا راز ایک آدمی تک محدود رکھو اور مشورہ ہزاروں سے لو۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۵۵۶)

۹۔ اپنے دوست کے لئے مکمل محبت صرف کردو لیکن اس پر مکمل اطمینان نہ کرو۔ (غررالحکم)

۱۰۔ تین قسم کے لوگوں کو اپنا راز نہ بتاؤ۔ عورت کو، چغلخور کو اور احمق کو۔ (غررالحکم)

۱۱۔ جو امانت کی پاسداری نہیں کر سکتا اس کے پاس اپنا راز اور امانت نہ رکھو۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ چار چیزیں زیان کا موجب ہوتی ہیں۔ ۱۔ بے وفا سے محبت۔ ۲۔ ناشکرے کے ساتھ اچھائی ۳۔ بے توجہی سے سننے والے کو تعلیم اور ۴۔ راز کی حفاظت نہ کرنے والے کو راز بتانا۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۶۹)

۱۳۔ تمہارا راز تمہارے خون کی حیثیت رکھتا ہے، اسے اپنی رگوں کے علاوہ کہیں اور نہ چلاؤ۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۷۱)

۱۴۔ راز کا فاش کر دینا (بہت بڑی) شکست ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۲۹)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۱۵۔ کسی چیز کے استحکام سے پہلے اسے ظاہر کر دینا اس کی خرابی کا سبب بن جاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۷۱)

ع ۱ / ۹ / ۱۶

مُّقَرَّنِيۡنَ دَعَوۡا هُنَالِكَ ثُبُوۡرًا ﴿۱۳﴾ لَا تَدۡعُوا الۡيَوۡمَ

تو وہاں چیخ و پکار کریں گے (اور اپنی موت طلب کریں گے) ● (ان سے کہا جائے گا) آج ایک ہلاکت کی

ثُبُوۡرًا وَّاحِدًا وَّ ادۡعُوۡا ثُبُوۡرًا كَثِيۡرًا ﴿۱۴﴾ قُلۡ اَذٰلِكَ خَيۡرٌ

درخواست نہ کرو بلکہ بہت سی ہلاکتوں کی درخواست کرو ● (اے رسولؐ! لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ آیا

اَمۡ جَنَّةُ الۡخُلۡدِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ كَانَتۡ لَهُمۡ

یہ (ذلت وعذاب) بہتر ہے یا ہمیشہ کی بہشت کہ جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ ان

جَزَآءً وَّ مَصِيۡرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ خٰلِدِيۡنَ ؕ

کی جزا اور سرانجام ہے؟ ● وہ جو چاہیں گے ان کیلئے وہاں موجود ہوگا۔ ہمیشہ رہنے والے ہیں

كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعۡدًا مَّسۡـُٔوۡلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ وَ

یہ تو آپ کے رب کے ذمے وعدہ ہے جو واجب ہے ● اور اس دن (کو یاد کرو) کہ جب اللہ مشرکین

مَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَقُوۡلُ ءَاَنۡتُمۡ اَضۡلَلۡتُمۡ

کو اور ان کو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے رہے (ایک جگہ) جمع کرے گا پس (ان کے معبودوں سے) کہے گا: کیا

عِبَادِىۡ هٰٓؤُلَآءِ اَمۡ هُمۡ ضَلُّوا السَّبِيۡلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوۡا

تم نے میرے بندوں کو گمراہ کیا ہے یا انہوں نے خود ہی راہ کو گم کر دیا ہے؟ ● وہ (معبود)

سُبۡحٰنَكَ مَا كَانَ يَنۡۢبَغِىۡ لَنَاۤ اَنۡ نَّتَّخِذَ مِنۡ دُوۡنِكَ

کہیں گے: خداوندا تو پاک ہے خود ہمیں یہ زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو اپنا سرپرست بنائیں

مِنۡ اَوۡلِيَآءَ وَلٰكِنۡ مَّتَّعۡتَهُمۡ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى نَسُوا

لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ داداؤں کو ایسی آسودگیاں عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ (تجھے

الذِّكۡرَ ۚ وَكَانُوۡا قَوۡمًاۢ بُوۡرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدۡ كَذَّبُوۡكُمۡ

اور قرآن کو) فراموش کر بیٹھے یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونیوالے ● (اس دن اللہ مشرکین سے کہے گا) ان

بِمَا تَقُوۡلُوۡنَ ۙ فَمَا تَسۡتَطِيۡعُوۡنَ صَرۡفًا وَّلَا

"معبودوں" نے تمہاری باتوں میں تمہیں جھٹلا دیا ہے اب نہ تو تم خدائی قہر کو اپنے سے دور کرنے کی طاقت

نَصْرًا ۚ وَ مَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا

رکھتے ہو نہ ہی (کسی کی) حمایت حاصل کرسکتے ہو۔اور تم میں سے جس نے ظلم (اور شرک) کیا ہے ہم اسے بہت

كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ

بڑا عذاب چکھائیں گے ● اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب

اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَ

کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ

نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ قرار دیا ہے کیا تم صبر کروگے؟ تیرا رب

رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع

سب کچھ دیکھنے والا ہے ●

وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے (اور قیامت کو نہیں مانتے) وہ کہتے ہیں ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ

جاتے یا ہم اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھتے؟ ان لوگوں نے یقیناً اپنے آپ کو بڑا سمجھ رکھا ہے

وَ عَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى

اور بہت بڑی سرکشی اختیار کرلی ہے ● جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن گنہگاروں کیلئے

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾

کوئی خوشی نہیں ہے اور (فرشتے گنہگاروں سے) کہیں گے (تمہارے لئے بہشت) حرام اور ممنوع ہے ●

وَ قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً

اورانہوں نے جو بھی (اچھا) عمل انجام دیا ہے ہم آگے بڑھ کر اسے پراگندہ غبار کے

مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ

ذرے بنادیں گے ● اس دن اہل بہشت کا ٹھکانہ اچھا ہوگا اور

موضوع آیت ۲۰۔ بازار

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ زمین کے بدترین ٹکڑے بازار ہیں۔ بازار ابلیس کی جولانگاہ ہوتی ہے۔ جو صبح سویرے اپنی (ذریت) لے کر آن پہنچتا ہے اور وہاں پر اپنی کرسی ڈال دیتا ہے، اور اپنی ذریت کو سارے بازار میں پھیلا دیتا ہے، کوئی تو ناپ میں کمی کرتا ہے، کوئی تول میں ڈنڈی مارتا ہے۔ کوئی ماپ میں چوری کرتا ہے اور کوئی مال تجارت میں جھوٹ بولتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۸۴ ص ۱۱)

۲۔ بازار (خدا کو) بھول جانے اور (یادِ خدا سے) غافل ہونے کا مقام ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو شخص وہاں پر ایک مرتبہ خدا کی تسبیح کرتا ہے خداوند تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(کنز العمال حدیث ۹۳۳۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جب آپؑ بازار کا چکر لگاتے اور لوگوں کو موعظہ فرماتے تو کہتے: اے گروہ تجار! طلب خیر کو مقدم رکھو اور سہولت کو بابرکت جانو، خریداروں کے زیادہ قریب رہو، بردباری سے خود کو مزین کرو، قسمیں کھانے سے دور رہو، ظلم سے ڈرو، مظلوموں سے انصاف کرو اور سود کے نزدیک نہ جاؤ۔ پھر فرماتے ناپ اور تول پوری کیا کرو۔ لوگوں کو ان کی خریدی ہوئی اشیاء کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۵۴)

۴۔ جو شخص بازار میں ''اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ'' کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار نیکی لکھ دیتا ہے۔

(وسائل الشیعہ آداب التجارۃ حدیث ۲)

۵۔ جب بازار پہنچو اور دیکھو کہ لوگ (خرید و فروخت میں) مصروف ہیں تو تم کثرت سے ذکر خدا کیا کرو، کیونکہ یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ نیکیوں میں اضافے کا موجب ہے اور تم غفلت شعاروں میں نہیں لکھے جاؤ گے۔ (خصال صدوقؒ ص ۱۵۷)

۶۔ بازاری محفلیں شیطانوں کے حاضر ہونے کے مقامات ہوتے ہیں۔ (غرر الحکم)

اَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ

آسائش گاہ بھی عمدہ ہوگی● اورجس دن آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا اورفرشتے

نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ

لگاتاراتارے جائیں گے● اس دن برحق فرمانروائی صرف خداوند رحمان کی ہی

لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾

ہوگی اور یہ دن کافروں کیلئے بہت سخت (اور بڑا بھاری) ہوگا●

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى

اوراس دن ظالم (مشرک حسرت کی وجہ سے) اپنے ہاتھوں کوچبا چبا کر کہے گا اے کاش

اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ

میں رسول کے ہمراہ ہوتا!!● ہائے مجھ پرافسوس کاش کہ میں نے

اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ

فلاں کو اپنا دوست نہ بنایاہوتا● اس(دوست)نے مجھے اس وقت گمراہ کردیاجب خداکی

اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَ

طرف سے میرے پاس حق آچکاتھا۔اورشیطان توانسان کوامید کے موقع پرچھوڑجاتاہے● اور

قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

(قیامت کے دن شکایت کے طورپر) پیغمبرکہیں گے پروردگارا!! میری قوم نے اس قرآن

مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ

کوچھوڑدیاتھا● اوراس طرح ہم نے ہرنبی کیلئے گنہگاروں میں سے ایک دشمن

الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾

قراردیاہے اور آپ کا پروردگار آپ کی ہدایت اور حمایت کیلئے کافی ہے●

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً

اورجولوگ کافرہوچکے ہیں کہتے ہیں:اس پر (سارا)قرآن ایک ساتھ کیوں نہ اتاراگیا؟(وہ اس بات سے غافل ہیں

موضوع آیت ٢٨۔ سچا دوست۔ اور ساتھی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ تنہائی برے دوست سے بہتر ہے۔
(بحارالانوار جلد ٧٧ ص ١٧٣)

٢۔ بہترین ساتھی وہ ہے جس کی جدائی کم اور وصال زیادہ ہوتا ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ٣٦٣)

حضرت علی علیہ السلام:

٣۔ سچا دوست، قریب ترین رشتہ داروں سے بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

٤۔ سچے دوست یک جان چند قالب ہوتے ہیں۔
(غررالحکم)

٥۔ جانیں، مختلف شکلوں کی صورت میں ہوتی ہیں لہٰذا جو شکلیں اور جانیں ایک جیسی ہوتی ہیں وہ آپس میں مل جاتی ہیں اور لوگ اپنی شکلوں کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ٧٨ ص ٩٢)

٦۔ ہر شخص اپنے ہی جیسے کی طرف مائل ہوتا ہے۔
(کند جنس با ہم جنس پرواز) (غررالحکم)

٧۔ اپنے دوست کے دشمن کو اپنا دوست نہ بناؤ ورنہ اپنے دوست کو اپنا دشمن بنالو گے۔
(بحارالانوار جلد ٧٧ ص ٢٠٩)

٨۔ پرکھے بغیر ہر ایک پر بھروسہ کر لینا عجز و کمزوری ہے۔ (بحارالانوار جلد ١٠٣ ص ٨٦)

٩۔ دوست سے قطع تعلق نہ کرو خواہ وہ کافر ہو جائے۔
(غررالحکم)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

١٠۔ دوست کا حق یہ ہوتا ہے کہ تم اس کے ساتھ مہربانی اور انصاف کی بنیادوں پر دوستی کرو۔ اس کی ویسی ہی عزت کرو جیسے وہ تمہاری عزت کرتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ شرافت و بزرگی میں تم سے پہل کرے (بلکہ تمہیں پہل کرنی چاہیئے) اگر وہ پہل کرے تو تم اسے اس کی جزا دو۔ تم بھی اس کے ساتھ ویسے محبت کرو جس طرح وہ تمہارے ساتھ محبت کرتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ٧٤ ص ٧)

١١۔ سچے دوست کی قدر و منزلت بہت ہی عظیم ہے۔ حتیٰ کہ جہنمی لوگ بھی جہنم میں اپنے قریبی رشتہ داروں سے استغاثہ کرنے اور انہیں پکارنے سے پہلے سچے دوست کو پکاریں گے اللہ تعالیٰ (سورہ شعراء/١٠١) میں ان کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ کہیں گے "فمالنامن شافعین ولا صدیق حمیم" یعنی اب نہ تو کوئی ہماری سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دلپسند دوست۔
(تفسیر نورالثقلین جلد ٤ ص ٦٠)

١٢۔ کسی شخص کو صحیح معنوں میں دوست اس وقت تک نہ کہو جب تک کہ یہ نہ دیکھ لو کہ:

وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلۡنٰهُ

ہم نے اسے) اس طرح (نازل کیا ہے) تاکہ آپ کے دل کو اس کے ذریعہ مضبوط کردیں اور ہم نے اسے

تَرۡتِيۡلًا ﴿۳۲﴾ وَ لَا يَاۡتُوۡنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئۡنٰكَ بِالۡحَقِّ وَ

ٹھہر ٹھہر کر ہی پڑھ سنایا ہے ● یہ (بہانوں اور طعنوں کی) جو مثال بھی آپ کے لئے لائیں گے ہم اس کا برحق

اَحۡسَنَ تَفۡسِيۡرًا ﴿۳۳﴾ اَلَّذِيۡنَ يُحۡشَرُوۡنَ عَلٰى وُجُوۡهِهِمۡ

جواب اور عمدہ بیان آپ کیلئے لے آئیں گے ● جو لوگ منہ کے بل جہنم کی طرف

اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيۡلًا ﴿۳۴﴾

محشور کئے جائیں گے، وہی بدترین مکان والے اور گمراہ ترین راستے والے ہیں ●

وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَ جَعَلۡنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) دی اور ان کے بھائی ہارون کو

هٰرُوۡنَ وَزِيۡرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلۡنَا اذۡهَبَاۤ اِلَى الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ

ان کے ہمراہ وزیر بنایا ● پس ہم نے کہا: تم دونوں (اتمام حجت کے طور پر) ان لوگوں کی طرف جاؤ جنہوں نے

كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرۡنٰهُمۡ تَدۡمِيۡرًا ﴿۳۶﴾ وَ قَوۡمَ نُوۡحٍ

ہماری آیات کو جھٹلایا اور ہم نے (ان کی دشمنی کے سبب) ان کا مکمل طور پر قلع قمع کردیا ● اور قوم نوحؑ نے

لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغۡرَقۡنٰهُمۡ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ لِلنَّاسِ

بھی جب رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کردیا۔ اور انہیں (تاریخ کے) لوگوں کیلئے

اٰيَةً ؕ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِيۡنَ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۳۷﴾ وَّ عَادًا وَّ

نشان عبرت بنادے اور ہم نے ظالموں کیلئے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے ● اور قوم

ثَمُوۡدَا۠ وَ اَصۡحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوۡنًا بَيۡنَ ذٰلِكَ كَثِيۡرًا ﴿۳۸﴾

عاد و ثمود اور اصحاب رس کو اور ان کے درمیان بہت سی نسلوں کو (ہلاک کردیا) ●

وَ كُلًّا ضَرَبۡنَا لَهُ الۡاَمۡثَالَ ۫ وَ كُلًّا تَبَّرۡنَا تَتۡبِيۡرًا ﴿۳۹﴾

اور ہم نے ہر ایک کیلئے (نصیحت کی خاطر) نمونے پیش کئے تو ہم نے سب کو بالکل تباہ و برباد کردیا ●

۱۔ اس کا غصہ اسے حق سے نکال کر باطل کی طرف تو نہیں لے جاتا۔
۲۔ روپے پیسے کے موقع پر اس کا لین دین کیسا ہے
۳۔ یا پھر اس کے ساتھ سفر کرلو۔
(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۸۰)

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام:
۱۳۔ اپنے اور اپنے دوست کے درمیان ''حشمت'' کا پردہ باقی رہنے دو کیونکہ اس کے رخصت ہو جانے سے حیا رخصت ہو جاتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۳۰)

دوستوں کی آزمائش

حضرت علی علیہ السلام:
۱۔ اقتدار چھن جانے کے موقع پر دوست اور دشمن کی پہچان ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)
۲۔ لوگوں کا پتہ آزمانے سے چلتا ہے۔ لہٰذا اپنے اہل و عیال اور اولاد کو اپنی غیبت میں، اپنے دوست کو اپنی مصیبت میں، رشتہ داروں کو اپنی ناداری میں اور اظہار محبت و چاپلوسی کرنے والوں کو اپنی بیکاری کی حالت میں آزماؤ، اس سے تمہیں ان کے نزدیک اپنی قدر و منزلت کا پتہ چل جائے گا۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۰)
۳۔ مشکلات میں دوست کو آزمایا جاتا ہے۔
(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۴۔ دوست کی آزمائش تین چیزوں سے کی جائے گی اگر تو اس پر پورا اترے پھر سچا اور صحیح دوست ہے۔ ورنہ وہ آسائش کے وقت دوست ہوگا مشکل کے وقت کا نہیں۔ ۱۔ اس سے مال طلب کرو ۲۔ اسے اپنے مال پر امین بناؤ ۳۔ اپنی مشکلات میں اسے شریک بناؤ۔
(تحف العقول ص ۲۳۷)
۵۔ اگر تمہارے دوستوں میں سے کوئی شخص تم پر تین مرتبہ ناراض ہو جائے اور (اس دوران) تمہارے بارے میں کوئی بات نہ کرے تو ایسے شخص کو اپنے لئے (دوستی کے واسطے) تیار رکھو۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۱)
۶۔ حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کسی شخص کے بارے میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کرو جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اس کی دوستی کس کے ساتھ ہے! کیونکہ انسان اپنے جیسے دوستوں اور ساتھیوں کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے اور اسے اس کے ساتھیوں اور دوستوں کے طرف نسبت دی جاتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۸۸)

دوستی کی حدود

حضرت علی علیہ السلام:

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ

اور یقیناً (مشرکین مکہ، شام کی طرف سفر کرتے وقت) ایسے علاقہ سے گزرے ہیں جس پر بری طرح بارش برسائی

اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾

گئی (اور پتھر برسے تھے) تو کیا انہوں نے نہیں دیکھا؟ آخر کس لئے؟ انہیں مر کر جی اٹھنے کی امید ہی نہیں ●

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ

اور جب (کفار) آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیا یہ وہی شخص ہے

بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ

جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ ● اگر ہم اپنے بتوں کی پرستش پر نہ ڈٹے رہتے تو پھر نزدیک

لَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ

تھا کہ (یہ شخص) ہمیں اپنے خداؤں سے منحرف کر دیتا۔ یہ لوگ جب عذاب کو دیکھیں گے تو سمجھ

الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ

جائیں گے کہ پوری طرح راہ سے بھٹکا ہوا کون ہے؟ ● کیا آپ نے اسے بھی دیکھا ہے جس نے اپنی

اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ

نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے؟ آیا آپ اس کے وکیل ہو سکتے ہیں؟ ● آیا آپ

تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ

گمان کرتے ہیں کہ اکثر کفار (حق کو) سنتے اور (اس میں) غور کرتے

اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى

ہیں؟ وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ● آیا آپ نے اپنے

رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ

رب (کی قدرت) کی طرف نہیں دیکھا کہ اس نے سائے کو کس طرح پھیلایا ہے؟ اور اگر

ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ

وہ چاہتا تو اسے ساکن بنا دیتا۔ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنا دیا ● پھر ہم اس سائے کو (آہستہ

۱۔ کوئی دوست اس وقت (صحیح معنوں میں) دوست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے دوست کا تین چیزوں میں خیال نہ رکھے:

۱۔ اس کی مصیبت میں
۲۔ اس کی غیبت میں اور
۳۔ اس کی وفات میں۔

(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۶۳)

۲۔ سچے اور صحیح معنوں میں دوست وہ ہوتا ہے۔ جو تمہارے عیبوں کے سلسلہ میں تمہیں نصیحت کرے، تمہارے پس پشت تمہاری حفاظت کرے اور اپنے آپ پر تمہیں ترجیح دے۔ (غرر الحکم)

موضوع آیت ۴۴۔ گمراہی

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ ہر گمراہی کے لئے حیلے بہانے ہوا کرتے ہیں اور ہر پیمان شکن (دوسروں کو) اشتباہ میں ڈالنے کے لئے کوئی نہ کوئی بات بنایا کرتا ہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۴۸)

۲۔ آگاہ رہو کہ دین کے تمام قوانین کی روح ایک اور اس کی راہیں سیدھی ہیں، جو ان پر ہو لیا وہ منزل مقصود تک پہنچ گیا اور بہرہ یاب ہوا۔ اور جو ٹھہرا رہا وہ گمراہ ہوا اور نادم و پشیمان ہوا۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۲۰)

ع ۱۰ ۳ / ۲

۳۔ اپنے نبیؐ کے اہلبیتؑ کو دیکھو، ان کی سیرت پر چلو۔۔ ان سے آگے نہ بڑھ جاؤ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور نہ (انہیں چھوڑ کر) پیچھے رہ جاؤ ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۹۷)

۴۔ جو جہالت کی وجہ سے آئے دن جھگڑے کرتا ہے وہ حق سے ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور جو حق سے منہ موڑ لیتا ہے وہ اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھنے لگتا ہے۔ اور گمراہی کے نشہ میں مدہوش پڑا رہتا ہے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۳۱)

۵۔ جو نااہل سے ہدایت کا طالب ہوتا ہے وہ گمراہی کا شکار ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ جو شخص گمراہ انسان سے ہدایت حاصل کرتا ہے گمراہ ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ جو خواہشات کے پکارنے والوں کی آواز پر دھوکہ کھا کر لبیک کہتا ہے گمراہ ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے بدتر وہ ظالم حکمران ہے جو گمراہی میں پڑا رہے اور دوسرے بھی اس کی وجہ سے گمراہی میں پڑیں۔ اور حضرت رسول پاکؐ سے حاصل کی ہوئی سنتوں کو تباہ اور قابل ترک بدعتوں کو زندہ کرے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۴)

۹۔ راہنما کی گمراہی، راہنمائی حاصل کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔ (غرر الحکم)

اِلَیۡنَا قَبۡضًا یَّسِیۡرًا ﴿۴۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الَّیۡلَ

آہستہ) اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں ● اور وہ وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے

لِبَاسًا وَّ النَّوۡمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوۡرًا ﴿۴۷﴾ وَ

پردہ بنایا، نیند کو راحت بنایا اور دن کو اٹھ کھڑا ہونے (اور تگ و دو) کا وقت بنا دیا ● اور

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ بُشۡرًۢا بَیۡنَ یَدَیۡ رَحۡمَتِهٖ ۚ وَ

وہی خدا ہی تو ہے جو اپنی (باران) رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور

اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحۡیِۦَ بِهٖ بَلۡدَةً

ہم نے آسمان سے پاکیزہ کرنے والا پانی برسایا ● تاکہ اس کے ذریعے مردہ (بنجر) زمین کو زندہ

مَّیۡتًا وَّ نُسۡقِیَهٗ مِمَّا خَلَقۡنَاۤ اَنۡعَامًا وَّ اَنَاسِیَّ

کریں اور اس سے اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو

كَثِیۡرًا ﴿۴۹﴾ وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنٰهُ بَیۡنَهُمۡ لِیَذَّكَّرُوۡا ۖ

سیراب کریں ● اور بے شک ہم نے (قرآنی آیات یا ابر و باراں کو) ان کے درمیان مختلف صورتوں میں بھیجا تاکہ وہ

فَاَبٰۤی اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿۵۰﴾ وَ لَوۡ شِئۡنَا لَبَعَثۡنَا فِیۡ

کسی طرح خدا کو یاد کریں لیکن اکثر لوگوں نے منہ موڑ لیا اور ناشکری کی ● اور اگر ہم چاہتے تو ہر آبادی میں ایک

كُلِّ قَرۡیَةٍ نَّذِیۡرًا ﴿۵۱﴾ ۖ فَلَا تُطِعِ الۡكٰفِرِیۡنَ وَ جَاهِدۡهُمۡ بِهٖ

(پیغمبر اور) خبردار کرنے والا بھیج دیتے ● پس آپ کافروں کی اطاعت نہ کریں اور قرآن (یا ان کی عدم اطاعت)

جِهَادًا كَبِیۡرًا ﴿۵۲﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡ مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ هٰذَا

کے ذریعے ان کے ساتھ بڑا جہاد کریں ● اور وہ خدا ہے جس نے دو سمندروں کو آپس میں ملایا، یہ

عَذۡبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلۡحٌ اُجَاجٌ ۚ وَ جَعَلَ بَیۡنَهُمَا

ایک میٹھا اور خوشگوار ہے۔ اور یہ دوسرا کھاری اور کڑوا۔ اور ان دونوں کے درمیان

بَرۡزَخًا وَّ حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿۵۳﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ مِنَ

ایک حجاب اور اوٹ قرار دی (ہے تاکہ آپس میں نہ ملنے پائیں) ● اور اللہ وہ ہے جس نے انسان کو پانی

۱۰۔ پست ترین گمراہی یہ ہے کہ بندہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی حجت اور بندگان خدا پر اس کے گواہ کو نہ پہچانے کہ جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اس کی ولایت فرض قرار دی ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۴۱۵)

الۡمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهۡرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ

سے پیدا کیا ہے۔ اور اسے نسبی اور سببی رشتوں کا مالک بنایا ہے اور تمہارا پروردگار تو ہمیشہ قدرت

قَدِيۡرًا ﴿۵۴﴾ وَ يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُهُمۡ وَ

کا مالک ہے ● اور وہ خدا کو چھوڑ کر ان کی پوجا کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نفع دے سکیں اور نہ کوئی

لَا يَضُرُّهُمۡ ؕ وَ كَانَ الۡكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيۡرًا ﴿۵۵﴾ وَ مَاۤ

نقصان پہنچا سکیں اور کافر تو ہمیشہ اپنے رب کے خلاف (گمراہوں کا) حمایتی ہے ● اور ہم نے آپ

اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا ﴿۵۶﴾ قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ

کو صرف خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں رسالت کے

عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اَنۡ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ

بدلے میں تم لوگوں سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر (یہ کہ) جو چاہے (میری رہنمائی میں) اپنے پروردگار کی طرف

سَبِيۡلًا ﴿۵۷﴾ وَ تَوَكَّلۡ عَلَى الۡحَىِّ الَّذِىۡ لَا يَمُوۡتُ وَ سَبِّحۡ

کا راستہ اختیار کرے ● اور اس زندہ (خدا) پر توکل کرو جسے ہرگز موت نہیں آئے گی۔ اور اس کی حمد

بِحَمۡدِهٖ ؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِيۡرًا ﴿۵۸﴾ ۚۛ

کے ساتھ تسبیح کہو۔ اس کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ بندوں کے گناہوں سے اچھی طرح آگاہ ہے ●

ۨ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَيۡنَهُمَا فِىۡ

جس خدا نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ ۛۚ اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔلۡ

(قدرت) پر تسلط حاصل کیا۔ (اور کائنات کی تدبیر کی) وہی خدائے رحمان ہے پس اس سے مانگو وہ

بِهٖ خَبِيۡرًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اسۡجُدُوۡا لِلرَّحۡمٰنِ قَالُوۡا

ہر چیز سے آگاہ ہے ● اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (خداوند) رحمان کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ رحمان

وَ مَا الرَّحۡمٰنُ ۗ اَنَسۡجُدُ لِمَا تَاۡمُرُنَا وَ زَادَهُمۡ

کیا ہے؟ کیا ہم اس چیز کو سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے؟ اور (یہ دعوت) ان کی نفرت میں اضافہ

نُفُوۡرًا ﴿۶۰﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيۡ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّ

کردیتی ہے● بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے اور

جَعَلَ فِيۡهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيۡرًا ﴿۶۱﴾ وَ هُوَ الَّذِيۡ جَعَلَ

اس میں آفتاب اورروشن ماہتاب کو بھی بنایا●اوروہ وہی ہے جس نے شب وروز

الَّيۡلَ وَ النَّهَارَ خِلۡفَةً لِّمَنۡ اَرَادَ اَنۡ يَّذَّكَّرَ اَوۡ اَرَادَ

کوایک دوسرے کا جانشین بنایاان لوگوں کیلئے جوعبرت حاصل کرناچاہتے یاشکر گزاری کرنا

شُكُوۡرًا ﴿۶۲﴾ وَ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِيۡنَ يَمۡشُوۡنَ عَلَى

چاہتے ہیں● اور(خداوند)رحمان کے بندے وہ ہیں جوزمین پرفروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بھی انہیں

الۡاَرۡضِ هَوۡنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾

جاہل اپنامخاطب قرار دیتے ہیں (اور جاہلانہ باتیں کرتے ہیں) تووہ نرمی (اور سلامتی) کے ساتھ جواب دیتے ہیں●

وَ الَّذِيۡنَ يَبِيۡتُوۡنَ لِرَبِّهِمۡ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَ الَّذِيۡنَ

اوروہی لوگ اپنے پروردگارکیلئے سجدہ اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں● وہی جو

يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ٭ اِنَّ عَذَابَهَا

کہتے ہیں کہ پروردگارا!! جہنم کاعذاب ہم سے دوررکھ کیونکہ اس کا

كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾

عذاب دامنگیرہے● بے شک دوزخ ٹھہرنے اوررہنے کے لحاظ سے بری جگہ ہے●

وَ الَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ يُسۡرِفُوۡا وَ لَمۡ يَقۡتُرُوۡا وَ كَانَ

وہی لوگ جب وہ خرچ کرتے ہیں نہ تووہ حد سے گزرجاتے ہیں اورنہ ہی بخل کرتے ہیں ان دونوں

بَيۡنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَ الَّذِيۡنَ لَا يَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ

کے درمیان اعتدال کواپناتے ہیں● اور(خداکے خاص بندے)وہ ہیں جواللہ کے ساتھ

اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِيۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا

کسی دوسرے معبود کونہیں پکارتے۔ کسی ایسے شخص کوکہ اللہ نے جس(کے خون) کو حرام

موضوع آیت ۶۳۔
مدارات (حسن سلوک)

حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ مجھے میرے رب نے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کا ویسے ہی حکم دیاہے جیسے فرائض کی بجاآوری کا۔ (وسائل الشیعہ جلد۸ص۵۴۰)
۲۔ اگر کسی شخص میں تین چیزیں نہیں ہیں تو اس کا عمل ناقص ہوتاہے:
۱۔ایسی پرہیزگاری جواسے خداکی نافرمانی کرنے سے روکے۔
۲۔ ایسا اخلاق جس سے لوگوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک سے پیش آئے۔اور
۳۔ ایسا حلم و تحمل جس سے جاہل کی جہالت کو رد کرے۔ (بحارالانوار جلد۷۵ص۴۳۴)
۳۔ جس میں نرمی پائی جاتی ہے اسے زینت عطاکرتی ہے اور جس سے چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار بنادیتی ہے۔ (بحارالانوار جلد۷۵ص۶۰)
۴۔ اگر نرمی دیکھی جانے والی مخلوق ہوتی توخداکی تمام مخلوقات میں اس سے زیادہ کوئی اور چیز حسین نہ ہوتی۔ (بحارالانوار جلد۷۵ص۶۳)

حضرت علی علیہ السلام:
۵۔ عقل کا پھل، لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور نرمی سے پیش آناہے۔ (غررالحکم)
۶۔ لوگوں سے نیک سلوک ایک افضل عمل ہے۔ (غررالحکم)
۷۔ لوگوں سے اچھابرتاؤکروکہ ان کے دھوکہ سے محفوظ رہوگے اور ان کے مکروفریب سے بچے رہوگے۔ (غررالحکم)
۸۔ لوگوں سے اچھا سلوک کرو کہ ان کے بھائی چارے سے فائدہ اٹھاؤ گے اور ان کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آؤکہ ان کے کینے ختم ہوجائیں گے۔ (غررالحکم)
۹۔ نرمی، مشکلات اور سخت اسباب کو آسان بنادیتی ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام محمد باقرعلیہ السلام:
۱۰۔ اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتاہے اور نرمی و مہربانی کی بناپر وہ کچھ عطاکرتاہے جو سختی پر عطانہیں کرتا۔ (کافی جلد۲ص۱۱۹)
۱۱۔ ہر چیز کے لئے تالا ہوتاہے اور ایمان کا تالا نرمی ہے۔ (بحارالانوار جلد۷۵ص۵۵)
۱۲۔ جو اپنے معاملات میں نرمی برتتاہے وہ جو چاہے لوگوں سے حاصل کرسکتاہے۔ (بحارلانوار جلد۷۵ص۶۳)
۱۳۔ جب آپؑ سے ''عقل'' کے بارے سوال کیا گیا

بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ

قرار دیا ہے ناحق قتل نہیں کرتے۔اور زنا نہیں کرتے ۔اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہوں

اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ

کی سزا کو دیکھ لے گا● قیامت کے دن اس کے عذاب کو دوگنا کر دیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ

فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا

ذلیل وخوار ہوتا رہے گا● سوائے اس شخص کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور

صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ

نیک اعمال انجام دے پس یہی (وہ لوگ) ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے● اور جو شخص توبہ کرے اور اچھے اعمال انجام دے

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ

درحقیقت وہ اللہ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے● اور (خدا کے بندے) وہ لوگ ہیں جو باطل (گفتار و کردار کی)

الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَ الَّذِيْنَ

مجلسوں میں نہیں جاتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو وہ شرافت سے گزر جاتے ہیں● اور وہی

اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ

لوگ ہیں کہ جب انہیں اپنے رب کی آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے اور بہرے ہو کر سجدہ

عُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ

میں نہیں گر پڑتے● جو لوگ یہ دعا کرتے ہیں کہ پروردگارا! تو ہمیں اپنی

اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ

بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا

اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ

پیشوا بنا دے● وہی (رحمان کے بندے) ہیں،اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا ہے انہیں جنت کے

تو آپؑ نے فرمایا: غصے کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی جانا ، دشمنوں سے نرمی برتنا اور دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۹۳)

موضوع آیت ٦٨۔ زنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ خدا کا غضب اس شوہر دار عورت پر زیادہ سخت ہوتا ہے جب وہ اپنی آنکھوں کو اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور شخص (کی محبت) سے یا کسی غیر محرم (کی محبت) سے سیر کرتی ہے۔۔۔

(بحار الانوار جلد ٧٦ ص ٣٦٦)

۲۔ جب مجھے معراج کی سعادت حاصل ہوئی تو میں ایسی عورتوں کے پاس سے گزرا جنہیں پستانوں کے ساتھ لٹکایا گیا تھا، میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون عورتیں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا یہ وہ ہیں جو اپنے شوہروں کے مال کا دوسروں کی اولاد کو وارث بناتی ہیں۔۔۔(زنا کراتی ہیں)

(بحار لانوار جلد ۷۹ ص ۱۹)

۳۔ جب مجھے معراج کی سعادت حاصل ہوئی تو میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کے چہرے اور ہاتھوں کو جلایا جا رہا تھا، وہ اپنی انتڑیوں کو کھائے جا رہی تھی اور وہ دو زانیوں کے درمیان رابطہ برقرار کرانے والی تھی۔ (بحار الانوار جلد ۷۹ ص ۱۱۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۴۔ ہم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکتوب گرامی میں پڑھا ہے کہ میرے بعد جب زنا ظاہر ہوگا تو مرگ مفاجات (اچانک موت) میں اضافہ ہو جائے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۳٦۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ بروز قیامت وہ شخص سخت عذاب میں گرفتار ہوگا جو اپنا نطفہ کسی ایسے رحم میں ٹھہراتا ہے جو اس پر حرام ہے۔ (بحار لانوار جلد ۷۹ ص ۲۹)

٦۔ تم دوسروں کی عورتوں کو پاکدامن رکھو، تمہاری اپنی عورتیں پاکدامن رہیں گی۔

(بحار لانوار جلد ۷۳ ص ۱۹)

حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام:

۷۔ جو عورت بھی اس لئے عطر لگا کر باہر نکلے تاکہ اس کی خوشبو کو لوگ سونگھیں تو وہ زناکار سمجھی جائے گی۔ اور ہر آنکھ زناکار ہوتی ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۲۳)

۸۔ جو چیز تیرے لئے (حلال) نہیں تو اس کی طرف تیز نگاہوں سے نہ دیکھ کیونکہ جب تک تو اپنی آنکھ پر قابو رکھتا ہے اس وقت تک تیری شرمگاہ کبھی زنا نہیں کر سکتی۔ اگر تیرے بس میں ہو کہ کسی غیر محرم عورت کے کپڑے کی طرف نگاہ نہ کرے تو ایسا ہی کر۔ (تنبیہ الخواطر ص ۵۰)

فضائل سورہ شعراء

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اسے ہر مومن اور مومنہ کی تعداد کے مطابق دس گنا نیکیاں ملیں گی اور قبر سے لاالہ الااللہ ---- کہتا ہوا باہر آئے گا اور جو اس سورت کو پانی پر دم کر کے پئے گا اللہ تعالیٰ اسے ہر بیماری سے شفاعطا فرمائے گا۔ (مجمع البیان)

یُلَقَّوۡنَ فِیۡهَا تَحِیَّةً وَّ سَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ

بالاخانے دیئے جائیں گے اور وہاں پر وہ دعا و سلام کا سامنا کریں گے ● وہ اس میں ہمیشہ

حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِكُمۡ

رہیں گے وہ کیا ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے ● آپ کہہ دیں اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا

رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُكُمۡ ۚ فَقَدۡ كَذَّبۡتُمۡ فَسَوۡفَ یَكُوۡنُ

پروردگار تمہاری مطلق پرواہ نہ کرتا۔ تم نے حق کو جھٹلایا اور بہت جلد تمہارے جھٹلانے کی سزا تمہارے

لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع

دامنگیر ہوجائے گی ●

ع ۶

سُوۡرَةُ الشُّعَرَآءِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَكِّیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۲۲۷

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ

طا۔ سین۔ میم ● یہ ہیں روشن کرنے والی کتاب کی آیات ● گویا آپ، مشرکین

نَّفۡسَكَ اَلَّا یَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾ اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡهِمۡ

کے ایمان نہ لانے پر اپنی جان کھودیں گے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے کوئی

مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِیۡنَ ﴿۴﴾ وَ

معجزہ ان کیلئے نازل کردیں جس کے سامنے ان کی گردنیں خم ہوجائیں ● اور

مَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا

خداوند مہربان (کی طرف) سے ان کے پاس جو بھی نئی نصیحت آئی، یہ اس سے

عَنۡهُ مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۵﴾ فَقَدۡ كَذَّبُوۡا فَسَیَاۡتِیۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا

روگردانی کرنے لگے ● پس انہوں نے جھٹلایا ہے، بہت جلدی ان کے پاس (عذاب کی) خبریں

كَانُوۡا بِهٖ یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۶﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلَی الۡاَرۡضِ كَمۡ

آجائیں گی جس کے ساتھ وہ مسخراپن کررہے ہیں ● آیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا؟ کہ

اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ ۝٧ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ

ہم نے اس میں کس قدر ہر نوع کے نفیس جوڑے اگائے ہیں • یقیناً اس (عمدہ تخلیق) میں

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝٨ وَاِنَّ رَبَّكَ

عبرت اور نشانی ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں • اور بے شک

لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ۝٩ وَاِذۡ نَادٰى رَبُّكَ مُوۡسٰٓى اَنِ

تیرا پروردگار وہی غالب مہربان ہے۔ اور (یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے موسیٰ

ائۡتِ الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝١٠ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ ؕ اَلَا

کو آواز دی کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ • فرعون کی قوم کے پاس کیا وہ نہیں

يَتَّقُوۡنَ ۝١١ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ يُّكَذِّبُوۡنِ ۝١٢

ڈریں گے؟ • (موسیٰ نے) عرض کیا: پروردگارا! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے جھٹلادیں گے •

وَيَضِيۡقُ صَدۡرِىۡ وَلَا يَنۡطَلِقُ لِسَانِىۡ فَاَرۡسِلۡ اِلٰى

اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان نہیں کھل پا رہی پس ہارون کو (بھی) رسالت دے •

هٰرُوۡنَ ۝١٣ وَلَهُمۡ عَلَىَّ ذَنۡۢبٌ فَاَخَافُ اَنۡ يَّقۡتُلُوۡنِ ۝١٤

(تاکہ وہ میری مدد کرے) ان کا مجھ پر ایک قصور (کا دعویٰ) بھی ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ مجھے مار ڈالیں گے •

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذۡهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمۡ

اللہ نے فرمایا: ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ پس (تم اور ہارون) ہمارے معجزات لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ اور (تمہاری

مُّسۡتَمِعُوۡنَ ۝١٥ فَاۡتِيَا فِرۡعَوۡنَ فَقُوۡلَاۤ اِنَّا رَسُوۡلُ رَبِّ

گفتگو کو) سن رہے ہیں • تم دونوں فرعون کے پاس جا کر کہو کہ: ہم یقینی طور پر رب العالمین کے

الۡعٰلَمِيۡنَ ۝١٦ اَنۡ اَرۡسِلۡ مَعَنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۝١٧

بھیجے ہوئے ہیں • کہ تو بنی اسرائیل کو (آزاد کر کے) ہمارے ساتھ روانہ کر دے •

قَالَ اَلَمۡ نُرَبِّكَ فِيۡنَا وَلِيۡدًا وَّلَبِثۡتَ فِيۡنَا مِنۡ عُمُرِكَ

(فرعون نے کہا) آیا ہم نے تجھے بچپن میں نہیں پالا تھا؟ اور تو اپنی عمر کے کئی سال ہم

موضوع آیت ۱۳۔ فصاحت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ فصاحت کلام کی زینت ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۲۱)

۲۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ فصیح ترین انسان کون ہوتا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: جو سوال کرنے پر فی البدیہہ مسکت جواب دے۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۲۹۰)

۳۔ ہم خوش گفتار، خیر خواہ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱۲۰)

ع ۱ / ۹ / ۵

سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ

میں نہیں رہا● اور اس حالت میں تونے وہ کام کیا جو کیا (ہمارے ایک شخص کو مکّا مار کر ہلاک کیا) اب حالت یہ ہے کہ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

تو ناشکروں میں سے ہے● (موسیٰ نے) کہا: میں نے یہ (قتل) اس وقت انجام دیا جب میں نے راہ کو گم کردیا تھا●

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ

اور تم سے خوف کھا کر بھاگ گیا، پھر میرے پروردگار نے مجھے حکمت (اور دانش)

جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ

عطا کی اور مجھے اپنے پیغمبروں میں سے قرار دیا● اور یہ جو تونے بنی اسرائیل کو اپنا غلام

اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ

بنایا ہوا ہے، کیا یہی نعمت ہے جو تو مجھے جتا رہا ہے● فرعون نے کہا: عالمین کا

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

رب کیا ہے؟● فرمایا: آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان

بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا

ہے، سب کا رب ہے اگر تم یقین رکھتے ہو● اپنے اطرافیان سے (فرعون نے) کہا: آیا سنتے نہیں

تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

ہو؟ (کہ کیا کہہ رہا ہے؟)● (موسیٰ نے) فرمایا: وہ تمہارے اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا بھی۔

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

(فرعون نے) کہا: یقینا تمہارا پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے سخت دیوانہ ہے●

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ

(موسیٰ نے) فرمایا: (وہ) مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا بھی اگر

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ

تم عقل سے کام لو● (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تونے میرے سوا کسی اور کو

موضوع آیت ۲۰۔ گمراہی

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ گمراہی کی چند قسمیں ہیں:

۱۔ پسندیدہ ۲۔ ناپسندیدہ ۳۔ نہ تو پسندیدہ اور نہ ہی ناپسندیدہ ۴۔ نسیان کی گمراہی۔

۱۔ پسندیدہ: گمراہی وہ ہے جو خدا کی طرف منسوب ہے، خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ''یضل اللہ من یشاء'' (خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے) یہ گمراہی ان لوگوں کے اپنے فعل کی وجہ سے ہوتی ہے اور وہ لوگ بہشت کے راستے سے گمراہ اور بھٹک جاتے ہیں۔

۲۔ ناپسندیدہ گمراہی۔ جیسے خداوند تعالیٰ کا فرمان ہے ''واضلھم السامری'' یعنی سامری نے انہیں گمراہ کیا۔ ''یا واضل فرعون قومہ وماھدیٰ''

(فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور ہدایت نہیں کی) اور اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں۔

۳۔ نہ تو پسندیدہ ہوتی ہے اور نہ ہی ناپسندیدہ وہ ہے جو بتوں کی طرف منسوب ہے۔ جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی داستان میں قرآن میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی خداوندا تو مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے دور رکھ۔ پروردگارا ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ بت کسی کو گمراہ نہیں کرتے۔ بلکہ لوگ خود ہی ان کے ذریعہ سے گمراہ ہوتے ہیں۔ جب وہ خدا کی عبادت کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرنے لگ جاتے ہیں۔

۴۔ رہی نسیان کی گمراہی تو اس بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''ان تضل احداھما فتذکر احدھما الاخریٰ'' یعنی ان دو عورتوں میں سے ایک گمراہ ہو جائے گی یعنی بھول جائے گی تو ایک دوسری اس کو یاد دلائے گی۔ (بقرہ / ۲۸۲) اس قسم کی گمراہی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر ذکر کیا ہے۔ (کچھ لوگ ایسے ہیں) جنہوں نے ظاہری لفظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے گمراہی کی نسبت پیغمبرؐ کی طرف دی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ ''ووجدك ضالا فھدیٰ'' اس مقام پر انہوں نے گمراہی کی نسبت رسول خداؐ کی طرف دی ہے حالانکہ اس کا معنی یہ ہے ہم نے آپؐ کو ایسی قوم میں پایا جو آپؐ کی نبوت کی معرفت نہیں رکھتے تھے۔ تو ہم نے آپؐ کے ذریعہ ان کی ہدایت کی۔ (بحارالانوار جلد ۵ ص ۲۰۸)

لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَ لَوْ جِئْتُكَ

معبود بنایا تو تجھے قیدیوں میں ڈال دوں گا● (موسیٰ نے) فرمایا: خواہ کوئی آشکارا چیز تیرے پاس لے

بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ

آؤں (جو میری رسالت کو ثابت کرے)؟● (فرعون نے) کہا: اگر تو سچوں میں سے ہے

الصّٰدِقِیْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿٣٢﴾

تو اسے پیش کر● پس (موسیٰ نے) اپنا عصا ڈال دیا تو وہ فوراً ہی کھلم کھلا اژدہا بن گیا●

وَّ نَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ

اور اپنے ہاتھ کو (گریبان سے) باہر نکالا تو اچانک وہ (ہاتھ) ہر دیکھنے والے کیلئے سفید چمکدار تھا● (فرعون نے) اپنے

حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿٣٤﴾ یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ

اطراف والے سرداروں سے کہا یقیناً یہ شخص سمجھ دار جادوگر ہے● جو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖۗ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْۤا

سے تمہیں اپنی ہی سرزمین سے نکال باہر کرے پس تم کیا رائے اور حکم دیتے ہو؟● ان سب نے کہا:

اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ ابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿٣٦﴾

آپ موسیٰ اور اس کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے جو جادوگروں کو اکٹھا کریں●

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

جو آپ کے پاس ہر ماہر جادوگر کو لے آئیں گے● پس ایک مقرر دن

لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّ قِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ

کے وعدے پر تمام (جادوگر) جمع کیے گئے● اور عام لوگوں سے کہہ دیا گیا کیا تم بھی

مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ

جمع ہو جاؤ گے؟● اس امید کے ساتھ کہ اگر جادوگر غالب آ جائیں تو ہم

الْغٰلِبِیْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ

انہی کی پیروی کریں● پس جونہی جادوگر (تمام شہروں سے فرعون کے پاس)

لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمۡ وَ

پہنچے تو اسے کہا آیا اگر ہم جیت گئے تو ہمیں اجرت (بھی) ملے گی؟ ● (فرعون نے) کہا: کیوں نہیں! اس

اِنَّكُمۡ اِذًا لَّمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰٓى اَلۡقُوۡا

صورت میں (اجرت کے علاوہ) یقیناً تم میرے خاص درباری بھی بن جاؤ گے ● (مقررہ دن پہنچ گیا اور تمام جادوگر جمع ہو

مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلۡقَوۡا حِبَالَهُمۡ وَعِصِيَّهُمۡ وَقَالُوۡا

گئے) موسیٰؑ نے ان سے کہا جو کچھ تمہیں ڈالنا ہے ڈال دو ● پس (جادوگروں) نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں

بِعِزَّةِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّا لَنَحۡنُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلۡقٰى مُوۡسٰى

(زمین پر) ڈال دیں اور کہا: فرعون کی عزت کی قسم ہم یقیناً غالب رہیں گے ● پھر موسیٰؑ نے اپنا عصا پھینکا

عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ مَا يَاۡفِكُوۡنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلۡقِىَ

پس اس نے اسی وقت (اژدہا بن کر) جھوٹے کرتب کو نگلنا شروع کر دیا ● اسی وقت

السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۷﴾

جادوگر بے اختیار سجدے میں گر گئے ● انہوں نے صاف کہہ دیا ہم تو عالمین کے رب پر ایمان لے آئے ●

رَبِّ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ

جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ● (فرعون نے جو غصے میں بھرا ہوا تھا) کہا: کیا میری اجازت

لَكُمۡ ج اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ج

سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ بے شک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو کی تعلیم

فَلَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ط لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَ اَرۡجُلَكُمۡ

دی ہے ● پس تم بہت جلد اپنی سزا کو جان لو گے۔ یقیناً میں تمہارے ہاتھوں

مِّنۡ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوۡا لَا

اور پاؤں کو الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا ● (جادوگروں نے) کہا:

ضَيۡرَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطۡمَعُ اَنۡ يَّغۡفِرَ

کوئی پرواہ نہیں ہم اپنے رب کی طرف لوٹ جائیں گے ● ہمیں امید ہے کہ ہمارا پروردگار یقیناً

لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥١ وَاَوْحَيْنَآ

ہماری خطاؤں کو بخش دے گا، کیونکہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں ● اور ہم نے موسیٰؑ کی

اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝٥٢

طرف وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو (مصر سے) نکال کرلے چل، کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جانے والا ہے ●

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝٥٣ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

پس فرعون (جب اس بات سے آگاہ ہوا تو اس) نے شہروں میں ہر کارے بھیج دیئے۔ (فرعون والوں کا کہنا

لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝٥٤ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝٥٥ وَاِنَّا

تھا کہ) یقیناً یہ ایک ہی چھوٹا سا گروہ ہے ● اور یہی ہمارے بارے غصہ و نفرت رکھتے ہیں ●

لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝٥٦ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ

اور یقیناً ہم سب دفاع کیلئے آمادہ ہیں ● بالآخر ہم نے انہیں (بنی اسرائیل کا پیچھا کرنے کے گمان میں) باغوں

عُيُوْنٍ ۝٥٧ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝٥٨ كَذٰلِكَ ؕ وَ

اور چشموں سے ● اور خزانوں سے اور اچھے اچھے (عالیشان حزین) محلات سے باہر نکال دیا ● اسی طرح ہوا اور ہم نے

اَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝٥٩ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝٦٠

بنی اسرائیل کو ان تمام (چیزوں) کا وارث بنادیا ● پس طلوع آفتاب کے وقت (فرعون والے) ان کے تعاقب میں نکلے ●

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا

پس جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: (ہم پھنس

لَمُدْرَكُوْنَ ۝٦١ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ

گئے) وہ ہمیں یقیناً پکڑ لیں گے ● (موسیٰ نے) کہا: ہر گز ایسا نہیں یقیناً میرا پروردگار میرے ساتھ ہے

سَيَهْدِيْنِ ۝٦٢ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ

اور وہ ضرور میری رہنمائی فرمائے گا ● (اس وقت) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ

بھیجی کہ اپنا عصا دریا پر مارو۔ پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور پانی کا ہر ایک حصہ ایک عظیم پہاڑ

ع ١٨ ٣ ٧

موضوع آیت ۵۱۔ افضل ترین مومن

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ افضل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (کنزالعمال جلد اول ص ۱۴۴)
۲۔ ایمان کے لحاظ سے افضل ترین وہ ہوتا ہے کہ جب اس سے سوال کیا جائے تو عطا کرے اور جب اسے کچھ نہ ملے بے نیاز رہے۔
(کنزالعمال جلد اول ص ۱۴۴)
۳۔ افضل ترین مومن وہ ہے جس کی خرید و فروخت فیصلہ اور تقاضا سخاوت کے ساتھ ہو۔
(کنزالعمال جلد اول ص ۱۴۴)
۴۔ افضل ترین مومن وہ ہے جس کا دل حسد و کینہ جیسی برائیوں سے پاک صاف اور جس کی زبان صادق ہو۔ (کنزالعمال جلد اول ص ۷۸۳)
حضرت امیر المومنین علیہ السلام:
۵۔ افضل ترین مومن وہ ہوتا ہے جو جان اہل و عیال اور مال کے لحاظ سے خیر کے لئے سب مومنین سے پیش گام ہو۔ (غرر الحکم)
۶۔ ایمان کے لحاظ سے سب مومنین میں افضل وہ ہوتا ہے جس کا لین دین خوشی ناخوشی سب کچھ اللہ کے لئے ہو۔ (غرر الحکم)

ایمان کے درجات

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ ایمان کا اعلیٰ ترین صرف ایک درجہ ہے جو اس تک پہنچ گیا وہ کامیاب اور فائز المرام ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے باطن کی انتہائی حد تک اصلاح کرے حتیٰ کہ اگر باطن کا حال ظاہر بھی ہو جائے تو اس کی اسے پرواہ نہ ہو اور اگر مخفی رہے تو اسے سزا کا خوف نہ ہو۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۶۹)
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۲۔ ایمان ایک سیڑھی کی مانند ہے جس کے دس درجے ہوں جن پر انسان درجہ بدرجہ چڑھتا ہے۔ مقداد اس کے آٹھویں درجے پر ابو ذر نویں درجے پر اور سلمان دسویں درجے پر فائز تھے۔
(بحارالانوار جلد ۶۹ ص ۱۶۶)

الۡعَظِیۡمِ ﴿۶۳﴾ وَ اَزۡلَفۡنَا ثَمَّ الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۶۴﴾ وَ اَنۡجَیۡنَا

کی مثل بن گیا● پھر ساتھ ہی دوسرے گروہ (یعنی فرعون والوں) کو نزدیک کر دیا● اور موسیٰؑ

مُوۡسٰی وَ مَنۡ مَّعَہٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا

کو اور جو ان کے ساتھ تھے سب کو (دریا سے نکالا اور) نجات دی● پھر دوسرے

الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ

گروہ کو غرق کر دیا● یقیناً اس میں بڑی (عبرت اور) واضح نشانی ہے۔ جبکہ ان میں سے اکثر لوگ

مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۶۷﴾ وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۶۸﴾ وَ

ایمان نہیں لائے● یقیناً تمہارا پروردگار غالب اور مہربان ہے● اور (اے پیغمبرؐ!) ان لوگوں

اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ اِبۡرٰہِیۡمَ ﴿۶۹﴾ اِذۡ قَالَ لِاَبِیۡہِ وَ قَوۡمِہٖ

کو ابراہیمؑ کا واقعہ بھی سنا دیجئے● جب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ (یعنی آذر) اور اپنی قوم سے

مَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوۡا نَعۡبُدُ اَصۡنَامًا فَنَظَلُّ لَہَا

کہا: تم کس کی پوجا کرتے ہو؟● انہوں نے جواب دیا کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں ہم ان کے ہمیشہ

عٰکِفِیۡنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ ہَلۡ یَسۡمَعُوۡنَکُمۡ اِذۡ تَدۡعُوۡنَ ﴿۷۲﴾

مجاور رہتے ہیں● ابراہیم نے) پوچھا: جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں؟●

اَوۡ یَنۡفَعُوۡنَکُمۡ اَوۡ یَضُرُّوۡنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوۡا بَلۡ وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا

یا تمہیں نفع، نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں؟● بت پرستوں نے کہا: (نہیں) بلکہ ہم نے اپنے آباؤاجداد

کَذٰلِکَ یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا کُنۡتُمۡ

کو اسی طرح (پوجا کرتے) پایا ہے● (ابراہیمؑ نے) فرمایا: آیا جن کی تم پوجا کرتے ہو ان کے بارے کچھ سوچا،

تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۷۵﴾ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُکُمُ الۡاَقۡدَمُوۡنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّہُمۡ

اور (گہری) نگاہ سے دیکھا ہے؟● تم نے اور تمہارے پہلے آباؤاجداد نے (غور کیا ہے؟)● یقیناً یہ بت

عَدُوٌّ لِّیۡۤ اِلَّا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِیۡ خَلَقَنِیۡ فَہُوَ

میرے دشمن ہیں سوائے عالمین کے پروردگار کے● وہی کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری

يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾ وَ الَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾ وَ

راہنمائی فرماتا ہے● جو(بھوک کے موقع پر)مجھے کھلاتا ہے اور (پیاس کے وقت) سیراب کرتا ہے● اور

اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَ الَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ

جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے● وہی جو مجھے موت دے گا پھر مجھے

يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾ وَ الَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ

زندہ کرے گا● وہی جس سے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری خطائیں معاف

الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ

کردے گا۔ (ابراہیمؑ نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا) پروردگارا! مجھے حکمت اور دانش عطا فرما اور مجھے

بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ اجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي

صالح افراد کے ساتھ ملادے● اورآنے والے لوگوں میں بھی میرا ذکر خیر اور

الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾

نیک نامی باقی رکھ● اور مجھے نعمتوں والے بہشت کے وارثوں میں سے قرار دے●

وَ اغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ

میرے (منہ بولے) باپ کو بھی بخش دے کہ یقیناً وہ گمراہوں میں سے ہے● جس دن تمام لوگ دوبارہ

يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ

اٹھائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا● جس دن مال اور اولاد انسان کے کسی کام نہ آئیں گے● مگر جو شخص

اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ

پاک روح اور دل کے ساتھ خدا کے پاس آئے گا● اور (اس دن) بہشت پرہیزگاروں کیلئے

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَ قِيْلَ

نزدیک لائی جائے گی● اور گمراہوں کیلئے بھڑکتی جہنم ظاہر کردی جائے گی● اور ان سے پوچھا

لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ

جائے گا کہ جن کی تم پوجا کیا کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟● جو اللہ کے سوا تھے۔وہ تمہاری مدد

موضوع آیت ۸۰۔عافیت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے رحمت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۹۴ص ۶۳)

۲۔ روئے زمین پر خدا کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بلاؤں کو روکے ہوئے ہے۔ انہیں عافیت میں زندہ رکھے ہوئے ہے اور عافیت ہی کی حالت میں بہشت بھیجے گا۔

(کنز العمال حدیث ۱۱۲۶۴)

۳۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کیا کرو کیونکہ یقین کے بعد انسان کو عافیت سے بڑھ کر کوئی اور نعمت عطا نہیں ہوتی۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۲ص ۱۲۶۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ کسی بندے کو دو چیزوں پر کبھی بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے ایک عافیت ہے اور دوسری تونگری۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ص ۴۲۶)

۵۔ عافیت ہی کے ذریعہ زندگی کا مزہ آتا ہے۔

(غرر الحکم)

۶۔ جنت کے علاوہ ہر نعمت حقیر ہے اور دوزخ کے علاوہ ہر مصیبت عافیت ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ص ۳۷۸)

۷۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک شخص کو طواف کی حالت میں دعا کرتے دیکھا جو کہہ رہا تھا: '' اللھم انی اسئلك الصبر'' یعنی خداوندا! میں تجھ سے صبر کی دعا کرتا ہوں۔ تو امام نے اس کے شانے پر ہاتھ مار کر کہا: تو نے تو خدا سے بلاؤں کی دعا کی ہے! (ایسا نہ کہو) بلکہ کہو: خداوندا! میں تجھ سے عافیت اور عافیت پر شکر کی دعا کرتا ہوں۔

(مشکوٰۃ الانوار ص ۲۹۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ایسے بھی ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بلاؤں کو روکے ہوئے ہے۔ انہیں عافیت میں زندہ رکھے ہوئے، عافیت میں موت دیتا ہے، عافیت کی حالت میں انہیں دوبارہ اٹھائے گا اور عافیت ہی کی صورت میں انہیں بہشت میں ٹھہرائے گا۔ (کافی جلد ۲ص ۴۶۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ عافیت (خدا کی) مخفی نعمت ہے جب کسی کے پاس ہوتی ہے تو وہ اسے فراموش کئے رہتا ہے اور جب مفقود ہو جاتی ہے تو پھر یاد آتی ہے۔

(تحف العقول ص ۲۶۵)

يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ

کرتے ہیں یا اپنے سے دفاع کر سکتے ہیں؟ ● پس وہ سب معبود اور ان کے گمراہ پجاری جہنم میں اوندھے

الْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَ جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَ

منہ ڈالے جائیں گے۔ اور ابلیس کے تمام لشکر بھی (دوزخ کا ایندھن بنیں گے)۔ وہ آپس میں لڑتے

هُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ

جھگڑتے ہوئے (اپنے معبودوں سے) کہیں گے ● قسم خدا کی ہم تو کھلم کھلا

مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَ مَآ

گمراہی میں تھے ● جبکہ تم (بتوں اور دیوتاؤں) کو پروردگار عالم کے برابر سمجھتے تھے ● اور ہمیں تو

اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾

سوائے ان بدکاروں کے کسی نے گمراہ نہیں کیا ● پس نہ تو (آج) ہمارا کوئی شفاعت کرنے والا ہے ●

وَ لَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ

اور نہ ہی کوئی حقیقی دوست ہے ● پس اگر ہمارے لئے (دنیا کی طرف) کوئی بازگشت ہوتی تو ہم

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پکے مومن بن جاتے ● یقیناً اس (سرگزشت) میں عبرت اور نشانی کا

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

درس ہے لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ● البتہ تیرا پروردگار غالب اور مہربان ہے ●

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ

قوم نوحؑ نے رسولوں کو جھٹلایا ● جب ان کے بھائی نوحؑ نے انہیں کہا: آیا تم

اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾

(خدا سے) نہیں ڈرتے ● یقین جانو میں تمہارے لئے امین پیغمبر ہوں ●

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

پس تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ● اور میں تم سے اس

موضوع آیت ١٠٠۔ شفاعت کرنے والے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ تین طرح کے لوگ اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی:
١۔ انبیاء ٢۔ پھر علماء ٣۔ پھر شہداء ہوں گے۔
(بحار الانوار جلد ٨ ص ٣٤)

٢۔ انبیاء، اوصیاء، مومنین اور ملائکہ شفاعت کریں گے۔ (بحار الانوار جلد ٨ ص ٥٨)

٣۔ پانچ قسم کے شفیع ہیں۔ ١۔ قرآن ٢۔ رشتہ دار ٣۔ امانت ٤۔ تمہارا پیغمبرؐ ٥۔ اور تمہارے پیغمبرؐ کے اہل بیتؑ۔

(بحار الانوار جلد ٨ ص ٤٣،
کنز العمال حدیث ٣٩٠٤١)

٤۔ قرآن کی تعلیم حاصل کرو کیونکہ وہ بروز قیامت قرآن والوں کی شفاعت کرے گا۔
(مسند احمد بن حنبل ج ٢ ص ٢٥١)

٥۔ روزے اور قرآن مجید بندے کے لئے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ (مسند احمد جلد ٢ ص ١٧٤)

٦۔ میں قیامت کے دن شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول کی جائے گی، علیؑ اور میرے اہل بیت بھی شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت بھی قبول کی جائے گی۔ (مجمع البیان جلد ١ ص ١٠٤)

حضرت علی علیہ السلام:

٧۔ حق پر عمل کرنا اور صدق کا دامن پکڑے رہنا، مخلوق کی شفاعت کرے گا۔ (غرر الحکم)

اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا

رسالت کا اجر نہیں مانگتا کیونکہ میرا اجر تو صرف رب العالمین ہی کے ذمہ ہے ● لہٰذا تم خدا سے

اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لَکَ وَ اتَّبَعَکَ

ڈرو اور میری اطاعت کرو ● انہوں نے (ایمان لانے کی بجائے) جواب دیا، کیا ہم تم پر ایمان لائیں جبکہ

الۡاَرۡذَلُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ وَ مَا عِلۡمِیۡ بِمَا کَانُوۡا

تمہاری اتباع تو رذیل لوگ کر چکے ہیں؟۔ (نوحؑ نے) فرمایا: (جنہیں تم رذیل کہتے ہو) میں ان کے

یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنۡ حِسَابُہُمۡ اِلَّا عَلٰی رَبِّیۡ لَوۡ

گزشتہ اعمال سے سروکار نہیں رکھتا ● اگر تم شعور سے کام لو تو سمجھو کہ ان کا حساب میرے رب

تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنۡ

کے سوا کسی کے ذمہ نہیں ہے ● میں مومنوں کو دھتکارنے والا نہیں ہوں ● میں تو صرف

اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَہِ یٰنُوۡحُ

واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں ● ان (لوگوں) نے کہا: اے نوحؑ ! اگر تم (اپنی دعوت سے) دستبردار نہ

لَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمَرۡجُوۡمِیۡنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوۡمِیۡ

ہوئے تو تم یقیناً سنگسار ہونے والوں میں سے ہو جاؤ گے ● (نوحؑ نے) عرض کیا: پروردگارا! میری قوم

کَذَّبُوۡنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافۡتَحۡ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَہُمۡ فَتۡحًا وَّ نَجِّنِیۡ وَ

نے مجھے جھٹلا دیا ہے ● پس تو میرے اور ان لوگوں کے درمیان واضح راستہ کھول دے اور مجھے

مَنۡ مَّعِیَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾ فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَ مَنۡ مَّعَہٗ

اور میرے ساتھیوں کو جو ایماندار ہیں (ان کفار کے شر سے) نجات دے ● پس ہم نے نوحؑ اور ان کے ساتھیوں

فِی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا بَعۡدُ الۡبٰقِیۡنَ ﴿۱۲۰﴾

کو جو بھری ہوئی کشتی میں تھے، نجات دی ● پھر ہم نے باقیماندہ لوگوں کو غرق کر دیا ●

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ

یقیناً اس (ماجرا) میں بہت بڑی نشانی ہے لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ● اور

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ۨ

بیشک تمہارا رب وہی صاحب عزت ومہربان ہی ہے ● قوم عاد (نے بھی) انبیاء

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾

کو جھٹلایا ● جبکہ ان کے بھائی ہودؑ نے ان سے کہا: آیا تم (شرک و گمراہی سے) نہیں ڈرتے ●

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾

یقیناً میں تمہارا امانتدار رسول ہوں ● پس تم خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ●

وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى

میں اپنی رسالت کا اجر تم سے نہیں مانگتا (کیونکہ) میرا اجر تو صرف رب العالمین

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾

کے ذمہ ہے ● (ہودؑ نے کہا) آیا تم ایک ایک ٹیلے پر اپنی خواہشات کے مطابق بلند محل تعمیر کر رہے ہو ●

وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَ اِذَا

اور مضبوط محل بنا رہے ہو اس امید سے کہ (ان میں) ہمیشہ رہو گے؟ ● اور جب تم کسی کو سزا دیتے

بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾

ہو تو سخت گیر ظالموں کی طرح سزا دیتے ہو ● پس اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو ●

وَ اتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ

اس اللہ سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے امداد کی جنہیں تم جانتے ہو ● جس نے چوپایوں

بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّیْۤ اَخَافُ

اور اولاد سے تمہاری مدد کی ہے ● باغات اور چشموں سے ● (اگر تم ناشکری کرو گے تو) مجھے

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَاۤ اَوَ

تمہاری نسبت بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ● (قوم عاد نے حضرت ہودؑ سے) کہا: تم نصیحت کرو یا

عَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

نصیحت کرنے والوں سے نہ ہوں ہمارے لئے یکساں ہے ● یہ تو بس پرانے لوگوں کی

ع ١٨ ٦ ١٠

موضوع آیت ١٣٦
جنہیں نصیحت فائدہ نہیں دیتی

حضرت علی علیہ السلام:

١۔ جو شخص اپنی عقل سے کام نہیں لیتا اسے وعظ و نصیحت فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ (غرر الحکم)

٢۔ جاہل (برائیوں سے) باز نہیں آتا اور وعظ و نصیحت کرنے والے کی نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ (غرر الحکم)

٣۔ جسے اللہ تعالیٰ کی امداد حاصل نہیں ہوتی وہ کسی نصیحت کرنے والے کی نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ (غرر الحکم)

٤۔ جسے اللہ کی آزمائشوں اور تجربوں سے فائدہ نہ پہنچے وہ کسی پند و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، اسے زیاکاریاں ہی درپیش ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ بری باتوں کو اچھا اور اچھی باتوں کو برا سمجھے گا۔

(نہج البلاغہ خطبہ ١٧٦)

٥۔ (اپنے فرزند حضرت امام حسن علیہ السلام کو ہدایت فرماتے ہوئے کہتے ہیں) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ کہ جن پر نصیحت اس وقت تک کارگر نہیں ہو سکتی جب تک انہیں پوری طرح تکلیف نہ پہنچائی جائے، کیونکہ عقلمند باتوں سے مان جاتے ہیں اور جانور لاتوں کے بغیر نہیں مانا کرتے۔

(نہج البلاغہ مکتوب ٣١)

خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۱۳۸﴾

عادت ہے• اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا•

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ

چونکہ انہوں نے ہود کو جھوٹا کہا اس لئے ہم نے انہیں ہلاک کردے۔ یقیناً اس (داستان) میں بڑی نشانی

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ

ہے، لیکن اکثرلوگ ایمان لانے والے نہیں• اور یقیناً آپ کا پروردگار ہی غالب اور

الرَّحِیْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ

مہربان ہے• قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا• جبکہ ان کے بھائی صالح ؑ

لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ

نے ان سے فرمایا: آیا تم (شرک وگمراہی سے) نہیں ڈرتے؟• میں تمہارے لئے امین

اَمِیْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ

پیغمبر ہوں • توتم اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو• اور میں تم سے اس رسالت

عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَ

کا کوئی اجر نہیں مانگتا (کیونکہ) میرا اجر تو عالمین کے رب کے ذمہ ہے• آیا تم (سمجھتے ہو کہ)

تُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّ

ان چیزوں میں جو یہاں رکھتے ہو امن کے ساتھ چھوڑ دیئے جاؤ گے؟ یعنی باغوں اور چشموں میں• اور

زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ

کھیتوں اور ان کھجوروں کے بارے میں جس کے شگوفے نرم اور تہ بہ تہ ہیں• اور تم پہاڑوں کو (ماہرانہ)

الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾

تراش تراش کر خوش گزرانی کیلئے مکانات بنا رہے ہو؟• پس خدا سے ڈرو اور میرا کہنا مانو•

وَ لَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ

اور حد سے تجاوز کرنے والوں کی اطاعت سے باز رہو• وہی جو زمین میں

ع ۱۸ ۱۱

موضوع آیت ۱۵۰

تقویٰ ہی اعمال کی قبولیت کا سبب ہے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اے ابوذر! تمہیں عمل سے بڑھ کر عملی تقویٰ کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے۔

(کنزالعمال حدیث/۸۵۰۱)

۲۔ بغیر تقویٰ کے عمل کی نسبت تقویٰ کے ساتھ عمل کا زیادہ اہتمام کرو، کیونکہ تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا اور پھر وہ عمل کیسے کم ہو سکتا ہے جسے خدا قبول کرلے ۔ اس لئے کہ خدا وند عالم فرماتا ہے۔ ''انما یتقبل اللہ من المتقین'' یعنی خدا صرف متقی افراد کے عمل کو قبول کرتا ہے۔

(مائدہ/۲۷)

(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ تمہیں اعمال سے زیادہ قبولیت اعمال کے اسباب فراہم کرنے چاہئیں اس لئے کہ کوئی عمل تقویٰ کے ساتھ کم نہیں ہوتا۔ اور وہ عمل کیسے کم ہو سکتا ہے جسے قبول کرلیا جائے۔ (کنزالعمال حدیث ۸۴۹۶)

۴۔ دو خوبیاں ایسی ہیں جن کے بغیر خداوند عالم کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا۔ ۱۔ تقویٰ ۲۔ اخلاص

(غررالحکم)

۵۔ ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص آگیا اور امام علیہ السلام سے کہنے لگا: اے ابو محمد! میں عورتوں کی محبت میں پھنس گیا ہوں اسی لئے ایک دن زنا کرتا ہوں اور ایک دن روزہ رکھتا ہوں ۔ تو کیا یہ بات میرے گناہوں کا کفارہ ہو سکتی ہے؟ یہ سن کر امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کوئی بات محبوب نہیں کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے، اس لئے زنا نہ کیا کرو اور اس کا کفارہ سمجھ کر روزے نہ رکھا کرو۔ اسی اثنا میں حضرت محمد باقر علیہ السلام نے اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اوزانی! جہنمیوں جیسے کام بھی کرتے ہو اور بہشت میں جانے کی امید بھی رکھتے ہو؟ (فروع کافی جلد ۵ ص ۵۴۲)

۶۔ حضرات معصومین علیہم السلام فرماتے ہیں: خوب جدو جہد سے کام لو، (بڑھ چڑھ کر نیکی کرو) اگر کوئی (نیک) عمل نہیں کر سکتے تو (خدا) کی نافرمانی نہ کرو، کیونکہ جو شخص گھر بناتا ہے اور اسے گراتا نہیں وہ آہستہ آہستہ بلند ہو کر تیار ہو جاتا ہے۔ اور جو گھر بناتا اور پھر اسے گرادیتا ہے وہ کبھی بلند ہو کر تیار نہیں ہو سکتا۔

(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۶)

فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا یُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مِنَ

فساد پھیلا رہے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ● (قوم ثمود نے) کہا: تو تو بس ان لوگوں میں سے ہے

الۡمُسَحَّرِیۡنَ ﴿۱۵۳﴾ مَاۤ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۚۖ فَاۡتِ

جن پر جادو کیا گیا ہے ● تو تو ہم جیسا ہی انسان ہے، اگر تو

بِاٰیَۃٍ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَۃٌ

سچوں میں سے ہے تو کوئی نشانی (اور معجزہ) لے آ ● (حضرت صالحؑ نے) فرمایا: یہ ایک اونٹنی ہے پانی پینے

لَّهَا شِرۡبٌ وَّ لَکُمۡ شِرۡبُ یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَ لَا تَمَسُّوۡهَا

کی ایک (دن کی) باری اس کی اور ایک مقرر دن پانی پینا تمہارے لئے ● اور اسے کوئی تکلیف نہ

بِسُوۡٓءٍ فَیَاۡخُذَکُمۡ عَذَابُ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوۡهَا

پہنچانا ورنہ تمہیں ایک بہت بھاری دن کا عذاب اپنی گرفت میں لے لے گا ● پھر انہوں نے ناقہ کی کونچیں

فَاَصۡبَحُوۡا نٰدِمِیۡنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ اِنَّ فِیۡ

کاٹ ڈالیں (اور قتل کر ڈالا) پس وہ پشیمان ہوگئے۔ پس عذاب نے انہیں آلیا۔ بے شک اس (ماجرا)

ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۵۸﴾

میں (عبرت کی) نشانی اور درس ہے اور (لیکن) ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ●

وَ اِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۵۹﴾ کَذَّبَتۡ قَوۡمُ

یقیناً آپ کا رب زبردست اور مہربان ہے ● قوم لوطؑ نے

ع ١٩ ٨ ١٢

لُوۡطِ ۣ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ لُوۡطٌ اَلَا

بھی رسولوں کو جھٹلایا ● جب ان کے بھائی لوطؑ نے انہیں کہا آیا (خدا سے) نہیں

تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

ڈرتے ہو؟ ● یقین جانو کہ میں تمہارے لئے امین پیغمبرؑ ہوں ● پس خدا سے ڈرو اور میری

اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۶۳﴾ وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ

اطاعت کرو ● اور میں تم سے رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتا (کیونکہ)

اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاۡتُوۡنَ الذُّکۡرَانَ

میرا اجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمہ ہے● کیا تمام جہانوں میں سے صرف

مِنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ تَذَرُوۡنَ مَا خَلَقَ لَکُمۡ رَبُّکُمۡ

مردوں کے پیچھے جاتے ہو؟● اور تمہاری جن عورتوں کو

مِّنۡ اَزۡوَاجِکُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ عٰدُوۡنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوۡا لَئِنۡ

اللہ نے تمہارا جوڑا بنایا ہے انہیں چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم تو تجاوز کار لوگ ہو۔ (لوگوں نے) کہا: اے

لَّمۡ تَنۡتَهِ یٰلُوۡطُ لَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُخۡرَجِیۡنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّیۡ

لوطؑ! اگر تو (اپنی باتوں سے) باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا● لوطؑ نے کہا:

لِعَمَلِکُمۡ مِّنَ الۡقَالِیۡنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِیۡ وَ اَهۡلِیۡ مِمَّا

میں تمہارے کردار کا شدید مخالف ہوں● پروردگارا! مجھے اور میرے اہل خانہ کو اس (شر) سے

یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّیۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا

بچالے جو وہ انجام دیتے ہیں● پس ہم نے اسے اور اس کے تمام اہل خانہ کو بچالیا● سوائے ایک

عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ

بوڑھی عورت کے (جو لوطؑ کی بیوی اور) پیچھے رہ جانے والوں سے تھی● پھر ہم نے باقی سب کو ہلاک کر دیا● اور

اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡهِمۡ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ﴿۱۷۳﴾

اور ہم نے ان لوگوں کے سروں پر (پتھروں) کا مینہ برسایا پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے لوگوں پر برسا●

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۷۴﴾

البتہ اس ماجرا میں (قدرت الٰہی کی) نشانی ہے، لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں●

وَ اِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۷۵﴾ کَذَّبَ اَصۡحٰبُ

یقیناً آپ کا پروردگار غالب مہربان ہے● ایکہ والوں

الۡـَٔیۡکَةِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ شُعَیۡبٌ اَلَا

نے (بھی) رسولوں کو جھوٹا کہا ● جب شعیبؑ نے انہیں کہا آیا (شرک و گمراہی سے)

ع ۹ ۱۳

تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ

نہیں ڈرتے؟● یقیناً میں تمہارا امانتدار رسول ہوں● پس تم خدا سے ڈرو اور میری

اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۷۹﴾ وَ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ

اطاعت کرو● میں تم سے اس رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا

اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَ لَا

اجر تو صرف عالمین کے رب کے پاس ہے● پیمانے کے حق کو ادا کرو(ناپ تول

تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُخۡسِرِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ زِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ

پورا کرو)اور کم فروشوں میں سے نہ بنو● اور صحیح ترازو

الۡمُسۡتَقِیۡمِ ﴿۱۸۲﴾ وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَہُمۡ وَ لَا

سے تولا کرو● اور لوگوں کو ان کی جنس کم نہ دواور

تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ﴿۱۸۳﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِیۡ

زمین میں فساد و تباہی کی کوشش مت کرو● اور اس اللہ سے ڈروجس نے

خَلَقَکُمۡ وَ الۡجِبِلَّۃَ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مِنَ

تمہیں اور گزشتہ اقوام کوپیدا کیا● (مگر لوگوں نے) کہا: تو تو ان میں سے ہے جن پر

الۡمُسَحَّرِیۡنَ ﴿۱۸۵﴾ وَ مَاۤ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا وَ اِنۡ

جادو کردیا گیاہے● اور تم ہماری طرح ایک بشر کے علاوہ کچھ نہیں ہو اور ہم تجھے

نَّظُنُّکَ لَمِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسۡقِطۡ عَلَیۡنَا کِسَفًا مِّنَ

جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں● پس اگر تو سچوں میں

السَّمَآءِ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّیۡۤ

سے ہے تو ہمارے اوپر آسمان کے ٹکڑے گرادے● (شعیبؑ نے) کہا۔ میرا رب خوب

اَعۡلَمُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾ فَکَذَّبُوۡہُ فَاَخَذَہُمۡ عَذَابُ

جاننے والا ہے جو تم انجام دیتے ہو● پس انہوں نے (شعیبؑ کو) جھٹلایا تو (آتشبار) بادل کے دن

موضوع آیت ۱۸۱۔ غش (دھوکے بازی)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ جب وہ کسی چیز کو اپنے مسلمان بھائی کے ہاتھوں بیچے اور اس چیز کا عیب بیان نہ کرے۔ (احمد بن حنبل، ابن ماجہ، طبرانی اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے)

۲۔ جو شخص مسلمانوں سے دھوکہ بازی اور خیانت کرتا ہے وہ قیامت کے دن یہودیوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ کیونکہ یہودی، مسلمانوں سے خیانت اور کھوٹ کرتے ہیں۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ص ۱۷۳)

۳۔ جو کسی عیب دار چیز کو فروخت کرے اور اسے بیان نہ کرے وہ ہمیشہ اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے۔ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۹۵۰۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ بدترین انسان وہ ہے جو لوگوں سے خیانت کرتا اور ان سے ملاوٹ کرتا ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ ملاوٹ کرنے اور کھوٹ کرنے والے کی علامت یہ ہے کہ اس کی زبان شیریں اور دل تلخ ہوتا ہے۔
(غررالحکم)

۶۔ بدبختی کی علامات میں سے ہے دوست سے کھوٹ کرنا۔ (غررالحکم)

۷۔ حضرت امیرالمومنینؑ کے ایک کارندے کے نام مکتوب سے اقتباس: سب سے بڑی خیانت امت کی خیانت ہے۔ اور سب سے بڑی فریب کاری پیشواء دین کو دغا دینا ہے۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۲۶)

۸۔ بہت بڑا فریب کار وہ شخص ہے جو اپنے آپ سے دغا کرتا ہے۔ اور اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے۔
(غررالحکم)

۹۔ جو شخص لوگوں سے دین کے معاملہ میں دغا کرتا ہے وہ خدا اور رسول کا دشمن ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ جو اپنے آپ کو دھوکہ دے سکتا ہے وہ دوسروں کو تو اس سے بڑھ کر دھوکہ دے سکتا ہے۔
(غررالحکم)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۱۔ وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو دھوکہ دیتا ہے یا اس سے چال بازی کرتا ہے۔ یا اسے گمراہ کرتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۰۳ص ۱۰۳)

يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ

کے عذاب نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا یقیناوہ ایک بڑے ہولناک عذاب کا دن تھا ● بے شک

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَ اِنَّ

اس (ماجرا) میں (قدرت الٰہی کی) نشانی ہے، ● لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں، اور

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ

یقیناً تیرا پروردگار ناقابل شکست اور مہربان ہے ● اور یقیناً یہ (قرآن) عالمین کے رب کا

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ

بھیجا ہوا ہے ● جسے (جبریل جیسا) امین فرشتہ لے کر آیا ہے ● آپ کے دل پر تاکہ

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾

آپ خبردار کرنے والوں میں سے ہوں ● (یہ قرآن) روشن عربی زبان کے ساتھ (نازل ہوا ہے) ●

وَ اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ

اور یقیناً پہلی آسمانی کتابوں میں ہے ● آیا یہ جو بنی اسرائیل

يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى

کے علماء اس (قرآن) سے مطلع ہیں ان (مشرکین) کیلئے (اس کی صحت کی) نشانی نہیں؟ ● اور اگر

بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

(بالفرض) ہم قرآن کو کسی غیر عربی شخص پر نازل کرتے ● تو وہ ان کے سامنے اس کی تلاوت کرتا تو بھی

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾

یہ (عرب لوگ) اس پر ایمان نہ لے آتے ● اسی طرح ہم نے یہ بات مجرمین کے دلوں میں ڈال دی ●

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾

لیکن وہ) جب تک دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں ایمان نہیں لائیں گے ●

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ

پس وہ عذاب ان پر ناگہانی آئے گا جس کا انہیں شعور تک بھی نہیں ہوگا ● پس وہ کہیں گے آیا ہمیں

موضوع آیت ۱۹۵۔ عربی زبان

ا۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہؓ نے آپؐ سے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپؐ کی زبان ہم سے زیادہ فصیح اور آپؐ کا بیان ہم سے روشن تر ہے تو آپؐ نے فرمایا عربی زبان یکسر مٹ چکی تھی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اسے میرے پاس تروتازہ اور نرم و نفیس صورت میں لے آئے جیسا کہ حضرت اسماعیلؑ کی زبان پر اسے شگافتہ کیا تھا۔ (کنزالعمال حدیث ۳۲۳۱۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۲۔ سب سے پہلے جس شخصیت نے واضح عربی زبان سے اپنی زبان کو گویا کیا وہ جناب حضرت ابراہیمؑ کے فرزند جناب حضرت اسماعیلؑ تھے۔ اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی۔ (کنزالعمال حدیث ۳۲۳۰۹)

۳۔ حضرت اسماعیلؑ پہ عربی زبان الہام ہوئی تھی۔ (کنزالعمال حدیث ۳۲۳۱۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ عربی زبان سیکھو کیونکہ یہ وہ زبان ہے جس سے اللہ تعالٰی نے اپنی مخلوق سے باتیں کیں۔

(وسائل الشیعہ باب المکاسب حدیث ۴)

نَحۡنُ مُنۡظَرُوۡنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿٢٠٤﴾

(توبہ وتلافی کی) مہلت دی جائے گی؟● کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی چاہ رہے ہیں●

اَفَرَءَیۡتَ اِنۡ مَّتَّعۡنٰهُمۡ سِنِیۡنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمۡ مَّا كَانُوۡا

آیا آپ نے دیکھا ہے کہ اگر ہم انہیں کئی سال تک بھی (اپنی نعمتوں سے) فائدہ اٹھانے دیں● پھر بھی انہیں

یُوۡعَدُوۡنَ ﴿٢٠٦﴾ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا یُمَتَّعُوۡنَ ﴿٢٠٧﴾ وَ

موعود عذاب آہی لے گا● جن سے وہ بہرہ مند تھے عذاب کے روکنے میں وہ کام نہ آسکے گا● اور ہم

مَاۤ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنۡذِرُوۡنَ ﴿٢٠٨﴾

نے کسی علاقہ (کے لوگوں) کو ہلاک نہیں کیا ہے مگر اس حال میں کہ اس کے خبردار کرنے والے تھے●

ذِكۡرٰى ۛ وَ مَا كُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿٢٠٩﴾ وَ مَا تَنَزَّلَتۡ بِهِ

نصیحت کے طورپر اور ہم ظلم کرنے والے نہیں ● اس قرآن کو شیاطین

الشَّیٰطِیۡنُ ﴿٢١٠﴾ وَ مَا یَنۡۢبَغِیۡ لَهُمۡ وَ مَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ﴿٢١١﴾

لے کر نہیں آئے● اور نہ وہ اس قابل ہیں (کہ اسے لاسکیں)اور نہ ہی اس کی قدرت رکھتے ہیں●

اِنَّهُمۡ عَنِ السَّمۡعِ لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ

یقیناً وہ تو (آسمانی خبریں) سننے سے بھی محروم ہیں● پس (اے رسولؐ!)اللہ کے ساتھ

اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُعَذَّبِیۡنَ ﴿٢١٣﴾ وَ اَنۡذِرۡ

کسی اور معبود کو نہ پکاریں ورنہ آپ بھی عذاب پانے والوں سے ہو جائیں گے● اور اپنے قریبی

عَشِیۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ ﴿٢١٤﴾ وَ اخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِمَنِ

رشتہ داروں کو خبردار کیجئے ● اور جو مومنین آپؐ کی پیروی کریں ان کے لئے

اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنۡ عَصَوۡكَ فَقُلۡ اِنِّیۡ

فروتنی سے پیش آئیں● پس اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں قطعی طور

بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢١٦﴾ وَ تَوَكَّلۡ عَلَى الۡعَزِیۡزِ

پر ان کاموں سے بیزار ہوں جو تم کر رہے ہو● اور اپنا پورا بھروسہ غالب مہربان اللہ پر رکھو●

الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَ تَقَلُّبَكَ

وہی اللہ جو آپ کو اس وقت دیکھتا ہے جب آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہوتے ہیں ● اور آپ کی

فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ

سجدہ کرنے والوں کے ساتھ حرکت (کو بھی دیکھتا ہے) ● یقیناً وہ بڑا سننے اور جاننے والا ہے۔ کیا

اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ

میں آپ کو بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر اترتے ہیں ؟● وہ ہر جھوٹے گنہگار

اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾

پر اترتے ہیں ● (کیونکہ یہ افراد) شیاطین کی باتوں کو غور سے سنتے ہیں اوران میں سے اکثر جھوٹ بولتے ہیں ●

وَ الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ

اور (پیغمبر اسلام شاعر نہیں کیونکہ) شعراء کی پیروی گمراہ ہی کرتے ہیں ● آیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر

وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

وادی میں سرگرداں رہتے ہیں؟● اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں●

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ

مگر جو (شاعر) ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے اور خدا کو بہت یاد کیا اور اپنی مظلومی

كَثِيْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَ سَيَعْلَمُ

کے بعد (اپنے دفاع کے لئے) مدد طلب کی (اوراشعار کے ذریعے اپنا دفاع کیا) اور جو لوگ ظالم ہیں

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

وہ بہت اچھی طرح جان لیں گے کہ وہ کس بازگشت کی طرف پلٹیں گے●

سُوْرَةُ النَّمْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۴۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى

طا سین۔ یہ وہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کرنے والی کتاب کی۔ جو اہل ایمان کے

فضائل سورہ نمل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اسے ان لوگوں کی تعداد سے دس گناہ زیادہ نیکیاں ملیں گی جنہوں نے حضرت سلیمان ۔حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کی تصدیق یا تکذیب کی تھی اور وہ اپنی قبر سے لاالہ الااللہ کہتا ہوا باہر آئے گا۔ (مجمع البیان)

موضوع آیت ۲۲۴۔ شعر اور شعراء

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اگر تم میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے اس قدر بھر جائے کہ اسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگے اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۸۴)

۲۔ کچھ شعر ایسے ہوتے ہیں جن میں حکمت ہوتی ہے۔اور کچھ بیان ایسے ہوتے ہیں جن میں جادو ہوتا ہے۔ (بحارلانوار جلد ۷۹ ص ۲۹۰)

۳۔ کعب بن مالک کہتے ہیں میں نے رسول خداؐ سے پوچھا آپؐ شعراء کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا مومن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مومن شعرا گویا کفار کو تیر مار رہے ہوتے ہیں۔ (تفسیر نورالثقلین جلد ۴ ص ۷۰)

۴۔ براء بن عازب کہتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ نے حسان بن ثابت سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو کہ جبرائیل تمہارے ساتھ ہیں۔ (در منثور جلد ۵ ص ۱۰۰)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام:

۵۔ بہترین شعر وہ ہوتا ہے جو مثال (کی صورت) میں ہو۔اور بہترین مثال وہ ہوتی ہے جو شعر کی صورت میں نہ ہو۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۸۵۵)

ع ۱۱ ۳۶ ۱۵

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے ''والشعراء یتبعھم الغاوون''اس میں شعرا سے مراد ایسے لوگ ہیں جنہوں نے علم کے بغیر تعلیم حاصل کی اور علم ہی کے بغیر سمجھنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔
(مجمع البیان جلد ۷ ص ۲۰۸)

۷۔ جو شخص ہمارے بارے میں شعر کا ایک بیت کہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں گھر بنائے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۲۹۱)

۸۔ روزہ دار کے لئے، احرام باندھے ہوئے شخص کے لئے، حرم میں، جمعہ کے دن اور رات کو شعر کہنا

وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ

لئے ہدایت اور بشارت (کا ذریعہ) ہیں● جو نماز قائم کرتے اور زکواۃ ادا

یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳﴾ اِنَّ

کرتے ہیں اور یہی لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں● یقیناً

الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَہُمۡ اَعۡمَالَہُمۡ فَہُمۡ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے (برے) اعمال کو مزین کردیا ہے تاکہ وہ (اس

یَعۡمَہُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ وَ ہُمۡ

طرح) بھٹکتے پھریں● یہی لوگ تو ہیں جن کے لئے برا (اور دردناک) عذاب ہوگا اور یہی لوگ

فِی الۡاٰخِرَۃِ ہُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ ﴿۵﴾ وَ اِنَّکَ لَتُلَقَّی الۡقُرۡاٰنَ

قیامت میں خسارہ اٹھانے والوں میں ہوں گے● اوراس میں شک نہیں کہ آپؐ قرآن کو

مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ عَلِیۡمٍ ﴿۶﴾ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِاَہۡلِہٖۤ اِنِّیۡۤ

صاحب حکمت و علم سے دریافت کرتے ہیں● (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے گھروالوں سے کہا: میں نے

اٰنَسۡتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیۡکُمۡ مِّنۡہَا بِخَبَرٍ اَوۡ اٰتِیۡکُمۡ

آگ کو دیکھا ہے (تم یہاں ٹھہرو) میں جلد ہی تمہارے لئے کوئی خبر لے آؤں گا۔ یا آگ کا سلگتا کوئی شعلہ

بِشِہَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَآءَہَا

ابھی تمہارے پاس لے آؤں گا تاکہ ہوسکتا ہے تم خود کو گرم کرسکو● پس جونہی وہ وہاں پہنچے تو آواز

نُوۡدِیَ اَنۡۢ بُوۡرِکَ مَنۡ فِی النَّارِ وَ مَنۡ حَوۡلَہَا ؕ وَ

دی گئی بابرکت ہے وہ جو آگ میں ہے اورجو اس کے آس پاس ہے۔اورپاک

سُبۡحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸﴾ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّہٗۤ اَنَا اللّٰہُ

ومنزہ ہے وہ ذات جو عالمین کا پالنے والا ہے● اے موسیٰؑ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں

الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۙ﴿۹﴾ وَ اَلۡقِ عَصَاکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰہَا تَہۡتَزُّ

غالب حکمت والا● اوراپنے عصا کو پھینکو (موسیٰ نے اسے پھینکا) جونہی دیکھاتووہ

مکروہ ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۷ ص ۱۲۱)

سورہ نمل، موضوع آیت ۳۔ نماز جماعت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص پنجگانہ نمازیں باجماعت ادا کرتا ہے اس پر اچھا گمان کرو۔ (وسائل الشیعہ جلد ۵ ص ۳۷۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ لوگ مسجد میں نماز پڑھنے میں تاخیر کیا کرتے تھے تو آنحضرتؐ نے فرمایا: جن لوگوں کو مسجد میں بلایا جاتا ہے (اور وہ نہیں آتے) عنقریب ہم حکم دیں گے کہ ایندھن ان کے دروازوں پر لایا جائے اور آگ لگا کر ان کے گھروں کو جلادیا جائے۔

(تہذیب الاحکام جلد ۳ ص ۲۵)

۳۔ کوفہ میں حضرت علی علیہ السلام تک یہ بات پہنچائی گئی کہ کچھ لوگ مسجد کے ہمسایہ ہوتے ہوئے نماز جماعت میں حاضر نہیں ہوتے توآپؑ نے فرمایا: یا تو وہ لوگ ہمارے ساتھ نماز جماعت میں شریک ہوا کریں یا پھر ہم سے پرے ہوجائیں۔اور نہ وہ ہمارے ہمسایہ بنیں اور نہ ہم ان کے ہمسایہ ہوں۔

(تنبیہ الخواطر ص ۳۳۱)

۴۔ جماعت کے ساتھ نماز کی فضیلت یہ ہے کہ فرادیٰ نماز پر پچیس میں سے چوبیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔ (تہذیب الاحکام جلد ۳ ص ۲۵)

۵۔ سب سے پہلی جماعت اس وقت قائم ہوئی جب حضرت رسول خداؐ نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت علی علیہ السلام بھی ان کے ہمراہ تھے اتنے میں وہاں سے حضرت ابوطالبؑ کا گزر ہوا جناب جعفر ان کے ساتھ تھے تو جناب ابوطالبؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا فرزند عزیز اپنے ابن عم (حضرت محمد مصطفیؐ) کے پہلو میں کھڑے ہو جاؤ چنانچہ جب رسول خداؐ نے ان کی آمد کو محسوس کیا تو انہیں بھی اپنے ساتھ کھڑا کر دیا اور ابو طالبؑ خوشی خوشی واپس چلے گئے۔اور یہ پہلی جماعت تھی جو اس دن برقرار ہوئی۔

(وسائل الشیعہ جلد ۵ ص ۳۷۳)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۶۔ جماعت اس لئے مقرر کی گئی ہے تاکہ خدا کے لئے اخلاص، توحید، اسلام اور عبادت ظاہراً کھلم کھلا اور واضح طور پر ہو۔ کیونکہ اس کے اظہار میں خدا وحدہ لاشریک کی تمام اہل شرق و غرب پر حجت قائم ہو جاتی ہے۔ نیز منافق اور احکام الٰہی کو ہلکا سمجھنے والا شخص بھی اسلام کا ظاہری اقرار کر کے اسے ادا کرتا ہے۔ ساتھ ہی لوگوں کی ایک دوسرے کے بارے میں اسلام کے متعلق گواہی جائز اور ممکن ہو سکے۔اور پھر یہ کہ اس میں نیکی اور تقویٰ کے بارے میں ایک

دوسرے کی امداد اور تعاون بھی کار فرما ہوتے ہیں۔اور خدا کی بہت سی نافرمانیوں سے روکنا بھی ممکن ہو جاتا ہے۔(وسائل الشیعہ جلد ۵ ص ۲۷۲)

كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا

ہل جل کررہاتھا گویا وہ سانپ ہو، تو وہ منہ موڑے ہوئے بھاگے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا

تَخَفْ ۫ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا مَنْ

(ہم نے انہیں کہا) اے موسیٰ ڈرو نہیں کیونکہ میری بارگاہ میں پیغمبر نہیں ڈرا کرتے ● لیکن جو ظلم

ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ

کرے پھر برائی کے بعد اسے نیکی میں بدل دے تو میں بھی یقیناً بخشنے والا مہربان ہوں ● اور

اَدْخِلْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫

اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو جو سفید اور چمکدار باہر آئے گا کسی عیب کے بغیر،

فِىْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

(یہ معجزہ) ان نو معجزوں میں سے ہے جو فرعون اور اس کی قوم کیلئے (آئے ہیں) یقیناً یہ سب

فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا

فاسق لوگ ہیں ● پس جب ہماری روشن کرنے والی آیتیں اور معجزات ان کے پاس آئے تو

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهَآ

کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے ● حالانکہ وہ دل میں یقین رکھتے تھے پھر بھی ظلم

اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

و تکبر کی وجہ سے اس کا انکار کر دیا، پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پردازوں

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ

کا انجام کیسا ہوا!! ● اور یقیناً ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو (خصوصی) علم عطا فرمایا،

ع ١٦

وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ

اور دونوں نے کہا: تعریف مخصوص ہے اللہ کیلئے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَ قَالَ يٰٓاَيُّهَا

پر فضیلت عطا فرمائی ● اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے اور کہنے لگے اے

النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ

لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے، اور ہمیں ہر چیز سے عطا کیا گیا ہے۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَ حُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ

بے شک یہ (عطا) وہی فضیلت اور واضح امتیاز ہے ● اور سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور

جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

انسان اور پرندوں میں سے جمع کئے گئے پس وہ متفرق ہونے اور بدنظمی کا شکار ہونے سے روکے جاتے تھے ●

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا

(سلیمان اپنے لشکر کے ساتھ چل رہے تھے) حتیٰ کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی

النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَ

نے کہا: اے چیونٹیو!! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ تاکہ سلیمان اور

جُنُوْدُهٗ ۙ وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ

ان کا لشکر بے خبری میں تمہیں روند نہ ڈالیں ● پس (سلیمان) اس کی اس بات سے مسکرا کر

قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ

ہنس دیئے اور عرض کیا: پروردگارا!! مجھے الہام فرما (اور توفیق دے) کہ میں تیری ان نعمتوں کا

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی ہیں۔ اور ایسے نیک اعمال کرتا رہوں

تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

جس سے تو خوش رہے اور مجھے اپنی رحمت کے سائے میں اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے ●

وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖؗ اَمْ كَانَ

اور (سلیمان نے) پرندوں کا جائزہ لیا اور (ہدہد کو نہ دیکھ کر) کہا: یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں

مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ

دیکھ رہا؟ یا غیر حاضروں میں ہے؟ ● یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے

لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ

ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے کوئی صریح دلیل (اور قابل قبول عذر) بیان کرے ● پس کچھ زیادہ دیر نہیں

بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ

گزری تھی کہ (ہدہد نے آکر) کہا: ایسی چیز کی خبر لایا ہوں کہ آپ کو بھی خبر نہیں اور میں آپ کے لئے سبا (کے

سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ

علاقہ) سے ایک اہم سچی خبر لایا ہوں ● یقیناً میں نے ایک عورت (بنام بلقیس) کو دیکھا ہے جو لوگوں

اُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

پر بادشاہت کر رہی ہے اور اسے (دنیا کی) ہر چیز دی گئی ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے ●

وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ

میں نے اس عورت اور اس کی قوم کو اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے

اللّٰهِ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

ہوئے پایا ہے اور شیطان نے ان کے کام کو انہیں بھلا کر کے دکھا کر راہ

السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ

(حق) سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے ● (شیطان کی جلوہ افروزی اس لئے ہے) کہ وہ

الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ

اس اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو باہر نکالتا (اور ظاہر کرتا) ہے، اور جو

مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ

کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو سب کچھ جانتا ہے ● وہی اللہ کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ

عظمت والے عرش کا مالک ہے۔ (سلیمان نے ہدہد سے) کہا: ابھی دیکھتے ہیں آیا تو نے سچ

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ

کہا ہے یا جھوٹوں میں سے؟ ● میرا یہ خط لے جا اور اسے ان کی طرف پھینک دے،

السجدة

موضوع آیت ۲۱۔ حزم (دور اندیشی)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ دور اندیشی انجام کے بارے میں غور و فکر اور صاحبانِ عقل کے ساتھ مشورے کا نام ہے۔
(غرر الحکم)

۲۔ دور اندیشی ہی سے صحیح ارادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور دور اندیشی ہی سے عزم میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔
(غرر الحکم)

۳۔ جو شخص عزم کا اظہار کرتا ہے اس کی دور اندیشی بیکار ہو جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ اس عزم و ارادے میں کوئی اچھائی نہیں جس میں دور اندیشی نہ ہو۔ (غرر الحکم)

۵۔ دور اندیشی کا کمال مخالفوں سے بہتری کا حصول اور دشمنوں سے حکمت عملی کا مظاہرہ ہے۔
(غرر الحکم)

۶۔ رائے کے اعتبار سے سب سے زیادہ دور اندیش وہ ہے جو اپنے وعدوں کو پورا کرے اور اپنے آج کے کام کو کل پر نہ ڈالے۔ (غرر الحکم)

۷۔ معاملے کا ہاتھ سے نکل جانا دور اندیشی کے لئے مصیبت ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ حضرت علي علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حزم (دور اندیشی) کیا ہوتی ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: اپنی فرصت کا انتظار کرو اور جب بھی فرصت حاصل ہو جائے تو پھر جلدی کرو۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۳۹)

۹۔ دور اندیشی تجربے کی حفاظت کا نام ہے۔
(غرر الحکم)

۱۰۔ دور اندیشی ایک ہنر ہے اس کا ثمرہ سلامتی ہے۔ جسے دور اندیشی آگے نہیں بڑھا سکتی اسے عجز و درماندگی پیچھے ہٹا دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ اصل دور اندیشی یہ ہے کہ شکوک و شبہات کے وقت قدم آگے نہ بڑھایا جائے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۵۳)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۱۲۔ بدگمانی کی بنا پر لوگوں سے بچنا ہی دور اندیشی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۱۵)

حضرت محمد باقر علیہ السلام:

۱۳۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دور اندیشی کیا ہے؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا: صاحبان رائے سے مشورہ کرنا اور ان کی اتباع کرنا۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۰۰)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۱۴۔ دور اندیشی کو سب سے پہلے کام میں لا کر کوتاہی کی حسرتوں کو یاد کرو۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۷۰)

ثُمَّ تَوَلَّ عَنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ مَا ذَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتۡ یٰۤاَیُّهَا

پھر ان سے منہ پھیر لے، پھر دیکھ کہ کیا جواب دیتے ہیں؟ ● (جب ہدہد نے خط بلقیس کے پاس پھینک دیا تو

الۡمَلَؤُا اِنِّیۡۤ اُلۡقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیۡمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنۡ

وہ حیران ہو گئی اور) کہا: اے کریم (بزرگوارو) سردارو! میری طرف ایک محترم خط پھینکا گیا ہے ● یہ خط سلیمان

سُلَیۡمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا

کی طرف سے ہے اور (جس کا مضمون) یہ ہے کہ خداوند رحمان اور رحیم کے نام کے ساتھ۔ تم میرے آگے بڑائی

تَعۡلُوۡا عَلَیَّ وَ اۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَتۡ یٰۤاَیُّهَا

نہ کرو۔ اور (حق کے آگے) سر جھکاؤ (اور میرے) فرمانبردار بن کر میرے پاس آجاؤ ● (بلقیس نے) کہا: اے

الۡمَلَؤُا اَفۡتُوۡنِیۡ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ۚ مَا کُنۡتُ قَاطِعَةً اَمۡرًا

سردارو! میرے معاملہ میں اپنی رائے دو (اب تک) میں نے تمہاری عدم موجودگی

حَتّٰی تَشۡهَدُوۡنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوۡا نَحۡنُ اُولُوۡا قُوَّةٍ وَّ اُولُوۡا

میں کوئی فیصلہ نہیں کیا ● (سرداروں نے) کہا: ہم بہت طاقتور اور دلاور ہیں البتہ معاملے

بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ ۬ۙ وَّ الۡاَمۡرُ اِلَیۡكِ فَانۡظُرِیۡ مَا ذَا تَاۡمُرِیۡنَ ﴿۳۳﴾

کا اختیار آپ کے پاس ہے آپ اپنا نظریہ بتائیں تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ آپ کیا حکم دیتی ہیں ●

قَالَتۡ اِنَّ الۡمُلُوۡكَ اِذَا دَخَلُوۡا قَرۡیَةً اَفۡسَدُوۡهَا وَ

(بلقیس نے) کہا: یقین جانو جب بادشاہ کسی آباد علاقے میں داخل ہوتے (اور حملہ آور ہوتے) ہیں۔ اسے تباہ

جَعَلُوۡۤا اَعِزَّةَ اَهۡلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ کَذٰلِكَ یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۴﴾

و برباد کر دیتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ اس طرح سے کرتے چلے آرہے ہیں ●

وَ اِنِّیۡ مُرۡسِلَةٌ اِلَیۡهِمۡ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرۡجِعُ

اور میں یقینی طور پر ایک (قیمتی) تحفہ ان کی طرف بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ (میرے) ایلچی

الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَیۡمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوۡنَنِ

کیا خبر لاتے ہیں ● جب (تحفے لانے والا) سلیمان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آیا تم ناچیز مال کے ذریعے میری

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۵۔ یقینا۔۔ دور اندیشی کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ اگر معاملہ بڑھ جائے تو پھر وہ بزدلی ہوتی ہے۔
(بحار لانوار جلد ۷۷ ص ۲۹۱)

موضوع آیت ۲۹، خط و کتابت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خط کا جواب دینا ایسے ہی واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا۔ (کنزالعمال حدیث ۲۹۲۹۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ سب سے پہلے جس نے خط و کتابت کی وہ حضرت لقمان ہین جو ایک حبشی غلام تھے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۸)

ع ۲/۱۷ ۱۱

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ خط کا جواب دینا، سلام کے جواب کی طرح واجب ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۸ ص ۴۹۴)

۴۔ وطن میں رہ کر دوستوں کی ملاقات، ایک دوسرے سے میل جول کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور سفر میں ملاقات، خط و کتابت کے ذریعہ ہوتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۴۰)

موضوع آیت ۳۵۔ ہدیہ (تحفہ)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ہدیہ، محبت کا موجب ہوتا ہے بھائی چارے کو محفوظ رکھتا ہے اور کینوں کو دور کرتا ہے۔ آپس میں ہدیئے دیا کرو تاکہ تمہاری آپس میں محبت بحال رہے۔
(بحار لانوار جلد ۷۷ ص ۱۶۶)

۲۔ جو شخص اپنے کسی بھائی کی سفارش کرے اور وہ اسے اس سلسلہ میں کوئی تحفہ دے اور وہ اسے قبول کر لے، تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازے تک پہنچ جائے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۱۵۰۲۹)

۳۔ اگر مجھے گائے یا بکری کے پائے تحفے میں دیئے جائیں تو میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر مجھے ان (پایوں) کی دعوت میں بلایا جائے تو ضرور جاؤں گا۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۵۴)

۴۔ ایک مسلمان کا اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی ہدیہ نہیں ہو سکتا کہ اسے کوئی حکمت کا کلمہ بتائے جس سے اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت میں اضافہ کر دے یا اس سے تباہیوں کو دور کر دے۔ (کنزالعمال حدیث ۲۸۸۹۲)

۵۔ جو شخص کوئی چیز ہدیہ میں دے کر اسے واپس لے وہ ایسے ہے جیسے وہ اپنی قے کو واپس لے لے۔
(کنزالعمال حدیث ۴۶۱۶۴)

۷۔ جو تمہاری عیادت نہیں کرتا تم اس کی عیادت کرو، جو تمہیں ہدیہ نہیں بھیجتا تم اسے ہدیہ بھیجو۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ ص ۱۹۱)

بِمَالٍ ۫ فَمَآ اٰتٰىنِ َ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ

مدد کررہے ہو؟تو (پھر جان لو) خداوند عالم نے جو کچھ مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں

بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ

دیا ہے۔ بلکہ یہ تم ہو جو اپنے تحفے پر خوش ہو رہے ہو ● (سلیمان نے کہا) تو ان کی طرف واپس چلا جا، پس ہم حتمی

فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ

طور پر ان پر لشکر کشی کریں گے کہ جس کے مقابلے کی طاقت ان میں نہیں ہو گی اور ہم انہیں یقینی طور پر وہاں سے

مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا

ذلیل کر کے نکال دیں گے کہ جس کی خواری کو وہ خود محسوس کریں گے ● (سلیمان نے) کہا: اے میرے

اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِىْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِىْ

درباریو! تم میں سے کون جو اس (ملکہ) کے تخت کو میرے پاس لے آئے اس سے پہلے کہ وہ فرمانبردار

مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا

ہو کر میرے پاس آپہنچیں؟ ● جنوں میں سے ایک عفریت نے (جو ایک خاص طاقت کا حامل تھا سلیمان سے) کہا: میں

اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّىْ

اسے اس سے پہلے لے آؤں گا کہ ابھی آپ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے ہوں گے۔ اور میں یقینی طور پر اس کام

عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِىْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ

پر قدرت بھی رکھتا ہوں اور امین بھی ہوں ● جو شخص (آصف بن برخیا) کتاب (الٰہی) کے کچھ حصے کا علم

مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ

رکھتا تھا، اس نے کہا: میں اس تخت کو آپ کے پاس لے آؤں گا قبل اس کے کہ آپ کی پلک جھپکنے پائے (سلیمان

طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا

نے اسے قبول کر لیا اور وہ تخت کو لے آیا) جونہی (سلیمان نے) اس (تخت) کو اپنے پاس موجود دیکھا تو (تکبر اور غرور

مِنْ فَضْلِ رَبِّىْ ۖقف لِيَبْلُوَنِىْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ

کی بجائے) کہا: یہ میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے۔ تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ انسان کے ہم نشین تحفہ میں اس کے شریک ہوا کرتے ہیں۔ (وسائل الشیعۃ جلد ۱۲ ص ۲۱۶)

۹۔ اگر میں اپنے کسی مسلمان بھائی کو کوئی ایسا ہدیہ دوں جس سے اسے کوئی فائدہ حاصل ہو، میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اس بات سے کہ میں اسے کوئی چیز صدقہ میں دوں۔ (فروع کافی جلد ۵ ص ۱۴۴)

۱۰۔ ہدیہ میں دی ہوئی خوشبو اور حلوے کو واپس نہیں پلٹانا چاہیئے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۲۱۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ ہدیہ تین طرح کا ہوتا ہے ا۔ ہدیہ لیا اور پھر ہدیہ دیا ۲۔ رواداری میں ہدیہ دیا ۳۔ خدا کی رضا کے لئے ہدیہ دیا۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۵)

۱۲۔ کسی کی ضرورت کے وقت ہدیہ دینا بہت ہی بہترین چیز ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۴)

موضوع آیت ۴۶

بوقت سحر استغفار کرنے والے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ تین آوازوں کو دوست رکھتا ہے۔ ا۔ مرغ کی آواز کو ۲۔ قرآن کے قاری کی آواز کو اور ۳۔ رات کے پچھلے حصے میں استغفار (اور توبہ) کرنے والے کی آواز کو۔

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۵۱)

۲۔ بہترین وقت کہ جس میں تمہیں استغفار کرنی چاہیئے رات کا پچھلا حصہ ہے، اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی ہیں جس میں حضرت یعقوبؑ کی زبانی بیان کیا گیا ہے کہ۔ ''سوف استغفر لکم ربی'' یعنی میں بہت جلد تمہارے لئے (فرزندان کے لئے) اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا کروں گا (یوسف /۹۸) آنحضرتؐ نے فرمایا حضرت یعقوبؑ نے دعا کو سحر کے وقت تک کے لئے موخر کر دیا تھا۔

(تفسیر نور ثقلین جلد ۲ ص ۴۲۲)

۳۔ تین طرح کے لوگ ابلیس کی فریب کاریوں اور چال بازیوں سے بچے رہتے ہیں۔ ا۔ خدا کو ہر وقت یاد کرنے والے۔ ۲ خوف خدا میں رونے والے ۳۔ رات کے پچھلے حصے میں استغفار کرنے والے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۵۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جب اہل زمین کو عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو فرماتا ہے اگر ایسے لوگ نہ ہوتے جو میرے جلال و جبروت کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں۔ میری مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ اور رات کے پچھلے حصے میں توبہ استغفار کرتے ہیں تو میں اپنا عذاب نازل کر دیتا۔

مَنۡ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ‌ ۚ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ

ہوں؟اور جو شخص شکر کرتا ہے تو وہ یقینا اپنی ذات کے فائدہ ہی کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے

رَبِّىۡ غَنِىٌّ كَرِيۡمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوۡا لَهَا عَرۡشَهَا نَنۡظُرۡ

تو میرا پروردگار بے نیاز اور کریم ہے ● (سلیمانؑ نے) فرمایا: (ملکہ کا) تخت اس کے لئے

اَتَهۡتَدِىۡۤ اَمۡ تَكُوۡنُ مِنَ الَّذِيۡنَ لَا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا

انجانا بنادو تاکہ ہم دیکھیں کہ آیا وہ اسے پہچانتی ہے یا نہ جاننے والوں میں سے ہے؟ ● پس جب

جَآءَتۡ قِيۡلَ اَهٰكَذَا عَرۡشُكِ‌ ؕ قَالَتۡ كَاَنَّهٗ هُوَ‌ ۚ وَ

وہ (بلقیس) آگئی اسے کہا گیا، کیا تمہارا تخت اسی طرح (کا) ہے؟ تو اس نے کہا: گویا یہ خود وہی ہے۔ اور

اُوۡتِيۡنَا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهَا وَكُنَّا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۴۲﴾ وَ

اس سے پہلے ہمیں (سلیمان کی حقانیت کا) علم دیا جا چکا ہے۔ اور ہم اس کے فرمانبردار ہو چکے ہیں ● اور

صَدَّهَا مَا كَانَتۡ تَّعۡبُدُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهَا كَانَتۡ

جس چیز کو وہ (بلقیس) خدا کے علاوہ پوجتی تھی اس نے اسے (حق کے آگے جھکنے سے) روکا ہوا تھا

مِنۡ قَوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ ﴿۴۳﴾ قِيۡلَ لَهَا ادۡخُلِى الصَّرۡحَ‌ ۚ فَلَمَّا

اور کافر لوگوں میں سے تھی ● اسے کہا گیا کہ محل کے اندر داخل ہو جاؤ! پس جب اس نے اسے دیکھا تو سمجھ

رَاَتۡهُ حَسِبَتۡهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتۡ عَنۡ سَاقَيۡهَا‌ ؕ قَالَ

گئی کہ پانی کا حوض ہے، اس نے (اسے عبور کرنے کے لئے) اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھالیا (تاکہ بھیگنے نہ پائے، سلیمان نے)

اِنَّهٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِيۡرَ ؕ‌ قَالَتۡ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ

کہا: (یہاں پانی نہیں ہے بلکہ) شیشے اور صیقل شدہ بلور کا محل ہے۔ (ملکہ بلقیس نے) کہا: پروردگارا! میں نے اپنے اوپر

نَفۡسِىۡ وَ اَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَيۡمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۴﴾ ع ٣ ١٨

ظلم کیا ہے۔ اور (اب) سلیمان کے ساتھ تمام جہانوں کے رب کے آگے سر تسلیم جھکا چکی ہوں ●

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰى ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا اَنِ اعۡبُدُوا

اور یقینا ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی (حضرت) صالحؑ کو بھیجا۔ کہ (اس نے ان لوگوں سے کہا) خدا کی

(وسائل الشیعہ جلد ١١ص ٣٧٤)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ فرمان ہے ''والمستغفرین بالاسحار'' یعنی رات کے پچھلے حصے میں توبہ استغفار کرنے والے لوگ (آل عمران: ١٧) تو اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو سحر کے وقت نماز پڑھتے ہیں۔
(تفسیر نور الثقلین جلد اول ص ٣٢١)

٦۔ جو بوقت سحر خدا سے توبہ استغفار کرتا ہے وہی اس آیت کا اہل ہے (تفسیر نور الثقلین جلد ١ص ٣٢١)

٧۔ جو شخص (نماز تہجد) کے وتر میں کھڑے ہو کر ستر مرتبہ استغفر اللہ واتوب الیہ ایک سال تک پڑھتا رہے اسے اللہ تعالیٰ پچھلی راتوں میں استغفار کرنے والے افراد کی فہرست میں لکھ دیتا ہے اور اس کے لئے خدا کی طرف سے بخشش واجب ہو جاتی ہے۔
(تفسیر نور الثقلین جلد اول ص ٣٢١)

اللّٰهَ فَاِذَا هُمۡ فَرِيۡقٰنِ يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوۡمِ لِمَ

عبادت کرو، پس اس وقت لوگ دو باہمی جھگڑالو گروہ بن گئے ● صالح نے کہا: اے میری قوم! تم کس

تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ ۚ لَوۡ لَا

لئے نیکی سے پہلے، جلد بازی میں برائی کے خواہاں ہو؟ تم اللہ سے اپنی مغفرت کیوں

تَسۡتَغۡفِرُوۡنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرۡنَا

طلب نہیں کرتے؟ تاکہ تم پر رحم کیا جائے ● (لوگوں نے صالح سے) کہا: ہم نے تجھ سے اور تیرے

بِكَ وَ بِمَنۡ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ بَلۡ اَنۡتُمۡ

ساتھیوں سے بری فال لی ہے (صالح ؑ نے) کہا: تمہاری فال (اور نیک اور بد انجام) اللہ کے پاس ہے،

قَوۡمٌ تُفۡتَنُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ كَانَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ تِسۡعَةُ رَهۡطٍ

بلکہ تم آزمائے جا رہے ہو ● اور اس شہر میں نو دستے (اور گروہ) تھے۔ جو اس

يُّفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَ لَا يُصۡلِحُوۡنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوۡا

سرزمین میں فساد برپا کر پاتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے ● ان (مفسد) لوگوں نے کہا: خدا کی قسم

تَقَاسَمُوۡا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ اَهۡلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوۡلَنَّ لِوَلِيِّهٖ

کھاؤ (اور ہم پیمان ہو جاؤ) کہ اس پر اور اس کے خاندان والوں پر شب خون ماریں گے، پھر اس کے ولی سے کہیں گے ہم

مَا شَهِدۡنَا مَهۡلِكَ اَهۡلِهٖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾

اس کے اہل کے قتل کی جگہ پر موجود ہی نہیں تھے چہ جائیکہ انہیں قتل کیا ہو، اور ہم یقینی طور پر سچے ہیں ●

وَ مَكَرُوۡا مَكۡرًا وَّ مَكَرۡنَا مَكۡرًا وَّ هُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

اور ان (نو گروہوں) نے بہت بڑی چال چلی اور ہم نے بھی بہت بڑی تدبیر کی لیکن انہوں نے اسے نہ سمجھا ●

فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكۡرِهِمۡ ۙ اَنَّا دَمَّرۡنٰهُمۡ وَ

پس تم دیکھو کہ ان کی چالوں (اور صالح اور ان کے ساتھیوں کے شب خون کے معاملہ) کا کیا انجام ہوا؟ ہم نے انہیں

قَوۡمَهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلۡكَ بُيُوۡتُهُمۡ خَاوِيَةًۢ بِمَا

اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر دیا ● پس یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے ظلم کی وجہ سے ویران اور خالی ہو چکے

ظَلَمُوۡا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَنۡجَیۡنَا

ہیں۔یقیناًاس (سزا) میں علم وآگاہی رکھنے والوں کے لئے عبرت اورروشن نشانی ہے ● اور ہم نے مومنین کو

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۳﴾ وَ لُوۡطًا اِذۡ قَالَ

اور ان لوگوں کو (ہلاکت سے) نجات دی جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ● اورلوطؑ کو (بھی) ہم نے اس کی قوم کی

لِقَوۡمِہٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَۃَ وَ اَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّکُمۡ

طرف (بھیجا)انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیاتم اس برے کام کی برائی کوجانتے ہوئے انجام دیتے ہو؟ ● کیاتم

لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَہۡوَۃً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ

عورتوں کے ہوتے ہوئے شہوت (کی تکمیل) کے لئے مردوں کے پاس جاتے ہو؟ بلکہ تم تو بے

قَوۡمٌ تَجۡہَلُوۡنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِہٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا

سمجھ اور جاہل لوگ ہو!! ● پس ان کی قوم کاجواب اس کے سوااورکچھ نہیں تھاکہ

اَخۡرِجُوۡۤا اٰلَ لُوۡطٍ مِّنۡ قَرۡیَتِکُمۡ ۚ اِنَّہُمۡ اُنَاسٌ

لوطؑ کے خاندان کواپنے شہرسے نکال دو۔کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں

یَّتَطَہَّرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَ اَہۡلَہٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَہٗ ۫

جو پاک بنناچاہتے ہیں ● پس ہم نے لوط اوران کے خاندان کونجات دی سوائے اس کی بیوی کے کہ

قَدَّرۡنٰہَا مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡہِمۡ مَّطَرًا ۚ

جسے ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں قرار دیاتھا ● اور (پھر) ہم نے ان کے سروں پر (پتھروں کی) بارش

فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ سَلٰمٌ

برسائی تنبیہ شدہ لوگوں کی بارش کس قدر بری ہے ● کہہ دیجئے تمام حمد اللہ کے لئے ہےاور سلام ہواس کے

عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی ؕ آٰللّٰہُ خَیۡرٌ اَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۵۹﴾

بندوں پر جنہیں اس نے برگزیدہ کیا ہے۔ آیاخدابہتر ہے یاوہ جنہیں خدا کا شریک قرار دیتے ہیں؟ ●

ع ۴ ۱۹

اَمَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ اَنۡزَلَ لَکُمۡ مِّنَ

کون ہے وہ جس نے آسمانوں اورزمین کوخلق فرمایا؟اور تمہارے لئے

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهۡجَةٍ ۚ مَا

آسمان سے پانی نازل کیاہے،پس اس کے ذریعہ سے ہم نے پر رونق باغات کواگایا،

كَانَ لَكُمۡ اَنۡ تُنۡۢبِتُوۡا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ

تمہاراکام نہیں تھاکہ تم ان کے درختوں کواگاتے،کیااللہ کے ساتھ کوئی معبودہے؟(نہ) بلکہ

هُمۡ قَوۡمٌ يَّعۡدِلُوۡنَ ﴿۶۰﴾ اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّ

وہ تومنحرف قوم ہیں ● کون ہے جس نے زمین کوقرارگاہ بنایا ہے۔ اور اس میں دریابنائے ہیں

جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنۡهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَ جَعَلَ بَيۡنَ

اوراس کیلئے (لنگر کی مانند) پہاڑوں کوثابت اور محکم بنایا ہے۔ اوردو(نمکین اور میٹھے)دریاؤں کے

الۡبَحۡرَيۡنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا

درمیان اوٹ بنائی(تاکہ آپس میں مل نہ جائیں) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبودہے؟(نہ)بلکہ ان کے

يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اَمَّنۡ يُّجِيۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ

اکثرلوگ نہیں جانتے ● کون ہے جوعاجز کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتاہے۔اور

يَكۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَيَجۡعَلُكُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ

برائیوں کو دور کرتا ہے۔ اورزمین میں تمہیں(اپنا)جانشین قرار دیتا ہے۔آیا

اللّٰهِ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۶۲﴾ اَمَّنۡ يَّهۡدِيۡكُمۡ فِىۡ

اللہ کے ساتھ کوئی معبودہے، تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو ● کون ہے جوتمہیں خشکی اور سمندر

ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ وَ مَنۡ يُّرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًۢا بَيۡنَ

میں(ستاروں کے ذریعے)ہدایت کرتاہے؟ کون ہے جواپنی (باران)رحمت کے آگے آگے ہواؤں

يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

کوخوشخبری بناکر بھیجتاہے۔آیااللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلند و بالا ہے خدااس سے جواس

يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَ مَنۡ

کاشریک قرار دیتے ہیں ● کون ہے جو تخلیق کاآغاز کرتاہے پھر اسے (قیامت کے دن) پلٹائے گا

موضوع آیت ۶۲

دعا کی قبولیت کے شرائط

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

۱۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔جو شخص مجھ سے اس معرفت کے ساتھ دعامانگتاہے کہ میں نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہوں تو میں اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ص ۳۰۵)

۲۔ عمل کے بغیر دعامانگنے والا کمان کے بغیر تیر چلانے والے کی مانند ہے۔ (بحارالانوار جلد۹۳ص ۳۱۲)

۳۔ جسے یہ بات پسند ہے کہ اس کی دعا قبول ہوجائے تواسے اپنی غذااور کمائی کو پاک و پاکیزہ رکھنا چاہیئے۔
(بحارالانوار جلد۹۳ص ۳۷۳)

۴۔ اللہ تعالیٰ غفلت شعار دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔
(بحارالانوار جلد۷۷ص ۱۷۳)

۵۔ خدا سے دعامانگواور یہ یقین رکھو کہ وہ قبول فرمائے گا۔

(بحارالانوار جلد۹۳ص ۳۰۵)

۶۔اللہ تعالیٰ بار بار دعامانگنے والے کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔(بحارالانوار جلد۹۳ص ۳۷۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ آداب دعا کی پابندی اختیار کرو، اگر دعا کی شرائط کو پورا نہیں کرتے ہو تو پھر اس کی قبولیت کی امید بھی نہ رکھو۔(بحارالانوار جلد۹۳ص ۳۲۲)

۸۔جب تمہارے رونگٹے کھڑے ہوجائیں، آنکھوں کے آنسو بہہ نکلیں اور دل ڈر جائے تو جلدی کرو(اور دعامانگو) کیونکہ تم اپنے مقصد کو پہنچ چکے ہو۔
(کافی جلد ۲ص ۴۷۸)

۹۔ جو شخص خدا (کی رضا) کے لیے کسی مریض کی عیادت کرے تو مریض عیادت کرنے والے کے حق میں خدا سے جو دعا بھی مانگے، قبول ہوتی ہے۔
(بحارالانوار جلد۸۱ص ۲۱۷)

۱۰۔جب کوئی شخص دعا مانگنا چاہے تو اسے عمومی صورت میں (ہر ایک کے لئے) دعا مانگنی چاہیے۔ کیونکہ یہ بات دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے اور جو شخص دعا میں اپنے اوپر اپنے چالیس (مومن) بھائیوں کو مقدم کرے تو ان کے حق میں بھی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے حق میں بھی۔
(امالی شیخ مفید ص ۳۸۶)

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ بعض اوقات تم کسی چیز کا سوال کرتے ہو اور تمہیں وہ چیز نہیں ملتی بلکہ اس سے بہتر مل جاتی ہے۔ جلد یا بدیر تمہیں ایسی چیز کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ جو تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض

یَّرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ

اور کون ہے جو تمہیں آسمان سے اورزمین سے رزق عطا کرتا ہے؟ آیاخدا کے ساتھ

قُلۡ ہَاتُوۡا بُرۡہَانَکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۶۴﴾ قُلۡ لَّا

کوئی معبود ہے؟ کہہ دیجئے اگر تم سچ کہتے ہو تواپنی دلیل لے آؤ● کہہ دیجئے کہ

یَعۡلَمُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ الۡغَیۡبَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ وَ

خداوند کے سوا کوئی بھی آسمانوں اورزمین میں غیب کو نہیں جانتا، اور

مَا یَشۡعُرُوۡنَ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَکَ عِلۡمُہُمۡ فِی

وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے ● بلکہ ان (مشرکین) کا علم قیامت میں حد کمال کو پہنچ

الۡاٰخِرَۃِ ۟ قف بَلۡ ہُمۡ فِیۡ شَکٍّ مِّنۡہَا ۟ قف بَلۡ ہُمۡ مِّنۡہَا

جائے گا، بلکہ وہ (آج) اس (آخرت) کے بارے میں شک کرتے ہیں بلکہ وہ اس کے (وقوع کے) بارے

عَمُوۡنَ ﴿۶۶﴾ ع وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا ءَ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا وَّ

میں اندھے ہیں ● اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں کہتے ہیں ،آیا ہم اور ہمارے آباؤاجداد جب خاک بن جائیں

اٰبَآؤُنَاۤ اَئِنَّا لَمُخۡرَجُوۡنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدۡ وُعِدۡنَا ہٰذَا نَحۡنُ وَ

گے تو کیا حتمی طور پر (قبر سے زندہ) باہر لائے جائیں گے؟● درحقیقت پہلے سے ہی ہمیں اور ہمارے

اٰبَآؤُنَا مِنۡ قَبۡلُ ۙ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۶۸﴾

آباؤاجداد کو یہ وعدہ دیا جاچکا ہے (لیکن) یہ وعدہ گزشتہ لوگوں کے افسانوں کے علاوہ کچھ نہیں●

قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ

کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو پس دیکھو کہ جرائم پیشہ

الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾ وَ لَا تَحۡزَنۡ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا تَکُنۡ فِیۡ ضَیۡقٍ

لوگوں کا انجام کیا ہوا؟● اور ان (کے انحراف اور برے انجام) پر آپ غم نہ کیا کریں اور وہ جو چالیں چلتے (اور سازشیں

مِّمَّا یَمۡکُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ

تیار کرتے) ہیں اس سے تنگی محسوس نہ کریں● اور وہ کہتے ہیں اگر آپ سچ کہتے ہیں تو یہ (دنیا یا قیامت کے

اوقات تو تم اپنی لاعلمی کی بنا پر ایسی چیزوں کو طلب کرتے ہو کہ اگر وہ تمہیں مل جائیں تو تمہارا دین اور تمہاری دنیا دونوں برباد ہو جائیں۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۶ ص ۸۷)

۲۔ ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے لیکن قبولیت کو نہیں دیکھا۔ حضرتؑ نے فرمایا تو نے رب کی وہ صفت بیان کی ہے جس کے وہ لائق نہیں، یاد رکھو کہ دعا کے لئے چار خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔
۱۔ باطن مخلص ہو ۲۔ نیت خالص ہو ۳۔ وسیلہ کی پہچان ہو۔ سوال کرنے میں انصاف ہو، تو کیا تو نے ان چار خصوصیات کو پہچانتے ہوئے دعا مانگی تھی؟ تو اس نے کہا: نہیں، فرمایا: تو پھر انہیں پہچان لو!
(تنبیہ الخواطر جلد ۱ ص ۲۵۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۳۔ اللہ تبارک و تعالیٰ، دنیا اپنے دوست کو بھی دیتا ہے اور دشمن کو بھی، لیکن آخرت صرف اپنے دوست کو دے گا۔ اور مومن اپنے رب سے ایک کوڑے کی مقدار، جگہ کا سوال کرتا ہے لیکن خدا اسے عطا نہیں کرتا، اور اس سے آخرت کا سوال کرتا ہے اور خدا اسے اس کی مرضی کے مطابق عطا کرتا ہے۔ اور کافر کو دنیا میں اس کے مانگنے سے پہلے اس کی مرضی کے مطابق عطا کرتا ہے اور وہ اس سے آخرت میں ایک کوڑے کی مقدار جگہ کا سوال کرتا ہے لیکن اسے وہ کچھ عطا نہیں کرتا۔ (بحار الانوار جلد ۲۷ ص ۵۲)

ع ۵ ۸ ۱

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام و
امام جعفر صادق علیہ السلام
۴۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و ہیبت کی قسم! میں اپنے دوست سے اس بات کو روکے رکھتا ہوں کہ اسے دنیا کے گھر میں کچھ عطا کروں جو اسے میرے ذکر سے غافل کر دے اسی لئے وہ مجھ سے دعا مانگتا رہتا ہے اور میں اس کی دعا سنتا رہتا ہوں اور میں کافر کو اس کی خواہش کے مطابق عطا کر دیتا ہوں تاکہ وہ مجھ سے دعا نہ مانگے، اور میں اس کی آواز کو نہ سن پاؤں، اسے لئے کہ میں اسے دوست ہی نہیں رکھتا، (بحار الانوار جلد ۹۳ ص ۳۷۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۵۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ: میرے بندوں میں سے وہ بھی ہیں جو مجھ سے میرے اطاعت کی وجہ سے کسی چیز کا سوال کرتے ہیں اور چونکہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں، لہٰذا میں ان کے سوال کو مسترد کر دیتا ہوں تاکہ ان کا نیک عمل انہیں مغرور نہ کر دے۔
(بحار الانوار جلد ۶ ص ۱۱۴)

۶۔ (زبور میں ہے کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرزند آدم! تو مجھ سے طلب کرتا ہے لیکن میں اسے

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ

دن کے عذاب کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ ● کہہ دیجئے کہ جس عذاب کی تم جلدی کرتے ہو، ہو سکتا

بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ

ہے کہ اس کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے پیچھے ہو (اور تمہیں اس کی خبر نہ ہو) ● اور یقیناً آپ کا رب (ان)

عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَ اِنَّ

لوگوں پر صاحب فضل و بخشش ہے لیکن ان کے بہتیرے شکر گزار نہیں ہیں ● اور بے شک آپ

رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَ

کا رب اس چیز کو (بخوبی) جانتا ہے جس کو ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جسے وہ ظاہر کرتے ہیں ● اور

مَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ

آسمان وزمین میں کوئی چھپا ہوا (موجود) ایسا نہیں مگر وہ روشن کتاب میں (خدا کے نزدیک

مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

ثبت ہوچکا) ہے ● یقینا یہ قرآن اس بہت کچھ کو (صحیح طور پر) بیان کرتا ہے

اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ

جس کے بارے میں بنی اسرائیل اختلاف کرتے ہیں ● اور یقینا وہ (قرآن)

رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ

مومنین کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ بے شک آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم

بِحُكْمِهٖ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ

کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہ غالب اور علم والا ہے ● پس آپ اپنے رب پر بھروسہ

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا

کریں (اور جانے رکھیں) کہ آپ روشن حق پر ہو ● بے شک آپ اپنی دعوت کو مُردوں تک نہیں

تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾

پہنچاسکتے، اور نہ ہی ان بہروں کو بلاسکتے ہیں (اور انہیں حقیقت سمجھاسکتے ہیں) جو منہ پھیر کر پس پشت لوٹ جاتے

اس بناپر روکے رکھتا ہوں کہ مجھے علم ہوتا ہے کہ اس میں تیرا ہی فائدہ ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۴۲)

موضوع آیت ۷۹

توکل کے مختلف درجے

۱۔ علی بن سوید روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''ومن یتوکل علی اللہ فھوحسبہ'' یعنی جو شخص خدا پر توکل کرتا ہے خدا اس کے لئے کافی ہے (الطلاق / ۳) کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: خدا پر توکل کے کئی درجے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم اپنے تمام امور میں خدا پر بھروسہ کرو اور تمہارے ساتھ جو کچھ بھی ہو جائے تم اس پر راضی رہو، تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس نے تمہارے لئے بہتری اور فضل و کرم میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ اور اس بارے میں تمام احکام اسی کے پاس ہیں۔ لہٰذا اپنے تمام امور کو اسی کے سپرد کرکے اسی پر بھروسہ کرو اور اپنے تمام کاموں میں اسی کی ذات پر پختہ یقین رکھو۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۱۲۹)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۲۔ توکل کے مختلف درجات ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم اپنے تمام امور میں اس کی ذات پر مکمل یقین رکھو جو کچھ بھی وہ تمہارے ساتھ کرتا ہے، اور جو کچھ وہ تمہارے ساتھ کرے تم اس پر راضی رہو، اور یہ بھی یقین رکھو کہ وہ خیر اور بھلائی میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا، اور اس بات کا یقین بھی رکھو کہ ہر قسم کا فیصلہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اپنے تمام امور اسی کے سپرد کرکے اس پر توکل کرو۔ اور توکل کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا کے ہر قسم کے غیب پر ایمان رکھا جائے کہ جن تک تمہارے علم کی رسائی نہیں ہوتی۔ اور اپنے علم کو بھی اسی کے اور اس کے امینوں کے سپرد کردو اور اپنے تمام امور میں اس کی ذات پر مکمل بھروسہ کرو۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۳۶)

وَ مَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ

اور آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کرنے والے نہیں ہیں ● آپ تو صرف ان کو اپنی بات

اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَ اِذَا وَقَعَ

سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے اور حق کے آگے جھکے ہوئے ہیں ● اور جب (عذاب الٰہی کے

الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ

وعدہ کی) بات ان لوگوں پر حتمی ہو جائے گی تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک چلنے پھرنے والا باہر

تُکَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَ

نکالیں گے تاکہ وہ لوگوں سے باتیں کرے، یقینا لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے ● اور (یاد

یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا

کرو کہ) جس دن ہم ہر امت سے ان لوگوں کا ایک گروہ محشور کریں گے جو ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں پس وہ

فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ

منتشر ہونے سے روکے جائیں گے ● جوں ہی وہ جمع ہو جائیں گے تو (خداوند عالم) فرمائے گا: آیا تم نے ہماری

وَ لَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ

آیات کو جھوٹا جانا تھا جبکہ تمہیں ان کا علمی احاطہ نہیں تھا، تم (ساری زندگی جھوٹ کے سوا) کیا کرتے رہے؟ ● اور

وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

ان پر (عذاب کا) حکم واقع ہو چکا ہے اس لئے کہ انہوں نے ظلم (کا کام) کیا پس وہ بات نہیں کر سکتے ●

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ

آیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو اس لئے بنایا ہے کہ اس میں وہ آرام کریں اور دن کو

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَ یَوْمَ

روشن بنایا؟ یقینا اس امر میں ان لوگوں کے لئے بہت سی عبرتیں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں ● اور جس

یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی

دن صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر جسے خدا چاہے

الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ

اورسارے کے سارے اس کے حضورعاجزانہ صورت میں پیش ہونگے ● اور

تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِىَ تَمُرُّ مَرَّ

تم پہاڑوں کو دیکھو گے تو انہیں ایک جگہ رکا ہوا گمان کرو گے جبکہ وہ بھی بادلوں کی طرح چل

السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِىْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَىْءٍ ؕ اِنَّهٗ

رہے ہوں گے۔ (یہ) خدا کی (ماہرانہ) صنعت ہے کہ جس نے ہر چیز کو مستحکم بنایا ہے اور جو کچھ

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ

تم انجام دیتے ہو اس سے باخبر ہے ● جو شخص نیکی کا کام لے آئے گا تو اس کے لئے اس

مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَ مَنْ جَآءَ

عمل سے بہتر (ثواب) ہوگا۔اور وہ اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہونگے ● اور جو شخص برا کام لے

بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا

آئے گا پس وہ (دوزخ کی) آگ میں اوندھے منہ گرائے جائیں گے (انہیں کہا جائے گا) آیا جو کچھ تم انجام دیتے رہے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ

اس کے علاوہ تمہیں سزا مل رہی ہے؟ ● (اے رسول کہہ دیں) مجھے تو فقط یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں

هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِىْ حَرَّمَهَا وَ لَهٗ كُلُّ شَىْءٍ ز وَّ

اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں جسے خداوندعالم نے محترم قرار دیا ہے، اور ہر چیز اسی کی ہے۔اور

اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَنْ اَتْلُوَا

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سر جھکانے اور اطاعت کرنے والوں سے رہوں ● اور (لوگوں کے لئے) قرآن کی تلاوت

الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ

کروں، پس جو شخص ہدایت کو قبول کرے گا وہ اپنے ہی فائدے کے لئے قبول کرے گا۔اور جو گمراہ

مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

ہوگا تو آپ کہہ دیجئے میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں میں تو صرف خبردار کرنے والوں میں سے ہوں ●

موضوع آیت ۹۲

تلاوت کلام پاک کا ثواب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اپنے گھروں کو قرآن پاک کی تلاوت سے منور کرو۔ کیونکہ جس گھر میں کثرت کے ساتھ قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں کثرت کے ساتھ خیر و برکت ہوتی ہے۔ اس گھر کے رہنے والوں کو فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے۔ وہ گھر آسمان والوں کے لئے اس طرح روشن ہوتا ہے جس طرح دنیا والوں کے لئے آسمان کے ستارے روشن ہوتے ہیں۔
(عدۃ الداعی ص ۲۶۸۔۲۶۹)

۲۔ جس دل میں قرآن محفوظ ہوتا ہے اسے خدا عذاب نہیں کرے گا (امالی طوسی ص۶۵۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔ اور جس شخص نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور اس کی دوا کو اپنے دل کی بیماری پر رکھا، اسی کے ذریعہ راتوں کو بیدار رہ کر عبادت کی، دن کو روزے رکھے مسجد میں قیام کیا، اس کے ساتھ ہی اپنے بستر پر پہلو بدلتا رہا، تو اس قسم کے لوگوں کی وجہ سے خداوند عزیز و جبار بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ انہی کی وجہ سے دشمنوں سے محفوظ رکھتا ہے اور انہی کی وجہ سے آسمان سے بارش برساتا ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۶۲۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ جو مومن نوجوان قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے، قرآن مجید اس کے گوشت و پوست میں مخلوط ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے نیک اور شریف سفیروں (فرشتوں) کی صف میں شامل کر دیتا ہے۔ اور قیامت کے دن قرآن پاک اسے (پل صراط) عبور کرائے گا۔
(ثواب الاعمال ص ۱۲۶)

۵۔ اپنے والد گرامی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں دعا کے لئے پانچ موقعوں کو غنیمت سمجھو۔ ۱۔ تلاوت قرآن کے وقت ۲۔ اذان کے وقت ۳۔ بارش ہوتے وقت ۴۔ میدان جہاد میں شہادت کے لئے دو صفوں کا آمنا سامنا کرتے وقت اور ۵۔ مظلوم کی دعا کے وقت کہ ایسے موقعوں پر عرش الٰہی کے آگے سے پردے اٹھ جاتے ہیں (اور دعا قبول ہوتی ہے) (کافی جلد ۲ ص ۶۱۰)

فضائل سورہ قصص

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص اس سورت کو لکھ کر اور پانی سے دھو کر پیئے تو اس سے سارے دکھ اور درد دور ہو جائیں گے۔
(اطیب البیان فی تفسیر القرآن)

وَ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سَیُرِیۡکُمۡ اٰیٰتِهٖ فَتَعۡرِفُوۡنَهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾

اور کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، وہ بہت جلد تمہیں اپنی آیات دکھلائے گا اور تم انہیں پہچان لو گے اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو آپ کا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے●

ع

سُوۡرَۃُ الۡقَصَصِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ آیَاتُهَا ۸۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلۡكَ اٰیٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ نَتۡلُوۡا عَلَیۡكَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰی وَ فِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳﴾

طا، سین، میم۔ یہ روشن کرنے والی کتاب کی آیات ہیں● ہم آپ کو موسیٰ اور فرعون کا کچھ واقعہ اہل ایمان (آگاہی) کے لئے حقیقت کے مطابق سناتے ہیں●

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَ جَعَلَ اَهۡلَهَا شِیَعًا یَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَةً مِّنۡهُمۡ یُذَبِّحُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَ یَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۴﴾

یقیناً فرعون نے سرزمین (مصر) میں سرکشی کی تھی اور وہاں کے لوگوں کو فرقوں میں بانٹ رکھا تھا ان میں سے ایک گروہ کو کمزور و ناتواں بنا رکھا تھا۔ ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی بیٹیوں کو (کنیزی کے لئے) زندہ چھوڑ دیتا تھا اور یقیناً وہ تباہی پھیلانے والوں میں سے تھا●

وَ نُرِیۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ نَجۡعَلَهُمۡ اَئِمَّةً وَّ نَجۡعَلَهُمُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۙ﴿۵﴾

اور ہم یہ ارادہ کر چکے ہیں کہ جنہیں زمین میں ضعیف و ناتواں کر دیا گیا ہے ہم ان پر احسان کریں اور (روئے زمین پر) انہیں پیشوا بنائیں اور وارث قرار دیں●

وَ نُمَكِّنَ لَهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ نُرِیَ فِرۡعَوۡنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوۡدَهُمَا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا

اور ہم ان (ضعیف و ناتواں لوگوں) کو زمین میں قدرت اور طاقت عطا کریں اور ان کے ذریعے فرعون اور (اس کے وزیر) ہامان اور ان کے لشکریوں کو وہ کچھ

یَحۡذَرُوۡنَ ﴿۶﴾ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اُمِّ مُوۡسٰۤی اَنۡ اَرۡضِعِیۡهِ ۚ

دکھادیں جس سے وہ ڈر رہے تھے ● اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہیں

فَاِذَا خِفۡتِ عَلَیۡهِ فَاَلۡقِیۡهِ فِی الۡیَمِّ وَ لَا تَخَافِیۡ وَ لَا

پس جب (فرعون والوں سے) خوف محسوس کریں تو انہیں (ایک صندوق میں رکھ کر) دریا میں ڈال دیں اور

تَحۡزَنِیۡ ۚ اِنَّا رَآدُّوۡهُ اِلَیۡكِ وَ جَاعِلُوۡهُ مِنَ

(اس حکم سے) نہ ڈریں اور نہ ہی غمگیں ہوں (کیونکہ) ہم انہیں آپ کی طرف پلٹا دیں گے اور انہیں پیغمبروں

الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۷﴾ فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ لِیَکُوۡنَ لَهُمۡ عَدُوًّا

میں سے قرار دیں گے ● پس فرعونیوں نے انہیں (دیکھا اور پانی سے) اٹھالیا، تاکہ انجام کار

وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوۡدَهُمَا کَانُوۡا

ان کے لئے دشمن اور ان کے رنج و غم کا سبب بنیں بے شک فرعون، ہامان اور ان کے لشکر

خٰطِئِیۡنَ ﴿۸﴾ وَ قَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَیۡنٍ لِّیۡ وَ

والے خطاکار تھے ● اور (جب) فرعون کی بیوی نے (احساس کیا کہ یہ لوگ موسیٰ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس نے فرعون

لَكَ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَتَّخِذَهٗ

سے) کہا: اسے قتل نہ کرو (کیونکہ وہ) میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں کوئی فائدہ

وَلَدًا وَّ هُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۹﴾ وَ اَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰی

پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔ حالانکہ وہ نہیں سمجھتے تھے ● اور موسیٰ کی ماں کا دل (اپنے بچے کی فکر کے علاوہ

فٰرِغًا ؕ اِنۡ کَادَتۡ لَتُبۡدِیۡ بِهٖ لَوۡ لَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰی

ہر چیز سے) خالی ہو گیا (اور) اگر ہم نے ان کے دل کو مضبوط نہ کیا ہوتا کہ (ہمارے وعدے پر) ایمان رکھنے والوں میں

قَلۡبِهَا لِتَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۰﴾ وَ قَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ

سے ہوں تو قریب تھا کہ (رنج و غم کا اظہار کر کے) اس (راز) کو ظاہر کر دیتیں ● اور (مادر موسیٰ نے) ان کی بہن سے

قُصِّیۡهِ ۫ فَبَصُرَتۡ بِهٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّ هُمۡ لَا

کہا: اس (موسیٰ کی صندوق) کے پیچھے چلی جا پس اس نے دور سے اس پر نظر رکھی ہوئی تھی اس حالت میں

سورہ قصص، موضوع آیت ۷
حزن (رنج و غم)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص زیادہ استغفار کرے گا خداوند عالم اسے رنج و غم سے نجات دے گا، ہر تنگی سے نجات دے گا اور اسے وہاں سے عطا فرمائے گا جہاں سے گمان تک نہیں ہو گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ پختہ صبر اور حسن یقین کے ساتھ اپنے آپ پر وارد ہونے والے رنج و غم کو دور کرو۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۶ ص ۱۱۳)

۳۔ کپڑوں کا دھونا، رنج و غم اور حزن و ملال کو دور کرتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۸۴)

۴۔ ہر خوشی کے ساتھ بدمزگی بھی ہوتی ہے۔
(غرر الحکم)

۵۔ ہاتھ سے چلی جانے والی چیزوں پر اپنے دل کو رنج و غم سے آشنا نہ کرو، ورنہ یہ امر تمہیں آنے والی چیزوں کے حصول کی استعداد سے بھی باز رکھے گا۔
(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ اگر ہر چیز قضا و قدر کے ساتھ (ہی متعلق) ہے تو پھر غم و اندوہ کیسا؟ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۹۰)

۷۔ جو شخص (امور) دنیا پر محزون و غمگیں ہو کر صبح کرتا ہے وہ اپنے رب پر ناراض ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۰۱)

۸۔ جب تم کسی بادشاہ (یا حاکم) وغیرہ سے کسی قسم کا رنج و غم پاؤ تو ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' زیادہ کہا کرو، کیونکہ یہ کشائش کی چابی اور بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۴۳)

۹۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ایک نبی نے اس سے غم کی شکایت کی تو اللہ نے اسے انگور کھانے کا حکم دیا۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۳۲۳)

۱۰۔ ہمارے رنج و غم میں مبتلا اور ہمارے اوپر ہونے والے ظلم کی وجہ سے مغموم انسان کی ایک آہ بھی تسبیح ہوتی ہے۔ اور اس کا ہمارے لئے رنج عبادت ہوتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۸۳)

۱۱۔ جو شخص رنج و غم محسوس کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ ایسا کیوں ہے؟ (اور کہاں سے ہے) تو اسے اپنے سر کو دھونا چاہیے۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۳۲۳)

يَشۡعُرُوۡنَ ﴿١١﴾ وَ حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَرَاضِعَ مِنۡ قَبۡلُ

کہ وہ (دشمن) اس کی طرف متوجہ نہیں تھے ● اور ہم نے دودھ پلانے والی عورتوں کو پہلے ہی سے ان پر حرام کردیا

فَقَالَتۡ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰٓى اَهۡلِ بَيۡتٍ يَّكۡفُلُوۡنَهٗ لَكُمۡ وَ

تھا۔ پس موسیٰ کی بہن نے کہا: آیا (تم چاہتے ہو کہ) تمہیں اس گھرانے کا پتہ بتادوں جو تمہارے لئے اس بچے کی

هُمۡ لَهٗ نٰصِحُوۡنَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدۡنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىۡ تَقَرَّ عَيۡنُهَا وَ

سرپرستی کریں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں ● پس ہم نے (اس طرح سے) موسیٰ کو ان کی ماں کی طرف واپس

لَا تَحۡزَنَ وَ لِتَعۡلَمَ اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا

پہنچادیا، تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے اور اسے معلوم ہو جائے کہ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے، لیکن ان

يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٣﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسۡتَوٰٓى اٰتَيۡنٰهُ

میں کے اکثر لوگ نہیں جانتے ● پس جب موسیٰ طاقتور ہو کر کامل ہوگئے تو ہم نے

حُكۡمًا وَّ عِلۡمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿١٤﴾ وَ

انہیں حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں ● اور

دَخَلَ الۡمَدِيۡنَةَ عَلٰى حِيۡنِ غَفۡلَةٍ مِّنۡ اَهۡلِهَا فَوَجَدَ

موسیٰ شہر میں داخل ہوگئے جبکہ شہر والے ان (کے داخل ہونے) سے بے خبر تھے پس وہاں

فِيۡهَا رَجُلَيۡنِ يَقۡتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنۡ شِيۡعَتِهٖ وَ هٰذَا

پر دو آدمیوں کو لڑتے پایا یہ ایک تو ان کے طرفداروں میں سے تھا اور وہ (دوسرا) ان کے

مِنۡ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسۡتَغَاثَهُ الَّذِىۡ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ عَلَى

دشمنوں میں سے تھا پس جو ان کے پیروکاروں میں سے تھا اس نے اپنے دشمن کے مقابلے میں

الَّذِىۡ مِنۡ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوۡسٰى فَقَضٰى عَلَيۡهِ ۗ

موسیٰ کو مدد کے لئے پکارا۔ پس موسیٰ نے (اپنے دوست کی حمایت میں) اسے گھونسا مارا کہ اس کا کام

قَالَ هٰذَا مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ

تمام کردیا موسیٰ (اس واقعہ سے پریشان ہوگئے) اور کہا: یہ تو شیطان کا کام تھا یقیناً وہ کھلم کھلا گمراہ

ع ١٣ / ٤

موضوع آیت ۱۵۔ شجاعت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ شجاعت موجود نصرت اور پشتیبان قبیلہ ہے۔
(غرر الحکم)

۲۔ اگر اشیاء کو ایک دوسرے سے جدا کیا جائے تو سچائی شجاعت کے ساتھ اور بزدلی جھوٹ کے ساتھ ہوگی۔ (غرر الحکم)

۳۔ سخاوت اور شجاعت دو قابلِ شرف عادتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں قرار دیتا ہے جن لوگوں سے وہ محبت کرتا ہے اور ان کا امتحان لے چکا ہوتا ہے۔
(غرر الحکم)

۴۔ (مالک اشتر کے نام حضرت علی علیہ السلام کے مکتوب سے اقتباس: جب آپ علیہ السلام نے انہیں مصر کا گورنر مقرر فرمایا تھا) پھر ایسا ہونا چاہیئے کہ تم بلند خاندان، نیک گھرانے اور عمدہ روایات رکھنے والوں اور ہمت اور شجاعت اور جود و سخاوت کے مالکوں سے اپنا ربط و ضبط بڑھاؤ۔ کیونکہ یہی لوگ بزرگیوں کا سرمایہ اور نیکیوں کا سرچشمہ ہوتے ہیں۔
(نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

۵۔ شجاعت ایک گھڑی کا صبر ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۱)

۶۔ انسان کی جتنی ہمت ہوتی ہے۔ اتنا ہی اس کی قدر و قیمت ہوتی ہے جتنی مروت اور جوانمردی ہوگی اتنی ہی راست گوئی ہوگی اور جتنی حمیت و خودداری ہوگی اتنی ہی شجاعت ہوگی۔ (بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۴)

۷۔ طاقتور ترین انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس پر سب سے زیادہ مسلط ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ شجاعت کی آفت حزم و احتیاط کا ضائع کردینا ہے۔
(غرر الحکم)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۹۔ یقیناً۔۔ شجاعت کی ایک مقررہ حد ہے۔ اگر اس سے بڑھ جائے تو وہ تہور بن جاتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۴۰۷)

حضرت لقمان:

۱۰۔ شجاع کی پہچان جنگ (کے میدان) میں ہوتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۴۷ ص ۱۷۸)

مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ

کرنے والا ہے ● (موسیٰ نے) کہا: پروردگارا! یقیناً میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما۔ تو

لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ

(اللہ نے) انہیں بخش دیا۔ بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے ● (پھر موسیٰ نے) کہا: پروردگارا! جو

اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾

(قدرت اور) نعمت تو نے مجھے عطا فرمائی ہے، اس کی وجہ سے میں مجرموں کا کبھی بھی پشت پناہ نہیں بنوں گا ●

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی

(مگر موسیٰ) ڈر محسوس کرنے لگ گئے تھے۔ اچانک (دیکھا کہ) جس شخص نے

اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی

کل ان سے مدد طلب کی تھی آج بھی انہی سے مدد کے لئے فریاد کر رہا ہے موسیٰ نے

اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

اس سے کہا: تو یقیناً واضح طور پر گمراہ شخص ہے ● پس جب (موسیٰ نے) اس پر حملہ کرنا

بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰۤی اَتُرِيْدُ اَنْ

چاہا جو دونوں کا دشمن تھا، تو اس نے کہا: اے موسیٰ! تم مجھے (بھی) اسی طرح

تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ

قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح کل ایک انسان کو قتل کیا تھا؟

اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ

تم تو زمین میں جابر بننا چاہتے ہو اور اصلاح کرنے

الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

والوں سے نہیں بننا چاہتے ● اور (اسی دوران) شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص (موسیٰ کی طرف) دوڑتا

يَسْعٰی ۟ قَالَ يٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ

ہوا آیا اور کہا: اے موسیٰ! قوم کے سردار تمہارے بارے میں مشورے کر رہے ہیں کہ تمہیں قتل

لِیَقۡتُلُوۡكَ فَاخۡرُجۡ اِنِّیۡ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیۡنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ

کردیں، پس (فوراً یہاں سے) نکل جاؤ! یقینا میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں ● پس (موسیٰ)

مِنۡهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ

ڈر کر خطرہ محسوس کرتے ہوئے شہر سے نکلے۔ عرض کیا: میرے پروردگار! مجھے ان ظالم لوگوں

الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۱﴾ ع وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡیَنَ قَالَ عَسٰی

سے نجات عطا کر ● اور جب (موسیٰ نے) مدین کا رخ کیا تو کہا: امید ہے کہ

رَبِّیۡۤ اَنۡ یَّهۡدِیَنِیۡ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ﴿۲۲﴾ وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ

میرا پروردگار مجھے سیدھے راستے کی ہدایت فرمائے گا ● اور جب وہ مدین کے (کنویں کے) پانی کے پاس

مَدۡیَنَ وَجَدَ عَلَیۡهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسۡقُوۡنَ ۫۵ وَ

پہنچے تو لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا جو (اپنے جانوروں کو) پانی پلانے میں مصروف ہیں۔ اور ان کے پاس ہی

وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمُ امۡرَاَتَیۡنِ تَذُوۡدٰنِ ۚ قَالَ مَا

دو عورتوں کو دیکھا جو خیال رکھے ہوئے تھیں (ان کی بکریاں دوسری بکریوں سے نہ مل جائیں، ان سے کہا) کہا: تمہارا

خَطۡبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسۡقِیۡ حَتّٰی یُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ٚ سکتہ وَ

کیا مقصد ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم پانی نہیں پلائیں گی جب تک تمام چرواہے واپس نہ پلٹ جائیں (کیونکہ)

اَبُوۡنَا شَیۡخٌ کَبِیۡرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤی اِلَی الظِّلِّ

ہمارا والد بڑی عمر کا بوڑھا شخص ہے ● تو (موسیٰ نے ان کے جانوروں کو) پانی پلایا پھر سائے کی طرف

فَقَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ﴿۲۴﴾

لوٹ گئے، اور عرض کیا: اے پالنے والے!! میں ہر خیر کا محتاج ہوں جو تو میرے لئے نازل فرمائے ●

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰىهُمَا تَمۡشِیۡ عَلَی اسۡتِحۡیَآءٍ ۫ قَالَتۡ

پس ان دو (عورتوں) میں سے ایک حیا (اور عفت) کے ساتھ چلتے ہوئے موسیٰ کے پاس آئی اور کہا:

اِنَّ اَبِیۡ یَدۡعُوۡكَ لِیَجۡزِیَكَ اَجۡرَ مَا سَقَیۡتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا

میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کی اجرت عطا کریں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا

ع ۲ ۸ ۵

موضوع آیت ۲۵۔ حیا (شرم)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ حضرات انبیاء علیہ السلام کے امثال سے صرف ایک یہ قول باقی رہ گیا ہے۔ "جب تمہیں شرم نہیں آتی تو جو چاہو کرو"۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۳۳)

حضرت علی علیہ السلام

۲۔ حیا کی انتہا یہ کہ انسان خود اپنے آپ سے حیا کرے۔ (غرر الحکم)

۳۔ حیا تمام اچھائیوں کی کنجی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ خدا سے شرم و حیا کرنا بہت سی خطاؤں اور گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔ حیا اور ایمان ایک ہی جگہ کے باہمی ساتھی ہیں، جب ان میں سے ایک رخصت ہو جاتا ہے تو دوسرا بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا جاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۷۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ حیا نور ہے جس کی اصلیت ایمان ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۳۶)

۷۔ جو شخص معیوب باتوں سے حیا نہیں کرتا بڑھاپے کے وقت غلط کاریوں سے نہیں بچتا اور غیب کی حالت میں خدا سے نہیں ڈرتا تو اس میں کوئی خوبی نہیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۰۶)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۸۔ چھپ کر بھی خدا سے ویسے ہی شرم کرو جیسے تم ظاہر میں لوگوں سے شرم کرتے ہو۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۰۹)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۹۔ جو لوگوں (کے سامنے) برائی سے نہیں ڈرتا وہ خدا سے بھی نہیں ڈرتا۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۳۶)

انسانی افعال پر حیا کے اثرات

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ حیا ہی سے مندرجہ ذیل خوبیوں کے سوتے پھوٹتے ہیں: نرمی، مہربانی، ظاہر اور باطن میں خدا ہی کے لئے خلوت کرنا، سلامتی کا راستہ اختیار کرنا، برائی سے بچنا، خندہ پیشانی، سخاوت، کامیابی اور لوگوں کے درمیان دوسرے کی تعریف کرنا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو عقلمند کو حیا سے حاصل ہوتی ہیں لہٰذا جو شخص خدا کی رضا کو قبول کرتا ہے اور اس کی طرف سے رسوائی سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے خوشخبری ہے۔

(تحف العقول ص ۲۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ حیا، برے کاموں سے روکتی ہے۔ (غرر الحکم)

جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیۡهِ الۡقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفۡ ٝ

ہے، پس جوں ہی موسیٰ ان کے والد (حضرت شعیبؑ) کے پاس آئے اوراپنی ساری سر گزشت سنائی تو انہوں

نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتۡ اِحۡدٰىهُمَا

نے کہا: ڈرو نہیں اب تم ظالموں (کے ہاتھوں) سے نجات پاگئے ● ان دو (بیٹیوں) سے ایک نے (باپ سے)

یٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ ۫ اِنَّ خَیۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِیُّ

کہا: اے بابا آپ اسے اپنی خدمت میں لے لیں کیونکہ آپ جس بہترین شخص کو نوکر رکھنا چاہتے ہیں ان میں

الۡاَمِیۡنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ

سب سے بہترین طاقتور اور امین ہے ● (شعیبؑ نے موسیٰ سے) کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی

هٰتَیۡنِ عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ

دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ اس (شرط) پر کردوں کہ تم آٹھ

عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَیۡكَ ؕ

سال میری نوکری کرو۔ اور اگر (یہ مدت) دس (سال) پوری کرو تو یہ تمہاری طرف سے (خواہش

سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

اور محبت) ہو گی۔ اور میں تم پر سختی نہیں کرنا چاہتا۔ انشاء اللہ تم مجھے صالحین میں پاؤ گے ● (موسیٰ نے

ذٰلِكَ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَكَ ؕ اَیَّمَا الۡاَجَلَیۡنِ قَضَیۡتُ فَلَا

شعیب سے) کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ طے پاگیا ہے البتہ) میں دونوں میں سے جس مدت

عُدۡوَانَ عَلَیَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوۡلُ وَكِیۡلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا

کو پورا کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہو گی اور جو کچھ کہ ہم کہہ رہے ہیں اس پر خدا گواہ ہے ●

قَضٰی مُوۡسَی الۡاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهۡلِهٖۤ اٰنَسَ مِنۡ جَانِبِ

پس جب موسیٰؑ نے مدت کو پورا کر لیا اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ چل دیئے تو (کوہ) طور کی طرف سے

الطُّوۡرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا

ایک آگ کو دیکھا، اپنے اہل خانہ سے کہنے لگے آپ (یہیں پر) ٹھہریں میں نے آگ دیکھی ہے

ع ۳ / ۷ / ۲

۳۔ حیا، آنکھ کے بند کرنے کا نام ہے۔ (غرر الحکم)
۴۔ جوانمری کی بنیاد حیا ہے اور اس کا پھل پاکدامنی ہے۔ (غرر الحکم)
۵۔ جتنا حیا ہو گی اتنا ہی پاکدامنی ہو گی۔ (غرر الحکم)
۶۔ انسان کی حیا کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خدا کے سامنے ایسی حالت میں پیش نہ ہو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۸۰)

حیا کی انتہا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تم میں سے ہر شخص ان دونوں فرشتوں سے جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں ویسے ہی حیا کرے جیسے اپنے دو نیک ہمسائیوں سے حیا کرتا ہے جبکہ وہ دونوں رات دن اس کے ساتھ رہتے ہیں۔
(کنز العمال حدیث ۵۷۵۱)

۲۔ حضرت ابوذرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیتوں میں سے ایک یہ بھی ہے: اے ابوذرؓ خدا سے ہمیشہ حیا کیا کرو کیونکہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جب میں خلوت میں جاتا ہوں تو اپنے کپڑوں کا پردہ بنا کر خود کو ڈھانپ لیتا ہوں، اس لئے کہ مجھے ان دونوں فرشتوں سے حیا آتی ہے، جو میرے ساتھ ہیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ بہترین حیا تمہارا اپنی ذات سے حیا کرنا ہے۔
(غرر الحکم)

۴۔ انسان کا اپنے آپ سے حیا کرنا ایمان کا ثمرہ ہے۔
(غرر الحکم)

۵۔ مروت (جوانمردی) کا کمال یہ ہے کہ تم اپنے آپ سے حیا کرو۔ (غرر الحکم)

۶۔ سب سے افضل زہد یہ ہے کہ تم خلوت میں بھی اس چیز کا اظہار نہ کرو جس کے اظہار سے تم شرم کرتے ہو۔ (غرر الحکم)

لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡهَا بِخَبَرٍ اَوۡ جَذۡوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمۡ

(ادھر کو جاتا ہو) شاید میں وہاں سے تمہارے لئے کوئی خبر لے آوں یا آگ کا انگارہ لے آوں تاکہ تم (اس

تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوۡدِیَ مِنۡ شَاطِیٴِ الۡوَادِ

سے) خود کو گرم کر سکو ● پس جونہی موسیٰؑ اس (آگ) کے پاس پہنچے تو (اچانک) اس وادی

الۡاَیۡمَنِ فِی الۡبُقۡعَةِ الۡمُبٰرَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنۡ یّٰمُوۡسٰۤی

کے بابرکت دائیں کنارے سے ایک درخت (کے درمیان) سے آواز دی گئی کہ اے موسیٰؑ!!

اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ اَنۡ اَلۡقِ عَصَاکَ ؕ

یقیناً میں ہی تمام جہانوں کا رب اللہ ہوں ● اور (میں یہی چاہتا ہوں کہ) تم اپنا عصا پھینک دو تو (جونہی انہوں نے

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ کَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدۡبِرًا وَّ لَمۡ یُعَقِّبۡ ؕ

عصا پھینکا تو اچانک) دیکھا کہ وہ (عصا) یوں حرکت کر رہا ہے گویا ایک چھوٹا سا چلتا پرزہ سانپ ہے تو پیٹھ

یٰمُوۡسٰۤی اَقۡبِلۡ وَ لَا تَخَفۡ ۟ اِنَّکَ مِنَ الۡاٰمِنِیۡنَ ﴿۳۱﴾

دے کر پلٹے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا (انہیں آواز آئی) اے موسیٰ! آگے آؤ اور ڈرو نہیں، یقیناً آپ امان میں ہیں ●

اُسۡلُکۡ یَدَکَ فِیۡ جَیۡبِکَ تَخۡرُجۡ بَیۡضَآءَ مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ ۫

(اے موسیٰؑ! اب) اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالیں وہ کسی عیب و نقص کے بغیر سفید و چمکدار ہو کر نکلے

وَّ اضۡمُمۡ اِلَیۡکَ جَنَاحَکَ مِنَ الرَّهۡبِ فَذٰنِکَ بُرۡهَانٰنِ

گا۔ اور (تعجب و) خوف سے بچنے کے لئے اپنے بازو کو سمیٹ لیں پس یہ دو معجزے دو روشن دلیلیں

مِنۡ رَّبِّکَ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا

اور دو برہان ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کے لئے۔ یقیناً وہ

فٰسِقِیۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ قَتَلۡتُ مِنۡهُمۡ نَفۡسًا

بہت فاسق لوگ ہیں ● (موسیٰ نے) عرض کیا: پروردگار! میں نے ان (فرعونیوں) میں سے ایک آدمی کو قتل کیا

فَاَخَافُ اَنۡ یَّقۡتُلُوۡنِ ﴿۳۳﴾ وَ اَخِیۡ هٰرُوۡنُ هُوَ اَفۡصَحُ مِنِّیۡ

ہے لہٰذا مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ● اور میرے بھائی ہارون کو کہ جس کی زبان مجھ سے زیادہ

لِسَانًا فَاَرۡسِلۡهُ مَعِىَ رِدۡاً يُّصَدِّقُنِىۡۤ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ

فصیح ہے میرے ساتھ میری مدد کے لئے بھیج تاکہ میری تصدیق کرے۔ یقینا میں ڈرتا ہوں کہ یہ لوگ

يُّكَذِّبُوۡنِ ﴿٣٤﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيۡكَ وَ نَجۡعَلُ

میری تکذیب کریں گے ● (خدانے)فرمایا:(ڈرو نہیں) ہم تمہارے بازو کو تمہارے بھائی کے ذریعے مضبوط

لَـكُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا يَصِلُوۡنَ اِلَيۡكُمَا ‌ۛۚ بِاٰيٰتِنَاۤ ‌ ۛۚ اَنۡتُمَا وَ

کریں گے اور تم دونوں کو ہم غلبہ دیں گے پس وہ ہماری آیات (اور نشانیوں) کی برکت سے تم تک نہیں پہنچ سکیں

مَنِ اتَّبَعَكُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى

گے (اور) تم اور جو تمہاری پیروی کرے گا کامیاب ہونگے ● پس جب موسیٰ ہماری روشن آیات

بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّفۡتَـرًى وَّ مَا

(اور معجزات) لے کر ان کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگے یہ تو تمہارے خود ساختہ جادو کے سوا کچھ نہیں

سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِىۡۤ اٰبَآئِنَا الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿٣٦﴾ وَ قَالَ مُوۡسٰى

ہے۔ اور ہم نے ایسی کوئی بات اپنے اگلے آباؤاجداد میں نہیں سنی ● اور (فرعونیوں کی تکذیب کے جواب

رَبِّىۡۤ اَعۡلَمُ بِمَنۡ جَآءَ بِالۡهُدٰى مِنۡ عِنۡدِهٖ وَمَنۡ تَكُوۡنُ

میں) موسیٰ نے کہا: میرا پروردگار ان لوگوں کو بہتر جانتا ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آئے ہیں۔ اور

لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ‌ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ

یہ (بھی جانتا ہے کہ آخرت کا نیک) انجام کن لوگوں کے لئے ہے بے شک ظالم فلاح نہیں پائیں گے ● اور فرعون

فِرۡعَوۡنُ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ مَا عَلِمۡتُ لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرِىۡ‌ ۚ

نے کہا: اے قوم کے سردارو! (اگرچہ) میں اپنے علاوہ تمہارے لئے کوئی اور معبود نہیں جانتا

فَاَوۡقِدۡ لِىۡ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيۡنِ فَاجۡعَلۡ لِّىۡ

(لیکن تحقیق مزید کے لئے) اے ہامان! میرے لئے گارے کو آگ لگا (کر اینٹیں بنادے) پھر میرے لئے ایک اونچا

صَرۡحًا لَّعَلِّىۡۤ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوۡسٰى ۙ وَاِنِّىۡ لَاَظُنُّهٗ مِنَ

برج بنادے، شاید میں (اس کے اوپر چڑھ کر) موسیٰ کے خدا سے مطلع ہوسکوں اور میں اسے

الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ

جھوٹوں میں سے سمجھتاہوں● اوراس(فرعون)اوراس کے لشکرنے زمین میں ناحق

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾

تکبر کیااورانہوں نے سمجھاکہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے●

فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

تو ہم نے (بھی)اسے اوراس کے لشکر والوں کو(اپنے قہروغضب کی) گرفت میں لے لیااورانہیں دریامیں پھینک

كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ

دیا۔پس دیکھ لو کہ ظالموں کاانجام کیساہوتاہے●اور ہم نے ان (فرعونیوں) کوایسے پیشوا بنایا ہے جو

اِلَى النَّارِ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ

جہنم کی طرف بلاتے ہیں اورقیامت کے دن ان کی مدد نہیں کی جائے گی● اوراس

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ

دنیا میں ہم نے لعنت کوان کے پیچھے لگا دیاہے اورقیامت کے دن

الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ

ع

وہ بدصورت ہوں گے● تحقیق کہ ہم نے جب پہلی نسلوں کو نابود کردیا تو موسیٰؑ کو

مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ

(آسمانی) کتاب (تورات) عطا کی(تاکہ)لوگوں کے لئے بصیرت، ہدایت اوررحمت(کاذریعہ)

رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ

بن جائے، ہو سکتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کریں● اورجب ہم نے موسیٰؑ کوفرمان

الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ

(نبوت) عطا کیااس وقت آپ (کوہ طور کی) مغربی جانب موجود نہیں تھے اورنہ ہی آپ مشاہدہ

الشّٰهِدِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَ لٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ

کرنے والوں میں سے تھے● لیکن ہم نے (بہت سی اقوام کو) مختلف زمانوں میں خلق کیا،پس ان پر لمباعرصہ

عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَ مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِىۡۤ اَهْلِ مَدْيَنَ

گیااورآپ مدین والوں کے درمیان ساکن نہیں تھے کہ اس طرح سے ان(مکہ کے لوگوں) لوگوں کو(مدین والوں کے

تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾

بارے میں) ہماری آیات سنا رہے ہوں لیکن ہماری سنت چلی آرہی ہے کہ ہدایت کے لیے پیغمبر ہم ہی بھیجتے ہیں ●

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً

اورجب ہم نے (موسیٰ کو) ندادی اس وقت آپ کوہ طور کی جانب نہیں تھے لیکن آپ کے پروردگار کی

مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ

طرف سے رحمت ہے تاکہ آپ (اس کے ذریعہ) ایسی قوم کو خبردار کریں جس کے لئے آپ سے پہلے

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَوْلَاۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ

خبردار کرنے والا کوئی نہیں آیا شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں ● اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ جب بھی کوئی مصیبت

مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ

ان کے ہاتھوں ان کے کرتوتوں کی وجہ سے انہیں پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں: پروردگار! (ہمیں نہیں معلوم کہ) تو نے

اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَ نَكُوْنَ مِنَ

ہمارے لیے کوئی پیغمبر کیوں نہیں بھیجا تاکہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں سے ہوتے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا

(تو ہم ہرگز ان کی طرف کوئی پیغمبر نہ بھیجتے) ● تو جب ہماری طرف سے حق (کی نشانیاں) ان کے پاس آگئیں تو کہنے لگے،

قَالُوْا لَوْلَاۤ اُوْتِىَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ مُوْسٰى ؕ اَوَ لَمْ

جو اس پیغمبر کو دی گئی ہیں وہ اس طرح کیوں نہیں ہیں جو نشانیاں موسیٰ کو دی گئی تھیں تو کیا انہی (ضدی مزاج کفار)

يَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِىَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

نے اس سے پہلے موسیٰؑ کو دی گئی چیزوں کا انکار نہیں کیا تھا؟ جنہوں نے کہا کہ یہ دونوں (کتابیں توریت وقرآن)

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَ قَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ

جادو ہیں جو ایک دوسرے کے پشتیبان ہیں۔ اور (یہ بھی کہا) یقیناً ہم ان سب کا انکار کرتے ہیں ● (اے رسول!)

فَاۡتُوۡا بِکِتٰبٍ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ہُوَ اَہۡدٰی مِنۡہُمَاۤ

آپ انہیں کہہ دیجئے اب جبکہ تم دونوں کتابوں کے منکر ہوا گر تم سچ کہتے ہو تو خدا کی طرف سے کوئی ایسی

اَتَّبِعۡہُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا

کتاب لے آؤ جو ان دونوں (توریت و قرآن) سے زیادہ ہدایت بخش ہو تو میں اس کی اتباع کرلوں گا ● پس اگر وہ

لَکَ فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا یَتَّبِعُوۡنَ اَہۡوَآءَہُمۡ ؕ وَ مَنۡ

(آپ کی پیشکش کو) قبول نہیں کرتے تو سمجھ لیجئے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور

اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ ہَوٰىہُ بِغَیۡرِ ہُدًی مِّنَ اللّٰہِ ؕ

اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہوسکتا ہے جو حق کو قبول کرنے اور خدا کی ہدایت (کی طرف توجہ) کے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۰﴾ وَ لَقَدۡ وَصَّلۡنَا

بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ● اور ہم ان کے لئے مسلسل

لَہُمُ الۡقَوۡلَ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۵۱﴾ ؕ اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ

باتیں بیان کرتے رہے شاید یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ جنہیں ہم نے اس (قرآن) سے پہلے

الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِہٖ ہُمۡ بِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا یُتۡلٰی

کتاب عطا کی ہے یقینا (ان میں سے کچھ لوگ) اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ● اور جب ان کے سامنے

عَلَیۡہِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِہٖۤ اِنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّنَاۤ اِنَّا کُنَّا

(اس قرآن کی) کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے یقیناوہ ہمارے رب کی طرف سے حق

مِنۡ قَبۡلِہٖ مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِکَ یُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَہُمۡ

ہے (اور) ہم اس سے پہلے (بھی) فرمانبردار تھے ● اور انہیں ان کے صبر کی وجہ سے دو مرتبہ اجر دیا جائے

مَّرَّتَیۡنِ بِمَا صَبَرُوۡا وَ یَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ

گا اور (یہ وہی ہیں جو) برائی کو نیکی کے ساتھ دور کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہے

وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغۡوَ

اس سے وہ (دوسروں پر) خرچ کرتے ہیں ● اور جب کوئی بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس

موضوع آیت ۵۰۔ خواہشات کی پیروی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بعض اوقات ایک گھڑی کی خواہشات ایک طویل عرصے کے رنج واندوہ کا موجب بن جاتی ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۸۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جو شخص خواہشات (کی تکمیل) کے لئے اپنے نفس کی اطاعت کرتا ہے وہ اس کی ہلاکتوں کے لئے اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔ (غررالحکم)

۳۔ جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالتا ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ خبردار! خواہشات کا کہنا نہ ماننا ورنہ وہ تمہیں آزمائش میں ڈال دیں گی۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ اپنی نفسانی خواہشات سے ویسے ہی ڈرو جیسے اپنے دشمنوں سے ڈرتے ہو۔ کیونکہ خواہشاتِ نفسانی کی اتباع اور زبان سے نکلنے والی باتوں سے بڑھ کر انسان کا کوئی اور دشمن نہیں ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۸۲)

ع ۵ ۸ ۸

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۶۔ ایسی مشکل چڑھائی پر چڑھنے سے اجتناب کرو جس سے اترنا مشکل ہو جائے۔ اور خواہشات کی پیروی سے پرہیز کرو کیونکہ خواہشات نفسانی، نفس کی ہلاکت کا سبب ہوتی ہیں۔ (مشکوۃالانوار ص ۲۶۰)

أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۡ

سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ لَا

تمہارے اعمال، (ہمارا الوداعی) سلام ہو تم پر، ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے ● (اے رسولؐ!) جسے

تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ

آپ دوست رکھتے ہیں یقیناً انہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ یہ اللہ ہی ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوا إِنْ نَتَّبِعِ الْهُدَىٰ

ہے۔اور وہ ہدایت پانے والوں کو بہتر جانتا ہے ● اور (کفار مکہ) کہتے ہیں کہ اگر ہم پیروی

مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۗ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ

کریں گے تو (بہت جلد) اپنی سرزمین سے نکال دیئے جائیں گے (آپ کہہ دیجئے) کیا ہم نے انہیں

حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ

پر امن حرم میں نہیں ٹھہرایا کہ جس میں ہماری طرف سے عطا کے طور پر ہر چیز کے ثمرات

لَدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

لائے جاتے ہیں ؟ لیکن ان میں سے بہت سے لوگ نہیں جانتے ● اور کس قدر ایسے علاقے ہیں

مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ

جنہیں ہم نے ان (کے باشندوں) کی زندگی میں سرکشی کی وجہ سے برباد کر دیا ہے پس یہ ان کے

تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۗ وَكُنَّا نَحْنُ

مکانات ہیں جن میں ان کے بعد بہت کم (لوگوں) کے سوا کسی نے انہیں آباد نہیں کیا اور ہم ہی

الْوَارِثِينَ ﴿٥٨﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ

ان کے وارث ہیں ● اور آپ کا پروردگار بستیوں (اور شہروں) کو برباد نہیں کرتا جب تک ان

يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا

کے درمیان کوئی پیغمبر نہ بھیج دے ،جو انہیں ہماری آیات پڑھ کر سنائے ● اور ہم نے

موضوع آیت ۵۵۔ بیہودہ باتیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بے مقصد چیزوں کا ترک کر دینا ہی نفس کی راحت (کا سبب) ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۶۷)

۲۔ انسان کے اسلام کا حسن اسی بات میں ہے کہ بے مقصد باتوں کو ترک کر دے۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۲۷۷)

۳۔ (عبداللہ بن عباس کے نام امیر المومنین علیہ السلام کے خط سے اقتباس) اما بعد: با مقصد چیزوں کی تلاش کرو اور بے مقصد باتوں کو ترک کر دو، کیونکہ بے مقصد باتوں کو ترک کر دینا ہی (دراصل) با مقصد باتوں کا حصول ہوتا ہے۔۔۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۵۷)

۴۔ حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ جو غیر اہم چیزوں کے حصول میں لگ جاتا ہے وہ اہم ترین چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ ہر وہ بات جس میں ذکر خدا نہ ہو وہ فضول ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۹۲)

۶۔ جو بے مقصد باتوں کے حصول میں مشغول ہو جاتا ہے اس سے با مقصد باتیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ بے ہودہ اور بے مقصد باتوں میں پڑنے سے اجتناب کرو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۰۴)

۸۔ اللہ تعالی کے اس قول '' والذین هم عن اللغو معرضون'' یعنی (وہ مومن) جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرے رہتے ہیں (المومنون / ۳) کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ اگر کوئی شخص تمہاری طرف غلط باتیں منسوب کرے یا کوئی ایسی بات کہے جو تمہارے اندر موجود نہیں اور تم اس سے منہ پھیر لو اور اس کی طرف کوئی توجہ نہ دو۔

(تفسیر مجمع البیان جلد ۷ ص ۹۹)

مُهۡلِكِى الۡقُرٰٓى اِلَّا وَ اَهۡلُهَا ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَ مَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ

کسی آبادی کو برباد نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے رہنے والے ظالم تھے ● اور جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے یہ

مِّنۡ شَىۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ زِيۡنَتُهَا ۚ وَ مَا

دنیاوی زندگی کا ایک حصہ اور اس کی زینت ہے (جو فانی اور جلد ختم ہو جانے والی ہے) جبکہ خدا کے پاس جو

عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰى ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنۡ

کچھ ہے وہ بہتر اور زیادہ پائیدار ہے تو کیا تم اتنا بھی عقل سے کام نہیں لیتے ؟● تو کیا وہ شخص

وَّعَدۡنٰهُ وَعۡدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيۡهِ كَمَنۡ مَّتَّعۡنٰهُ مَتَاعَ

کہ جسے ہم نے بہترین وعدہ دیا ہے اور وہ اسے دیکھ لے گا۔اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیوی

الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ثُمَّ هُوَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ﴿۶۱﴾

زندگی سے بہرہ مند کیا ہے ؟(اور) پھر وہ قیامت کے دن حساب کے لیے پیش کیے جانے والوں میں سے ہو گا ●

وَ يَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ

جس دن کہ (خداوند)انہیں ندا دے گا کہ کہاں ہیں وہ جنہیں تم میرا شریک

تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيۡنَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ رَبَّنَا

گمان کرتے تھے ؟● وہ (شریک اور) جن پر عذاب کا حکم حتمی ہو چکا ہے، کہیں گے: پروردگار! یہی لوگ ہیں

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ اَغۡوَيۡنَا ۚ اَغۡوَيۡنٰهُمۡ كَمَا غَوَيۡنَا ۚ تَبَرَّاۡنَاۤ

کہ جنہیں ہم نے گمراہ کیا ہے، جس طرح ہم خود گمراہ تھے اسی طرح انہیں (بھی) گمراہ کیا ہے (لیکن اب ان سے) بیزار

اِلَيۡكَ ۫ مَا كَانُوۡۤا اِيَّانَا يَعۡبُدُوۡنَ ﴿۶۳﴾ وَ قِيۡلَ ادۡعُوۡا

ہو کر تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں (یہ حقیقت میں) ہماری پوجا نہیں کرتے تھے ● اور (مشرکین سے) کہا

شُرَكَآءَكُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَ

جائے گا (اب اپنے ان) معبودوں کو پکارو جنہیں تم خدا کا شریک سمجھتے تھے، تو وہ انہیں پکاریں گے لیکن انہیں وہ

رَاَوُا الۡعَذَابَ ۚ لَوۡ اَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۶۴﴾

جواب نہیں دیں گے۔(اور اس حالت میں) عذاب الٰہی کو دیکھ کر آرزو کریں گے۔اے کاش کہ وہ ہدایت یافتہ ہوتے ●

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾

اور جس دن (خداوند عالم) انہیں پکار کر پوچھے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا؟ ●

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا

تو اس دن تمام (جوابات اور) خبریں جو دوسروں سے حاصل (کی جاسکتی ہیں) ان سے پوشیدہ ہوں گی اور وہ ایک

يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

دوسرے سے پوچھ نہیں سکیں گے ● لیکن جو شخص (اس دنیا میں) توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور

فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ

اچھے اچھے کام انجام دے تو امید ہے کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہوگا ● اور آپ کا رب جو

مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ

چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) انتخاب کرتا ہے، (خدا کے مقابلہ میں) انہیں انتخاب کا حق نہیں۔ پاک ہے

اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

خداوند بلند و برتر اس چیز سے (جسے خدا کا) شریک قرار دیتے ہیں ● اور آپ کا رب وہ سب جانتا ہے جنہیں وہ

صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

دلوں میں پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ● اور وہ اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں،

لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ

دنیا اور آخرت (اور آغاز و انجام) میں اسی کے لئے حمد مخصوص ہے، حکومت صرف اسی کی ہے اور اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ

تمہیں پلٹایا جائے گا ● آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم نے سوچا بھی ہے کہ اگر اللہ رات کو قیامت

سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ

کے دن تک تم پر مسلط کر دے تو ءءاللہ،، کے علاوہ کون معبود ہے جو تمہارے

بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ

لئے روشنی لے آئے گا؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ ● (اور) آپ کہہ دیجیے کہ مجھے یہ تو بتاؤ! اگر

موضوع آیت ۶۹۔ علم الٰہی

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ اس سے کسی کا ٹکٹکی باندھ باندھ کر دیکھنا، کسی لفظ کا دہرایا جانا، کسی بلندی کا دور سے جھلکنا اور کسی قدم کا آگے بڑھنا پوشیدہ نہیں ہے۔ نہ اندھیری راتوں میں اور نہ چھائی ہوئی اندھیاریوں میں۔۔۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۹ ص ۲۵۲)

۲۔۔ بھید چھپانے والوں کی نیتوں، کھسر پھسر کرنے والوں کی سرگوشیوں، مظنون اور بے بنیاد خیالوں اور دل میں جمے ہوئے یقینی ارادوں کو جانتا ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۷ ص ۲۲)

۳۔ اس کا علم غیب کے پردوں میں سرایت کئے ہوئے ہے اور عقیدوں کی گہرائیوں کی تہہ تک اترا ہوا ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۷ ص ۱۸۰)

۴۔ اس سے پانی کے قطروں اور آسمان کے ستاروں اور ہوا کے جھکڑوں کا شمار، چکنے پتھر پر چیونٹی کے چلنے کی آواز اور اندھیری رات میں چھوٹی چیونٹیوں کے قیام کرنے کی جگہ، کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ پتوں کے گرنے کی جگہوں اور آنکھ کے چوری چھپے اشاروں کو جانتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۰ ص ۵۸)

۵۔ پاک ہے وہ ذات جس پر پست زمین کے قطعوں اور باہم ملے ہوئے سیاہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں اندھیری رات کی اندھیاریاں اور پر سکون شب کی ظلمتیں پوشیدہ نہیں ہیں۔ اور نہ افق آسمان میں رعد کی گرج اس سے مخفی ہے۔ اور نہ وہ چیزیں کہ جن پر بادلوں کی بجلیاں کوند کر ناپید ہو جاتی ہیں۔ اور نہ وہ پتے جو ٹوٹ کر گرتے ہیں کہ جنہیں (بارش کے) پچھتروں کی تند ہوائیں اور موسلادھار بارشیں ان کے گرنے کی جگہ سے ہٹا دیتی ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ بارش کے قطرے کہاں گریں گے اور کہاں ٹھہریں گے اور چھوٹی چیونٹیاں کہاں رینگیں گی اور کہاں اپنے کو کھینچ کر لے جائیں گی۔ اور مچھروں کو کونسی روزی کفایت کرے گی اور مادہ اپنے پیٹ میں کیا لئے ہوئے ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۵ ص ۱۵۲)

۶۔ وہ (خداوند عالم) بیابانوں میں چوپاؤں کے نالے سنتا ہے، تنہائیوں میں بندوں کے گناہوں سے آگاہ ہے۔ وہ انتہائے دریاؤں میں مچھلیوں کی آمد و شد اور تند ہواؤں کے ٹکراؤ سے پانی کے تھپیڑوں کو جانتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۸)

اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ النَّهَارَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ

اللہ تعالی تمہارے دن کو قیامت کے دن تک ہمیشہ کے لیے قائم کردے

غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِلَيۡلٍ تَسۡكُنُوۡنَ فِيۡهِ ؕ اَفَلَا

"اللہ" کے علاوہ کون خدا ہے جو تمہارے لیے رات کو لے آئے جس میں تم سکون وآرام کر سکو؟

تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَ

کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ ● اور اللہ کی رحمت ہی تو ہے کہ اس نے تمہارے لیے دن اور رات کو بنایا

النَّهَارَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّكُمۡ

ہے تاکہ تم اس (رات) میں آرام و سکون کر سکو اور (دن کو) اس کا فضل (اپنا رزق) تلاش کرو

تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ وَ يَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ

شاید کہ تم شکر بجالاؤ ● اور جس دن (خداوندعالم) انہیں ندا دے گا اور فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ

الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۷۴﴾ وَ نَزَعۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ

جنہیں تم میرا شریک گمان کیا کرتے تھے؟ ● اور (اس دن) ہم ہر امت سے ایک گواہ کو باہر نکالیں گے پھر

شَهِيۡدًا فَقُلۡنَا هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ فَعَلِمُوۡۤا اَنَّ الۡحَقَّ لِلّٰهِ وَ

(مشرکین سے) کہیں گے کہ (شرک پر) اپنی دلیل لے آؤ، تو اس وقت وہ سمجھیں گے کہ حق، خدا کے ساتھ

ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾ ع اِنَّ قَارُوۡنَ كَانَ

ع ١٥ / ١٠

مخصوص ہے اور وہ جس طرح کا جھوٹ باندھتے تھے وہ سب مٹ جائے گا ● یقیناً قارون، موسی کی قوم سے

مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰى فَبَغٰى عَلَيۡهِمۡ ۖ وَ اٰتَيۡنٰهُ مِنَ الۡكُنُوۡزِ

تھا۔ اور اس نے ان پر ظلم کیا، باوجودیکہ ہم نے اسے اس قدر خزانے (اور جواہرات کے صندوق) دیئے

مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوۡٓاُ بِالۡعُصۡبَةِ اُولِى الۡقُوَّةِ ۗ اِذۡ قَالَ

کہ ان (ذخائر اور ان) کی کنجیوں کا اٹھانا ایک طاقتور جماعت کے لئے بار گراں تھا۔ ایک دن اس

لَهٗ قَوۡمُهٗ لَا تَفۡرَحۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡفَرِحِيۡنَ ﴿۷۶﴾ وَ

کی قوم نے اسے کہا: اتراؤ نہیں یقینا اللہ تعالی اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ● اور

ابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ لَا تَنْسَ

(اے قارون!) اللہ نے جو کچھ تجھے دیا ہے اس سے آخرت کے گھر کے لئے جستجو کر۔ اور (اور ساتھ

نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ

ہی) اس دنیا سے اپنے حصے کو بھی فراموش نہ کر۔ اور اللہ نے جس طرح تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی

وَ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

اسی طرح (اپنی ثروت سے) دوسروں کے ساتھ احسان کر اور زمین میں فساد نہ کر یقیناً اللہ فساد کرنے

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ

والوں کو دوست نہیں رکھتا ● (قارون نے جواب میں) کہا: یہ (جو ثروت فراواں ہے) مجھے میرے علم

عِنْدِيْ ؕ اَوَ لَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ

دانش کی وجہ سے ملی ہے جو میرے پاس ہے۔ کیا وہ یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے بہت سی

مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَ

نسلوں سے ایسے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے جو اس سے زیادہ طاقتور اور مال کو زیادہ جمع کرنے والے تھے؟ اور (اس

لَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى

وقت حتیٰ کہ) مجرمین سے ان کے گناہوں کے بارے میں (بھی) نہیں پوچھا جائے گا ● (ایک دن قارون) اپنی

قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ

مکمل آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے ظاہر ہوا (اس منظر کو دیکھ کر) دنیا کے چاہنے والوں

الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ

نے (آہ بھر کر) کہا، اے کاش ہمیں بھی وہی کچھ دیا جاتا جو قارون کو ملا ہے، بے شک یہ تو

حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ

بڑی قسمت والا ہے ● اور جنہیں حقیقی، علم عطا کیا گیا تھا کہنے لگے، تمہارا برا ہو خدا کا ثواب ان

ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ لَا

لوگوں کے لئے (اس کے مال و دولت سے) کہیں بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال کئے۔ اور

موضوع آیت ۷۷
لوگوں کے بگاڑ کے اسباب

۱۔ روایت میں ہے کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ عوام الناس کیوں خراب ہو جاتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا خواص کے خراب ہو جانے سے عوام بگڑ جاتے ہیں اور خواص کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ علماء اور یہ لوگ خدا کی طرف دنیا والوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

۲۔ زاہد لوگ، اور یہ راہ حق کا کام دیتے ہیں۔

۳۔ تاجر حضرات اور یہ خدا کی طرف سے امین ہوتے ہیں۔

۴۔ مجاہدینِ راہ خدا اور یہ لوگ دین خدا کے مدد گار ہوتے ہیں۔

۵۔ حکام، یہ حضرات خلق خدا کے نگہبان ہوتے ہیں۔

توجب علماء طمع کار اور مال کے پیچھے پڑ جائیں تو پھر کن لوگوں کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جائے گی؟ اور جب زاہد لوگ دنیا میں رغبت کرنے لگ جائیں اور لوگوں کے ہاتھوں میں موجود مال کو طلب کرنے لگ جائیں۔ تو پھر کس کی اقتدا کی جائے گی؟ اور جب تاجر لوگ خائن بن جائیں اور زکوٰۃ دینا بند کر دیں تو پھر کن لوگوں پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے؟ اور جب مجاہدین راہ خدا ریا کار بن جائیں اور کمائی کے پیچھے پڑ جائیں تو پھر کن لوگوں کے ذریعے مسلمانوں کا دفاع کیا جاسکتا ہے؟ اور جب حکمران ظلم کرنے لگ جائیں اور ناحق فیصلے کرنے لگ جائیں تو پھر ظالم سے مظلوم کا حق کون لے گا؟۔

خدا کی قسم لوگوں کو صرف طمع کار علماء دنیا پرست زاہدوں، خائن تاجروں، ریا کار مجاہدوں اور ظالم حکمرانوں نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اور ظالم لوگ عنقریب جان لیں گے کہ انہیں کیسی جگہ پلٹ کر جانا ہے۔ (میزان الحکمہ جلد ۷ ص ۱۷۴)

یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفۡنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ

یہ (ثواب)صرف صبر کرنے والے ہی حاصل کریں گے ● پس ہم نے قارون اور

الۡاَرۡضَ ۟ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنۡ فِئَةٍ یَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ

اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور خدا کے علاوہ کوئی ایک نہیں جو تھا جو اللہ کے

اللّٰهِ ٭ وَ مَا كَانَ مِنَ الۡمُنۡتَصِرِیۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ اَصۡبَحَ

عذاب کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتا۔اور نہ ہی وہ خود اپنا دفاع کر سکا ● اور جو لوگ کل اس

الَّذِیۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ یَقُوۡلُوۡنَ وَیۡكَاَنَّ اللّٰهَ

(قارون) کی منزلت کی آرزو کر رہے تھے (اس کی ہلاکت کا منظر دیکھ کر) کہنے لگے ،افسوس ہے (ہم پر) گویا

یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَ یَقۡدِرُ ۚ لَوۡلَاۤ

خداوند عالم (رزق و)روزی کو اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے کشادہ کردے اور تنگ کردے۔(اور)

اَنۡ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَیۡنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَیۡكَاَنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ

اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو یقیناوہ (اس کے ساتھ) ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔افسوس کی بات یہی

الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾ تِلۡكَ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ نَجۡعَلُهَا لِلَّذِیۡنَ

ہے کہ گویا کافر فلاح نہیں پا سکتے ● ہم (نجات اور سعادت کو) اس آخرت کے گھر میں (صرف) ان

لَا یُرِیۡدُوۡنَ عُلُوًّا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الۡعَاقِبَةُ

لوگوں کے لئے مقرر کریں گے جو زمین میں برتری اور فساد کے خواہاں نہیں ہوتے۔اور نیک انجام تو پرہیز

لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۸۳﴾ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیۡرٌ مِّنۡهَا ۚ وَ

گاروں کے لئے ہے ● جو شخص ایک نیکی لے آئے گا ،اس کے لئے اس

مَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجۡزَی الَّذِیۡنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ

سے بہتر (ثواب)ہوگا ۔اور جو برائی لے آئے گا تو برے کام کرنے والوں کو صرف (اسی

اِلَّا مَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡكَ

اندازے میں)بدلہ ملے گا جو وہ کرتے رہے تھے ● بے شک جس نے قرآن کو آپ پر نازل کیا ہے (اور

موضوع آیت ۸۳۔ ریاست اور سیاست

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے (احترام کے) لئے کھڑے ہو جائیں تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھنا چاہیئے۔(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۹۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ تمہارے لئے مضر ترین بات یہ ہے کہ تم اپنے سربراہ کو یہ باور کرانے کی کوشش کرو کہ تم اس سے بہتر جانتے ہو۔(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۷۸۳)

۳۔ سرداری (کرنے) کا ذریعہ اور آلہ سینہ کی کشادگی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۵۷)

۴۔ جو سخاوت کرتا ہے وہ سردار ہوتا ہے اور جس کا مال زیادہ ہوتا ہے وہ رئیس کہلاتا ہے۔ (بحارلانوار جلد ۷۷ ص ۲۸۵)

۵۔ جو نیکی کا کام کرتا ہے وہ سرداری کا مستحق ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ غلط اور بری سوچ بدترین تباہی کا موجب ہوتی ہیں۔(غررالحکم)

۷۔ قوت برداشت، سیاست کی زینت ہے۔ (غررالحکم)

۸۔ نفس کو سدھانا افضل سیاست ہے اور علمی ریاست شریفانہ ریاست ہے۔(غررالحکم)

۹۔ سیاست کا دارومدار عدل (وانصاف پر) ہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ علماء کی آفت ریاست طلبی ہے۔(غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ شرافت اور یادِ خدا ڈرپوک اور خوف کھانے والے دل میں نہیں ہوتے۔(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۳۵۹)

۱۲۔ جو ناحق سرداری کا طلب گار ہوتا ہے وہ برحق اطاعت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ (تحف العقول ص ۲۳۷)

۱۳۔ میں نے ریاست کو تلاش کیا تو اسے بندگان خدا کی خیر خواہی میں پایا۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۵۷)

ع ۷ / ۱۱

الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ

اس پر عمل کو)آپ پر واجب قرار دیا ہے وہ ضرور آپ کو وعدہ گاہ تک لوٹائے گا، آپ کہہ دیجیے میرا پروردگار

بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَ مَا كُنْتَ

بہتر جانتا ہے کون ہدایت لے آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے ● او ر آپ کو امید نہیں

تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

تھی کہ (یہ) کتاب آپ پر نازل کی جائے گی ۔یہ تو آپ کے رب کی طرف سے ایک رحمت

فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ

تھی پس آپ کفار کے لئے ہر گز پشت پناہ نہ بنیں ● آپ (ہوشیار رہیں)آپ کے پاس خدا کی آیات نازل ہو

اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا

جانے کے بعد کہیں آپ کو (کفار کے وسوسے اور دھمکیاں ان آیات کی تبلیغ اور ان پر عمل کرنے سے) روک نہ دیں اور اپنے

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

رب کی طرف دعوت دیجئے اور ہر گز مشرکوں میں سے نہ بنیں ● اور کسی معبود کو (ہرگز)''اللہ '' کے

اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

ساتھ نہ پکارو کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور معبود ہے ہی نہیں ہر چیز اس کی ذات کے سوا فنا ہونے والی ہے،

وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

حکم (اور حاکیت صرف) اسی کے لئے ہے اور تم سب اسی کی طرف پلٹا دیئے جاؤ گے ●

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۶۹

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ

الف، لام، میم ● کیالوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (صرف) اتنا کہنے سے چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ''ہم ایمان

هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

لے آئے''اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی؟● حالانکہ ہم نے کسی شک کے بغیر ان لوگوں کی آزمائش بھی کی

ع ۹ ۶ ۱۲

فضائل سورہ عنکبوت:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

(بو بصیر سے)اے ابو محمد !جو شخص ماہ رمضان کی ۲۳ویں رات کو سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کرے گا تو بخدا وہ اہل بہشت میں سے ہو گا اس میں قطعاً کوئی استثناء نہیں ہے اور نہ ہی مجھے قسم کھانے میں گناہ کا اندیشہ ہے اور اللہ کے نزدیک ان دونوں سورتوں کا اپنا خاص مقام ہے۔(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۲۔ فتنہ کی تفسیر

ا۔حضرت علی علیہ السلام سے فتنہ کے بارے میں سوال کیا گیا: تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ لفظ متشابہ ہے اس کے کئی معنی ہیں جن میں ایک معنی امتحان بھی ہے قرآن مجید میں ہے ''الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون'' (عنکبوت/۴۰) یعنی الم۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا۔یا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔''وفتناك فتونا ''ا (طہ/۲۰) یعنی ہم نے تمہارا اچھی طرح امتحان لیا۔

اور کفر کا ایک معنی فتنہ بھی ہیں۔چنانچہ اللہ فرماتا ہے۔''لقد ابتغوا الفتنة من قبل و قلبوا لك الامور حتى جاء الحق و ظهر امر الله۔۔۔'' (توبہ/۴۸) یعنی اس میں تو شک نہیں کہ ان لوگوں نے پہلے فتنہ کرنا چاہا اور تمہاری باتیں الٹ پلٹ کیں یہاں تک کہ حق آن پہنچا اور خدا ہی کا حکم غالب رہا۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔''والفتنة اکبر من القتل'' (بقرہ/۲۱۷) یعنی فتنہ پردازی قتل و غارت گری سے بھی بڑھ کر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ان منافقین کے بارے میں فرمان ہے۔ جنہوں نے جنگ تبوک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے گھر میں رہ جانے کی اجازت طلب کی ۔ چنانچہ فرماتا ہے۔'' ومنهم من يقول ائذن لی ولا تفتنی الا فی الفتنة سقطوا وان جهنم لمحيطة بالكٰفرين'' ۔ (توبہ/۴۹) یعنی ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو صاف لفظوں میں کہتے ہیں کہ مجھے تو (پیچھے رہ جانے) کی اجازت دے دیجیے اور مجھے بلا میں نہ پھنسائیں آگاہ رہو کہ خود بلا میں (اوندھے منہ) گر پڑے اور جہنم تو یقینا کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

اور اس کا ایک معنی فتنہ عذاب بھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ''یوم هم علی النار یفتنون '' (ذاریات/۱۳) یعنی جب ان کو آگ میں عذاب دیا

جائے گا۔اسی طرح خداوند عالم فرماتا ہے۔

''ذوقوافتنتکم ھٰذاالذی کنتم به تستعجلون'' (ذاریات/۱۴) یعنی ان سے کہا جائے گا اپنے عذاب کا مزہ چکھو اور یہ وہی ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے۔یعنی اپنے عذاب کا مزہ چکھو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے ''ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات ثم لم یتوبوا'' (بروج/۱۰) یعنی جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو تکلیف دی ہے اور پھر توبہ نہیں کی۔ یعنی ان لوگوں کو عذاب دیا ہے۔

اور اس کا ایک اور معنی بھی ہے اور وہ ہے مال و اولاد کی محبت جیسا کہ خدا وند عالم فرماتا ہے ''انما اموالکم واولاد کم فتنته ''(تغابن/۱۰) یعنی تمہارا مال اور اولاد فتنہ ہے۔ یعنی تمہاری ان سے محبت تمہارے لئے آزمائش ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے '' اولایرون انهم یفتنون فی کل عام مرة اومرتین ثم لا یتوبون ولا هم یذ کرون'' (توبہ/۱۲۶) یعنی کیا وہ لوگ (اتنا) بھی نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلا میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی نہ تو یہ لوگ توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت مانتے ہیں! یعنی بیماری اور مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (بحاارلانوار جلد ۹۳ص ۱۷)

فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ

ہے جو ان سے پہلے تھے، کیونکہ اللہ نے ان لوگوں کو بھی معلوم کرنا ہے جو سچے ہیں اور ان کو بھی معلوم کرنا

الْكٰذِبِيْنَ ۝۳ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ

ہے جو جھوٹے ہیں ● جو لوگ برے کام انجام دیتے ہیں کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم سے سبقت حاصل

يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

کرلیں گے (اور ہمارے عذاب سے بچ نکلیں گے)؟ یہ کتنا برا فیصلہ کرتے ہیں ● جو اللہ کے حضور پیش ہونے کی امید

اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵ وَ

رکھتا ہے (وہ جانتا ہے کہ) یقیناوہ وقت آنے والا ہے جسے اللہ نے مقرر کرر کھا ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ● اور

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ

اور جو شخص کوشش کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے کوشش کرتا ہے۔ یقینا اللہ تو تمام جہانوں

الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سے بے نیاز ہے ● اور جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال بجالائے ہم ان کی

لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ

برائیوں کی ضرور پردہ پوشی کریں گے اور یقینا انہیں ان کے کارناموں

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

کا بہترین صلہ دیں گے ● اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اوا گروہ

حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

دونوں اس بات کی کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک بنائے جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان

عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

کی اطاعت نہ کر۔ تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پس میں تمہیں اس بات (کی حقیقت) کو بتادوں گا کہ تم

تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کیا کرتے رہے ہو؟ ● اور جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے ہیں تو

لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ﴿۹﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ

بے شک ہم انہیں صالح افراد میں شامل کریں گے ● اور کچھ لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو (زبان

یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ

سے) کہتے ہیں ہم خدا پر ایمان لے آئے ہیں، پس جب انہیں راہِ خدا میں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو لوگوں کی

النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ لَىٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

طرف سے پہنچنے والی مصیبت کو خدائی عذاب کی مانند قرار دیتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد پہنچ

لَیَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَ لَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ

جاتی ہے تو زور دے کر کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا خدا سے بڑھ کر اہل عالم کے

صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

دلوں کا حال جاننے والا اور کوئی ہے؟ ● اور یقیناً اللہ کو ضرور معلوم کرنا ہے کہ کون لوگ ایمان لا چکے ہیں اور

لَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ﴿۱۱﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ

حتماً معلوم کرنا ہے کہ کون منافق ہیں ● اور کفار مومنین سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے

اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَ لْنَحْمِلْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ

راستے کی پیروی کرو (اگر تمہارے گناہ ہوں گے) وہ ہم اٹھا لیں گے، حالانکہ وہ

بِحٰمِلِیْنَ مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾

کسی بھی گناہ کو اٹھانے والے نہیں، یقیناً یہ لوگ جھوٹے ہیں ●

وَ لَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ٝ وَ

یقیناً یہ لوگ اپنے (گناہوں کا) بوجھ بھی اس کے ساتھ دوسروں کے (گناہوں کا) بوجھ بھی ضرور اٹھائیں گے اور

لَیُسْـَٔلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

یقینی طور پر قیامت کے دن ان سے اس جھوٹ کے بارے میں پوچھا جائے گا جو وہ باندھتے رہے ●

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ

اور تحقیق ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس وہ ان کے درمیان پچاس کم ایک ہزار سال رہے (لیکن مختصر

ع ۱ ۱۳ ۱۳

موضوع آیت ۱۱۔ نفاق

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ دو خوبیاں منافق میں نہیں پائی جاتیں۔
الف۔ خیر و خوبی کی باطنی کیفیت اور
ب۔ دین کے بارے میں غور و فکر۔
(کنزالعمال حدیث جلد ۲۷ ص ۱۰۸ حدیث ۷۷۶)

۲۔ جس کا باطن اس کے ظاہر کے مخالف ہو وہ منافق ہے خواہ کوئی بھی ہو۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۲۰۷)

۳۔ مجھے اپنی امت کے مومن اور کافر کے بارے میں کوئی اندیشہ نہیں ہے، اس لئے کہ مومن کو تو اس کا ایمان بچائے گا اور کافر کو اس کا کفر تباہ کرے گا۔ مجھے خوف ہے تو صرف منافق کا جس کی زبان تو عالم ہوتی ہے یعنی باتیں تو وہی کرتا ہے جو تم جانتے ہو لیکن عمل وہ کرتا جس سے تم نا آشنا ہوتے ہو۔
(کنزالعمال حدیث ۲۹۰۴۶)

۴۔ مجھ پر درود بلند آواز سے پڑھا کرو کیونکہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۴ ص ۱۲۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ نفاق، کفر کا جڑواں بھائی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ نفاق ایک سیاہ نقطے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور جس قدر یہ بڑھتا جاتا ہے اسی قدر نقطہ پھیلتا جاتا ہے اور جب نفاق اپنی حد کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ تو دل مکمل طور پر سیاہ ہو جاتا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۱۷۳۴)

۷۔ کس قدر برا ہے وہ انسان جس کے دو چہرے ہوں۔ (غرر الحکم)

۸۔ جھوٹ، نفاق تک جا پہنچتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ انسان کا نفاق اس کی اس ذلت کی وجہ سے ہوتا ہے جو اس کے باطن میں موجود ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ جو شخص لوگوں سے ایک چہرے سے ملتا ہے اور ان پر دوسرے چہرے سے عیب لگاتا ہے تو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں پیش ہو گا کہ اس کے (منہ میں) آگ کی زبان ہو گی۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۰۳)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۱۔ بہت برا ہے وہ انسان جس کے دو چہرے اور دو زبانیں ہوتی ہیں۔ اپنے بھائی کی موجودگی میں تو اس کی بڑھ چڑھ کر تعریف کرتا ہے لیکن پس پشت اس (کے گوشت) کو کھاتا رہتا ہے۔ اگر کچھ مل جائے تو اس سے حسد کرتا ہے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو اسے چھوڑ جاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۰۳)

سَنَةٍ اِلَّا خَمۡسِیۡنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوۡفَانُ وَ هُمۡ

سے لوگوں نے ان کی دعوت قبول کی) تو (خدا کے قہر وغضب کے) طوفان نے انہیں ایسی حالت میں لپیٹ میں لے لیا کہ

ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنۡجَیۡنٰهُ وَ اَصۡحٰبَ السَّفِیۡنَةِ وَ جَعَلۡنٰهَاۤ

وہ ظلم کررہے تھے ● پس ہم نے ان (نوح) کو اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس (ماجرا) کو تمام جہانوں

اٰیَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ اِبۡرٰهِیۡمَ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهِ اعۡبُدُوا

کے لیے عبرت (کا نشان) بنادیا ● اور ابراہیمؑ کو (یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ

اللّٰهَ وَ اتَّقُوۡهُ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶﴾

خدا کی عبادت کرو اور اسی کا تقویٰ اختیار کرو، اگر تم جانو تو یہ (کام) تمہارے لیے بہتر ہے ●

اِنَّمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا وَّ تَخۡلُقُوۡنَ

یقیناً تم خدا کی بجائے بتوں کی پوجا کرتے ہو اور جھوٹ

اِفۡکًا ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا

گھڑ لیتے ہو، یقیناً اللہ کے علاوہ جن کی تم پرستش کرتے ہو یقیناً وہ

یَمۡلِکُوۡنَ لَکُمۡ رِزۡقًا فَابۡتَغُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ الرِّزۡقَ وَ

تمہارے رزق کے مالک نہیں ہیں۔ پس اپنا رزق خدا کے ہاں سے طلب کرو اور

اعۡبُدُوۡهُ وَ اشۡکُرُوۡا لَهٗ ؕ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنۡ

اسی کی عبادت کرو، اسی کا شکر ادا کرو، اسی کی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے ● اور اگر تم (مجھے) جھٹلاؤ

تُکَذِّبُوۡا فَقَدۡ کَذَّبَ اُمَمٌ مِّنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ وَ مَا عَلَی

گے (تو تعجب کی کوئی بات نہیں ہے) کیونکہ تمہارے سے پہلے کی امتوں نے (بھی اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا اور

الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ

(خدا کے) رسول پر تو واضح تبلیغ کے علاوہ اور کوئی (ذمہ داری) نہیں ہے ● کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ

یُبۡدِئُ اللّٰهُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ تخلیق کا آغاز کیسے کرتا ہے پھر اس کا اعادہ کرتا ہے؟ یقینا یہ (کام) اللہ کے

موضوع آیت ۱۸۔ تاریخ

۱۔ طبری اور مجاہد نے اپنی تاریخوں میں لکھا ہے کہ عمر بن خطاب نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ کس دن سے سن تاریخ کو شروع کیا جائے؟ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''جس دن سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہجرت فرمائی۔۔۔'' (کنزالعمال حدیث ۲۹۵۵۳)

۲۔ ابن عساکر نے عبد العزیز بن عمران سے نقل کیا ہے کہ لوگوں نے ابتدائے خلقت ہی سے تاریخ کو اپنایا ہوا ہے، سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے ہبوط (نزول) کی تاریخ کو اپنایا گیا اور بعثت حضرت نوحؑ تک یہ سلسلہ جاری رہا، پھر حضرت نوحؑ کی اپنی قوم کے خلاف دعا کی تاریخ کو اپنایا گیا اور طوفانِ نوحؑ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر نار نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ڈالے جانے کے واقعہ کو تاریخ کے طور پر اپنایا گیا، لیکن اولاد اسماعیلؑ نے تعمیر کعبہ کے واقعہ کو تاریخ کے طور پر اپنالیا۔ پھر کعب بن لوئی کی موت کے واقعہ کو تاریخ کی بنیاد قرار دیا گیا۔ اس کے بعد عام الفیل کو تاریخ قرار دیا گیا۔

آخر کار مسلمانوں نے ہجرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سن تاریخ کے طور پر اپنالیا۔
(تفسیر در منثور جلد اول ص ۶۳)

يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ

لیے آسان ہے● کہہ دیجئے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ (خدا نے) تخلیق کا

الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

آغاز کیسے کیا ہے؟ پھر (وہی) خدا دوسری نشاۃ (نشأۃ ثانیہ یعنی قیامت) کو وجود میں لائے گا، یقینا

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ۚ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ

اللہ ہر چیز پر قادر ہے● (اللہ) جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحمت

يَّشَآءُ ۚ وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى

کرتا ہے اور تم سب کو اسی کی طرف پلٹایا جائے گا● اور تم خدا کو ہرگز نہ تو زمین

الْاَرْضِ وَ لَا فِى السَّمَآءِ ز وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

میں عاجز کر سکتے ہو نہ ہی آسمان میں اور تمہارے لیے خدا کے

مِنْ وَّلِىٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ ع وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ

علاوہ نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار● اور جن لوگوں نے اللہ کی آیات اور اس کے حضور

لِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

پیش ہونے سے کفر کیا ہے وہ میری رحمت سے مایوس ہوچکے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّآ اَنْ قَالُوا

لیے دردناک عذاب ہوگا● تو ان (ابراہیمؑ) کی قوم کا جواب یہی تھا کہ اسے قتل کردو یا

اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِىْ

جلادو، لیکن خدا نے انہیں آگ سے بچالیا، یقیناً (خدا کی) اس (نجات بخشی) میں ایمان والوں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ

کے لیے (قدرت خداوندی کی) نشانیاں ہیں● اور (ابراہیمؑ نے) کہا: تم نے خدا کو چھوڑ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ

کر بتوں کو اپنا لیا ہے کہ یہ دنیاوی زندگی میں تمہارے تعلقات کا ذریعہ

الدُّنۡيَا ۚ ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكۡفُرُ بَعۡضُكُمۡ بِبَعۡضٍ وَّ

ہیں، لیکن قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کردوگے اور ایک دوسرے

يَلۡعَنُ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ۚ وَّ مَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَ مَا لَـكُمۡ

کو لعنت کرو گے اور تمہارا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ میں ہوگا اور تمہارا کوئی

مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ ۘ وَ قَالَ اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ

مددگار بھی نہیں ہوگا ● پس لوطؑ ان (ابراہیمؑ) پر ایمان لے آئے اور کہنے لگے میں اپنے

اِلٰى رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۶﴾ وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ

پروردگار کی طرف ہجرت کرتا ہوں یقیناوہی غالب، حکمت والا ہے ● اور ہم نے ان (ابراہیمؑ)

اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ وَ جَعَلۡنَا فِىۡ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ

کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کیے اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب

الۡكِتٰبَ وَ اٰتَيۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِى الدُّنۡيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ

قرار دی اور انہیں دنیا میں اجر دے دیااور یقینا وہ آخرت میں صالحین

لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۲۷﴾ وَ لُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّكُمۡ

(نیکوکاروں) میں سے ہوں گے ● اور لوط کو (یاد کیجئے) کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اس میں

لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۚ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ

شک نہیں ہے کہ تم بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو کہ تم سے پہلے جس کا ارتکاب اہلِ عالم میں

الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ وَ تَقۡطَعُوۡنَ

سے کسی نے نہیں کیا ● کیا تم مردوں کے پاس تو جاتے ہو اور (نکاح کے فطری) راستے کو منقطع

السَّبِيۡلَ ۙ وَ تَاۡتُوۡنَ فِىۡ نَادِيۡكُمُ الۡمُنۡكَرَ ؕ فَمَا كَانَ

کرتے ہو اور اپنی محفلوں میں (علی الاعلان) نا پسندیدہ اعمال انجام دیتے ہو؟ تو ان کی قوم کا

جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنۡ

جواب اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ وہ کہنے لگے: اگر تم (اپنے دعوئ نبوت میں) سچوں میں

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی

سے ہو تو ہمارے لیے اللہ کا عذاب لے آؤ● (لوطؑ نے) کہا: پروردگارا! مجھے

الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ

بدکار قوم پر کامیابی عطا فرما● جب ہمارے فرستادہ (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس (بیٹے کی پیدائش کی)

بِالْبُشْرٰی ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ

خوشخبری لے کر آئے تو کہنے لگے ہم اس علاقہ کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے

اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ۚۖ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ

ہیں کیونکہ یہاں کے باسی یقیناً بڑے ستمگار ہیں● (ابراہیم نے) کہا: اس علاقہ میں لوط بھی ہیں، فرشتوں

قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ٘ۗ لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا

نے کہا: (گھبرائیے نہیں) ہم ان لوگوں کو بہتر جانتے ہیں جو وہاں ہیں، ہم انہیں اور ان کے گھر والوں کو ضرور

امْرَاَتَهٗ ٘ۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَمَّاۤ اَنْ

بچالیں گے سوائے ان کی بیوی کے (جو ہمارے عذاب میں) باقی رہ جانے والوں میں سے ہے● اور جب ہمارے

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان کے آنے کی وجہ سے پریشان ہوگئے اور ان کا ہاتھ (بدکاروں کے مقابلے میں ان کی مدد

وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ٘ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ

سے) کوتاہ ہوگیا، (فرشتوں نے) کہا: نہ تو آپ ڈریں اور نہ ہی غمگیں ہوں، ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو

اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤی

نجات دینے والے ہیں سوائے آپ کی بیوی کے کہ وہ (عذاب میں) باقی رہنے والی ہے● یقیناً ہم اس

اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

علاقہ کے رہنے والوں پر ان کے فسق کے ارتکاب کی وجہ سے آسمان سے

یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ

عذاب بھیجنے والے ہیں● اور تحقیق ہم نے اس (غضب شدہ) علاقہ میں عقل سے کام لینے والوں کے لیے

ع ۸ ۳ ۱۵

موضوع آیت ۲۹۔ لواطہ۔ اور۔ چپٹی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مجھے اپنی امت سے قوم لوطؑ کے عمل کا بہت خطرہ ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۸۵)

۲۔ تم جسے قوم لوطؑ جیسا عمل انجام دیتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۸۸)

۳۔ جو شخص مردوں کے ساتھ بدکاری کرنے پر مصر ہو تو مرنے سے پہلے لوگوں کو اپنے ساتھ بدکاری کے لئے بلائے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۹ ص ۶۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ جو شخص راضی خوشی لوگوں کو اپنے ساتھ بدکاری کرنے دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں عورتوں کی سی شہوت پیدا کردیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۹ ص ۶۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: میری امت میں سے جو شخص قوم لوط والا عمل انجام دیتا ہے اور پھر اسے اسی حالت میں موت آجاتی ہے، تو اسے صرف اس قدر مہلت ملتی ہے کہ اسے اس کی قبر میں رکھا جائے، جب اسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس پر تین دن سے زیادہ مدت نہیں گزر پاتی کہ زمین اسے قوم لوط کے ہلاک شدہ افراد میں پھینک دیتی ہے اور وہ انہیں کے ساتھ محشور ہوگا۔ (بحار لانوار جلد ۷۹ ص ۷۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ اللہ تعالیٰ نے ہر اس دبر (مقعد) کو جنت کے اطلس پر بیٹھنے کو حرام کر دیا ہے جس سے بدکاری کی جاتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۹ ص ۷۲)

۷۔ ہشام (بن سالم) کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ عورتیں آئیں اور آپؑ سے ایک عورت نے چپٹی کے بارے میں سوال کیا کہ اس کی کیا سزا ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا: اس کی سزا زنا کی سی ہے! اور اس نے پوچھا کہ آیا اللہ نے اس کا قرآن میں ذکر کیا ہے؟ فرمایا: ہاں پوچھا: کہاں؟ فرمایا: اصحاب الرس کے واقعات میں ہے!۔
(تفسیر نور الثقلین جلد ۴ ص ۱۹)

لواطہ کے حرام ہونے کی وجہ

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کے لیے۔۔۔ اور ترک لواط کو نسل کے بڑھانے کے لئے فرض کیا ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۵۲)

۲۔ ایک زندیق (منکر خدا) نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بہت سے سوال کئے منجملہ ان کے یہ بھی پوچھا کہ: اللہ تعالیٰ نے لواط کو کیوں حرام

يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ

واضح نشانی (اور درس عبرت) چھوڑا ہے ● اور ہم نے مدین والوں کے لیے ان کے بھائی شعیب کو (رسول

يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ ارۡجُوا الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَ لَا تَعۡثَوۡا

بنا کر بھیجا) پس انہوں نے کہا: اے میری قوم! خدا کی عبادت کرو اور روز قیامت کے

فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتۡهُمُ

امیدوار رہو اور زمین میں (فتنہ و) فساد برپا نہ کرو ● پس انہوں نے شعیب کو جھٹلایا تو (اسی وجہ سے) زلزلے

الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۳۷﴾

نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا پس وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں اوندھے منہ (مردہ) پڑے ہوئے تھے ●

وَ عَادًا وَّ ثَمُوۡدَا۠ وَ قَدۡ تَّبَيَّنَ لَكُمۡ مِّنۡ مَّسٰكِنِهِمۡ ‌ قف وَ

اور (قوم) عاد و ثمود کو بھی (ہم نے ہلاک کیا) اور کسی شک کے بغیر ان کے (بعض خراب شدہ) مکان تمہارے لیے

زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَ

ظاہر ہیں اور شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال کو مزین کر دیا تھا پس انہیں راہِ خدا سے روکے رکھا، حالانکہ وہ

كَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ ﴿۳۸﴾ ۙ وَ قَارُوۡنَ وَ فِرۡعَوۡنَ وَ هَامٰنَ ‌ قف

(حق و باطل کی شناخت کے لیے) بصیرت رکھتے تھے ● اور قارون، فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ہلاک کر دیا) اور یقیناً

وَ لَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى

موسیٰ ان کے پاس روشن دلائل (اور معجزات) لے کر آئے، لیکن ان لوگوں نے زمین میں تکبر اور سرکشی کی (لیکن

الۡاَرۡضِ وَ مَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ ﴿۳۹﴾ ‌ۖ فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ ‌ ج

اس کے باوجود) وہ خدا کی گرفت (اور عذاب الٰہی) سے نہ بچ سکے ● پس (ان میں سے) ہر ایک کو ہم نے ان کے

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِ حَاصِبًا ‌ ج وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ

گناہوں (کے جرم) میں (عذاب میں) گرفتار کر لیا۔ پھر ان میں سے کچھ پر ہم نے ریت کا شدید

اَخَذَتۡهُ الصَّيۡحَةُ ‌ ج وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ

طوفان بھیجا اور ان میں سے بعض کو آسمان کی چنگھاڑ (اور مہلک چیخ) نے اپنی گرفت میں لیا اور کچھ

قرار دیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: اس لئے کہ اگر لڑکوں کے ساتھ یہ کام جائز ہوتا تو مرد، عورتوں سے بے نیاز ہو جاتے، جس کے نتیجہ میں نسلیں منقطع ہو جاتیں، عورتوں کی فروج بے مصرف ہو کر رہ جاتیں اور اس سے بہت بڑی خرابی اور تباہی پیدا ہو جاتی۔

(بحارلانوار جلد ۱۰ص۱۸۱)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۳۔ مردوں کا مردوں کے ساتھ اور عورتوں کا عورتوں کے ساتھ قبیح فعل کو حرام قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی طبعی ترکیب میں یہ بات نہیں اور مرد بھی طبعی طور پر اس سے محروم ہیں۔ نیز اس لئے بھی کہ مردوں کے اپنی جنس سے اور عورتوں کا اپنی جنس سے خلاف وضع فطری عمل کرنے سے نسلیں منقطع ہو جاتی ہیں، نظام کائنات بگڑ جاتا ہے اور دنیا ویران ہو جاتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۶۴)

الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ

کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے کچھ کو ہم نے غرق کردیا اور ایسا نہیں

لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ

ہے کہ خداوندعالم کسی پر ظلم کرے بلکہ ان لوگوں نے اپنے اوپر خود ظلم کیا ہے ● جو لوگ

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

خدا کے علاوہ کسی غیر کو اپنا سرپرست بناتے ہیں ان کی مثال

الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ

مکڑی جیسی ہے جو اپنا گھر بناتی ہے ۔اور یقینا کمزور ترین گھر

لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ

مکڑی ہی کا گھر ہوتا ہے اگر یہ لوگ علم رکھتے ہوتے ● جو لوگ اللہ

يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ

کے علاوہ جس کو بھی پکارتے ہیں یقینا اللہ اسے جانتا ہے اور وہ غالب

الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَ

حکمت والا ہے ● اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں ،لیکن ان کو

مَا يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

علم رکھنے والوں کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا ● اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کو

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

برحق پیدا کیا ہے ،یقینا اس (تخلیق) میں اہل ایمان کے لئے نشانی ہے ●

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ

(اے رسولؐ!) آپ کی طرف (آسمانی) کتاب (قرآن) سے جو وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کیجیے اور نماز

الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ

کو قائم کریں یقینا نماز (انسان کو) بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، البتہ اللہ کا ذکر

ع ۴ ۱۶

موضوع آیت ۴۳۔ مثالیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ میری اور قیامت کی مثال ایسے ہے جیسے شرط لگانے کے دو گھوڑے ہوں (یعنی جس طرح میری نبوت یقینی ہے اسی طرح قیامت میں بھی کسی قسم کا شک نہیں از مترجم) (کنزالعمال حدیث ۳۸۳۳۲)

۲۔ میرے اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ جیسی ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا۔ (کنزالعمال حدیث ۳۴۱۵۱)

۳۔ مومن کی مثال ایسے ہے جیسے کھجور کا درخت ہوتا ہے تم اس سے جو چیز بھی حاصل کرو گے تمہارے لئے فائدہ مند ہو گی۔ (کنزالعمال حدیث ۷۲۷)

۴۔ مومن کی مثال خوشے کی سی ہے جو کبھی تو جھک جاتا ہے اور کبھی سیدھا ہو جاتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۷۳۰)

۵۔ مومن کی مثال درخت خرما کی سی ہے۔ اگر اس سے کچھ کھاؤ گے تو اسی کی پاکیزہ چیز کھاؤ گے اگر کچھ رہنے دو گے تو بھی پاکیزہ ہی چیز کو رہنے دو گے۔ اگر اس کی بوسیدہ لکڑی تمہارے ہاتھ لگے تو اسے نہیں توڑ پاؤ گے۔ (کنزالعمال حدیث ۷۳۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ صاحبان عبرت کے لئے مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔ (غررالحکم)

۷۔ ضرب الامثال، صاحبان عقل وخرد کے لئے بیان کی جاتی ہیں۔ (غررالحکم)

۸۔ خدا کے بندو میں تمہیں اس اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہارے سمجھانے کے لئے مثالیں پیش کیں۔ اور تمہاری زندگی کے اوقات مقرر کیے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۸۳)

۹۔ جب کسی کام میں اچھے برے کی پہچان نہ رہے تو اس کے آغاز کو دیکھ کر انجام کو پہچان لینا چاہیے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۷۶)

۱۰۔ جب قرآن مجید تمہیں کسی اچھی عادت (کے اپنانے) کی دعوت دے تو تم اسے اپنا کر اس کے لئے ایک مثال بن جاؤ۔ (غررالحکم)

۱۱۔ تمہارے درمیان میری مثال ایسی ہے جیسے اندھیرے میں چراغ کہ جو اس میں داخل ہو وہ اس سے روشنی حاصل کرے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۷)

اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوۡۤا

بہت بڑا ہے ۔اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو اللہ اسے جانتا ہے ● اور اہل کتاب کے ساتھ

اَہۡلَ الۡکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ٭ۖ اِلَّا الَّذِیۡنَ

مناظرہ نہ کرو مگر بہترین شیوہ کے ساتھ سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظلم کے

ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ وَ قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَ اُنۡزِلَ

مرتکب ہوئے ہیں۔ اور (ان سے) کہہ دیجئے کہ جو کچھ ہم پر اور تم پر خدا کی طرف سے نازل

اِلَیۡکُمۡ وَ اِلٰـہُنَا وَ اِلٰـہُکُمۡ وَاحِدٌ وَّ نَحۡنُ لَہٗ

ہوا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کے

مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۴۶﴾ وَ کَذٰلِکَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ ؕ

فرمانبر دار ہیں ● اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف کتاب کو نازل کیا ہے ،پس جنہیں ہم نے

فَالَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ ۚ وَ مِنۡ ہٰۤؤُلَآءِ

آسمانی کتاب عطا کی ہے (ان میں سے بعض)اس (قرآن)پر ایمان لاتے ہیں ۔اور ان (مشرکین)سے

مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِہٖ ؕ وَ مَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۷﴾

بھی کچھ لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کے علاوہ ہماری آیات کا (کوئی بھی) انکار نہیں کرتا ●

وَ مَا کُنۡتَ تَتۡلُوۡا مِنۡ قَبۡلِہٖ مِنۡ کِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّہٗ

اور (اے رسولؐ!) اس (قرآن کے نزول) سے پہلے آپ کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اس

بِیَمِیۡنِکَ اِذًا لَّارۡتَابَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۴۸﴾ بَلۡ ہُوَ

(قرآن) کو لکھتے ہیں مبادا جو لوگ آپ (کی باتوں) کو جھٹلانے کے درپے ہیں اس میں شک کرنے لگیں ● بلکہ وہ

اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیۡ صُدُوۡرِ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ ؕ وَ مَا

(قرآن) روشن آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جنہیں علم عطا کیا گیا ہے ،اور

یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ

ہماری آیات کا انکار صرف ظالم لوگ ہی کرتے ہیں ● اور لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے پروردگار

موضوع آیت ۴۸۔ تحریر

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے لکھنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔ دوات میں (صوف) ڈالو، قلم میں ٹیڑھا قط لگاؤ "ب" کو کھڑا کر کے لکھو، "س" کو جدا کرو، "م" کو باریک کر کے نیچے کی طرف نہ لے جاؤ۔ لفظ "اللہ" کو خوبصورت بناؤ۔ الرحمان کو کھینچ کر لکھو اور الرحیم کو عمدہ بناؤ۔

(تفسیر در منثور جلد اول ص ۱۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ تحریر ہاتھ کی زبان ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ حضرت امیر علیہ السلام نے اپنے منشی عبید اللہ بن رافع سے فرمایا: دوات میں صوف ڈالا کرو۔ قلم کی زبان لانبی رکھا کرو، سطروں کے درمیان فاصلہ زیادہ چھوڑا کرو۔ اور حروف کو ساتھ ملا کر لکھا کرو کہ یہ خط کی دیدہ زیبی کے لئے مناسب ہے۔

(نہج البلاغہ حکمت ۳۱۵)

۴۔ قلم کی دوات کا منہ کشادہ رکھو، قلم کی زبان لانبی رکھو اور دائیں طرف قط لگاؤ کہ اس سے تمہارا خط دیدہ زیب ہوگا۔ (غرر الحکم)

عَلَيۡهِ اٰيٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰيٰتُ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَ

سے (عصائے موسیٰ جیسے) معجزات نازل کیوں نہیں ہوتے ؟تو آپ کہہ دیجئے، معجزات تو صرف خدا کے پاس

اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمۡ يَكۡفِهِمۡ اَنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا

ہیں۔اور میں صرف واضح طور پر خبر دار کرنے والا ہوں ● کیا یہ (معجزہ)ان کے لئے کافی نہیں ہے کہ ہم

عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَرَحۡمَةً وَّ

نے (آسمانی) کتاب کو آپ پر نازل کیا ہے تاکہ ان کے سامنے بار بار تلاوت کی جائے؟ یقیناً اس کتاب

ذِكۡرٰى لِقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۱﴾ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيۡنِىۡ وَ

میں ایمان والوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے ● کہہ دیجئے میرے اور تمہارے درمیان گواہی

ع ۵

بَيۡنَكُمۡ شَهِيۡدًا ۚ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَ

کے لئے اللہ کافی ہے وہی آسمانوں اور زمین کے درمیان کی چیزوں کو جانتا ہے ،اور

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡبَاطِلِ وَكَفَرُوۡا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ

جو لوگ (حق کی پیروی کی بجائے) باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کا انکار کرتے ہیں وہی

الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَلَوۡلَاۤ

نقصان اٹھانے والے ہیں ● اور یہ لوگ آپ سے عذاب (الٰہی کو) جلدی طلب کرتے ہیں،اگرایک مہلت

اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ وَلَيَاۡتِيَنَّهُمۡ بَغۡتَةً

(ان کے لئے مقرر)نہ ہوتی تو یقینی طور پر عذاب اُن کے لئے آچکا ہوتا(لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے) ناگہانی عذاب ایسی

وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۳﴾ يَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ

حالت میں آئے گا وہ اس سے غافل ہوں گے ● یہ لوگ آپ سے جلدی عذاب کے

اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيۡطَةٌۢ بِالۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۴﴾ يَوۡمَ يَغۡشٰهُمُ

طلبگار ہیں، حالانکہ جہنم نے کافروں کو گھیرا ہوا ہے ● اس دن عذاب انہیں

الۡعَذَابُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَمِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ وَيَقُوۡلُ

سر کے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے گھیر لے گا۔(اس دن اللہ)فرمائے گا چکھو تم اپنے ان

ذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا

کرتو توں کی سزا جو تم (دنیا میں)انجام دیتے رہے ● اے میرے ایمان دار بندو !

اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ کُلُّ نَفْسٍ

یقین جانو کہ میری زمین وسیع ہے ،پس تم صرف میری عبادت کرو ● ہر نفس کو موت

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِیْنَ

کا ذائقہ چکھنا ہے ،پھر تم میری طرف پلٹائے جاؤ گے ● اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا

ایمان لے آئے اور نیک اعمال بجالائے انہیں ہم یقینا بہشت کے بلند و بالا مقامات میں ٹھہرائیں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نِعْمَ

گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے ۔کیا خوب جزا ہے عمل

اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰی رَبِّهِمْ

کرنے والوں کے لئے ● (صالح مومن)وہی ہیں جو (مشکلات میں) صبر (واستقامت) کرتے ہیں اور اپنے پرور دگار

یَتَوَکَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ کَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

پر بھروسہ کرتے ہیں ● کس قدر جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے ۔

اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَ اِیَّاکُمْ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَ

اللہ ہی انہیں اور تمہیں روزی دیتا ہے اور وہی بڑا سننے والا جاننے والا ہے ● اور

لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ

اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور سورج اور چاند کو

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ﴿۶۱﴾

کس نے مسخر کیا ہے؟تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے ،پس وہ (راہ حق سے) کہاں بھٹکے پھرتے ہیں؟●

اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ

اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے کشادہ روزی عطا کرے

لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ

یا تنگ روزی دے یقینا اللہ ہر چیز سے واقف ہے • اور اگر آپ ان (مشرکین) سے سوال

مَّنۡ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ

کریں کہ آسمان سے کون پانی نازل کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ سے مردہ زمینوں کو زندہ کرتا ہے؟

بَعۡدِ مَوۡتِهَا لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ

تو وہ یقیناً یہی کہیں گے کہ ''اللہ'' نے تو آپ کہہ دیجئے الحمد للہ ! لیکن بہت سے لوگ اس

اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَآ

بارے میں عقل سے کام نہیں لیتے • یہ دنیاوی زندگی کھیل کود کے علاوہ

اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِىَ الۡحَيَوَانُ ۘ

کچھ نہیں اور اگر وہ جانتے ہوں تو حقیقی زندگی

لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا رَكِبُوۡا فِى الۡفُلۡكِ دَعَوُا اللّٰهَ

تو وہی آخرت کا گھر ہے • پس جب وہ کشتی پر سوار ہوتے ہیں (اور خطرہ محسوس کرتے ہیں) تو خدا کو خلوص کے

مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمۡ اِلَى الۡبَرِّ اِذَا هُمۡ

ساتھ پکارتے ہیں (اور غیر اللہ کو فراموش کر دیتے ہیں) جونہی خدا انہیں خشکی تک پہنچا دیتا ہے اور نجات دے دیتا ہے

يُشۡرِكُوۡنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكۡفُرُوۡا بِمَآ اٰتَيۡنٰهُمۡ ۚۛ وَلِيَتَمَتَّعُوۡا ۛ

تو شرک کرنے لگ جاتے ہیں • (انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیں) تاکہ جو نعمت انہیں دی ہے اس کی ناشکری کریں اور

فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا

مزے لوٹیں لیکن بہت جلد انہیں معلوم ہو جائے گا • کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے

اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِهِمۡ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ

امن کے لئے ایک حرم بنا دیا ہے، حالانکہ لوگ اپنے گرد و نواح سے اچک لئے جاتے تھے۔ تو کیا

يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ يَكۡفُرُوۡنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ

یہ لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور خدا کی نعمت کا کفر کرتے ہیں؟ • اور اس سے بڑھ کر کون

موضوع آیت ٦٢۔ رزق

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ اپنے اہل عیال کے لئے زحمت کشی کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔
(بحار لانوار جلد ١٠٣ ص ١٣)

٢۔ جو شخص دوسروں کو کھلاتا ہے اس کی طرف رزق اس قدر جلدی سے آتا ہے کہ چھری بھی کوہان میں اتنا جلدی نہیں پہنچتی۔ (بحار لانوار جلد ٧٤ ص ٣٦٢)

٣۔ جسے خداوند عالم نعمتوں سے نوازتا ہے اسے خدا کا شکر بجا لانا چاہیے اور جس کے رزق میں تاخیر ہو جائے اسے خدا سے استغفار کرنی چاہیے۔
(بحار لانوار جلد ١٧ ص ٤٥)

حضرت علی علیہ السلام:

٤۔ جس کی طرف فراخ روزی رخ کئے ہوئے ہو اس کے ساتھ شرکت کرو، کیونکہ اس میں دولت حاصل کرنے کا زیادہ امکان اور خوش نصیبی کا زیادہ قرینہ ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ١٩ ص ٥٧)

٥۔ خدا کی خوشنودی کے لئے اپنے (مومن) بھائی سے ہمدردی، رزق میں اضافے کا موجب ہوتی ہے۔
(بحار لانوار جلد ٧٤ ص ٣٩٥)

٦۔ تنگدستی، اخلاق کو بگاڑ دیتی ہے۔ اور سہولت رزق کو زیادہ کرتی ہے۔ (غرر الحکم)

٧۔ رزق دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جسے تو تلاش کرتا ہے اور دوسرا وہ جو تجھے تلاش کرتا ہے۔ اگر تم اس کے پاس نہیں جاؤ گے تو وہ تمہارے پاس آ کر رہے گا۔ (بحار الانوار جلد ٧٧ ص ١١٠)

٨۔ ہر جاندار کے لئے غذا ہے۔
(بحار لانوار جلد ٧٧ ص ٣٨١)

٩۔ صدقہ کے ذریعہ روزی طلب کرو۔
(بحار لانوار جلد بحار لانوار جلد ٧٨ ص ٦٠)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

١٠۔ رزق کو کسی حریص کا حرص اپنی طرف کھینچ کر نہیں لا سکتا اور کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اسے واپس نہیں کر سکتی ہے۔
(بحار لانوار جلد ٧٧ ص ٦٨)

١١۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے احمقوں کے رزق کو وسیع کر دیا ہے تاکہ عقلمند عبرت حاصل کریں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ دنیا کو علم اور حیلہ و تدبیر سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ (بحار لانوار جلد ١٠٣ ص ٣٤)

١٢۔ جو اپنے اہل خاندان کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے اس کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ٦٩ ص ٤٠٨)

افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ

ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق اس کے پاس آگیا تو اسے جھٹلا دے؟،

اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ

کیا کفار کے لئے دوزخ میں ٹھکانا نہیں ہے ؟● اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں کوشش

جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ

اور جہاد کیا ،ہم ضرور انہیں اپنے (قرب ہونے کے) راستے کی ہدایت کریں گے اور یقینا خدا وند عالم نیک

الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۶۹﴾

لوگوں کے ساتھ ہے●

سُوۡرَۃُ الرُّوۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ اٰیَاتُہَا ۶۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

الٓـمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ﴿۲﴾ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ

الف ،لام، میم ● رومی (ایرانیوں سے) مغلوب ہوگئے۔(یہ شکست)نزدیکی ترین سرزمین میں (واقع ہوئی) لیکن

بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ﴿۳﴾ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ لِلّٰہِ

وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آئیں گے ● (یہ کامیابی آئندہ) چند سالوں میں (ہوگی) کامیابی

الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ

اور شکست سے پہلے بھی اور بعد میں بھی تمام اختیار صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور (کامیابی کے) اس دن

الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴﴾ بِنَصۡرِ اللّٰہِ ؕ یَنۡصُرُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ ہُوَ

مومنین خوشیاں منائیں گے ● اللہ جس کی چاہے اپنی امداد کے ساتھ مدد کرتا ہے اور وہی

الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۵﴾ وَعۡدَ اللّٰہِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰہُ وَعۡدَہٗ وَ

غالب آنے والا مہربان ہے ● (یہ کامیابی)اللہ کا وعدہ ہے ،اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی

لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶﴾ یَعۡلَمُوۡنَ ظَاہِرًا مِّنَ

نہیں کرتا ،لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ● (لوگ) صرف دنیا کی ظاہری

فضائل سورہ روم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اس کا اجر یہ ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان جو فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان کی تعداد سے اس کی دس گنا زیادہ نیکیاں ہوں گی۔(مجمع البیان)

موضوع آیت ۶۹۔ ہمت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس شخص کی ساری ہمت اور مطمح نظر ہی کھانا ہو تو اس کی قیمت بھی وہی کھانا ہی ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ پست ہمت شخص کی صحبت اختیار نہ کرو۔ (غرر الحکم)

۳۔ انسان کی بہادری اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے۔(غرر الحکم)

۴۔ انسان کی قدر و قیمت اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے۔(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۴)

۵۔ جو ہمتوں کے بہت سے مدارج طے کر لیتا ہے، دنیا کی مختلف قومیں اس کی عزت کرتی ہیں۔(غرر الحکم)

۶۔ جب کسی چیز کی تلاش میں نکلو تو اپنی ہمت کو بہت بلند رکھو۔(غرر الحکم)

۷۔ اپنی تمام ہمت و کوشش آخرت کے لئے صرف کردو۔(غرر الحکم)

۸۔ جو شخص اپنی مقدور بھر کوشش کرتا ہے اپنے اصل مقصد کو ضرور پہنچ جاتا ہے۔(غرر الحکم)

۹۔ دل کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ تھکنے والا وہ شخص ہے جس کی ہمت بلند، مروت زیادہ اور طاقت کم ہو۔(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

۱۰۔ تین چیزیں انسان کو بلند مرتبے کے حصول سے روک دیتی ہیں۔ ۱۔ پست ہمتی ۲۔ کم تنگ و دو اور ۳۔ کمزور رائے۔(تحف العقول ص ۲۳۴)

بلند ہمتی کے نتائج

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ بردباری اور صبر دونوں کا ہمیشہ ہمیشہ کا ساتھ ہے اور یہ دونوں بلند ہمتی کا نتیجہ ہیں۔ (نہج البلاغہ حکمت ۴۶۰)

۲۔ شرافت، بلند ہمتی کا نتیجہ ہے۔(غرر الحکم)

۳۔ بلند ہمتی خوشنما افعال صادر ہونے کی خبر دیتی ہے۔(غرر الحکم)

۴۔ بلند ہمتی کی وجہ سے مایوسی سے ہمیشہ دور رہو۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۴)

۵۔ ہمت کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس سے قناعت

الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚۖ وَ ہُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۷﴾ اَوَ

زندگی کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں● اور

لَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ۟ مَا خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ

کیا ان لوگوں نے اپنے وجود میں غور و فکر نہیں کیا کہ خداوند عالم نے آسمانوں اور زمین میں اور

الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ

جو کچھ کہ ان کے درمیان ہے اسے حق اور مقررہ مدت کے لئے ہی خلق فرمایا ہے اور

اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآیِٔ رَبِّہِمۡ لَکٰفِرُوۡنَ ﴿۸﴾ اَوَ

اس میں شک نہیں کہ بہت سے لوگ (قیامت کے دن) اپنے رب کی ملاقات کا انکار کرتے ہیں● آیا

لَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ

ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی تا کہ وہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا

الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ؕ کَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡہُمۡ قُوَّۃً وَّ اَثَارُوا

انجام ہوا ہے ؟وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور زمین کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔انہوں نے

الۡاَرۡضَ وَ عَمَرُوۡہَاۤ اَکۡثَرَ مِمَّا عَمَرُوۡہَا وَ جَآءَتۡہُمۡ

زمین کو ان سے کہیں زیادہ آباد کیا ہوا تھا۔ان کے پاس ان کے پیغمبر واضح (معجزے اور)

رُسُلُہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظۡلِمَہُمۡ وَ لٰکِنۡ

دلائل لے کر آئے (مگر انہوں نے انکار کر دیا اور خدائی قہر و غضب میں جکڑے گئے) پس اللہ ان

کَانُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ؕ﴿۹﴾ ثُمَّ کَانَ عَاقِبَۃَ الَّذِیۡنَ

پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں● پھر جنہوں نے برے کام کئے ان کا انجام

اَسَآءُوا السُّوۡۤاٰۤی اَنۡ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ کَانُوۡا بِہَا

بھی برا ہوا وہ یوں کہ انہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا اور ہمیشہ

یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اَللّٰہُ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ ثُمَّ

ان کا مذاق اڑاتے رہے● اللہ خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اس کی تجدید کرتا ہے پھر تم اس

ع ۱

اختیار کی جاتی ہے۔(غرر الحکم)

۶۔ جتنی ہمت زیادہ ہو گی، رنج و غم بھی اتنا ہی زیادہ ہوں گے۔(غرر الحکم)

۷۔ انسان کی بہادری اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے۔(غرر الحکم)

۸۔ جس کی ہمت بلند ہوتی ہے اس کے اہتمام بھی زیادہ ہوتے ہیں۔(غرر الحکم)

اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ یُبۡلِسُ

کی طرف لو ٹائے جاؤ گے ● اور جس دن قیامت برپا ہوگی مجرم لوگ نا امید اور

الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَمۡ یَكُنۡ لَّهُمۡ مِّنۡ شُرَكَآئِهِمۡ شُفَعٰٓؤُا وَ

غمگیں ہوں گے ● اور جنہیں وہ (خدا کا) شریک ٹھہراتے تھے ان کی شفاعت نہیں کریں گے اور وہ (اس

كَانُوۡا بِشُرَكَآئِهِمۡ كٰفِرِیۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ

روز) اپنے بنائے جانے والے شریکوں سے کافر ہو جائیں گے ● اور جس دن قیامت ہو گی اس دن (لوگ)

یَوۡمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوۡنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے ● تو جو لوگ ایمان لے آئے

الصّٰلِحٰتِ فَهُمۡ فِیۡ رَوۡضَةٍ یُّحۡبَرُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ

اور نیک کام کئے تو وہ (بہشت کے) باغ میں مسرور ہوں گے ● اور جو کا فر

كَفَرُوۡا وَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآئِ الۡاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِی

تھے اور ہماری آیات اور آخرت کی ملاقات

الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ

کو جھٹلایا تھا یہی عذاب میں پیش کئے جائیں گے ● پس خدا کی پاکیزگی بیان کرو جب تم رات میں

وَ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَهُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ

داخل ہوتے ہو اور جب صبح کرتے ہو ● تعریف اس کے لئے ہی مخصوص ہے آسمانوں اور

الۡاَرۡضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیۡنَ تُظۡهِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ

زمین میں اور رات کے وقت اور جب تم ظہر کرتے ہو ● وہی زندہ کو مردہ سے

مِنَ الۡمَیِّتِ وَ یُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَ

باہر نکالتا ہے اور مردہ کو (بھی) زندہ سے باہر نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے

یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۹﴾ ع

بعد زندہ کرتا ہے ● اور تم بھی (قیامت کے دن) اسی طرح زمین سے باہر نکالے جاؤ گے ●

ع ۲ ۹ ۵

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہیں (پست) مٹی سے پیدا کیا ہے پھر تم انسانوں کی صورت

تَنۡتَشِرُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ

میں ہر طرف پھیل گئے ہو ● اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ خود تمہاری ہی جنس سے

اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ

تمہارے لئے ازواج کو پیدا کیا تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔ اور اس نے تمہارے اور تمہاری ازواج کے

مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۲۱﴾

درمیان محبت اور مہربانی برقرار کی ۔ بے شک اس (نعمت الٰہی) میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے حتمی نشانیاں ہیں ●

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافُ

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے زمین و آسمان کا پیدا کرنا اور تمہاری

اَلۡسِنَتِکُمۡ وَ اَلۡوَانِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ ﴿۲۲﴾

زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہو نا۔ یقینا اس میں جاننے والوں کے لئے قطعی نشانیاں ہیں ●

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ مَنَامُکُمۡ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ ابۡتِغَآؤُکُمۡ

اور رات اور دن کو تمہارا سونا اور تمہارا پروردگار کے فضل (رزق) کو تلاش کرنا (بھی) اس کی نشانیوں

مِّنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۳﴾

میں سے ہے۔ یقینا اس میں ایسے لوگوں کے لئے قطعی نشانیاں ہیں جو (حقائق کو) سنتے ہیں ●

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ یُرِیۡکُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنَزِّلُ مِنَ

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہیں (آسمان کی) بجلی دکھاتا ہے جس میں امید اور خوف پایا

السَّمَآءِ مَآءً فَیُحۡیٖ بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ اِنَّ فِیۡ

جاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے؛ جس سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے، یقیناً

ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ تَقُوۡمَ

اس میں عقل سے کام لینے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ● اور خدا کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ

موضوع آیت ۲۰۔۲۱

زوجین کے ایک دوسرے پر حقوق

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ عورت کا مرد پر یہ حق بنتا ہے کہ مرد اس کی غذا کا بندوبست کرے، اس کا تن ڈھانکے اور اسے منہ پر برا نہ کہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۳ص ۲۵۴)

۲۔ اگر میں کسی کو کسی انسان کے سجدہ کرنے کا حکم دیتا، تو عورت سے کہتا کہ وہ اپنے مرد کو سجدہ کرے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ص ۱۱۵)

۳۔ جبرائیلؑ ہمیشہ مجھے عورتوں کے بارے میں تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کر لیا کہ عورت کو صرف اس صورت میں طلاق دی جا سکتی ہے جب وہ کھلم کھلا بدکاری کرنے پر اتر آئے۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۳ص ۲۵۳)

۴۔ جو عورت اپنے شوہر کی بد خلقی کو برداشت کرے اللہ تعالیٰ اسے آسیہ بنت مزاحم (زنِ فرعون) جتنا ثواب عطا کرے گا۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۳ص ۲۴۷)

۵۔ جو شخص اپنی بیوی کے برے اخلاق پر صبر کرے اور اسے ثواب سمجھے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر مرتبہ صبر کے بدلے حضرت ایوب علیہ السلام کے بلاؤں پر صبر کرنے کا ثواب عطا کرے گا۔

(بحارالانوار جلد ۷۶ص ۳۶۷)

۶۔ اگر مرد اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ ''میں تجھ سے محبت کرتا ہوں'' تو اس کے دل میں ہمیشہ کے لیے جگہ بنا لیتا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۴ص ۱۰)

۷۔ یاد رکھو خدا اور اس کا رسول، اس شخص سے بری ہیں جو عورت کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ جب تک کہ وہ اس سے خلع حاصل نہیں کر لیتی۔

(بحارالانوار جلد ۷۶ص ۳۶۶)

۸۔ مرد کا اپنے گھر والوں کے پاس بیٹھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں اعتکاف میں بیٹھنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(تنبیہ الخواطر ص ۳۶۲)

۹۔ عورت پر اس کے مرد کا زیادہ حق بنتا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا زیادہ حق بنتا ہے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ص ۱۰)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۰۔ عورت کے لئے اس کے مرد کی رضامندی سے بڑھ کر کوئی اور سفارش کارگر نہیں ہے۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۳ص ۲۵۷)

السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ

آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ زمین سے ایک بار تمہیں پکارے گا

مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِي

تو تم یکدم (قبروں سے) باہر آجاؤ گے (اور عرصہ قیامت میں پہنچ جاؤ گے) ● اور آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ

میں جو کوئی ہے سب اسی کا ہے اور سب اسی کے فرمانبردار ہیں ● اور وہی تخلیق کا آغاز کرتا

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَ لَهُ

ہے، پھر اسے (لوٹائے گا اور) تجدید کرے گا۔ اور یہ کام اس کے لئے (پہلی تخلیق سے) زیادہ

الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ

آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں برتر اور بالا قدرت اسی سے مخصوص ہے۔ وہ غالب آنے والا اور امور کی

الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ

حقیقتوں کو خوب جانتا ہے ● اس نے تمہارے لئے خود تمہی سے مثال بیان کی ہے (اور وہ یہ کہ)

لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا

جو کچھ ہم نے تمہیں رزق دیا ہے تو کیا جن غلاموں کے تم مالک ہو وہ اس رزق میں برابر کے

رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ

شریک ہیں؟ تو کیا جس طرح تم ایک دوسرے سے ڈرتے ہو اسی طرح اپنے غلاموں سے بھی

اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

ڈرتے ہو؟ ہم اپنی آیات کو عقل رکھنے والوں کے لئے اسی طرح کھول کر بیان کرتے ہیں ●

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ

ہاں البتہ! جو لوگ ظالم ہیں وہ کسی علم کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ پس جسے اللہ

يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

گمراہی میں چھوڑ دے اسے کون ہدایت کر سکتا ہے؟ اور ان کے لئے کوئی مددگار بھی تو نہیں ہوگا ●

موضوع آیت ۲۹۔ خواہشات

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اس مخفی خواہش سے بچتے رہو، کہ عالم اس بات کو پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے پاس آکر بیٹھیں۔
(کنزالعمال حدیث ۲۸۹۶۵)

۲۔ خواہشات کو ''ھویٰ'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ انسان کو پستی کی طرف لے آتی ہیں۔ (سنن دارمی)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

۳۔ لوگو! مجھے تم سے دو چیزوں کا بہت خطرہ ہے ایک تو خواہشات کی پیروی اور دوسرے لمبی آرزوئیں۔ اس لئے کہ خواہشات کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور لمبی آرزوئیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔
(قصار الحمل مشگینی)

۴۔ عقل کو خواہشات پر فضیلت حاصل ہے اس لئے کہ عقل تمہیں زمانے کا مالک بنا دیتی ہے اور خواہشات تمہیں زمانے کا غلام بنا دیتی ہے۔
(نہج البلاغہ جلد ۲۰ حکمت ۲۰۹)

۵۔ سب سے پہلا گناہ نفس کی ہر بات کو ماننا ہے اور خواہشات کی طرف مائل ہونا ہے۔

۶۔ یاد رکھو کہ اللہ کی ہر اطاعت ناگوار صورت میں اور اس کی ہر معصیت عین خواہش بن کر سامنے آتی ہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۶)

ع ۳ ۸ ۶

۷۔ جو اپنی خواہشات کی اتباع کرتا ہے خواہشات اسے اندھا بہرا، ذلیل اور گمراہ کر دیتی ہیں۔ (غرر الحکم)

۸۔ خواہشات کے ساتھ جہاد بالاترین عقلمندی ہے۔
(غرر الحکم)

۹۔ اپنے نفس کی مخالفت کرو کہ سیدھی راہ پر قائم رہو گے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ خواہشاتِ نفسانی اور دانائی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ اعلیٰ ترین حکمران وہ ہے جس پر اس کی خواہشات حکمران نہیں۔ (غرر الحکم)

۱۲۔ خواہشات کی مخالفت عقل کی تندرستی ہے۔
(غرر الحکم)

۱۳۔ نفس کو خواہشات سے باز رکھنا جہادِ اکبر ہے۔
(غرر الحکم)

۱۴۔ اپنی خواہشات پر غالب رہو قبل اس کے کہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے قوی ہو جائیں۔ کیونکہ اگر وہ طاقتور ہو گئیں تو تم پر قابو پالیں گی اور تم پر حکمرانی کرنے لگ جائیں گی۔ اور پھر تم ان کا مقابلہ نہیں کر پاؤ گے۔ (غرر الحکم)

۱۵۔ حضرت سلیمان پیمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اپنی خواہشات پر قابو پانے والا شخص اس آدمی سے زیادہ طاقتور ہے جو اکیلا کسی شہر کو فتح کرتا ہے۔
(تنبیہ الخواطر ص ۵۶۵)

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ

پس آپ حق کے ساتھ یکسو ہو کر اس دین کی طرف اپنا رخ کر لیں۔ (یہ) خدا کی فطرت ہے

النَّاسَ عَلَيۡهَا ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ خدا کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی

الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۙ ﴿۳۰﴾

پختہ دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے●

مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا

(تم بھی اسی فطرت کی بنا پر) اسی کی طرف توجہ کرو اور اسی سے ڈرتے رہو۔ اور نماز قائم کرو

مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا

اور مشرکین سے نہ بنو● ایسے لوگوں سے جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور

شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ

جو فرقوں میں تقسیم ہو گئے، ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے ●اور جب لوگوں کو کوئی نقصان پہنچتا

النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوۡا رَبَّهُمۡ مُّنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمۡ

ہے تو توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لیکن جونہی انہیں

مِّنۡهُ رَحۡمَةً اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ۙ ﴿۳۳﴾

خداوند عالم اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے●

لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ ؕ فَتَمَتَّعُوۡا ۛ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۴﴾

تاکہ انجام کار جو ہم نے انہیں بخشا ہے اس کی ناشکری کریں۔ پس مزے کرو کہ بہت جلد جان جاؤ گے●

اَمۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا

کیا ہم نے ان پر کوئی محکم حجت اور دلیل نازل کی ہے؟ ایسی دلیل کہ جو ان کے شرک

كَانُوۡا بِهٖ يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً

کے بارے میں کوئی بات کرے ● اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو وہ اس

فَرِحُوۡا بِهَا ؕ وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ

سے خوش ہوجاتے ہیں اور اگر ان کے اپنے گزشتہ (برے) اعمال کی وجہ سے کوئی

اَیۡدِیۡهِمۡ اِذَا هُمۡ یَقۡنَطُوۡنَ ﴿۳۶﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ

ناگواری (اور مصیبت) آتی ہے تو وہ مایوس ہوجاتے ہیں ● اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ

یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ

جس کے لئے چاہتا ہے اس کی روزی کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے، (البتہ اس کشادگی اور تنگی) میں ان

لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّهٗ وَ

کے لئے قطعی نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں ● (اب جبکہ رزق کی وسعت خدا کے ہاتھ میں ہے) پس آپ قریبی

الۡمِسۡکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ ؕ ذٰلِكَ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ

رشتہ داروں کو اور مسکین مسافر کو ان کا حق ادا کردیں ● (راہ خدا میں) یہ ادائیگی ان لوگوں

یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۸﴾

کے لیے بہتر ہے جو خدا کی خوشنودی چاہتے ہیں اور یہی لوگ ہی نجات پانے والے ہیں ●

وَ مَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا۠ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا

اور جو سود تم (سود خوروں کو) اس لیے دیتے ہو کہ اس سے ان کے مالوں میں بڑھوتری ہو، اللہ

یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوةٍ تُرِیۡدُوۡنَ

کے نزدیک اس میں اضافہ نہیں ہوتا۔ اور جو تم خدا کی رضا چاہتے ہوئے زکوۃ دیتے ہو، ایسے

وَجۡهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِیۡ

لوگ (جو یہ کام کرتے ہیں) کئی گنا اضافہ کرتے ہیں ● اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے، پھر

خَلَقَكُمۡ ثُمَّ رَزَقَكُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُكُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡكُمۡ ؕ هَلۡ مِنۡ

تمہیں رزق دیا ہے، وہی تمہیں موت دے گا، پھر زندہ کرے گا، تو تم جنہیں (خدا کا) شریک

شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِكُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ سُبۡحٰنَهٗ

بناتے ہو کوئی ہے جو ان کاموں میں کوئی ایک کام انجام دے سکے؟ پاکیزہ و برتر ہے وہ

موضوع آیت ۳۹، سود

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بدترین کاروبار سود کا کاروبار ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۴۲۳)

۲۔ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ کوئی شخص سود کھائے بغیر نہیں رہے گا، اگر سود نہ بھی کھائے پھر بھی اس کی دھول اس تک ضرور پہنچے گی۔
(کنز العمال حدیث ۹۷۶۳)

۳۔ جو شخص سود کھاتا ہے خداوند عالم اس کے پیٹ کو اسی مقدار سے جہنم کی آگ سے بھر دے گا اور اگر سود کے ذریعے کوئی مال کمائے گا تو اس سے اس کا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا اور جب تک اس کے پاس سود کی ایک پائی بھی باقی رہے گی وہ خدا اور ملائکہ کی لعنت میں گرفتار رہے گا۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۶۴)

۴۔ سود کا ایک درھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر محرم کے ساتھ بیت اللہ میں زنا کرنے سے بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۱۷)

۵۔ سود لینے اور دینے والا (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔ (کنز العمال حدیث ۹۷۶۰)

۶۔ اللہ تعالیٰ نے سود کے کھانے والے، اس کے ادا کرنے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہ بننے والوں پر لعنت کی ہے۔
(کنز العمال جلد ۶ ۷ حدیث ۳۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ اے لوگو! پہلے فقہ (کا علم حاصل کرو) پھر تجارت (کرو) اللہ کی قسم اس امت میں سود اس چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی رفتار میں چلتا ہے جو صاف پتھر پر چلے۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۱۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ اللہ تعالیٰ نے سود کو صرف اس لئے حرام قرار دیا ہے تاکہ نیکی کے کام ختم نہ ہوجائیں۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۴۲۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ اگر تم نے کسی کو کچھ درھم قرض دیئے اور پھر وہ ان سے کچھ زیادہ واپس کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ اس کے لئے کوئی پیشگی شرط نہ لگائی گئی ہو۔ (قصار الجمل مشکینی)

۱۰۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول'' یمحق الله الربوٰ ویربی الصدقات'' یعنی اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ کے بارے میں پوچھا اور کہا: کبھی ایسے شخص کو بھی دیکھتا ہوں جو سود کھاتا ہے لیکن اس کا مال بڑھتا رہتا ہے۔ (اس بارے میں آپؑ کیا

وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَ

ذات اس سے جو وہ شریک قرار دیتے ہیں • لوگوں نے جو کارنامے انجام دیئے ہیں ان کی

الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ

وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہوگیا تاکہ (اللہ) انہیں ان کے بعض اعمال

الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى

کی سزا کا مزہ چکھائے شاید کہ وہ (حق کی طرف) لوٹ آئیں • آپ کہہ دیجئے: زمین میں چل

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

پھر کر دیکھو کہ جو لوگ تم سے پہلے (رہ رہے تھے اور)

قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ

ان میں سے اکثر مشرک تھے ان کا انجام کیا ہوا؟ • تو آپ محکم دین پر ایمان کو پختہ

لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ

رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں خدا (کے قہر) کا ٹلنا ناممکن ہے۔ اس روز لوگ ایک

اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَ

دوسرے سے جدا ہو کر (ٹولیوں میں) بٹ جائیں گے • جو کفر کرتا ہے اس کا کفر اسے نقصان پہنچاتا ہے اور

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِىَ

جو نیک اعمال انجام دیتے ہیں وہ اپنے لیے (ابدی سعادت کی) راہیں ہموار کرتے ہیں • تاکہ (اللہ) ان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا

لوگوں کو اپنے فضل کی جزا دے جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے۔ (اور کفار کو محروم

يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ

کردے) کیونکہ وہ کفار کو دوست نہیں رکھتا • اور اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے یہ ہے

مُبَشِّرٰتٍ وَّ لِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِىَ الْفُلْكُ

کہ وہ ہواؤں کو (بارش کی) خوشخبری کے لئے بھیجتا ہے۔ اور تاکہ اپنی کچھ رحمت کا ذائقہ تمہیں چکھائے۔ اور

ع ۴ ۱۳ ۷

فرماتے ہیں؟) فرمایا اس سے بڑھ کر اس کا اور کیا نقصان ہوگا کہ سود کا ایک درھم ہی اس کے دین کو مٹا دیتا ہے اور اگر اس سے توبہ کر لے تو اس کا سارا مال چلا جائے اور وہ فقیر ہو جائے۔
(تفسیر نور الثقلین جلد ۱ ص ۲۹۳)

سود کیوں حرام کیا گیا ہے؟

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ سود کو کیوں حرام کیا گیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا اس لئے کہ لوگ ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں سے نہ روکیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۰۱)

۲۔ ہشام بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سود کے حرام ہونے کی وجہ دریافت کی تو آپؑ نے فرمایا اگر سود حلال ہوتا تو لوگ تجارت یا دوسرے ضروری کاروبار ترک کر دیتے۔ اس نے سود کو اس لئے حرام کیا تاکہ لوگ حرام سے فرار کر کے تجارت اور خرید و فروخت کی طرف متوجہ ہوں۔ اور قرض کے ذریعہ ان کے درمیان تعلقات بحال رہیں۔ (بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۱۹)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۳۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے اس لئے روکا ہے کہ اس سے مالی نظام تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب انسان دو درھم کے بدلے ایک درھم خریدتا ہے تو ایک درھم کی قیمت تو ایک ہی درھم ہوئی اور دوسرے درھم کی قیمت باطل ہو گئی۔ لہٰذا سود کی خرید و فروخت ہر حالت میں خریدنے اور بیچنے والے کے لئے خسارہ کا موجب بن گئی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سود کے معاملات سے روک دیا ہے کہ اس میں مالی نظام خراب ہو جاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۱۹)

بِاَمۡرِهٖ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۴۶﴾

کشتیاں اسی کے فرمان کے مطابق چلیں اور تم اس کے فضل (رزق) کو تلاش کرو، شاید کہ تم شکر کرو●

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ

اور بتحقیق ہم نے آپ سے پہلے تمام پیغمبروں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا،

فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَانۡتَقَمۡنَا مِنَ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا ؕ

پس وہ لوگوں کے پاس واضح دلائل لے کر آئے ۔تو جو جرم کے مرتکب ہوئے ہم

وَ كَانَ حَقًّا عَلَيۡنَا نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ

نے ان سے انتقام لیا(اور مومنین کی مدد کی) مومنین کی مدد ہم پر حق بنتی ہے● اللہ وہی تو ہے

يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَيَبۡسُطُهٗ فِى السَّمَآءِ

جو ہواؤں کو بھیجتاہے اور وہ بادل کو ابھارتی ہیں اور جیسے خدا چاہتاہے اسے آسمان

كَيۡفَ يَشَآءُ وَيَجۡعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الۡوَدۡقَ يَخۡرُجُ مِنۡ

میں پھیلادیتی ہیں اور ٹکڑے ٹکڑے کردیتی ہیں ۔پھر تم دیکھتے ہو کہ اس (بادل) کے اندر

خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ اِذَا

سے بارش کو برساتاہے، پس جب اس (بارش) کو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتاہے برساتاہے

هُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ۚ﴿۴۸﴾ وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّنَزَّلَ

تو وہ ناگہاں نہال نہا ل ہوجاتے ہیں● اگرچہ اس (بارش)کے ان پر نازل

عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمُبۡلِسِيۡنَ ﴿۴۹﴾ فَانۡظُرۡ اِلٰٓى اٰثٰرِ

ہونے سے پہلے (جی ہاں)اس سے پہلے ناامید تھے● پس آپ اپنے رب کی رحمت کے آثار

رَحۡمَتِ اللّٰهِ كَيۡفَ يُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ

کو دیکھئے کہ کس طرح وہ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے وہی اللہ ہی مردوں

ذٰلِكَ لَمُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۵۰﴾ وَ

کو زندہ کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ● اور

لَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِیۡحًا فَرَاَوۡهُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ
اگر ہم (مہلک) ہوا کو بھیجیں اور (لوگ سرسبز) زمین کو زرد ہوتا دیکھ لیں تو وہ اس کے بعد کفر کرنے

یَکۡفُرُوۡنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ
لگ جائیں ● لوگوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں لہٰذا آپ مردوں کو تو (اپنی بات) نہیں سنا سکتے اور نہ ہی یہ

الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِ الۡعُمۡیِ
دعوت، بہروں کو سنوا سکتے ہیں جبکہ وہ پشت پھیر کر جا رہے ہوں ● اور آپ اندھوں کو گمراہی

عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا
سے ہدایت نہیں کر سکتے صرف ان لوگوں تک اپنی بات پہنچا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر

فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ
ایمان رکھتے اور فرمانبردار ہیں ● اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کمزور حالت سے خلق کیا۔ پھر

جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ
کمزوری کے بعد طاقت بخشی پھر طاقت اور قوت کے بعد

ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَةً ؕ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الۡعَلِیۡمُ
کمزور اور بوڑھا کر دیا۔ وہ جو چاہے خلق فرماتا ہے وہی صاحب علم

الۡقَدِیۡرُ ﴿۵۴﴾ وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ یُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۬ۙ
اور قدرت کاملہ کا مالک ہے ● اور جس دن قیامت برپا ہو گی تو مجرمین قسم کھا کر کہیں گے کہ وہ (دنیا میں)

مَا لَبِثُوۡا غَیۡرَ سَاعَةٍ ؕ کَذٰلِکَ کَانُوۡا یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۵۵﴾
گھڑی بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے، (وہ دنیا میں بھی اس طرح وہ حق کے) الٹ چلتے رہتے تھے ●

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَ الۡاِیۡمَانَ لَقَدۡ لَبِثۡتُمۡ فِیۡ
اور جنہیں علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ (مجرمین سے) کہتے ہیں بتحقیق کہ کتاب میں جو کچھ ہے

کِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوۡمِ الۡبَعۡثِ ۫ فَهٰذَا یَوۡمُ الۡبَعۡثِ وَ
(اس کے موجب) تم قیامت کے دن تک (برزخ میں) رہے ہو۔ پس یہ قیامت

لٰكِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوۡمَئِذٍ لَّا يَنۡفَعُ

کا دن ہے ، مگر تم نہیں سمجھتے تھے (کہ قیامت حق ہے) ● پس آج کے دن ظالموں کی معذرت

الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مَعۡذِرَتُهُمۡ وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۵۷﴾

انہیں فائدہ نہیں دے گی اور نہ ہی ان کی توبہ قبول کی جائے گی ●

وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ‌ؕ

اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں ۔

وَلَئِنۡ جِئۡتَهُمۡ بِاٰيَةٍ لَّيَـقُوۡلَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ

اگر آپ ان کے پاس کوئی نشانی اور معجزہ لے کر آئیں تو بھی کفار یہی کہیں گے کہ تم تو باطل پر ہی

اِلَّا مُبۡطِلُوۡنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ

ہو (اور یہ سب کچھ جادو ہی ہے) ● اس طرح اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے

لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا

جو معرفت نہیں رکھتے ● تو آپ صبر سے کام لیں یقیناً اللہ کا وعدہ (آپ کی فتح و نصرت کے لئے) برحق

يَسۡتَخِفَّنَّكَ الَّذِيۡنَ لَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۶۰﴾

ہے اور جو (راہ حق پر) یقین نہیں رکھتے وہ آپ کو سبک نہ کر دیں ●

سُوۡرَةُ لُقۡمَانَ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۳۴

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

الٓمّٓ‌ ﴿۱﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّ

الف۔ لام۔ میم ● سراسر حکمت والی کتاب کی یہ آیات ● جو نیک لوگوں

رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۳﴾ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ

کے لئے مایہ ہدایت و رحمت ہیں ● وہی جو نماز کو قائم کرتے ہیں

يُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾

زکوۃ ادا کرتے ہیں ، اور یہی لوگ ہی آخرت پر یقین رکھتے ہیں ●

فضائل سورہ لقمان

امام محمد باقر علیہ السلام :

جو شخص ہر رات اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کچھ ملائکہ کو بھیجے گا جو صبح ہونے تک اس کی شیطان اور اس کے لشکروں سے حفاظت کریں گے اور اگر دن کو اس کی تلاوت کرے گا تو وہ شام تک ان سے اس کی حفاظت کریں گے۔

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۵۹۔ دلوں پر مہر

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

۱۔ (دلوں پر لگنے والی) مہر عرش کے پائے کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے۔ چنانچہ جب کوئی کسی کی ہتک حرمت کرتا ہے یا گناہ پر عمل کرتا ہے یا خداوند عالم پر جرات کرتا ہے۔ تو خداوند عالم اسی مہر کو روانہ کر دیتا ہے جو مذکورہ شخص کے دل پر جا لگتی ہے اور وہ اس کے بعد پھر کوئی بات نہیں سمجھ پاتا۔

(کنز العمال حدیث ۱۰۲۱۳)

۲۔ طمع کو اپنا شعار بنانے سے اجتناب کرو، کیونکہ اس سے دل میں شدت کے ساتھ حرص پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دلوں پر دنیا کی محبت کی مہر لگ جاتی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۸۲)

۳۔ جب عمر بن سعد ملعون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کے لئے اپنے لشکر کو آمادہ کیا اور لشکر نے امامؑ کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور امام علیہ السلام کے اطراف ایک حلقہ بنا لیا، آپؑ (خیمہ سے) باہر تشریف لے آئے اور لشکر اشقیاء کو خاموشی اختیار کرنے کو کہا لیکن وہ چپ نہ ہوئے تو آپؑ نے ان سے فرمایا: تم پر افسوس ہے ! تم کیوں خاموش نہیں ہوتے ، اور میری بات کو غور سے کیوں نہیں سنتے؟ حالانکہ میں تمہیں ہدایت کے رستے کی طرف بلاتا ہوں ـــــ تم سب لوگ اس لئے میری نافرمانی کر رہے ہو اور میری بات کو نہیں سنتے کہ تمہارے پیٹ حرام سے بھر چکے ہیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگ چکی ہے ـــــ

ع ۷/۶/۹

(بحار الانوار جلد ۴۵ ص ۸)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام :

۴۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول ہے کہ ختم اللہ علی قلوبھم (بقرہ/۷) یعنی خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيۡهَا بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا'' (نساء/۱۵۵) یعنی بلکہ خدا نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے تو چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔

(تفسیر نور الثقلین جلد اول ص ۳۳)

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾

یہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں●

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ

اور کچھ لوگ بیہودہ اور سرگرم رکھنے والی باتوں کے خریدار ہیں۔تاکہ

سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ

کسی قسم کے علم کے بغیر (لوگوں کو) خدا کی راہ سے گمراہ کریں اور اس کا مذاق اڑائیں۔ایسے

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿٦﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰى

لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے● اور جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو متکبرانہ حالت

مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ

میں منہ پھیر لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا اس کے کانوں میں بہرا پن ہے تو آپ ایسے

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری دیدیں● بے شک جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۙ﴿٨﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ

دیئے،ان کے لئے نعمت والے (بہشت کے) باغات ہیں● جن میں وہ ہمیشہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ

رہیں گے اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ ناقابل شکست حکمت والا ہے● (اللہ نے)آسمانوں کو ایسے

السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ

ستونوں کے بغیر پیدا کیا ہے جنہیں تم دیکھ سکو اور زمین

اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ اَنْزَلْنَا

میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تاکہ زمین تمہیں نہ لرزائے اوراس میں ہر چلنے والے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

کو پھیلادیا ہے اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا۔پس ہم نے زمین میں (نباتات کے مختلف قسم کے) نفیس وقیمتی

موضوع آیت ٦۔ غنا (گانا بجانا)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور اس لئے بھی (بھیجا ہے) کہ گانے بجانے کے آلات اور بانسریوں اور زمانہ جاہلیت کے امور کا خاتمہ کروں۔ (بحار الانوار جلد ٧٩ ص ٢٥٠)

٢۔ تم لوگ گانے بجانے اور راگ رنگ کے سننے سے بچتے رہو کیونکہ یہ چیزیں دل میں نفاق کو ایسے جنم دیتی ہیں جس طرح پانی سبزے کو اگاتا ہے۔

(کنز العمال حدیث ٤٠٦٦٧)

٣۔ دو قسم کی آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں۔ ایک نعمت کے موقع پر بانسریوں اور گانے بجانے کی اور دوسری مصیبت کے وقت چیخ و پکار کی۔

(کنز العمال حدیث ٤٠٦٦١)

٤۔ تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں۔ ١۔ گانا اور راگ کا سننا ٢۔ شکار کی تلاش کرنا اور ٣۔ صاحبان اقتدار کے دروازے پر حاضری دینا۔

(بحار الانوار جلد ٧٩ ص ٢٥٢)

٥۔ گانا، زنا کا پیش خیمہ ہے۔

(بحار الانوار جلد ٧٩ ص ٢٤٧)

٦۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے بیٹے نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس دیں اور اس راستے سے ہٹ گئے (اور کافی دور جانے کے بعد) مجھ سے کہا: نافع کوئی آواز سن رہے ہو؟ میں نے کہا نہیں! تو پھر انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے ہٹائیں اور کہا میں رسول خداؐ کے ہمراہ تھا کہ آپؐ نے ایسی ہی آواز سنی جیسی میں نے سنی ہے اور آپؐ نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا ہے۔

(سنن ابو داؤد جلد ٤ ص ٢٨١)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٧۔ گانے والی ملعون ہے، جو اسے اپنے پاس رکھتا ہے وہ ملعون ہے اور جو اس کی کمائی کھاتا ہے وہ ملعون ہے۔

(بحار الانوار جلد ٧٩ ص ٢١٢)

٨۔ جس گھر میں گانا گایا اور باجا بجایا جاتا ہے وہ مصیبتوں سے محفوظ نہیں رہتا اس میں دعا قبول نہیں ہوتی اور فرشتے اندر نہیں آتے۔

(وسائل الشیعہ باب المکاسب حدیث ٩٩)

٩۔ اس شخص کو شرم نہیں آتی جو گھوڑے (سواری) پر سوار ہو کر گاتا گاتا جائے اور سواری تسبیح خدا کر رہی ہو۔ (وسائل الشیعہ جلد ١١ ص ٣٠٦)

١٠۔ عبد الاعلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور (فتح / ٣٠) یعنی تم ناپاک بتوں سے بچتے رہو اور لغو و بیہودہ باتوں سے بچے رہو۔ کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا:

ناپاک بتوں سے مراد شطرنج ہے اور لغو و بیہودہ باتوں سے مراد گانا بجانا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۲۴۵)

کَرِیۡمٍ ﴿۱۰﴾ هٰذَا خَلۡقُ اللّٰهِ فَاَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیۡنَ

جوڑے اگائے ہیں● یہ ہے اللہ کی تخلیق۔پس تم مجھے دکھاؤ کہ اس کے علاوہ

مِنۡ دُوۡنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدۡ

(معبودوں) نے کیا خلق کیا ہے۔ ہاں البتہ (مشرک) ستمگار کھلم کھلا گمراہی میں ہیں●اور یقیناً ہم نے

اٰتَیۡنَا لُقۡمٰنَ الۡحِکۡمَةَ اَنِ اشۡکُرۡ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنۡ یَّشۡکُرۡ

لقمان کو حکمت عطا کی کہ خدا کا شکر بجالائے جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے شکر کرتا ہے اور جو

فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ

ناشکری کرتا ہے (تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ) کسی شک کے بغیر خداوند عالم بے نیاز اور

حَمِیۡدٌ ﴿۱۲﴾ وَ اِذۡ قَالَ لُقۡمٰنُ لِابۡنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا

ستودہ صفات ہے● اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: بیٹے! کسی

تُشۡرِکۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۳﴾ وَ وَصَّیۡنَا

چیز کو خدا کا شریک نہ بنا کیونکہ (خدا کے ساتھ) شرک یقیناً بڑا ظلم ہے● اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے

الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ ۚ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ وَهۡنًا عَلٰی وَهۡنٍ وَّ

بارے میں ہدایت کی ہے۔اس کی ماں نے اسے اس حال میں پیٹ میں اٹھایا کہ روز بروز کمزور سے کمزور تر ہوتی گئی

فِصٰلُهٗ فِیۡ عَامَیۡنِ اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیۡکَ ؕ اِلَیَّ

(اور دودھ پلانے اور) دودھ بڑھانے کی مدت دو سال ہے (اور اسے ہدایت کی ہے کہ) میرے اور اپنے والدین کے لیے

الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنۡ جَاهَدٰکَ عَلٰۤی اَنۡ تُشۡرِکَ بِیۡ مَا

شکر گزار بنے (سب کو) میری طرف لوٹ کر آنا ہے● اور اگر وہ (والدین) اس بات کی کوشش کریں

لَیۡسَ لَکَ بِهٖ عِلۡمٌ ۙ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَ صَاحِبۡهُمَا فِی

کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک قرار دے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان لیکن دنیا میں

الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا ۫ وَّ اتَّبِعۡ سَبِیۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ

ان کے ساتھ نیک سلوک کر اور اُس کی راہ کی پیروی کر جو میری طرف رجوع کر چکا ہے۔ پس تم سب کی

اِلَیَّ مَرۡجِعُکُمۡ فَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ

بازگشت میری طرف ہے پھر میں تمہیں بتادوں گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے● اے میرے عزیز

اِنَّہَاۤ اِنۡ تَکُ مِثۡقَالَ حَبَّۃٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَکُنۡ فِیۡ

بیٹے! اگر (تمہارا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور وہ کسی پتھر میں یا

صَخۡرَۃٍ اَوۡ فِی السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِی الۡاَرۡضِ یَاۡتِ بِہَا اللّٰہُ ؕ

آسمانوں یا زمین میں چھپا ہو اللہ تعالیٰ اسے (بھی) قیامت کے دن (حساب کے لئے) لے آئے گا

اِنَّ اللّٰہَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ ﴿۱۶﴾ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَ اۡمُرۡ

کیونکہ اللہ تعالیٰ باریک بین اور بڑا باخبر ہے● پیارے بیٹے! نماز قائم کرو اور

بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ انۡہَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ اصۡبِرۡ عَلٰی مَاۤ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو اور جو مصیبت تمہیں پہنچے اس پر صبر

اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۷﴾ۚ وَ لَا تُصَعِّرۡ

کیا کرو، یقیناً یہ (صبر) واجب اور اہم امور میں سے ہے● اور (تکبر کی وجہ سے)

خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ

اپنا منہ لوگوں سے نہ موڑو اور زمین میں اکڑ کر نہ چلا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ

لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ ﴿۱۸﴾ۚ وَ اقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِکَ وَ

کسی متکبر اور خود پسند کو دوست نہیں رکھتا● اور چلنے میں میانہ روی اختیار کرو اور

اغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ ؕ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ

اپنی آواز نیچی رکھو، کیونکہ ناپسندیدہ ترین آواز

الۡحَمِیۡرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمۡ تَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی

گدھوں کی ہوتی ہے● کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں

ع ۸/۲ ۱۱

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ اَسۡبَغَ عَلَیۡکُمۡ نِعَمَہٗ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے خدا نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔اور تمہیں ظاہری اور

موضوع آیت ۱۹۔ وقار
(متانت اور سنجیدگی)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اچھے لباس اور اچھی پوشاک میں کوئی اچھائی نہیں بلکہ اچھائی تو سکون اور وقار میں ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۶۴۰۱)

حضرت علی علیہ السلام

۲۔ سکون عقل کی علامت ہے اور وقار عقلمندی کی دلیل ہے۔ (غررالحکم)

۳۔ عوامی اجتماعات میں باوقار رہو اور تنہائیوں میں خدا کو یاد رکھو۔ (غررالحکم)

۴۔ انسان کا جمال اس کے وقار میں ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ تمہارا طریقہ کار باوقار ہونا چاہیے۔ اور بے وقار رذیل ہو جاتا ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ وقار و متانت کا سبب حلم و بردباری ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ جو باوقار رہنے کی کوشش کرتا ہے وہ باوقار بن جاتا ہے۔ (غررالحکم)

۸۔ خاموشی کی وجہ سے وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۹۔ وقار سے ہیبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ مومن میں آٹھ صفات ہونی چاہیئں۔

۱۔ مصیبتوں کے وقت باوقار ہو۔

۲۔ بلا کے وقت صابر ہو۔

۳۔ آسانی کے وقت شکر گزار ہو

۴۔ خدا کی عطا کردہ روزی پر قناعت کرے

۵۔ دشمنوں پر ظلم نہ کرے

۶۔ دوستوں پر بوجھ نہ بنے

۷۔ خود کو سختی میں ڈالے رکھے

۸۔ لوگ اس سے راحت میں ہوں۔

(اصول کافی جلد ۲ ص ۴۷)

۱۱۔ احمد بن عمر حلبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ مرد کی زیبائی کس بات میں ہے؟ آپؑ نے فرمایا: بلاخوف وقار، بے مانگے سخاوت اور دنیا کے مال و متاع کے ساتھ عدم دلچسپی میں ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۳۳۷)

ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ

باطنی نعمتوں سے ڈھانپ دیاہے،لیکن بعض لوگ کسی علم اورہدایت کے بغیر

بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّ لَا هُدًی وَّ لَا کِتٰبٍ مُّنِیۡرٍ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ

اور بغیر کسی روشن کتاب کے اللہ تعالیٰ کے بارے میں لڑائی جھگڑا کرتے ہیں ● اور جب ان سے کہا

لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَا وَجَدۡنَا

جاتاہے کہ تم اس کی اتباع کرو جو خدانے نازل کیاہے تو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم اس کی پیروی کریں گے

عَلَیۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوۡ کَانَ الشَّیۡطٰنُ یَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰی

جس پر اپنے باپ داداؤں کو پایا ہے۔ تو کیا اگر شیطان انہیں شعلہ ور عذاب کی طرف

عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿۲۱﴾ وَ مَنۡ یُّسۡلِمۡ وَجۡهَهٗۤ اِلَی اللّٰهِ وَ هُوَ

بلائے (پھر بھی اسی کی پیروی کریں گے)؟● اور جو شخص اپنا چہرہ (حقیقی طور پر)خدا کی

مُحۡسِنٌ فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی ؕ وَ اِلَی اللّٰهِ

طرف کرلے اور وہ نیکوکار بھی ہوتو بلاشبہ وہ مضبوط رسی کو تھام لے گا اور تمام کاموں

عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنۡ کَفَرَ فَلَا یَحۡزُنۡکَ کُفۡرُهٗ ؕ

کاانجام خداہی کی طرف ہے ● اور(اے پیغمبرؐ!)جو شخص کفر کرے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ

اِلَیۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ فَنُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیۡمٌۢ

کردے،ان کی بازگشت صرف ہماری طرف ہے،پس ہم ہی اسے اس کے اعمال سے آگاہ کریں گے،بے شک اللہ

بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمۡ قَلِیۡلًا ثُمَّ نَضۡطَرُّهُمۡ اِلٰی

تعالیٰ بخوبی جانتاہے جوکچھ کہ سینوں میں ہے ● ہم انہیں(دنیامیں) تھوڑاسافائدہ پہنچائیں گے،پھرانہیں سخت

عَذَابٍ غَلِیۡظٍ ﴿۲۳﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ

عذاب میں گرفتار کرلیں گے ● اور اگرآپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیاہے؟

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ

تو وہ یقیناً یہی کہیں گے کہ ''اللہ نے'' تو کہیے الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ

وقار کے آثار

شمعون بن لاوی ابن یہودا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری تھے، انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وقار اور سنجیدگی کے آثار کے بارے میں سوال کیا توآپؐ نے فرمایا: اس کے کئی آثار ہیں: لطف و کرم، حزم و احتیاط، امانت کی ادائیگی، خیانت سے دوری، زبان کی صداقت، شرمگاہ کی حفاظت، مال کی بہتری کی تلاش، دشمن کے لیے آمادگی، نہی عن المنکر، بے وقوفی سے کنارہ کشی۔ تو یہ ہیں وہ باتیں جو عقلمند کو وقار اور سنجیدگی عطا کرتی ہیں، پس خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو باوقار ہے اور اس کے لیے بھی جو سبک سر نہیں، نہ ہی جاہلیت کا شکار ہے اور معاف کر دیتا اور درگزر سے کام لیتا ہے۔ (تحف العقول ص ۲۰)

وقار اور سنجیدگی میں شامل چیزیں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اللہ تعالیٰ دھیمی آواز کو دوست رکھتا ہے اور اونچی آواز کو دشمن رکھتا ہے۔ (بحارالانوار ج ۲ ص ۶۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔دھیمی آواز، نیچی نگاہیں اور چلنے میں میانہ روی ایمان اور اچھی دینداری کی نشانی ہے۔ (غررالحکم)

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ

کے لیے ہیں) بلکہ ان میں سے بیشتر لوگ نہیں جانتے ● اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ مَا

زمین میں ہے، یقیناً خداوندعالم ہی بے نیاز و ستودہ صفات ہے ● اور اگر زمین کے

فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ

تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر کے ساتھ سات اور سمندر اس کی مدد میں (سیاہی بن جائیں اور

بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کلمات خدا کو لکھیں) پھر بھی کلمات خدا ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ناقابل شکست

عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ

اور بڑی حکمت والا ہے ● (خدا کے نزدیک) تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ اٹھانا ایک

وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

انسانی جان جیسا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ سننے دیکھنے والا ہے ● آیا تم نے نہیں دیکھا کہ

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ

اللہ تعالیٰ ہمیشہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور سورج اور چاند کو مسخر

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۫ كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ

کردیا ہے اور سب ایک مقررہ مدت تک چل رہے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ تم جو کچھ

اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ

انجام دیتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے ● یہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ حق ہے اور

اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ

اس کے علاوہ جن کو وہ پکارتے ہیں سب باطل ہے اور یقیناً اللہ

الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ

ہی بلند مرتبہ اور بزرگ ذات ہے ● کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ کی نعمت کے ساتھ کشتیاں سمندر میں

ع ۳ / ۱۲

بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

چل رہی ہیں، تاکہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے۔ یقیناً (کشتیوں کے اس حرکت کرنے میں)

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ

ہر صابر وشاکر انسان کے لیے نشانیاں ہیں ● اور جب (آسمان کے) بادلوں کی طرح (سمندر کی بپھری) موجیں

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ

انہیں ڈھانپ لیتی ہیں تو مخلصانہ اطاعت کے ساتھ اللہ کو پکارنے لگ جاتے۔ تو جب خدا انہیں خشکی تک

فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ

(پہنچاکر) نجات دیتا ہے تو ان میں سے کچھ لوگ اعتدال کا راستہ اختیار کرتے ہیں اور ہماری آیات کا انکار عہد

كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا

شکن ناشکرے کے علاوہ اور کوئی نہیں کرتا ● اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اور اس دن سے

يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ

ڈرو کہ جس میں کوئی باپ اپنے بیٹے (کے اعمال) کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا اور نہ کوئی بیٹا

وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ

اپنے باپ کی جگہ ذمہ داری قبول کرے گا۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس دنیاوی زندگی تمہیں

الدُّنْيَا ٚ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

دھوکہ نہ دے اور فریب کار (شیطان) تمہیں خدا کے بارے میں دھوکہ میں نہ ڈال دے ● یقیناً قیامت

عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي

(کے برپا ہونے کے زمانے) کا علم خدا ہی کو ہے اور وہی ہے جو بارش نازل کرتا ہے اور جو کچھ

الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ

شکموں میں ہے اسے جانتا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا

وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی۔ بے شک اللہ تعالیٰ

عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

علیم و خبیر ہے●

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۳۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ

الف۔ لام۔ میم● اس کتاب کا نازل کرنا کہ جس میں شک کی گنجائش نہیں، تمام جہانوں کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ

پروردگار کی طرف سے ہے● کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ (پیغمبر نے) قرآن کو از خود بنایا ہے؟ بلکہ وہ تو سراسر حق

مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ

ہے جو آپ کے پروردگار کی طرف سے ہے تاکہ آپ ان لوگوں کو خبردار کریں جن کے لیے آپ سے پہلے کوئی

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

خبردار کرنے والا نہیں آیا، شاید کہ وہ ہدایت پا جائیں● وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

اور زمین کو اور جو کچھ کہ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو چھ دنوں میں پیدا کیا ہے، پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ

عرش پر اپنا اقتدار قائم کیا اس کے علاوہ تمہارے لیے کوئی مددگار اور شفاعت کرنے والا

لَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ

نہیں ہے، پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟● وہی (اللہ تعالیٰ اس جہان کے) امر کی آسمان سے

السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ

زمین تک تدبیر کرتا ہے۔ پھر اس دن کہ جس کی مقدار ایک ہزار سال ہے ان سالوں میں سے جو تم

مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ

شمار کرتے ہو (اس عالم کا نظام لپیٹ دیا جائے گا اور) اسی کی طرف اوپر جائے گا● وہی (خدا ہے) جو

ع ۴ ۱۴

فضائل سورہ سجدہ (الم تنزیل)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص سورہ سجدہ کی جمعہ کے دن تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور کوئی محاسبہ نہیں کرے گا اور وہ محمد وآل محمد علیہم السلام کے دوستوں میں سے ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۳۴۔ بہترین کاروبار

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے، اللہ کے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔
(کنزالعمال حدیث ۹۲۲۳)

۲۔ کوئی بندہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے بڑھ کر ایسی غذا نہیں کھاتا جو اللہ کو محبوب ہو اور جو شخص دن کو کام کر کے تھک کر رات گزارے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۹۲۲۸)

۳۔ پاکیزہ ترین کام انسان کا اپنے ہاتھوں سے کمانا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۹۲۲۰)

۴۔ بہترین کمائی جائز تجارت کی ہے اور انسان کا اپنے ہاتھوں کے ساتھ کمانا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۹۱۹۵)

۵۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری جب بھوکے ہوتے تو ان کی خدمت میں عرض کرتے: یا روح اللہ! ہم بھوکے ہیں! تو وہ اسی وقت زمین یا پتھر پر ہاتھ مارتے تو وہاں سے ہر شخص کے لیے دو روٹیاں باہر آجاتی تھیں، جنہیں وہ کھالیتے اور جب پیاسے ہوتے تو اپنا ہاتھ زمین یا پتھر پر مارتے تو پانی نکل آتا جسے وہ پی لیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ حضرت عیسیٰؑ سے کہنے لگے: ''یا روح اللہ! ہم سے افضل کون ہوسکتا ہے؟ جب چاہیں کھانا کھالیتے ہیں، جب چاہیں پانی پی لیتے ہیں، اس کے ساتھ ہی ہم آپؑ پر ایمان بھی لائے ہوئے ہیں اور آپؑ کے تابع فرمان بھی ہیں'' تو حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: ''تم سے افضل وہ لوگ ہیں جو اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے ہیں اور اسی کمائی سے پیتے ہیں'' اس کے بعد وہ (حواری) لوگوں کے کپڑے اجرت پر دھو کر اپنا گزارہ کرنے لگ گئے۔

(بحارالانوار ج ۱۴ ص ۲۷۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۶۔ خداوند عزاوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ: ''تم بہت اچھے بندے ہو، کاش کہ بیت المال سے کھانے کی بجائے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے'' یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام چالیس روز تک روتے رہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوہے کو حکم دیا کہ ''میرے بندے داؤد کے لیے -

نرم ہو جا!" تو اللہ نے لوہے کو حضرت داوٗدؑ کے لیے نرم کر دیا اور وہ روزانہ اس سے ایک زرہ بنا کر ہزار درہم میں بیچا کرتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۴ ص ۱۳)

ع ۱۱ ۱۴

موضوع آیت ۱۱۔ موت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص جس حالت میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسی حالت میں اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔
(کنز العمال حدیث ۴۲۷۲۱)

۲۔ اگر جانوروں کو بھی موت کا اسی طرح علم ہوتا جس طرح تمہیں ہے تو تم کبھی کسی موٹے جانور کا گوشت نہ کھا سکتے۔ (بحار الانوار جلد ۶ ص ۱۳۳)

۳۔ لذتوں کو تباہ کرنے والی چیز کو ہمیشہ یاد رکھو کسی نے پوچھا: یا رسول اللہؐ! لذتوں کو تباہ کرنے والی چیز کیا ہے؟ فرمایا: موت ہے! اور سب سے سمجھدار مومن وہ ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہے اور اس کے لئے سب سے زیادہ تیاری میں مشغول رہتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۸۲ ص ۱۶۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو یہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اس کی زندگی سے روزانہ ایک دن کم ہو رہا ہے لیکن پھر بھی موت کے لئے تیاری نہیں کرتا۔ (غرر الحکم)

۵۔ انسان کی ہر ایک سانس موت کی طرف اس کا ایک قدم ہے۔ (بحار لانوار جلد ۷۳ ص ۱۲۸)

۶۔ موت میں اس شخص کے لئے آسانی ہے جو اپنی خواہشات کا بندہ اور ان کا اسیر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی عمر جس قدر زیادہ ہو گی اسی قدر اس کے گناہ اور جرائم بڑھتے جائیں گے۔ (غرر الحکم)

۷۔ موت سے زیادہ سخت وہ تمنا ہوتی ہے جس سے موت کے ذریعہ خلاصی حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ حضرت محمد بن علی باقر علیہما السلام سے سوال کیا گیا کہ موت کیا چیز ہے؟ فرمایا: وہ نیند ہے جو تمہیں ہر رات آتی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ موت کا عرصہ لمبا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ (بحار الانوار جلد ۶ ص ۱۵۵)

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا آپؑ ہمیں موت سے آگاہ فرمائیں! تو آپؑ نے فرمایا: مومن کے لئے پاکیزہ خوشبو کی مانند ہوتی ہے جسے سونگھ کر اسے اونگھ آ جاتی ہے۔ اور اس کے سارے دکھ درد دور ہو جاتے ہیں۔ اور کافر کے لئے سانپوں اور بچھوؤں کے ڈنک کی مانند ہوتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶ ص ۱۵۲)

۱۰۔ خداوند عزوجل نے موت سے بڑھ کر کسی یقین کو پیدا نہیں کیا کہ جس میں کسی قسم کا شک نہیں ہے۔ اور جتنا اس میں لوگوں کو شک ہوتا ہے اتنا کسی اور

الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶﴾ الَّذِيْٓ

غیب اور آشکار کو جانتا ہے (اور) ناقابل شکست مہربان ہے● جس نے

اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ

جو کچھ خلق فرمایا اچھے طریقے سے خلق فرمایا اور انسان کی تخلیق کا

طِيْنٍ ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ

آغاز مٹی سے کیا● پھر اس کی نسل (کی بقا) حقیر اور بے مقصد پانی کے

مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ

نچوڑ سے مقرر فرمائی● پھر اس (کے اعضاء) کو موزوں بنایا اور اس میں اپنی روح

لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا

پھونکی اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے (لیکن) تم میں سے بہت کم لوگ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا

شکر بجالاتے ہو● اور انہوں نے کہا: جب ہم (مرنے کے بعد) زمین کے اندر گم ہو جائیں گے

لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

تو کیا پھر نئی تخلیق حاصل کر لیں گے؟ بلکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے انکاری ہیں●

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى

کہہ دیجئے موت کا جو فرشتہ تم پر مقرر کیا گیا ہے وہی تمہاری جان لیتا ہے پھر تم اپنے رب

رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا

کی طرف پلٹائے جاتے ہو● اور (کیا دلخراش سانحہ ہوگا) جب تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اپنے پروردگار کے

رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا

سامنے سر جھکائے (کہیں گے) پروردگارا! (جس چیز کا تو نے وعدہ کیا تھا اسے) ہم نے دیکھا بھی ہے اور سنا بھی

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

ہے، پس تو ہمیں (دنیا میں) پلٹا دے تاکہ نیک کام انجام دیں بے شک ہم یقین (کی منزل) تک پہنچ گئے ہیں●

وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ

اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو (زبردستی) ہدایت تک پہنچاتے لیکن (ہم چاہتے ہیں کہ ہر شخص خود ہی ہدایت کا

الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

راستہ اختیار کرے) لیکن (کفار کو معلوم ہونا چاہیے) میرا حتمی ارادہ یہی ہے کہ جہنم کو (بے ایمان اور گنہگار) جن و

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

انس سے بھردوں ● پس چونکہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کردیا تھا تو (عذاب کا

هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ

مزہ) چکھو! ہم نے بھی تمہیں فراموشی کی نذر کردیا۔ جو کچھ انجام دیتے رہے اس کی وجہ سے اب

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا

دائمی عذاب کا مزہ چکھو ● صرف وہی لوگ ہی ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں جب وہ آیات انہیں

بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا

یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گرجاتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں

يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

اور وہ تکبر نہیں کرتے ● (رات کے وقت) ان مومنین کے پہلوان کے بستروں سے دور رہتے ہیں (اور)

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

وہ اپنے پروردگار سے خوف اور امید کے ساتھ دعا مانگتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے

يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ

خرچ کرتے ہیں ● پس کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کی کیسی

اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ

اہم جزا ان سے چھپائی گئی ہے جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی ● تو کیا جو شخص مومن ہے

مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا

اس کی طرح ہوسکتا ہے جو فاسق ہے؟ (ہرگز نہیں! یہ دونوں فریق) برابر نہیں ہوسکتے ● البتہ جو

یقین میں نہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد اول ص ۱۲۴)

چلتی پھرتی لاش

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ میت وہ نہیں جو مر جائے اور دنیا سے اپنی جان چھڑا جائے بلکہ میت تو وہ ہے جو چلتی پھرتی لاش ہے۔

(بحار الانوار جلد ۸۲ ص ۱۷۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جاہل، چلتی پھرتی لاش ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ اور ایک وہ ہے جسے تم عالم کہتے ہو حالانکہ وہ ایسا نہیں ہوتا۔۔۔اس کی صورت انسانوں جیسی ہوتی ہے۔ اور دل جانوروں جیسا وہ ہدایت کے دروازے کو نہیں جانتا کہ اس کی پیروی کرے اور گمراہی کے دروازے کو نہیں سمجھتا کہ اس سے باز رہے۔ اور یہ تو زندوں کے درمیان ایک مردہ ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۶ ص ۳۷۳)

۴۔ جھوٹا اور مردہ برابر ہوتے ہیں۔ کیونکہ زندہ کو مردہ پر اس لئے فضیلت حاصل ہے کہ اس کی باتوں پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ جھوٹے کی باتوں پر بھروسہ نہیں کیا جاتا اسی لئے اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ وہ شخص ہرگز نہیں مرا جس نے اپنے پیچھے کچھ ایسے نیک کارنامے چھوڑے ہیں جن کی لوگ اقتدا کرتے ہیں اور حکمت کی نشرواشاعت کی ہے کہ جسے بروقت یاد کیا جاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۲۴)

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ جَنّٰتُ

لوگ ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ انجام دیئے تو ان کے لیے بہشت کے باغوں کی قیامگاہیں تیار

الۡمَاۡوٰی ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ

ہیں۔ان کی یہ پذیرائی ان کے اعمال کی جزا ہے جو وہ انجام دیتے رہے ● لیکن جو لوگ

فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا

(ایمان کے مدار سے نکل کر) فاسق ہوگئے ان کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے، جب

مِنۡهَاۤ اُعِیۡدُوۡا فِیۡهَا وَ قِیۡلَ لَهُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ

بھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے دوبارہ پلٹادیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ

الَّذِیۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَنُذِیۡقَنَّهُمۡ مِّنَ

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ● اور ہم انہیں (قیامت میں) بڑے عذاب

الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰی دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَكۡبَرِ لَعَلَّهُمۡ

کے علاوہ (اس دنیا کے) قریبی ترین عذاب کا مزا بھی ضرور چکھائیں گے، شاید وہ خدا کی

یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ

طرف پلٹ جائیں ● اور اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جسے اس کے پروردگار کی نشانیوں کے

اَعۡرَضَ عَنۡهَا ؕ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾

ذریعہ نصیحت کی جائے، پھر وہ اس سے منہ موڑلے؟ یقیناً ہم مجرموں سے ضرور انتقام لیں گے ●

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡكِتٰبَ فَلَا تَكُنۡ فِیۡ مِرۡیَةٍ مِّنۡ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو (آسمانی) کتاب (توریت) عطا کی، لہٰذا آپ ان کی (پروردگار کے ساتھ) ملاقات میں کسی

لِّقَآئِهٖ وَ جَعَلۡنٰهُ هُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۲۳﴾ وَ جَعَلۡنَا

شبہے میں نہ رہیں اور ہم نے اس (کتاب) کو بنی اسرائیل کی ہدایت کا ذریعہ بنایا ● اور ہم نے بنی اسرائیل میں

مِنۡهُمۡ اَئِمَّةً یَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا لَمَّا صَبَرُوۡا ۛؕ وَ كَانُوۡا

سے کچھ لوگوں کو امام بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کرتے تھے اس لیے کہ انہوں نے

ع ۲ | ۱۱ | ۱۵

بِاٰيٰتِنَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ

صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے ● یقیناً آپ کا رب قیامت کے دن لوگوں کے درمیان

الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمۡ يَهۡدِ لَهُمۡ كَمۡ

ان باتوں کا فیصلہ سنادے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے رہے ● کیا ان کے لیے یہ بات واضح نہیں

اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ يَمۡشُوۡنَ فِىۡ

ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر دیا؟ حالانکہ یہ لوگ ان ہلاک ہونے والوں کے گھروں

مَسٰكِنِهِمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۶﴾

میں آمد و رفت رکھتے ہیں۔ البتہ ان (ہلاکتوں اور ان کی جگہ دوسروں کے قیام) میں نشانیاں ہیں، کیا وہ نہیں سنتے؟ ●

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا نَسُوۡقُ الۡمَآءَ اِلَى الۡاَرۡضِ الۡجُرُزِ فَنُخۡرِجُ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو بے آب و گیاہ زمین کی طرف روانہ کرتے ہیں، پھر

بِهٖ زَرۡعًا تَاۡكُلُ مِنۡهُ اَنۡعَامُهُمۡ وَاَنۡفُسُهُمۡ ؕ اَفَلَا

اس کے ذریعہ ہم کھیتی اگاتے ہیں تاکہ ان کے جانور بھی اور خود بھی اس سے کھائیں۔ کیا وہ یہ

يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡفَتۡحُ اِنۡ كُنۡتُمۡ

دیکھتے نہیں ہیں ● اور کفار پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچ کہتے ہو تو (تمہاری) یہ

صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۸﴾ قُلۡ يَوۡمَ الۡفَتۡحِ لَا يَنۡفَعُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا

کامیابی کب ہوگی؟۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ (آگاہ رہو!) کامیابی کے دن کافروں کا ایمان لانا انہیں

اِيۡمَانُهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَانۡتَظِرۡ

فائدہ نہیں پہنچائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ● پس آپ ان سے منہ موڑ لیں اور انتظار کریں

اِنَّهُمۡ مُّنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾

یقیناً وہ بھی انتظار کر رہے ہیں ●

سُوۡرَةُ الۡاَحۡزَابِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۷۳

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

فضائل سورہ احزاب:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص کثرت کے ساتھ اس سورت کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی ازواج گرامی کے پڑوس میں ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۲۴۔ یقین

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

۱۔ صبر آدھا ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۷۳۳۱)

۲۔ ایمان دل میں ثابت رہتا ہے اور یقین گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۷۳۳۹)

۳۔ یقین کی کمزوری اس بات میں ہے کہ تم خدا کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی رکھو۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ص ۱۸۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ جتنا دین مضبوط ہوگا اتنا یقین مضبوط ہوگا۔ (غررالحکم)

۵۔ یقین سے خلوص پیدا ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ ایمان کی حقیقت توکل میں مضمر ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ جو یقین رکھتا ہے وہ پوری کوشش سے عمل کرتا ہے۔ (غررالحکم)

۸۔ جس کا یقین سچا ہوتا ہے وہ لڑائی جھگڑے سے باز رہتا ہے۔ (غررالحکم)

۹۔ جس کا حرص زیادہ ہوتا ہے اس کا یقین کم ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام باقر علیہ السلام:

۱۰۔ ایمان دل میں ثابت رہتا ہے اور یقین گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ جب دل میں یقین کا گزر ہوتا ہے تو وہ فولاد کا ٹکڑا بن جاتا ہے اور جب اس سے نکل جاتا ہے تو وہ ایک بوسیدہ چیتھڑے کی مانند بن جاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۸۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ جو شخص یقین پر قائم ہو اور اس پر شک طاری ہونے لگے تو اسے اپنے یقین پر عمل کرنا چاہیئے (اور شک کی پروا نہیں کرنی چاہیے) کیونکہ یقین کو شک سے نہیں ٹالا جاسکتا۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۲۷۲)

۱۲۔ یقین کی حالت میں مستقل طور پر قلیل سا عمل بجا لانا خدا کے نزدیک غیر یقینی کی حالت میں کثیر عمل بجا لانے سے بہتر ہے۔ (کافی جلد ۳ ص ۵۷)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۱۳۔ ایمان کو اسلام پر ایک درجے کی فوقیت حاصل ہے اور تقویٰ کو ایمان پر ایک درجے کی اور یقین کو تقویٰ پر ایک درجے کی۔ اور لوگوں کے درمیان یقین

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الۡكٰفِرِیۡنَ وَ

اے پیغمبرؐ! خدا سے ڈرتے رہیے اور کفار و

الۡمُنٰفِقِیۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیۡمًا حَكِیۡمًا ۙ﴿۱﴾ وَّ اتَّبِعۡ مَا

منافقین کی اطاعت نہ کریں، یقیناً اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ● اور آپ کی طرف آپ

یُوۡحٰۤی اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

کے رب کی جو وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کریں، یقیناً آپ کا رب ان تمام کاموں سے آگاہ ہے جو

خَبِیۡرًا ۙ﴿۲﴾ وَّ تَوَكَّلۡ عَلَی اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیۡلًا ﴿۳﴾

آپؐ انجام دیتے ہیں ● اوراللہ پر توکل کیجئےاورآپ کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ کارب آپ کانگہبان ہے ●

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَیۡنِ فِیۡ جَوۡفِهٖ ۚ وَ مَا

اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل قرار نہیں دیئے اور نہ ہی ہرگز

جَعَلَ اَزۡوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیۡ تُظٰهِرُوۡنَ مِنۡهُنَّ اُمَّهٰتِكُمۡ ۚ وَ

تمہاری ان بیویوں کو تمہاری مائیں قرار دیا ہے جن سے تم ''ظہار'' کرتے ہو (انہیں مائیں کہہ

مَا جَعَلَ اَدۡعِیَآءَكُمۡ اَبۡنَآءَكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ قَوۡلُكُمۡ

بیٹھتے ہو اسی طرح) منہ بولی اولاد کو تمہاری اولاد قرار نہیں دیا، یہ (بیوی کو ماں اور منہ بولی اولاد کو حقیقی اولاد

بِاَفۡوَاهِكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ یَقُوۡلُ الۡحَقَّ وَ هُوَ یَهۡدِی

بنانا) تمہارے منہ سے نکلی ہوئی باتیں ہیں اور خداوندتعالیٰ حق بات کہتا ہے اور وہی (سیدھی) راہ کی

السَّبِیۡلَ ﴿۴﴾ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ

ہدایت کرتا ہے ● ان (منہ بولی اولاد) کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو، یہی اللہ کے نزدیک

فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ

زیادہ قرین عدل ہے، پس اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے تو وہ تمہارے دینی بھائی اور

مَوَالِیۡكُمۡ ؕ وَ لَیۡسَ عَلَیۡكُمۡ جُنَاحٌ فِیۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ ۙ وَ

دوست ہیں اور (اس سے پہلے) جو تم غلطی کر چکے ہو اور منہ بولی اولاد کو اپنی ہو اس کا گناہ

سے کم تر کسی اور چیز کو تقسیم نہیں کیا گیا۔
(کافی جلد ۲ ص ۵۲)

یقین کے نتائج

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ صبر یقین کا پہلا لازمی امر ہے۔ (غرر الحکم)
۲۔ جتنا یقین مضبوط ہو گا اتنا ہی نیت خالص ہو گی۔ (غرر الحکم)
۳۔ یقین زہد کا پھل دیتا ہے۔ (غرر الحکم)
۴۔ خدا پر توکل یقین کی قوت سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)
۵۔ خدا کی قضا پر رضا مندی سے حسن یقین کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ (غرر الحکم)
۶۔ (حضرت امیر المومنینؑ کی اپنے فرزند حضرت امام حسن علیہ السلام کو وصیتوں سے اقتباس) اپنے اوپر نازل ہونے والے رنج و غم کو پختہ صبر اور حسن یقین کے ساتھ دور کرو۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

تم پر نہیں ہے۔ البتہ جسے تمہارے دل جان بوجھ کر انجام دیں(اس کے تم جوابدہ ہو) اور اللہ تعالیٰ بخشنے

رَّحِيْمًا ۝۵ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ

والا مہربان ہے ● نبی (کریمؐ) مومنین کی جانوں پر خود ان سے زیادہ اولیٰ بالتصرف ہے اور پیغمبرؐ کی

اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

بیویاں (نکاح کی حرمت کے لحاظ سے) ان کی مائیں (جیسی) ہیں اور کتاب خدا میں (نسبی) رشتے دار آپس

بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ

میں مومنین اور مہاجرین سے زیادہ حق دار ہیں (جبکہ اس سے پہلے ایمان اور ہجرت کی وجہ سے ایک دوسرے سے

اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي

میراث پاتے تھے) مگر یہ کہ تم دوستوں کے بارے میں نیکی کرنا چاہو (وصیت کی صورت میں اپنا کچھ مال انہیں دے

الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ

دو) یہ (حکم) کتاب (خدا) میں لکھا ہوا ہے ● اور اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے انبیاء

مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ

سے عہد و پیمان لیااور (اسی طرح) آپؐ سے، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور

عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا

مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ سے اور ان سب

غَلِيْظًا ۙ ۝۷ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ

سے پختہ عہد لیا ● (خدا نے انبیاء سے پختہ عہد لیا) تاکہ سچوں سے ان کے (ایمان اور عمل صالح کے بارے میں) پوچھ

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

گچھ کرے اور کفار کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ● اے ایمان والو! خدا کی اس نعمت کو

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا

یاد کرو جو اس نے تمہیں عطا کی ہے کہ جب (تمہارے دشمن کے) لشکر تمہارے پاس پہنچ گئے تو

ع ۱۷

عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

ہم نے ان پر آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نہیں دیکھ رہے تھے۔ اور جو کچھ تم انجام

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ

دیتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہوتا ہے ● جب تمہارے دشمن (شہر کے) اوپر اور نیچے سے تم پر چڑھ

اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ

آئے (اور مدینہ کا محاصرہ کرلیا) تو اس وقت آنکھیں (مارے خوف کے) پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آگئے

الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ

تھے اور تم لوگ خدا کے بارے میں بدگمانیاں کرنے لگ گئے تھے ● وہاں پر مومنین

الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَ اِذْ يَقُوْلُ

کی خوب آزمائش کی گئی اور انہیں سختی سے ہلاکر رکھ دیا گیا ● اور جب منافقین اور وہ لوگ

الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ

جن کے دلوں میں شک و شبہ کی بیماری تھی کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ جو

رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

وعدہ کیا تھا وہ سوائے دھوکہ کے اور کچھ نہیں تھا ● اور جب ان میں سے ایک گروہ کہنے لگا:

يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ يَسْتَاْذِنُ

اے مدینہ والو! (میدان جنگ میں) تمہارے رہنے کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے، لہٰذا لوٹ جاؤ اور ان میں

فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ؕۛ وَ مَا

سے ایک گروہ پیغمبر سے (پلٹ جانے کی) اجازت مانگ رہا تھا (اور) وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے

هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ دُخِلَتْ

ہیں۔ حالانکہ وہ کھلے ہوئے نہیں اور (جنگ سے) فرار کے علاوہ ان کا کوئی اور مقصد نہیں تھا ● اور (وہ منافق اور بیمار

عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا

دل لوگ ایسے تھے کہ) اگر (دشمن) مدینہ کے اطراف سے ان کے پاس پہنچ جاتے اور ان سے فتنہ انگیزی کا تقاضا

موضوع آیت ۱۲۔ منافق کی علامتیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس کا باطن اس کے ظاہر کے مخالف ہو وہ منافق ہے خواہ کوئی بھی ہو۔ (بحارالانوار جلد ۲۷ ص ۲۰۷)

۲۔ جس کے دل سے اس کے جسم میں خضوع و خشوع زیادہ ہو ہمارے نزدیک منافق ہے۔
(اصول کافی جلد ۲ ص ۳۹۶)

۳۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ۱۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ ۲۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور ۳۔ جب امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ منافق کی پرہیز گاری صرف زبان ہی سے ظاہر ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ ڈھیر سارے لوگوں کے اکٹھا ہو جانے سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ اور زیادہ اختلاف سے جدائی پیدا ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ مومن کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے۔ اور منافق کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۶)

۷۔ وہ شخص کھلم کھلا منافق ہے جو (دوسروں کو خدا کی) اطاعت کا حکم دیتا ہے لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا دوسروں کو گناہوں سے منع کرتا ہے لیکن خود اس سے نہیں رکتا۔ (غرر الحکم)

۸۔ منافق لوگ ہی جھوٹ کی زینت سے آراستہ ہوتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۹۔ میں تمہیں منافقوں سے بھی چوکنا کئے دیتا ہوں کیونکہ وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے، بے راہ اور بے راہ روی پر لگانے والے ہیں۔ وہ مختلف رنگ اور ہر بات میں جداگانہ پینترا بدلتے ہیں۔ اور تمہیں ہم خیال بنانے کے لئے مکر و فریب کی اڑانوں کا سہارا دیتے ہیں اور ہر گھات کی جگہ میں تمہاری تاک لگائے بیٹھے ہیں ان کے دل نفاق کے روگ میں مبتلا اور چہرے بظاہر کدورتوں سے پاک و صاف ہیں۔ وہ اندر ہی اندر چالیں چلتے ہیں۔ اور بہکانے کے لئے اس طرح رینگتے ہوئے بڑھتے ہیں جس طرح مرض چپکے سے سرائیت کرتا ہے ان کے طور طریقے دوا، باتیں شفاء اور کرتوت درد بے درماں ہیں۔ دوسروں کی خوشحالی پر جلنے والے، انہیں مصیبت میں پھنسانے کے لئے جد و جہد کرنے والے اور انہیں امیدوں سے بے آس بنانے والے ہیں۔ ہر ریگذار پر ان کا ایک کشتہ اور ہر دل میں گھر کرنے کا ان کے پاس وسیلہ ہے اور ہر غم کے لئے ان کی آنکھوں میں مگرمچھ کے آنسو ہیں۔ ایک دوسرے کی قرضہ کے طور پر مدح و ستائش کرتے

تَلَبَّثُوۡا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيۡرًا ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدۡ كَانُوۡا عَاهَدُوا

کرتے تو وہ فوراً ہی اسے قبول کر لیتے اور صرف تھوڑا سا توقف کرتے ● حالانکہ اس سے پہلے وہ خدا سے

اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ لَا يُوَلُّوۡنَ الۡاَدۡبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهۡدُ اللّٰهِ

عہد کر چکے تھے کہ (دشمن کو) پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ اور خدا سے کئے ہوئے وعدہ کی باز

مَسۡئُوۡلًا ﴿۱۵﴾ قُلۡ لَّنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡفِرَارُ اِنۡ فَرَرۡتُمۡ مِّنَ

پرس کی جائے گی ● آپ کہہ دیجئے کہ اگر موت یا قتل ہونے سے فرار کرو گے تو یہ فرار تمہیں ہرگز فائدہ

الۡمَوۡتِ اَوِ الۡقَتۡلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۱۶﴾

نہیں پہنچائے گا اور (بالغرض اگر فائدہ بھی پہنچائے تو) ایسی صورت میں تم صرف تھوڑا سا ہی فائدہ اٹھا سکو گے ●

قُلۡ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَعۡصِمُكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَ بِكُمۡ

کہہ دیجئے کہ اگر خدا تمہارے کسی رنج یا رحمت کا ارادہ کرے تو کون ہے

سُوۡٓءًا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ رَحۡمَةً ؕ وَ لَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ

جو تمہیں خدا (کے ارادہ) سے بچا سکے؟ حالانکہ وہ خدا کے علاوہ

دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيۡرًا ﴿۱۷﴾ قَدۡ يَعۡلَمُ اللّٰهُ

اپنے لیے نہ تو کوئی چارہ گر پاتے ہیں اور نہ ہی مددگار ● اللہ تعالیٰ اچھی طرح تم میں سے ان کو جانتا ہے جو

الۡمُعَوِّقِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَ الۡقَآئِلِيۡنَ لِاِخۡوَانِهِمۡ هَلُمَّ اِلَيۡنَا ۚ

لوگوں کو (محاذ جنگ) روکتے ہیں اور انہیں بھی بخوبی جانتا ہے جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے

وَ لَا يَاۡتُوۡنَ الۡبَاۡسَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيۡكُمۡ ۖۚ

پاس آ جاؤ اور صرف تھوڑے سے لوگ ہی محاذ جنگ کو جاتے ہیں ● حالانکہ یہ لوگ تمہاری مدد کرنے میں

فَاِذَا جَآءَ الۡخَوۡفُ رَاَيۡتَهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ تَدُوۡرُ

بخل سے کام لیتے ہیں جب بھی خوف (اور جنگ) کا سامنا کرتے ہیں تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ آپ

اَعۡيُنُهُمۡ كَالَّذِىۡ يُغۡشٰى عَلَيۡهِ مِنَ الۡمَوۡتِ ۚ فَاِذَا

کی طرف ایسے دیکھیں گے کہ ان کی آنکھیں (حلقوں میں) پھر رہی ہوں گی جیسے کسی پر موت کی غشی

ہیں۔ اور اس کا بدلہ دئے جانے کی آس لگائے رکھتے ہیں۔ اگر مانگتے ہیں تو لپٹ ہی جاتے ہیں۔ اور برا بھلا کہنے پر آتے ہیں تو رسوا کر کے چھوڑتے ہیں۔ کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔ تو بے راہروی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ انہوں نے ہر حق کے مقابلہ میں باطل اور ہر راست کے مقابلے میں کج، ہر زندہ کے لئے قاتل، ہر در کے لئے کلید اور ہر رات کے لئے چراغ۔۔۔ مہیا کر رکھا ہے۔۔ یہ شیطان کا گروہ ہے اور جانے رہو کہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹا اٹھانے والا ہے۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۴)

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى

طاری ہوتی ہے۔ پس جونہی ان سے خوف ٹل گیا تو وہ (اپنی) تیز و تند زبانیں آپ کے خلاف کھولنا شروع

الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ

کر دیتے ہیں حالانکہ یہ خیر (مال اور غنیمت) کے بارے میں بخیل ہیں، یہ لوگ (حقیقی طور پر) ایمان نہیں لائے اور

كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝١٩ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ

اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا اور ایسا کرنا خدا کے لیے آسان ہے ● وہ سمجھتے ہیں کہ (حملہ آور مشرکین اور

يَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ

یہودیوں کے) لشکر ابھی تک منتشر نہیں ہوئے ہیں اور اگر (دوسری مرتبہ) دشمن کے لشکر (مسلمانوں کی طرف) آجائیں

فِى الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ

تو یہ چاہیں گے کہ اے کاش ہم دیہاتیوں کے ساتھ بادیہ نشین ہوتے اور صرف آپ لوگوں کی خبریں دریافت

مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝٢٠ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

کرتے رہتے اور اگر تمہارے ساتھ ہوتے بھی تو بہت کم جہاد کرتے ● یقیناً تمہارے لیے رسولؐ خدا (کی

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ

سیرت) میں نمونہ عمل ہے، (البتہ) ان لوگوں کے لیے جو خدا اور روز قیامت کی امید رکھتے ہیں

ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝٢١ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ

اور خدا کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں ● اور جب مومنین نے (دشمن کے لشکر کے) گروہوں کو دیکھا تو

قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ

کہنے لگے: یہی تو وہ چیز ہے اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ جس کا وعدہ کیا تھا اور اللہ اور

رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ۝٢٢

اس کے رسول نے سچ فرمایا (حملہ آور لشکر کو دیکھ کر) ان کے ایمان اور جذبہ تسلیم میں اضافہ ہو گیا ●

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ

مومنین میں ایسے مردانِ دلاور بھی ہیں جنہوں نے خدا سے کیے وعدے کو سچ کر دکھایا ان میں سے

ع ۲ ۱۸

موضوع آیت ۲۱۔ اسوہ (نمونہ اقتداء)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جو شخص اپنے آپ کو لوگوں کا پیشوا بناتا ہے اس پر لازم ہے کہ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے خود کو تعلیم دے۔ اور انہیں زبان سے آداب سکھانے کی بجائے اپنی سیرت سے آداب سکھائے۔

(بحار الانوار جلد ۲ ص ۵۶)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۲۔ لوگوں میں سے خدا کے نزدیک مبغوض ترین انسان وہ ہے جو اپنے امام کی سنت کی اقتدا تو کرتا ہے لیکن اس کے اعمال کی اقتدا نہیں کرتا۔

(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۱۷۸)

عَلَیۡهِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَهٗ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ ۫ۖ

کچھ نے تو اپنے وعدے پر عمل کیا (اور شہید ہوگئے) کچھ دوسرے (شہادت کے) انتظار میں ہیں اور

وَ مَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا ﴿٢٣﴾ لِّیَجۡزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیۡنَ

ہرگز اپنے (عقیدہ اور عہد) کو تبدیل نہیں کیا● تاکہ خداوندعالم سچوں کو ان

بِصِدۡقِهِمۡ وَ یُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ اِنۡ شَآءَ اَوۡ یَتُوۡبَ

کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقین کو اگر چاہے تو عذاب دے یا (اگر توبہ کریں تو) اپنا لطف و

عَلَیۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿٢٤﴾ۚ وَ رَدَّ اللّٰهُ

کرم ان کی طرف پلٹا دے، یقیناً اللہ تعالیٰ بخش دینے والا مہربان ہے● اور اللہ نے کفار کو اس حالت

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِغَیۡظِهِمۡ لَمۡ یَنَالُوۡا خَیۡرًا ؕ وَ کَفَی اللّٰهُ

میں واپس کردیا کہ ان کے دل غصے سے بھرے ہوئے تھے اور کوئی خیر (جنگ میں فتح اور مال غنیمت) بھی

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الۡقِتَالَ ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیۡزًا ﴿٢٥﴾ۚ وَ

حاصل نہ کرپائے اور اللہ نے مومنین کو جنگ سے بے نیاز کردیا اور اللہ بڑا طاقت والا، غالب آنے والا ہے● اور

اَنۡزَلَ الَّذِیۡنَ ظَاهَرُوۡهُمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ مِنۡ

اور اللہ نے اہل کتاب (یہودیوں) سے ان لوگوں کو ان کے بلند محکم قلعوں اور برجوں سے نیچے اتار پھینکا جو

صَیَاصِیۡهِمۡ وَ قَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ فَرِیۡقًا

مشرکین کی پشت پناہی کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں (تمہارا) خوف اور رعب ڈال دیا (جس کی وجہ سے

تَقۡتُلُوۡنَ وَ تَاۡسِرُوۡنَ فَرِیۡقًا ﴿٢٦﴾ۚ وَ اَوۡرَثَکُمۡ اَرۡضَهُمۡ وَ

تم نے ان کے)ایک گروہ کو قتل کردیا اور ایک گروہ کو قیدی بنالیا● اور اس نے تمہیں ان کی زمین،

دِیَارَهُمۡ وَ اَمۡوَالَهُمۡ وَ اَرۡضًا لَّمۡ تَطَـُٔوۡهَا ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ

ان کے گھروں اور مال کا (نیز) ان زمینوں کا بھی وارث بنایا جن پر تم نے قدم بھی نہیں رکھا۔

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرًا ﴿٢٧﴾ؑ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے● اے پیغمبرؐ! اپنی ازواج سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیاوی

ع ٣ ٧ ١٩

موضوع آیت ٢٣۔ شہادت
(راہ خدا میں مارا جانا)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ ہر نیکی سے بالاتر ایک اور نیکی ہوتی ہے یہاں تک کہ انسان راہ خدا میں قتل کر دیا جائے۔۔۔۔۔۔
(بحار الانوار جلد ١٠٠ ص ١٠)

٢۔ جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرتا ہے وہ شہید مرتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ٦٨ ص ١٣٧)

٣۔ جو شخص اپنے اہل و عیال کے دفاع میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ (وسائل الشیعہ باب الجہاد ٩٢)

حضرت علی علیہ السلام:

٤۔ بلا شبہ قتل ہونا عزت کی موت ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابن ابوطالب کی جان ہے بستر پر اپنی موت مرنے سے جو اطاعت الٰہی میں نہ ہو اس کی نسبت تلوار کے ہزار وار کھانا مجھے آسان ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ٧ ص ٣٠٠)

٥۔ راہ خدا میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جانے والے کا اجر اس شخص سے زیادہ نہیں ہے جو قدرت رکھتے ہوئے پاکدامن رہتا ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ٢٠ حکمت ٤٧٤)

٦۔ سر پر تلوار کے ایک ہزار وار سہنا، بستر کی موت سے زیادہ آسان ہے۔ (ارشاد شیخ مفیدؒ ص ١٢٧)

٧۔ (ابن ملجم کے سر پر وار سہنے کے بعد ارشاد (فرمایا) رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔
(بحار الانوار جلد ٤٢ ص ٢٣٩)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

٨۔ دو قطرے اللہ تعالیٰ کو اس قدر پیارے ہیں جتنا کوئی اور قطرہ پیارا نہیں۔ ایک تو راہ خدا میں (بہایا جانے والا) خون کا قطرہ اور دوسرا آنسو کا وہ قطرہ جو رات کی تاریکی میں گرا ہے بندہ جس سے صرف اور صرف خدا کی خوشنودی کو چاہتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ١٠٠ ص ١٠)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٩۔ جو شخص راہ خدا میں مارا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتا۔
(وسائل الشیعہ جلد ٢ ص ٩)

١٠۔ خدا کی قسم! ہم (اہلبیتؑ) میں سے ہر ایک قتل سے شہید ہوتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ٢٧ ص ٢٠٩)

اِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَ زِيۡنَتَهَا فَتَعَالَيۡنَ

زندگی اور اس کی زیب وزینت (زرق برق) کی خواہاں ہو تو آؤ تمہیں (تمہارا حق مہر ادا کر کے) بہرہ مند

اُمَتِّعۡكُنَّ وَ اُسَرِّحۡكُنَّ سَرَاحًا جَمِيۡلًا ﴿۲۸﴾ وَ اِنۡ كُنۡتُنَّ

کروں اور شائستہ طریقے سے (کسی قسم کے غصے اور سختی کے بغیر) رخصت کردوں ● اور اگر تم خدا

تُرِدۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ

ورسول اور آخرت کے گھر کی خواہاں ہوتو (جان لو کہ) یقیناً اللہ نے تم میں سے جو نیکی

لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡكُنَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ مَنۡ

کرنے والی ہیں ان کے لئے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ● اے پیغمبرؐ کی بیویو! تم میں

يَّاۡتِ مِنۡكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفۡ لَهَا الۡعَذَابُ

سے جو بھی کسی صریح برائی (اور گناہ) کی مرتکب ہوگی اس کے لئے

ضِعۡفَيۡنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا ﴿۳۰﴾

اس کا عذاب بھی دہرا ہوگا اور ایسا کرنا خدا کے لئے آسان ہے ●

وَ مَنۡ يَّقۡنُتۡ مِنۡكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تَعۡمَلۡ صَالِحًا

اور تم میں سے جو بھی اللہ اور اس کے رسول کے آگے عجزوانکساری کرے گی اور نیک اعمال بجالائے

نُّؤۡتِهَاۤ اَجۡرَهَا مَرَّتَيۡنِ ۙ وَ اَعۡتَدۡنَا لَهَا رِزۡقًا كَرِيۡمًا ﴿۳۱﴾

گی تو ہم اس کا اجر دوگنا کردیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی مہیا کر رکھی ہے ●

يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ لَسۡتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ

اے نبیؐ کی بیویو! تم دوسری (عام) عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم تقویٰ رکھتی ہو تو نرم لہجے

فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَيَطۡمَعَ الَّذِىۡ فِىۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّ

میں بات نہ کرو تاکہ وہ شخص لالچ میں نہ پڑجائے جس کے دل میں بیماری ہے۔ اور

قُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۳۲﴾ وَ قَرۡنَ فِىۡ بُيُوۡتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجۡنَ

اچھے شائستہ انداز میں باتیں کیا کرو ● اور اپنے گھروں میں باوقار طریقہ سے جم کر بیٹھی رہو

تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ

اور پہلی جاہلیت کے دور کی طرح اپنے آپ کو نمایاں نہ کرتی پھرو (اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کرو) اور نماز

وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور خدا ورسول کی اطاعت کرو۔ اے (پیغمبر کے) اہلبیت !اللہ تو بس یہی

عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ﴿۳۳﴾

چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی پلیدی (گناہ) کو دور رکھے اور تمہیں مکمل طور پر پاک و پاکیزہ رکھے ●

وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ

اور جو کچھ تمہارے گھروں میں خدا کی آیات اور حکمت کی تلاوت کی جاتی ہے اسے یاد رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ

الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۠﴿۳۴﴾ اِنَّ

(تمہارے بارے میں) لطف کی نگاہ رکھتا ہے (اور تمہارے افعال سے) اچھی طرح آگاہ ہے ● یقیناً

الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومنہ عورتیں،

الْقٰنِتِيْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ

اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں، راست گو مرد اور راست گو عورتیں،

الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِيْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ

صابر مرد اور صابر عورتیں، انکساری کرنے والے مرد اور انکساری کرنے والی عورتیں،

الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ

صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں،

وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ

پاکدامن مرد اور پاکدامن عورتیں، خدا کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور بہت زیادہ یاد

كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا

کرنے والی عورتیں (ان سب) کے لیے اللہ نے مغفرت اور گرانقدر و عظیم اجر تیار

ع ۷

موضوع آیت ۳۵۔ عزت وآبرو

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو لوٹائے اس کے اور جہنم کے درمیان پردے حائل ہو جائیں گے۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۵۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ بہترین تونگری وہ ہے کہ جس کے ذریعہ عزت وآبرو کو بچایا جائے۔ (غرر الحکم)

۳۔ جسے اپنی عزت وآبرو عزیز ہے وہ لڑائی جھگڑے سے دور رہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۶۲)

۴۔ اپنی عزت وآبرو کی حفاظت اپنے مال واسباب کے خرچ کرنے کے ذریعہ کرو، فضل وکرم سے کام لو، لوگ تمہاری خدمت کریں گے، حلم و بردباری سے کام لو ترقی کرو گے۔ (غرر الحکم)

۵۔ تم میں سے جس سے یہ بن پڑے کہ وہ اللہ کے حضور میں اس طرح پہنچے کہ اس کا ہاتھ مسلمانوں کے خون اور ان کے مال سے پاک وصاف اور اس کی زبان ان کی آبروریزی سے محفوظ رہے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۶)

۶۔ سخاوت، عزت وآبرو کی پاسبان ہے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۲۱۱)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۷۔ جو شخص مسلمانوں کی عزت وآبرو کے ساتھ کھیلنے سے اپنے آپ کو بچائے خداوند عالم قیامت کے دن اس کی لغزشوں کو معاف کر دے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۵۶)

عَظِیۡمًا ﴿۳۵﴾ وَ مَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّ لَا مُؤۡمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ

کرنے رکھا ہے● کسی مومن مرد یا عورت کو حق حاصل نہیں ہے کہ جب اللہ

وَ رَسُوۡلُہٗۤ اَمۡرًا اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ مِنۡ اَمۡرِہِمۡ ؕ وَ

اور اس کا رسولؐ کسی امر کو مقرر کریں، وہ اپنی طرف سے کوئی دوسرا امر اختیار کریں اور

مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیۡنًا ﴿ؕ۳۶﴾

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ یقینا صریح گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا●

وَ اِذۡ تَقُوۡلُ لِلَّذِیۡۤ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِ

اور وقت (یاد کیجئے) جب آپ اس شخص (زید بن حارثہ) سے کہ جس کو اللہ نے (اسلام اور ایمان کی) نعمت سے نوازا تھا

اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ وَ اتَّقِ اللّٰہَ وَ تُخۡفِیۡ فِیۡ نَفۡسِکَ

اور آپ نے (بھی اسے آزادی کی) نعمت عطا کی تھی کہہ رہے تھے: اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھو (اسے طلاق نہ دو) اور خدا

مَا اللّٰہُ مُبۡدِیۡہِ وَ تَخۡشَی النَّاسَ ۚ وَ اللّٰہُ اَحَقُّ اَنۡ

سے ڈرو اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے تھے جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے،

تَخۡشٰہُ ؕ فَلَمَّا قَضٰی زَیۡدٌ مِّنۡہَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰکَہَا لِکَیۡ

حالانکہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ پس جب زید نے اس (عورت) سے اپنی حاجت پوری کرلی

لَا یَکُوۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ حَرَجٌ فِیۡۤ اَزۡوَاجِ اَدۡعِیَآئِہِمۡ

(اور اس سے جدا ہو گئے) تو ہم نے اس عورت کا نکاح آپ سے کر دیا تا کہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی

اِذَا قَضَوۡا مِنۡہُنَّ وَطَرًا ؕ وَ کَانَ اَمۡرُ اللّٰہِ مَفۡعُوۡلًا ﴿۳۷﴾

بیویوں سے (ان کی طلاق کے بعد) ان سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہ رہے اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے●

مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنۡ حَرَجٍ فِیۡمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ ؕ

اور پیغمبرؐ کے لیے اس (عمل کی بجاآوری) میں کوئی سختی اور مضائقہ نہیں ہے کہ جو خدا نے ان کے لیے فریضہ

سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَ کَانَ اَمۡرُ اللّٰہِ

متعین کیا ہے، اللہ کی سنت گزشتہ انبیاء کے بارے میں بھی یہی رہی ہے (کہ جہالت اور جاہلیت کی رسموں کو توڑ

موضوع آیت ۳۷۔ عورت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ وہ قوم ہر گز فلاح نہیں پائے گی جس کی حکمران عورت ہو۔ (مسند احمد بن حنبل)

۲۔ عورت اور غصے سے بڑھ کر شیطان کا کوئی اور لشکر نہیں ہے۔ (فروع کافی جلد ۵ ص ۵۱۵)

۳۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ جناب حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! عورتیں تو سراسر نقصان اور خسارے میں ہیں! آنحضرتؐ نے فرمایا۔ وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: اس لئے کہ جس طرح مردوں کا خیر اور نیکی کے ساتھ ذکر ہوتا ہے اس طرح ان کا ذکر نہیں ہوتا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ان المسلمین والمسلمات ۔۔(احزاب / ۳۵) یعنی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔۔۔

(تفسیر مجمع البیان جلد ۸ ص ۳۵۸)

حضرت علی علیہ السلام

۴۔ عورت کی بہترین خصلتیں وہ ہیں جو مردوں کی بد ترین صفتیں ہیں۔ غرور، بزدلی اور کنجوسی، اس لئے کہ عورت جب مغرور ہو گی تو کسی کو اپنے نفس پر قابو نہ دے گی اور کنجوس ہو گی تو اپنے اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے گی اور بزدل ہو گی تو وہ ہر اس چیز سے ڈرے گی جو اسے پیش آئے گی۔ (نہج البلاغہ ۲۳۴)

۵۔ عورتوں سے زیادہ پیار و محبت اور دنیوی لذتوں سے دھوکہ کھانے سے بچتے رہو۔ کیونکہ جو عورتوں سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ آزمائش میں پڑ جاتا ہے اور جو دنیوی لذتوں کے دھوکہ میں آجاتا ہے وہ دکھ اٹھاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ عورت کا اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اس کے حالات کو بہت ہی بہترین بنا دیتا ہے اور اس کے جمال کو پائیدار رکھتا ہے۔ (غرر الحکم)

عورتوں سے قابل ستائش محبت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ انسان کا ایمان جس قدر زیادہ ہوتا ہے، اپنی عورتوں سے اس کی محبت اتنا ہی زیادہ ہوتی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۲۲۸)

۲۔ اس دنیا میں مجھے اپنی عورتوں کی اور خوشبو کی محبت بہت ہی پسند ہے۔ (المعجم بحوالہ سنن نسائی)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

۳۔ جس شخص کو ہم سے زیادہ محبت ہوتی ہے اسے اپنی عورتوں اور حلوہ سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۲۲۷)

۴۔ انبیاء کے اخلاق میں اپنی عورتوں سے محبت بھی شامل ہے۔ (فروع کافی جلد ۵ ص ۳۲۰)

قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۣ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ

دیا) اور خدا کا فرمان ہمیشہ بجا تلا ہوتا ہے ● یقیناً جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور

يَخْشَوْنَهٗ وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

اسی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور حساب لینے کے لیے

حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ

اللہ ہی کافی ہے ● (حضرت) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں

لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ ہر چیز سے

شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا

اچھی طرح آگاہ ہے۔ ایمان والو! اللہ کو بہت کثرت سے

كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ

یاد کیا کرو ● اور صبح و شام اس کی تسبیح اور اسی کی پاکیزگی بیان کیا کرو ● اللہ وہی تو ہے جو تم پر رحمت

يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (تمہارے لیے دعا کرتے ہیں) تاکہ تمہیں (کفر، شرک، جہالت، فرقہ بندی اور خرافات

النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ

کی) تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف نکال لائے اور وہ مومنوں پر بڑا مہربان ہے ● جس دن وہ رب کی

يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا

ملاقات کریں گے تو ان کی تحیت، سلام ہوگی اور اللہ نے اُن کے لیے نیک اجر مہیا کر رکھا ہے ● اے

النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾

پیغمبرؐ! یقیناً ہم نے آپؐ کو (لوگوں پر) گواہ، خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے ●

وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَ بَشِّرِ

اور خدا کی طرف اسی کے اذن کے ساتھ دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر (بھیجا ہے) ● اور آپ مومنین

مردوں کا عورتوں پر قابو ہونا

۱۔ جنگ جمل سے فارغ ہونے کے بعد امیرالمؤمنین علیہ السلام نے عورتوں کی مذمت میں فرمایا اے لوگو! عورتیں ایمان میں ناقص، حصے میں ناقص اور عقل میں بھی ناقص ہوتی ہیں۔ نقص ایمان کا ثبوت یہ ہے کہ ایام کے دوران نماز اور روزہ انہیں چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور ناقص العقل ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور حصہ میں کمی یوں ہے کہ میراث میں ان کا حصہ مردوں سے آدھا ہوتا ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۶ ص ۲۱۴)

الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَ لَا

کو بشارت دیجئے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑی بخشش ہے● اور آپ

تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى

کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیں اورر ان کی اذیتوں پر توجہ نہ کریں اور خدا پر

اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

بھروسہ کریں کیونکہ حفاظت کے لیے اللہ کافی ہے● اے ایمان والو! جب تم

نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

مومن عورتوں سے نکاح کرو اور انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو

تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ

تمہیں حق حاصل نہیں ہے کہ انہیں عدت میں بٹھائے رکھو، لہٰذا ان کو (مہر اور مناسب

فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ

تحفے دے کر) بہرہ مند کرو اور شائستہ طریقہ سے انہیں رخصت کرو● اے پیغمبرؐ! ہم نے آپؐ کے

اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا

لیے آپؐ کی وہ بیویاں حلال کی ہیں جن کے مہر آپؐ نے ادا کردیئے ہیں اسی طرح ان کنیزوں

مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ

کو بھی آپؐ پر حلال کردیا ہے (جو جنگی غنیمت کے طور پر) اللہ نے آپ کو عطا کی ہیں اور آپؐ ان کے

بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ

مالک ہوئے ہیں، نیز آپؐ کے چچا کی بیٹیاں، آپؐ کی پھوپھی کی بیٹیاں، آپؐ کے ماموں کی بیٹیاں

هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا

اور آپؐ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپؐ کے ساتھ ہجرت کی ہے (سب کو آپؐ پر حلال کردیا

لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً

ہے) اور وہ مومنہ عورت جو خود کو نبی کے لیے ہبہ کردے (اور آپؐ سے حق مہر کا تقاضا نہ کرے) اگر

لَّكَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا فَرَضۡنَا

پیغمبرؐ چاہیں تو اس سے عقد کر سکتے ہیں (اے پیغمبرؐ) یہ صرف آپ کے لیے مخصوص ہے نا کہ دوسرے

عَلَيۡهِمۡ فِىۡۤ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ لِكَيۡلَا

مومنین کے لیے اور ہم جانتے ہیں کہ ہم نے ان کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں کیا (حق مہر) معین کیا

يَكُوۡنَ عَلَيۡكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۵۰﴾ تُرۡجِىۡ

ہے (یہ اس لیے ہے) تاکہ آپ کے لیے کوئی مشکل نہ ہو اور خداوند عالم بخشنے والا بڑا مہربان ہے ● اپنی بیویوں

مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَ تُـْٔوِىۡۤ اِلَيۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ

میں سے جس کے لیے چاہیں اس (کی باری) کو موخر کر سکتے ہیں اور جسے چاہیں اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں اور اس میں

ابۡتَغَيۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكَ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰٓى

آپ پر کوئی مضائقہ نہیں جسے (ایک مدت تک کے لیے) ترک کر دیا تھا اسے دوبارہ بلا لیں یہ (حکم) اس لیے

اَنۡ تَقَرَّ اَعۡيُنُهُنَّ وَ لَا يَحۡزَنَّ وَ يَرۡضَيۡنَ بِمَاۤ اٰتَيۡتَهُنَّ

ہے تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنجیدہ خاطر نہ ہوں اور جو کچھ آپ انہیں دیں سب اس پر راضی ہوں

كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا

یہ سب سے زیادہ مناسب ہے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خدا اسے جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے

حَلِيۡمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۡۢ بَعۡدُ وَ لَاۤ اَنۡ

والا بردبار ہے ● اس کے بعد آپ پر کوئی عورت بھی حلال نہیں ہے اور نہ ہی (ان کو

تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا

چھوڑ کر) ان کی جگہ کسی اور بیوی کو لا سکتے ہیں، ہر چند کہ اس کا حسن آپ کو کتنا ہی

مَلَكَتۡ يَمِيۡنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

پسند ہو، سوائے ان کنیزوں کے جن کے آپ مالک بنیں اور خداوند عالم ہر

رَّقِيۡبًا ﴿۵۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتَ

چیز پر نگران ہے ● اے مومنو! پیغمبرؐ کے گھروں میں داخل نہ ہوں مگر تمہیں کھانے کے

ع ۶ ۱۲ ۳

النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ

لیے اجازت دی جائے (بشرطیکہ مقررہ وقت سے پہلے نہ آؤ) اور کھانے کے وقت کے

وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

انتظار میں نہ رہو، لیکن جب تمہیں دعوت دی جائے تو داخل ہو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو منتشر

وَ لَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي

ہو جاؤ (اور کھانا کھانے کے بعد) باتوں میں نہ لگ جاؤ، یقیناً (کھانے کے بعد) یہ (باتیں) پیغمبرؐ کو

النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَ اللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ

اذیت پہنچاتی ہیں، لیکن وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں (اور تمہیں کچھ نہیں کہتے) جبکہ خداوند عالم حق

الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ

بات کہنے سے نہیں شرماتا۔ اور جب پیغمبرؐ کی بیویوں سے وسائل زندگی کی کوئی چیز (عاریۃً)

وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَ

مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی اور

مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا

پاکدامنی کے لیے زیادہ بہتر ہے اور تمہیں حق حاصل نہیں ہے کہ اللہ کے رسول کو آزار پہنچاؤ

اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ

اور ان کی رحلت کے بعد ان کی ازواج کے ساتھ نکاح کرو، یقیناً اللہ کے نزدیک یہ

عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

بہت بڑا گناہ ہے ● اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرویا اسے چھپاؤ بے شک

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَ لَآ

اللہ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے ● عورتوں پر اپنے باپوں،

اَبْنَآئِهِنَّ وَ لَآ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَآ

اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں، اپنے

موضوع آیت ۵۳۔ انس (محبت)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ جو خدا کی معصیت کی ذلت سے نکل کر اس کی اطاعت کی عزت میں داخل ہو جاتا ہے تو خدا بھی اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور اسے کسی انس رکھنے والے کی ضرورت نہیں رہتی اور خداوند عالم کسی مال کے بغیر اس کی مدد کرتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۵۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جاہل اس چیز سے وحشت محسوس کرتا ہے جس سے عقلمند مانوس ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۳۔ تمہیں صرف حق سے مانوس ہونا چاہیے اور صرف باطل سے وحشت زدہ ہونا چاہیئے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ تین اشخاص سے محبت ہونی چاہیے۔ ا۔ ہم مزاج بیوی سے ۲۔ نیک اولاد سے اور ۳۔ صاف دل دوست سے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۳۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ مومن کو خداوند عالم اس کے ایمان کا انیس قرار دیتا ہے جس سے اس مومن کو سکون محسوس ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر وہ پہاڑ کی چوٹی پر ہی ہو تو تنہائی سے ہرگز نہیں گھبراتا۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۱۱۱)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۶۔ کسی سے مانوس ہو جانے سے اس کی ہیبت دور ہو جاتی ہے۔ (بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۵۶)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۷۔ خدا کے ساتھ محبت کی علامت لوگوں سے وحشت محسوس کرنا ہے۔ (بحارالانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

حضرات معصومین علیہم السلام:

۸۔ مومن اس وقت وحشت محسوس کرتا ہے جب دوسرے لوگ کسی سے مانوس ہوتے ہیں۔ اور اس وقت انس کا احساس کرتا ہے جب دوسرے لوگ وحشت زدہ ہوتے ہیں۔

اَبۡنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآئِهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتۡ

بھانجوں، اپنی مسلمان عورتوں اور کنیزوں سے

اَیۡمَانُهُنَّ ۚ وَ اتَّقِیۡنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ

(پردہ نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں) اور خدا کا تقویٰ اختیار کریں، یقیناً اللہ ہر چیز

شَهِیۡدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ

پر گواہ ہے● بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں تو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾

اے ایمان والو تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور ایسا سلام کرو جو سلام کا حق ہے●

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی

بے شک جو لوگ خدا اور رسول کو اذیت دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں

الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِیۡنًا ﴿۵۷﴾

لعنت کی ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے●

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ بِغَیۡرِ مَا

اور جو لوگ مومن مردوں اور باایمان عورتوں کو ان کے ناکردہ (گناہوں) پر اذیت

اكۡتَسَبُوۡا فَقَدِ احۡتَمَلُوۡا بُهۡتَانًا وَّ اِثۡمًا مُّبِیۡنًا ﴿۵۸﴾ ع

دیتے ہیں تو یقیناً انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے●

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ

اے پیغمبر! اپنی ازواج، اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر بلند

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یُدۡنِیۡنَ عَلَیۡهِنَّ مِنۡ جَلَابِیۡبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ

چادر ڈال لیا کریں۔ یہ (عمل) زیادہ مناسب ہے،

اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ فَلَا یُؤۡذَیۡنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا

تاکہ وہ (عفت و پاکدامنی کے ساتھ) پہچانی جائیں اور اذیت سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ بخشنے

رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

والا مہربان ہے ● منافقین اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں افواہیں پھیلاتے ہیں اگر

مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا

(اپنی حرکتوں سے) باز نہیں آئیں گے تو ہم یقیناً آپ کو ان کے خلاف اٹھائیں گے تو اس وقت اس

يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا

شہر میں آپ کے جوار میں تھوڑی مدت ہی ٹھہر سکیں گے ● ایسے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے جہاں پر بھی

ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ

پائے جائیں گرفتار کرلئے جائیں اور بری طرح قتل کردیئے جائیں ● خداوند کا یہ دستور ان لوگوں کے

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾

بارے میں یہی رہا ہے جو پہلے گزر چکے ہیں اور آپ اللہ کے دستور میں ہر گز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے ●

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ

لوگ آپ سے وقوع قیامت کے زمانے کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس کا

اللّٰهِ ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾

علم تو صرف خداوندعالم ہی کے پاس ہے اورآپ کیا جانیں شاید کہ قیامت قریب ہو؟ ●

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾

بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ فراہم کرر کھی ہے ●

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾

اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور (اپنے لئے) کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے ●

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا

اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹادیئے جائیں گے (حسرت کے ساتھ) کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ کی

اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَ قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا

اطاعت اور اس کے رسول کی پیروی کی ہوتی!! ● اور کہیں گے: پروردگارا! بے شک ہم نے اپنے

موضوع آیت ۵۹۔ حجاب (پردہ)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اہل جہنم کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے پہلے نہیں دیکھا ایک تو ایسے لوگ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم جیسے کوڑے ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ لوگوں کو مارتے ہیں۔ اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوتی ہیں۔ دوسروں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود دوسرں کی طرف مائل ہوتی ہیں ان کے سر اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانوں کے مانند ہوتے ہیں۔ اس قسم کی عورتیں نہ تو بہشت میں جائیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھیں گی۔ کہ جس کی خوشبو ہی بہت فاصلہ سے محسوس کی جائے گی۔

(صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۶۸۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام کو بطور نصیحت فرمایا: خواتین کو پردہ میں بٹھا کر ان کی آنکھوں کو تاک جھانک سے روکو کیونکہ پردہ کی سختی تمہارے حق میں بھی بہتر ہے اور شک و شبہ کے اعتبار سے ان کے حق میں بھی بہتر ہے۔ ان کا گھروں سے نکلنا اس سے زیادہ خطرناک نہیں جتنا کسی ناقابل اعتماد شخص کا گھر میں آنا۔ اگر بن پڑے تو ایسا کرو کہ تمہارے علاوہ کسی غیر مرد کو وہ پہچانتی ہی نہ ہوں۔

(بحار الانوار ج۔ ۷۷ ص ۲۱۴)

۳۔ میں رسول خداؐ کے ساتھ بقیع میں بیٹھا ہوا تھا اس دن بارش ہو رہی تھی اور سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اچانک ایک عورت گدھے پر سوار وہاں سے گزری اتفاق سے گدھے کا پاؤں پھسلا اور عورت گر پڑی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ! اس عورت نے تو شلوار پہن رکھی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نے یہ سن کر تین مرتبہ ارشاد فرمایا: خداوندا! شلوار پہننے والیوں پر رحم فرما۔ پھر ارشاد فرمایا: لوگو! شلوار کا لباس اختیار کرو! کیونکہ ستر پوشی کی خاطر یہ سب سے بہتر لباس ہے۔ اور جب تمہاری عورتیں باہر نکلیں تو انہیں شلواروں کا پابند کرو۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۲۳)

سَادَتَنَا وَ کُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِیۡلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِہِمۡ

سرداروں اور بڑے لوگوں کی اطاعت کی تھی پس انہوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے ● پروردگارا! تو

ضِعۡفَیۡنِ مِنَ الۡعَذَابِ وَ الۡعَنۡہُمۡ لَعۡنًا کَبِیۡرًا ﴿۶۸﴾

انہیں دوہرا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت بھیج! ●

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰی

اے ایمان والو! ان لوگوں کی مانند نہ بنو جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی پس خدا نے موسیٰ کو

فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَ کَانَ عِنۡدَ اللّٰہِ وَجِیۡہًا ﴿۶۹﴾

(ان تمام باتوں سے) بری قرار دیا جو وہ الزام لگاتے تھے۔اور وہ اللہ کے نزدیک آبرومند تھے ●

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ﴿۷۰﴾

اے ایمان والو! خدا کا تقویٰ اختیار کرواور (حق اور) سیدھی بات کیا کرو۔

یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ مَنۡ

تاکہ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے اور جو شخص

یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا

خدااور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا یقیناً وہ بہت بڑی کامیابی حاصل کرلے گا ● یقیناً ہم

عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الۡجِبَالِ

نے (الٰہی) امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو

فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَہَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡہَا وَ حَمَلَہَا

سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کردیا اور اس سے ڈرگئے، لیکن

الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَہُوۡلًا ﴿۷۲﴾ لِّیُعَذِّبَ اللّٰہُ

انسان نے اسے اپنے دوش پر اٹھالیا، انسان یقینا بڑا ظالم اور نادان ہے ● تاکہ اللہ تعالیٰ منافق

الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَ الۡمُشۡرِکٰتِ وَ

مردوں اور عورتوں کو مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (امانت کے ضائع کردینے کی وجہ سے) عذاب دے

موضوع آیت ۶۹، ایذارسانی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس نے کسی مومن کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ (بحارالانوار جلد ۶۷ ص ۷۲)

۲۔ جو شخص کسی مومن کی طرف خوفناک نگاہوں سے دیکھے کہ جس سے وہ ڈر جائے تو خداوند عالم بھی اسے اس دن ڈرائے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص)

۳۔ لوگوں کو اذیت دینے سے بچو کیونکہ یہ ایک ایسا صدقہ ہے جو تم اپنے لئے دیتے ہو۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۵۴)

۴۔ ایک شخص کسی مومن کو غمگین کرنے کے بعد اسے تمام دنیا بھی عطا کردے پھر بھی اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اسے اس کا اجر ملے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۵۰)

۵۔ خداوند عالم فرماتا ہے جس شخص نے میرے کسی ولی کی توہین کی اس نے میرے خلاف جنگ کے لئے گھات لگائی۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۹۳)

۶۔ ذلیل ترین انسان وہ ہے جو لوگوں کی توہین کرتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۹۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ مومن کی اپنی جان تو تکلیف میں ہوتی ہے جبکہ لوگوں کو اس سے آرام ملتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۵۱)

۸۔ جو شخص لوگوں کے بارے میں ایسی باتیں جھٹ سے کہہ دیتا ہے جو انہیں ناگوار گزریں تو پھر وہ اس کے لئے ایسی باتیں کہتے ہیں جنہیں وہ جانتے تک نہیں ہوتے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۵۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ جو شخص لوگوں کی ایذارسانی سے اپنا ہاتھ روکے رکھتا ہے وہ لوگوں سے تو صرف ایک ہاتھ روکتا ہے لیکن اس سے کئی ہاتھ رک جاتے ہیں۔
(بحارالانوار ج ۷۵ ص ۵۲)

۱۰۔ جو شخص کسی مومن کی مخالفت میں ایک بات کہتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ یہ خدا کی رحمت سے مایوس ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۴۸)

يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اور اپنے لطف و کرم کا رخ باایمان مردوں اور عورتوں کی طرف پھیر دے (اوران کی توبہ کو قبول کرلے) اور اللہ بڑا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ●

سُوْرَةُ سَبَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۵۴

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کی ملکیت ہے اور

لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾ يَعْلَمُ

آخرت میں بھی تمام حمد وستائش صرف اسی سے مخصوص ہے اور وہ صاحب حکمت اور باخبر ہے ● جو کچھ

مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا يَنْزِلُ مِنَ

زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر آتا ہے، جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو

السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَ

کچھ اس میں اوپر جاتا ہے سب کو اللہ جانتا ہے اور وہی رحم کرنے ، مغفرت کرنے والا ہے ● اور

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَ

اور کفار کہتے ہیں کہ ہمارے لئے قیامت نہیں آئے گی، آپ کہہ دیجئے کہ مجھے میرے غیب کے

رَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ

جاننے والے رب کی قسم تمہارے لئے ضرور آکر رہے گی نہ تو آسمانوں میں اس سے ذرہ برابر

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ

کوئی چیز پوشیدہ ہے نہ ہی زمین میں ۔نہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز اور نہ ہی کوئی

مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳﴾ لِّيَجْزِيَ

بڑی سے بڑی چیز ایسی ہے جو (خدا کی) روشن کتاب میں ثبت نہ ہو ● تاکہ اللہ تعالیٰ

ع ۹ ۵ ۲

فضائل سورہ سبا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص رات کے وقت سورہ سبااور سورہ فاطر کی اکٹھی تلاوت کرے گا وہ اس رات میں اللہ اوراس کے ملائکہ کی حفاظت میں ہوگا اورا گردن کے وقت انہیں پڑھے گا تو اس دن اسے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آئے گا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۳، (علم) غیب

ا۔حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے تاتاریوں کی فتنہ سامانیوں کے بارے میں پیشین گوئی کرتے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا تو اس موقع پر آپؑ کے اصحاب میں سے ایک شخص جو قبیلہ بنی کلاب سے تھا عرض کیا: ''یا امیر المومنینؑ ! آپ کو علم غیب حاصل ہے !'' جس پر آپؑ ہنسے اور فرمایا: ''اے برادر کلبی ! یہ علم غیب نہیں بلکہ ایک صاحب علم (رسولؐ) سے معلوم کی ہوئی باتیں ہیں، علم غیب تو قیامت کی گھڑی اور ان چیزوں کے جاننے کا نام ہے کہ جنہیں اللہ سبحانہ نے ''ان اللہ عندہ علم الساعۃ۔۔۔'' (لقمان: ۳۴) والی آیت میں شمار کیا ہے، چنانچہ اللہ ہی جانتا ہے کہ شکموں میں کیا ہے؟ نر ہے یا مادہ؟ بدصورت ہے یا خوبصورت؟ سخی ہے یا بخیل؟ بدبخت ہے یا خوش نصیب؟ اور کون جہنم کا ایندھن ہوگا؟ اور کون جنت میں نبیوں کا رفیق ہوگا؟ یہ وہ علم غیب ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، رہا دوسری چیزوں کا علم تو وہ اللہ نے اپنے نبی کو دیا اور نبیؐ نے مجھے بتایا اور میرے لیے دعا فرمائی کہ میرا سینہ انہیں محفوظ رکھے اور میری پسلیاں انہیں سمیٹے رہیں''

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۲۸)

۲۔عمار ساباطی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ''آیا امام بھی غیب کو جانتا ہے؟'' تو آپؑ نے فرمایا: ''اس صورت میں جانتا ہے کہ جب وہ کسی چیز کے جاننے کا ارادہ کرتا ہے تو خداوند عالم اسے جنوا دیتا ہے''

(اصول کافی جلد اول ص۲۵۶)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں کو جزا دے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے

مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ وَ الَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

گناہوں کی بخشش ہے اور شرافت کی روزی ہے● اور جو لوگ ہمیں عاجز کرنے کے لیے ہماری آیات کے

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾

انکار اور انہیں مٹانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے لیے سخت عذاب کی دردناک سزا ہے●

وَ يَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

اور جنہیں علم دیا گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ آپؐ پرآپؐ کے

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَ يَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ

رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے اور (خداوند) عزیز و حمید کی طرف

الْحَمِيْدِ ﴿۶﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى

ہدایت کرتا ہے● اور کفار (مذاق کے طور پر) کہتے ہیں: کیا ہم تمہیں ایسے شخص کا پتہ بتائیں

رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ

جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (قبر میں) مکمل طور پر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم (دوبارہ)

خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ ﴿۷﴾ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ

نئی تخلیق میں (زندہ) ہو جاؤ گے● آیا وہ (دانستہ) خدا پر جھوٹ باندھتا ہے یا اسے

جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَ

جنون ہے؟ (نہیں، ایسا نہیں ہے) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے عذاب اور

الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

دور کی گمراہی میں ہیں● کیا انہوں نے آسمان و زمین میں اپنے

مَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ

آگے اور پس پشت نہیں دیکھا کہ اگر ہم چاہیں

نَخۡسِفۡ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَيۡهِمۡ كِسَفًا مِّنَ

تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا آسمان سے (پتھر کے) ٹکڑوں کو ان کے سروں پر

السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ۝۹ وَ

گرادیں، یقیناً اس (تنبیہ) میں ہر توبہ کرنے والے بندے کے لیے قطعی عبرت ہے ● اور تحقیق کہ

لَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِىۡ مَعَهٗ وَ

ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضیلت عطا کی (اور کہا کہ) اے پہاڑو! (خدا کی تسبیح کرنے میں) ان کے ہم نوا بن جاؤ اور

الطَّيۡرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الۡحَدِيۡدَ ۝۱۰ اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّ

(اے) پرندو! (ان کا ساتھ دو) اور ہم نے ان کے لیے لوہے کو نرم کردیا ● (اور ہم نے کہا) مکمل اور کشادہ

قَدِّرۡ فِى السَّرۡدِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّىۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

زرہیں بنائیں اور کڑیوں کو جوڑنے میں صحیح اندازے کا خیال کیجئے اور نیک اعمال انجام دو جو کچھ تم عمل انجام

بَصِيۡرٌ ۝۱۱ وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ غُدُوُّهَا شَهۡرٌ وَّرَوَاحُهَا

دیتے ہو انہیں میں اچھی طرح دیکھ رہا ہوں ● اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا کو (مسخر کردیا کہ) ایک مہینے کی مسافت

شَهۡرٌ ۚ وَاَسَلۡنَا لَهٗ عَيۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ وَمِنَ الۡجِنِّ مَنۡ

صبح کے وقت اور ایک مہینے کی مسافت شام کے وقت طے کرتی اور ان کے لیے (پگھلے) تانبے کا چشمہ جاری

يَّعۡمَلُ بَيۡنَ يَدَيۡهِ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنۡ يَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ

کردیا اور جنوں کا ایک گروہ سلیمان کے آگے خدا کے حکم سے کام کرتا تھا اور ان میں سے جو بھی

اَمۡرِنَا نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝۱۲ يَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا

ہمارے حکم کی نافرمانی کرتا ہم اسے بھڑکتی آگ کا ذائقہ چکھاتے ● جو کچھ سلیمان چاہتے جنات

يَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِيۡبَ وَتَمَاثِيۡلَ وَجِفَانٍ كَالۡجَوَابِ وَ

ان کے لیے محراب، مجسمے، چھوٹے حوضوں جیسے بڑے بڑے برتن اور گڑی ہوئی دیگیں

قُدُوۡرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا ؕ وَقَلِيۡلٌ

بنادیتے۔ اے آلِ داؤد (ان تمام نعمتوں کا) شکر بجالاؤ! لیکن

ع ۹ / ۷

موضوع آیت ۱۳۔ تمثال و تصویر

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم:

۱۔ جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بناتا ہے اسے قیامت کے دن حکم دیا جائے گا کہ اس میں روح بھی پھونکے، لیکن وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔

(صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۶۷۱)

۲۔ قیامت کے دن جن لوگوں کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا وہ تصویر ساز ہونگے۔

(صحیح مسلم جلد ۳ ص ۱۶۶۸)

۳۔ حضرت جبرائیل امینؑ میرے پاس تشریف لے آئے اور آکر کہا اے محمدؐ ! آپ کا رب تمثال بنانے سے منع فرماتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ (پیغمبر خدا (ص) کی توصیف میں فرماتے ہیں) گھر کے دروازہ پر (ایک دفعہ) ایسا پردہ پڑا تھا جس میں تصویریں تھیں تو آپؐ نے اپنی ازواج میں سے ایک کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اسے میری نظروں سے ہٹادو، جب میری نظریں اس پر پڑتی ہیں تو مجھے دنیا اور اس کی آرائش یاد آجاتی ہیں۔۔۔۔۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ جو کوئی تمثیل گھڑے گا اسے قیامت کے دن حکم دیا جائے گا کہ اس میں روح بھی پھونکے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۵۶۳)

۶۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جناب جبرائیلؑ تشریف لائے اور آکر کہا: اے محمدؐ ! آپؐ کا رب آپ پر سلام بھیجتا ہے اور گھروں کو آراستہ کرنے سے منع فرمایا ہے، ابو بصیر نے کہا: میں نے امامؑ سے پوچھا: گھروں کو آراستہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: مورتیوں کی تصویروں سے مزین کرنا۔

(وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۵۶۰)

مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

میرے شکر گزار بندے بہت کم ہیں ● پھر جب ہم نے سلیمان کی موت کا فیصلہ کر لیا تو جنات

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ

کو ان کی موت سے کسی نے آگاہ نہیں کیا سوائے زمین پر چلنے والی (دیمک) نے جو ان کے

مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا

عصا کو (آہستہ آہستہ) کھا رہی تھی، پس جب سلیمان زمین پر گرے تو جنات پر واضح ہو گیا کہ

يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾

اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اسی رسوا کن (سخت کاموں کے) عذاب میں مبتلا نہ رہتے ●

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ

یقیناً (قوم) سبا کے لیے ان کے محل سکونت میں (خدا کی قدرت و رحمت کی) ایک نشانی تھی، داہنے اور

شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ

بائیں دو باغ تھے، تم لوگ اپنے پروردگار کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو (کیونکہ تمہارا) پاک و پاکیزہ

طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

شہر ہے اور وہ بخشنے والا پروردگار ہے ● انہوں نے (شکر کے بجائے) منہ پھیر لیا تو ہم نے بھی اُن

سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ

پر عَرِم کا تباہ کن سیلاب بھیج دیا اور ان کے دو (پھلدار) باغات کو ایسے دو باغوں میں تبدیل کر دیا جن

خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ

میں بدمزہ تلخ پھل، ان میں جھاؤ کے کچھ درخت اور تھوڑی سی بیریاں تھیں ● یہ (سزا) ان کی ناشکری

جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَ

کی وجہ سے ہم نے انہیں دی ہے اور کیا ہم ناشکروں کے علاوہ کسی اور کو سزا دیتے ہیں؟ ● اور

جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى

ہم نے ان کے اور ان علاقوں کے درمیان جنہیں ہم نے برکت سے نوازا تھا کچھ نمایاں بستیاں بنائی تھیں

ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرۡنَا فِیۡهَا السَّیۡرَ ؕ سِیۡرُوۡا فِیۡهَا لَیَالِیَ وَ

اور ان بستیوں کے درمیان سفر کو متناسب قرار دیا ہوا تھا (اور انہیں کہہ دیا کہ) ان علاقوں میں راتوں اور

اَیَّامًا اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَیۡنَ اَسۡفَارِنَا وَ

دنوں میں مطمئن ہو کر سفر کرو ● پس انہوں نے (ناشکری کرتے ہوئے) کہا: اے ہمارے پروردگار ہمارے سفر دور

ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَجَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِیۡثَ وَ مَزَّقۡنٰهُمۡ

دراز بنا دے۔ اور انہوں نے آپ پر ظلم کیا، تو ہم نے انہیں (دوسروں کی عبرت کے لیے) داستانوں کا موضوع بنا دیا اور

کُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ

انہیں مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے (کر کے منتشر) کر دیا، یقیناً اس میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے (عبرت

شَکُوۡرٍ ﴿۱۹﴾ وَ لَقَدۡ صَدَّقَ عَلَیۡهِمۡ اِبۡلِیۡسُ ظَنَّهٗ

کی) نشانیاں ہیں ● البتہ ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچ کر دکھایا (جو اس نے کہا تھا کہ میں اولادِ آدم کو گمراہ کروں

فَاتَّبَعُوۡهُ اِلَّا فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَا کَانَ لَهٗ

گا) پس تمام لوگوں نے اس کی اتباع کی سوائے مومنین کے ایک مختصر گروہ کے ● اور ابلیس کا ان پر کوئی

عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِالۡاٰخِرَةِ

تسلط اور غلبہ نہیں تھا تاکہ ہم جان لیں کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس شخص سے جو آخرت

مِمَّنۡ هُوَ مِنۡهَا فِیۡ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ﴿۲۱﴾

کی نسبت شک و شبہ میں مبتلا ہے اور آپ کا پروردگار تو ہر چیز کا نگران ہے ●

قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمۡلِکُوۡنَ

کہہ دیجیے جنہیں تم اللہ کے علاوہ کو شریک (اور اپنا معبود) سمجھتے ہو انہیں پکارو (تاکہ تمہاری حاجت روائی کریں) تو وہ

مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا لَهُمۡ

زمین اور آسمان میں ذرہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں ہیں اور ان (تمہارے خیالی شریکوں) کی زمین و آسمان

فِیۡهِمَا مِنۡ شِرۡكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنۡهُمۡ مِّنۡ ظَهِیۡرٍ ﴿۲۲﴾ وَ لَا

(کا نظام چلانے میں) کوئی شراکت نہیں ہے اور نہ ہی ان میں سے کوئی خدا کا پشت پناہ ہے ● اللہ کے نزدیک کوئی

ع ۲ ۱۲ ۸

موضوع آیت ۱۹

صبر کی تفسیر اور اس کی قسمیں

۱۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جبرائیلؑ! صبر کی کیا تفسیر ہے؟ انہوں نے فرمایا۔۔۔۔۔۔آپ مشکلات میں بھی ویسے ہی صبر کریں جس طرح خوشی میں صبر کرتے ہیں، فاقوں کی حالت میں بھی اسی طرح صبر کا مظاہرہ کریں جس طرح عافیت اور راحت کے دنوں میں کرتے ہیں۔ اور انسان خود کو پہنچنے والی مصیبتوں کی شکایت مخلوق سے نہ کرے۔۔۔۔۔۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۲۰)

۲۔ صبر یہ ہے کہ انسان خود کو پہنچنے والی مصیبتوں کو برداشت کرے اور غصے کو قابو میں رکھے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول '' اصبروا وصابروا ۔۔۔۔۔۔'' (آل عمران/۲۰۰) یعنی خود بھی صبر کرو اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دو۔ کے بارے میں فرمایا: خود فرائض کی بجاآوری پر صبر کرو اور دوسروں کو مصائب کے برداشت کرنے کی تعلیم دو۔

(کافی جلد ۲ ص ۹۲)

۴۔ ابن مسکان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: آپؑ کے قربان جاؤں کہ صبر کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ اور صبر کا اظہار کرنے والے کون؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: صابر وہ ہوتے ہیں جو فرائض کو ادا کرتے ہیں اور صبر کا اظہار کرنے والے وہ ہوتے ہیں۔ جو حرام سے بچتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۸۳)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''واستعینو ابالصبر والصلوٰۃ'' یعنی مصیبت کے وقت صبر اور نماز کا سہارا لو۔ (بقرہ/۴۵) کے بارے میں فرمایا صبر سے مراد روزہ ہے۔ لہٰذا جب کسی پر کوئی مصیبت نازل ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واستعینو ابالصبر۔۔۔ یعنی روزے کا سہارا پکڑو۔ (نور الثقلین جلد ۱ ص ۷۶)

صبر کی قسمیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ صبر تین طرح کا ہوتا ہے ایک مصیبت پر صبر دوسرا اطاعت پر صبر تیسرا نافرمانی پر صبر۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۷۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ صبر دو طرح کا ہوتا ہے، ایک اس چیز پر صبر جسے تو پسند نہیں کرتا اور ایک وہ جسے تو پسند کرتا ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۱ ص ۹۵)

تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَہٗ ؕ حَتّٰۤی اِذَا

شفاعت کا فائدہ نہیں ہے مگر جس کے لیے وہ اجازت دے یہاں تک کہ ان کے دلوں سے خوف

فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِہِمۡ قَالُوۡا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّکُمۡ ؕ قَالُوا

اور اضطراب دور ہو جائے (مجرمین) ان سے پوچھیں گے تمہارے پروردِگار نے کیا کہا ہے؟ وہ جواب دیں

الۡحَقَّ ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡکَبِیۡرُ ﴿۲۳﴾ قُلۡ مَنۡ یَّرۡزُقُکُمۡ

گے کہ "حق فرمایا ہے" اور وہ بلند مرتبہ اور بزرگ ہے ● (اے پیغمبرؐ! ان مشرکین سے) کہیے

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰہُ ۙ وَ اِنَّاۤ اَوۡ اِیَّاکُمۡ

کہ آسمانوں اور زمین سے تمہیں کون روزی عطا کرتا ہے؟ آپ ہی کہیے "اللہ" اور البتہ ہم یا تم

لَعَلٰی ہُدًی اَوۡ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۴﴾ قُلۡ لَّا تُسۡـَٔلُوۡنَ

میں سے (کوئی) ایک یا (راہ) ہدایت پر ہے یا واضح گمراہی میں ہے ● آپ ہی کہیے! جو کچھ ہم گناہ کرتے

عَمَّاۤ اَجۡرَمۡنَا وَ لَا نُسۡـَٔلُ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلۡ

ہیں اس کا تم سے سوال نہیں ہو گا اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو اس کی ہم سے پرسش نہیں کی جائے گی ● کہہ دیجیے

یَجۡمَعُ بَیۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفۡتَحُ بَیۡنَنَا بِالۡحَقِّ ؕ وَ ہُوَ

ہمارا رب تمہیں اور ہمیں (قیامت کے دن) جمع کرے گا، پھر ہمارے درمیان برحق فیصلہ کرے

الۡفَتَّاحُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۲۶﴾ قُلۡ اَرُوۡنِیَ الَّذِیۡنَ اَلۡحَقۡتُمۡ بِہٖ

گا اور وہی فیصلہ کرنے والا دانا ہے ● کہہ دیجیے مجھے وہ تو دکھاؤ جنہیں تم نے شریک بنا کر خدا سے

شُرَکَآءَ کَلَّا ؕ بَلۡ ہُوَ اللّٰہُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲۷﴾ وَ مَاۤ

ملا رکھا ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ اللہ ہی بڑا غالب آنے والا حکمت والا ہے ● (اے پیغمبرؐ!)

اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا وَّ لٰکِنَّ

ہم نے تو آپ کو صرف تمام لوگوں کے لیے بشیر (خوشخبری دینے والا) اور نذیر (خبردار کرنے والا) بنا کر

اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہٰذَا

بھیجا ہے اور اکثر لوگ اس سے باخبر نہیں ہیں ● اور وہ (مذاق کے طور پر) طور پر کہتے ہیں کہ اگر سچ

موضوع آیت ۲۳

جنہیں شفاعت فائدہ نہیں دے گی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ شفاعت نہ تو صاحبان شک و شرک کے لئے ہے اور نہ ہی اہل کفر و انکار کے واسطے بلکہ توحید پرست مومنین کے لئے ہو گی۔ (بحار الانوار جلد ۸ ص ۵۸)

۲۔ دو قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں یہ شفاعت نصیب نہیں ہو گی۔ ایک تو ظالم و جابر حکمران اور دوسرے دین میں غلو کر کے اس کے دائرہ سے نکل جانے والے کی۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۳۶)

۳۔ جو شخص اپنی نماز کو سبک سمجھے گا اسے میری شفاعت نصیب نہ ہو گی۔ اور نہ ہی وہ مجھ تک حوض کوثر پر پہنچے گا۔ خدا کی قسم ہرگز نہیں۔

(بحار الانوار جلد ۸۴ ص ۲۴۱)

۴۔ جو شخص میری شفاعت پر ایمان نہیں رکھتا خدا اسے میری شفاعت نصیب نہ فرمائے!۔

(بحار الانوار جلد ۸ ص ۳۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ جو شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کو جھٹلائے گا اسے شفاعت نصیب نہیں ہو گی۔ (بحار الانوار جلد ۴۰ ص ۴۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ یقین جان لو کہ ہماری شفاعت نماز کو حقیر سمجھنے والوں کو نصیب نہیں ہو گی۔

(بحار الانوار جلد ۸۲ ص ۲۳۶)

الۡوَعۡدُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۹﴾ قُلۡ لَّکُمۡ مِّیۡعَادُ یَوۡمٍ لَّا

کہتے ہو تو (بتاؤ کہ قیامت کا) یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟● آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے لیے

تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ عَنۡهُ سَاعَةً وَّ لَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ

ایک دن کا وعدہ ہے جس سے تم نہ تو ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو گے نہ آگے بڑھ سکو گے ● اور

قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ بِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَ لَا

اور کافر لوگ کہتے ہیں: ہم اس قرآن پر ہر گز ایمان نہیں لائیں گے نہ ہی اس (کتاب) پر جو اس

بِالَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ ؕ وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ مَوۡقُوۡفُوۡنَ

سے پہلے تھی (اور آپ تعجب کریں گے) اگر آپ انہیں اس وقت دیکھیں جب (مشرک) ستمگار لوگ

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚۖ یَرۡجِعُ بَعۡضُهُمۡ اِلٰی بَعۡضِ ۣ الۡقَوۡلَ ۚ

اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے تو اس وقت ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا کریں

یَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا لَوۡ لَاۤ اَنۡتُمۡ

گے (اور اپنا گناہ دوسرے کی گردن پر ڈالیں گے) تو جن لوگوں کو کمزور سمجھ لیا گیا تھا وہ بڑا بننے والوں سے

لَکُنَّا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ

کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے● اور بڑا بننے والے

اسۡتُضۡعِفُوۡۤا اَنَحۡنُ صَدَدۡنٰکُمۡ عَنِ الۡهُدٰی بَعۡدَ اِذۡ

کمزور سمجھے جانے والوں سے کہیں گے: کیا ہم نے تمہیں اس ہدایت سے

جَآءَکُمۡ بَلۡ کُنۡتُمۡ مُّجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ

روکا تھا جو تمہارے پاس آچکی تھی، بلکہ تم خود ہی مجرم تھے ● کمزور سمجھے جانے والے، بڑا بننے

اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا بَلۡ مَکۡرُ الَّیۡلِ وَ

والوں سے کہیں گے: بلکہ (ہماری گمراہی کا سبب تمہاری) رات دن کی چالیں

النَّهَارِ اِذۡ تَاۡمُرُوۡنَنَاۤ اَنۡ نَّکۡفُرَ بِاللّٰهِ وَ نَجۡعَلَ لَهٗۤ

تھیں جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم خدا کا انکار کریں اور اس

اَنۡدَادًا ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ ؕ وَ

کے لیے ہمسر قرار دیں، جونہی انہوں نے عذاب کو دیکھا تو اپنی پشیمانی کو چھپانے لگے اور

جَعَلۡنَا الۡاَغۡلٰلَ فِیۡۤ اَعۡنَاقِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ هَلۡ

ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے، کیا ان کا

یُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِیۡ

اس کے سوا کوئی بدلہ ہے جو عمل وہ انجام دیا کرتے تھے؟ ● ہم نے کسی آبادی میں کوئی خبردار

قَرۡیَةٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ

کرنے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا: تم جس چیز کے ساتھ بھیجے گئے ہو

بِهٖ کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ قَالُوۡا نَحۡنُ اَکۡثَرُ اَمۡوَالًا وَّ اَوۡلَادًا ۙ

ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور کہنے لگے: ہم مال اور اولاد کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہیں (اور یہ ہم

وَّ مَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِیۡنَ ﴿۳۵﴾ قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ

پر خدا کی مہربانی ہے) اور ہمیں عذاب نہیں ہوگا ● آپ کہہ دیجئے میرا پروردگار جس کے لیے

لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا

چاہے رزق کشادہ کردے یا تنگ کردے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے (کہ رزق کی یہ تنگی اور کشادگی خدا

یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَ مَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ بِالَّتِیۡ

کے تعلقات کا معیار نہیں ہے) ● اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قدر (فضیلت کے حامل) نہیں

تُقَرِّبُکُمۡ عِنۡدَنَا زُلۡفٰۤی اِلَّا مَنۡ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۫

ہیں کہ تمہیں ہمارے نزدیک کردیں، مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال انجام

فَاُولٰٓئِکَ لَهُمۡ جَزَآءُ الضِّعۡفِ بِمَا عَمِلُوۡا وَ هُمۡ فِی

دیئے تو ان کے لیے ان کے اعمال کی دوگنی جزا ہے اور یہی لوگ (بہشت کے) بالا خانوں

الۡغُرُفٰتِ اٰمِنُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیۡنَ یَسۡعَوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا

میں آسودہ خاطر ہوں گے ● جو لوگ ہمیں عاجز کرنے کے لیے ہماری آیات کو

ع ۶ / ۱۰

مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ فِی الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ قُلۡ اِنَّ

مٹانے کی کوشش کرتے ہیں وہی عذاب (الٰہی) میں حاضر کیے جائیں گے ● آپ کہہ دیجئے بیشک

رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَ یَقۡدِرُ

میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کردیتا ہے یا اس کے لیے تنگ اور

لَہٗ ؕ وَ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَہُوَ یُخۡلِفُہٗ ۚ وَ ہُوَ خَیۡرُ

محدود کردیتا ہے اور جو کچھ تم (اس کی راہ میں) خرچ کرو گے پس وہ اس کی جگہ (اس کا بدلہ) لے آئے گا اور وہ

الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۳۹﴾ وَ یَوۡمَ یَحۡشُرُہُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ یَقُوۡلُ

بہترین رزق دینے والا ہے ● اور (اس دن کو یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ سب کو

لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اَہٰۤؤُلَآءِ اِیَّاکُمۡ کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوۡا

محشور کرے گا، پھر ملائکہ سے کہے گا کہ آیا یہی لوگ تمہاری پوجا کرتے تھے؟ ● فرشتے کہیں گے

سُبۡحٰنَکَ اَنۡتَ وَلِیُّنَا مِنۡ دُوۡنِہِمۡ ۚ بَلۡ کَانُوۡا

خداوندا! تو پاک و منزہ ہے، تو ہمارا سرپرست ہے نہ کہ وہ، بلکہ وہ

یَعۡبُدُوۡنَ الۡجِنَّ ۚ اَکۡثَرُہُمۡ بِہِمۡ مُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴۱﴾ فَالۡیَوۡمَ

تو جنات کی پرستش کرتے تھے اور ان کی اکثریت ان پر ایمان رکھتی تھی ● پس آج کے

لَا یَمۡلِکُ بَعۡضُکُمۡ لِبَعۡضٍ نَّفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوۡلُ

دن تم میں سے کچھ لوگ ایک دوسرے کے نفع، نقصان کے مالک نہیں ہیں اور

لِلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ بِہَا

ہم ظالموں سے کہیں گے، اس آگ کا مزہ چکھو جسے تم

تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوۡا مَا

جھٹلاتے تھے ● اور جب ہماری روشن آیات ان کے لیے پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ اس

ہٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّصُدَّکُمۡ عَمَّا کَانَ یَعۡبُدُ

کے سوا کچھ نہیں کہ یہ مرد چاہتا ہے کہ تمہیں اس سے روکے جس کی تمہارے باپ دادا

موضوع آیت ۳۹۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تین چیزیں ایمان کے حقائق میں شامل ہیں:

۱۔ تنگدستی میں (راہ خدا میں) خرچ کرنا۔

۲۔ اپنی ذات کی طرف سے انصاف دینا اور

۳۔ طالب علم کو علم عطا کرنا۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۵۲)

۲۔ جس مال سے صدقہ دیا جائے بھی کم نہیں ہوتا۔ لہٰذا صدقہ دیا کرو اور بزدلی اختیار نہ کیا کرو۔

(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۳۱)

۳۔ جو شخص اختیاری طور پر اپنا مال نیک لوگوں کو دینے سے روکتا ہے، اللہ تعالیٰ جبری طور پر اس کے مال کو برے لوگوں کی طرف پھیر دیتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۳۱)

۴۔ جو شخص اپنے مال سے ایک درہم فی سبیل اللہ کسی کو دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے سات سو نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۲۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ ہر شخص کا دنیا کے مال سے صرف وہی حصہ ہوتا ہے جو وہ آخرت کے لئے خرچ کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ جب کوئی بندہ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آخرت کے لئے کیا بھیجا ہے؟ جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے دنیا کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ لہٰذا ضرورت سے زیادہ مال کو آخرت کے لئے بھیج دو۔ یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا۔ اور سارا مال یہیں پر نہ چھوڑ جاؤ ورنہ تمہارے لئے وبال بن جائے گا۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۱۵)

۷۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے وافر مال کو خرچ کر دیا اور اپنی وافر باتوں کو روکے رکھا۔

(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۱۷)

۸۔ جسے عوض ملنے کا یقین ہوتا ہے وہ خرچ کرنے میں دریا دلی دکھاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۱۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ ملعون ہے، ملعون ہے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو عطا کیا ہے لیکن وہ اس سے صدقہ خیرات میں کچھ بھی خرچ نہیں کرتا۔

(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۳۳)

۱۰۔ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ تین خوبیوں میں سے ایک بھی عطا کر دے تو ان پر جنت واجب ہو جاتی ہے (ان میں سے ایک) تنگدستی کی حالت میں خرچ کرنے والا بھی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۶۹)

۱۱۔ جو شخص حق کی راہ میں خرچ کرنے سے روکے

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَ قَالَ

پوجا کرتے تھے اور کہتے ہیں یہ (قرآن) من گھڑت جھوٹ کے علاوہ اور کچھ نہیں اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

کافر لوگوں کے پاس جب حق آتا ہے تو کہتے ہیں: یہ کھلم کھلا جادو کے

مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَ مَآ

علاوہ کچھ نہیں ● اور ہم نے نہ تو ان (مشرکین عرب) کو (آسمانی) کتابیں دیں کہ انہیں وہ پڑھتے اور سیکھتے

اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ

اور نہ آپ سے پہلے ان کی طرف کوئی خبردار کرنے والا بھیجا ● اور جو لوگ ان سے پہلے تھے، انہوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَ مَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ

(انبیاء کو) جھٹلایا، جبکہ جو (طاقت اور وسائل) ہم نے پہلے لوگوں کو دیئے تھے، یہ ان کے دسویں حصے کو نہیں پہنچے،

فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ

پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو (آپ دیکھ لیں ان کے لیے) ہماری سزا اور عذاب کیسا تھا؟ ● کہہ دیجئے

اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ

کہ میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں، کہ تم خدا کے لیے اٹھ کھڑے ہو، دو دو ہو

فُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ

کر اور ایک ایک ہو کر، پھر سوچو (تو تم دیکھو گے) کہ تمہارے ساتھی (پیغمبرؐ) میں جنون کی کوئی بات

هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا

نہیں وہ تو تمہیں اس سخت عذاب سے خبردار کرتا ہے جو تمہیں در پیش ہے ● آپؐ کہہ دیجئے کہ

سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ

میں نے تم سے جو اجر مانگا ہے، وہ خود تمہارے ہی فائدہ کے لیے ہے، میرا اجر تو صرف اللہ

وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ

کے ذمہ ہے اور وہی ہر چیز پر گواہ ہے ● کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار جو غیب کو اچھی

رکھتا ہے باطل کی راہ میں اس سے دوگنا خرچ کر ڈالتا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۶ ص ۲۵)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۲۔ خدا کی خوشنودی کے لئے خرچ کرنے سے ہاتھ کو نہ روکو ورنہ خدا کی نافرمانی میں اس سے دوگنا خرچ کر ڈالو گے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۲۰)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ:

۱۳۔ کچھ لوگوں نے ایک بکری ذبح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا؟ کہ آیا اس میں سے کوئی چیز باقی رہ گئی ہے؟ تو انھوں نے کہا صرف اس کا شانہ باقی رہ گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اس کے شانے کے علاوہ باقی سب کچھ رہ گیا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۶۱۵۰)

فضائل سوره فاطر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے اسے تلاوت کرے گا اسے جنت کے آٹھوں دروازے اپنی طرف بلائیں گے ،اس کی مرضی جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔(مجمع البیان)

موضوع آیت ۴۸۔ حق

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
ا۔ میری امت کے لئے چار قسم کے لوگوں کا حق لازم بنتا ہے: ا۔توبہ کرنے والوں کو دوست رکھیں۔
۲۔کمزوروں پر رحم کریں۔
۳۔نیکی کرنے والوں سے تعاون کریں۔
۴۔گناہ گار کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔
۲۔ حق سنگین اور کڑوا ہوتا ہے اور باطل ہلکا اور میٹھا ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایک گھڑی کی نفسانی خواہش طولانی رنج و غم کا باعث بن جاتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۲)
۳۔ حق کو قبول کرو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور جس کسی سے بھی تمہارے پاس پہنچے۔
(کنز العمال حدیث ۴۳۱۵۲)
۴۔سب سے بہترین جہاد جابر سلطان کے آگے کلمہ حق کہنا ہے۔ (کنز العمال حدیث ۴۳۵۸۸)
۵۔ جو شخص مظلوم کا حق ثابت کرنے کے لئے اس کے ساتھ چل پڑے خدا وند عالم اسے اس (قیامت کے) دن ثابت قدم رکھے گا جس دن لوگوں کے قدم پھسل جائیں گے۔ (کنز العمال حدیث ۵۶۰۴)
حضرت علی علیہ السلام:
۶۔ حق ظاہری محبت اور باہمی دکھاوے سے زیادہ پاکیزہ اور روشن تر ہے۔ (غرر الحکم)
۷۔ حق شمشیر بُرّاں ہے۔ (غرر الحکم)
۸۔ جو حق سے پنجا آزمائی کرتا ہے، حق اسے پچھاڑ دیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۴۲۰)
۹۔ تھوڑا سا حق بھی بہت سے باطل کو بھگا دیتا ہے۔ جس طرح تھوڑی سی آگ بہت سی لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ (غرر الحکم)
۱۰۔ حق پر صرف وہی شخص صبر کرتا ہے۔ جو اس کی فضیلت کو پہچانتا ہے۔ (غرر الحکم)
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۱۔ عزت اس میں ہے کہ جب حق تجھ پر لازم ہو تو اس کے سامنے جھک جا۔(حق کے لئے ذلیل ہونا بھی عزت ہے) (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۲۹)
۱۲۔جو خدا کے حق کو روک لیتا ہے وہ باطل میں اس سے دوگنا خرچ کر ڈالتا ہے۔
۱۳۔ مومن کے حق کی ادائیگی سے بڑھ کر خدا کی کوئی

ع ۶ ۹ ۱۲

بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا

طرح جانتا ہے، حق کو (دلوں میں) ڈالتا ہے ● آپ کہہ دیں، حق آگیا اور باطل (کے بس میں نہیں ہے کہ

يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ مَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ

نہ) کسی چیز کو پہلی بار بنا سکتا ہے اور نہ اسے دوبارہ پلٹا سکتا ہے ● آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو

اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَ اِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ

یہ گمراہی میرے ہی نقصان میں ہے اور اگر ہدایت یافتہ ہوں تو یہ اس چیز (کی برکت) سے ہے جو میرا

رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا

پروردگار مجھ پر وحی کرتا ہے، یقیناً وہ سننے والا قریب ہے ● اور اگر آپ دیکھیں اس وقت جب کفار (سخت

فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾

عذاب سے) گھبرائیں گے اور کوئی گریز کا راستہ بھی نہیں ہوگا اور قریبی جگہ سے گرفتار کر لیے جائیں گے ●

وَّ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ

اور وہ کہیں گے ہم اس پر ایمان لے آئے، لیکن دور کی راہ سے ایمان تک رسائی کیونکر ہو سکتی ہے جو ان کے

بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّ قَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ يَقْذِفُوْنَ

فائدے کے لیے ہو ● حالانکہ اس سے پہلے بھی وہ کفر کر چکے تھے اور دور کی جگہ سے

بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَ حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ

تاریکی میں تیر چلاتے رہے۔ (اور پیغمبرؐ پر تہمتیں لگاتے رہے) ● (آخر کار) ان کے درمیان اور جو کچھ وہ

مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ

چاہتے تھے اس کے درمیان جدائی ڈال دی گئی جس طرح پہلے سے ان جیسے لوگوں کے ساتھ ہو چکا

كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾

ہے، کیونکہ وہ سخت شک و شبہ میں مبتلا تھے ●

سُوْرَةُ فَاطِرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۴۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ

تمام حمد و ستائش اس خدا کے ساتھ مخصوص ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، فرشتوں

رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي

کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو، تین تین اور چار چار (طاقتور) پر ہیں،

الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱

وہ جو چاہتا ہے خلقت میں اضافہ کردیتا ہے، یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے ●

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ

اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے جو رحمت (کا دروازہ) کھول دے۔ اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے

وَ مَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ هُوَ

اور ،جس سے روک دے تو اس کے علاوہ کوئی اور بھیجنے والا نہیں ہے اور وہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

غالب، حکمت والا ہے ● اے لوگو! اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تمہیں

عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ

عطا کی ہیں، کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور پیدا کرنے والا ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہو؟

السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳

اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے تو تم حق سے باطل کی طرف کیونکر پلٹائے جاتے ہو؟ ●

وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى

اور (اے رسولؐ!) اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں (تو گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ) آپ سے پہلے (بھی) رسولوں

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

کو جھٹلایا جاچکا ہے اور تمام امور کی بازگشت اللہ کی طرف ہے ● اے لوگو! خدا کا وعدہ حق ہے، لہٰذا دنیا کی زندگی

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ

تمہیں فریب میں نہ مبتلا کردے اور کہیں ایسا نہ ہو فریب کار (شیطان) تمہیں دھوکہ میں ڈال دے اور خدا (کے کرم

اور بندگی نہیں ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۱۷۰)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۴۔ جس معزز انسان نے حق کو چھوڑ دیا وہ ذلیل ہو گیا اور جس ذلیل آدمی نے حق کو اپنا لیا وہ معزز ہو گیا۔

(بحار الانوار جلد ۲۷ ص ۲۳۲)

حق بات کہو خواہ تمہارے خلاف ہو

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ سب لوگوں سے زیادہ متقی وہ شخص ہے جو اپنے نفع و نقصان کی حالت میں حق بات کرتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ اللہ کے نزدیک افضل انسان وہ ہے جس کو حق پر عمل سب سے زیادہ محبوب ہو۔ اگرچہ اس سے اس کا نقصان ہی ہوتا ہوا ور باطل اسے قطعاً ناگوار ہو خواہ اس سے اسے فائدہ پہنچے اور اضافے کا سبب بنے۔

(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۱۰۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔ حق بات کہو خواہ تمہارے خلاف ہی ہو۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۵۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جو بروز قیامت خدا کے بہت زیادہ قریب ہونگے یہاں تک کہ خدا لوگوں کے حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے گا۔ جن میں سے ایک وہ شخص ہے جو اپنے نفع اور نقصان کی صورت میں حق بات کہتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۶)

۵۔ ایمان کی حقیقت میں یہ بات بھی ہے کہ حق کو باطل پر ترجیح دو خواہ اس میں تمہارا نقصان اور باطل میں تمہارا فائدہ ہوتا ہو۔ (بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۱۰۷)

متلون مزاج کی مذمت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے متلون مزاج انسان کو ناپسند فرماتا ہے۔ لہٰذا تم حق اور اہل حق کی ولایت سے کبھی نہ ہٹو۔ کیونکہ جو شخص ہمارے بدلے میں کوئی اور چیز لینا چاہتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور دنیا بھی اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور وہ اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۱۰۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے متلون مزاج انسان کو ناپسند فرماتا ہے۔ لہٰذا تم حق اور اہل حق سے کبھی نہ ہٹو۔

(بحار الانوار جلد ۲۷ ص ۱۲۶)

۳۔ روایت میں ہے کہ خداوند عالم اپنے بندوں سے)

الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ

کی وجہ) سے تمہیں فریب دیدے ● اس میں شک نہیں کہ شیطان تمہارا دشمن ہے، پس تم بھی

اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ﴿۶﴾

اسے اپنا دشمن بناؤ، وہ اپنے ہی گروہ کو دعوت دیتا ہے تاکہ وہ جہنمیوں میں شامل ہو جائیں ●

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

جنہوں نے کفر کیا ہے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور جو ایمان لے آئے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ اَفَمَنْ

نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے ● تو کیا جس کے برے عمل کو مزین کر دیا گیا

زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

ہے اور وہ اسے اچھا سمجھتا ہے (ہدایت یافتہ شخص کی مانند ہو سکتا ہے؟) تو یقیناً اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے (اور گمراہی کے

يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ

لائق سمجھتا ہے) گمراہی میں رہنے دیتا ہے اور (جسے مناسب سمجھتا ہے) ہدایت کرتا ہے، پس ان پر حسرت کی وجہ

عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَ

سے کہیں آپ اپنی جان کو نہ کھو بیٹھیں، کیونکہ خداوند عالم اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ وہ انجام دیتے ہیں ● اور

اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى

اللہ ہی وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تاکہ بادلوں کو منتشر کریں، پس اسے ہم نے مردہ سرزمین کی

بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

طرف بھیجا اور اس کے ذریعہ زمین کے مرنے کے بعد زندہ کیا۔ مردوں کو بھی اسی طرح

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ● جو شخص عزت کا خواہاں ہے تو ساری کی ساری عزت اللہ

جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ

کے لیے ہے (جسے وہ چاہتا ہے دیتا ہے) صرف پاکیزہ گفتگو (اور عقیدہ) ہی اسی کی طرف

ع ۱
۱۳

ان لوگوں کو ناپسند فرماتا ہے جو حق سے منحرف ہوتے ہیں اسی لئے حق سے کبھی نہ ہٹو کیونکہ جو شخص حق کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور دنیا اس سے چلی جاتی ہے۔ اور وہ دنیا سے ناراض ہو کر اس سے رخصت ہوتا اور آخرت میں قدم رکھتا ہے۔ (فقہ الرضا, بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۱۷۹)

موضوع آیت ۸۔ عُجب (خود پسندی)

۱۔ (حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے مالک اشتر کے نام مکتوب سے اقتباس) خود پسندی سے بچتے رہنا اور اپنی جو باتیں اچھی معلوم ہوں ان پر اترانا نہیں اور نہ لوگوں کے بڑھا چڑھا کر سراہنے کو پسند کرنا کیونکہ شیطان کو جو مواقع ملا کرتے ہیں ان میں یہ سب سے زیادہ اس کے نزدیک بھروسے کا ذریعہ ہے کہ وہ اس طرح سے نیکو کار شخص کی نیکیوں پر پانی پھیر دے۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ خود پسندی سے بڑھ کر کوئی تنہائی وحشتناک نہیں۔ (بحارالانوار جلد ۶۹ ص ۴۰۹)

۳۔ خود پسندی کا پھل باہمی دشمنی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ جو اپنے آپ سے راضی رہتا ہے اس پر اس کے عیب ظاہر ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۵۔ تمہارا خود سے راضی ہونا تمہاری عقل کی خرابی کی دلیل ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ انسان کا اپنے آپ کو عیب دار سمجھنا اس کی عقل کی روشنی کی دلیل اور فضیلت کے وافر مقدار ہونے کا سرنامہ ہے۔ جبکہ انسان کا اپنے آپ کو پسند کرنا اس کی عقل کی کمی کی دلیل اور اس کی کمزوری کا سرنامہ ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ جو اپنے آپ کو پسند کرتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے اور جو اپنی رائے کو برتر سمجھتا ہے وہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میں نے مریضوں کا علاج کیا اور انھیں خدا کے حکم سے تندرست کر دیا، خدا کے حکم سے اندھے اور بہروں کو بھی ٹھیک کر دیا۔ مُردوں کا معالجہ کر کے بحکم خدا ان کو بھی زندہ کر دیا لیکن احمق کے علاج میں ناکام ہو گیا۔ عرض کیا گیا یا روح اللہ احمق کیا بلا ہوتی ہے۔ فرمایا: وہ شخص جو صرف اپنی رائے اور اپنی ذات ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے اور بزعم خود سمجھتا ہے کہ ساری فضیلت اسی کے لئے ہے کسی اور کے لئے نہیں ہے سارے حق اپنی ذات کے لئے سمجھتا ہے اپنی ذات پر کسی کا حق نہیں سمجھتا۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۳۲۰)

۸۔ شیطان نے اپنے لشکر سے کہا جب میں فرزند آدم کی تین چیزوں پر قابو پالیتا ہوں پھر مجھے پروا نہیں رہتی

الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ

بلند ہوتا ہے اور نیک اعمال ہی اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور جو لوگ برے کاموں کی

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَ اللّٰهُ

تدبیریں کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر ہی تباہ ہوگا● اور اللہ

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ

نے تمھیں مٹی سے، پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے، پھر تمھیں ایک دوسرے کا جوڑا بنایا

وَ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَ مَا

اور اس کے علم کے بغیر نہ تو کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ ہی وضع حمل کرتی ہے ، نہ کسی

يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ

کی عمر طولانی ہوتی ہے نہ کسی کی عمر کم ہوتی ہے، مگر یہ کہ کتاب (علم خدا) میں درج ہے،

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَ مَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖۗ

یقینا یہ کام اللہ کے لیے آسان ہے● اور دو سمندر ایک جیسے نہیں ہیں،

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ

یہ ایک شیرین، لطیف (اور) اس (کے پانی) کا پینا خوشگوار ہے اور دوسرا کھاری اور

وَ مِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً

کڑوا ہے، لیکن تم دونوں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیورات (اور موتی) باہر نکال کر

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو ان میں دیکھتے ہو ،کہ موجوں کو چیرتی چلی جاتی ہیں، تاکہ تم اللہ

فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

کا فضل (رزق) تلاش کرو اور شاید شکر گزار بن جاؤ● رات کو دن میں داخل کرتا ہے

وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖؗ

اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے (ان میں سے ایک کو گھٹاتا ہے اور دوسرے کو بڑھاتا ہے) اور اس نے سورج اور

کہ وہ کون سا عمل بجا لاتا ہے کیونکہ پھر اس کا کوئی عمل قابل قبول نہیں رہتا:
۱۔جب انسان اپنے عمل کو زیادہ خیال کرتا ہے۔
۲۔جب اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے۔
۳۔اور جب اس کے دل میں خود پسندی آجاتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۲ س ۳۱۵)

۹۔ جس چیز کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کیا جاتا ہے اسے قلیل نہ سمجھو خواہ وہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱ ص ۸۷)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:
۱۰۔ خود پسندی کے درجات ہیں۔ ایک درجہ تو یہ ہے کہ انسان کے لئے برے اعمال مزین کر کے پیش کیے جاتے ہیں اور وہ انہیں اچھے اعمال سمجھتا ہے جس سے وہ خود پسندی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ اچھے کام کر رہا ہے ۔ دوسرا یہ کہ بندہ اپنے رب پر ایمان لا کر اپنے اس ایمان لانے کا خدا پر احسان جتاتا ہے حالانکہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا اس پر احسان ہوتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۳۱۰)

خود پسندی کا علاج

۱۔ اولاد آدم کو غرور اور خود پسندی سے کیا کام؟ کیونکہ اس کی ابتدا غلیظ نطفہ سے ہوتی ہے انتہا بدبودار مردار ہوتی ہے۔ جبکہ وہ اسی دوران میں اپنے ساتھ گندگی کا ڈھیر لیے پھرتا ہے۔ (غررالحکم)
۲۔جب کسی اقتدار کے وجہ سے تمہاری خود پسندی بڑھنے لگے اور تمہارے دل میں فخر اور غرور پیدا ہونے لگے تو تم خدا کی عظیم سلطنت کی طرف نگاہ دوڑاؤ اور اس کی قدرت کو پیش نظر رکھو کہ تم ان پر قدرت حاصل نہیں کر سکتے ۔ اس سے تمہارے اندر نرمی پیدا ہو گی اور تمہاری کھوئی ہوئی عقل واپس آجائے گی۔ (غررالحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۳۔ اپنے آپ کو پہچان لینے سے خود پسندی کا راستہ بند کیا جاسکتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۴۔ اگر پل صراط سے گزرنا ہے (اور یقیناً گزرنا ہے) پھر غرور کس بات کا؟ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۳۱۴)

كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ لَهُ

چاند کو مسخر کر دیا ہے، ان میں سے ہر ایک مقررہ مدت کے لیے چل پھر رہے ہیں، یہی اللہ تمہارا پروردگار

الۡمُلۡكُ ؕ وَالَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مَا يَمۡلِكُوۡنَ

ہے، حکمرانی صرف اسی کی ہے اور جو لوگ اسے چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے

مِنۡ قِطۡمِيۡرٍ ؕ﴿۱۳﴾ اِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡا دُعَآءَكُمۡ ۚ وَ

کے برابر کسی چیز کے مالک نہیں ● اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سن سکتے

لَوۡ سَمِعُوۡا مَا اسۡتَجَابُوۡا لَكُمۡ ؕ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ

اگر سنیں بھی تو تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار

يَكۡفُرُوۡنَ بِشِرۡكِكُمۡ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثۡلُ خَبِيۡرٍ ﴿۱۴﴾

کریں گے اور باخبر (خدا) کی طرح تجھے (حقیقت حال سے) کوئی آگاہ نہیں کر سکتا ●

ع ۲ ۱۴

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الۡغَنِىُّ

اے لوگو! تمہی اللہ کے محتاج ہو اور (صرف) خداوند تعالیٰ ہی بے نیاز اور

الۡحَمِيۡدُ ﴿۱۵﴾ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ وَيَاۡتِ بِخَلۡقٍ

ستودہ صفات ہے ● اگر وہ چاہے تو تمہیں صفحہ ہستی سے مٹادے اور نئی مخلوق

جَدِيۡدٍ ۚ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰ لِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيۡزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ

لے آئے ● اور یہ کام خدا کے لیے کوئی دشوار تو نہیں ● اور کوئی فرد کسی دوسرے (کے گناہوں) کا

وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ؕ وَاِنۡ تَدۡعُ مُثۡقَلَةٌ اِلٰى حِمۡلِهَا لَا

بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی بھاری بوجھ اٹھانے والا اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے کسی کو پکارے گا تو اس

يُحۡمَلۡ مِنۡهُ شَىۡءٌ وَّلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى ؕ اِنَّمَا تُنۡذِرُ

سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ تو صرف ان لوگوں

الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ

کو خبردار کر سکتے ہیں جو غیب میں خدا سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو (گناہوں سے)

مَنۡ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفۡسِہٖ ؕ وَ اِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۸﴾

پاک ہوتا ہے تو یہ پاکیزگی اس کے اپنے فائدہ کے لیے ہے اور (سب کی) بازگشت اللہ کی طرف ہے●

وَ مَا یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ﴿ۙ۱۹﴾ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا

اور (کافر و مومن برابر نہیں جس طرح) نابینا اور بینا برابر نہیں ہیں● اور نہ تاریکی اور

النُّوۡرُ ﴿ۙ۲۰﴾ وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الۡحَرُوۡرُ ﴿ۚ۲۱﴾ وَ مَا یَسۡتَوِی

روشنی (برابر ہیں)● اور نہ سایہ اور دھوپ (برابر ہیں)● اور نہ زندے اور مردے

الۡاَحۡیَآءُ وَ لَا الۡاَمۡوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُسۡمِعُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ

برابر ہیں، یقینا اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے (حق) سنواتا ہے۔

وَ مَاۤ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ﴿۲۲﴾ اِنۡ اَنۡتَ اِلَّا

اور آپؐ قبروں میں موجود لوگوں کو (حق بات) نہیں سنا سکتے● آپؐ تو بس خبردار کرنے

نَذِیۡرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ؕ وَ اِنۡ

والے ہیں● یقینا ہم نے آپؐ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور

مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ ﴿۲۴﴾ وَ اِنۡ یُّکَذِّبُوۡکَ فَقَدۡ

کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ ہو● اور اگر وہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو یقیناً

کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۚ جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُہُمۡ

ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ان رسولوں کو جھٹلایا ہے جو اُن کے پاس واضح معجزے اور دلائل،

بِالۡبَیِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالۡکِتٰبِ الۡمُنِیۡرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذۡتُ

صحیفے اور روشن کرنے والی کتاب لے کر آئے (مگر وہ ایمان نہیں لائے)● پھر جنھوں نے کفر کیا میں نے

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ﴿۲۶﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ

ع ۳ / ۱۲ / ۱۵

انہیں اپنی گرفت میں لے لیا، پس میرا عذاب کیسا (سخت) تھا؟● کیا آپؐ نے نہیں دیکھا کہ اللہ

اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖ ثَمَرٰتٍ

نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ ہم نے (زمین سے) مختلف رنگوں کے پھل میوے

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ

نکالے اور بعض پہاڑوں سے مختلف قسم کے سفید و سرخ

مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَ مِنَ النَّاسِ

اور کچھ گہرے سیاہ راستے (اور گھاٹیاں) ہیں● اور (اسی طرح) انسانوں،

وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا

زمین پر چلنے والوں اور جانوروں کو مختلف رنگوں میں (ہم نے پیدا کیا) اللہ کے بندوں

يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾

میں سے صرف علماء (ربانی) ہی اللہ سے ڈرتے ہیں بے شک اللہ غالب اور بخشنے والا ہے●

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ

بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے

اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً

اس سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے ساتھ دل لگائے ہوئے ہیں جو

لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ

ہرگز زوال پذیر نہیں● تاکہ اللہ انہیں مکمل اجر عطا کرے اور اپنے فضل سے انہیں

فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

اور بھی دے بے شک وہ بخشنے والا قدردان ہے● اور ہم نے جو کچھ آپؐ کی طرف کتاب کی

مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ

وحی کی ہے وہی حق ہے، جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے یقیناً اللہ

اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ

اپنے بندوں سے اچھی طرح باخبر اور بینا ہے● پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث

الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

اپنے بندوں میں سے ان کو بنایا ہے جنہیں ہم نے منتخب کرلیا ہے، پس ان بندوں میں سے کچھ تو وہ

ع ۱۴ / ۱۶

موضوع آیت ۲۸۔ علماء

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ عالم سے محبت کرتے ہوئے اس کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ (بحارالانوار جلد۱ ص ۱۹۵)

۲۔ جو شخص کہتا ہے کہ میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔ (الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۱۳۵)

۳۔ جس کے علم میں تو اضافہ ہوتا جائے لیکن اس کی ہدایت میں کوئی اضافہ نہ ہو تو وہ خدا سے دور ہوتا جائے گا۔

۴۔ فقہاء، پیغمبروں کے امین ہیں جب تک کہ وہ دنیاداری میں نہ پڑ جائیں اور صاحبان اقتدار کی اتباع نہ کریں۔ جب ایسا کرنے لگیں تو تم ان سے ہمیشہ بچتے رہو۔ (کنزالعمال حدیث ۲۸۹۵۳)

۵۔ مخفی خواہش سے پرہیز کرو اور وہ یہ ہے کہ عالم اس بات کو پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ بیٹھے رہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۲۸۹۶۵)

۶۔ جہنم میں ایک چکی ہے جس میں علماء سو (بدکردار علماء) کو پیسا جائے گا۔ (کنزالعمال حدیث ۲۹۱۰۱)

۷۔ عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی نہیں کی جاسکتی، ایسا رخنہ ہے جسے بند نہیں کیا جاسکتا، عالم ایک ستارہ ہوتا ہے جو غروب ہو جاتا ہے، ایک قبیلہ کی موت عالم کی موت سے آسان ہوتی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام:

۸۔ عالم کی شان یہ ہے کہ وہ صرف اس شخص کو نصیحت کرتا ہے جو اس کی نصیحت کو قبول کرتا ہو۔ اور اپنی رائے کو پسند کرنے والے کو نصیحت نہیں کرتا اور ایسی کوئی بات بیان نہیں کرتا جس کے عام ہو جانے سے کسی قسم کا خطرہ ہوتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۲۵)

۹۔ جس نے کسی عالم کی عزت و توقیر کی (گویا) اس نے اپنے رب کی عزت و تکریم کی۔ (غررالحکم)

۱۰۔ موت کے وقت ان علماء کو سخت پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے۔ (غررالحکم)

۱۱۔ میری کمر بے حیا عالم اور بے علم زاہد و عابد نے توڑدی ہے۔ اس لئے کہ جاہل اپنے زہد کی وجہ سے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ اور عالم انہیں بے حیائی کی وجہ سے بے راہ کر دیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۲۔ ص ۱۱۱)

۱۲۔ عالم کی ایک لغزش کئی جہانوں کو برباد کر دیتی ہے۔ (غررالحکم)

۱۳۔ دو پیاسے کبھی سیراب نہیں ہوتے ایک تو علم کا طلب کرنے والا اور دوسرا دنیا کا طالب۔ (بحارالانوار جلد۱ ص ۱۸۳)

لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ

ہیں جو (کتاب پر عمل کرنے کے بارے میں) اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں

بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾

اور کچھ حکم الٰہی سے خیر کے کاموں میں سبقت لے جانے والے ہیں، یہی اللہ کا بہت بڑا فضل ہے ●

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ

(اللہ کا اجر اور بڑا فضل) ہمیشہ سرسبز باغات ہیں جن میں سے وہ داخل ہوں گے، وہاں انہیں

ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَ قَالُوا

سونے کے کنگن اور موتیوں سے مزین کیا جائے گا اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا ● اور وہ کہیں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا

گے تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہم سے غم واندوہ کو دور کر دیا، یقینا ہمارا رب

لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ

بخشنے والا قدردان ہے ● جس نے ہمیں اپنے فضل کی وجہ سے دائمی

فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا

رہائش گاہ میں جگہ دی ہے کہ جہاں نہ تو کسی قسم کا رنج و غم ہے اور نہ

لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى

عجز و درماندگی ہے ● اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ان کے لیے ہمیشہ کی دوزخ ہے، نہ تو

عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ

ان کو حکم ہوگا کہ مرجائیں اور نہ ہی ان کے لیے جہنم کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی، اسی

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ وَ هُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ

طرح ہم ہر ناشکرے کو سزا دیں گے ● اور کفار دوزخ میں چلائیں گے (اور کہیں گے)

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا

پروردگارا! ہمیں اس جگہ سے نکال تاکہ ہم نیک عمل کریں، اس کے برخلاف جو ہم انجام دیتے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۴۔ جس عالم کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ستر ہزار عابد سے افضل ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۵۔ جب تم کسی عالم کو دنیا داری میں ملوث دیکھو تو اسے اپنے دین کے بارے میں متہم کرو کیونکہ ہر شخص اس چیز کو حاصل کرتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۰۷)

موضوع آیت ۳۷۔ انسان کی عمر

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اپنے درہم و دینا کی نسبت اپنی عمر کے بارے میں زیادہ بخیل بنو۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۷۶)

۲۔ جو اپنی باقی ماندہ عمر میں نیکیاں کرتا ہے، اس کی گزشتہ زندگی کے گناہوں کا مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا، اور جو اپنی باقی ماندہ عمر میں گناہ کرتا ہے۔ اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کا مؤاخذہ کیا جائے گا۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۱۳)

۳۔ جو چالیس سال کی عمر سے بڑھ جائے اور اس کی نیکیاں اس کی برائیوں پر غالب نہ آئیں تو اسے جہنم کے لئے تیاری کر لینی چاہیے۔

(مشکوٰۃ الانوار ص ۱۶۹)

۴۔ ہمیشہ باوضو رہا کرو اس سے اللہ تعالی تمہاری عمر کو زیادہ کر دے گا۔ (بحارالانوار جلد ۶۹ ص ۳۹۶)

۵۔ جسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اس کا رزق وسیع ہو اور موت میں تاخیر ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۸۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ جو شخص زیادہ دیر زندہ رہنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ صبح کا کھانا منہ سویرے کھائے، کھلا جوتا پہنے ہلکی پھلکی چادر اوڑھے اور عورتوں کے پاس کم جائے۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۲۸۶)

۷۔ جو زیادہ دیر زندہ رہنا چاہتا ہے اسے مصائب کے برداشت کرنے کے لئے صابر دل تیار رکھنا چاہیے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۸۱)

۸۔ زندگی چند گنے چنے سانس ہی تو ہیں۔ (غرر الحکم)

۹۔ تمہاری زندگی کے چند گنے چنے دن ہیں۔ اور جو بھی دن گزرتا ہے تمہاری زندگی کا ایک حصہ اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ لہٰذا اپنی طلب کو کم کر دو اور اپنی کمائی کو پاکیزہ بناؤ۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ رات اور دن تجھ میں عمل کر رہے ہیں لہٰذا تو بھی رات اور دن میں عمل کر، وہ تجھ سے حصہ لے رہے ہیں لہٰذا تو بھی ان سے اپنا حصہ وصول کر۔

(غرر الحکم)

۱۱۔ اپنے آپ کو ایسے کاموں میں مشغول رکھنا جو مرنے کے بعد انسان کا ساتھ نہیں دیں گے بہت بڑی

نَعۡمَلُ ؕ اَوَ لَمۡ نُعَمِّرۡكُمۡ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيۡهِ مَنۡ

رہے۔ (جواب میں انہیں کہا جائے گا) کیا ہم نے تمہیں اس قدر عمر نہیں دی تھی کہ اس میں نصیحت حاصل کرنے

تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيۡرُ ؕ فَذُوۡقُوۡا فَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ

والا نصیحت (اور عبرت) حاصل کرتا ؟(اس کے علاوہ) تمہارے پاس خبردار کرنے والا (بھی) آیا۔ تواب ذائقہ چکھو

مِنۡ نَّصِيۡرٍ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيۡبِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

پس ظالموں کے لیے کوئی بھی مددگار نہیں ● بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں

اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَكُمۡ

کو جانتا ہے، یقینا وہ دلوں کے رازوں کو اچھی طرح جانتا ہے ● وہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین

خَلٰٓئِفَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ فَمَنۡ كَفَرَ فَعَلَيۡهِ كُفۡرُهٗ ؕ وَلَا

میں (پہلے لوگوں کا) جانشین قرار دیا ہے، پس جو کفر کرتا ہے اس کے کفر کا نقصان خود اسی کو ہے

يَزِيۡدُ الۡكٰفِرِيۡنَ كُفۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ اِلَّا مَقۡتًا ۚ وَلَا

اور کفار کے لیے ان کا کفران کے رب کے نزدیک غضب اور دشمنی ہی میں اضافہ کرتا ہے اور

يَزِيۡدُ الۡكٰفِرِيۡنَ كُفۡرُهُمۡ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ

کافروں کے لیے ان کا کفران کے خسارے ہی میں اضافے کا سبب بنتا ہے ● کہہ دیجیے! کیا تم نے

شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوۡنِىۡ

اپنے ان شریکوں کو دیکھا ہے جنہیں تم خدا کے بجائے پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے

مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَهُمۡ شِرۡكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ۚ

زمین سے کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی شرکت ہے؟ یا ہم نے انہیں کوئی

اَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ كِتٰبًا فَهُمۡ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنۡهُ ۚ بَلۡ اِنۡ يَّعِدُ

کتاب دی ہے کہ جس سے وہ اس اپنے شرک پر کوئی دلیل رکھتے ہیں؟ بلکہ ظالم لوگ صرف

الظّٰلِمُوۡنَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ

(جھوٹے) وعدوں کی بنا پر (شفاعت کے بارے) ایک دوسرے کو فریب دیتے ہیں ● یقیناً اللہ

ع ۴ ۱۱ ۱۶

کمزوری ہے۔ (غررالحکم)

۱۲۔ انسان کی سعادت میں یہ بات شامل ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اپنے دشمنوں میں وہ چیز دیکھے جو اسے خوش کرتی ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ جس کی نیت نیک ہوتی ہے، اس کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ (بحارالانوار جلد۶۹ ص۶۰۸)

۱۴۔ جو اپنے خاندان والوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے اس کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ (بحارالانوار جلد۷۰ ص۲۰۵)

يُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۚ۬ وَ لَئِنۡ زَالَتَاۤ

نے آسمانوں اور زمین کو (سقوط اور اپنے مدار سے خارج اور) اپنی جگہ چھوڑنے سے بچایا ہوا ہے اور اگر (اپنے مدار کو

اِنۡ اَمۡسَكَهُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا

چھوڑ کر) اپنی جگہ چھوڑ دیں تو صرف اسی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو انہیں بچالے، یقیناً وہ بڑا بردبار اور

غَفُوۡرًا ﴿۴۱﴾ وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَهُمۡ

بخشنے والا ہے ● اور (مشرکین) خدا کی پختہ قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر کوئی خبردار کرنے والا

نَذِيۡرٌ لَّيَكُوۡنُنَّ اَهۡدٰى مِنۡ اِحۡدَى الۡاُمَمِ ۚ فَلَمَّا

ان کے پاس آتا تو وہ دوسری امتوں میں سے ہر ایک سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے، تو

جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ مَّا زَادَهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرَا ۙ ﴿۴۲﴾

جونہی کوئی خبردار کرنے والا ان کے پاس آیا تو ان کی (حق سے) نفرت میں اضافہ ہی ہوا ●

اسۡتِكۡبَارًا فِى الۡاَرۡضِ وَ مَكۡرَ السَّيِّیٴِ ؕ وَلَا يَحِيۡقُ

(ان کی حق سے نفرت) زمین میں ان کے تکبر اور بری چالوں کی وجہ سے تھی اور ان کی بری چالیں، اپنے چلنے

الۡمَكۡرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ ؕ فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ

والے کی دامنگیر ہی ہوتی ہیں، تو کیا وہ گزشتہ لوگوں کے بارے میں قلع قمع کرنے کے سلسلے میں خدا کے

الۡاَوَّلِيۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ۚ۬ وَ لَنۡ

دستور کے انتظار میں ہیں؟ لہٰذا آپؐ خدا کے قانون و دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے اور نہ

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا ﴿۴۳﴾ اَوَ لَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى

ہرگز آپ خدائی دستور میں کوئی تغیر و تحول دیکھیں گے ● آیا وہ زمین میں سیر نہیں کرتے کہ

الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ

دیکھیں کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا، جو ان سے پہلے

قَبۡلِهِمۡ وَ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ

تھے اور وہ قدرت میں بہت زیادہ تھے اور آسمانوں اور زمین میں کوئی ایسی

موضوع آیت ۴۳۔ سنت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ کوئی قول عمل کے بغیر صحیح نہیں اور کوئی قول اور عمل نیت کے بغیر صحیح نہیں اور کوئی قول، عمل اور نیت سنت تک پہنچے بغیر صحیح نہیں۔ (کافی جلد اول ص ۷۰)

۲۔ ہر عبادت میں تیزی ہوتی ہے پھر اس میں ٹھہراؤ آجاتا ہے چنانچہ جس شخص کی عبادت کی تیزی میری سنت کی طرف ہو وہ ہدایت پاجائے گا اور جو میری سنت کی مخالفت کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا اور اس کا عمل تباہی کا شکار ہو جائے گا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں، سوتا بھی ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں، ہنستا بھی ہوں اور روتا بھی ہوں، چنانچہ جو شخص میری راہ اور سنت سے روگردانی کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔
(کافی جلد ۲ ص ۸۵)

۳۔ جو شخص کسی ایسے نیک کام کی بنیاد رکھ دیتا ہے جس پر اس کے مرنے کے بعد بھی عمل ہوتا ہے تو اس کے لئے اپنا اجر بھی ہوگا اور ان لوگوں کے اجر جتنا ثواب بھی جو عمل کریں گے اور ان کے اجر سے کچھ کم بھی نہیں ہوگا۔ اور جو شخص کسی ایسے برے کام کی بنیاد رکھ دیتا ہے جس پر اس کے مرنے کے بعد بھی عمل ہوتا ہے اس کے لئے اپنا وبال بھی ہوگا اور ان لوگوں کے وبال جتنا وبال بھی جو عمل کریں گے۔ اور ان کے وبال سے کچھ کم بھی نہیں ہوگا۔
(کنزالعمال حدیث ۴۳۰۷۹)

۴۔ سنت دو طرح کی ہوتی ہے ایک نبیؐ کی طرف سے اور دوسری عادل (معصوم) امامؑ کی طرف سے۔
(کنزالعمال جلد اول ص ۱۸۰)

۵۔ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا:
۱۔ نیچی جگہ پر بیٹھ کر غلاموں کے ساتھ کھانا کھانا
۲۔ گدھے پر چادر ڈال کر سواری کرنا
۳۔ اپنے ہاتھ سے بکری کو دوہنا
۴۔ اونی لباس پہننا اور ۵۔ بچوں کو سلام کرنا تاکہ یہ چیزیں میرے بعد سنت قرار پائیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۶۷)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۶۔ اللہ کے نزدیک افضل ترین عمل وہ ہے جو سنت کے مطابق بجالایا جائے خواہ وہ کم ہی ہو۔
(کافی جلد اول ص ۷۰)

لِیُعۡجِزَہٗ مِنۡ شَیۡءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّہٗ

چیز نہیں ہے جو خدا کو عاجز کر سکے۔ (اور اس کی قدرت کے احاطے سے نکل جائے) یقیناً اللہ تعالیٰ

کَانَ عَلِیۡمًا قَدِیۡرًا ﴿۴۴﴾ وَ لَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا

علم اور قدرت کاملہ کا مالک ہے ● اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے اعمال کا مواخذہ کرتا تو زمین پر کوئی بھی

کَسَبُوۡا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہۡرِہَا مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّ لٰکِنۡ

چلنے پھرنے والا باقی نہ رہتا، لیکن (اللہ کا یہ دستور ہے کہ) لوگوں کو ایک مقررہ مدت تک ڈھیل دیتا ہے (تاکہ

یُّؤَخِّرُہُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمۡ فَاِنَّ

وہ اپنی اصلاح کرلیں) پس جونہی ان کی مقررہ مدت پہنچ جاتی ہے (تو ان کا مواخذہ کرتا ہے) یقیناً

اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیۡرًا ﴿۴۵﴾

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں (کے حالات) سے بینا ہے ●

سُوۡرَۃُ یٰسٓ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ اٰیَاتُہَا ۸۳

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

یٰسٓ ۚ ﴿۱﴾ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۙ﴿۳﴾

یاسین ● قسم ہے حکمت آموز (محکم) قرآن کی۔ یقیناً آپؐ رسولوں میں سے ہیں ●

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ؕ﴿۴﴾ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۵﴾

سیدھی راہ پر ہیں ● قرآن، خداوند قادر و مہربان کی جانب سے نازل کیا ہوا ہے ●

لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ

تاکہ آپ لوگوں کو اس چیز کے ساتھ خبردار کریں جس کے ساتھ ان کے آباؤاجداد کو خبردار کیا گیا ہے، پس یہ لوگ

غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾ لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِہِمۡ فَہُمۡ لَا

غفلت میں ہیں ● یقیناً (عذاب کا) حکم ان میں سے اکثر پر حتمی ہو چکا ہے پس اب وہ

یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ اَغۡلٰلًا فَہِیَ اِلَی

ایمان نہیں لائیں گے ● یقیناً ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک

ع ۸ ۵ ۱۷

فضائل سورہ یٰسٓ

امام جعفر صادق علیہ السلام:

ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن پاک کا دل سورہ یٰس ہے جو شخص سونے سے پہلے یا دن کو شام ہونے سے پہلے اس کی تلاوت کرے گا تو وہ سارا دن محفوظ رہے گا اور خدا اسے رزق حاصل کرنے والوں میں سے ہو گا اور جو شخص سونے پہلے اس کی تلاوت کرے گا اللہ اس کے لئے ایک ہزار فرشتہ بھیجے گا جو اس کی ہر شیطان رجیم کے شر سے اور ہر آفت سے حفاظت کریں گے اور اگر اس دن فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی وجہ سے بہشت میں داخل کرے گا۔

(ثواب الاعمال)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ انسان اپنے بعد جو چیزیں چھوڑ جاتا ہے ان میں سے تین چیزیں سب سے افضل ہیں ایک تو نیک فرزند جو اس کے لئے استغفار کرتا رہے۔ دوسرے ایسی نیک سیرت جس کی اقتدا کی جاتی رہے اور تیسرے صدقہ جاریہ جو برابر چلتا رہے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۲۹۴)

۸۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ انسان اس دنیا سے ایسی حالت میں رخصت ہو جائے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی ایک سنت پر جو اس سے چھوٹ گئی تھی عمل نہ کر پائے۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۳۴۳)

موضوع آیت ۴۵

اجل (موت کا مقررہ وقت)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ بے شک ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں، لیکن جب تقدیر الٰہی آجاتی ہے تو وہ دونوں، انسان اور موت کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ اجل ایک مضبوط قلعہ ہے۔ (بحار الانوار جلد ۵ ص ۱۴۰)

۲۔ خداوند عالم نے ہر چیز کے لئے ایک تقدیر مقرر کی ہے اور ہر تقدیر کے لئے ایک اجل ہے (غرر الحکم)

۳۔ موت کا مقررہ وقت، حفاظت کے لحاظ سے خود ہی کافی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۵ ص ۱۴۲)

۴۔ صدقہ کے ذریعہ اجل کا وقت وسیع ہو سکتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ اگر انسان کو اس کی اجل اور اجل کی تیز رفتاری نظر آجائے تو وہ آرزوں اور دنیا کی طلب کو سخت ناپسند سمجھے۔ (بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۳۶۸)

۶۔ انسان کا سانس اس کی اجل کی طرف ایک قدم ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۲ ص ۲۲۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام

نیکیوں کے ساتھ جیتے ہیں اور اپنی اجل کے ذریعہ
مرنے سے زیادہ گناہوں سے مرتے ہیں۔
(بحار الانوار جلد ۵ ص ۱۴۰)

الۡاَذۡقَانِ فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿۸﴾ وَ جَعَلۡنَا مِنۡۢ بَيۡنِ

لپیٹے ہوئے ہیں جس کے نتیجہ میں ان کے سر اوپر اٹھے ہوئے ہیں • اور ہم نے ان کے سامنے رکاوٹ اور دیوار

اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا وَّ مِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَيۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا

کھڑی کی ہے اور ان کے پیچھے (بھی) رکاوٹ اور دیوار کھڑی کی ہے، پس ہم نے انہیں ڈھانپ دیا ہے پس وہ

يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۹﴾ وَ سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ

کسی چیز کو نہیں دیکھ پاتے • اور ان کے لیے برابر ہے کہ خواہ آپؐ انہیں ڈرائیں یا نہ

تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ

ڈرائیں، ایمان نہیں لائیں گے • آپؐ تو صرف اسے تنبیہ کر سکتے ہیں جو ذکر (قرآن) کی

الذِّكۡرَ وَ خَشِىَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّ

پیروی کرتا ہے اور غیب میں (خداوند) رحمان سے ڈرتا ہے، پس آپ اسے مغفرت اور بے بہا

اَجۡرٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَ نَكۡتُبُ مَا

اجر کی خوشخبری دے دیں • یقینا ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ وہ آگے بھیج

قَدَّمُوۡا وَ اٰثَارَهُمۡ ؕ وَ كُلَّ شَىۡءٍ اَحۡصَيۡنٰهُ فِىۡۤ اِمَامٍ

چکے ہیں اور جو ان کے آثار ہیں سب کو ہم لکھتے ہیں اور ہر چیز کو ہم نے روشن پیشوا (اور کتاب) میں

مُّبِيۡنٍ ﴿۱۲﴾ۧ وَ اضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡيَةِ ۘ اِذۡ

جمع کر دیا ہے • آپؐ ان کے لیے بستی والوں کو مثال کے طور پر پیش کریں کہ خدا کے

جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ۚ اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمُ اثۡنَيۡنِ

بھیجے ہوئے ان کے پاس آئے • جب ہم نے ان کی طرف (اپنے پیغمبروں میں سے) دو کو بھیجا تو انہوں نے ان کی

فَكَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ

تکذیب کی، پھر تیسرے شخص کے ذریعہ ہم نے ان (دونوں) کی تائید کی تو ان سب نے کہا کہ ہم

مُّرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَ مَاۤ

تم لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں • تو وہ کہنے لگے تم تو ہماری طرح بشر ہی ہو اور (خداوند)

ع ۱۲ / ۱۸

اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَکۡذِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾

رحمان نے (تم پر) کوئی چیز نازل نہیں کی، تم تو محض جھوٹی باتیں کرتے ہو●

قَالُوۡا رَبُّنَا یَعۡلَمُ اِنَّاۤ اِلَیۡکُمۡ لَمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَا عَلَیۡنَاۤ

پیغمبروں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف ہی بھیجے گئے ہیں● اور ہم پر تو آشکارا

اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَیَّرۡنَا بِکُمۡ ۚ

اور واضح تبلیغ کے علاوہ اور کچھ واجب نہیں● (کفار نے انبیاء سے) کہا: ہم نے تمہاری موجودگی سے برا

لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَہُوۡا لَنَرۡجُمَنَّکُمۡ وَ لَیَمَسَّنَّکُمۡ مِّنَّا

شگون لیا ہے اگر تم (اپنی باتوں سے) باز نہ آئے تو ہم ہر حالت میں تمہیں اپنے سے دور بھگادیں گے اور تمہیں ہماری

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوۡا طَآئِرُکُمۡ مَّعَکُمۡ ؕ اَئِنۡ ذُکِّرۡتُمۡ ؕ

طرف سے دردناک عذاب ملے گا● (انبیاء نے جواب میں) کہا: تمہاری نحوست خود تمہاری ہی طرف سے ہے، کیا

بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ مِنۡ اَقۡصَا

اگر تمہیں نصیحت کی گئی ہے (تو یہ نحوست ہے؟) بلکہ تم تو زیادتی کرنے والی قوم ہو● اور شہر کے دور

الۡمَدِیۡنَۃِ رَجُلٌ یَّسۡعٰی قَالَ یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۲۰﴾ ۙ

ترین حصے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا (اور) کہا: اے میری قوم! ان پیغمبروں کی اتباع کرو●

اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا یَسۡـَٔلُکُمۡ اَجۡرًا وَّ ہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ ﴿۲۱﴾

ایسے لوگوں کی اتباع کرو جو تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتے اور خود ہدایت یافتہ ہیں●

وَ مَا لِیَ لَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور تم سب کو اسی کی طرف پلٹایا جائے گا●

ءَاَتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِـہَۃً اِنۡ یُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ بِضُرٍّ لَّا

کیا میں اس کے بجائے دوسرے معبود بنالوں؟ کہ اگر (خداوند) رحمان مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے نہ

تُغۡنِ عَنِّیۡ شَفَاعَتُہُمۡ شَیۡئًا وَّ لَا یُنۡقِذُوۡنِ ﴿۲۳﴾ ۚ اِنِّیۡۤ اِذًا

تو ان کی شفاعت مجھے کوئی فائدہ دے سکتی ہے اور نہ ہی وہ مجھے چھڑا سکتے ہیں● اس وقت تو میں

موضوع آیت ١٨

بدشگونی اور نیک فالی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ بد فالی اور بد شگونی کا کفارہ (خدا پر) توکل ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ٨ ص ٢٦٢)

٢۔ فال بد اور ایک کی بیماری کا دوسرے کو لگ جانا اور بدشگونی غلط ہے۔ (تفسیر نور الثقلین جلد ٤ ص ٣٨٢)

٣۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیک فال کو دوست رکھتے تھے اور بد فالی اور بد شگونی کو ناپسند کرتے تھے۔ اور جو شخص کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتا یا کسی چیز سے بد شگونی لیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے فرماتے تھے کہ یہ کہو ''اللھم لایؤتی الخیرالاانت ولا یدفع السیئات الاانت ولاحول ولاقوۃالابک'' یعنی اے اللہ! تو ہی اچھائی عطا کرتا ہے اور تو ہی برائی کو دور کرتا ہے، تیرے سوا نہ تو کسی کے پاس کوئی طاقت ہے اور نہ قوت۔
(بحارالانوار جلد ٩٥ ص ٣)

٤۔ بد فالی شرک ہے۔ (کنزالعمال حدیث ٢٨٥٥٦)

٥۔ جسے بد فالی اپنے ضروری کاموں سے روک دے وہ مشرک ہے۔ (کنزالعمال حدیث ٢٨٥٦٦)

٦۔ جو شخص بد شگونی لے یا جس کے لئے بد شگونی لی جائے، جو کہانت (غیب دانی) کا دعویٰ کرے یا جس کے لئے کہانت کی جائے۔ یا جو جادو کرے یا جس کے لئے جادو کیا جائے وہ سب ہم میں سے نہیں۔
(کنزالعمال حدیث ٢٨٥٨٤)

٧۔ سب سے سچا شگون، نیک فالی ہے۔
(کنزالعمال حدیث ٢٨٥٤٨)

٨۔ جب شگون لے لیا ہے تو چل پڑو، جب گمان میں مبتلا ہو جاؤ تو اسے رہنے دو اور جب حسد کرو تو اسے مت چاہو۔ (بحارالانوار جلد ٧٧ ص ١٥٣)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٩۔ شگون کا دارومدار خود تم پر ہے۔ اگر کسی چیز کو آسان سمجھ کر اس سے چشم پوشی کر لو تو وہ آسان ہو گی۔ اگر اسے سخت سمجھو اور اہمیت دو تو سخت ہو گی اور اگر کچھ بھی نہ سمجھو تو وہ کچھ نہیں۔
(وسائل الشیعہ جلد ٨ ص ٢٦٢)

لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ؕ

کھلی گمراہی میں ہوں گا ● میں تمہارے پروردگار پر ایمان لاچکا ہوں لہٰذا میری بات سنو (اور ایمان لے آؤ) ●

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ۙ

(بالآخر اسے شہید کردیا گیا) اسے کہہ دیا گیا کہ بہشت میں داخل ہو جا! تو اس نے کہا: اے کاش میری قوم کو علم ہوتا ●

بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَ مَاۤ

کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا ہے اور مجھے باعزت لوگوں میں قرار دیا ہے ● اور ہم

اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ

نے اس (مرد الٰہی کی شہادت) کے بعد (اس قوم کی ہلاکت کے لیے) آسمان سے لشکر نہیں بھیجا اور نہ ہی

وَ مَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً

اصولاً اس سے پہلے ہمارا دستور تھا ● وہ تو صرف ایک (آسمانی) چنگھاڑ تھی (ایسی ہولناک اور لرزا دینے

فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ

والی) کہ یکایک سب کا شعلہ حیات بجھ گیا ● ہائے افسوس ان بندوں پر ان کے پاس

مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ

جو بھی رسول آیا اس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ● کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ کس قدر نسلوں کو

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ؕ

ان سے پہلے ہم نے ہلاک کردیا؟ اب وہ ان (کفار) کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے؟ ●

وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ؑ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ

اور ان سب کو (ہمارے پاس) حاضر کیا جائے گا ● اور مردہ زمین

الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۖۚ اَحْیَیْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا

کو ہم نے زندہ کیا اور اس سے دانے کو باہر نکالا کہ جس سے وہ کھاتے ہیں ان کے لیے (قیامت

فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ

کے امکان کی) نشانی ہے ● اور ہم نے اس (زمین) میں

موضوع آیت ۳۳
کھانے (پینے) کے آداب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو کھانے کے وقت بسم اللہ۔۔۔پڑھے گا میں ضامن ہوں اسے کھانے سے کوئی تکلیف نہ ہو گی۔
(المحجۃ البیضاء جلد ۳ ص ۱۲)

۲۔ جو شخص کھانے پینے سے پہلے "بسم اللہ۔۔۔" اور آخر میں "الحمد للہ۔۔۔" کہے گا اس سے نعمتوں کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۴۸۴)

۳۔ کھانا نمک سے شروع کرو۔۔۔۔۔۔
(وسائل الشیعہ ۱۶ ص ۵۲۰)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۴۔ دستر خوان کے بارے میں بارہ چیزیں ایسی ہیں جن کا جاننا ہر مسلم کے لئے ضروری ہے۔ ان میں سے چار سنت، چار آداب اور چار فرض ہیں۔ جو چار فرض ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱۔ معرفت ۲۔ رضا ۳۔ بسم اللہ پڑھنا اور ۴۔ شکر کرنا، چار سنت چیزیں یہ ہیں۔ ۱۔ کھانے سے پہلے وضو کرنا ۲۔ بائیں طرف کو بیٹھنا ۳۔ تین انگلیوں سے کھانا اور ۴۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا۔ اور جو چار آداب میں شامل ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱۔ اپنے سامنے سے کھانا ۲۔ چھوٹے چھوٹے لقمے بنانا ۳۔ خوب چبا کر کھانا اور ۴۔ لوگوں کے چہروں پر کم نگاہ ڈالنا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۵۲۰)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔ آپؑ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو تکیہ لگا کر کھانا کھاتا ہے تو آپؑ نے فرمایا نہ تو ٹیک لگا کر کھانا صحیح ہے اور نہ ہی اوندھے منہ لیٹ کر۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۲ ص ۴۱۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ جو شخص کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں اپنے ہاتھوں کو دھوئے تو کھانے میں اول اور آخر برکت ہو گی۔ جتنی دیر وہ زندہ رہے گا اس کی روزی وسیع رہے گی اور جسمانی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۲۹۴)

۷۔ گرم کھانے کو ٹھنڈا ہو جانے دو۔۔۔۔۔۔
(وسائل الشیعہ ۱۶ ص ۵۱۶)

۸۔ دستر خوان پر زیادہ دیر بیٹھو، کیونکہ یہ ایسا وقت ہوتا ہے جو تمہاری عمر میں شمار نہیں ہوتا۔
(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۳۵۵)

۹۔ مناہی پیغمبر (یعنی آنحضرتؐ کی نہی کرنے والی احادیث میں سے ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے اور پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۵۱۸)

نَخِیۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ وَّ فَجَّرۡنَا فِیۡهَا مِنَ الۡعُیُوۡنِ ﴿۳۴﴾ لِیَاۡكُلُوۡا

کھجور اور انگور کے درختوں کے باغ بنائے ہیں اور اس میں چشمے شگافتہ کر کے جاری کیے ● تا کہ وہ

مِنۡ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتۡهُ اَیۡدِیۡهِمۡ ؕ اَفَلَا یَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾

اس کے پھل میووں سے اور اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھائیں، تو یہ شکر کیوں نہیں کرتے؟ ●

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ

پاک و منزہ ہے وہ خدا جس نے تمام جوڑوں کو بنایا ان چیزوں سے جسے

الۡاَرۡضُ وَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَ مِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰیَةٌ

زمین اگاتی ہے اور خود ان لوگوں سے اور ان چیزوں سے جنہیں وہ نہیں جانتے ● اور ان کے

لَّهُمُ الَّیۡلُ ۚۖ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ

لیے ایک (اور) نشانی رات ہے کہ ہم جس سے دن کو (کھال کی مانند) کھینچ کر نکال لیتے ہیں، پس وہ

مُّظۡلِمُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ الشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ

تاریکی میں ڈوب جاتے ہیں ● اور سورج بھی اپنی مقرر کردہ جگہ کی طرف چل رہا ہے۔ یہ بڑے

تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ﴿۳۸﴾ وَ الۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ

غالب آنے والے دانا خدا کی تقدیر کا نظام ہے ● اور ہم نے چاند کے لیے بھی منزلیں معین کی ہیں۔ یہاں

حَتّٰی عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِیۡمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ

تک کہ وہ آخر میں پلٹ کر کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے ● نہ سورج کے لیے سزاوار ہے کہ

لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَ لَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ

وہ چاند تک جا پہنچے اور نہ رات کے لیے ممکن ہے کہ دن پر سبقت لے جائے اور یہ سب

فِیۡ فَلَكٍ یَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّیَّتَهُمۡ

اپنے سپہر اور مدار میں تیر رہے ہیں ● اور ان کے لیے ایک (اور) نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان

فِی الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۴۱﴾ وَ خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ مَا

کی اولاد کو بھری ہوئی کشتیوں میں سوار کیا ● اور ہم نے ان کے لیے ان جیسی اور سواریوں (مثلاً اونٹ، گھوڑوں) کو۔

يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ

بنایا جن پر یہ سوار ہوتے ہیں ● اور اگر ہم چاہیں تو ان سب کو غرق کردیں اس طرح کہ نہ تو کوئی فریاد رس ان کے

لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى

لیے ہو اور نہ ہی (دریا سے) نجات دلائے جائیں ● مگر یہ کہ بار دیگر ہماری رحمت ان کے شامل حال ہو اور دوسری

حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ

مدت سے بہرہ مند ہوں ● اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (دنیا کی سزا سے) جو تمہارے سامنے ہے اور (آخرت کے

وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ

عذاب) سے جو تمہارے پیچھے ہے اس سے ڈرو، شاید تم پر رحم کیا جائے ● اور ان کے پروردگار کی

اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا

نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس نہیں آتی مگر وہ اس سے روگردانی کر لیتے ہیں ● اور جب

قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ

ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تمہیں خدا نے عطا فرمایا ہے اس سے کچھ (اس کی راہ میں) خرچ کرو

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

تو کافر لوگ مومنوں سے کہتے ہیں: ''کیا ہم اسے غذا کھلائیں

اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ

جسے اگر خدا چاہتا تو خود کھلا دیتا؟ تم تو کھلی گمراہی میں ہو'' ● اور (کفار) کہتے ہیں:

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ

اگر تم کہتے ہو تو (بتاؤ) کہ (قیامت کا) یہ وعدہ کب ہوگا؟ ● وہ صرف ایک (مہلک) چنگھاڑ کا انتظار

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾

کر رہے ہیں جو انہیں اس وقت اپنی گرفت میں لے لے گی جب وہ آپس کے جنگ وجدال میں لگے ہوں گے ●

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّ لَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾

تو اس حالت میں نہ تو کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف واپس جا سکیں گے ●

ع ۳ ۱۸ ۲

موضوع آیت ۴۷
جو خرچ کرتا ہے اللہ اسے اس کا عوض دیتا ہے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس مال سے صدقہ دیا جائے کبھی کم نہیں ہوتا، لہٰذا صدقہ دیا کرو اور بزدلی اختیار نہ کیا کرو۔
(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۳۱)

۲۔ جب بھی سورج طلوع کرتا ہے اس کے دونوں کناروں کے ساتھ دو فرشتے بھیج دیئے جاتے ہیں۔ جو باآواز بلند اعلان کرتے ہیں جسے جن وانس کے سوا سب سنتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں لوگو! اپنے رب کی طرف جلدی کرو کیونکہ جو چیز کم ہو لیکن کفایت کرے اس زیادہ سے بہتر ہے جو خدا سے بے پرواہ کر دے۔ اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو بھی اس کے دونوں جانب سے دو فرشتے یہ کہتے ہیں۔ خداوندا! جن لوگوں نے تیری راہ میں خرچ کیا ہے انہیں جلدی سے اس کا اجر عطا فرما اور جنہوں نے مال کو روکے رکھا ہے اسے جلدی تلف فرما۔ (الترغیب والترہیب ص ۱۱۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جسے عوض ملنے کا یقین ہوتا ہے وہ خرچ کرنے میں دریا دلی دکھاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۳۳)

۴۔ بعض اوقات والدین کا دیا ہوا۔ اولاد کو آن ملتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جب تم اپنا مال آخرت کے لئے بھیجو گے اور اپنے بعد کے لوگوں کو خدا کے سپرد کر جاؤ گے تو آگے بھیجے جانے والے مال میں تمہارے لئے سعادت ہو گی اور تمہارے پیچھے رہ جانے والوں کی خداوند عالم اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا۔ (غرر الحکم)

۶۔ جو شخص اپنے مال سے جو صدقہ و خیرات اچھے انداز میں دے گا، خداوند عالم اس کے بعد اس کی اولاد کی بھی اسی قدر اچھے انداز میں دیکھ بھال کرے گا۔
(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۲۵)

۷۔ صدقہ، قرضے بھی ادا کرتا ہے اور برکت بھی لے آتا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۶ ص ۲۵۵)

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں قرآن مجید میں دو آیتیں ایسی دیکھتا ہوں کہ ان کی تلاش کرتا ہوں لیکن حاصل نہیں کر پاتا اور ان میں سے ایک آیت ہے ''وما انفقتم من شئی فھو یخلفہ۔۔۔۔۔۔'' یعنی تم راہ خدا میں جو چیز بھی خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا عوض عطا کرتا ہے۔ (سبا /۳۹) چنانچہ میں خرچ تو کرتا ہوں لیکن اس کا عوض مجھے نہیں ملتا۔

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ

اور صور پھونک دیا جائے گا تو یکایک وہ سب اپنی قبروں سے (اٹھ کر) اپنے پروردگار کی طرف

یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتہ

دوڑ پڑیں گے ● کہیں گے: ہائے ہماری تباہی! کس نے ہمیں خواب گاہوں سے اٹھا دیا

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ

ہے؟ یہ وہی ہے جس کا وعدہ خداوند رحمان نے کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا ● (جی ہاں!) تو

كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا

یہ صرف ایک چنگھاڑ ہوگی کہ اچانک سب ہمارے سامنے

مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَّ لَا

حاضر کیے جائیں گے ● پس اس دن کسی پر بھی کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا اور جو کچھ تم نے

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

عمل کیا ہے تمہیں بس اسی کا بدلہ دیا جائے گا ● یقینا آج کے دن اہلِ بہشت

الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ ج هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ

خوشیوں میں مشغول ہوں گے ● وہ اور ان کی بیویاں چھاؤں کے نیچے

عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ

مزین تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ● وہاں ان کے لیے (ہر طرح کے) پھل ہوں گے اور جو کچھ وہ

مَّا یَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ صلے سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ وَ

چاہیں گے ان کے لیے موجود ہوگا ● مہربان رب کی طرف سے ان کے لیے "سلام" کی بات ہوگی ● اور

امْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ

(ان سے کہا جائے گا) اے مجرم! گناہگارو! آج (نیک لوگوں سے) الگ ہو جاؤ ● اے اولاد آدم! کیا میں نے

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم نے شیطان کی عبادت نہیں کرنی؟ یقینا وہ تمہارا

امام علیہ السلام نے فرمایا: تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرتا ہے؟۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا: پھر کیا بات ہے؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں! امامؑ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص حلال مال کمائے اور اسے راہ حق میں خرچ کرے تو وہ جو درہم بھی خرچ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کا عوض اسے عطا فرمائے گا۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۴۶)

۹۔ ہر شب جمعہ دو فرشتے آواز دیتے ہیں۔ خداوندا! خرچ کرنے والوں کو عوض عطا فرما اور روک لینے والوں (کے مال) کو تلف فرما۔

(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۱۷)

مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾

کھلم کھلا دشمن ہے● صرف میری عبادت کرنا کہ یہی سیدھا راستہ ہے●

وَ لَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا

یقیناً اس نے تم میں سے بہت سے گروہوں کو گمراہ کیا ہے تو کیا تم پھر بھی عقل

تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

سے کام نہیں لیتے؟● یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا●

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ

آج تم اسی میں داخل ہو جاؤ کیونکہ تم اس کا انکار کیا کرتے تھے اس کی آگ میں جلتے رہو● آج ہم ان کے

عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ

موںھوں پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں اس بات کی

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى

گواہی دیں گے وہ جو کچھ کرتے رہے تھے● اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو محو کردیں۔

اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَ لَوْ

پھر یہ راستے کی طرف قدم بڑھاتے رہیں کہاں سے راستہ دیکھ سکیں گے؟● اگر ہم چاہیں تو

نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

انہیں ان کی جگہ اس طرح مسخ کردیں (اور بےجان مجسمہ میں تبدیل کردیں) کہ نہ وہ آگے

مُضِيًّا وَّ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي

چل سکیں اور نہ ہی پیچھے ہٹ سکیں● اور جسے ہم طول عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں بچپنے کی طرف

الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا

پلٹا دیتے ہیں تو کیا وہ عقل سے کام نہیں لیتے؟● اور ہم نے اس (اپنے رسولؐ) کو شعر کی تعلیم نہیں دی اور

يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾

نہ یہ اس کے شایانِ شان ہے، وہ (جو ہم نے انہیں تعلیم دیا ہے) بس ایک نصیحت اور روشن قرآن ہے●

آیت ۶۸۔ بڑھاپا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ فرزند آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں ۱۔ حرص اور ۲۔ آرزوئیں
(تحف العقول ص ۴۵)

۲۔ فرزند آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں۔ ۱۔ مال کا حرص اور ۲۔ عمر کا حرص۔
(خصال صدوقؒ ص ۷۳)

۳۔ فرزند آدم کے پہلو میں ننانوے خواہشیں ہوتی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی پوری نہیں ہوتی تو وہ بوڑھا ہو جاتا ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۲۲۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ زندگی کا ثمرہ بیماری اور بڑھاپا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ غم آدھا بڑھاپا ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۱۴۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ چار چیزیں وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتی ہیں:
۱۔ خشک گوشت کھانا ۲۔ نمی پر بیٹھنا ۳۔ سیڑھیوں پر چڑھنا اور ۴۔ بڑھی عورت سے مجامعت کرنا۔
(تحف العقول ص ۲۳۳)

لِّيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۰﴾

(یہ قرآن اس لیے ہے) تاکہ جو زندہ (دل) ہے اسے خبردار کرے اور کافروں کے بارے خدا کا قول حتمی ہو جائے ●

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّمَّا عَمِلَتۡ اَيۡدِيۡنَاۤ اَنۡعَامًا

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنی قدرت کے ساتھ جو بنایا ہے ان میں سے یہ ہے کہ ان کے لیے چوپایوں

فَهُمۡ لَهَا مٰلِكُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَ

کو پیدا کیا ہے اب یہ ان کے مالک ہیں؟ ● اور ہم نے چوپایوں کو ان کے لیے رام کر دیا ہے، جن میں سے کچھ سے

مِنۡهَا يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ

سواری کا کام لیتے ہیں اور کچھ سے غذا کا کام لیتے ہیں ● اور ان کے لیے ان چوپایوں میں دوسرے فوائد اور لوگوں کے

اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

پینے کی چیزیں ہیں، تو وہ شکر کیوں نہیں بجالاتے؟ ● اور خداوند (یگانہ) کے بجائے انہوں نے دوسرے معبود بنا لیے

لَّعَلَّهُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَهُمۡ ۙ وَهُمۡ

ہیں اس امید سے کہ ان کی مدد کی جائے گی ● (حالانکہ ان کے) وہ خدا ان کی مدد نہیں کر سکتے اور یہ سب (قیامت کے دن)

لَهُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّا نَعۡلَمُ

بتوں کے لشکر کے طور پر حاضر کیے جائیں گے ● پس (اے رسولؐ!) آپؐ کو مشرکین کی باتیں رنجیدہ خاطر نہ

مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا

کردیں ہم سب باتیں جانتے ہیں جن کو یہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں ● کیا انسان نے نہیں دیکھا (اور نہیں سوچا)

خَلَقۡنٰهُ مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ

کہ ہم نے اسے ایک (بے مقدار) نطفے سے پیدا کیا ہے؟ پس اب وہ کھلا جھگڑالو بن گیا ہے ● اور ہمارے لیے

لَنَا مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلۡقَهٗ ؕ قَالَ مَنۡ يُّحۡىِ الۡعِظَامَ وَ

مثالیں دینے لگتا ہے اور اپنی خلقت کو بھول جاتا ہے، کہتا ہے: ان ہڈیوں کو خاک ہونے کے بعد

هِىَ رَمِيۡمٌ ﴿۷۸﴾ قُلۡ يُحۡيِيۡهَا الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ

کون زندہ کرے گا؟ ● آپؐ (اسے) کہہ دیجئے جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا وہی اسے دوبارہ

موضوع آیت ۷۲، کھانے میں اعتدال

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ کھانے کی خواہش ہو تو کھانا کھاؤ ابھی خواہش باقی ہو تو ہاتھ اٹھالو۔ (بحار لانوار جلد ۶۲ ص ۲۹۰)

۲۔ لباس پہنو، اور آدھے شکم تک کھانا کھاؤ اور پانی پیو، کیونکہ یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔

(تنبیہ الخواطر ص ۸۱)

۳۔ زیادہ کھانے سے بچتے رہو، کیونکہ زیادہ کھانا دل کو مسموم، اعضاو جوارح کو اطاعت کی ادائیگی سے سست (یا ناکارہ) اور کانوں کو وعظ و نصیحت سے بہرہ کر دیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۹۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ ابھی کھانے کی خواہش باقی ہو کہ اس سے ہاتھ اٹھالو، اس طرح کھانا تمہارے لئے خوشگوار ہو گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۶۸)

۵۔ تندرستی اور بسیار خوری ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۸۲)

۶۔ جو کھانے کے سلسلے میں میانہ روی اختیار کرے گا۔ اس کی تندرستی میں اضافہ ہو گا اور فکر صالح ہو گی۔

(غرر الحکم)

۷۔ بعض اوقات ایک لقمہ کئی لقموں کو روک دیتا ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۳۹۷)

۸۔ اگر لوگ کھانا کم کھائیں تو ان کے جسموں میں اعتدال پیدا ہو جائے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۴۰۶)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۹۔ جو زیادہ کھائے گا وہ اس کی غذا نہیں بنے گا اور جو صحیح مقدار کے مطابق کھائے گا نہ زیادہ تو اس کے لئے مفید ہو گا۔ اسی طرح پانی ہے اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ کھانے سے بقدر کفایت کھایا کرو، آہستہ آہستہ کھاؤ۔ ابھی کھانے کی خواہش باقی ہو کہ ہاتھ اٹھالو۔ اس سے تمہارا معدہ اور جسم ٹھیک رہیں گے۔ تمہاری عقل روشن ہو گی اور جسم ہلکا پھلکا رہے گا۔

(بحار الانوار جلد ۶۲ ص ۳۱۱)

مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِیۡمُ ۙ ﴿۷۹﴾ الَّذِیۡ جَعَلَ

زندہ کرے گا اور وہ ہر ایک کی تخلیق کو اچھی طرح جانتا ہے● (وہی ہے) جس نے

لَكُمۡ مِّنَ الشَّجَرِ الۡاَخۡضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنۡتُمۡ مِّنۡهُ

تمہارے لیے سبز درخت سے آگ کو پیدا کیا ہے تم جب بھی چاہو اس

تُوۡقِدُوۡنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

سے آگ سلگاؤ● کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ قدرت نہیں

الۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ ؕ بَلٰی ٭ وَ هُوَ

رکھتا کہ ان جیسوں کو پیدا کرے؟ ہاں (پیدا کرسکتا ہے) اور وہی تو

الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ

بڑا خالق اور بہت دانا ہے● جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرلیتا ہے تو اس سے

یَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِهٖ

کہتا ہے: ''ہو جا'' تو وہ فوراً ہو جاتی ہے● پس پاک و منزہ ہے وہ کہ ہر چیز کی حاکمیت و ملکیت

مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَیۡءٍ وَّ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾

جس کے قبضہ قدرت میں ہے اور تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے●

ع ۵ / ۱۶

سُوۡرَةُ الصّٰٓفّٰت بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَكِّیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۱۸۲

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ ﴿۲﴾

قسم ہے (منظم طریقے سے) پوری طرح صف باندھنے والوں کی● پس وہ (گناہوں اور وسوسوں سے) بطور کامل روکنے والے ہیں●

فَالتّٰلِیٰتِ ذِكۡرًا ۙ ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰـهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ ﴿۴﴾ رَبُّ

وہی جو پے در پے (آسمانی کتاب) ذکر خدا کی تلاوت کرتے ہیں● بے شک تمہارا معبود یکتا ہے● آسمانوں،

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَهُمَا وَ رَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ ﴿۵﴾

زمین اور جو کچھ کہ دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے اور مشرقوں (اور مغربوں) کا رب ہے●

فضائل سورہ صافات

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص ہر جمعہ کے دن اس سورت کی تلاوت کرے گا وہ ہمیشہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا، جب تک دنیا رہے گی ہر بلا اس سے دور رہے گی اور وسیع ترین رزق پاتا رہے گا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۱۔۳

فرشتوں کی قسمیں

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ پھر خداوند عالم نے بلند آسمانوں کے درمیان شگاف پیدا کیئے اور اس کی وسعتوں کو طرح طرح کے فرشتوں سے بھر دیا، کچھ ان میں سے سربسجود ہیں جو رکوع نہیں کرتے۔ کچھ رکوع میں ہیں جو سیدھے نہیں ہوتے، کچھ صفیں باندھے ہوئے ہیں جو اپنی جگہ نہیں چھوڑتے اور کچھ پاکیزگی بیان کر رہے ہیں جو اکتاتے نہیں۔ نہ ان کی آنکھوں میں نیند آتی ہے نہ ان کی عقلوں میں بھول چوک پیدا ہوتی ہے۔ نہ ان کے بدنوں میں سستی و کاہلی آتی ہے۔ نہ ان پر نسیان کی غفلت طاری ہوتی ہے، ان میں کچھ تو وحی الٰہی کے امین، اس کے رسولوں کی طرف پیغام رسانی کے لئے زبان حق اور اس کے قطعی فیصلوں اور فرمانوں کو لے کر آنے جانے والے ہیں۔ کچھ اس کے بندوں کے نگہبان اور جنت کے دروازوں کے پاسبان ہیں۔ کچھ وہ ہیں جن کے قدم زمین کی تہہ میں جمے ہوئے ہیں اور ان کی گردنیں بلند آسمانوں سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ اور ان کے پہلو اطراف عالم سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ ان کے شانے عرش کے پایوں سے میل کھاتے ہیں، عرش کے سامنے ان کی آنکھیں جھکی ہوتی ہیں۔ اور اس کے نیچے اپنے پروں میں لپٹے ہوئے ہیں اور ان میں اور دوسری مخلوق میں عزت کے حجاب اور قدرت کے ستر پردے حائل ہیں۔ وہ شکل و صورت کے ساتھ اپنے رب کا تصور نہیں کرے، نہ اس پر مخلوق کی صفتیں طاری کرتے ہیں۔ نہ اسے محل و مکان میں گھرا ہوا سمجھتے ہیں نہ اشباء و نظائر سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ (نہج البلاغہ خطبہ اول)

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۙ ﴿۶﴾ وَ

یقیناہم ہی نے نچلے آسمان کوستاروں کے زیور سے آراستہ کیاہے● اور

حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى

(اسے)ہرسرکش شیطان سے محفوظ کیا ہے● وہ عالم بالا(کے اسرار) کوکان

الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖۗ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا

لگاکرنہیں سن سکتے اوران پرہرطرف سے (شعلے) پھینکے جاتے ہیں● تاکہ انہیں راندہ

وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ

جائے اوران کے لئے دائمی عذاب ہے● مگریہ کہ کوئی شیطان جلدی سے کوئی خبراچک لائے تونفوذ

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ

کرنے والاایک شعلہ اس کاپیچھاکر(کے اسے تباہ کر)دیتاہے● ان سے دریافت کیجئے کہ ان کا پیداکرنا

خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ

زیادہ سخت ہے یاان کاجنہیں ہم نے(زمین اورآسمان میں) پیداکیاہے؟ہم نے انہیں لیس دار گیلی مٹی

لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَ يَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا

سے پیداکیاہے● بلکہ آپ ان(کی سوچ سے) تعجب کرتے ہیں اوروہ(آپ کا)مذاق اڑاتے ہیں● اورجب انہیں

ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِذَا رَاَوْا اٰيَةً

نصیحت کی جاتی ہے تووہ نصیحت حاصل نہیں کرتے● اورجب وہ کسی معجزہ کودیکھتے ہیں توتمسخرکرنے کے

يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ قَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۚۖ ﴿۱۵﴾

لئے ایک دوسروں کودعوت دیتے ہیں●اورکہتے ہیں یہ توایک کھلے جادوکے علاوہ کچھ نہیں ہے●

ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ ﴿۱۶﴾ اَوَ

(کہتے ہیں)جب ہم مرجائیں گے اورخاک اور(گلی سڑی) ہڈیاں ہوجائیں گے توکیا (پھردوبارہ)اٹھائے جائیں گے؟●اور

اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۚ ﴿۱۸﴾

کیا ہمارے اگلے باپ دادابھی(زندہ کیے جائیں گے)؟● کہہ دیجئے ہاں! اورتم بھی ذلیل وخوار ہو

فَاِنَّمَا هِیَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوۡا

وہ (قیامت) تو بس ایک خوفناک آواز کے ساتھ ہو گی پس اس وقت وہ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے ● اور کہیں

یٰوَیۡلَنَا هٰذَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا یَوۡمُ الۡفَصۡلِ الَّذِیۡ

گے ہائے ہماری تباہی یہ تو قیامت کا دن ہے ● (ان سے کہا جائے گا) یہی (حق اور باطل کی) جدائی کا دن

کُنۡتُمۡ بِهٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۱﴾ اُحۡشُرُوا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا وَ

ہے کہ جسے تم ہمیشہ جھٹلایا کرتے تھے ● (اللہ فرشتوں کو حکم دے گا) ظالموں کو، ان جیسے

اَزۡوَاجَهُمۡ وَ مَا کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

لوگوں کو اور خدا کو چھوڑ کر جن کی یہ پوجا کرتے تھے ● (سب کو ایک جگہ پر) اکٹھا کرو

فَاهۡدُوۡهُمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۲۳﴾ وَ قِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ

اور انہیں جہنم کی راہ پر لے چلو ● اور انہیں روک لو کہ ان سے سوال کیا جانے

مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَکُمۡ لَا تَنَاصَرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ بَلۡ هُمُ

والا ہے ● (ان سے کہا جائے گا کہ) تمہیں کیا ہوا ہے کہ (آج) تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ ● بلکہ آج

الۡیَوۡمَ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ اَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ

وہ مکمل طور پر (خدا کی قدرت کے آگے) سر جھکائے ہوئے ہیں ● ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے باہم

یَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوۡۤا اِنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَاۡتُوۡنَنَا عَنِ

سوال کریں گے ● (پیروکار اپنے راہنماؤں سے) کہیں گے بے شک تم لوگ ہی (ہمیں گمراہ کرنے کے لئے) ہمارے

الۡیَمِیۡنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوۡا بَلۡ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۹﴾ وَ مَا

پاس زبردستی آئے تھے (جواب میں) کہیں گے: (ایسا نہیں ہے) بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہیں تھے ● ہمارا

کَانَ لَنَا عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ ۚ بَلۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا طٰغِیۡنَ ﴿۳۰﴾

تمہارے اوپر کوئی زور نہیں تھا بلکہ تم خود ہی سرکش تھے ●

فَحَقَّ عَلَیۡنَا قَوۡلُ رَبِّنَاۤ ٭ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوۡنَ ﴿۳۱﴾

پس ہمارے بارے میں ہمارے پروردگار کا وعدہ (عذاب) حتمی ہو گیا ہے، ہم یقیناً عذاب چکھنے والے ہیں ●

فَاَغۡوَیۡنٰکُمۡ اِنَّا کُنَّا غٰوِیۡنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّہُمۡ یَوۡمَئِذٍ فِی الۡعَذَابِ

پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا(مگر زبردستی نہیں) کیونکہ ہم خود بھی گمراہ تھے ● پس اس دن وہ سب کے سب عذاب

مُشۡتَرِکُوۡنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا کَذٰلِکَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۴﴾

الٰہی میں برابر کے شریک ہیں ● یقیناً ہم مجرموں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں ●

اِنَّہُمۡ کَانُوۡۤا اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۙ

یہ وہی لوگ ہیں جب ان سے کہا جاتا تھا کہ "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہو تو وہ

یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَ یَقُوۡلُوۡنَ اَئِنَّا لَتَارِکُوۡۤا اٰلِـہَتِنَا

تکبر کیا کرتے تھے ● اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی وجہ

لِشَاعِرٍ مَّجۡنُوۡنٍ ﴿۳۶﴾ بَلۡ جَآءَ بِالۡحَقِّ وَ صَدَّقَ

سے اپنے خداؤں کو چھوڑدیں ● (ہرگز ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ تو حق لے کر آئے ہیں اور (سابقہ) رسولوں

الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّکُمۡ لَذَآئِقُوا الۡعَذَابِ الۡاَلِیۡمِ ﴿۳۸﴾ وَ

کی تصدیق کی ہے ● تم دردناک عذاب ضرور چکھوگے ● اور

مَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ

تم نے جو کچھ انجام دیا ہے اس کے سوا تمہیں اور سزا نہیں ملے گی۔ سوائے خدا کے خالص بندوں

الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ رِزۡقٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۴۱﴾

کے (جو سزا سے بچے رہیں گے) ● ان کے لئے ایک معین رزق ہے ●

فَوَاکِہُ ۚ وَ ہُمۡ مُّکۡرَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۴۳﴾

مختلف قسم کے میوے اور وہ خود احترام کئے جائیں گے ● نعمتوں سے بھرپور (جنت کے) باغات میں ●

عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ ﴿۴۴﴾ یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ بِکَاۡسٍ مِّنۡ

ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر (تکیہ لگائے ہوئے) ● بہتی نہر سے (شراب کے) جام ان پر پھرائے

مَّعِیۡنٍ ﴿۴۵﴾ بَیۡضَآءَ لَذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیۡنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِیۡہَا غَوۡلٌ وَّ

جائیں گے ● سفید رنگ کی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت بخش ہوگی ● جو نہ تو عقل کو زائل کردے گی

موضوع آیت ۳۴۔ گنہگاروں کا انجام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۔ قیامت کے دن ایک ایسے بندے کو بھی محشور کیا جائے گا جس کے ہاتھوں سے خون ٹپک رہا ہو گا، اور پھر اس کو سینگی جیسی یا اس سے کچھ بڑی چیز دی جائے گی اور اسے کہا جائے گا فلاں شخص کے قتل سے تمہارا یہ حصہ بنتا ہے تو وہ کہے گا خدا وندا! تو بہتر جانتا ہے کہ جس وقت تو نے میری روح قبض کی تھی اس وقت تک میں نے کسی کا خون نہیں بہایا تھا! خداوند عالم فرمائے گا:- تو نے فلاں شخص سے اس قسم کی روایت سنی تھی اور پھر اسی کے خلاف تو نے باتیں بنا کر دوسروں کو سنائی تھیں اور یہ روایت فلاں جابر شخص تک جا پہنچی اور اس نے اسے اسی کی بنا پر قتل کر دیا، لہٰذا اس قتل سے تمہارا یہ حصہ بنتا ہے (تو اس کے قتل میں شریک ہے)

(بحار الانوار جلد ۷ ص ۲۰۲)

۲۔ (خدائی احکام کو) جھٹلانے والے حکم خدا سے اپنی قبروں سے بندر اور خنزیر کی سی مسخ شدہ صورتوں میں اٹھائے جائیں گے۔ (بحار الانوار جلد ۷ ص ۲۱۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ فرمان ہے کہ کانما اغشیت وجوھم قطعا من الیل مظلما (یونس/ ۲۷) یعنی ان (جہنمیوں) کے منہ ایسے کالے ہونگے کہ گویا ان کے چہرے شب دیجور کے ٹکڑوں سے ڈھانک دیئے گئے ہوں۔ تو اس کی یوں وضاحت کی جاسکتی ہے کہ یہ سیاہی ایسے ہو گی جیسے ایک گھر ہو اور جب سیاہ رات چھا جاتی ہے تو وہ گھر باہر سے کس طرح سیاہ نظر آتا ہے؟ ان جہنمیوں کے چہرے بھی اسی طرح سیاہ ہوں گے اور اس سیاہی میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

۴۔ بروز قیامت ایک شخص ایک دوسرے شخص کے پاس آئے گا اور اس کے خون میں اپنے آپ کو رنگین کرلے گا۔ جبکہ دوسرے لوگ حساب کتاب میں مصروف ہوں گے۔ تو وہ شخص کہے گا۔ بندہ خدا! تجھے مجھ سے کیا کام؟ وہ کہے گا تو نے فلاں دن میرے خلاف کوئی ایسی بات کی تھی جس کی وجہ سے مجھے قتل کر دیا گیا تھا۔ (بحار الانوار جلد ۷ ص ۲۱۷)

۵۔ جو شخص آخرت پر دنیا کو ترجیح دے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اندھا بنا کر محشور کرے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷ اص ۲۱۸)

۶۔ جو شخص کسی مسلمان سے (منافقانہ انداز میں) دو چہروں اور دو زبانوں سے ملاقات کرے گا وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں پیش ہو گا کہ اس کے منہ میں جہنم کی آگ کی دو زبانیں ہونگی۔ (بحار الانوار جلد ۷ اص ۲۱۸)

۷۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی ندا دے گا: میرے دوستوں کو ستانے والے کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے جن کے چہروں پر گوشت نہیں ہو گا۔ تو ان کے متعلق کہا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے (دنیا میں) مومنین کو ستایا، ان سے دشمنی کی، ان سے عناد رکھا اور دین کے

لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

اور نہ ہی وہ اس کے پینے سے مست ہوں گے ● اور ان کے پاس بڑی آنکھوں والی نگاہ نیچے رکھنے والی

عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

بیویاں ہوں گی ● گویا وہ (سخت گوری ہونے کی وجہ سے) سفید انڈے ہوں جنہیں چھپایا گیا ہو ● پس وہ ایک دوسرے

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّىْ كَانَ

کے سامنے منہ کئے ہوئے آپس میں سوال کریں گے ● ان میں سے ایک کہے گا (دنیا میں) میرا

لِىْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَ اِذَا

ایک ہم نشین تھا ● جو مجھ سے کہتا رہتا تھا کہ کیا تو بھی (قیامت کی) تصدیق کرنے والوں میں سے ہے؟ ● بھلا

مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ

جب ہم سب مر جائیں گے اور خاک اور ہڈیاں بن جائیں گے (دوبارہ زندہ ہوں گے) تو کیا ہمیں جزا ملے گی؟ ● کہے

هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىْ سَوَآءِ

گا: آیا تم (بہشتی اس کے حال سے) مطلع ہو سکتے ہو؟ ● پس وہ اس کے حال سے مطلع ہو گا اور اسے جہنم

الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَ لَوْلَا

کے درمیان میں دیکھے گا ● (بہشتی شخص دوزخی سے) کہے گا خدا کی قسم قریب تھا تو مجھے بھی ہلاک کر دے ● اور

نِعْمَةُ رَبِّىْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ

اگر میرے پروردگار کی نعمت نہ ہوتی میں بھی تو (جہنم میں) حاضر کئے جانے والوں میں ہوتا ● (اہل بہشت ایک دوسرے سے

بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾

کہیں گے) آیا اب ہم نے نہیں مرنا؟ ● مگر وہی ہماری پہلی موت ہے (جو ختم ہو چکی) ہمیں کوئی اور عذاب نہیں ہو گا ●

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ

یقیناً یہ ابدی نعمتیں بہت بڑی کامیابی ہے (جو ہمیں عطا ہوئیں) ● عمل کرنے والوں کو ایسی ہی جگہ کے

الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾

لئے عمل کرنا چاہئے ● آیا بہشت کی یہ نعمتیں مہمانی کے لئے بہتر ہیں یا زقوم کا درخت؟ ●

بارے میں ان سے سختی کرتے رہے۔ پھر انہیں حکم دیا جائے گا کہ جاؤ جہنم میں۔ (بحار الانوار جلد ۷ ص ۲۰۱)

۸۔ ہم اہلبیت (علیہم السلام) سے جو شخص بھی دشمنی رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے مجذوم (کوڑھی) بنا کر محشور کرے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷ ص ۹۲)

موضوع آیت ۶۲۔ اہل جہنم کی غذا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

۱۔ اگر ''غِسلِیْن'' (جہنمیوں کی خوراک پیپ) کا ایک ڈول مشرق زمین پر انڈیلا جائے تو مغرب تک کے تمام لوگوں کی کھوپڑیاں کھولنے لگ جائیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۲)

۲۔ ''ضریع'' وہ چیز جو جہنم میں ہو گی اور وہ خاردار جھاڑی جیسی ہو گی جو حنظل (ایلوے) سے زیادہ تلخ، مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہو گی۔ اس کا نام خدا نے ضریع رکھا ہے۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۶۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ اگر ضریع (جہنمیوں کی خوراک ایک بدبودار اور خاردار جھاڑی) کا ایک قطرہ اہل دنیا کے پانی میں ملا دیا جائے تو تمام اہل دنیا اس کی بد بو سے ہلاک ہو جائیں۔ (بحار الانوار جلد ۸ ص ۲۸۰)

جہنمیوں کا مشروب

۱۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''ویسقی من ماء صدید'' (ابراہیم/۱۶) یعنی (اس جہنم میں جہنمی کو) پیپ لہو بھرا پانی پینے کو ملے گا (زبردستی) اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پینا پڑے گا اور اسے حلق با آسانی نہ اتار سکے گا۔۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: وہ پانی اس کے قریب لایا جائے گا لیکن وہ اسے ناپسند کرے گا لیکن جب اس کے بالکل نزدیک کر دیا جائے گا تو اس کا چہرہ بھن جائے گا، کھوپڑی کا چمڑا ادھڑ جائے گا اور جب اسے پیئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کٹ کر اس کے نچلے راستے سے نکل جائیں گی۔ اسی بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔'' وسقوا ماء احیما فقطع امعاء ھم'' یعنی ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو وہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا (سورہ محمد/۱۵) نیز یہ بھی فرماتا ہے کہ '' وان یستغیثوا یغا ثوابماءٍ کا لمھل یشوی الوجوہ'' یعنی اگر وہ لوگ دہائی دیں گے تو ان کی فریاد رسی (کھولتے ہوئے) پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو گا۔ اور منہ کو بھون ڈالے گا۔ (کہف/۲۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جب زقوم اور ضریع جہنمیوں کے پیٹ میں جوش کھائیں گی جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے تو وہ پانی مانگیں گے۔ پس انہیں پیپ، لہو بھرا کھولتا ہوا پانی دیا

جائے گا تو (زبردستی) اسے گھونٹ گھونٹ کرکے پینا پڑے گا اور اسے حلق میں باآسانی نہ اتار سکیں گے (اور یہ وہ مصیبت ہے کہ) اسے ہر طرف سے موت ہی موت آتی دکھائی دے گی۔ حالانکہ وہ مر نہ سکے گا۔۔۔(بحارالانوار جلد ۸ ص ۳۰۲)

إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ

یقیناً ہم نے اسے ظالموں کے لئے درد اور عذاب کا ایک ذریعہ بنایا ہے ● یقیناً یہ وہ درخت ہے جو

فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿٦٥﴾

جہنم کی تہہ سے نکلتا ہے ● اس کے خوشے اور شگوفے شیطانوں کے سروں کی مانند ہیں ●

فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ

جہنمی اس سے کھائیں گے اور اپنے پیٹ بھریں گے ● پھر اس

إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ

(غذا) کے اوپر ان کے لئے کھولتا ہوا پانی ملادیا جائے گا۔ پھر ان سب کی بازگشت

لَإِلَى الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾

جہنم کی طرف ہوگی ● بےشک انہوں نے اپنے آباواجداد کو گمراہ پایا۔

فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ

پھر بھی وہ ان کے پیچھے پیچھے دوڑے جارہے ہیں ● یقیناً ان سے پہلے اگلے لوگوں کی اکثریت (بھی)

الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ﴿٧٢﴾

گمراہ ہو چکی ہے ● اور تحقیق ہم نے ان میں خبردار کرنے والے رسول بھیجے ●

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ

پس (اب) آپ دیکھیں کہ متنبہ کیے جانے والوں کا کیا انجام ہوا؟ (وہ سب کے سب ہلاک ہوگئے) ● سوائے اللہ

الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ

کے خالص بندوں کے ● اور یقیناً نوحؑ نے ہمیں (اپنی مدد کے لئے) پکارا ہم نے ان کی پکار کا جواب دیا۔ ہم کیسا

الْمُجِيبُونَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ

بہترین جواب دینے والے ہیں ● اور ہم نے انہیں اور ان کے گھروالوں کو عظیم کرب

الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا

سے نجات دی ● اور (صرف) انہی کی نسل کو ہم نے باقی رہنے دیا ● اور آنے والوں میں ہم نے

عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوۡحٍ فِى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۹﴾

ان کی تعریف و ستائش کو باقی رہنے دیا● تمام جہانوں میں نوحؑ پر سلام ہو●

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا

یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں● بے شک وہ ہمارے مومن

الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنۡ

بندوں میں سے تھے● پھر ہم نے دوسروں کو غرق کردیا● اور بے شک ابراہیمؑ نوحؑ

شِيۡعَتِهٖ لَاِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۸۳﴾ اِذۡ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ﴿۸۴﴾

کے پیروکاروں میں سے تھے● جب وہ اپنے رب کے حضور (ہر عیب سے) سالم دل لے کر آئے●

اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖ مَاذَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفۡكًا

جب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور قوم سے کہا یہ (بت) کیا ہیں جن کی تم پوجا کرتے ہو؟● کیا اللہ کے

اٰلِهَةً دُوۡنَ اللّٰهِ تُرِيۡدُوۡنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمۡ بِرَبِّ

علاوہ دوسرے جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو؟● پس رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا

الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِى النُّجُوۡمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّىۡ

گمان ہے؟● پس ابراہیمؑ نے ستاروں کی طرف ایک خاص نگاہ کی● تو کہا کہ میں بیمار ہوں (اور تمہاری عید کی رسومات

سَقِيۡمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى

میں شرکت نہیں کرسکتا)● چنانچہ وہ لوگ ان سے منہ پھیر کر چلے گئے● پھر چھپ کر ان کے خداؤں کے پاس (بت

اٰلِهَتِهِمۡ فَقَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ ﴿۹۲﴾

خانہ میں) چلے گئے اور (ان کا مذاق اڑاتے ہوئے) کہا تم کھاتے کیوں نہیں؟● تمہیں کیا ہوا ہے بولتے کیوں نہیں؟●

فَرَاغَ عَلَيۡهِمۡ ضَرۡبًۢا بِالۡيَمِيۡنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقۡبَلُوۡۤا اِلَيۡهِ يَزِفُّوۡنَ ﴿۹۴﴾

پس بتوں کے پاس چلے گئے اور انہیں زوردار ضرب لگائی (اور پاش پاش کردیا)● پس لوگ دوڑتے ہوئے ابراہیمؑ کے

قَالَ اَتَعۡبُدُوۡنَ مَا تَنۡحِتُوۡنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ وَ

پاس آئے (اور ان سے احتجاج کیا)۔ فرمایا تم اسے پوجتے ہو جسے تم خود تراشتے ہو● حالانکہ خداوند عالم نے خود تمہیں اور جو

موضوع آیت ۸۹۔ طب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص کسی کا طبّی علاج کرتا ہے اور طب سے بے خبر ہوتا ہے۔ اگر اس سے کسی کی جان یا اس کے کسی عضو کو نقصان پہنچے تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔

(کنز العمال حدیث ۲۸۲۲۲)

۲۔ مجذوم (کوڑھی) سے یوں دور بھاگو جیسے شیر سے دور بھاگتے ہو۔ (بحار جلد ۷۷ ص ۵۰)

۳۔ (علاج کرنے والے سے فرمایا) حقیقی معنوں میں طبیب تو وہی اللہ ہے۔ تم تو رفیق اور مہربان ہو۔ مرض کا طبیب تو وہ ہی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

(کنز العمال حدیث ۲۸۱۰۱)

۴۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسنؑ علیہ السلام کو بطور نصیحت فرمایا: اے فرزند! کیا میں تمہیں ایسی چار باتیں نہ بتاؤں جن کی وجہ سے تم علاج سے بے نیاز رہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! کیوں نہیں! فرمایا: کھانا اس وقت کھاؤ جب تمہیں اس کی خواہش ہو، ابھی بھوک باقی ہو کہ اس سے ہاتھ اٹھالو۔ خوب چبا چبا کر کھاؤ، سونے سے پہلے بیت الخلاء استعمال کرو۔ جب ان باتوں پر عمل کروگے تو علاج سے بے نیاز رہوگے۔

(خصال صدوقؒ ص ۲۲۹)

۵۔ شروع سردی میں سردی سے احتیاط کرو اور آخر میں اس کا خیر مقدم کرو، کیونکہ سردی جسموں میں وہی کرتی ہے جو وہ درختوں میں کرتی ہے کہ ابتدا میں درختوں کو جھلسا دیتی ہے اور انتہا میں سرسبز و شاداب کرتی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۷ ص ۳۱۹)

۶۔ جو شخص طب کا پیشہ اختیار کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ خدا سے ڈرتا رہے، لوگوں سے خیر خواہانہ سلوک کرے اور اپنے پیشہ میں پوری کوشش سے کام کرے۔ (بحار الانوار جلد ۶۲ ص ۷۴)

۷۔ تجربہ کار، طبیب سے زیادہ محکم کار ہوتا ہے۔

(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ تم لوگ اپنے نفسوں کو اپنا دشمن سمجھو جن کے ساتھ جہاد کر رہے ہو، اور انہیں ایک عاریت کی چیز جانو جسے واپس پلٹانا ہے، کیونکہ تمہیں اپنے نفس کا طبیب بنایا گیا ہے اور صحت و تندرستی کی نشانیوں سے آگاہ کر دیا گیا ہے، بیماری کی نشاندہی کی جاچکی ہے اور دوا کا پتہ بھی بتا دیا گیا ہے۔ اب خوب اچھی طرح سے غور کرو کہ تم اپنے نفسوں کا علاج کیسے کر سکتے ہو؟

(تحف العقول ص ۲۲۴)

حضرات معصومین علیہم السلام:

۹۔ طب چار چیزوں کا نام ہے ناک میں ڈالنے کی دوا،

مَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابۡنُوۡا لَهٗ بُنۡيَانًا فَاَلۡقُوۡهُ فِى

تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے ● انہوں نے کہا اس (کی سزا) کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اسے آگ

الۡجَحِيۡمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ

میں پھینک دو ● پس انہوں نے ابراہیمؑ (کو ختم کرنے) کے لئے چال چلنا چاہی لیکن ہم نے ان لوگوں کو زیر

الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿۹۸﴾ وَ قَالَ اِنِّىۡ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىۡ

(اور مغلوب) کر لیا ● اور (ابراہیمؑ نے) کہا: میں اپنے پروردگار کی طرف جا رہا ہوں وہی میری

سَيَهۡدِيۡنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبۡ لِىۡ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰۰﴾

راہنمائی فرمائے گا ● پروردگارا! تو مجھے نیک لوگوں میں سے (فرزند) عطا فرما ●

فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡىَ

تو ہم نے انہیں ایک نوجوان بردبار (بیٹے) کی نوید دی ● پس جب وہ نوجوان کام اور کوشش میں اپنے باپ کے پایہ تک

قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىۡۤ اَرٰى فِى الۡمَنَامِ اَنِّىۡۤ اَذۡبَحُكَ فَانۡظُرۡ

پہنچ گیا (باپ نے) کہا: اے میرے بیٹے! تحقیق میں خواب میں تجھے ذبح کرتے دیکھ رہا ہوں۔ پس تم دیکھو کہ (اس

مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ سَتَجِدُنِىۡۤ

میں) تمہاری کیا رائے ہے؟ (بیٹے نے) کہا: بابا! جس چیز کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اسے انجام دیجئے تو اگر خدا نے

اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ

چاہا اس وقت آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ● پس جب دونوں جھک گئے اور ابراہیمؑ نے (ذبح کرنے

لِلۡجَبِيۡنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيۡنٰهُ اَنۡ يّٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدۡ صَدَّقۡتَ

کے لئے بیٹے کی) پیشانی کو زمین پر رکھ دیا ● تو ہم نے انہیں آواز دی کہ اے ابراہیمؑ! ● یقیناً آپ نے اپنا خواب سچا

الرُّءۡيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا

کر دکھایا (اور ہمارے حکم کی تعمیل کی) یقیناً ہم نیک لوگوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں ● یقیناً یہ

لَهُوَ الۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ

واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو اس کا فدیہ کیا ● اور

حقنہ، پچھنے اور قے۔ (وسائل الشیعہ ج ۱۷ ص ۱۱۷)

موضوع آیت ۱۰۶

مومن کی کڑی آزمائش

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مومن پانچ سختیوں میں مبتلا رہتا ہے: ۱۔ مومن اس سے حسد کرتا ہے ۲۔ منافق اس سے بغض رکھتا ہے ۳۔ کافر اس سے لڑتا رہتا ہے۔ ۴۔ نفس اس سے جھگڑتا رہتا ہے۔ اور ۵۔ شیطان اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

(کنزالعمال جلد اول ص ۱۶۱ حدیث ۸۰۹)

۲۔ تم سے پہلے ایسا ہوتا تھا کہ انسان کو پکڑ لیا جاتا تھا۔ اس کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا اور اسے اس میں گاڑ کر اس کے سر پر آرے چلائے جاتے تھے، جس سے وہ دو ٹکڑے ہو جاتا تھا، لیکن پھر بھی وہ اپنے دین کو نہیں چھوڑتا تھا، لوہے کی کنگھیوں سے اس کی ہڈیوں اور اعضاء سے گوشت نوچ لیا جاتا تھا، لیکن وہ اپنے دین کو نہیں چھوڑتا تھا۔

(کنزالعمال جلد ۱ حدیث ۱۳۲۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ متقی مومن کی آزمائش کی رفتار بارش کے زمین پر پڑنے سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے۔

(بحارالانوار جلد ۶۷ ص ۲۲۲)

۴۔ سدیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: خداوند عالم مومن کو مصیبت (یا بیماری) میں مبتلا کرتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا مومن کے علاوہ بھلا اور کون مبتلا ہوتا ہے؟۔

(بحارالانوار جلد ۶۷ ص ۲۴۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔ خداوند تعالی نے ایک حبشی پیغمبر کو ان کی قوم کی طرف بھیجا جس نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ بھی کی اور اس جنگ میں پیغمبر کے کچھ ساتھی مارے گئے کچھ کو قید کر لیا گیا اور ان کے لئے خندقیں کھود کر ان میں آگ روشن کر دی گئی، پھر دشمن نے کہا جو ہمارے دین و ملت کا آدمی ہے وہ الگ ہو جائے اور جو اس نبی کے دین پر ہے وہ اس آگ میں کود پڑے، چنانچہ (پیغمبر کے پیروکار) اس میں کود گئے۔ ان میں سے ایک عورت بھی آئی جس کے ساتھ اسکا کمسن بچہ تھا، وہ آگ میں جانے سے ہچکچائی تو اس معصوم بچے نے کہا، اماں جان! گھبراؤ نہیں آگ میں کود جاؤ! چنانچہ اس نے بھی آگ میں چھلانگ لگا دی اور یہی قوم اصحاب الاخدود۔ (خندقوں والی قوم) ہے۔

(تفسیر نورالثقلین جلد ۵ ص ۵۴۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ آزمائش مومن کی زینت ہے، اور عقلمند انسان کے

لئے خدا کی مہربانی ہے، کیونکہ آزمائش کا مومن کے ساتھ ساتھ رہنا اور اس کا اس پر صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا اس کے ایمان کی صحت کی نشانی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۶۷ص ۲۲۱)

۷۔ سب سے کڑی آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے۔ پھر ان کی جوان کے نزدیک ہوتے ہیں پھر درجہ بدرجہ ان جیسے لوگوں کی۔ (بحارالانوار جلد ۶۷ص ۲۰۰)

تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾

ہم نے بعد میں آنے والوں کے لئے اسے (نیک نامی کو) باقی رکھا ● (درود) وسلام ہوں ابراہیمؑ پر ●

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

ہم نیک لوگوں کو اسی طرح جزادیتے ہیں ● یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ

میں سے تھے ● اور ہم نے انہیں اسحاقؑ کی خوشخبری دی جو صالح لوگوں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ بٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَ عَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَ مِنْ

میں سے ایک پیغمبر تھے ● اور ہم نے اس (ابراہیمؑ کو) اور اسحاق کو برکتوں سے مالامال کردیا، اور دونوں کی

ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَ لَقَدْ

نسل سے (کچھ تو) نیک لوگ تھے اور (کچھ) اپنے اوپر واضح طور پر ظلم کرنے والے تھے ● اور بے شک

مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ نَجَّيْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا

ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر احسان کیا ● اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَ نَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ

ہم نے بہت بڑے غم واندوہ سے بچالیا ● اور ہم نے ان کی مدد کی جس کی وجہ سے وہ غالب

الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ

آگئے (اور کامیابی حاصل کرلی) ● اور ہم نے ان دونوں کو روشنی عطا کرنے والی کتاب دی ● اور

هَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي

ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کردی۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں سے ان کے لئے (نیک

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا

نامی کو) باقی رکھا ● سلام ہو موسیٰؑ اور ہارونؑ پر ● ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا

نیک لوگوں کو اسی طرح جزادیتے ہیں ● یقیناً وہ دونوں ہمارے

الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلۡیَاسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾ؕ اِذۡ

مومن بندوں میں سے تھے ● اور یقیناالیاسؑ ہمارے پیغمبروں میں سے تھے ● جب انہوں نے اپنی

قَالَ لِقَوۡمِہٖۤ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا وَّ تَذَرُوۡنَ

قوم سے کہا: آیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے ہو؟ ● کیا تم بَعل (بت) کو پکارتے ہو اور بہترین

اَحۡسَنَ الۡخَالِقِیۡنَ ﴿۱۲۵﴾ۙ اللّٰہَ رَبَّکُمۡ وَ رَبَّ اٰبَآئِکُمُ

خلق کرنے والے کو چھوڑدیتے ہو؟ ● اللہ ہی تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا

الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۲۶﴾ فَکَذَّبُوۡہُ فَاِنَّہُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ۙ اِلَّا

پروردگار ہے ● پس لوگوں نے انہیں جھٹلایا اور یقیناوہ (جہنم میں) حاضر کئے جائیں گے ● سوائے

عِبَادَ اللّٰہِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَکۡنَا عَلَیۡہِ فِی

خدا کے برگزیدہ بندوں کے ● اور ہم نے بعد میں آنے والوں کے لئے اس کے لئے (نیک

الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۲۹﴾ۙ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا کَذٰلِکَ

نامی کو) باقی رکھا ● درود و سلام ہو الیاسؑ پر ● ہم نیک

نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّہٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳۲﴾

لوگوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں ● یقیناوہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَ اِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ؕ اِذۡ نَجَّیۡنٰہُ وَ اَہۡلَہٗۤ

اور یقیناالوطؑ بھی رسولوں میں سے تھے ● جبکہ ہم نے اسے اور اس کے تمام گھر والوں کو (اپنے

اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾ۙ اِلَّا عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرۡنَا

قہر و غضب سے) نجات دی ● سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے (ہلاک ہونے والی) تھی ●

الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اِنَّکُمۡ لَتَمُرُّوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مُّصۡبِحِیۡنَ ﴿۱۳۷﴾

پھر ہم نے باقی لوگوں کو تباہ کر دیا ● اور تم یقیناً ان کے آثار سے صبح کے وقت گزرتے ہو ●

وَ بِالَّیۡلِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ؑ وَ اِنَّ یُوۡنُسَ لَمِنَ

ع ۴ ۲۵ ۸

اور رات کو (بھی) تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟ ● اور یقیناً یونسؑ بھی

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

رسولوں میں سے تھے● جب وہ(اپنی قوم سے) بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگے●

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ

پس قرعہ ڈالا، تووہ ہارجانے والوں میں سے ہوگئے۔ پس ایک بڑی مچھلی نے انہیں نگل

الْحُوْتُ وَ هُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ

لیا اور وہ خود کو ملامت کررہے تھے● پس اگروہ خداکی تسبیح کرنے والوں میں

الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ النصف

سے نہ ہوتے ● تو وہ اس کے پیٹ میں روز قیامت تک رہتے●

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ

پس ہم نے انہیں خشک زمین پر پھینک دیا حالانکہ وہ بیمار تھے● اورہم نے

شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ

ان پر کدوکادرخت اگادیا● اورہم نے انہیں ایک لاکھ یازیادہ لوگوں

يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾

کی طرف بھیجا● پس وہ لوگ ایمان لائے اورہم نے ایک عرصہ تک انہیں کامیاب اور بہرہ مند کیا●

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ

توآپ ان سے پوچھئے کہ کیابیٹیاں توآپ کے پروردگار کے لئے ہوں اوران کے اپنے لئے بیٹے ہوں؟● یا

خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ

ہم نے ملائکہ کومادہ خلق کیاہے اوروہ انہیں دیکھ رہے تھے؟● یادرکھو! یہ

مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّهُمْ

لوگ تہمت لگاتے ہیں جویہ کہتے ہیں● کہ ''خداکی اولادہے''اوریقیناًیہ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا

لوگ جھوٹے ہیں● آیاخدانے بیٹوں کی بجائے بیٹیوں کو منتخب کیاہے؟● تمہیں

موضوع آیت ۱۴۱، قرعہ ۔ اور ۔ استخارہ

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ پیغمبر خداؐ نے مجھے یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے ہدایت فرمائی: یا علیؑ! جو (خدا سے) استخارہ کرے گا وہ کبھی سر گردان نہیں ہو گا اور جو (لوگوں سے) مشورہ کرے گا وہ کبھی پشیمان نہیں ہو گا۔
(بحارالانوار جلد۹۱ ص۲۲۵)

۲۔ (خدا سے) استخارہ کرو اور اپنی رائے پر عمل نہ کرو، کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی رائے پر عمل کیا اور ہلاک ہو گئے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ جو خدا سے ایک مرتبہ خیر طلب کرے گا، اور اس پر راضی بھی ہو گا تو خداوند تعالیٰ بھی اسے خیر ہی عطا فرمائے گا۔ (بحارالانوار جلد۹۱ ص۲۵۶)

۴۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے میرے بندے کی بد بختی اسی بات میں ہوتی ہے کہ وہ مجھ سے استخارہ کئے بغیر کام کرتا ہے۔ (بحارالانوار جلد۹۱ ص۲۲۲)

۵۔ یسع قمی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اور اس بارے میں خدا سے استخارہ بھی کرتا ہوں لیکن اس میں مجھے کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔۔۔ تو امام علیہ السلام نے فرمایا: تم قرآن مجید کو کھولو اور اس کی پہلی سطر پر نگاہ کرو اور اسی کے مطابق عمل کر، انشاء اللہ (کامیابی ہو گی)
(وسائل الشیعہ جلد ۴ ص ۸۷۵)

۶۔ جو شخص استخارہ کئے بغیر کسی کام میں لگ جائے اور پھر اس میں پھنس جائے تو اسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔
(بحارالانوار جلد۹۱ ص ۲۲۳)

۷۔ جب معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا تو قرعہ سے بڑھ کر اور کیا چیز منصف ہو سکتی ہے؟ آیا اللہ تعالی نہیں فرماتا: ''فساھم فکان ض المدحضین'' (صافات/۱۴۱)
(من لایحضر الفقیہ جلد ۳ ص ۵۲)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۸۔ ہر نا معلوم معاملے میں قرعہ ڈالا جائے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۱۸۹)

لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ

کیاہوگیاہے؟تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟● کیاتم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟● آیاتمہارے پاس

لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

(ان باطل عقائد کی) کوئی روشن دلیل ہے● پس اگر تم سچے ہوتواپنی کوئی کتاب (اور

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ جَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَ

وثیقہ) لے آؤ● اور خدااور جنوں کے درمیان سلسلہ نسب قائم کردیا ہے، حالانکہ جنات اچھی

لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

طرح جانتے ہیں کہ وہ (حساب وکتاب کے لئے) ضرور حاضر کئے جائیں گے● جو کچھ وہ کہتے ہیں اللہ

عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ

تعالیٰ اس سے پاک وپاکیزہ ہے● سوائے خداکے برگزیدہ بندوں کے● پس یقیناتم(بت

وَ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

پرست)اورجس چیز کی تم عبادت کرتے ہو● تم ہرگز(مخلوق کو)خداکے خلاف گمراہ نہیں کرسکتے●

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَ مَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ

مگرجوشخص خود ہی جہنم کارخ کرے۔ (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے لئے

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ اِنَّا

مقررکردہ مرتبہ اورمقام نہ ہو● اوریہ ہم ہی ہیں جنھوں نے(اطاعت خداکے لئے)صف باندھی ہوئی ہے● اور ہم

لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ

ہی ہیں خداکی تسبیح کرنے والے● وہ(مشرکین)ہمیشہ تاکید کے ساتھ کہتے تھے● اگر

اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ

ہمارے پاس بھی پہلے لوگوں (کی کتابوں) کا سانصیحت نامہ ہوتا● توہم بھی اللہ کے برگزیدہ

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ

بندوں میں سے ہوتے● پس انہوں نے اس کاانکار کردیا، توجلد وہ(اپنے کفر کے انجام کو)جان لیں گے● اور

موضوع آیت ۱۶۰۔اخلاص کی حقیقت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ ہر حق کی ایک حقیقت ہوا کرتی ہے۔ اور انسان اخلاص کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس بات کی خواہش کو ترک نہ کر دے کہ اس نے جو کام خدا کے لئے انجام دیا ہے لوگ اس کی تعریف کریں۔ (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۳۰۴)

۲۔ مخلص کی چار علامتیں ہیں۔ ۱۔ اس کا دل صحیح رہتا ہے۔ ۲۔ اس کے اعضاء و جوارح سالم رہتے ہیں (ان سے کوئی برائی سرزد نہیں ہوتی) ۳۔ اپنی نیکیوں کو کام میں لاتا ہے ۴۔ اور اپنی برائیوں کو روکے رکھتا ہے۔ (تحف العقول ص ۲۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جس شخص کا باطن وظاہر اور کردار و گفتار مختلف نہ ہوں اس نے امانتداری کا فرض انجام دیا اور اللہ کی عبادت میں خلوص سے کام لیا۔
(نہج البلاغہ مکتوب ۲۶)

۴۔ خالص عبادت یہ ہے کہ انسان صرف اپنے رب ہی سے امیدیں وابستہ رکھے اور صرف اپنے گناہوں سے ڈرے۔ (غررالحکم)

۵۔ زہد، مخلص لوگوں کی عادت ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ خالص عمل یہ ہے کہ تم صرف اس بات کی خواہش رکھو کہ تمہارے اس کام کی تعریف صرف خداوند عالم ہی کرے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۳۰)

۷۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا اے روح اللہ ! خدا کے لئے کون شخص مخلص ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ جو صرف خدا کے لئے عمل کرتا ہے اور اس نے جو کام خدا کے لئے انجام دیا ہے اس کی تعریف کی توقع بھی خدا کے سوا کسی اور سے نہیں رکھتا۔ (درمنثور جلد ۲ ص ۷ ۲۳)

اخلاص اور ریاکاری

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۔ حق اور باطل کے درمیان صرف عقل کی کمی کا فاصلہ ہوتا ہے۔ آپؑ سے پوچھا گیا فرزند رسولؐ وہ کیسے؟ فرمایا: وہ یوں کہ جب کوئی بندہ کسی قسم کا عمل انجام دیتا ہے اور وہ خدا کی رضا کے لئے ہوتا ہے لیکن اس بارے میں خدا کے غیر کو مد نظر رکھتا ہے۔
اگر اس نے خلوص کے ساتھ خدا کے لئے انجام دیا ہوتا تو اسے اس کی تمنا سے بھی پہلے وہ کچھ مل جاتا جو وہ چاہتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۶۹ ص ۲۹۹)

لَقَدۡ سَبَقَتۡ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمۡ

اور یقیناً ہمارا فرمان ہمارے بندوں کے لئے پہلے سے متعین کیا جاچکا ہے جنہیں ہم نے رسول بنا کر بھیجا ہے ● بیشک

لَهُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنۡدَنَا لَهُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۱۷۳﴾

یہی لوگ ہی کامیاب ہیں ● اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب ہے ●

فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتّٰى حِیۡنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبۡصِرۡهُمۡ فَسَوۡفَ

پس آپ ایک (مقرر) مدت تک کے لئے (کفار سے) منہ پھیر لیں ● اور ان (کی دشمنی) کو دیکھتے رہیں پس وہ

یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ

خود بھی جلد دیکھ لیں گے ● تو کیا وہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں؟ ● پس جب وہ

بِسَاحَتِهِمۡ فَسَآءَ صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنۡهُمۡ

(عذاب) ان کے آنگن میں اترے گا، تو وہ متنبہ کی ہوئی قوم کی بہت بری صبح ہوگی ● اور آپ ان سے ایک

حَتّٰى حِیۡنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّ اَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾

مدت تک منہ پھیر لیں ● اور دیکھتے رہیں، پس وہ بہت جلد خود بھی یہ دیکھ لیں گے (کہ ان کا انجام کیا ہو گا؟) ●

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ

آپ کا رب جو عزت والا ہے ان باتوں سے پاک و پاکیزہ ہے جو یہ بیان کرتے ہیں ● اور سلام

عَلَى الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۸۲﴾ ع ۵

ہو تمام رسولوں پر ● اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ●

سُوۡرَةُ صٓ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَكِّیَّةٌ آیَاتُهَا ۸۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

صٓ وَ الۡقُرۡاٰنِ ذِی الذِّكۡرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا

صاد۔ نصیحت والے قرآن کی قسم ہے ● لیکن جنہوں نے کفر اختیار کیا وہ سخت سرکشی

فِیۡ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ

اور شدید مخالفت میں ہیں ● ہم نے ان سے پہلے بہت سی قوموں کو (ان کے کفر و نفاق کی وجہ سے) ہلاک

فضائل سورہ ص

امام محمد باقر علیہ السلام:

جو شخص شب جمعہ اس سورت کی تلاوت کرے گا اسے دنیا اور آخرت کی وہ بھلائی عطا کی جائے گی جو کسی نبی مرسل اور ملک مقرب کے سوا کسی اور کو نہیں ملی ہوگی۔ (ثواب الاعمال)

فَنَادَوۡا وَّ لَاتَ حِیۡنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ

کردیا۔پس وہ فریاد کرنے لگے مگر (کیا فائدہ) وہ وقت فرار کاوقت نہیں تھا● اورانہوں نے اس بات

مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ ۫ وَ قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ هٰذَا سٰحِرٌ

پر تعجب کیاکہ ایک خبردار کرنے والاخودانہی میں سے ان کے پاس آیااور کفار نے کہا: یہ تو

کَذَّابٌ ۖ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الۡاٰلِهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا

جھوٹا جادوگر ہے● کیااس نے بہت سے معبودوں کی جگہ ایک معبودبنالیاہے؟یقیناً

لَشَیۡءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَ انۡطَلَقَ الۡمَلَاُ مِنۡهُمۡ اَنِ امۡشُوۡا وَ

یہ توبڑی عجیب چیز ہے● اور کفر کے سربراہوں نے (پیغمبر کی باتوں کو) چھوڑدیا(اوردوسروں سے بھی کہا) کہ

اصۡبِرُوۡا عَلٰۤی اٰلِهَتِکُمۡ ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیۡءٌ یُّرَادُ ۖ﴿۶﴾ مَا

چلتے رہواوراپنے خداوں (کی پوجا) پر قائم رہواور تمہارااس بات پر قائم رہناہی مطلوب امر ہے● ہم نے

سَمِعۡنَا بِهٰذَا فِی الۡمِلَّةِ الۡاٰخِرَةِ ۚۖ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا

یہ باتیں اگلے دور (کے کسی دین یادین مسیحیت) میں نہیں سنی ہیں،یہ توایک

اخۡتِلَاقٌ ۖ﴿۷﴾ ءَاُنۡزِلَ عَلَیۡهِ الذِّکۡرُ مِنۡۢ بَیۡنِنَا ؕ بَلۡ

خودساختہ دین ہے● آیاہم سب کے درمیان میں سے اسی پر قرآن نازل ہواہے؟(ان کی یہ باتیں صرف بہانہ ہیں) بلکہ

هُمۡ فِیۡ شَکٍّ مِّنۡ ذِکۡرِیۡ ۚ بَلۡ لَّمَّا یَذُوۡقُوۡا عَذَابِ ؕ﴿۸﴾

وہ قرآن کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں ،بلکہ انہوں نے ابھی میراعذاب چکھا ہی نہیں●

اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَحۡمَةِ رَبِّکَ الۡعَزِیۡزِ الۡوَهَّابِ ۚ﴿۹﴾

کیاآپ کے غالب اوربخشش کرنے والے رب کی رحمت کے خزانے ان کے اختیار میں ہیں ؟●

اَمۡ لَهُمۡ مُّلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَهُمَا ۟ قف

یاآسمانوں اور زمین اورجوکچھ ان کے درمیان ہے سب پران کی حکومت ہے؟ توپھراپنے ان ذرائع کے ساتھ اوپر

فَلۡیَرۡتَقُوۡا فِی الۡاَسۡبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنۡدٌ مَّا هُنَالِکَ مَهۡزُوۡمٌ

چڑھ جائیں (اور وحی کے نزول کوروک دیں)● وہ ایک چھوٹاسالشکرہے جوتمام

مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ

گروہوں سے شکست کھاچکاہے ● ان کفار (مکہ) سے پہلے (بھی) نوحؑ اور عاد کی قوم اور

فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ

قدرت مند فرعون نے انبیاء کو جھٹلایا ہے ● (جس طرح کہ) ثمود کی قوم ،لوط اور ایکہ والے

لْئَيْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ

(شعیبؑ کی قوم) جو کئی گروہ تھے (انبیاء کو جھٹلا چکے ہیں) ● ان گروہوں میں سے ہر ایک نے رسولوں کو

الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَ مَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً

جھٹلایا تو ان کے بارے میں میرا عذاب لازم ہو گیا ● گویا ان کفار کو اس تباہ کن چیخ کا انتظار ہے جس

وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَ قَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا

کے بعد ان کے لئے کسی قسم کی واپسی ناممکن ہے ● اور کہتے ہیں: پروردگارا! (عذاب کا) ہمارا

قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

حصہ روز قیامت سے جس قدر جلدی ہو سکے ہمیں دیدے ● (اے رسولؐ!) جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے

وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا

اور ہمارے قدرت مند بندے داؤد کو یاد کیجئے جو ہمیشہ ہماری بارگاہ میں رجوع کئے رہتے تھے ● یقیناً

سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾

ہم نے ان کے لئے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا تاکہ صبح وشام ان کے ساتھ تسبیح کرتے رہیں ●

وَ الطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ شَدَدْنَا

اور پرندوں کو (بھی مسخر کیا) تاکہ سب اکٹھے ہو کر ان کی طرف رجوع کریں ● اور ہم نے ان کی حکومت

مُلْكَهٗ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَ هَلْ

وفرمانروائی کو مستحکم کر دیا اور انہیں حکمت عطا کی اور صحیح اور عادلانہ فیصلہ کرنے کی صلاحیت دی ● اور کیا

اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾

آپ کے پاس مقدمہ والوں کی خبر آئی ہے، جب وہ (داؤدؑ کے) محراب کی دیوار پر چڑھ گئے؟ ●

ع ۱۴/۱۰

موضوع آیت ۱۳، شیطانی گروہ

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام۔

۱۔ (اپنے ایک خطبہ میں منافقین کی صفتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں) وہ شیطان کا گروہ اور آگ کا شعلہ ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ شیطان کا گروہ ہیں اور جانے رہو کہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹا اٹھانے والا ہے۔ (مجادلہ/۱۹) (نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۴)

۲۔ شیطان نے اپنے گروہ کو جمع کر لیا ہے اور اپنے سوار و پیادے سمیٹ لئے ہیں، میرے ساتھ یقینا میری بصیرت ہے۔۔۔۔۔۔(نہج البلاغہ خطبہ ۱۰)

۳۔ (جب آپؑ کو آپ کی بیعت توڑنے والوں کی خبر پہنچی تو فرمایا): معلوم ہونا چاہیئے کہ شیطان نے اپنے گروہ کو بھڑکانا شروع کر دیا ہے اور اپنی فوجیں فراہم کر لی ہیں تاکہ ظلم اپنی حد تک اور باطل اپنے مقام پر پلٹ آئے۔ خدا کی قسم! انہوں نے مجھ پر کوئی سچا الزام نہیں لگایا، اور نہ انہوں نے میرے اور اپنے درمیان انصاف برتا۔۔۔(نہج البلاغہ خطبہ ۲۲)

۴۔ مگر مجھے اس کی فکر ہے کہ اس قوم پر حکومت کریں بد مغز اور بد کردار لوگ! اور وہ اللہ کے مال کو اپنی املاک اور اس کے بندوں کو اپنا غلام بنالیں، نیکوں سے برسرپیکار رہیں اور بد کرداروں کو اپنے جتھے (گروہ) میں رکھیں۔۔۔(نہج البلاغہ مکتوب ۶۲)

۵۔ لوگو! فتنوں کے وقوع کا آغاز وہ نفسانی خواہش ہوتی ہے۔ جن کی پیروی کی جاتی ہے۔۔ اور اگر حق، باطل کے شائبہ سے پاک وصاف سامنے آتا۔ اس میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہوتا، لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ ادھر سے لیا جاتا ہے اور کچھ ادھر سے، اور دونوں کو آپس میں خلط ملط کر دیا جاتا ہے اور دونوں کو ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر شیطان اپنے دوستوں پر چھا جاتا ہے۔ اور صرف وہی لوگ بچے رہتے ہیں جن کے لئے پہلے سے توفیق الٰہی اور عنایت خداوندی موجود ہو۔

(تفسیر نورالثقلین جلد ۵ ص ۲۶۷)

اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡهُمۡ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ۚ

جب وہ (ناگہانی) داؤد کے پاس آگئے اور وہ (انہیں دیکھ کر) گھبرا گئے۔ تو انہوں نے کہا: آپ ڈریں

خَصۡمٰنِ بَغٰی بَعۡضُنَا عَلٰی بَعۡضٍ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَنَا

نہیں ہم مقدمہ کے دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، پس آپ

بِالۡحَقِّ وَ لَا تُشۡطِطۡ وَ اهۡدِنَاۤ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

ہمارے درمیان حق کا فیصلہ کیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ کی رہنمائی کیجئے ●

اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیۡ ۟ لَهٗ تِسۡعٌ وَّ تِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً وَّلِیَ نَعۡجَةٌ

یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے مگر وہ (اپنے اس

وَّاحِدَةٌ ۟ فَقَالَ اَکۡفِلۡنِیۡهَا وَ عَزَّنِیۡ فِی الۡخِطَابِ ﴿۲۳﴾

قدر مال کے باوجود مجھ سے) کہتا ہے: وہ دنبی بھی میرے حوالے کردے۔ اور گفتگو میں مجھ پر دباؤ ڈالتا ہے ●

قَالَ لَقَدۡ ظَلَمَکَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِکَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَ

(داؤد نے) کہا: یقیناً اس نے تم سے اپنی دنبیوں کے ساتھ تمہاری دنبی ملانے کا مطالبہ کرکے تم پر ظلم کیا ہے، البتہ بہت

اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ لَیَبۡغِیۡ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ

سے شریک لوگ ایسے ہیں جن کے بعض دوسرے بعض پر ستم کرتے ہیں۔ سوائے ان کے جو ایمان لے آئے اور

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیۡلٌ مَّا هُمۡ ؕ

نیک اعمال بجالائے ہیں، اور ایسے لوگ کم ہیں، اور داؤد متوجہ ہوئے کہ ہم نے انہیں (اس انداز کے ذریعہ) آزمایا ہے پس

وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسۡتَغۡفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاکِعًا وَّ

فریق مخالف کا موقف سنے بغیر فیصلہ دینے پر پشیمان ہوئے اور اپنے پروردگار سے معافی مانگی اور رکوع میں جھک

اَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة فَغَفَرۡنَا لَهٗ ذٰلِکَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰی وَ

گئے اور توبہ کی۔ پس ہم نے بھی (ان کے جلدی فیصلہ کرنے پر) انہیں معاف کردیا، اور بتحقیق انہیں ہمارا اقرب

حُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰکَ خَلِیۡفَةً فِی

حاصل ہے اور نیک انجام بھی ● اے داؤد! یقیناً ہم نے آپ کو زمین میں

السجدة

الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ

اپناجانشین مقرر کیاہے،پس آپ لوگوں کے درمیان برحق فیصلے کیاکریں اوراپنی

الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ

خواہشات کی پیروی نہ کریں ورنہ یہ چیزآپ کو خدا کی راہ سے منحرف کردے گی، یقیناً

یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا

جولوگ راہ خداسے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے اس

نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ

لئے کہ وہ روزقیامت کوبھلاچکے ہیں● اورہم نے آسمان وزمین اور

الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ

جوکچھ کہ ان کے درمیان ہے بے مقصدپیدا نہیں کیایہ ان لوگوں کی

كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ اَمْ

سوچ ہے جوکافرہیں۔پس کافروں کے لئے آتش جہنم کاعذاب ہے● کیا

نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ

ہم ان لوگوں کوجوایمان لائے اوراعمال صالحہ کئے ایسے لوگوں کی مانند قرار دیں گے جو

فِی الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ

زمین میں فسادبرپاکرتے ہیں۔یااہل تقویٰ کوفاجروں کی مانند بنائیں گے؟● (یہ) بابرکت

اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا

کتاب ہے جوہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے تاکہ لوگ اس میں فکروتدبرسے کام لیں اور عقلمند

الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ ؕ نِعْمَ

نصیحت حاصل کریں● اورہم نے داؤدؑ کوسلیمانؑ عطافرمایا۔وہ بہت اچھے بندے تھے اس لئے کہ

الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ

ہماری بارگاہ میں بہت زیادہ حاضررہتے ●جب عصرکے وقت ان کے پاس تیز رفتار چست گھوڑے

موضوع آیت ٢٨
حکمت (دانشمندی) کے موجبات اور موانع

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ جو شخص دنیا سے روگردانی کرے خداوند عالم اس کے دل میں حکمت کو محکم کر دیتا ہے۔ اور اس کی زبان کو اس کے ساتھ گویا فرماتا ہے۔۔

(بحارالانوار جلد ٧٧ ص ٨٠)

حضرت علی علیہ السلام:

٢۔ خواہشات نفسانی پر غالب آجاؤ، تو تمہاری حکمت پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ (غرر لحکم)

٣۔ حسن گفتار اور نرم مزاج والوں سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

٤۔ حضرت لقمان علیہ السلام سے کسی نے کہا کیا آپ فلاں خاندان کے غلام نہیں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں! اس نے کہا: پھر ہم آپ سے (حکمت کی ایسی باتیں) کیونکر دیکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: بات سچی کہتا ہوں، امانت کو ادا کرتا ہوں، جو بات میرے کام کی نہیں ہوتی اسے چھوڑ دیتا ہوں، آنکھوں کو بند رکھتا ہوں، زبان کو روکے رکھتا ہوں، پاکیزہ کھانا کھاتا ہوں۔ جو شخص اس سے کم ہو وہ مجھ سے پست ہے اور جو اس سے زیادہ ہو وہ مجھ سے بالاتر ہے۔ اور جو اس پر عمل کرے وہ مجھ جیسا ہوتا ہے۔

(تنبیہ الخواطر ص ٤٥٨)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٥۔ غیظ و غضب صاحب حکمت کے دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ اور جو اپنے غیظ و غضب پر قابو نہیں پاتا وہ عقل پر کبھی قابو نہیں پاتا۔ (بحارالانوار جلد ٧٨ ص ٢٥٥)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

٦۔ جس طرح کھیتی نرم زمین میں اگتی ہے ٹھوس اور سخت زمین میں نہیں اگتی، اسی طرح حکمت بھی متواضع شخص کے دل میں نشوونما پاتی ہے۔ جبار اور متکبر شخص کے دل میں گھر نہیں کرتی، کیونکہ اللہ جل شانہ نے تواضع کو عقل کا وسیلہ اور ذریعہ بنایا ہے۔

(بحارالانوار جلد ٧٨ ص ٣١٢)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

٧۔ حکمت فاسد طبیعتوں کو ہضم نہیں ہو پاتی۔

(بحارالانوار جلد ٧٨ ص ٣٧٠)

الصّٰفِنٰتُ الۡجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّیۡۤ اَحۡبَبۡتُ حُبَّ الۡخَيۡرِ

لائے گئے (اور وہ ان کی دوڑ دیکھنے میں مشغول ہو گئے) ● پس انہوں نے کہا: میں ان گھوڑوں کو اپنے پروردگار (اور کفار کے

عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّیۡ‌ ۚ حَتّٰى تَوَارَتۡ بِالۡحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوۡهَا

ساتھ جہاد) کی خاطر دوست رکھتا ہوں کہ گھوڑے ان کی آنکھوں سے چھپ گئے ● (سلیمانؑ نے حکم دیا کہ) گھوڑوں کو میرے

عَلَىَّ‌ ؕ فَطَفِقَ مَسۡحًۢا بِالسُّوۡقِ وَ الۡاَعۡنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدۡ

پاس پلٹا کر لے آؤ پس انہوں نے (پیار کے طور پر) گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا ● اور بیشک

فَتَنَّا سُلَيۡمٰنَ وَ اَلۡقَيۡنَا عَلٰى كُرۡسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ

ہم نے سلیمانؑ کا امتحان لیا اور ان کے تخت پر ایک دھڑ کو ڈال دیا پھر انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں رجوع کیا

اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَهَبۡ لِىۡ مُلۡكًا لَّا يَنۡۢبَغِىۡ

(اور توبہ کی) ● عرض کیا: پروردگارا! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ میرے

لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِىۡ‌ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرۡنَا

بعد کسی کے شایانِ شان نہ ہو یقینا تو ہی بہت بڑا بخشش کرنے والا ہے ● پس ہم نے ہوا کو ان کے

لَهُ الرِّيۡحَ تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖ رُخَآءً حَيۡثُ اَصَابَ ۙ﴿۳۶﴾ وَ

لئے مسخر کر دیا جو ان کے حکم کے مطابق چلتی جدھر کو وہ چاہتے آرام کے ساتھ لے چلتی ● اور

الشَّيٰطِيۡنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيۡنَ مُقَرَّنِيۡنَ

شیطانوں کو ان میں سے ہر قسم کے معمار اور غوطہ خوروں (کو بھی ان کے لئے مسخر کیا) ● اور دوسرے شیطانوں کو

فِى الۡاَصۡفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِكۡ بِغَيۡرِ

بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے (ان کے قبضہ میں) تھے ● (ہم نے کہا): یہ ہماری بے حساب بخشش ہے، جس

حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى وَحُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

پر چاہو احسان کرو اور جس سے چاہو روک لو ● اور ہمارے نزدیک یقیناً ان کا شائستہ مقام اور نیک انجام ہے ●

ع ۲ ۱۴ ۲۱

وَاذۡكُرۡ عَبۡدَنَاۤ اَيُّوۡبَ‌ ۘ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ

اور ہمارے بندہ ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ

الشَّيۡطٰنُ بِنُصۡبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرۡكُضۡ بِرِجۡلِكَ ۚ

شیطان نے مجھے تکلیف اور اذیت دی ہے ● (ہم نے انہیں کہا) اپنا پاؤں زمین پر ماریں (تاکہ چشمہ جاری

هٰذَا مُغۡتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اَهۡلَهٗ

کریں) ٹھنڈے پانی کا یہ چشمہ نہانے اور پینے کے لئے ہے ● اور ہم نے اپنی رحمت کی وجہ سے ان کے

وَ مِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنَّا وَ ذِكۡرٰى لِاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۴۳﴾

اہل وعیال انہیں پلٹا دیئے اور بخش دیئے اور اتنے مزید بھی دیئے، تاکہ عقل والوں کے لئے نصیحت ہو ●

وَ خُذۡ بِيَدِكَ ضِغۡثًا فَاضۡرِبۡ بِّهٖ وَ لَا تَحۡنَثۡ ؕ اِنَّا

اور (ہم نے انہیں کہا)، اپنے ہاتھ میں سبز وخشک گھاس کا مٹھا لو اور اس سے اسے مارو۔ (تاکہ تمہاری زوجہ کے بدن کو تکلیف نہ

وَجَدۡنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

ہو) اور قسم کو نہ توڑو، ہم نے ایوب کو صابر پایا کس قدر بہترین بندہ تھے، بے شک وہ بہت ہی توبہ کرنے والے تھے ●

وَ اذۡكُرۡ عِبٰدَنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ اُولِى

اور ہمارے بندوں ابراہیمؑ واسحاقؑ و یعقوبؑ کو یاد کرو، جو قوت

الۡاَيۡدِىۡ وَ الۡاَبۡصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخۡلَصۡنٰهُمۡ بِخَالِصَةٍ

اور بصیرت کے مالک تھے ● یقیناً ہم نے انہیں اپنے مخصوص خلوص کے ساتھ مخلص بنایا جو

ذِكۡرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ ۚ وَ اِنَّهُمۡ عِنۡدَنَا لَمِنَ الۡمُصۡطَفَيۡنَ

سرائے آخرت کی یاد دلاتا ہے ● اور یقیناً وہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ

الۡاَخۡيَارِ ﴿۴۷﴾ وَ اذۡكُرۡ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ الۡيَسَعَ وَ

اور نیک لوگ تھے ● اور اسماعیلؑ، الیسعؑ اور

ذَا الۡكِفۡلِ ؕ وَ كُلٌّ مِّنَ الۡاَخۡيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكۡرٌ ؕ وَ اِنَّ

ذوالکفلؑ کو یاد کرو کہ وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے ● یہ (دنیا میں ہماری طرف سے ان کی) یاد ہے، البتہ

لِلۡمُتَّقِيۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ

پرہیزگاروں کے لئے (قیامت میں) اچھی بازگشت ہوگی ● ہمیشہ کے لئے باغات ہوں گے جن کے دروازے

موضوع آیت ۴۱۔ بیماری

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ چار چیزیں بہشت کے خزانوں میں سے ہیں۔
۱۔ تنگدستی کا چھپانا
۲۔ صدقہ کا چھپانا
۳۔ مصیبت کا چھپانا اور
۴۔ درد کا چھپانا۔
(مستدرک الوسائل جلد ۱ ص ۸۱)

۲۔ بہترین عبادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔ (طبیعتوں پر گراں نہ گزرے۔ از مترجم)
(کنزالعمال حدیث ۲۵۱۳۹)

۳۔ جو مومن مرد یا مومنہ عورت یا مسلمان مرد یا مسلمان عورت بیمار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالی ان کی اس بیماری سے ان کے گناہ ختم کر دیتا ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۹۲)

۴۔ دائمی بیماری، بہت بڑی مصیبت ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ فقر و فاقہ بڑی مصیبت ہے لیکن اس سے بڑھ کر جسمانی بیماری مصیبت ہے اور جسمانی بیماری سے بڑھ کر دل کی بیماری بہت بڑی مصیبت ہے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۳۸۸)

۶۔ جو مریض، طبیب سے اپنی بیماری چھپاتا ہے وہ اپنے بدن کے ساتھ خیانت کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ کھانے کی لذت، مزاج کی تندرستی سے حاصل ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ کسی بیماری یا تکلیف کی وجہ سے رات کو جاگنے کا ثواب ایک سال کی عبادت سے بہت زیادہ ہے۔
(فروع کافی جلد ۳ ص ۱۱۴)

۹۔ جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہوا اور وہ اسے لوگوں سے چھپائے اور خدا کے سامنے ظاہر کرے تو خداوند عالم پر حق بن جاتا ہے کہ اسے اس سے نجات دے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۱ ص ۱۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ جو شخص کسی بیمار کی مزاج پرسی کے لئے جائے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ اور اس کے گھر تک واپس آنے تک اس کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ (فروع کافی جلد ۳ ص ۱۲۰)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۱۔ جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بائیں جانب کے فرشتے کی طرف وحی کرتا ہے کہ جب تک میرا بندہ میری گرفت میں ہے اس وقت تک اس کے گناہوں کو تحریر نہ کر۔ اور دائیں جانب کے فرشتے کو وحی کرتا ہے کہ میرے بندے کی ان نیکیوں کو لکھتا رہ جو اس کی تندرستی میں لکھا کرتا تھا۔
(فروع کافی جلد ۳ ص ۱۱۴)

الۡاَبۡوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ

ان کے لئے کھلے ہوں گے ● وہاں پر وہ (تختوں پر) تکیے لگائے ہوں گے (اور) بہت سے میوے

كَثِيۡرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَ عِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ

اور مشروبات طلب کررہے ہوں گے ● ان کے پاس ان کی ہم سن بیویاں اپنے شوہروں کو دیکھ

اَتۡرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ

رہی ہوں گی ● یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے حساب کے دن کے لئے وعدہ کیا جاتا تھا ● یقیناً

هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَ اِنَّ لِلطّٰغِيۡنَ

یہ ہمارا رزق ہے جو ختم ہونے والا نہیں ● یہ (بہشت والوں کے لئے ہے) اور البتہ سرکشوں کے لئے

لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ۚ فَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۵۶﴾

بری بازگشت ہے ● دوزخ کہ جس میں وہ داخل ہوں گے وہ کیا برا ٹھکانہ ہے ●

هٰذَا ۙ فَلۡيَذُوۡقُوۡهُ حَمِيۡمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّ اٰخَرُ مِنۡ

یہ کھولتا گرم پانی اور پیپ ہے جس کا وہ ذائقہ چکھیں ۔ اور (ان کے علاوہ) بھی اس قسم کے

شَكۡلِهٖۤ اَزۡوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوۡجٌ مُّقۡتَحِمٌ مَّعَكُمۡ ۚ لَا

دوسرے عذاب ہیں ● (کہا جائے گا) یہ (تمہارے پیروکاروں کا) گروہ ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہو رہا ہے

مَرۡحَبًۢا بِهِمۡ ؕ اِنَّهُمۡ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوۡا بَلۡ اَنۡتُمۡ

(وہ کہیں گے) ان کے لئے خیر مقدم نہیں ہے کیونکہ وہ دوزخ میں جاچکے ہیں ● وہ (اپنے سرداروں سے) کہیں

لَا مَرۡحَبًۢا بِكُمۡ ؕ اَنۡتُمۡ قَدَّمۡتُمُوۡهُ لَنَا ۚ فَبِئۡسَ

گے۔ بلکہ تمہارے لئے خیر مقدم نہیں ہے کیونکہ تم ہی نے یہ عذاب ہمارے آگے بھیج دیا ہے۔ پس کس

الۡقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا رَبَّنَا مَنۡ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدۡهُ

قدر برا ٹھکانہ ہے ● وہ کہیں گے :پروردگارا! جس نے بھی ہمارے لئے فراہم کیا ہے تو

عَذَابًا ضِعۡفًا فِى النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَ قَالُوۡا مَا لَنَا لَا نَرٰى

اس کے جہنم کی آگ کا عذاب دوگنا کردے ● اور وہ کہیں گے: ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ جنہیں

موضوع آیت ۵۵۔ برائی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بہت برا آدمی ہے وہ جو اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالتا ہے، اور اس سے بڑھ کر برا آدمی وہ ہے جو دوسروں کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت کو بیچ ڈالتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۴۶)

۲۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی برائی کے ڈر کی وجہ سے ان کی عزت کی جاتی تھی۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۸۲)

۳۔ قیامت کے دن اللہ تعالی کے نزدیک بہت برا انسان وہ ہو گا جس کے دو (منافقانہ) چہرے ہوتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۰۴)

۴۔ میری امت میں بدترین انسان وہ ہیں جو نعمتوں میں پلیں بڑھیں اور اسی پر ان کی جسمانی نشوونما ہوئی ہو۔ (اور مصائب و مشکلات کا منہ نہ دیکھیں)
(تنبیہ الخواطر ص ۱۴۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ بدترین انسان وہ ہے جو دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔
(غرر الحکم)

۶۔ بدترین انسان وہ ہے جسے اس بات کی پروا نہیں ہوتی کہ لوگ اسے گناہ کرتا دیکھیں۔ (غرر الحکم)

۷۔ بدترین انسان وہ ہے جو اپنی بدگمانی کی وجہ سے کسی پر وثوق نہ کرے اور نہ ہی اس کے برے کاموں کی وجہ سے کوئی اس پر وثوق کرے۔ (غرر الحکم)

۸۔ بدترین انسان وہ ہوتا ہے جو نیک کاموں کا بدلہ برے کاموں سے دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ بدترین انسان وہ ہے جو نہ تو عذر کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی گناہ کو معاف کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جدھر سے پتھر آیا ہے اسے ادھر ہی پلٹا دو، کیونکہ برائی کا دفعیہ برائی ہی سے ہو سکتا ہے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۳۱۴)

۱۱۔ برائی سے بچنے والا ایسا ہے جیسے اچھائی کو انجام دینے والا ہو۔ (تنبیہ الخواطر ص ۱۴۶)

۱۲۔ برائی ہر ایک انسان کی فطرت میں پنہاں ہے، اگر انسان اس پر غالب آجائے گا تو چھپ جاتی ہے۔ اور اگر غالب نہ آئے تو ظاہر ہو جاتی ہے۔
(غرر الحکم)

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝٦٢ اَتَّخَذْنٰهُمْ

ہم اشرار سمجھتے تھے انہیں (یہاں پر) نہیں دیکھ رہے؟● آیا جن سے ہم (ناحق) مذاق کیا کرتے تھے

سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝٦٣ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ

(آج وہ بہشت میں ہیں یا جہنم میں) یا ہماری نگاہیں ان پر نہیں پڑرہی ہیں؟● یقیناً اہل جہنم کا

تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝٦٤ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّ مَا

باہمی جھگڑاایک حقیقت رکھتا ہے● آپ کہہ دیجئے میں تو فقط خبردار کرنے والاہوں اور

مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝٦٥ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ

اکیلے خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو غالب و مقتدر ہے● جو پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور

الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝٦٦ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا

جو کچھ کہ ان دونوں کے درمیان ہے غلبے والا اور بہت بخشنے والاہے● کہہ دیجئے وہ تو بہت

عَظِيْمٌ ۝٦٧ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝٦٨ مَا كَانَ لِيَ مِنْ

بڑی خبر ہے● اورتم اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو● مجھے عالم بالاکاعلم

عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝٦٩ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ

نہ تھاجب وہ (اس کے بارہ میں باہم) بحث کررہے تھے● میرے پاس کسی چیز کی وحی نہیں ہوتی مگراس

اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧٠ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ

لئے کہ میں واضح طورپرخبردار کرنے والا ہوں● جب آپ کے پروردگارنے فرشتوں

خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝٧١ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ

سے کہا میں حتماً مٹی سے ایک بشربنانے والا ہوں● پس جونہی میں اسے منظم کرلوں

فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝٧٢ فَسَجَدَ

اوراس میں اپنی روح پھونک دوں توتم اس کے لئے سجدہ میں گرجانا● پس تمام

الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝٧٣ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ

فرشتوں نے مل کرسجدہ کیا● مگرابلیس نے تکبر کیا

وَ كَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ

اوروہ کافروں میں سے تھا● (اللہ نے)فرمایا:اے ابلیس! کس چیز نے تجھے اس کو سجدہ

اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ‌ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ

کرنے سے روکاہے جسے میں نے اپنے دست قدرت سے خلق کیا ہے؟ تو نے تکبر کیاہے یابلند

مِنَ الۡعَالِيۡنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ‌ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ

مرتبہ لوگوں میں سے ہے؟● (ابلیس نے) کہا: میں اس سے بہتر ہوں تو

نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ

نے مجھے آگ سے اوراسے مٹی سے پیدا کیاہے۔(اللہ نے) فرمایا: پس اس درگاہ سے نکل جاکیونکہ

رَجِيۡمٌ ۖ‌ۚ ﴿۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۷۸﴾

تورانده گیاہے● اوریقیناً تجھ پر میری لعنت قیامت کے دن تک ہے●

قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ

(ابلیس نے) کہا: پروردگارا! پس تو مجھے مہلت دے اس دن تک جب لوگ (زندہ) اٹھائے جائیں گے ● (اللہ نے)

مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ۙ‏ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ

فرمایا: پس تو مہلت یافتہ لوگوں میں سے ہے● ایک معین دن اور زمانے تک ● ابلیس نے کہا: مجھے

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ‏ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ

تیری عزت کی قسم! میں تمام (لوگوں) کو گمراہ کروں گا● سوائے تیرے

الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالۡحَـقُّ وَالۡحَـقَّ اَقُوۡلُ‌ ۚ ﴿۸۴﴾

خالص بندوں کے● (اللہ نے) فرمایا: حق بات یہ ہے اور میں حق ہی کہتاہوں●

لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَمِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۵﴾

کہ میں جہنم کو تجھ سے اوران تمام لوگوں سے بھردوں گاجو تیری پیروی کریں گے●

قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔـلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ

(اے پیغمبرؐ! لوگوں سے) کہہ دیں میں تم سے (اپنی رسالت کی) کوئی اجرت نہیں مانگتا، اور نہ ہی میں تکلف

موضوع آیت ۸۳۔اخلاص عمل

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اپنے دل میں خلوص پیدا کرو، اس سے تھوڑا سا عمل بھی تمہیں کافی ہو رہے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷۳ ص۱۷۵)

۲۔ تمام علماء برباد ہو جائیں گے سوائے عمل کرنے والوں کے، اور تمام عمل کرنے والے برباد ہو جائیں گے سوائے خلوص دل کے ساتھ عمل کرنے والوں کے اور خلوص دل سے عمل کرنے والے بھی خطرے میں ہیں۔ (تنبیہ الخواطر ص۳۵۸)

۳۔ جو شخص چالیس دن تک خدا کے لئے خلوص کے ساتھ عمل کرے گا، اس کے دل سے حکمت کے چشمے اس کی زبان پر جاری ہو جائیں گے۔
(بحارالانوار جلد ۷۰ ص۲۴۲)

۴۔ اخلاص ہی کی بنا پر مومنین کو ایک دوسرے پر درجات میں فضیلت حاصل ہوتی ہے۔
(تنبیہ الخواطر ص۳۶۰)

۵۔ ایک ذات (خداوند عالم) کے لئے عمل کرو کہ یہ تمہیں دوسری تمام ذاتوں (خدا کے علاوہ) سے کافی ہو رہے گا۔ (کنزالعمال حدیث ۵۲۶۰)

۶۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اخلاص میرے رازوں میں سے ایک (راز) ہے اسے میں نے اپنے بندوں میں سے اس شخص کے دل میں رکھ دیا ہے جسے میں نے اپنا محبوب بنالیا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص۲۴۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے علم، عمل، محبت، بغض، حصول، ترک، کلام، خاموشی، فعل اور قول کو خدا کے لئے خالص کر دیا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص۲۲۹)

۸۔اخلاص ہی میں نجات (کاراز مضمر) ہے۔
(تنبیہ الخواطر ص۳۹۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ عمل پر خلوص کے ساتھ باقی رہنا، خود عمل سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص۲۳۰)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہترین شریک ہوں، لہٰذا جو شخص اپنے عمل میں کسی دوسرے کو میرے ساتھ شریک کرے گا میں اسے قبول نہیں کروں گا۔ سوائے اس عمل کے جو میرے لئے خالص ہو گا۔
(مستدرک الوسائل جلد ۱ ص۱۰)

۱۱۔ جو شخص خلوص کے ساتھ ''لاالہ الااللہ'' کہے گا جنت میں جائے گا، اور اس کا خلوص یہ ہے کہ ''لاالہ الااللہ'' اسے خدا کی حرام چیزوں سے روک دے۔
(بحارلانوار جلد ۱ ص۳۵۹)

الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَ

کرنے والوں میں سے ہوں● یہ تو صرف تمام جہان والوں کے لئے نصیحت ہے● اور

لَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

اس کی خبر کو تم ایک مدت کے بعد جان لوگے●

ع ٥ ٢٤ ١٤

سُورَةُ الزُّمَر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٧٥

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا

(آپ پر) کتاب کا تدریجی نزول غالب اور حکمت والے خدا کی طرف سے ہے● یقیناً ہم نے

إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ

اس(آسمانی) کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کیا ہے، لہٰذا آپ دین کو اسی کے لئے خالص کرکے

الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ

صرف اسی کی عبادت کیجئے● آگاہ رہو کہ خالص دین خدا ہی کے لئے مخصوص ہے اور جن لوگوں نے

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا

خدا کے علاوہ معبودوں کو اختیار کیا ہے۔ (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں

لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا

زیادہ سے زیادہ خدا کے نزدیک کرتے ہیں، یقیناً خداوند عالم ان کے درمیان ان باتوں کے بارے میں فیصلہ

هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ

کرے گا جن کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں یقیناً اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جو جھوٹے

كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ مِمَّا

اور منکر ہیں● اگر اللہ کسی کو (اپنا) بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق سے جسے چاہتا ضرور منتخب کرلیتا وہ پاک و

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ سُبْحَانَهُ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾

پاکیزہ ہے(اس بات سے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو) وہ اللہ یکتا ہے، غالب ہے●

فضائل سورہ زمر

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص اس سورت کو حفظ کرکے زبانی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت کا شرف عطا کرے گا اور مال اور قبیلہ کے بغیر اسے قدر و عزت عطا فرمائے گا کہ ہر دیکھنے والا اس سے مرعوب ہوگا۔
(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ٨٦۔ تکلف (بناوٹ)

حضرت علی علیہ السلام:

١۔ مسلمانوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ! جن لوگوں پر آپ کو قدرت حاصل ہے، اگر آپؐ انہیں مجبور کریں تو وہ اسلام لے آئیں گے۔ اس سے ہماری تعداد بھی بڑھ جائے گی اور دشمنوں پر بھی ہمارا پلہ بھاری ہو جائے گا! تو آنحضرتؐ نے فرمایا: میں کسی بدعت کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے کیا ہو! اور نہ ہی میں تکلف (بناوٹ) کرنے والوں میں سے ہوں۔
(کتاب التوحید ص ٣٤٢)

٢۔ الفت (اور محبت) کی شرط، تکلف کو دور پھینک دینا ہے۔ (غرر الحکم)

٣۔ جو شخص تمہیں ایسے کام کرنے کو کہتا ہے جو تمہارے بس میں نہیں وہ تمہیں اپنی نافرمانی میں گرفتار کرنا چاہتا ہے۔ (غرر الحکم)

٤۔ تمہاری محبت تکلف پر مبنی نہیں ہونی چاہیے، اور نہ ہی اس قدر دشمنی ہونی چاہیے جو تلفی کا موجب ہو۔ اپنے دوست سے محبت بھی کسی حد تک کرو اور دشمن سے مخالفت بھی کسی حد تک کرو۔
(بحار الانوار جلد ٧٤ ص ١٧٨)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

٥۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین چیزوں سے مبرا رکھا ہے:

١۔ خدا کے متعلق اپنی طرف سے باتیں نہیں بناتے

٢۔ اپنی خواہشات کے مطابق بات نہیں کرتے اور

٣۔ بناوٹ اور تکلف سے کام نہیں لیتے۔
(بحار الانوار د جلد ٢ ص ١٧٨)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

٦۔ تکلف سے کام لینے والا خطاکار ہے خواہ وہ صحیح ہو اور بے تکلفی سے کام لینے والا صحیح ہوتا ہے خواہ وہ غلطی پر ہو۔ (بحار الانوار جلد ٧٣ ص ٣٩٤)

٧۔ حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند سے فرمایا: تکلف کرنے والے کی تین علامتیں ہیں اپنے مافوق سے لڑتا

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ یُکَوِّرُ الَّیۡلَ عَلَی
اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے، رات کو
النَّہَارِ وَ یُکَوِّرُ النَّہَارَ عَلَی الَّیۡلِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ
دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور سورج اور چاند کو
الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اَلَا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ
مسخر کر دیا ہے، ہر ایک مقررہ وقت تک حرکت کرتے رہیں گے یقین جانو کہ وہی غالب آنے
الۡغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ جَعَلَ
والا بہت بخشنے والا ہے ● اس نے تمہیں ایک جان سے خلق فرمایا ہے، پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا ہے
مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَ اَنۡزَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡاَنۡعَامِ ثَمٰنِیَۃَ
اور تمہارے لئے (اپنی قدرت سے) چوپاؤں میں سے (بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ کے) آٹھ جوڑے اتارے ہیں۔ وہی
اَزۡوَاجٍ ؕ یَخۡلُقُکُمۡ فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ
تمہیں تمہاری ماؤں کے شکموں میں (گوشت، پوست اور خون کی) تین تاریکیوں میں ایک خلقت کے بعد (مختلف
خَلۡقٍ فِیۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ لَہُ الۡمُلۡکُ ؕ
مراحل میں) دوسری خلقت دیتا ہے۔ یہی اللہ ہے۔ جو تمہارا ربّ ہے۔ اسی کے لئے بادشاہت ہے۔
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ فَاَنّٰی تُصۡرَفُوۡنَ ﴿۶﴾ اِنۡ تَکۡفُرُوۡا فَاِنَّ
اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس تم کدھر بھٹکے جا رہے ہو؟ ● اگر تم کفر کرو تو (جان لو کہ) خدا تم
اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنۡکُمۡ ۟ وَ لَا یَرۡضٰی لِعِبَادِہِ الۡکُفۡرَ ۚ وَ اِنۡ
سے بے نیاز ہے۔ اور اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر
تَشۡکُرُوۡا یَرۡضَہُ لَکُمۡ ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ
شکر گزار بنو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرے گا۔ اور کوئی گناہگار کسی دوسرے (گناہ کے)
ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمۡ مَّرۡجِعُکُمۡ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ
بوجھ کو نہیں اٹھائے گا۔ پھر تمہیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے۔ پس وہ تمہیں

رہتا ہے، وہ باتیں کرتا ہے جو جانتا نہیں، بے علمی کے باوجود بولتا رہتا ہے اور ناقابل حصول چیزوں کے حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے۔ (التوحید ص ۴۷۳)
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:
۸۔ جو شخص ایسی باتوں کا تکلف کرتا ہے جنہیں وہ نہیں جانتا وہ اپنے عمل کو خراب کر دیتا ہے اور آرزوں کے حصول میں ناکام ہو جاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد اول ص ۲۱۸)

تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ وَاِذَا مَسَّ

بتادے گا کہ تم کیا کرتے رہے ، یقینا وہ دلوں کے حال سے خوب آگاہ ہے ● اور جب انسان کو کوئی

الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ

تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر کے اسے پکارنے لگ جاتا ہے۔ لیکن جونہی خداوند عالم

نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ

اپنی طرف سے اسے کوئی عظیم نعمت عطا کرتا ہے تو جس (کے دور کرنے) کی خدا سے دعا کیا کرتا تھا اسے

جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ

بھلا دیتا ہے اور خدا کے لئے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (خود کو اور دوسرے لوگوں کو) اس کی راہ سے گمراہ کر دے

بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝۸

تو آپ کہہ دیجئے کہ: اپنے کفر سے تھوڑے عرصے کے لئے فائدہ اٹھالے یقینا تو جہنمیوں میں سے ہے ●

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ

آیا (یہ شخص بہتر ہے یا) وہ جو رات کی گھڑیوں میں سجدے اور قیام کی حالت میں مشغولِ اطاعت

الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

رہتا ہے (اور) آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے؟ آپ کہہ دیجئے

الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

کہ جو لوگ جانتے ہیں اور جو لوگ نہیں جانتے برابر ہو سکتے ہیں؟ صرف عقلمند ہی

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹ع قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا

نصیحت حاصل کر سکتے ہیں ● کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جو ایمان لے آئے ہو! اپنے پروردگار سے

رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ

ڈرو۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی ہے ان کے لئے نیکی ہے اور خدا کی زمین وسیع ہے (لہٰذا اگر کسی علاقہ

اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ

میں ایمان، تقویٰ اور نیک کاموں کے لئے تمہیں تنگی محسوس ہو تو ہجرت کر جاؤ) یقیناً صبر کرنے والے ہی بے شمار

ع ۹ ۱ ۱۵

موضوع آیت ۹

رات کو عبادت کرنے کا ثواب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جب بندہ آدھی رات کی تاریکی میں اپنے سردار (رب العزت) کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے اور اس سے راز و نیاز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نور کو مستحکم کر دیتا ہے۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے۔۔ میرے فرشتو! میرے بندے کی طرف نگاہ کرو، دیکھو نا کس طرح وہ آدھی رات کی تاریکی میں مجھ سے خلوت کر رہا ہے جبکہ نکمّے اور بیکار لوگ غفلت میں پڑے سو رہے ہیں۔۔ گواہ رہنا کہ میں نے اس کے گناہ بخش دیئے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۸۳ ص ۹۹)

۲۔ خدا، تمہارا رب اپنے فرشتوں پر تین قسم کے لوگوں کی وجہ سے فخر و مباہات کرتا ہے۔ (ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے)۔۔۔۔ جو نماز کے لئے رات کو کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتے پڑھتے اسے سجدہ میں نیند آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذرا میرے بندے کی طرف تو دیکھو، اس کا جسم تو میرے سجدے میں ہے اور اس کی روح میرے پاس ہے۔

(بحار الانوار جلد ۸۴ ص ۲۵۹)

۳۔ تمہارے لئے رات کو عبادت کرنا ضروری ہے، کیونکہ یہ تم لوگوں سے پہلے والے نیک لوگوں کی عادت ہے۔ نیز رات کو عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ اور گناہوں سے باز رہنے کا موجب ہے۔۔۔ (کنز العمال حدیث ۲۱۴۲۸)

۴۔ شب بیداری کر کے عبادت کرنا جسم کی تندرستی، انبیاء کے اخلاق سے وابستگی اور رب العالمین کی رضا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جب سے میں نے حضرت رسول خداؐ سے یہ سنا ہے کہ نماز شب نور ہے اس وقت سے اب تک کبھی نماز شب ترک نہیں کی ابن کوانے پوچھا: اور لیلۃ الہریر میں بھی؟ فرمایا لیلۃ الہریر میں بھی! ۔

(بحار الانوار جلد ۴۱ ص ۱۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ تم پر نماز شب کا پڑھنا لازم ہے کیونکہ یہ تمہارے نبیؐ کی سنت، تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی عادت اور تمہارے جسموں سے بیماری کے دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ (علل الشرائع ص ۳۶۲)

۷۔ نماز شب چہرے کو سفید، رات کو پاکیزہ اور رزق کے اضافے کا موجب ہوتی ہے۔

(علل الشرائع ص ۳۶۳)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۸۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا

حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ

ثواب پائیں گے ● کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اس کے لئے خالص کر کے اللہ

الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾

کی عبادت کروں ● اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں ●

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾

کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو یقیناً مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے ●

قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّہٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا

کہہ دیجئے کہ میں صرف اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اپنے دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے ● پس تم اللہ کے

شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا

علاوہ جس کی چاہو عبادت کرو، کہہ دیجئے کہ حقیقت میں خسارہ اٹھانے والے وہ لوگ ہیں

اَنْفُسَہُمْ وَ اَہْلِیْہِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ اَلَا ذٰلِکَ ہُوَ

جنہوں نے قیامت کے دن خود اپنے کو اور اپنے اہل عیال کو گھاٹے میں ڈال دیا ہے۔

الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾ لَہُمْ مِّنْ فَوْقِہِمْ ظُلَلٌ مِّنَ

آگاہ رہو کہ یہی کھلم کھلا خسارہ ہے ● ان کے لئے ان کے اوپر آگ کے سائبان اور ان کے نیچے

النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِہِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِکَ یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِہٖ

بھی آگ کے سائبان ہوں گے۔ یہ وہ عذاب ہے کہ خداوند اپنے بندوں کو اس سے ڈراتا ہے

عِبَادَہٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا

پس اے میرے بندو تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو ● جن لوگوں نے طاغوت (یعنی خدا دشمن طاقتوں)

الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْہَا وَ اَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰہِ لَہُمُ

کی پرستش اور بندگی سے دوری اختیار کی اور خدا کی طرف لوٹ گئے ہیں ان کے لئے خوشخبری

الْبُشْرٰی ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ

ہے۔ پس میرے بندوں کو خوشخبری دے دو ● جو لوگ بات کو غور سے

کہ آخر کیا وجہ ہے کہ نماز تہجد پڑھنے والوں کے چہرے بہت ہی زیبا ہوتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا اس لئے کہ وہ خدا سے خلوت کرتے ہیں۔ او رخدا انہیں نورانیت سے ڈھانپ دیتا ہے۔
(علل الشرائع ص ۳۶۶)

موضوع آیت ۱۵۔ خسارہ (نقصان)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ نقصان اٹھانے والا وہ شخص ہے جو آخرت کی اصلاح سے غافل رہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۵۹)

۲۔ دنیا کی طلب میں اپنی عمر کو خرچ کرنے والا (آخرت کی) تجارت میں نقصان اٹھاتا اور توفیق کو ضائع کر دیتا ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۵۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ اس بات سے ڈرتے رہو کہ اللہ تمہیں اپنی معصیت کے وقت موجود اور اپنی اطاعت کے وقت غیر حاضر پائے تو تمہارا شمار گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو گا۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۸۳)

۴۔ تم میں سے زیادہ خسارہ اٹھانے والا وہ ہو گا جو سب سے زیادہ ظالم ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے عظیم بدبختی کے بارے میں سوال کیا گیا! تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص دنیا کو دنیا ہی کے لئے ترک کر دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا بھی اس کے ہاتھ سے چلی جاتی ہے۔ اور آخرت کا نقصان بھی کر دیتا ہے۔ اور ایک شخص دنیا میں عبادت اور ریاضت کرتا ہے اور روزے رکھتا ہے لیکن یہ سب کچھ لوگوں دکھاوے کے لئے ہوتا ہے ایسا شخص ہماری دنیا کی لذتوں سے محروم رہتا ہے اور اسے یہ دکھ بھی ساتھ ہوتا ہے کہ اگر خلوص کے ساتھ عمل کرتا تو ثواب کا مستحق قرار پاتا۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۳۸)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۶۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو دنیا اور آخرت کا گھاٹا اٹھاتے ہیں۔ دنیا کو دنیا کے لئے ترک کر دیتے ہیں۔ کہ باطل ریاست کی لذت، مال اور حلال و مباح نعمتوں سے افضل ہے اور یہ سب کچھ ریاست کے حصول کے لئے ترک کر دیتے ہیں۔
(بحار الانور جلد ۲ ص ۸۴)

الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ هَدٰىهُمُ

سنتے ہیں اور اس میں سے بہتر کی پیروی کرتے ہیں، ایسے لوگوں

اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِکَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَیۡهِ

کو خدا نے ہدایت دی ہے اور یہی عقلمند ہیں ● توکیاجس شخص پر عذاب کا

کَلِمَةُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِی النَّارِ ﴿ۚ۱۹﴾

حکم حتمی ہو چکا ہو (اسے آپ ہدایت کرسکتے ہیں؟) آیا آپ اسے بچاسکتے ہیں جو آگ میں گرچکا ہو؟ ●

لٰکِنِ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ لَهُمۡ غُرَفٌ مِّنۡ فَوۡقِهَا

لیکن جولوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے (بہشت میں بالاخانے ہیں اور) ان کے

غُرَفٌ مَّبۡنِیَّةٌ ۙ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۬ؕ وَعۡدَ

اوپر بھی بالاخانے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں خدا کا (یہ)

اللّٰهِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰهُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ

سچا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ● کیاآپ نے نہیں دیکھاکہ اللہ نے آسمان

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَکَهٗ یَنَابِیۡعَ فِی الۡاَرۡضِ ثُمَّ

سے پانی نازل کیاہے۔پس اسے چشموں کی صورت میں زمین میں راستہ دیا۔پھراس کے ذریعہ مختلف رنگوں

یُخۡرِجُ بِهٖ زَرۡعًا مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ ثُمَّ یَهِیۡجُ فَتَرٰىهُ

والی کھیتی اگاتاہے،اس وقت وہ کھیتی بڑے جوش سے اگتی ہے (یہاں تک کہ خشک ہوجاتی ہے) پس تم اسے زرد رنگ

مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَجۡعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی

میں دیکھتے ہو، پھروہ اسے تنکے اور بھوسہ بنا دیتا ہے، یقینا اس (تغیر و تبدل) میں عقل والوں کے لئے

لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ

نصیحت ہے۔(کہ دنیا ناپائیدار ہے) ● کیاجس کا سینہ اللہ نے اسلام (قبول کرنے) کے لئے کھول دیاہو، پس وہ

فَهُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ

خدا کی طرف سے نور (کی سواری) پر ہو (ایسے شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو متعصب اور مغرور ہے؟نہ!) پس ہلاکت ہے

موضوع آیت ۲۲۔اسلام کی بنیادیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اسلام کی بنیاد میری محبت اور میرے اہل بیتؑ کی محبت ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۳۷۶۳۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ اسلام کے سات پائے ہیں۔ پہلا پایہ عقل ہے اور اسی پر صبر کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ دوسرا عزت و ناموس کی حفاظت اور صدق بیانی ہے ۔ تیسرا پایہ قرآن مجید کی اس کے صحیح انداز میں تلاوت ہے۔ چوتھا پایہ راہ خدا میں محبت اور اسی کی راہ میں دشمنی ہے۔ پانچواں پایہ آلِ محمدؐ کا حق اور ان کی ولایت کی معرفت ہے۔ چھٹا پایہ بھائیوں کا حق ان کی حفاظت اور پاسداری ہے۔ اور ساتواں پایہ اچھے انداز میں لوگوں کی ہمسائیگی ہے۔

(تحف العقول ص ۱۳۸)

۳۔ (حضرت امیر المومنینؑ کی محمد بن ابی بکر کے نام وصیت سے اقتباس) میں تمہیں سات چیزوں کی وصیت کرتا ہوں جو اسلام کے جامع امور ہیں۔ خدا سے ڈرتے رہنا اور لوگوں سے کسی قسم کا خوف نہ کھانا ، بہترین بات وہ ہوتی ہے جس کی تصدیق عمل کرتا ہے۔ ایک طرح کے معاملے میں دو مختلف قسم کے فیصلے نہ کرنا ورنہ تمہارے امور میں تناقض پیدا ہو جائے گا اور تم راہ حق سے ہٹ جاؤ گے۔ جو چیز تم اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو اپنی رعیت کے عام لوگوں کے لئے بھی اسے ہی پسند کرو۔ جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ حق کے لئے مشکلات میں گھس جاؤ اور راہ خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ جو تم سے مشورہ کرے اس سے خیر خواہی کرو ۔ اپنی ذات کو نزدیک اور دور کے مسلمان کے لئے نمونہ عمل بناؤ۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۶ ص ۷۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۴۔ اسلام کے پانچ بنیادی ستون ہیں:

۱۔ نماز کا قائم کرنا ۲۔ زکوۃ کا ادا کرنا ۳۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا ۴۔ بیت اللہ الحرام کا حج کرنا اور ۵۔ ہم اہل بیتؑ کی ولایت کا اقرار کرنا۔

(امالی شیخ مفید ص ۲۰۹)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۵۔ یقینا امامت اسلام کی نشو و نما پانے والی جڑ اور پھلنے پھولنے والی شاخ ہے ۔ (کافی جلد ۱ ص ۲۰۰)

ع ۲ ۱۲ ۱۶

اسلام کے معنی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اسلام یہ ہے کہ تم اپنے چہرے کو خداوند عز جل کے لئے جھکا دو اور لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دو۔ (کنزالعمال حدیث ۳۹)

ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ

ان سنگ دلوں کے لیے جو خدا کو یاد نہیں کرتے یہی لوگ واضح گمراہی میں ہیں ● اللہ نے بہترین کلام

اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقۡشَعِرُّ

کو ایک کتاب کے قالب میں نازل فرمایا ہے (جس کی آیات) متشابہ (اور ایک دوسرے کے مشابہ) ہیں اس

مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِیۡنُ

(کی آیات کی تلاوت) سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے

جُلُوۡدُهُمۡ وَ قُلُوۡبُهُمۡ اِلٰی ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ

ہیں۔ پھر خدا کی یاد سے ان کی جلد اور دل نرم ہوجاتے ہیں۔ یہی اللہ کی ہدایت ہے جسے وہ چاہتا

یَهۡدِیۡ بِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

ہے اس سے ہدایت دیتا ہے، اور جسے اللہ گمراہی میں رہنے دیتا ہے، اسے کوئی ہدایت

مِنۡ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنۡ یَّتَّقِیۡ بِوَجۡهِهٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ یَوۡمَ

دینے والا نہیں ہے ● تو کیا جو شخص اپنے منہ کو روز قیامت کے برے عذاب سے بچاتا ہے (اس کی مانند ہو سکتا ہے جو

الۡقِیٰمَةِ ؕ وَقِیۡلَ لِلظّٰلِمِیۡنَ ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۲۴﴾

قیامت کے دن خدائی قہر سے غافل ہے)؟ اور (اس دن) ظالموں سے کہا جائے گا کہ "جو کچھ تم کماتے تھے اس کا ذائقہ چکھو!" ●

كَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰىهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ

جو کفار ان سے پہلے تھے (انہوں نے انبیاء کو) جھٹلایا، پس ان کے پاس وہاں سے عذاب آیا

حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الۡخِزۡیَ فِی

جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے ● پس اللہ نے انہیں دنیاوی زندگی میں

الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَ لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا

ذلت و رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو یقیناً اس سے بہت بڑا ہے۔ کاش

یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ

وہ جان لیتے ● اور ہم نے یقیناً اس قرآن میں (لوگوں کی ہدایت کے لئے)

۲۔ اسلام یہ ہے کہ تمہارا دل (ہر بجی سے) صحیح و سالم رہے اور دوسرے مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ (کنز العمال حدیث ۱۷)

۳۔ اسلام حسن خلق (کا نام) ہے۔
(کنز العمال حدیث ۵۲۲۵)

حضرت علی علیہ السلام:
۴۔ میں اسلام کی ایسی صحیح تعریف بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی۔ اور نہ ہی کوئی میرے بعد بیان کرے گا۔ اسلام سر تسلیم خم کرنا ہے۔ اور سر تسلیم جھکانا تصدیق ہے اور تصدیق یقین ہے اور یقین فرض کی بجاآوری ہے اور فرض کی بجاآوری عمل ہے۔ (بحار جلد ۶۸ ص ۳۰۹)

۵۔ اسلام سر تسلیم خم کرنا ہے۔ اور سر تسلیم جھکانا یقین ہے اور یقین تصدیق ہے اور تصدیق اعتراف ہے اور اعتراف فرض کی بجاآوری ہے اور فرض کی بجاآوری عمل ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۳۱۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۶۔ رہا اسلام کا معنی تو وہ نام ہے ظاہری حکم کی ہر قسم کی اطاعت کا اقرار اور اس کی ادائیگی کا لہٰذا جب کوئی شخص ہر قسم کی اطاعت کا ظاہری اقرار کر لیتا ہے خواہ دل میں اس کا عقیدہ نہ بھی رکھتا ہو وہ اسلام کے نام اور معنی کا حق دار ہو جاتا ہے۔ ظاہری ولایت گواہی کے جواز اور میراث کا مستوجب ہو جاتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کے نفع اور نقصان میں شریک ہو جاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۲۷۸)

۷۔ اسلام کی وجہ سے خون (جان) کی حفاظت کی جاتی ہے امانت کو ادا کیا جاتا ہے اور نکاح حلال ہو جاتا ہے جبکہ ثواب کا تعلق ایمان سے ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۳۴۳)

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

ہر قسم کی مثال بیان کی ہے شاید وہ نصیحت حاصل کریں● ایسا عربی (اور فصیح) قرآن جس میں

غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

کسی قسم کی کجی نہیں، ہو سکتا ہے کہ لوگ پرہیزگار ہو جائیں● اللہ نے (توحید و شرک کے لئے) ایک مثال

رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا

بیان کی ہے: ایک (غلام) شخص ہو کہ جس کے کئی بد اخلاق مالکان شریک ہوں (اور اسے متضاد احکام جاری کریں) اور ایک وہ

لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ

(غلام) شخص ہے جو صرف ایک شخص کا مطیع ہے (اور صرف اسی سے احکام لیتا ہے) تو کیا یہ دونوں مثال میں برابر ہیں؟

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿٣٠﴾

الحمد للہ، بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے● بے شک اے رسولؐ آپ کو بھی رحلت کرنی ہے اور انہیں (بھی) مرنا ہے●

ع ٣ ١٠ ١٧

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣١﴾

پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے (مقدمہ پیش کر کے) آپس میں جھگڑا کرو گے●

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ

پس اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا اور جب سچ بات

اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَ الَّذِيْ

اس کے پاس آئی تو اسے جھٹلا دیا کیا کافروں کا جہنم میں ٹھکانہ نہیں؟● اور جو سچ

جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾

لے کر آیا اور اس کی تصدیق کی تو ایسے لوگ متقی ہوتے ہیں●

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾

وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے رب کے پاس ان کے لئے سب موجود ہے، یہ ہے نیک لوگوں کی جزا●

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ

تاکہ (ان کے ایمان و صداقت کے سائے میں) اللہ تعالیٰ ان کے برے

بِاَحۡسَنِ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۵﴾ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ

کاموں کو چھپائے اوران کے بہترین اعمال کی جزا دے● آیااللہ تعالیٰ اپنے بندے

عَبۡدَہٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوۡنَکَ بِالَّذِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ وَ مَنۡ

کے لئے کافی نہیں ہے؟اورلوگ آپ کوغیراللہ سے ڈراتے ہیں۔اورخداجسے گمراہی

یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ ہَادٍ ﴿ۚ۳۶﴾ وَ مَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَمَا

میں چھوڑدے اسے ہدایت کرنے والاکوئی نہیں ہے● اورجسے خداہدایت

لَہٗ مِنۡ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِعَزِیۡزٍ ذِی انۡتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَ

کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والانہیں۔آیاخداغالب انتقام لینے والانہیں؟● اور

لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ لَیَقُوۡلُنَّ

اگرآپ ان(بت پرستوں سے) پوچھیں کہ ''آسمانوں اورزمین کوکس نے پیدا کیاہے؟''وہ یقیناً

اللّٰہُ ؕ قُلۡ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ

جواب دیں گے ''اللہ نے'' کہہ دیجئے:''پھرتم نے غیراللہ کے پکارنے میں کچھ غورکیاہے؟(سچ تویہ

اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ہَلۡ ہُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖۤ اَوۡ اَرَادَنِیۡ

ہے کہ) اگر میرارب مجھے تکلیف پہنچاناچاہے توکیایہ بت اس تکلیف کودورکرسکتے ہیں؟یا(اگر)خدامجھ

بِرَحۡمَۃٍ ہَلۡ ہُنَّ مُمۡسِکٰتُ رَحۡمَتِہٖ ؕ قُلۡ حَسۡبِیَ

پرمہربانی کرناچاہے توکیاوہ اس رحمت سے مانع ہوسکتے ہیں؟''آپ کہہ دیجئے:''اللہ میرے لئے کافی

اللّٰہُ ؕ عَلَیۡہِ یَتَوَکَّلُ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ ﴿۳۸﴾ قُلۡ یٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا

ہے، بھروسہ کرنے والوں کوفقط اسی پربھروسہ کرناچاہئے ''● کہہ دیجئے کہ اے میری قوم تم اپنی

عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ اِنِّیۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿ۙ۳۹﴾

جگہ (یاامکان بھر) عمل کئے جاؤ میں بھی(اپنے فریضہ پر) عمل کررہاہوں پس عنقریب تم جان لوگے●

مَنۡ یَّاۡتِیۡہِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡہِ وَ یَحِلُّ عَلَیۡہِ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ﴿۴۰﴾

کہ(دنیاکا)رسواکن عذاب کس پرآئے گااور(قیامت کا)دائمی عذاب کس پرنازل ہوگا●

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالۡحَقِّ ۚ فَمَنِ

اس میں شک نہیں کہ ہم نے لوگوں (کی ہدایت) کے لئے (آسمانی) کتاب (قرآن) کو آپ پر حق کے ساتھ

اهۡتَدٰى فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

نازل کیا، پس جس نے ہدایت کو قبول کیا خود اس کے فائدہ کے لئے ہے اور جو گمراہ ہو گیا تو بے شک اس نے

عَلَيۡهَا ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى

خود اپنے نقصان کے لئے گمراہی کو اپنایا اور آپ لوگوں کے ذمہ دار نہیں ہیں ● اللہ موت کے وقت روحوں

الۡاَنۡفُسَ حِيۡنَ مَوۡتِهَا وَالَّتِىۡ لَمۡ تَمُتۡ فِىۡ مَنَامِهَا ۚ

کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے، اور جو (جان) ابھی تک نہیں مری اسے نیند میں (قبضہ

فَيُمۡسِكُ الَّتِىۡ قَضٰى عَلَيۡهَا الۡمَوۡتَ وَيُرۡسِلُ الۡاُخۡرٰۤى

میں لے لیتا ہے) تو جس کی موت کا فیصلہ کر لیتا ہے اسے روک لیتا ہے اور دوسروں کو ایک مقرر مدت

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۴۲﴾

تک (ان کے جسموں میں) واپس چھوڑ دیتا ہے، بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں ●

اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلۡ اَوَلَوۡ كَانُوۡا لَا

کیا ان (مشرک) لوگوں نے خدا کے علاوہ (بتوں) کو اپنا شفیع بنا لیا ہے؟ کہہ دیجئے خواہ وہ کسی چیز کے مالک نہ بھی

يَمۡلِكُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّلَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ

ہوں اور سوچنے سمجھنے کی قدرت نہ بھی رکھتے ہوں۔ (پھر بھی تمہارے شفیع ہوں گے)؟ ● (اے پیغمبر! ان سے) کہہ

جَمِيۡعًا ؕ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ ثُمَّ

دیجئے ہر قسم کی شفاعت (دنیا اور آخرت میں) خدا ہی کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین کی حکومت اور فرمانروائی اسی کی

اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحۡدَهُ اشۡمَاَزَّتۡ

ہے، پھر تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے ● اور جب اللہ کو تنہا ذکر کیا جاتا ہے تو ان

قُلُوۡبُ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ

لوگوں کے دل متنفر ہو جاتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جب

ع ۴ / ۱۰

موضوع آیت ۴۲۔ نیند

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ نیند موت کی بہن ہے اور اہل بہشت کبھی نہیں مرتے۔ (کنز العمال حدیث ۳۹۳۲۱)

۲۔ زیادہ سونے سے پرہیز کرو۔ نیند قیامت کے دن انسان کو فقیر بنا دے گی۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۸۰)

۳۔ جو وضو کر کے سو جائے اور اسی رات کو اسے موت آجائے تو وہ خدا کے نزدیک شہید ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۸۳)

۴۔ جو شخص سوتے وقت سورہ الھٰکم التکاثر کی تلاوت کرتا ہے۔ وہ قبر کی سختیوں سے محفوظ رہے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۹۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ نیند جسم کے لئے آرام کا سبب ہے۔ گفتگو، روح کی راحت کا موجب ہے اور خاموشی عقل کا سکون ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۴ ص ۲۸۷)

۶۔ جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر سو جائے تو اس کا بستر گویا اس کے لئے مسجد ہو گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۸۲)

۷۔ جب تم سونے کے لئے اپنے بستر پر بیٹھو تو اس بات پر ضرور غور کرو کہ آج کے دن تم نے کیا کچھ کیا ہے۔ اور اس بات کو ذہن میں لے آؤ کہ تمہیں مرنا ہے۔ اور پھر دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۹)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۸۔ خداوند عالم بہت سونے والے نکمّے آدمی سے دشمنی رکھتا ہے۔ (فروع کافی جلد ۵ ص ۹۸۴)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۹۔ نیند مغز کا فرمانروا، جسم کا سہارا اور اس کی خوراک ہے۔ (بحار الانوار جلد ۶۲ ص ۳۱۶)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۱۰۔ بیداری، نیند کے لئے لذیز ترین کیفیت ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۶۹)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:

۱۱۔ جو زیادہ سوئے گا وہ پریشان خواب دیکھے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۶۹)

۱۲۔ کتاب الخصال اور بحار الانوار میں اشعری سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں: چار چیزیں کم ہونے کے باوجود زیادہ ہوتی ہیں۔ ۱۔ آگ کم بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ۲۔ نیند کم بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ۳۔ بیماری کم بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اور ۴۔ دشمنی کم بھی زیادہ ہوتی ہے۔

(خصال صدوقؒ جلد اول ص ۱۱۳)

الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

غیر اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو فوراً خوش ہوجاتے ہیں● آپ کہہ دیجئے کہ اے آسمانوں

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ

اورزمین کے پیدا کرنے والے اللہ! اوراے غیب و شہود کے جاننے والے! توہی تو ہے

اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

جواپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہتے ہیں●

وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ

اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اگر ان کے پاس وہ سب کچھ موجود ہو جو زمین میں ہے اور مزید اتنے ہی کے مالک بن

مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ

جائیں قیامت کے دن اللہ کے سخت عذاب سے نجات کے لئے اسے فدیہ دینے کے لئے آمادہ ہو جائیں گے (لیکن

بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

کیا فائدہ اس دن) ان ظالموں کے لئے خدا کی طرف سے ایسی چیزیں ظاہر ہوں گی جن کا وہ گمان بھی نہیں کرتے تھے●

وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

اور (اس دن) ان کے لئے (دنیا میں) انجام دیئے ہوئے کاموں کی برائی ظاہر ہو کر رہے گی اور جس عذاب کی ہنسی

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ

اڑاتے ہیں وہ بھی انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گا● اورجب کوئی سختی یا ضرر انسان کو پہنچتا ہے تو وہ ہمیں

دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ

پکارتا ہے۔ پھر جونہی ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہتا ہے: صرف میرے علم اور

اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

میری تدبیروں کی وجہ سے مجھے یہ نعمتیں دی گئی ہیں۔ (ایسا ہرگز نہیں) بلکہ یہ نعمتیں آزمائش کا ذریعہ ہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ

لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے● سچ مچ ان سے پہلے لوگ (بھی) یہی کہتے تھے

موضوع آیت ۵۶، کوتاہی

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام:

۱۔ کوتاہی کا نتیجہ، پشیمانی اور دور اندیشی کا نتیجہ سلامتی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۴۱۴)

۲۔ کوتاہی سے ہمیشہ بچتے رہو ورنہ حسرت کا شکار ہو جاؤ گے اور حسرت اس وقت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ (بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۹۵)

۳۔ جب کاہل اور ناکارہ افراد عمل میں کوتاہی کرتے ہیں۔ تو اللہ کی طرف سے یہ عقلمندوں کے لئے ادائے فرض کا ایک بہترین موقع ہو تا ہے اور لوگوں میں قابل تعریف زندگی گزاری۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۳۱)

۴۔ جس نے حلم و بردباری اختیار کی اس نے اپنے معاملات میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور لوگوں میں قابل تعریف زندگی گزاری۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۱)

۵۔ آگے بڑھنے والوں کی آخری منزل جنت ہے۔ اور عمداً کوتاہیاں کرنے والوں کے لیے آخری جگہ جہنم ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۵۷)

۶۔ کوتاہیوں سے باز رہو کیونکہ یہ ملامت کا موجب ہوتی ہیں۔ (غرر الحکم)

۷۔ قدرت رکھنے والے کے لئے کوتاہی کا ارتکاب بہت بڑی مصیبت ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۸۔ دور اندیشی کو کام میں لا کر، کوتاہی کی حسرت کو یاد کرو۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۷۰)

اَغۡنٰی عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ

لیکن جو کچھ وہ (دنیامیں) کیا کرتے تھے ان کے کچھ کام نہ آیا● پس انہوں نے جو اعمال

مَا كَسَبُوۡا ؕ وَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ هٰۤؤُلَاۤءِ سَيُصِيۡبُهُمۡ

کئے (نتیجہ میں) ان کی برائی انہیں مل گئی اور ان (کفار مکہ) کو بھی بہت جلد ان کے ظلم کی بری

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوۡا ۙ وَ مَا هُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۵۱﴾ اَوَ لَمۡ

سزا مل جائے گی اور وہ (اللہ کو) عاجز کرنے (اور اس سے بھاگ جانے) والے نہیں● کیا وہ (اب بھی)

يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ

نہیں جانتے کہ خداوندعالم جس کی چاہے روزی کشادہ کردے اور تنگ کردے، یقیناً اس میں

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾ قُلۡ يٰعِبَادِىَ

ایمان لانے والوں کے لئے (خداکی قدرت اور حکمت کی) نشانیاں ہیں● کہہ دیجئے کہ: اے

ع ۵

الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ

میرے وہ بندے جنہوں نے اپنی جانوں پر (ظلم و) زیادتی کی ہے، اللہ کی

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ

رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں یقینا اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کردے گا، کیونکہ بہت ہی بخشنے

الرَّحِيۡمُ ﴿۵۳﴾ وَ اَنِيۡبُوۡۤا اِلٰى رَبِّكُمۡ وَ اَسۡلِمُوۡا لَهٗ مِنۡ قَبۡلِ

والا مہربان ہے● اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے اپنے

اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوۡۤا

رب کی طرف لوٹ آؤ (توبہ کرلو) اور اس کے آگے جھک جاؤ● اور جو تمہارے

اَحۡسَنَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ

پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اس میں بہترین کی پیروی کرو قبل اس

يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ بَغۡتَةً وَّ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۵﴾ اَنۡ

کے کہ تم پر ناگہانی عذاب نازل ہو اور تمہیں اس کی خبر تک نہ ہو● مبادا (قیامت میں)

تَقُوۡلَ نَفۡسٌ یّٰحَسۡرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطۡتُّ فِیۡ جَنۡۢبِ اللّٰہِ وَ

کوئی شخص یہ کہے: مجھے افسوس ہے اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کے حق میں کی ہے اور میں

اِنۡ کُنۡتُ لَمِنَ السّٰخِرِیۡنَ ﴿۵۶﴾ اَوۡ تَقُوۡلَ لَوۡ اَنَّ اللّٰہَ

اس کی آیت کا مذاق اڑانے والوں میں سے تھا● یا (غم کی شدت سے) کہے: "اگر خدا مجھے

ھَدٰىنِیۡ لَکُنۡتُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۵۷﴾ اَوۡ تَقُوۡلَ حِیۡنَ تَرَی

ہدایت کرتا تو میں پرہیزگاروں میں سے ہو جاتا"● یا جب عذاب کو

الۡعَذَابَ لَوۡ اَنَّ لِیۡ کَرَّۃً فَاَکُوۡنَ مِنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۸﴾

دیکھے تو کہے: "اے کاش میرے لئے واپسی کا راستہ ہوتا تو میں نیکی کرنے والوں میں سے ہو جاتا"●

بَلٰی قَدۡ جَآءَتۡکَ اٰیٰتِیۡ فَکَذَّبۡتَ بِہَا وَ اسۡتَکۡبَرۡتَ وَ

جی ہاں! میری آیات تجھ تک پہنچیں لیکن تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور

کُنۡتَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۵۹﴾ وَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ تَرَی الَّذِیۡنَ

کافروں سے ہوگیا● اور آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے

کَذَبُوۡا عَلَی اللّٰہِ وُجُوۡہُہُمۡ مُّسۡوَدَّۃٌ ؕ اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ

دن ان لوگوں کے منہ کالے ہوں گے جنہوں نے خدا پر جھوٹ باندھا، کیا جہنم میں

مَثۡوًی لِّلۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ وَ یُنَجِّی اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا

تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟● اور اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی کے ساتھ نجات دیتا

بِمَفَازَتِہِمۡ ۫ لَا یَمَسُّہُمُ السُّوۡٓءُ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰہُ

ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا انہیں نہ تو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی غمگین ہوں گے● اللہ

خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ ۫ وَّ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ ﴿۶۲﴾ لَہٗ

ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز کا نگہبان (حافظ و ناظر) ہے● آسمان

مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

و زمین کی کنجیاں اسی کی ملکیت ہیں۔ اور جنہوں نے آیات الٰہی کے ساتھ کفر کیا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

وہی خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہیں● آپ کہہ دیں:''اے نادانو!

تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں؟''● یقیناً آپؐ کی طرف اور ان لوگوں کی

وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

طرف وحی کی گئی ہے جو آپ سے پہلے (انبیاء) تھے کہ: اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل ضرور

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ

تباہ ہو جائیں گے اور تم ضرور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگے● بلکہ صرف خدا ہی کی

وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ

عبادت کرو اور سپاس گزاروں میں سے ہو جاؤ● اور ان لوگوں نے اللہ کی قدردانی نہیں کی (اور اسے نہیں

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ

پہچانا) جو اس کا حق ہے۔ حالانکہ قیامت کے دن، ساری کی ساری زمین اسی کے قبضہ قدرت میں ہوگی۔ اور آسمان اس

مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾

کے دست قدرت میں لپٹے ہوں گے اور وہ منزہ اور برتر ہے اس سے کہ جو اس کے لئے شریک قرار دیتے ہیں●

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

اور صور پھونکا جائے گا پس جو کوئی آسمانوں میں ہیں اور جو کوئی زمین میں ہیں بے ہوش ہو (کر مر) جائیں گے

الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا

مگر جنہیں خدا چاہے۔ پھر اسے دوسری مرتبہ پھونکا جائے گا تو اچانک وہ (زندہ ہو کر) اٹھ کھڑے ہوں

هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا

گے اور (اطراف میں) دیکھیں گے● اور (اس دن) زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی اور

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَ

اعمال نامہ کو درمیان میں رکھ دیا جائے گا اور انبیاء اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور ان کے

موضوع آیت ۶۵
جنہیں عمل کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تین چیزوں کے ہوتے ہوئے کوئی عمل فائدہ نہیں پہچائے گا: ۱۔ خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ ۲۔ والدین کی نافرمانی۔ ۳۔ میدان جنگ سے فرار۔
(کنز العمال حدیث ۴۳۸۲۴)

۲۔ جس میں تین چیزیں نہیں پائی جاتیں اس کا کوئی عمل فائدہ مند نہیں ہوتا:

۱۔ ایسی پرہیز گاری جو خدا کی نافرمانی سے روکے۔

۲۔ ایسا علم جس سے جاہل کی نادانی کا سد باب کیا جائے۔

۳۔ ایسی عقل جس سے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھا جائے۔ (تحف العقول ص ۱۴)

۳۔ جس شخص میں تین چیزیں یا ان میں سے کوئی ایک موجود نہ ہو اس کا عمل کسی چیز کے ذریعہ پائیدار نہیں رہ سکتا:

۱۔ تقویٰ جو اسے خداوند عالم کی نافرمانی سے روکے۔

۲۔ حلم و بردباری کہ جس سے بے وقوف کا منہ بند کیا جاسکے۔

۳۔ خوش اخلاقی کہ جس سے لوگوں کے درمیان رہن سہن اختیار کیا جاسکے۔

(بحار الانوار ج۱۷ ص ۳۹۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ قرآن حکیم میں اللہ کے ان اٹل اصولوں میں سے کہ جن وہ جزا و سزا دیتا ہے اور راضی و ناراض ہوتا ہے۔ یہ چیز ہے کہ کسی بندے کو چاہے وہ جو کچھ جتن کر ڈالے دنیا سے نکل کر اللہ کی بارگاہ میں جانا ذرا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ جبکہ وہ ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت سے توبہ کیے مرجائے: ایک یہ کہ فرائض عبادت میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا ہو۔ یا کسی کو ہلاک کر کے اپنے غضب کو ٹھنڈا کیا ہو۔ یا دوسرے کے کیے پر عیب لگایا ہو۔ یا دین میں بدعتیں ڈال کر لوگوں سے اپنا مقصد پورا کیا ہو یا لوگوں سے دورخی چال چلتا ہو۔ یا دو زبانوں سے لوگوں سے گفتگو کرتا ہو۔ اس بات کو سمجھو اس لیے کہ ایک نظیر دوسری نظیر کی دلیل ہوا کرتی ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۵۳)

۵۔ جب تک عمل کے ساتھ یقین اور پرہیز گاری نہ ہو اس وقت تک اس میں کوئی اچھائی نہیں ہے۔
(غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۶۔ کوئی عمل شک اور انکار کے ساتھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔ (الکافی ج۲ ص۴۰۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۷۔خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنی کسی اطاعت کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک بندہ کسی برائی پر اصرار کیے رہتا ہے۔ (الکافی ج ۲ ص ۲۸۸)
۸۔خداوند عالم کسی مومن کا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک وہ اپنے مومن بھائی کے لیے اپنے دل میں برے ارادے لیے ہوتا ہے۔
(الکافی ج ۲ ص ۳۶۱)

ع

قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ

درمیان برحق فیصلہ کیا جائے گا جبکہ ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ● اور جس شخص نے جو عمل کیا ہے اسے

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ سِیْقَ

(اس کا پورا بدلہ) دیا جائے گا اور جو کچھ وہ انجام دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے ● اور جو لوگ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْهَا

کافر ہو گئے ہیں وہ گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ حتیٰ کہ جب وہ اس کے نزدیک پہنچیں گے تو جہنم

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ

کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور ان کی نگرانی کرنے والے انہیں کہیں گے: کیا تمہارے پاس تم

مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ

میں سے رسول نہیں آئے تھے تاکہ وہ تمہارے رب کی آیتیں تمہیں سناتے، اور تمہیں اس دن کی پیشی کے لئے

یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰی وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

خبردار کرتے؟ "تو وہ کہیں گے: کیوں نہیں! (وہ تو آئے تھے لیکن ہم نے توجہ نہیں کی تھی) "ان کافروں کے لئے

عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ قِیْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ

عذاب کا فیصلہ حتمی ہو چکا ہے ● (انہیں) کہا جائے گا: دوزخ کے دروازوں میں سے داخل

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

ہو جاؤ اس میں تم ہمیشہ رہو گے کس قدر برا ٹھکانہ ہے متکبرین کے لئے ● اور

سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا

جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے انہیں بہشت کی طرف گروہ در گروہ لے جایا جائے گا۔ حتیٰ کہ جب اس کے پاس

جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ

پہنچ جائیں گے تو بہشت کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے اور بہشت کے نگہبان ان سے کہیں گے: سلام

عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ﴿۷۳﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ

ہو آپ پر، پاک و پاکیزہ اور پسندیدہ حالت میں داخل ہو جائیں اور اس میں ہمیشہ رہیں ● اور (بہشتی) کہیں گے:

لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ

"خداکاشکرہے جس نے ہم سے کیاہواوعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں جنت زمین کا

الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى

وارث بنایاہے ہم جہاں چاہیں جاسکتے ہیں" توکس قدراچھی جزاہے عمل کرنے والوں کی ● اورآپ فرشتوں

الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

کودیکھیں گے کہ عرش کے گرد حلقہ بنائے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کررہے ہوں گے۔اوران

رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

لوگوں کے درمیان برحق فیصلہ ہوچکاہوگااور کہاجائے گا "الحمدللہ رب العلمین" تمام تعریفیں اللہ کے لئے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

ہیں جو عالمین کا پروردگار ہے●

ع ۸ ۵ ۵

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۸۵

خداکے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾

حا۔میم● کتاب کانزول اس اللہ کی طرف سے ہے جوغالب ہے علم والاہے●

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي

گناہ بخشنے والاتوبہ قبول کرنے والا،سخت سزادینے والااوربہت بخشش کرنے والااس

الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ

کے سواکوئی معبود نہیں۔(سب کو)اس کی طرف لوٹ کرجاناہے● ان لوگوں کے سواجنہوں نے

فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي

کفرکیاہے،کوئی بھی شخص آیات خداوندی کے بارے میں جھگڑانہیں کرتالہٰذاان کامختلف شہروں میں آناجاناتمہیں

الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ

دھوکے میں نہ ڈال سے● ان(کفارمکہ)سے پہلے بھی نوحؑ کی قوم نے اوران کے بعددوسرے گروہوں نے

فضائل سورہ مومن۔(غافر)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

جو شخص سورہ حمٓ (مومن) کی ہر رات تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردے گا اور کلمہ تقویٰ اس کے لئے لازم قرار دے گا اور اس کی آخرت کو اس کی دنیا سے بہتر قرار دے گا۔

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۷۴، افضل ترین عمل

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔افضل ترین، عمل وہ ہے جو سخت ترین ہو۔

(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۱۹۱)

۲۔افضل ترین عمل خدا پر ایمان اور اس کی تصدیق، راہ خدا میں جہاد اور مقبول حج ہے۔ اور تمہارے لئے اس سے بھی زیادہ آسان کھانا کھلانا، نرمی سے بات کرنا، سخاوت اور حسن خلق ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ آسان، خدا نے تمہارے بارے میں جو فیصلہ کر دیا ہے اس میں اس پر الزام نہ لگاؤ۔

(کنزالعمال حدیث ۴۳۶۳۹)

۳۔ تین صفتیں تمام اعمال کی سردار ہیں:

۱۔ تمہارا اپنی طرف سے لوگوں کو انصاف پہنچانا

۲۔ رضائے الٰہی کے لئے مومن بھائی سے ہمدردی کرنا اور

۳۔ ہر حال میں خدا کو یاد کرنا۔

(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۱۵۱)

۴۔خدا کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ خوشی ہے جو تو کسی مومن کو پہنچائے کہ اس سے اس کی بھوک (و پیاس) اور اس کے رنج و غم کو دور کردے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۵۷۳)

۵۔ افضل ترین عمل نماز کو اس کے اوقات کے مطابق بجالانا ہے، پھر والدین کے ساتھ نیکی ہے اور پھر یہ کہ لوگ تیری زبان سے محفوظ رہیں۔

(کنزالعمال حدیث ۴۳۶۵۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ حضرت پیغمبر خدا (ص) نے شب معراج اپنے رب سے سوال کیا: پروردگارا! کونسا عمل افضل ہے؟ تو خداوند عزوجل نے فرمایا: میرے نزدیک مجھ پر توکل، اور میری تقسیم پر راضی ہونے سے بڑھ کر کوئی اور عمل افضل نہیں ہے۔۔۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۱)

۷۔افضل ترین عمل وہ ہے جس کے بجالانے پر تمہیں اپنے نفس کو مجبور کرنا پڑے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۶۹)

۸۔افضل ترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کے لئے ہو خواہ کم ہی ہو۔(تنبیہ الخواطر ص ۵۲)

۹۔ تیرا صرف وہی عمل قبول ہو گا جو تو خلوص کے ساتھ بجالایا ہے۔ (غرر الحکم)

سورہ مومن موضوع آیت ۳

توبہ کے ستون

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ا۔ توبہ کرنے والے شخص سے اگر توبہ کے آثار ظاہر نہ ہوں تو وہ تائب نہیں ہے۔ یعنی فریق مخالف کو راضی کرے، نمازوں کا اعادہ کرے، خلق خدا کے ساتھ تواضع سے پیش آئے، نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو بچائے، اور دن کو روزہ رکھنے کی وجہ سے اپنی گردن کو کمزور کرے۔۔۔ (بحار الانوار جلد ۶ ص ۳۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ توبہ چار ستونوں پر (قائم) ہے۔ دل سے ندامت و پشیمانی، زبان سے استغفار، اعضاو جوارح سے عمل اور اس بات کا پختہ ارادہ کہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۸۱)

۳۔ استغفار بلند مرتبہ لوگوں کا درجہ ہے، اور ایک ایسا نام ہے جو چھ معنی پر بولا جاتا ہے۔ ا۔ گذشتہ گناہوں پر ندامت ۲۔ اس بات کا عزم بالجزم کہ گناہ کا دوبارہ ارتکاب نہیں کرے گا ۳۔ مخلوق خدا کے حقوق کی واپسی ۴۔ ضائع شدہ فریضہ کی بجاآوری اور اس کی کما حقہ ادائیگی ۵۔ اس بات کا قصد کہ جو گوشت حرام سے بنا ہے اسے اپنے حزن و ملال کے ذریعہ اس قدر پگھلادے کہ جلد ہڈیوں کے ساتھ مل جائے اور پھر ان کے درمیان نیا گوشت ابھر آئے۔ ۶۔ بدن کو اطاعت کے درد کا اس طرح مزہ چکھایا جائے جس طرح اس نے معصیت کا لطف اٹھایا تھا، پھر تم کہہ سکتے ہو استغفر اللہ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۵۶)

۴۔ توبہ کا پھل نفس کی کوتاہیوں کا تدارک ہے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۸)

بَعۡدِهِمۡ ۖ وَ هَمَّتۡ کُلُّ اُمَّۃٍۭ بِرَسُوۡلِهِمۡ لِیَاۡخُذُوۡهُ وَ

(انبیاء کو) جھٹلایا اور ہر امت نے اپنے پیغمبر کو گرفتار کرنے کا عزم کیا اور باطل ذریعہ سے جھگڑتے رہے

جٰدَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ فَاَخَذۡتُهُمۡ ۟

تاکہ اس طرح سے حق کو مٹادیں، پس میں نے انہیں (اپنے غضب کی) گرفت میں

فَکَیۡفَ کَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَ کَذٰلِکَ حَقَّتۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ

لے لیا (پس دیکھو کہ) میرا عذاب کیسا تھا؟ ● اور اسی طرح تمہارے پروردگار کا ان لوگوں کے

عَلَی الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ؕ﴿۶﴾ اَلَّذِیۡنَ

بارے میں عذاب کا فیصلہ حتمی ہو گیا جنہوں نے کفر کیا کہ یقیناوہ جہنمی ہیں ● جن (فرشتوں) نے عرش

یَحۡمِلُوۡنَ الۡعَرۡشَ وَ مَنۡ حَوۡلَهٗ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ

(خدا) کو اٹھایا ہوا ہے اور جو اس کے اطراف میں ہیں اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کررہے ہیں (اسے ہر عیب

وَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۚ رَبَّنَا

سے پاک جانتے ہیں) اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے (خدا سے) طلب مغفرت کرتے ہیں (اور کہتے ہیں)

وَسِعۡتَ کُلَّ شَیۡءٍ رَّحۡمَۃً وَّ عِلۡمًا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِیۡنَ تَابُوۡا

پروردگارا! تیری رحمت اور علم نے ہر چیز کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے۔ پس ان لوگوں کو مغفرت فرما جنہوں

وَ اتَّبَعُوۡا سَبِیۡلَکَ وَ قِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا وَ

نے توبہ کی ہے اور تیری راہ کی پیروی کی ہے، اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے ● اے پروردگار! تو

اَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣالَّتِیۡ وَعَدۡتَّهُمۡ وَ مَنۡ صَلَحَ

انہیں ہمیشہ رہنے والی جنت میں داخل فرما جس کا تونے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اور ان

مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ

کے باپ دادا، ان کی ازواج و اولاد میں سے جو صلاحیت رکھتے ہیں انہیں بھی۔ یقیناً تو ہی

الۡحَکِیۡمُ ۙ﴿۸﴾ وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَ مَنۡ تَقِ السَّیِّاٰتِ

خداوند عزیز و حکیم ہے ● اور تو انہیں برائیوں اور (ان کے اعمال کی سزا) سے بچا اور جسے تونے

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾

اس روز کی برائی سے بچالیا تو نے اسے اپنی رحمت میں شامل کرلیا اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے ●

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ

اور کافروں کو (دوزخ میں) پکار کر کہا جائے گا: "یقیناً (تمہارے بارے میں) خدا کی ناراضگی اپنے بارے میں تمہاری

مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿١٠﴾

ناراضگی سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا مگر تم نے کفر کو اختیار کیا" ●

قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ

کفار کہیں گے: "پروردگارا! تو نے ہمیں دوبار موت اور دوبار زندگی دی ہے،

فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ ﴿١١﴾

اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا (دوزخ سے) باہر نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟" ●

ذَٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِنْ

یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ جب بھی خدا کو وحدانیت کے ساتھ پکارا جاتا تھا تو تم کفر کیا کرتے تھے، اور جب اس

يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾

کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا تھا تو تم باور کرلیتے تھے۔ پس (آج) بلند مرتبہ اور بزرگ خدا کا فیصلہ ہے ●

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ

وہی تو ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لئے روزی نازل کرتا ہے لیکن

رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ

نصیحت صرف وہی حاصل کرتے ہیں جو خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں ● پس دین کو

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ

صرف اسی کے لئے خالص کر کے خدا ہی کو پکارو! اگرچہ کفار کو برا لگے ● وہ بلند درجات کا مالک

الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ

(اور) صاحب عرش ہے، (اور) اپنی طرف سے وحی کے فرشتے روح (الامین) کو اپنے بندوں میں سے

ع ۹ ۶

موضوع آیت ۱۳۔ رزق میں تاخیر

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ جسے اللہ تعالیٰ کسی نعمت سے نوازے اسے خدا کی حمد بجا لانی چاہیے اور جس کے رزق میں تاخیر ہو جائے اسے خدا سے استغفار کرنا چاہیے۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۴۵)

۲۔ جس کے رزق میں تاخیر ہو جائے اسے کثرت سے تکبیر (اللہ اکبر) کہنا چاہیئے۔ اور جس کے رنج و غم بڑھ جائیں اسے کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ جب تم رزق میں تاخیر محسوس کرو تو کثرت سے استغفار کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب (سورہ نوح آیت ۱۰۔۱۱) میں فرماتا ہے۔۔ (اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ۔ إِنَّهُ، كَانَ غَفَّارًا ۔ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۔ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ) یعنی اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے اور تم پر آسمان سے موسلا دھار پانی برسائے گا اور مال و اولاد میں ترقی دے گا۔ ۔۔۔ امامؑ نے فرمایا: یہ ترقی دنیا میں ہو گی۔۔اور "وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ"۔۔۔ یعنی تمہارے لئے باغ بنائے گا: امامؑ نے فرمایا: یہ باغ آخرت میں ہوں گے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۰۱)

۴۔ خدا نے جسے عقل عطا کی ہے اسے چاہیے کہ رزق کے بارے میں تاخیر کا ذمہ دار خدا کو نہ ٹھہرائے اور قضا و قدر کے بارے میں اسے متہم نہ کرے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۱۹)

۵۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو میرے غضبناک ہونے سے ڈرنا چاہیئے جو رزق کی تاخیر میں مجھے ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ ورنہ میں اس پر دنیا کا دروازہ کھول دوں گا!۔۔

(بحار الانوار جلد ۸۱ ص ۱۹۴)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۶۔ جس خزانے کے بارے میں خدا (سورہ کہف/۸۲ میں) فرماتا ہے۔ "وَكَانَ تَحْتَهُ، كَنْزٌ لَّهُمَا" یعنی اس (دیوار) کے نیچے ان ہی دونوں لڑکوں کا خزانہ تھا۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا:۔۔۔۔۔۔۔جسے خداوند عالم نے عقل عطا کی ہے اسے چاہیے کہ قضا و قدر کے بارے میں خدا کو متہم نہ کرے اور رزق کی تاخیر کا ذمہ دار اسے نہ ٹھہرائے۔

(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۱۵۶)

بقدر کفایت روزی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو کم ہو لیکن پورا ہو جائے اس زیادہ سے بہتر ہے جو (خدا سے) بے خبر کر دے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۱۵)

مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ لِیُنۡذِرَ یَوۡمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ یَوۡمَ

جس کے لئے چاہے بھیجتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو ملاقات (اور) قیامت کے دن سے خبردار کرے● جس دن کہ

هُمۡ بٰرِزُوۡنَ ۚ لَا یَخۡفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنۡهُمۡ شَیۡءٌ ؕ لِمَنِ

لوگ ظاہر بظاہر باہر ہوں گے اور ان کی کوئی چیز خدا پر پوشیدہ نہیں ہوگی (اس دن آواز آئے

الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ؕ لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزٰی

گی) آج کس کی حکومت ہے؟ (تو جواب ملے گا) خداوند یکتا و قہار کی● آج ہر شخص کو

کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ ؕ لَا ظُلۡمَ الۡیَوۡمَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ

اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا، آج کسی قسم کا ظلم نہیں ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ

سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَ اَنۡذِرۡهُمۡ یَوۡمَ الۡاٰزِفَۃِ اِذِ

جلد حساب لینے والا ہے ● (اے رسولؐ!) لوگوں کو نزدیک (قیامت) کے دن سے خبردار کریں، جس وقت (شدید

الۡقُلُوۡبُ لَدَی الۡحَنَاجِرِ کٰظِمِیۡنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ

وحشت کی وجہ سے) کلیجے منہ کو آچکے ہوں گے غم کی وجہ سے دل گھٹ جائیں گے (اس دن) ظالموں کا کوئی دلسوز دوست

حَمِیۡمٍ وَّ لَا شَفِیۡعٍ یُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ یَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ وَ مَا

ہوگا اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ جس کی بات سنی جائے۔ اللہ آنکھوں کی خیانت کو اور جو کچھ دل

تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ ﴿۱۹﴾ وَ اللّٰہُ یَقۡضِیۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَ الَّذِیۡنَ

چھپاتے ہیں (سب کو) جانتا ہے● اللہ برحق فیصلہ کرتا ہے۔ اور اس

یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ لَا یَقۡضُوۡنَ بِشَیۡءٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ هُوَ

کے سوا جن معبودوں کو یہ پکارتے ہیں کوئی فیصلہ نہیں کریں گے بے شک اللہ ہی

السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۲۰﴾ اَوَ لَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ

سننے دیکھنے والا ہے● کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ

فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا مِنۡ

دیکھیں کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے اور زمین میں طاقت اور آثار کے

۲۔ جو شخص بقدر کفایت پر راضی رہتا ہے وہ آرام و راحت کا انتظام کر لیتا ہے اور آسائش وآسودگی کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۶۹ ص ۴۱۱)

موضوع آیت ۱۷۔ حساب اور احتساب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خداوند تعالیٰ تمام مخلوق سے حساب لے گا سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے خدا کے ساتھ شرک کیا کہ ان کا حساب نہیں لیا جائے گا اور انہیں سیدھا جہنم جانے کا حکم دیا جائے گا۔ (بحارالانوار جلد ۷ ص ۲۶۰)

۲۔ بندہ سے سب سے پہلے جو سوال کیا جائے گا وہ ہم اہلبیتؑ کی محبت کے بارے میں ہوگا۔

(بحارالانوار جلد ۷ ص ۲۶۰)

۳۔ اے ابوذرؓ اپنا احتساب خود کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ بات کل تمہارے حساب میں اضافے کا باعث بنے گی۔ اپنے نفس کا موازنہ کرو قبل اس کے کہ اس کا موازنہ کیا جائے اور اس دن بہت بڑی ہستی کے لئے تیاری کر لو جس دن ہر شخص کو پیش ہونا پڑے گا کہ خداوند عالم پر تو کوئی چیز مخفی نہیں ہوگی۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۸۳)

۴۔ خبردار! تم ایسے دن میں (رہ رہے) ہو جس میں عمل ہے حساب نہیں ہے۔ اور عنقریب ایک ایسے دن سے تمہارا واسطہ پڑے گا جس میں حساب ہوگا عمل نہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۸۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ اللہ تعالیٰ نے عمل کے لئے ثواب اور ہر شئے کے لئے حساب مقرر فرمایا ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ جب بندہ اپنے پروردگار کے حضور کھڑا ہوگا تو اس سے فریضہ نمازوں، فریضہ زکوۃ، فریضہ روزوں، فریضہ حج اور ہم اہلبیتؑ کی ولایت کے بارے میں سب سے پہلے پوچھا جائے گا۔ لہٰذا جو بندہ ہماری ولایت کا اقرار کرتا ہے اور اس اقرار ولایت پر اس کی موت واقع ہوتی ہے تو اس کی نماز، روزہ، زکوۃ اور حج قبول ہوں گے۔ (بحارالانوار جلد ۸۳ ص ۱۰)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۷۔ جو شخص روزانہ اپنا محاسبہ نہیں کرتا وہ ہم سے نہیں ہے۔ اگر اس نے اچھے کام کئے ہیں تو انکی فروانی کی خدا سے دعا کرے اور اس کی حمد بجا لائے۔ اگر برے کام کئے ہیں تو ان سے خدا کی مغفرت طلب کرے اور توبہ کرے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۲۷)

ع ۲ ۱۱ ۷

قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ

لحاظ سے ان سے زیادہ سخت اور طاقتور تھے ان کا کیا انجام ہوا؟ پس اللہ نے انہیں ان کے

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

گناہوں کے سبب (اپنے قہروغضب میں) گرفتار کرلیا اور خدا (کے غضب سے) ان کو کوئی

وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ

بچانے والا نہ تھا● یہ (خدائی قہر) اس لئے تھا کہ ان کے پیغمبران کے پاس روشن دلائل لے کر آتے رہے۔ لیکن

بِالْبَیِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ

ان لوگوں نے کفر اختیار کیا جس کی وجہ سے اللہ نے انہیں (اپنے قہروغضب کی) گرفت میں لے لیا وہ صاحب قوت

الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ

سخت عذاب دینے والا ہے● اور بتحقیق ہم نے موسیٰؑ کو معجزات اور واضح منطق

مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾ لا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ

کے ساتھ بھیجا۔ فرعون، ہامان اور قارون کی طرف، تو وہ کہنے لگے: ''وہ جھوٹا

كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا

جادوگر ہے'' ● پس جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق لے کر آئے تو کہنے لگے:

اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ اسْتَحْیُوْا

''جو موسیٰؑ پر ایمان لے آئے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے

نِسَآءَهُمْ ؕ وَ مَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَ

دو (وہ اس بات سے غافل تھے کہ) کافروں کی ہر تدبیر گمراہی میں گم ہے'' ● اور

قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَ لْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ

فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں موسیٰؑ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے رب کو مدد کے لیے پکارے مدد مانگے

اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ

(تاکہ وہ اسے نجات دے) البتہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ تمہارے دین کو تبدیل کر دے گا۔ یا اس سرزمین

الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ

میں فساد برپا کرے گا● اور موسیٰؑ نے فرمایا: میں اپنے رب اور تمہارے رب سے ہر اس متکبر

كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَ قَالَ

(کے شر) سے پناہ چاہتا ہوں جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا● اور آل فرعون

رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ

سے ایک ایماندار شخص نے جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا۔ کہا: کیا تم ایسے شخص کو

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّىَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ

قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ

طرف سے واضح دلائل لے کر آیا ہے اگر وہ جھوٹا ہے تو اسے اس کے جھوٹ

كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ

کا نقصان ہوگا اور اگر سچا ہے تو جس چیز کا تم سے وعدہ کیا ہے اس سے کچھ

يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

تو تمہیں ملے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والے بڑے جھوٹے شخص کو

كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِى

ہدایت نہیں کرتا● (مومن نے گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے کہا): اے میری قوم! آج تمہاری حکومت ہے کہ اس

الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ

سرزمین پر تمہارا غلبہ ہے، لیکن اگر (خدائی قہر وغضب) ہمیں آلے تو کون ہماری مدد کرے گا؟" فرعون نے کہا:

قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَ مَاۤ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا

جس کی میں تشخیص دے رہا ہوں اس کے علاوہ میں تمہیں اور کچھ نہیں دکھا سکتا اور میں تمہاری ترقی کے علاوہ کسی

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَ قَالَ الَّذِىْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْۤ

اور راستے کی ہدایت نہیں کرتا" ● اور اس مومن نے کہا: "اے میری قوم! میں

ع ۲ / ۷ / ۸

موضوع آیت ۲۷

استعاذہ (خدا سے پناہ کی دعا)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ (دعائیہ کلمات) خداوندا! میں رنج وغم، عاجزی و سستی، بخل و بزدلی اور قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(سنن نسائی جلد ۸ ص ۲۵۸)

۲۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار چیزوں سے خدا کی پناہ مانگتے تھے۔ ایسے علم سے جو نفع نہ پہنچائے، ایسے دل سے جس میں خشوع پیدا نہ ہو، ایسی دعا سے جو نہ سنی جائے (قبول نہ ہو) اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو۔
(سنن نسائی جلد ۸ ص ۲۵۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ (دعائیہ کلمات) اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میرا ظاہر لوگوں کی چشم ظاہر بین میں بہتر ہو اور جو اپنے باطن میں چھپائے ہوئے ہوں وہ تیری نظروں میں برا ہو۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۷۶)

۴۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور واپسی کے اندوہ اور اہل وعیال کی بدحالی کے منظر سے پناہ مانگتا ہوں۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۴۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ قرض کے بوجھ، لوگوں کے غلبے اور بیواؤں کی کس مپرسی کے بارے میں خدا کی پناہ مانگو۔
(فرع کافی جلد ۵ ص ۹۲)

اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ

تمہارے لئے ان گروہوں کے (عذاب کے) جیسے دن سے ڈرتاہوں● قوم نوحؑ،

قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ وَ مَا

قوم عاد اور قوم ثمود اور جو لوگ ان کے بعد آئے ان کے جیسے برے انجام سے (ڈرتا ہوں) اور

اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ

اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے کاارادہ بھی نہیں کرتا● اوراے میری قوم! مجھے تمہارے لئےاس دن سے

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا

خوف ہے جب تم ایک دوسرے کو شور مچاکر پکاروگے● جس دن تم منہ پھیر کر بھاگو گے (لیکن)

لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

تمہیں خدائی عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگااور خداجسے گمراہی میں چھوڑ دے اسے ہدایت

مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ

دینے والا کوئی نہیں ہے● اور یقیناًاس سے پہلے تمہارے پاس یوسف بھی روشن دلائل

بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى

کے ساتھ آچکے ہیں اورتم ہمیشہ ان کی لائی ہوئی چیزوں پر شک ہی کرتے رہے، یہاں تک

اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ

کہ جب وہ دنیاسے چلے گئے توتم نے کہا: ''اس کے بعداللہ تعالیٰ کوئی نبی نہیں بھیجے گا'' اسی طرح

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۚ ﴿۳۴﴾

اللہ ہراس شخص کوگمراہ کرتاہے جوحد سے تجاوز کرنے والا اورشک کرنے والاہوتاہے●

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ؕ

جولوگ کسی ایسی دلیل کے بغیر جوان کے پاس آئی ہواللہ کی آیات کے بارے میں جھگڑا

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ

کرتے ہیں تو(یہ بات)اللہ اور مومنین کے نزدیک سخت غضب کاموجب ہے۔اسی طرح

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَ قَالَ

اللہ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے ● اور فرعون

فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ

نے کہا: ''اے ہامان ! میرے لئے ایک بلند عمارت بنا، شاید میں اسباب (ووسائل)

الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ

تک پہنچ سکوں'' ● وہ وسائل واسباب جو آسمانوں تک (اوپر چڑھنے کا) ذریعہ ہوتے ہیں۔ تاکہ

مُوْسٰى وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ

موسیٰ کے خدا کے متعلق کوئی اطلاع حاصل کر سکوں، میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں اس طرح فرعون

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ

کے لئے اس کے برے کاموں کو خوبصورت بنا دیا گیا وہ راہ حق سے روک دیا گیا، اور فرعون کی

اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَ قَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

چال تو ناکامی اور نقصان میں ہے ● اور جو (فرعون کی قوم سے موسیٰؑ پر) ایمان لا چکا تھا، اس نے کہا: ''اے میری

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ

قوم! میری پیروی کرو تاکہ میں تمہیں صحیح راستے کی راہنمائی کروں'' ● اے میری قوم! یہ دنیوی

الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ

زندگی تو صرف ایک ناچیز سامان ہے اور یقیناً آخرت ہی ہمیشہ کی جائے قیام ہے ● جو برا

عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ عَمِلَ

کام کرے گا، اسے اس جیسی ہی سزا ملے گی اور جو شخص

صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ

مرد ہو یا عورت اور مومن ہو اچھے کام کرے گا، تو ایسے لوگ ہی

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَ

بہشت میں داخل ہوں گے اور وہاں انہیں بے حساب روزی ملے گی ● اور

موضوع آیت ۳۵۔ جدال (لڑائی)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس قوم نے جدال (لڑائی جھگڑے) کو اپنایا وہ گمراہ ہو گئی۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۳۸)

۲۔ ہم دین خدا کے لئے جدال کرنے (لڑنے والے) ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۲۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جدال (لڑائی جھگڑے) سے بچتے رہو کیونکہ یہ شکوک کا موجب بنتی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۹۴)

۴۔ دین (کے بارے) میں لڑنا جھگڑنا یقین کو فاسد کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۵۔ جو شخص ہمارے دشمنوں کے خلاف اپنی زبان کے ساتھ ہماری مدد کرتا ہے اسے خداوند عالم اپنی حجت کے ذریعہ اس دن گویا کرے گا۔ جب وہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہو گا۔ (بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۳۵)

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جدال فی الدین کی بات چل نکلی اور یہ کہ رسول خدا (ص) اور آئمہ معصومین علیہم السلام نے اس بارے میں منع فرمایا ہے۔ تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اس سے مطلقاً منع نہیں کیا گیا بلکہ ایسے جدال سے منع کیا گیا ہے جو احسن (اور مستحسن) نہ ہو۔

(بحار الانوار جلد ۲ ص ۱۲۵)

ع ۴ ۱۰ ۹

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۷۔ اے عبدالعظیمؑ ! میری طرف سے لوگوں کو سلام پہنچا دو اور ان سے کہو کہ وہ شیطان کو اپنے لئے راہ نہ دیں۔ انہیں سچ بولنے اور امانت کی ادائیگی کا حکم دو۔ جو باتیں ان کے لئے بے فائدہ ہیں ان کے بارے میں انہیں خاموش رہنے اور لڑائی جھگڑا ترک کرنے کا حکم بھی دو۔ (بحار الانوار جلد ۴۷ ص ۲۳۰)

يٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَ تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى

(مومن آلِ فرعون نے کہا): اے میری قوم! مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں (جہنم سے) نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم

النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ مَا

مجھے جہنم کی طرف بلاتے ہو● تم مجھے اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ میں خدا کے ساتھ کفر کروں، اور اس چیز کو

لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ

خدا کا شریک بناؤں جس کا مجھے علم ہی نہیں (جبکہ) میں تو تمہیں غالب آنے والے بہت بخشش کرنے والے

الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ

(خدا) کی طرف بلاتا ہوں● یقین جانو جس کی طرف تم مجھے دعوت دے رہے ہو نہ

دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَا فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَ

تو دنیا میں اس کی کوئی دعوت ہے اور نہ ہی آخرت میں جبکہ ہم سب کو اللہ ہی

اَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ

کی طرف لوٹ جانا ہے اور حد سے بڑھنے والے یقیناً جہنمی ہیں● اور جو بات میں تم سے کہہ رہا ہوں تم

مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اسے بہت یاد کرو گے۔ اور میں اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں کیونکہ وہ یقینی طور پر بندوں (کے

بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ

حالات) کو خوب دیکھ رہا ہے● پس اللہ نے اس (مومن) کو ان لوگوں کی چالوں

حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ

کی برائی سے بچالیا اور آل فرعون کو سخت عذاب نے گھیر لیا● ایسی آگ کہ ہر صبح

عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫

و شام جس کے سامنے لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت برپا ہو گی

اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَ اِذْ يَتَحَآجُّوْنَ

تو (کہا جائے گا) آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں جھونک دو● اور (یاد کرو) اس وقت (کو)

موضوع آیت ۴۴

تفویض (اپنے امور خدا کے سپرد کر دینا)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ جو شخص اپنے امور خدا کے سپرد کر دیتا ہے خداوند عالم بھی اسے سیدھی راہوں پر چلاتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۲۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ بہتر ہے۔ تو اس کے علاوہ کسی اور چیز کی تمنا نہیں کرتا۔
(تحف العقول ص ۱۶۸)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۳۔ اپنے امور کو صحیح طور پر خدا کے سپرد کر کے اپنے آپ کو تمام پریشانیوں سے نجات دلاؤ۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ اپنے امور کو خدا کے سپرد کرنے والا ہمیشہ کے سکون اور خوشگوار دائمی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور صحیح معنوں میں اپنے امور کو خدا کے سپرد کرنے والا خدا کے علاوہ تمام دوسروں سے بلند ہمت ہوتا ہے۔ جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں (ترجمہ اشعار) اللہ تعالیٰ نے میرے لئے جو کچھ تقسیم کر دیا ہے میں اس پر راضی ہوں اور میں نے اپنے تمام امور اپنے خالق کے سپرد کر دیئے ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ماضی میں مجھ پر احسان کیا ہے اسی طرح میری باقی زندگی میں بھی مجھ پر احسان کرے گا۔ اور جو شخص اپنے امور خدا کے سپرد کر دیتا ہے وہ تمام آفات و بلیات سے محفوظ ہو کر صبح کرتا ہے اور اپنے محفوظ دین کے ساتھ شام کرتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۱۴)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۵۔ ایمان کے چار رکن ہیں۔ ۱۔ خدا پر توکل ۲۔ اس کی قضا پہ راضی رہنا ۳۔ اس کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ۴۔ اپنے تمام امور خدا کے سپرد کر دینا اور جب کوئی نیک بندہ یہ کہتا ہے کہ میں اپنے تمام امور کو خدا کے سپرد کرتا ہوں تو خداوند عالم بھی اسے لوگوں کے حیلوں اور سازشوں کی برائیوں سے بچا لیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۱۳۵)

فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا

جب وہ (جہنم کی) آگ میں جھگڑا کریں گے (اور اپنی دلیلیں پیش کریں گے) تو کمزور لوگ

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ

متکبرین سے کہیں گے: ہم تو تمہارے تابع فرمان تھے تو کیا (آج) تم ہم سے آگ کا کچھ حصہ دور

النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ

کرسکتے ہو؟● متکبرین (جواب میں) کہیں گے ہم سب آگ میں ہیں۔ کیونکہ اللہ نے

اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ

اپنے بندوں کے درمیان (عدالت کا) فیصلہ کیا ہے● اور جو لوگ جہنم میں ہوں گے جہنم کے

لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ

داروغوں سے کہیں گے: ''اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ وہ ہم سے ایک دن کے عذاب

الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ

کو کم کردے!''● وہ (جہنم کے داروغے جواب میں) کہیں گے: ''کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر

بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ

معجزات نہیں لائے تھے؟'' تو وہ جواب میں کہیں گے: ''کیوں نہیں'' تو وہ کہیں گے کہ دعا کرو

الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾ إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ

(اور خدا کو پکارو) مگر کافروں کی دعا بے نتیجہ رہے گی● یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی ضرور مدد

الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾

کرتے ہیں جو ایمان لے آئے، دنیاوی زندگی میں بھی اور اس دن بھی جب گواہ گواہی کے لئے کھڑے ہوں گے●

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ

جس دن ظالموں کو ان کی عذرخواہی فائدہ نہیں دے گی اور ان کے لئے لعنت و نفرین اور

لَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَى وَ

ان کا برا ٹھکانا ہے● اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور

ع ٥ ١٣ ١٠

موضوع آیت ۵۵

استغفار کا ثواب اور اسکا طریقہ کار

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ روز اول سے جتنے مومن مرد اور عورتیں اس دنیا سے کوچ فرماچکے ہیں وہ قیامت کے دن (اللہ کی بارگاہ میں) حاضر ہوں گے اور ان لوگوں کی شفاعت کریں گے جو اپنی دعاؤں میں یہ کہتے ہیں۔ ''اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات'' یعنی خداوندا! تو مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور قیامت کے دن ایک بندے کو جہنم کی طرف کھینچ کرلے جایا جائے گا تو مومنین اور مومنات کہیں گے اے ہمارے پروردگار! یہ تو وہی شخص ہے جو ہمارے لئے دعا کیا کرتا تھا، لہٰذا تو اس کے بارے میں ہماری شفاعت کو قبول فرما! للہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو قبول فرمائے گا اور وہ جہنم سے بچ جائے گا۔

(روضۃ الواعظین جلد ۲ ص ۳۲۷)

۲۔ جو شخص ''اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ان کلمات کی وجہ سے ابتدائے تخلیق سے قیامت کے دن تک کے لئے پیدا کئے جانے والے ہر ایک مومن کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دیتا ہے اور برائیاں مٹا دیتا ہے اور درجے بلند کر دیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ جب انسان ''اللھم اغفر للمؤمنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم و جمیع الاموات'' (یعنی اے اللہ! تمام مومنین و مومنات اور مسلمین اور مسلمات جو زندہ ہیں یا جو مرچکے ہیں سب کو معاف کر دے) کہتا ہے تو اللہ تعالی ہر ایک زندہ اور مردہ انسان کی تعداد کے برابر اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (فلاح السائل ص ۳۷)

۴۔ جو شخص روزانہ پچیس مرتبہ'' اللھم اغفر للمؤمنین والمومنات والمسلمین والمسلمات '' کہتا ہے تو اللہ تعالی ہر گزشتہ اور آئندہ مومن کی تعداد کے برابر نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے، برائیاں مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کر دیتا ہے۔

(ثواب الاعمال ص ۱۶۱)

۵۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

جو شخص ''استغفر اللہ الذی لاالہ الاھوالحی القیوم واتوب الیہ '' کہتا ہے تو اللہ تعالی اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے خواہ وہ میدان جنگ سے بھی بھاگ چکا ہو۔ (انساب الاشراف جلد ا ص ۴۸۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ جو مومن روزانہ چالیس کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر نادم ہو کر ان الفاظ میں استغفار کرتا

اَوْرَثْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًی وَّ ذِكْرٰی

بنی اسرائیل کوآسمانی کتاب(توارت)کاوارث بنایا● جو صاحبان عقل کے لئے

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

ہدایت اور نصیحت ہے● پس آپ صبر کیجئے یقیناالله کاہروعدہ سچا ہے اور

اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَ

اپنے گناہوں کے لئے معافی مانگئے اور صبح شام اپنے رب کی حمدو

الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ

تسبیح کرتے رہیے● یقیناً جولوگ الله کی آیتوں میں کسی دلیل کے بغیرجوان کے

سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

پاس آئی ہو جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں خود کو بڑا سمجھنے کے سواکچھ نہیں جس تک وہ نہیں

بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ

پہنچ پائیں گے،(اور اپنے جھگڑے کا کوئی نتیجہ نہیں دیکھ پائیں گے) پس آپ خدا کی پناہ مانگیں یقیناًوہ سننے

الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ

دیکھنے والا ہے● اس میں شک نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی

خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ

تخلیق، لوگوں کے پیدا کرنے سے زیادہ بڑی بات ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے ● اور

مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ ۙ۵ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

اور نابینااور بینابرابرنہیں ہیں۔اورجولوگ ایمان لے آئے ہیں اوراچھے کام انجام دیئے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

ہیں بدکاروں کے برابرنہیں ہوتے ،بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو!!●

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

یقیناً قیامت آکررہے گی اس میں توشک ہی نہیں لیکن اکثر

ہے۔ ''استغفر الله الذی لااله الا هو الحی القیوم بدیع السمٰوات والارض ذولجلال والاکرام واسئله ان یتوب علی'' (یعنی میں اس ذات کردگار سے استغفار کرتا ہوں جو زندہ اور قائم و دائم ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو وجود کی نعمت سے نوازا ہے صاحب جلال وعزت و احترام ہے میں اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری توبہ کو قبول فرمائے) توالله تعالیٰ اس کے (تمام) گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اور اس شخص کے لئے کوئی بھلائی نہیں جو روزانہ چالیس گناہ کبیرہ کرتا ہے۔

(روضتہ الواعظین جلد ۲ ص ۳۳۶)

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ

لوگ ایمان نہیں لاتے ● اور تمہارے پروردگار نے فرمایا: ''تم مجھ سے دعا مانگو'' تاکہ میں

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ

تمہاری دعا کو قبول کروں، یقیناجولوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں بہت جلد اوندھے

جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

منہ جہنم میں داخل ہوں گے ● خداوہی توہے جس نے تمہارے لئے رات کو

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ

بنایا ہے تاکہ تم اس میں سکون کرسکواوردن کوروشنی دینے والا بنایایقیناًاللہ

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾

اپنے بندوں پر بہت بڑامہربان ہے لیکن بہت سے لوگ شکر ادانہیں کرتے ●

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫

وہی تمہارااللہ ہے جو تمہارارب ہے ہر چیز کا خالق ہے،اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں تو پھر تم کس

فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ

لئے راہ حق سے بھٹک رہے ہو؟● اسی طرح وہ لوگ بھٹکتے رہتے ہیں جو

اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

خدا کی آیات کاانکار کرتے ہیں ● اللہ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرار کامقام اورآسمان

قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ

کوسرپناہ بنایاہے، اور تمہاری صورت بنائی ہے پس بہترین صورت بنائی ہے اور تمہیں پاکیزہ چیزوں

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ

سے رزق دیا ہے یہی خداتمہارارب ہے پس بابرکت اور بلندمرتبہ ہے خدا

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ

جوتمام جہانوں کاپروردگار ہے ● وہی زندہ ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اسی لئے تم دین

ع ۶ ۱۰ ۱۱

موضوع آیت ۶۰۔ دعا

۱۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: جس شخص کو میری یاد، دعا کرنے سے باز رکھے تومیں اسے اس سے بھی زیادہ عطا کروں گا جو دعامانگنے والوں کو عطا کرتا ہوں۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۲۲۳)

۲۔ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
تم میں سے ہرایک شخص کو اپنے رب سے اپنی حاجات کو طلب کرنا چاہیئے خواہ جوتے کے ٹوٹنے والے تسمہ کے بارے میں کیوں نہ ہو!۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۲۹۵)

۳۔ رقت طاری ہو جانے کے موقع پر دعا کو غنیمت جانو کیونکہ یہ خدا کی رحمت ہے۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۳۱۳)

۴۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۴۶۸)

۵۔ دعا عبادت کی جان ہے اور دعا کے ساتھ کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا۔ (بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۳۰۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ جو شخص خدا کو جتنا زیادہ جانتا ہے وہ اس سے اتنا ہی زیادہ دعا مانگتا ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ اے دعا مانگنے والو! انہونی اور ناجائز چیزوں کے بارے میں دعا نہ مانگو۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۳۲۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ دعا اس قضا کو بھی پلٹا دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہوتی ہے اور اس کو بھی جو حتمی ہو چکی ہوتی ہے۔
(کافی جلد ۲ ص ۴۶۹)

۹۔ جب تک محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود نہ بھیجا جائے اس وقت تک دعا پردوں میں ہی چھپی رہتی ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۴۹۲)

۱۰۔ یقینا بندہ جب دعا کرتا ہے تو خدا اس کی حاجت پوری کرتا ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی سے کام نہ لے۔
(کافی جلد ۲ ص ۴۷۴)

۱۱۔ اگر کوئی شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ خدا سے جو کچھ بھی مانگے خدا اسے عطا کر دے تو اسے چاہیے کہ سارے لوگوں سے مایوس ہو جائے۔
(کافی جلد ۲ ص ۳۱۴)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۲۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے کچھ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم خدا سے دعا تو مانگتے ہیں لیکن قبول نہیں ہوتی (اس کی کیا وجہ ہے؟) امامؑ نے فرمایا: اس لئے کہ تم اس ذات سے سوال کرتے ہو جسے تم (صحیح معنوں میں) نہیں جانتے۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۳۶۸)

۱۳۔ کسی بھی شخص کی دعا کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ یہودی اور نصرانی کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۹۳ ص ۲۹۴)

مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۵﴾

کواس کے لئے خالص کر کے اسے پکارو! تمام سپاس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ●

قُلۡ اِنِّیۡ نُهِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

آپ کہہ دیجئے کہ مجھے روک دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو (وہ بھی)

لَمَّا جَآءَنِیَ الۡبَیِّنٰتُ مِنۡ رَّبِّیۡ ۫ وَ اُمِرۡتُ اَنۡ اُسۡلِمَ

اس وقت جبکہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے روشن دلائل آ چکے ہیں اور مجھے حکم ہے کہ تمام

لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ

جہانوں کے رب کا تابع فرمان رہوں ● وہی اللہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر

مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخۡرِجُکُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ

نطفہ سے، پھر لوتھڑے (جمے ہوئے خون) سے، پھر تمہیں (ماں کے پیٹ سے) نوزاد کی صورت میں نکالتا ہے، پھر

لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّکُمۡ ثُمَّ لِتَکُوۡنُوۡا شُیُوۡخًا ۚ وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ

(تمہاری نشوونما کرتا ہے) تاکہ تم اپنے کمال کی قوت کو پہنچ جاؤ، پھر تاکہ تم بڑھاپے کو پہنچ جاؤ، اور تم میں سے کچھ

یُّتَوَفّٰی مِنۡ قَبۡلُ وَ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّ لَعَلَّکُمۡ

تو بڑھاپے سے پہلے مر جاتے ہیں اور (لیکن تم میں سے کچھ زندہ رہ جاتے ہیں) تاکہ اپنے وقت مقررہ پر پہنچ جاؤ، اور شاید

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤی

تم عقل سے کام لو ● وہ وہی تو ہے جو زندہ کرتا اور موت دیتا ہے پس جب کسی چیز کے وجود کا حکم

اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَهُ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۶۸﴾ؑ اَلَمۡ تَرَ اِلَی

دیتا ہے تو صرف اسے کہہ دیتا ہے کہ ''ہو جا'' تو وہ فوراً وجود میں آ جاتی ہے ● آیا آپ نے ان لوگوں

الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰی یُصۡرَفُوۡنَ ﴿۶۹﴾ۚۛ

کو نہیں دیکھا جو خدا کی آیات کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں کہ وہ (حق سے) کسی طرح منہ پھیر لیتے ہیں؟ ●

الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِالۡکِتٰبِ وَ بِمَاۤ اَرۡسَلۡنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۟ۛ

جنہوں نے اللہ کی کتاب اور اس چیز کی تکذیب کی ہے جسے ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا ہے، تو وہ

فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَ

بہت جلد (اپنے کئے کاانجام)جان لیں گے● جب طوق ان کی گردن میں ہوں گے اور

السَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ

زنجیروں کے ساتھ کھینچے جائیں گے● کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ

يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾

میں جلائے جائیں گے۔پھران سے کہاجائے گاکہ:''جنہیں تم (خداکا)شریک قراردیتے رہے وہ کہاں ہیں؟''●

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا

(جنہیں) تم خدا کے علاوہ پوجتے تھے ؟وہ کہیں گے :''ہمارے پاس سے گم ہوگئے ہیں (پھر جھوٹ

مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

بولیں گے) بلکہ ہم کسی چیز کو نہیں پوجتے تھے اسی طرح خداکافروں کو گمراہ کرتا ہے''●

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ

یہ (عذاب)اس وجہ سے ہے کہ تم زمین میں ناحق خوشیاں منایاکرتے تھے اور

بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

خرمستیوں پر اترایاکرتے تھے● جہنم کے دروازوں سے داخل ہوجاؤجہاں

فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ

تم ہمیشہ رہوگے کتنابراٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کے لئے● تو(اے پیغمبرؐ!)آپ صبر کیجئے یقیناًاللہ کا وعدہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ

سچاہے پس ہم نے ان سے جس کاوعدہ کیاہے اس کاکچھ حصہ آپ کودکھادیں یا (اس سے پہلے)آپ کواس دنیا

اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

سے اٹھالیں (ہرصورت میں)انہیں ہماری طرف پلٹایاجائے گا (اور وہ عذاب کو چکھیں گے)● اوریقیناًہم نے آپ

رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ

سے پہلے پیغمبر بھیجے جن میں سے بعض کی داستان ہم نے آپ سے بیان کی ہے اور بعض

موضوع آیت ۷۵۔خوشی

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تھوڑی سی دنیا پا کر خوش ہونے لگتے ہو اور آخرت کے بیشتر حصے سے بھی محرومی تمہیں غم زدہ نہیں کرتی۔ ذرا سی دنیا کا تمہارے ہاتھوں سے نکلنا تمہیں بے چین کر دیتا ہے؟۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۴)

۲۔ بہت سی خوشیوں کاانجام جنگ ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۳۔ (عبداللہ بن عباس کے نام حضرت امیرالمومنینؑ کے مکتوب سے اقتباس) بعد از حمد و ثنا بندہ کبھی اس بات کو پاکر خوش ہونے لگتاہے جواس کے ہاتھ سے جانے والی تھی ہی نہیں اور ایسی چیز کی وجہ سے رنجیدہ ہوتا ہے جو اسے ملنے والے ہی نہ تھی۔ لہٰذا لذت کا حصول اور جذبہ انتقام کو فرد کرنا ہی تمہاری نظروں میں دنیا کی بہترین نعمت نہ ہو۔ بلکہ باطل کو مٹانا اور حق کو زندہ کرنا ہو۔ او ر تمہاری خوشی اس ذخیرہ پر ہونی چاہیئے جو تم نے آخرت کے لئے فراہم کیا ہے۔ اور تمہا رارنج اس سرمایہ پر ہونا چاہیئے جسے صحیح مصرف میں صرف کئے بغیر چھوڑ رہے ہو۔اور تمہیں فکر صرف موت کے بعد کی ہونا چاہیئے۔ (نہج البلاغہ مکتوب ٦٦)

مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ

کی (داستان) آپ سے بیان نہیں کی۔اور کوئی پیغمبر خدا کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ پیش

بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ

نہیں کر سکتا۔ پس جب خدا کا حکم پہنچ گیا(اور قیامت برپا ہوگئی) تو حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

فیصلہ کیا جائے گا اور وہاں پر باطل کے پجاری خسارے میں ہوں گے ● (یہ) اللہ ہی ہے جس نے

جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾

تمہارے لئے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور بعض (کے گوشت) کو کھاؤ●

وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ

اور چوپاؤں میں تمہارے لئے (دوسرے) فائدے بھی ہیں اور ان پر سوار ہو کر جہاں کی

صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ

تمہارے دل میں ضرورت ہے وہیں پہنچ جاؤ اور تم ان پر اور کشتیوں پر سوار کئے جاتے ہو۔ اور

يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖۗ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ

(خدا ہمیشہ) تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کس کس نشانی کا انکار کرو گے؟ ● کیا انہوں نے زمین میں

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

سیر نہیں کی تاکہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے (اور کیونکر تباہ

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ

ہوگئے؟ وہ) تعداد میں ان سے زیادہ تھے اور زمین میں ان کی قوت اور آثار

اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

بھی زیادہ تھے۔ آخر کار جو کچھ انہوں نے کیا ان کے کچھ کام نہ آیا●

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ

پس جب ان کے رسول ان کے پاس معجزات لے کر آئے تو وہ اپنے اس علم کی مقدار خوش ہوئے جو ان کے پاس

ع ۸ ۱۰ ۱۳

موضوع آیت ۷۸

انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے بارے میں بیان ہونیوالی احادیث

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

۱۔ تمام انسان حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی سے (بنے ہوئے) ہیں۔

(کنزالعمال حدیث ۱۵۱۳۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ حضرت آدمؑ کی تخلیق زمین کے ظاہر کی مٹی سے کی گئی جس میں اچھی بری ہر قسم کی مٹی شامل تھی۔ اور تم لوگ اس کے اثرات ان کی اولاد میں دیکھتے ہو۔

(کنزالعمال حدیث ۱۵۲۲۷)

۲۔ حضرت ادریس علیہ السلام:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے تحریر کیا حضرت ادریسؑ تھے۔ (کنزالعمال حدیث ۳۲۲۶۹)

۲۔ اے ابوذر! چار انبیاءؑ سریانی تھے: ۱۔ حضرت آدمؑ ۲۔ حضرت شیثؑ ۳۔ حضرت اخنوخ یعنی ادریسؑ اور آپ ہی نے سب سے پہلے قلم سے تحریر کیا اور ۴۔ حضرت نوحؑ۔۔۔ (بحار الانوار جلد ۱۱ ص ۳۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ مسجد سہلہ میں حضرت ادریس علیہ السلام کا گھر تھا جس میں بیٹھ کر آپ کپڑے سیا کرتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۱ ص ۲۸۴)

۳۔ حضرت نوح علیہ السلام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

۱۔ حضرت نوحؑ سب سے پہلے نبی ہیں جنہیں رسول بنا کے بھیجا گیا۔ (کنزالعمال حدیث ۳۲۳۹۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۲۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ فرمان ہے کہ "وما امن معہ الا قلیل" یعنی نوحؑ کے ساتھ صرف تھوڑے سے لوگ ہی ایمان لے آئے (ھود/۴۰) تو ان ایمان لانے والوں کی تعداد صرف آٹھ تھی۔

(بحار الانوار جلد ۱۱ ص ۳۳۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان دس نسلوں کا فاصلہ تھا اور یہ سارے کے سارے بزرگوار اللہ کے نبی تھے۔ (تفسیر نورالثقلین جلد ۴ ص ۶۲)

۴۔ حضرت نوحؑ ڈھائی ہزار سال زندہ رہے۔۔۔

مِّنَ الْعِلْمِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾

تھا (اور انبیاء کے دلائل کو ماننے سے انکار کردیا) اور جس خدائی قہر کا وہ مذاق اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا●

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا

پھر جب ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے: ''ہم خدائے واحد پر ایمان لے آئے اور اس سے پہلے ہم

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ

جو شرک کیا کرتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں● پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ

لیا تو ان کے ایمان نے انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچایا، یہ خدائی طریقہ کار ہے جو اس

عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

کے بندوں کے درمیان چلا آرہا ہے، یہاں پر کفار نے خسارہ اٹھایا●

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٥٤

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ

حا۔ میم● (یہ قرآن) بخشنے والے مہربان (خدا) کی طرف سے اتارا ہوا ہے● ایسی کتاب کہ جس کی

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا

آیات تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں، قرآن عربی (زبان میں) ہے ان لوگوں کے واسطے جو علم رکھتے ہیں● (ایسی کتاب)

وَّ نَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾

جو بشارت دینے والی خبردار کرنے والی ہے، پھر بھی بہت سے لوگوں نے منہ پھیر لیا اور (صدائے قرآنی کو) نہیں سنتے●

وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَ فِيْٓ اٰذَانِنَا

اور کہنے لگے: ''جس چیز کی طرف آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں اس سے ہمارے دل پردوں میں ہیں اور

وَقْرٌ وَّ مِنْۢ بَيْنِنَا وَ بَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

ہمارے کانوں میں بہرا پن ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان حجاب ہے پس آپ اپنا کام کیجئے اور ہم اپنا

فضائل سورہ حم سجدہ (فصلت)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص حم سجدہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن اسے اس کی حد نگاہ تک نور و سرور عطا کیا جائے گا اور اس دنیا میں قابل ستائش اور قابل رشک زندگی بسر کرے گا۔ (ثواب الاعمال)

۴۔ حضرت ھود علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

ا۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ھودؑ کو نبی بنا کر بھیجا تو حضرت نوح کے فرزند سام کی نسل سے کچھ لوگ ایمان لے آئے اور باقی لوگوں نے تو صاف صاف کہہ دیا قوت اور طاقت کے لحاظ سے ہم سے بڑا اور کون ہو سکتا ہے۔ چنانچہ انہیں مہلک ہوا کے ذریعے تباہ کردیا گیا اور ھودؑ نے ساميوں کو اپنا وصی بنایا۔ اور انہیں حضرت صالح علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی خوشخبری دی۔ (بحار الانوار جلد ۱۱ص ۳۵۹)

۵۔ حضرت صالح علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام:

ا۔ لوگو! افراد انسانی کی ناراضی و رضامندی مشترکہ ہوتی ہے۔ قوم ثمودؑ (کے پیغمبر کی) ناقہ کی کونچیں ایک شخص نے کاٹی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قوم کے تمام افراد کو عمومی طور پر عذاب میں مبتلا کیا۔ کیونکہ وہ سب لوگ عمومی طور پر اس کے اس فعل پر راضی تھے۔ (بحار الانوار جلد ۱۱ص ۳۷۹)

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو صرف اس لئے خلیل بنایا کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے اور رات کو جب سب لوگ سوئے ہوتے تھے تو وہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ (بحار الانوار جلد ۱۲ص ۴)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۲۔ میں نے اپنے والد (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے سنا اور انھوں نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اس لئے خلیل بنایا گیا کہ نہ تو وہ کسی سائل کو خالی ہاتھ پلٹاتے تھے اور نہ ہی کبھی غیر اللہ سے مانگا تھا۔ (بحار الانوار جلد ۱۲ص ۴)

۷۔ حضرت لوط علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

ا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کے بعد جو بھی نبی بھیجا اسے اپنی قوم پر غلبہ دے کر بھیجا۔ (بحار الانوار جلد ۱۲ص ۱۵۷)

عٰمِلُوۡنَ ۝۵ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ

کام کریں گے" ● (اے رسولؐ! لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ میں یقیناً تمہاری طرح ایک بشر ہوں (اس فرق کے ساتھ)

اِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِیۡمُوۡۤا اِلَیۡهِ وَ اسۡتَغۡفِرُوۡهُ ؕ وَ

میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود فقط ایک معبود ہے، پس سیدھی طرح اس کی طرف رخ کر لو اور اس سے

وَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِیۡنَ ۙ ۝۶ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمۡ

گناہوں کی معافی مانگو اور مشرکین کے لئے بربادی ہے ● جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور

بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝۷ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

وہی آخرت کے منکر ہیں ● بے شک جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۠ ۝۸ قُلۡ اَئِنَّكُمۡ

ہیں ان کے لئے (بغیر منت کے) ختم نہ ہونے والا اجر ہے ● کہہ دیجئے کہ تم اس کا کفر

لَتَكۡفُرُوۡنَ بِالَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ فِیۡ یَوۡمَیۡنِ وَ

کرتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا ہے اور اس کے لئے شریک

تَجۡعَلُوۡنَ لَهٗۤ اَنۡدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۚ ۝۹ وَ

قرار دیتے ہو؟ وہی تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ● اور

جَعَلَ فِیۡهَا رَوَاسِیَ مِنۡ فَوۡقِهَا وَ بٰرَكَ فِیۡهَا وَ قَدَّرَ

زمین میں پہاڑوں کو اس کے اوپر قرار دیا ہے اور اس میں بڑی برکتیں رکھی ہیں اور چار دنوں میں

فِیۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا فِیۡۤ اَرۡبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیۡنَ ۝۱۰

زمین والوں کے لئے رزق و روزی مقرر کر دی ہے جو تمام ضرورت مندوں کے لئے کافی ہے ●

ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ

پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا جبکہ آسمان دھواں تھا پھر اس سے اور زمین سے کہا: خوشی سے

لِلۡاَرۡضِ ائۡتِیَا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیۡنَا

یا بادل نخواستہ آجاؤ (اور شکل اختیار کرو) تو انہوں نے کہا: "ہم فرمانبردار ہو کر آ گئے (اور شکل

ع ۱ ۸ ۱۵

۸۔ حضرت ذوالقرنین

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ حضرت ذوالقرنین نہ تو نبی تھے اور نہ ہی رسول بلکہ وہ اللہ کے بندے تھے، انہیں خدا سے محبت تھی اور خدا کو ان سے محبت تھی۔ انہوں نے خدا سے خلوص عمل کی درخواست کی اللہ نے بھی انہیں خلوص عمل عطا فرمایا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ تمام روئے زمین پر صرف چار لوگوں نے حکومت کی جن میں سے دو مومن تھے اور دو کافر، جو مومن تھے ان میں سے ایک حضرت سلیمان بن داود علیہ السلام اور دوسرے ذوالقرنین تھے اور دو جو کافر تھے ان میں سے ایک نمرود اور دوسرا بخت نصر تھا۔ اور حضرت ذوالقرنین کا نام عبداللہ بن ضحاک بن معد تھا۔

(بحار الانوار جلد ۱۲ ص ۱۸۲)

۹۔ حضرت یعقوب و حضرت یوسف علیہما السلام

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن کا ایک خصوصی حصہ عطا ہوا۔ (کنز العمال حدیث ۳۲۴۰۰)

۲۔ کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ تھے۔

(کنز العمال حدیث ۳۲۴۰۴)

۱۰۔ حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالی نے حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے ایوب! کیا تم جانتے ہو کہ کس وجہ سے تم مصیبتوں میں گرفتار ہوئے ہو انہوں نے کہا کہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم فرعون (بادشاہ مصر) کے پاس گئے تھے اور اس سے ذو معنی کلام کی تھی۔

(بحار الانوار جلد ۱۲ ص ۳۴۸)

طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰى

اختیار کرلی)'' ● پھر انہیں (جب وہ دھوئیں کی شکل میں تھے) دو دنوں میں سات آسمانوں کے قالب

فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

میں ڈھال دیا۔اور ہر آسمان میں اس کے امر کی وحی کردی اور ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین

بِمَصَابِيْحَ ۖ وَ حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾

کردیا اور اسے (آسمانوں کی) حفاظت کا ذریعہ بنایا یہ ہے تقدیر اس کی جو غالب آنے والا، علم والا ہے ●

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ

پس اگر وہ منہ پھیرلیں تو آپ کہہ دیجئے: ''میں تمہیں گرجدار بجلی سے ڈراتا ہوں، قوم عاد وثمود

عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ

جیسی گرجدار بجلی سے'' ● جب (ہمارے) پیغمبران کے سامنے اور ان کے پیچھے سے آئے

اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ

(اوران سے کہا): ''خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو'' (تو انہوں نے) جواب دیا: اگر ہمارا

شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

رب (کوئی پیغمبر بھیجنا چاہتا) تو یقیناً کسی فرشتے کو بھیجتا، پس ہم اسے نہیں مانتے جو تمہیں دے

كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ

کر بھیجا گیا ہے ● پس قوم عاد نے ناحق طور پر زمین میں تکبر کیا اور کہا: ''کون ہم سے زیادہ

الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

طاقتور ہے؟'' کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس خدا نے انہیں پیدا

الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

کیا ہے، وہ ان سب سے زیادہ طاقتور ہے؟ وہ ہمیشہ ہماری

يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ

آیتوں کا انکار کرتے رہے ● پس ہم نے ان پر ٹھنڈی طوفانی زہریلی ہوا منحوس دنوں میں

۱۱۔ حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۔ اللہ تعالیٰ نے عربوں میں سے صرف پانچ نبی بھیجے ہیں: ۱۔ حضرت ھودؑ ۲۔ حضرت صالحؑ ۳۔ حضرت اسماعیلؑ ۴۔ حضرت شعیبؑ ۵۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت شعیبؑ بہت گریہ کرتے تھے۔
(بحارالانوار جلد ۱۲ص ۳۸۵)

۱۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ بنی اسرائیل میں سے سب سے پہلے نبی حضرت موسیٰؑ ہیں اور سب سے آخری حضرت عیسیٰؑ ہیں اور کل چھ سو پیغمبر بنی اسرائیل میں سے مبعوث ہوئے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۱۳ص ۷)
۲۔ اللہ تعالیٰ نے چار انبیاء کو تلوار کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ ۱۔ ابراہیمؑ ۲۔ داودؑ ۳۔ موسیٰؑ ۴۔ اور مجھے۔
(بحارالانوار جلد ۱۳ص ۶)
۳۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران کی طرف وحی کی کہ موسیٰؑ جانتے ہو کہ میں نے تمہیں اپنی مخلوق میں سے کیوں منتخب کیا ہے اور کس وجہ سے اپنے ساتھ کلام کرنے کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا پروردگارا مجھے معلوم نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس لئے کہ میں نے تمام روئے زمین پر نگاہ ڈالی تو تم سے بڑھ کر مجھے کوئی اور شخص میرے لئے تواضع کرنے والا نظر نہیں آیا۔
(بحارالانوار جلد ۱۵ص ۷)

۱۳۔ حضرت خضر علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۔ حضرت خضرؑ کی ایک خاصیت یہ تھی کہ وہ جب بھی کسی خشک لکڑی یا بنجر زمین پر بیٹھتے تو وہ تروتازہ اور سر سبز وشاداب ہو جاتی اسی لیے آپؑ کو خضرؑ کہتے ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۱۳ص ۲۸۶)

حضرت امام رضا علیہ السلام:
۲۔ حضرت خضرؑ نے آب حیات نوش فرمایا ہوا ہے اور وہ صور پھونکے جانے تک زندہ و سلامت رہیں گے۔ اور وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر سلام بھی کرتے ہیں۔ ہم ان کی آواز بھی سنتے ہیں۔ لیکن ان کے جسم و جان کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور جہاں پر بھی ان کا ذکر ہوتا ہے۔ وہاں پر آن موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی ان کا ذکر کرے تو ان پر سلام کرے۔
(بحارالانوار جلد ۱۳ص ۲۹۹)

۱۴۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۔ قرآن مجید میں ہے واذکر فی الکتٰب اسمٰعیل۔ یعنی

نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ

چلادی، تاکہ انہیں اس دنیا میں رسواکن عذاب چکھائیں اور یقیناً آخرت کا عذاب

الدُّنْيَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا

اس سے زیادہ رسواکرنے والا ہوگا اوران کی کوئی مدد

يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى

نہیں کی جائے گی● رہی بات قوم ثمود کی توہم نے انہیں ہدایت کی ، مگرانہوں نے کور دلی کو

عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا

ہدایت پر ترجیح دی، پس انہوں نے جواعمال انجام دیئے اس کی سزامیں ذلت آمیز عذاب کی بجلی

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا

نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا● ان لوگوں کو نجات دی جوایمان لے آئے اور

يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ

تقویٰ اختیار کیا● اور(یادکیجئے)جس دن تمام دشمنان خدا کو جمع کرکے دوزخ کی طرف لے جایاجائے گااورانہیں

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ

منتشرہونے سے روک لیاجائے گا● حتیٰ کہ جب وہ جہنم تک پہنچ جائیں گے تو ان کے

سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

کان ،ان کی آنکھیں اوران کی کھالیں ان کے کرتوتوں کے خلاف گواہی دیں گی●

وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا

اوروہ اپنی کھالوں سے کہیں گے:"تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟"تووہ کہیں گی:"ہمیں اس

اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ

خدانے بولنے کی طاقت دی جس نے ہرچیز کو گویا کیا،اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیااورتم صرف اسی

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ

کی طرف لوٹائے جاؤگے"● اورتم یہ گمان کرتے تھے کہ خداوندعالم تمہارے

ع ۱۰ ۲۱ ۱۶

قرآن میں اسماعیلؑ کا تذکرہ کیا کرو(مریم /۵۴) یہ اسماعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے فرزند نہیں تھے بلکہ انبیاء الٰہی میں سے ایک نبی تھے۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ص ۳۸۸)

حضرت امام رضاعلیہ السلام:

۲۔ آیا جانتے ہو کہ حضرت اسماعیلؑ کو (قرآن میں) صادق الوعد یعنی وعدہ کے سچے کیوں کہا گیاہے؟ جواب ملا کہ نہیں۔ فرمایا: اس لئے کہ انھوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہارا فلاں مقام پر انتظار کروں گا چنانچہ وہ وہاں پر اس کا پورا ایک سال تک انتظار کرتے رہے۔ (علل الشرائع ص ۷۷)

۱۵۔ حضرت الیاس علیہ السلام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تم اجوائن کا استعمال کیا کرو۔ کیونکہ یہ حضرت الیاسؑ اور حضرت یوشع بن نون کی غذا تھی۔

(بحارالانوار جلد ص ۳۹۷)

۱۶۔ حضرت الیسع علیہ السلام

حضرت امام رضاعلیہ السلام:

۱۔ حضرت الیسعؑ نے وہی کچھ کیا جو حضرت عیسیٰؑ کیا کرتے تھے وہ پانی پر چلتے تھے مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے اندھوں اور کوڑھیوں کو شفاء سے ہم کنار کرتے تھے۔ البتہ ان کی امت نے انہیں خدا نہیں سمجھا تھا۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ص ۴۰۱)

۱۷۔ حضرت داوٗد علیہ السلام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ لوگ حضرت داودؑ کی اس لئے عیادت کیا کرتے تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ آپؑ مریض ہیں۔ حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے بلکہ خدا کا شدید خوف رکھتے تھے۔

(کنزالعمال حدیث ۳۲۳۲۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داودؑ کی طرف وحی کی کہ تم بندے تو بہت اچھے ہو اے کاش کہ بیت المال سے کچھ نہ کھاتے اس پر ان پر گریہ طاری ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے لوہے کی طرف وحی کی کہ ان کے لئے موم بن جا۔ (بحارالانوار جلد ۱۴ص ۱۳)

۱۸۔ حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۔ سب سے پہلے جس شخص نے بیت اللہ پر قباطی چادر چڑھائی حضرت سلیمان بن داودؑ تھے۔

(بحارالانوار جلد ۱۴ص ۷۵)

۱۹۔ حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ بنی اسرائیل حضرت زکریاؑ کو قتل کرنے کی غرض

عَلَيۡكُمۡ سَمۡعُكُمۡ وَ لَاۤ اَبۡصَارُكُمۡ وَ لَا جُلُوۡدُكُمۡ وَ لٰكِنۡ

بہت سے اعمال کو نہیں جانتا لیکن (تم اپنے اعضاءِ بدن سے جو تمہارے گناہوں کا ذریعہ تھے) کسی چیز کو

ظَنَنۡتُمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعۡلَمُ كَثِيۡرًا مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ

نہیں چھپا سکتے تھے کہ تمہارے کان، آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں • اور

ذٰلِكُمۡ ظَنُّكُمُ الَّذِىۡ ظَنَنۡتُمۡ بِرَبِّكُمۡ اَرۡدٰٮكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ

اور تمہارا یہ (فاسد) گمان تمہارے پروردگار کے بارے میں تھا جس نے تمہیں ہلاک کیا اور تم

مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنۡ يَّصۡبِرُوۡا فَالنَّارُ مَثۡوًى

خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگئے • پس اگر وہ صبر کریں (تو کیا فائدہ کیونکہ) ان کا

لَّهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ يَّسۡتَعۡتِبُوۡا فَمَا هُمۡ مِّنَ الۡمُعۡتَبِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ

ٹھکانہ تو جہنم ہے ہی اور اگر عذرخواہی کریں تو بھی انہیں نہیں بخشا جائے گا • اور

قَيَّضۡنَا لَهُمۡ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوۡا لَهُمۡ مَّا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا

ہم نے ان کے ساتھ ایسے ہم نشین لگا دیئے تھے جو ان کے سامنے اور ان کے پیچھے سے (ان کے غلط کاموں

خَلۡفَهُمۡ وَحَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ فِىۡۤ اُمَمٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ

کو) ان کے لئے خوش نما بنا کر دکھاتے رہے ہیں اور جس عذاب کا فیصلہ ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے

قَبۡلِهِمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ‌ ۚ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۲۵﴾ وَ

ع ٣ ١٧

گروہوں کے لئے حتمی ہو چکا تھا ان کے لئے بھی ثابت ہو گیا، یقیناً وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے تھے • اور

قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَا تَسۡمَعُوۡا لِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَالۡغَوۡا

جو لوگ کافر ہوگئے تھے انہوں نے کہا: "اس قرآن کو نہ سنو" اور (بوقت تلاوت)

فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَغۡلِبُوۡنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيۡقَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

اس میں شور مچا دو تاکہ ہو سکتا ہے کہ تم غالب آجاؤ • ہم یقینی طور پر ان لوگوں کو سخت

عَذَابًا شَدِيۡدًا ۙ وَّلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَسۡوَاَ الَّذِىۡ كَانُوۡا

عذاب چکھائیں گے جو کافر ہو چکے ہیں اور انہیں حتمی طور پر ان کے بدترین

سے نکلے تو ذکریا جنگل کی طرف دوڑ پڑے اور ان کے لئے ایک درخت کا تنہ شگافتہ ہو گیا جس میں وہ چھپ گئے لیکن ان کے کپڑے کا کچھ حصہ باہر رہ گیا چنانچہ بنی اسرائیل نے اسی کپڑے کے وجہ سے ان کی جگہ کا پتہ چلا لیا اور انھیں آرے سے چیر دیا۔
(کنزالعمال حدیث ۳۲۲۳۰)

۲۰۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
اللہ تعالیٰ میرے بھائی حضرت یحییٰؑ پر رحم کرے جب انہیں بچپن میں بچوں نے کھیلنے کے لئے بلایا تو انہوں نے کہا کیا میں کھیل کے لئے پیدا کیا گیا ہوں؟
(کنزالعمال حدیث ۳۲۴۲۵)

۲۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:
ا۔ میرے خدمت گار میرے دونوں ہاتھ ہیں۔ اور میری سواری دونوں پاؤں ہیں میرا بستر زمین ہے میرا تکیہ پتھر ہے اور سردیوں میں مجھے گرمی پہنچانے کے لئے زمین پر سورج کی دھوپ ہے۔ میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور صبح اس حالت میں کرتا ہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ جبکہ روئے زمین پر مجھ سے زیادہ کوئی بھی شخص تونگر نہیں ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۴ ص ۲۳۹)

يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعۡدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمۡ

کاموں کی سزادیں گے● خداکے دشمنوں کی سزایہی ہے کہ ہماری آیات

فِيۡهَا دَارُ الۡخُلۡدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۲۸﴾

کے دائمی انکارکی وجہ سے ان کے لئے آگ ہوکہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں●

وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيۡنِ اَضَلّٰنَا مِنَ

اورجوکافرہوگئے ہیں وہ کہیں گے: ''پروردگارا! جن وانس میں سے وہ ہمیں دکھادے

الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ نَجۡعَلۡهُمَا تَحۡتَ اَقۡدَامِنَا لِيَكُوۡنَا مِنَ

جنہوں نے ہمیں گمراہ کیاہے تاکہ ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روندڈالیں تاکہ وہ پست ترین

الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ

افرادبن جائیں۔''● یقیناجن لوگوں نے کہا:''ہمارارب اللہ ہے'' پھروہ (اپنے اس عقیدہ پر)

اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا

ثابت قدم رہے توفرشتے ان پرنازل ہوتے ہیں (اور کہتے ہیں)نہ تو ڈرواورنہ ہی غم کرو

تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾

اورتمہیں اس جنت کی بشارت ہوجس کاتم سے پے درپے وعدہ کیاجاتاتھا ''●

نَحۡنُ اَوۡلِيٰٓؤُكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمۡ

ہم (فرشتے) دنیااورآخرت میں تمہارے دوست ہیں اور(بہشت میں) تمہارے لئے

فِيۡهَا مَا تَشۡتَهِىۡۤ اَنۡفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ؕ

ہروہ چیزہے جوتمہاراجی چاہے اوروہاں تمہارے لئے تمام وہ کچھ ہے جوتم طلب کروگے●

نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِيۡمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ

(یہ سب کچھ)ابتدائی ضیافت ہے بخشنے والے مہربان(خدا) کی طرف سے ● اوراس شخص سے زیادہ اورکس کی بات

دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ

اچھی ہوسکتی ہے جو(لوگوں کو)خداکی دعوت دیتاہے اور(خود بھی)نیک اعمال انجام دیتاہے اورکہتاہے کہ ''میں

ع ۱۸ ۴

الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَۃُ وَ لَا السَّیِّئَۃُ ؕ

مسلمانوں میں سے ہوں"● اور نیکی اور بدی برابر نہیں اور (دوسروں کی بدی کو)

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ

بہترین طریقہ سے (جو نیکی ہے) دفع کیجئے تو اس وقت آپ کے ساتھ جس کی

عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ﴿۳۴﴾ وَ مَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ

دشمنی ہے۔ وہ گویا صمیمی دوست بن گیا ہے● اور یہ (نیک خصلت اور اچھے تعلقات) صرف صبر کرنے والوں

صَبَرُوۡا ۚ وَ مَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا ذُوۡحَظٍّ عَظِیۡمٍ ﴿۳۵﴾ وَ اِمَّا

کو ہی ملتے ہیں اور صرف اسے وہی حاصل کر پاتے ہیں جو (کمالات میں سے) بہت بڑا حصہ رکھتے ہوں● اور

یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ

اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ محسوس کریں جو آمادہ کرے (کہ برائی کا بدلہ برائی سے دیا جائے) تو اللہ کی پناہ مانگیں

السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۳۶﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِہِ الَّیۡلُ وَ النَّہَارُ وَ

کیونکہ وہ یقیناً سننے والا اور خوب جاننے والا ہے● اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے شب و روز،

الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ؕ لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَ لَا لِلۡقَمَرِ

سورج اور چاند ہیں نہ تو تم سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو (بلکہ)

وَ اسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَہُنَّ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاہُ

صرف خدا ہی کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم صرف اسی ہی کی

تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسۡتَکۡبَرُوۡا فَالَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ

عبادت کرتے ہو● اگر کچھ لوگوں نے (خدا کی عبادت سے) تکبر کیا ہے (تو کوئی بات نہیں کیونکہ)

یُسَبِّحُوۡنَ لَہٗ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ ہُمۡ لَا یَسۡـَٔمُوۡنَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ وَ

وہ (فرشتے) تمہارے رب کے پاس ہیں جو شب و روز اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں● اور

مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنَّکَ تَرَی الۡاَرۡضَ خَاشِعَۃً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ آپ زمین کو پژمردہ (بے جان) دیکھتے ہیں پس جونہی ہم (آسمان سے) پانی

موضوع آیت ۳۴۔ دشمنی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تمہارا سخت ترین دشمن تمہارا وہ نفس ہے جو تمہارے دونوں پہلوؤں کے درمیان موجود ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۶۴)

۲۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اسلام کے لئے غضب اور شہوت سے بڑھ کر کوئی اور دشمن نہیں ہے لہٰذا تم ان دونوں کا قلع قمع کر دو، ان پر غلبہ پالو اور ان کو اپنے قابو میں رکھو۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۵۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ باہمی دشمنی کا سبب ایک دوسرے کی طرف کم توجہی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ ہر چیز کا بیج ہوتا ہے اور دشمنی کا بیج مذاق ہے۔
(غرر الحکم)

۵۔ (حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی اپنی اولاد سے وصیت سے اقتباس) فرزندان عزیز! لوگوں کے ساتھ دشمنی رکھنے سے بچتے رہو کیونکہ لوگ دو حال سے خالی نہیں ہیں۔ یا تو وہ عقلمند ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ تمہارے خلاف چالیں چلیں گے، یا نادان ہوتے ہیں تو اس طرح وہ تمہارے خلاف اقدام کرنے میں بغیر سوچے سمجھے جلد بازی سے کام لیں گے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۲۰۹)

۶۔ جو مخالفین کی بھلائی چاہتا ہے وہ اپنی مرادوں کو پالیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ جس کا فائدہ تمہارے نقصان میں ہوتا ہے وہ ہر حالت میں تمہاری دشمنی کے درپے رہتا ہے۔
(غرر الحکم)

۸۔ کمزوروں کی طاقتوروں سے دشمنی، بیوقوفوں کی بردباروں سے دشمنی، کمینوں کی شریفوں سے دشمنی ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہوتی ہے جسے تبدیل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۹)

۹۔ اچھی گفتگو اور اچھے سلوک کے ذریعہ دشمن سے صلح کر لینا، اس سے جنگ و جدال اور لڑائی جھگڑے کے ذریعہ اس پر غالب آنے سے بہتر ہے۔
(غرر الحکم)

۱۰۔ جہالت کی بنیاد لوگوں کی باہمی دشمنی ہے۔
(غرر الحکم)

۱۱۔ دشمن کو کبھی چھوٹا نہ سمجھنا خواہ کمزور ہی ہو۔
(غرر الحکم)

۱۲۔ تمہارے دوست تین (طرح کے) ہیں اور تمہارے دشمن بھی تین (طرح کے) ہیں۔ تو جو دوست ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱۔ تمہارا اپنا دوست ۲۔ تمہارے دوست کا دوست اور ۳۔ تمہارے دشمن کا دشمن اور جو

عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْيَاهَا

نازل کرتے ہیں تو وہ حرکت میں آجاتی ہے اور پھلنے پھولنے لگتی ہے۔البتہ جس نے (مردہ زمین کو) زندہ کیا ہے

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

یقیناً مُردوں کو زندہ کرنے والا بھی ہے، اس میں شک نہیں کہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ● یقیناً جو لوگ

يُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِی

ہماری آیات میں انحراف سے کام لیتے ہیں ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں تو کیا جو

النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِیْۤ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا

جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ

شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

حاضر ہوگا؟ تم جو چاہو بجالاؤ یقیناً اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے ● البتہ جن لوگوں کے پاس قرآن مجید

كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ ۙ

آگیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا (تو وہ اپنی سزا کو پہنچ جائیں گے) جبکہ قرآن ناقابل تسخیر کتاب ہے ●

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ

باطل نہ اس کے سامنے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے (یہ قرآن) حکمت والے

تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ

لائق ستائش خدا کی طرف سے نازل شدہ ہے ● (اے رسولؐ!) آپ سے بھی وہی کچھ کہا

قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ

جارہا ہے جو آپ سے پہلے دوسرے رسولوں سے کہا گیا ہے، یقیناً آپ کا رب مغفرت والا اور

ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا

دردناک عذاب دینے والا ہے ● اور اگر ہم قرآن کو عجمی قرار دیتے تو یقیناً یہ لوگ کہتے: "اس کی آیات

لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ

کو کھول کر اور روشن صورت میں بیان کیوں نہیں کیا گیا؟ (اور تعجب سے پوچھتے) آیا (قرآن) عجمی اور (اس کے

تمہارے دشمن ہیں وہ یہ ہیں۔۱۔ تمہارا دشمن ۲۔ تمہارے دوست کا دشمن ۳۔ تمہارے دشمن کا دوست۔ (نہج البلاغہ حکمت ۲۹۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ تیرے لئے خدا کی یہ نصرت ہی بہت کافی ہے کہ تم اپنے دشمن کو اس حال میں دیکھتے ہو کہ وہ خدا کی نافرمانی کے کام انجام دیتا رہتا ہے۔

۱۴۔ نکتہ چینی بھی ایک قسم کی دشمنی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۲۹)

لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا هُدًی وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ

مخاطب پیغمبر اور عوام) عربی؟" آپ کہہ دیجئے: "یہ قرآن ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔ اور جو لوگ

فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرٌ وَّ هُوَ عَلَیۡهِمۡ عَمًی ؕ اُولٰٓئِکَ یُنَادَوۡنَ

ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرا پن ہے، اور قرآن ان کے لئے اندھاپن ہے (گویا) انہیں دور سے

مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۴۴﴾ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ

پکارا جاتا ہے" (لیکن وہ آواز کو نہیں سن پاتے) ● اور ہم نے موسیٰ کو (آسمانی) کتاب (توریت) دی، پس اس میں اختلاف

فَاخۡتُلِفَ فِیۡهِ ؕ وَ لَوۡ لَا کَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ

کیا گیا، اگر آپ کے رب کی بات پہلے سے طے نہ ہو چکی ہوتی (کہ لوگوں کو مہلت دیتا ہے) تو قطعاً ان لوگوں کے

لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ ؕ وَ اِنَّهُمۡ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡهُ مُرِیۡبٍ ﴿۴۵﴾

درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا البتہ وہ اس قرآن کے بارے میں بھی بدگمانی کے ساتھ شک میں پڑے ہوئے ہیں ●

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ وَ مَنۡ اَسَآءَ فَعَلَیۡهَا ؕ وَ

جو نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے خود اپنے ہی خلاف کرتا

مَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۴۶﴾

ہے اور آپ کا پروردگار لوگوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اِلَیۡهِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَ مَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ

قیامت کے واقع ہونے کا علم صرف خدا کی طرف پلٹا دیا جاتا ہے۔ اور کوئی پھل اپنے شگوفوں سے

اَکۡمَامِهَا وَ مَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ

نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی جنم دیتی ہے مگر اس کے علم کے ساتھ۔ اور جس دن وہ انہیں

وَ یَوۡمَ یُنَادِیۡهِمۡ اَیۡنَ شُرَکَآءِیۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰکَ ۙ مَا

پکارے گا "کہاں ہیں میرے شریک (جو تم سمجھتے تھے)؟" وہ کہیں گے: "ہم عرض کر چکے ہیں کہ ہمارے پاس (اپنی

مِنَّا مِنۡ شَهِیۡدٍ ﴿۴۷﴾ وَ ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا کَانُوۡا یَدۡعُوۡنَ

گفتار اور عقیدے پر) کوئی گواہ نہیں ہے" ● منحرف اور وہ جنہیں پہلے پکارتے تھے ان کے پاس

موضوع آیت ۴۶۔

آخرت میں اعمال کا مجسم ہونا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے وعظ کے طور پر کچھ باتیں بتائیں اور کہا اے محمدؐ جس سے چاہو دوستی کرلو، آخر اسے چھوڑ جانا ہے اور جو چاہو عمل کرو آخر اس سے جاملنا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۱۸۹)

۲۔ اللہ کا جو یہ قول ہے: "یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجاً" (نبا/۱۸) یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم لوگ گروہ گروہ حاضر ہو گے۔ چنانچہ میری امت کے دس مختلف گروہ ہوں گے تو جو لوگ بندروں کی صورت میں محشور ہوں گے وہ لوگوں کی چغلیاں کھانے والے ہوں گے، جو خنزیر کی صورت میں ہوں گے وہ حرام کھانے والے ہوں گے، جو سر کے بل لٹکے ہوئے ہوں گے وہ سود خوار ہوں گے، جو اندھے ہوں گے وہ ظلم کے ساتھ فیصلے کرنے والے ہوں گے جو گونگے ہوں گے وہ اپنے اعمال پر اکڑنے والے ہوں گے، جو اپنی زبانوں کو چبا رہے ہوں گے وہ علماء اور قاضی ہوں گے جن کے اعمال ان کے اقوال کے مخالف ہوں گے۔ جن کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے وہ ہمسایوں کو ستانے والے ہوں گے۔ جو آگ کی شاخوں پر سولی پر لٹکے ہوئے ہوں گے وہ بادشاہوں تک لوگوں کی چغلی کھانے والے ہوں گے۔ جن سے مردار سے بدتر بدبو آئے گی وہ شہوتوں اور لذتوں میں مگن لوگ ہوں گے جو اپنے مالوں سے حقوق اللہ ادا نہیں کیا کرتے تھے۔ جنہیں جہنم کی آگ کے جبے پہنائے جائیں گے وہ مغرور اور متکبر لوگ ہوں گے۔ (تفسیر مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۲۴)

ع ۵ ۱۲ ۱۹

مِنۡ قَبۡلُ وَ ظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسۡـَٔمُ

سے ناپید ہو جائیں گے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لئے کوئی فرار کا راستہ نہیں ہے ● انسان

الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَيۡرِ ۫ وَ اِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ

دعائے خیر (مانگنے) سے نہیں تھکتا اور جب کوئی تکلیف اسے چھولیتی ہے تو وہ بہت ہی

فَيَـٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾ وَ لَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ

مایوس اور بے آس ہو جاتا ہے ● اور اگر ہم کسی سختی کے بعد جو اسے پہنچتی ہے اپنی طرف سے رحمت کی

ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِىۡ ۙ وَ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ

لذت چکھائیں تو وہ حتماً یہی کہتا ہے "یہ رحمت تو میرا حق ہے" (اور اس قدر مغرور ہو جاتا ہے کہ کہنے لگ

قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰى رَبِّىۡۤ اِنَّ لِىۡ عِنۡدَهٗ

جاتا ہے) "میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی قیامت بھی قائم ہو گی اور اگر میں اپنے رب کی طرف پلٹایا

لَلۡحُسۡنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا ۫ وَ

جاؤں گا تو یقیناً میرے لئے اس کے پاس بہترین (منزلت) ہو گی" پس ہم کفار کو حتماً اس سے آگاہ کریں

لَنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿۵۰﴾ وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى

گے جو وہ انجام دیتے رہے اور یقیناً ان کو سخت عذاب چکھائیں گے ● اور جب ہم (کافر) انسان کو کوئی

الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور اکڑ جاتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ

فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِيۡضٍ ﴿۵۱﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ

(لمبی) چوڑی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے ● کہہ دیجئے: "مجھے بتاؤ کہ اگر قرآن خداوند عالم

عِنۡدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ هُوَ فِىۡ شِقَاقٍۢ

کی طرف سے ہو، پھر تم اس سے انکار کرو تو اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو گا جو قرآن کے ساتھ شدید

بَعِيۡدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا فِى الۡاٰفَاقِ وَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ

مخالفت رکھتا ہے" ● ہم عنقریب انہیں اپنی آیات اطراف عالم میں اور خود ان کی ذات میں

موضوع آیت ۴۹

اللہ کی رحمت سے ناامیدی اور مایوسی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خدا کی رحمت کا امیدوار فاجر انسان اس عابد کی نسبت خدا کی رحمت سے زیادہ قریب ہوتا ہے جو لوگوں کو خدا کی رحمت سے مایوس کر دیتا ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۵۸۶۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ پورا عالم و دانا وہ ہوتا ہے۔ جو لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس اور اس کی طرف سے حاصل ہونے والی آسائش و رحمت سے ناامید نہ کرے اور نہ انہیں عذاب خدا سے بالکل مطمئن کر دے۔

(نہج البلاغہ حکمت ۲۰)

۳۔ (حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام کو وصیت کے طور پر فرمایا) فرزند عزیز! کسی گناہ گار کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ کرو، کیونکہ بہت سے ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جو ساری زندگی گناہوں میں بسر کرتے رہے لیکن ان کا انجام بخیر ہوا۔ اور بہت سے ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جو زندگی بھر نیک اعمال بجا لاتے رہے لیکن اپنی آخری عمر میں اپنے اعمال کا بیڑہ غرق کر دیا۔ اور جہنم کو جا سدھارے۔ خداوند تعالیٰ ہمیں اس (جہنم) سے بچائے رکھے۔ (بحارالانورا جلد ۷۷ ص ۲۳۹)

۴۔ یقین رکھو کہ جس کے قبضہ قدرت میں آسمان وزمین کے خزانے ہیں اس نے تمہیں سوال کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اور قبول کرنے کا ذمہ خود لیا ہے۔ ہاں بعض اوقات قبولیت میں دیر ہو تو اس سے ناامید نہ ہو، اس لئے کہ عطیہ نیت کے مطابق ہوتا ہے۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

۵۔ (خدا کی رحمت سے) ہر ناامید، مایوس ہوتا ہے۔

(غررالحکم)

۶۔ امیدوں کا (خدا سے) منقطع کر لینا، بہت بڑی مصیبت ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ زمانہ اگر کبھی تجھ سے کچھ روک لے تو اس سے مایوس نہ ہو جاؤ اور اگر کچھ دیدے تو اس پر بھروسہ نہ کرو، بلکہ بڑی حد تک اس سے بچ کر رہو۔ (غررالحکم)

۸۔ جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا اپنے گناہوں کی وجہ سے مایوسی کا شکار نہ ہو جاؤ۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۵۳)

۹۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو استغفار کے ہوتے ہوئے مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۲۳۹)

فضائل سورہ شوریٰ

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص سورہ حم عسق (شوریٰ) کی پابندی کے ساتھ تلاوت کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ برف یا سورج کی مانند چمک رہا ہو گا اور اسی حالت میں اللہ کی بارگاہ میں جا کھڑا ہو گا۔ (ثواب الاعمال)

حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَقُّ ؕ اَوَ لَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ

دکھائیں گے، تاکہ ان کے لئے واضح ہو جائے کہ یقیناوہی حق ہے۔ کیاکافی نہیں

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ فِیۡ مِرۡیَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ

ہے کہ تمہارا پروردگار ہر چیز پر گواہ ہے ● آگاہ رہو! کہ لوگ (قیامت میں) اپنے پروردگار کی ملاقات کے

رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۴﴾

بارے میں گہرے شک میں ہیں، آگاہ رہو! کہ وہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے ●

ع

سُوۡرَةُ الشُّوۡرٰی　بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　مَکِّیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۵۳

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ کَذٰلِكَ یُوۡحِیۡۤ اِلَیۡكَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ

حا، میم ● عین، سین، قاف ● غالب آنے والا، حکمت والا اللہ اسی طرح آپ کی اور

مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِی

آپ سے پہلے (انبیاء) کی طرف وحی بھیجتاہے ● جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ هُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۴﴾

کچھ زمین میں ہے، سب اسی کی ملکیت ہے اور وہ بلند مرتبہ صاحب عظمت ہے ●

تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِهِنَّ وَ الۡمَلٰٓئِکَةُ

قریب ہے کہ (عظمت وحی کی وجہ سے) آسمان اوپر سے پھٹ جائیں، حالانکہ فرشتے

یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِی

اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور زمین پر رہنے والوں کے لئے

الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۵﴾ وَ الَّذِیۡنَ

استغفار کرتے ہیں۔ آگاہ رہو! کہ خداوند عالم ہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے ● اور جنہوں نے اللہ

اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهُ حَفِیۡظٌ عَلَیۡهِمۡ ۫ۖ وَ مَاۤ

کے سوا دوسروں کو اپنا سرپرست بنایا ہے، اللہ ہی ان پر نگاہ رکھے ہوئے اور آپ ان کے (ایمان لانے

اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِوَکِیۡلٍ ﴿۶﴾ وَ کَذٰلِکَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ قُرۡاٰنًا

کے) ذمہ دار نہیں ہیں (کہ انہیں زبردستی مجبور کریں) ● اوراسی طرح ہم نے عربی قرآن آپ کی طرف

عَرَبِیًّا لِّتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَ مَنۡ حَوۡلَهَا وَ تُنۡذِرَ یَوۡمَ

بھیجاتاکہ آپ مکہ اوراس کے اطراف کے لوگوں کوخبردار کریں اورجمع ہونے (قیامت) کے دن کے بارے

الۡجَمۡعِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ فَرِیۡقٌ فِی الۡجَنَّةِ وَ فَرِیۡقٌ فِی

میں (بھی) خبردار کریں جس میں کوئی شک شبہ نہیں۔ایک گروہ بہشت میں اورایک گروہ جھلسادینے والی

السَّعِیۡرِ ﴿۷﴾ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ

آگ میں ہوگا ● اوراگرخداچاہتاتوسب لوگوں کوایک امت بنادیتالیکن

لٰکِنۡ یُّدۡخِلُ مَنۡ یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمُوۡنَ مَا

جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔اورظالموں کے لئے

لَهُمۡ مِّنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿۸﴾ اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ

(اس دن) نہ کوئی سرپرست ہے نہ کوئی مددگار ● کیاانہوں نے خداکے علاوہ اوروں کو اپنا

اَوۡلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الۡوَلِیُّ وَ هُوَ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۫ وَ هُوَ عَلٰی

سرپرست بنالیاہے؟پس سرپرست (واقعی) توصرف اللہ ہے۔اوروہی ہے جومردوں کوزندہ کرتاہے

کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۹﴾ وَ مَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِیۡهِ مِنۡ شَیۡءٍ

اوروہی ہرچیزپرقدرت رکھتا ہے ● اورجس چیزمیں تم اختلاف کرتے ہواس کا فیصلہ

فَحُکۡمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبِّیۡ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ ۖ٭ وَ

خداکی طرف سے ہوگاوہی میراپروردگار ہے،اسی پر میں نے توکل کیاہے اورصرف اسی ہی کی

اِلَیۡهِ اُنِیۡبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ جَعَلَ

طرف رجوع کرتاہوں ● وہی ہے آسمانوں اورزمین کاپیداکرنے والا،

لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا وَّ مِنَ الۡاَنۡعَامِ اَزۡوَاجًا ۚ

اسی نے خود(تمہاری جنس سے) تمہارے جوڑے بنائے اورچوپایوں کے بھی جوڑے بنائے،

سورہ شوریٰ۔ موضوع آیت ۱۰

اختلاف اور تفرقہ

حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس امت نے بھی اپنے نبی کے بعداپنے اندر اختلاف پیداکیا،اللہ تعالیٰ نے اس امت کے باطل پرستوں کوحق پرستوں پرمسلط کردیا۔
(کنزالعمال حدیث ۹۲۹)

۲۔آپس میں اختلاف پیدانہ کروورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیداہوجائے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۸۹۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ باہمی تفرقہ کاسبب،آپس میں اختلاف ہے۔
(غررالحکم)

۴۔اگرجاہل خاموش رہیں تولوگوں میں اختلاف پیداہی نہ ہو۔(بحارالانوار جلد۷۸ ص۸۱)

۵۔تم دین خداکے سلسلے میں ایک دوسرے کے بھائی ہو، لیکن بدنیتی اوربدظنی نے تم میں تفرقہ ڈال دیاہے،نہ تم ایک دوسرے کابوجھ ہٹاتے ہو،نہ باہم وعظ ونصیحت کرتے ہو،نہ ایک دوسرے پہ کچھ خرچ کرتے ہواورنہ تمہیں ایک دوسرے کی چاہت ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد۷ ص۲۴۶)

۶۔ متحد ہوکررہنااہل حق کاکام ہے خواہ وہ تھوڑے سے ہی ہوں اورتفرقہ بازی اہل باطل کاکام ہے خواہ تعداد میں زیادہ ہی ہوں۔(معانی الاخبار ص ۱۵۲)

۷۔بے شک تمہارے لئے شیطان نے اپنی راہیں آسان کردی ہیں وہ چاہتاہے کہ تمہارے دین کی ایک ایک گرہ کھول دے اورتم میں یکجائی کی بجائے پھوٹ ڈلوائے،تم اس کے وسوسوں اورجھاڑپھونک سے منہ موڑے رہو۔(شرح نہج البلاغہ جلد۷ ص۲۹۱)

۸۔عبدالمومن انصاری کہتے ہیں کہ :''میں نے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیاکہ لوگ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐنے ارشاد فرمایاہے:''ان اختلاف امتی رحمة''یعنی میری امت کااختلاف رحمت ہے،کیا آنحضرتؐ نے ایسا ارشاد فرمایاہے؟''توامام علیہ السلام نے فرمایا: ''وہ سچ کہتے ہیں''میں نے عرض کیا:''اگراختلاف رحمت ہے تو پھراتحادواتفاق توعذاب ہوگا!''امامؑ نے فرمایا: ''بات وہ نہیں ہے جدھرتم جارہے ہو،یاوہ جارہے ہیں،بلکہ آنحضرتؐ کی مراد وہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتاہے:''فلولا نفرمن کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین''(توبہ/۱۲۲)یعنی ان میں سے ہرگروہ کی ایک جماعت (اپنے گھروں سے) کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین حاصل کرے۔تواس طرح سے اللہ تعالیٰ

يَذۡرَؤُكُمۡ فِيۡهِ ؕ لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ

اس طرح سے اس میں وہ تمہاری افزائش کرتا ہے، اُس جیسی کوئی چیز نہیں اوروہ سننے

الۡبَصِيۡرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ يَبۡسُطُ

دیکھنے والاہے ● آسمانوں اورزمین کی چابیاں اسی کے لئے ہیں۔ جس کے لئے چاہتاہے رزق

الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ

وسیع کردیتاہے یا تنگ کردیتاہے یقیناوہ ہر چیز کاخوب علم رکھتاہے (وسعت اور تنگی اس کے علم وحکمت

عَلِيۡمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوۡحًا وَّ

کی بنا پر ہے) ● اس نے دین سے (جواحکام) نوحؑ کے لیے سفارش کئے تمہارے لئے بھی وہی

الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَمَا وَصَّيۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ

مقرر فرمائے اورجس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے اورجس کا ہم نے ابراہیمؑ،

مُوۡسٰى وَعِيۡسٰٓى اَنۡ اَقِيۡمُوا الدِّيۡنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا فِيۡهِ ؕ

موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیاوہ یہ تھاکہ اس دین کوقائم رکھو اور تفرقہ نہ ڈالو،

كَبُرَ عَلَى الۡمُشۡرِكِيۡنَ مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَيۡهِ ؕ اَللّٰهُ يَجۡتَبِىۡۤ

آپ جس بات کی لوگوں کو دعوت دیتے ہیں وہ مشرکین کوناگوار گزرتی ہے اللہ جسے چاہتاہے

اِلَيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ ﴿۱۳﴾

اپنابر گزیدہ بنالیتاہے اور جواس کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتاہے اسے اپنی طرف ہدایت کرتاہے ●

وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًاۢ

اور (انبیاء کے پاس سے وہ) منتشر نہیں ہوئے مگراس کے بعدجب (ان کی حقانیت کا) علم ان کوحاصل ہوگیا۔بوجہ اس

بَيۡنَهُمۡ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ

حسد اور کینہ کے جو اُن کے درمیان تھا۔ اگرآپ کے رب کی طرف سے (کفار کوڈھیل دینے کا) سابقہ

مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡرِثُوا الۡكِتٰبَ

طریق کارایک مقررہ وقت تک نہ ہوتا توان کے درمیان فیصلہ ہوچکا ہوتا اوریقیناً جولوگ ان کے بعدآسمانی

نے لوگوں کو حکم دیاہے کہ گھروں سے نکلیں اور آنحضرتؐ کی خدمت میں علم کے حصول کے لئے حاضرہوں، پھراپنی قوم کی طرف جائیں اور انہیں اس کی تعلیم دیں، تواس اختلاف سے مراد لوگوں کا گھروں سے حضور کی خدمت میں آنا، پھر تعلیم دین کے لئے گھروں کوواپس جاناہے اوراسی آنے جانے کو اختلاف کہتے ہیں، جسے حضور نے رحمت قرار دیا ہے ناکہ خداکے دین میں اختلاف اور تفرقہ مراد ہے کیونکہ دین توصرف ایک ہے۔

(معانی الاخبار ص ۱۵۴)

مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِیۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِیۡبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ

کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اس کے بارے میں شک وتردید کا شکار ہیں ● تو اے پیغمبرؐ! اس کے لئے (ان اہل

فَادۡعُ ۚ وَ اسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ ۚ وَ لَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ ۚ

کتاب کو راہ حق کی) دعوت دیں اور آپ کو جو حکم ملا ہے اس پر ثابت قدم رہیں۔ اور ان کی خواہشات کی پیروی

وَ قُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ كِتٰبٍ ۚ وَ اُمِرۡتُ

نہ کریں۔ اور (ان سے) کہہ دیں: ''میں ہر اس کتاب پر ایمان لایا ہوں جو اللہ نے نازل کی ہے۔ اور مجھے حکم ملا ہے

لِاَعۡدِلَ بَیۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمۡ ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَ

کہ تمہارے درمیان عدالت کا فیصلہ کروں'' اللہ ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور

لَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ؕ لَا حُجَّةَ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ یَجۡمَعُ

تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث (ان کہی) نہیں ہے، خداوند عالم ہمیں

بَیۡنَنَا ۚ وَ اِلَیۡهِ الۡمَصِیۡرُ ﴿ؕ۱۵﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُحَآجُّوۡنَ فِی اللّٰهِ

اور تمہیں (بروز قیامت) جمع کرے گا اور سب کی بازگشت اس کی طرف ہے ● اور جو لوگ اللہ کے بارے میں

مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِیۡبَ لَهٗ حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ عِنۡدَ

جھگڑتے ہیں، بعد اس کے کہ اس کی دعوت کو قبول کر لیا ہے ان کی دلیل ان کے پروردگار

رَبِّهِمۡ وَ عَلَیۡهِمۡ غَضَبٌ وَّ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ

کے نزدیک باطل اور بے بنیاد ہے۔ ان پر غضب الٰہی ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ● وہی اللہ

الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ وَ الۡمِیۡزَانَ ؕ وَ مَا

ہے جس نے حق کے ساتھ آسمانی کتاب اور میزان کو نازل کیا ہے، اور آپ

یُدۡرِیۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیۡبٌ ﴿۱۷﴾ یَسۡتَعۡجِلُ بِهَا

کو کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہو ● اور جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے

الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مُشۡفِقُوۡنَ

(اس کے واقع ہونے کے بارے میں) جلدی مچا رہے ہیں، اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس

موضوع آیت ۱۴۔ شک

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ تمہیں یقین کو اپنانا اور شک سے دور رہنا چاہئے، کیونکہ انسان کے دین کو شک سے زیادہ کوئی اور چیز تباہ نہیں کرتی جبکہ وہ یقین پر غالب آجائے۔
(غرر الحکم)

۲۔ بدترین دل وہ ہیں جو اپنے ایمان میں شک کرتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۳۔ شک جہالت کا ثمرہ ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ جب سے میں نے حق کو دیکھا ہے کبھی اس میں شک وشبہ نہیں کیا۔ (غرر الحکم)

۵۔ مجھے تعجب ہے اس پر کہ جو اللہ کی پیدا کی ہوئی کائنات کو دیکھتا ہے اور پھر اس میں شک کرتا ہے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۱۲۶)

۶۔ شک، دلوں کی نورانیت کو ختم کر دیتا ہے۔
(غرر الحکم)

۷۔ ہمیشہ شک میں مبتلا رہنے سے شرک کا وجود عمل میں آجاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ جس کا شک زیادہ ہوتا ہے، اس کا دین برباد ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ شک کا ثمرہ سرگردانی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جو شخص تردد سے کام لیتا ہے اس کا شک بڑھتا جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ مخلص کبھی شک نہیں کرتا اور یقین رکھنے والا کبھی شبہ میں نہیں پڑتا۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہ:

''كذالك يجعل الله الرجس على الذين لا يو،منون'' (انعام/۱۲۵)

یعنی خدا ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے برائی کو اسی طرح مسلط کر دیتا ہے، فرمایا کہ یہاں پر ''رجس'' سے مراد ''شک'' ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۱۲۸)

مِنۡهَا ۙ وَ یَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهَا الۡحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیۡنَ

سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قیامت برحق ہے، خبردار! جو

یُمَارُوۡنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِیۡفٌۢ

قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں ● اللہ اپنے بندوں کے ساتھ

بِعِبَادِهٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ الۡقَوِیُّ

لطف و کرم کا سلوک کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے (اور مصلحت سمجھتا ہے) روزی عطا کرتا ہے، اور وہی طاقت والا بڑا

الۡعَزِیۡزُ ﴿۱۹﴾ مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِیۡ حَرۡثِهٖ ۚ

غالب آنے والا ہے ● جو شخص آخرت کی کھیتی کو چاہتا ہو ہم اس کی کھیتی میں اضافہ

وَ مَنۡ كَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَ مَا لَهٗ فِی

کرتے ہیں۔ اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اسے اس میں سے دے دیتے ہیں اور

الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِیۡبٍ ﴿۲۰﴾ اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ

آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا ● آیا مشرکوں کے باطل خداؤں نے دین کے کوئی ایسے

مِّنَ الدِّیۡنِ مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَ لَوۡ لَا كَلِمَةُ

احکام مقرر کئے ہیں خدا نے جن کی اجازت نہیں دی ہو اگر اللہ تعالیٰ کا (گمراہوں کو ڈھیل دینے کے بارے) فیصلہ

الۡفَصۡلِ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ

کن فرمان نہ ہوتا تو یقیناً مشرکین کے درمیان (تباہی کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا اور یقیناً ظالموں کے لئے دردناک

اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَی الظّٰلِمِیۡنَ مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا وَ هُوَ

عذاب ہے ● آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جو وہ انجام دے چکے ہوں گے اس سے ڈریں گے،

وَاقِعٌۢ بِهِمۡ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیۡ

حالانکہ ان کے کئے کی سزا ان کو مل کر رہے گی اور جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال

رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ ۚ لَهُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ

انجام دیئے ہیں وہ بہشت کے باغات میں ہوں گے،ا ان کے لئے ا ن کے رب کے نزدیک ہر وہ چیز

ع ۲ ۱۰ ۲

موضوع آیت ۲۱، ظالموں کی امداد

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جب قیامت کا دن ہوگا منادی ندا دے گا: ظالم اور اس کے مدد گار کہاں ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے ظالموں کی دوات میں صوف ڈالی؟ کہاں ہیں وہ جنہوں نے ان کی تھیلیوں کو باندھا، کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم سے مدد بنائے؟ ان سب کو ظالموں کے ساتھ محشور کرو!
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۷۲)

۲۔ جو شخص ظالم کی اس کے ظلم پر امداد کرے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "خدا کی رحمت سے مایوس"
(کنز العمال حدیث ۱۴۹۵۰)

۳۔ جو شخص ظالم کی اعانت کے لئے اس کے ساتھ چلے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ ظالم ہے، تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کنز العمال حدیث ۱۴۹۵۵)

۴۔ جو ظالم کی اعانت کرے گا اللہ تعالیٰ اسی ظالم کو اس پر مسلط کرے گا۔ (کنز العمال حدیث ۷۵۹۳)

۵۔ جو شخص ظالم کے ساتھ چلے گا وہ مجرم ہے اور اللہ فرماتا ہے: "انا من المجرمین منتقمون" (سجدہ/۲۲) یعنی ہم مجرمین سے انتقام لے کر رہیں گے۔ (کنز العمال حدیث ۱۴۹۵۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔ جو شخص مظلوم کے خلاف ظالم کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس وقت تک ناراض رہے گا جب تک وہ اس کی امداد سے کنارہ کشی نہیں کر لیتا۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۷۳)

حضرت امام رضا علیہ السلام:

۷۔ (ظالم حکمرانوں کے اعمال کے بارے میں فرماتے ہیں) ان کے کاموں میں شامل ہونا، ان کی امداد کرنا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا کفر کے ہم پلہ ہے اور ان کے کاموں کو (بنظر استحسان) دیکھنا ایسے کبیرہ گناہوں میں سے ہے جس سے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۷۴)

۸۔ جو ظالم کی امداد کرتا ہے وہ (خود) ظالم ہے اور جو ظالم کو چھوڑ دیتا ہے وہ عادل ہے۔
(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۲۲۱)

ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِىۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ

(فراہم) ہے،جووہ چاہیں گے، یہی تو بہت بڑا فضل ہے ● یہ وہ (عظیم فضل) ہے جس کی بشارت اللہ

عِبَادَهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ

اپنے بندوں کو دیتاہے جوایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے۔(اے رسولؐ! لوگوں سے) کہہ دیجئے:"

اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى ؕ وَمَنۡ

میں تم سے (اپنی) اس (رسالت) کی کوئی اجرت نہیں مانگتا، سوائے اپنے قریب ترین رشتہ داروں کی مودت

يَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِيۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ

کے" اور جو کوئی نیک کام انجام دے گا ہم اس کے لئے اس نیکی میں اچھا اضافہ کریں گے۔ یقیناً اللہ بڑا بخشنے

شَكُوۡرٌ ﴿۲۳﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنۡ

والاقدردان ہے ● کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (محمدؐ نے) خدا پر جھوٹ باندھا ہے؟پس اگر

يَّشَاِ اللّٰهُ يَخۡتِمۡ عَلٰى قَلۡبِكَ ؕ وَيَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَ

اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگادے،اللہ باطل کو محو کردیتاہے اور

يُحِقُّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ

حق کو اپنے کلمات کے ساتھ پائیداری عطا کرتا ہے، بے شک وہ سینوں کے

الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَ

رازسے آگاہ ہے ● وہی تو ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور

يَعۡفُوۡا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ وَ

گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم بجالاتے ہواسے جانتاہے ● اور

يَسۡتَجِيۡبُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيۡدُهُمۡ

ان (کی دعا) کو قبول کرتاہے جوایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے اور

مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ﴿۲۶﴾ وَ

ان پر اپنے فضل کو اور زیادہ کردیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے ● اور

موضوع آیت ۲۳۔ حسنہ (نیکی)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔میں نے حسنہ (نیکی) کو دل کا نور، چہرے کی زینت اور عمل کی قوت اور گناہ کو دل کی سیاہی، عمل کی سستی اور چہرے کا عیب پایا۔

(کنزالعمال حدیث ۴۴۰۸۴)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۲۔"ہائے رسوائی اس شخص کی جس کی اکائیاں اس کی دہائیوں پر غالب آ جائیں" اس سے آپؑ کی مراد یہ ہے کہ برائی ایک شمار ہوتی ہے جبکہ نیکی دس گنا ہوتی ہے۔

(تحف العقول ص ۲۰۳)

۳۔اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" (انعام/۱۶۰) کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ جب انسان ایک نیکی بجالاتا ہے وہ دس گنا لکھی جاتی ہے اور جب ایک برائی کرتا ہے تو وہ صرف ایک ہی لکھی جاتی ہے، پس ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں ایسے شخص سے جو ایک دن میں دس برائیاں تو کرتا ہے لیکن اس کی ایک نیکی بھی نہیں ہوتی جوان برائیوں پر غالب آ جائے"

(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۲۴۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۴۔گناہوں کے بعد نیکیاں کس قدر اچھی ہوتی ہیں! اور نیکیوں کے بعد گناہ کس قدر برے ہوتے ہیں! (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۲۴۲)

۵۔پہلے گناہ ہو چکا ہو پھر اس کے بعد نیکی کی جائے، تو میں نے ایسی نیکی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دیکھی جو طلب کے لحاظ سے شدید اور تدارک کے لحاظ سے سریع ہو۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۲۴۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔جو چھپ کر برائی کرتا ہے اسے چھپ کر نیکی بھی کرنا چاہئے اور جو اعلانیہ طور پر برائی کرتا ہے اسے اعلانیہ طور پر نیکی بھی کرنا چاہئے۔

(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۲۴۳)

۷۔جب مومن نیک عمل کرتا ہے تو خداوند عالم اس کے ایک نیک عمل کو سات سو گنا کر دیتا ہے اور یہ بات خدا کے اس فرمان کے مطابق ہے "واللہ یضٰعف لمن یشاء" (بقرہ/۲۶۱) یعنی خدا جس کے لئے چاہتا ہے کئی گنا کر دیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۲۴۷)

لَوۡ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ لٰکِنۡ

اگراللہ اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراوانی کردیتا تووہ زمین میں سرکشی کرتے لیکن جووہ

یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیۡرٌۢ

چاہتاہے(ایک مقررہ) اندازے کے مطابق نازل کردیتاہے۔کیونکہ وہ اپنے بندوں سے خوب آگاہ

بَصِیۡرٌ ﴿٢٧﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ الۡغَیۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

اوردیکھ رہا ہے ● اوروہ وہی ہے جولوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعدبارش

قَنَطُوۡا وَ یَنۡشُرُ رَحۡمَتَهٗ ؕ وَ هُوَ الۡوَلِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿٢٨﴾ وَ مِنۡ

نازل کرتاہے اوراپنی رحمت کو وسیع کردیتاہے اوروہی قابل ستائش آقاہے ● اوراس کی

اٰیٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَثَّ فِیۡهِمَا مِنۡ

نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کااوران جانداروں کاپیداکرناجواس نے ان دونوں

دَآبَّةٍ ؕ وَ هُوَ عَلٰی جَمۡعِهِمۡ اِذَا یَشَآءُ قَدِیۡرٌ ﴿٢٩﴾ وَ مَآ

میں پھیلا رکھے ہیں اوروہ جب چاہے انہیں جمع کرنے پرپوری قدرت رکھتا ہے ● اورجو مصیبت

اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ یَعۡفُوۡا

بھی تمہیں پہنچتی ہے وہ خود تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی سے آتی ہے اور وہ تمہارے بہت(سے گناہوں)

عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿٣٠﴾ؕ وَ مَآ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۚۖ وَ مَا

سے درگزر کرتا ہے ● اورتم زمین میں (اللہ کو) عاجزنہیں کرسکتے (اوراس کے قبضہ

لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿٣١﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِهِ

قدرت سے نہیں نکل سکتے) اور اللہ کے سواتمہارا کوئی سرپرست نہ مددگار ہے ● اورسمندرمیں برجستہ

الۡجَوَارِ فِی الۡبَحۡرِ کَالۡاَعۡلَامِ ﴿٣٢﴾ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡکِنِ الرِّیۡحَ

علامات کی مانندکشتیوں(کی حرکت) اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے ● اگرچاہے توہواکوساکن کردے، تو

فَیَظۡلَلۡنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَهۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ

یہ سطح سمندر پرکھڑی رہ جائیں،یقیناًاس میں ہرصبر کرنے والے شکرگزار کے لئے

ع

صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَ

(قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں ● یاان(کشتیوں) کوان کے (مالکوں کے) اعمال کے سبب تباہ کردے اور بہت سے

يَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾ وَّ يَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ

لوگوں سے درگزر کردے (اور غرق نہ کرے) ● اورجولوگ ہماری آیات میں جھگڑا کرتے ہیں انہیں

اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ

معلوم ہوناچاہیئے کہ ان کے لئے کوئی راہ فرار نہیں ہے ● اورجوکچھ تمہیں دیاگیاہے

شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ

وہ تمہاری زندگی کا حصہ ہے اورجوکچھ خداکے پاس ہے ان لوگوں کے لئے بہتراور

اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَ

زیادہ پائیدار ہے جو ایمان لاتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں ● اور

الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا

اورجولوگ گناہان کبیرہ اوربے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اورجب غصہ میں

هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا

آئیں تو بخش دیتے ہیں ● اورجولوگ اپنے رب کی دعوت کو قبول کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے

الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

ہیں اوران کے امور باہمی مشورے سے انجام پاتے ہیں اورہم نے انہیں جورزق دیاہے اس میں

يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ

سے خرچ کرتے ہیں ● اورجب ان پر ظلم ہوتاہے (وہ اس کے آگے جھکتے نہیں اور خدا سے)

يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا

مدد طلب کرتے ہیں ● اوربرائی کابدلہ اس طرح کی برائی کے ساتھ ہے،پس جو شخص

وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾

معاف کردے اور اصلاح کرلے تو اس کااجر خداپر ہے،اللہ یقینا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ●

موضوع آیت ۳۸۔ باہمی مشورہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔دوراندیشی یہ ہے کہ تم صاحب رائے سے مشورہ حاصل کرواوراس کا کہنامانو۔

(بحارالانوار جلد۷۵ ص۱۰۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ارادہ کرنے سے پہلے مشورہ کرلواورقدم اٹھانے سے پہلے سوچ لو۔(غررالحکم)

۳۔مشورہ جیسا کوئی پشت پناہ نہیں۔

(شرح نہج البلاغہ جلد۲۰ ص۵۴)

۴۔افضل مشورہ وہ ہے جوتم تجربہ کارلوگوں سے کروگے۔(غررالحکم)

۵۔جس سے امان اور مشورہ طلب کیاجائے اوروہ اس بارے میں خیانت کرے،اس سے بڑھ کر کوئی خطرناک بات اوربہت بڑی برائی اور کوئی نہیں اور یہی چیز جہنم کے عذاب کاموجب ہے۔(غررالحکم)

۶۔اپنے دشمنوں سے بھی مشورہ کرلیاکرو،اس طرح سے تم ان کی عداوت کی مقداراورمقاصد کی حدود کو پہچان لوگے۔(غررالحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۷۔جولوگ مشورہ کرتے ہیں وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالیتے ہیں۔(بحارالانوار جلد۷۸ ص۱۰۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔مشورہ اپنی چار حدود کے تحت ہوتاہے،اس کی پہلی حد یہ ہے کہ جس سے تم مشورہ کررہے ہووہ عقلمند ہوناچاہیئے،دوسری یہ کہ آزاد اور متدین ہو، تیسری یہ کہ تمہارا بھائیوں جیسادوست ہواورچوتھی یہ کہ تم اسے اپنے رازسے مطلع کردو،جس سے اس کی معلومات تمہاری معلومات جیسی ہوجائیں گی، پھروہ انہیں چھپائے گابھی اور فاش بھی نہیں کرے گا۔۔۔۔۔(مکارم الاخلاق ص۳۱۸)

۹۔(دوسروں سے) پہلے کسی کومشورہ نہ دو،بے سوچے سمجھے کسی رائے کے اظہارسے اجتناب کرو،بغیر سمجھے بوجھے بات نہ کرو، اپنی بات پرڈٹ جانے والے، ضعیف العقل کمینے، متلون مزاج آدمی اورکج بحثی کرنے والے کومشورہ نہ دو،مشورہ لینے والے کی خواہشات کی موافقت کرنے میں خداسے ڈرو،کیونکہ اس کی موافقت چاہنابری بات ہے اوراس سے غلط طریقہ سے بات سننا خیانت ہے۔

(بحارالانوار جلد۷۵ ص۱۰۴)

۱۰۔جس شخص کے بارے میں تمہاری عقل تصدیق نہیں کرتی اس سے مشورہ نہ لو خواہ وہ عقل اورپرہیزگاری میں شہرت بھی رکھتاہو۔

(بحارالانوار جلد۷۵ ص۱۰۳)

وَ لَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ

اور جو اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (اس کے دور کرنے کے لئے) مدد طلب کریں تو ان پر (ملامت) کی کوئی

سَبِیۡلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِیۡلُ عَلَی الَّذِیۡنَ یَظۡلِمُوۡنَ

راہ نہیں ہے ● ملامت تو بس ان کے لئے ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے

النَّاسَ وَ یَبۡغُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؕ اُولٰٓئِکَ

ہیں اور زمین میں ناحق زیادتی کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں

لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۴۲﴾ وَ لَمَنۡ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنۡ

کے لئے دردناک عذاب ہے ● اور البتہ جو شخص صبر کرے (اور مجرم کو بخش دے) تو یقیناً یہ بڑی

عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ وَّلِیٍّ

ہمت کے کاموں میں سے ہے ● اور جسے اللہ گمراہ کرے (اور اس کو گمراہی میں پڑا رہنے دے) تو

مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَ تَرَی الظّٰلِمِیۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ

اس کے بعد اس کا کوئی مددگار نہیں اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے جب وہ عذاب کا نظارہ

یَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿۴۴﴾ وَ تَرٰىهُمۡ

کریں گے کہ وہ کہہ رہے ہوں گے آیا (دنیا میں) واپسی کا کوئی راستہ ہے؟ ● اور آپ انہیں دیکھیں

یُعۡرَضُوۡنَ عَلَیۡهَا خٰشِعِیۡنَ مِنَ الذُّلِّ یَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ

گے کہ جب وہ جہنم کے سامنے پیش کئے جائیں گے اس حال میں کہ وہ ذلت کی وجہ سے سر جھکائے

طَرۡفٍ خَفِیٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ

ہوئے ہوں گے اور مخفی طور پر کنکھیوں سے دیکھ رہے ہوں گے اور مومنین کہیں گے کہ یقیناً

الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَهۡلِیۡهِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ

خسارہ اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن خود کو اور اپنے گھر والوں کو خسارہ

اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۴۵﴾ وَ مَا کَانَ لَهُمۡ مِّنۡ

میں ڈالا بے شک ظلم کرنے والے پائیدار عذاب میں ہیں ● اور ان کے لئے اللہ کے سوا

۱۱۔ جو شخص اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے اور وہ صحیح رائے کے ساتھ اس سے خیر خواہی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی رائے کو سلب کر لیتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۰۳)

موضوع آیت ۴۵۔ مزدور پر ظلم کرنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ جو شخص مزدور پر ظلم کرے گا خداوند عالم اس کے اس عمل کو ضائع کر دے گا اور اس پر بہشت حرام کر دے گا جبکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلے سے سونگھی جائے گی۔ (بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۶۶)
۲۔ خداوند عالم ہر گناہ معاف کر سکتا ہے لیکن جس نے دین میں کوئی چیز (بدعت) ایجاد کی یا مزدور کے حق کو غصب کیا یا آزاد انسان کو فروخت کر دیا تو ان کے گناہ معاف نہیں کرے گا۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۱۶۶)
۳۔ خداوند عالم ہر گناہ معاف کرنے والا ہے لیکن جس شخص نے کسی مزدور کی مزدوری غصب کی یا عورت کا مہر غصب کیا (تو اس کے گناہ معاف نہیں کرے گا)۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰۸)
۴۔ خبردار! جس شخص نے مزدور پر ظلم کیا اس پر خدا کی لعنت ہے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰۸)
۵۔ ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا:
"یا امیر المومنین! کیا آپؑ کے پاس رسول پاکؐ کے اسرار میں سے کوئی ہے جو آپؑ ہمیں بیان فرمائیں؟" آپؑ نے ارشاد فرمایا: "۔۔ ہاں!" پھر آپؑ نے قنبر سے فرمایا: "قنبر! مجھے وہ خط لا دو۔۔" اس خط میں یہ عبارت درج تھی "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بے شک خدا، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس شخص پر جو اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو نسبت دے، خدا کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس شخص پر جو دین اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کرے، یا کسی بدعتی کو پناہ دے، خدا کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس شخص پر جو مزدور کی مزدوری کے بارے میں اس پر ظلم کرے"۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰۸)
۶۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ بروز قیامت جس کا میں خود دشمن ہوں گا، ایک تو وہ شخص جس نے مجھ سے عہد وفا توڑ دیا، دوسرا وہ جو آزاد شخص کو بیچ کر اس کی قیمت کھا گیا اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدور بنایا، اس سے پورا کام لیا لیکن اسے مزدوری ادا نہیں کی" (کنز العمال حدیث ۴۳۸۲۶، مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰۸)

ع ۴ / ۱۴ / ۵

اَوۡلِیَآءَ یَنۡصُرُوۡنَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ

ایسے مددگار نہیں ہونگے جوان کی مدد کریں ۔اورجسے خداگمراہی میں ڈال دے اس

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ سَبِیۡلٍ ؕ﴿۴۶﴾ اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِرَبِّکُمۡ مِّنۡ

کے لئے کوئی راہ (نجات) نہیں ہے● قبل اس کے وہ دن آجائے جس کے لئے

قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ

پلٹناناممکن ہو،اپنے رب کی دعوت کوقبول کرو، اس دن نہ توتمہارے لئے کوئی

مَّلۡجَاٍ یَّوۡمَئِذٍ وَّ مَا لَکُمۡ مِّنۡ نَّکِیۡرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا

پناہ گاہ ہوگی اور نہ ہی تمہارے لئے انکار کی کوئی گنجائش ہوگی● پس اگروہ منہ پھیر لیتے ہیں تو(گھبرایئے

فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡهِمۡ حَفِیۡظًا ؕ اِنۡ عَلَیۡکَ اِلَّا

نہیں) ہم نے آپ کوان پرنگہبان بنا کر نہیں بھیجا سوائے پیغام پہنچانے کے آپ پر کوئی ذمہ داری

الۡبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً فَرِحَ

نہیں اوریقیناجب ہم اپنی طرف سے انسان کوکسی رحت کاذائقہ چکھاتے ہیں تووہ اس پرخوش ہو جاتا ہے اور

بِهَا ۚ وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡهِمۡ فَاِنَّ

اگران کے اپنے ہاتھوں سے پہلے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت انہیں پہنچتی ہے(تونعمتوں کو

الۡاِنۡسَانَ کَفُوۡرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ

فراموش کردیتے ہیں) یقینا انسان ناشکرا ہے● آسمانوں اورزمین کی فرمانروائی خداہی سے مخصوص

یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ

ہے وہ جوچاہتاہے پیداکرتاہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطاکرتاہے اورجسے

لِمَنۡ یَّشَآءُ الذُّکُوۡرَ ﴿۴۹﴾ اَوۡ یُزَوِّجُهُمۡ ذُکۡرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ

چاہتا ہے بیٹے عنایت کرتاہے● یا(ایک رحم میں)بیٹوں اوربیٹیوں کوایک دوسرے کے ساتھ ساتھ

وَ یَجۡعَلُ مَنۡ یَّشَآءُ عَقِیۡمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ ﴿۵۰﴾ وَ مَا

قرار دیتاہے اورجسے چاہتاہے بانجھ بنادیتاہے بے شک وہی بڑادانا قدرت والاہے● اورکسی بشر کے لائق

كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحۡيًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ

یہ بات نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ (جواس کے دل پر نازل ہوتی

حِجَابٍ اَوۡ يُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَيُوۡحِيَ بِاِذۡنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ

ہے) یا پردے کے پیچھے یا (فرشتہ نام کا) کوئی پیغامبر بھیجے پس وہ اپنے حکم سے جو چاہے وحی کرے

اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيۡمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ رُوۡحًا

یقیناًوہ بلند مرتبہ صاحب حکمت ہے● اوراسی طرح ہم نے اپنے امرسے آپ کی

مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا كُنۡتَ تَدۡرِيۡ مَا الۡكِتٰبُ وَ لَا

طرف ایک روح (بنام قرآن) کووحی کیا اور آپ نہ توکتاب کوجانتے تھے کہ کیاہے نہ ایمان

الۡاِيۡمَانُ وَ لٰكِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِيۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ

کو لیکن ہم نے اسے نوربنایاکہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں انہیں اس کے

مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهۡدِيۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۵۲﴾ۙ

ذریعہ ہدایت کرتے ہیں۔اوریقیناآپ (لوگوں کو) سیدھے راستے کی ہدایت کررہے ہیں●

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيۡ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي

اس اللہ کے راستے کی طرف کہ جو کچھ تمام آسمانوں اورزمین میں ہے اس کے

الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾ع

لئے ہے آگاہ رہوکہ اللہ ہی کی طرف تمام امور پلٹ جائیں گے●

سُوۡرَةُ الزُّخۡرُفِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۸۹

خداکے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا

حا،میم● روشنی عطاکرنے والی کتاب کی قسم● یقیناً ہم نے اسے عربی

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۚ﴿۳﴾ وَ اِنَّهٗ فِيۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا

قرآن بنایاہے تاکہ تم اس میں عقل سے کام لو● اوریقینایہ ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہے جوہمارے پاس

ع ۱۰ / ۵ / ۶

موضوع آیت ۳۔ عقلمندترین انسان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خبردار! آگاہ رہو!! کہ عقلمندترین شخص وہ ہے جس نے اپنے رب کی معرفت حاصل کی پھراس کی اطاعت کی، اپنے دشمن (شیطان) کو پہچانا پھراس کی نافرمانی کی، اپنی (اصل) قیام گاہ کو پہچانا پھراس کو سدھارا اوراپنے جلد کوچ کرجانے کو سمجھ لیاپھر اسکے لئے زادراہ مہیاکیا۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۹)

۲۔ عقلمندترین انسان وہ نیکوکار ہے جوخدا سے ڈرتا رہتا ہے اور جاہل ترین شخص وہ گنہگار ہے جوعذاب الٰہی سے بےخوف رہتاہے۔ (بحارالانوار جلداول ص ۱۳۱)

۳۔ عقلمندترین انسان وہ ہے جولوگوں کی خاطرومدارات میں بڑھ چڑھ کرحصہ لیتاہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۵۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ عقلمندترین انسان وہ ہے جوسب سے زیادہ ہرپستی سے کوسوں دوررہتاہے۔ (غررالحکم)

۵۔ عقلمندترین انسان وہ ہے جوجاہلوں کوسزادینے میں خاموشی سے آگے نہیں بڑھتا (اس کے نزدیک "جاہلان باشد خموشی" ہوتاہے۔ازمترجم)
(غررالحکم)

۶۔ عقلمندترین انسان وہ ہے جوسب سے زیادہ خداسے قریب ہے۔ (غررالحکم)

۸۔ عقلمندترین انسان وہ ہے جواپنے عیبوں کو دیکھتا ہے اوردوسروں کے عیبوں سے اندھا ہے۔
(غررالحکم)

۷۔ عقلمندترین انسان وہ ہے جس کی کوشش، زبانی کلامی باتوں پرغالب آتی ہے اوراپنی عقل کے ذریعہ اپنی خواہشات پرغالب رہتاہے۔ (غررالحکم)

۹۔ عقلمندترین انسان وہ ہے جوحق کے لئے خاضع ہوکراپنی طرف سے اسے اس کاحصہ دیتاہے اورحق کے ساتھ عزت پاتاہے، اسے قائم کرنے کے سستی سے کام نہیں لیتااوراس پراچھے طریقے سے عمل کرتاہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ عقل کے لحاظ سے افضل وہ شخص ہے جواپنے معاش کو اچھے طریقے سے چلاتاہے اوراپنی معاد (آخرت) کو سُدھارنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرتاہے۔ (غررالحکم)

۱۱۔ عقلمندترین انسان وہ ہے جس کی نتائج پرسب سے زیادہ نگاہ ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۲۔ (حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا) حق کے سامنے جھک جاؤ عقلمندترین انسان بن جاؤگے۔
(بحارالانوار جلداول ص ۱۳۶)

۱۳۔ عقلمندترین انسان وہ ہے جوسب سے زیادہ باحیا ہے۔ (غررالحکم)

لَعَلِیٌّ حَكِیۡمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ

بلند مرتبہ، حکمت آمیز ہے ● کیاہم صرف اس وجہ سے ذکر (قرآن) کوتم سے پھیردیں

كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِیۡنَ ﴿۵﴾ وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِیٍّ فِی

کہ تم حد سے تجاوز کرنے والے ہو؟ ● اورہم نے پہلے لوگوں میں کس قدر انبیاء

الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۶﴾ وَمَا یَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ

بھیجے ہیں! ● اور جو بھی پیغمبر ان کے پاس آتا وہ اس کا

یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۷﴾ فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰی

مذاق اڑاتے ● پس ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کردیاہے جوان حد سے تجاوز کرنے والوں سے زیادہ طاقتور تھے

مَثَلُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ

اورپہلے لوگوں کی سرنوشت دہرائی گئی ● اوراگرآپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَیَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِیۡزُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۹﴾

زمین کوکس نے پیداکیاہے؟تووہ ضرور کہیں گے کہ انہیں خداوند غالب ودانانے پیدا کیا ہے ●

الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَكُمۡ فِیۡهَا

وہی کہ جس نے تمہارے لئے زمین کوآرام کا مقام بنایااوراس میں

سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِیۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ

تمہارے لئے رستے بنائے تاکہ تم راہیں پاسکو ● وہی کہ جس نے آسمان سے مقرراندازے

مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّیۡتًا ۚ كَذٰلِكَ

کے مطابق پانی نازل کیاپس اس کے ذریعہ ہم نے مردہ زمین کوزندہ کیا،تم بھی اسی طرح (قبروں

تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ

سے) نکالے جاؤ گے ● وہی جس نے تمام (اقسام) کے جوڑے

لَكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ مَا تَرۡكَبُوۡنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسۡتَوٗا

بنائے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے کہ تم جن پر سوار ہوتے ہو ● تاکہ جب

عقل کا ثمرہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے یہودا کی اولاد میں سے شمعون بن لادی بن یہودا نے حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں عرض کیا: ''آپؐ ہمیں بتایئے کہ عقل کیا ہے؟ کیونکر ہے؟ اس کی کتنی شاخیں ہیں؟ اوران سب کی تعریف کیاہے؟''

آنحضرتؐ نے فرمایا: ''عقل جہالت سے روک تھام اور بچاؤ کا نام ہے اور نفس خبیث ترین چوپائے کی مانند ہے اگراسے باندھ کرنہ رکھاجائے تو ادھر ادھر چلا جائے اس لیے عقل اسے جہالت کے پاس جانے سے باندھے رکھتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے عقل کو پیدا کیااوراسے کہا: ''ادھرآ'' وہ آگئی پھر فرمایا: ''پلٹ جا'' تو وہ پلٹ گئی تواس وقت خداوند عزوجل نے فرمایا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے تجھ سے بڑھ کر کوئی اطاعت گزار مخلوق پیدانہیں کی ہے تجھ ہی سے ابتداکروں گااور تجھ پراختتام کروں گا تیرے ہی لئے ثواب ہوگااور تیرے وجہ سے ہی عذاب ملے گا''۔ (تحف العقول ص۱۹)

عقل کا شعبہ حلم ہے اور حلم کا شعبہ علم ہے، علم سے رشد و ہدایت ،رشد وہدایت سے پاکدامنی ،پاکدامنی سے خودحفاظتی اورخودحفاظتی سے حیا،حیاسے سنجیدگی اور وقار، سنجیدگی اوروقار سے اچھائی اختیار کرنے کی پابندی،اچھائی کی پابندی سے برائیوں سے نفرت، برائیوں سے نفرت سے خیر خواہ نصیحت کرنے والے کی اطاعت ہے۔
(تحف العقول ص۱۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ عقل کا ثمرہ،استقامت وپائیداری ہے۔

۳۔ عقل کا ثمرہ، دنیاپر راضی نہ رہنااور خواہشات کا قلع قمع کرنا ہے۔ (غررالحکم)

۴۔ عقل کا ثمرہ، حق کولازم پکڑنا ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ عقل ایک درخت کی مانند ہے جس کا پھل حیا اور سخاوت ہے۔ (غررالحکم)

۶۔کامل عقل بری طبیعت پر غالب رہتی ہے۔

۷۔اذیتوں سے ہاتھ روک لینا عقل کی کمائی ہے۔
(غررالحکم)

۸۔ عقل کی جڑ پاکدامنی ہے اوراس کا پھل گناہوں سے دوری ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص۷)

عَلٰی ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ اِذَا اسۡتَوَيۡتُمۡ

تم ان کی پشت پر درست بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کی

عَلَيۡهِ وَ تَقُوۡلُوۡا سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا

نعمت کو یاد کرو اور کہو: پاک ہے وہ جس نے اس سواری کو ہمارے لئے رام کیا ورنہ ہم

لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَ

اس کو قابو میں نہ لا سکتے ● اور یقینا ہم اپنے رب کی طرف لوٹ جائیں گے ● اور

جَعَلُوۡا لَهٗ مِنۡ عِبَادِهٖ جُزۡءًا ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَـكَفُوۡرٌ

اس کے لیے اس کے کچھ بندوں کو ایک جز قرار دیدیا ہے یقیناً انسان کھلم کھلا

مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾ ؕ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخۡلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصۡفٰكُمۡ

نا شکرا ہے ● آیا اس نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیوں کو چن لیا اور تمہارے لئے

بِالۡبَنِيۡنَ ﴿۱۶﴾ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحۡمٰنِ

بیٹوں کو منتخب کیا؟ ● حالانکہ ان مشرکین میں سے کسی ایک کو جو کچھ اس نے (خدائے) رحمٰن کے لیے پسند کیا

مَثَلًا ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيۡمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنۡ

ہے اس (لڑکی) کا مژدہ سنایا جاتا ہے تو اس کا منہ کالا ہو جاتا ہے اور غصے کے گھونٹ پینے لگتا ہے ● کیا وہ جو زیور میں

يُّنَشَّؤُا فِى الۡحِلۡيَةِ وَ هُوَ فِى الۡخِصَامِ غَيۡرُ مُبِيۡنٍ ﴿۱۸﴾ وَ

پروان چڑھتی ہے اور جھگڑے میں اس کا بیان غیر واضح ہوتا ہے (اسے خدا سے منسوب کرنا مناسب ہے؟) ● اور

جَعَلُوا الۡمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا ؕ

انہوں نے فرشتوں کو جو (خدائے) رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں بنادیا، کیا انہوں نے ان کو پیدا ہوتے دیکھا

اَشَهِدُوۡا خَلۡقَهُمۡ ؕ سَتُكۡتَبُ شَهَادَتُهُمۡ وَ يُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۹﴾

ہے ؟(ان تمام خرافات پر) بہت جلد ان کی یہ گواہی لکھی جائے گی اور ان سے باز پرس کی جائے گی ●

وَ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ الرَّحۡمٰنُ مَا عَبَدۡنٰهُمۡ ؕ مَا لَهُمۡ

اور (مشرکین) کہتے ہیں اگر (خدائے) رحمٰن چاہتا تو ہم ان کی پوجا نہ کرتے، ان باتوں کے لیے ان کے پاس

عقل کی آزمائش

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ تین چیزوں سے لوگوں کی عقلوں کی آزمائش کی جاسکتی ہے ۱۔مال ۲۔دوستی اور ۳۔مصیبت۔ (غررالحکم)

۲۔ چھ چیزوں کے ذریعے لوگوں کی عقلوں کو آزمایا جاتا ہے، ۱۔غصے کے موقع پر بردباری ۲۔خوف کے وقت صبر ۳۔کسی چیز کی چاہت میں میانہ روی ۴۔ہر حالت میں خدا کا تقویٰ ۵۔اچھے انداز میں خاطر ومدارات اور ۶۔کم سے کم دشمنی۔ (غررالحکم)

۳۔ چھ چیزوں کے ذریعے لوگوں کی عقلوں کو آزمایا جاتا ہے۔ ۱۔ہم نشینی ۲۔لین دین ۳۔دوستی ۴۔جدائی ۵۔تونگری ۶۔تنگدستی۔ (غررالحکم)

۴۔ سر گردانی کے موقعہ پر لوگوں کی عقلوں کا پتہ چلتا ہے۔

۵۔ فی البدیہہ گفتگو میں لوگوں کی عقلوں کی پہچان کی جاسکتی ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ عقل کے باوقار ہونے کو خوشی اور غم میں آزمایا جاتا ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ فعل کی کیفیت اس کی کمیت (مقدار) پر دلالت کرتی ہے۔ (غررالحکم)

۸۔ انسان کے کثرت وقار اور حسن تحمل کی وجہ سے اس کی عقل کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ (غررالحکم)

۹۔ انسان کی زبان سے جو باتیں بیان ہوتی ہیں اس سے اس کی عقل کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ (غررالحکم)

۱۰۔ تین چیزوں سے تین لوگوں کی عقل کا پتہ چل سکتا ہے۔ ۱۔قاصد ۲۔خط ۳۔تحفہ۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ کسی شخص کی عقل کو ایک نشست میں آزمانا چاہو تو تم دوران کلام کوئی انہونی بات کہہ دو، اگر تو وہ اس کا انکار کردے تو وہ صاحب عقل ہے، اگر تصدیق کردے تو احمق ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۳۱)

۱۲۔ کثرت سے راہ صواب پر چلنا بتا رہا ہوتا ہے عقل کے زیادہ ہونے کو۔ (غررالحکم)

۱۳۔ جب عقل بڑھتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۲۹۰)

۱۴۔ جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو خواہشات گھٹ جاتی ہیں۔ (غررالحکم)

۱۵۔ جس کی عقل قوی ہو جاتی ہے۔وہ کثرت سے عبرتیں حاصل کرتا ہے۔ (غررالحکم)

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ

کوئی آگہی (اور علمی دلیل) نہیں ہے، یہ تو بس اندازوں سے باتیں کرتے ہیں● کیا

اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جس سے یہ تمسک کرتے ہیں؟●

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى

(ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی طریقے پر پایا اور انہی کی

اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ كَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

پیروی کر کے ہدایت حاصل کی ہے● اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی شہر و

قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا

دیار میں کوئی خبردار کرنے والا نہیں بھیجا مگر ان کے مغرور دولتمندوں نے کہا ہم

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

نے اپنے آباء و اجداد کو اسی طریقے کار پر پایا ہے اور ہم ان کے آثار کی اقتدا کر رہے ہیں●

قٰلَ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ

(ان کے پیغمبر نے کہا) آیا میں تمہارے پاس اس سے بہتر ہدایت کا آئین لے آؤں جس پر تم نے اپنے آباو اجداد کو پایا

اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

ہے (تو کیا اس سے دستبردار ہو جاؤ گے)؟ تو انہوں نے کہا: جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے●

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۱۰ ۲ ۸

پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور آپ دیکھئے کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟●

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا

اور (یاد کیجیے اس وقت کو) جب ابراہیمؑ نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا: یقینا میں اس سے بیزار

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾

ہوں جسے تم پوجتے ہو● سوائے اس (ذات) کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، یقینا وہ مجھے ہدایت فرمائے گا●

وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِىۡ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾

اور اس (کلمہ توحید) کو ان کی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دیا ہے، شاید کہ وہ (توحید پرستی کی طرف) پلٹ آئیں ●

بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰٓؤُلَاۤءِ وَ اٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ وَ

(میں نے مشرکین کو نہ صرف ہلاک ہی نہیں کیا) بلکہ انہیں اور اُن کے آباؤاجداد کو کامیاب بھی کیا، یہاں تک کہ ان کے پاس

رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَـمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ قَالُوۡا هٰذَا

حق (قرآن) اور واضح بیان کرنے والا رسول آگیا ● اور جونہی حق ان کے پاس آگیا تو وہ کہنے لگے: ''یہ تو

سِحۡرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ هٰذَا

جادو ہے اور ہم اس کے مکمل طور پر کافر ہیں'' ● اور کہنے لگے: یہ قرآن دو بستیوں (مکہ اور

الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمۡ

طائف) کے کسی (جاہ و مال کے لحاظ سے) بڑے آدمی پر نازل کیوں نہیں کیا گیا؟ ● آیا وہ آپ کے

يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ

پروردگار کی رحمت کو (نبوت کے معین کرنے کے بارے میں اپنے درمیان) تقسیم کرتے ہیں، حالانکہ ہم

مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَرَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ

نے ان کے درمیان ان کی معیشت کو دنیاوی زندگی میں تبدیل کردیا ہے (چہ جائیکہ نبوت جیسا بلند

بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَـتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا ؕ وَ

مقام) اور بعض انسانوں کے درجات کو دوسرے بعض پر فوقیت دی ہے، تاکہ ایک دوسرے سے کام

رَحۡمَتُ رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ

لیں اور آپ کے پروردگار کی رحمت اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں ● اگر یہ بات نہ ہوتی کہ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَـعَلۡنَا لِمَنۡ يَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ

لوگ ایک جماعت (کافر) ہو جائیں گے تو ہم ان لوگوں کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کا بنا دیتے

لِبُيُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيۡهَا يَظۡهَرُوۡنَ ۙ‏﴿۳۳﴾

جو (خدائے) رحمان کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ نیز ان کی سیڑھیوں کو بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں ●

وَ لِبُیُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیۡهَا یَتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ

اوران کے گھروں کے متعدد دروازوں اور ان کے تختوں کو جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں (چاندی کا بنادیتے) ● اور

زُخۡرُفًا ؕ وَ اِنۡ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ

ہر طرح کی زینت (ان کے لئے فراہم کرتے) لیکن یہ سب دنیاوی زندگی کی کامیابی کے علاوہ کچھ نہیں ہے جبکہ

وَ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۳۵﴾ وَ مَنۡ یَّعۡشُ عَنۡ

تمہارے رب کے نزدیک آخرت اہل تقویٰ کے لئے مخصوص ہے ● اور جو شخص (خداوند) رحمان کی یاد

ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَیِّضۡ لَهٗ شَیۡطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیۡنٌ ﴿۳۶﴾ وَ

سے رو گردانی کرتا ہے تو ہم اس پر شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہمیشہ اس کے ہمراہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے ● اور

اِنَّهُمۡ لَیَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ وَ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ

وہ (شیاطین)لوگوں کو راہ (حق) سے روکتے ہیں، حالانکہ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہی

مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیۡتَ بَیۡنِیۡ وَ

ہدایت یافتہ ہیں ● یہاں تک کہ (قیامت کے دن مجرم) ہمارے پاس آئے گا (اور شیطان سے) کہے گا: اے

بَیۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَیۡنِ فَبِئۡسَ الۡقَرِیۡنُ ﴿۳۸﴾ وَ لَنۡ

کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا، تو کس قدر برا ساتھی ہے ● (لیکن ان سے کہا

یَّنۡفَعَكُمُ الۡیَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِی الۡعَذَابِ

جائے گا) آج (شیطان سے دوری کی یہ خواہشیں) تمہارے لیے فائدہ مند نہیں ہے کیونکہ تم نے ظلم کیا تم (شیطانوں

مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ اَوۡ تَهۡدِی الۡعُمۡیَ

کے ساتھ) عذاب میں شریک ہو ● تو (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ اپنی بات بہروں کو سنا سکتے ہیں یا اندھوں کو ہدایت کر سکتے ہیں

وَ مَنۡ كَانَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا

اور جو واضح گمراہی میں ہیں راستہ دکھا سکتے ہیں؟ ● پس اگر ہم آپ کو (ان کے درمیان سے)

مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۴۱﴾ اَوۡ نُرِیَنَّكَ الَّذِیۡ وَعَدۡنٰهُمۡ

اٹھالیں (پھر بھی) ان سے انتقام ضرور لیں گے ● یا جس عذاب کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے وہ

فَاِنَّا عَلَيۡهِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ ﴿۴۲﴾ فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِىۡۤ

ہم آپ کو دکھائیں گے۔ پس یقیناً ہم ان (کے ہلاک کرنے) پر قدرت رکھتے ہیں ● پس آپ کی طرف جو وحی کی

اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ‌ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ

گئی ہے اسے مضبوطی سے تھامے رہیں، بے شک آپؐ سیدھے راستے پر ہیں ● اور یقیناً یہ (قرآن) آپ کے لیے اور

لَذِكۡرٌ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَ‌ ۚ وَسَوۡفَ تُسۡـَٔـلُوۡنَ ﴿۴۴﴾

آپ کی قوم کے لیے (عظمت اور) یادآوری کا ایک ذریعہ ہے اور عنقریب تم سب سے (اس بارے میں) سوال کیا جائے گا ●

وَسۡـَٔلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ

اور جو رسول ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ہیں ان سے پوچھئے کہ آیا ہم نے (خداوند)

اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ

رحمان کے علاوہ کوئی دوسرے معبود بنائے تھے کہ لوگ جن کی عبادت کرتے؟ ● اور

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی آیات (اور معجزات) کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا، تو

فَقَالَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ

موسیٰؑ نے کہا: "اس میں شک نہیں کہ میں رب العالمین کا رسول ہوں" ● پس جب موسیٰؑ ان کے

بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيۡهِمۡ مِّنۡ

پاس ہماری آیات اور معجزات کو لے کر آئے تو وہ ہنسنے لگے ● اور ہم نے فرعون

اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكۡبَرُ مِنۡ اُخۡتِهَا‌ ۙ وَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ

والوں کو جو معجزہ بھی دکھایا وہ پہلے معجزے سے بڑا ہوتا اور ہم نے انہیں عذاب میں گرفتار

لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوۡا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادۡعُ لَنَا

کر لیا شاید کہ باز آ جائیں ● اور موسیٰ سے کہنے لگے: "اے جادوگر! تیرے پروردگار نے تیرے نزدیک تجھ سے

رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ‌ ۚ اِنَّنَا لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۹﴾

جو عہد کر رکھا ہے اس کے لیے ہمارے لیے (عذاب کے ہٹنے کی) دعا کر تو ایسی صورت میں) ہم تیری ہدایت کو مان لیں گے" ●

ع ۱۰ / ۴

موضوع آیت ۴۷۔ ہنسنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو، کیونکہ اس سے دل مُردہ ہو جاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۵۹)

۲۔ابودردا کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بات بیان فرماتے تو مسکرا کر بیان فرماتے۔ (بحارالانوار جلد ۱۶ ص ۲۹۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔جو زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب و وقار جاتا رہتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۸۵)

۴۔جو لوگ دنیا سے روگردانی کرتے ہیں ان کے دل روتے ہیں خواہ (بظاہر) ہنس رہے ہوں، اور ان کا رنج وغم شدید ہوتا ہے خواہ (بظاہر) خوش ہو رہے ہوں۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۳)

۵۔(حدیث معراج میں خدا فرماتا ہے) مجھے اس بندے پر تعجب ہے جسے یہ علم نہیں کہ میں اس سے راضی ہوں یا ناراض؟ پھر بھی وہ ہنستا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۲)

۶۔حضرت رسول خدا کی ہنسی مسکراہٹ تھی ایک دن آپ انصاری نوجوانوں کے ایک ٹولے کے پاس سے گذرے جو آپس میں باتیں کر رہے تھے اور زور زور سے ہنس رہے تھے، آنحضرتؐ نے فرمایا اے جوانو! تم میں سے جس شخص کو آرزوؤں نے دھوکہ میں ڈالا ہوا ہے نیکی کے سلسلے میں اس کے اعمال کوتاہی کا شکار ہیں تو اسے چاہئے کہ وہ قبروں میں جا کر جھانکے اور دوبارہ اٹھائے جانے سے عبرت حاصل کرے تم سب موت کو یاد کرو کیونکہ موت لذتوں کا صفایا کر دیتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۵۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے۔
(وسائل جلد ۸ ص ۴۷۹)

۸۔ مومن کی ہنسی مسکراہٹ ہوتی ہے۔
(وسائل جلد ۸ ص ۴۷۹)

۹۔جو شخص اپنے مومن بھائی کے سامنے مسکرائے اس کے لیے ایک نیکی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۲۹۸)

۱۰۔ تین باتوں سے خدا ناراض ہوتا ہے:
۱۔رات کو جاگے بغیر (دن کو) سونا
۲۔ تعجب آور بات کے بغیر ہنسنا
۳۔سیر ہونے کے باوجود کھانا۔
(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۵۸)

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روتے اور ہنستے تھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام روتے تھے ہنستے نہیں تھے، ان میں سے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کا فعل افضل تھا۔
(بحارالانوار جلد ۱۴ ص ۲۴۹)

فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَ

لیکن جونہی ہم نے (موسیٰؑ کی دعا کی وجہ سے) ان پر سے عذاب کو دور کردیا تو فوراً ہی عہد شکنی کرنے لگ گئے ● اور

نَادٰى فِرۡعَوۡنُ فِىۡ قَوۡمِهٖ قَالَ يٰقَوۡمِ اَلَيۡسَ لِىۡ مُلۡكُ

اور فرعون نے اپنی قوم کو پکار کر کہا: ''اے میری قوم! آیا مصر کی حکومت میری نہیں ہے؟

مِصۡرَ وَ هٰذِهِ الۡاَنۡهٰرُ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِىۡ ۚ اَفَلَا

اور یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے جاری نہیں ہیں؟ کیا تم (میری عظمت کو)

تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۱﴾ؕ اَمۡ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ مَهِيۡنٌ ۙ۵

نہیں دیکھ رہے؟● بلکہ میں اس شخص سے بھی بہتر ہوں جو بے وقعت ہے اور

وَّلَا يَكَادُ يُبِيۡنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوۡلَاۤ اُلۡقِىَ عَلَيۡهِ اَسۡوِرَةٌ مِّنۡ

صاف طور پر بات بھی نہیں کرسکتا۔ (اگر موسیٰؑ برحق ہے) تو پھر سونے کے کنگن اسے کیوں

ذَهَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ مُقۡتَرِنِيۡنَ ﴿۵۳﴾

نہیں پہنائے گئے یا اس کی رسالت کی تصدیق کے لیے اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آئے؟●

فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَهٗ فَاَطَاعُوۡهُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا

پس فرعون نے اپنی قوم کو بے توقیر بنادیا اور انہوں نے اس کی اطاعت کی، یقیناً یہی تو فاسق

فٰسِقِيۡنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ

قوم کے لوگ تھے ● پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب

اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۵۵﴾ۙ فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۵۶﴾ ع

کو غرق کردیا● پس انہیں برا پیشرو اور بعد میں آنے والوں کے لیے نشان عبرت بنادیا●

وَ لَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ

اور جب (عیسیٰ) ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو آپ کی قوم نے اس پر زور زور سے

يَصِدُّوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوۡۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيۡرٌ اَمۡ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ

ہنسنا شروع کردیا● اور کہنے لگے :آیا ہمارے خدا بہتر ہیں یا وہ؟ یہ مثال توانہوں نے

موضوع آیت ۵۲۔ عصبیت اور تعصب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تعصب ہوگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے زمانہ جاہلیت کے اعراب (بدوؤں) کیساتھ محشور فرمائے گا۔
(کافی جلد ۲ ص ۳۰۸)

۲۔ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے قبیلے کا دفاع کرتا ہے جب تک وہ قبیلہ گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔
(سنن ابی داؤد حدیث ۵۱۲۰)

۳۔ اگر تم نے لامحالہ تعصب کرنا ہی ہے تو پھر حق کی نصرت اور مظلوم کی امداد کیلئے ہی تعصب کرو۔
(غرر الحکم)

۴۔ (مالک اشتر کے نام حضرت امیر المومنینؑ کے مکتوب میں سے اقتباس) غضب کی تندی، سرکشی کے جوش ہاتھ کی جنبش اور زبان کی تیزی پر ہمیشہ قابو رکھو۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ رسول خداؐ نے فرمایا: ''جس شخص نے تعصب سے کام لیا یا جس کے لئے تعصب کیا گیا اس نے اپنے گلے سے ایمان کی رسی کے پھندے کو اتار پھینکا''
(کافی جلد ۲ ص ۳۰۸)

۶۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے ''عصبیت'' کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا جس عصبیت کو اپنانے سے انسان گنہگار ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنی قوم کے برے سے برے لوگوں کو بھی دوسری قوم کے اچھے سے اچھے لوگوں سے بہتر سمجھے، تعصب یہ نہیں ہے کہ انسان اپنی قوم سے محبت کرے البتہ یہ بات تعصب کے زمرے میں آجائے گی کہ اپنی قوم کے ظلم میں اسکی معاونت کرے۔ (کافی جلد ۲ ص ۳۰۸)

۷۔ ملائکہ یہ سمجھتے تھے کہ ابلیس ان میں سے ہے جبکہ علم الٰہی میں یہ تھا کہ وہ ان میں سے نہیں ہے چنانچہ اس کی ضد اور غضب کی وجہ سے اس کے دل کی باتوں کو باہر نکال دیا چنانچہ ابلیس نے کہا تو نے مجھے آگ سے اور اسے (آدمؑ کو) مٹی سے پیدا کیا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۲۹۷)

ع ۱۱ ۵ ۱۱

لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ ﴿۵۸﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ

صرف بحث کے لئے بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو! ● وہ (عیسیٰؑ) تو صرف تھے ہی اللہ

اَنۡعَمۡنَا عَلَیۡهِ وَ جَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۵۹﴾ؕ وَ

کے بندے جنہیں ہم نے نعمتیں عطا کیں اورانہیں بنی اسرائیل کے لئے نمونہ قرار دیا ● اور

لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰٓئِكَةً فِی الۡاَرۡضِ یَخۡلُفُوۡنَ ﴿۶۰﴾

اگرہم چاہتے توزمین میں تمہارے بجائے فرشتوں کو تمہاراجانشین قراردیتے ●

وَ اِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوۡنِ ؕ هٰذَا

اوریقیناعیسیٰؑ (چونکہ مردوں کوزندہ کیاکرتے تھے) قیامت کے لئے علامت ہیں توتم قیامت کے بارے میں شک نہ کرواور

صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیۡطٰنُ ۚ اِنَّهٗ

میری اتباع کروکہ یہی سیدھی راہ ہے ● اورشیطان تمہیں (خداکی راہ سے) ہٹانہ دے، یقیناًوہ

لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ

تمہاراکھلم کھلادشمن ہے ● اورجب حضرت عیسیٰؑ روشن دلائل (اور معجزات) لے کرآئے اور کہا:

قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَ لِاُبَیِّنَ لَكُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ

تحقیق میں تمہارے پاس حکمت لے کرآیاہوں (اوراس لئے آیاہوں) تاکہ تمہارے لئے ان بعض باتوں کو

تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ

بیان کروں جن میں تم اختلاف کرتے ہوپس تم خداکاڈراور میری اطاعت اختیار کرو ● بے شک اللہ

هُوَ رَبِّیۡ وَ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۴﴾

ہی میرارب اور تمہارارب ہے لہٰذاتم سب اسی کی عبادت کروکہ یہی سیدھاراستہ ہے ●

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِهِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ

تو لوگوں کے درمیان سے کچھ گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا،پس

ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ ﴿۶۵﴾ هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا

تباہی ہے ظالموں کے لئے دردناک دن کے عذاب کی ● کیایہ لوگ صرف قیامت ہی

موضوع آیت ۶۳۔اطاعت

حضرت امام علی علیہ السلام:

۱۔اللہ کی اطاعت ہراچھائی کی کنجی اورہرخرابی کی اصلاح ہے۔(غررالحکم)

۲۔خداکی رحمت کے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جوخداکی اطاعت کے زیادہ پابند ہیں۔(غررالحکم)

۳۔تواپنے نفس کی اس وقت تک عزت کرتارہ جب تک وہ خداکی اطاعت کے لئے تمہاری معاونت کرتاہے۔(غررالحکم)

۴۔اللہ سبحانہ نے جب مخلوقات کوپیداکیاتوان کی اطاعت سے بے نیازاوران کے گناہوں سے بے خطر ہوکرکارگاہ ہستی میں انہیں جگہ دی،کیونکہ اسے نہ کسی معصیت کارکی معصیت سے نقصان اور نہ کسی فرمانبردارکی اطاعت سے فائدہ پہنچتاہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۲۲۳)

۵۔یقینامحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کادوست وہی ہے جواللہ کی اطاعت کرے اگرچہ ان سے قرابت نہ رکھتا ہواوران کادشمن وہ ہے جواللہ کی نافرمانی کرے اگرچہ نزدیکی قرابت رکھتاہو۔
(شرح نہج البلاغہ جلد۲۰ص۹۶)

۶۔اپنے مومن بھائی کی اطاعت کروخواہ وہ تمہاری نافرمانی کرے اوراس سے صلہ رحمی کروخواہ وہ تم سے جفاکرے۔(غررالحکم)

۷۔جوتمہاراجس قدرضرورت مندہوگااسی قدروہ تمہارااطاعت گزارہوگا۔(غررالحکم)

۸۔تم اپنے مافوق کی اطاعت کروتمہارے ماتحت تمہاری اطاعت کریں گے۔(غررالحکم)

۹۔اس شخص کاکوئی دین نہیں جوخالق کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری کواپناشیوہ بنالیتاہے۔
(بحارالانوارجلد۷۳ص۳۹۳)

۱۰۔دیکھوتم اپنے سرداروں اوربڑوں کی اتباع کرنے سے ڈروکہ جواپنی جاہ وحشمت پراکڑتے اوراپنے نسب کی بلندیوں پرغرورکرتے ہوں۔۔۔۔۔۔اورجھوٹے مدعیان دین کی پیروی نہ کروجن کاگدلاپانی تم اپنے صاف پانی میں سموکرپیتے ہواوردرستگی کے ساتھ ان کی خرابیوں کوخلط ملط کرلیتے ہواوراپنے حق میں ان کے باطل کیلئے بھی راہ پیداکردیتے ہووہ فسق وفجورکی بنیادیں ہیں۔(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

۱۱۔جن چیزوں کوتمہارے مرنے والوں نے دیکھاہے اگرتم بھی دیکھ لیتے توگھبراجاتے اورسراسیمہ ومضطرب ہوجاتے اورحق کی بات سنتے اوراس پرعمل کرتے۔(نہج البلاغہ خطبہ ۲۰)

۱۲۔افضل ترین اطاعت (دنیوی) لذتوں سے کنارہ کشی ہے۔(غررالحکم)

السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّ هُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾

کاانتظار کررہے ہیں کہ ان پراچانک آپڑے اورانہیں خبرتک نہ ہو●

اَلۡاَخِلَّآءُ يَوۡمَئِذٍۢ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۶۷﴾

اس دن ،آج کے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے اہل تقویٰ کے●

يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۸﴾

(انہیں اللہ فرمائے گا)اے میرے بندو!آج تم پرنہ کوئی خوف ہے اورنہ کوئی غم کرو●

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۶۹﴾ اُدۡخُلُوا

جولوگ کہ ہماری آیات پرایمان لائے اور ہمیشہ (حق کے آگے) جھکے رہے● تم اور تمہارے

الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَ اَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ

شریک زندگی خوشی خوشی جنت میں داخل ہوجاؤ● ان کے سامنے

بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّ اَكۡوَابٍ ۚ وَ فِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ

سونے کے بڑے بڑے برتن اورجام پھرائے جائیں گے اوراس (بہشت) میں ہروہ چیز موجود

الۡاَنۡفُسُ وَ تَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ ۚ وَ اَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَ

ہے دل جسے چاہیں گے اورآنکھیں (جسے دیکھ کر)لذت اٹھائیں گی اورتم اس میں ہمیشہ رہوگے● اور

تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾

اوریہ وہی بہشت ہے جسے تم نے اپنے اعمال کی وجہ سے میراث میں حاصل کیاہے●

لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ

وہاں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جنہیں تم کھاؤگے۔ بے شک

الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ

گناہ گاردوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے● جن سے عذاب میں کمی نہیں کی جائے گی اور وہ

عَنۡهُمۡ وَ هُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَ لٰكِنۡ

وہیں مایوس (اوررنج وغم کی حالت میں)پڑے ہوں گے● ہم نے ان پرظلم نہیں کیابلکہ

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۱۳۔جو شخص تمہارے لئے محبت اوررائے ایک جگہ جمع کردیتاہے تم اس کے لئے اپنی اطاعت کو مجتمع کردو۔ (بحارالانوار جلد۷۸ ص۳۶۵)

۱۴۔جو خالق کی فرمانبرداری کرتا ہے وہ مخلوق کی ناراضی سے نہیں ڈرتا۔

(بحارالانوار جلد۷۸ ص۳۶۶)

ع ۶ ۱۱ ۱۲

كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۷۶﴾ وَ نَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا

وہ خود ہی ظالم تھے ● اور وہ فریاد کریں گے کہ اے مالک (دوزخ! کہو) تمہارا پروردگار ہمارے خلاف

رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ

(موت کا) حکم صادر کرے، وہ کہے گا: تم نے ہمیشہ رہنا ہے ● یقیناً ہم تمہارے لئے حق لے کر

وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۸﴾ اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا

آئے تھے لیکن تم میں سے اکثر نے حق سے کراہت کی ● بلکہ انہوں نے تو (حق کے قبول نہ کرنے کا) پختہ

فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ﴿ۚ۷۹﴾ اَمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَ

ارادہ کرلیا تو ہم نے بھی پختہ ارادہ کرلیا ● آیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی راز کی باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے؟

نَجۡوٰىهُمۡ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيۡهِمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾ قُلۡ اِنۡ

کیوں نہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس ہی سب کچھ لکھ رہے ہوتے ہیں ● (اے رسولؐ ان سے)

كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ۖ ۗ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾ سُبۡحٰنَ

آپؐ کہہ دیجئے اگر (خداوند) رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو میں اس کا سب سے پہلے عبادت گزار ہوتا ● پاک ہے

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾

آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا رب، ان چیزوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں ●

فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَ يَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ

پس ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے تاکہ وہ (باطل میں) غرق ہو جائیں اور اسی میں مشغول رہیں، تاکہ اس دن کو پالیں

يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ هُوَ الَّذِىۡ فِى السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِى الۡاَرۡضِ

جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ● اور وہی (اللہ) آسمانوں میں معبود ہے اور زمین میں

اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۴﴾ وَ تَبٰرَكَ الَّذِىۡ لَهٗ

بھی معبود ہے اور وہی حکمت والا بڑا علم والا ہے ● اور خیر و برکت کا سرچشمہ ہے وہ ذات

مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَيۡنَهُمَا ۚ وَ عِنۡدَهٗ

جس کی حکومت آسمانوں میں اور زمین میں اور جو کچھ کہ ان کے درمیان ہے اور قیامت

عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ لَا یَمۡلِكُ

کا علم اسی سے مخصوص ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ● اور خدا کو چھوڑ کر جن کو یہ

الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ

لوگ پکارتے ہیں، کسی قسم کی شفاعت کے مالک نہیں ہیں، مگر جنہوں نے حق کی گواہی دی ہے اور

بِالۡحَقِّ وَ هُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ

وہ خود جانتے ہیں (کہ شفاعت کہاں کی جاتی ہے) ● اگر آپ ان (مشرکین) سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا

خَلَقَهُمۡ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰی یُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۸۷﴾ وَ قِیۡلِهٖ یٰرَبِّ

کیا ہے تو وہ یقیناً یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ تو پھر کہاں بھٹکتے پھر رہے ہیں؟ ● اور ہمارے رسول کا قول یہ ہے کہ:

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَ قُلۡ

"اے پروردِگار! یقیناً یہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے" ● (اب جب ہدایت کے قابل نہیں ہیں تو) پھر ان سے منہ پھیر

سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

لیں اور کہیں: سلام ہو، پس عنقریب یہ جان لیں گے (کہ ان کی سزا کیا ہے؟) ●

ع ۲۲ / ۱۳

سُوۡرَةُ الدُّخَانِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّةٌ آیَاتُهَا ۵۹

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ

حا، میم ● روشن کتاب کی قسم ● یقیناً ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں نازل

مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ﴿۳﴾ فِیۡهَا یُفۡرَقُ

کیا، بے شک ہم ہمیشہ سے خبردار کرنے والے ہیں ● اس (مبارک رات) میں ہر اہم امر کو خدائی حکمت کے

کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ﴿۴﴾ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا

مطابق تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے ● (یہ) ایسا امر (وارادہ) ہے جو ہماری طرف سے ہے۔ یقیناً ہم ہی (تمام انبیاء

مُرۡسِلِیۡنَ ﴿۵﴾ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ

کے) بھیجنے والے ہیں ● (یہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے بہت بڑی رحمت ہے یقیناً وہی اچھی طرح سننے،

فضائل سورہ دخان:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

جو شخص اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے امان پانے والوں میں محشور فرمائے گا اسے اپنے عرش کے سایہ میں رکھے گا اس کا آسانی کے ساتھ حساب لے گا اور اس کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۸۶

شفاعت (دنیا میں سفارش)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ افضل ترین صدقہ سفارش کا صدقہ ہے، سفارش کے ذریعہ (بے گناہ) قیدی کو آزاد کرایا جاسکتا ہے، جانوں کو بچایا جاسکتا ہے، اپنے (مومن) بھائی کیساتھ نیکی اور بھلائی کر سکتے ہو اور اس سے پریشانی کو دور کر سکتے ہو۔ (کنز العمال حدیث ۶۴۹۶)

۲۔ جو کسی کی سفارش کر کے اس سے تاوان کو بٹاتا ہے یا کسی آمدنی کا سبب بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ثابت قدم رکھے گا جبکہ پل صراط میں دوسروں کے قدم پھسل جائیں گے۔ (کنز العمال حدیث ۶۴۹۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ سفارش جاہ و منصب کی زکوۃ ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۶۹)

آخرت کی شفاعت

۴۔ میں قیامت کے دن اس شخص کے لئے ضرور شفاعت کروں گا جس کے دل میں مچھر کے پر کے برابر ایمان ہو گا۔ (کنز العمال حدیث ۳۹۰۴۳)

۵۔ ہر پیغمبر کے لئے ایک خصوصی دعا ہے جو وہ مانگ چکا ہے اور ایک سوال ہے جو وہ کر چکا ہے جبکہ میں نے اپنی وہ دعا قیامت کے دن تک کے لئے اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپا رکھی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۸ ص ۳۴)

۶۔ میری شفاعت تو گناہان کبیرہ کے ارتکاب کرنے والوں کے لئے ہو گی لیکن مشرکین اور ظالمین کے لئے نہیں ہو گی۔ (بحار الانوار جلد ۸ ص ۳۹)

۷۔ پانچ قسم کے شفیع ہیں:

۱۔ قرآن ۲۔ رشتہ داری
۳۔ امانت ۴۔ تمہارا پیغمبرؐ
۵۔ تمہارے پیغمبرؐ کے اہل بیتؑ۔

(کنز العمال حدیث ۳۹۰۴۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ ایک مومن یقیناً ربیعہ اور مضر قبیلے جتنے لوگوں کی شفاعت کرے گا اور مومن اپنے خادم تک کی شفاعت کرے گا اور کہے گا پروردگارا! اس کا مجھ پر خدمت کا حق

الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا

جاننے والا ہے● آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب

اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ

کا پروردگار ہے اگر تم اہلِ یقین ہو ● اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور

رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

تمہارا بھی اور تم سے پہلے تمہارے آباؤاجداد کا بھی رب ہے ● بلکہ وہ (کفار گھرے) شک میں پڑے (ہمیشہ کے حقائق کے

يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ

ساتھ) کھیل رہے ہیں● پس آپ اس دن کا انتظار کیجیے جب آسمان نمایاں دھواں

مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾

لے کر آئے گا● (ایسا دھواں) جو تمام لوگوں پر چھا جائے گا، یہ ہے دردناک عذاب●

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ

(لوگ کہیں گے) پروردگارا! اس عذاب کو ہم سے ٹال دے، ہم ایمان لاتے ہیں ● یہ بیداری ان کے

الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا

لیے کہاں سودمند ہے، جب کہ ان کے پاس واضح بیان کرنے والا پیغمبر آچکا تھا (لیکن انہوں نے توجہ نہ دی) ● پھر انہوں

عَنْهُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ

نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہا: وہ تو سکھایا ہوا مجنون ہے ● ہم تھوڑی سی مدت کے لیے عذاب ہٹا

قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ

دیتے ہیں (لیکن) تم یقیناً اس کام کو دوبارہ کرو گے ● جس دن ہم بھرپور طاقت کے ساتھ (تمہیں) اپنی

الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ

گرفت میں لیں گے یقیناً ہم ہی انتقام لینے والے ہیں ● بے شک ہم نے ان (کفار) سے پہلے فرعون کی

فِرْعَوْنَ وَ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ

قوم کو بھی آزمایا ہے اور ایک کریم پیغمبر ان کے پاس آیا● (موسیٰ نے ان سے کہا: ان) خدا کے بندوں

بنتا ہے اور وہ مجھے سردی اور گرمی سے بچایا کرتا تھا۔ (بحارالانوار جلد ۸ ص ۳۸)

سورہ دخان۔۔۔۔۔۔ موضوع آیت ۳

قرآن کی تعلیم اور اس کے حفظ کرنے کا ثواب، تعلیم قرآن کا ثواب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو کسی شخص کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے وہ اس کا آقا ہوتا ہے وہ نہ تو اسے چھوڑتا ہے اور نہ ہی اس پر کسی اور کو ترجیح دیتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۲۳۰)

۲۔ اللہ کے گھروں میں سے جس گھر میں کچھ لوگ اکھٹے ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور اس کا ایک دوسرے کو درس دیتے ہیں، ان پر سکینہ ووقار کا نزول ہوتا ہے، انہیں رحمت خداوندی اپنے سایہ میں لے لیتی ہے، فرشتے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور انہیں یادالٰہی میں مشغول رکھتے ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۲۳۲۰)

۳۔ یاد رکھو! جو قرآن کی تعلیم حاصل کرتا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے اور اس پر عمل پیرا بھی ہوتا ہے، تو میں اسے بہشت میں کھینچ کر لے جاؤں گا اور اس راہنمائی کروں گا۔
(کنزالعمال حدیث ۲۳۷۵)

۴۔ جو شخص اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے، قیامت کے دن اس کے گلے میں ایسا ہار ڈالا جائے گا جسے دیکھ کر تمام اولین وآخرین حیران وششدر رہ جائیں گے۔ (کنزالعمال حدیث ۲۳۸۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ اولاد کا حق (ماں) باپ یہ بنتا ہے کہ ان کا اچھا نام رکھے، اسے اچھے طریقے سکھائے اور اسے قرآن پڑھائے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۳۹)

حفظ قرآن کا ثواب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۶۔ جسے اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے حفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ اسے حفظ کر لے اور وہ یہ سمجھے کہ اس سے کسی اور شخص کو کوئی افضل چیز عطا کی گئی ہے تو وہ خدا کی نعمت کی ناشکری اور ناقدری کرے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۲۳۱۷)

۷۔ جس شکم میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہیں تو وہ ویران اور تباہ حال گھر کی مانند ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۲۴۷۸)

۸۔ اگر قرآن مجید کی پابندی کی جائے اور اسے شب و روز پڑھا جائے تو ایسے ہے جیسے کسی شخص کے پاس اونٹ ہو اور اس کے پاؤں باندھ کر رکھے جائیں تو اپنی جگہ محفوظ رہتا ہے اگر اسے کھلا چھوڑ دیا جائے تو چلا جاتا ہے، اسی طرح قرآن کی اگر شب و روز تلاوت

اللّٰهِ ؕ اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۞۱۸ وَّاَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا عَلَى

(بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کرو بے شک میں تمہارے لیے امین رسول ہوں ● اور اللہ کے سامنے اپنی

اللّٰهِ‌ ۚ اِنِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ‌ ۞۱۹ وَاِنِّىۡ عُذۡتُ

برتری نہ دکھاؤ یقین جانو کہ میں تمہارے پاس واضح دلیل لایا ہوں ● اور اس سے کہ (مجھے سنگسار کرو یا)

بِرَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ ۞۲۰ وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِىۡ

مجھ پر تہمت لگاؤ، اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں آگیا ہوں ● اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو کم از

فَاعۡتَزِلُوۡنِ ۞۲۱ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ قَوۡمٌ مُّجۡرِمُوۡنَ ۞۲۲

کم مجھ سے دور تو رہو ● پس (موسیٰؑ نے) اپنے رب سے دعا کی (اور کہا): یہ گناہگار لوگ ہیں ●

فَاَسۡرِ بِعِبَادِىۡ لَيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۞۲۳

پس (ہم نے موسیٰؑ سے کہا): میرے بندوں کو لے کر رات کو کوچ کرو، کیونکہ (فرعون والے) تمہارے پیچھے ہیں ●

وَاتۡرُكِ الۡبَحۡرَ رَهۡوًا‌ ؕ اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ۞۲۴ كَمۡ

اور سمندر کو سکون کی حالت میں چھوڑ دیں کیونکہ وہ غرق ہونے والوں میں سے ہیں ● وہ

تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۞۲۵ وَّزُرُوۡعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيۡمٍ ۞۲۶

کتنے باغات اور چشمے چھوڑ گئے ● اور کھیتیاں اور عالیشان محلات ●

وَّنَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ۞۲۷ كَذٰلِكَ‌ وَاَوۡرَثۡنٰهَا

اور نعمتیں کہ جن میں وہ خوش رہتے تھے (سب چھوڑ کر چلے گئے) ● اسی طرح ہم نے (سب کچھ ان سے لے لیا اور)

قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ۞۲۸ فَمَا بَكَتۡ عَلَيۡهِمُ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ

یہ چیزیں دوسروں کی وراثت میں دے دیں ● پس نہ تو آسمان اور زمین ان پر روئے

وَمَا كَانُوۡا مُنۡظَرِيۡنَ ۞۲۹ وَلَقَدۡ نَجَّيۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ

اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی ● اور ہم نے بنی اسرائیل

مِنَ الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ۞۳۰ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

کو رسوا کرنے والے عذاب سے نجات دی ● فرعون (کے عذاب) سے جو ایک بڑائی

ع ۲۹ / ۱۴

کی جائے تو یاد رہتا ہے ورنہ بھول جاتا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۲۵۸۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۹۔ جو شخص قرآن مجید کی کسی ایک سورت کو بھلا دے تو وہ سورت جنت میں خوبصورت انداز اور بلند مرتبہ کے ساتھ اس کے سامنے آئے گی اور وہ اسے دیکھے گا تو کہے گا "تو کس قدر حسین ہے؟ اے کاش کہ تم میرے لئے ہوتی!! تو وہ جواب میں کہے گی آیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں فلاں سورت ہی تو ہوں، اگر تم مجھے فراموش نہ کرتے تو میں تمہیں اسی بلند درجے تک لے آتی؟" (وسائل الشیعہ جلد ۴ ص ۸۴۵)

قرآن کی تعلیم حاصل کرنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو خود قرآن کی تعلیم حاصل کرتے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۹۲ ص ۱۸۶)

۲۔ قرآن مجید پڑھا ہوا شخص جب بہشت میں جائے گا تو اسے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا تو وہ قرآن پڑھتا جائے گا اور اوپر چڑھتا جائے گا اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا آخر کار وہ آخری آیت بھی ختم کرلے گا جو اسے یاد تھی۔
(کنزالعمال حدیث ۲۳۳۱)

۳۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں نیک بخت لوگوں کی زندگی ملے، شہادت کی موت حاصل ہو، حسرت کے دن (قیامت میں) نجات ملے (قیامت کی) دھوپ میں سایہ نصیب ہو، گمراہی کے دن ہدایت حاصل ہو، تو قرآن پڑھو اور پڑھاؤ، کیونکہ یہ رحمان خدا کا کلام ہے، شیطان سے بچنے کا ذریعہ ہے اور میزان عمل میں پلڑے کا بھاری کرنے کا سبب ہے۔
(بحارالانوار جلد ۹۲ ص ۱۹)

حضرت علی علیہ السلام:
۴۔ قرآن کا علم حاصل کرو کہ وہ بہترین کلام ہے اور اس میں غور و فکر کرو کہ یہ دلوں کی بہار ہے اور اس کے نور سے شفاء حاصل کرو کہ یہ سینوں (کے اندر چھپی ہوئی بیماریوں) کے لئے شفاء ہے اور اس کی خوبی کے ساتھ تلاوت کرو کہ اس کے واقعات سب واقعات سے زیادہ فائدہ رساں ہیں۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۰)

۵۔ کلیب کہتے ہیں کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ساتھ تھا کہ آنجناب نے مسجد میں لوگوں کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو فرمایا: "ایسے لوگوں کے لئے نوید ہے، یہی لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زیادہ محبوب تھے"
(کنزالعمال حدیث ۴۰۲۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۶۔یادرکھو کہ جنت کے درجے قرآن کی آیات کے مطابق ہیں ، اسی لئے تو قاری قرآن کو کہا جائے گا کہ ''قرآن پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا''
(بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۱۸۸)

عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

طلب حد سے تجاوز کرنے والوں میں سے تھا● یقیناً ہم نے انہیں اپنے علم کی بنا پر (ان کے ہم

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا

عصر لوگوں پر) برتری دی● اور ہم نے انہیں (اپنی قدرت کی) کچھ ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح

مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا

آزمائش تھی● البتہ یہ (آپ کے زمانے کے مشرک) ہمیشہ کہتے ہیں:● ہماری تو بس یہی

الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ

پہلی موت ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے● پس اگر تم (انبیاء) سچے ہو تو ہمارے

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِيْنَ

(مردہ) باپ داداؤں کو لے آؤ● کیا وہ (مشرکین مکہ حیثیت کے لحاظ سے) بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور دوسرے وہ

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ؗ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

جو ان سے پہلے تھے، ہم نے انہیں اس لیے ہلاک کیا وہ سب مجرم تھے۔ (تو کیوں یہ عبرت حاصل نہیں کرتے؟)● اور

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا

ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل نہیں بنایا● ہم نے

خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

ان دونوں کو تو بس برحق ہی پیدا کیا ہے، لیکن اکثر (مشرک) اسے نہیں جانتے●

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ

یقیناً (حق و باطل کے) فیصلے کا دن ان سب کی وعدہ گاہ ہے● جس دن کوئی دوست اپنے کسی دوست

مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ

کی حمایت نہیں کرے گا اور وہ (کسی اور طرف سے بھی) مدد نہیں کیے جائیں گے● سوائے اس کے

رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ

ع ۱۳ ۲ ۱۵

جس پر خدا کی رحمت ہوگی یقینا وہی غالب رحم کرنے والا ہے● یقیناً تھوہڑ کا

الزَّقُّوۡمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الۡاَثِیۡمِ ﴿۴۴﴾ کَالۡمُهۡلِ ۚ یَغۡلِیۡ فِی

درخت • گنہگاروں کی غذا ہے • پگھلے ہوئے تانبے کی طرح جو (ان کے) شکموں میں

الۡبُطُوۡنِ ﴿۴۵﴾ کَغَلۡیِ الۡحَمِیۡمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰی

کھولے گا • جیسے گرم پانی کھولتا ہے • (دوزخ کے کارندوں سے کہاجائے گا) اسے پکڑ لو اور شعلہ ور جہنم

سَوَآءِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ

کے بیچ تک کھینچ کر لے جاؤ • پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے ہوئے پانی کا

الۡحَمِیۡمِ ﴿۴۸﴾ ذُقۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡکَرِیۡمُ ﴿۴۹﴾

عذاب انڈیل دو۔ (اس سے کہاجائے گا) چکھ!! تو وہی ہے جو (اپنے گمان) کے مطابق بڑی عزت بڑے کرم والا تھا •

اِنَّ هٰذَا مَا کُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ

یقیناً یہ وہی ہے جس کے متعلق تم شک کیا کرتے تھے • بے شک پرہیزگار

مَقَامٍ اَمِیۡنٍ ﴿۵۱﴾ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۵۲﴾ یَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ

امن کے مقام میں ہیں۔ باغات کے درمیان اور چشموں کے کنارے • ریشم کے باریک اور

سُنۡدُسٍ وَّ اِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ ﴿۵۳﴾ کَذٰلِکَ ۟ وَ

ضخیم لباس زیب تن کیے آمنے سامنے (تخت پر بیٹھے) ہوں گے • اسی طرح (ہم جزادیں گے) اور انہیں

زَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِیۡنٍ ﴿۵۴﴾ یَدۡعُوۡنَ فِیۡهَا بِکُلِّ فَاکِهَةٍ

حورالعین (سیمیں بدن کشادہ چشم عورتوں) کے ساتھ بیاہ دیں گے • ان باغات میں جو میوہ چاہیں گے اطمینان کے ساتھ

اٰمِنِیۡنَ ﴿۵۵﴾ لَا یَذُوۡقُوۡنَ فِیۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ

اس کی فرمائش کریں گے • وہاں (بہشت میں) اصل پہلی موت کے علاوہ (جس سے دوچار ہوچکے ہیں) کسی اور موت

الۡاُوۡلٰی ۚ وَ وَقٰهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِیۡمِ ﴿۵۶﴾ فَضۡلًا مِّنۡ

کاذائقہ نہیں چکھیں گے۔اللہ نے انہیں جلادینے والے عذاب سے بچالیاہے • یہ سب آپ کے

رَّبِّکَ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰهُ

پروردگار کے فضل کی وجہ سے ہے یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے • اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہم نے قرآن

موضوع آیت ۵۳۔ لباس

حضرت رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم:

۱۔(حضرت ابوذر غفاریؓ سے) اے ابوذرؓ! موٹا جھوٹا اور کھردرا لباس پہنا کرو تاکہ تمہارے اندر فخر و غرور راہ پیدا نہ کرسکے۔

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۹۱)

۲۔ریشم کا لباس اور سونا میرا امت کے مَردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے حلال قرار دیا گیا ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۴۱۲۱۰)

۳۔جو شخص لباس پہن کر اس پر فخر و مباہات کرے تاکہ لوگ اسے دیکھیں تو خداوند عالم اس کی طرف اس وقت تک نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا جب تک وہ اسے اتار نہ دے۔ (کنزالعمال)

۴۔ عمامے عربوں کے تاج ہیں۔

(فروع کافی جلد ۶ ص ۴۶۱)

۵۔ عمامے مومنوں کا وقار اور عربوں کی عزت ہیں۔ پس جب عرب عمامے اتار دیں گے تو (درحقیقت) وہ اپنی عزت اتار پھینکیں گے۔

(کنزالعمال حدیث ۴۱۱۴۷)

۶۔سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف ستھرا لباس ہوتا ہے۔ (فروع کافی جلد ۶ ص ۴۴۵)

۷۔ایسا لباس پہنو جو تمہاری شہرت کا سبب بھی نہ بنے اور تمہاری قدر و منزلت کو بھی نہ گھٹائے۔

(غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔مال، اللہ کا ہے، جو وہ انسانوں کے پاس امانت رکھتا ہے اور انہیں اس بات کی اجازت دے رکھی ہے کہ اس سے درمیانہ غذا کھائیں اور درمیانہ لباس پہنیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۳۰۴)

بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ

کو آپ کی زبان میں آسان کردیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ● پس آپ انتظار کریں یقیناً

مُّرۡتَقِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾

وہ بھی منتظر ہیں ●

ع ۱۷ / ۱۶

فضائل سورہ جاثیہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اس کا ثواب یہ ہوگا کہ وہ کبھی جہنم کی آگ کو نہیں دیکھے گا نہ ہی اس کے شور مچانے اور چیخنے چلانے کی آوازوں کو سنے گا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

سُوۡرَةُ الۡجَاثِيَةِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۳۷

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ

حا، میم ● کتاب کا نزول عزت والے صاحب حکمت خدا کی طرف سے ہے ● یقیناً

فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳﴾ وَ فِىۡ

آسمانوں اورزمین میں مومنوں کے لئے کئی نشانیاں ہیں ● اور تمہارے اپنے

خَلۡقِكُمۡ وَ مَا يَبُثُّ مِنۡ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ وَ

پیدا کرنے میں اور ان جانوروں میں جنہیں (دھرتی میں) اللہ نے پھیلا رکھا ہے۔ اہل یقین کے لئے نشانیاں ہیں ● اور

اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَ النَّهَارِ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور جو کچھ کہ اللہ نے آسمان سے رزق نازل کیا ہے اور زمین کو اس کے

مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَ تَصۡرِيۡفِ

مردہ ہونے کے بعد اس کے ذریعہ سبز اور زندہ کردیا ہے اور ہواؤں کی گردش میں (قدرت الٰہی کی) ان لوگوں

الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۵﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا

کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں ● یہ سب اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم

عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ

آپ کو برحق سنا رہے ہیں تو یہ لوگ اللہ اور اس کی آیات کے بعد کس بات پر

يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ وَيۡلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ﴿۷﴾ يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ

ایمان لائیں گے؟ ● تباہی ہے ہر جھوٹے گنہگار کے لئے ● جس پر خدا کی آیات مسلسل تلاوت کی جاتی

اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ

ہیں۔انہیں سنتا ہے لیکن ایسے شخص کی مانند کہ جس نے کچھ نہیں سنا، تکبر کے ساتھ (اپنی گمراہی پر)

يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ

اصرار کرتا ہے،پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے ● اور جب ہماری آیات

اٰيٰتِنَا شَيْئَا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

میں سے کسی چیز کو جان لیتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ایسے ہی لوگوں کیلئے رسوا کرنے

مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا

والا عذاب ہے ● ان کے سامنے جہنم ہے۔اور جو کچھ انہوں نے کمایا ہے انہیں کچھ فائدہ نہیں

كَسَبُوْا شَيْئًا وَّ لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ

دے گا،اور نہ وہ انہیں ذرہ برابر فائدہ پہنچائیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنا سرپرست

وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى ۚ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بنایا ہے اور ان کے لیے عظیم عذاب ہے ● یہ (قرآن) سرمایہ ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ

کی آیات کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب کی دہشت اور پریشانی ہے ● اللہ وہی

الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ

تو ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کیا ہے تاکہ اس کے حکم کے مطابق

وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو شاید کہ تم شکر گزار بن جاؤ ● اور

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے جسے تمہارے لئے مسخر کردیا

مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ

ہے یقیناً اس (مسخر کرنے) میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں ● (اے رسولؐ!)

ع ۱۱ / ۱۷

موضوع آیت ۱۳۔ غور و فکر سے کام لینا

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ عقل کی جڑ، فکر ہے اور اس کا پھل، سلامتی ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ جب تم اپنے افعال میں سب سے پہلے غور و فکر سے کام لو گے تو تمہارا انجام اچھا ہوگا۔ (غرر الحکم)

۳۔ غور و فکر سے تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے امور بھی روشن ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۴۔ اگر تم روزانہ غور و فکر سے کام لو تو تمہیں عبرت کا فائدہ حاصل ہو۔ (غرر الحکم)

۵۔ دائمی غور و فکر اور دوراندیشی لغزشوں سے بچاتی اور تبدیلیوں سے نجات دلاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ بہت شرافت والی آنکھ ''باقی'' کو ''فانی'' سے جدا کرتی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ غور و فکر کی فضیلت بار بار کے دہرانے اور سبق کی صورت میں یاد کرنے کی فضیلت سے مفید ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ جو شخص جو کچھ پڑھ لیتا ہے اس میں جتنا زیادہ غور و فکر کرے گا اس کا علم اتنا ہی پختہ ہوگا اور جو کچھ نہیں سمجھا تھا اسے بھی سمجھ لے گا۔ (غرر الحکم)

۹۔ جس کی خوراک کم ہوگی اس کی فکر اور سوچ بھی صاف اور شفاف ہوگی۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جس کی سوچ ہر وقت گناہوں میں لگی رہتی ہے گناہ اسے اپنی طرف بلاتے رہتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ جس کی سوچ لذتوں کی طرف زیادہ ہوتی ہے، لذتیں اس پر غالب آجاتی ہیں۔ (غرر الحکم)

۱۲۔ حکمت اور دانائی کے معاملات سے ہٹ کر کسی اور بات میں سوچ بچار دماغ کا خلل ہے۔ (غرر الحکم)

۱۳۔ خداوند متعال کی صفت میں غور و فکر کرنے سے بڑھ کر کوئی اور عبادت نہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۲۴)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۱۴۔ غور و فکر سے کام لیکر صاحب بصیرت لوگوں کے دل زندہ رہتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۱۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۵۔ افضل عبادت یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کے بارے میں غور و فکر سے کام لیا جائے۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۲۱)

۱۶۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کی اکثر عبادت غور و فکر اور عبرت آموز تھی۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۲۳)

۱۷۔ ایک گھڑی کی سوچ و بچار ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۲۷)

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ

مومنین سے کہہ دیجئے ان لوگوں سے جولوگ (قیامت کے دن پر جو کہ) ایام اللہ (میں سے ایک ہے) کی امید نہیں

لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ

رکھتے در گزر کریں تاکہ اللہ (اس دن) انہیں ان کے کئے کا بدلہ دے ● جو نیک کام کرتا ہے وہ خود اس کے

صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى

فائدے کے لئے ہے اور جو برے کام کرتا ہے تو وہ اس کے اپنے نقصان کے لئے ہیں پھر تم اپنے

رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے ● اور بتحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ

(آسمانی) کتاب (تورات) عطا کی اور حکومت و نبوت دی (اور کھانے کے لئے) پاکیزہ

فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ

چیزیں دیں اور انہیں تمام اہل زمانہ پر فضیلت دی ● اور انہیں امر (دین) کے بارے واضح دلائل

الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ

عطا کئے تو انھوں نے آپس میں اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد جب ان کے پاس حقیقت آگئی (اور یہ

الْعِلْمُ ۙ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اختلاف) ان کے باہمی حسد اور برتری کے حصول کی بنا پر تھا، بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان کے

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى

درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں ● پھر ہم نے آپ کو امر (دین)

شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ

کی ایک شریعت پر مقرر کیا، پس آپ اس کی پیروی کیجئے اور جاہلوں کی خواہشات

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ

کی پیروی نہ کریں ● یہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کا کچھ بھی دفاع

گذشتہ لوگوں کے حالات میں غور وفکر

ا۔(حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام کو وصیت سے اقتباس) اے فرزند! اگرچہ میں نے اتنی عمر نہیں پائی جتنی اگلے لوگوں کی ہوا کرتی تھی، پھر بھی میں نے ان کی عمروں کو دیکھا، ان کے واقعات وحالات میں غور کیا، ان کے چھوڑے ہوئے نشانات میں سیر وسیاحت کی یہاں تک کہ گویا میں انہیں میں سے ایک ہو چکا ہوں بلکہ ان کے حالات و معلومات جو مجھ تک پہنچ گئے ہیں ان کی وجہ سے ایسا ہے کہ گویا میں نے ان کے اول سے لیکر آخر تک کے ساتھ زندگی گزاری ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۰۱)

جو چیز فکر کے صاف ہونے کا موجب ہوتی ہے

حضرت علی علیہ السلام:

ا۔ جو کم کھاتا ہے اس کی فکر صاف رہتی ہے۔

(غرر الحکم)

۲۔ جو ہمیشہ سیر رہتا ہے اس کی فکر کیسے صاف رہ سکتی ہے۔ (غرر الحکم)

غور وفکر کا طریقہ کار

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ ''اپنی آنکھوں کو ان کی عبادت کا حصہ دیا کرو'' لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی عبادت کا حصہ کیا ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''قرآن میں نگاہ کرنا اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائبات کے وقت عبرت سے کام لینا''

(المحجۃ البیضاء جلد ۸ ص ۱۹۵)

۲۔(حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام کو وصیت سے اقتباس) اے فرزند! اگرچہ میں نے اتنی عمر نہیں پائی جتنی اگلے لوگوں کی ہوا کرتی تھی، پھر بھی میں نے ان کی عمروں کو دیکھا، ان کے واقعات وحالات میں غور کیا، ان کے چھوڑے ہوئے نشانات میں سیر وسیاحت کی یہاں تک کہ گوے ایں انہیں میں سے ایک ہو چکا ہوں بلکہ ان اب کے حالات و معلومات جو مجھ تک پہنچ گئے ہیں، ان کی وجہ سے ایسا ہے کہ گوے ایں نے ان کے اول سے لیکر آخر تک کے ساتھ زندگی گزاری ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۰۱، نہج البلاغہ مکتوب ۳۱)

شَيْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ

نہیں کریں گے البتہ ظالم لوگ ایک دوسرے کے مدد گار ہیں اور اللہ پرہیز گاروں کا مددگار ہے ● یہ (کتاب) لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت (کا ذریعہ) ہے اور اہل یقین کے لئے سبب رحمت ہے ● جو لوگ برے کاموں کے مرتکب ہوئے ہیں کیا انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں کے مانند قرار دیں گے جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے۔ ان کی زندگی اور موت ایک جیسی ہے؟ کس قدر برا فیصلہ کرتے ہیں ● اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کے مطابق بدلہ دیا جائے اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا ● تو کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے اور خدا نے بھی اسے اپنی آگاہی کے ساتھ گمراہی میں پڑا رہنے دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی ہے۔ اور اس کی آنکھ پر پردے ڈال دیئے ہیں تو اب خدا کے بعد کون ہے جو اسے ہدایت کرے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ● اور انہوں نے کہا: اس دنیوی زندگی کے علاوہ کوئی دوسری زندگی

ع ۲ / ۱۸

موضوع آیت ۲۳۔ خواہشات کی پرستش

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ آسمان کے نیچے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ، اللہ کے نزدیک خواہشات کی پرستش سے بڑھ کر کوئی اور گناہ نہیں ہے۔ (در منثور جلد ۵ ص ۷۲)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ خواہشات، پرستش کئے جانے والے معبود ہیں اور عقل قابل ستائش ساتھی ہے۔
۳۔ جاہل اپنی خواہشات کا بندہ ہے۔ (غرر الحکم)

خواہشات کا غلبہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ خواہشات میں مگن دل کے لئے حرام ہے کہ اس میں پرہیزگاری کا قیام ہو۔ (تنبیہ الخواطر ص ۳۶۲)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ جس کی خواہشات قوی ہوتی ہیں، اس (اس کی قوت ارادی کمزور ہوتی ہے) ارادہ کمزور ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)
۳۔ خواہشات کا غلبہ دین اور عقل (دونوں) کو بگاڑ دیتا ہے۔ (غرر الحکم)
۴۔ جس کی باگ ڈور اس کی خواہشات کے ہاتھوں میں ہو اس پر شیطان غالب رہتا ہے۔ (غرر الحکم)
۵۔ جس پر خواہشات غالب رہتی ہیں، اس کا دل سالم نہیں رہتا۔ (غرر الحکم)
۶۔ جہنم کی آگ سے نجات پانے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں، کیونکہ اکثر لوگوں پر خواہشات اور گمراہی غالب آجاتی ہے۔ (غرر الحکم)
۷۔ بدبخت ترین انسان وہ ہوتا ہے جس پر خواہشات غالب آکر دنیا میں اس پر حکمران بن جائیں اور اس کی آخرت کو خراب کردیں۔ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۸۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ------ جو بندہ اپنی خواہشات کو میری خواہشات پر ترجیح دے گا، اس کے تمام امور پریشان رہیں گے، دنیا اس کو ہمیشہ چکروں میں ڈالے رہے گی اور اس کے دل کو اپنے ساتھ لگائے رکھے گی اور اسے دنیا سے صرف وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہے۔"
(اصول کافی جلد ۲ ص ۳۳۵)

وَ نَحۡيَا وَ مَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَ مَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ

نہیں ہے جس میں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔ حالانکہ

مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ

انہیں اس کا کوئی علم ہے ہی نہیں، وہ تو صرف ظن سے کام لیتے ہیں ● اور جب بھی (معاد کے بارے میں)

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا

ہماری روشن آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کے پاس اور کوئی دلیل نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ وہ کہیں :

بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ

"اگر تم سچ کہتے ہو تو ہمارے باپ داداؤں کو (زندہ کرکے) لے آؤ!" ● آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی

يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ وَ

تمہیں زندہ کرتا ہے پھر موت دیتا ہے، پھر تمہیں قیامت کے دن کے لئے جمع کرے گا کہ جس

لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ لِلّٰهِ مُلۡكُ

ع ۳ ۱۹

میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ● اور آسمانوں اور زمین کو

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ يَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يَوۡمَئِذٍ

حکومت اور فرمانروائی خدا ہی سے مخصوص ہے، اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن یا وہ

يَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ

گوئی کرنے والے خسارہ اٹھائیں گے ● اور (قیامت کے دن) آپ ہر امت کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا

اُمَّةٍ تُدۡعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ

دیکھیں گے، جبکہ ہر امت کو (حصول انصاف کے لئے) اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تم

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّا

اپنے کئے کا اجر پاؤ گے ● یہ ہے ہماری کتاب جو تمہارے بارے میں حق سچ بیان کردے گی، یقیناً جو کچھ تم

كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ

انجام دیتے رہے ہم اس کی نسخہ برداری کراتے اور لکھواتے رہتے تھے ● پس جو لوگ

اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدۡخِلُهُمۡ رَبُّهُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِهٖ

ایمان لے آئے اور اچھے اعمال انجام دیتے رہے، تو ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت میں

ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۳۰﴾ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا ۟

داخل فرمائے گا، یہی وہ نمایاں کامیابی ہے ● اور رہے وہ لوگ جو کافر ہوگئے ہیں (تو ان سے

اَفَلَمۡ تَكُنۡ اٰیٰتِیۡ تُتۡلٰی عَلَیۡكُمۡ فَاسۡتَكۡبَرۡتُمۡ وَ كُنۡتُمۡ

کہا جائے گا) کیا میری آیات تمہارے سامنے پڑھی نہیں جاتی تھیں؟ پس

قَوۡمًا مُّجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

تم نے تکبر کیا اور تم مجرم لوگ تھے ● اور جب کہا جاتا ہے کہ یقیناً خدا کا وعدہ حق ہے، اور قیامت

السَّاعَةُ لَا رَیۡبَ فِیۡهَا قُلۡتُمۡ مَّا نَدۡرِیۡ مَا السَّاعَةُ ۙ

(جو درپیش ہے اس) میں شک نہیں، تو تم نے کہا: ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے؟

اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحۡنُ بِمُسۡتَیۡقِنِیۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ بَدَا

ہم تو اسے گمان سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ اور ہم یقین کرنے والے نہیں ہیں ● اور ان

لَهُمۡ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَ حَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ

کے اعمال کی برائی ان کے لیئے ظاہر ہوگئی اور جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے

یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ قِیۡلَ الۡیَوۡمَ نَنۡسٰىكُمۡ كَمَا نَسِیۡتُمۡ

اس نے انہیں گھیر لیا ● اور ان سے کہا جائے گا: آج ہم تمہیں اسی طرح گوشہ فراموشی میں ڈال

لِقَآءَ یَوۡمِكُمۡ هٰذَا وَ مَاۡوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ

رہے ہیں جس طرح تم اپنے آج کے دن کے آنے کو بھلا چکے تھے، تمہارا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے اور تمہارا

نّٰصِرِیۡنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمۡ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذۡتُمۡ اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ

کوئی مددگار نہیں ہے ● یہ اس لئے ہے کہ تم نے خدا کی آیات کو مذاق سمجھا تھا اور دنیاوی

غَرَّتۡكُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا ۚ فَالۡیَوۡمَ لَا یُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا وَ

زندگی نے تمہیں مغرور کر دیا تھا۔ پس آج وہ نہ تو آگ سے باہر نکل سکیں گے اور نہ ہی انہیں

لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

خدا سے معافی مانگنے کا کہا جائے گا● پس حمدوسپاس مخصوص ہے خدا کے لئے جو آسمانوں

رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي

کا رب ہے اور زمین کا رب ہے، کائنات کا رب ہے● اور اسی کے لئے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۪ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾

آسمانوں اور زمین کی بڑائی و بزرگی اور وہی ہے عزت اور حکمت والا ہے●

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٣٥

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ مَا

حا، میم● اس کتاب کا نازل کرنا غالب حکمت والے خدا کی طرف سے ہے● ہم نے

خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ

آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے حق کے ساتھ اور ایک خاص مقررہ مدت ہے کے لیے

اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾

پیدا کیا ہے اور جو لوگ کافر ہوچکے ہیں، جس سے انہیں خبردار کیا گیا ہے اس سے روگردانی کرتے ہیں●

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا

کہہ دیجئے کہ خدا کو چھوڑ کر تم جن کو پکارتے ہو کیا تم نے انہیں دیکھا ہے؟ مجھے دکھاؤ کہ

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ

انہوں نے زمین سے کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی شراکت ہے؟

اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ

اگر تم سچ کہتے ہو تو (اپنے دعویٰ میں) اس (قران) سے پہلے کوئی کتاب یا کوئی علمی

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤﴾ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ

ثبوت میرے لیے لے آؤ● اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو خدا کو

فضائل سورہ احقاف

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص ہر رات یا ہر جمعہ کو اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ اسے دنیا میں کسی چیز سے ڈرنے نہیں دے گا اور قیامت کے دن کے خوف سے بچالے گا۔ انشاء اللہ۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت۔۱

چودہ (۱۴) نورانی حروف

۱۔ نورانی حروف کل چودہ (۱۴) ہیں اور وہ یہ ہیں:
ا، ح، ر، س، ص، ط، ع، ق، ک، ل، م، ن، ھ، اور ی، ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حسنیٰ میں شامل ہیں سوائے اسم ''ودود'' کے۔ ان کا طریق استخراج یہ ہے کہ ہم ان حروف کو جمع کریں گے جو مقطعات کی صورت میں سورتوں کے آغاز میں ہوتے ہیں، مثلاً سورہ بقرہ کے آغاز میں ''الٓمٓ'' ہے، سورہ احقاف کے اول میں ''حٰمٓ'' ہے اور سورہ قلم کے آغاز میں ''نٓ'' ہے وغیرہ، جب ان سب کو جمع کریں گے تو ان کی کل تعداد ستائیس (۲۷) حروف بنتی ہے، ان میں جو حروف مکرر آتے ہیں تو صرف ایک حرف کو باقی رہنے دیں گے باقی کو گرادیں گے، تو باقیماندہ کی تعداد چودہ بن جائے گی، پھر ان سے کوئی با معنی جملہ بنائیں گے جو کسی قسم کی تشدید کے بغیر تمام حروف استعمال کریں گے کیونکہ ''مشدد'' (شد والا) ایک حرف نحویوں کے نزدیک دو حروف شمار ہوتے ہیں، لہٰذا ان چودہ بلا تشدید حروف کا با مقصد اور با معنی ایک ہی جملہ بنتا ہے اور وہ یہ ہے ''صِرَاطُ عَلِيٍّ حَقٌّ نُمْسِكُهُ،'' یعنی حضرت علی علیہ السلام کا راستہ وہ سیدھا اور برحق راستہ ہے جسے ہم اختیار کئے ہوئے ہیں۔

دُوۡنِ اللّٰهِ مَنۡ لَّا یَسۡتَجِیۡبُ لَهٗۤ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ وَ هُمۡ

چھوڑ کر ایسوں کو پکارتا ہے جو اسے قیامت تک جواب نہیں دے سکتے حتیٰ کہ وہ اپنے

عَنۡ دُعَآئِهِمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۵﴾ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوۡا لَهُمۡ

پکارے جانے سے بھی بے خبر ہیں ● اور جب لوگوں کو محشور کیا جائے گا تو وہ

اَعۡدَآءً وَّ کَانُوۡا بِعِبَادَتِهِمۡ کٰفِرِیۡنَ ﴿۶﴾ وَ اِذَا تُتۡلٰی

ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے ● اور جب ان

عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا

پر ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو جن کفار کے بارے

جَآءَهُمۡ ۙ هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۷﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ

میں حق آچکا ہے کہتے ہیں کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے ● یا یہ کہتے ہیں کہ (جو رسول خدا لائے ہیں) اسے

افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَیۡتُهٗ فَلَا تَمۡلِکُوۡنَ لِیۡ مِنَ

اپنی طرف سے گھڑلیا ہے، تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے اسے اپنی طرف سے گھڑا ہے اور خدا پر جھوٹ باندھا ہے

اللّٰهِ شَیۡـًٔا ؕ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَا تُفِیۡضُوۡنَ فِیۡهِ ؕ

تو (اس وقت) غضب خداوند سے تم میرا دفاع نہیں کر سکو گے۔ جس چیز میں تم داخل ہو کر (لڑائی جھگڑا کرتے ہو) اس

کَفٰی بِهٖ شَهِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ

سے خداوند عالم اچھی طرح آگاہ ہے، میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی دینے کے لیے کافی ہے اور وہی بہت بخشنے

الرَّحِیۡمُ ﴿۸﴾ قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ

والا مہربان ہے ● آپؐ کہہ دیجئے کہ میں رسولوں کے درمیان کوئی انوکھا (رسول) نہیں ہوں اور میں نہیں

اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَ لَا بِکُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی

جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اور میں اپنے اوپر ہونے والی وحی کے سوا کسی چیز کی پیروی

اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۹﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کَانَ

نہیں کرتا اور میں تو بس واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں ● کہہ دیجئے کہ تم نے (انجام کار پر) کچھ

مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡۢ بَنِیۡۤ

غور کیا ہے کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہے اور تم اس سے کفر کرتے ہو حالانکہ بنی

اِسۡرَآءِیۡلَ عَلٰی مِثۡلِهٖ فَاٰمَنَ وَ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اسرائیل سے ایک گواہ نے اس پر اسی طرح گواہی دی ہے اور ایمان لے آیا ہے، لیکن تم (اسی طرح)

لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿١٠﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا

تکبر کرتے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا● کفار مومنین کے بارہ میں کہتے ہیں

لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَوۡ كَانَ خَیۡرًا مَّا سَبَقُوۡنَاۤ اِلَیۡهِ ؕ وَ اِذۡ لَمۡ

کہ اگر (اسلام) اچھا تھا تو وہ لوگ اس کے قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہ لے جاتے، چونکہ

یَهۡتَدُوۡا بِهٖ فَسَیَقُوۡلُوۡنَ هٰذَاۤ اِفۡكٌ قَدِیۡمٌ ﴿١١﴾ وَ مِنۡ

خود ہدایت یافتہ نہیں ہیں بہت جلد کہہ اٹھیں گے یہ تو ایک قدیمی جھوٹ ہے● اور اس

قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰۤی اِمَامًا وَّ رَحۡمَةً ؕ وَ هٰذَا كِتٰبٌ

(قرآن) سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب امام اور رحمت تھی اور یہ کتاب

مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِیًّا لِّیُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ٭ۖ وَ

جو عربی زبان میں ہے (آسمانی کتابوں کی) تصدیق کرنے والی ہے تاکہ ظالموں کو خبردار کرے اور

بُشۡرٰی لِلۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ

نیک لوگوں کو بشارت دے● یقیناً جن لوگوں نے کہا ہے کہ: "ہمارا رب صرف اللہ ہے"

ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿١٣﴾

پھر وہ (اپنے ایمان و قول پر) قائم رہے ان پر کسی قسم کا خوف نہیں ہے! ورنہ غمگیں ہوں گے●

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا

یہی لوگ اہل بہشت ہیں بوجہ اس کے کہ (نیک کام) انجام دیتے رہے اور وہ اس

كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٤﴾ وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ

میں ہمیشہ رہیں گے● اور ہم نے انسانوں کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک

موضوع آیت ١٣۔ استقامت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ در منثور میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو فرمایا: ۔۔۔۔۔۔ کمر باندھ لو، کمر باندھ لو۔۔۔۔۔۔ پھر آپؐ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔
(در منثور جلد ٣ ص ٣٥١)

٢۔ سفین بن عبداللہ ثقفی کہتے ہیں: میں نے حضورؐ سے عرض کیا: "مجھے ایسی بات بتائیں جس پر میں کاربند رہوں" فرمایا: "تم کہو! میرا رب اللہ ہے۔ پھر اسی پر قائم رہو"
(الترغیب والترہیب ج ٣ ص ٥٢٧)

٣۔ اگر تم اس قدر نماز پڑھو کہ کمان کی مانند ٹیڑھے ہو جاؤ اور اس قدر روزے رکھو کہ تاگے کی مانند باریک ہو جاؤ، پھر بھی تم استقامت تک نہیں پہنچ سکتے۔ (کنز العمال حدیث ٥٤٧٨)

حضرت علی علیہ السلام:

٤۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ (ص)! مجھے نصیحت فرمائیں، تو آپؐ نے فرمایا: کہو: "میرا رب اللہ ہے" اور اس پر قائم رہو، میں نے کہا: میرا رب اللہ ہے، میری توفیق صرف اللہ کے ذریعہ ہے، میں نے اسی پر توکل کیا ہے اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں، تو فرمایا: ابو الحسن! تمہیں علم مبارک ہو، تمہیں علم سیر کر کے عطا کیا گیا ہے۔
(کنز العمال حدیث ٣٦٥٢٤)

٥۔ افضل عمل، دین میں استقامت ہے۔ (غرر الحکم)

٦۔ جس کا دین مستحکم نہیں وہ کیسے استقامت کر سکتا ہے۔
(غرر الحکم)

٧۔ عمل کرو عمل کرو، عاقبت اور انجام کو دیکھو، استوار اور برقرار رہو۔۔۔ دیکھو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا، جو فیصلہ خداوندی تھا وہ سامنے آگیا، میں الٰہی وعدہ و برہان کی رو سے بات کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بے شک جنہوں نے کہا: ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر وہ اس پر جمے رہے اس پر فرشتے اترتے ہیں۔۔۔ اب تمہارا قول یہ ہے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، تو اب اس کی کتاب اور اس کی شریعت کی راہ اور اس کی عبادت کے نیک طریقے پر جمے رہو پھر اس سے نہ بھاگو اور نہ بدعتیں پیدا کرو اور نہ اس کے خلاف چلو۔
(نہج البلاغہ خطبہ ١٧٦)

موضوع آیت ١٥، توبہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ توبہ ہر گناہ پر غالب آجاتی ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ٢ ص ٣٤٨)

٢۔ خدا کو توبہ کرنے والے مومن مرد اور مومنہ

اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَ

کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے اسے سختی کے ساتھ اپنے ساتھ اٹھائے رکھا اور سختی کے ساتھ ہی

حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ

اسے جنم دیا اور حمل سے دودھ بڑھائی تک کا عرصہ تیس مہینے ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ مکمل قوت اور

وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ

عقل کو پہنچ گیا اور چالیس سال کا ہو گیا تو کہنے لگا: ''میرے پروردگار مجھے توفیق دے تاکہ جو نعمتیں تو

نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ

نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں ان کا شکر ادا کروں اور ایسے شائستہ اعمال بجالاؤں جنہیں

اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚۛ اِنِّیْ

تو پسند فرمائے اور میری اولاد کو میرے لیے صالح اور شائستہ بنا دے، یقینا میں نے تیری طرف

تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ

رجوع کرلیا ہے اور تیرے لیے سر جھکانے والوں میں سے ہوں● ایسے لوگوں سے

نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ

ہم ان کے بہترین اعمال کو قبول کریں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر

سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ

کریں گے وہ بہشت والوں میں شامل ہیں (یہ بہشت وہی) سچا وعدہ ہے جس کا وہ

كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ

ہمیشہ وعدہ دیئے جاتے تھے● اور جس نے اپنے والدین سے کہا: تم دونوں پر اُف ہے کیا تم دونوں مجھ سے

اَتَعِدٰنِنِیْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ

وعدہ کرتے ہو کہ (مرنے کے بعد قبر سے) باہر نکالا جاؤں گا، جبکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں

قَبْلِیْ ۚ وَ هُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖۗ اِنَّ وَعْدَ

(اور مرگز زندہ نہیں ہوئیں) لیکن اس کے والدین اللہ سے فریاد رسی کرتے ہوئے (اسے کہتے ہیں) تو برباد ہو جائے تو ایمان

عورت سے بڑھ کر کوئی اور محبوب نہیں۔
(بحارالانوار جلد ۶ ص ۲۱)

۳۔تائب کی چار علامتیں ہیں اس کے عمل میں خدا کے لئے خلوص ہوتا ہے، باطل کو ترک کر دیتا ہے، حق کو مستقل پکڑے رہتا ہے اور خیر و نیکی پر حریص ہوتا ہے۔(تحف العقول ص ۲۲)

۴۔جو توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کے اعضاء وجوارح کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی پردہ پوشی کریں زمین کے بقعوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے عیوب کو چھپائیں اور گناہ قلمبند کرنے والوں کے حافظہ سے وہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۱۰۴۷۹)

۵۔اے ابن مسعود! گناہوں کو مقدم نہ کرو اور توبہ کو موخر نہ کرو بلکہ توبہ کو مقدم اور گناہوں کو موخر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''بل یرید الانسان لیفجر امامہ'' (قیامت/۵) یعنی انسان تو یہ چاہتا ہے کہ وہ آئندہ بھی برائی کرتا جائے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۰۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۶۔توبہ رحمت کے نزول کا موجب بنتی ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۸)

۷۔توبہ دلوں کو پاک کرتی اور گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ (غررالحکم)

۸۔گناہوں پر پشیمانی، استغفار ہوتی ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۶)

۹۔دل کی پشیمانی، گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۶)

۱۰۔جو پشیمان ہوتا ہے وہ توبہ کرتا ہے اور جو توبہ کرتا ہے وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۶)

گناہ کا اعتراف توبہ ہے

حضرت امام علی علیہ السلام:

۱۔گناہوں کا اقرار کرنے والا گناہوں سے تائب ہوتا ہے۔(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۵)

۲۔گنہگار کا شفیع اس کا اپنا اقرار ہوتا ہے اور اس کی گناہوں سے توبہ اس کی عذر خواہی ہوتی ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۵)

۳۔گناہوں سے ندامت استغفار ہے اور اقرار گناہ عذر خواہی ہے اس سے انکار گناہوں پر اصرار ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۶)

۴۔ایسا گناہگار جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے ایسے عمل کرنے والے سے بہتر ہوتا ہے جو اپنے عمل پر اتراتا ہے۔(غررالحکم)

۵۔جو شخص اپنے رب کو پہچانتا ہے اسے کس چیز نے اپنے گناہوں کے اعتراف کرنے سے روک

اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾

لے آ یقیناً اللہ کا وعدہ برحق ہے، لیکن پھر بھی وہ کہتا ہے کہ یہ (وعدہ) اگلے لوگوں کے قصے کہانیوں کے سوا کچھ نہیں ●

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

یہ ایسے لوگ ہیں جن پر عذاب کا فیصلہ حتمی ہو چکا ہے جنوں اور انسانوں کے ان

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں یقیناً یہی لوگ

خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ

خسارہ اٹھانے والے ہیں ● اور ہر ایک کے لیے اپنے اعمال کے مطابق (سعادت اور بدبختی کے) درجات ہیں اور (اللہ

لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ يَوْمَ يُعْرَضُ

تعالیٰ) انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ● اور اس دن (کو یاد کرو)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ

جب کافروں کو آگ کے سامنے لایا جائے گا (ان سے کہا جائے گا) تم نے اپنی دنیوی زندگی

حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

میں اپنی دل پسند نعمتوں کو برباد کردیا اور ان سے مزے اڑاتے رہے، پس زمین

عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ

میں جو تم ناحق تکبر کرتے اور گناہوں کا ارتکاب کرتے

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اذْكُرْ اَخَا

تھے، آج تمہیں ذلیل کرنے والے عذاب کی سزا دی جارہی ہے ● اور قوم عاد کے بھائی

ع ۲

عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ

(حضرت ہودؑ) کی سر گزشت کو ذکر کرو، جنہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں خبردار کیا۔ جبکہ ان سے پہلے اور ان سے

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ

بعد بھی خبردار کرنے والے (انبیاء) آتے رہے، (ہود نے لوگوں سے) کہا: خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ

رکھا ہے؟۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۳۴۵)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۶۔ خدا کی قسم! خداوند تعالیٰ لوگوں سے دو قسم کے خصائل حمیدہ کا طلبگار ہوتا ہے، ایک تو یہ کہ وہ اللہ کی نعمتوں کا اقرار کریں تاکہ وہ انہیں زیادہ نعمتیں دے اور دوسرے یہ کہ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں تاکہ اللہ ان کے گناہ معاف کردے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۳۴۷)

۷۔ خدا کی قسم گناہ سے صرف وہی شخص نجات پاسکتا ہے جو اس کا اقرار کرے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۳۴۷)

۸۔ قبیلہ نخع کا ایک شیخ کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا: ''میں حجاج کے زمانے سے اب تک والی چلا آرہا ہوں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟'' یہ سن کر امامؑ خاموش ہوگئے میں نے اپنی بات کو پھر دہرایا امامؑ نے فرمایا: ''نہیں! جب تک کہ تم ہر حقدار کا حق اس تک نہیں پہنچاؤ گے''۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۲۹)

اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا

میں تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ● (قوم عاد نے ہودؑ سے) کہا: کیا تم

لِتَاۡفِكَنَا عَنۡ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ

اس لیے ہمارے پاس آئے ہو تاکہ ہمیں اپنے خداؤں سے پھیر دو؟ پس اگر تم سچے ہو تو وہ چیز لے

مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۖ وَ

آؤ جس کا تم وعدہ کرتے ہو ● (ہودؑ نے) فرمایا: (قیامت کے وقوع کے زمانے کا) علم تو صرف خدا ہی

اُبَلِّغُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّىۡۤ اَرٰٮكُمۡ قَوۡمًا

کے پاس ہے اور میں تو تم تک وہی پیغام پہنچا رہا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے، لیکن (افسوس کہ) میں تمہیں

تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوۡهُ عَارِضًا مُّسۡتَقۡبِلَ

جاہل قوم دیکھ رہا ہوں ● جب انہوں نے بادل کے ایک ٹکڑے کو دیکھا جو ان کی سرزمین کی طرف رخ

اَوۡدِيَتِهِمۡ ۙ قَالُوۡا هٰذَا عَارِضٌ مُّمۡطِرُنَا ؕ بَلۡ هُوَ مَا

کیے آرہا تھا، کہنے لگے: یہ بارش برسانے والا بادل ہے۔ (ہودؑ نے کہا: ایسا نہیں) بلکہ یہ وہی

اسۡتَعۡجَلۡتُمۡ بِهٖ ؕ رِيۡحٌ فِيۡهَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۴﴾ ۙ تُدَمِّرُ

عذاب ہے جس کی تمہیں جلدی تھی، ایسی آندھی ہے جس میں دردناک عذاب (چھپا ہوا) ہے ● (یہ آندھی)

كُلَّ شَىۡءٍ بِاَمۡرِ رَبِّهَا فَاَصۡبَحُوۡا لَا يُرٰٓى اِلَّا

اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر دے گی، پس انہوں نے اس حال میں صبح کی جس

مَسٰكِنُهُمۡ ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۲۵﴾ وَ

میں ان کے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا، ہم جرائم پیشہ لوگوں کو ایسی سزا دیا کرتے ہیں ● اور

لَقَدۡ مَكَّنّٰهُمۡ فِيۡمَاۤ اِنۡ مَّكَّنّٰكُمۡ فِيۡهِ وَ جَعَلۡنَا لَهُمۡ سَمۡعًا

یقیناً ہم نے قوم عاد کو ایسی قدرت دی تھی جو تم (اہلِ مکہ) کو نہیں دی اور ہم نے انہیں کان،

وَّ اَبۡصَارًا وَّ اَفۡـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ سَمۡعُهُمۡ وَ

آنکھ اور دل عطا کیے لیکن کان آنکھ اور دل نے

لَآ اَبْصَارُهُمْ وَ لَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا

انہیں کوئی فائدہ نہ دیا، کیونکہ وہ ہمیشہ خدا کی آیات

یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

کا انکار کیا کرتے تھے اور (آخر کار) جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے

یَسْتَهْزِءُوْنَ ۲۶ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ

اس نے انہیں گھیر ہی لیا ● اور یقین کے ساتھ ہم نے تمہارے (اہل مکہ کے) گرد و پیش کی آبادیوں کو نیست و

الْقُرٰی وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۲۷ فَلَوْ لَا

نابود کر دیا اور اپنی آیات کو مختلف صورتوں میں پیش کیا شاید کہ وہ (اپنی باطل کی راہوں سے) باز آجائیں ● پس ان

نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا

کی کیوں مدد نہیں کی ان معبودوں نے جنہیں وہ خدا کے علاوہ خدا کے تقرب کے لیے معبود بنا

اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا

چکے تھے؟ بلکہ وہ ان سے (عذاب کے وقت) غائب ہو گئے اور یہ ان کے جھوٹ اور جو وہ خدا پر بہتان باندھتے

یَفْتَرُوْنَ ۲۸ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ

تھے اس کا سرانجام ہے ● اور جب ہم نے جنات کے ایک گروہ کو آپ کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ قرآن سنیں، پس

یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ

جب وہ اس (قرآن) کے پاس حاضر ہوئے تو کہنے لگے: خاموش ہو جاؤ! (اور کان لگا کر سنو) تو جونہی

فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۲۹ قَالُوْا

(آیات کا سننا) ختم ہو گیا تو وہ اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ گئے تاکہ اسے خبردار کریں ● کہنے لگے: اے

یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی

ہماری قوم! بتحقیق ہم نے ایک ایسی کتاب (کی آیات) کو سنا ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی اور

مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَی الْحَقِّ وَ اِلٰی طَرِیْقٍ

یہ کتاب اپنے سے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، لوگوں کو حق اور سیدھے راستے کی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ

ہدایت کرتی ہے● اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرواور اس پر

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾

ایمان لے آؤ، تاکہ خدا تمہارے گناہوں کو بخش دے اور دردناک عذاب سے بچالے●

وَ مَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَ

اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا جواب نہ دے پس وہ زمین میں (خدائی قہر کے عوامل کو) عاجز نہیں

لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾

کر سکتا اور خدا کے علاوہ اس کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا۔ یہی لوگ کھلی گمراہی میں زندگی بسر کر رہے ہیں●

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور

لَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى

ان کی تخلیق سے عاجز نہیں آیا وہ مردوں کو زندہ کرسکتا ہے، جی ہاں!

اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ

وہ یقیناً ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے● اور جس دن کفار کو آگ کے سامنے

كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ

لایا جائے گا (تو انہیں کہا جائے گا) کیا یہ (جہنم) حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے ہمیں اپنے

رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

رب کی قسم! ایسا ہی ہے (خدا ان سے) کہے گا پس تم اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کو چکھو●

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا

تو (اے پیغمبرؐ!) صبر کیجئے جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا اور ان کے (عذاب کے)

تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ

لیے جلدی نہ کیجئے، اس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ گویا وہ

سورہ احقاف۔ موضوع آیت ۳۴

صبر اور صابر بننا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ صابر کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ وہ سستی نہیں کرتا

۲۔ وہ دل تنگ نہیں ہوتا

۳۔ وہ اپنے رب سے شکوہ نہیں کرتا

کیونکہ اگر وہ سستی کرے تو حق کو ضائع کردے گا، اور اگر دل تنگی کرے تو شکر ادا نہیں کر پائے گا اور جب اپنے رب سے شکوہ کرے تو اس کی نافرمانی کرے گا۔ (بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۸۶)

۲۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: ''ایمان کیا چیز ہے؟'' تو آپؐ نے فرمایا: ''صبر'' ہے۔ (بحار الانوار جلد ۸۲ ص ۱۳۷)

۳۔ جو شخص صابر بننے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صابر بنادے گا جو پاکدامن بننے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاکدامن بنادے گا جو لوگوں سے بے نیاز رہنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز بنادے گا۔ (کنز العمال حدیث ۶۵۲۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ صبر ایمان کے بہترین لباسوں میں سے ہے اور انسان کے شریف ترین اخلاق میں سے ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ خواہشات نفسانی پر صبر پاکدامنی ہوتا ہے، غیظ و غضب پر صبر بلند کرداری ہوتا ہے اور نافرمانی سے صبر پرہیزگاری ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ افضل ترین صبر یہ ہوتا ہے کہ پسندیدہ چیزوں سے صبر کیا جائے۔ (غرر الحکم)

۷۔ صبر اس وقت تک صحیح معنوں میں صبر نہیں کہلا سکتا جب تک کہ محبوب چیز کے مخالف کو برداشت نہ کیا جائے۔ (غرر الحکم)

۸۔ اگر تم صبر کروگے تو تم پر تقدیر کا حکم جاری ہوگا، اور تمہیں اجر ملے گا اور اگر گھبرا جاؤ گے اور بے صبری کا مظاہرہ کروگے، تم پر تقدیر کا حکم جاری ہوگا اور تمہیں گناہ ہوگا۔ (بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۷۲)

۹۔ بے صبری، رسوائی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۸۷ ص ۲۲۹)

۱۰۔ سختیوں کو جھیل جانے کے خوگر بنو حق کی راہ میں صبر و شکیبائی بہترین سیرت ہے۔ (شرح نہج البلاغہ ۱۶ ص ۶۴)

۱۱۔ سختیوں پر صبر کی عادت بنالینا دل کو محفوظ رکھتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۰۷)

۱۲۔ بہترین صبر، صبر کی عادت بنالینا ہے۔ (غرر الحکم)

یَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَۃً مِّنۡ نَّہَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَہَلۡ یُہۡلَکُ اِلَّا

(دنیا میں) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے (یہ تمام لوگوں کے لیے ایک) ابلاغ (پیغام) ہے، پس کیا بدکار

الۡقَوۡمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾

لوگوں کے علاوہ کوئی اور ہلاک ہوتا ہے؟ ●

سُوۡرَۃُ مُحَمَّدٍ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَدَنِیَّۃٌ آیَاتُھَا ۳۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ

جن لوگوں نے کفر کو اختیار کیا اور (لوگوں کو) راہ خدا سے روکا تو (خدا نے بھی) ان کے اعمال

اَعۡمَالَہُمۡ ﴿۱﴾ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

کو تباہ کر دیا● اور جو لوگ (خدا پر) ایمان لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے اور اس چیز پر ایمان لے

اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ

آئے جو (حضرت) محمدؐ پر ان کے پروردگار کی طرف سے برحق نازل ہوئی ہے ایمان لے آئے تو (خدا

کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ اَصۡلَحَ بَالَہُمۡ ﴿۲﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّ

نے بھی) ان کے گناہ معاف کر دیئے اور ان کے معاملات سدھار دیئے ● یہ (دو قسم کا انجام) اس وجہ

الَّذِیۡنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا

سے ہے کہ جنہوں نے کفر اختیار کیا انہوں نے باطل کی پیروی کی اور جو لوگ ایمان لے آئے انہوں نے

اتَّبَعُوا الۡحَقَّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ؕ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ

اپنے پروردگار کی طرف سے نازل ہونے والے حق کی پیروی کی خدا اسی طرح لوگوں (کو بیدار کرنے)

لِلنَّاسِ اَمۡثَالَہُمۡ ﴿۳﴾ فَاِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

کے لئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے● پس جب بھی (میدان جنگ میں) کافر ہونے والوں سے

فَضَرۡبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡہُمۡ فَشُدُّوا

مڈ بھیڑ ہو تو ان کے سر قلم کر دو تاکہ ان کے قدم اکھڑ جائیں (پس جب وہ تمہارے قیدی بن جائیں)

فضائل سورہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص سورہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تلاوت کرے گا وہ کبھی شکوک و شبہات کا شکار نہیں ہوگا اور نہ ہی کبھی اس کے دین کے بارے میں کوئی شک و شبہ لاحق ہوگا، نہ ہی اللہ اسے کبھی فقر و فاقہ میں مبتلاء کرے گا اور نہ ہی کبھی اسے بادشاہ اور حکمران کے خوف میں مبتلاء ہونے دے گا۔ (ثواب الاعمال)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۳۔ ہم بھی بڑے صابر ہیں لیکن ہمارے شیعہ ہم سے بڑھ کر صابر ہیں کیونکہ ہم ایسی بات پر صبر کرتے ہیں جسے ہم جانتے ہیں اور وہ اس بات پر صبر کرتے ہیں جسے نہیں جانتے۔

(بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۸۴)

الْوَثَاقَ ۚ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ

توانہیں کس کر باندھو (تاکہ فرار نہ کر سکیں) پھر یا توان پر منت لگاؤ یا پھر ان سے فدیہ لے لو (اور انہیں آزاد کردو) تاکہ

الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ۛؕ وَ لَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ

جنگ کی تیزی ختم ہو جائے۔ یہ ہے (خدا کا حکم) اور اگر خدا چاہتا تو (آسمانی بجلی، زلزلہ یا کسی اور عذاب سے) کافروں سے

مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَاۡ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ

انتقام لے لیتا لیکن خدا نے (جنگ کا حکم) تم لوگوں میں سے بعض کو دوسرے بعض سے آزمانے

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾

کے لئے (دیا ہے) اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جاتے ہیں خدا ان کے اعمال ہرگز ضائع نہیں کرتا ●

سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿۵﴾ۚ وَ يُدْخِلُهُمُ

(اللہ تعالیٰ) عنقریب انہیں (اعلیٰ مقامات کی) راہنمائی کرے گا اور ان کے معاملات سدھار دے گا ● اور انہیں اس جنت میں

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

داخل کرے گا جس کی صفت ان کے لئے بیان کردی ہے ● اے ایمان والو! اگر

تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾ وَ الَّذِيْنَ

تم خدا کی مدد کرو تو خدا بھی تمہاری حمایت کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ اور کافروں

كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

کے لئے بربادی ہو اور اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا ● یہ ان کی (تباہی) اس لئے ہے کہ وہ خدا کی

كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾ اَفَلَمْ

نازل کردہ (کتاب اور احکام) کو ناپسند کرتے تھے تو (خدا نے بھی) ان کے اعمال کو تباہ (اور بے وقعت) کر دیا ● تو کیا انہوں

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

نے زمین میں سیاحت نہیں کی تاکہ اپنے سے پہلے کے لوگوں کے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ

انجام کی کیفیت دیکھ لیتے خدا نے ان کو برباد کر کے رکھ دیا اور ان کافروں کے لئے بھی

موضوع آیت ٦۔ جنت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو جنت کا مشتاق ہے اسے نیکیوں کی طرف جلدی کرنا چاہیئے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۹۴)

۲۔ جو شخص خلوص دل سے ''لا الہ الا اللہ'' کہے، وہ جنت میں جائے گا، اخلاص یہ ہوتا ہے کہ ''لا الہ الا اللہ'' کہنا اسے اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے باز رکھے۔ (التوحید صفحہ ۲۷)

۳۔ میری امت کے اکثر لوگ جس بات کے ذریعہ جنت میں جائیں گے وہ خدا کا تقویٰ اور حسنِ اخلاق ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۷۵)

۴۔ جس شخص کا خاتمہ جہاد فی سبیل اللہ کے ساتھ ہو، خواہ وہ جہاد نہایت ہی مختصر عرصہ کیلئے کیوں نہ ہو، وہ جنت میں جائے گا۔

(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۴۲)

۵۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے بہشت کو احسان جتانے والے، بخیل اور جھوٹے چغل خور پر حرام کر دیا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۳۰۱)

۶۔ بہشت تین قسم کے لوگوں پر حرام ہے، احسان جتانے والے پر ۲۔ غیبت کرنے والے پر اور ۳۔ دائمی شرابخوار پر۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۶۰)

۷۔ چار چیزوں کا شمار جنت کے خزانوں میں ہوتا ہے، ۱۔ فاقہ کو چھپانا ۲۔ صدقہ کو چھپانا ۳۔ مصیبت کو چھپانا اور ۴۔ درد کو چھپانا۔

(بحار الانوار جلد ۸۱ ص ۲۰۸)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

۸۔ یاد رکھو! میں نے جنت کی مانند کسی چیز کو نہیں دیکھا جس کے طلبگار سوئے ہوئے ہوں اور نہ ہی جہنم کی مانند کسی چیز کو دیکھا کہ جس سے بھاگنے والے سو رہے ہوں۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۳۳۳)

۹۔ دنیا شقی لوگوں کا گھر ہے جبکہ جنت متقی لوگوں کا مقام ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ سچی بات تو یہ ہے کہ تمہاری جانوں کی قیمت صرف جنت ہے لہٰذا تم اپنی جانوں کو جنت کے سوا کسی اور چیز کے بدے میں نہ بیچو۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی بجالائے تو خداوند عالم اس پر جنت واجب کر دیتا ہے:

۱۔ تنگدستی میں خرچ کرنا

۲۔ ساری دنیا کے لیے خوشروئی کا مظاہرہ کرنا۔

۳۔ اپنی ذات کے ساتھ دوسروں کے بارے میں انصاف کرنا۔ (الکافی جلد ۲ ص ۱۰۳)

اَمۡثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوۡلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ اَنَّ

ویسا ہی عذاب ہے ● یہ (کافروں پر عذاب) اس وجہ سے ہے کہ اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے

الۡكٰفِرِيۡنَ لَا مَوۡلٰى لَهُمۡ ﴿۱۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ

اور یقیناً کافروں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے ● یقیناً خدا ان لوگوں کو جو ایمان

اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا

لے آئے اور اچھے اعمال انجام دیئے ایسے باغات میں داخل کرے گا کہ جن کے (درختوں کے)

الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَتَمَتَّعُوۡنَ وَ يَاۡكُلُوۡنَ كَمَا

نیچے نہریں بہہ رہی ہیں مگر کافر لوگ (صرف دنیاوی زندگی سے کچھ) فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور

تَاۡكُلُ الۡاَنۡعَامُ وَ النَّارُ مَثۡوًى لَّهُمۡ ﴿۱۲﴾ وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ

جانوروں کی طرح کھاپی سکتے ہیں اور (آخر کار) جہنم ہی ان کا ٹھکانا ہے ● اور کئی ایسے علاقوں (کے لوگ)

قَرۡيَةٍ هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنۡ قَرۡيَتِكَ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَتۡكَ ۚ

تھے جو آپؐ کو اپنے شہر سے باہر نکالنے والے (لوگوں کے) شہر سے زیادہ طاقتور تھے ہم نے انہیں

اَهۡلَكۡنٰهُمۡ فَلَا نَاصِرَ لَهُمۡ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

ہلاک کر دیا پس ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے ● پس کیا وہ شخص جو اپنے پرورد گا کی طرف سے واضح

مِّنۡ رَّبِّهٖ كَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ وَ

راہنمائی پر ہے ایسے شخص کی طرح ہو سکتا ہے کہ جس کی بدکرداری اس کی نظر میں بنا سنوار کر دکھائی گئی

اتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ

ہے اور انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ● پرہیزگاروں سے وعدہ کی گئی جنت کی صفت

فِيۡهَاۤ اَنۡهٰرٌ مِّنۡ مَّآءٍ غَيۡرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنۡهٰرٌ مِّنۡ لَّبَنٍ لَّمۡ

یہ ہے کہ اس میں پانی کی ایسی نہریں ہیں جن کا پانی کبھی بدبودار نہیں ہوتا، دودھ کی ایسی نہریں ہیں جس

يَتَغَيَّرۡ طَعۡمُهٗ ۚ وَ اَنۡهٰرٌ مِّنۡ خَمۡرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۚ۬ وَ

کا ذائقہ بدلنے والا نہیں، شراب کی ایسی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے لذت بخش ہیں اور صاف

ع ۱ ۵

أَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

ستھری خالص شہد کی نہریں ہیں اوران کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل موجود ہیں اوراپنے پروردگار

الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي

کی طرف سے بخشش بھی ہے کیایہ اس شخص کی مانند ہیں جودوزخ میں ہمیشہ کے لئے ہے اوراسے

النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَ مِنْهُمْ

ایسا کھولتاہواپانی پلایا جائے گاجواس کی آنتوں تک کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا؟● اور ان (کافروں)

مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى إِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو آپؐ کی باتوں کو (بظاہر) غور سے سنتا ہے لیکن جونہی وہ آپؐ

قَالُوْا لِلَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۚ أُولٰٓئِكَ

کے حضور سے باہر آتے ہیں، اہلِ علم سے کہتے ہیں کہ آپؐ نے ابھی کیا کہا ہے؟ یہ وہ لوگ

الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾

ہیں کہ اللہ نے جن کے دلوں پر مہریں لگادی ہیں اور انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ہے●

وَ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ اٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾

اور ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت میں اضافہ ہوا اور پرہیزگاری عطا ہوئی●

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ

تو (کیا اب) کافروں کو (ایمان لانے کے لیے) قیامت کا انتظار ہے کہ وہ اچانک آپہنچے؟ حالانکہ اس

جَآءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنّٰى لَهُمْ إِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾

کی نشانیاں توآہی چکی ہیں، پس جب وہ آجائے گی تو پھر نصیحت حاصل کرنے کا انہیں کیا فائدہ ہوگا؟●

فَاعْلَمْ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ

تو جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اپنے اور مومنین و مومنات کے گناہوں

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ

پر استغفار کریں کہ خدا تم لوگوں کے آنے جانے اور رکنے ، آرام کرنے کے

موضوع آیت ۱۵

بہشت میں مخصوص درجوں کے مالک

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔جنت میں کچھ منزلیں ایسی بھی ہیں جن کا نہ تو اوپر کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور نہ ہی نیچے سے ستون ہے، خدا کے بندوں کی ان تک اعمال کی مدد سے رسائی نہیں ہو گی سوال کیا گیا'' یارسول اللہؐ! تو پھر کون لوگ ان کے اہل ہوں گے؟'' فرمایا: ''جو مصیبتوں اور بلاؤں نیز رنج و غم میں مبتلا رہتے ہیں'' (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۱۹۴)

۲۔بہشت میں ایک ایسا محل ہے جس میں ماہ رجب کے روزے رکھنے والے جائیں گے۔

(بحارالانوار جلد ۹۷ ص ۴۷)

۳۔جنت میں ایک درجہ ایسا ہے جس میں یاتو امام عادل جائے گا یا رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والا یا صابر صاحب عیال جائے گا۔

(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۹۰)

۴۔اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ایسی بھی ہے جس میں صرف تین طرح کے لوگ جائیں گے،ایک تو وہ جو اپنے خلاف حق کا فیصلہ دیتا ہے دوسرا وہ جو اپنے مومن بھائی کی راہ خدا میں زیارت کرتا ہے اور تیسرا وہ شخص جو راہ خدا میں اپنے مومن بھائی کو ترجیح دیتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۳۴۸)

۵۔جنت میں کچھ محلات ایسے بھی ہیں جن کے اندر سے باہر اور باہر سے اندر کو دیکھا جاسکے گا ان میں میری امت کے وہ لوگ جائیں گے جو پاکیزہ بات کرتے ہیں، لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو پھیلاتے ہیں اور رات کے وقت جب دنیا سوئی ہوئی ہوتی ہے وہ نماز ادا کرتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۲)

جنت مشکلات میں گھری ہوئی ہے

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم فرمایا کرتے تھے ''جنت مشکلات میں گھری ہوئی ہے اور جہنم خواہشات میں گھری ہوئی ہے'' جانتے رہو کہ اطاعت الٰہی کی کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس میں مشکل نہ ہو اور خدا کی نافرمانی کی کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو خواہشات نفسانی کے ساتھ مربوط نہ ہو، پس خدا اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنی خواہشات سے دست کشی کر کے نفسانی خواہشات کا قلع قمع کر دیا۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۰ ص ۱۶)

۲۔جنت میں صرف وہ شخص جائے گا جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔مشکلات برداشت کر کے جنت کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (غرر الحکم)

مَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ

مقام کو جانتا ہے۔ اور ایمان والے کہتے ہیں کہ (جہاد کے لئے) کوئی سورت نازل کیوں نہیں ہوئی؟

سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِيْهَا

پس جب کوئی محکم اور واضح سورت نازل ہو گی اور اس میں جنگ کا تذکرہ ہو گا تو جن کے دلوں میں

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ

بیماری ہے آپ ان کو دیکھیں گے کہ ان کی نگاہیں آپ پر ایسی ٹکی ہوئی ہوں گی جیسے جان کنی کے

اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾

وقت مرنے والے کی آنکھیں نکلی ہوتی ہیں تو وہی موت ہی ان کے لئے بہتر ہے●

طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۟ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۟

فرمانبرداری اور سنجیدہ گفتگو (ان کے لئے ضروری ہے) پس جب (جنگ کا) فیصلہ حتمی ہو گیا (تو وہ محاذ جنگ سے کنی کترانے

فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

لگتے ہیں) لیکن اگر خدا کے ساتھ سچ بولیں (اور جہاد کو جائیں) تو یقیناً ان کے لیے بہتر ہے● پس (اے ضعیف الاعتقاد بیمار

اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا

دل لوگو!) اگر (جہاد سے) منہ موڑو گے تو تم سے صرف یہی توقع کی جاسکتی ہے کہ تم زمین میں فساد

اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ

برپا کرو اور قطع رحمی کرو۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنی رحمت سے محروم اور ان (کے کانوں) کو بہرا

اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى

اور آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے● کیا وہ قرآن میں تدبر (اور غور و فکر) نہیں کرتے یا ان کے دلوں

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ

پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟● یقیناً جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ واضح ہونے کے بعد اس سے منہ

مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ

پھیر لیا ان لوگوں کے لئے شیطان نے ان کی بداعمالیوں کو بنا سنوار کر پیش کیا ہے اور انہیں لمبی

ع ۸

موضوع آیت ۲۲
قطع رحمی اور اس کے اثرات

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تین قسم کے لوگ بہشت میں نہیں جائیں گے، دائمی مخمور، جادو پر ایمان رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۹۰)

۲۔ اپنی رشتہ داری کو بحال رکھو خواہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعہ ہی ہو افضل صلہ رحمی رشتہ داروں کی ایذا رسانی سے پرہیز کرنا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۰۳)

۳۔ جس قوم میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہوتا ہے اس پر رحمت نازل نہیں ہوتی۔

(کنز العمال حدیث ٦۹۷۸)

۴۔ ایسی قوم پر فرشتے نازل نہیں ہوتے جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو۔

(کنز العمال حدیث ٦۹۷۴)

۵۔ قطع رحمی، خیانت اور جھوٹ ایسے گناہ ہیں جو اپنے مرتکب کے لئے بہت عذاب کا موجب بنتے ہیں اور ساتھ ہی آخرت میں بھی ان کو عذاب ہو گا۔

(کنز العمال حدیث ٦۹۸٦)

حضرت امام علی علیہ السلام:

٦۔ سب سے بڑھ کر بدترین گناہ قطع رحمی اور والدین کی نافرمانی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ اپنے رشتوں کو بحال رکھو، خواہ سلام کے ساتھ ہی ہو۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۲٦)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۸۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

جس دن لوگ قطع رحمی کرنے لگیں گے تو اموال بدتر لوگوں کے ہاتھ میں چلے جائیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ جو گناہ جلد زندگی کے خاتمہ کا موجب بنتے ہیں (ان میں سے ایک) قطع رحمی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۹۴)

۱۰۔ صفوان، جہم بن حمید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں جو میرے دین (اسلام) پر نہیں تو کیا ان کا مجھ پر کوئی حق ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں ہے، صلہ رحمی کا حق ایسا ہے جسے کوئی چیز منقطع نہیں کر سکتی اور اگر وہ تمہارے دین پر ہوں تو پھر ان کے دو حق بنتے ہیں، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا اسلام کا۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۳۳)

۱۱۔ حذیفہ بن منصور کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جڑ سے کاٹ دینے والی مصیبت سے بچو کہ وہ لوگوں کو ابدی نیند سلا دیتی

ہے ''میں نے عرض کیا کہ جڑ سے کاٹ دینے والی مصیبت کیا ہے، فرمایا'' قطع رحمی ہے''
(بحار الانوار جلد ۴۷ ص ۱۳۸)

لَهُمۡ ؕ وَ اَمۡلٰی لَهُمۡ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لِلَّذِیۡنَ

آرزوؤں کے ساتھ فریفتہ کر دیا ہے● یہ اس وجہ سے ہے کہ (بیمار دل مرتد) الٰہی احکام کو ناپسند

كَرِهُوۡا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیۡعُكُمۡ فِیۡ بَعۡضِ الۡاَمۡرِ ۚۖ وَ اللّٰهُ

کرنے والوں سے کہتے ہیں کہ ہم بعض معاملات میں تمہاری اطاعت کریں گے جبکہ اللہ

یَعۡلَمُ اِسۡرَارَهُمۡ ﴿۲۶﴾ فَكَیۡفَ اِذَا تَوَفَّتۡهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ

ان کی رازداریوں کو جانتا ہے● پس اس وقت ان کی کیا کیفیت ہوگی جب

یَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَ اَدۡبَارَهُمۡ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ

فرشتے ان کی جان لیں گے تو وہ انہیں منہ اور پیٹھ پر ماریں گے● یہ (سخت جان کنی) اس وجہ سے ہے کہ

اتَّبَعُوۡا مَاۤ اَسۡخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوۡا رِضۡوَانَهٗ فَاَحۡبَطَ

انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو خدا کو غضبناک کرتی تھی اور اللہ کی رضا کو ناپسند کیا تو خدا نے بھی ان

اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۲۸﴾ؑ اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَنۡ

(ع ۳)

کے اعمال ضائع کر دیئے● کیا بیمار دل لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے

لَّنۡ یُّخۡرِجَ اللّٰهُ اَضۡغَانَهُمۡ ﴿۲۹﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَاَرَیۡنٰكَهُمۡ

کہ اللہ ان کے کینوں کو کبھی باہر نہیں نکالے گا؟● اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو وہ دکھا سکتے ہیں آپ

فَلَعَرَفۡتَهُمۡ بِسِیۡمٰهُمۡ ؕ وَ لَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِیۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ ؕ

انہیں ان کے چہروں سے پہچان لیں گے اور انہیں ان کی طرز گفتگو سے بھی جان لیں گے اور اللہ تم

وَ اللّٰهُ یَعۡلَمُ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۰﴾ وَ لَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتّٰی نَعۡلَمَ

لوگوں کے (ظاہری اور پوشیدہ) اعمال کو جانتا ہے● اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے تا کہ تم میں

الۡمُجٰهِدِیۡنَ مِنۡكُمۡ وَ الصّٰبِرِیۡنَ ۙ وَ نَبۡلُوَا۠ اَخۡبَارَكُمۡ ﴿۳۱﴾

سے جہاد اور صبر کرنے والوں کا تعارف کرائیں اور تمہاری خبروں (اور اعمال) کو بھی پرکھیں گے●

اِنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا

یقیناً جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں کے لئے) خدا کی راہ میں رکاوٹ بنے اور ان کے لئے

الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ

راہ ہدایت کے واضح ہونے کے بعد بھی پیغمبرؐ کی مخالفت کی (اور تکلیف پہنچائی) وہ خدا کو تو کبھی

یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ؕ وَ سَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا

نقصان پہنچا ہی نہیں سکتے عنقریب اللہ ان کے اعمال کو ضائع کردے گا ● اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا

ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور

تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ

اپنے اعمال کو باطل نہ کرو ● جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں کے لئے) راہ خدا

سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ

میں روکاوٹ بنے اور پھر کفر کی حالت میں ہی مرگئے تو خدا ہرگز انہیں معاف نہیں

لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ

کرے گا ● پس (تم لوگ) سستی مت کرو اور صلح و سلامتی کی دعوت دو حالانکہ تم ہی برتر ہو اور

الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾

اللہ بھی تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال (کے ثواب) سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا ●

اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ

دنیاوی زندگی تو بس کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم ایمان لے آئے اور تقویٰ اختیار

تَتَّقُوْا یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَا یَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

کیا تو اللہ تمہیں جزا دے گا اور وہ تم سے سب مال کا تقاضا نہیں کرتا ●

اِنْ یَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَیُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ یُخْرِجْ

اگر وہ تم سے سب مال کا مطالبہ کرے اور اس پر تم سے اصرار بھی کرے تو تم بخل سے کام لوگے اور تمہارے چھپے

اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ

ہوئے کینے ظاہر کردے گا ● جان لو کہ یہ تم ہی ہو جو راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے پکارے جاتے ہو

اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ

پس تم میں سے بعض بخل سے کام لیں گے اور جو بھی بخل کرے گا وہ اپنی ذات کے بارے

عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ

میں بخل کرے گا اس لئے کہ اللہ تو بے نیاز ہے یہ تم ہی حاجتمند ہو اور اگر تم پیٹھ پھیر لو گے

تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا

تو تمہارے بدلے میں کسی اور قوم کو لے آئے گا جو تمہاری طرح (ضعیف الاعتقاد اور کنجوس)

اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

نہیں ہوں گے ●

سُوْرَةُ الْفَتْحِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَدَنِيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۲۹

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا

بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح عنایت کی ہے ● تاکہ اللہ آپ کے (ہجرت سے) پہلے اور بعد کے

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ

(ان) گناہوں کو معاف فرمائے (جو کفار آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں) اور اپنی نعمتیں آپ پر تمام

يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا

فرمائے اور آپ کو سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے ● اور آپ کی ناقابل شکست کامیابی کے ساتھ

عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

مدد فرمائے ● (اللہ) وہی ہے جس نے مؤمنوں کے دلوں میں

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ

سکون نازل کیا تاکہ ان کے ایمان پر ایمان میں اضافہ ہو۔اور اللہ کے لئے آسمانوں اور

جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾

زمین کی فوجیں ہیں اور اللہ ہے ہی سب سے زیادہ جاننے والا صاحب حکمت ●

ع ۱۰ ۴ ۸

موضوع آیت ۳۸
فقر و تنگدستی (غربت و افلاس)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اگر میری امت کے غریبوں پر خدا کی رحمت نہ ہوتی تو غربت انہیں کفر کے قریب پہنچا دیتی۔۔۔۔۔۔ (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۴۷)

۲۔دیانتداری تونگری کا اور بددیانتی غربت کا موجب ہوتی ہے۔(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۱۴)

۳۔جو شخص کسی مومن مرد یا عورت کو اس کی غربت کی وجہ سے ذلیل سمجھے یا اس کی تحقیر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سب کے سامنے لا کر رسوا کرے گا۔(بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۴۴)

حضرت امام علی علیہ السلام:

۴۔حرص کا اظہار، غربت کا موجب ہوتا ہے، حرص، غربت کا ذریعہ ہے۔(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۰۳)

۵۔عزت کے ساتھ فقر و غربت، ذلت کے ساتھ تونگری اور خوشحال زندگی سے بہتر ہے۔(غرر الحکم)

۶۔بہت سے غریب ایسے بھی ہیں جو شیر سے زیادہ باعزت ہیں۔(غرر الحکم)

۷۔(اپنے فرزند محمد بن حنفیہؓ سے فرماتے ہیں) اے فرزند! میں تمہارے لئے فقر و تنگدستی سے ڈرتا ہوں لہٰذا فقر و ناداری سے خدا کی پناہ مانگو، کیونکہ یہ دین کے لیے نقص اور عقل کی پریشانی اور لوگوں کی نفرت کا باعث ہے۔(نہج البلاغہ حکمت ۳۱۹)

۸۔صدقہ اور راہ خدا میں خرچ کرنے سے اپنی غربت کا علاج کرو۔(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن غریبوں اور فقیروں سے فرمائیگا جاؤ اور لوگوں کے چہروں کو دیکھو اور خوب غور سے انہیں پہچانو! تو جس جس نے بھی تمہارے ساتھ کوئی نیکی کی ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بہشت میں لے جاؤ۔

۱۰۔اس معزز کے حال پر جو ذلیل ہو گیا، اس مال دار کے حال پر جو غریب ہو گیا اور اس عالم کے حال پر جو جاہلوں کے درمیان ضائع ہو گیا رحم کرو۔

۱۱۔جو شخص کسی غریب مسلمان سے ملے اور اسے ویسے سلام نہ کرے جو کسی امیر کو کرتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس حالت میں پیش ہوگا کہ خدا اس پر ناراض ہوگا۔(بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۳۸)

۱۲۔جو شخص میانہ روی سے کام لیتا ہے میں اس کا ضامن ہوں کہ وہ کبھی غریب نہیں ہوگا۔ (بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۴۶)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۳۔انبیاء علیہم السلام، ان کی اولاد اور ان کے پیروکاروں کو تین خوبیوں سے نوازا گیا ہے:

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

تاکہ مؤمنین اور مومنات کو(بہشت کے) ان باغوں میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ يُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ط

کرے کہ جن کے(درختوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اوران کی خطائیں

وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۵﴾ وَّ يُعَذِّبَ

معاف فرمائے اورخداکے نزدیک یہی سب سے بڑی کامیابی ہے● اوران منافق

الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ

مردوں اور عورتوں اورمشرک مردوں اور عورتوں کوعذاب دے

الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ط عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ج وَ

جوخداکے بارے میں بدگمانی کرتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ اللہ اپنے نبی کی مدد نہیں کرے گا) برائی نے

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط وَ

خودانہیں ہی گھیرا ہوا ہے اور خدا نے بھی ان پر غضب کیااور لعنت کی اوران کے لئے دوزخ کو تیار

سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط وَ

کیا ہوا ہے اور یہ کیا ہی برا انجام ہے● اورآسمانوں اورزمین کے لشکر خداکے لئے ہیں اوراللہ

كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

غالب رہنے والاصاحب حکمت ہے● بے شک ہم نے آپؐ کو گواہ، بشارت دینے والا اور خبردار

مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

کرنے والابناکر بھیجاہے● تاکہ تم لوگ اللہ اوراس کے رسولؐ پرایمان

تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ط وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۹﴾

لے آؤ اوراس کی مدد کرواوراس کااحترام کرواور صبح وشام خداکی تسبیح بیان کرو●

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ

بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں یقیناً وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں

۱۔ان کے جسم بیمار رہتے ہیں۔ ۲۔ان پر حاکم وقت کا خوف طاری رہتا ہے۔ ۳۔وہ غربت کا شکار ہوتے ہیں۔(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۴۶)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:

۱۴۔بہت بڑی غربت یہ ہے کہ انسان بدمزاج ہو اور شدید مایوسی کا شکار ہو۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۳)

فقیر کون ہوتا ہے؟

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔(آنحضرتؐ نے سوال کیا کہ) تم لوگوں میں فقیر (غریب) کون ہوتا ہے؟لوگوں نے عرض کیا''وہ جس کے پاس مال نہ ہو''فرمایا:''نہیں بلکہ فقیر اور غریب تو دراصل وہ شخص ہوتا ہے جو خدا پراعتماد کرتے ہوئے اپنے مال سے اپنی آخرت کے لئے کچھ نہ بھیجے اگرچہ اس کے مرنے کے بہت کچھ باقی رہ جائے''

(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۵۰)

۲۔''جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟''عرض کیا گیا''مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس نہ تو کوئی روپیہ پیسا ہو اور نہ ہی کوئی مال و متاع ''فرمایا: ''میری امت کا مفلس وہ ہوتا ہے جو قیامت کے دن نماز روزے اور زکوۃ کو بھی اپنے ساتھ لے آئے اور ساتھ اس حالت میں آئے کہ کسی کو گالی دی ہوئی ہو، کسی پر تہمت لگائی ہوئی ہو، کسی کا مال کھایا ہوا ہو، کسی کا (ناحق) خون بہایا ہوا ہو اور کسی کو تھپڑ مارا ہوا ہو، چنانچہ ان لوگوں کواس کی نیکیوں سے دیدیا جائے گا اور نیکیاں ختم ہوچکی ہوں گی اور حقوق الناس اس پر باقی ہوں گے تو وہ برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، بلکہ بعض اوقات تو حقیقی ''مفلس'' تو کہا ہی اسے جاتا ہے''

(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۶، کنزالعمال ح ۳۲۷ ۱۳)

۳۔''فقیر''وہ ہوتا ہے جس کا دل فقر وفاقہ کا شکار ہوتا ہو۔(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۵۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔غریب ترین انسان وہ ہوتا ہے جو مالدار ہونے کے باوجود خود کو غریب بنائے رہے اور اپنی دولت دوسروں کے لیے چھوڑ جائے۔(غررالحکم)

۵۔سب سے بڑی مصیبت دل کی غربت ہے۔

(غررالحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۶۔دل کی غربت جیسی کوئی غربت نہیں اور دل کی تونگری جیسی کوئی تونگری نہیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۵)

فَوۡقَ اَيۡدِيۡهِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنۡكُثُ عَلٰى نَفۡسِهٖ ۚ

پر اللہ کا ہاتھ ہے پس جو بیعت شکنی کرے گا تو وہ اپنے نقصان میں بیعت شکنی کرے گا

وَ مَنۡ اَوۡفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيۡهُ اللّٰهَ فَسَيُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا

اور جو خدا سے کئے ہوئے عہد کی پاسداری کرے گا خدا بھی عنقریب اسے بہت بڑا

عَظِيۡمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوۡلُ لَكَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ

اجر عطا کرے گا ● عنقریب (جنگ سے) پیچھے رہ جانے والے بدو (اپنی خلاف ورزی کی تاویل میں) آپ

ع۱۰

شَغَلَتۡنَاۤ اَمۡوَالُنَا وَ اَهۡلُوۡنَا فَاسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ۚ يَقُوۡلُوۡنَ

سے یہی کہیں گے کہ مال اور گھر والوں نے ہمیں مصروف رکھا پس ہمارے لئے (اللہ سے) استغفار کریں۔

بِاَلۡسِنَتِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ

وہ زبان سے وہ کچھ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتا (ان سے) کہہ دیں کہ اگر خدا

لَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا اِنۡ اَرَادَ بِكُمۡ ضَرًّا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ

تمہارے بارے میں کسی نقصان یا کسی نفع کا ارادہ کرے

نَفۡعًا ؕ بَلۡ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۱﴾ بَلۡ

(تو کون ہے جو خدا کے مقابلے میں تمہارا دفاع کرے) بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے آگاہ ہے ● بلکہ

ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡقَلِبَ الرَّسُوۡلُ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِلٰٓى

(تمہاری نافرمانی اور فرار اس لیے تھا کہ) تم نے یہ گمان کر لیا تھا کہ پیغمبرؐ اور مؤمنین کبھی بھی (سلامتی کے

اَهۡلِيۡهِمۡ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ ذٰلِكَ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَ ظَنَنۡتُمۡ ظَنَّ

ساتھ) اپنے گھروں کو نہیں لوٹیں گے۔ اور یہی تمہارے دلوں میں سجایا گیا اور اس طرح

السَّوۡءِ ۖۚ وَ كُنۡتُمۡ قَوۡمًاۢ بُوۡرًا ﴿۱۲﴾ وَ مَنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنۡۢ

سے تم لوگوں نے بدگمانی کی اور تم بدبخت لوگ ہو گئے ● اور جو بھی خدا اور پیغمبرؐ پر ایمان

بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَعِيۡرًا ﴿۱۳﴾ وَ

نہیں رکھے گا پس ہم نے کافروں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ● اور

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ یَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ

آسمانوں اورزمین کی حکومت خداکے لئے ہے۔ وہ جس کو بھی چاہے (اورلائق سمجھے)

یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۴﴾

بخش دیتاہے اورجسے چاہے(اور مستحق جانے) عذاب کرتاہے اورخدابخشنے والا مہربان ہے ●

سَیَقُوۡلُ الۡمُخَلَّفُوۡنَ اِذَا انۡطَلَقۡتُمۡ اِلٰی مَغَانِمَ لِتَاۡخُذُوۡهَا

اورجب تم لوگ (خیبرکے)مال غنیمت کے حصول کے لئے چلے تومعرکہ (حدیبیہ سے) پیچھے رہ جانے والے

ذَرُوۡنَا نَتَّبِعۡكُمۡ ۚ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّبَدِّلُوۡا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ

عنقریب کہیں گے کہ ٹھہریں ہم بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتے ہیں وہ خداکے (اس) کلام کوبدلناچاہتے ہیں

لَّنۡ تَتَّبِعُوۡنَا كَذٰلِكُمۡ قَالَ اللّٰهُ مِنۡ قَبۡلُ ۚ

(ان سے) کہہ دیں تم لوگوں کوہرگزہمارے ساتھ نہیں چلناچاہیئے (تمہارے بارے میں) اللہ نے پہلے ہی

فَسَیَقُوۡلُوۡنَ بَلۡ تَحۡسُدُوۡنَنَا ؕ بَلۡ كَانُوۡا لَا یَفۡقَهُوۡنَ

ایسافرمادیاہے پس عنقریب وہ بھی کہیں گے کہ تم ہمارے ساتھ حسد کرتے ہولیکن وہ تھوڑی سی بات کے علاوہ

اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۱۵﴾ قُلۡ لِّلۡمُخَلَّفِیۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ

کچھ سمجھتے ہی نہیں ● (اے پیغمبرؐ!) ان صحرانشینوں کو جو پیچھے رہ گئے ہیں کہہ دیجئے: عنقریب تم

سَتُدۡعَوۡنَ اِلٰی قَوۡمٍ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ تُقَاتِلُوۡنَهُمۡ اَوۡ

ایک سخت جنگجو قوم کے مقابلے کے لیے بلائے جاؤ گے، تاکہ تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ

یُسۡلِمُوۡنَ ۚ فَاِنۡ تُطِیۡعُوۡا یُؤۡتِكُمُ اللّٰهُ اَجۡرًا حَسَنًا ۚ وَ

مسلمان ہو جائیں۔ پس اگر تم نے اطاعت کی (اور دعوت قبول کرلی) تو اللہ تمہیں بہتر اجر عطا

اِنۡ تَتَوَلَّوۡا كَمَا تَوَلَّیۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ یُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا

فرمائے گا اور اگر روگردانی کی جیساکہ تم پہلے روگردانی کرچکے ہو تو وہ تمہیں شدید اور دردناک

اَلِیۡمًا ﴿۱۶﴾ لَیۡسَ عَلَی الۡاَعۡمٰی حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡاَعۡرَجِ

عذاب دے گا ● نابینا،اپاہج اور بیمار قسم کے لوگوں (کے جہاد سے پیچھے رہ جانے) پر کوئی گناہ

سورہ فتح۔ موضوع آیت ۱۵، حسد

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔حسد سے بچتے رہو کیونکہ وہ نیکیوں کوایسے کھاجاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاجاتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۵۲)

۲۔حسد قضاوقدر سے سبقت لے جانے کے قریب پہنچ جاتاہے۔(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۵۳)

۳۔ حاسد کی چار علامتیں ہیں ا۔ غیبت، چاپلوسی، (دوسروں کی) مصیبت پر خوشی،(اصل کتاب میں چوتھی علامت کا ذکر نہیں ہے۔ مولف)
(تحف العقول ص ۲۳)

۴۔جب تم شگون لوتوگزر و،جب گمان کروتواس کو پورانہ کرواورجب حسد کروتوحد سے آگے نہ بڑھو۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۵۳)

حضرت امام علی علیہ السلام:

۵۔جسم کی سلامتی، حسد کی کمی میں ہے۔(غررالحکم)

۶۔حسد بدترین بیماری ہے۔(غررالحکم)

۷۔خداہی حسد سے سمجھے کہ وہ کس قدر منصف ہے! جسے لاحق ہوتا ہے اسے مارڈالتاہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱ ص ۳۱۶)

۸۔حاسد، مصیبت پر خوش اور خوشی پر غمگین ہوتا ہے۔
(غررالحکم)

۹۔اپنی حاجات (کی برآری) کوچھپانے سے کام لیا کرو، کیونکہ ہرصاحب نعمت کے ساتھ حسد کیا جاتا ہے۔(شرح نہج البلاغہ جلد ۱ ص ۳۱۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔بخیل کے لئے سکون نہیں اور حاسد کے لئے لذت نہیں۔(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۵۲)

۱۱۔ایک دوسرے کے ساتھ حسد سے بچو کیونکہ کفر کی اصل (بنیاد) حسد ہے۔(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۱۷)

۱۲۔یقیناً مومن ''غِبطہ'' (رشک) کرتاہے حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتاہے ''غِبطہ'' (رشک) نہیں کرتا۔(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۵۰)

حاسد

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔حسود (بڑے حاسد) کی حسرتیں زیادہ اور برائیاں دوگنی ہوتی ہیں۔(غررالحکم)

۲۔حسود (حسد) سے چھٹکارا نہیں پاتا۔(غررالحکم)

۳۔حاسد کے لئے کوئی چارہ نہیں۔(غررالحکم)

۴۔حاسد سردار نہیں بن سکتا۔(غررالحکم)

۵۔حاسد ہمیشہ بیمار رہتاہے اگرچہ اس کا جسم صحیح نظر آتاہے۔(غررالحکم)

۶۔حاسد (ہروقت) خدا کی قضاوقدر پر غضبناک رہتا ہے۔(غررالحکم)

حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

نہیں ہے، اور جو بھی خدااور رسولؐ کی پیروی کرے گا (خدا) اسے (بہشت کے)

رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَ

ان باغات میں داخل کرے گا جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو

مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۟ ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ

کوئی نافرمانی کرے گا اسے دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا ● یقیناًاللہ مومنوں سے راضی ہو

عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ

گیاہے جب (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے انہوں نے آپؐ سے بیعت کی پس اللہ نے ان کے

مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ

دلوں میں جو (ایمان اور صداقت تھی) اس کو جان لیاپس ان پر سکون کو نازل کیااور نزدیکی

فَتْحًا قَرِيْبًا ۟ ﴿۱۸﴾ وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَ كَانَ

فتح کو ان کی جزا قراردیا● اورہاتھ لگنے والاسارا مال غنیمت (جزا قرار دیا)

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

اورخداغالب حکمت والاہے ● اللہ نے تمہارے لئے بہت سے مال غنیمت کاوعدہ کیاہے کہ انہیں

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ

حاصل کروگے پس اس (خیبر کے مال غنیمت) کوبہت جلد تمہارے لئے فراہم کردیاہے اورلوگوں کو

عَنْكُمْ ۚ وَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا

تم پر دست درازی کرنے سے روک دیاتاکہ مؤمنوں کے لئے نشانی (اور سبق) ہو اور تمہیں راہ راست کی

مُّسْتَقِيْمًا ۟ ﴿۲۰﴾ وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ

طرف ہدایت کرے ● اوردوسرا (مال غنیمت بھی عطاکرے گا) کہ جس پر تمہیں

اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ لَوْ

قدرت نہیں ہے لیکن اس پر خدا کا احاطہ ہے اورخداتوہر شئے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے ● اوراگر

۷۔ حاسد بہت ہی برادوست ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ حاسد حملہ آور ہونے میں جلد بازاور مہربانی کرنے میں سست ہوتاہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۲۵۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ حاسد کوراحت قلبی کی طمع ہرگزنہیں کرناچاہئے۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۵۲)

۱۰۔ حاسد کے لئے کوئی سکون نہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۵۲)

۱۱۔ بخیل کے لئے سکون نہیں اور حاسد کے لئے لذت نہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۵۲)

۱۲۔ حاسد کے لئے تونگری۔۔ نہیں ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۹۷)

ع ۲/۱۰

قٰتَلَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوَلَّوُا الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡنَ

کافرلوگ تم سے جنگ کریں تو (چونکہ وہ تم سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے) وہ پیٹھ دکھادیں گے

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ

پھر انہیں کوئی یار و مددگا نہیں ملے گا● (تمہاری یہ کامیابی اور کافروں کا خوف اور شکست) خدائی طریقہ کار ہے کہ

قَبۡلُ ۖۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ

اس سے پہلے بھی جاری تھا اور خدائی سنت میں ہرگز تبدیلی نہیں پاؤ گے● (اللہ) وہی ہے کہ

كَفَّ اَيۡدِيَهُمۡ عَنۡكُمۡ وَاَيۡدِيَكُمۡ عَنۡهُمۡ بِبَطۡنِ مَكَّةَ مِنۡۢ

(حدیبیہ میں) تمہیں ان پر غالب کرنے کے بعد مکہ کے اندر (بھی) انہیں تم پر دست درازی

بَعۡدِ اَنۡ اَظۡفَرَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

کرنے اور تمہیں ان کی طرف ہاتھ بڑھانے سے روکے رکھا اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے

بَصِيۡرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡكُمۡ عَنِ

خوب آگاہ ہے● وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا اور تمہیں مسجد الحرام اور محفوظ کی

الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ وَالۡهَدۡىَ مَعۡكُوۡفًا اَنۡ يَّبۡلُغَ

ہوئی قربانیوں کو قربان گاہ تک پہنچنے سے روکا اور اگر (مکہ میں) ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں

مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوۡلَا رِجَالٌ مُّؤۡمِنُوۡنَ وَنِسَآءٌ مُّؤۡمِنٰتٌ

نہ ہوتیں جنہیں تم (جنگ کے حکم کی وجہ سے) بے خبری میں روند ڈالتے اور انجانے میں ہی انہی

لَّمۡ تَعۡلَمُوۡهُمۡ اَنۡ تَطَئُوۡهُمۡ فَتُصِيۡبَكُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّعَرَّةٌۢ

کی طرف سے تمہیں کوئی نقصان پہنچ جاتا (تو ہم بھی مکہ پر حملہ اور ان کافروں سے جنگ کا حکم دے دیتے

بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ۚ لِيُدۡخِلَ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ لَوۡ

لیکن ایسا نہیں کیا) اس لئے کہ خدا جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کردیتا ہے، اگر وہ (مؤمن

تَزَيَّلُوۡا لَعَذَّبۡنَا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿٢٥﴾

اور مشرک) لوگ علیحدہ علیحدہ ہوتے تو یقیناً ہم مکہ والے کافروں کو دردناک عذاب میں مبتلا کردیتے●

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ

جب کافروں نے(تم لوگوں کے متعلق) اپنے دلوں میں جاہلانہ تعصب روا

الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى

رکھاتواللہ نے اپناسکون اپنے رسولؐاورمؤمنوں پر نازل کیا (جس پروہ صلح

الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا

کے لئے آمادہ ہوئے) اور اللہ نے انہیں تقویٰ کی حقیقت کا پابند بنایاکہ وہ

وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ

اسی کے زیادہ لائق اور اہل تھے اوراللہ ہر چیز کوخوب جانتاہے ● یقیناًاللہ نے اپنے

اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ

رسولؐ کودکھانے والے خواب کوسچ کردکھایا کہ انشاء اللہ تم مسجد

الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ

الحرام میں پرامن طورپراپنے سر(کے بال) منڈوائے ہوئے اور(بال اور ناخن) کاٹے

مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا

ہوئے بلاخوف وخطرداخل ہوگے۔اللہ وہ سب جانتاہے جوتم نہیں جانتے

فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْۤ

اور تمہارے لئے اس کے علاوہ بھی(خیبر میں) نزدیکی فتح قراردی ہے ● (اللہ)وہی ہے جس نے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى

اپنے رسول کو ہدایت اوردین حق کے ساتھ بھیجاتاکہ اسے تمام

الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ

ادیان پر غلبہ عطاکرے اور(اس کے لئے) گواہ اللہ ہی کافی ہے ● (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

اللہ کے رسول ہیں اور جو آپ کے ساتھ ہیں کافروں کے مقابلے میں سخت اوراپنے درمیان

ع ۳ ۹ ۱۱

موضوع آیت ۲۷، خواب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔سچے خواب خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے۔

(بحارالانوار جلد۶۱ ص۱۶۱)

۲۔زمانہ جب (قیامت کے دن)قریب آجائے گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا،جس کی باتیں زیادہ سچی ہوں گی اس کا خواب زیادہ سچا ہوگا۔

(بحارالانوار جلد۶۱ ص۱۷۲)

۳۔''نبوت ''سے صرف''مبشرات ''ہی رہ گئے ہیں! لوگوں نے عرض کیا''مبشرات کیا ہیں؟'' فرمایا: ''اچھے خواب'' (بحارالانوار جلد۶۱ ص۱۷۷)

۴۔اچھے خواب خدا کی طرف سے خوشخبری ہیں اور نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

(بحارالانوار جلد۶۱ ص ۱۹۲)

۵۔جب تم میں سے کوئی ایک اچھا خواب دیکھے تو اس کی تعبیر بھی بیان کرے اوردوسروں کو بھی بتائے اور جب کوئی براخواب دیکھے تو نہ تو اس کی تعبیر بیان کرے اور نہ ہی دوسروں کو بتائے۔

(کنزالعمال حدیث ۴۱۳۹۲)

۶۔تم میں سے بہتر لوگ''اولوالنہیٰ''ہوتے ہیں، پوچھا گیا: ''یا رسول اللہ! اولوالنہیٰ کون ہوتے ہیں؟''فرمایا: ''سچے خواب دیکھنے والے''۔

(بحارالانوار جلد۷۲ ص۲۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۱۔خدا کی طرف سے مومن کے لئے خوشخبری ۲۔شیطان کی طرف سے ڈراوا، اور۳۔اڑتے ہوئے خواب(خواب پریشان) (بحارالانوار جلد۶۱ ص۱۸۰)

۸۔جب بندہ خدا کی نافرمانی پر(کمرباندھے) ہوتا ہے اور خدا کو اس کی بھلائی مقصود ہوتی ہے تو اسے خواب میں ایسی چیزیں دکھاتا ہے جو اسے ہلادیتی ہیں،جس کی وجہ سے وہ اس کی نافرمانی سے باز آجاتا ہے۔۔۔

(بحارالانوار جلد۶۱ ص۱۶۷)

۹۔خدا کا دین اس سے بالاتر ہے کہ وہ نیند میں دیکھا جائے۔(بحارالانوار جلد۸۲ ص۲۳۷)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۰۔خواب کو صرف ایسے مومن ہی کے سامنے بیان کرو جو حسد اور برائی سے پاک ہو۔

(بحارالانوار جلد۶۱ ص۱۷۴)

رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا

نہایت مہربان ہیں آپ ان کو مسلسل رکوع اور سجود کی حالت میں دیکھیں گے جو خدا کے فضل

مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا ۫ سِیۡمَاہُمۡ فِیۡ وُجُوۡہِہِمۡ مِّنۡ اَثَرِ

اور خوشنودی کے طلب گار ہیں سجدوں (کی کثرت) کے اثرات ان کے چہروں میں نمایاں

السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُہُمۡ فِی التَّوۡرٰىۃِ ۚۖۛ وَ مَثَلُہُمۡ فِی

ہیں ان کی یہی صفات توریت میں بھی موجود ہیں اور یہ صفات انجیل میں بھی جیسے ایک کھیتی

الۡاِنۡجِیۡلِ ۚ۟ۛ کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسۡتَغۡلَظَ

زمین سے اپنی سوئی نکالے پھراسے مضبوط کرے اور موٹی ہوکراپنے تنے پر کھڑی

فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِہٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیۡظَ بِہِمُ

ہو کر کسانوں کو خوش کرنے لگے (یہ مثال اس لئے ہے) تاکہ خدا ان مؤمنوں کے

الۡکُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ذریعہ سے کافروں کا جی جلائے لیکن اللہ نے ان کافروں کو جو ایمان لے آئیں اور نیک اعمال

مِنۡہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۲۹﴾

بجالائیں بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ دیا ہے●

ع ۴ ۳ ۱۲

سُوۡرَۃُ الۡحُجُرٰتِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَدَنِیَّۃٌ اٰیَاتُہَا ۱۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ

اے ایمان والو! (کسی بھی کام میں) خدا اور اس کے رسول

رَسُوۡلِہٖ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱﴾ یٰۤاَیُّہَا

کے حکم) سے سبقت نہ کرو اور اللہ سے ڈرو کہ یقینا اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔ اے ایمان

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ

والو! (رسولؐ سے گفتگو میں) اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز سے اونچا مت کرو اور جس طرح آپس میں

فضائل سورہ حجرات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص ہر رات یا ہر دن کو اس سورت کی تلاوت کرے گا وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زائرین میں شمار ہو گا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۲۹۔ چہرے کی علامتیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ نیک راستے کی طرف ہدایت، چہرے کی نیک علامتیں اور (تمام امور میں) میانہ روی نبوت کے پینتالیس (۴۵) اجزاء میں سے ایک ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۳۴۳)

۲۔ میری امت کی زینت اس کی چہرے کی نیک علامتوں میں ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۳۴۴)

۳۔ دو خوبیاں کسی منافق میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں:
۱۔ دین اسلام میں غور و فکر اور چہرے میں اچھی نشانیاں
(بحارالانوار جلد ۱۷ ص ۳۴۳)

۴۔ پانچ علامتیں ایسی ہیں جو کسی حقیقی مومن میں جمع ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے ہی اسے بہشت میں داخل کرے گا:
۱۔ دل میں نورانیت
۲۔ اسلام میں غور و فکر
۳۔ پرہیزگاری
۴۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت
۵۔ چہرے کی نیک علامتیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۰)

لَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ

ایک دوسرے سے بلند آواز سے گفتگو کرتے ہو نبیؐ سے اتنی بلند آواز میں بھی بات مت کرو کہ کہیں

تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ

(اس بے ادبی سے) تمہارے اعمال تمہاری بے خبری میں ضائع نہ ہو جائیں ● بے شک جو لوگ

يَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ

(ادب واحترام کی خاطر) نبیؐ کے سامنے اپنی آوازیں دھیمی رکھتے ہیں ایسے لوگ ہیں کہ خدا

امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰى ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ

نے ان کے دلوں کو تقویٰ (قبول کرنے) کے لئے جانچ لیا ہے اور ان کے لئے بخشش اور بہت

عَظِيۡمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُنَادُوۡنَكَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ

بڑا اجر بھی ہے ● یقیناً جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آپؐ کو آواز دیتے ہیں

اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰى تَخۡرُجَ

ان کی اکثریت عقل سے عاری ہے ● اور اگر وہ صبر کر لیتے تاکہ آپ ان کے

اِلَيۡهِمۡ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا

پاس (حجرے سے) باہر آجائیں تو یقیناً ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ● اے

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَكُمۡ فَاسِقٌ ۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوۡۤا اَنۡ

ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی اہم خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا

تُصِيۡبُوۡا قَوۡمًا ۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰى مَا فَعَلۡتُمۡ

کرو کہ کہیں نادانی (اور جلد بازی) میں کسی گروہ کو نقصان پہنچاؤ اور پھر اپنے اعمال پر تمہیں

نٰدِمِيۡنَ ﴿۶﴾ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِيۡكُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ؕ لَوۡ

شرمندہ ہونا پڑے ● اور یہ جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں

يُطِيۡعُكُمۡ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ

(کہ تمہیں ان کی پیروی کرنی چاہئے) اور اگر وہ اکثر معاملات میں تمہاری پیروی کرنے لگیں تو یقیناً

اِلَيۡكُمُ الۡاِيۡمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَ كَرَّهَ اِلَيۡكُمُ

تم ہی مصیبت میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب قرار دیااور

الۡكُفۡرَ وَ الۡفُسُوۡقَ وَ الۡعِصۡيَانَ ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ

تمہارے دلوں میں اس کو زینت دی اور کفر، فسق اورگناہ کو تمہارے لئے نفرت انگیز بنایا اور

الرّٰشِدُوۡنَ ۙ ﴿۷﴾ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعۡمَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ

ایسے لوگ ہی راہ راست پر ہیں● (یہی چیز) تم پر اللہ کا فضل اور بہت بڑی نعمت ہے اوراللہ بڑاجاننے والا

حَكِيۡمٌ ﴿۸﴾ وَ اِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا

صاحب حکمت ہے● اور اگرمومنوں کے دو گروہ آپس میں جھگڑپڑیں توان کے درمیان صلح

فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى

کرادو پھر بھی اگر ان دومیں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے

الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ

سے لڑوتاکہ وہ اللہ کے حکم کی طرف واپس لوٹ آئے پس اگروہ لوٹ آیا

اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَ

(اورظلم سے باز آگیا)توان گروہوں کے درمیان عدالت کے ساتھ صلح کرادو اور

اَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

انصاف سے کام لوکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتاہے● مؤمنین توآپس میں بھائی

اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ

بھائی ہیں لہٰذا (لڑائی جھگڑے کی صورت میں) اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادو اوراللہ سے

تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ

ڈروتاکہ تم پررحم کیاجائے● اے ایمان والو! تمہاراایک گروہ دوسرے گروہ کامذاق نہ اڑائے

قَوۡمٍ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا خَيۡرًا مِّنۡهُمۡ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنۡ

کیونکہ ہوسکتاہے وہ ان لوگوں سے بہترہوں اورنہ ہی عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں کہ

ع ۱۰ / ۱۳

موضوع آیت ۱۰۔اخوت (بھائی چارہ)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص اسلامی بھائی چارے کی تجدید کرتاہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں ایک برج (بلند مقام) تیار فرماتاہے۔ (بحارالانوار جلد۷۵ ص۲۶۰)

۲۔ جس بھائی کے ساتھ توخدا کے لئے محبت کرتا ہے، اس کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔
(بحارالانوار جلد۷۴ ص۲۷۹)

۳۔ زیادہ سے زیادہ بھائی بنانے کی کوشش کرو، کیونکہ قیامت کے دن ہر مومن کوشفاعت کاحق حاصل ہوگا۔ (کنزالعمال ۲۴۶۴۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ تیرے بہت سے بھائی ایسے ہیں جنہیں تیری ماں نے نہیں جنا۔ (غررالحکم)

۵۔ تقویٰ کے معیار کے مطابق اپنے بھائی سے محبت کرو۔ (بحارالانوار جلد۷۸ ص۳۳)

۶۔ باہمی اعتماد، مودت کی حیات ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ جفاکاری اخوت کو ختم کردیتی ہے۔ (غررالحکم)

۸۔ بدترین بھائی وہ ہے جس کے لئے تجھے تکلیف اٹھانا پڑے۔ (بحارالانوار جلد۷۴ ص۲۷۲)

۹۔ لوگوں میں سے سب سے زیادہ کمزورانسان وہ ہے جوبھائی بنانے سے عاجزہوتاہے اوراس سے بھی عاجز شخص وہ ہے جوبھائی بنانے کے بعداسے ضائع کردے۔ (بحارالانوار جلد۷۴ ص۲۷۸)

۱۰۔ محبتوں کے بارے میں دلوں سے سوال کرو، کیونکہ یہ ایسے گواہ ہیں جورشوت قبول نہیں کرتے۔
(غررالحکم)

۱۱۔ تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو تجھ پر خداوند سبحانہ کی اطاعت کے بارے میں سختی کرے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ مومن، مومن کابھائی ہوتاہے، اس کی آنکھ اور راہنما کی حیثیت رکھتاہے، اس سے خیانت نہیں کرتا اورنہ ہی اس پرظلم کرتاہے، نہ ہی اس سے فریب کرتا ہے اورنہ ہی اس سے کوئی ایساوعدہ کرتاہے جس کو وہ پورانہ کرے۔ (بحارالانوار جلد۷۴ ص۲۶۸)

۱۳۔ جو شخص زیادہ سے زیادہ بھائی بنانے کی کوشش نہیں کرتاوہ نقصان سے دوچار ہوتاہے۔
(بحارالانوار جلد۷۴ ص۲۳۲)

۱۴۔ تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان رواداری بحال رہنی چاہئے، کیونکہ رواداری مفقود ہوجانے سے حیا رخصت ہوجاتی ہے، نیز رواداری کی بقاسے ہی محبت کی بقاء ہے۔ (بحارالانوار جلد۷۸ ص۲۵۳)

۱۵۔ ملعون ہے وہ شخص جس کی طرف اس کا بھائی صلح کاہاتھ بڑھائے اوراسے جھٹک دے۔
(بحارالانوار جلد۷۴ ص۲۷۲)

نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا

ہوسکتاہے وہ ان عورتوں سے بہتر ہوں اورآپس میں عیب جوئی مت

اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ

کیا کرو اور برے القاب سے بھی مت پکارا کروکہ ایمان لانے کے بعد(زمانہ) فسق وگمراہی

الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

کے نام بہت برے ہیں (جو تمہارے شایان شان نہیں) اورجو توبہ نہیں کرے گا تو وہی

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ

لوگ ظالم ہوں گے ● اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے پرہیز کروکیونکہ بعض

الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا

گمان گناہ ہوتے ہیں اور (دوسروں کے ذاتی معاملات میں)جاسوسی نہ کرواور ایک

يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ

دوسرے کی غیبت بھی مت کرو۔ کیاتم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند

لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کرے گا؟(ہرگزنہیں) بلکہ اس سے نفرت کرتے ہواوراللہ سے ڈروکہ اللہ بہت توبہ قبول

تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ

کرنے والا مہربان ہے ● اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے خلق کیاہے۔ تمہارے

وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ

شعبے اور قبیلے بنائے اس لئے کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو (لیکن) بے شک خدا کے نزدیک تم میں

اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾

سے سب سے زیادہ معززوہ ہے جوسب سے زیادہ باتقویٰ ہے یقیناًاللہ خوب جاننے والا بڑا باخبر ہے ●

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْٓا

ان بادیہ نشین عربوں نے کہاکہ ہم ایمان لے آئے ان سے کہہ دیں کہ تم ابھی ایمان لائے ہی نہیں

موضوع آیت ۱۲۔ تجسّس

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مسلمانوں کی لغزشوں کی ٹوہ نہ لگاؤ، کیونکہ جو شخص ایسا کرتا ہے خداوند تعالیٰ اس کی لغزشوں کی ٹوہ لگاتا ہے اور خدا جس کسی کی لغزشوں کی ٹوہ میں ہوا سے رسوا کردیتا ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۳۵۵)

۲۔ سلمہ بن اکوع اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے کہ ان کے پاس مشرکین کے جاسوس کو لایا گیا، آپؐ اپنے اصحاب کے پاس بیٹھ گئے اور وہ وہاں سے کھسک گیا، حضرت رسول خداؐ نے فرمایا: ''اسے پکڑ کر قتل کردو میں نے آگے بڑھ کر اسے جالیا اور قتل کردیا اور میں اس کا سامان اپنے ساتھ لے آیا، آنحضرتؐ نے وہ سامان مجھے عطافرمایادیا۔''

(سنن ابوداؤد روایت ۲۶۵۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ بدکار عورت سے یہ نہ پوچھو کہ ''تجھ سے کس نے بدکاری کی ہے؟'' کیونکہ جس طرح اس کے لئے بدکاری آسان ہے، اسی طرح اس کے لئے یہ بات بھی آسان ہوگی کہ وہ کسی بے قصور مسلمان پر تہمت لگادے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۲۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں لوگوں کوان کے ظاہر کے مطابق حکم لگاناواجب ہے۔ ۱۔ ولایات ۲۔ نکاح ۳۔ میراث ۴۔ ذبیحہ اور ۵۔ شہادتین، چنانچہ اگر ان کاظاہر قابل اطمینان ہو توان کے ظاہر پر ہی گواہی کو قبول کیاجائے اور باطن کے بارے کسی سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۲۱۳)

۵۔ لوگوں کے دین کی تفتیش نہ کروکہ اس طرح دوست کے بغیر رہ جاؤ گے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۳)

ائمہ اطہار علیہم السلام:

۶۔ جاسوس خواہ کسی قسم کا ہو (اندرونی ہو یا بیرونی) جب اس پر قابو پالیاجائے تو اسے قتل کردیاجائے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۳ ص ۲۴۹)

پسندیدہ تجسّس

۱۔ حذیفہ یمانی کہتے ہیں ''بخدا! میں نے جنگ خندق کے موقع پر اپنے آپ کو رسول خداؐ کے ساتھ پایا، آپؐ رات کے کچھ حصے میں تو نماز میں مشغول رہے، پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''کوئی شخص کھڑا ہو جائے اور مخالف قوم کے حالات معلوم کرکے واپس آجائے ''رسول خداؐ نے واپسی کی شرط لگادی، میں خدا سے دعا کروں گا کہ وہ جنت میں میرا دوست

اَسۡلَمۡنَا وَ لَمَّا يَدۡخُلِ الۡاِيۡمَانُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ‌ؕ وَ اِنۡ

بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں جبکہ ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں اور اگر

تُطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ لَا يَلِتۡكُمۡ مِّنۡ اَعۡمَالِكُمۡ شَيۡـئًـا ‌ؕ

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروگے تو وہ تمہارے اعمال سے ذرہ برابر بھی کم نہیں

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ

کرے گا، یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے● مؤمن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے

اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ ثُمَّ لَمۡ يَرۡتَابُوۡا وَ جٰهَدُوۡا

رسول پر ایمان لائے پھر شک و شبہ کا شکار بھی نہیں ہوئے اور اپنے مال اور جان

بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ

سے خدا کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ ہیں جو (اپنے ایمان کے

الصّٰدِقُوۡنَ ﴿۱۵﴾ قُلۡ اَتُعَلِّمُوۡنَ اللّٰهَ بِدِيۡنِكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ

دعویٰ میں) سچے ہیں● کہہ دیجئے کہ کیا تم اپنے دین کے متعلق خدا کو آگاہ

يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ

کر رہے ہو حالانکہ اللہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر ایک چیز سے آگاہ ہے اور اللہ

شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوۡنَ عَلَيۡكَ اَنۡ اَسۡلَمُوۡا‌ ؕ قُلْ لَّا

ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے● وہ آپ پر منت لگا رہے ہیں کہ اسلام لائے ہیں، آپؐ کہہ دیجئے

تَمُنُّوۡا عَلَىَّ اِسۡلَامَكُمۡ‌ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيۡكُمۡ اَنۡ

کہ اپنے اسلام لانے کی منت مجھ پر مت لگاؤ بلکہ اگر تم سچے ہو تو یہ خدا ہی ہے جس نے

هَدٰٮكُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

تمہیں ایمان کی طرف ہدایت کرکے تم پر منت لگائی ہے● یقیناً اللہ

يَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا

آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے

ہو۔ چنانچہ جب کوئی کھڑا نہ ہوا تو آپؐ نے مجھے بلایا، اب میرے لئے کھڑا ہونے کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا، چنانچہ آپؐ نے مجھے فرمایا: "حذیفہ! تم جا کر اس قوم میں داخل ہو جاؤ اور دیکھو کہ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اور یہ دیکھ کر واپس آجاؤ! لیکن ہمارے ساتھ کسی قسم کی بات نہ کرنا" میں چلا گیا اور ان کے اندر گھس گیا، ہوا اور خدائی لشکر اپنا کام کر رہے تھے جس کی وجہ سے نہ توان کی ہانڈیوں کو کوئی قرار تھا اور نہ ہی آگ اور خیموں کو۔۔۔۔۔۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۳ ص ۲۲۴)

۳۔انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے "بسبسہ" کے مقام پر جاسوس روانہ کیا، تاکہ وہ معلوم کرے کہ ابوسفیان کا قافلہ کیا کر رہا ہے؟۔

(سنن ابوداؤد جلد ۳ ص ۳۸)

۴۔۔۔۔۔۔پھر نُعیم بن مسعود۔۔۔۔۔۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں ابھی تازہ اسلام لایا ہوں اور میری قوم کو میرے اسلام لانے کا علم نہیں، آپؐ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟" آنحضرتؐ نے فرمایا: "تم ہم سے ہی ایک شخص ہو، ہماری طرف سے ان میں جا کر جتنا کر سکتے ہو پھوٹ ڈالو! کیونکہ جنگ دھوکہ ہی تو ہوتی ہے" چنانچہ نعیم وہاں سے چل پڑے اور بنی قریظہ کے پاس پہنچ گئے۔ (سیرت ابن ہشام جلد ۳ ص ۲۴۰)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام:

۴۔حضرت رسول خداؐ جب کسی لشکر کو روانہ فرماتے اور وہ اپنے امیر کو کسی بارے میں متہم کرتا تو آنحضرتؐ اپنے باوثوق افراد کو روانہ فرماتے جو اس معاملے کی چھان بین کرتے۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۴۴)

فضائل سورہ ق
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے موت کی سکرات کو آسان کردے گا۔
(مجمع البیان)

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۸﴾

خوب واقف ہے●

سُوۡرَۃُ قٓ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ اٰیَاتُھَا ۴۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

قٓ ۚ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ۚ﴿۱﴾ بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ

قاف ● قرآن مجید کی قسم (آپ کی نبوت اور قیامت برحق ہے) ● لیکن وہ لوگ اپنے میں سے ایک خبردار کرنے

مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ فَقَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا شَیۡءٌ عَجِیۡبٌ ۚ﴿۲﴾

والے (پیغمبرؐ) کے آنے پر حیران ہوگئے ہیں پھر کافروں نے کہا کہ یہ (قیامت کی خبریں) عجیب چیز ہیں●

ءَاِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِکَ رَجۡعٌۢ بَعِیۡدٌ ﴿۳﴾ قَدۡ

جب ہم مر کر مٹی بن جائیں گے تو کیا (پھر زندہ بھی ہوں گے؟) یہ واپسی تو (عقل سے) بعید ہے ● یقیناً

عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡہُمۡ ۚ وَ عِنۡدَنَا کِتٰبٌ

زمین جو ان سے کم کرتی ہے اسے ہم جانتے ہیں اور ہمارے پاس (ہر چیز کو) محفوظ کرنے والی

حَفِیۡظٌ ﴿۴﴾ بَلۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ فَہُمۡ فِیۡۤ اَمۡرٍ

کتاب ہے ● بلکہ جونہی حق بات ان تک پہنچی اسے وہیں جھٹلا دیا پس وہ اس (نبوت اور قیامت کے) معاملے

مَّرِیۡجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمۡ یَنۡظُرُوۡۤا اِلَی السَّمَآءِ فَوۡقَہُمۡ کَیۡفَ

میں سرگرداں ہیں ● تو کیا انہوں نے اپنے اوپر کے آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسے بنایا اور

بَنَیۡنٰہَا وَ زَیَّنّٰہَا وَ مَا لَہَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ﴿۶﴾ وَ الۡاَرۡضَ

(ستاروں سے) کیسے سجایا ہے؟ اور اس میں کوئی بھی شگاف نہیں ہے؟● اور زمین

مَدَدۡنٰہَا وَ اَلۡقَیۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ

کو بچھایا اور اس میں بڑے بڑے مضبوط پہاڑ گاڑ دیئے اور ہر قسم کے خوشنما

کُلِّ زَوۡجٍۭ بَہِیۡجٍ ۙ﴿۷﴾ تَبۡصِرَۃً وَّ ذِکۡرٰی لِکُلِّ عَبۡدٍ

پودوں کے جوڑے اگائے ● تاکہ (حق کی طرف) رخ کرنے والے ہر بندے کے لئے باعث

مُّنِيۡبٍ ۝٨ وَ نَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنۡۢبَتۡنَا

بینش اور نصیحت ہو● اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل کیا جس کے

بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الۡحَصِيۡدِ ۝٩ وَ النَّخۡلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا

ذریعے سے باغات اور کٹائی ہونے والا اناج اگایا● نیز کھجور کے بڑے درخت (بھی اگائے) جن کے

طَلۡعٌ نَّضِيۡدٌ ۝١٠ رِّزۡقًا لِّلۡعِبَادِ ۙ وَ اَحۡيَيۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً

بھرے ہوئے تہہ بہ تہہ خوشے ہیں● تاکہ بندوں کا رزق بنے اور اسی (بارش) کے سبب مردہ زمین

مَّيۡتًا ؕ كَذٰلِكَ الۡخُرُوۡجُ ۝١١ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ

کو بھی زندہ کردیا (قبر سے) باہر نکلنا بھی اسی طرح ہے● ان سے پہلے قوم نوح ؑ

وَّ اَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوۡدُ ۝١٢ وَ عَادٌ وَّ فِرۡعَوۡنُ وَ اِخۡوَانُ

اور اصحاب الرس اور ثمود نے بھی (انبیاء کو) جھٹلایا● نیز قوم عاد، قوم فرعون اور برادران (قبیلہ)

لُوۡطٍ ۝١٣ وَّ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَ قَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ

لوط نے بھی● اور اصحاب ایکہ (قوم شعیب ؑ) قوم تبع (شاہان یمن) نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا تو میرے

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ ۝١٤ اَفَعَيِيۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ؕ

نزول عذاب کا وعدہ ان پر یقینی ہو گیا (اور وہ برباد ہوگئے)● کیا ہم پہلی مرتبہ کے خلق کرنے میں عاجز ہوئے

بَلۡ هُمۡ فِىۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ۝١٥ وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا

ہیں؟ بلکہ وہ لوگ تو دوبارہ کی خلقت کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہیں● یقیناً ہم نے ہی انسان

الۡاِنۡسَانَ وَ نَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَ نَحۡنُ

کو خلق کیا ہے اور ہم ہی ہر اس چیز کے بارے میں جانتے ہیں جو اس کے نفس کو وسوسے میں

اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ ۝١٦ اِذۡ يَتَلَقَّى

مبتلا کرتی ہے اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں● (یاد کریں کہ) جب

الۡمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيۡدٌ ۝١٧ مَا

(اعمال) وصول کرنے والے دو فرشتے (انسان کے) دائیں بائیں بیٹھے (اعمال) وصول کر رہے ہیں● وہ

يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ

(انسان) جو بھی بولتا ہے اس کے نزدیک ایک نگران (فرشتہ) حاضر اور (لکھنے کو) تیار رہتا ہے ● اور (جب) اسے

سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَ

یقینی طور پر موت کی غشی طاری ہوگی (تب اسے کہا جائے گا) یہ وہی ہے جس سے تم ہمیشہ بھاگا کرتے تھے ● اور

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتْ كُلُّ

اور (قیامت کے) دن صور پھونکا جائے گا یہی عذاب کے وعدہ کو پورا کرنے کا دن ہے ● اور ہر کوئی (میدان حشر

نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ

میں) آئے گا جس کے ساتھ پیچھے ہانکنے والا اور آگے گواہ (دو فرشتے) ہوں گے ● (اسے کہا جائے گا) یقیناً اس سے

مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ

پہلے اس چیز سے (گہری) غفلت میں تھا پس ہم نے تیری غفلت کے پردے ہٹادیئے ہیں اور آج تیری

حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ؕ ﴿۲۳﴾

نگاہیں تیز ہو گئی ہیں ● اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا یہ (اس کا نامہ اعمال) میرے پاس تیار ہے ●

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ

(اللہ کا ان سے خطاب ہوگا) ہر ہٹ دھرم کافر کو دوزخ میں ڈال دو ● جو بھلائی میں بڑی رکاوٹ، حد سے

مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۙ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

تجاوز کرنے والا اور شکی مزاج تھا۔ جس نے اللہ کے ساتھ ایک معبود بنالیا تھا

فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا

پس دونوں اسے سخت عذاب میں ڈال دو ● اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا پروردگارا!

مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَ لٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا

میں نے اسے سرکشی پر آمادہ نہیں کیا بلکہ یہ تو خود ہی گہری گمراہی میں تھا ● (اللہ کہے گا) میرے

تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا

حضور ایک دوسرے سے مت جھگڑو کہ میں نے پہلے ہی عذاب کی جھڑکی دے دی تھی ● میرا

موضوع آیت ۱۹
مستی۔ شراب کے علاوہ نشے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ گناہوں کی مستی سے اجتناب کرو، کیونکہ گناہوں کی مستی بھی شراب جیسی مستی ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، اللہ تعالیٰ اس گناہوں کی مستی کے بارے میں فرماتا ہے: ''صم بکم عمی فهم لایرجعون'' (بقرہ/۱۸) یہ لوگ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں کہ پھر اپنی گمراہی سے باز نہیں آسکتے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۰۳، ۱۰۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ عقلمند کو چاہئے کہ وہ مال کے نشے، علم کے نشے، اقتدار کے نشے، تعریف کے نشے اور جوانی کے نشے سے اپنا دامن بچائے رکھے، کیونکہ ان میں سے ہر ایک سے ایسی گندی بدبو اٹھتی ہے کہ جو عقل کو سلب کر لیتی ہے اور وقار کو سبک بنادیتی ہے۔
(مستدرک الوسائل ج ۱۱ ص ۳۷۱)

۳۔ غفلت اور غرور کا نشہ، شراب کے نشے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے جس سے افاقہ بڑی ہی دور کی بات ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ جو جہالت کی وجہ سے آئے دن جھگڑے کرتا ہے وہ حق سے ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور جب حق سے منہ موڑ لیتا ہے وہ اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھنے لگتا ہے اور گمراہی کے نشہ میں مدہوش پڑا رہتا ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۳۱)

۵۔ تونگری کے نشہ سے خدا کی پناہ مانگو، کیونکہ یہ وہ نشہ ہے جس سے افاقہ بڑی دور کی بات ہے۔ (غرر الحکم)

موضوع آیت ۲۷۔ عقل

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ سب سے پہلے خداوند سبحانہ وتعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۹۷)

۲۔ عقل، انسان کی بقا کا موجب ہے، جس کی عقل نہیں اس کا دین نہیں۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۹۴)

۳۔ عقل جہالت سے بچاؤ کا ایک بندھن ہے اور نفس خبیث ترین چوپایہ ہے اگر اسے باندھ کر نہ رکھا جائے تو سرگردان ہو جائے۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۱۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ عقل کے ساتھ ہر امر کی اصلاح کی جاتی ہے۔
(غرر الحکم)

۵۔ عقلیں، افکار کی امام ہیں، افکار دلوں کے امام ہیں، دل حواس کے امام ہیں اور حواس اعضاء کے امام ہیں۔
(بحارالانوار جلد ۱ ص ۹۶)

۶۔ عقل خدائی لشکر کی ساتھی ہے اور خواہشات، شیطانی لشکر کی اور نفس دونوں کے درمیان کھینچاتانی

يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ

تبدیل نہیں ہوسکتا اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا بھی نہیں ہوں● اس دن

نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾

ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی ہے تو وہ کہے گی کیا اور بھی ہے؟●

وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا

اور جنت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی اور وہ دور نہیں ہوگی● (ان سے کہا جائے گا) یہ وہی ہے

تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ

جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ہر توبہ کرنے والے (حدود الٰہی کے) محافظ کے لیے ہے● جو بن دیکھے مہربان اللہ

بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوْهَا

سے ڈرتا تھا اور توبہ کرنے والے دل کے ساتھ (اللہ کے حضور) آیا● (ان سے کہا جائے گا) تم سب سلامتی کے ساتھ

بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ

اس (جنت) میں داخل ہو جاؤ کہ یہ دن ہمیشگی کا (یادگار) دن ہے● وہاں اہلِ بہشت کے لیے ان کی دل پسند

فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ

چیزیں ہیں اور ہمارے پاس اس سے بڑھ کر بھی ہے● اور ان (کافروں) سے پہلے ہم نے کتنی ایسی نسلوں کو ہلاک

قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ

کیا جن کے افراد ان سے زیادہ طاقتور تھے (اور انہوں نے اپنی قدرت اور کشور کشائی کے ذریعہ) شہر بہ شہر نفوذ کیا ہم نے

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ

انہیں ہلاک کرڈالا تو کیا کوئی جائے فرار ہے؟● یقیناً ان (واقعات) میں (زندہ) دل

قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَ هُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا

یا متوجہ ہو کر غور سے سننے والے لوگوں کے لیے نصیحت ہے● بے شک ہم نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّ مَا

اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں (یعنی چھ دورانیوں) میں خلق کیا اور

کا شکار ہے، جو اس پر غالب آجاتا ہے تو نفس اس کے دائرہ اختیار میں آجاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ عقل، خدائی عطیہ ہے اور آداب کو حاصل کیا جاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۹)

۸۔ عقل دو طرح کی ہوتی ہے ا۔ طبعی عقل ۲۔ تجربی عقل اور دونوں فائدہ سے خالی نہیں ہیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۹)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۹۔ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو خلق فرمایا تو اسے بولنے کو کہا، پھر اس سے کہا "ادھر آ!" وہ آئی پھر کہا: "پلٹ جا!" وہ پلٹ گئی پھر فرمایا: "مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں نے تجھ سے زیادہ کسی کو خوبصورت پیدا نہیں کیا، میں تجھے ہی امر کروں گا اور تجھے ہی نہی کروں گا، تجھے ہی ثواب دوں گا اور تجھے ہیں عذاب دوں گا" (اصول کافی جلد ۱ ص ۲۶)

۱۰۔ میں نے حضرت علی علیہ السلام کے ایک مکتوب میں دیکھا ہے کہ "ہر شخص کی قیمت اس کی معرفت کے مطابق ہوتی ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کا حساب اسی اندازے سے لے گا جس قدر انہیں دار دنیا میں عقلیں عطا کی ہوں گی"
(بحار الانوار جلد ۱ ص ۱۰۶)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:
۱۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر دو طرح کی حجتیں ہیں، ایک ظاہری اور ایک باطنی، ظاہری حجت رسول، نبی اور امامؑ کی صورت میں ہیں اور باطنی حجت عقل ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱ ص ۱۳۷)

فضائل سورہ ذاریات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں ہر چلنے والی ہوا کی تعداد کے دس گنا زیادہ نیکیاں عطا کرے گا۔
(مستدرک الوسائل ج ۴ ص ۳۴۹)

مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَ

ہمیں تکان تک محسوس نہیں ہوئی● پس آپؐ بھی ان باتوں پر صبر کریں اور

سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَ قَبۡلَ

طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی

الۡغُرُوۡبِ ﴿۳۹﴾ وَ مِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَ اَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ ﴿۴۰﴾ وَ

ثناء کی تسبیح کریں● رات کے ایک حصہ میں اور سجدوں کے بعد بھی اس کی تسبیح کریں● اور

اسۡتَمِعۡ يَوۡمَ يُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّكَانٍ قَرِيۡبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوۡمَ

جس دن منادی قریب سے پکارے گا اسے غور سے سنیں● جس دن

يَسۡمَعُوۡنَ الصَّيۡحَةَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ ﴿۴۲﴾

حقیقتاً اس زور دار آواز کو سن لیں گے وہی (قبروں سے) نکلنے کا دن ہوگا●

اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیٖ وَ نُمِيۡتُ وَ اِلَيۡنَا الۡمَصِيۡرُ ﴿۴۳﴾ يَوۡمَ تَشَقَّقُ

یقیناً ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور بازگشت بھی ہماری ہی طرف ہے● اس دن زمین

الۡاَرۡضُ عَنۡهُمۡ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشۡرٌ عَلَيۡنَا يَسِيۡرٌ ﴿۴۴﴾

ان پر سے تیزی سے شگافتہ ہوجائے گی یہ محشور کرنا ہمارے لیے آسان ہے●

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ ۚ

جو کچھ وہ (مخالفین) کہتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں اور آپؐ ان لوگوں پر زبردستی کرنے والے

فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ يَّخَافُ وَعِيۡدِ ﴿۴۵﴾

ع ۳ / ۱۶ / ۱۷

تو نہیں ہیں پس جو بھی عذاب کی دھمکیوں سے ڈرے اسے قرآن کے ذریعہ نصیحت کریں●

سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰتِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۶۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا ۙ ﴿۱﴾ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ ﴿۲﴾

قسم ہے شدت کے ساتھ بکھیر کر اڑانے والی ہواؤں کی● پھر بوجھ اٹھانے والے بوجھل بادلوں کی●

فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ ﴿٣﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ ﴿٤﴾ اِنَّمَا

پھر آسانی سے چلنے والی کشتیوں کی ● پھر امور کو تقسیم کرنے والے فرشتوں کی ● بے شک

تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ ﴿٥﴾ وَّ اِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ ﴿٦﴾ وَ

جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے وہ سچا ہے ● اور قیامت (کا دن بھی) ضرور واقع ہوگا ● اور

السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ ﴿٧﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ

قسم ہے راہوں والے خوبصورت آسمان کی ● کہ تم یقیناً متضاد باتوں میں

مُّخْتَلِفٍ ۙ ﴿٨﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ ﴿٩﴾ قُتِلَ

(سر گردان) پڑے ہو ● جو حق سے پھرا ہوا ہے وہی منحرف ہوگا ● بے بنیاد باتیں کرنے

الْخَرّٰصُوْنَ ۙ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ ﴿١١﴾

والے غارت ہوں! ● جو بے خبری اور غفلت میں غرق ہیں ●

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ

وہ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ ● اس دن وہ آگ پر جلائے

يُفْتَنُوْنَ ﴿١٣﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

جائیں گے ● (انہیں کہا جائے گا کہ) اپنے عذاب کا مزہ چکھو یہ وہی عذاب ہے جس کی

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۙ ﴿١٥﴾

تمہیں جلدی تھی ● یقیناً پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور بہتے چشموں (کے کناروں) میں ہوں گے ●

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

جو کچھ ان کا پروردگار انہیں عطا کرے گا اسے لینے والے ہوں گے کہ اس سے پہلے وہ (دنیا میں)

مُحْسِنِيْنَ ؕ ﴿١٦﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾

نیکی کرنے والے تھے ● رات کا تھوڑا سا حصہ سوتے تھے ●

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

اور سحر کے وقت استغفار کیا کرتے تھے ● اور ان کے مال میں سوالی اور

موضوع آیت ۱۷۔ شب بیداری

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ صرف تین مواقع پر رات کو جاگنا چاہیئے ۱۔ نماز شب کے وقت قرآن پڑھنے کے لئے ۲۔ طلب علم کے لئے ۳۔ اس دلہن کے لئے جو اپنے شوہر کے گھر بھیجی جا رہی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۷۸)

۲۔ جو شخص عید کی رات اور نیمہ شعبان کی رات جاگ کر گزارے اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن باقی دل مردہ ہو جائیں گے۔

(بحار الانوار جلد ۹۷ ص ۸۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ راتوں کو جاگنا ذکر الٰہی کے ساتھ اولیاء اللہ کیلئے غنیمت اور متقی لوگوں کے لئے شریفانہ عبادت ہے۔

(غرر الحکم)

۴۔ راتوں کو جاگنا متقی لوگوں کا طور طریقہ اور مشتاق لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔

۵۔ افضل ترین عبادت یاد خدا میں آنکھوں کا بیدار رہنا ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ اپنی آنکھوں کو بیدار اور شکموں کو لاغر بناؤ (میدان سعی میں) اپنی قدموں کو کام میں لاؤ اپنے مال کو (اس کی راہ میں) خرچ کرو اور اپنے جسموں کو اپنے نفسوں پر نثار کر دو اور ان سے بخل نہ برتو۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۳)

۷۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگتی ہے کہ انسان سال میں اپنے آپ کو ان چار راتوں میں فارغ کر کے (جاگتا رہے) ۱۔ عید الفطر کی رات ۲۔ عید الاضحیٰ کی رات ۳۔ پندرہ شعبان کی رات اور ۴۔ یکم رجب کی رات۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۸۷)

۸۔ آنکھوں کا ذکر الٰہی کے ساتھ راتوں کو جاگنا نیک بخت لوگوں کیلئے اچھا موقع اور دوستان خدا کے لئے برائیوں سے دوری کا ذریعہ ہے۔ (غرر الحکم)

لِّلسَّآئِلِ وَ الۡمَحۡرُوۡمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِی الۡاَرۡضِ اٰیٰتٌ

محروم لوگوں کا حق بھی ہوتا تھا • اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے

لِّلۡمُوۡقِنِیۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۱﴾

نشانیاں ہیں • اور خود تمہاری ذات میں بھی (الٰہی قدرت، عظمت اور حکمت کی نشانیاں ہیں) پس کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ •

وَ فِی السَّمَآءِ رِزۡقُکُمۡ وَ مَا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ فَوَ رَبِّ

اور آسمان (اور عالم بالا) میں تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے موجود ہے • پس آسمان

السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ مِّثۡلَ مَاۤ اَنَّکُمۡ تَنۡطِقُوۡنَ ﴿۲۳﴾

ع ۱۸ ۴۳

اور زمین کے رب کی قسم! یہ بالکل اسی طرح حق ہے جس طرح تم باتیں کرتے ہو •

ہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ ضَیۡفِ اِبۡرٰہِیۡمَ الۡمُکۡرَمِیۡنَ ﴿۲۴﴾ اِذۡ

کیا آپ تک ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی داستان پہنچی ہے؟ • جب وہ ان

دَخَلُوۡا عَلَیۡہِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوۡمٌ

کے پاس آئے اور سلام کیا۔ انہوں نے کہا تم پر بھی سلامتی ہو میں

مُّنۡکَرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ فَجَآءَ بِعِجۡلٍ

تمہیں نہیں پہچانتا • پس وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک موٹا تازہ (بھنا ہوا)

سَمِیۡنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَہٗۤ اِلَیۡہِمۡ قَالَ اَلَا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿۲۷﴾

بچھڑا لے آئے • پس ان کے قریب کیا (اور نہ کھاتے ہوئے دیکھ کر) کہا: تم کھاتے کیوں نہیں؟ •

فَاَوۡجَسَ مِنۡہُمۡ خِیۡفَۃً ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ؕ وَ بَشَّرُوۡہُ

پس (ابراہیمؑ) نے ان سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا گھبرایئے نہیں اور انہیں ایک دانا

بِغُلٰمٍ عَلِیۡمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقۡبَلَتِ امۡرَاَتُہٗ فِیۡ صَرَّۃٍ فَصَکَّتۡ

لڑکے کی خوشخبری دی • تو (خوشخبری سن کر) ان کی زوجہ چلاتی ہوئی آئیں

وَجۡہَہَا وَ قَالَتۡ عَجُوۡزٌ عَقِیۡمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوۡا کَذٰلِکِ ۙ قَالَ

اور منہ پیٹ کر بولیں بانجھ بڑھیا (کیسے ماں بنے گی)؟ • (فرشتوں نے زوجہ ابراہیمؑ سے) کہا بالکل اسی

رَبُّكِ ۖ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

طرح فرمایا ہے تمہارے پروردگار نے(اور)یقیناً وہ حکمت والا خوب جاننے والا ہے ●

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ

(ابراہیمؑ نے) کہا پس اے بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہارا (اصل) مقصد کیا ہے؟● انہوں نے کہا

اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ

ہمیں مجرم قوم کی طرف بھیجا گیا ہے ● تاکہ (ہلاک کرنے

حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ

کے لیے) ان پر ڈھیلے برسائیں ● ایسے (ڈھیلے)جو تمہارے رب کے نزدیک اسراف کرنے والوں (کی

لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ

تباہی) کے لئے نشان زدہ ہیں ● پس ہم نے وہاں سے تمام

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ

مومنین کو باہر نکال لیا ● ہمیں وہاں سوائے ایک گھر کے مسلمانوں

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ

کا کوئی گھر ہی نہیں ملا ● اور ہم نے اس میں دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لئے (عبرت کی

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى

صرف) ایک نشانی چھوڑی ہے ● اور موسیٰؑ (کے واقعہ) میں بھی (نشانی اور عبرت) ہے جب ہم نے

فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ

انہیں فرعون کی طرف واضح دلیل کے ساتھ بھیجا ● توفرعون نے اپنی (طاقت کے) بل بوتے پر منہ موڑ

اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَ

لیا اور کہا جادوگر یا دیوانہ ہے ● پس ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو گرفت میں لے لیا اور انہیں دریا میں پھینک دیا

هُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ

کہ وہ قابل ملامت تھا ● اور قوم عاد (کے واقعہ) میں بھی (نشانی اور عبرت ہے)جب ہم نے ان پر ہلاکت خیز

موضوع آیت ۳۹۔ تہمت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تہمت لگائے جانے کا زیادہ سزاوار وہ شخص ہے جو اہل تہمت کا ہم نشین ہو۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۹۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ جو شخص اپنے آپ کو تہمت کے لئے پیش کرے تو اسے اس شخص کی ملامت نہیں کرنی چاہئے جو اس کے متعلق برا گمان کرے اور جو شخص اپنے راز کو چھپاتا ہے اس کا اختیار اس کے اپنے ہاتھ میں رہتا ہے۔

(قصار الجمل مشکینی)

۳۔ (حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حق و باطل کے درمیان کتنا فاصلہ ہے) تو آپؑ نے فرمایا: ''چار انگشت کا'' آپؑ نے اپنا ہاتھ کان اور آنکھ کے درمیان رکھا اور فرمایا: '' جسے تیری آنکھیں دیکھیں وہ حق ہوتا ہے اور جسے تیرے کان سنیں وہ زیادہ تر باطل ہوتا ہے''

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۱۹۵)

۴۔ اپنے بھائی کے ہر معاملہ کو نیکی پر محمول کرو جب تک کہ تمہارے پاس کوئی زیادہ غالب بات نہ پہنچے اور اگر تمہارے بھائی کے منہ سے کوئی غلط بات نکل جائے اور تم اسے اچھائی پر محمول کر سکتے ہو تو اچھائی پر محمول کرو۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۴۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ جب مومن اپنے بھائی پر کوئی تہمت لگاتا ہے تو اس کا ایمان یوں پگھل جاتا ہے جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۳۶۱)

۶۔ جو شخص اپنے بھائی کو اس کے دین میں متہم کرتا ہے تو دونوں کے درمیان احترام ختم ہو جاتا ہے۔

(کافی جلد ۲ ص ۳۶۱)

۷۔ کیا لوگوں نے حضرت مریم بنت عمران پر اس بات کی تہمت نہیں لگائی کہ ان کو یوسف نامی ایک بڑھئی کے ذریعہ حضرت عیسیٰؑ کا حمل ٹھہرا۔

(بحار الانوار جلد ۱۴ ص ۲۱۹)

۸۔ تمہارے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ جو شخص تم سے خیانت کرے تم اسے امین سمجھو اور جو شخص تمہیں امین سمجھے تم اس پر تہمت لگاؤ۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۲۲۹)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۹۔ جب حق پر ظلم و جور کا غلبہ ہو تو جائز نہیں ہے کہ کوئی کسی پر نیک گمان کرے جب تک اس سے نیکی کا علم نہ ہو جائے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۲۳۳)

۱۰۔ جو کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو وہ اس پر بہتان تراشی کرے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۴۵)

الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ

آندھی بھیجی • وہ جس پر بھی چلتی تھی اسے تباہ و برباد

كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَ فِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى

کر کے رکھ دیتی • اور قوم ثمود (کے واقعہ) میں بھی (عبرت اور نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا کہ مختصر معین مدت

حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ

تک لطف اٹھالو • پس انہوں نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو کڑک دار بجلی نے انہیں اپنی گرفت میں

هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّ مَا كَانُوْا

لے لیا اور وہ دیکھتے رہ گئے • پس ان میں کھڑے ہونے کی سکت بھی نہ رہی اور

مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا

انہیں مدد بھی نہ مل سکی • اور ان سے پہلے قوم نوح (بھی ہلاک ہو گئی) کیونکہ وہ

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا

بھی فاسق لوگ تھے • اور آسمان کو ہم نے اپنی (لا محدود) قوت سے بنایا اور ہم ہی اسے وسعت

لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

دینے والے ہیں • اور زمین کو بھی ہم نے بچھایا پس کیا خوب بچھانے والے ہیں •

وَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور ہر چیز کے جوڑے خلق کئے شاید تم نصیحت حاصل کرو •

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

پس خدا کی طرف بھاگو کہ میں اسی (اللہ) کی طرف سے تمہیں واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں •

وَ لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود مت بناؤ کہ میں اسی کی طرف سے تمہیں واضح تنبیہ

مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

کرنے والا ہوں • اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کی طرف بھی

رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا

جو رسول آیا اسے یا جادو گر کہا یا دیوانہ ● کیا ان لوگوں نے ایک دوسرے کوسفارش کی

بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ

ہوئی ہے؟(کہ انبیاء سے ایسا سلوک کرنا ہے؟نہیں)بلکہ وہ سرکش قوم ہیں ● پس آپ ان لوگوں سے روگردانی کرلیں کہ

بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾

آپ پر کوئی ملامت نہیں ہوگی ● اور نصیحت کرتے رہیں کہ نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے ●

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ

اور میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لیئے خلق کیا ہے ● میں ان سے نہ

اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾

روزی چاہتا ہوں اورنہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں ●

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ

بے شک اللہ ہی بڑارازق اور پائیدار طاقت والاہے ● پس یقیناظالموں کے لئے بھی

ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾

وہی سزائیں ہیں جوان کے ہم نواؤں کے لئے ہیں پس وہ مجھ سے جلدی مت کریں ●

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

پس کافروں پراسی دن سے پھٹکارہے جس دن سے ان کے ساتھ وعدہ کیاگیاہے ●

سُوْرَةُ الطُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۴۹

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

وَ الطُّوْرِ ۙ ﴿۱﴾ وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ ﴿۳﴾

(کوہ)طور کی قسم ● اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم ● جو کھلے ورق میں ہے ●

وَّ الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ ﴿۴﴾ وَ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ ﴿۵﴾ وَ

(اس کی قسم)اوربیت معمور(اللہ کے آباد گھر)کی قسم ● اور بلند چھت (آسمان) کی قسم ● اور

فضائل سورہ طور

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
جواس سورت کی تلاوت کرے گااللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیاوآخرت کی نیکیاں یکجا کردے گا۔
(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۵۶ (عبادت)

۱۔روایت میں ہے کہ اللہ اپنی ایک کتاب میں فرماتا ہے: "اے فرزندآدم: میں جب کسی چیز سے کہتا ہوں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا تو بھی میرے حکم کی اطاعت کر، تو میں تمہیں ایسا بنادوں گا جسے تو کہے گا کہ ہو جاتو وہ ہو جائے گی۔
(مستدرک الوسائل جلد۲ ص۲۹۸)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۲۔تم خدا کی اس طرح عبادت کروگویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہاہے۔(بحارالانوار جلد۷۷ ص۸۴)
۳۔عالم کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ امام عادل کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ مہربان آنکھوں کے ساتھ والدین کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔
(بحارالانوار جلد۷۴ ص۷۳)
۴۔عبادت کی سستی ہے۔
(بحارالانوار جلد۷۷ ص۶۱)
۵۔سکون و وقار عبادت کی زینت ہے۔
(بحارالانوار جلد۷۷ ص۱۷۱)

حضرت امام علی علیہ السلام:
۶۔بہت سے عبادت گزار ایسے بھی ہوتے ہیں جو بے دین ہوتے ہیں۔(غررالحکم)
۷۔عبادت پانچ طرح کی ہوتی ہے: ۱۔پیٹ کا خالی ہونا۔ ۲۔قرآن مجید کی تلاوت۔ ۳۔شب بیداری کا نماز تہجد۔ ۴۔صبح کے وقت اللہ کی بارگاہ میں گریہ و زاری۔ ۵۔خوف خدا میں رونا۔
(مستدرک الوسائل جلد۲ ص۲۹۴)
۸۔جو خواہشات نفسانی پر قابو نہیں رکھتا وہ عبادت کی لذت کیسے حاصل کرسکتاہے؟(غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۹۔ہمیشہ کوشش کرتے رہو اور خود کو خدا کی عبادت اور اطاعت کی حدود سے باہر نہ نکالو، کیونکہ خداوندتعالیٰ اپنی عبادت کے حق کو واپس نہیں پلٹاتا۔
(بحارالانوار جلد۷۲ ص۳۲۲)

حضرت امام رضا علیہ السلام:
۱۰۔خدا کی سب سے پہلے عبادت اس کی معرفت ہے۔ اور اس کی اصل اس کی توحید (یعنی اسے ایک جاننا ہے)۔(عیون اخبارالرضا جلد۱ ص۱۲)

الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾

موجزن سمندر کی قسم ● کہ یقیناً آپ کے پروردگار کا عذاب واقع ہونے والا ہے ●

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾

اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے ● جس دن آسمان سختی کے ساتھ لپیٹ دیا جائے گا ●

وَّ تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾

اور پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر بڑی تیزی سے چلنے لگیں گے ● تو (اس دن) جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے ●

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ

جو اپنی بے ہودگیوں میں کھیلتے رہے ہیں ● اس دن انہیں جہنم کی آگ میں سختی سے

جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

دھکیلا جائے گا ● (انہیں کہا جائے گا) یہ وہ آگ ہے جسے تم ہمیشہ جھٹلایا کرتے تھے ●

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا

تو کیا یہ (عذاب) بھی جادو ہے یا تمہیں کچھ نظر نہیں آتا؟ ● اسی میں جل مرو پس

فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا

چاہے صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لیے برابر ہے (کیونکہ) تمہیں اپنے اعمال

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ

ہی کی سزا دی جارہی ہے ● بے شک پرہیزگار لوگ (جنت کے) باغات اور بے بہا

جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ

نعمتوں میں ہیں ● وہ اپنے رب کی طرف سے عطا کردہ چیزوں اور دوزخ کے عذاب سے بچائے جانے پر

وَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

خوش و مسرور ہیں۔ ان کے رب نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالیا ہے ● (انہیں کہا جائے گا کہ)

هَنِيْٓـئًۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ

خوشگواری سے کھاؤ اور پیو یہ تمہارے ہی اعمال کا بدلہ ہے ● ہم ردیف مسندوں پر تکیہ کیے ہوئے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:
۱۱۔ کسی شخص سے پوچھا کہ تم کیا کام کرتے ہو؟ اس نے کہا: خدا کی عبادت کرتا ہوں، فرمایا: تمہاری کفالت کون کرتا ہے؟ کہا: میرا بھائی! آپؑ نے فرمایا: پھر تو وہ تجھ سے زیادہ عابد ہوا۔
(تنبیہ الخواطر ص۵۲)

مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِيْنَ

اور ہم نے (خوبصورت) بڑی آنکھوں والی حوروں کو ان کے عقد میں دے دیا ہے ● اور جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ

لے آئے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد

ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ

کو بھی ان کے ساتھ ملحق کردیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں

امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ

کریں گے کہ ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہوتا ہے ● اور انہیں مسلسل ہر قسم

لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ

کے پھل اور پسندیدہ گوشت دیں گے ● وہ وہاں آپس میں (پاکیزہ شراب سے لبریز) جام چلائیں

فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

گے جس میں نہ بیہودگی ہوگی نہ گناہ ● اور ان کی خدمت کے لیے ایسے نوجوان غلام ان کے ارد گرد چکر

كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

لگائیں گے کہ گویا سیپ میں چھپے موتی ● اور وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے (ان

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا

نعمتوں کا سبب) پوچھیں گے ● کہیں گے کہ اس سے پہلے (دنیا میں) ہم اپنے گھر

مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰنَا عَذَابَ

والوں کے خیر خواہ تھے ● پس خدا نے ہم پر منت لگائی اور ہمیں تباہ کن

السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ

عذاب سے بچالیا ● بے شک ہم پہلے سے (دنیا میں ہی) اسی (اللہ) کو پکارا کرتے تھے کہ بے شک

الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ

وہی احسان کرنے والا مہربان ہے ● پس (لوگوں کو یہ نعمتیں) یاد دلائیں کہ آپؐ اپنے پروردگار کے لطف

لَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ

سے نہ توکاہن ہیں اورنہ مجنون ● بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے ہم جس کی دردناک

الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾

موت کے منتظر ہیں ● کہہ دیں کہ تم انتظار میں رہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ●

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾

کیاان کی عقلیں انہیں یہی (تہمت لگانے کا) حکم دیتی ہیں یاوہ خودسرکش لوگ ہیں؟ ●

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

کیاوہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے (اللہ کی طرف) ان باتوں کی جھوٹی نسبت دی ہے؟ (ایسانہیں) بلکہ وہ لوگ ایمان نہیں لاتے ●

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ

پس اگروہ سچے ہیں تو اس (قرآن) جیسا کوئی کلام لے کرآئیں ● کیاوہ

خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا

بغیر کسی چیز کے پیداکیے گئے ہیں یاوہ اپنے خالق آپ ہیں؟ ● یاانہوں نے آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ

کوخلق کیا ہے؟ بلکہ وہ (خالق کے وجودکا) یقین نہیں رکھتے ● یاان کے پاس آپؐ کے

خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

رب کے خزانے ہیں یاان کے پاس حکومت اورغلبہ ہے؟ ● یاان کے پاس (ایسی) سیڑھیاں

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ

ہیں جن کے ذریعہ وہ (آسمان کے رازوں کو) کان لگاکرسنتے ہیں (اس صورت میں) ان کاسننے والے واضح اور پختہ

مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ

دلیل لے کرآئے ● آیااللہ کے لئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟ ● یاآپ ان سے

تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ

(رسالت کا) ایسا اجر مانگتے ہیں جن کی ادائیگی ان پر بھاری ہے؟ ● یاان

موضوع آیت ۲۹۔ جنون

۱۔ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجنون کے پاس سے گزرے اورپوچھا" اسے کیا ہوا ہے؟ جواب ملا یہ مجنون (دیوانہ) ہے" آپ نے فرمایا: "یہ (دیوانہ نہیں) مصیبت زدہ ہے دیوانہ تووہ ہوتاہے جو دنیاکوآخرت پر ترجیح دے"
(مشکوٰۃالانوار ص۲۷۰)

۲۔ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ جوانی دیوانگی کا ایک شعبہ ہے۔ (بحارالانوار جلد۷۷ ص۱۳۳)

۳۔ جناب رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرماتھے کہ وہاں سے ایک شخص گذرا کچھ لوگوں نے کہاکہ یہ دیوانہ ہے، حضورؐ نے فرمایا: "بلکہ یہ مصیبت زدہ ہے دیوانہ تووہ (مردیاعورت) ہے جس نے اپنے شباب کوخدا کے غیر کی اطاعت میں ضائع کردیا"
(مشکوٰۃالانوار ص۲۶۹)

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام:
۴۔ غیظ وغضب جنون کی ایک قسم ہے کیونکہ اس کے حامل کوپشیمانی اٹھانی پڑتی ہے اوراگروہ پشیمان نہ ہوتواس کاجنون مستقل ہوتاہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام:
۵۔ جوشخص ہر سوال کاجواب دے (اورخود کوبڑاعالم سمجھے) وہ مجنون ہے۔ (معانی الاخبار ص۲۳۶)

عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۴۱﴾ اَمۡ يُرِيۡدُوۡنَ

کے پاس غیب (کی طاقت) ہے پس وہ (جو چاہیں لوح محفوظ میں) لکھ لیتے ہیں ● یاوہ (حق کو مٹانے کے

كَيۡدًا‌ ؕ فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هُمُ الۡمَكِيۡدُوۡنَ ﴿۴۲﴾ اَمۡ لَهُمۡ

لیے) فریب دینا چاہتے ہیں تو (جان لیں کہ) کافر لوگ خود ہی چال کا شکار ہوں گے ● یا اللہ کے علاوہ

اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ‌ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۴۳﴾

کوئی اوران کا معبود ہے؟ خدا پاک ہے ہر اس چیز سے جس کے ساتھ وہ اسے شریک ٹھہراتے ہیں ●

وَاِنۡ يَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ

وہ (اتنا ہٹ دھرم ہیں کہ) اگر دیکھ بھی لیں کہ آسمان کا ٹکڑا گر رہا ہے پھر بھی کہیں گے کہ یہ (عذاب

مَّرۡكُوۡمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرۡهُمۡ حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ فِيۡهِ

نہیں) گھنے بادل ہیں ● پس انہیں اس دن تک (اپنے حال پر) چھوڑ دیں جس دن وہ کڑک (کے عذاب)

يُصۡعَقُوۡنَ ﴿۴۵﴾ يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔا وَّلَا

سے دوچار ہوں گے ● اس دن نہ ان کی چالبازی انہیں (عذاب الٰہی سے) بے نیاز کرے گی اور نہ ہی

هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا عَذَابًا دُوۡنَ

ان کی مدد کی جائے گی ● اور یقیناً! ظالموں کے لئے اس کے علاوہ اور بھی عذاب ہوگا

ذٰلِكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ

(دنیا میں یا برزخ میں) لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے ● اور آپؐ اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعۡيُنِنَا‌ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِيۡنَ

کریں کہ یقیناً آپؐ ہماری نگرانی میں ہیں اور جب (نیند سے بیدار ہو کر) کھڑے ہوں اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ

تَقُوۡمُۙ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ ﴿۴۹﴾

تسبیح کریں ● اور رات کے ایک حصہ میں بھی اور ستاروں کے ڈوبنے کے وقت بھی اس (اللہ) کی تسبیح کریں ●

سُوۡرَةُ النَّجۡم بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آیَاتُهَا ۶۲

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

فضائل سورہ والنجم

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص پابندی کے ساتھ ہر دن یا رات کو اس سورت کی تلاوت کرے گا تو وہ لوگوں کے درمیان قابل ستائش زندگی گزارے گا، اللہ اس کے گناہ معاف کردے گا اور لوگوں میں محبوب ہوگا۔

(وسائل الشیعہ ج ۶ ص ۲۵۶)

موضوع آیت ۴۷۔ آثار ظلم

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ اللہ کی نعمتوں میں تبدیلی پیدا کرنے والی، اس کی عقوبتوں کو جلد بلاوا دینے والی کوئی چیز اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ ظلم پر باقی رہا جائے، کیونکہ اللہ مظلوموں کی پکار کو سنتا ہے اور ظالموں کے لیے موقع کا منتظر رہتا ہے۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۵۳)

۲۔ جو ظلم کرتا ہے اس کی زندگی کا رشتہ جلد ٹوٹ جاتا ہے، وہی ظلم اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ ظلم کی سواری پر سوار شخص کو تباہی اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ ظلم کے شہسوار کی سواری ٹھوکر کھا کر اسے گرا دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ ظلم کے ذریعہ نعمتیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ (غرر الحکم)

۶۔ انسان اپنے بیٹے کی موت پر تو سو سکتا ہے لیکن ظلم پر اسے نیند نہیں آتی۔ (غرر الحکم)

۷۔ جو ظلم کرتا ہے اسے اپنا ظلم ہی تباہ کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ جو ظالمانہ کاروائیاں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جلد ہلاک کر دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ ظلم اور جور سے کنارہ کشی کرو، کیونکہ ظلم تلوار اٹھانے کی دعوت دیتا ہے اور جور گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیتا ہے اور سزا و انتقام میں تاخیر نہیں ہوتی۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ سرکشی اور دروغگوئی، انسان کو دین اور دنیا میں ہلاک کر دیتی ہے اور نکتہ چینی کرنے والے کے سامنے اس کی خامیوں کو کھول دیتی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۷ اص ۱۲)

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰی ۝۱ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَ مَا غَوٰی ۝۲

قسم ہے ستارے کی جب وہ اترے ● تمہارا رفیق (حضرت محمدؐ) نہ گمراہ ہوا نہ منحرف ●

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝۴

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے ● (ان کی باتیں) تو صرف وحی ہوتی ہیں جو ان پر نازل ہوتی ہے ●

عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ۝۵ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰی ۝۶ وَ هُوَ

شدید طاقت والے (اللہ) نے انہیں (وحی کی) تعلیم دی ● جو صاحب قوت ہے پھر صاحب اقتدار بھی ● اور جبکہ وہ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ۝۷ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝۸ فَکَانَ قَابَ

(حضرت محمدؐ) بلند ترین افق پر تھے ● پھر وہ نزدیک سے نزدیک تر ہوئے ● یہاں تک کہ دو کمانوں کے

قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝۹ فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ۝۱۰ مَا

برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا ● پھر اللہ نے اپنے بندے کو جو وحی کی سو وہ بھیج دی ● جو

کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۝۱۱ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا

کچھ (آنکھوں نے) دیکھا دل نے اسے نہیں جھٹلایا ● تو کیا تم ان کے ساتھ اس بارے میں جھگڑتے ہو جو انہوں

یَرٰی ۝۱۲ وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ۝۱۳ عِنْدَ سِدْرَةِ

نے دیکھا؟ ● بے شک انہوں نے ایک اور مرتبہ (بلانے پر) بھی اسے دیکھا ● سدرة المنتہیٰ

الْمُنْتَهٰی ۝۱۴ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ۝۱۵ اِذْ یَغْشَی

کے نزدیک ● جس کے پاس ہی باغِ امن ہے ● جب سدرة المنتہیٰ

السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ۝۱۶ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ۝۱۷

کو ڈھانپا جس (نور) نے سو اسے ڈھانپا ● نگاہ نے نہ انحراف کیا نہ زیادتی کی ●

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی ۝۱۸ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ

یقیناً انہوں نے اپنے رب کی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ کیا ● کیا تم نے لات اور عزیٰ (بتوں)

وَ الْعُزّٰی ۝۱۹ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ۝۲۰ اَلَکُمُ

کو دیکھا ہے؟ ● اور ایک تیسرے بت منات کو بھی؟ ● کیا (تمہارے خیال میں) تمہارے

الذَّكَرُ وَلَهُ الۡاُنۡثٰى ﴿۲۱﴾ تِلۡكَ اِذًا قِسۡمَةٌ ضِيۡزٰى ﴿۲۲﴾ اِنۡ هِىَ

لئے بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں ہیں● پھر تو یہ ایک غیر منصفانہ تقسیم ہے● یہ توصرف

اِلَّاۤ اَسۡمَآءٌ سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ

چندوہ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباؤاجدانے گھڑے ہیں جن (کی حقانیت) کے

بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ‌ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهۡوَى

لئے اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی وہ (مشرکین) توصرف اپنے گمان اور اپنی خواہشات

الۡاَنۡفُسُ‌ۚ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمُ الۡهُدٰى ؕ﴿۲۳﴾ اَمۡ

کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی تھی● یا (تمہارے

لِلۡاِنۡسَانِ مَا تَمَنّٰى ۖ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الۡاٰخِرَةُ وَالۡاُوۡلٰى ﴿۲۵﴾ وَ

خیال میں) انسان ہر آرزو پالیتا ہے؟● پس آخرت اور دنیا (سب کچھ) اللہ کے لئے ہے● اور

كَمۡ مِّنۡ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغۡنِىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا

آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ایسے ہیں کہ جن کی سفارش کوئی فائدہ نہیں دے گی مگر

اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ يَّاۡذَنَ اللّٰهُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَرۡضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ

اس کے بعد کہ اللہ جسے چاہے اور جس سے راضی ہو (شفاعت کی اجازت دے)● بے شک

الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوۡنَ الۡمَلٰٓـئِكَةَ

وہی لوگ فرشتوں کے بیٹیوں والے نام رکھتے ہیں جو

تَسۡمِيَةَ الۡاُنۡثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ‌ؕ اِنۡ

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ● اور اس بارے میں انہیں کوئی علم بھی نہیں ہوتا۔ وہ

يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ‌ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِىۡ مِنَ الۡحَـقِّ

توصرف گمان کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ گمان تو (انسان کو) حق سے کبھی بھی

شَيۡـًٔا‌ ۚ﴿۲۸﴾ فَاَعۡرِضۡ عَنۡ مَّنۡ تَوَلّٰى ۙ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَلَمۡ

بے نیاز نہیں کرتا● پس جو بھی ہمارے ذکر سے روگرداں ہوتا ہے اور صرف دنیاوی زندگی کا ہی طلبگار

ع ۵ / ۵

سورۃ النجم۔ موضوع آیت ۲۳
خواہشات، رنج و غم اور انحراف کی بنیاد ہیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خواہشات کو "ہویٰ" اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ خواہشات کے بندے کو پستی میں گرا دیتی ہیں۔
(سنن دارمی)

۲۔ مرغوب اور خواہشات کی چیزوں سے خدا کی پناہ مانگو۔ (کنزالعمال حدیث ۶۱۶۰)

۳۔ ابلیس کہتا ہے کہ "میں نے لوگوں کو گناہ کے ذریعے سے تباہ کیا اور لوگوں نے مجھے استغفار کے ذریعے تباہ کر دیا، اور جب میں نے یہ دیکھا تو پھر میں نے لوگوں کو خواہشات کے ذریعے تباہ کر دے ا اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ راہ ہدایت پر ہیں اسی لئے وہ استغفار نہیں کرتے"
(الترغیب الترہیب جلد ۱ ص ۸۷)

۴۔ اپنے آپ کو اذیت پہنچانے سے بچتے رہو اور خدا کی نافرمانی میں اپنے نفس کی اتباع نہ کرو، ورنہ قیامت کے دن تمہارا نفس تمہارے ساتھ جھگڑا کرے گا اور تم اپنے آپ پر لعنت کرو گے، مگر یہ کہ خدا بخش دے اور اپنی رحمت سے سب کچھ چھپا دے۔
(المحجۃ البیضاء جلد ۵ ص ۱۱۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ خواہشات نفسانی تمام رنج و غم کی بنیاد ہیں۔
(غررالحکم)

۶۔ خواہشات نفسانی فتنوں کی سواریاں ہیں۔
(غررالحکم)

۷۔ فتنوں کے وقوع کا آغاز نفسانی خواہشیں ہوتی ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے اور وہ نئے ایجاد کردہ احکام کہ جن میں قرآن کی مخالفت کی جاتی ہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۵۰)

۸۔ زید بن صوحان نے (امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں) عرض کیا: "یا امیر المومنینؑ! کونسی ایسی طاقت ہے جو سب سے زیادہ غالب اور قوی ہے؟"۔۔ آپؑ نے فرمایا "خواہشات"
(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۷۶)

۹۔ خواہشات تباہ کن ساتھی ہیں۔ (غررالحکم)

۱۰۔ عقل کی آفت خواہشات ہیں۔ (غررالحکم)

موضوع آیت ۳۲۔ فحش کلامی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جنت کا داخلہ ہر اس انسان پر حرام ہے جو بدکلامی کرتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۸۰۸۵)

۲۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کو ہر اس شخص پر حرام کر دیا ہے جو بدگو، فحش گوئی کرنے والا اور بے حیا ہو

يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ

ہوتا ہے آپؐ بھی اس سے رخ پھیرلیں● ان کی علمی پہنچ

الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَ

تو یہی ہے یقیناً آپ کا پروردگار ہراس شخص کو اچھی طرح جانتا ہے جواپنے راستے سے بھٹک

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا

گیاہے۔اوراس کو بھی جوہدایت پاگیاہے● اور آسمانوں اور زمین

فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ

میں جوبھی ہے اسی اللہ کا ہے تاکہ بدکرداروں

يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ

کوان کے اعمال کی سزادے اورنیک لوگوں کواچھائی کی جزادے● یہ(نیک لوگ)وہ ہیں

يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ

جوکبیرہ گناہوں اوربدکاریوں سے اجتناب کرتے ہیں مگر جو خطاانجانے میں سرزدہوجائے تو(اس صورت

رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ

میں)آپ کارب یقیناًبڑی بخشش والاہے اوروہ تمہارے متعلق سب سے زیادہ جانتاہے کیونکہ جب اسی نے

مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا

تمہیں زمین سے پیداکیاہے اورجب تم اپنی ماؤں کے شکم میں(جنین کی صورت میں)پوشیدہ تھے۔پس تم

تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ

اپنے آپ کوبالکل پاکیزہ مت سمجھووہی پرہیزگاروں کواچھی طرح جانتاہے● کیاآپ نے منہ پھیرنے

الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَ اَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ اَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ

والے کودیکھا؟● اور تھوڑاساعطیہ دے کرہاتھ کھینچ لیا؟● کیااس کے پاس علم غیب ہے

عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ

کہ (جس سے وہ حقائق کو) دیکھ لیتاہے؟● یااسے موسیٰؑ کے صحیفوں میں موجودباتوں کی خبر

ع ٧ ٢

جسے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ کیا کہہ رہاہے یا اس کے بارے میں کیا کہا جارہاہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۱۲)

۳۔بدترین انسان وہ ہے جسے لوگ اس کی بدکلامی کے ڈر سے چھوڑ جائیں۔(کنزالعمال حدیث ۸۰۸۲)

۴۔جب کوئی شخص تمہارے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جو وہ تمہارے متعلق جانتاہے، تو تم اس کے بارے میں کوئی ایسی بات نہ کہو جو تم جانتے ہو۔اس طرح سے تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اس پر اس کا وبال ہوگا۔(کنزالعمال حدیث ۸۰۸۶)

۵۔اللہ تعالیٰ باحیا اور پاکدامن شخص کو دوست رکھتاہے او فحش گوئی کرنے والے ضدی سائل کو ناپسند کرتاہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۱۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔بےوقوف ترین انسان وہ ہے جو بدگوئی پر فخر کرتا ہے۔(غررالحکم)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۷۔جو شخص لوگوں کے بارے میں ایسی باتیں کرتاہے جو ان میں پائی جاتی ہیں، تو لوگ بھی اس کے بارے میں ایسی باتیں کریں گے جو اس میں نہیں پائی جاتیں۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۱)

حضرت امام باقر علیہ السلام:

۸۔اللہ بدگوئی اور بدکلامی کرنے والے شخص کو سخت ناپسند فرماتاہے۔(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۱۶)

۹۔جس کی زبان سے لوگ ڈریں وہ جہنمی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۲۸۳)

مُوْسٰى ۝٣٦ وَ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۝٣٧ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ

نہیں دی گئی؟ ● اورابراہیم ؑ (کے صحیفوں) کی جس نے (حق اطاعت) پورا کیا ● (اور وہ یہ) کہ کوئی بھی کسی

وِّزْرَ اُخْرٰى ۝٣٨ وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا

دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا ● اور یہ کہ انسان کے لئے اس کی سعی و کوشش کے علاوہ کچھ

سَعٰى ۝٣٩ وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝٤٠ ثُمَّ يُجْزٰىهُ

نہیں ہے ● اور یہ کہ اس کی سعی و کوشش عنقریب اسے دکھا دی جائے گی ● پھر اسے اس

الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝٤١ وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝٤٢ وَ اَنَّهٗ

کا پورا بدلہ ملے گا ● اور یہ کہ انتہا آپ کے رب کی طرف ہے ● اور یہ کہ

هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ۝٤٣ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْيَا ۝٤٤ وَ

وہی ہنساتا اور رلاتا ہے ● اور یہ کہ وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے ● اور

اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ۝٤٥ مِنْ نُّطْفَةٍ

یہ کہ اسی نے نر اور مادہ دونوں جوڑے خلق کئے ہیں ● اس نطفہ سے

اِذَا تُمْنٰى ۝٤٦ وَ اَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝٤٧ وَ اَنَّهٗ

جب (رحم میں) ڈالا جائے ● اور یہ کہ (قیامت میں) دوسری مرتبہ پیدا کرنا بھی اسی کے اوپر ہے ● اور یہ کہ وہی

هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰى ۝٤٨ وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝٤٩

بے نیاز بھی کرتا ہے اور نیاز مند بھی ● اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا رب ہے ●

وَ اَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَ اۨ لْاُوْلٰى ۝٥٠ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَآ اَبْقٰى ۝٥١

اور یہ کہ اسی نے عاد کی گزشتہ نسل کو ہلاک کیا تھا۔ اور ثمود کو بھی پس کچھ بھی نہ چھوڑا ●

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ۝٥٢

اور ان سے پہلے قوم نوح کو بھی کیونکہ وہ ان سے بھی زیادہ ظالم اور سرکش تھے ●

وَ الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝٥٣ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝٥٣ فَبِاَيِّ

اور (قوم لوط کی) بستیوں کو الٹا کر گرادیا ● پس ان کو جس (عذاب) نے ڈھانپا سو ڈھانپ ہی دیا ● پس تم اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ

رب کی کون کون سی نعمت میں شک وتردید کروگے؟ ● یہ (نبی) بھی گزشتہ خبردار کرنے والے انبیاء کی طرح

الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ایک خبردار کرنے والا ہے ● آنے والی (قیامت) نزدیک ہوگئی ● جس (کی سختیوں) کو اللہ کے سوا اور کوئی دور

كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

کرنے والا ہی نہیں ● تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو ● اور

تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾

ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو ● تم غفلت میں مست ہو ●

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ (السجدة)

پس اللہ کے لئے سجدہ کرو اور عبادت کرو ●

(ع ۳ / ۷)

سُوْرَةُ الْقَمَرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۵۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً

قیامت نزدیک ہوگئی اور چاند شق ہوگیا ● اور اگر وہ (کافر) کوئی معجزہ

يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْٓا

دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ کر کہیں: یہ تو مسلسل جادو ہے ● اور جھٹلایا اور اپنی

اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ

خواہشات کی پیروی کی اور ہر کام کا اپنا انجام ہے ● اور یقیناً ان کے پاس ایسی اہم خبریں آچکی

الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ

ہیں جو انہیں (کفر سے) روکنے والی ہیں ● (اگرچہ وہ) موثر حکیمانہ (باتیں) ہیں مگر نصیحتوں

النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى

کا کوئی اثر نہ ہوا ● پس آپؐ ان سے رخ موڑ لیں اور اس دن (کا انتظار کریں) جب پکارنے والا انہیں ناپسندیدہ چیز

فضائل سورہ قمر

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قبر سے نکال کر بہشت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار کرے گا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۵۔ حکمت (دانشمندی)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ جاہلوں کو حکمت بیان نہ کرو کہ اس طرح تم حکمت پر ظلم کروگے، اور حکمت کے لائق افراد سے اسے مت روکو کہ یہ ان پر ظلم ہوگا۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۷۹)
۲۔ نااہلوں کو حکمت دینے والا شخص ایسا ہے جیسے کوئی شخص خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتی، اور سونا ڈال دے۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۸۱)
۳۔ حضرت علی علیہ السلام:
حکماء نے جب حکمت کو نااہلوں کے پاس چھوڑا تو اسے ضائع کردیا۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۴۵)

شَیۡءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبۡصَارُهُمۡ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ

(دوزخ) کی طرف بلائے گا ● حالانکہ (دہشت اور شرمندگی) کی وجہ سے ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور بکھرے

كَاَنَّهُمۡ جَرَادٌ مُّنۡتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّهۡطِعِیۡنَ اِلَی الدَّاعِ ؕ یَقُوۡلُ

ہوئے ٹڈی دل کی طرح اپنی قبروں سے نکلیں گے ● وہ سر اٹھائے سراسیمہ پکارنے والے کی طرف دوڑے چلے

الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا یَوۡمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ

جائیں گے اور کفار کہیں گے یہ تو نہایت سخت دن ہے ● ان (کفار) سے پہلے بھی قوم نوح[۴]

فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا وَ قَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ وَّ ازۡدُجِرَ ﴿۹﴾ فَدَعَا

نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور اسے دیوانہ اور بھٹکا ہوا کہا تھا ● تو نوحؑ نے اپنے رب سے دعا کی

رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ

کہ میں مغلوب (اور گھرا ہوا) ہوں پس (اے اللہ میری فریاد کو پہنچ اور) میری مدد فرما ● تو ہم نے زور دار برسنے

السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّ فَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُیُوۡنًا

والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے ● اور زمین سے کئی چشمے نکالے پس

فَالۡتَقَی الۡمَآءُ عَلٰۤی اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ وَ حَمَلۡنٰهُ عَلٰی

(آسمان اور زمین کا) پانی حتمی فیصلہ کے مطابق آپس میں مل گیا ● اور ہم نے نوحؑ کو تختوں

ذَاتِ اَلۡوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجۡرِیۡ بِاَعۡیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنۡ

اور میخوں والی (کشتی) پر سوار کیا ● جو ہماری نگرانی میں چلتی رہی اور یہ اس (نبی) کی جزا ہے جس کا

كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدۡ تَّرَكۡنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

انکار کیا گیا تھا ● اور ہم نے اس کشتی کو نشانی کے طور پر باقی رکھا تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے ●

فَكَیۡفَ كَانَ عَذَابِیۡ وَ نُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ

پس (وہ دیکھے کہ) میرا عذاب اور تنبیہ کی کیا کیفیت ہے ● اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل

لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتۡ عَادٌ فَكَیۡفَ

کے لیے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت کرنے والا؟ ● اور قوم عاد نے بھی اپنے پیغمبر کو جھٹلایا تھا

كَانَ عَذَابِيْ وَ نُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

پس (دیکھ لیا کہ) میرا عذاب اور تنبیہ کیسی ہے؟● ہم نے ان کی طرف مسلسل

صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

نحس دن میں سخت اور ٹھنڈی ہوا کا طوفان بھیجا● وہ لوگوں کو جڑ سے اکھڑے

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ

ہوئے کھجور کے درختوں کی مانند اڑا دیتا تھا● پس میرا عذاب اور

نُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

تنبیہ کیسی ہے؟● اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے، پس ہے کوئی نصیحت

مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا

حاصل کرنے والا؟● ثمود نے بھی خبردار کرنے والے (انبیاء) کو جھٹلایا● اور کہا تھا کہ کیا ہم اپنے

مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾

ہی میں سے ایک انسان کی پیروی کریں، تب تو یقیناً ہم گمراہی اور گہری دیوانگی میں ہوں گے●

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ

کیا ہمارے درمیان میں سے صرف اسی پر ہی وحی نازل ہوئی ہے؟ بلکہ (یوں لگتا ہے کہ) وہ نہایت جھوٹا اور

اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا

خودپسند ہے● عنقریب وہ کل کو جان لیں گے کہ کون جھوٹا اور خود پسند ہے● بے شک ہم

مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ

ان کی آزمائش کے لیے ان کی طرف اونٹنی بھیجنے والے ہیں اور کہا: (اے صالح) تم ان کے (انجام کے) اوپر نگران

اصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَ نَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ

رہو اور صبر کرو● اور انہیں بتا دو کہ پانی ان (لوگوں اور اونٹنی) کے درمیان تقسیم ہو چکا ہے اور ہر

شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى

کوئی اپنی باری پر حاضر ہو● پس انہوں نے اپنے ساتھی کو پکارا اور اس نے موافقت کی اور اس کی کونچیں

ع ۲۲ ۸

موضوع آیت ۲۵۔ جھوٹا انسان

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے ''کذاب'' یعنی بہت ہی جھوٹا انسان، لکھ دیتا ہے۔(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۲۳۵)

۲۔اس شخص پر افسوس ہے جو باتوں باتوں میں جھوٹ بولتا ہے جس سے لوگ ہنستے ہیں، اس پر بہت ہی افسوس ہے۔(کنزالعمال حدیث ۸۲۱۵)

۳۔انسان جھوٹ بولتا رہتا اور اسے اپنی عادت بنالیتا ہے اس سے اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹوں کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے (الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۹۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ جھوٹے لوگوں کے علم میں کوئی بھلائی نہیں۔

(غررالحکم)

۵۔وثوق کے بغیر کوئی بات نہ کرو ورنہ جھوٹے کہلاؤ گے۔ (بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۱۰)

۶۔تم میں سے جو شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے تو اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل میں سوئی کی نوک کے برابر سچائی کا کوئی مقام نہیں رہ جاتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ''بہت ہی جھوٹا'' مشہور ہو جاتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۸۲ ص ۲۲۹)

۷۔ جھوٹا انسان واضح دلیلوں سے ہلاک ہوتا ہے اور اس کے پیروکار شبہات سے ہلاک ہوتے ہیں۔

(کافی جلد ۲ ص ۲۳۹)

۸۔ عبدالرحمٰن بن حجاج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ: ''آیا جھوٹا شخص وہی ہوتا ہے جو کسی بات میں جھوٹ بولے؟'' فرمایا: ''نہ! یہ تو عام طور پر ہی ہوتا ہے کہ ہر شخص کسی نہ کسی وقت جھوٹ بول ہی لیتا ہے، حقیقی معنوں میں جھوٹا وہ ہوتا ہے کہ جس کی طبعیت میں جھوٹ پایا جاتا ہو۔''

(بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۲۴۸)

۹۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ''قصہ گو'' لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آیا ان کی باتوں کو سننا جائز ہے؟ فرمایا ''نہ!'' پھر فرمایا: ''جو کسی بولنے والے کی باتوں کو کان لگا کر سنتا ہے وہ اس کی پرستش کر رہا ہوتا ہے، اگر بولنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بات کر رہا ہوتا ہے تو وہ خدا کی پرستش کر رہا ہوتا ہے۔اور اگر بولنے والا ابلیس کی طرف سے بات کر رہا ہوتا ہے تو وہ ابلیس کی پوجا کر رہا ہوتا ہے۔'' (بحارالانوار جلد ۷۲ ص ۲۶۴)

فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ نُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا

کاٹ ڈالیں ● پس (دیکھ لیں کہ) میرا عذاب اور تنبیہ کیسی ہے؟ ● (اس جرم کی سزا میں) ہم نے

عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾

ان پر ایک (تباہ کن کڑک اور) چیخ بھی بھیجی تو وہ باڑ والے کے بھوسے کی طرح خشک ہوگئے ●

وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ●

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

قوم لوطؑ نے بھی خبردار کرنے والوں کو جھٹلایا ● ہم نے ان پر ہوا کے

حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ

ساتھ پتھر بھی برسائے اور فقط آلِ لوطؑ کو سحر کے وقت بچالیا ● (یہ نجات) ہماری طرف

عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَ لَقَدْ

سے ایک نعمت تھی اور جو شکر ادا کرتا ہے ہم اسے ایسی جزا دیتے ہیں ● لوطؑ نے انہیں ہمارے قہر و

اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَ لَقَدْ

غضب سے خبردار کیا تھا لیکن وہ لوطؑ کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے ● اور قوم لوطؑ (والے بری نیت

رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا

سے) ان کے مہمانوں کو ان سے طلب کرنے لگے تو ہم نے ان کی آنکھوں کی بینائی لے لی، تو اب میرے

عَذَابِيْ وَ نُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَ لَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ

عذاب اور میرے متنبہ کرنے کو چکھو ● اور ان کے پاس صبح سویرے ایک دائمی

مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَ نُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا

عذاب نازل ہوگیا ● پس میرے عذاب اور میرے متنبہ کرنے کو چکھو ● اور بتحقیق ہم نے قرآن کو

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَ لَقَدْ جَآءَ اٰلَ

نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا، تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ ● اور تحقیق فرعون والوں

ع ١٨ ٢ ٩

موضوع آیت ۳۷۔ مہمان

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے، اور صاحب خانہ کے گناہ لے کر جاتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۶۱)

۲۔ جو اللہ اور آخرت (قیامت) کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیئے۔
(بحارالانوار جلد ۶۲ ص ۲۹۲)

۳۔ مہمان دو راتوں تک مہمان ہوتا ہے، تیسری رات گھر کا فرد ہو جاتا ہے جو کچھ مل جائے اسے کھالے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۴۵۶)

۴۔ تم میں سے جو شخص قدرت نہیں رکھتا وہ اپنے مہمان کے لئے ہر گز تکلف نہ کرے۔
(کنزالعمال حدیث ۲۵۸۷۶)

۵۔ مہمان کا تم پر یہ حق بنتا ہے کہ (اس کے رخصت ہوتے وقت) اسے اپنے گھر کی حدود سے باہر دروازے تک اپنے ساتھ لے کر چلو۔
(وسائل الشیعہ باب العشرۃ ۱۲۸ حدیث ۲)

۶۔ اس شخص کی دعوت ولیمہ میں جانا مکروہ ہے جہاں پر مالدار لوگ موجود ہوں اور غریب آدمی نہ ہوں۔
(بحار جلد ۷۵ ص ۴۴۸)

۷۔ جس گھر میں مہمان نہیں آتا، اس میں فرشتے بھی نہیں آتے۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۶۱)

۸۔ ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کو غمگیں حالت میں دیکھا گیا تو اس کی وجہ پوچھی گئی آپؑ نے فرمایا: ''ایک ہفتہ ہوگیا ہے کہ کوئی مہمان میرے پاس نہیں آیا۔'' (بحارالانوار جلد ۴۱ ص ۲۸)

۹۔ بدن کی غذا کھانا کھانا ہے اور روح کی غذا کھانا کھلانا ہے۔ (مشکوۃ الانوار ص ۳۲۵)

۱۰۔ (علاء بن زیاد حارثی سے حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:) اس دنیا میں (رہ کر) اس گھر کی اس قدر وسعت سے کیا کرو گے؟ جبکہ آخرت میں اس سے کشادہ گھر کی تمہیں اشد ضرورت ہے! ہاں البتہ اگر تم اس کے ذریعہ آخرت کی مرادیں حاصل کرنا چاہو تو تم اس میں مہمان نوازی، صلہ رحمی اور حقوق کی بجاآوری کے فرائض انجام دو، تو پھر تم آخرت کی مرادوں کو پہنچ جاؤ گے۔۔۔۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۰۹)

۱۱۔ شریفوں کو کھانا کھلانے میں لطف آتا ہے اور کمینوں کو کھانا کھانے میں مزہ آتا ہے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ اگر انسان کھانا کھلانے پر ہزار درہم خرچ کرے اور اس سے صرف ایک مؤمن بھی کھالے تو وہ اسراف میں شمار نہیں ہوگا۔
(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۴۵۵)

۱۳۔ جب کسی کو کھانا کھلاؤ تو اسے پیٹ بھر کر کھلاؤ۔

فِرۡعَوۡنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا کُلِّهَا

کے پاس خبردار کرنے والے آئے ● (لیکن انہوں نے) ہمارے تمام معجزوں کو جھٹلایا، تو ہم نے بھی انہیں

فَاَخَذۡنٰهُمۡ اَخۡذَ عَزِیۡزٍ مُّقۡتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَکُفَّارُکُمۡ خَیۡرٌ مِّنۡ

عذاب کی ایسی گرفت میں لیا جس طرح ایک غالب آنے والا طاقتور گرفت میں لیتا ہے ● کیا تمہارے کفار ان سے

اُولٰٓئِکُمۡ اَمۡ لَکُمۡ بَرَآءَۃٌ فِی الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ نَحۡنُ

بہتر ہیں یا تمہارے لیے آسمانی کتاب میں امان کا کوئی پروانہ ہے؟ ● یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک

جَمِیۡعٌ مُّنۡتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَیُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَ یُوَلُّوۡنَ

دوسرے کے پشت پناہ ہیں ● بہت جلد ان کی جماعت شکست کھا جائے گی اور تمام (ایک دوسرے کو) پیٹھ

الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَۃُ مَوۡعِدُهُمۡ وَ السَّاعَۃُ اَدۡهٰی وَ

دکھائیں گے ● جی ہاں! قیامت ان کی وعدہ گاہ ہے اور وہ دن بہت ہی سخت اور بہت

اَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الۡمُجۡرِمِیۡنَ فِیۡ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۴۷﴾ یَوۡمَ

ہی تلخ ہے ● یقیناً گنہگار مجرم گمراہی اور (آگ اور) جنون میں ہیں ● جس دن

یُسۡحَبُوۡنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوۡهِهِمۡ ؕ ذُوۡقُوۡا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾

وہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) جہنم (اور دوزخ کی آگ) کا مزہ چکھو۔

اِنَّا کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقۡنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَ مَاۤ اَمۡرُنَاۤ اِلَّا

یقیناً ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے ● ہمارا حکم تو بس ایک ہی ہوتا ہے (اور وہ

وَاحِدَۃٌ کَلَمۡحٍۭ بِالۡبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَ لَقَدۡ اَهۡلَکۡنَاۤ اَشۡیَاعَکُمۡ

بھی اس قدر بہت جلد کہ) پلک جھپکنے کی مانند ● اور یقین جانو کہ ہم نے تمہارے جیسے بہت سوں کو ہلاک کردیا

فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ﴿۵۱﴾ وَ کُلُّ شَیۡءٍ فَعَلُوۡهُ فِی الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾

ہے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ ● اور جو کچھ انہوں نے انجام دیا ہے وہ (ان کے اعمال) نامے میں درج ہے ●

وَ کُلُّ صَغِیۡرٍ وَّ کَبِیۡرٍ مُّسۡتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ

اور ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی ہے ● بیشک پرہیزگار باغوں اور نہروں (کے کناروں)

وَّ نَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِیۡ مَقۡعَدِ صِدۡقٍ عِنۡدَ مَلِیۡكٍ مُّقۡتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

میں ہوں گے● سچ کے مقام پر صاحب اقتدار بادشاہ کے حضور میں●

ع ۱۵ ۳ ۱۰

سُوۡرَةُ الرَّحۡمٰنِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَكِّیَّةٌ آیَاتُهَا ۷۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلرَّحۡمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ﴿۳﴾

(خداوند) رحمان نے● قرآن کی تعلیم دی● اسی نے انسان کو خلق کیا●

عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ﴿۵﴾ وَّ

اسی نے انسان کو بولنا سکھایا● سورج اور چاند مقررہ حساب رکھتے ہیں● اور

النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ

بیل بوٹے اور درخت (اسے) سجدہ کررہے ہیں● اور آسمان کو بلند کیا ہے اور

وَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیۡمُوا

قانون و میزان کو مقرر کیا ہے● تاکہ تم تولنے اور میزان کرنے میں تجاوز نہ کرو● اور عدل و

الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ ﴿۹﴾ وَ الۡاَرۡضَ

انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تولنے میں کمی نہ کرو● اور زمین کو زمین

وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِیۡهَا فَاكِهَةٌ وَّ النَّخۡلُ ذَاتُ

پر رہنے والوں کے لیے بنایا ہے● اس میں ہر طرح کے میوے اور غلاف والے خوشوں کے

الۡاَكۡمَامِ ﴿۱۱﴾ وَ الۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَ الرَّیۡحَانُ ﴿۱۲﴾

کھجور کے درخت● بھوسے والا اناج اور خوشبو دار پودے ہیں●

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ

پس (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کروگے؟● اس نے انسان کو ٹھیکرے کی

صَلۡصَالٍ كَالۡفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَ خَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ

طرح خشک گارے سے پیدا کیا ہے● اور جنات کو بغیر دھویں کی آگ کے

فضائل سورۃ الرحمٰن

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص سورت الرحمٰن کی تلاوت کرتے وقت ''فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰان'' پڑھنے کے موقع پر کہے ''لَابِشَیۡءٍ مِنۡ آلَائِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ'' تو اگر اس رات کو تلاوت کی ہے پھر وہ اس دنیا سے رخصت ہوا تو شہید ہو کر مرے گا اور اگر اسے دن کو پڑھے اور پھر فوت ہو گیا تو بھی شہید ہو گا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۱۲۔ خوشبو

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ پاکیزہ ہوا (خوشبو) دل کو تقویت پہنچاتی ہے اور قوت باہ میں اضافہ کرتی ہے۔
(فروع کافی جلد ۶ ص ۵۱۰)
۲۔ جو شخص خوشنودیٔ خدا کے لئے خوشبو لگائے، تو وہ روز قیامت ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کی خوشبو مشک نافہ سے زیادہ ہی معطر ہو گی اور جو خدا کے علاوہ کسی اور کیلئے خوشبو لگائے تو وہ بروز قیامت ایسی حالت میں پیش ہو گا کہ اس کی بو مردار کی بدبو سے بھی زیادہ ہو گی۔ (المحجۃ البیضاء جلد ۸ ص ۱۰۵)
۳۔ جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گذرے کہ انہیں خوشبو محسوس ہو تو وہ زانیہ سمجھی جائے گی۔ (ابن ماجہ جلد ۸ ص ۱۵۳)
۴۔ تمہاری دنیا سے مجھے دو چیزیں محبوب ہیں ایک عورت اور دوسری خوشبو۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۱۴۱)
۵۔ خوشبو کو ترک نہ کرنا، کیونکہ ملائکہ مومن سے پاکیزہ خوشبو سونگھتے ہیں، (خاص کر) جمعہ کے دن خوشبو لگانا ترک نہ کرنا۔ (فروع کافی جلد ۶ ص ۵۱۱)
حضرت علی علیہ السلام:
۶۔ حضرت رسول خداؐ خوشبو اور حلوہ (کے تحفہ) کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔
(فروع کافی جلد ۶ ص ۵۱۳)
۷۔ معمر بن خلاد امام ابوالحسن (امام موسیٰ کاظم) علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ''کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ وہ روزانہ خوشبو کے استعمال کو ترک کردے، اگر ایسا نہیں کرسکتا ہے تو ایک دن چھوڑ کر استعمال کرے اگر اس پر بھی قادر نہیں تو ہر جمعہ ہرگز ترک نہ کرے۔''
(فروع کافی جلد ۶ ص ۵۱۰)
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
۸۔ جو شخص دن کے اول حصہ میں خوشبو لگائے، اس خوشبو کے ساتھ رات تک اس کی عقل زائل نہیں ہو گی۔ (فروع کافی جلد ۶ ص ۵۱۰)

مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ

شعلے سے بنایا ہے ● پس (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ● وہ دونوں

الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

مشرقوں اور دونوں مغربوں کا رب ہے ● پس (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾

انکار کرو گے؟ اس نے (کھاری اور میٹھے) دو سمندروں کو جاری کیا وہ آپس میں مل رہے ہوتے ہیں ●

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

لیکن ان کے درمیان ایک حد فاصل قرار دی ہے تاکہ وہ ایک دوسرے پر تجاوز نہ کریں ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟ ● ان دونوں سمندروں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں ●

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ

پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟ ● اور سمندر میں

الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

پہاڑوں کی طرح بنی ہوئی کشتیاں اسی کی ہیں ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ

انکار کرو گے؟ ● روئے زمین پر موجود ہر چیز فنا ہونے والی ہے ● اور (صرف) آپ کے پروردگار

ع ۲۵

رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کی ذات جو عزت و شکوہ کی مالک ہے باقی رہنے والی ہے ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلَّ

کا انکار کرو گے؟ ● جو کوئی آسمانوں میں یا زمین میں ہے (اپنی ضروریات کو) اسی سے طلب کرتا ہے اور اس کی ہر روز (ہر

يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾

زمانے میں) نت نئی شان ہے ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟ ●

۹۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا کھانے (پینے کی چیزوں) میں خرچ نہیں کرتے تھے جتنا خوشبو پر خرچ کرتے تھے۔
(فروع کافی جلد ۶ ص ۵۱۲)

حضرت امام رضا علیہ السلام:
۱۰۔ خوشبو لگانا انبیاءؑ کے اخلاق میں سے ہے۔
(فروع کافی جلد ۶ ص ۵۱۰)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اے جن وانس! ہم بہت جلد تمہارے حساب وکتاب کی جانچ پڑتال کرلیں گے ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ

کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟● اے گروہِ جن و انس! اگر تم آسمانوں اور زمین کی

تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ

سرحدوں سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ! مگر تم حد سے زیادہ

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

قدرت کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۵ وَّ

انکار کرو گے؟● اس دن تمہارے اوپر آگ کا شعلہ اور پگھلاہوا تانبا گرایا جائے گا، پس

نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

تم امداد کی درخواست نہیں کر سکو گے ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کاانکار کروگے؟●

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۷﴾

تو اس وقت آسمان پھٹ جائے گا سرخ جیسے پگھلاہوا تیل ہوتا ہے●

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ

پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کاانکار کروگے؟● پس اس روز (اوراس خاص موقع پر) کسی جن اور

ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ۚ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾

انسان سے اس کے گناہ کا سوال نہیں کیا جائے گا● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کاانکار کروگے●

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ

مجرم اپنی نشانی سے پہچانے جائیں گے، پھر وہ اپنے سر کے بالوں اور پیروں سے پکڑے (جہنم میں

الْاَقْدَامِ ۚ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ

ڈالے) جائیں گے● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے● یہی

جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ

وہ جہنم ہے مجرمین جس کا انکار کیا کرتے تھے ● وہ جہنم اور کھولتے ہوئے انتہائی

بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

گرم پانی کے درمیان چکر لگاتے پھریں گے ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾

انکار کرو گے ● اور جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے (بہشت کے) دوباغ ہیں ●

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ

پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کروگے؟ ● وہ باغات، درختوں کی ٹہنیوں سے ہرے

اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا

بھرے میووں سے لدے ہوئے ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کروگے؟ ● ان دونوں

عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

باغوں میں دو چشمے ہمیشہ جاری ہیں ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کروگے؟ ●

فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

ان دونوں باغوں میں ہر قسم کے میوے کی دو،دو قسمیں ہیں ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ

نعمت کا انکار کروگے؟ ● وہ ایسے بستروں سے تکیہ لگائے ہوں گے جن کے استر حریر ودیبا کے ہوں گے، اور

اِسْتَبْرَقٍؕ وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

دونوں باغوں کے میوے چننے کے لیے ان کی دسترس میں ہوں گے ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِۙ لَمْ

نعمت کا انکار کروگے؟ ● ان میں ایسی حوریں ہوں گی جن کی نگاہیں غیروں سے بے خبر، ان سے

یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

پہلے انہیں نہ تو کسی انسان نے چھوا ہوگا نہ ہی کسی جن نے ● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی

ع ۲ ۲۰ ۱۲

موضوع آیت ۴۶۔ خوف خدا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جس شخص کو کوئی برائی یا نفسانی خواہش اپنے گھیرے میں لے لے اور وہ اس سے خدا کے خوف کی وجہ سے بچ جائے، خدا اس پر (جہنم کی) آگ حرام کردے گا اور اسے (قیامت کے دن) بہت بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا اور اس سے وہ اپنا وعدہ بھی پورا فرمائے گا جو وہ قرآن میں فرماتا ہے۔ ''ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن '' (الرحمٰن/۴۶) یعنی جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۳۸۷)

۲۔ حکمت کا سردار اللہ کا خوف ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۳۳)

۳۔ قیامت کے دن (قدرو) منزلت کے لحاظ سے سب سے زیادہ منزلت اس کی ہوگی جو تمام لوگوں سے بڑھ کر خدا سے ڈرتا ہوگا۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۸۰)

۴۔ خدا کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ (بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۶۰)

حضرت امام علی علیہ السلام:

۵۔ ذات خدا کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہی سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے ڈرنے والا ہوگا۔
(غرر الحکم)

۶۔ خوف گناہوں کا نفسانی قید خانہ اور نفس کو گناہوں سے روکنے والا ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ جب تم خالق سے ڈروگے تو دوڑ کر اسی کی طرف جاؤگے اور جب مخلوق سے ڈروگے تو خالق سے فرار کر جاؤگے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔ جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اس سے ہر چیز کو ڈراتا ہے اور جو خدا سے نہیں ڈرتا خدا اسے ہر چیز سے ڈراتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۳۸۱)

۹۔ خدا سے یوں ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں نہیں دیکھ رہا تو تم کافر ہو، اگر تم جانتے ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، پھر تم مخلوق سے چھپ کر اور اس (اللہ) کے سامنے ہو کر گناہ کرتے ہو تو تم نے اسے تمام دیکھنے والوں سے پست درجہ کا دیکھنے والا بنا دیا۔
(بحارالانوار جلد ۷۰ ص ۳۸۶)

۱۰۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ خدا سے اس حد تک ڈرے کہ گویا وہ جہنم کے کنارے تک پہنچ چکا ہے اور اس قدر اس سے امید رکھے کہ اہل بہشت سے ہے۔۔۔
(تفسیر نورالثقلین جلد ۴ ص ۵۴۵)

حضرت امام رضا علیہ السلام:
۱۱۔ جو تھوڑی چیز کے بارے میں خدا سے نہیں ڈرتا وہ بڑی چیزوں کے بارے میں بھی خدا سے نہیں ڈرتا۔
(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۱۷۴)

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ کَاَنَّہُنَّ الۡیَاقُوۡتُ وَ الۡمَرۡجَانُ ﴿۵۸﴾

نعمت کا انکار کرو گے؟● گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں●

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ ہَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ

پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟● کیا (تمہاری) نیکی کی جزا (ہماری)

اِلَّا الۡاِحۡسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَ

نیکی کے علاوہ ہے؟● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟● اور

مِنۡ دُوۡنِہِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

ان دو باغوں سے نیچے اور دو باغات ہیں● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا

تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدۡہَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

انکار کرو گے؟● (یہ باغ) شدید سرسبز مائل بہ سیاہی ہیں● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی

تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیۡہِمَا عَیۡنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

نعمت کا انکار کرو گے؟● ان دونو باغوں میں دو جوش مارتے چشمے ہیں● پس تم دونوں اپنے رب کی

رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیۡہِمَا فَاکِہَۃٌ وَّ نَخۡلٌ وَّ

کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟● ان دونوں میں میوے، کھجور اور

رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیۡہِنَّ

انار ہیں● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟● ان باغوں میں نیک

خَیۡرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾

سیرت، خوبصورت عورتیں ہیں● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کرو گے؟●

حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

خیموں میں پردہ نشین حوریں ہیں● پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت

تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمۡ یَطۡمِثۡہُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَہُمۡ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾

کا انکار کرو گے؟● بہشت والوں سے پہلے انہیں کسی انسان یا جن نے نہیں چھوا ہوگا●

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕيۡنَ عَلٰى

پس تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمت کا انکار کرو گے؟● وہ سبز گاؤ تکیوں

رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ وَّ عَبۡقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

اور کمیاب فرشوں پر آراستہ ہوں گے● پس تم دونوں اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسۡمُ رَبِّكَ ذِی الۡجَلٰلِ وَ

کون کونسی نعمت کا انکار کرو گے؟● بابرکت ہے (تیرے رب کا) نام جو صاحب

الۡاِكۡرَامِ ﴿۷۸﴾

جلال اور اکرام ہے●

ع ۳ ۳۳ ۱۴

فضائل سورہ واقعہ:
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جو شخص شب جمعہ اس سورت کی تلاوت کرے گا اسے خدا خود بھی محبوب بنائے گا اور دوسرے تمام لوگوں کے دل میں بھی اس کی محبت ڈال دے گا اور دنیا میں کبھی مشکل کا سامنا نہیں کرے گا اور فقر و فاقہ اور دنیا کی آفات میں سے ہر آفت سے بچا رہے گا۔ اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے خصوصی دوستوں میں شمار ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

سُوۡرَةُ الۡوَاقِعَةِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۹٦

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَيۡسَ لِوَقۡعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾

جب (قیامت کا عظیم) واقعہ، رونما ہوگا● جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں●

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّ

(وہ واقعہ نظام تخلیق کو) تہہ و بالا کرنے والا ہے● اس وقت زمین کو بہت زور سے ہلا کر رکھ دیا جائے گا● اور

بُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتۡ هَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّ

پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے● پھر یہ غبار بن کر منتشر ہو جائیں گے● اور

كُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ۙ مَاۤ

(اس دن) تم تین گروہ ہو جاؤ گے● پس (پہلا گروہ) اصحاب یمین (دائیں ہاتھ والے) ہیں

اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ﴿۸﴾ وَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۙ مَاۤ

اصحاب یمین کے کیا ہی کہنے!!● اور (دوسرا گروہ) بائیں ہاتھ والے (بدبخت لوگ ہیں)

اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ﴿۱۰﴾

وہ بدبخت کیسے لوگ ہیں؟● (تیسرا گروہ) سبقت لے جانے والے (حصول ثواب میں) سبقت لے جانے والے ہی ہیں●

أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

یہی تو مقربان بارگاہ خداوندی ہیں ● نعمتوں بھرے باغات میں ہوں گے ● (۱۳)بڑی تعداد میں پہلے

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰی سُرُرٍ

لوگوں(سابقہ امتوں)سے ہوں گے ● بہت کم لوگ بعد والوں سے ہوں گے ● ترتیب سے رکھے ہوئے

مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ

مزین تختوں پر ● ایک دوسرے کے روبرو تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ● ان کے گرد ہمیشہ نوجوان

عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ۙ۬

رہنے والے لڑکے خدمت کے لیے گردش کررہے ہوں گے ● پیالوں،آفتابوں اور (شراب،خوشگوار اور رواں

وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا

مشروبات)کے برتنوں کے ساتھ (خدمت کریں گے) ● ان مشروبات سے نہ انہیں دردسر ہوگا اور نہ ہی

یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ

مست ہوں گے ● اور(ان کے لئے) میوے ہوں گے جو وہ پسند کریں گے ● اور پرندوں کا گوشت

مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

ہوگا جس کی وہ خواہش کریں گے ● عورتیں ہوں گی سفید اور موٹی آنکھوں والی خوبصورت۔ جیسے صدف

الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ

میں موتی ● جزا ہے اس کی جو وہ انجام دیتے رہے ● وہاں پر بیہودہ باتیں اور دوسروں کی

فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ

طرف گناہ کی نسبت نہیں سنیں گے ● درود وسلام کے علاوہ کوئی بات نہیں ہے ● اور

اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ﴿۲۷﴾ فِیْ سِدْرٍ

داہنی طرف والے کیا ہی کہنا داہنی طرف والوں کا ● وہ بے خار بیری

مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّ

کے درختوں ● لدے گتھے ہوئے کیلے کے درختوں ● پائیدار سائے ● (آبشاروں

موضوع آیت ۱۱، قرب الٰہی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔بندہ اس وقت خدا کے زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہوتا ہے۔(کنزالعمال حدیث ۱۸۹۳۵)

خداوند عالم فرماتا ہے:

۲۔بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اور میں اس کا کان ہوجاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ دیکھتا ہے، اس کی زبان ہوجاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ بولتا ہے، اور اس کا دل ہوجاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ سمجھتا ہے، تو اس وقت وہ مجھ سے جو دعا مانگتا ہے میں اسے قبول کرتا ہوں، جس قسم کا سوال کرتا ہے میں اسے پورا کرتا ہوں۔(کنزالعمال حدیث ۱۱۵۵)

۳۔خداوند عزوجل فرماتا ہے ------جو شخص ایک بالشت کے برابر میرے نزدیک آتا ہے میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے نزدیک آجاتا ہوں، جو ایک ہاتھ کے برابر میرے نزدیک آتا ہے تو میں کثرت سے اس کے نزدیک آجاتا ہوں۔اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔
(کنزالعمال حدیث ۱۱۳۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔''خدا کے بندوں سے اس کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوتا ہے جو سب سے زیادہ حق بات کرتا ہے خواہ یہ اس کے خلاف ہی ہو۔اور سب سے زیادہ حق پر عمل کرتا ہے خواہ اسے ناگوار ہی گزرے۔''(غررالحکم)

۵۔تمہیں لازم ہے کہ سچے خلوص اور اچھے یقین کو اپناؤ، کیونکہ یہ دونوں امور خدا کے مقرب بندوں کی افضل ترین عبادت ہیں۔(غررالحکم)

۶۔حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

تم میں سے جس کا خلق وسیع تر ہوتا ہے وہ خدا سے بھی قریب تر ہوتا ہے۔(فروع کافی جلد ۸ ص ۶۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی: ''اے داؤ! جس طرح اللہ کے نزدیک متواضع اور منکسر مزاج لوگ ہوتے ہیں اسی طرح متکبر لوگ خدا سے بہت ہی دور ہوتے ہیں۔''
(کافی جلد ۲ ص ۱۲۴)

۸۔بندہ اس وقت خدا سے بہت دور ہوجاتا ہے جب اس کا شکم اور شرمگاہ اس کے نزدیک اہمیت اختیار کر جاتے ہیں۔(کافی جلد ۱ ص ۳۱۹)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۹۔انجیل میں مکتوب ہے کہ------ان لوگوں کے لئے نوید ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتے ہیں اور یہی لوگ قیامت کے دن خدا کے مقرب ہوں گے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۰۹)

۱۰۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام: خداوند عزو جل تک پہنچنا ایک سفر ہے جسے رات کی سواری پر بیٹھ کر طے کیا جاتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۸۰)

مَآءٍ مَّسۡكُوۡبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقۡطُوۡعَةٍ وَّ

سے) گرتے ہوئے پانی ● اور فراوانی کے ساتھ پھلوں میں ہوں گے ● جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ہی ان

لَا مَمۡنُوۡعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ فُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ

کے استعمال پر قدغن ہوگی ● اور عالیقد خوابگاہیں ہوں گی ● ہم نے انہیں خاص انداز میں

اِنۡشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُنَّ اَبۡكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتۡرَابًا ﴿۳۷﴾

پیدا کیا ہے ● پھر انہیں دوشیزہ بنایا ہے ● ایسی عورتیں جو ہم سن وسال اور شوہر دوست ہیں ●

لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ

ع ۱۴ ۳۸

(یہ سب نعمتیں) اصحاب الیمین کے لئے ہیں ● ایک گروہ اگلی امتوں سے ● اور ایک گروہ

مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۰﴾ وَ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ

بعد کی امتوں سے ● اور (رہے) بائیں ہاتھ والے تو بائیں ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا (بدبخت، بائیں ہاتھ

الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّ حَمِيۡمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنۡ

میں اعمال نامہ دیئے جانے والے) ● گرم ہوا اور کھولتے پانی کے درمیان ● کالے سیاہ دھوئیں

يَّحۡمُوۡمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيۡمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ

کے سایہ میں ● جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ فائدہ مند ● یقیناً یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نازوں کے پالے،

ذٰلِكَ مُتۡرَفِيۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ كَانُوۡا يُصِرُّوۡنَ عَلَى الۡحِنۡثِ

آرام کی زندگی گزارتے رہے ● اور ہمیشہ بڑے بڑے گناہوں پر اصرار

الۡعَظِيۡمِ ﴿۴۶﴾ وَ كَانُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ ۙ اَئِذَا مِتۡنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ

کیا کرتے تھے ● اور کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈی ہو جائیں گے تو کیا

عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۴۸﴾

یقینی طور پر ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔؟ ● اور کیا ہمارے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے؟) ●

قُلۡ اِنَّ الۡاَوَّلِيۡنَ وَ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجۡمُوۡعُوۡنَ ۙ اِلٰى

آپ کہہ دیجئے اولین وآخرین سب کے سب ● یقیناً ایک مقررہ دن کی

مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ

وعدہ گاہ پر جمع کئے جائیں گے ● پھر تم اے انکار کرنے والے

الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾

گمراہو! ● یقیناً تم (بدمنظر، بدمزہ، اور بدبودار) درخت زقوم (تھوہر) کے درخت سے کھاؤ گے ●

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ

اپنے پیٹ اسی سے بھروگے ● اس کے اوپر کھولتا ہوا

الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ

پانی پیو گے ● وہ بھی اس طرح پیو گے جس طرح پیاسے اونٹ پیتے ہیں ● یہ قیامت کے دن ان کی

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾

(ابتدائی) ضیافت ہے ● ہم ہی نے تو تمہیں پیدا کیا ہے تو تم اس کی تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ ●

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ

جو چیز تم (رحم میں) ڈالتے ہو کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ ● کیا تم اسے (انسانی صورت میں) پیدا کرتے ہو یا ہم

الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ

پیدا کرتے ہیں؟ ● ہم ہی نے موت کو تمہارے درمیان مقدر کر رکھا ہے اور ہرگز (مغلوب نہیں ہوں گے اور) کوئی

بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ

ہم پر سبقت نہیں لے جاسکتا ● کہ تم جیسے اور لوگوں کو تمہارا جانشین بنائیں اور تمہیں ایسے جہانوں

فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى

میں ظاہر کریں جو تم نہیں جانتے ● تم پہلی تخلیق کو تو جانتے ہو تو پھر (دوسری

فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ

تخلیق کو) یاد کیوں نہیں کرتے؟ ● جو تم کاشت کرتے ہو آیا اسے تم نے دیکھا ہے؟ ● آیا تم اسے

تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ

اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں؟ ● اگر ہم چاہیں تو اسے

موضوع آیت ۶۴، زراعت

حضرت رسولخداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص ایک درخت لگائے وہ اپنا پھل دے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی قدر اجر دے گا جس قدر اس کا پھل ہوگا۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰۱)

۲۔ جو بھی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی کھیتی کاشت کرتا ہے اور کوئی انسان یا پرندہ یا جانور اس سے کھاتا ہے، یہ اس کی طرف سے اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ چھ خوبیاں ایسی ہیں کہ مرنے کے بعد بھی مومن انہیں سے بہرہ مند ہوتا رہتا ہے: ۱۔ نیک بیٹا جو اس کے لئے استغفار کرتا ہے ۲۔ قرآن مجید جو اس کی طرف سے پڑھا جاتا ہے ۳۔ جو کنواں وہ کھودتا ہے۔ ۴۔ جو درخت وہ لگاتا ہے ۵۔ پانی کا صدقہ جاریہ ۶۔ اچھائی اور نیکی کی رسم جو اس کے بعد چلتی رہے۔ (بحارالانوار جلد ۱۰۳ ص ۶۴)

۴۔ حضرت رسولخداؐ سے سوال کیا گیا کہ کونسا مال بہتر ہے؟ آنحضرت نے فرمایا ''جس رزراعت کو کسی نے کاشت کیا اس کی دیکھ بھال کی اور کٹائی کے دن (خمس وزکوٰۃ کی صورت میں) اس کا حق ادا کردیا۔'' (بحارالانوار جلد ۱۵۳ ص ۶۴)

۵۔ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے بہترین عمل وہ کھیتی باڑی ہے جسے انسان کاشت کرتا ہے جس سے اچھے اور برے لوگ کھاتے ہیں اچھے لوگ جو کھاتے ہیں وہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور برے جو چیز کھاتے ہیں وہ چیز برے پر لعنت کرتی ہے اور اس سے چوپائے اور پرندے بھی کھاتے ہیں۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۱۹۴)

۶۔ کاشتکار، لوگوں کے خزانے ہیں جو پاکیزہ چیز کاشت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے باہر نکالتا ہے اور وہ بروز قیامت بہترین مقام پر ہوں گے اور منزلت کے لحاظ سے قرب (خداوندی) میں ہوں گے انہیں ''مبارک'' کے نام سے پکارا جائے گا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۱۹۴)

۷۔ تمام کاموں میں سے کوئی کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک زراعت سے بڑھ کر محبوب نہیں، اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجے ہیں سب کاشتکار تھے سوائے حضرت ادریس علیہ السلام کے وہ خیاط (درزی) تھے۔ (مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۵۰۱)

حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ

خاروخاشاک بنادیں تو تم تعجب کرتے ہوئے کہو● ''ہم تو یقینا بڑے گھاٹے میں ہیں● بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ

ہم محروم وبدبخت ہیں● ''آیا اس پانی کو دیکھا

تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ

جو تم پیتے ہو؟● آیا تم نے اسے ابرباران سے برسایا ہے یا ہم

الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا

برسانے والے ہیں؟● اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری اور کڑوا بنادیں۔پس تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾

شکر کیوں نہیں کرتے؟● آیا جو آگ تم جلاتے ہو اسے تم نے دیکھا ہے؟●

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾

کیا تم ہی نے اس کے درخت کو ایجاد کیا ہے یا ہم ایجاد کرنے والے ہیں؟●

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾

ہم نے آگ کو (قیامت کی آگ) کے لئے یاددہانی کا ذریعہ اور مسافروں کے لئے نعمت قرار دیا ہے●

ع ٢ ٣٦ ١٥

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ

پس اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کیجئے● پس میں ستاروں کے مقامات کی قسم

النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ

کھاکر کہتا ہوں● یقیناً تم جانو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔ بے شک

لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا

یہ قرآن کریم ہے● جو ایک محفوظ کتاب میں موجود ہے● جسے پاکیزہ لوگوں کے

الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا

علاوہ کوئی چھو نہیں سکتا● جو رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے● تو کیا تم اس (الٰہی)

الۡحَدِیۡثِ اَنۡتُمۡ مُّدۡهِنُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ تَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ

کلام کا بے اعتنائی کے ساتھ سامنا کرتے ہو؟● اور تم (اپنے حصہ اور)رزق کو اس

اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوۡ لَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ ﴿۸۳﴾ وَ

کی تکذیب میں قرار دیتے ہو؟● تو ایسا کیوں نہیں کہ جب جان گلے تک پہنچ جاتی ہے● اور

اَنۡتُمۡ حِیۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡکُمۡ وَ

تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو● اور ہم تم سے اس (مرنے والے) کے زیادہ نزدیک

لٰکِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوۡ لَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ غَیۡرَ

ہوتے ہیں، لیکن تم نہیں دیکھ سکتے● پس اگر تم(اپنے اعمال کی)

مَدِیۡنِیۡنَ ﴿۸۶﴾ تَرۡجِعُوۡنَهَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۸۷﴾

سزا نہیں پاؤ گے● تو پھر اس (مرنے والے کی) جان کو کیوں نہیں پلٹا دیتے اگر تم سچ کہتے ہو؟●

فَاَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوۡحٌ وَّ رَیۡحَانٌ ۬ۙ وَّ

پس اگر وہ (مرنے والا) مقربین میں سے ہوگا ● تو راحت ورحمت اور نعمتوں والا بہشت

جَنَّتُ نَعِیۡمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۰﴾

(اس کے نصیب)ہوگا● اگر وہ اصحاب الیمین سے ہوگا●

فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنۡ کَانَ

تو اصحاب الیمین کی طرف سے تم پر سلام ہو● اور اگر جھٹلانے

مِنَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ الضَّآلِّیۡنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ

والے گمراہوں سے ہوگا● تو اس کے لئے کھولتے ہوئے پانی کے ساتھ ضیافت ہوگی● اور جہنم

تَصۡلِیَةُ جَحِیۡمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الۡیَقِیۡنِ ﴿۹۵﴾

میں جھونکا جانا (اس کی سزا) ہے● یقیناً یہ مطلب حق اور یقین ہے●

فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الۡعَظِیۡمِ ﴿۹۶﴾ ع

پس تم اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کرتے رہو●

موضوع آیت ۸۱

نرم روی اور سہل انگاری

حضرت امیر المؤمنین علی السلام:

۱۔ تیرا بدترین دوست وہ ہے جو تیرے بارے سہل انگاری سے کام لے اور تجھ سے تیرے عیب چھپائے رکھے۔ (غرر الحکم)

۲۔ دشمن کو ''عدو'' اس لئے کہتے ہیں کیونکہ زیادتی کرتا ہے لہٰذا جو شخص تمہارے ساتھ تمہارے عیوب کے بارے سہل انگاری کرتا ہے وہ دشمن ہے۔
(غرر الحکم)

۳۔ جو شخص اپنے آپ کے ساتھ نرمی سے کام لیتا ہے اس کا نفس اسے گناہوں کی طرف دھکیل دیتا ہے۔
(غرر الحکم)

۴۔ جب حق تمہارے پاس پہنچ جائے اور تم اسے پہچان لو تو اس کے بارے میں سہل انگاری سے کام نہ لو ورنہ تم بہت واضح نقصان اٹھاؤ گے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۹۱)

۵۔ خدا تم پر رحم کرے اس بات کو جان لو کہ تم ایسے دور میں ہو کہ جس میں حق گو کم زبانیں صدق بیانی سے کند اور حق والے ذلیل وخوار ہیں یہ لوگ گناہ ار نافرمانی پر جمے ہوئے ہیں اور ظاہر داری اور نفاق پر ایکدوسرے کے ساتھ صلح وصفائی رکھتے ہیں۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۲۳۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۶۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میں آپ کی امت کے ایک لاکھ لوگوں کو عذاب میں مبتلا کروں گا چالیس ہزار بدکاروں اور ساٹھ ہزار نیک لوگوں کو حضرت شعیبؑ نے عرض کیا! پروردگار! بدکاروں کی بات تو صحیح ہے لیکن یہ نیک لوگ کس لئے؟ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی: ان لوگوں نے گنہگاروں کے ساتھ نرمی برتی ہوئی ہے اور میرے غیظ وغضب کی بنا پر ان سے غضبناک نہیں ہوتے۔ (مشکاۃ الانوار ص ۵۱)

سُوۡرَةُ الۡحَدِيۡد بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٢٩

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ ۚ وَ هُوَ الۡعَزِيۡزُ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور وہی ہے

الۡحَكِيۡمُ ﴿١﴾ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ ۚ يُحۡىٖ وَ

غالب حکمت والا● آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کی ہے، زندہ کرتاہے اور

يُمِيۡتُ‌ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿٢﴾ هُوَ الۡاَوَّلُ وَ

موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت کا ملہ رکھتاہے● وہی اول و

الۡاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الۡبَاطِنُ‌ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿٣﴾ هُوَ

آخر ہے، ظاہر وباطن ہے اور وہی ہر چیز سے آگاہ ہے● وہ وہی

الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں(چھ دورانیوں) میں پیدا کیا ہے،پھر

اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ‌ ؕ يَعۡلَمُ مَا يَلِجُ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا

تخت قدرت پر برا جمان ہوا، جوکچھ زمین کے اندر جاتاہے اور جو زمین سے

يَخۡرُجُ مِنۡهَا وَ مَا يَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعۡرُجُ

باہر آتا ہے، جوکچھ آسمانوں سے نازل ہوتاہے اور جوکچھ آسمانوں کو بلند

فِيۡهَا‌ ؕ وَ هُوَ مَعَكُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ‌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

ہوتاہے۔(سب کو) جانتاہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی ہوتے ہو،اور جو کچھ تم

تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿٤﴾ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَ

بجالاتے ہو اللہ اسے دیکھ رہاہے● آسمانوں اور زمین کی فرمانروائی اسی کی ہے،اور

اِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿٥﴾ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ

تمام امور کی بازگشت اسی کی طرف ہے ● رات کو دن میں اور دن کو رات میں

فضائل سورہ الحدید

امام جعفر صادق علیہ السلام :

جو شخص سورہ حدید اور سورہ مجادلہ کو پابندی کے ساتھ فریضہ نماز میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے مرتے دم تک کبھی عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا، نہ اپنی ذات کے اندر اور نہ اپنے اہل وعیال میں کوئی برائی دیکھے گا اور نہ ہی اپنے اندر کسی قسم کی تنگدستی اور محتاجی پائے گا۔

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۴، زمین اور آسمان کی تخلیق

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام :

ا۔چنانچہ اس آفرینش پر گواہی دینے والوں میں آسمانوں کی خلقت ہے کہ جو ستونوں کے بغیر ثابت و برقرار اور سہارے کے بغیر قائم ہیں خداوند عالم نے انہیں پکارا تو یہ بغیر کسی سستی اور توقف کے اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے لبیک کہہ اٹھے اگر وہ اس کی ربوبیت کا اقرار نہ کرتے اور اس کے سامنے سر اطاعت خم نہ کرتے تو وہ انہیں اپنے عرش کا مقام اور اپنے فرشتوں کا مسکن اور پاکیزہ کلموں اور مخلوق کے نیک عملوں کے بلند ہونے کی جگہ نہ بناتا اللہ نے ان کے ستاروں کو ایسی روشن نشانیاں قرار دیا ہے کہ جن سے حیران و سر گردان اطراف زمین کی راہوں میں آنے جانے کے لئے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اندھیری رات کی اندھیاریوں کے سیاہ پردے ان کے نور کی ضیاء پاشیوں کو نہیں روکتے اور نہ شب ہائے تاریک کی تیرگی کے پردے یہ طاقت رکھتے ہیں کہ وہ آسمان میں پھیلی ہوئی چاند کے نور کی جگمگاہٹ کو پلٹادے۔۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۳۰۹)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام :

۲۔اللہ تعالیٰ کے اس قول ''ھوالذی خلق السمٰوات والارض فی ستة ایام۔۔۔'' کے بارے میں فرمایا ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے عرش پانی اور ملائکہ کو خلق فرمایا اور ملائکہ ،اپنے عرش اور پانی کے وجود کے ذریعہ ذات خداوندی کے وجود پر استدلال کرتے تھے۔ پھر اس نے اپنا عرش پانی پر برقرار کیا تاکہ اس سے اپنی قدرت کا سکہ فرشتوں سے منوا سکے اور انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ذات ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا جبکہ اسے اپنے عرش پر تمکنت اور وقار حاصل تھا وہ اس پر بھی قادر تھا کہ وہ ان سب چیزوں کو طرفة العین میں پیدا کردے لیکن انہیں چھ دنوں میں اس لئے خلق فرمایا تاکہ ملائکہ کے لئے ظاہر کرسکے کہ چیزوں کو یکے بعد دیگرے کس طرح پیدا کیا، اور وہ بھی ان چیزوں کے ذات خدا کی طرف سے

یکے بعد دیگرے حادث ہونے پر دلیل قائم کرسکیں''
(بحارالانوار جلد ٥٧ ص ٧٥)

النَّهَارَ فِي الَّيۡلِ ؕ وَ هُوَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝٦

داخل کرتا ہے۔ اور وہ دل کے راوزوں کو (نیتوں اور ارادوں کو) جانتا ہے ●

اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا جَعَلَكُمۡ

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس سے خرچ کرو جس (کے استفادہ کے لئے)

مُّسۡتَخۡلَفِيۡنَ فِيۡهِ ؕ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَ اَنۡفَقُوۡا

اس نے تمہیں جانشین قراردیا ہے۔ پس تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور خرچ

لَهُمۡ اَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ۝٧ وَ مَا لَكُمۡ لَا تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ

کریں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے ●اور تمہیں کیاہوگیاہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟حالانکہ رسول

الرَّسُوۡلُ يَدۡعُوۡكُمۡ لِتُؤۡمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ وَ قَدۡ اَخَذَ

تمہیں اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ حالانکہ تحقیقی طور پر اللہ نے (عقل، فطرت

مِيۡثَاقَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝٨ هُوَ الَّذِيۡ يُنَزِّلُ

اور انبیاء کے ذریعہ) تم سے مضبوط عہد لے لیا ہے اگر تم ماننے والے ہو ● وہ وہی ہے جو اپنے بندہ پر واضح اور

عَلٰى عَبۡدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

روشن کرنے والی آیات کو نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف

النُّوۡرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۝٩ وَ مَا لَكُمۡ

لے آئے اور یقیناً خداوند عالم تمہارے بارے میں بہت مہربان اور رحمت والا ہے ● اور تمہیں کیا ہو گیا

اَلَّا تُنۡفِقُوۡا فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ

ہے کہ راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے ہو؟ حالانکہ (جو کچھ تمہارے پاس ہے سب چھوڑ کر چلے جاؤ گے اور)

الۡاَرۡضِ ؕ لَا يَسۡتَوِيۡ مِنۡكُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ

آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے، تم میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے راہِ

الۡفَتۡحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعۡظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيۡنَ

خدا میں خرچ کیا اور جہاد کیا (دوسروں کے ساتھ) برابر نہیں ہوسکتے، ان کا درجہ ان لوگوں

اَنۡفَقُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ قٰتَلُوۡا ؕ وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ

سے بہت بڑا ہے جنہوں نے فتح (مکہ) کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا اور خداوند عالم نے ہر ایک سے

الۡحُسۡنٰی ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۰﴾ مَنۡ ذَا

اچھا وعدہ کیا ہے اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو اللہ اس سے خوب آگاہ ہے● کون ہے

الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَ لَہٗۤ

جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ وہ اسے دوگنا کردے اور اس کے لیے

اَجۡرٌ کَرِیۡمٌ ﴿۱۱﴾ یَوۡمَ تَرَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ

گرانقدر اجر ہے ●اس دن آپ مومنین و مومنات کو دیکھیں گے کہ ان کا

یَسۡعٰی نُوۡرُہُمۡ بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ بِاَیۡمَانِہِمۡ بُشۡرٰىکُمُ

نور ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، (ان سے کہا جائے گا) آج تمہیں

الۡیَوۡمَ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ

خوشخبری ہو ان باغات کی جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں،

فِیۡہَا ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۲﴾ یَوۡمَ یَقُوۡلُ

جن میں تم ہمیشہ رہو گے، یہی تو وہ عظیم کامیابی اور کامرانی ہے● اس دن منافق

الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ

مرد و زن مومنین سے کہیں گے کہ ذرا ہمارے پاس ٹھہر جاؤ تاکہ ہم تمہارے نور سے روشنی

مِنۡ نُّوۡرِکُمۡ ۚ قِیۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآءَکُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا

حاصل کر لیں، انہیں کہا جائے گا اپنے پیچھے کی طرف پلٹ جاؤ اور (دنیا سے) نور کو تلاش

نُوۡرًا ؕ فَضُرِبَ بَیۡنَہُمۡ بِسُوۡرٍ لَّہٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُہٗ فِیۡہِ

کرو، پھر ان کے درمیان دیوار حائل کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا، اس کے اندرونی

الرَّحۡمَۃُ وَ ظَاہِرُہٗ مِنۡ قِبَلِہِ الۡعَذَابُ ﴿ؕ۱۳﴾ یُنَادُوۡنَہُمۡ

حصے میں (بہشت) رحمت ہوگی اور بیرونی جانب سے (جہنم کا) عذاب ہے● منافق لوگ

ع ۱۷

اَلَمۡ نَكُنۡ مَّعَكُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمۡ

مومنین کو پکار کر کہیں گے: کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے؟ تو وہ کہیں گے: تھے! لیکن تم نے خود

فَتَنۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ وَ تَرَبَّصۡتُمۡ وَ ارۡتَبۡتُمۡ وَ

کو فتنوں میں ڈال دیا تھا اور (مومنین کے لیے بُرے حوادث کے) انتظار میں تھے اور تم نے (دینِ حق میں) شک کیا اور

غَرَّتۡكُمُ الۡاَمَانِىُّ حَتّٰى جَآءَ اَمۡرُ اللّٰهِ وَ

(باطل) آرزوؤں نے تمہیں فریب دیا، یہاں تک کہ حکم الٰہی پہنچ گیا اور فریب کار (شیطان) نے تمہیں

غَرَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ﴿۱۴﴾ فَالۡيَوۡمَ لَا يُؤۡخَذُ

خدا کے بارے میں فریب دیا● پس آج نہ تم (منافقین)

مِنۡكُمۡ فِدۡيَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ

سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی ان سے جنہوں نے کفر اختیار کیا،

مَاۡوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِىَ مَوۡلٰىكُمۡ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۵﴾

تمہارا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے، وہی تمہارے لیے سزاوار اور مددگار ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے●

اَلَمۡ يَاۡنِ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُهُمۡ

کیا مومنین کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ خدا

لِذِكۡرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الۡحَـقِّ ۙ وَ لَا يَكُوۡنُوۡا

کی یاد اور جو کچھ کہ برحق نازل ہوا ہے اس کے لیے ان کے دل

كَالَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلُ فَطَالَ

نرم ہو جائیں؟ اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے آسمانی کتاب

عَلَيۡهِمُ الۡاَمَدُ فَقَسَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ

دی گئی پھر ان پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا اور ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے

فٰسِقُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ

لوگ فاسق ہو گئے● جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور یقیناً ہم نے

موضوع آیت ۱۶۔ خشوع (انکساری)

۱۔ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ "خشوع (انکساری)" کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا! نماز میں تواضع وانکساری اور بندہ اپنے رب کی طرف پورے دل کے ساتھ توجہ کرے۔

(مستدرک الوسائل جلد ۱ ص ۱۰)

۲۔ تم نفاق پر مبنی خشوع سے بچتے رہو اور وہ یہ ہوتا ہے کہ جسم تو خشوع کی حالت میں نظر آتا ہے لیکن دل خاشع نہیں ہوتا۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۶۴)

۳۔ (معراج سے متعلق حدیث قدسی میں ہے) جو بندہ میری معرفت حاصل کرے اور میرے لئے خشوع اختیار کرے تو میں بھی اس کی دلی قدردانی کرتا ہوں۔ (بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۲۷)

۴۔ خشوع کرنے والے کی چار علامتیں ہیں ۱۔ ظاہر اور باطل میں خدا کو پیش نظر رکھنا ۲۔ اچھائی کی ہمرکابی کرنا ۳۔ روز قیامت کے لئے سوچ وبچار کرنا ۴۔ اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنا۔

(تحف العقول ص ۲۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ جس کا دل خاشع ہوتا ہے اس کے اعضاء وجوارح بھی خاشع ہوتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۶۔ متقین کے اوصاف کے بارے میں (فرماتے ہیں) ان میں سے ایک علامت یہ ہے کہ تم اس کے دین میں استحکام، نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ دوراندیشی، ایمان میں یقین واستواری بردباری کے ساتھ دانائی، شوق کے ساتھ حصول علم خوشحالی میں میانہ روی عبادت میں عجز و نیاز مندی پاؤ گے۔

(نہج البلاغہ)

۷۔ دعا کا بہترین معاون خشوع ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۸۔ (دعا کے سلسلے میں پروردگار کے حضور عرض کرتے ہیں) اور میں ایسے نفس سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو قناعت نہیں کرتا، ایسے پیٹ سے جو سیر نہیں ہوتا اور ایسے دل سے جو خشوع اور انکساری نہیں کرتا۔

(بحارالانوار جلد ۹۸ ص ۹۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ ایمان عمل کے بغیر نہیں عمل یقین کے بغیر نہیں اور یقین خشوع کے بغیر نہیں۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۳۰)

مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

(توحید اور اس کی عظمت کی) نشانیوں کو تمہارے لیے واضح اور روشن کردیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو●

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

یقیناً صدقہ دینے والے مرد و زن اور جنہوں نے خدا کو قرض حسنہ

حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِيْنَ

دیا ہے ان کے لیے کئی گنا کردیا جائے گا اور ان کے لیے باعزت اجر ہے● اور جو لوگ

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖۗ وَ

اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آئے وہی لوگ ہی سرتاپا صداقت ہیں اور

الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ ؕ وَ

اپنے پروردگار کے نزدیک گواہ ہیں، ان کے لیے ان کا اجر اور نور ہے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

جو لوگ کافر ہوگئے ہیں اور ہماری آیات کی تکذیب کی ہے

الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ

وہی جہنمی ہیں● اچھی طرح جان لو کہ دنیا کی پست زندگی صرف کھیل تماشا اور

زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ

آرائش طلبی، ایک دوسرے پر فخر اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی

الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ

کوشش ہے، جیسے بارش ہوتی ہے جس کی کھیتی کسانوں کو حیرت میں ڈال دیتی ہے، پھر

يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ

خشک ہوجاتی ہے، پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ کھیتی زرد ہوجاتی ہے اس کے بعد بھوسہ بن جاتی ہے۔ اور

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا

آخرت میں (گناہگاروں کے لیے) شدید عذاب ہے اور (اطاعت گزاروں کے لیے) خدا کی طرف سے

ع ۲ ۹ ۱۸

موضوع آیت ۲۰، کھیل تماشہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مومن کے لئے بہترین کھیل تیراکی ہے اور عورت کے لئے بہترین کھیل چرخہ کاتنا ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۴۰۶۱۱)

۲۔ مومن کا ہر طرح کا کھیل غلط ہے سوائے تین کھیلوں کے:
۱۔ گھوڑے کو سدھانا۔ ۲۔ تیر اندازی کرنا
۳۔ اپنی بیوی سے دل لگی کرنا کہ یہ حق ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۳ ص ۳۴۷)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز پیدا ہی نہیں کی کہ کھیل تماشہ بن جائے اور کسی چیز کو بے مقصد نہیں چھوڑا کہ وہ لغو و بے فائدہ ہو۔ (غرر الحکم)

۴۔ افضل ترین عقلمندی یہی ہے کہ کھیل تماشے سے دوری اختیار کی جائے۔ (غرر الحکم)

۵۔ بدترین چیز کہ جس میں عمر ضائع ہوجائے کھیل تماشہ ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ دنیا اپنے جھوٹے کھیل تماشوں سے تمہیں دھوکہ نہ دے، کیونکہ کھیل تماشہ تو ختم ہوجاتا ہے لیکن اس کا حاصل کردہ گناہ تمہارے ذمہ باقی رہ جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ کھیل پختہ ارادوں کو خراب کر دیتا ہے۔
(غرر الحکم)

۸۔ لہو و لعب کی محفلیں ایمان کو خراب کر دیتی ہیں۔
(غرر الحکم)

۹۔ نجات اور کامیابی سے وہ شخص بہت دور ہے جو لاپرواہی کے ساتھ کھیل تماشے میں لگا رہتا ہے۔
(غرر الحکم)

۱۰۔ وہ شخص قطعاً عقلمند نہیں ہے جو کھیل تماشوں کا شوقین ہوتا ہے اور بے ہودہ اور لچر گانوں میں شہرت رکھتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ کھیل تماشہ خدا کو ناراض کر دیتا ہے، شیطان کو خوش کرتا ہے اور قرآن کو بھلا دیتا ہے۔
(بحالانوار جلد ۷۸ ص ۹)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۱۲۔ مومن اگر کھیل تماشوں میں مشغول نہیں ہوتا کہ خدا سے غافل ہوجائے، غور و فکر کرتا ہے تو غمگین ہوجاتا ہے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۴۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۳۔ مومن کا کھیل تین چیزیں ہوتی ہیں:
۱۔ اپنی بیوی سے لذت اٹھانا
۲۔ دوستوں سے ہنسی مزاح کرنا
۳۔ رات کو نماز (تہجد) پڑھنا۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۵۹)

اَلۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوۡۤا اِلٰی

مغفرت اور رضوان ہے اور دنیاوی زندگی تو دھوکے کا سرمایہ ہے● اپنے رب کی

مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُہَا کَعَرۡضِ السَّمَآءِ وَ

مغفرت اور اس کے بہشت کی طرف ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو کہ جس

الۡاَرۡضِ ۙ اُعِدَّتۡ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ ؕ

کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت جیسی ہے اور ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور

ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ

اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بہت

الۡعَظِیۡمِ ﴿۲۱﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِیۡۤ

بڑے فضل کا مالک ہے● کوئی مصیبت زمین پر اور تمہارے جسم و جان تک

اَنۡفُسِکُمۡ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَہَا ؕ اِنَّ ذٰلِکَ

نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اس کے پیدا کرنے سے پہلے ایک لوح میں لکھی ہوتی ہے، یقیناً

عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿۲۲﴾ لِّکَیۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰی مَا فَاتَکُمۡ وَ لَا

یہ کام خدا کے لیے آسان ہے● تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھوں سے چلی گئی ہے اس پر افسوس نہ

تَفۡرَحُوۡا بِمَاۤ اٰتٰىکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ

کرو اور جو چیز تمہیں عطا کی جائے اس پر (مست ہو کر) اتراؤ نہیں، اللہ کسی متکبر اکڑنے والے کو

فَخُوۡرِۣ ﴿ۙ۲۳﴾ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَ یَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ

پسند نہیں کرتا ہے● جو خود بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو بھی (راہِ

بِالۡبُخۡلِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡغَنِیُّ

خدا میں خرچ کرنے اور قرض دینے سے) روگردانی کرتا ہے، تو یقیناً خداوند عالم بے نیاز و

الۡحَمِیۡدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا بِالۡبَیِّنٰتِ وَ اَنۡزَلۡنَا

ستودہ صفات ہے● بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو معجزات اور واضح دلائل کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:
۱۴۔ ٹھٹھا مذاق اور بیہودہ گفتگو بیوقوفوں کی دل لگی ہے اور جاہلوں کا طریقہ کار ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۶۹)

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ

ہمراہ (آسمانی) کتاب اور میزان نازل کیا ہے، تاکہ لوگ عدل کے ساتھ قیام کریں اور لوہے کو اتارا

اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ

ہے جس میں شدید طاقت ہے اور لوگوں کے لیے بہت فائدے ہیں (تاکہ اس سے مفاد حاصل کریں) اور

لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

تاکہ اللہ معلوم کرے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی دیکھے بغیر مدد کرتا ہے، بے شک اللہ بڑی

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا

طاقت والا ناقابل شکست ہے● یقینا ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا اور ان

فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَ

کی نسل و خاندان میں نبوت اور کتاب کو قرار دیا، پس ان میں سے کچھ تو ہدایت

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

پاگئے مگر بہت سے فاسق و بدکار تھے● پھر ان کے بعد ہم نے پے در پے پیغمبر بھیجنا شروع

بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ

کردئے اور ان سب کے بعد عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجا اور انہیں ہم نے (آسمانی کتاب) انجیل دی

الْاِنْجِيْلَ ۙ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ

اور جنہوں نے ان کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمدلی ڈال دی (لیکن) رہبانیت

رَحْمَةً ۭ وَ رَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ

(یعنی ترک دنیا) کو تو انہوں نے از خود ایجاد کر لیا تھا، ہم نے ان پر لازم قرار نہیں دیا تھا وہ اس سے خدا کی

اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ

رضامندی کے طلبگار تھے، لیکن جو اس کا حق تھا اس کی انہوں نے پوری طرح پاسداری نہیں کی اور جو لوگ

فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

ان میں سے ایمان لاچکے تھے ہم نے انہیں ان کا اجر دے دیا اور ان میں سے بہت سے

موضوع آیت ۲۵، عدل وانصاف

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ایک گھڑی کا انصاف ان ستر سال کی عبادت سے افضل ہے جن کی راتوں کو نماز پڑھی جائے اور دنوں کو روزے رکھے جائیں اور فیصلہ کرنے میں ایک گھڑی کا ظلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساٹھ سال کے گناہوں سے بدتر ہے۔(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۵۲)

۔جو شخص دس افراد کا فرمانروا بنتا ہے اور ان میں عدل و انصاف سے کام نہیں لیتا وہ بروز قیامت ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ پاؤں اور سر کلہاڑے کے سوراخ میں ہوں گے۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۴۵)

ع ۳ ۶ ۱۹۶

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام:

۳۔جس کا ظاہر و باطن ، قول و فعل سے مطابقت رکھتا ہو وہ ایسا شخص ہو گا جو امانت کا حق ادا کر چکا ہوتا ہے اس کی عدالت پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہوتی ہے۔

۴۔عدل رعیت کو سیدھار کھتا اور حکمرانوں کے لئے زینت ہے۔

۵۔عدل کے ذریعہ برکتیں کئی گنا ہو جاتی ہیں۔

(غرر الحکم)

۶۔عدل ایک ایسی اساس ہے جس پر کائنات کا نظام قائم ہے۔(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۸۳)

۷۔عدل وانصاف سے کام لو لوگوں پر حکومت کرتے رہو گے۔(غرر الحکم)

۸۔عدل ایمان کی بنیاد تمام نیکیوں کا مجموعہ اور ایمان کا بلند ترین درجہ ہے۔(غرر الحکم)

۹۔فضائل چار طرح کے ہیں:

۱۔حکمت، جس کی بنیاد فکر و نظر پر قائم ہے

۲۔پاکدامنی، جس کی بنیاد خواہشات پر قائم ہے

۳۔قوت، جس کی بنیاد غضب پر قائم ہے

۴۔عدل، جس کی بنیاد قوائے نفسانی کے اعتدل پر قائم ہے۔(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۸۱)

۱۰۔عادل ترین انسان وہ ہے جو اپنے اوپر ظلم کرنے والے کے ساتھ احسان کرے اور ظالم ترین انسان وہ ہے جو اپنے ساتھ انصاف کرنے والے پر ظلم کرے۔

(غرر لحکم)

۱۱۔سیرت کے لحاظ سے بڑھ کر عدالت یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ ویسا برتاؤ کیا جائے۔(غرر الحکم)

۱۲۔عدل اس پانی سے زیادہ شیریں ہے جسے پیاسا حاصل کرتا ہے، جب عدل کے بارے میں کام لیا جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا چیز وسیع ہو سکتی ہے، خوہ وہ کم ہی ہو۔(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۸)

فٰسِقُوۡنَ ﴿٢٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوۡا

فاسق اور نافرمان تھے ● اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ

بِرَسُوۡلِهٖ يُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَيۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَ يَجۡعَلۡ لَّكُمۡ

تاکہ وہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا کرے اور وہ نور عطا کرے جس کے ذریعہ تم (دنیا اور

نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٢٨﴾

آخرت میں) راہ طے کر سکو اور تمہارے گناہوں کو بخش دے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ●

لِّئَلَّا يَعۡلَمَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَلَّا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّنۡ

تاکہ اہلِ کتاب یہ نہ سمجھیں کہ مسلمانوں کے پاس خدا کے فضل کا کوئی راستہ نہیں ہے (اور سارے امتیازات

فَضۡلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ

اورفضائل انہی کے پاس ہیں) اور انہیں جان لینا چاہیے کہ خدا کا فضل خدا ہی کے ہاتھ میں ہے وہ

وَ اللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿٢٩﴾

جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے وہ بڑے فضل (وکرم) والا ہے ●

سُوۡرَةُ الۡمُجَادَلَةِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ٢٢

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّتِىۡ تُجَادِلُكَ فِىۡ زَوۡجِهَا وَ

یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے بارے میں آپؐ سے بحث و

تَشۡتَكِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَ اللّٰهُ يَسۡمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تکرار کر رہی تھی اور اللہ سے گلہ شکوہ کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی باتیں سن رہا تھا یقینا اللہ

سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿١﴾ اَلَّذِيۡنَ يُظٰهِرُوۡنَ مِنۡكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِهِمۡ

بڑا سننے والا دیکھنے والا ہے ● تم میں سے جو (مرد) لوگ اپنی بیویوں سے "ظہار" کرتے ہیں

مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمۡ ؕ اِنۡ اُمَّهٰتُهُمۡ اِلَّا الّٰٓـىِٔۡ وَلَدۡنَهُمۡ ؕ وَ

(اور انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) وہ ان کی مائیں (نہیں ہو جاتیں اور) نہیں ہیں۔ ان کی مائیں تو وہی

ع ٢٠

سورہ مجادلہ کے فضائل

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص سورہ مجادلہ کی تلاوت کرے گا اس کا نام قیامت کے دن حزب اللہ میں لکھ دیا جائے گا۔
(مجمع البیان)

اِنَّهُمۡ لَيَقُوۡلُوۡنَ مُنۡكَرًا مِّنَ الۡقَوۡلِ وَ زُوۡرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے اور وہ (اپنی جاہلیت کی عادت کی بنا پر) ناپسندیدہ اور غلط باتیں کرتے ہیں، بے شک اللہ بڑا درگزر

لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ﴿۲﴾ وَ الَّذِيۡنَ يُظٰهِرُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِهِمۡ ثُمَّ

گزر کرنے والا، بخشنے والا ہے ● اور جو لوگ اپنی عورتوں سے ''ظہار'' کرتے ہیں پھر اپنے کہے سے

يَعُوۡدُوۡنَ لِمَا قَالُوۡا فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ

(پشیمان ہو کر) پلٹ جاتے ہیں، انہیں چاہئے کہ عورت کو ہاتھ لگانے (مقاربت کرنے) سے پہلے ایک

يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمۡ تُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

غلام آزاد کریں، یہ (حکم) ہے کہ جس سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو خدا

خَبِيۡرٌ ﴿۳﴾ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ

اس سے بخوبی آگاہ ہے ● پس جسے (آزاد کرنے کے لیے غلام) نہ ملے تو اسے چاہیے کہ اپنی بیوی کے

مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ فَاِطۡعَامُ

ساتھ مقاربت سے پہلے دو مہینوں کے پے در پے روزے رکھے، پس جو ایسا نہیں کر سکتا تو ساٹھ

سِتِّيۡنَ مِسۡكِيۡنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ ؕ

مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لیے ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ الٰہی

وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ

قوانین ہیں۔ اور جو کافر احکام الٰہی پر عمل نہیں کرتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے ● بتحقیق

الَّذِيۡنَ يُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ كُبِتُوۡا كَمَا كُبِتَ

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرتے ہیں، ان کو ایسے سرکوب کیا جائے

الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ

گا جیسے ان سے پہلے لوگوں کو سرنگوں کر دیا گیا تھا، یقینا ہم نے روشن آیات نازل کی ہیں اور

لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۵﴾ۚ يَوۡمَ يَبۡعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا

کافروں کے لیے رسوا کن عذاب ہے ● جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تا کہ انہیں

سورہ مجادلہ۔ موضوع آیت ۴، روزہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''بنی آدم کا عمل اس کے اپنے لئے ہے سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں''۔

(بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۲۴۹)

۲۔ہر چیز کے لئے زکوۃ ہے اور جسموں کی زکوۃ روزے ہیں۔(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۲۴۶)

۳۔روزے رکھا کرو تندرست رہو گے۔

(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۵ ۲۵)

۴۔جو روزہ دار ایسے لوگوں کے پاس جاتا ہے جو کھانا کھا رہے ہوتے ہیں تو اس کے اعضاء تسبیح کرنے لگ جاتے ہیں اور ملائکہ اس پر درود پڑھتے ہیں ملائکہ کا درود اس کے لئے استغفار ہوتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۷ ۲۴)

۵۔جو شخص ایک دن کا مستحبی روزہ رکھے اس کا ثواب اس قدر ہے کہ اگر اسے روئے زمین کے برابر سونا دیا جائے پھر بھی روز قیامت تک اس کا اجر مکمل نہیں ہو سکتا۔(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۲۵۶)

حضرت امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام:

۶۔دنیاوی لذتوں سے دل کا روزہ سب سے زیادہ مفید روزہ ہے۔(غرر الحکم)

۷۔روزہ دار کی نیند عبادت، اسکی خاموشی تسبیح، اسکی دعا مستجاب اور اس کا عمل دوگنا ہے، روزے دار کے لئے بوقت افطار دعا رد نہیں ہوتی۔

(بحار الانوار جلد ۹۳ ص ۳۶۰)

۸۔حدیث معراج میں ہے۔۔۔۔۔۔رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: پروردگارا! روزہ کے کیا فوائد ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! روزہ حکمت کا باعث ہوتا ہے، حکمت معرفت کا موجب ہوتی ہے، معرفت یقین کا سبب بنتی ہے اور جب بندہ یقین کی منزل پر پہنچ جاتا ہے تو پھر اسے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ کس حال میں صبح وشام کرے، تنگی کی حالت میں یا آسانی کی حالت میں۔(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسے بھی روزہ دار کا سا اجر ملے گا (فروع کافی ج ۴ ص ۶۸)

۱۰۔افضل ترین جہاد گرمیوں کے روزے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۲۵۶)

۱۱۔سردیوں کے روزے رکھنا بلا مشقت کمائی ہے۔

(وسائل الشیعہ ج ۷ ص ۰۲ ۳)

۱۲۔حمزہ بن محمد کہتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے روزے کیوں فرض کئے ہیں؟'' تو آپ نے

جواب میں تحریر فرمایا: ''تاکہ امیر لوگوں کو بھوک کا پتہ چل سکے اور وہ غریبوں پر مہربانی کریں''
(بحارالانوار جلد۹۶ص۳۶)

فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اَحۡصٰهُ اللّٰهُ وَ نَسُوۡهُ ؕ وَ اللّٰهُ

ان کے کیے سے آگاہ کرے جن اعمال کو اللہ نے مکمل طور پر شمار کر رکھا ہے اور وہ انہیں بھلا

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ۝۶ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى

چکے ہیں اور اللہ ہر چیز پر شاہد اور گواہ ہے ● کیا آپؐ نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَا يَكُوۡنُ مِنۡ نَّجۡوٰى

زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے، کوئی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر یہ کہ اللہ ان کا

ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ وَ لَا خَمۡسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ وَ لَاۤ

چوتھا ہوتا ہے اور پانچ کی رازداری ہوتی ہے تو وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ

اَدۡنٰى مِنۡ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكۡثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمۡ اَيۡنَ مَا كَانُوۡا ۚ

اس سے کم تر (رازدان) ہوتے ہیں نہ بیشتر مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ

جہاں کہیں بھی ہوں، پھر قیامت کے دن وہ انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا، بے شک اللہ ہر

شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۝۷ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ نُهُوۡا عَنِ النَّجۡوٰى ثُمَّ

شے کو خوب جانتا ہے ● کیا آپؐ نے نہیں دیکھا جنہیں سرگوشی سے روک دیا گیا تھا، پھر وہ اسی کام کا اعادہ

يَعُوۡدُوۡنَ لِمَا نُهُوۡا عَنۡهُ وَ يَتَنٰجَوۡنَ بِالۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ

کررہے ہیں جس سے انہیں روک دیا تھا اور گناہ، ظلم اور پیغمبر خدا کی نافرمانی کے لیے آپس میں سرگوشیاں

وَ مَعۡصِيَتِ الرَّسُوۡلِ ۫ وَ اِذَا جَآءُوۡكَ حَيَّوۡكَ بِمَا لَمۡ

کرتے ہیں اور جب آپؐ کے پاس آتے ہیں تو وہ آپؐ کو تحیہ وسلام کے لیے ایسے کلمات کو استعمال کرتے ہیں

يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ يَقُوۡلُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ لَوۡ لَا يُعَذِّبُنَا

جن سے خدا نے بھی آپؐ کو سلام نہیں کیا اور آپؐ سے کہتے ہیں (اگر یہ شخص پیغمبر ہے تو) خدا ہمیں

اللّٰهُ بِمَا نَقُوۡلُ ؕ حَسۡبُهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ۚ

ہمارے کہے کی سزا کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لیے جہنم کافی ہے جس میں وہ داخل ہوں گے،

فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ

پس کس قدر برا انجام اور ٹھکانہ ہے ● اے ایمان والو! جب بھی تم کوئی راز کی بات

فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ

کہو تو گناہ، ستم اور رسولؐ کی نافرمانی کی سرگوشیاں نہ کیا کرو،

وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ

نیک کاموں اور تقویٰ کی سرگوشیاں کیا کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس

تُحْشَرُوْنَ ۝٩ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ

کے حضور تم محشور ہوگے ● سرگوشیاں تو صرف شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں تاکہ وہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

مومنین کو غمگین کردے، حالانکہ خدا کی اجازت کے بغیر انہیں کوئی (سرگوشی) نقصان

وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

نہیں پہنچا سکتی، پس مومنین کو چاہیے کہ خدا پر بھروسہ کریں ● اے ایمان والو!

اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

جب تمہیں کہا جائے کہ مجالس میں (دوسروں کے لیے) جگہ کھلی کردو، تو جگہ کھلی کردیا کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ

يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ

تمہارے لیے وسعت پیدا کردے اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو (کسی خاص جگہ پر بیٹھنے سے بزرگی

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

نہیں ملتی بلکہ) اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جو صاحبان ایمان ہیں اور جنہیں

دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

علم ودانش سے نوازا گیا ہے۔ اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔ اے مومنو!

اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ

تم جب بھی رسول خدا(ص) سے کوئی خصوصی بات کرنا چاہو تو اپنی خصوصی گفتگو

موضوع آیت ۱۱، علم

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ علم تو بس تین قسموں پر ہے:
۱۔ آیت محکم
۲۔ فریضہ عادلہ
۳۔ سنت قائمہ
اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ اضافی ہے۔
(کافی جلد ۲ ص ۳۲)

۲۔ علم لوگوں کے منہ سے حاصل کرو۔
(بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۱۰۵)

۳۔ جو شخص حصول علم کے لئے ایک گھڑی کی ذلت برداشت نہیں کرسکتا وہ جہالت کی ذلت میں ہمیشہ کے لئے باقی رہتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۶۴)

۴۔ جو شخص اس مقصد کے لئے علم حاصل کرے کہ علماء پر شیخی بگھارے گا یا بے وقوفوں کے ساتھ مجالس میں لڑائی جھگڑا کرے گا تو وہ بہشت کی خوشبو تک نہیں سونگھ پائے گا۔ (کنز العمال حدیث ۲۹۰۵۶)

۵۔ جو علم حاصل کررہا ہو اور اس حالت میں اس کی موت واقع ہوجائے تو اسکے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔
(مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۵۳)

۶۔ میرے نزدیک علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱ ص ۱۶۴)

۷۔ تم علم حاصل کرو وہ تمہیں زندگی عطا کرے گا۔
(غرر الحکم)

۸۔ اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے (کیونکہ) علم تمہاری نگہداشت کرتا ہے اور مال کی تمہیں حفاظت کرنی پڑتی ہے اور مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے لیکن علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے اور دولت کے نتائج و اثرات مال کے فنا ہونے سے فنا ہوجاتے ہیں۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۱۴۷)

۹۔ جسم کی آسودگی کے ساتھ علم حاصل نہیں ہوتا۔
(غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۰۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنے اصحاب کے سروں پر تازیانے ماروں یہاں تک کہ وہ علم دین حاصل کریں۔ (بحار الانوار جلد ۱ ص ۲۱۹)

۱۱۔ جسے علم دے رہے ہو اس کے ساتھ بھی تواضع کرو اور جس سے علم حاصل کررہے ہو اس کے ساتھ بھی تواضع اختیار کرو، اور جابر علماء نہ بنو ورنہ تمہارا باطل تمہارے حق پر غالب آجائے گا۔
(بحار الانوار جلد ۲ ص ۴۱)

علم کو طلب کرنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ علم کو طلب کرو خواہ وہ چین میں ہو، کیونکہ

نَجۡوٰىكُمۡ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ وَ اَطۡهَرُ ؕ فَاِنۡ لَّمۡ

سے پہلے صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے لیے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے تو اگر (صدقہ کے لیے

تَجِدُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشۡفَقۡتُمۡ اَنۡ

اپنے پاس مال) نہ پاؤ، پس یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے ● کیا تم اس بات

تُقَدِّمُوۡا بَيۡنَ يَدَىۡ نَجۡوٰىكُمۡ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذۡ لَمۡ

سے پریشان ہو گئے تھے کہ سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ دیا کرو؟ تو اب جبکہ

تَفۡعَلُوۡا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا

تم نے صدقہ نہیں دیا تو خدا نے اپنا لطف و کرم تم پر پلٹا دیا، للذا نماز قائم کرو،

الزَّكٰوةَ وَ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا

زکوۃ ادا کرو اور خدا اور رسول خدا کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو اللہ اس

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا قَوۡمًا غَضِبَ

سے بخوبی آگاہ ہے ● آیا آپؐ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ جنہوں نے اس قوم کے ساتھ دوستی

اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ؕ مَا هُمۡ مِّنۡكُمۡ وَ لَا مِنۡهُمۡ ۙ وَ يَحۡلِفُوۡنَ

قائم کرلی ہے جن پر خدا غضبناک ہوا ہے، وہ نہ تو تم سے ہیں اور نہ ہی ان سے اور وہ خود بھی بخوبی

عَلَى الۡكَذِبِ وَ هُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ عَذَابًا

جانتے ہیں کہ جھوٹی قسمیں کھا رہے ہیں (کہ تم میں سے ہوں) ● اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب

شَدِيۡدًا ؕ اِنَّهُمۡ سَآءَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوۡۤا

تیار کر رکھا ہے، کیونکہ وہ ایسا کام انجام دے رہے ہیں جو بہت ہی برا ہے ● انہوں نے اپنی

اَيۡمَانَهُمۡ جُنَّةً فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَلَهُمۡ عَذَابٌ

قسموں کو اپنی ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو خدا کے راستے سے روکتے ہیں، پس ان کے لیے

مُّهِيۡنٌ ﴿۱۶﴾ لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ

رسوا کن عذاب ہے ● ان کے مال و اولاد انہیں (خدا کے قہر و غضب سے کچھ بھی)

علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
(بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۸۰)

۲۔ دو پیاسے کبھی سیراب نہیں ہوتے۔ ایک علم کا طلب کرنے والا اور دوسرا مال کا طلبگار۔ طالب علم کی رب کی رضا مندی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور طالب دنیا کی سرکشی بڑھتی ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۸۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ اگر دنیا کو معلوم ہو جائے کہ علم حاصل کرنے کے کتنے فائدے ہیں؟ تو اسے ضرور طلب کرتے خواہ انہیں اپنی جان کی بازی لگانا پڑے یا سمندر کی موجوں میں گھس جانا پڑے۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۷۷)

۴۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پیارے بیٹے! اپنے رات دن اور ہر لمحہ کے لیے حصول علم کا ایک حصہ قرار دو اور یہ نہ سمجھو کہ اس سے تمہارا وقت ضائع ہوگا۔ بلکہ وقت اسی وقت ضائع ہوگا جب اس کے حصول کو ترک کر دو گے۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۶۹)

طالب علم

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جاہلوں کے درمیان طالب علم ایسے ہوتا ہے جیسے مُردوں کے درمیان زندہ۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۸۱)

ع ۲/۲

۲۔ جب کسی طالب علم کو موت آجائے اور وہ علم کو طلب کرتے ہوئے مر جائے تو وہ شہید ہو کر مرتا ہے۔
(ترغیب وترہیب جلد ۱ ص ۹۷)

۳۔ جو شخص علم کو طلب کرے اور اسے حاصل بھی کرلے تو اس کے اجر کے لئے اللہ تعالیٰ دو حصے لکھ دیتا ہے اور جو علم کو طلب کرے لیکن اسے حاصل نہ کرسکے تو اللہ تعالیٰ اس کے اجر کے لئے ایک حصہ لکھ دیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۸۳)

۴۔ جو علم کو طلب کرے وہ دن کو روزے دار اور رات کو نمازی کی مانند ہے اگر علم کا ایک دروازہ سیکھ لے اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ اس کے پاس کوہ ابو قبیس جتنا سونا ہو اور وہ اسے راہ خدا میں تقسیم کردے۔ بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۸۴)

۵۔ جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے خدا اس کی روزی کا ضامن ہو جاتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۲۸۷۰۱)

۶۔ جو دین الٰہی کے لئے سوچ و بچار اور فقہ کا علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ارادوں کی کفایت کرتا ہے او اسے وہاں سے روزی عطا کرتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ (کنزالعمال حدیث ۲۸۸۵۵)

۷۔ طالب علم رحمت کا طلبگار اور اسلام کا رکن ہوتا ہے اور اسے نبیوں کے ساتھ اجر ملے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۲۸۷۲۹)

۸۔ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں

مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا

نہیں بچا سکیں گے، یہی جہنم والے ہیں اور وہیں پر

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ

وہ ہمیشہ رہیں گے ● جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا اور وہ خدا کے لیے ویسی قسمیں کھائیں

كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَیْءٍ ؕ اَلَاۤ

گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی (محکم) چیز پر قائم

اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

ہیں، یاد رکھو کہ سب لوگ جھوٹے ہیں ● ان پر شیطان مسلط ہو چکا ہے،

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

پس انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے یہی شیطانی گروہ ہیں، آگاہ رہو کہ

حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

شیطانی گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے ● یقیناً جو لوگ

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرتے ہیں یہی لوگ ذلیل ترین افراد میں شامل ہیں ●

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللہ نے فیصلہ کردیا ہے کہ میں اور میرے رسول (کافروں اور منافقوں پر) یقینی طور پر غالب آنے والے ہیں، کیونکہ اللہ

قَوِیٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ

قدرت مند ناقابل شکست ہے ● آپ کسی ایسی قوم کو نہیں پائیں گے جو خدا اور قیامت کے دن پر بھی

الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا

ایمان رکھتی ہو (اور ساتھ ہی) ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی بھی رکھتی ہو جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ

اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ

دشمنی رکھتے ہیں، خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے اور بھائی۔ یا ان کے خاندان والے کیوں نہ ہوں، ایسے

اور اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۲۸۷۴۵)

۹۔ جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے راستوں پر چلاتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۲۸۷۴۶)

۱۰۔ جو علم کی طلب میں ہوتا ہے تو بہشت بھی اس کی طلب میں ہوتی ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۲ ۴ ۲۸۸)

۱۱۔ طالب علم کے لئے ہر چیز طلب مغفرت کرتی ہے حتیٰ کہ دریاؤں کی مچھلیاں اور زمین کے حشرات اور خشکی کے درندے اور چوپائے۔
(امالی شیخ مفید ص ۱۷)

حضرت امام علی علیہ السلام:

۱۲۔ علم کی طلب میں گھر سے نکلنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ا ص ۱۷۹)

۱۳۔ طالب علم کیلئے دنیا کی عزت اور آخرت کی کامیابی ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

علماء انبیاء کے وارث ہیں

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں آسمان والے ان سے محبت کرتے ہیں جب وہ مرتے ہیں تو ان کے لئے مچھلیاں دریا میں قیامت تک مغفرت طلب کرتی رہیں گی۔ (کنزالعمال حدیث ۲۸۶۷۹)

۲۔ علماء زمین کے چراغ، انبیاء کے خلفاء میرے اور دوسرے تمام انبیاء کے وارث ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۲۸۶۷۷)

حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

۳۔ فقہ دینی حاصل کرو کیونکہ فقہاء انبیاء کے وارث ہیں۔ (بحارالانوار جلد ا ص ۲۱۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں، وہ اس لیے کہ انبیاء نے کسی کو درہم و دینار کا وارث نہیں بنایا بلکہ اپنی احادیث کا وارث بنایا ہے۔ لہٰذا جو شخص اُن میں سے جتنا کچھ حاصل کرلے گا وہ بہت کچھ حاصل کرلے گا، لہٰذا خوب غور کیا کرو کہ تم اپنا علم کس سے حاصل کررہے ہو۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۹۲)

فضائل سورہ حشر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم:
جو شخص سورہ حشر کی تلاوت کرتا ہے تو جنت، جہنم، عرش، کرسی۔ حجابات، سات آسمان، سات زمینیں، ہوا، پرندے، درخت، پہاڑ، سورج، چاند اور ملائکہ، غرض سب اس کے لئے دعا مانگتے اور مغفرت طلب کرتے ہیں اگر اس دن یا رات کو مرجائے تو وہ شہید ہو کر مرے گا۔ (ثواب الاعمال)

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ

لوگوں کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو ثبت فرما دیا ہے اور اپنی جانب سے ایک روح سے ان کی

مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

تائید کردی ہے اور انہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہوں

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ

گی اس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں،

أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾

وہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں، آگاہ رہو کہ صرف اللہ ہی کی جماعت والے کامیاب و کامران ہیں●

سُورَةُ الْحَشْرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٢٤

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں (اور خدا کی پاکیزگی بیان کر رہے ہیں) اور

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا

وہ ناقابل شکست حکمت والا ہے● وہ وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافر ہونے والوں کو پہلی بار ان کے

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا

گھروں سے نکال دیا، جبکہ تم گمان نہیں کرتے تھے کہ وہ (اس قدر قدرت رکھنے کی وجہ سے اتنی آسانی کے ساتھ)

ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ

باہر نکلیں گے اور وہ خود بھی سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو قہر خدا سے بچالیں گے،

مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَ

لیکن اللہ کا عذاب ان کے پاس ایسی جگہ سے آیا جہاں کا وہ سوچ

قَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ

بھی نہیں سکتے تھے اور ان کے دلوں میں رعب و وحشت ڈال دی (اس طرح کہ) انہوں نے اپنے گھروں کو خود اپنے

وَ اَيۡدِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۖ فَاعۡتَبِرُوۡا يٰۤاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۲﴾ وَ

ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں سے اجاڑ کر برباد کر دیا، پس اے صاحبان بصیرت عبرت حاصل کرو ● اور

لَوۡلَاۤ اَنۡ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمُ الۡجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمۡ فِى

اگر اللہ نے ان کے لیے جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو انہیں دنیا میں ضرور عذاب دیتا،

الدُّنۡيَا ؕ وَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ

البتہ آخرت میں ان کے لیے جہنم کا عذاب تو ہے ہی ● یہ سزا اس لیے ہے کہ انہوں نے خدا اور

بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ۚ وَ مَنۡ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ

اس کے رسول سے دشمنی برتی ہے اور جو بھی خدا سے دشمنی کرتا ہے پس (اسے جان لینا چاہیے کہ)

اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۴﴾ مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ لِّيۡنَةٍ اَوۡ

اللہ یقینی طور پر سخت عذاب دینے والا ہے ● تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا

تَرَكۡتُمُوۡهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوۡلِهَا فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَ لِيُخۡزِىَ

انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا سب خدا کی منشا اور حکم سے تھا اور یہ کہ (خدا چاہتا تھا)

الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۵﴾ وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ مِنۡهُمۡ فَمَاۤ

فاسقوں کو رسوا کرے ● اور اللہ نے ان (کے مالوں) سے جو کچھ اپنے رسول کی

اَوۡجَفۡتُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ خَيۡلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ

طرف پلٹایا ہے (جس کے لیے تم نے کوئی مشقت نہیں اٹھائی) نہ اس پر گھوڑے دوڑائے

يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

اور نہ اونٹ، بلکہ خدا اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت

قَدِيۡرٌ ﴿۶﴾ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ مِنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰى

کاملہ رکھتا ہے ● اللہ نے بستی والوں کے مال سے جو کچھ اپنے رسول کی طرف پلٹایا ہے

فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوۡلِ وَ لِذِى الۡقُرۡبٰى وَ الۡيَتٰمٰى وَ

تو وہ خدا، رسول، قریب ترین رشتہ داروں، یتیموں،

موضوع آیت ۲، عبرت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔افضل عقلمندی عبرت حاصل کرنا ہے، دوراندیشی پشت پناہی حاصل کرنا ہے اور بہت بڑی حماقت (دنیا سے) دھوکہ کھانا ہے۔(غررالحکم)

۲۔جو شخص زمانے کی گردشوں سے عبرت حاصل نہیں کرتا وہ ملامتوں کے ذریعہ بھی باز نہیں آتا۔ (غررالحکم)

۳۔اگر تم گذشتہ ضائع کردہ زندگی سے عبرت حاصل کرتے تو باقی ماندہ زندگی کی بھی ضرور حفاظت کرتے۔ (غررالحکم)

۴۔جو جہالت کو اپناتا ہے وہ کم ہی عبرت حاصل کرتا ہے۔(غررالحکم)

۵۔جب کسی کام میں اچھے برے کی پہچان نہ رہے تو آغاز کو دیکھ کر انجام کو پہچان لیا جائے۔(غررالحکم)

۶۔عبرتیں کتنا زیادہ ہیں اور عبرت حاصل کرنے والے کتنے کم ہیں۔(بحارالانوار جلد ۷۱ ص ۳۲۷)

۷۔جو عبرت حاصل نہیں کرتا اس کے غور و فکر کا کوئی فائدہ نہیں اور جو دنیوی دھندوں سے دور نہیں رہتا اس کی عبرت کا کوئی فائدہ نہیں۔(غررالحکم)

۸۔تمہارے لئے گذشتہ ادوار کے (ہر دور) میں عبرتیں (ہی عبرتیں) ہیں، (ذرو سوچو تو!) کہ کہاں ہیں عمالقہ اور ان کے بیٹے!! کہاں ہیں فرعون اور ان کی اولاد؟! کہاں ہیں اصحاب الرس کے شہروں کے باشندے جنھوں نے نبیوں کو قتل کیا؟ پیغمبروں کے روشن طریقوں کو مٹایا اور ظالموں کے طور طریقوں کو زندہ کیا۔۔۔(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۰ ص ۹۲)

الۡمَسٰکِیۡنِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ کَیۡ لَا یَکُوۡنَ دُوۡلَۃًۢ بَیۡنَ

مسکینوں اور حاجتمند مسافروں کے لیے ہے، تاکہ (یہ اموال) تم میں سے صرف

الۡاَغۡنِیَآءِ مِنۡکُمۡ ؕ وَ مَاۤ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡہُ ٭ وَ

دولتمندوں کے ہاتھوں میں گردش نہ کرتے پھریں اور جو کچھ تمہیں پیغمبرؐ دے دیں

مَا نَہٰىکُمۡ عَنۡہُ فَانۡتَہُوۡا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ

وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تم رک جاؤ اور خدا سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ

شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۘ﴿۷﴾ لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُہٰجِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ

شدید عذاب دینے والا ہے ● (مالِ فے کا کچھ حصہ) ان غریب مہاجرین کے لیے ہے جو

اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ وَ اَمۡوَالِہِمۡ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ

اپنے گھر بار اور مال سے بے دخل کردئے گئے ہیں خدا کے فضل

اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا وَّ یَنۡصُرُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ

اور خوشنودی کو چاہتے ہیں اور خدا اور رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی

الصّٰدِقُوۡنَ ۚ﴿۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الۡاِیۡمَانَ مِنۡ

تو سچے لوگ ہیں ● اور جو لوگ مہاجرین سے پہلے اس دارالہجرت (یعنی مدینہ) میں مقیم اور ایمان پر قائم تھے،

قَبۡلِہِمۡ یُحِبُّوۡنَ مَنۡ ہَاجَرَ اِلَیۡہِمۡ وَ لَا یَجِدُوۡنَ فِیۡ

وہ ان سے محبت کرتے ہیں جو (مکہ سے) ہجرت کر کے ان کے پاس پہنچے ہیں اور (مالِ فے) جو

صُدُوۡرِہِمۡ حَاجَۃً مِّمَّاۤ اُوۡتُوۡا وَ یُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ

کچھ ان مہاجرین کو دیا گیا ہے وہ اپنے دلوں میں اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اگرچہ وہ خود شدید فقر کا

وَ لَوۡ کَانَ بِہِمۡ خَصَاصَۃٌ ؕ۟ وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ

شکار ہوتے ہیں لیکن مہاجرین کو خود پر ترجیح دیتے ہیں اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچالئے جائیں

فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۚ﴿۹﴾ وَ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ

پس وہی کامیاب اور نجات پانے والے ہیں ● اور جو لوگ مہاجرین اور انصار کے بعد آئے ہیں

موضوع آیت ۷، دولت (حکومت)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ دولت (حکومت) جس طرح آتی ہے اسی طرح جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ برے لوگوں کی حکومت نیک لوگوں کی مشکل کا سبب ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ فاسق و فاجر لوگوں کی حکومت نیک لوگوں کی ذلت کا سبب ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ پست فطرت احمقوں کی حکومت ظلم و فساد پر مبنی ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جب چار وجوہات پیدا ہو جائیں تو سمجھ لو کہ حکومت کا زوال آ گیا ہے:

۱۔ اصول کو ضائع اور برباد کر دینا۔
۲۔ فروع کو تھام لینا
۳۔ رذیلوں کو آگے لے آنا
۴۔ صاحبان فضیلت کو پیچھے دھکیل دینا۔

(غرر الحکم)

۶۔ شریف لوگوں کی حکومت مفید ترین غنیمتوں میں سے ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ عدل جیسی چیز کے بغیر حکومتوں کو محفوظ نہیں کیا جاسکتا۔ (غرر الحکم)

۸۔ دین کو اپنی حکومتوں کے لیے مظبوط قلعہ قرار دو اور شکر کو اپنی نعمت کی ڈھال بناؤ، کیونکہ جس حکومت کو دین بچائے رہے اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور جس نعمت کی دین حفاظت کرے اسے کوئی نہیں چھین سکتا۔ (غرر الحکم)

۹۔ حسن سیرت، اقتدار کی زینت اور حکومت کا مضبوط قلعہ ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ عادل کی حکومت واجبات میں سے ہے اور ظالم کی حکومت ممکنات میں سے ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ ہر حکومت کے لئے ایک زمانہ ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ حق کے لئے حکومت ہوتی ہے اور باطل کے لئے دولت ہوتی ہے۔ (اصول کافی جلد ۲ ص ۷۴۴)

بَعۡدِهِمۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ

وہ کہتے ہیں ''پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان لانے میں ہم

سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ

پر سبقت کرچکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں مومنین کے لئے کینہ قرار نہ دے،

اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۰﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَى

اے ہمارے پروردگار! یقینا تو بہت ہی مہربان رحم کرنے والا ہے'' ● کیا آپ نے

الَّذِيۡنَ نَافَقُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ لِاِخۡوَانِهِمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ

منافقین کو نہیں دیکھا جو اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تمہیں نکال

اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَئِنۡ اُخۡرِجۡتُمۡ لَنَخۡرُجَنَّ مَعَكُمۡ وَلَا

دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل چلیں گے اور تمہارے بارے میں ہم

نُطِيۡعُ فِيۡكُمۡ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنۡ قُوۡتِلۡتُمۡ لَنَنۡصُرَنَّكُمۡ ؕ

کسی کی بھی بات کو ہرگز نہیں مانیں گے۔ اور اگر تمہارے ساتھ جنگ ہوئی تو ہم ضرور

وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنۡ اُخۡرِجُوۡا

تمہاری مدد کریں گے خدا گواہ ہے کہ یہ سب جھوٹ بولتے ہیں ● اگر ان (کفار) کو نکال دیا جائے تو وہ

لَا يَخۡرُجُوۡنَ مَعَهُمۡ ۚ وَلَئِنۡ قُوۡتِلُوۡا لَا

(منافقین) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان کے ساتھ جنگ کی گئی تو وہ (منافق) ان کی مدد نہیں کریں

يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ ۚ وَلَئِنۡ نَّصَرُوۡهُمۡ لَيُوَلُّنَّ الۡاَدۡبَارَ ۟

گے۔ اور اگر مدد کے لئے اٹھ بھی کھڑے ہوں تو (خطرے کے وقت) ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ پھر ان

ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ رَهۡبَةً فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ

(کفار و منافقین) کی مدد نہیں کی جائے گی ● یقین جانو کہ تمہاری طرف سے ان منافقین کے دل میں جو رعب

مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۳﴾

و وحشت ہے وہ ان کے دل میں خوفِ خدا سے زیادہ ہے۔ اور یہ اس لئے کہ وہ لوگ فہم و معرفت سے عاری ہیں ●

لا يقاتلونكم جميعا الا في قرى محصنة او من وراء

منافق لوگ (اس قدر بزدل ہیں کہ) اجتماعی طور پر کبھی آپ سے جنگ نہیں کریں گے، مگر محفوظ علاقوں

جدر ط بأسهم بينهم شديد ط تحسبهم جميعا وقلوبهم

یا دیواروں کے پیچھے سے، ان کی آپس کی جنگ بھی بہت سخت ہے آپ انہیں متحد سمجھتے ہیں حالانکہ ان

شتى ط ذلك بانهم قوم لا يعقلون ﴿۱۴﴾ كمثل الذين من

کے دل منتشر ہیں یہ اس لئے ہے کہ وہ عقل سے کام نہ لینے والا ٹولہ ہیں ● ان (یہود بنی نضیر) کی مثال ایسی ہے

قبلهم قريبا ذاقوا وبال امرهم ج و لهم عذاب

جیسے ان سے پہلے والوں کی تھی اور (منافقین کے دھوکہ میں آکر) انہوں نے اپنی تلخی اور ناکامی کو چکھ لیا اور ان کے لئے

اليم ﴿۱۵﴾ كمثل الشيطن اذ قال للانسان اكفر ج

دردناک عذاب ہے ● (اہل کتاب کا منافقین سے دھوکہ کھانا) شیطان (کے دھوکے) کی مانند ہے، جب کہ اس نے انسان سے کہا

فلما كفر قال اني بريء منك اني اخاف الله رب

کہ "کفر اختیار کر" پس جب اس نے کفر اختیار کر لیا تو اس نے کہا! میں تو تجھ سے بری ہوں میں تو اللہ سے ڈرتا

العلمين ﴿۱۶﴾ فكان عاقبتهما انهما في النار خالدين

ہوں جو عالمین کا رب ہے ● پس ان دونوں (شیطان اور منافق کافروں) کا انجام یہ ہے کہ

فيها ط و ذلك جزؤا الظلمين ﴿۱۷﴾ يايها الذين

ہمیشہ کے لئے جہنم میں ہیں اور ظالم لوگوں کی یہی سزا ہے ● اے ایمان والو! خدا کا

امنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد ج و

تقویٰ اختیار کرو ،اور ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ کل (قیامت) کے لئے کیا بھیجا ہے۔ پھر

اتقوا الله ط ان الله خبير بما تعملون ﴿۱۸﴾ و لا

خدا سے ڈرو، کیونکہ جو تم انجام دیتے ہو خدا اس سے بخوبی آگاہ ہے ● اور تم ان

تكونوا كالذين نسوا الله فانسهم انفسهم ط

لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو فراموش کر دیا تو اللہ نے بھی انہیں خود فراموشی

ع ۲ ۷ ۵

موضوع آیت ۱۴، عقلمند اور بے عقل

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ عقلمند کی صفت یہ ہے کہ جو اس سے جہالت کی باتیں کرتا ہے، اس سے بردباری اختیار کر لیتا ہے، جو اس پر ظلم کرتا ہے اس سے درگذر سے کام لیتا ہے، نیکیوں کے حصول کے لئے اپنے سے مافوق سے سبقت لے جاتا ہے، جب بات کرنا چاہتا ہے تو پہلے اسے سوچتا ہے، اگر اچھی ہوتی ہے تو بولتا ہے اور اسے کافی سمجھتا ہے، اگر بری ہوتی ہے تو خاموش رہتا ہے، اگر کسی آزمائش کا سامنا کرتا ہے تو خدا کی پناہ طلب کر کے اپنے ہاتھوں اور زبان کو روک لیتا ہے، جب کسی فضیلت کے کام کو دیکھتا ہے تو اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے، حیا اور شرم اس سے کبھی جدا نہیں ہوتے اور نہ ہی اس سے حرص کا اظہار ہوتا ہے، پس یہ دس خوبیاں ایسی ہیں جن سے عقلمند کی پہچان ہوتی ہے۔ (تحف العقول ص ۲۷)

۲۔ ایک مرتبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مجنون (دیوانے) کے پاس سے گزر رہے تھے اور اس کے بارے میں پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ کسی نے کہا کہ: "یہ دیوانہ ہے!" آپؐ نے فرمایا: "دیوانہ نہیں بلکہ مصیبت زدہ ہے، دیوانہ تو وہ ہوتا ہے جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دے"۔

(مشکوٰۃ الانوار ص ۲۷۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جس کی عقل جتنا کم ہو گی وہ حکمرانوں سے اتنا ہی زیادہ ڈرے گا اور ان کا اتنا ہی زیادہ فرمانبردار ہو گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۵۴)

۴۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جو اپنی خواہشات پر قابو پائے اور اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں نہ بیچے۔ ۵۔ عقل کی حد یہ ہے کہ فانی (دنیا) سے اپنا رشتہ توڑ کر باقی (آخرت) سے اپنے رشتے کو جوڑ لے۔ (غرر الحکم)

۶۔ عقلمند وہ نہیں جو برائی کو اچھائی سے پہچان لے، بلکہ عقلمند وہ ہوتا ہے جو دو برائیوں میں سے بھی ایک ایک اچھائی کو پہچان لیتا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۶)

۷۔ انسان تین صورتوں میں بدل جاتا ہے۔ ۱۔ بادشاہوں کا قرب ۲۔ حکمرانی اور ۳۔ غربت کے بعد امیری، جو شخص ان تینوں صورتوں میں تبدیل نہیں ہوتا (بلکہ اپنی اصلی حالت پر باقی رہتا ہے) تو وہ عقلمند ہے۔

۸۔ زیادہ طور پر بہتری کی راہوں کو اختیار کرنا، عقل کی زیادہ ہونے کی دلیل ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ وہ شخص بے عقل ہے جو فضولیات کا شیفتہ ہے اور فضول و بیکار چیزوں کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے۔ (غرر الحکم)

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ

میں گرفتار کردیا۔یہی لوگ فاسق ہیں● اہل جہنم اور اہل بہشت برابر

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ

نہیں ہوسکتے کامیاب وکامران تو اہل بہشت ہی ہیں● اگر ہم

اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا

اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو یقیناً آپ اسے خوف خدا سے

مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ

جھک کر ریزہ ریزہ دیکھتے۔ ہم لوگوں کے لئے ایسی مثالیں بیان

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ

کرتے ہیں تاکہ وہ سوچ وبچار سے کام لیں● وہی اللہ ہی ہے جس

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ

کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور شہود کو جانتاہے وہی مہربان

الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ

بخشنے والاہے● وہی خدائے یگانہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بادشاہ ،

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ

ہر عیب سے مبرا، سلامتی عطا کرنے والا،امن دینے والا ،ہر چیز پر مسلط، ناقابل شکست، صاحب

الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ

جبروت، کبریائی کا مالک، اللہ ہر اس چیز سے پاک ہے جسے اس کا شریک قرار دیتے ہیں● وہی اللہ

الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ

ہی پیدا کرنے والا، ایجاد کرنے والا اور صورت بنانے والاہے بہترین نام اور صفات اسی کے لئے

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ

ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی تسبیح کررہے ہیں، وہ بڑا غالب آنے والا

۱۰۔بدکاری سے کام نہ لینابہت بڑی عقلمندی ہے اور تندروی بہت بڑی حماقت ہے۔
(بحارالانوار جلد۱ص۱۶۰)

۱۱۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جسے تجربے پندو نصیحت کریں۔
۱۲۔انسان کی رائے اس کی عقل کا ترازو ہے۔
(غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۳۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جو تابع فرمان ہو کر حق کو قبول کرے۔ (بحارالانوار جلد۱ص۱۳۰)

جو چیزیں عقل کے اضافے کا سبب ہوتی ہیں

حضرت علی علیہ السلام:
۱۔ عقل ایک ایسا غریزہ ہے جو علم اور تجربوں سے بڑھتا رہتا ہے۔(غررالحکم)
۲۔ عقل کے موکدترین اسباب میں سے جاہل پر رحم کرنا ہے۔(غررالحکم)
۳۔جو چیز تمہارے کام کی نہیں ہے اسے چھوڑ دینے سے تمہاری عقل کامل ہوگی۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۴۔ حکمت میں زیادہ غور و فکر کرنے سے عقل بارآور ہوتی ہے۔ (بحارالانوار جلد۷۸ص۲۴۷)
۵۔ تین چیزوں میں عقل کامل سمجھی جاتی ہے:
۱۔خدا کے لئے تواضع اورانکساری
۲۔ حسن یقین
۳۔ سوائے خیر کی بات کہنے کے باقی صورتوں میں خاموشی اختیار کرنا۔ (بحارالانوار جلد۱ص۱۳۱)
۶۔ کوئی عقلمند اس وقت تک عقلمند شمار نہیں ہوگا جب تک کہ تین چیزوں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچائے:
۱۔غصے اور رضامندی کی حالت میں اپنی طرف سے حق کی ادائیگی۔
۲۔ دوسرے لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرنا جو اپنے لئے پسند ہو۔
۳۔ لغزش کے موقع پر حلم سے کام لینا۔
(تحف العقول ص۲۳۴)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:
۷۔ علماء کا آداب عقل کی زیادتی میں سے ہے۔۔۔۔۔۔اور اذیت سے ہاتھ روک لینا کمال عقل ہے۔ (کافی جلد۱ص۱۴۱)

جو چیزیں عقل کی کمزوری کا سبب بنتی ہیں

حضرت علی علیہ السلام:
۱۔خواہشات اور شہوت کے درمیان عقلیں ضائع ہوجاتی ہیں۔ (غررالحکم)

الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۴﴾

صاحب حکمت ہے●

سُوۡرَةُ الۡمُمۡتَحِنَةِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۱۳

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّىۡ وَ عَدُوَّكُمۡ

اے ایمان والو! میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ تم ان کو دوستی کی

اَوۡلِيَآءَ تُلۡقُوۡنَ اِلَيۡهِمۡ بِالۡمَوَدَّةِ وَ قَدۡ كَفَرُوۡا بِمَا

پیشکش کرتے ہو حالانکہ وہ اس حق کے کافر ہیں جو تمہارے پاس آچکا ہے (علاوہ ازیں)

جَآءَكُمۡ مِّنَ الۡحَـقِّ‌ ۚ يُخۡرِجُوۡنَ الرَّسُوۡلَ وَ اِيَّاكُمۡ اَنۡ

انہوں نے تمہیں اور رسولؐ کو اس تمہارے پروردگار اللہ پر ایمان رکھنے کی وجہ سے (مکہ سے)

تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ رَبِّكُمۡ ؕ اِنۡ كُنۡتُمۡ خَرَجۡتُمۡ جِهَادًا فِىۡ

نکالا اور بے وطن کیا۔ اگر تم میری راہ میں جہاد اور میری رضا کے حصول کے لئے (وطن سے)

سَبِيۡلِىۡ وَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِىۡ ‌ۖ تُسِرُّوۡنَ اِلَيۡهِمۡ

نکلے ہو (تو ان لوگوں کے ساتھ دوستی نہ کرو) تم مخفی طور پر انہیں دوستی کی پیشکش کرتے ہو،

بِالۡمَوَدَّةِ ‌ۖ وَ اَنَا اَعۡلَمُ بِمَاۤ اَخۡفَيۡتُمۡ وَ مَاۤ اَعۡلَنۡتُمۡ‌ ؕ وَ

حالانکہ جو تم مخفی اور آشکارا طور پر انجام دیتے ہو میں اس سے اچھی طرح آگاہ ہوں۔ اور

مَنۡ يَّفۡعَلۡهُ مِنۡكُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ﴿۱﴾

تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا تو یقین جانے کہ وہ راہ راست کو گم کر چکا ہے●

اِنۡ يَّثۡقَفُوۡكُمۡ يَكُوۡنُوۡا لَكُمۡ اَعۡدَآءً وَّ يَبۡسُطُوۡۤا اِلَيۡكُمۡ

اگر وہ تم پر مسلط ہو جائیں تو وہ تمہارے (زبردست) دشمن بن جائیں گے اور برے طریقے سے تمہاری طرف

اَيۡدِيَهُمۡ وَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالسُّوۡۤءِ وَ وَدُّوۡا لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ ؕ ﴿۲﴾

دست درازی اور زبان درازی کریں گے۔ اور اس بات کو پسند کریں گے کہ تم (دین سے دستبردار ہو کر) کافر ہو جاؤ●

ع ۷ / ۶ / ۳

فضائل سورہ ممتحنہ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

جو شخص اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں اسی سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو آزما کر ایمان کے لئے صاف کر دے گا اس کی آنکھوں کو منور کر دے گا، اسے کبھی بھی فقر و تنگدستی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور نہ ہی اس پر اور اس کی اولاد پر دیوانگی کا اثر ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

۲۔ فضول باتوں کے حصول سے عقل ضائع ہو جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۳۔ انسان کی خود پسندی اس کے عقل کی کمزوری کی دلیل ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱ ص ۱۶۰)

۴۔ جو شخص جاہل کی محبت اختیار کرتا ہے اس کی عقل ناقص ہو جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ جو کسی عقلمند کو ضائع کر دیتا ہے وہ اپنے عقل کی کمزوری کا پتا دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

موضوع آیت ۲، زبان

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جب انسان صبح کو بیدار ہوتا ہے تو اس کے تمام اعضاء بھی بیدار ہو جاتے ہیں اور سب اعضاء مل کر زبان سے کہتے ہیں کہ: ''ہمارے بارے میں خدا سے ڈرنا، کیونکہ اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو کجی کا شکار ہو جائے گی تو ہم بھی کجروی میں مبتلا ہو جائیں گے''

(المحجۃ البیضاء جلد ۵ ص ۱۹۳)

۲۔ اللہ تعالیٰ زبان کو ایسے عذاب میں مبتلا کرے گا جس میں کسی اور عضو کو مبتلا نہیں کرے گا، تو وہ عرض کرے گی: ''پروردگارا! تو نے مجھے ایسے عذاب سے دوچار کیا ہے جس سے کسی اور عضو کو دوچار نہیں کیا!'' تو اسے جواب ملے گا'' تجھ سے ایسا کلمہ نکلا ہے جو روئے زمین میں مشرق سے مغرب تک جا پہنچا اور اس کی وجہ سے ناجائز طریقے سے لوگوں کی عزتیں تباہ کی گئیں''

(اصول کافی جلد ۲ ص ۱۱۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ زبان کی لغزش، نیزوں کی مصیبت سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ کتنے ایسے انسان ہیں کہ جنہیں زبان نے برباد کر دیا۔ (غرر الحکم)

۵۔ زبان، انسان کا ترازو ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ زبان سے بڑھ کر کوئی چیز انسانی دل کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتی اور شیطان سے بڑھ کر کوئی اور چیز نفس کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔ (غرر الحکم)

۷۔ بات کرو تاکہ پہچانے جاؤ، کیونکہ انسان اپنی زبان

لَنۡ تَنۡفَعَكُمۡ اَرۡحَامُكُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ ۚۛ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۚۛ

قیامت کے دن تمہارے کافر رشتہ دار اور کافر اولاد تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی (اس دن اللہ تعالیٰ) تمہارے

يَفۡصِلُ بَيۡنَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۳﴾ قَدۡ

اور ان کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اور تم جو کچھ انجام دیتے ہو، اللہ اسے اچھی طرح دیکھ رہا ہے ● یقیناً

كَانَتۡ لَكُمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ الَّذِيۡنَ مَعَهٗ ۚ

تمہارے لئے ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں (کی روش) میں بہترین نمونہ اور سرمشق ہے، کیونکہ انہوں

اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِهِمۡ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡكُمۡ وَ مِمَّا تَعۡبُدُوۡنَ

نے اپنی (مشرک) قوم سے کہا: بتحقیق ہم، تم سے اور ان چیزوں سے بیزار ہیں جنہیں تم خدا کے علاوہ

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرۡنَا بِكُمۡ وَ بَدَا بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَكُمُ

پوجتے ہو۔ ہم نے تمہارے (دین ومذہب) سے انکار کردیا ہے۔ اور ہمارے اور تمہارے درمیان ابدی

الۡعَدَاوَةُ وَ الۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗۤ

کینہ اور دشمنی ہے مگر یہ کہ خدائے واحد پر ایمان لے آؤ سوائے اس بات کے کہ ابراہیمؑ نے اپنے (منہ بولے) باپ

اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَكَ وَ مَاۤ اَمۡلِكُ

(یعنی چچا) سے کہا تھا کہ میں تمہارے لئے ضرور استغفار کروں گا اور میں تمہارے لئے (دعا اور درخواست کے سوا) کسی

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيۡكَ تَوَكَّلۡنَا وَ اِلَيۡكَ

چیز کا مالک نہیں ہوں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف

اَنَبۡنَا وَ اِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً

رجوع کیا اور (ہماری) بازگشت تیری ہی طرف ہے ● پرودگارا! تو ہمیں کفار کی آزمائش میں

لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ اغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ

نہ ڈال اور ہمیں معاف کردے۔ پروردگارا! یقینا تو خود ہی غالب،

الۡحَكِيۡمُ ﴿۵﴾ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡهِمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ

حکمت والا ہے ● یقیناً تمہارے لئے ان (ابراہیمؑ کے اور ان کے ساتھیوں کی روش) میں بہترین

کے نیچے پوشیدہ ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت ۳۹۲)

۸۔ جس کسی نے کوئی بات دل میں چھپا رکھنا چاہی، وہ اس کی زبان سے بیساختہ نکلے ہوئے الفاظ اور چہرے کے آثار سے نمایاں ضرور ہو جاتی ہے۔

(نہج البلاغہ حکمت ۲۶)

۹۔ انسان کا کلام اس کی عقل کا ترازو ہوتا ہے۔

(غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۱۰۔ حضرت ابوذر غفاریؓ فرمایا کرتے تھے: "اے علم کے طلبگارو! یہ زبان اچھائی اور برائی کی کنجی ہے، لہٰذا اس پر اسی طرح مہر لگائے رکھو جس طرح تم اپنے سونے اور (قیمتی) دستاویزات پر مہر لگائے رکھتے ہو"

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۰۱)

كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَ الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ ؕ وَ مَنۡ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ

سر مشق اور نمونہ عمل ہے، (یعنی) اس شخص کے لئے جو خدا اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے۔ اور جو

اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ع ﴿٦﴾ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّجۡعَلَ

شخص روگردانی کرے گا تو یقیناً خدا بے نیاز ستودہ صفات ہے ● تمہارے اور جن لوگوں کے ساتھ تمہاری

بَيۡنَكُمۡ وَ بَيۡنَ الَّذِيۡنَ عَادَيۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ

دشمنی ہے، امید ہے کہ اللہ تمہارے اور ان کے درمیان (فتح مکہ کے موقع پر اسلام لانے کی وجہ سے) دوستی برقرار

قَدِيۡرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٧﴾ لَا يَنۡهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ

کردے۔ اور اللہ قادر توانا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ● ان لوگوں سے اللہ آپ کو

الَّذِيۡنَ لَمۡ يُقَاتِلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَ لَمۡ يُخۡرِجُوۡكُمۡ مِّنۡ

نیکی اور عدالت سے نہیں روکتا جنہوں نے دین کی خاطر تمہارے

دِيَارِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡهُمۡ وَ تُقۡسِطُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ساتھ جنگ نہیں کی اور نہ ہی تمہیں گھروں سے نکالا ہے یقیناً اللہ عدل کرنے

يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿٨﴾ اِنَّمَا يَنۡهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ

والوں کو دوست رکھتا ہے ● اللہ تو تمہیں صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی

قٰتَلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَ اَخۡرَجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ وَ ظٰهَرُوۡا

کرنے سے روکتا ہے، جنہوں نے تمہارے ساتھ دین کی خاطر جنگ کی اور تمہیں تمہاری

عَلٰۤى اِخۡرَاجِكُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡهُمۡ ۚ وَ مَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ فَاُولٰٓئِكَ

سرزمین سے نکال دیا تھا۔ یا تمہارے نکالنے میں مدد کی۔ اور جو ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو

هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا جَآءَكُمُ

وہی ظالم لوگ ہوں گے ● اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن خواتین (اپنے

الۡمُؤۡمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامۡتَحِنُوۡهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ

کافر شوہروں سے جدا ہوکر) ہجرت کرکے آجائیں تو تم ان کو (ایمانی نقطہٗ نظر سے) آزماؤ اللہ تعالیٰ

بِاِيۡمَانِهِنَّ ۚ فَاِنۡ عَلِمۡتُمُوۡهُنَّ مُؤۡمِنٰتٍ فَلَا

ان کے ایمان سے اچھی طرح آگاہ ہے پس اگر تم نے تشخیص دے دی کہ وہ مومن ہیں تو پھر

تَرۡجِعُوۡهُنَّ اِلَى الۡكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمۡ وَ لَا هُمۡ

انہیں کفار کی طرف نہ پلٹاؤ نہ یہ اُن کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ اِن کے لئے حلال ہیں اور

يَحِلُّوۡنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوۡهُمۡ مَّاۤ اَنۡفَقُوۡا ؕ وَ لَا جُنَاحَ

جو ان کے کافر شوہروں نے (ان خواتین کو مہر) ادا کیا ہے تم انہیں (واپس ادا) کردو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ

عَلَيۡكُمۡ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ؕ وَ

ان خواتین سے خود نکاح کرلو۔ بشرطیکہ انہیں حق مہر ادا کرو۔ اور کافر عورتوں کو اپنے ازدواج میں

لَا تُمۡسِكُوۡا بِعِصَمِ الۡكَوَافِرِ وَ سۡـَٔلُوۡا مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ وَ

روکے نہ رکھو۔ اور جو تم خرچ کیا ہے وہ کفار سے لے لو جیسا کہ (اگر کوئی عورت مسلمان ہوجائے اور تم سے آملے)

لۡيَسۡـَٔلُوۡا مَاۤ اَنۡفَقُوۡا ؕ ذٰلِكُمۡ حُكۡمُ اللّٰهِ ؕ يَحۡكُمُ

تو جو ان کے کافروں مردوں نے خرچ کیا تھا وہ تم سے طلب کریں، یہ حکم الٰہی ہے جو خداوند عالم نے تمہارے

بَيۡنَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۰﴾ وَ اِنۡ فَاتَكُمۡ شَىۡءٌ

درمیان مقرر فرمایا ہے اور خداوند عالم صاحب علم و حکمت ہے ● اور اگر تمہاری عورتیں جو کفار کی طرف چلی گئی

مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ اِلَى الۡكُفَّارِ فَعَاقَبۡتُمۡ فَاٰتُوا الَّذِيۡنَ

ہیں تم سے کوئی چیز تمہارے ہاتھوں سے جاتی رہی ہے (اور تم کفار سے وصال اور مہر وصول نہ کر سکو جو تم نے دیا تھا) پس تم ان

ذَهَبَتۡ اَزۡوَاجُهُمۡ مِّثۡلَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

کا تعاقب کرتے ہوئے (کسی چیز تک پہنچ جاؤ) تو جن لوگوں کی بیویاں چھوڑ کر چلی گئی ہیں اور انہوں نے جتنا خرچ کیا ہے

الَّذِىۡۤ اَنۡتُمۡ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَكَ

وہ انہیں دے دو اور جس خدا پر ایمان رکھتے ہو اسی سے ڈرتے رہو ● اے پیغمبرؐ! جب آپ کے پاس مومن

الۡمُؤۡمِنٰتُ يُبَايِعۡنَكَ عَلٰٓى اَنۡ لَّا يُشۡرِكۡنَ بِاللّٰهِ شَيۡـًٔا

عورتیں آئیں کہ آپ کی اس بات پر بیعت کریں کہ کسی کو خدا کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔

موضوع آیت ۱۰، امتحان وآزمائش

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ بلاشبہ ہمارا معاملہ ایک مشکل اور دشوار امر ہے جس کا متحمل وہی مومن بندہ ہوگا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لئے پرکھ لیا ہو۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۹)

۲۔ تین چیزوں کے ذریعہ انسانی عقول کی آزمائش ہوتی ہے: ۱۔ مال ۲۔ حکومت ۳۔ مصیبت۔
(غرر الحکم)

۳۔ آزمائش کے وقت انسان کی عزت کی جاتی ہے یا پھر اس کی توہین کی جاتی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ (قبر میں میت سے پوچھے جانے والے سوالات کے بارے میں فرمایا:) اور جب مشایعت کرنے والے اور مصیبت زدہ عزیز و اقارب پلٹ آئے تو اس (مردہ) کو قبر کے گڑھے میں اٹھا کر بٹھا دیا گیا، فرشتوں کے سوال وجواب کے واسطے سوال کی دہشتوں اور امتحان کی ٹھوکریں کھانے کے لئے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۸۳)

۵۔ انسان کی آزمائش اس کے افعال سے ہوتی ہے نا کہ اقوال سے۔ (غرر الحکم)

٦۔ اعمال، آزمائش ہی سے جانچے جاتے ہیں۔
(غرر الحکم)

۷۔ چھ مواقع پر لوگوں کے اخلاق کو آزمایا جاتا ہے:
۱۔ رضامندی ۲۔ ناراضگی ۳۔ امن وسکون
۴۔ خوف ۵۔ روک لینے ٦۔ رغبت کے موقع پر۔
(غرر الحکم)

۸۔ (انبیاء کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:) انہیں اللہ نے بھوک سے آزمایا، تعب و مشقت میں مبتلا کیا اور خوف وخطر کے موقعوں سے انہیں تہ و بالا کیا۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ انسان کو جو کچھ دنیا میں عطا ہوتا ہے وہ اس کے لئے باعث عبرت ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے روک لیا جاتا ہے اس میں اس کی آزمائش ہوتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۲۷ ص ۹)

۱۰۔ ہمارے شیعوں کو تین موقعوں پر آزماؤ:
۱۔ اوقات نماز کے موقع پر کہ ان کی کس طرح پابندی کرتے ہیں۔
۲۔ انہیں راز دے کر آزماؤ کہ وہ انہیں ہمارے دشمنوں سے کس طرح بچاتے ہیں۔
۳۔ انہیں مال ملنے کی صورت میں کہ وہ اس کے زریعے کس طرح مومن بھائیوں کے ساتھ غمگساری کرتے ہیں۔ (الخصائص ص ۱۰۳)

فضائل سورہ صف

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اور فریضہ اور نافلہ نمازوں میں اسے پابندی کے ساتھ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنے ملائکہ اور انبیاء و مرسلین کی صف میں شمار فرمائے گا۔ انشاء اللہ (ثواب الاعمال)

وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا

چوری نہیں کریں گی، زنا کی مرتکب نہیں ہوں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنے ہاتھ پاؤں کے

يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ

درمیان کسی ناروا نسبت کا ارتکاب نہیں کریں گی (غیر قانونی اولاد) کو اپنے شوہر کی طرف نسبت نہیں دیں گی۔ اور

لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ

کسی بھی کار خیر میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی تو آپ ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لئے خدا سے

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

مغفرت طلب کریں یقینا خداوندعالم بخشنے والا مہربان ہے● اے مومنو! جن پر خدا

تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ

غضبناک ہوا ہے انہیں اپنا سرپرست (یا دوست یا مددگار) نہ بناؤ۔ وہ لوگ

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

آخرت سے مایوس ہیں جیسے کفار اہل قبور کی واپسی سے ناامید ہیں●

ع ۲ ۸

سُوْرَةُ الصَّفِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتُهَا ۱۴

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کہہ رہے ہیں اور وہی ناقابل شکست

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ

اور صاحب حکمت ذات ہے● اے ایمان والو! جس بات پر تم عمل نہیں

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

کرتے وہ کہتے کیوں ہو؟● یہ بات اللہ کے نزدیک سخت غضب کا سبب ہے کہ تم وہ بات کہتے

لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

ہو جس پر عمل نہیں کرتے● بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو صف بستہ

سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ﴿٤﴾ وَإِذْ قَالَ

اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں● جب موسیٰؑ نے اپنی

مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّي

قوم سے کہا: اے میری قوم !جب تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا

رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ

رسول ہوں تو پھر مجھے تکلیفیں کیوں دیتے ہو؟ پس جب وہ لوگ منحرف ہو گئے تو خدا نے ان

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَٰسِقِينَ ﴿٥﴾ وَإِذْ قَالَ عِيسَى

کے دلوں کو بھی ٹیڑھا کردیا اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا● اور جب مریمؑ کے

ابْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِي إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم

بیٹے عیسیٰؑ نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف (بھیجا گیا) اللہ کا رسول ہوں،

مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا

اپنے سے پہلے کی توریت کی تصدیق کرنے والا اور اپنے بعد آنے والے رسول

بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنۢ بَعْدِي اسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا

کی خوشخبری دینے والا ہوں جس کا نام احمدؐ ہے، پس جب ان کے

جَآءَهُم بِالْبَيِّنَٰتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ

پاس واضح دلائل (معجزات) لے آئے تو انہوں نے کہا: یہ تو کھلم کھلا جادو ہے● اور اس

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰٓ إِلَى

سے بڑا ظالم اور کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ پر بہتان باندھا حالانکہ اسے

الْإِسْلَٰمِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّٰلِمِينَ ﴿٧﴾

اسلام لانے کی دعوت دی جارہی ہو اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا●

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ

وہ اللہ کے نور کو اپنے پھونکوں (جھوٹ اور بہتان) سے بجھانا چاہتے ہیں جبکہ اللہ بھی اپنے نور کو

موضوع آیت ۴۔ جنگ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ مسلمان کا اپنے بھائی کے ساتھ جنگ کرنا کفر اور اسے گالی دینا فسق ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۳۹۸۸۷)

۲۔ نہ تو کسی انسان کے اعضاء کو کاٹو اور نہ ہی کسی جانور کے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۱۴۲۵)

۳۔ تمہارا دل جو کچھ بھی کہے، جنگ ایک چال ہوتی ہے۔ (کنزالعمال جلد ۴ ص ۳۵۸۔)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ بہت سی جنگیں ایسی بھی ہیں جن کا صلح سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۵۔ سرکشی، جنگ کا سبب ہوتی ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ کسی قوم سے لڑنے کے لئے ان پر دھاوا بول دو قبل اس کے کہ وہ جنگ کے لئے تمہاری طرف بڑھیں، خدا کی قسم جن افراد قوم پر ان کے گھروں کے حدود کے اندر حملہ ہو جاتا ہے وہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔۔
(نہج السعادہ جلد ۲ ص ۵۲۷)

۷۔ (اپنے فرزند حضرت امام حسن علیہ السلام سے فرماتے ہیں) کسی کو جنگ کی دعوت مت دو، لیکن اگر کوئی تمہیں للکارے تو اس کا جواب ضرور دو، کیونکہ جنگ کی دعوت دینے والا (پہل کرنے والا) باغی ہوتا ہے اور باغی کو شکست نصیب ہوتی ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ ص ۶۰)

۸۔ جب تک وہ پہل نہ کریں تم ان سے جنگ نہ کرنا، کیونکہ تم بحمداللہ دلیل و حجت رکھتے ہو اور تمہارا انہیں چھوڑ دینا کہ وہ پہل کریں، یہ ان پر دوسری حجت ہوگی، جب دشمن شکست کھا کر میدان چھوڑ دے تو کسی پیٹھ پھیرنے والے کو قتل نہ کرو، کسی بے دست و پا پر ہاتھ نہ اٹھاؤ، کسی زخمی کی جان نہ لینا اور عورتوں کو اذیت دے کر نہ ستانا۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۵ ص ۱۰۴)

میدان جنگ سے فرار

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ اے ابوذرؓ! خداوند عالم تین قسم کے لوگوں کے ذریعہ ملائکہ پر فخر ومباہات کرتا ہے۔

ا۔ جب کوئی شخص لق ودق بے آب وگیاہ میدان میں اذان واقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے، تو تمہارا پروردگار ملائکہ سے فرماتا ہے ''میرے بندے کو دیکھو کہ نماز ادا کر رہا ہے، جسے میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا'' پس ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے دن کی صبح تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ ۲۔ دوسرا وہ شخص ہے جو رات کو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور تن تنہا نماز ادا

نُوۡرِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ

مکمل کرنے والا ہے چاہے کافروں کو ناپسند ہو● (اللہ) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو

بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ

ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ تمام (دنیاوی) ادیان پر غالب کرے،

كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ﴿۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ اَدُلُّكُمۡ

چاہے مشرکوں کو پسند نہ بھی ہو● اے ایمان والو! کیا میں تمہیں اس تجارت کی طرف

عَلٰی تِجَارَةٍ تُنۡجِیۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤۡمِنُوۡنَ

راہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب (قیامت) سے محفوظ رکھے● (وہ اس طرح کہ)

بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اپنے مال اور جان

وَ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَیۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱﴾

کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرو یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو تو!●

یَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَ یُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ

(اس صورت میں) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں (بہشت کے) ان باغات میں

تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ

داخل کرے گا جس کے (درختوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور دائمی جنتوں میں پاکیزہ

ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخۡرٰی تُحِبُّوۡنَهَا ؕ نَصۡرٌ

گھر ہیں اور یہی عظیم کامیابی ہے● اور بھی (نعمتیں) ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو، اللہ کی مدد

مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتۡحٌ قَرِیۡبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا

بھی ہے اور فتح بھی نزدیک ہے اور (اسی بات کی) خوشخبری مومنوں کو سنادیں● اے

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ

ایمان والو! اللہ (کے دین) کے مددگار بنو جس طرح عیسیٰؑ بن

کرتاہے اور سجدہ میں اسے نیند آجاتی ہے۔ تو خداوندعالم فرماتاہے ''میرے بندے کو تو دیکھو کہ اس کی روح میرے پاس ہے اور جسم سجدہ میں ہے۔''
۳۔اور تیسرا وہ شخص جو میدان جنگ میں ہوتاہے،اس کے ساتھی بھاگ جاتے ہیں لیکن وہ ثابت قدم رہ کر نبردآزمائی کرتے ہوئے شہید ہوجاتاہے۔

(بحارالانوار جلد۷۷ ص۸۴)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔(جنگ صفین میں اصحاب سے): ''باربار حملہ کرواور بھاگنے سے شرم کرو،اس لئے کہ یہ پشتوں تک کے لئے اور گردنوں میں باقی رہنے والی ننگ و عارہے، اور روز محشر جہنم کی آگ کا باعث ہے،پس خوشی سے اپنی جانیں اللہ کو دے دو،اور (پراطمینان رفتار سے) موت کی جانب پیش قدمی کرو۔''

(شرح نہج البلاغہ جلد۵ ص۶۵)

ع ۹ ۱ ۹

۳۔''میں کبھی بھی میدان جنگ سے نہیں بھاگا اور جس نے مجھے للکارا میں نے زمین کو اس کے خون سے سیراب کردیا۔''

(تفسیر نورالثقلین جلد۲ ص۱۳۹)

۴۔(جنگ کے موقع پر اپنے اصحاب کو ہدایت کے طورپر فرمایا:) جس شخص کے لئے جہاد کرنا ضروری ہوتاہے اور جولوگ گمراہی پر ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں ان کے ساتھ جہاد میں مرعوب ہونا اور ڈرجانا دین میں گمراہی اور ذلت وپستی کے ساتھ دنیا کی رسوائی ہے۔میدان جنگ میں پہنچ کرراہ فرار اختیار کرنا جہنم کا موجب ہے،کیونکہ خداوندعالم فرماتا ہے ''یاایھاالذین آمنوا اذا لقیتم۔۔۔'' (انفال/۱۵) یعنی اے ایماندارو! جب میدان جنگ میں تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو خبردار ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرنا۔۔۔۔۔

(نورالثقلین جلد۲ ص۱۳۸)

حضرت امام رضا علیہ السلام:
۵۔اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ سے فرار کرنے کو حرام قراردیاہے کیونکہ اس میں دین کی توہین اور انبیاء و مرسلینؑ اور عادل اماموں کی سبکی ہے۔

(نورالثقلین جلد۲ ص۱۳۸)

(محارب)۔۔۔۔۔ڈاکو

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔جو شخص (بے گناہ کے قتل کے لئے) تلوار کو نیام سے نکالے اوراس طرح وہ (قتل کردیا جائے) تواس قاتل کا خون رائیگاں جائے گا۔

(مستدرک الوسائل جلد۳ ص۲۴۲)

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔لڑاکے چور (ڈاکو) کو قتل کرڈالو اس کا خون میری

مَرۡیَمَ لِلۡحَوَارِیّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ

مریمؑ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ :خدا کی راہ میں میری مدد کون کرے گا؟ حواریوں

الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡ

نے کہا: ہم ہیں اللہ کے مددگار، پس بنی اسرائیل کی ایک جماعت تو ان پر ایمان

بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ کَفَرَتۡ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ

لے آئی اور ایک جماعت نے انکار کیا،لہٰذا ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے

اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّهِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِیۡنَ ﴿۱۴﴾ ع

مقابلے میں مدد کی اور وہ ان پر غالب ہو کر کامیاب ہوگئے ●

ع ٢ ٥ ١٠

سُوۡرَةُ الۡجُمُعَةِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّةٌ آیَاتُهَا ١١

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِكِ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے خدا کی تسبیح کررہے ہیں جو بادشاہ،

الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی

پاکیزہ صفات، غالب، حکمت والا ہے● وہ وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ایک پیغمبر خود

الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیۡهِمۡ وَ

انہی میں سے مبعوث فرمایا ہے تاکہ آیاتِ الٰہی انہیں پڑھ کر سنائے اور انہیں پروان چڑھا کر پرورش

یُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَةَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ

(کر کے شرک اور تفرقہ کی آلودگیوں سے پاک) کرے اور انہیں (آسمانی) کتاب و حکمت کی تعلیم دے اگرچہ وہ

لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲﴾ وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا

لوگ اس سے پہلے واضح گمراہی میں تھے● اور دوسرے لوگ جو ابھی ان سے ملحق نہیں ہوئے ہیں (اور آئندہ پیدا

بِهِمۡ ؕ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ

ہوں گے، ان کے لیے بھی ہے) اور وہ صاحب اقتدار حکمت والا خدا ہے● یہ خداوند کا لطف و کرم ہے

فضائل سورہ جمعہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص اس سورت کو پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا اسے بہت بڑا اجر ملے گا اور خداوند عالم اسے ہر اس چیز سے بچائے رکھے گا جس سے وہ ڈرتا ہوگا اور اس سے ہر ناپسندیدہ چیز کو دور کردے گا۔
(مجمع البیان)

گردن پر ہے۔(بحار الانوار جلد ۷۹ ص ۱۹۶)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۳۔جو شخص تمہارے پاس (بدنیتی سے) آئے اور تمہارے اہل و عیال اور مال و متاع (کے لوٹنے) کا ارادہ رکھتا ہو اگر تمہارے بس میں ہو تو اسے فوراً مار ڈالو کیونکہ (ایسا) چور خدا اور رسول کے ساتھ لڑ رہا ہوتا ہے۔لہٰذا اسے قتل کردو،اس کا جو بھی انجام ہوگا وہ میرے ذمہ ہوگا۔'' (بحار الانوار جلد ۷۹ ص ۹۵)

۴۔جو شخص کسی شہر میں ہتھیار اٹھا کر چلے اور اس سے کسی کو زخمی کردے تو اس شخص سے قصاص لیا جائے گا اور اس شہر سے اسے نکال دیا جائے،اور جو شخص شہر سے باہر ہتھیار اٹھائے اور اس سے کسی کو مارے یا زخمی کر کے مال لوٹ لے لیکن کسی کو قتل نہ کرے تو وہ ڈاکو ہوگا، اس کی سزا محارب (ڈاکو) کے حساب سے ہوگی اس کو امام کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر امام کے اختیار کی بات ہے کہ چاہے تو اسے قتل کردے پھانسی پر لٹکائے یا اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔''
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۳۲)

۵۔جمیل بن دراج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ'' کے بارے میں سوال کیا کہ ان لوگوں پر کونسی حد جاری ہو گی؟حضرت نے ارشاد فرمایا!اس بارے میں امام کو اختیار ہے کہ چاہے تو ان لوگوں کے اکٹھے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے چاہے انہیں پھانسی پر لٹکا دے چاہے قتل کردے اور چاہے تو شہر بدر کردے۔
(بحار الانوار جلد ۷۹ ص ۱۹۹)

۶۔حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے پاس ایک ڈاکو کو لایا گیا آنجنابؑ نے اسے زندہ سولی پر لٹکانے کا حکم دیا اور ایک لکڑی کو قبلہ کی طرف زمین میں گاڑا، اس شخص کی پشت اور گردن کے پچھلے حصے کو لکڑی کی طرف کیا اس کے چہرے کو لوگوں کی طرف اور قبلہ رخ کیا جب وہ وہیں مر گیا تو اسے تین دن وہیں لٹکا رہنے دیا پھر اسے اتارنے کا حکم دیا اور اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور اسے دفن کردیا۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۴۱)

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ

جسے چاہتا ہے اسے عطا کرتا ہے اور خداوندعالم فضل عظیم کا مالک ہے● جن لوگوں

الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ

پر توریت کی ذمہ داری ڈالی گئی، لیکن انہوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا اس گدھے

الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

کی مانند ہیں جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو (لیکن خود اس سے کچھ نہیں سمجھتا) جن لوگوں

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

نے آیاتِ خدا کا انکار کیا ہے ان کی مثال تو بہت ہی بری ہے اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ

ہدایت نہیں کرتا● کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تم گمان کرتے ہو کہ صرف

اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ

تم ہی خدا کے دوست ہو اور دوسرے لوگ نہیں اگر (اس دعوے میں) سچے ہو تو

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

مرنے کی آرزو کرو● لیکن وہ جو کام اس سے پہلے انجام دے چکے ہیں (کتاب میں تحریف اور صفات پیغمبرؐ کو

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

چھپانا) ہرگز موت کی آرزو نہیں کریں گے اور اللہ ظالموں سے بخوبی آگاہ ہے● (اے رسولؐ!) آپؐ کہہ دیجئے،

الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى

جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ قطعی طور پر تمہاری ملاقات کرنے والی ہے، آخر کار تم اس کی طرف

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

پلٹائے جاؤ گے جو غیب و شہود کے جاننے والا ہے، وہی تمہیں تمہارے انجام دیئے ہوئے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ ع ۸

اعمال سے باخبر کرے گا● اے مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا

ندا دی جائے تو فوراً ہی یاد خدا (نماز) کے لیے جلدی کرو اور لین دین

الْبَيْعَ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩ فَاِذَا

ترک کر دو کیونکہ اگر تم سمجھو تو یہی چیز تمہارے حق میں بہتر ہے● پس جب

قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ

نماز ختم ہوجائے تو تم زمین میں منتشر ہوجاؤ اور اللہ کا

فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠

فضل طلب کرو اور خدا کو بہت یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ●

وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَ اِۨنْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ

اور جب یہ لوگ تجارت یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپؐ کو (خطبہ پڑھتے ہوئے)

قَآئِمًا ۚ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ

کھڑا چھوڑ جاتے ہیں اور آپؐ (ان سے) کہہ دیں اللہ کے نزدیک جو (فضل و برکت) ہے وہ کھیل

التِّجَارَةِ ۚ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١

تماشے اور تجارت سے کہیں بہتر ہے۔ اور خدا بہترین روزی رسان ہے●

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ١١

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ

جب منافقین آپؐ کے پاس آکر کہتے ہیں: "ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے

اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ

رسولؐ ہیں" اور اللہ جانتا ہے کہ آپؐ اس کے رسولؐ ہیں اور خدا گواہی

الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝١ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں● انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنایا ہوا

فضائل سورہ منافقون

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا وہ دین میں شرک اور نفاق سے پاک ہوجائے گا۔
(مجمع البیان)

موضوع آیت ۹۔ نماز جمعہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ جمعہ (کی نماز) مسکینوں کا حج ہے۔"
(بحار الانوار جلد ۸۹ ص ۱۹۹)

۲۔ جو شخص تین جمعے حقارت کی وجہ سے ترک کردے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادیتا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۵ ص ۶۰)

۳۔ جو شخص ایمان اور یقین کے ساتھ جمعہ (کی نماز) کو بجالائے (تو اسکے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں) وہ نئے سرے سے عمل کرے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۵ ص ۳)

حضرت علی علیہ السلام:
۴۔ جو شخص مسلسل تین جمعے بغیر کسی وجہ کے ترک کردے وہ منافق لکھا جاتا ہے۔
(مستدرک الوسائل جلد ۱ ص ۴۰۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۵۔ جب امام (جمعہ کا) خطبہ دینے کے لئے کھڑا ہوجائے تو لوگوں پر خاموشی واجب ہوجاتی ہے۔

۶۔ کوفہ میں حضرت علی علیہ السلام تک یہ بات پہنچائی گئی کہ کچھ لوگ مسجد کے ہمسائے ہوتے ہوئے نماز جماعت میں حاضر نہیں ہوتے تو آپ نے فرمایا: یا تو وہ لوگ ہمارے ساتھ نماز جماعت میں شریک ہوا کریں یا پھر ہم سے پرے ہوجائیں نہ وہ ہمارے ہمسایہ ہیں نہ ہم ان کے ہمسایہ ہیں۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۳۱)

ع ۲ / ۳ / ۱۲

۷۔ جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو فرادیٰ نماز پر تئیس (۲۳) درجے اور پچیس (۲۵) نمازوں کی فضیلت حاصل ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۵)

فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اِنَّہُمۡ سَآءَ مَا کَانُوۡا

ہے اور وہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، یقینا یہ جو انجام دے رہے ہوتے

یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا فَطُبِعَ عَلٰی

ہیں بہت ہی برا ہے ● وہ (نفاق) اس لیے ہے کہ وہ پہلے ایمان لے آئے پھر کافر ہوگئے پس ان کے دلوں پر

قُلُوۡبِہِمۡ فَہُمۡ لَا یَفۡقَہُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ اِذَا رَاَیۡتَہُمۡ تُعۡجِبُکَ

(شقاوت کی) مہر لگادی گئی ہے اسی لیے وہ کچھ نہیں سمجھ پاتے ● اور جب آپ انہیں دیکھیں تو (ان کا قیافہ اس قدر آراستہ

اَجۡسَامُہُمۡ ؕ وَ اِنۡ یَّقُوۡلُوۡا تَسۡمَعۡ لِقَوۡلِہِمۡ ؕ

ہوتا ہے کہ) ان کے جسم آپ کو تعجب میں ڈال دیں اور اگر وہ بات کریں (تو وہ اس قدر جاذب اور خوبصورت ہے کہ) ان کی

کَاَنَّہُمۡ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ ؕ یَحۡسَبُوۡنَ کُلَّ صَیۡحَۃٍ

باتوں کو کان لگا کر سنیں، گویا وہ ایسی (خشک، بے فائدہ اور بے مغز) لکڑیاں ہیں جو ایک دوسرے سے ٹیک لگائی گئی ہیں،

عَلَیۡہِمۡ ؕ ہُمُ الۡعَدُوُّ فَاحۡذَرۡہُمۡ ؕ قٰتَلَہُمُ اللّٰہُ ۫

وہ ہر آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہی تو دشمن ہیں پس آپ ان سے دور رہیئے، خدا انہیں غارت کرے، حق سے

اَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۴﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ تَعَالَوۡا یَسۡتَغۡفِرۡ

کیسے منحرف ہوئے جاتے ہیں ● اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تاکہ اللہ کا رسول تمہارے لیے طلب مغفرت

لَکُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ لَوَّوۡا رُءُوۡسَہُمۡ وَ رَاَیۡتَہُمۡ

کرے تو وہ (انکار، تکبر اور تمسخر کی بنا پر) اپنے سروں کو پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ تکبر کی وجہ

یَصُدُّوۡنَ وَ ہُمۡ مُّسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ

سے (لوگوں کو حق کی طرف مائل ہونے سے) روکتے ہیں ● ان کے لیے برابر ہے کہ

اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ ؕ لَنۡ یَّغۡفِرَ

چاہے آپؐ ان کے لیے طلب مغفرت کریں یا استغفار نہ کریں، خدا انہیں

اللّٰہُ لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۶﴾

ہرگز نہیں بخشے گا، کیونکہ اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ●

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ

یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں، جو لوگ رسول خداکے پاس ہیں ان پر

اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

خرچ نہ کرو تاکہ وہ اس طرح سے بکھر جائیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے سارے خزانے خدا

وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ

ہی کی ملکیت ہیں اور منافق لوگ اسے سمجھتے نہیں ہیں● وہ کہتے ہیں: ''اگر ہم (اس جنگی

رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ

سفر سے) مدینہ لوٹ کر جائیں تو بڑی عزت والا، بڑے ذلیل کو نکال باہر کرے گا!''

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

حالانکہ عزت و اقتدار مخصوص ہے اللہ، اس کے رسول اور صاحبان ایمان کے لیے، لیکن

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ

منافق لوگ اسے نہیں جانتے● اے ایمان والو! تمہیں تمہارے

اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ

مال اور اولاد یادِ خدا سے غافل نہ کردیں اور جو لوگ ایسا کریں

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا

گے وہی خسارہ اٹھانے والے ہوں گے● اور جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اسی سے

رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ

خرچ کرو قبل اس کے کہ موت تم میں سے کسی کے پاس آپہنچے، تو (بوقت مرگ) کہے،

رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ

پروردگارا! تو نے میری موت کو قدرے موخر کیوں نہیں کردیا تاکہ میں صدقہ (وزکوۃ)

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ

دیتا اور صالحین میں سے ہوتا● جب کسی کی اجل آجاتی ہے تو اللہ ہر گز کسی کو مہلت نہیں

ع ١ ٨ ١٣

موضوع آیت ۹۔ مال

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ مال اپنے مالک کو دنیا میں بلند کرتا ہے اور آخرت میں پست کردے گا۔ (غرر الحکم)

۲۔ مال نفسانی خواہشوں کا سرچشمہ ہے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۵۸)

۳۔ مالدار انسان ہر وقت پریشان رہتا ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ مال کو اگر آخرت کے لئے نہ بھیجا جائے وہ اپنے مالک کے لئے وبال ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ مال کی محبت دین کو کمزور اور یقین کو بگاڑ دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ مال کی محبت آرزوؤں کو طاقتور بنادیتی ہے اور اعمال کو خراب کردیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ مال کی کثرت دلوں کو خراب کردیتی ہے اور گناہوں کو بھلادیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ مال ورثاء کی تسلی کا باعث ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ مال تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا حتیٰ کہ تمہیں چھوڑ جائے گا۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ جو شخص ناجائز طریقوں سے مال کماتا ہے اسے ناحق مقامات پر خرچ کردیتا ہے (غرر الحکم)

۱۱۔ اپنی ضرورت کے مطابق مال کو بچاکر رکھو اور باقی ماندہ کو اپنی ضرورت کے دن (قیامت) کے لئے پہلے سے بھیج دو۔ (نہج البلاغہ مکتوب ۲۱)

۱۲۔ بدترین مال وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا حق نہ نکالا جائے۔ (غرر الحکم)

۱۳۔ جسے اپنی ذات کی عزت عزیز ہوتی ہے اس کے لئے مال کا خرچ کرنا آسان ہوتا ہے۔
(نہج البلاغہ حکمت ۲۴۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۴۔ اس شخص کے لئے کوئی خوبی نہیں ہے جو حلال کے ذریعے مال جمع کرنے کو دوست نہیں رکھتا کہ جس کے ذریعے وہ اپنی ضروریات کو پورا کرے اپنے قرضے ادا کرے اور صلہ رحمی کرے۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ ص ۱۵۲)

۱۵۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''كذالك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم'' یعنی یونہی خدا ان کے اعمال کو دکھائے گا جو انہیں سرتاپا یاس ہی یاس دکھائی دیں گے (بقرہ/۱۶۷) کے متعلق فرمایا: انسان مال کو حاصل کرتا ہے لیکن وہ اسے خیر میں خرچ کرنے سے محروم ہو جاتا ہے پس اسے موت آجاتی ہے اور اس کے مال کے وارث دوسرے لوگ ہو جاتے ہیں اور وہ اس سے نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں تو وہ شخص اپنے مال کو اس حالت میں دیکھے گا کہ اس کی نیکیاں دوسرے کے میزان میں تولی جائیں گی اور اس

اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾

دیتا اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی آگاہ ہے ●

سُوْرَةُ التَّغَابُن بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتُهَا ۱۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کے لیے تسبیح کرتے ہیں اور حکومت و فرمانروائی

الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ۫ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ

اسی کے لیے مخصوص ہے اور حمد و ثنا بھی اسی سے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت کا مالک رکھتا ہے ● وہ وہی ہے

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَ اللّٰهُ

جس نے تمہیں خلق فرمایا ہے، تم میں سے کچھ لوگ تو (اپنی مرضی سے) کافر اور کچھ لوگ مومن ہوگئے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

اور جو کچھ تم انجام دیتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہوتا ہے ● اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور

بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَ اِلَيْهِ

(رحم مادر میں) تمہاری صورت بنائی ہے تو تمہاری صورت کو بہت اچھا بنایا ہے اور (سب کی) بازگشت

الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ

اسی کی طرف ہے ● جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسے وہ جانتا ہے اور جسے تم چھپاتے ہو

مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

اور جسے ظاہر کرتے ہو اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ سینوں میں ہے اللہ اس سے

الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

بخوبی آگاہ ہے ● جو لوگ اس سے پہلے کافر ہو چکے ہیں کیا ان کی خبر آپ تک نہیں پہنچی؟ انہوں نے تو

قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾

اپنے کیے کی سزا (دنیا میں) چکھ لی ہے اور (آخرت میں) ان کے لیے دردناک عذاب ہے ●

ع ۱۴

فضائل سورہ تغابن

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص اس سورت کو اپنی فریضہ نمازوں میں پڑھے گا تو یہی سورت قیامت کے دن اس کی شفیع بن جائے گی اور جس جس کے پاس گواہی کی ضرورت ہوگی وہاں پر شاہد عادل بن جائے گی پھر جنت میں جانے تک اس کا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔

(ثواب الاعمال)

پر حسرت کرے گا (اس کا مال اس کے لئے حسرت کا سبب بن جائے گا)۔

(بحار الانوار جلد ۳۷ ص ۱۴۳)

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا

یہ (سزا) اس لیے ہے کہ ان کے رسولؐ روشن دلائل (اور معجزات) لے کر ان کے پاس آتے تھے تو وہ کہتے:

اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا وَّ اسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَ

کیا (ہمارے جیسا) انسان ہمیں ہدایت کرے گا؟ اسی لیے وہ کافر ہوگئے اور پیٹھ پھیر لی اور اللہ کو ان (کے ایمان) کی

اللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٦﴾ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ

ضرورت نہیں اور اللہ بے نیاز و ستودہ صفات ہے ● کافروں نے گمان کر لیا ہے کہ وہ ہرگز دوبارہ نہیں اٹھائے

يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا

جائیں گے، آپؐ کہہ دیجئے مجھے اپنے رب کی قسم تم سب ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر تمہیں اپنے کیے سے

عَمِلْتُمْ ؕ وَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

بھی ضرور خبردار کیا جائے گا اور یہ کام اللہ کے لیے بہت آسان ہے ● پس تم اللہ اور اس کے رسول پر اور

رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اس نور (آسمانی کتاب قرآن) پر ایمان لے آؤ جو ہم نے نازل کیا ہے اور (جان لو کہ) جو کچھ تم بجالاتے ہو خدا اس

خَبِيْرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ

سے بخوبی آگاہ ہے ● اس دن (کو یاد کیجئے) جب اللہ تعالیٰ تمہیں (اپنے حضور پیش ہونے کے لیے)

التَّغَابُنِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ

اکٹھا کرے گا وہی حسرت اور پشیمانی کا دن ہے اور جو خدا پر ایمان لے آئے اور اچھے کام انجام دے تو

عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں پر پردہ ڈال دے گا اور اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾

(درختوں) کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے ●

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور جو لوگ کافر ہوگئے ہیں اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے، وہی دوزخی لوگ ہیں،

موضوع آیت ۹۔ معاد (قیامت)

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ میری بعثت اور قیامت دو تیز رفتار گھوڑوں کی مانند ہیں جو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے اپنے مالک کی اجازت سے دوڑتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ قیامت مجھ پر سبقت لے کر تمہارے پاس آجائے۔

(بحارالانوار جلد ۶ ص ۳۱۵)

۲۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں کرے گا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔

۳۔ اے لوگو! تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور لاغر جسموں کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں محشور ہوگے۔

(الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۸۴)

۴۔ قیامت کے دن کی تاریکی میں لوگوں کی زبان پر "لا الہ الا اللہ" کا نعرہ ہوگا۔

(کنزالعمال حدیث ۳۸۹۶۲)

۵۔ جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی وہ بہت بڑی گھبراہٹ (قیامت) کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے گا:

۱۔ جب اسے کوئی نعمت عطا ہو تو کہے "الحمد للہ"

۲۔ جب گناہ کرے تو کہے "استغفر اللہ"

۳۔ جب کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون"

۴۔ جب اسے ضرورت پیش ہو تو اپنے رب سے مانگے اور جب کسی خوف کا احساس کرے تو اپنے رب کی پناہ میں آجائے۔ (تنبیہ الخواطر ص ۴۶۴)

۶۔ جب کسی شخص کو کوئی برائی یا نفسانی خواہشات درپیش ہو اور خدا کے خوف سے اس سے اجتناب کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کردے گا اور اسے بہت بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۱ ص ۱۶۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ یہاں تک کہ تمام معاملات ختم ہو جائیں گے اور دنیا کی عمر تمام ہو جائے گی اور قیامت کا ہنگام آجائے گا تو اللہ سب کو قبر کے گوشوں' پرندوں کے گھونسلوں درندوں کے کچھاروں اور ہلاکت گاہوں سے نکالے گا تو وہ امر الٰہی کی طرف بڑھتے ہوئے اور اپنی جائے بازگشت کی طرف دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۸۳)

۸۔ فرزند آدم کے لئے تین گھڑیاں سخت ہیں۔

۱۔ جس گھڑی وہ ملک الموت کو دیکھے گا۔

۲۔ جس گھڑی وہ اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا۔

۳۔ جس گھڑی وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۱۰۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۹۔ جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت

کے دن اندھا محشور کرے گا۔
(بحار الانوار جلد ۷ اص ۲۱۸)

اَلنَّارِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۰﴾ مَاۤ

وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ کیا ہی برا انجام ہے● کوئی

اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ

مصیبت کسی پر حکم خدا کے بغیر نہیں آتی اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے،

بِاللّٰهِ یَهۡدِ قَلۡبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۱۱﴾ وَ

اللہ اس کے دل کو (صبر و سکون) کی ہدایت کرتا ہے اور خدا ہر چیز سے آگاہ ہے● اور

اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَاِنَّمَا

خدا کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو، پس اگر منہ موڑ لو گے تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر تو

عَلٰی رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ

واضح طور پر پیغام پہنچانے کے علاوہ (کوئی دوسرا فریضہ) نہیں ہے● اللہ ہی وہ معبود ہے جس کے علاوہ کوئی اور

عَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ

عبادت کے لائق نہیں ہے اور مومنین کو صرف اسی پر ہی توکل کرنا چاہیے● اے مومنو!

اٰمَنُوۡۤا اِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ وَ اَوۡلَادِكُمۡ عَدُوًّا لَّكُمۡ

تمہاری ازواج اور تمہاری اولاد میں سے یقیناً بعض تمہارے دشمن ہیں (جو تمہیں راہ خدا سے روکتے ہیں)

فَاحۡذَرُوۡهُمۡ ۚ وَ اِنۡ تَعۡفُوۡا وَ تَصۡفَحُوۡا وَ تَغۡفِرُوۡا فَاِنَّ

پس تم ان سے بچ کر رہو اور اگر (ان کی خطاؤں کو) معاف کردو، چشم پوشی کرو اور درگزر سے کام لو (جان لو کہ)

اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَ اَوۡلَادُكُمۡ

خدا بخشنے والا مہربان ہے● تمہارے مال اور تمہاری اولاد، تمہارے لیے تو بس ذریعہ

فِتۡنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا

آزمائش ہی ہیں اور اللہ ہے کہ جس کے پاس بہت بڑا اجر ہے● پس جتنا ہو سکے

اسۡتَطَعۡتُمۡ وَ اسۡمَعُوۡا وَ اَطِیۡعُوۡا وَ اَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا

اللہ سے ڈرتے رہو اور بات کو سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو، یہ

لِّاَنۡفُسِكُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا جاتا ہے، تو ایسے ہی لوگ

الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿١٦﴾ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا

کامیاب وکامران ہیں● اگر تم خدا کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ تمہارے لیے کئی گنا

یُّضٰعِفۡهُ لَكُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ شَكُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿١٧﴾

کردے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ قدردان بردبار ہے●

عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿١٨﴾

وہ چھپی ہوئی اور آشکار ا چیزوں سے آگاہ ہے، ناقابلِ شکست حکمت والا ہے●

سُوۡرَةُ الطَّلَاقِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَدَنِیَّةٌ آیَاتُهَا ١٢

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے پیغمبرؐ! جب آپؐ عورتوں کو طلاق دینا چاہیں، تو ان کی عدت کے زمانے میں طلاق دیں (جس وقت وہ اپنی ماہانہ

وَ اَحۡصُوا الۡعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمۡ ۚ لَا تُخۡرِجُوۡهُنَّ

عادت سے پاک صاف ہوجائیں اور شوہروں نے ان سے ہمبستری بھی نہ کی ہو) اور عدت (کے دنوں) کا حساب رکھو اور اپنے

مِنۡۢ بُیُوۡتِهِنَّ وَ لَا یَخۡرُجۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَةٍ

پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو (عدت کے دنوں میں) نہ تم انہیں گھر سے نکالو اور نہ وہ خود باہر جائیں مگر کسی کھلم کھلا

مُّبَیِّنَةٍ ؕ وَ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ

برائی کا ارتکاب کریں (تو ایسی صورت میں انہیں گھر سے نکال دینا جائز ہے) یہ احکام، خداوند عالم کی حدود ہیں اور جو

اللّٰهِ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ؕ لَا تَدۡرِیۡ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحۡدِثُ

حدود الٰہی سے تجاوز کرتا ہے خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے، آپ کو معلوم نہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ

بَعۡدَ ذٰلِكَ اَمۡرًا ﴿١﴾ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ

اس کے بعد کوئی تازہ امر ظاہر کردے● پس جب وہ عدت کے خاتمے کے قریب ہوجائیں یا تو پسندیدہ

فضائل سورہ طلاق

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص سورہ طلاق اور تحریم کو اپنی فریضہ نمازوں میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ہر طرح کے خوف و خطر سے محفوظ رکھے گا جہنم سے بچالیا جائے گا اور بہشت میں بھیج دیا جائے گا اور یہ سب کچھ ان سورتوں کی حفاظت اور پابندی کی وجہ سے ہوگا۔ (مجمع البیان)

موضوع آیت ١٦۔ بخل

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ تم بخل سے بچتے رہو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، بخل نے انہیں جھوٹ کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا، ظلم کا حکم دیا تو ظلم کیا اور قطع رحمی کا حکم دیا تو قطع رحمی کی۔

ع ٢ ٨ ١٦

(بحار الانوار جلد ٧٣ ص ٣٥٣)

٢۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے کسی شخص سے سنا جو کہہ رہا تھا کہ بخیل اور حریص کا عذر ظالم کے عذر سے زیادہ قابل قبول ہے یہ سن کر حضرت نے فرمایا: ''جھوٹ بولتے ہو، بعض اوقات ظالم ظلم کرتا اور ساتھ ہی توبہ واستغفار کرکے ان لوگوں کے ساتھ لی جانے والی چیز پلٹا دیتا ہے تو ایسے شخص کا گناہ معاف کردیا جاتا ہے، جبکہ بخیل و حریص زکاۃ و صدقہ روک لیتا ہے اس لیے بہشت پر حرام ہے کہ بخیل و حریص انسان اس میں داخل ہوسکے''

(تفسیر نور الثقلین جلد ٥ ص ٢٩١)

٣۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام سے دریافت کیا کہ بخل کیا چیز ہے؟ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: ''جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اسے وہ اپنے لئے شرف و عزت سمجھیں اور جو راہ خدا میں خرچ کریں اسے یہ سمجھیں کہ تلف ہوگیا ہے''

(بحار الانوار جلد ٧٣ ص ٣٠٥)

٤۔ فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جانتے ہو کہ شحیح (بخیل) کون ہوتا ہے؟ میں نے کہا: ''وہی بخیل ہوتا ہے، فرمایا کہ شح بخل سے بھی بدتر ہے کیونکہ بخیل وہ ہوتا ہے جو اپنے پاس موجود مال کے بارے میں بخل کرتا ہے جبکہ شحیح وہ ہوتا ہے جو لوگوں کے پاس موجود مال اور اپنے پاس موجود مال کے بارے میں بخل سے کام لے حتیٰ کہ جو مال لوگوں کے پاس موجود دیکھتا ہے اسکی تمنا ہوتی ہے کہ اسے مل جائے خواہ حلال طریقے سے ہو یا حرام راہ سے اور جو کچھ اسے خدا نے عطا فرمایا ہے نہ تو اس سے

فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَّ

اور مناسب طریقہ سے انہیں روک لو یا مناسب طریقہ سے ان سے جدا ہو جاؤ اور (بوقت

اَشۡهِدُوۡا ذَوَىۡ عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ وَ اَقِيۡمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ

طلاق) اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو گواہ ٹھہراؤ اور خدا کی خاطر گواہی کو قائم رکھو،

ذٰلِكُمۡ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ

چنانچہ جو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اسی طرح نصیحت کی جاتی ہے، جو اللہ

الۡاٰخِرِ ۬ۙ وَ مَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ

سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے (ہر مشکل سے) رہائی کے لیے باہر نکلنے کے راستے بنا دیتا ہے ● اور

يَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى

اسے وہاں سے روزی عطا کرتا ہے جہاں کا اسے گمان تک نہیں ہوتا، جو خدا پر توکل کرتا

اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ

ہے خدا اس کے لیے کافی ہوتا ہے، بے شک اللہ اپنے کام کو پورا کر دیتا ہے، یقینا اللہ نے ہر شے

لِكُلِّ شَىۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾ وَ الّٰٓـىِٕۡ يَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِيۡضِ مِنۡ

کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ● اور جو عورتیں اپنی ماہانہ عادت سے مایوس ہو چکی ہیں (اور تم انہیں طلاق

نِّسَآئِكُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشۡهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـىِٕۡ

دینے کا ارادہ رکھتے ہو) اگر ان کی کیفیت کے بارے میں تم شک کرو (کہ عادت کا یہ نہ ہونا سن کی وجہ سے ہے یا بیماری یا حمل کی وجہ

لَمۡ يَحِضۡنَ ؕ وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ يَّضَعۡنَ

سے؟) تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور اسی طرح ان عورتوں کا حکم ہے جو (سن حیض میں ہونے کے باوجود) حیض نہیں

حَمۡلَهُنَّ ؕ وَ مَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ

دیکھ پار ہی ہوتیں۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کا وضع حمل ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے تو خدا بھی اس کے کاموں میں

يُسۡرًا ﴿۴﴾ ذٰلِكَ اَمۡرُ اللّٰهِ اَنۡزَلَهٗۤ اِلَيۡكُمۡ ؕ وَ مَنۡ يَّتَّقِ

آسانی پیدا کر دیتا ہے ● یہ امر الٰہی ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے

سیر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس سے مفاد اٹھاتا ہے۔"
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۵۶)

۵۔ فضیل بن ابی قرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ آپؑ رات کے اول حصہ سے لیکر صبح تک طواف کرتے رہے اور دوران طواف یہی دعا مانگتے رہے "اللھم قنی شح نفسی" خداوندا! مجھے نفس کے حرص و بخل سے بچائے رکھ، میں نے امام کی خدمت میں عرض کیا! میں آپ کے قربان جاؤں میں نے آپؑ کو اس دعا کے علاوہ کوئی اور دعا مانگتے نہیں سنا فرمایا: "نفس کے حرص سے بڑھ کر اور کیا چیز شدید تر ہو سکتی ہے، خالق فرماتا ہے، جو شخص اپنے نفس کے بخل و حرص سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے"
(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۹۱)

موضوع آیت ۲۔ گشائش

۱۔ حضرت رسول خداؐ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "الم نشرح لك صدرك" (الانشراح/۱) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "اگر تنگی کسی بل میں بھی گھس جائے تو وہاں پر آسانی پہنچ کر رہتی ہے اور اسے باہر نکال پھینکتی ہے "پھر آپؐ نے مذکورہ سورہ کی آیت تلاوت فرمائی "ان مع العسر یسرا" یعنی یقیناً ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ (کنز العمال حدیث ۳۰۶۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ ہر غم کو آخر دور ہونا ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ جب سختی انتہا کو پہنچ جائے تو گشائش وفراخی ہو گی اور جب ابتلاء ومصیبت کی کڑیاں تنگ ہو جائیں تو راحت وآسائش حاصل ہوتی ہے۔
(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۹ ص ۲۶۷)

۴۔ مصائب ومشکلات جس قدر زیادہ تنگ اور سخت ہوں گی گشائش وفراخی اسی قدر زیادہ قریب ہو گی۔
(غرر الحکم)

۵۔ ابتلاء ومصائب کی کڑیوں کے تنگ ہو جانے کے ساتھ ہی راحت وگشائش ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ گشائش وفراخی کی راہوں کے دروازے بند ہو جانے پر ہی، فراخی اور آسائش کی صبح نمودار ہوتی ہے۔
(غرر الحکم)

۷۔ تنگی جب اپنی شدت تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کشادگی کو قریب سے قریب تر کر دیتا ہے۔
(غرر الحکم)

اللّٰهَ یُكَفِّرۡ عَنۡهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعۡظِمۡ لَهٗۤ اَجۡرًا ﴿۵﴾ اَسۡكِنُوۡهُنَّ

خدا اس کی برائیوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے اجر کو عظیم بنا دیتا ہے ● (عدت کا زمانہ پورا ہونے تک)

مِنۡ حَیۡثُ سَكَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِكُمۡ وَ لَا تُضَآرُّوۡهُنَّ

جہاں تک کر سکتے ہو عورتوں کو وہیں پر ٹھہراؤ جہاں تم ٹھہرے ہوئے ہو اور انہیں (رہائش اور نان و نفقہ کے

لِتُضَیِّقُوۡا عَلَیۡهِنَّ ؕ وَ اِنۡ كُنَّ اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا

لحاظ سے) کوئی نقصان نہ پہنچاؤ کہ اس طرح سے تم انہیں تنگ کرو (اور انہیں گھر چھوڑنے پر مجبور کردو) اور اگر حاملہ

عَلَیۡهِنَّ حَتّٰی یَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَكُمۡ

ہوں، ان کے وضع حمل کے دنوں تک کا نان و نفقہ انہیں دو، پس اگر تمہارے نو مولود کو دودھ دیں تو انہیں ان کی

فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ۚ وَ اۡتَمِرُوۡا بَیۡنَكُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ ۚ وَ

اجرت ادا کرو اور (نو مولود کے بارے میں) اپنے درمیان نیک مشورہ کرو اور اگر کسی موافق نتیجے پر پہنچو اور اگر اس میں

اِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ فَسَتُرۡضِعُ لَهٗۤ اُخۡرٰی ؕ ﴿۶﴾ لِیُنۡفِقۡ ذُوۡ

دشواری کا سامنا کرو تو دوسری عورت اسے دودھ پلائے (اور مرد نو مولود کیلئے کسی دایہ کا انتظام کرے) ● جو شخص

سَعَةٍ مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنۡ قُدِرَ عَلَیۡهِ رِزۡقُهٗ

وسعت (مالی) رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی وسعت کے مطابق نان و نفقہ ادا کرے اور جس کے لیے روزی کی

فَلۡیُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا

تنگی ہے تو اسے جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے (اپنی ہستی کے مطابق) خرچ کرنا چاہیے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ کسی کو اس

مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَیَجۡعَلُ اللّٰهُ بَعۡدَ عُسۡرٍ یُّسۡرًا ﴿۷﴾ ع

سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اسے عطا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت جلد تنگدستی کے بعد آسانی اور فراخی پیدا کر دے گا ●

وَ كَاَیِّنۡ مِّنۡ قَرۡیَةٍ عَتَتۡ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ

اور کتنے رہائشی مقامات ایسے ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے حکم کی نافرمانی کی ہے تو ہم

فَحَاسَبۡنٰهَا حِسَابًا شَدِیۡدًا ۙ وَّ عَذَّبۡنٰهَا عَذَابًا نُّكۡرًا ﴿۸﴾

نے ان سے بہت سخت حساب لیا ہے اور ناشناختہ عذاب کے ساتھ انہیں عذاب دیا ہے ●

ع ١٧

موضوع آیت ٦۔ مزدور اور مزدوری

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ بے شک خداوند عالم ہر گناہ معاف کرنے والا ہے لیکن جس شخص نے نیا دین ایجاد کیا (بدعت کی) یا مزدور کے حق کو غصب کیا یا آزاد انسان کو فروخت کر دیا (ان کے گناہ معاف نہیں کرے گا)

(بحار الانوار جلد ١٠٣ ص ١٦٦)

٢۔ بوقت وفات حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے وصیت فرمائی: ''یا علیؑ! آپؑ کی موجودگی میں کسان پر ظلم نہیں ہونا چاہیئے، کسی دوسرے کی زمین کو اپنی زمین کے ساتھ نہ ملایا جائے اور کسی مسلمان سے خدمت نہ لی جائے یعنی اسے اجرت پر نہ لیا جائے۔''

(وسائل الشیعہ جلد ١٣ ص ٢١٦)

٣۔ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو اور اس کے کام کے دوران ہی اسے اس کی مزدوری سے آگاہ کر دو۔ (کنز العمال ٩١٢٦)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

٤۔ جس شخص نے اپنے آپ کو اجرت میں دیا اس نے اپنے اوپر روزی کے دروازے بند کر دئے، ایک اور روایت میں ہے اپنے اوپر روزی کے دروازے کیوں نہ بند کر دے گا جبکہ وہ جو کچھ کماتا ہے وہ تو اس کے مالک کے لئے ہو جاتا ہے جس نے اسے اجرت پر لیا ہوا ہوتا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ١٣ ص ٢٤٤)

٥۔ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اس وقت تک کسی سے کوئی کام نہیں لینا چاہیئے جب تک وہ اسے کام کی اجرت سے آگاہ نہ کر دے۔

(وسائل الشیعہ جلد ١٣ ص ٢٤٥)

٦۔ تین گناہ بہت سخت ہیں:

١۔ چوپائے کا قتل کرنا۔

٢۔ بیوی کا مہر ادا نہ کرنا۔

٣۔ مزدور کی مزدوری کو روک دینا۔

(وسائل الشیعہ جلد ١٣ ص ٢٤٨)

٧۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مزدور کو اس کی اجرت بتائے بغیر اس سے کام لیا جائے۔

(وسائل الشیعہ جلد ١٣ ص ٢٤٦)

٨۔ شعیب کہتے ہیں کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے باغ کے لئے کچھ مزدور اجرت پر لے آئے اور عصر تک کام کرنا ان کے ساتھ طے کر لیا جب وہ کام سے فارغ ہو گئے تو امام علیہ السلام نے اپنے کارندے سے فرمایا کہ انہیں ان کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

(وسائل الشیعہ جلد ١٣ ص ٢٤٦)

فَذَاقَتۡ وَبَالَ اَمۡرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمۡرِهَا خُسۡرًا ﴿٩﴾

پس انہوں نے اپنے کیے کا تلخ ثمرہ چکھ لیا اور ان کا انجام خسارہ ہی تھا●

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ عَذَابًا شَدِيۡدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى

اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب مہیا کرر کھا ہے، پس اے صاحبان عقل با ایمان لوگو!

الۡاَلۡبَابِ ۛۚ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۛؕ قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكُمۡ

خدا سے ڈرتے رہو، یقینا اللہ نے تمہارے لیے اپنے ذکر کا وسیلہ

ذِكۡرًا ۙ﴿١٠﴾ رَّسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ

بھیج دیا ہے● (وہ وسیلہ ذکر) وہ رسول ہے جو خدا کی روشن کرنے والی آیات کی تلاوت

لِّيُخۡرِجَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ

کرتا ہے تاکہ ان لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے جو صاحبان

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَ مَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَ يَعۡمَلۡ

ایمان ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک اعمال کرے

صَالِحًا يُّدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے باغات میں بھیجے گا جن کے درختوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں،

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزۡقًا ﴿١١﴾

جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے، یقینا اللہ نے ان کے رزق کو بہت اچھا بنایا ہے●

اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الۡاَرۡضِ

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور زمین سے بھی

مِثۡلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَيۡنَهُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى

انہی کی مانند (پیدا کیا) اللہ کافرمان ان میں نازل ہوتا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ

كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىۡءٍ

اللہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے اور اس کا علم ہر چیز کو اپنے احاطہ میں

عِلْمًا ﴿١٢﴾

لیے ہوئے ہے●

سُوْرَةُ التَّحْرِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتُهَا ١٢

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ

اے پیغمبرؐ! جس چیز کو خدا نے آپؐ کے لیے حلال کیا ہے اسے اپنی بیویوں کی

مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١﴾ قَدْ

رضامندی کے حصول کے لیے حرام کیوں قرار دیتے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے● بتحقیق

فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ

اللہ نے آپؐ کے لیے قسمیں کھولنے کے واسطے (کفارہ ادا کرنے کا) ایک راستہ مقرر کیا ہے، اللہ ہی

هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ

تمہارا سرپرست ہے اور وہی دانا و حکیم ہے● اور پیغمبرؐ نے اپنی بعض ازواج سے راز کی ایک بات

اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہی تھی، تو جب اس عورت نے اس راز کو فاش کر دیا تو اللہ نے اس سے پیغمبرؐ کو آگاہ کر دیا تو پیغمبرؐ نے

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ

اس (عورت) کو بات کا کچھ حصہ بتا دیا اور کچھ سے اعراض کیا، تو جب پیغمبرؐ نے اس (عورت) کو خبر دی

قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ

تو اس نے پوچھا: آپؐ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ تو پیغمبرؐ نے فرمایا: مجھے خداوند دانا و خبردار

الْخَبِيْرُ ﴿٣﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ

نے خبر دی ہے● اگر تم دونوں راز کو بیان کرنے والی اور راز کو سننے والی خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو تو (تمہارے فائدہ میں

قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

ہے) کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں اور اگر تم پیغمبر کے مقابلے میں ایک دوسرے کی پشت پناہ

ع ٢ ٥ ١٨

فضائل سورہ تحریم:

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص سورہ طلاق اور تحریم کو اپنی فریضہ نمازوں میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ہر طرح کے خوف و خطر سے محفوظ رکھے گا جہنم سے بچا لیا جائے گا اور بہشت میں بھیج دیا جائے گا اور یہ سب کچھ ان سورتوں کی حفاظت اور پابندی کی وجہ سے ہوگا۔

(ثواب الاعمال)

مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ

بنو گی تو (تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گی) کیونکہ اللہ اس کا مددگار ہے اسی طرح جبرائیل اور صالح مومنین اور اس کے

بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝٤ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ

علاوہ تمام ملائکہ بھی اس کے حامی اور پشت پناہ ہیں ● اگر پیغمبر خدا تمہیں طلاق دے دیں تو امید ہے کہ

يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ

اس کا پروردگار اس کے لیے تم سے بہتر عورتوں کو تمہارا جانشین بنا دے، ایسی عورتیں جو مسلمان، مومن،

قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝٥

فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں، شوہر دیکھی ہوئیں اور دوشیزہ ●

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ

اے ایمان والو! خود کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن

قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ

(گناہگار) انسان اور پتھر ہوں گے، اس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے نگہبان

شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا

مقرر ہیں، اللہ نے انہیں جو حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور انہیں جو حکم ملتا ہے

يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا

اسے بجالاتے ہیں ● (قیامت کے دن خطاب ہوگا) اے کافرو! آج کوئی عذر خواہی نہ کرو کیونکہ آج

الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧

اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا کہ تمہاری سزا اور عذاب وہی ہے جو کچھ تم بجالاتے رہے ●

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ

اے ایمان والو! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو، خالص توبہ۔ ہوسکتا ہے کہ تمہارا پروردگار

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ

تمہاری برائیوں کو چھپا دے اور تمہیں بہشت کے ایسے باغات میں داخل کردے

ع ۱/۷ ۱۹

موضوع آیت ۱۵۔ غیرت

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ میرے جد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت بڑے غیرت مند تھے لیکن میں ان سے بھی بڑھ کر غیرت مند ہوں خدا اس مؤمن کی ناک رگڑے یعنی اسے ذلیل کرے جو غیرت کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۲۴۸)

۲۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف غیرت مند ہی کو دوست رکھتا ہے۔ (کنز العمال حدیث ۷۰۷۰)

۳۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو سخت ناپسند کرتا ہے جس کے گھر میں کوئی شخص (بدنیتی سے) داخل ہو جائے اور وہ اس سے نہ لڑے۔ (کنز العمال حدیث ۷۰۷۴)

۴۔ بہشت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے دریافت ہو جائے گی لیکن اسے نہ تو والدین کا نافرمان سونگھ سکے گا اور نہ ہی ''دیوث'' کسی نے پوچھا: ''یارسول اللہ! دیوث کون ہوتا ہے؟'' فرمایا: ''جس کی بیوی سے زنا کیا جائے اور وہ اسے جانتا ہو (لیکن بے غیرت بنا رہے)''

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ ص ۴۸۱)

۵۔ ایک غیرت وہ ہوتی ہے جسے خدا پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہوتی ہے جسے خدا پسند نہیں کرتا۔ جس غیرت کو خدا پسند کرتا ہے وہ عزت و ناموس کے معاملہ میں غیرت ہے اور جسے خدا پسند نہیں کرتا ہے وہ اس کے علاوہ میں غیرت ہے۔

(کنز العمال حدیث ۷۰۶۷)

حضرت امام علی علیہ السلام:

۶۔ تمہیں شرم نہیں آتی، تم غیرت سے کام نہیں لیتے ہو کہ تمہاری عورتیں بازاروں کو نکل جاتی ہیں اور غیر مردوں اور کافروں کے سامنے آجاتی ہیں۔

۷۔ عورت کا غیرت کرنا کفر اور مرد کا غیرت کرنا ایمان ہے۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۳۱۲)

۸۔ انسان کی جتنی ہمت ہو اتنی ہی اس کی قدر و قیمت ہے اور جتنی مروت اور جوانمردی ہوگی اتنی ہی راست گوئی ہوگی اور جتنی حمیت و خودداری ہوگی اتنی ہی شجاعت ہوگی اور جتنی غیرت ہوگی اتنی ہی پاکدامنی ہوگی۔ (نہج البلاغہ حکمت ۴۷)

۹۔ غیرت مند کبھی زنا نہیں کرتا۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ حضرت امیر المؤمنین کی اپنے فرزند امام حسنؑ کو وصیت سے اقتباس: بے محل شبہ و بدگمانی کا اظہار نہ کرو کہ اس سے نیک چلن اور پاک باز عورت بھی برائی اور بدکرداری کی راہ دیکھ لیتی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۲۱۴)

۱۱۔ اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور ہر غیور کو دوست

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ

جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جس دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور ان لوگوں کو رسوا نہیں

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ

کرے گا جو اس پر ایمان لاچکے ہیں، ان کا نور ان کے آگے اور دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا،

بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ

وہ کہہ رہے ہوں گے پروردگارا! ہمارے نور کو پورا کردے اور ہم سے درگزر فرما!

اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ

یقیناً تو ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے● اے پیغمبرؐ! کفار اور منافقین

الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ

کے ساتھ جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور

جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۹﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ

وہ بہت بری جائے بازگشت ہے● خدا نے کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی کی اور لوطؑ کی بیوی کی

كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ

مثال بیان کی ہے، یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کی زوجیت میں (اور ان کے خاندان سے)

عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا

تھیں، لیکن ان دونوں نے ہمارے دو نیک بندوں کے ساتھ خیانت کی، پس اللہ (کے عذاب) سے دونوں

عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ

پیغمبرؑ بھی دونوں عورتوں کے کچھ کام نہ آسکے اور انہیں کہہ دیا گیا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ

الدّٰخِلِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا

تم دونوں بھی داخل ہوجاؤ● اور اللہ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی عورت کی مثال بیان

امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا

کی ہے، جب اس نے (اللہ سے) دعا کی: پروردگارا! جنت میں اپنے پڑوس

رکھتا ہے اور اس کی غیرت مندی کی دلیل یہ ہے کہ اس نے ہر قسم کی ظاہری اور باطنی برائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۴ ص ۱۵۷)

۱۲۔ جو شخص غیرت کا اظہار نہیں کرتا اس کا دل ٹیڑھا ہوچکا ہوتا ہے۔ (وسائل الشیعہ جلد ۱۴ ص ۱۰۷)

۱۳۔ بے غیرت انسان کا دل الٹ چکا ہوتا ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۱۴ ص ۱۰۸)

فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ

میں میرے لیے گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے کردار سے نجات عطا فرما

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١١﴾ وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ

اور مجھے ظالم لوگوں سے بچالے ● اور مریم بنت عمران (کی مثال) کہ جس خاتون نے اپنے دامن عفت

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ

کو (گناہوں سے) آلودہ نہیں ہونے دیا، پس ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی (تاکہ اس کے دامن عفت سے عیسیٰ

بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿١٢﴾

متولد ہوں) اس نے اپنے رب کے کلمات اور آسمانی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزاروں میں سے تھیں ●

سُوْرَةُ الْمُلْكِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَكِّیَّةٌ آیَاتُهَا ٣٠

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ز وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

بابرکت اور بلند مرتبہ ہے وہ (اللہ) جس کے قبضہ قدرت میں ہر قسم کی فرمانروائی ہے اور وہ ہر چیز

قَدِیْرُ ۙ ﴿١﴾ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ

پر قدرت کاملہ رکھتا ہے ● جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ہے تاکہ تمہاری جانچ کرے کہ تم

اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ﴿٢﴾ الَّذِیْ

میں سے کس کے عمل سب سے زیادہ بہتر ہیں اور وہی صاحب عزت اور بخشنے والا ہے ● جس نے

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ

سات آسمانوں کو طبقوں کی صورت میں بنایا تو رحمٰن (خدا)

الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی

کی تخلیق میں کوئی خلل نہیں دیکھے گا۔ ایک مرتبہ پھر آنکھ کھولو! کیا کوئی شگاف

مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ

دیکھ رہے ہو؟● پھر پے در پے اپنی آنکھ کو پلٹاؤ (اور دیکھو، یہی دیکھو گے کہ) آنکھ

۲ ع ۵ ب ۲۰

فضائل سورہ ملک

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص اس سورت کو فریضہ نماز میں سونے سے پہلے پڑھے گا وہ صبح تک اللہ کی امان میں رہے گا اور قیامت کے دن بھی بہشت میں داخل ہونے کے وقت تک اللہ کی امان میں رہے گا۔

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۱۱۔ کمال

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مردوں میں سے تو بہت سے مرد کامل ہیں لیکن عورتوں میں سے صرف چار عورتیں کامل ہیں:

۱۔ جناب آسیہ بنت مزاحم زن فرعون ۲۔ مریم بنت عمران (مادر جناب عیسیٰؑ) ۳۔ خدیجہ بنت خویلد (زوجہ رسولخداؐ) اور ۴۔ فاطمہ بنت محمد مادر حسنینؑ۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۲۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ عقلمند کمال کی تلاش میں لگا رہتا ہے اور جاہل مال کی تلاش میں۔ (غرر الحکم)

۳۔ انسان کا اپنے نقصان کا شعور رکھنا اس کے کمال اور عظیم فضیلت میں شامل ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ انسان کا کمال چھ چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ دو چھوٹی چیزوں کے ساتھ دو بڑی چیزوں کے ساتھ او دو کیفیتوں کے ساتھ۔ جو دو چھوٹی چیزیں ہیں وہ اس کا دل اور زبان ہے، اگر وہ لڑتا ہے تو دل کے ساتھ لڑتا ہے، اگر بولتا ہے تو زبان کے ساتھ بات کرتا ہے۔ اور جو دو بڑی چیزیں ہیں وہ اس کی عقل اور ہمت ہے، اور جو دو کیفیتیں ہیں وہ اس کا مال اور جمال ہے۔

(معانی الاخبار ص ۱۴۷)

۵۔ کمال کا راز تین چیزوں میں مضمر ہے ۱۔ مصیبتوں پر صبر ۲۔ مطلوبہ چیزوں میں پرہیزگاری اور ۳۔ کسی کی حاجتوں کو پورا کرنا۔ (غرر الحکم)

۶۔ کامل انسان وہ ہے جس کی سنجیدگی اس کی غیر سنجیدگی پر غالب رہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ کامل انسان وہ ہے جو اپنی عقل کے ذریعہ اپنی خواہشات پر غالب رہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ حیا کا جامہ زیب تن کر لو، وفا کی زرہ پہن لو، بھائی چارے کو محفوظ رکھو، عورتوں سے گفتگو کم کیا کرو اس طرح سے تمہاری عظمت کمال کو جا پہنچے گی۔

(غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۹۔ حقیقی معنی میں کمال یہ ہے کہ دین کا علم حاصل کیا جائے، مصیبتوں پر صبر کیا جائے اور کاروبار زندگی کو سدھارا جائے۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۷۲)

الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ

تھکی ماندی ناتوان ہو کر تمہاری طرف پلٹ آئے گی ● اور بے شک ہم نے آسمان دنیا کو

الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰهَا رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ

چراغوں کے ذریعہ زینت بخشی ہے اور اسے شیاطین کے مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے اور ان

اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابَ السَّعِیۡرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

کے لیے جہنم کی آگ کا بھڑکتا ہوا عذاب تیار کر رکھا ہے ● اور ان لوگوں کے لیے جو

بِرَبِّهِمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۶﴾ اِذَاۤ اُلۡقُوۡا

اپنے رب سے کفر کرتے ہیں جہنم کا عذاب ہے اور نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے ● جب دوزخ میں

فِیۡهَا سَمِعُوۡا لَهَا شَهِیۡقًا وَّ هِیَ تَفُوۡرُ ۙ﴿۷﴾ تَکَادُ تَمَیَّزُ

پھینکے جائیں گے تو اس کے جوش مار کر بھڑکنے کی ہولناک آوازیں سنیں گے ● قریب ہے کہ شدید

مِنَ الۡغَیۡظِ ؕ کُلَّمَاۤ اُلۡقِیَ فِیۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ خَزَنَتُهَاۤ

غضب کی وجہ سے پھٹ پڑے، جب اس میں کوئی گروہ پھینکا جائے گا تو جہنم کے داروغے ان سے پوچھیں گے کیا

اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَذِیۡرٌ ﴿۸﴾ قَالُوۡا بَلٰی قَدۡ جَآءَنَا نَذِیۡرٌ ۬ۙ

تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟ ● کہیں گے: کیوں نہیں، بے شک ہمارے پاس

فَکَذَّبۡنَا وَ قُلۡنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنۡ شَیۡءٍ ۚۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا

خبردار کرنے والا آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا: اللہ نے کوئی چیز نازل نہیں کی ہے اور

فِیۡ ضَلٰلٍ کَبِیۡرٍ ﴿۹﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ کُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ نَعۡقِلُ مَا

تم تو بہت بڑی گمراہی میں ہو ● اور کہیں گے: اگر ہم (حق کو) سنتے یا عقل سے

کُنَّا فِیۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۰﴾ فَاعۡتَرَفُوۡا بِذَنۡۢبِهِمۡ ۚ

کام لیتے تو اہلِ جہنم سے نہ ہوتے ● پس وہ اپنے گناہوں کا

فَسُحۡقًا لِّاَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ

اعتراف کریں گے لعنت ہو اہلِ جہنم پر ● بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے

رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا

غیب کی حالت میں ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے ● تم اپنی باتوں کو

قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾

چھپاؤ یا ظاہر کرو (اس سے فرق نہیں پڑتا) یقینا وہ سینوں میں موجود چیزوں کو جانتا ہے ●

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾

جس نے پیدا کیا ہے کیا وہ (اپنی پیدا کردہ چیزوں سے) آگاہ نہیں ہے؟ جبکہ وہ باریک بین اور آگاہ ہے ●

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو رام کر دیا ہے، پس تم اس کے دوش پر آمد و رفت کو جاری رکھو

مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾

اور خدا کے رزق سے کھاؤ (اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) صرف اسی کی طرف دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے ●

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ

کیا تم خود کو اس (کے قہر و غضب) سے محفوظ سمجھتے ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔

فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ

پس ناگاہ زمین لرزنے لگ جائے ● یا اس (کے قہر و غضب) سے بے خوف ہوگئے ہو جو آسمان میں ہے

يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾

کہ وہ تم پر سنگریزوں والی آندھی بھیج دے، تو پھر بہت جلد سمجھ لو گے کہ میرا خبردار کرنا کیسا تھا؟ ●

وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾

یقیناً جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے انبیاء کو جھٹلایا، پس (دیکھو کہ) میری سزا کیسی تھی؟ ●

اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ؕۘ مَا

آیا وہ ان پرندوں کو نہیں دیکھتے جو ان کے اوپر اپنے پروں کو پھیلاتے اور سمیٹتے (محوِ پرواز) ہیں؟ خداوند رحمان

يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾

کے علاوہ کوئی اور انہیں (آسمانوں میں) کوئی نہیں سنبھال سکتا۔ یقیناً وہی ہر چیز کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے ●

موضوع آیت ۱۲

جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام:

۱۔ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں خوف خدا نے جن کے دلوں کو شکستہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ بندے بات منہ سے نکالنے سے تامل کرتے ہیں حالانکہ (اگر اچھی طرح سے دیکھا جائے تو) وہ فصیح و بلیغ عقلمند ارباب دانش اور صاحبان بصیرت ہوتے ہیں، وہ اس (خدا) کی طرف اپنے کثیر اعمال کثیر نہیں سمجھتے اور قلیل اعمال پر راضی ہوتے ہی نہیں، اپنے آپ کو بدترین افراد سمجھتے ہیں، حالانکہ نہایت ہی سمجھدار اور نیک لوگ ہوتے ہیں۔

ع ۱۴

(بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۲۸۶)

۲۔ جو اپنے رب سے ڈرتا ہے وہ (کسی پر) ظلم کرنے سے باز رہتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۰۹)

۳۔ جو شخص کسی چیز کی امید رکھتا ہے اسے طلب کرتا ہے اور جو کسی چیز سے ڈرتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے (میں نہیں سمجھتا انسان کے خوف کو کونسی ایسی نفسانی خواہش عارض ہو چکی ہے کہ جسے وہ خوف کے باوجود بھی ترک کرنے پر آمادہ نہیں؟ اور نہ ہی یہ سمجھتا ہوں کہ اسکی امید پر کونسی ایسی بلا نازل ہو چکی ہے کہ وہ اپنی امید کے باوجود اس کے لئے صبر نہیں کرتا۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۵۱)

۴۔ اور ہر خوف و ہراس (جو دوسروں سے ہو) ایک مسلمہ حقیقت رکھتا ہے مگر اللہ کا خوف غیر یقینی ہے۔۔۔۔۔ انسان اگر اس کے بندوں میں سے کسی سے ڈرتا ہے جو خوف کی صورت اس کے لئے اختیار کرتا ہے اور اللہ کے لئے ایسی صورت اختیار نہیں کرتا انسان کا خوف تو اس نے نقد کی صورت میں رکھا ہے اور اللہ کا ڈر صرف ٹال مٹول اور (غلط سلط) وعدے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ بندہ اسوقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ خدا (کے عذاب) سے نہ ڈرے اور اس کے ثواب کی امید نہ رکھے اور ڈرنے اور امید رکھنے والا اسوقت تک نہیں ہو سکتا جبتک کہ انکے لئے عمل نہ کرے۔

(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۳۹۲)

۶۔ خدا سے خوف کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے جس کے لئے خوف نے بولنے والی زبان نہ چھوڑی ہو۔ (یعنی وہ خوف کی وجہ سے کوئی بات نہ کر سکتا ہو۔ از مترجم) (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۴۴)

۷۔ شرف و منزلت اور شہرت کی محبت، خوف خدا رکھنے والے کی دل میں نہیں ہوتی۔

(اصول کافی جلد ۲ ص ۶۹)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

آیا کون ہے وہ جو تمہارا لشکر ہے اور خداوند رحمان (کے قہر وغضب) سے

الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِىْ غُرُوْرٍ ۚ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا

تمہیں (بچانے کے لیے) مدد دیتا ہے؟ کافر تو صرف فریب ہی میں مبتلا ہیں ● اگر خداوند عالم

الَّذِىْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِىْ عُتُوٍّ وَّ

تمہاری روزی کو روک لے تو کون تمہیں روزی دے گا؟ لیکن یہ لوگ سرکشی اور (حقیقت سے) فرار پر

نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِىْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ

اڑے ہوئے ہیں ● کیا وہ شخص جو منہ کے بل چلتا ہے

يَّمْشِىْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِىْۤ

زیادہ ہدایت پر ہے یا جو سیدھا راہ راست پر چلتا ہے؟ ● کہہ دیجئے وہی تو ہے جس

اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ

نے تمہیں وجود بخشا ہے اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ فِى

بنائے ہیں مگر تم تو بہت کم شکر کرتے ہو ● کہہ دیجئے وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں

الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

پیدا کیا ہے اور اسی کی طرف تمہیں محشور کیا جائے گا ● اور (کفار ہمیشہ ازروئے مذاق) کہتے ہیں: اگر

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ

سچ کہتے ہو تو (قیامت کا) یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ ● آپؐ کہہ دیجئے کہ (قیامت کے زمانے کا) علم تو صرف اللہ

اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

کے پاس ہے اور میں تو صرف واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں ● پس (جس دوزخ کا وعدہ کیا گیا ہے) وہ جب اسے

زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ

نزدیک سے دیکھیں گے تو کفار کے چہرے بدشکل بگڑے ہوئے ہوں گے اور

موضوع آیت ۱۵
خدا کے آثار خدا کی ذات پر دلیل ہیں

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام:

ا۔ اللہ تعالیٰ کو اسی ہی کے ذریعہ پہچانو! یعنی تم اشیاء کے بارے غور و فکر کرو کہ ان سب کا رخ خداوند سبحانہ کی طرف ہے۔ اس سے تمہیں پہلے تو اس بات کی معرفت حاصل ہوگی کہ ان سب کا ایک رب اور صانع (پیدا کرنے والا) ہے۔ پھر اس سے تمہیں ان چیزوں کے آثار سے خدا کی معرفت حاصل ہوگی کہ ان کا وہی مدبر ہے اور ان چیزوں کا وجود اسی کی وجہ سے قائم ہے وہ انہیں مسخر کئے ہوئے ہے۔ اور انہیں اپنے احاطہ میں لئے ہوئے اور ان پر غالب ہے اس طرح سے تم اللہ کی ان صفات کے ذریعہ اسے پہچان لوگے۔ پھر تمہیں اس بات کی معرفت بھی حاصل ہوگی ان چیزوں کا وجود ذات خداوند عالم کی وجہ سے قائم ہے، اور اس جہت سے ان چیزوں میں غور و فکر نہ کرو کہ ان کا رخ اپنی ذات کی طرف ہے یعنی اس وجہ سے کہ ان کی اپنی ماہیتیں ہیں۔ بلکہ ان چیزوں کا بذات خود اپنا کوئی وجود نہیں بلکہ یہ ایک موجد کی محتاج ہیں جو انہیں وجود کی نعمت عطا کرتا ہے۔ لہٰذا جب تم ان چیزوں کی طرف اسی زاویہ سے نگاہ کرو گے تو خدا کو اشیاء کے ذریعہ پہچان لوگے یعنی تم اس کا اثبات کروگے اور اس کے وجود کا اقرار کروگے اور یہی چیز کافی ہے جبکہ تم خدا کو اسی طرح نہیں پہچان سکتے جس طرح اس کی معرفت کا حق ہے، اس لئے کہ اگر کسی کو اس بات کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے کہ چیزوں کا وجود (خدا کے وجود کا محتاج ہے) تو در حقیقت یہ اس کی معرفت حقیقی نہیں ہے۔ حالانکہ اس کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ایک فطری بات ہے۔ برخلاف پہلی نظر کے اس لئے کہ تم پہلے تو خداوند عالم اور اس کے آثار کی طرف دیکھتے ہو کہ وہ اس کے آثار ہیں پھر اشیاء کو دیکھتے ہو کہ ان کا وجود خدا کے وجود کا محتاج ہے۔

(الحقائق فی محاسن الاخلاق ص۳۳۹)

هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ

انہیں کہا جائے گا: یہ وہی ہے جسے تم (دنیا میں مذاق کے طور پر) طلب کیا کرتے تھے ● کہہ دیجئے کہ مجھے

اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ

بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم کرے تو کون

الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا

ہے جو کفار کو دردناک عذاب سے پناہ دیدے؟ ● آپؐ کہہ دیں کہ وہ خدائے رحمٰن ہے

بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ

جس پر ہم ایمان لاچکے ہیں اور اسی پر بھروسہ کیا ہے۔ پس تم جلد جان لو گے کہ کون آشکارا

مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ

گمراہی میں ہے ● کہہ دیجئے مجھے بتاؤ اگر تمہارا (چشموں اور کنووں کا) پانی زمین کی گہرائی میں چلا جائے تو پھر کون

یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲

ہے جو تمہارے لیے خوشگوار اور رواں پانی لے آئے؟ ●

سُوْرَةُ الْقَلَمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَكِّیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۵۲

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

نون۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی جس سے وہ لکھتے ہیں ● کہ آپؐ اپنے رب (کے لطف اور اس) کی نعمت

بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ

کی وجہ سے دیوانے نہیں ● بے شک آپؐ کے لیے بے انتہا اجر ہے ● یقیناً آپؐ عظیم اخلاق

لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾

کے درجے پر فائز ہیں ● پس بہت جلد آپؐ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ●

بِاَیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

کہ تم میں سے کون (آپؐ یا آپؐ کے دشمن) جنون میں مبتلا ہیں؟ ● بے شک آپؐ کا پروردگار اسے بھی

فضائل سورہ قلم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص اپنی فریضہ یا نافلہ نماز میں اسی سورت کی تلاوت کرے گا تو خداوند عالم اسے ہمیشہ کے لئے فقر و فاقہ کی مصیبت سے بچالے گا اور جب وہ مرے گا تو اسے قبر کی تاریکی سے اپنی پناہ میں رکھے گا۔
(ثواب الاعمال)

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۠ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۷﴾

خوب جانتا ہے جو راہِ راست سے بھٹکا ہوا ہے اور انہیں بھی اچھی طرح جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں ●

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ

پس آپؐ جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کریں ● وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ آپؐ ان سے ساز باز کر لیں اور

فَیُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ

وہ آپؐ سے ساز باز کر لیں ● آپؐ ہر ذلیل، قسمیں کھانے والے کی اطاعت نہ کریں ● جو عیب جو، چغل

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾

خوری میں بھاگ دوڑ کرنے والا ہے ● جب خیر کے کاموں سے، بہت روکنے والا، حد سے بڑھ جانے والا اور گنہگار ہے ●

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ

تند خو اور ساتھ ہی بد ذات ہے ● یہ سب اس لیے ہے کہ وہ (فراوانی کے ساتھ) مال اور (طاقتور) اولاد

بَنِیْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ

کا مالک ہے ● جب بھی ہماری آیات اس پر پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ تو پرانی

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ

داستانیں ہیں ● ہم جلد اس کی ناک پر (ذلت کی مہر) لگادیں گے ● ہم نے ان (مکہ والوں) کو آزمایا

كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا

ہے جس طرح (یمن میں) اس باغ والوں کو آزمایا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ صبح کے وقت اس

مُصْبِحِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَیْهَا

باغ کا پھل توڑیں گے ● اور (فقراء کے لیے) کسی چیز کا استثناء نہیں کیا ● پس ابھی وہ سو ہی رہے تھے

طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ

کہ آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک آفت نے باغ کا چکر لگایا ● پس اس حال میں صبح ہوئی کہ وہ (سارا باغ) مکمل

كَالصَّرِیْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِیْنَ ﴿۲۱﴾

طور پر کٹی ہوئی فصل کی طرح ہو گیا ● انہوں نے (ماجرا سے بے خبر) صبح سویرے ایک دوسرے کو آوازیں دیں ●

موضوع آیت ۱۱۔ چغل خوری

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم:

۱۔ تم چغلخوری اور دوسروں تک باتیں پہنچانے سے بچتے رہو۔ (کنزالعمال حدیث ۸۳۵۴)

۲۔ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی حکمرانوں کے پاس چغلی کھائے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال ضائع کردے گا اور اگر اسے ناگوار صورت پیش آئے گی یا کسی قسم کی اذیت پہنچے گی تو اللہ تعالیٰ چغل خور کو جہنم کے درجہ میں ہامان کے ساتھ ملادے گا۔

(کنزالعمال حدیث ۷۵۴۵)

۳۔ چغل خوری اور کینہ جہنم کی چیزیں ہیں جو کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

(الترغیب والترہیب ص ۴۹۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ برے سے برا سچ، چغل خوری ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ کسی چغل خور کی باتوں کی فوراً تصدیق نہ کرو خواہ وہ خیر خواہوں کے روپ میں کیوں نہ آئے۔

(غرر الحکم)

۶۔ جو شخص کسی کی چغلی کھاتا ہے، قریب کے لوگ اس سے لڑتے ہیں اور دور کے لوگ اس سے دشمنی رکھتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط پیش کیا جس میں کسی کی چغلی، شکایت کی صورت میں کھائی گئی تھی، اس پر امیر المومنین علیہ السلام نے نظر ڈالی تو اس شخص سے کہا: ''اے فلاں! اگر تو نے سچ کہا ہے تو ہم تجھ سے ناراض ہیں، اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو ہم تمہیں سزا دیں گے اور اگر معافی کو اچھا سمجھتا ہے تو میں تمہیں معاف کئے دیتے ہیں!'' اس نے کہا: ''یا امیر المومنین! مجھے معاف کر دیں''

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۶۹)

۷۔ چغل خوری سے اجتناب کرو، کیونکہ یہ کینوں کی پیدائش کا سبب ہے اور چغل خور کو خدا اور لوگوں سے دور کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ چغل خور تین لوگوں کا قاتل ہوتا ہے ۱۔ اپنی ذات کا ۲۔ جس کی چغلی کھا رہا ہے اور ۳۔ جس کے پاس چغلی کھا رہا ہے۔ (خصال صدوقؒ ص ۱۰۸)

اَنِ اغۡدُوۡا عَلٰی حَرۡثِکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰرِمِیۡنَ ﴿۲۲﴾

اگر پھل توڑنے کا ارادہ ہے تو کھیتی کی طرف چلو●

فَانۡطَلَقُوۡا وَ ہُمۡ یَتَخَافَتُوۡنَ ﴿۲۳﴾ اَنۡ لَّا یَدۡخُلَنَّہَا

پس وہ چل پڑے اور آپس میں آہستہ سے کہتے جاتے تھے● مبادا! آج کوئی مسکین

الۡیَوۡمَ عَلَیۡکُمۡ مِّسۡکِیۡنٌ ﴿۲۴﴾ وَّ غَدَوۡا عَلٰی

تمہارے پاس آجائے● اور وہ صبح سویرے اور باغ کے ارادے سے پہنچ گئے جبکہ وہ خود کو

حَرۡدٍ قٰدِرِیۡنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوۡہَا قَالُوۡۤا اِنَّا

(محصول کی جمع آوری پر) قادر سمجھتے تھے● پس جب انہوں نے باغ کو (جلا ہوا) دیکھا تو کہنے لگے: (یہ ہمارا باغ نہیں

لَضَآلُّوۡنَ ﴿۲۶﴾ بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوۡسَطُہُمۡ

ہے) ہم بھول کر یہاں آگئے ہیں● بلکہ محروم ہوگئے ہیں● ان میں سے زیادہ عقل مند نے کہا: کیا میں نے

اَلَمۡ اَقُلۡ لَّکُمۡ لَوۡلَا تُسَبِّحُوۡنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ

تمہیں نہیں کہا تھا کہ: "تم خدا کو پاک و منزہ کیوں نہیں جانتے؟"● تو وہ کہنے لگے کہ پاک و منزہ ہے

اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقۡبَلَ بَعۡضُہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ

ہمارا پروردگار یقینا ہم ہی ظالم تھے● پھر وہ ایک دوسرے کا منہ دیکھتے ہوئے آپس میں

یَّتَلَاوَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَاۤ اِنَّا کُنَّا طٰغِیۡنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰی

ملامت کرنے لگے● کہنے لگے ہم پر افسوس ہے کیونکہ ہم سرکش تھے● امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں

رَبُّنَاۤ اَنۡ یُّبۡدِلَنَا خَیۡرًا مِّنۡہَاۤ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوۡنَ ﴿۳۲﴾

اس کے بدلے میں اس سے بہتر عطا کرے گا۔ یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرتے اور امید لگاتے ہیں●

کَذٰلِکَ الۡعَذَابُ ؕ وَ لَعَذَابُ الۡاٰخِرَۃِ اَکۡبَرُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا

عذاب ایسا ہوتا ہے اور اگر وہ جانیں تو آخرت کا عذاب اس سے

یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ لِلۡمُتَّقِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ جَنّٰتِ

بہت بڑا ہے● یقیناً پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں بھرے

ع ۳۳ ۱

النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا

باغات ہیں ● کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا بنا دیں گے؟ ● تمہیں

لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ

کیا ہوگیا ہے، تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ ● کیا تمہارے پاس کوئی مکتوب ہے

تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ

جسے تم پڑھتے ہو؟ ● تم جسے اختیار کرو گے وہی تمہارے لیے بہتر ہوگا ● کیا تمہارے

اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا

لیے ہمارے ذمہ کوئی عہد و پیمان ہے کہ قیامت تک تمہیں وہی ملتا رہے جس کا

تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ

تم حکم کرتے ہو؟ ● آپؐ ان سے سوال کیجیے کہ تم میں سے کون اس دعوے کا ضامن ہے؟ ● کیا ان

شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾

کے شریک ہیں (جو قیامت کے دن ان کی امداد کو پہنچیں گے؟) پس اگر وہ سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو لے آئیں ●

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا

جس دن ان پر کام دشوار ہوجائے گا اور سجدہ کرنے کے لیے انہیں بلایا جائے گا،

يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ

تو نہیں کر سکیں گے ● (ڈر کی وجہ سے) ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ذلت اور خواری ان

قَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

کے سارے وجود پر چھائی ہوئی ہوگی، انہیں (دنیا میں بھی) سجدہ کے لیے بلایا جاتا تھا جبکہ صحیح وسالم تھے ●

فَذَرْنِيْ وَ مَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ

پس مجھے اس شخص سے نمٹنے دو جو اس کلام (الٰہی قرآن) کو جھٹلاتا ہے۔ ہم انہیں تدریجاً

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اُمْلِيْ

اس راہ سے (عذاب کی طرف) لے جائیں گے جس کی انہیں خبر تک نہ ہوگی ● میں انہیں ڈھیل

موضوع آیت ۳۷۔ کتاب ـــ مکتوب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جب مومن مر جاتا ہے اور اپنے پیچھے ایک ایسا کاغذ چھوڑ جاتا ہے جس میں علم ہوتا ہے تو قیامت کے دن وہی کاغذ اس کے اور جہنم کے درمیان پردہ بن جائے گا۔ (بحارالانوار جلد ۱ ص ۱۵۸)

۲۔ جو شخص مجھ سے کسی علم یا کسی حدیث کو حیطہ تحریر میں لے آئے تو جب تک وہ تحریر باقی رہے گی اس کے لئے ثواب لکھا جاتا رہے گا۔ (کنزالعمال حدیث)

۳۔ سلام کی طرح خط کا جواب دینا بھی حق ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۲۹۲۹۴)

۴۔ علم کو لکھ کر پابند کرلو۔
(کنزالعمال حدیث ۹۳۳۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ کتابیں علماء کا چمن ہیں۔ (غررالحکم)

۶۔ جب کوئی تحریر لکھ لو تو اس پر مہر لگانے (ختم کرنے) سے پہلے ایک نظر ضرور ڈال لو، اس طرح سے تم اسے اپنی عقل مندی کے مطابق مکمل کرو گے۔ (غررالحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ انسان کے خط اور تحریر سے اس کی عقل اور بصیرت کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور اس کے قاصد و ایلچی سے اس کی فراست کا پتہ چلتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۶ ص ۵۰)

۸۔ (علم کو) لکھ لیا کرو، اس لئے کہ تم لکھے بغیر اسے یاد نہیں کر سکو گے۔ (بحارالانوار جلد ۲ ص ۲۵۲)

۹۔ دل کا بھروسہ تحریر پر ہوتا ہے۔
(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۲۴۰)

۱۰۔ جب دوست حاضر ہوں تو ان کو ملنے کا ذریعہ ان سے ملاقات ہوتی ہے اور جب غیر حاضر ہوں تو ان سے ملنے کا ذریعہ خط و کتابت ہوتی ہے۔
(بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۵۲)

۱۱۔ خط کا جواب دینا اسی طرح واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔
(وسائل الشیعہ جلد ۸ ص ۴۹۴)

۱۲۔ مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اپنے علم کو لکھو اور لوگوں میں اسے عام کرو، اگر مر جاؤ تو اپنی کتابوں کا وارث اپنی اولاد کو بنا کر جاؤ، کیونکہ لوگوں پر ایک ایسا نازک زمانہ بھی آنے والا ہے جس میں وہ صرف کتابوں ہی سے مانوس ہوں گے۔" (بحارالانوار جلد ۲ ص ۱۵۰)

لَهُمْ ط اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ

دوں گا، یقینا میری تدبیر بہت ہی مضبوط و محکم ہے ● کیا آپ (پیغام رسالت پہنچانے کے لیے) ان سے اجرت

مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ

مانگتے ہیں جس کی ادائیگی ان کے لیے بہت سنگین ہے؟۔ یا ان کے پاس غیب کے اسرار ہیں جنہیں

يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ

وہ لکھتے ہیں؟ ● پس آپؐ اپنے رب کے فرمان کے (پورا ہونے) کے لیے صبر کریں اور مچھلی والے (حضرت یونسؑ)

الْحُوْتِ م اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ

کی طرح نہ ہو جائیں، جب انہوں نے غمگین دل کے ساتھ پکارا ● اگر آپؑ کے پروردگار کی رحمت نے

نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

انہیں سنبھالانہ دیا ہوتا تو یقیناوہ قابل مذمت حالت میں بے آب و گیاہ لق ودق صحرا میں پھینک دیئے جاتے ●

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِنْ يَّكَادُ

مگر خدا نے انہیں برگزیدہ فرمایا اور صالحین میں قرار دیا ● جو لوگ کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا

ہوگئے ہیں جب قرآن کو سنتے ہیں قریب ہے کہ اپنی نظروں

الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

سے آپ کو پھسلا دیں اور کہتے ہیں کہ: ''یہ دیوانہ ہے'' ● حالانکہ قرآن تو عالمین کی بیداری

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

کا ذریعہ ہی ہے ●

ع ۲ ۱۹

سُوْرَةُ الْحَاۗقَّةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۵۲

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلْحَاۗقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَاۗقَّةُ ﴿۲﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا

حقیقت پر مبنی وہ امر ● اور کیا ہے حقیقت پر مبنی وہ امر ● اور آپؐ کیا جانیں حقیقت پر مبنی

فضائل سورہ الحاقہ

امام محمد باقر علیہ السلام:

سورۃ الحاقہ کی کثرت کے ساتھ تلاوت کیا کرو کیونکہ فریضہ اور نافلہ نمازوں میں اس کی تلاوت خدا اور رسول پر ایمان کا حصہ ہے۔ (ثواب الاعمال)

موضوع ۴۴۔ جھوٹ کا انجام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جھوٹ، منہ کو کالا کر دیتا ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۹۶)

۲۔ جھوٹے آدمی میں مروت وجوانمردی بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۲ ص ۲۵۹)

۳۔ جھوٹ، روزی کو گھٹا دیتا ہے۔
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۹۶)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ سفیر (قاصد) کا جھوٹ خرابیوں کو جنم دیتا ہے، مقصد اور مراد کو ضائع کر دیتا ہے رکھ رکھاؤ ختم کر دیتا ہے اور قصد وارادوں کو توڑ دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جھوٹا آدمی اور بے شرم منافق کبھی نہیں سدھر سکتے۔ (غرر الحکم)

۶۔ جھوٹا شخص اپنے جھوٹ کے ذریعے تین برائیوں کا مرتکب ہوتا ہے۔

۱۔ اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

۲۔ لوگوں کی نگاہوں سے گر جاتا ہے۔

۳۔ فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۷۔ جھوٹا وہ ہے جو جھوٹ بولے خواہ اس کے دلائل قوی اور لہجہ صادق ہو۔ (غرر الحکم)

۸۔ جھوٹ بد گوئی کا سبب بنتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ جھوٹ، نفاق تک پہنچا دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ انسان کا کثرت سے جھوٹ بولنا اس کی شان و شوکت کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

اَلْحَاۗقَّۃُ ۝۳ؕ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝۴ فَاَمَّا

امر کیا ہے؟● قوم ثمود و عاد نے اس سرکوب کرنے والے حادثہ کو جھٹلایا ● پس

ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝۵ وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا

قوم ثمود تو اپنی سرکشی کی وجہ سے نابود ہوگئی ● اور قوم عاد سرد جلادینے والی

بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶ۙ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ

تباہ کن ہوا کے ذریعے ہلاک کی گئی ● جسے اللہ نے مسلسل سات راتیں اور

ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ

آٹھ دن تک ان پر مسلط کیے رکھا۔ پس اگر آپ ؐ وہاں ہوتے تو دیکھتے وہ قوم اس

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷ۚ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ

طرح گری پڑی تھی گویا کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں ● پس ان کا کیا کوئی باقی ماندہ آپ ؐ کو

بَاقِيَةٍ ۝۸ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ

نظر آرہا ہے؟● اور فرعون اور جو ان سے پہلے تھے اور تہہ و بالا شدہ بستیوں کے لوگ (قوم لوط) بھی اسی خطا

بِالْخَاطِئَةِ ۝۹ۚ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً

کے مرتکب ہوئے تھے ● پس انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو خدا نے بھی انہیں سخت اور زبردست

رَّابِيَةً ۝۱۰ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي

گرفت میں لے لیا ● یقیناً جب (نوحؑ کے زمانے میں ہمارے ارادے اور اختیار سے) پانی میں طغیانی آئی تو ہم نے تمہیں اس

الْجَارِيَةِ ۝۱۱ۙ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ

چلنے والی کشتی میں سوار کیا ● تاکہ ہم اسے تمہاری نصیحت کا ذریعہ قرار دیں اور جو گوش شنوا ہے اُسے

وَّاعِيَةٌ ۝۱۲ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ۙ وَّ

محفوظ کر لے ● پس جب صور میں ایک دفعہ پھونکا جائے گا ● اور

حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝۱۴ۙ

زمین اور پہاڑ گرفت میں لیے جائیں گے اور ایک ہی ضرب سے ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے ●

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ

پس اس روز واقعہ (قیامت) رونما ہوگا ● اور آسمان پھٹ جائے گا اور

يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ

اس دن ڈھیلا پڑ جائے گا ● اور فرشتے اس کے اطراف میں (فرمان کے منتظر) ہیں اور اس روز

عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ

آپ کے رب کے عرش کو آٹھ افراد (ملائکہ یا اولیاء اللہ) نے اپنے اوپر اٹھایا ہوا ہوگا ● اس دن تم حساب (وکتاب)

تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

کے لیے پیش کیے جاؤ گے۔ اس حال میں کہ تمھاری کوئی چیز مخفی نہیں رہے گی ● پس جس شخص کا اعمال نامہ

كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ اِنِّيْ

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (خوش خوش دوسروں سے) کہے گا: آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو!! ● میں یقینی طور

ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

پر جانتا تھا مجھے اپنے حساب کا سامنا کرنا ہوگا ● پس وہ پسندیدہ

رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا

زندگی میں ہوگا ● بہشت بریں میں ● جس کے میوے دسترس میں ہوں گے ● ان اعمال کے

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَ

صلے میں جو تم گزشتہ زمانے میں انجام دیتے رہے کھاؤ پیو تمھیں گوارا ہو ● اور

اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ

جسے اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش مجھے

اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا

میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا ● اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے؟۔ اے کاش موت

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ

نے میرا کام تمام کردیا ہوتا ● میرے مال نے میری ضرورت کو پورا نہیں کیا ● میرا

عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۲۹ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۳۰ ثُمَّ الْجَحِیْمَ

اقتدار جاتا رہا• (حکم دیا جائے گا) اسے پکڑو اور طوق پہناؤ• پھر اسے بھڑکتی آگ کے شعلوں میں

صَلُّوْهُ ۳۱ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا

جھونک دو• پھر اسے ستر ہاتھ زنجیر میں

فَاسْلُكُوْهُ ۳۲ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۳۳ وَلَا

جکڑلو • یقیناً وہ عظیم خدا پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور

یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۳۴ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ

مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا تھا• پس آج یہاں اس کا کوئی

هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۳۵ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۳۶ لَّا

صمیمی دوست نہیں ہے• اور نہ پیپ کے سوا کوئی غذا ہے• کہ جسے صرف خطا کار ہی۔

یَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۳۷ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۳۸

کھائیں گے۔ پس قسم ہے اس کی جسے تم دیکھتے ہو۔

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۳۹ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۴۰

اور اس کی جسے تم نہیں دیکھتے• یقیناً یہ (قرآن) ایک کریم رسول (مکرم فرشتے) کا کلام ہے•

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۴۱ وَلَا

اور کسی شاعر کا کلام نہیں ہے، تم کم ہی ایمان لاتے ہو•اور

بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۴۲ تَنْزِیْلٌ مِّنْ

(اسی طرح) کسی کاہن کا کلام نہیں ہے، جس پر تم کم غور کرتے ہو• (یہ قرآن) پروردگار عالم کی

رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۴۳ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۴۴

طرف سے بھیجا گیا ہے• اور اگر پیغمبر کسی بات کو گھڑ کر ہماری طرف نسبت دے•

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ۴۵ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ۴۶

توہم اسے حتمی طور پر اپنی قدرت قاہرہ سے اپنی گرفت میں لے لیں• پھر اس کے دل کی رگ کو کاٹ دیں•

موضوع آیت ۲۹۔ بادشاہ __ حکمران

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ تین چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں۔۔۔۔۔۔ایک وہ بادشاہ (حکمران) کہ اگر تم اس کے ساتھ بھلائی کرو تو وہ تمہاری اس بھلائی کی قدردانی نہ کرے اور اگر برائی کرو تو معاف نہ کرے۔۔۔۔۔۔

(بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۱۵۱)

۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔۔ اپنے آپ کو بادشاہوں (حکمرانوں) کو گالیاں دینے میں مصروف نہ رکھو، تم میری بارگاہ میں رجوع کرو، میں ان کے دل تمہاری طرف موڑ دوں گا۔۔۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۴۱)

۳۔ تم بادشاہوں (حکمرانوں) کے دروازے اور ان کے ارد گرد جانے سے پرہیز کرو کیونکہ جو شخص ان کے دروازوں اور ان کے آس پاس کے جتنا قریب ہوگا، اللہ تعالیٰ سے اسی قدر دور ہوگا اور جو شخص ان لوگوں کو خدا پر ترجیح دے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پرہیز گاری ختم کر دے گا اور اسے حیران و سرگردان بنا دے گا۔ (بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۷۲)

۴۔ جو شخص جابر سلطان (حکام) کی مدح سرائی کرے اور لالچ کے پیش نظر اس کے سامنے اپنی ذلت و پستی کا اظہار کرے، جہنم میں اس کا ہم نشین ہوگا۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۶۹)

۵۔ منکسر المزاج عادل بادشاہ زمین میں خدا کا سایہ اور پاسبان ہوتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۱۴۵۸۹)

حضرت علی علیہ السلام:

۶۔ بادشاہ اللہ کی زمین میں اس کے پاسبان ہوتے ہیں۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۲۰ ص ۳۳۲)

۷۔ بادشاہ (حکام) کا ساتھی شیر کے سوار کی مانند ہے، جس پر لوگوں کو رشک ہوتا ہے، لیکن وہ خود اپنے آپ کو بہتر سمجھتا ہے (کب اسے لقمہ بنائے)

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۳۸۱)

۸۔ چار چیزوں پر کبھی بھروسہ نہ کرو:

۱۔ مال پر خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔

۲۔ زمانہ پر خواہ وہ تمہارے حق میں ہی جا رہا ہو۔

۳۔ حکمران پر خواہ تمہارے قریب ہی ہو اور

۴۔ عورت پر خواہ وہ تمہارے ساتھ لمبے عرصے تک رہ چکی ہو۔

۹۔ جب بادشاہ (حکمران) بدل جاتے ہیں تو زمانے میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۶ ص ۱۱۳)

۱۰۔ جو شخص جابر سلطان (حکام) کے پاس چل کر جائے اور اسے خدا کے تقویٰ اور خوف خدا کا امر کرے اور اسے وعظ و نصیحت کرے تو اس کو ثقلین یعنی جن وانس جتنا اجر ملے گا اور ان کے اعمال جتنا ثواب ملے گا۔ (الاختصاص ص ۳۷۵)

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ

اور تم میں سے کوئی بھی اس کی سپر نہ بن سکے ● یقیناً یہ (قرآن) اہلِ تقویٰ کے لیے یاد دہانی کا

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَ

ایک ذریعہ ہے ● اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ قرآن کو جھٹلانے والے ہیں ● اور

اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾

اور کسی شک کے بغیر (یہ تکذیب بروز قیامت) کافروں کے لیے حسرت ہوگی ● اور یقیناً یہ حق اور یقین ہے ●

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

پس آپؐ اپنے عظمت والے رب کی تسبیح کیا کریں ●

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۴۴

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ

ایک سائل نے واقع ہونے والے عذاب کا سوال کیا ● جو کافروں کے لیے ہے اور اسے کوئی ٹالنے

دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ

والا نہیں ہے ● بلند و بالا درجات کے مالک اللہ کی طرف سے ہے ● ملائکہ اور روح

الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾

اس کی طرف اوپر کو چڑھتے ہیں ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے ●

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّ

پس آپؐ صبر کریں، بہترین صبر ● یہ لوگ یقیناً اس روز کو دور دیکھتے ہیں ● اور ہم اسے

نَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَ

قریب دیکھتے ہیں ● جس دن کہ آسمان پگھلی ہوئی دھات کی مانند ہوجائے گا ● اور پہاڑ

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ

دھنی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے ● اور کوئی دوست کسی دوست کا حال نہیں

فضائل سورہ معارج

امام جعفر صادق علیہ السلام:

سورہ معارج کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کیا کرو کیونکہ جو شخص ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کے بارے میں کوئی سوال نہیں کرے گا اور بہشت میں حضور سرورکائناتؐ اور ان کے اہل بیتؑ کے پڑوس میں سکونت عطا کرے گا انشاء اللہ۔
(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۴۸
تقویٰ کے ذریعہ نجات حاصل ہوتی ہے

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اگر تمام آسمان اور زمین کسی بندے پر شگافتہ ہو جائیں (پھٹ پڑیں) لیکن وہ خدا کا تقویٰ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ ان آسمانوں اور زمین کی مشکلات سے نکلنے کے لئے اس کے لئے راہیں کھول دے گا اور وہ وہاں سے بچ کر نکل آئے گا۔ (بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۵)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۲۔ ''ایک صفت ایسی ہے کہ جو شخص اسے اپنا لے دنیا اور آخرت اس کی مطیع ہو جائیں گی اور اسے بہشت کی کامیابی حاصل ہو جائے گی'' کسی نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! وہ کونسی صفت ہے؟'' فرمایا: ''تقویٰ ہے'' لہٰذا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ معزز ترین انسان ہو تو اسے خدا کا تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔
(بحار الانوار جلد ۷۰ ص ۲۸۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔ جو خدا کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر رنج و غم سے نکلنے کی راہیں پیدا کر دیتا ہے اور ہر قسم کی تنگی سے آسانی کی راہیں کھول دیتا ہے۔
(غرر الحکم)

۴۔ جو تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے تو مصیبتیں اس کے قریب ہونے کے باوجود دور ہٹ جاتی ہیں، تمام امور تلخی و بدمزگی کے بعد شیریں و خوشگوار ہو جاتے ہیں (تباہی و ہلاکت کی) موجیں، ہجوم کرنے کے بعد چھٹ جاتی ہیں اور دشواریاں سختیوں میں مبتلا کرنے کے بعد آسان ہو جاتی ہیں۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۸)

حَمِیْمًا ﴿۱۰﴾ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ

پوچھے گا ● وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔ اس دن مجرم اس بات کو دوست رکھے گا کہ اس دن (کے

عَذَابِ یَوْمِئِذٍۭ بِبَنِیْهِ ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِیْهِ ﴿۱۲﴾

عذاب سے بچنے) کے لیے اپنی اولاد کا فدیہ دے ● اسی طرح اپنی زوجہ اور بھائی کا ●

وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ

اپنے خاندان اور قبیلہ کا جو اسے پناہ دیتا ہے ● اور روئے زمین کے تمام لوگوں کو فدا کردے تاکہ

ثُمَّ یُنْجِیْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰی ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی ﴿۱۶﴾

اسے نجات دیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے ● یقیناً وہ تو شعلہ ور آگ ہے ● جو بدن کی کھال کو سختی سے اُدھیڑ دینے والی ہے ●

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰی ﴿۱۷﴾ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰی ﴿۱۸﴾

(یہ آگ حق کو) پشت کرنے اور منہ پھیرنے والے ہر شخص کو پکارے گی ● اور (اسے بھی) جس نے مال کو جمع کیا اور ذخیرہ کرلیا ●

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

یقیناً انسان بے تاب اور حریص خلق کیا گیا ہے ● جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو فریاد کرنے

جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا

لگ جاتا ہے ● اور جب اسے خیر عطا ہوتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے ● سوائے

الْمُصَلِّیْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

نماز گزاروں کے ● جو اپنی نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں ●

وَ الَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَ

اور وہ جن کے مالوں میں مقررہ حق ہے ● سائل اور محروم

الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۲۶﴾ وَ

افراد کے لیے ● اور وہ جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں ● اور وہ

الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ

جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں ● کیونکہ

موضوع آیت ۱۹۔ حرص (لالچ و طمع)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ یا علیؑ! تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بزدلی، بخل اور حرص سب ایک غریزہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سے بدگمانی جنم دیتی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۶۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ حرص انسان کی قدر و منزلت کو کم کردیتی ہے اور اس کے رزق میں اضافہ نہیں ہونے دیتی۔
(غرر الحکم)

۳۔ لالچ انسان کو بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا کردیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ لالچی انسان بے حیا ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ بہت سے لالچیوں کو ان کی حرص نے مار ڈالا ہے۔
(غرر الحکم)

۶۔ لالچی انسان ہمیشہ تھکا تھکا رہتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ حریص کسی چیز کو کافی نہیں سمجھتا۔ (غرر الحکم)

حضرت امام حسن علیہ السلام:

۸۔ عفت و پاکدامنی رزق سے مانع نہیں ہوتی اور حرص مقدر سے زیادہ کو نہیں لاسکتا، کیونکہ رزق تقسیم شدہ ہے، موت کو حتمی طور پر آنا ہے اور حرص گناہوں کو دعوت دیتی ہے۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۳ ص ۲۷)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۹۔ دنیا کے حریص کی مثال ریشم کے کیڑے کی سی ہے جوں جوں وہ ریشم کو اپنے اوپر لپیٹتا جاتا ہے اسی قدر وہ اس سے نکلنے سے دور ہوتا جاتا ہے، انجام کار وہ غم کے مارے موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۲۳)

۱۰۔ مومن نہ تو بزدل ہوتا ہے اور نہ ہی حریص اور کنجوس۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ مومن کے لئے کس قدر بری بات ہے کہ اس کی رغبت ایسی چیز کی طرف ہو جو اسے ذلیل کردے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۷۰)

۱۲۔ مومن کی ساری قوت دین (کے بارے) میں صرف ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔اور اس کا تمام لالچ فقہ کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۷ ص ۲۷۱)

۱۳۔ حریص دو خوبیوں سے محروم ہو جاتا ہے اور دو خصلتوں کو اپنا لیتا ہے وہ قناعت سے محروم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی خوشیاں ختم ہو جاتی ہیں اور وہ راضی برضا رہنے سے محروم ہو جاتا ہے جس سے وہ یقین کی دولت کھو دیتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۱۶۱)

عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

ان کے پروردگار کا عذاب ایسا نہیں جس سے خوف نہ کیا جائے ● اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی

حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

حفاظت کرتے ہیں ● مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے کہ ایسی

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

صورت میں، ان پر کوئی ملامت نہیں ● پس جو لوگ اس سے علاوہ کو طلب کریں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ

گے وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں ● اور وہ جو اپنی امانتوں اور

عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

وعدوں کا خیال کرتے ہیں ● اور جو اپنی گواہیوں (کو ادا کرنے) کے لیے قائم رہتے ہیں ●

وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ

اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ● یہی لوگ

جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ

بہشت میں قابلِ عزت ہوں گے۔ تو کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ سر اٹھائے آپ کی طرف

مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾

دوڑے آرہے ہیں؟ ● دائیں اور بائیں طرف گروہ، گروہ ہو کر ●

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾

آیا ان میں سے ہر ایک یہ طمع رکھتا ہے کہ نعمتوں بھرے بہشت میں داخل ہو؟ ●

كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ

ایسا ہرگز نہیں، ہم نے انہیں جس چیز سے پیدا کیا ہے یقیناً وہ اسے جانتے ہیں ● مشرقوں اور

الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ

مغربوں کے رب کی قسم کہ ہم پوری طرح قادر ہیں ● (اس بات پر) کہ ہم ان کی جگہ

ع ۵

خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ ۙ وَ مَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِیۡنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرۡہُمۡ

ان سے بہتر لوگوں کو لے آئیں اور ہم ہرگز مغلوب اور ناتواں نہیں • پس آپ انہیں اپنے

یَخُوۡضُوۡا وَ یَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَہُمُ الَّذِیۡ

حال پر چھوڑ دیں کہ یاوہ گوئی کریں اور کھیل تماشا کریں، یہاں تک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا

یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۲﴾ یَوۡمَ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا

گیا ہے اس کا سامنا کریں • جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے باہر نکلیں گے اس

کَاَنَّہُمۡ اِلٰی نُصُبٍ یُّوۡفِضُوۡنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَۃً اَبۡصَارُہُمۡ

طرح جیسے کسی نشانے کی طرف بھاگ رہے ہوں • ان کی آنکھیں جھکی ہوئی نا قابلِ

تَرۡہَقُہُمۡ ذِلَّۃٌ ؕ ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۴﴾

تعریف) ذلت ان پر چھائی ہوئی ہوگی، یہی ہے وہ دن ہے کہ جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا •

سُوۡرَۃُ نُوۡحٍ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ اٰیَاتُہَا ۲۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے •

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ

یقیناً ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ان پر دردناک

قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱﴾ قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ لَکُمۡ

عذاب آنے سے پہلے خبردار کریں • انہوں نے کہا: اے میری قوم! میں تمہارے لیے واضح طور

نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۙ﴿۲﴾ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اتَّقُوۡہُ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۳﴾

پر خبردار کرنے والا ہوں • خدا کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرتے رہو اور میری اطاعت بجالاتے رہو •

یَغۡفِرۡ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَ یُؤَخِّرۡکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ

(اگر ایسا کروگے تو) خداوند عالم تمہارے، بہت سے گناہوں کو معاف کردے گا اور تمہاری عمروں کو مقررہ مدت سے

اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾

پیچھے کردے گا لیکن تمہیں معلوم ہو کہ مقرر شدہ مدت جب پہنچ جاتی ہے تو اسے موخر نہیں کیا جاسکتا •

فضائل سورہ نوحؑ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کی کتاب کی تلاوت بھی کرتا ہے وہ سورہ نوح کی تلاوت کو ترک نہیں کرے گا تو جو بندہ اسے فریضہ یا نافلہ نمازوں میں تلاوت کرے گا اور خدا سے اجر کا طالب ہوگا اور پائیداری اختیار کرے گا تو خداوند عالم اسے نیک لوگوں کے ٹھکانوں میں سکونت عطا کرے گا۔

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۷۔ حماقت

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ حماقت، وطن میں بھی پردیس ہے۔ (غرر الحکم)

۲۔ علم اور اہل علم کی صرف جاہل احمق ہی توہین کرتے ہیں۔ (غرر الحکم)

۳۔ ہلاکتوں اور تباہیوں کی سواری پر سوار ہونا حماقت کا سرنامہ ہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ سب سے بڑھ کر احمق وہ فقیر ہے جو تکبر کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ احمق سے خاموشی اختیار کرنا اسے جواب دینے سے بہتر ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ خواہشات اور آرزوئیں احمقوں کی خود فریبی ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ کثرت سے رنگ بدلنا احمق کی نشانیوں میں سے ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ کسی شخص کی حماقت کو تین موقعوں پر پہچانو:

ا۔ بے مقصد گفتگو

ب۔ نہ پوچھے جانے والے سوال کا جواب

ج۔ تمام امور میں تہور و بے باکی کا اظہار۔

۹۔ تہور مزاجی، احمق کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ احمق سے بچو، کیونکہ اگرچہ وہ گنہگار ہوتا ہے پھر بھی خود کو نیک پاک سمجھتا ہے، اپنی عاجزی کو عقلمندی اور برائی کو اچھائی جانتا ہے۔
(نہج السعادۃ جلد ۲ ص ۲۲۵)

۱۱۔ جو شخص لوگوں کے عیوب کو دیکھے اور ان سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے لیکن اپنی ذات کے لئے ان پر راضی ہو جائے تو ایسا شخص مکمل طور پر احمق ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۴۹)

۱۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا: ''یا روح اللہ! وما الاحمق؟'' یعنی احمق کون ہوتا ہے؟ فرمایا: ''وہ جو خود رائے اور خود پسند ہو، ہر فضیلت کو اپنے حق میں سمجھے کسی کو اپنے خلاف نہ سمجھے ہر ایک حق کو اپنے ہی لئے قرار دے اور اپنے اوپر کسی کا حق نہ جانے، یہ ایسا احمق ہوتا ہے جس کے مداوا کے لئے کوئی راہ چارہ نہیں ہوتی'' (بحار الانوار جلد ۱۴ ص ۱۳)

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّ نَهَارًا ۙ﴿۵﴾ فَلَمۡ

(نوحؑ نے) کہا: پروردگارا! یقیناً میں نے اپنی قوم کو شب و روز دعوت دی • لیکن میری دعوت

یَزِدۡهُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَ اِنِّیۡ كُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ

نے ان کے فرار میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں کیا • جب بھی میں نے انہیں (ایمان لانے کی) دعوت

لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَهُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَ اسۡتَغۡشَوۡا

دی ہے تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑوں

ثِیَابَهُمۡ وَ اَصَرُّوۡا وَ اسۡتَكۡبَرُوا اسۡتِكۡبَارًا ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّیۡ

کو اپنے اوپر لپیٹ لیا اور (اپنی سرکشی پر) اصرار کیا اور زبردست تکبر سے کام لیا • پھر میں نے

دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ وَ اَسۡرَرۡتُ

انہیں بلند آواز سے دعوت دی • پھر میں نے کبھی آشکارا اور کبھی مخفی صورت میں

لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۙ﴿۹﴾ فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

ان سے بات کی ہے • میں نے کہا: تم اپنے پروردگار سے معافی مانگو یقیناً وہ بہت بڑا

غَفَّارًا ﴿ۙ۱۰﴾ یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡكُمۡ مِّدۡرَارًا ﴿ۙ۱۱﴾ وَّ

بخشنے والا ہے • آسمان سے تم پر بارش برساتا ہے • اور

یُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّكُمۡ جَنّٰتٍ وَّ

مال اور اولاد کے ذریعہ تمہاری مدد کرتا ہے اور اسی (بارش کے) پانی سے تمہارے لیے باغ بناتا ہے

یَجۡعَلۡ لَّكُمۡ اَنۡهٰرًا ﴿ؕ۱۲﴾ مَا لَكُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰهِ

اور تمہارے لیے نہریں جاری کرتا ہے • تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم عظمت خداوندی سے

وَقَارًا ﴿ۚ۱۳﴾ وَ قَدۡ خَلَقَكُمۡ اَطۡوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمۡ تَرَوۡا كَیۡفَ

نہیں ڈرتے؟ • جبکہ خداوند عالم نے تمہیں مختلف مراحل میں پیدا کیا ہے • کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے

خَلَقَ اللّٰهُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ جَعَلَ الۡقَمَرَ

سات آسمانوں کو ایک دوسرے کے اوپر کیسے خلق فرمایا ہے؟ • اور ان کے

فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰهُ

درمیان چاند کو نورانی اور سورج کو چراغ قرار دیا ہے● اور خدا

اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَ

نے تمہیں نباتات کی مانند زمین سے اگایا ہے● پھر تمہیں اسی زمین میں دوبارہ پلٹا دے

یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

گااور تمہیں پھر باہر نکالے گا● اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو وسیع

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ

بستر بنایا ہے۔ تاکہ تم اس کے وسیع راستوں پر آمد و رفت کرو● نوحؑ نے

نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَ

عرض کیا: پروردگارا! یقیناً قوم نے میری نافرمانی کی ہے اور ایسے کی پیروی کرلی ہے جو ان کے مال اور

وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَ

اولاد میں خسارے کے علاوہ اور کچھ اضافہ نہیں کرتا● اور بہت بڑی مکاری سے کام لیا ہے● اور

قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا

کہنے لگے اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ''وَد''، ''سُواع''، ''یغوث''، ''یَعُوق''

وَّ لَا یَغُوْثَ وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا

اور ''نَسر'' (نامی بتوں) سے ہرگز دستبردار نہ ہونا● اوران لوگوں نے یقیناً بہت سوں کو گمراہ کیا ہے

وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ

اور (اے پروردگار!) تو ظالموں کے لیے گمراہی کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہ فرما● وہ اپنی خطاؤں کے سبب

اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

غرق ہوئے اور جہنم کی آگ میں داخل ہوئے اور اللہ کے علاوہ اپنے لیے

اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ

کوئی مددگار نہ پایا● اور نوحؑ نے عرض کیا: پروردگارا! روئے زمین پر ان کافروں

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا

میں سے کوئی فرد بھی باقی نہ رہنے دے • کیونکہ اگر تو ان میں سے کسی کو باقی رہنے گا تو وہ تیرے

عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

بندوں کو گمراہ کریں گے اور صرف فاسق اور کافر لوگوں کو ہی جنم دیں گے • پروردگارا! تو مجھے،

وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ

میرے والدین کو اور ان لوگوں کو بخش دے جو مومن مرد اور عورتیں میرے

الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

گھر میں داخل ہوں اور ظالموں کے لیے تو بس تباہی میں اضافہ فرما • ۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٢٨

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے •

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا

آپ کہہ دیجیے کہ مجھ پر وحی ہوئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (میری قرائت کو) کان لگا کر سنا ہے۔ پس وہ

سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ

کہنے لگے کہ یقیناً ہم نے تعجب آور قرآن سنا ہے • جو رشد و ترقی کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے، پس ہم اس پر ایمان

وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا

لے آئے اور ہر گز اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے • اور یہ کہ ہمارا رب عظیم

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ

المرتبت ہے جس نے کسی کو بیوی بنایا ہے نہ اولاد • اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف لوگوں نے

سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ

خدا کے بارے میں ناروا باتیں کی ہیں • اور ہمارا حتمی گمان یہ ہے کہ

الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿٥﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ

جن و انس میں سے کوئی بھی خدا کے بارے جھوٹ نہیں کہتا • اور انسانوں میں سے

فضائل سورہ جن:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص سورت جن کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرے گا اسے دنیوی زندگی میں کسی جن کی نظر بد نہیں لگے گی نہ ہی اس کا جادو چل سکے گا نہ ہی کوئی آسیب اثر انداز ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۲۸۔ مومن

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مومن کو مومن کیوں کہا گیا ہے؟ اس لئے کہ لوگ اس سے اپنے مالوں اور جانوں کے بارے میں (بے خوف اور) امن میں ہوتے ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۶۷ ص ۶۰)

۲۔ مؤمن کی خوشی اس کے چہرے پر اور غم اس کے دل میں ہوتا ہے، اس کا سینہ فراخ ہوتا ہے، نفس کو ذلیل رکھتا ہے سر بلندی اور غرور کو ناپسند کرتا ہے، شہرت کو عیب جانتا ہے۔ اس کا غم طولانی ہوتا ہے، اس کا ارادہ بلند ہوتا ہے، زیادہ تر خاموش رہتا ہے، ہر وقت مصروف رہتا ہے، ہمیشہ شاکر اور صابر ہوتا ہے۔ غور و فکر میں ڈوبا رہتا ہے اور دوستی کی پاسداری کرتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۴۱۱)

۳۔ مؤمن مصائب کے وقت باوقار ہوتا ہے، سختیوں کے موقع پر ثابت قدم رہتا ہے، نعمتوں پر شکر کرتا ہے، خدا کی دی ہوئی روزی پر قناعت کرتا ہے، دشمنوں پر ظلم نہیں کرتا، دوستوں پر بوجھ نہیں بنتا، لوگوں کو اس سے سکون حاصل ہوتا ہے جبکہ اس کی اپنی جان جوکھوں میں ہوتی ہے۔ (کافی جلد ۲ ص ۴۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۴۔ مؤمن دینی اعتبار سے معزز ہوتا ہے۔
(کافی جلد ۲ ص ۲۴۵)

۵۔ مؤمنہ عورت، مؤمن مرد سے زیادہ معزز ہے، اور مؤمن مرد خالص سرخ سونے سے زیادہ قیمتی ہے، کیا تم میں سے کسی نے خالص سرخ سونا دیکھا ہے؟۔
(بحار الانوار جلد ۶۷ ص ۱۵۹)

۶۔ مؤمن سے ہر چیز ڈرتی ہے کیونکہ وہ دین خدا کا پابند ہوتا ہے اور وہ کسی چیز سے نہیں ڈرتا، یہی بات ہر مؤمن کی علامت ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۷ ص ۳۰۵)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۷۔ مؤمن پہاڑ سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے کیونکہ پہاڑ کو تو کدالوں سے توڑا جاسکتا ہے لیکن مؤمن کے دین کو کسی صورت میں نہیں توڑا جاسکتا۔
(تنبیہ الخواطر ص ۳۶۴)

مِّنَ الۡاِنۡسِ يَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ

بعض لوگ جنوں سے پناہ مانگتے ہیں اور ان کی سر کشی میں

رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّ اَنَّهُمۡ ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ

اضافہ کیا ہے ● اور انہوں نے سمجھ لیا ہے جیسا کہ تم سمجھتے ہو کہ اللہ ہرگز کسی کو مبعوث

اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ وَّ اَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ

نہیں کرے گا ● اور ہم آسمانوں کے نزدیک ہوئے، پس ان جگہوں کو طاقتور

حَرَسًا شَدِيۡدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا

محافظوں اور شہابوں سے معمور پایا ● اور یہ کہ ہم پہلے باتوں کو چُرانے کے لیے آسمان کے

مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ يَجِدۡ لَهٗ

مراکز میں بیٹھا کرتے تھے، لیکن اب جو بھی چُرانے کے لیے باتوں کو غور سے سنتا ہے کسی

شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدۡرِىۡۤ اَشَرٌّ اُرِيۡدَ بِمَنۡ فِى

شہاب کو اپنی گھات میں پاتا ہے ● اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ آیا جو لوگ زمین میں ہیں ان کے لیے

الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا

برائی کا ارادہ کیا گیا ہے۔ یا ان کے پروردگار نے خیر اور بہتری کا ارادہ کیا ہے؟ ● اور یہ کہ ہم میں سے

الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

بعض افراد صالح ہیں اور بعض ان کے علاوہ ہیں۔ ہم طرح طرح کے مختلف راستوں میں ہیں ●

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَنۡ نُّعۡجِزَهٗ

اور یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ ہرگز زمین میں خدا کو عاجز و ناتواں نہیں کر سکتے اور نہ ہی فرار کے ذریعہ اس کے تسلط سے

هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنۡ

خارج ہو سکتے ہیں ● اور یہ کہ جب ہم نے (قرآن کی) ہدایت کو سنا تو اس پر ایمان لے آئے، تو جو شخص اپنے رب

يُّؤۡمِنۡۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخۡسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا

پر ایمان رکھتا ہے وہ نہ تو کسی قسم کے حق کے نقصان سے ڈرتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کے ظلم سے ● اور یہ کہ ہم

مؤمن کی عظمت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مؤمن آسمان میں بھی ویسا ہی مشہور و معروف ہے جس طرح انسان اپنے اہل وعیال میں معروف ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ کسی مقرب فرشتے سے بھی زیادہ معزز ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۱۹)

۲۔ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے: "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے اپنی جو بھی مخلوق پیدا کی ہے ان میں سے میرا مؤمن بندہ جس قدر مجھے محبوب ہوتا ہے اتنا کوئی اور نہیں۔" (بحار الانوار جلد ۱۷ ص ۱۵۸)

۳۔ مومن کی عزت خدا کے نزدیک اس کے مقرب ملائکہ سے زیادہ ہے۔ (کنز العمال جلد اول ۱۶۴)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۴۔ خداوند عالم نے مؤمن کو تین خوبیاں عطا کی ہیں:
۱۔ دنیا اور دین میں عزت
۲۔ آخرت میں فلاح و کامرانی
۳۔ عالمین کے دلوں میں اس کا رعب و دبدبہ۔
(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۱۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ مؤمن کی حرمت، خانہ کعبہ سے بھی زیادہ ہے۔
(بحار الانوار جلد ۶۸ ص ۱۶)

تمام مؤمن ایک جسم کی مانند ہیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ مؤمنین ایک دوسرے کے خون کی حفاظت کرتے ہیں، اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ایک طاقت ہوتے ہیں اور ان میں کا ادنیٰ فرد ان کی طرف سے ذمہ لے سکتا ہے۔ (کنز العمال جلد ۱ ص ۹۲)

۲۔ مؤمن ایک دوسرے کے خیر خواہ اور باہم شیر و شکر ہوتے ہیں خواہ ان کے گھر اور اجسام ایک دوسرے سے دور ہوں، جبکہ فاسق وفاجر ایک دوسرے کے بارے میں دلوں میں کھوٹ رکھتے ہیں اور (بوقت ضرورت) ایک دوسرے کو چھوڑ دیتے ہیں خواہ ان کے گھر اور اجسام ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہوں۔ (کنز العمال جلد اول حدیث ۱۵۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ مومن آپس میں نیکی کرنے، ایک دوسرے کے ساتھ رحم اور محبت سے پیش آنے کے لحاظ سے ایک جسم کی مانند ہیں جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو دوسرے تمام اعضاء بیداری اور بخار میں اس کے ساتھ برابر کے شریک ہو جاتے ہیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۲۷۴)

۴۔ خدا کی قسم کوئی مومن اس وقت تک (صحیح معنوں میں) مؤمن نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ اپنے

(مؤمن) بھائی کے لئے ایک جسم کی مانند نہ ہو کہ جب کسی رگ پر چوٹ پڑتی ہے تو اس کی تمام رگیں پکار اٹھتی ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۲۷۴)

موضوع آیت ۱۸۔ مساجد

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں: میں نے حضرت رسول خدا(ص) کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مسجدوں کو کیسے آباد کیا جاسکتا ہے؟ فرمایا: "نہ تو ان میں آوازوں کو بلند کیا جا سکتا ہے، نہ غلط باتیں کی جاسکتی ہیں، نہ خرید و فروخت کی جاسکتی ہے، جب تک انسان اس میں بیٹھا رہے لغو اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرے۔ اگر ان باتوں کی پابندی نہیں کرو گے تو پھر قیامت کے دن اپنے سوا کسی اور کو ملامت نہ کرنا۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۵)

۲۔جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کی غرض سے مسجد کی طرف چل کر جائے گا تو اسے ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں عطا کی جائیں گی۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۸۵)

۳۔اے ابوذرؓ! جب تک تم مسجد میں بیٹھے رہو گے، خداوند عالم تمہیں ہر ایک سانس کے بدلے جنت میں ایک درجہ عطا فرمائے گا۔اور فرشتے تم پر درود بھیجتے رہیں گے اور ہر سانس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۸۵)

۴۔ نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنا عبادت ہے۔

(بحار الانوار جلد ۸۳ ص ۳۸۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۵۔ مسجدوں کا رخ کیا کرو، کیونکہ یہ زمین پر خدا کے گھر ہیں۔ لہٰذا جو شخص باطہارت ہو کر ان میں آئے گا اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کردے گا اور وہ خدا کے زائرین میں لکھا جائے گا۔ پس مسجدوں میں اگر زیادہ سے زیادہ نمازیں پڑھا کرو اور دعا مانگا کرو۔

(بحار الانوار جلد ۸۳ ص ۳۸۴)

۶۔جو شخص مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ (وسائل الشیعہ جلد ۳ ص ۴۸۵)

۷۔ تین چیزیں خدا کی بارگاہ میں شکایت کریں گی:
۱۔وہ ویران مسجد جس کے اطراف والے اس میں نماز نہیں پڑھتے۔ ۲۔ وہ عالم جو جاہلوں میں پھنسا ہوتا ہے۔ ۳۔وہ قرآن جو گھروں میں رکھے رکھے غبار آلود ہو جاتا ہے اور اس کی تلاوت نہیں کی جاتی۔

(بحار الانوار جلد ۸۳ ص ۳۸۵)

ع ۱۹ / ۱۱

الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ
میں سے بعض تو اہلِ تسلیم ہیں اور بعض ستم گار ہیں، تو جو اہلِ تسلیم ہیں وہی

تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ
رشد و ہدایت کی جستجو میں ہیں● اور جو ظالم ہیں وہی جہنم

حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ
کا ایندھن ہیں۔ اور اگر (حق کی) راہ پر استقامت کریں تو ہم انہیں بڑی

لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ
مقدار میں پانی سے سیراب کریں گے ● تاکہ ہم ان کے رفاہ اور آسائش میں ان کی آزمائش کریں

يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّ
اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرتا ہے تو رب اسے سخت عذاب میں لے آتا ہے ● اور

اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّ اَنَّهٗ
یہ کہ مسجدیں خدا کے لیے ہیں لہٰذا (ان میں) خدا کے علاوہ کسی کو نہ پکارو! ●اور یہ کہ

لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ
جب بندہ خدا اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اسے پکارتا ہے تو نزدیک ہوتا ہے کہ (جنات) اس پر

لِبَدًا ﴿۱۹﴾ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَ لَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾
حملہ کردیں ● آپ کہہ دیجئے میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا ●

قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ
آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے کسی نقصان یا نفع کا مالک نہیں ہوں● آپ کہہ دیں کہ

يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ
کوئی شخص مجھے خدا سے ہرگز نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے علاوہ کسی اور کے پاس اپنی

مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ
پناہ گاہ پاتا ہوں ● (میرا کام تو) سوائے خدا کی جانب سے اطلاع دینے اور اس کا پیغام پہنچانے کے اور کچھ۔

فضائل سورہ مزمل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص نماز عشاء میں یا رات کے آخری حصے میں اس سورت کی تلاوت کرے گا تو اس سورت کے ساتھ دن اور رات بھی اس کے گواہ ہوں گے خداوند عالم اسے پاکیزہ زندگی عطا کرے گا اور پاکیزہ موت سے ہمکنار کرے گا۔ (ثواب الاعمال)

یَّعۡصِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ

نہیں اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرتا ہے، یقیناً اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ

فِیۡهَاۤ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ

ہمیشہ کے لیے رہیں گے ● حتیٰ کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے تو وہ بہت جلد

مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلۡ اِنۡ اَدۡرِیۡۤ

اس بات کو جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور تعداد میں قلیل ہے ● آپؐ کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا

اَقَرِیۡبٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ اَمۡ یَجۡعَلُ لَهٗ رَبِّیۡۤ

کہ آیا تم سے جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا میرا پروردگار اس کے پورا ہونے کے لیے ایک (طولانی)

اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی غَیۡبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

مدت قرار دیتا ہے؟ ● وہ غیب کو جانتا ہے اور غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا ●

اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّهٗ یَسۡلُكُ مِنۡۢ بَیۡنِ

مگر رسولؐ کی مانند جس سے راضی ہو تو پھر اس کے

یَدَیۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا

سامنے اور پیچھے سے نگہبان بھیج دیتا ہے ● تاکہ وہ جان لے کہ (رسولوں نے) اپنے رب کے

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمۡ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیۡهِمۡ وَ اَحۡصٰی كُلَّ شَیۡءٍ

پیغام پہنچا دیئے ہیں اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کو وہ احاطہ کیے ہوئے ہے اور ہر چیز کی تعداد

عَدَدًا ﴿۲۸﴾

کو شمار کیا ہوا ہے ●

ع ۲ ۹ ۱۴

سُوۡرَۃُ الۡمُزَّمِّلِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَكِّیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۲۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

یٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۲﴾ نِّصۡفَهٗۤ اَوِ

اے کپڑے میں لپٹے ہوئے ● رات کو کھڑے ہوں مگر کم ● نصف رات

اَنْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

یا اس سے کم کریں ● یا اس سے بڑھا دیں اور قرآن کو آہستہ آہستہ اور ٹھہر

تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ

ٹھہر کر پڑھیں ● یقیناً ہم آپ پر بھاری اور گرانقدر بات کو القا کریں گے ● یقیناً (عبادت کے

نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي

لئے) رات کو اٹھنا زیادہ پائیدار اور بجا ہے اور اس وقت کی باتیں زیادہ محکم ہوتی ہیں۔ یقیناً آپ دن کے

النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿۷﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ

وقت ایک طولانی تلاش و جستجو میں لگے رہتے ہیں ● اور اپنے پروردگار کے نام کو یاد کرو اور صرف اسی کی

اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

طرف یکسو ہو کر رہو ● مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ،

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ

اسے ہی اپنا کارساز بناؤ ● اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور

اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَ ذَرْنِيْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي

اچھے انداز میں ان سے کنارہ کش رہیں ● اور مجھے آپ ان جھٹلانے والوں سے نمٹ لینے دیں جو طاقتور ہیں اور

النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّ

خوشحالی کی زندگی گزار رہے ہیں اور انہیں تھوڑی سی مہلت دیں ● یقینا ہمارے پاس طوق اور بھڑکتی ہوئی

جَحِيْمًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ۗ﴿۱۳﴾ يَوْمَ

آگ ہے ● اور گلے میں پھنس جانے والی غذا اور دردناک عذاب ہے ● جس دن

تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا

زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ اڑتی ریت کی صورت اختیار

مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۵ شَاهِدًا

کریں گے ● یقیناً ہم نے ایک رسولؐ کو تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے

موضوع آیت ۶۔ نماز تہجد

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جبرائیل امین علیہ السلام مجھے مسلسل نماز شب کی یاد دہانی کراتے رہے کہ مجھے یہاں تک گمان ہونے لگا کہ میری امت کے نیک لوگ رات کو ہرگز نہیں سو پائیں گے۔

(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۳۳۳)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو قسم کی نیکیوں کی وجہ سے "خلیل" بنایا۔ ایک تو لوگوں کو کھانا کھلانے کی وجہ سے اور دوسرے ان کی نماز شب کی ادائیگی کی وجہ سے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوتے تھے۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۳۸۳)

۳۔ یا علیؑ! مومن کو تین موقعوں پر خوشی ہوتی ہے:

ا۔ بھائیوں (دوستوں) سے ملاقات کے وقت

۲۔ روزے کے افطار کے وقت

۳۔ رات کے آخری حصے میں نماز تہجد کی ادائیگی کے وقت۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۳۵۲)

۴۔ جب کوئی مرد اپنی اہلیہ کو رات کے کسی حصے میں بیدار کرتا ہے اور دونوں وضو کر کے نماز (تہجد) ادا کرتے ہیں تو انہیں "اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والوں" میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۴ ص ۲۷۹)

۵۔ خدا اس مرد پر رحم کرے جو رات کو اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھتا ہے او اپنی اہلیہ کو بیدار کرتا ہے اور وہ بھی نماز پڑھتی ہے۔ اگر وہ بیدار نہ ہو تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتا ہے۔ خدا اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے، اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکتی ہے۔ (سنن ابو داؤد جلد ۲ ص ۷۰ ح ۱۴۵۱)

عَلَيۡكُمۡ كَمَآ اَرۡسَلۡنَآ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى

جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا • سو فرعون نے

فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰهُ اَخۡذًا وَّبِيۡلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيۡفَ

اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے بہت سخت گرفت میں لے لیا • پس اگر

تَتَّقُوۡنَ اِنۡ كَفَرۡتُمۡ يَوۡمًا يَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ

تم کفر کرتے ہو تو پھر خود کو اس دن (کے عذاب) سے کیونکر بچا سکو گے جو بچوں کو

شِيۡبَا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعۡدُهٗ

بوڑھا کر دے گا؟• آسمان اس دن (کے ہول) سے پھٹ جائے گا ،خدا کا وعدہ

مَفۡعُوۡلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى

پورا ہو کر رہے گا • یقیناً یہ آیات یاد دہانی کا ذریعہ ہیں،پس جو شخص اپنے پرور دگار کی راہ کو اختیار

رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعۡلَمُ اَنَّكَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰى

کرنا چاہتا ہے،اختیار کرے • یقیناً آپ کا پروردگار جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کا ایک

مِنۡ ثُلُثَىِ الَّيۡلِ وَ نِصۡفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ

گروہ رات کے دو تہائی حصہ یا اس کا نصف حصہ یا تیسرے حصہ میں عبادت کے لئے

الَّذِيۡنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيۡلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ

کھڑے ہوتے ہیں۔اور اللہ رات اور دن کی مقدار مقرر فرماتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ تم پورے

اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡهُ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَيَسَّرَ مِنَ

طور پر اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔اسی لئے اس نے تمہیں بخش دیا، پس جو کچھ آسانی کے ساتھ ہو

الۡقُرۡاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنۡ سَيَكُوۡنُ مِنۡكُمۡ مَّرۡضٰى ۙ وَ اٰخَرُوۡنَ

سکتا ہے قرآن کو پڑھو، اللہ تعالی جانتا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہو جائیں گے اور کچھ

يَضۡرِبُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ يَبۡتَغُوۡنَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ ۙ وَ

دوسرے لوگ سفر کو اختیار کریں گے تاکہ اللہ کے فضل (رزق وروزی) کو تلاش کریں اور ایک گروہ

فضائل سورہ مدثر

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
جو شخص فریضہ نماز میں سورت مدثر کی تلاوت کرتا ہے اللہ پر حق بن جاتا ہے کہ اسے حضرت رسالتمآب کے ساتھ ملادے اور اس کی دنیاوی زندگی پر کبھی بھی بدبختی اثر انداز نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ
(ثواب الاعمال)

اٰخَرُوۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۫ۖ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ
راہ خدا میں جہاد میں مصروف ہے۔ (اور قرآن کی تلاوت سے رہ جاتا ہے) پس (اب جبکہ فرصت حاصل

مِنۡہُ ۙ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَقۡرِضُوا اللّٰہَ
ہے) جتنا قرآن پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ اور نماز قائم کرو، اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ

قَرۡضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ
دو (جانے رہو کہ) جو کچھ اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے نزدیک اس حالت میں پاؤ

تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ ہُوَ خَیۡرًا وَّ اَعۡظَمَ اَجۡرًا ؕ وَ اسۡتَغۡفِرُوا
گے کہ وہ سب سے بہتر ہوگا اور اس کا بہت بڑا اجر ہوگا اور خدا سے مغفرت

اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۰﴾
طلب کرو یقیناً خدا بخشنے والا مہربان ہے●

سُوۡرَۃُ الۡمُدَّثِّر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ اٰیَاتُھَا ۵۶
خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

یٰۤاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ رَبَّکَ فَکَبِّرۡ ۪ۙ﴿۳﴾ وَ
اے چادر اوڑھنے والے! ● قیام کریں اور (لوگوں کو) خبردار کریں ● اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کریں ● اور

ثِیَابَکَ فَطَہِّرۡ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ الرُّجۡزَ فَاہۡجُرۡ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ لَا تَمۡنُنۡ
اور اپنے لباس کو پاک و پاکیزہ رکھیں ● اور پلیدی سے دور رہیں ● اور (عطا کرنے میں) احسان نہ جتائیں اپنے

تَسۡتَکۡثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾ وَ لِرَبِّکَ فَاصۡبِرۡ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ ۙ﴿۸﴾
کاموں کو بڑا نہ سمجھیں ● اور اپنے پروردگار کے لئے صبر کریں ● پس جب صور پھونکا جائے گا ●

فَذٰلِکَ یَوۡمَئِذٍ یَّوۡمٌ عَسِیۡرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ غَیۡرُ
تو وہ دن، سخت دن ہو گا ● کافروں کے لئے آسان

یَسِیۡرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرۡنِیۡ وَ مَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلۡتُ
نہیں ہو گا ● آپ مجھے اس شخص سے نمٹ لینے دیں جسے میں نے تنہا پیدا کیا ہے ● اسے مسلسل

ع ۲ / ۱۴

لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿١٢﴾ وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿١٣﴾ وَّ مَهَّدْتُّ

بڑھنے والا مال دیا ہے ● اور بیٹے دیئے ہیں جو اس کے پاس حاضر رہتے ہیں ● اور اس کے لئے کامیابی کے

لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿١٤﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ

وسائل مکمل طور پر آمادہ کر دیئے ● پھر بھی اس کی طمع یہ ہے کہ میں اور بڑھاؤں ● ہر گز نہیں کیونکہ وہ

لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿١٦﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿١٧﴾ اِنَّهٗ

ہماری آیات کا دشمن ہے ● بہت جلد میں اسے ایک بلندی پر اپنی سخت گرفت میں لوں گا ● بتحقیق اس نے

فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ

(قرآن کے ساتھ جنگ کا) سوچا اور اندازے سے کام لیا ● پس غارت ہو وہ کہ اس نے کیسے اندازے لگائے؟ ● پھر اس کا

قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ

ستیاناس ہو کہ اس نے کیسے اندازے لگائے؟ ● پھر اس نے دیکھا۔ پھر اس نے ناک بھوں چڑھائی اور جلدی سے

بَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

کام میں لگ گیا ● پھر پشت پھیری اور تکبر کیا ● پس کہا: یہ (قرآن اگلے لوگوں سے) روایت شدہ جادو

سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَاُصْلِیْهِ

کے علاوہ اور کچھ نہیں ● یہ بشر کے قول کے علاوہ کچھ نہیں ● میں اسے بہت جلد ''سقر'' میں

سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِیْ وَ لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾

جھونکوں گا ● آپ نہیں جانتے کہ ''سقر'' کیا ہے؟ ● جو نہ تو باقی رہنے دے گی اور نہ ہی چھوڑ دے گی ●

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَ مَا

چمڑی میں شدید تبدیلی پیدا کر دے گی ● اس (دوزخ) پر (عذاب کے) انیس (فرشتے) مقرر ہیں ● اور ہم نے جہنم

جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىٕكَةً ۙ وَّ مَا جَعَلْنَا

کے نگران، فرشتوں کے علاوہ کسی کو مقرر نہیں کیا اور ان کی تعداد کو کفار کے لئے ہی

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۙ لِیَسْتَیْقِنَ

آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے، تاکہ اہل کتاب کو اس بات کا یقین ہو جائے (کہ قرآن آسمانی کتاب ہے

موضوع آیت ١٥۔ طمع اور لالچ

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١۔ ایسے طمع سے خدا کی پناہ مانگو جو عادت بن جائے اور ایسے طمع سے بھی جو کسی لالچ تک لے جائے۔ (کنز العمال حدیث ٨٥٨٤)

٢۔ لالچ علماء کے دل سے حکمت کو دور بھگا دیتی ہے۔ (کنز العمال حدیث ٧٥٧٦)

حضرت علی علیہ السلام:

٣۔ تھوڑی سی لالچ بہت سی پرہیزگاری کو خراب کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

٤۔ لالچ کا بندہ ایسا غلام ہوتا ہے جسے کبھی آزادی نصیب نہیں ہوتی۔ (غرر الحکم)

٥۔ طمع کو ذلت کے ساتھ نتھی کر دیا گیا ہے۔ (غرر الحکم)

٦۔ حرص کی بنیاد لالچ ہے۔ (غرر الحکم)

٧۔ حرص ہر برائی کی جڑ ہے اور پاکدامنی ہر اچھائی کی بنیاد ہے۔ (غرر الحکم)

٨۔ پرہیزگاری کے ذریعے سے لالچ کا مقابلہ کرو۔ (غرر الحکم)

٩۔ حرص اور لالچ سے بچتے رہو، کیونکہ ایک لقمہ بعض اوقات بہت سے لقموں سے مانع ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

١٠۔ انسان کے کثیر حرص اور شدید طمع کے ذریعہ اس کی برائی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ (غرر الحکم)

١١۔ حرص کا جمال، لالچ ہے۔ (غرر الحکم)

الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ وَ یَزۡدَادَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِیۡمَانًا وَّ

کیونکہ یہی تعداد توریت اور انجیل میں بھی آئی ہے)اور مومنین کے ایمان میں اضافہ ہو اور اہل کتاب

لَا یَرۡتَابَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ وَ

اور مومنین کسی قسم کے شک و شبہ کا شکار نہ ہوں (اس کے علاوہ انیس کی تعداد) اس بات کا سبب

لِیَقُوۡلَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ وَّ الۡکٰفِرُوۡنَ مَاذَاۤ

ہے تاکہ وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور کافر ہیں وہ یہ کہیں کہ اللہ نے اس مثال سے

اَرَادَ اللّٰہُ بِہٰذَا مَثَلًا ؕ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ

کیا ارادہ کیا ہے ؟اس طرح سے خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور جسے

یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ مَا یَعۡلَمُ جُنُوۡدَ رَبِّکَ

چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور تمہارے رب کی فوج (کی تعداد) کو اسی کے سوا

اِلَّا ہُوَ ؕ وَ مَا ہِیَ اِلَّا ذِکۡرٰی لِلۡبَشَرِ ﴿۳۱﴾ کَلَّا وَ

کوئی نہیں جانتا ۔اور یہ تو بشر کی نصیحت کے علاوہ کچھ نہیں● چاند کی قسم ایسا نہیں ہے (جیسا

ع ۱ ۱۵

الۡقَمَرِ ﴿ۙ۳۲﴾ وَ الَّیۡلِ اِذۡ اَدۡبَرَ ﴿ۙ۳۳﴾ وَ الصُّبۡحِ اِذَاۤ اَسۡفَرَ ﴿ۙ۳۴﴾

کفار سمجھتے ہیں)● رات کی قسم جب وہ پیٹھ پھیرے ۔ صبح کی قسم جب وہ روشن ہو●

اِنَّہَا لَاِحۡدَی الۡکُبَرِ ﴿ۙ۳۵﴾ نَذِیۡرًا لِّلۡبَشَرِ ﴿ۙ۳۶﴾ لِمَنۡ شَآءَ

یہ کہ (دوزخ)بہت بڑی چیزوں میں سے ایک ہے ● بشر کے لئے تنبیہ ہے● تم میں سے

مِنۡکُمۡ اَنۡ یَّتَقَدَّمَ اَوۡ یَتَاَخَّرَ ﴿ؕ۳۷﴾ کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا

جو چاہے (نیکی کے کاموں میں) پیشگام ہو یا پیچھے رہے ● ہر انسان اس کے گروی ہے

کَسَبَتۡ رَہِیۡنَۃٌ ﴿ۙ۳۸﴾ اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡیَمِیۡنِ ﴿ؕ۳۹﴾ فِیۡ

جو اس نے کمایا ہے● سوائے اصحاب الیمین (دائیں طرف والوں) کے ● جو بہشت کے

جَنّٰتٍ ۟ؕ یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿ۙ۴۰﴾ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿ۙ۴۱﴾ مَا

باغوں میں سوال کریں گے● مجرمین کے بارے میں۔ کیا چیز

سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾

تمہیں دوزخ میں لے آئی ہے؟● وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے●

وَ لَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ کُنَّا نَخُوْضُ مَعَ

اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے● اور جھوٹے لوگوں کے ساتھ جھوٹی باتوں

الْخَآئِضِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ کُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾

میں لگے رہتے تھے● ہمیشہ روزِ جزا کو جھٹلایا کرتے تھے●

حَتّٰۤی اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی● پس شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں

الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْکِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾

کوئی فائدہ نہیں دے گی● انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت (قرآن) سے منہ موڑے ہوئے ہیں؟●

کَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ

گویا وہ وحشی گدھے ہیں۔ جو شیر سے بھاگتے ہیں● بلکہ ان

یُرِیْدُ کُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾

میں سے ہر ایک یہ توقع رکھتا ہے (خدا کی طرف سے) اسے کھلا خط دیا جائے●

کَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ کَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْکِرَةٌ ﴿۵۴﴾

ایسا ہرگز نہیں! بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے● ایسا نہیں ہے یقیناً وہ (قرآن انمول) نصیحت ہے●

فَمَنْ شَآءَ ذَکَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَ مَا یَذْکُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ

تو جو شخص چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے● نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر

اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

یہ کہ خدا چاہے وہی تقویٰ اور بخشنے کے اہل ہے●

ع ۲ | ۳۵ | ۱۶

سُوْرَةُ الْقِیَامَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَکِّیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۴۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

موضوع آیت ۴۳۔ نماز کو ترک کرنے والے اور اسے حقیر سمجھنے والے کا عذاب

ا۔ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ''بابا! جو مرد یا عورت نماز کو حقیر سمجھے اس کی سزا کیا ہے؟'' تو آپؐ نے فرمایا: ''فاطمہؑ! جو مرد یا عورت نماز کو حقیر سمجھے، اللہ تعالیٰ اسے پندرہ مصیبتوں میں مبتلا کر دے گا جس میں سے چھ دنیا میں، تین اس کی موت کے وقت، تین اس کی قبر میں اور تین قیامت کے دن ہوں گی جب اسے قبر سے اٹھایا جائے گا۔

چنانچہ جو چھ دنیا میں ہوں گے وہ یہ ہیں:
ا۔ اس کی عمر سے برکت کو اٹھالیا جاتا ہے۔
۲۔ اس کے رزق سے برکت کو اٹھالیا جاتا ہے۔
۳۔ اس کے چہرے پر سے اللہ نیک لوگوں والی علامات کو مٹا دیتا ہے۔
۴۔ وہ جو عمل بھی کرتا ہے اسے اس کا کوئی ثواب نہیں ملتا۔
۵۔ اس کی دعا آسمان کی جانب بلند نہیں ہوتی۔
۶۔ صالح لوگوں کی دعا میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

جو تین مصیبتیں اسے موت کے وقت آلیتی ہیں وہ یہ ہیں:
ا۔ ذلیل ہو کر مرتا ہے۔
۲۔ بھوکا ہو کر مرتا ہے۔
۳۔ پیاسا ہو کر مرتا ہے، اگر تمام دنیا کی نہروں کے پانی سے بھی سیراب کیا جائے پھر بھی وہ سیر نہیں ہوگا۔

جو تین مصیبتیں اسے قبر میں آلیتی ہیں وہ یہ ہیں:
ا۔ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیج دیتا ہے جو اسے قبر میں جھٹکے دیتا رہتا ہے۔
۲۔ اسے فشارِ قبر ہوتا ہے۔
۳۔ اس کی قبر میں تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔

جو تین مصیبتیں اسے قیامت میں درپیش ہوں گی وہ یہ ہیں:
ا۔ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا جو اسے منہ کے بل گھسیٹے گا اور دوسرے لوگ اسے دیکھتے ہوں گے۔
۲۔ اس سے بڑی سختی سے حساب لیا جائے گا۔
۳۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی نگاہ سے) نہیں دیکھے گا، اسے کسی گناہ سے پاک نہیں کرے گا اور اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

(فلاح السائل ص۱۹)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۲۔ مسلمان اور کافر کے درمیان صرف فریضہ نماز کے
-

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝۱ وَ لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ

میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں ● اور ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں (کہ تم مرنے

اللَّوَّامَةِ ۝۲ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ

کے بعد زندہ کیے جاؤ گے) ● آیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس (کے مرنے کے بعد اس) کی ہڈیوں کو جمع

عِظَامَهٗ ۝۳ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝۴

نہیں کریں گے؟ ● یقیناً ہم تو اس بات پر بھی قادر ہیں کہ انگلیوں (کے پوروں کے نشانات) کو دوبارہ جوڑ دیں ●

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝۵ يَسْئَلُ اَيَّانَ

لیکن انسان چاہتا ہے کہ (فسق و فجور کی) راہوں کو اپنے سامنے سے کھولے ● لہٰذا (وہ شک کی بنا پر) پوچھتا ہے کہ

يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝۶ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝۷ وَ خَسَفَ

روز قیامت کب ہوگا؟۔ پس اس وقت (قیامت کے قریب) جب آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی۔ اور چاند تاریک

الْقَمَرُ ۝۸ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۝۹ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

ہو جائے گا ● اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے ● اس دن انسان کہے گا:

يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝۱۰ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝۱۱ اِلٰى رَبِّكَ

کہاں ہے بھاگنے کا راستہ؟ ● ہرگز کوئی جائے پناہ نہیں ● اس دن صرف

يَوْمَئِذِ ۣ الْمُسْتَقَرُّ ۝۱۲ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا

تیرے رب ہی کے پاس جائے قرار ہوگی۔ اس دن انسان کو خبر دی جائے گی کہ اس نے کیا آگے

قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ۝۱۳ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝۱۴

بھیجا ہے اور کیا پیچھے چھوڑا ہے ● بلکہ انسان اپنے (نیک اور بد) سے پوری طرح باخبر ہے۔ (کہ کیا، کیا ہے اور کیا کر رہا ہے) ●

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝۱۵ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ

اگرچہ عذر بناتا رہتا ہے ● (اے پیغمبر نزول وحی کے وقت) اس کی جلد تلاوت کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ

بِهٖ ۝۱۶ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۝۱۷ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ

دیں۔ یقیناً (آپ کے لیے) اس کا جمع کرنا اور (آپ پر) اس کا پڑھنا ہمارے ذمہ ہے ● پس جب ہم اسے پڑھیں

فضائل سورہ قیامت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
جو شخص پابندی کے ساتھ سورہ قیامت کی تلاوت کرے گا اور اس پر عمل بھی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قبر سے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اچھی صورت میں محشور فرمائے گا۔
(ثواب الاعمال)

جان بوجھ کر ترک کرنے کا فاصلہ ہے، یا پھر نماز کو حقیر سمجھنے کا فاصلہ ہے کہ اسے حقیر سمجھ کر ادا نہ کیا جائے۔ (عقاب الاعمال)

موضوع آیت ۱۴، خود شناسی

۱۔ ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کا نام ''مجاشع'' تھا، اس نے سوال کیا یا رسول اللہ (ص)! حق کی معرفت کا کیا راستہ ہے؟ فرمایا: ''نفس کی معرفت، کہا: یا رسول اللہ (ص) حق کی موافقت کا کیا راستہ ہے، فرمایا: نفس کی مخالفت!'' کہا: ''یا رسول اللہ (ص)! حق کی رضا کا کیا راستہ ہے؟'' فرمایا: ''نفس کو ناراض کرنا۔۔۔۔۔''

حضرت علی علیہ السلام:
۲۔ جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے، وہ ہر علم کی معرفت کی انتہا تک جا پہنچتا ہے۔ (غرر الحکم)
۳۔ جو اپنے نفس کو پہچان لے اسے چاہئے کہ قناعت اور پاکدامنی کو اپنائے۔ (غرر الحکم)
۴۔ جو اپنے آپ کو پہچان لے اسے چاہئے کہ احتیاط اور پشیمانی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑے، اس بات کے خوف سے کہ معلومات حاصل ہو جانے کے بعد کہیں اس کے قدم ڈگمگا نہ جائیں۔ (غرر الحکم)
۵۔ خود کو پہچاننے سے غفلت نہ کرو، کیونکہ اپنے آپ کو نہ پہچاننے والا ہر چیز سے جاہل ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)
۶۔ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا، اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ (غرر الحکم)
۷۔ جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے، وہ اس سے جہاد کرتا ہے اور جو اس سے بے خبر رہتا ہے اسے کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ (غرر الحکم)
۸۔ جو اپنے آپ کو دوسروں کے امور سے مشغول رکھے (اور خود سے بیگانہ رہے) وہ تاریکیوں میں بھٹکتا رہے گا اور ہلاکتوں کی دلدل میں پھنس جائے گا اور خود کو نہیں پہچان سکے گا۔ (غرر الحکم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۹۔ تمہاری خود شناسی جیسی کوئی معرفت نہیں۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۵)

موضوع آیت ۳۷۔ استمناء

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ خبردار آگاہ رہو! خدا کی، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس شخص پر جو میرے حق سے کچھ کم کرے یا میری عترت (اہلبیتؑ) کا انکار کرے ۔۔۔۔ یا کسی چوپائے سے بدفعلی کرے یا مشت زنی کرے۔

(کنزالعمال حدیث ۴۴۰۵۷)

۲۔ مشت زنی کرنے والا ملعون ہے۔

(بحارالانوار جلد ۱۰۴ ص ۳۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۳۔ ایک شخص کو حضرت علی علیہ السلام کے پاس لایا گیا جس نے مشت زنی کی تھی، تو آنجنابؑ نے (سزا کے طور پر) اس کے ہاتھ پر اتنا مارا کہ وہ سرخ ہوگیا، پھر بیت المال کے خرچہ سے اس کی شادی کرادی۔

(وسائل الشیعہ جلد ۱۸ ص ۵۷۴)

۴۔ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ توان سے کوئی بات کرے گا اور نہ ہی انہیں (رحمت کی نگاہ سے) دیکھے گا، نہ انہیں (گناہ سے) پاک کرے گا اوران کے لئے دردناک عذاب ہے (اور وہ یہ ہیں)

۱۔ اپنی داڑھی کے بال نوچنے والا۔

۲۔ مشت زنی کرنے والا۔

۳۔ جس سے لواط کیا جائے۔

(بحارالانوار جلد ۷۹ ص ۹۵)

فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ

تو آپ اس کی پیروی کریں ● پھر اس (کے حقائق و وضاحت) کا بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے ● ایسا نہیں ہے

تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾

(جیسا تم سمجھتے ہو) بلکہ تم نے جلد ختم ہونے والی دنیا کے ساتھ دل لگا رکھا ہے ● اور آخرت کو چھوڑ رکھا ہے ●

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا

اس دن (کچھ) چہرے شاداب تروتازہ ہوں گے ● اپنے رب کی (مہربانی اور اجر کی)

نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ اَنْ

طرف دیکھ رہے ہوں گے ● اور اس دن (کچھ) چہرے مرجھائے ہوئے ہوں گے ● کیونکہ وہ جانتے ہوں گے

يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾

کہ کمر شکن عذاب سے دوچار ہوں گے ● ایسا ہرگز نہیں اس وقت جب (موت کے قریب) جان حلق تک پہنچ جائے گی ●

وَ قِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَ

اور کہا جائے گا: شفا دینے والا کون ہے؟ ● اور (مرنے والا) جان لے گا کہ جدائی (کا وقت) ہے ● اور

الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ

اور ایک پاؤں کی پنڈلی دوسری سے مل جائے گی (ہلنے جلنے سے رہ جائے گی) ● اس دن تمہارے رب کی

ِالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ

طرف چلایا جائے گا ● جس نے نہ تو (حق کی) تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی ● بلکہ جھٹلایا

وَ تَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ

اور منہ پھیر لیا ● پھر اکڑتے ہوئے اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا ● (خدائی عذاب) تیرے لائق اور

فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ

زیادہ لائق ہے ● پھر تیرے زیادہ لائق اور زیادہ لائق ہے ● آیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ اسے

اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾

ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ ● آیا وہ (رحم میں) ٹپکایا جانے والا منی کا ایک قطرہ نہیں تھا؟ ●

ع ۱ ۱۷

فضائل سورہ دہر (انسان):
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
جو شخص ہر پنجشنبہ (جمعرات) کی صبح کو اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ حورالعین کے ساتھ اس کی شادی کردے گا اور وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا۔
(ثواب الاعمال)

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ

پھر لوتھڑا بنا پھر (اللہ نے) اسے خلق کیا پھر اسے معتدل بنایا● پھر اس سے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ

مرد اور عورت کا جوڑا بنایا ● کیا اس ذات کو یہ قدرت حاصل

عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

نہیں کہ مرنے والوں کو زندہ کرے؟●

ع ۲ / ۱۸

سُوْرَةُ الدَّهْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتُهَا ۳۱

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ

کیا انسان پر زمانے کا ایسا کوئی دورانیہ گزرا ہے جس میں

شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا؟● یقینا ہم نے انسان کو (زن و مرد کے)

اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا

مخلوط نطفے سے پیدا کیا ہے تاکہ اسے آزمائیں، پس اسے سننے دیکھنے والا بنایا● بتحقیق ہم نے اسے

هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّآ

(حق کی) راہ دکھلا دی ہے خواہ وہ (اسے اپنا کر) شکر ادا کرنے والا بنے یا ناشکرا● یقیناً ہم

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِيْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ

نے کافروں کے لیے زنجیر، طوق اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے● بے شک

الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۵﴾

نیک لوگ ایسے پیالوں سے پئیں گے جن میں (خوشبودار نباتات) کافور ملی ہوگی●

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾

ایک چشمے سے بندگانِ خدا پئیں گے، اسے جیسے چاہیں گے جاری کریں گے●

یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ

وہ اپنی نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی نے

مُسْتَطِیْرًا ﴿۷﴾ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا

اپنی لپیٹ میں لیا ہوگا● اور غذا سے محبت کرنے کے باوجود اسے مسکین،

وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ

یتیم اور اسیر کو دے دیتے ہیں● (اور کہتے ہیں) ہم خدا کی رضا کے لیے تمہیں کھانا دیتے ہیں اور تم سے

مِنْکُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا

کسی قسم کی جزا اور شکریئے کے خواہش مند نہیں ہیں● یقیناً ہم اپنے پروردگار سے اس دن

یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ

سے ڈرتے ہیں جو بھیانک اور خطرناک ہے● پس اللہ انہیں اس دن کے شر سے بچالے گا

وَ لَقّٰھُمْ نَضْرَۃً وَّ سُرُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَ جَزٰھُمْ بِمَا صَبَرُوْا

اور ان کا سامنا مسرت اور بہت بڑی خوشی سے کرائے گا۔ اور انہوں نے جو صبر کیا ہے اس کی وجہ سے بہشت اور

جَنَّۃً وَّ حَرِیْرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّکِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَآئِکِ لَا

حریر کا لباس اس کے اجر میں ہے● وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں

یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْھَرِیْرًا ﴿۱۳﴾ وَ دَانِیَۃً عَلَیْھِمْ

گے نہ وہاں سورج کو دیکھیں گے اور نہ ہی سردی کو● اور درختوں کا سایہ ان کے نزدیک

ظِلٰلُھَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُھَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾ وَ یُطَافُ عَلَیْھِمْ

سروں پر ہوگا اور پھلوں کے خوشے ان کی دسترس میں ہوں گے● اور ان کے اطراف

بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّ اَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْرَاْ ﴿۵۱﴾ قَوَارِیْرَاْ

میں نقرئی برتن اور بلوری صراحیاں گردش میں ہوں گی۔ چاندی کے بلوری ظروف

مِنْ فِضَّۃٍ قَدَّرُوْھَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَ یُسْقَوْنَ فِیْھَا کَاْسًا

ہوں گے (جن کا مقرر اور معین) اندازہ کیا ہوا ہے● اس بہشت میں انہیں ایسے جام پلائے جائیں

موضوع آیت ۷۔ نذر

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۱۔اپنے اوپر حقوق کو واجب قرار نہ دو اور مصیبتوں پر صبر سے کام لو۔(وسائل الشیعہ جلد۶ ص۱۸۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔اللہ تعالیٰ کے اس قول:''ویوفون بالنذر ۔۔'' کے بارے میں فرمایا:''جب حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام بچپن میں بیمار ہوئے اور حضرت رسول خدا نے ان کی عیادت فرمائی اس وقت آپؐ کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے ، ان میں سے ایک نے حضرت امام علی علیہ السلام سے کہا:''یا ابا الحسن! آپ اپنے ان بچوں کے بارے میں خدا سے منت کیوں نہیں مان لیتے کہ خداوند تعالیٰ انہیں شفاء عطا فرمائے؟''تو انھوں نے فرمایا:''خدا کی ذات کے شکر کے طور پر تین روزے رکھوں گا!''اسی طرح حضرت فاطمۃ الزہراؑ نے منت مانی،اسی طرح ان کی کنیز جناب فضہؓ نے بھی منت مانی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو لباس عافیت سے ملبوس فرمایا اور مذکورہ افراد نے روزے رکھے۔۔۔۔۔

(وسائل الشیعہ جلد۱۶ ص۱۹۰)

۳۔اسحاق بن عمار کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ:''میں نے اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر دو رکعت نماز ادا کروں گا وہ سفر یا حضر میں پڑھوں گا، تو کیا میں دن کے وقت سفر کی حالت میں پڑھ سکتا ہوں؟''امام علیہ السلام نے فرمایا:''ہاں پڑھ سکتے ہو!!''پھر ارشاد فرمایا:''اس قسم کے وجوب کو میں مناسب نہیں سمجھتا کہ انسان جسے اپنے اوپر واجب قرار دے دے''(وسائل الشیعہ جلد۱۶ ص۱۸۹)

كَانَ مِزَاجُهَا زَنۡجَبِيۡلًا ﴿١٧﴾ۚ عَيۡنًا فِيۡهَا تُسَمّٰى

گے جن میں زنجبیل (سونٹھ) ملائی گئی ہو گی● وہاں (بہشت میں) ایک چشمہ ہے جسے

سَلۡسَبِيۡلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۚ

"سلسبیل" کہا جاتا ہے● اور ہمیشہ جوان لڑکے (خدمت کے لیے) ان کے پاس گردش کر رہے ہوں

اِذَا رَاَيۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُـؤۡلُـؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا رَاَيۡتَ

گے۔ جب تم انہیں دیکھو گے تو سمجھو گے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں● اور جب تم اس جگہ کو دیکھو

ثَمَّ رَاَيۡتَ نَعِيۡمًا وَّمُلۡكًا كَبِيۡرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ

گے تو ایک فراواں نعمت اور بہت بڑی سلطنت کو دیکھو گے● ان کے جسموں پر سبز نازک اور

سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ ۖ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ

ضخیم دیبا کے لباس ہوں گے اور چاندی کے کنگنوں سے مزین ہوں

فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰٮهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا

گے اور ان کا رب انہیں پاک و پاکیزہ کرنے والی شراب پلائے گا● (ان سے کہا جائے گا) یہ تمہاری

كَانَ لَـكُمۡ جَزَآءً وَّكَانَ سَعۡيُكُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ﴿٢٢﴾ۧ اِنَّا نَحۡنُ

جزا ہے اور تمہاری کوشش قابلِ قدر ہے● یقیناً ہم ہی نے

نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِيۡلًا ﴿٢٣﴾ۚ فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَ

آپؐ پر قرآن کو تدریجاً نازل فرمایا ہے● پس اپنے رب کے حکم کی بنا پر صبر کریں اور

لَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ اٰثِمًا اَوۡ كَفُوۡرًا ﴿٢٤﴾ۚ وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ

ان میں سے کسی گنہگار یا کافر شخص کی اطاعت نہ کریں● اور صبح و شام اپنے

بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ﴿٢٥﴾ۖۚ وَمِنَ الَّيۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ

پروردگار کے نام کو یاد کریں● اور رات کے کچھ حصے میں اس کیلیے سجدہ کرو اور رات کے طولانی حصے

لَيۡلًا طَوِيۡلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَةَ وَيَذَرُوۡنَ

میں اس کی تسبیح کیا کرو● بے شک یہ لوگ جلد گزر جانے والی (دنیا) کو دوست رکھتے ہیں اور ایک سخت

ع ۲۲ / ۱۹

وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَآ

بھاری دن (قیامت) کو پس پشت ڈال دیتے ہیں ● ہم ہی نے انہیں پیدا کیا ہے اور جوڑ جوڑ کو

اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ

مضبوط بنایا ہے اور ہم جب چاہیں ان جیسوں کو بدل کر دوسروں کو ان کی جگہ پر لے آئیں ● بے شک

هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾

یہ آیات نصیحت کا ذریعہ ہیں، پس جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف راستے کو اختیار کرے ●

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر وہ جو خدا چاہتا ہے، یقینا اللہ تعالیٰ دانا و

حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۗ وَالظّٰلِمِيْنَ

حکمت والا ہے ● جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کردیتا ہے اور ظالموں کے لیے

اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ●

ع

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٥٠

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّ

پے در پے بھیجے جانے والوں کی قسم ● پس خوفناک طوفانوں کی قسم ● (حق کو) اچھے

النّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿٣﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾

طریقے سے پھیلانے والوں کی قسم ● پس ان کی قسم جو (حق اور باطل کے درمیان) مکمل طور پر فرق کرتے ہیں۔

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا

پس جو ذکر (اور انبیاء پر وحی) القاء کرتے ہیں ● عذر (کے رفع کرنے) یا خبردار اور تنبیہ کرنے کے لیے ● جس کا تم

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَاِذَا

سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ واقع ہو کر رہے گا ● پس جب ستارے بے نور ہو جائیں گے ● اور جب

فضائل سورہ مرسلات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص سورہ مرسلات کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان معرفت کا سلسلہ قائم کردے گا۔

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۳۱۔ رحمت الٰہی کے اسباب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرا رب مجھ پر مہربان رہے (اس کی کیا صورت ہے؟) حضور اکرمؐ نے فرمایا: ''تم اپنے آپ پر مہربانی کرتے رہو! اور خلق خدا سے بھی مہربانی سے پیش آؤ، خدا تم پر مہربان ہوگا''

(کنزالعمال حدیث ۴۴۱۴)

۲۔اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو اطاعت کا حکم دیا ہے اس پر عمل کر کے اسکی رحمت کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھو۔(تنبیہ الخواطر ص ۳۶۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۳۔تم ہمیشہ تمام لوگوں پر مہربانی کا ارادہ دل میں رکھے رہو یہ نزول رحمت کا بہترین ذریعہ ہے۔(غرر الحکم)

۴۔کمزوروں پر رحم کرنے سے رحمت کے نازل ہونے کو طلب کیا جاسکتا ہے۔(غرر الحکم)

۵۔رحم و کرم بجالانے سے ہی رحمت کے نزول کو طلب کیا جاسکتا ہے۔(غرر الحکم)

۶۔عفو و بخشش کے ذریعہ رحمت خدا نازل ہوتی ہے۔

(غرر الحکم)

۷۔ذکر خدا ہی سے اس کی رحمت کے نزول کو طلب کیا جاسکتا ہے۔(غرر الحکم)

۸۔(آخری زمانہ کے بارے میں فرماتے ہیں) اور وہ زمانہ ایسا ہوگا جس میں وہ خوابیدہ یعنی غیر معروف مومن ہی بچ کر نکل سکے گا کہ جو سامنے آنے پر نہ پہچانا جائے اور نگاہ سے اوجھل ہونے پر اسے ڈھونڈا نہ جائے۔۔۔۔۔۔ نہ وہ ادھر ادھر کا کچھ لگائے پھرتے ہیں (لگائی بجھائی کا کام نہیں کرتے) اور نہ لوگوں کی برائیاں اچھالتے ہیں نہ ان کے راز فاش کرتے ہیں اللہ انہیں لوگوں کے لئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔(نہج البلاغہ ۱۰۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۹۔خدا کی بارگاہ میں اچھی طرح رجوع کر کے خود کو اس کی رحمت اور بخشش کیلئے پیش کرو اور اچھی طرح رجوع کرنے کے لئے رات کی تاریکی میں خالص دعا اور مناجات کے ذریعہ سے اس کی مدد حاصل کرو۔

(بحاالانوار جلد ۷۸ ص ۱۶۴)

السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ وَ اِذَا

آسمان پھٹ جائے گا ● اور جب پہاڑ جڑوں سے اکھیڑ دیئے جائیں گے ● اور جب رسولوں کے لیے

الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲ لِيَوْمِ

(گواہی دینے کی خاطر) وقت معین کیا جائے گا ● کس دن کے لیے وقت مقرر کیا گیا ہے؟ ● فیصلے کے

الْفَصْلِ ۝۱۳ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝۱۴

دن کے لیے ● آپ کی توجہ ہے کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ●

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۵ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۶

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے عذاب ہے ● کیا ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کیا؟ ●

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۷ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۸

پھر دوسروں کو ان کے پیچھے لے آئیں گے ● ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں ●

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۹ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے عذاب ہے ● کیا ہم نے تمھیں پست و حقیر پانی سے پیدا

مَّهِيْنٍ ۝۲۰ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۲۱ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۲

نہیں کیا؟ ● پس ہم نے اسے ایک پائیدار قرار گاہ میں رکھا ● ایک مقررہ مدت تک ●

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝۲۳ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

پس ہم نے اندازہ کیا اور ہم اچھی طرح اندازہ کرنے والے ہیں ● اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۲۴ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝۲۵ اَحْيَآءً

کے لیے عذاب ہے ● کیا ہم نے زمین کو جمع ہونے کا مقام نہیں بنایا؟ ● زندوں

وَّ اَمْوَاتًا ۝۲۶ وَّ جَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّ

اور مُردوں کے لیے ● اور اس میں ہم نے بلند و بالا پہاڑ بنائے ہیں اور

اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝۲۷ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۲۸

تمھیں خوشگوار پانی پلایا ہے ● اس دن جھٹلانے والوں کے لیے عذاب ہے ●

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى

(مجرموں سے کہا جائے گا) چلے جاؤ اس کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ● چلے جاؤ اس

ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّ لَا يُغْنِیْ مِنَ

سایہ کی طرف جس کے تین حصے ہیں ● جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ آگ کے شعلوں

اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ

سے بچاتا ہے۔ یقیناً دوزخ ایک محل کے اندازے میں شعلے برساتی ہے ● گویا زرد

جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾ هٰذَا

رنگ کے اونٹ ہیں ● اس دن جھٹلانے والوں کے لیے عذاب ہے ● اس دن

يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

(مجرمین) کچھ نہیں بول سکیں گے۔ اور انہیں اجازت نہیں دی جائے گی کہ عذر خواہی کریں ●

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے عذاب ہے ● یہ دن، جدائی کا دن ہوگا کہ

جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾

تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو جمع کیا تھا ● پس اگر تمہارے پاس کوئی راہ چارہ ہے تو اسے اختیار کرو ●

ع ١ ٢١

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے عذاب ہے ● یقیناً متقی گھنی چھاؤں اور چشموں

عُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

میں ہوں گے ● اور جس قسم کا میوہ چاہیں گے موجود ہوگا ● جو اعمال تم انجام دیتے

هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی

رہے ان کے بدلے میں تم کھاؤ پیو تمہیں گوارا ہو ● یقیناً ہم نیک لوگوں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ كُلُوْا وَ

ایسی ہی جزا دیتے ہیں ● اس دن جھٹلانے والوں کے لیے عذاب ہے ● کھاؤ اور

موضوع آیت ۴۴ محسن (نیکوکار)

حضرت علی علیہ السلام:

۱۔ محسن (نیکوکار) کی اعانت کی جاتی ہے اور بدکار کی توہین کی جاتی ہے۔ (غررالحکم)

۲۔ محسن (نیکوکار) زندہ ہوتا ہے خواہ وہ مُردوں کی منزل میں منتقل ہو جائے۔ (غررالحکم)

۳۔ محسن وہ ہوتا ہے جس کا لوگوں پر احسان عام ہو۔ (غررالحکم)

۴۔ بے شک مومنین ہی محسن ہوتے ہیں۔ (غررالحکم)

۵۔ ہر محسن کے ساتھ لوگوں کو انس ہوتا ہے۔ (غررالحکم)

۶۔ جو لوگوں کے ساتھ احسان کرتا ہے وہ ان کی دائمی محبت خرید لیتا ہے۔ (غررالحکم)

۷۔ جس کے احسان زیادہ ہوتے ہیں اس کے بھائی اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ (غررالحکم)

۸۔ محبت کا سبب احسان ہے۔ (غررالحکم)

۹۔ احسان محبت ہے۔ (غررالحکم)

تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

چند روزہ مفاد اٹھا لو یقینا تم ہی مجرم ہو● اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

کے لیے عذاب ہے● اور جب انہیں رکوع کرنے کا کہا جاتا ہے تو رکوع نہیں کرتے●

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے عذاب ہے● پس اس (قرآن) کے بعد کس بات پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

ایمان لائیں گے؟●

سُوْرَةُ النَّبَاِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۴۰ ۷۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ

کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں؟● ایک بڑی خبر کے متعلق● وہی کہ جس

هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا

کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں● ایسا نہیں ہے، بہت جلد جان لیں گے● پھر بھی ایسا نہیں،

سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّ

بہت جلد جان لیں گے● کیا ہم نے زمین کو بستر قرار نہیں دیا؟● اور

الْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّ جَعَلْنَا

پہاڑوں کو میخوں (کی مانند)؟● اور تمہارا جوڑا خلق کیا● اور تمہاری نیند

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّ جَعَلْنَا

کو آرام کا ذریعہ بنایا● اور رات کو پردہ بنایا● اور دن کو معاش

النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾

و روزی کی تلاش کا وقت بنایا● اور تمہارے اوپر سات محکم (آسمان) بنائے●

فضائل سورہ نبأ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص روزانہ پابندی کے ساتھ سورۃ النبأ کی تلاوت کرے گا سال کے ختم ہونے سے پہلے اسے بیت اللہ کی زیارت کا شرف حاصل ہو گا۔

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۱۱۔ ہاتھ کی کمائی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی سے بہتر کوئی اور کھانا نہیں کھاتا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (کنزالعمال حدیث ۹۲۲۳)

۲۔ انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی سے جو بھی کھانا کھاتا ہے اللہ کے نزدیک وہ بہت ہی محبوب ہوتا ہے اور جو شخص تھک ہار کر سو جائے اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ (کنزالعمال حدیث ۹۲۲۸)

۳۔ پاکیزہ کاروبار وہ ہوتا ہے جسے انسان اپنے ہاتھوں سے انجام دیتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۹۲۲۰)

۴۔ پاکیزہ کاروبار وہ ہوتا ہے جسے انسان اپنے ہاتھوں سے بجالائے اور ہر نیک تجارت بھی پاکیزہ کاروبار ہوتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۹۱۹۶)

۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام ایک موچی کے پاس سے گزرے تو اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے فلاں شخص! اپنے ہاتھ کی کمائی سے غذا کھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوست رکھتا ہے جو کماتا ہے اور کھاتا ہے اور اسے دوست نہیں رکھتا جو کھاتا تو ہے لیکن کماتا نہیں!'' (تنبیہ الخواطر ص ۳۵)

۶۔ کاروبار کی تلاش میں سستی نہ کیا کرو، کیونکہ ہمارے آباؤ اجداد تو دوڑ دوڑ کر کاروبار تلاش کیا کرتے تھے۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ ص ۹۵)

وَّ جَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ

اور (سورج کو) روشن چراغ بنایا● اور تہہ بہ تہہ بادلوں سے بڑی مقدار

مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ

میں پانی برسایا● تاکہ اس کے ذریعہ سے اناج اور نباتات● اور گھنے درختوں والے باغات

اَلۡفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ مِيۡقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوۡمَ يُنۡفَخُ

باہر نکالیں● یقینا جدائی کا دن (تمہارے ساتھ ہمارے) وعدہ کا وقت ہے● جس دن صور

فِى الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ

پھونکا جائے گا اور تم گروہ گروہ ہو کر آؤ گے● اور آسمان کو کھول دیا جائے گا اور وہ کھلے دروازوں

فَكَانَتۡ اَبۡوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُيِّرَتِ الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

کی صورت اختیار کر لے گا● اور پہاڑوں کو چلایا جائے گا اور وہ ریت کی مانند ہو جائیں گے●

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيۡنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

یقیناً دوزخ گھات میں ہے● سرکش لوگوں کا ٹھکانہ اور پلٹ کر آنے کا مقام ہے●

لّٰبِثِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَحۡقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا بَرۡدًا وَّ لَا

جس میں وہ مدتوں رہیں گے●اس (دوزخ) میں نہ تو ٹھنڈک کو چکھیں گے اور

شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيۡمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾

نہ پینے کی کسی چیز کو● سوائے کھولتے پانی اور غلیظ پیپ کے● یہ کہ ان کے گناہوں کے مطابق سزا ہے●

اِنَّهُمۡ كَانُوۡا لَا يَرۡجُوۡنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا

یہی لوگ تو تھے جو حساب کے دن کا باور نہیں کرتے تھے ●اور ہماری آیات کو بڑی سختی سے

كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَ كُلَّ شَىۡءٍ اَحۡصَيۡنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوۡقُوۡا

جھٹلاتے تھے ●(لیکن) ہم نے ہر چیز کا حساب اپنی کتاب میں رکھ دیا تھا ●پس تم چکھو، کیونکہ تمہارے

فَلَنۡ نَّزِيۡدَكُمۡ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ ع ۱ ۳۰

عذاب کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہیں کریں گے ●یقیناً متقی لوگوں کے لیے نجات اور بہت بڑی کامیابی ہے●

حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا

مختلف قسم کے باغات اور انگور ● اور ایک جیسی ہم سن و سال خوبصورت اور دل ربا بیویاں ● اور

دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً

لبریز جام ● وہاں پر نہ تو کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ ہی کوئی تکذیب ● تمہارے

مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

پروردگار کی طرف سے حساب شدہ جزا ہے ● جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس

وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ

کا پروردگار ہے (جو) چشمہ رحمت ہے (اس کے باوجود) اس سے بات کرنے کی کسی میں جرات نہیں ● جس دن

يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۛ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ

روح اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے۔ کوئی بات نہیں کرسکے گا مگر وہی کہ جسے

اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ

(خداوند) رحمان اجازت دے گا اور وہ صاف سیدھی بات کرے گا ● وہ دن، حق کا دن ہے (اور واقع

الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ

ہو کر رہے گا) پس جو شخص چاہے اپنے رب کی بازگشت کی راہ کا انتخاب کرے ● یقیناً ہم نے

اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

تمہیں قریبی عذاب سے خبردار کردیا ہے، جس دن انسان اسے دیکھ لے گا جو اس نے

يَدٰهُ وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

پہلے سے بھیج دیا تھا اور کافر کہے گا: ''اے کاش میں مٹی ہوتا'' ●

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۴۶

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾

(کافروں کی) روح کو سختی کے ساتھ قبض کرنے والے فرشتوں کی قسم ● (مومنوں کی) جان کو نرمی سے قبض کرنے والے فرشتوں کی

فضائل سوہ النازعات

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا وہ سیراب ہو کر مرے گا، سیراب ہو کر قبر سے اٹھایا جائے گا اور بہشت میں بھی سیراب ہو کر داخل ہو گا۔

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۳۸۔ ملائکہ کی صفات

حضرت علی علیہ السلام:

ا۔ (اے اللہ) وہ سب مخلوق سے زیادہ تیری معرفت رکھتے ہیں اور سب سے زیادہ تجھ سے ڈرتے ہیں اور سب سے زیادہ تیرے مقرب ہیں نہ وہ صلبوں میں ٹھہرے نہ شکموں میں رکھے گئے نہ ذلیل پانی (نطفہ) سے انکی پیدائش ہوئی اور نہ زمانے کے حوادث نے انہیں منتشر کیا وہ تیرے قرب میں اپنے مقام و منزلت کی بلندی اور تیرے بارے میں خیالات کی یکسوئی اور تیری عبادت کی فراوانی اور تیرے احکام میں عدم غفلت کے باوجود اگر تیرے رازہائے قدرت اس تہہ تک پہنچ جائیں کہ جو ان سے پوشیدہ ہے تو وہ اپنے اعمال کو بہت ہی حقیر سمجھیں گے۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۰۹)

وَّ السّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ﴿۴﴾

قسم ان فرشتوں کی جو تیزی کے ساتھ تیر رہے ہیں ● اور (حکم کی بجاآوری میں) ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرتے ہیں ●

فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ﴿۵﴾ یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۙ﴿۶﴾

اور (بندوں کے) امور کی تدبیر کرتے ہیں ● جس دن وحشتناک زلزلہ تمام چیزوں کو ہلا کر رکھ دے گا ●

تَتۡبَعُہَا الرَّادِفَۃُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ ۙ﴿۸﴾

اس کے پیچھے ایک اور زلزلہ واقع ہوگا ● اس دن دل ڈر کے مارے کانپ رہے ہوں گے ●

اَبۡصَارُہَا خَاشِعَۃٌ ۘ﴿۹﴾ یَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِی

(اور خوف سے) آنکھیں جھکی ہوں گی ● (جو دنیا میں) کہتے ہیں: کیا ہم (مرنے کے بعد) اپنی پہلی زندگی کی طرف

الۡحَافِرَۃِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَۃً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوۡا تِلۡکَ

دوبارہ پلٹائے جائیں گے؟ ● جب ہم گلی سڑی ہڈیاں ہو جائیں گے ● (خود سے) کہتے ہیں ایسی صورت

اِذًا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا ہِیَ زَجۡرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ۙ﴿۱۳﴾

میں یہ واپسی تو نقصان دہ ہوگی ● اس کے سوا کچھ نہیں کہ (یہ واپسی) ایک بڑی چنگھاڑ کے ساتھ عمل میں آئے گی ●

فَاِذَا ہُمۡ بِالسَّاہِرَۃِ ؕ﴿۱۴﴾ ہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ۘ﴿۱۵﴾

کہ ناگہاں سب لوگ عرصہ محشر میں حاضر ہوں گے ● کیا آپؐ تک موسیٰؑ کی سرگزشت پہنچی ہے؟ ●

اِذۡ نَادٰىہُ رَبُّہٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ۚ﴿۱۶﴾ اِذۡہَبۡ اِلٰی

جب ان کے رب نے انہیں طویٰ کی مقدس سرزمین میں آواز دی۔ فرعون کے پاس جاؤ

فِرۡعَوۡنَ اِنَّہٗ طَغٰی ﴿۱۷﴾ۖ فَقُلۡ ہَلۡ لَّکَ اِلٰۤی اَنۡ تَزَکّٰی ۙ﴿۱۸﴾ وَ

کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ پس اس سے کہو: کیا تم (نجاستوں سے) پاک ہونا چاہتے ہو؟ ● اور

اَہۡدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخۡشٰی ۚ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىہُ الۡاٰیَۃَ

میں تمہیں تمہارے رب کی طرف ہدایت کروں تاکہ تم اس سے ڈرو ● پس موسیٰؑ نے اسے بہت بڑا

الۡکُبۡرٰی ﴿۲۰﴾ۖ فَکَذَّبَ وَ عَصٰی ﴿۲۱﴾ۖ ثُمَّ اَدۡبَرَ

معجزہ دکھایا ● پس اس نے اسے جھٹلایا اور نافرمانی کی ● پھر اس کے لیے پیٹھ پھیر لی اس حال میں کہ

یَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ

(اس دعوت کو ختم کرنے کی) کوشش کرنے لگا ● پس اس نے (جادو گروں کو) اکٹھا کیا اور پکارا ● اور کہا: میں تمہارا

الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

بہت بڑا رب ہوں ● اس وقت اللہ نے اسے دنیا اور آخرت کی سزا میں گرفتار کرلیا ●

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا

یقیناً اس ماجرا میں ہر اس شخص کے لیے درس عبرت ہے جو (برے انجام سے) ڈرتا ہے۔ کیا تمہاری تخلیق زیادہ

اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَ

سخت ہے یا آسمان کی جسے اس نے بنایا ہے ● اس کی چھت کو بلند کیا اور اسے برابر کیا ● اور

اَغْطَشَ لَیْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ

اس کی رات کو تاریک اور دن کو روشن کیا ● اس کے بعد

ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَ

زمین کو بچھایا ● اور اس سے پانی اور چراگاہ کو باہر نکالا ● اور

الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾

پہاڑوں کو محکم اور مضبوط بنایا ● تاکہ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ بنیں ●

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ یَوْمَ یَتَذَكَّرُ

پس جب ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہوگا ● اس دن انسان اپنی

الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ

کوششوں کو یاد میں لائے گا ● اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لیے ظاہر ہو

یَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾

جائے گی ● تو جس نے سرکشی کی ● اور دنیا کی پست زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی ●

فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ

تو جہنم اس کا حقیقی ٹھکانہ ہے ● اور جو اپنے پروردگار کے مقام

ع ۲ ۲۶ ۳

موضوع آیت ۳۸۔ دنیا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اسمیں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اس شخص کے جو رضائے الٰہی کا طالب ہو۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۸۰)

۲۔ اولین وآخرین میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہوگا جو بروزِ قیامت اس بات کی تمنا نہیں کرے گا کہ اسے دنیا میں صرف کھانے کی ضروری مقدار عطا ہوتی۔ (بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۵۴)

۳۔ جو شخص کسی دنیادار کی دنیاداری اور لالچ کی بنا پر تعظیم کرتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے خدا اس پر ناراض ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ اور وہ جہنم کے آخری تابوت میں قارون کے ساتھ ہوگا۔
(بحار الانوار جلد ۷۶ ص ۳۶۰)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ اگر تمام اہل دنیا عقل مند بن جائیں تو دنیا خراب ہو جائے۔ (غرر الحکم)

۵۔ دنیا خسارے کا بازار ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ دنیا کا نام دنیا رکھا ہی اس لئے گیا ہے کہ وہ ہر شئے سے پست ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۳۵۵)

۷۔ دنیا کے ذریعے آخرت کو بچایا جاسکتا ہے۔
(نہج البلاغہ خطبہ ۱۵۴)

۸۔ تم دنیا سے اپنے دلوں کو نکال دو قبل اس کے کہ تمہارے جسم اس دنیا سے نکل جائیں کیونکہ اس دنیا میں تمہاری آزمائش ہے اور تم دنیا کے علاوہ کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ (بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۶۷)

۹۔ تمہاری دنیا میرے نزدیک اس پتی سے بھی زیادہ بے قدر ہے جو ٹڈی کے منہ میں ہو کہ جسے وہ چبا رہی ہو۔۔۔۔۔۔ علیؑ کو فنا ہونے والی نعمتوں سے کیا واسطہ۔ (شرح نہج البلاغہ جلد ۱۱ ص ۲۴۶)

۱۰۔ دنیا سے ڈرو کیونکہ اس کے حلال میں حساب اور حرام میں عذاب ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۳)

۱۱۔ دنیا جال کی مانند ہے جو اس کی طرف رغبت کرتا ہے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۲۔ ہر برائی کی جڑ دنیا کی محبت ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۳ ص ۷)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۱۳۔ جو شخص دنیا سے محبت کرتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف جاتا رہتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۳۱۵)

رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

ڈرا اور اپنے آپ کو خواہشات سے باز رکھا● تو بہشت اس کی یقینی

الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾

قرارگاہ ہوگی● لوگ آپؐ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کب واقع ہوگی؟●

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾

آپؐ کو اس کے بارے میں گفتگو سے کیا سروکار؟● اس کا خاتمہ اور انجام آپ کے رب کے پاس ہے●

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

آپ تو اسے خبردار کرنے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہے● جب وہ اسے دیکھیں گے تو گویا وہ (دنیا

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

اور برزخ میں) دن کے آخری حصہ یا اول حصہ سے زیادہ نہیں ٹھہرے●

سُوْرَةُ عَبَسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۴۲

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَ مَا يُدْرِيْكَ

ناک بھوں چڑھائی اور منہ پھیر لیا● اس وجہ سے کہ ایک نابینا اس کے پاس آیا● اور آپ کیا جانیں کہ شاید وہ پاکیزگی

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا

اور پارسائی اختیار کرے● یا نصیحت حاصل کرے اور نصیحت اسے فائدہ دے● لیکن جو

مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَ مَا عَلَيْكَ

خود کو بے نیاز سمجھتا ہے● پس آپ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں● اگر وہ پاک نہ ہو تو آپ

اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَ هُوَ

پر کچھ نہیں● اور جو شخص دوڑتا ہوا آپؐ کے پاس آیا● جبکہ وہ (خدا)

يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾

سے ڈرتا ہے● آپ اس سے بے رخی کرتے ہیں● ایسا نہیں ہے (جو وہ سمجھتے ہیں) یقیناً قرآن نصیحت کا ذریعہ

ع ۲

فضائل سورہ عبس

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص "عبس و تولی" اور "و اذا الشمس کورت" کو ملا کر پڑھے گا وہ اللہ کی مہربانی سے خیانت سے محفوظ رہے گا۔ اسی کے سایہ، اس کی کرامت اور اس کے بہشت میں ہوگا اور یہ اس کے رب کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ا۔ خندہ روئی اور ترش روئی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ا۔ خندہ روئی کا حسن دلوں کے بغض و کینہ کو دور کر دیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۷۲)

۲۔ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ روئی سے پیش آؤ یا ملاقات کرو۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۱۷۱)

۳۔ تم اپنے مال کے ذریعہ لوگوں (کو) اپنانے کی وسعت نہیں رکھتے بلکہ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی کیساتھ ایسا کرسکتے ہو لہٰذا تم ان سے کشادہ روئی اور خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آؤ۔

(کافی جلد ۲ ص ۱۰۳)

۴۔ خداوند عالم ایسے شخص کو سخت ناپسند کرتا ہے جو اپنے بھائیوں سے ترش روئی کیساتھ پیش آتا ہو۔

(مستدرک الوسائل جلد ۲ ص ۶۱)

حضرت علی علیہ السلام:

۵۔ خندہ پیشانی محبت کا جال ہے۔

(بحار الانوار جلد ۶۹ ص ۴۰۹)

۶۔ خندہ روئی شرفاء کا شیوہ ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ تم لوگوں سے خندہ پیشانی کیساتھ ملو تو کینے دور ہو جائیں گے۔ (غرر الحکم)

۸۔ محبت کا سبب خندہ روئی ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ تمہاری خندہ پیشانی تمہاری ذاتی شرافت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ اچھے انداز میں ملاقات اخوت کو مضبوط کر دیتی ہے۔ (غرر الحکم)

۱۱۔ جن چیزوں کے ذریعہ دوستوں کے دلوں کو اپنایا جا سکتا ہے اور دشمنوں کے دلوں سے کینوں کو دور کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہیں، ان سے ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے پیش آیا جائے، ان کی عدم موجودگی میں ان کے حال کو دریافت کیا جائے اور ان کی موجودگی کے وقت خندہ روئی کا اظہار کیا جائے۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۵۷)

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ

پس جو چاہے اسے یاد کرے اور اس سے نصیحت حاصل کرے ● باعزت صحیفوں میں ہے ● بلند مرتبہ

مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ

اور پاکیزہ ہے ● ان سفیروں کے ہاتھوں میں ● جو بزرگوار اور نیک سیرت ہیں ● اس (سرکش)

الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾

انسان کا برا ہو کہ کس قدر ناشکرا ہے؟ ● (خدا نے) اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ●

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ

ایک (ناچیز) نطفہ سے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھاک بنایا۔ پھر اس کے لیے (سعادت کی) راہ کو آسان

یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ

بنایا اور فراہم کیا ● پھر اسے موت دے گا اور قبر میں پہنچائے گا ● پھر جب چاہے گا اسے

اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾

دوبارہ اٹھائے گا ● ہرگز (ایسا نہیں) کیونکہ ابھی اس نے وہ کچھ انجام ہی نہیں دیا جس کا اسے خدا نے حکم دیا ہے ●

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ

پس چاہیے کہ انسان اپنی غذا کو دیکھے ● یقیناً ہم نے پانی کو (آسمان سے) اسی طرح گرایا ہے جیسا

صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا

گرانے کا حق ہے ● پھر ہم نے زمین کو بخوبی شگافتہ کیا ● اور ہمنے دانے

حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ

کو اگایا ● انگور اور سبزیوں کو بھی ● زیتون اور درخت خرما کو بھی ● اور

حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ

درختوں بھرے باغات کو ● اور میووں اور چراگاہ کو ● تمہارے اور تمہارے جانوروں کے

لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ

فائدہ کے لیے ● پس جس وقت مہیب آواز آئے گی ● اس دن انسان

الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِيۡهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيۡهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ

اپنے بھائی سے دور بھاگے گا● اپنی ماں اور باپ سے● اپنی شریک حیات اور

بَنِيۡهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امۡرِیٴٍ مِّنۡهُمۡ يَوۡمَئِذٍ شَاۡنٌ يُّغۡنِيۡهِ ﴿۳۷﴾

اولاد سے ●اس دن ہر انسان اپنے کام اور پریشانی میں ہوگا جو اسے (دوسروں کے کام آنے سے) بے نیاز کردے گا●

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسۡتَبۡشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

اس دن کچھ چہرے دمک رہے ہوں گے● ہنستے مسکراتے●

وَ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ عَلَيۡهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرۡهَقُهَا

اور کچھ چہرے اس دن ایسے ہوں گے جن پر (غم کا) غبار بیٹھا ہوگا● کالک نے ان کے چہروں کو

قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكَفَرَةُ الۡفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

ع ۱ ۴۲ ۵

ڈھانکا ہوا ہوگا● یہی لوگ ہی تو کافر اور بدکار ہوں گے●

سُوۡرَةُ التَّكۡوِيۡرِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۲۹

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ﴿۲﴾

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا اور تاریک ہو جائے گا● اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے●

وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ﴿۴﴾ وَ

اور جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا● اور جب حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی● اور

اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ﴿۵﴾ وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ﴿۶﴾ وَ

جب وحشی جانور اکٹھے کردیئے جائیں گے● اور جب سمندر کھولنے لگ جائیں گے● اور

اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ﴿۷﴾ وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ﴿۸﴾

جب جانوں کا جوڑا بنادیا جائے گا● اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا●

بِاَيِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا

کہ کس گناہ کے بدلے اسے قتل کیا گیا؟● اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے● اور جب آسمان

فضائل سورہ تکویر

حضرت رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ گویا قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھے تو اسے چاہئے کہ: ''اذا الشمس کورت'' کی تلاوت کرے۔
(مجمع البیان)

السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا

کو اپنی جگہ سے اکھاڑ دیا جائے گا ● اور جب دوزخ کو شعلہ ور کیا جائے گا ● اور جب بہشت کو (اہل

الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ﴿۱۴﴾

بہشت کے) نزدیک لایا جائے گا ● ہر شخص جان لے گا کہ اس نے کیا حاضر کیا ہے؟ ●

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الۡجَوَارِ الۡکُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَ

قسم ہے ان ستاروں کی جو پلٹ جاتے ہیں ● جو حرکت میں ہیں اور ڈوب جاتے ہیں ●

الَّیۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ﴿۱۷﴾ وَ الصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّہٗ

قسم ہے رات کی جب وہ جارہی ہوتی ہے ● قسم ہے صبح کی جب وہ روشن ہوتی ہے ● یقیناً یہ

لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ﴿۱۹﴾ ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ

قرآن ایک گرامی قدر پیغام لانے والے کا کلام ہے ● جو عرش کے مالک خداوند کے نزدیک طاقتور اور والا

مَکِیۡنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ﴿۲۱﴾ وَ مَا صَاحِبُکُمۡ

مقام رکھتا ہے ● (ایسا فرشتہ ہے) جس کی اطاعت کی جاتی ہے اور امین جانا جاتا ہے ● اور تمہارا ساتھی (پیغمبر خدا(ص)

بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدۡ رَاٰہُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲۳﴾ وَ مَا ہُوَ

مجنون نہیں ہے ● اور یقینی طور پر اس (فرشتہ وحی) کو روشن افق میں دیکھا ہے ● اور وہ

عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ﴿۲۴﴾ وَ مَا ہُوَ بِقَوۡلِ شَیۡطٰنٍ

غیب پر بخیل نہیں ہے ● اور وہ (قرآن) راندہ درگاہ شیطان کا

رَّجِیۡمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَیۡنَ تَذۡہَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ

کلام نہیں ہے ● پس تم کہاں جارہے ہو ● وہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت کے علاوہ

لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡکُمۡ اَنۡ یَّسۡتَقِیۡمَ ﴿۲۸﴾ وَ مَا

کچھ نہیں ہے ● تم سے ہر اس شخص کے لیے جو سیدھی راہ اپنانا چاہتا ہے ● اور تم

تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۹﴾

تو بس وہی کچھ چاہتے ہو جو عالمین کا رب اللہ چاہتا ہے ●

ع ۲۹

موضوع آیت ۱۲، جہنم

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔بے شک تمہاری (اس دنیا کی) یہ آگ جہنم کی آگ کا ستر واں (۷۰) حصہ ہے جبکہ ہر حصے کی حرارت اس کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۳۹۴۷۷)

۲۔جہنم! ایسی آگ ہے جس کے شعلوں کی ہولناک آواز تھمنے میں نہیں آئے گی جس میں مقید افراد کو آزادی نہیں ملے گی جس کے ٹوٹے ہوئے لوگوں کی شکستہ بندی نہیں ہوگی، جس کی گرمی سخت ہوگی، جس کی گہرائی دور تک ہوگی اور جس کا پانی پیپ ہوگا۔
(کنزالعمال حدیث ۴۴۲۲۵)

۳۔ایسی آگ جسے لوگوں کو کھانے کی بھوک ہوگی جس کی چیخ وپکار کی آوازیں بلند ہوں گی، جس کے شعلے روشن ہوں گے، جس کی تپش بہت زیادہ ہوگی، جس کے شعلوں کی آواز ڈراونی ہوگی جس کے بجھنے کا دور دور تک نام ونشان نہیں ہوگا جس کے شعلے سخت تر ہوتے جائیں گے اور جس کی جھڑکیاں نہایت خوفناک ہوں گی۔ (غررالحکم)

۴۔۔۔۔۔۔۔میں ایسی آگ کو کیونکر برداشت کرسکتا ہوں کہ اگر اس کی ایک چنگاری روئے زمین پر ڈال دی جائے تو اسے ایک ہی مرتبہ جلا کر بھسم کر ڈالے۔ (بحار جلد ۷۷ ص ۳۹۳)

جہنمی لوگ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔سب سے پہلے جہنم میں وہ حکمران داخل ہوگا جو اقتدار رکھنے کے باوجود عدل و انصاف سے کام نہیں لیتا، وہ مالدار داخل ہوگا جو اپنے مال کا حق ادا نہیں کرتا اور وہ غریب اور فقیر آدمی داخل ہوگا جو فخر و غرور سے کام لیتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۶۹ ص ۳۹۴)

سُوۡرَةُ الۡاِنۡفِطَارِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ١٩

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ ۙ﴿۲﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا● اور جب ستارے جھڑ جائیں گے●

وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۙ﴿۴﴾

جب سمندر کھولنے لگیں گے● جب قبروں سے اٹھایا جائے گا●

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ

توانسان کو معلوم ہوگا کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور پیچھے کیا چھوڑا ہے● اے انسان! کس چیز نے تجھے اپنے

مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الۡكَرِيۡمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِىۡ خَلَقَكَ

کریم رب کے بارے میں دھوکا دیا ہے؟● کہ جس نے تجھے پیدا کیا

فَسَوّٰٮكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِىۡۤ اَىِّ صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ

اور تیرے اعضاء کو برابر اور معتدل بنایا● جس صورت میں تجھے چاہا

رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلۡ تُكَذِّبُوۡنَ بِالدِّيۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ اِنَّ عَلَيۡكُمۡ

تیری ترکیب کی● پھر بھی تم قیامت (کے دن) کو جھٹلاتے ہو● حالانکہ یقینی طور پر تمہارے اوپر

لَحٰفِظِيۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيۡنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَعۡلَمُوۡنَ مَا

نگہبان (فرشتے مقرر کیے جاچکے ہیں)● معزز لکھنے والے● جو تم انجام دیتے ہو اسے

تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ۚ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ

جانتے ہیں● بے شک نیک لوگ ناز اور نعمتوں میں ہوں گے● اور یقینی طور پر بدکردار بھڑکتی

لَفِىۡ جَحِيۡمٍ ۚۖ﴿۱۴﴾ يَّصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ الدِّيۡنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا هُمۡ

آگ میں ہوں گے● قیامت کے دن اس میں پہنچیں گے اور جلیں گے● اور (ایک لمحہ بھی) اس

عَنۡهَا بِغَآئِبِيۡنَ ؕ﴿۱۶﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ۙ﴿۱۷﴾

سے غائب اور جدا نہیں ہوں گے● تم کیا جانو روز جزا کیسا دن ہے؟●

فضائل سورہ انفطار

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص بارش برسنے کے وقت اس کی تلاوت کرے گا ہر قطرے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کرتا جائے گا۔ (مجمع البیان)

موضوع آیت ۴

قبر میں کیا پوچھا جائے گا؟

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

ا۔ گویا تمہاری مدت عمر پوری ہوگئی اور ملک الموت نے تمہاری روح کو قبض کرلیا ہے اور تم ایک تنہائی کے گھر میں پہنچ چکے ہو اور تمہاری روح تمہارے اندر لوٹائی جاچکی ہے اور دو فرشتے یعنی منکر و نکیر سوالات اور شدید امتحان کے لئے تم پر اچانک ٹوٹ پڑے ہیں، تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تم سے تمہارے اس رب کے بارے میں سوال کریں گے جس کی تم عبادت کیا کرتے ہو، اس نبی کے بارے میں سوال کریں گے جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں، اس دین کے بارے میں پوچھیں گے جسے تم اپنائے ہوئے ہو، اس کتاب کے بارے میں پوچھیں گے جس کی تم تلاوت کیا کرتے ہو اور اس امام کے بارے میں پوچھیں گے جس کی ولایت کے تم قائل ہو، اس کے بعد تمہاری عمر کے بارے میں سوال کریں گے کہ تم نے اسے کہاں فنا کیا؟ مال کے بارے میں سوال کریں گے کہ کہاں سے حاصل کیا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ لہٰذا تم ابھی سے اس کی تیاری کرلو اور اپنے نفس کے بارے میں خوب غور و فکر سے کام لو اور امتحان، سوال اور آزمائش سے پہلے اس کا جواب تیار کرلو ۔۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۱۴۳)

ثُمَّ مَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ﴿۱۸﴾ يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـئًا ؕ وَ الۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

پھر تم کیا جانو کہ روز جزا کیسا دن ہے؟● جس دن کوئی شخص کسی کے لیے کوئی اختیار نہیں رکھتا ہوگا اور اس دن سارا فرمان صرف خدا ہی کے لیے ہوگا●

ع ۱۹

فضائل سورہ مطففین

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص اس کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ''رحیق مختوم'' (مہر شدہ پاکیزہ شراب) سے سیراب فرمائے گا۔ (مجمع البیان)

سُوۡرَةُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۳۶

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ﴿۱﴾ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ﴿۳﴾

تباہی ہے کم بیچنے والوں کے لیے● وہ کہ جو لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں● اور جب انہیں کچھ دیتے ہیں یا (کوئی چیز) تولتے ہیں تو کم کرتے ہیں●

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۴﴾ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۵﴾

آیا وہ گمان نہیں کرتے ہیں کہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟● ایک بڑے دن کے لیے●

يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۶﴾ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ﴿۷﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا سِجِّيۡنٌ ﴿۸﴾

جس دن لوگ عالمین کے پروردگار (کے سامنے حساب) کے لیے کھڑے ہوں گے● ایسا ہرگز نہیں (جیسا وہ سمجھتے ہیں) یقیناً بدکرداروں کا نامہ اعمال ''سجین'' میں ہے● آپ کیا جانیں ''سجین'' کیا ہے؟●

كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ﴿۹﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۱۱﴾ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ

یہ لکھی ہوئی (اور حتمی) سرنوشت ہے● اس دن جھٹلانے والوں کے لیے عذاب ہے● جو روز جزا کا انکار کرتے ہیں● اس کی تکذیب نہیں کرتا مگر ہر وہ شخص جو حد سے تجاوز کرنے والا گناہ گار ہے● جب بھی اس کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتا ہے گزشتہ

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا

کے قصے کہانیاں ہیں ● ایسا نہیں ہے، بلکہ ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ

یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

چڑھے ہوئے ہیں ● یاد رکھو وہ لوگ اس دن اپنے پروردگار (کی رحمت) سے (محروم و) محجوب ہوں گے ●

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ

پھر وہ جہنم (کی آگ) میں داخل ہوں گے ● پھر ان سے کہا جائے گا: یہی ہے وہ

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ

چیز جسے تم جھٹلاتے تھے ● یاد رکھو کہ نیک لوگوں کا اعمالنامہ ''علیین'' (بلند جگہ)

عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ

میں ہوگا ● آپ کیا جانیں کہ ''علیین'' کیا ہے؟ ● ایک لکھی ہوئی

مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ

کتاب ہے ● مقربین بارگاہ جسے دیکھتے رہتے ہیں ● بے شک نیک لوگ بہشت کے ناز اور نعمتوں

نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآىٕكِ یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِیْ

میں ہوں گے ● تختوں پر گاؤ تکیے لگائے نظارہ کررہے ہوں گے ● آپ ان

وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ

کے چہروں میں نعمتوں کی تازگی دیکھ لیں گے ● مہر شدہ خالص پاکیزہ شراب سے سیراب

مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ

کیے جائیں گے ● جس کی مہر مشک کی ہو گی، اس کے لیے رغبت کرنے والوں کو

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا

رغبت کرنا چاہیے ● اور اس کے ساتھ تسنیم ملی ہوگی ● اس چشمہ

یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا

سے مقربان (بارگاہِ الٰہی) نوش فرمائیں گے ● یقیناً جنہوں نے جرم

موضوع آیت ۱۴

گناہ کے آثار ونتائج اوران کا کفارہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔گناہوں سے بچتے رہو کیونکہ یہ نیکیوں کو مٹادیتے ہیں اس لئے جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اسے وہ بات بھول جاتی ہے جسے وہ جانتا ہوتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۷۷)

۲۔گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ نہ تو نماز ہوسکتی ہے اور نہ ہی صدقہ، سوال کیا گیا یا رسول اللہ! تو پھر کونسی چیز کفارہ ہوسکتی ہے؟ فرمایا: ''معیشت کی تلاش میں رنج وغم''۔

(بحار جلد ۷۳ ص ۱۵۷)

۳۔رنج وغم کی گھڑیاں گناہوں کے کفارے کی گھڑیاں ہوتی ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۶۷ ص ۲۴۴)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔سنگدلی کی وجہ سے آنکھیں خشک ہوجاتی ہیں اور گناہوں کی کثرت کی وجہ سے دل سخت ہوجاتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۵۴)

۵۔مظلوم کی امداد اور رنج وغم میں مبتلا انسان کے رنج وغم کو دور کرنا بہت بڑے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۵ ص ۲۱)

۶۔جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی بیماری میں مبتلا کرتا ہے تو اسی مقدار میں اس کے گناہ بھی گرجاتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

۷۔بندہ کبھی ایسا گناہ بھی کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کا رزق روک لیا جاتا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۱۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۸۔جب انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوجاتا ہے اگر توبہ کرلے تو سیاہ نقطہ مٹ جاتا ہے اور اگر گناہوں میں مگن رہے تو سیاہی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل کو ڈھانپ لیتی ہے اور وہ کبھی گناہ سے چھٹکارہ پاکر نجات حاصل نہیں کرپاتا۔

(بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۲۷)

۹۔اللہ تبارک وتعالیٰ کسی بندے کو نعمت عطا کرنے کے بعد اس وقت تک سلب نہیں کرتا جب تک وہ ایسا گناہ نہ کرے جو نعمت کے ختم ہونے کا موجب ہوجاتا ہے۔ (بحارالانوار جلد ۷۳ ص ۳۳۹)

فضائل سورہ انشقاق

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے اعمالنامہ کو پس پشت دینے سے محفوظ رکھے گا۔ دائیں ہاتھ میں دے گا) (مجمع البیان)

مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

ارتکاب کیا تھا وہ مومنین پر ہنستے تھے ● اور جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تھے تو طنزیہ طور پر

يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا

آنکھوں کے اشارے کرتے تھے ● اور جب وہ اپنے گھر والوں (اور اپنے گمراہ ہم فکر لوگوں) کے پاس لوٹتے تو (مذاق اڑاتے

فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾

ہوئے) طنز کرتے ہوئے لوٹتے تھے ● اور جب اہلِ ایمان کو دیکھتے تو کہتے کہ یقیناً یہی لوگ گمراہ ہیں ●

وَ مَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ

حالانکہ وہ مومنین پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے ● پس آج

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ

مومنین ان کفار پر ہنس رہے ہوں گے ● جبکہ وہ بہشتی مسندوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے

يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

ہوں گے ● کہ کیا کفار نے اپنے کرتوتوں کی سزا دیکھ لی ہے؟ ●

سُوْرَةُ الِانْشِقَاقِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۲۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۲﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا ● اور اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرے گا جو اس کا حقدار ہے ●

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿۴﴾

اور جب زمین پھیلا دی جائے گی ● اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی ●

وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ

اور اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرے گی جو اس کے لیے سزاوار ہے ● اے انسان! تو مشقت اٹھا کر اپنے

كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ

رب کی طرف جانے والا ہے، آخر کار اس سے ملنے والا ہے ● پس جس کا نامہ اعمال اس کے

كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوۡفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيۡرًا ۙ﴿۸﴾

داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا● اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا●

وَّ يَنۡقَلِبُ اِلٰۤى اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ

اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی سے پلٹے گا● اور جس کا نامہ اعمال اس کی پشت کے پیچھے

وَرَآءَ ظَهۡرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوۡفَ يَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ يَصۡلٰى

دیا جائے گا● پس وہ جلد ہی موت کو پکارے گا● اور وہ جہنم

سَعِيۡرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ

میں جلتا رہے گا● یقیناً یہ اپنے گھر والوں میں خوش رہتا تھا● بے شک اس کا یہ گمان تھا کہ اسے لوٹ

اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۛۚ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى ۛۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا ؕ﴿۱۵﴾

کر (اللہ کی طرف) جانا ہی نہیں ہے● ہاں! اس کا پروردگار یقینا اس (کے عمل) کو دیکھ رہا تھا●

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَ الَّيۡلِ وَ مَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ

مجھے قسم ہے شفق (غروب کے بعد سرخی) کی● قسم ہے رات کی اور جو (اپنے سیاہ پردے میں) جمع کرتی ہے● اور

الۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾ لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾

قسم ہے چاند کی جب وہ کامل ہوتا ہے● کہ تم ہمیشہ ایک حال سے دوسرے حال میں تبدیل ہوتے رہتے ہو●

فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا

پس انہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے؟- اور جب ان کے لیے قرآن پڑھا جاتا ہے تو

يَسۡجُدُوۡنَ ؕ السجدة ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ۖ﴿۲۲﴾ وَ اللّٰهُ

سجدہ کیوں نہیں کرتے؟● بلکہ کفار تو (آیاتِ الٰہی کو) جھٹلاتے ہیں- اور اللہ تعالیٰ بہتر

اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ۖ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۙ﴿۲۴﴾ اِلَّا

جانتا ہے جو وہ دل میں رکھتے ہیں● پس آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیں● مگر جو

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۲۵﴾

ایمان لے آئے اور صالح اعمال انجام دیئے ان کے لیے نہ ختم ہونے والا (بے منت کے) اجر ہے●

السجدة

ع ۲۵ ۹

موضوع آیت ۹، خوشی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص اپنے کسی مومن بھائی سے دنیا کے دکھوں میں سے کسی دکھ کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کے ستر دکھوں کو دور کردے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۳۱۲)

۲۔ جنت میں ایک گھر ہے جس کا نام ''دارالفرح'' ہے اس میں صرف مومنین کے یتیم بچوں کو خوش کرنے والا ہی جائے گا۔

(کنزالعمال حدیث ۶۰۰۹)

۳۔ جنت میں ایک گھر ہے جس کا نام ''دارالفرح'' یعنی خوشی کا گھر ہے اس میں صرف وہی شخص جائیگا جو مومنین کے چھوٹے معصوم بچوں کو خوش کرتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۶۰۰۸)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ خوشی دل کو کشادہ کرتی ہے اور تروتازگی کو برانگیختہ کرتی ہے، جبکہ غم دل کو تنگ کردیتا ہے اور کشادگی کی بساط کو لپیٹ دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ تیری زیادہ خوشی اس اچھائی میں ہونی چاہئے جو تو نے آخرت کے لئے بھیج دی ہے اور غم اس بات پر ہو کہ جو تمہارے ہاتھوں سے جاتی رہے۔

(غرر الحکم)

۶۔ خوشیوں کے برابر ہی غم ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۷۔ تین خوبیوں میں خوشی ہوتی ہے:

۱۔ وفا ۲۔ حقوق کی نگہداشت

۳۔ مصائب میں ثابت قدمی۔

(بحار الانوار جلد ۷۸ ص ۲۳۷)

۸۔ ۔۔۔۔۔۔ خدا کی قسم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کی حاجت روائی سے خوش ہوتے تھے جب انہیں کوئی حاجت پیش کی جاتی تھی۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۳۲۸)

۹۔ تم یہ نہ سمجھو کہ جو شخص کسی مومن کو خوش کرتا ہے وہ صرف اسی مومن کو خوش کرتا ہے بلکہ خدا کی قسم وہ ہمیں بھی خوش کرتا ہے اور واللہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی خوشی پہنچاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۲۹۰)

سُوۡرَۃُ الۡبُرُوۡجِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ آیَاتُھَا ۲۲

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۱﴾ وَ الۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۲﴾ وَ

قسم ہے آسمان کی جس کے بہت سے برج ہیں● وعدہ کیے ہوئے دن کی قسم● اور

شَاہِدٍ وَّ مَشۡہُوۡدٍ ؕ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾

شاہد اور مشہود کی قسم● (آگ سے بھرے) گڑھوں والے غارت ہوں●

النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾ اِذۡ ہُمۡ عَلَیۡہَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّ ہُمۡ

وہی ایندھن سے بھری آگ● جبکہ وہ اس پر بیٹھے ہوئے تھے● اور جو کچھ

عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ شُہُوۡدٌ ؕ﴿۷﴾ وَ مَا نَقَمُوۡا

مومنین کو ایذا رسانی کرتے تھے اسے دیکھ رہے ہوتے تھے● انہیں مومنوں پر کوئی اعتراض

مِنۡہُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۙ﴿۸﴾ الَّذِیۡ

نہیں تھا سوائے اس کے کہ وہ خداوند عزیز و حمید پر ایمان لے آئے تھے● وہی جس

لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ

کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور اللہ

شَہِیۡدٌ ؕ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ

ہر چیز پر گواہ ہے● جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو اذیتیں دی ہیں

ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَہُمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ وَ لَہُمۡ عَذَابُ

اور توبہ بھی نہیں کی، ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے اور ان کے لیے

الۡحَرِیۡقِ ؕ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ

جلادینے والا عذاب ہے● جو لوگ ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ انجام دیئے

جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۬ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ

یقیناً ان کے لیے بہشت کے باغات ہیں کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، یہ

فضائل سورہ بروج

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص اس سورت کی فریضہ نمازوں میں تلاوت کرے گا، اس کا حشر و نشر اور وقوف و قیام انبیاء و مرسلین اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ یہ انبیاء کی سورت ہے۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۳، یوم جمعہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
۱۔ جمعہ کا دن۔ ''سید الایام'' ہے اور خدا کے نزدیک اضحیٰ اور فطر کے دنوں سے بھی اس کی عظمت زیادہ ہے۔ (بحار الانوار جلد ۸۹ ص ۲۶۷)
۲۔ جمعہ کو اپنے گھر والوں کے لئے پھلوں کا تحفہ لے جایا کرو تاکہ وہ جمعہ کے دن خوش ہو جایا کریں۔ (بحار الانوار جلد ۱۰۴ ص ۷۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
۳۔ جمعہ کے دن نیکیاں اور برائیاں دوگنی ہو جاتی ہیں۔ (بحار الانوار جلد ۸۹ ص ۱۸۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۴۔ جمعہ کے دن صدقہ (کا ثواب) کئی گنا ہو جاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۹۶ ص ۲۱۸۰)
۵۔ اس آیت ''وشاہد و مشہود'' کی تفسیر کے بارے میں فرمایا ''شاہد'' سے مراد جمعہ اور ''مشہود'' سے مراد عرفہ کا دن ہے۔ (بحار الانوار جلد ۸۹ ص ۲۷۰)

الۡكَبِيۡرُؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ

بڑی کامیابی ہے ● یقیناً تمہارے رب کی گرفت بہت سخت ہے ● بے شک وہی ہے جو (تخلیق کا)

يُبۡدِئُ وَ يُعِيۡدُ ۚ﴿۱۳﴾ وَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ۙ﴿۱۴﴾ ذُو

آغاز کرتا ہے اور واپس پلٹاتا ہے ● اور وہی بخشنے والا (اور مومنین کو) دوست رکھنے والا ہے ● عرش

الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدُ ۙ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ ؕ﴿۱۶﴾ هَلۡ اَتٰٮكَ

کا مالک عظمت و بزرگی والا ● جس بات کا ارادہ کرتا ہے اسے حتماً کر گزرتا ہے ● کیا آپ کے پاس

حَدِيۡثُ الۡجُنُوۡدِ ۙ﴿۱۷﴾ فِرۡعَوۡنَ وَ ثَمُوۡدَ ؕ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيۡنَ

ان لشکروں کی داستان پہنچی ہے؟● فرعون اور ثمود (کے لشکروں) کی ● بلکہ کافر

كَفَرُوۡا فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ ۙ﴿۱۹﴾ وَّ اللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ۚ﴿۲۰﴾

تو (ہمیشہ حق کو) جھٹلاتے رہتے ہیں ● اور اللہ انہیں ہر طرف سے گھیرے میں لیے ہوئے ہے ●

بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۙ﴿۲۱﴾ فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾ ع

جی ہاں! وہ قرآن مجید ہے ● جو لوح محفوظ میں موجود ہے ●

سُوۡرَةُ الطَّارِقِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۱۷

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾

قسم ہے آسمان اور طارق کی ● اور آپ کیا جانیں کہ طارق کیا ہے؟ ●

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾

ایک چمکدار ستارہ ہے ● (ان سب کی قسم کہ) ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس پر کوئی نگران (مقرر) نہ ہو ●

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ

پس انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ● ٹپکنے والے پانی سے پیدا

دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهٗ

کیا گیا ہے ● جو کمر اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔ یقیناً وہ اس کے دوبارہ لوٹانے پر قادر ہے ● یقیناً وہ

فضائل سورہ طارق

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص فریضہ نمازوں میں اس سورت کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس کا بہت بڑا مقام اور بڑی منزلت ہوگی اور بہشت میں انبیاء کرام اور ان کے اصحاب کے ساتھ ہوگا۔
(ثواب الاعمال)

عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ

اس کے دوبارہ لوٹانے پر قادر ہے ● جس دن کہ تمام راز آشکارا ہو جائیں گے ● پس انسان کے لیے

مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَ

(اندر سے) کوئی قوت اور (باہر سے) کوئی مددگار نہیں ہے ● بارش برسانے والے آسمان کی قسم ● زمین کی قسم

الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّ مَا

جو (نباتات کے باہر نکلنے کے لیے) شگافتہ ہوتی ہے ● یقیناً یہ (قرآن) دو ٹوک کلام ہے ● یہ

هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَكِيْدُ

کوئی مذاق نہیں ہے ● یقینا یہ (کفار) ہمیشہ چالیں چلتے رہتے ہیں ● اور میں بھی تدبیریں

كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

کرتا ہوں ● پس آپ کافروں کو مہلت دیں اور تھوڑے عرصے کے لیے انہیں ان کے اپنے سپرد کر دیں ●

ع ۱۷ ۱۱

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ۱۹

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَ

آپ اپنے بزرگ و برتر رب کے نام کی تسبیح کریں۔ جس نے پیدا کیا اور ٹھیک بنایا ● جس

الَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾

نے اندازہ مقرر کیا پس ہدایت کی ● جس نے چراگاہ کی گھاس کو اگایا ●

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾

پھر اسے خاشاک بنادیا؟ ● ہم آپ کو درست قرائت کے لیے آمادہ کریں گے جسے آپ فراموش نہیں کریں گے ●

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَ

مگر جو خدا چاہتا ہے، کیونکہ وہ یقینی طور پر ظاہر اور مخفی سب کو جانتا ہے ● اور ہم آپ کو (دعوت کی)

نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾

آسان ترین راہ کے لیے آمادہ کریں گے ● پس آپ نصیحت کریں اگر نصیحت کچھ فائدہ پہنچائے ●

فضائل سورہ اعلیٰ

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص فریضہ نماز یا نافلہ نمازوں میں اس سورت کی تلاوت کرے گا، قیامت کے دن اسے کہا جائے گا کہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے جانا چاہے چلا جائے۔ انشاء اللہ۔

(ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۹، باطن (راز)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ جو شخص کسی ایسی چیز کو چھپائے رکھے گا جو رضائے الٰہی کا موجب ہوتی ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایسی چیز کو ظاہر کر دے تا ہے جو اس کی خوشی کا سبب بنتی ہے اور جو شخص ایسی چیز کو چھپائے رکھتا ہے جو خدا کی ناراضی کا باعث ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی چیز کو ظاہر کر دیتا ہے جو اس کی رسوائی کا موجب ہوتی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۳۶۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ باطن کی درستی، بصیرت کے صحیح وسالم ہونے کی دلیل ہے۔ (غرر الحکم)

۳ خوشخبری اس شخص کے لئے ہے جس کا باطن درست جس کا ظاہر اچھا اور جسکی برائی لوگوں سے دور رہے۔ (غرر الحکم)

۴۔ جس کا باطن اچھا ہوتا ہے وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا۔ (غرر الحکم)

۵۔ اندرون قلب کا صحیح وسالم ہونا، افضل ترین ذخیرہ ہے۔ (غرر الحکم)

۶۔ جس کا باطن زیبا ہوتا ہے اس کا ظاہر بھی خوبصورت ہوتا ہے۔ (غرر الحکم)

۷۔ ظاہر کے بگڑ جانے سے باطن میں بھی بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ (غرر الحکم)

۸۔ جس کسی نے بھی جو بات دل میں چھپا کر رکھنا چاہی وہ اس کی زبان سے بیساختہ نکلے ہوئے الفاظ اور چہرہ کے آثار کے ذریعے ضرور نمایاں ہو جاتی ہے۔

(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۸ ص ۱۲۳)

۹۔ جو شخص اللہ سبحانہ کے ساتھ اچھا رہتا ہے وہ لوگوں میں سے کسی کے ساتھ برا نہیں ہوتا اور جو اللہ کے ساتھ برا ہوتا ہے وہ لوگوں میں سے کسی کے ساتھ بھی اچھا نہیں ہوتا۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ ظاہر کی بہتری باطن کے صحیح وسالم ہونے کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ (غرر الحکم)

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾

جو خوفِ خدا رکھتا ہے وہ بہت جلد نصیحت حاصل کرے گا ● اور بدبخت ترین انسان اس سے دور رہے گا ●

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ

وہی جو بہت بڑی آگ میں جلے گا ● پھر نہ تو وہ اس میں مرے گا اور

لَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ

نہ جیئے گا ● بتحقیق کامیاب ہوا وہ شخص جس نے خود کو (آلودگیوں سے) پاک رکھا ● اور اپنے رب کے نام کو یاد

فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَ الْاٰخِرَةُ

کیا اور نماز پڑھی ● لیکن تم لوگ تو دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ● حالانکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ

خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾

باقی رہنے والی ہے ● یہ بات پہلی آسمانی کتابوں میں بھی آچکی ہے ●

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿۱۹﴾

ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں ●

ع ۱۹ ۱۲ ۱

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۲۶

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

کیا آپ کے پاس اپنی لپیٹ میں لینے والے اس حادثہ کی خبر پہنچی ہے؟ ● جس دن کچھ چہرے ذلیل و

خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا

خوار ہوں گے ● کوشش کرنے والے رنج اٹھانے والے ہوں گے ● جلادینے والی آگ میں

حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ

جا پہنچیں گے ● کھولنے والے چشمے سے پانی پلائے جائیں گے ● ان کے لیے خشک اور کڑوے

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ مِنْ

کانٹوں کے علاوہ اور کوئی خوراک نہیں ہوگی ● جو نہ تو موٹا کرے گی اور نہ

فضائل سورہ غاشیہ

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص فریضہ یا نافلہ نمازوں میں اس سورت کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں اپنی رحمت سے ڈھانپ دے گا اور قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ (ثواب الاعمال)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۱۱۔ یقیناً جب باطن سدھر جاتا ہے تو ظاہر طاقتور ہو جاتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۲۷ ص ۲۸۹)

۱۲۔ جو شخص اپنے قلیل عمل کے ذریعہ خوشنودی خدا کا خواہشمند ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (اسے) اس سے زیادہ کر کے ظاہر کرتا ہے جس کا وہ خواہشمند ہوتا ہے اور جو شخص اپنے کثیر عمل کے ساتھ لوگوں کی خوشنودی کا خواہشمند ہوتا ہے کثیر عمل کے لئے اپنے جسم کو تھکا دیتا ہے اور راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت میں بسر کر دیتا ہے لیکن خدا کو یہ بات پسند نہیں ہوتی لہٰذا وہ عمل سننے والوں کی نگاہوں میں قلیل بنا دیتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۲۷ ص ۲۹۰)

جُوْعٍ ﴿۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾

مٹائے گی● اور اس دن کچھ چہرے خوش و خرم ہوں گے● اپنی کوشش سے راضی●

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيْهَا

بلند درجہ جنت میں (سکونت پذیر)● وہاں پر کوئی بے مقصد بات نہیں سنیں گے● وہاں چشمے

عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّ اَكْوَابٌ

بہہ رہے ہوں گے● وہاں پر تخت لگے ہوں گے● اور جام ترتیب

مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِيُّ

سے رکھے ہوں گے● اور تکیے لگائے گئے ہوں گے● اور قالینیں

مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾

بچھی ہوں گی● کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کیا گیا ہے؟●

وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ

اور آسمان کی طرف کہ کیونکر بلند کیا گیا ہے؟● اور پہاڑ کی طرف کہ کیونکر

نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ

گاڑا گیا ہے؟● اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے؟● پس آپ نصیحت کریں

اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا

کیونکہ آپ نصیحت کرنے والے ہیں● ان پر تسلط نہیں رکھتے (کہ انہیں ایمان لانے پر مجبور کریں)● مگر جو

مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾

شخص منہ پھیر لے اور کفر اختیار کرے● تو خدا اسے بہت بڑے عذاب کے ساتھ سزا دے گا●

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾ ع

یقیناً ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہے● پھر یہ بھی کہ ان سے حساب ہم ہی نے لینا ہے●

سُوْرَةُ الْفَجْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۳۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

فضائل سورہ والفجر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص دس راتوں میں اسی سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جو شخص باقی ایام میں اس کی تلاوت کرے گا، قیامت کے دن اسے نور عطا کیا جائے گا۔ (مجمع البیان)

وَ الْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَ

فجر (صبحدم) کی قسم۔ دس راتوں کی قسم● جفت اور طاق کی قسم● اور

الَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾

رات کی قسم جب ختم ہونے کو ہو● کیا (ان قسموں میں) عقلمند کے لیے کوئی اہم قسم نہیں ہے؟●

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ

کیاآپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟● ارم (شہر کی قوم) کے ساتھ کہ جس

الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَ

کی عمارتیں ستونوں والی تھیں● کہ ان (عمارتوں) کی مثل دوسرے شہروں میں نہیں بنائی گئی تھی● اور

ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾

قوم ثمود کے ساتھ (کیا سلوک کیا؟) جو اپنی وادی میں (گھر بنانے کے لیے) پہاڑوں کی چٹانیں تراشتے تھے●

وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾

اور فرعون کے ساتھ، جو صاحب قدرت اور عظیم سپاہ کا مالک تھا● جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی●

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

ان میں فساد اور تباہی میں اضافہ کیا● پس آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا

عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ

تازیانہ برسایا● یقیناً آپ کا رب گھات میں ہے● رہاانسان تو (اس کی فطرت ہی ایسی ہے کہ) جب اس

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ

کا رب اسے آزماتا ہے اور اسے عزت اور نعمتوں سے نوازتا ہے تو (مغرور ہو کر) کہتا ہے: میرے رب نے

اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ

مجھے عزت دی ہے● اور جب اس کا رب اسے آزماتا ہے (اور) اس پر روزی کو تنگ کر دیتا ہے

رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ

تو وہ کہتا ہے کہ: میرے رب نے مجھے ذلیل کیا ہے● ہرگز ایسی بات نہیں ہے بلکہ تم یتیم کو عزت

سورہ والفجر، موضوع آیت ۱۲

جو چیزیں فساد (خرابی) کو دور کرتی ہیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔اگر خدا کے رکوع کرنے والے (عبادت گزار) بندے، دودھ پینے والے بچے اور چارہ کھانے والے جانور نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ تم پر عذاب کی بھرمار کر دیتا۔ (تفسیر نورالثقلین جلد اول ص ۲۵۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔ تقویٰ تمہارے دلوں کے روگ کا چارہ ـــــ سینے کی تباہ کاریوں کے لئے اصلاح اور نفس کی کثافتوں کے لئے پاکیزگی ہے۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۸)

۳۔اگر لوگ اس وقت تک کہ جب ان پر مصیبتیں ٹوٹ رہی ہوں اور نعمتیں ان سے زائل ہو رہی ہوں، صدق نیت اور رجوع قلب سے اللہ کی طرف متوجہ ہوں تو وہ برگشتہ نعمتوں کو پھر ان کی طرف پلٹا دے گا اور ہر خرابی کی اصلاح کر دے گا۔

(نہج البلاغہ خطبہ ۱۷۸)

فضائل سورہ بلد

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص فریضہ نمازوں میں اسی سورت کی تلاوت کرتا ہے دنیا میں اس کے بارے میں مشہور ہو جاتا ہے کہ وہ صالح لوگوں میں سے ہے اور آخرت میں مشہور ہو جائے گا کہ اللہ کے نزدیک اس کا مقام و مرتبہ ہے۔ (ثواب الاعمال)

الۡیَتِیۡمَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ﴿۱۸﴾ وَ

نہیں دیتے ● اور ایک دوسرے کو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے ● اور

تَاۡکُلُوۡنَ التُّرَاثَ اَکۡلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا

میراث کو (حق، ناحق) اکٹھا کھاجاتے ہو ● اور مال کو بہت زیادہ دوست

جَمًّا ﴿۲۰﴾ کَلَّاۤ اِذَا دُکَّتِ الۡاَرۡضُ دَکًّا دَکًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ

رکھتے ہو ● ایسا نہیں ہے (جیسا کہ تم سمجھتے ہو بلکہ) جب زمین کو بڑی سختی کے ساتھ کوٹا جائے گا ● اور آپ کے رب

رَبُّکَ وَ الۡمَلَکُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَ جِایۡٓءَ یَوۡمَئِذٍۭ

(کا فرمان) پہنچے گا جبکہ فرشتے صف باندھے ہوں گے ● اس دن جہنم کو سامنے

بِجَہَنَّمَ ۬ۙ یَوۡمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَ اَنّٰی لَہُ

لایا جائے، اس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا،

الذِّکۡرٰی ﴿۲۳﴾ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ قَدَّمۡتُ لِحَیَاتِیۡ ﴿۲۴﴾

لیکن اب اس کا کیا فائدہ؟ ● وہ کہے گا: اے کاش (آج کی) زندگی کے لیے پہلے کچھ بھیج دیا ہوتا!! ●

فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَہٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا یُوۡثِقُ وَثَاقَہٗۤ

پس اس دن کسی کو اس جیسا عذاب نہیں کیا جائے گا ● اور نہ ہی اس جیسا کسی کو گرفت میں

اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ﴿۲۷﴾ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی

لایا جائے گا ● اے اطمینان و آرام کی مالک روح!! ● اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جا،

رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾ وَ

تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی!! ● اور میرے (نیک) بندوں میں شامل ہو جا ● اور

ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾

میری جنت میں داخل ہو جا ●

ع ۱۴

سُوۡرَۃُ الۡبَلَدِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ آیَاتُہَا ۲۰

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۲﴾

اس شہر (مکہ) کی قسم● جب کہ آپ اس میں رہ رہے ہیں●

وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ

باپ اور بیٹے کی قسم● یقیناً ہم نے انسان کو رنج اور سختی میں

كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ یَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ یَقُوۡلُ

پیدا کیا ہے● کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کو قدرت حاصل نہیں ہے؟● کہتا ہے

اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾ اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾

کہ میں نے بہت سا مال برباد کر دیا● کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا●

اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَیۡنَیۡنِ ۙ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ

کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں نہیں بنائیں؟● ایک زبان اور دو لب؟● اور

هَدَیۡنٰهُ النَّجۡدَیۡنِ ۚ﴿۱۰﴾ فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَ مَاۤ

ہم نے اسے (خیر وشر کی) دونوں راہیں دکھلادیں● پس اس نے سخت گھاٹی پر قدم نہیں رکھا● آپ

اَدۡرٰىكَ مَا الۡعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ

کیا جانیں کہ گھاٹی کیا ہے؟۔ غلام کا آزاد کرنا ہے● یا بھوک کے

ذِیۡ مَسۡغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ یَّتِیۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ اَوۡ مِسۡكِیۡنًا ذَا

دنوں میں کھانا کھلانا ہے● یتیم رشتہ دار کو● یا خاک

مَتۡرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَوَاصَوۡا

نشین مسکین کو● پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جو ایمان

بِالصَّبۡرِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ ؕ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ

لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کی وصیت کی● ایسے لوگ ہی اصحاب الیمین (دائیں

الۡمَیۡمَنَةِ ؕ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ

طرف والے) ہیں● اور جنہوں نے ہماری آیات کے ساتھ کفر کیا ہے وہی شوم

موضوع آیت ۱۴

جود و کرم ــــ اور ــــ عزت واحترام

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ سخی ترین انسان وہ ہے جو راہ خدا میں اپنی جان اور اپنے مال کی سخاوت کرے۔
(بحار الانوار جلد ۱۰۰ ص ۱۵)

۲۔ جو اپنے (مومن) بھائی کی عزت کرتا ہے، گویا وہ خدا کی عزت کرتا ہے۔ (کنزالعمال حدیث ۲۵۴۸۸)

۳۔ جب کوئی تمہاری ملاقات کو آئے تو اس کی عزت کرو۔ (کنزالعمال حدیث ۲۵۴۸۵)

حضرت علی علیہ السلام:

۴۔ اگر تم شریف آدمی ہو تو سمجھ لو کہ جس نے تمہاری عزت کی ہے، اس نے تمہیں بہت بڑی مشقت میں ڈال دیا ہے۔ (غرر الحکم)

۵۔ جب تم کسی کمینے کی عزت کرو اور رذیل کو آگے بڑھاؤ اور پست فطرت کو بلند کرو تو اس وقت ان سے ڈرو۔ (غرر الحکم)

۶۔ جب کسی شریف کی بے عزتی کرو اور بردبار کے جذبات کو مجروح کرو اور بہادر انسان کو دکھ پہنچاؤ تو ان سے ڈرو۔ (غرر الحکم)

۷۔ جب تم کسی کی عزت کرو گے تو اپنی عزت کرو گے اور اپنی عزت وناموس کو چار چاند لگاؤ گے، للٰذا جو نیکی تم اپنے ساتھ کرو گے اس کا شکریہ دوسروں سے طلب نہ کرو۔ (غرر الحکم)

۸۔ شریف آدمی اپنے شریفانہ افعال کو اپنے لئے قرض سمجھتا ہے جسے وہ چکانے کی کوشش کرتا ہے اور کمینہ انسان اپنے کئے ہوئے احسانات کو اپنی طرف سے قرض سمجھتا ہے جسے وہ واپس لینے کی کوشش کرتا ہے۔ (غرر الحکم)

۹۔ شریف انسان وہ ہوتا ہے جو برائی کا بدلہ اچھائی سے دے۔ (غرر الحکم)

۱۰۔ انسان کی سخاوت اسے مخالفوں میں بھی محبوب بنا دیتی ہے اور اس کا بخل اسے اپنی اولاد کا بھی مخالف بنا دیتا ہے۔ (غرر الحکم)

الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

اور بدبخت ہیں● ان کے اوپر آگ ہوگی جو انہیں ڈھانپ لے گی●

سُوْرَةُ الشَّمْسِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۱۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا ﴿۱﴾ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ﴿۲﴾ وَ

قسم ہے سورج اور اس کی پھیلی ہوئی روشنی کی● قسم ہے چاند کی جب وہ اسکے پیچھے پیچھے چلے● قسم

النَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴿۳﴾ وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ﴿۴﴾

ہے دن کی جب وہ زمین کو روشن کرے● قسم ہے رات کی جب وہ زمین کو ڈھانپ لے●

وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰهَا ﴿۵﴾ وَ الْاَرْضِ وَ مَا طَحٰهَا ﴿۶﴾ وَ

قسم ہے آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا● قسم ہے زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا ہے● قسم ہے نفس

نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ

کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ہے● پس اسے پلیدی اور پاکیزگی

تَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَ قَدْ خَابَ مَنْ

الہام کی● یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا● اور بتحقیق وہ محروم وناکام ہوا جس نے اپنے نفس

دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ

کو پلیدی سے آلودہ کیا● قوم ثمود نے سرکشی کی وجہ سے (اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا● جب ان کا بدبخت ترین شخص کہ جو

اَشْقٰهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ

(ناقہ صالح قتل کرنے کے لیے) کھڑا ہوا● تو پیغمبر خدا نے انہیں کہا: خدا کی ناقہ اور اس کے پانی پینے

سُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

کو (محترم جانو)● پس انہوں نے اس (پیغمبر) کو جھٹلایا اور ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں تو ان کے رب نے ان کے

رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

اس گناہ کے سبب ان کی خوب سر کوبی کی اور خاک میں ملا دیا● اور اللہ کو اس کے انجام کا کوئی خوف نہیں●

فضائل سورہ الشمس

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص اس سورت کی تلاوت کرتا ہے گویا اس نے ہر اس چیز کو راہ خدا میں صدقہ دے دیا ہے جس پر سورج اور چاند کی شعاعیں پڑتی ہیں (مجمع البیان)

سُوۡرَۃُ اللَّیۡلِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ آیَاتُھَا ۲۱

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

وَ الَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ﴿۱﴾ وَ النَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی ﴿۲﴾ وَ مَا

قسم ہے رات کی جب (زمین کو سیاہ پردے میں) ڈھانپ دے● قسم ہے دن کی جب روشن ہو● اس

خَلَقَ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰۤی ﴿۳﴾ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی ﴿۴﴾

کی قسم جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا● یقینا تمہاری سعی و کوشش مختلف قسم کی ہے●

فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَ اتَّقٰی ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی ﴿۶﴾

لیکن جس نے خرچ کیا اور تقویٰ اختیار کیا● اور (قیامت کے دن) نیک جزا کی تصدیق کی●

فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَ

توہم بھی بہت جلد اسے بہترین راہ طے کرنے کے لیے آمادہ کریں گے● لیکن جس نے بخل کیا اور خود

اسۡتَغۡنٰی ﴿۸﴾ وَ کَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ

کو بے نیاز سمجھا● اور (قیامت کی) نیک جزا کو جھٹلایا● تو ہم بھی اسے دشوار ترین راہوں

لِلۡعُسۡرٰی ﴿۱۰﴾ وَ مَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ﴿۱۱﴾

کو ہموار کردیں گے● جب وہ ہلاک ہونے لگے گا اس کا سرمایہ اس کے لیے کارآمد ثابت نہیں ہوگا●

اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡھُدٰی ﴿۱۲﴾ وَ اِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَۃَ وَ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۳﴾

بے شک (لوگوں کی) ہدایت ہمارے ذمہ ہے● اور یقینا آخرت اور دنیا ہمارے پاس ہے●

فَاَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی ﴿۱۴﴾ لَا یَصۡلٰىھَاۤ اِلَّا

میں نے تو تمہیں اس آگ سے خبردار کردیا ہے جو شعلہ ور ہوگی● (ایسی آگ ہے) جس میں صرف بدبخت ترین

الۡاَشۡقَی ﴿۱۵﴾ الَّذِیۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۱۶﴾ وَ سَیُجَنَّبُھَا

لوگ ہی جلتے رہیں گے● جو (حق کو) جھٹلاتا ہے اور منہ پھیر لیتا ہے● اور اس سے متقی ترین شخص

الۡاَتۡقَی ﴿۱۷﴾ الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ

دور رکھا جائے گا● جو اپنا مال بخشتا ہے تاکہ وہ پاک ہو● حالانکہ کسی ایک کے لیے (کہ جنہیں وہ مال بخش دیتا

فضائل سورہ لیل

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص کثرت کے ساتھ سورہ والشّمس، سورہ واللیل، سورہ والضحیٰ اور سورہ الم نشرح کی رات کو یادن کو تلاوت کرے گا اس کے سامنے جو بھی چیز ہوگی قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گی حتیٰ کہ اس کے بال، کھال، گوشت، خون، رگیں، اعصاب اور ہڈیاں اور تمام وہ چیزیں جو روئے زمین پر ہیں۔ (ثواب الاعمال)

موضوع آیت ۱۷

رحم۔ لوگوں کا آپس میں رحم کرنا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ان لوگوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔
(کنزالعمال حدیث ۵۹۶۷)

۲۔ جو شخص خواہ ذبح شدہ چڑیا پر رحم کرے گا خدا بروز قیامت اس پر رحم فرمائے گا۔
(کنزالعمال حدیث ۱۵۶۱۴)

۳۔ ایسے باعزت انسان پر جو ذلیل ہوگیا ہو، ایسے ثروتمند پر جو تنگدست ہوگیا ہو اور ایسے عالم پر جو جاہلوں کے درمیان ضائع ہوگیا، رحم کھاؤ۔۔۔۔ ۔۔ایسے عالم پر بھی جسے جاہل لوگ کھیل تماشہ بنالیتے ہیں۔ (بحارالانوار جلد ۷۴ ص ۴۰۵)

۴۔ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(کنزالعمال حدیث ۵۹۷۰)

۵۔ دوسروں پر رحم کرنے والوں پر قیامت کے دن رحمان خدا رحم فرمائے گا، تم زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو، تم پر آسمان والا (خدا) رحم کرے گا۔
(بحارالانوار جلد ۷۷ ص ۱۶۷)

۶۔ مسکینوں پر رحم کرو۔ (کنزالعمال حدیث ۵۹۸۳)

حضرت علی علیہ السلام:

۷۔ اپنے رشتہ داروں میں سے چھوٹوں پر رحم کرو اور بڑوں کی عزت و توقیر کرو۔

(بحارالانوار جلد ۷۸ ص ۹۹)

۸۔ جن لوگوں کا دامن خطاؤں سے پاک صاف ہے اور بفضل الٰہی گناہوں سے محفوظ ہیں انھیں چاہئے کہ وہ گنہگاروں اور خطاکاروں پر رحم کریں اور اس چیز کا شکر ہی ان پر غالب رہے۔ (نہج البلاغہ ۱۴۰)

عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓى ۝۱۹ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ

کوئی نعمت اور منت نہیں ہے جواسے جزا کے طورپردے • سوائے بلند و بالاتر خدا کی رضا کے کچھ

الۡاَعۡلٰى ۝۲۰ وَ لَسَوۡفَ يَرۡضٰى ۝۲۱

نہیں چاہتا • اور بہت جلد راضی ہو جائے گا•

سُوۡرَةُ الضُّحٰى بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۱۱

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے•

وَ الضُّحٰى ۝۱ وَ الَّيۡلِ اِذَا سَجٰى ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ

قسم ہے دن کے آغاز کی روشنی کی • قسم ہے رات کی جب سکون بخشتی ہے • آپ کے پروردگار نے آپ کو نہ چھوڑا

مَا قَلٰى ۝۳ وَ لَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى ۝۴ وَ

ہے اور نہ ناراض ہوا ہے • البتہ آپ کے لیے آخرت، دنیا سے بہتر ہے • آپ کا رب آپ کو بہت

لَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى ۝۵ اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا

جلد وہ کچھ عطا کرے گا جس سے آپ راضی ہو جائیں گے • کیا اس نے آپ کو یتیم پاکر

فَاٰوٰى ۝۶ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷ وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا

پناہ نہیں دی؟ • آپ کو (ان میں) گم پاکر رہنمائی کی • اور آپ کو تہی دست پاکر

فَاَغۡنٰى ۝۸ فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ۝۹ وَ اَمَّا السَّآئِلَ

بے نیاز کردیا • (اب جبکہ صورت حال یہی ہے) تو پھر یتیم پر قہر نہ کریں • اور سائل کو

فَلَا تَنۡهَرۡ ۝۱۰ وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ۝۱۱

مت جھڑکیں • (شکر کرنے کے لیے) اپنے پروردگار کی نعمت کو بیان کریں •

سُوۡرَةُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے•

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۝۱ وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ

(اے پیغمبرؐ!) کیا ہم نے آپ کے سینے کو کشادہ نہیں کیا؟ • اور بھاری بوجھ کو آپ (کے کندھوں)

ع ۲۱/۱ ۱۷

ع ۱۱/۱ ۱۸

سورہ انشراح، موضوع آیت ۷
فارغ البالی اور فرصت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔دو چیزیں ایسی ہیں کہ جس سے اکثر لوگ دھوکہ کھاجاتے ہیں (انہیں نہیں سمجھ پاتے):
۱۔ تندرستی اور ۲۔ فارغ البالی۔
(فروع کافی جلد ۲ ص ۱۵۲)

حضرت علی علیہ السلام:

۲۔یادرکھو کہ دنیا آزمائش کا گھر ہے ،جو بھی اس میں اپنی کوئی گھڑی بیکاری میں گزار دے تو قیامت کے دن وہ بیکاری اس کے لئے حسرت کا سبب بن جائے گی۔۔۔۔۔۔(شرح نہج البلاغہ جلد ۱۷ ص ۱۴۵)

۳۔بیکاری سے بچپنا ظاہر ہوتا ہے۔(غرر الحکم)

۴۔اگر کام میں لگے رہنا جد و جہد کا سبب ہوتا ہے تو سلسل بیکار رہنا خرابی کا موجب ہوتا ہے۔
(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۴۱۹)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

۵۔اللہ تعالیٰ نہ تو زیادہ سونے والے کو پسند فرماتا ہے اور نہ ہی فارغ اور بے کار آدمی کو۔
(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ ص ۱۰۳)

بیکاری کے بارے میں
ائمہ علیہم السلام کی دعائیں

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام:

۱۔اور ہمارے دلوں کو اپنی یاد میں، ہماری زبانوں کو اپنے شکر میں اور ہمارے اعضاء کو اپنی فرمانبرداری میں دوسری چیزوں سے بے نیاز کردے اور اگر تو نے ہماری مصروفیتوں میں کوئی فراغت کا لمحہ رکھا ہے تو اسے سلامتی سے ہمکنار فرما، اس طرح کہ جس میں کوئی گناہ دامن گیر نہ ہو اور نہ ہی خستگی رونما ہو، تاکہ برائیوں کو لکھنے والے فرشتے اس طرح پلٹیں کہ نامہء اعمال ہماری برائیوں کے ذکر سے خالی ہو اور نیکیوں کو لکھنے والے فرشتے ہماری نیکیوں کو لکھ کر واپس ہوں۔۔۔۔۔۔(صحیفہ سجادیہ دعا ۱۱)

فضائل سورۃ التین:
امام جعفر صادق علیہ السلام:-
جو شخص اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں اسی سورت کی تلاوت کرے گا جنت میں اسے اس قدر عطا کیا جائے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔ (ثواب الاعمال)

وِزۡرَكَ ۝٢ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۝٣ وَ رَفَعۡنَا لَكَ

سے نہیں اتارا؟● جو (بھاری بوجھ) آپ کے لیے کمر شکن تھا● اور آپؐ کے ذکر کو

ذِكۡرَكَ ۝٤ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ

بلند کر دیا● پس (جان لو کہ) ہر سختی کے ساتھ آسانی ہے● یقینا ہر دشواری کے ساتھ

يُسۡرًا ۝٦ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۝٧

آسانی ہے● پس جب بھی آپ (ایک کام سے) فارغ ہو جائیں تو (دوسرے کام کیلئے) خود کو تھکا دیں●

وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ۝٨

اور اپنے رب کی طرف رغبت اور شوق کے ساتھ توجہ کریں●

سُوۡرَةُ التِّيۡنِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٨

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

وَ التِّيۡنِ وَ الزَّيۡتُوۡنِ ۝١ وَ طُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۝٢ وَ هٰذَا

قسم ہے انجیر اور زیتون کی● قسم ہے طور سیناء کی● قسم ہے امن

الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۝٣ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ

کے اس شہر (مکہ) کی● یقینا ہم نے انسان کو بہترین ڈھانچے اور نظام

تَقۡوِيۡمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ۝٥ اِلَّا الَّذِيۡنَ

میں پیدا کیا ہے● پھر اسے پست ترین مرحلے کی طرف پلٹا دیا● سوائے ان لوگوں کے جو ایمان

اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۝٦

لے آئے اور نیک اعمال انجام دیئے تو ان کے لیے ہمیشہ کے لیے ختم نہ ہونے والی جزا ہے●

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ۝٧ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ

پس اس کے بعد کیا چیز سبب ہو گی کہ قیامت کو جھٹلاؤ؟● کیا اللہ بہترین فیصلہ

الۡحٰكِمِيۡنَ ۝٨

کرنے والا نہیں ہے؟●

فضائل سورہ علق

جو شخص دن یارات کواس سورت کی تلاوت کرے گا، اگراس دن یارات کواسے موت آجائے تووہ شہید ہو کر مرے گا اللہ اسے شہید بنا کر دوبارہ اٹھائے گا اور اس کا ثواب ایسا ہی ہوگا جیسا اس نے رسول خداؐ کے ساتھ مل کر راہ خدا میں تلوار چلائی ہو۔
(ثواب الاعمال)

سُوۡرَۃُ الۡعَلَقِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّۃٌ آیَاتُہَا ۱۹

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾ کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ﴿۶﴾ اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ﴿۸﴾ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ۙ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡہُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ؕ﴿۱۴﴾ کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلۡیَدۡعُ نَادِیَہٗ ۙ﴿۱۷﴾ سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ ۙ﴿۱۸﴾ کَلَّا ؕ

اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھئے، جس نے (کائنات کو) پیدا کیا ہے● (وہی) جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے● پڑھئے کہ آپ کا پروردگار بہت کریم ہے●اسی نے قلم کے ساتھ تعلیم دی ہے● انسان کو اس چیز کی تعلیم دی جو وہ نہیں جانتا تھا● ایسا نہیں ہے (جو تم سمجھتے ہو) یقیناً انسان سرکش ہو جاتا ہے● جب خود کو بے نیاز دیکھتا ہے● بے شک سب کو آپ کے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے● آیا آپ نے اسے دیکھا ہے جو منع کرتا ہے● بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے● آیا آپ نے غور کیا ہے کہ اگر وہ (بندہ) ہدایت کے رستے پر ہو● یا تقویٰ اختیار کرنے کا کہے● کیا آپ نے غور کیا ہے کہ اگر کوئی جھٹلائے یا منہ پھیر لے؟● آیا وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟● ایسا ہرگز نہیں (جو وہ سمجھتا ہے) اگر وہ خلاف ورزی سے باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بالوں کو بہت سختی کے ساتھ پکڑیں گے● خطاکار جھوٹی پیشانی کے بالوں سے● پس وہ اپنے اہلِ محفل (دوستوں) کو (مدد کے لیے) بلائے● اور ہم بھی جلد دوزخ پر مامور (ملائکہ عذاب) کو بلائیں گے● ہرگز اس کی اطاعت نہ

لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۝۱۹ السجدة

کریں اور (اپنے خدا کا) سجدہ کریں اور (اس کا) تقرب حاصل کریں ●

سُوْرَةُ الْقَدْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ آپ کیا جانیں کہ لیلۃ القدر

الْقَدْرِ ۝۲ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳

کیا ہے؟● لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے●

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ

اس رات میں فرشتے اور روح اپنے پروردگار کے اذن سے ہر کام انجام دینے کے لیے نازل

اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

ہوتے ہیں● (یہ رات) طلوع فجر تک (سراسر) سلامتی ہی سلامتی ہے●

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ

اہلِ کتاب سے جو لوگ کافر ہوگئے ہیں اور مشرکین (اپنی گمراہی سے) دستبردار

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۱ رَسُوْلٌ

نہیں ہوں گے جب تک ان کے پاس کوئی روشن دلیل نہ آجائے● خدا کی طرف

مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۲ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝۳

سے ایسا رسول جو (آسمانی) کتاب کی تلاوت کرے● جس میں قیمتی اور پائیدار تحریریں ہیں●

وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا

جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ متفرق نہیں ہوئے مگر اس کے بعد جب

فضائل سورہ قدر

امام محمد باقر علیہ السلام:

جو شخص بلند آواز کے ساتھ اس سورت کی شب قدر میں تلاوت کرے گا وہ ایسے ہے جیسے فی سبیل اللہ جہاد کے لئے تلوار کو نیام سے نکال لیا ہو اور جو دھیمی آواز میں پڑھے گا وہ ایسا ہے جیسے راہ خدا میں اپنے خون سے غلطان ہو جو اسے دس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہزار گناہوں کو معاف کردے گا۔ (ثواب الاعمال)

فضائل سورہ البینہ

امام محمد باقر علیہ السلام:

جو اس سورت کی تلاوت کرے گا وہ شرک سے بری سمجھا جائے گا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں داخل ہو جائے گا خداوند عالم اسے مومن بنا کر قبر سے اٹھائے گا اور آسانی کے ساتھ اس سے حساب لے گا۔ (ثواب الاعمال)

جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۝۴ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ

ان کے پاس روشن دلیل پہنچ گئی● اہلِ کتاب کو یہی فرمان دیا گیا تھا کہ خدا کی

مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ

عبادت کریں جبکہ اس کے لیے دین کو خالص جانتے ہوئے حق کی جانب مائل ہوں۔ نماز

يُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ ۝۵ اِنَّ الَّذِيۡنَ

کو قائم کریں، زکوۃ ادا کریں، یہی محکم دین ہے● یقیناً اہلِ کتاب

كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ

میں سے جو لوگ کافر ہوگئے ہیں اور مشرکین جہنم کی آگ میں ہیں،

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ ۝۶ اِنَّ الَّذِيۡنَ

اس میں ہمیشہ رہیں گے ایسے لوگ ہی بدترین مخلوق ہیں● بے شک جو لوگ

اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ ۝۷

ایمان لے آئے اور اعمال صالح انجام دیئے وہ ہی بہترین مخلوق ہیں●

جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا

ایسے لوگوں کی جزاان کے رب کے نزدیک ہمیشہ کے لیے باغات ہیں کہ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی

الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا

ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں یہ جزا اس

عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَبَّهٗ ۝۸

کے ساتھ مخصوص ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے●

ع ۸ / ۲۴

سُوۡرَةُ الزِّلۡزَالِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتُهَا ۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۝۱ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ

جب زمین کو زور زور سے ہلایا جائے گا● اور زمین اپنا سنگین بوجھ باہر

فضائل سورہ زلزال

امام جعفر صادق علیہ السلام:

اس سورت کی تلاوت سے تنگدلی کا اظہار نہ کیا کرو کیونکہ جو شخص اپنی نافلہ نمازوں میں اس کی تلاوت کرے گا خداوند عالم کبھی بھی اسے زلزلہ سے دوچار نہیں ہونے دے گا، اور نہ ہی اسے زلزلہ اور گرنے والی بجلی کی موت آئے گی اور نہ ہی دنیوی آفتوں میں سے کسی آفت میں مبتلا ہو گا جب اسے موت آئے گی تو اسے سیدھا بہشت میں جانے کا حکم ملے گا۔ (ثواب الاعمال)

فضائل سورہ عادیات

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص پابندی کے ساتھ اس سورت کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے ساتھ خصوصی طور پر محشور فرمائے گا۔(ثواب الاعمال)

اَثۡقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ یَوۡمَئِذٍ

نکال دے گی ● اور انسان کہے گا اس (زمین) کو کیا ہوا؟ (کہ اس قدر شدت کے ساتھ لرز رہی ہے) ● اس دن

تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰی لَهَا ؕ﴿۵﴾ یَوۡمَئِذٍ

زمین اپنی خبریں بیان کرے گی ● اس لیے کہ اس کے رب نے اس کی طرف وحی کی ہوگی ● اس دن تمام

یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾ فَمَنۡ

لوگ (اپنی قبروں سے) پراگندہ صورت میں باہر نکل آئیں گے تاکہ ان کے اعمال انہیں دکھائے جائیں ● تو

یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَیۡرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ

جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا ● اور جس نے ذرہ برابر

مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾

برائی کی ہو گی اسے دیکھ لے گا ●

ع ٨ ٢٣

سُوۡرَةُ الۡعٰدِیٰتِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَكِّيَّةٌ اٰيَاتُهَا ١١

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

وَ الۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۙ﴿۲﴾

(میدان جہاد میں) سرپٹ دوڑنے اور فراٹے بھرنے والے گھوڑوں کی قسم ● جو (اپنی ٹھوکروں سے) چنگاریاں نکالتے ہیں ●

فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطۡنَ بِهٖ

صبح کے وقت (دشمن پر) تابڑ توڑ حملے کرتے ہیں ● جو گردوغبار اڑاتے ہیں ● جو میدان کارزار اور دشمنوں کے بیچوں

جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰی

بیچ پہنچ جاتے ہیں ● یقیناً انسان اپنے رب کے لیے بہت ہی ناشکرا ہے ● اور حقیقی طور پر وہ

ذٰلِكَ لَشَهِیۡدٌ ۚ﴿۷﴾ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا

اس (ناسپاسی) پر گواہ ہے ● اور وہ یقینی طور پر مال سے بہت سخت محبت کرتا ہے ● کیا انسان

یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِی الۡقُبُوۡرِ ۙ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِی

نہیں جانتا کہ جب قبروں سے لوگ اٹھائے جائیں گے ● اور جو کچھ (کفر یا ایمان) سینوں میں

الصُّدُوۡرِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمۡ بِهِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ ﴿۱۱﴾

ہے ظاہر کر دیا جائے گا● یقیناً ان کا رب ان (کے کارناموں) سے اس دن اچھی طرح باخبر ہے●

سُوۡرَۃُ الۡقَارِعَةِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۱۱

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلۡقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ ﴿۳﴾

کھٹکھٹانے والی● کیا ہے کھٹکھٹانے والی● آپ کیا جانیں کہ کھٹکھٹانے والی کیا ہے؟●

یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ﴿۴﴾ وَ تَکُوۡنُ

وہ دن ہے جس میں لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی مانند ہوں گے● اور پہاڑ

الۡجِبَالُ کَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ

دھنی ہوئی اون کی مانند ہوں گے● تو جس شخص کے نیک اعمال کا پلڑا

مَوَازِیۡنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیۡ عِیۡشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡ

بھاری ہوگا● تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا● اور جس کے

خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ﴿۹﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ

نیک اعمال کا پلڑا ہلکا ہوگا● وہ ''ہاویہ'' کی آغوش میں ہوگا● آپ کیا جانیں وہ (ہاویہ)

مَا هِیَهۡ ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾

کیا ہے؟● (جہنم کے ساتویں طبقے کی) شدت سے جلادینے والی آگ ہے●

سُوۡرَۃُ التَّکَاثُرِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مَکِّیَّةٌ اٰیَاتُهَا ۸

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلۡهٰکُمُ التَّکَاثُرُ ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ﴿۲﴾

(مال واولاد کی) زیادہ طلب (اور فخر کرنے) نے تمہیں (خدا کی یاد سے) غافل کردیا ہے● حتیٰ کہ تم قبروں کی زیارت تک جا پہنچے●

کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾

ایسا نہیں ہے (جیسا تم سمجھتے ہو) بہت جلد جان لوگے● پھر بھی ایسا نہیں ہے (جیسا تم سمجھتے ہو) تم بہت جلد جان لوگے●

ع ۱۱/۲۵

فضائل سورہ القارعہ

امام محمد باقر علیہ السلام:

جو شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھے گا کہ وہ اس پر ایمان لے آئے اور قیامت کے دن جہنم کے قبیح عذاب سے بچالے گا، انشاء اللہ۔ (ثواب الاعمال)

فضائل سورہ تکاثر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

جو شخص سوتے وقت سورت تکاثر کی تلاوت کرے گا وہ قبر کی آزمائشوں سے بچالیا جائے گا۔

(ثواب الاعمال)

سورہ تکاثر، موضوع آیت ۲
قبر کے لئے اعمال

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی قبر کے پاس سے گزر رہے تھے جس میں گذشتہ روز کسی کو دفن کیا گیا تھا اور اس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے، یہ دیکھ کر آنحضرتؐ نے فرمایا: ''دو مختصر سی رکعتیں جنہیں تم ناچیز سمجھتے ہو، اس قبر والے کو تمہاری تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں''

(تنبیہ الخواطر ص ۴۵۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

۲۔ جب مومن قبر میں پہنچ جاتا ہے تو نماز اس کے دائیں طرف اور زکوۃ اس کے بائیں طرف آجاتی ہے اور اس کی نیکیاں اس پر سایہ فگن ہوجاتی ہیں اور صبر اس کے اطراف میں آجاتا ہے اور جب اس سے سوال کرنے والے دو فرشتے اس کے پاس پہنچتے ہیں تو صبر، نماز، زکوۃ اور دوسری نیکیوں سے کہتا ہے اپنے ساتھی کا خیال کرو، اگر تم اس کا خیال نہیں کرسکتے تو (ہٹ جاؤ) میں حاضر ہوں۔

(بحار الانوار جلد ۷۱ ص ۷۳)

ع ۱۱/۲۶

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿٦﴾

ایسا نہیں ہے (جو تم سمجھتے ہو) اگر تمہیں (آخرت کا) یقینی علم ہوتا • تو یقینا دوزخ کو دیکھ لیتے •

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ

پھر عین الیقین کے ساتھ دیکھ لیتے • پھر تم سے اس دن یقینی طور پر نعمتوں کے بارے میں

النَّعِيْمِ ﴿٨﴾

سوال کیا جائے گا •

ع ٨ / ٢٧

سُوْرَةُ الْعَصْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٣

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے •

وَ الْعَصْرِ ﴿١﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿٢﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

زمانے کی قسم • انسان یقینی طور پر نقصان اور خسارے میں ہے • مگر وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ

ایمان لے آئے اور اعمال صالح بجالائے اور ایک دوسرے کو حق کی اور صبر و

تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾

استقامت کی سفارش کرتے رہے •

ع ٣ / ٢٨

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ٩

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے •

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨ ﴿١﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّ

ہر عیب جو، طعنے مارنے والے کے لیے ہلاکت ہے • وہی جو مال جمع کرتا اور اسے

عَدَّدَهٗ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ

گنتا رہتا ہے • وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے (اس دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا • ایسا ہرگز نہیں ہے یقیناوہ چور چور کر دینے

فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ

والی (آگ) میں پھینکا جائے گا • آپ کیا جانیں کہ وہ چور چور کر دینے والی (آگ) کیا ہے؟ • خدا کی بھڑکائی

فضائل سورہ عصر

امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص نافلہ نمازوں میں اس کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایسی حالت میں قبر سے باہر نکالے گا کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہو گا دانتوں پر مسکراہٹ ہو گی اور آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور بہشت میں داخل ہو گا۔ (ثواب الاعمال)

فضائل سورہ الھمزہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

جو شخص اپنی فریضہ نمازوں میں اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے فقر و فاقہ کو دور کر دے گا۔ رزق کو اس تک پہنچائے گا اور بری موت سے بچائے گا۔ (ثواب الاعمال)

سورہ ہمزہ، موضوع آیت ۱
عیب جوئی اور طعنہ زنی

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

۱۔ لائق مبارک وہ شخص ہے جسے اپنے عیوب دوسروں کی عیب گیری سے باز رکھیں۔

(بحار الانوار جلد ۷۷ ص ۱۲۶)

۲۔ جو شخص اپنے مومن بھائی کو کسی گناہ پر طعن و تشنیع کرے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کا ارتکاب خود نہ کرے۔

(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۱۱۰)

۳۔ جو لوگوں کو ناراض کرنے کی بجائے اپنے نفس کو ناراض کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بہت بڑی گھبراہٹ سے اپنی امان میں رکھے گا۔

(بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۴۸)

۴۔ جب تم میں سے کسی ایک کی خدمت گزار زنا کا ارتکاب کرے تو چاہیئے کہ اس پر کوڑوں کی حد جاری کرے لیکن طعن و تشنیع نہ کرے۔

(تنبیہ الخواطر ص ۴۶)

۵۔ ایک مومن کی طرف سے دوسرے مومن پر واجب ہے کہ اس کے ستر کبیرہ گناہوں کو چھپائے۔

(بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۳۲۲)

۶۔ علم اور مال ہر عیب چھپائے رہتے ہیں جبکہ جہالت اور فقر ہر عیب کو ظاہر کر دیتے ہیں۔

(کنز العمال حدیث ۲۸۶۶۹)

حضرت علی علیہ السلام

۷۔ عقلمند ترین انسان وہ ہے جو اپنے عیبوں پر نگاہ رکھے اور دوسروں کے عیوب سے اندھا بنا رہے۔

(غرر الحکم)

الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ

ہوئی آگ ہے ● جو دلوں تک پہنچ جائے گی ● وہ آگ انہیں گرفت میں لیے ہوگی (جس

مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩

سے گریز ناممکن ہوگی) ● بلند اور کھینچے ہوئے ستونوں میں ●

سُوْرَةُ الْفِيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١

(ہاتھیوں پر سوار خانہ کعبہ کو گرانے کے لیے آنے والوں کو) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ ●

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِیْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ

کیا اس نے ان کی تدبیروں کو ناکام نہیں بنادیا؟ ● اللہ نے ان کے سروں پر، پرندوں

طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤

کو فوج، فوج بنا کر بھیجا ● جو ان کے سروں پر سخت مٹی والی کنکریاں پھینک رہے تھے ●

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

پس انہیں چبائے ہوئے بھوسے کی مانند کردیا●

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۴

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ

قریش کو الفت دینے کے لیے (ہم نے ہاتھی والوں کو) تباہ و برباد کیا تاکہ یہ بات ● ان کی سردیوں اور گرمیوں کے سفر سے

الصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣

الفت (اور اسلام کے ظہور کا مقدمہ بنے) ● پس (اس نعمت کے شکرانے میں) انہیں چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں●

الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

وہی کہ جس نے انہیں بھوک (اور قحط سے) نجات دی اور انہیں سیر کیا اور (دشمن کے) خوف سے امان میں رکھا●

فضائل سورہ الفیل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص اپنی فریضہ نمازوں میں اس سورت کی تلاوت کرے گا خداوند عالم قیامت کے دن اس کے لئے ہر پہاڑ، نرم زمین اور ڈھیلے کو اس بات پر گواہ ٹھہرائے گا کہ وہ نمازیوں میں سے ہے۔
(ثواب الاعمال)

ع ۹ / ۲۹

فضائل سورہ قریش

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص کثرت کے ساتھ اس سورت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے قبر سے اٹھا کر بہشت کی سواریوں میں ایک سواری پر سوار کرے گا۔
(ثواب الاعمال)

۸۔ جو اپنے عیوب پر نگاہ رکھتا ہے وہ دوسروں کے عیبوں سے باز رہتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۴۸)

۹۔ اے خدا کے بندے! جھٹ سے کسی پر گناہ کا عیب نہ لگا شاید اللہ نے وہ بخش دیا ہو اور اپنے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے لئے بھی اطمینان نہ کر نا شاید کہ اس پر تجھے عذاب ہو۔ (بحار الانوار جلد ۷۵ ص ۲۱۵)

۱۰۔ بخل، تمام برے عیوب کا مجموعہ ہے اور ایسی مہار ہے جسے ہر برائی کی طرف کھینچ کرلے جایا جا سکتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۳۷۸)

۱۱۔ جو لوگوں کے خفیہ عیوب کی ٹوہ میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر لوگوں کے دلوں کی محبت حرام کردیتا ہے۔ (غرر الحکم)

ع ۵ / ۳۰

۱۲۔ جس عیب کا تم خود ارتکاب کرتے ہو اس پر دوسروں کی عیب گیری نہ کرو اور جس گناہ کی اپنے آپ کو چھوٹ دے رکھی ہے اس پر دوسروں کو سزا نہ دو۔ (غرر الحکم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
۱۳۔ جو کسی مومن کو لعنت ملامت کرے خداوند تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں لعنت ملامت کرے گا۔
(کافی جلد ۲ ص ۳۵۶)

۱۴۔ میرا محبوب ترین بھائی وہ ہے جو مجھے میرے عیوب کا ہدیہ دے۔ (بحار الانوار جلد ۷۴ ص ۲۸۲)

ع ۴ / ۳۱

سُورَةُ المَاعُون بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۷

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يُكَذِّبُ بِالدِّيۡنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِىۡ يَدُعُّ الۡيَتِيۡمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ۝۳ فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ ۝۴ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۝۵ الَّذِيۡنَ هُمۡ يُرَآءُوۡنَ ۝۶ وَيَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ۝۷

کیا آپ نے اسے دیکھا ہے جو قیامت کا انکار کرتا ہے● یہ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے● اور خود کو اور دوسروں کو مسکین کے کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا● پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے● جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں● وہی جو ریاکاری کرتے ہیں● اور زکوٰۃ (اور ضروریات زندگی کے وسائل) دینے سے روکتے ہیں●

ع ۷ / ۳۲

سُورَةُ الكَوثَر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۳

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝۳

بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی● پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور (اونٹ) قربانی کریں● یقیناً آپ کا دشمن ہی مقطوع النسل (اور دم بریدہ) ہے●

سُورَةُ الكَافِرُون بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۶

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے●

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۝۱ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝۲ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝۳ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝۴

کہہ دیجئے کہ اے کافرو!● میں عبادت نہیں کرتا اس کی جس کی تم پوجا کرتے ہو● اور نہ ہی تم عبادت کرتے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں● اور نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو●

فضائل سورہ الماعون

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:
جو شخص اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں اس کی تلاوت کرے گا خداوندالم اس کی نمازوں اور روزوں کو قبول فرمائے گا۔ (ثواب الاعمال)

فضائل سورہ الکوثر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص فریضہ اور نافلہ نمازوں میں اس سورت کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے قیامت کے دن حوض کوثر سے سیراب فرمائے گا۔ (ثواب الاعمال)

فضائل سورہ کافرون:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص فریضہ نمازوں میں سے کسی نماز میں اس سورت کی اور سورت توحید (قل هوالله احد) کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے، اس کے والدین اور اس کی اولاد کو بخش دے گا۔ (ثواب الاعمال)

وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ﴿۶﴾

نہ تم اس کی پوجا کرتے ہو جس کی میں پرستش کرتا ہوں • تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے •

سُوۡرَةُ النَّصۡرِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۳

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے •

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

جب اللہ کی مدد اور فتح حاصل ہوجائے گی • اور آپ لوگوں کو دیکھیں گے کہ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہوں گے • پس (اس شکرانے میں) اپنے رب کی پاکیزگی بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں کیونکہ وہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا ہے •

سُوۡرَةُ اللَّهَبِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے •

تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ﴿۳﴾ وَّ امۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِىۡ جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

کٹ جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور خود بھی ہلاک ہوجائے • (عذاب سے) نہ تو اس کا مال اسے بچا سکا اور نہ ہی جو اس نے کمایا تھا • بہت جلد ایسی آگ میں جا پہنچے گا جس کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے • اور (اس کے ہمراہ آگ بھڑکانے والی) اس کی بیوی بھی جو آگ بھڑکانے والا ایندھن اٹھانے والی ہے • اس حالت میں کہ اس کی گردن میں لیف خرما کی مضبوط رسی ہوگی •

سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۴

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے •

فضائل سورہ نصر

امام جعفر صادق علیہ السلام:
جو شخص سورہ نصر کو اپنی نافلہ یا فریضہ نمازوں میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے دشمنوں پر فتح عطا فرمائے گا۔
(ثواب الاعمال)

فضائل سورہ لہب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اور ابو لہب کو ایک جگہ اکٹھا نہیں کرے گا۔
(مجمع البیان)

فضائل سورہ اخلاص

امام علی علیہ السلام:
جو شخص صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرے گا، اس دن کوئی گناہ اس کے دامنگیر نہیں ہوگا۔ (ثواب الاعمال)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے ● اللہ حاجات میں تمام کا مقصود ہے ● نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ● اور اس کا کوئی ہم پلہ اور ہم مثل نہیں ہے ●

سُوْرَةُ الْفَلَقِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۵

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

آپ کہہ دیجئے کہ میں پناہ لیتا ہوں پو پھٹنے کے رب کی ● اس کے خلق کردہ شر سے ● رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ ہر جگہ کو اپنی لپیٹ میں لے لے ● ان جادو کرنے والیوں کے شر سے جو گانٹھوں پر پھونکیں مارتی ہیں ● اور ہر ایک حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرتا ہے ●

سُوْرَةُ النَّاسِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَكِّيَّةٌ آيَاتُهَا ۷

خدا کے نام سے جو بہت بخشنے والا مہربان ہے ●

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝۶

اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی ● جو تمام انسانوں کا بادشاہ ہے۔ تمام انسانوں کا معبود ہے ● شیطانی وسوسہ کے شر سے ● جو لوگوں کے دلوں میں بری سوچیں ڈالتا ہے ● خواہ جنات کی جنس سے ہو یا انسانوں سے ●

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْم

فضائل سورہ فلق

ایک مرتبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن اور سر میں شدت سے درد محسوس ہوا۔ جبرائیل اور میکائیل حاضر ہوئے، جبرائیل آپ کے سرہانے اور میکائیل آپ کی پائنتی بیٹھ گئے اور جبرائیل نے آپ پر سورہ فلق پڑھ کر خدا کی پناہ میں دیا اور میکائیل نے سورہ الناس پڑھ کر خدا کی پناہ میں دیا۔ (مجمع البیان)

فضائل سورہ الناس

سورہ فلق میں ابھی بیان ہوئے ہیں۔

آج بتاریخ ۲۸/رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ مطابق 8/ستمبر 2010ء بروز بدھ بوقت 13:45 در مسجد جامع کوفہ (عراق) ترجمہ کلام اللہ المجید اپنے اختتام کو پہنچا، جبکہ مترجم زیارات مقامات مقدسہ عراق اور اعتکاف کے سلسلے میں اس مسجد میں آیا ہوا تھا۔

دعا ہے خالق کائنات اسے میرے لیے ذخیرہ آخرت اور میرے والدین کی بخشش کا ذریعہ قرار دے۔ آمین بحق محمد وآلہ المعصومین علیہم السلام۔
الاحقر: محمد علی فاضل بن زوار ولی محمد

۲۸/رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ بمطابق 29 اگست 2011ء بروز سوموار۔ بوقت 18:30 تصحیح اپنے اتمام کو پہنچی۔

بمقام جامعۃ الکوثر اسلام آباد
محمد علی فاضل